Accession Number. 121895
Date 12.12.89

By Inayat Muhammad artist Lahore

فہرست مضامین

مدینہ بجنور - مورخہ ۴ صفر المظفر سنہ ۱۳۳۲ ہجری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سنہ ۱۹۱۳ء کی الوداع

اور

سال نو ۱۹۱۴ء کا خیر مقدم

طلسمات دنیا کی گوناگون [illegible] ملمع آمیزیاں انسان کے لئے جسقدر عبرت آموز ہین افسوس ہے کہ انسان اُس قدر اون سے سبق حاصل نہیں کرتا اور زندگی کے ادن شعبہ کو [illegible] بیکار بنا دیتا ہے جنمین عبرت و تنبیہ کا ادراک معقولات کا مادہ ودیعت کیا گیا ہے بہت کم ہیں ایسے لوگ جو انقلاب ایام پر ایک بسیط نظر اس غرض سے ڈالتے ہون کہ انہون نے اپنی عمر کے گذشتہ مرحلہ مین کیا کیا، کیا کرنا چاہئے تہا اور آئندہ کیا کرنا چاہئے۔

دن، ماہ اور سال آتے ہیں اور گذر جاتے ہین مصیبتیں اور تکالیف پڑتی ہیں اور دور ہو جاتی ہین عبرت آموز واقعات پیش آتے ہیں اور نکل جاتے ہین لیکن ہمین خیال بہی نہین ہوتا کہ کیا آیا تہا اور کیا گیا۔

سنہ ۱۹۱۳ء کی وہ آخری ساعت اور وہ چند گھڑیاں جنکو ۱۹۱۴ء کے قران نے ہم سے جدا کر دیا اور ہمیشہ کے لئے جدا کر دیا ایسی گھڑیان تھیں کہ اگر ہم اون پر غور و فکر کرتے اپنی گذشتہ مصیبت زدہ زندگی پر نظر ڈالتے تو ہمارے لئے ایسا عبرت آموز سبق تہا کہ اگر ہزارہا وعظ و نصائح قربان کر دئے جاتے تو مناسب تہا سنہ ۱۹۱۳ء رہا ایک سال ساتھی تہا جو ۳۱ - دسمبر کی رات کو ۱۲ بجے ہم سے رخصت ہو گیا لیکن ہمارے دل پر ایسے داغ چھوڑ گیا کہ قیامت تک ہم انہین دیدۂ عبرت سے دیکہیں اور اپنی بدنصیبی پر روئیں گے۔

سنہ ۱۹۱۳ء مسلمانان ہند کیلئے خونی جلاد سے کم نہ تہا جس نے اون کے جگر کو پارہ پارہ کر دیا اون کے دل پرچہ اور سلب اعضا جنبرا اون کی ہستی کا بہت کچھہ توقف زبردستی اون کے جسم سے قطع کر لئے گئے۔

سنہ ۱۹۱۳ء آیا اور ہم پر ایسے زہرہ گداز واقعات لیکر آیا کہ ہم اوس کا استقبال کرنے کے لئے کسی قسم کی تیاری کرنے کے بجائے بادیدۂ نم اپنا سر پیٹنے لگے۔ یہ وہ وقت تہا کہ ہمارا ابتداء اسلام کا فتح کیا ہوا ملک طرابلس الغرب غاصب اطالیہ کے ہاتہوں میں سپرد کیا جا چکا تہا اور غیور وطن پرست عربوں پر ظالم اٹلی کی دست درازیاں جاری تہیں، مگر باحمیت عرب وطن کی مدافعت مین برابر مصروف تہے اب تک ہیں اور انشاء اللہ العزیز تا دم واپسین مصروف رہین گے۔

بلقان کی خونریز جنگ چہڑ رہی تہی بلقانی ریاستین اسلامی ممالک کے سلب و نزع میں مستعدی سے کام کر رہی تہین اور ترکون کا بہت سا یورپی علاقہ اپنے قبضہ میں لا چکی تہین ظاہر ہے کہ جس بچہ کی پیدائش کا اثر مذکورہ بالا واقعات پر مبنی ہو اوس کے آئندہ دن کیا کچھہ خطرہ لئے ہوئے ہون گے۔

سنہ ۱۹۱۳ء جس طرح اپنی پیدائش اور ابتدائی ایام میں مسلمانان عالم کے لئے منحوس ثابت ہوا اوسی طرح اوس کے بقیہ حصص بہی مسلمانون کے لئے بہت کچھہ خطرناک رہے چنانچہ مراکش اور مصر کے اہم واقعات کے علاوہ ہندوستان مین سنہ ۱۹۱۳ء نے جو شورش و اشتعال اور خرابیان پیدا کین وہ مختصراً درج ذیل ہین۔

انگلستان کے توہم پرست لوگون کا عقیدہ ہے کہ ۱۳ - کا عدد منحوس ہے اور اسی بنا پر وہ ان اعداد کی موجودگی میں کوئی اہم و نتیجہ خیز کام انجام نہین دیتے۔ ہمارا ایسا اعتقاد نہیں لیکن واقعات کے لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہین کہ ممکن ہے ان اعداد مین کوئی خاص نحوست کا اثر موجود ہو۔

مسلمانان ہند اس سال میں طرابلس اور بلقان کی جنگ کے سبب جسقدر رقت مصائب و آلام اور اندوہ و غم رہے اوس کا اندازہ نہین کیا جاسکتا ہمدردان ٹرکی اپنی اسلامی حکومت کی مصیبت میں مدد دینے کے علاوہ بہی ترکی مجروحون اور مظلوم و ستم رسیدہ افراد قوم پر مظالم کی خبرین سُن سُن کر تکلیفین اٹہاتے اور دن رات کا بہت سا وقت غم و رنج میں بسر کرتے تہے اون کی روحانی قوتین جناب احدیت کی درگاہ میں مصروف دعا و التجا تہین تو جسمانی قوتین نوحہ و بکا اور سینہ کوبی میں مصروف۔

ان مصائب مبہم نے جہان مسلمانان ہند کے کاروبار کو نقصان پہنچایا وہان سب سے زیادہ نقصان اونکے ذرائع تعلیم و ترقی کو پہنچا کیونکہ ان مصائب کے زمانہ مین مسلمانوں کو اتنا ہوش کہان تہا کہ وہ کسی دوسری جانب توجہ کرتے ہوں اپنی ترقیات کے وسائل میں اختلال پیدا ہونے دیتے۔

دوسری مصیبت ہمدردان اسلام اور خالص مسلمانوں کو اپنے قومی بہائیوں سے پہنچی اور وہ یہ کہ اوس زمانہ رستخیز میں جبکہ طرابلس، مراکش اور بلقان کی سرزمین مسلمانون کے لئے میدان شہادت بن رہی تہی اسلامی پریس کے جاہ پسند نمائندون نے خالص مسلمانون کے جذبات اسلام کو صدمہ پہونچانا شروع کیا اور اون کے متعلق مخالفانہ سرگوشیان کیگئیں انکو قدرتی جذبات کے خلاف شورش دیکر تکلیف پہونچائی گئی اور ہر ممکن تدبیر سے اپنی وفاداری نمایان کرنیکے لئے مسلمانون کے جذبات کو پامال کیگیا۔

وسط سال میں جبلی بازار کانپور کی مسجد کا واقعہ پیش آیا جس نے مسلمانان ہند کو کانپور کی جانب متوجہ کر لیا ہندوستان میں یہ واقعہ اپنی اہمیت کے اعتبار سے برٹش حکومت کے عہد مین ایک پہلا واقعہ ہے جس کی قدرتی اثر سے مسلمانان ہندوستان کا بچہ بچہ متاثر ہو کر رہا۔

اس واقعہ نے جہان بہت سے افراد قوم کو مظلوم و یتیم بنا دیا تہا وہان بہت سے جگر اور لا تعداد قلوب ایکے صدمہ سے گہل رہے تہے جو یوماً فیوماً اضافہ پذیر تہا۔

ہنگامہ کے واقعات نے ہندوستان کے باشندون مین جو اثر درد و گداز پیدا کر دیا تہا اوسکو قدرتی جذبہ سے تعبیر کرنا چاہئے کہ کوئی فرد اوس سے خالی نہ تہا۔

کئی مہینہ تک داستان شہداء کانپور حکام گورنمنٹ ہند کی عدالت میں سنائی جاتی رہی لیکن آخر کار معدلت پسند حکومت کے مبارک قلب میں فوری جذبہ پیدا ہوا اور وہ عمل میں آیا جو حقیقتاً آنا چاہئے تہا یعنی مجرمین ہنگامہ پر فرد قرارداد جرم لگا دئے جانے کے بعد حضور ویسرائے بہادر نے کمال ترحم و عنایات سے تمام مجرموں کو نہ صرف چہوڑ دیا بلکہ بے تقصیر ثابت کر دیا اور تمام مقدمات اٹہا لئے گئے اور ساتہ ہی مسجد کے تصفیہ کو بہی خیر و خوبی سے طے فرما دیا۔

مسجد کانپور کا واقعہ اگر ایک طرف اپنی نوعیت کے لحاظ سے خود نہایت اہم تہا تو دوسری جانب اسکی شہر بار جنگاریان بہی کچھہ کم مصیبت خیز ثابت نہیں ہوئین قومی اخبارات ضمانت کے پہندے میں پہانسے گئے، لکچرارون اور درد دل لکہنے اور سننے والون کی زبانون اور کانون پر صُمٌّ بُکمٌ کی مہرین لگائی گئین اور اونکے افراد قوم نے جو جذبات فروشی و تبین اسلام تکمیل روا رکہی وہ علیحدہ۔

جامہ بند اخبارون نے اس موقعہ پر ہمدردان اسلام کو جسقدر نقصان پہونچایا اوسکی تفصیل ذرا مشکل کر بیان کی جاسکتی ہے مختصر یہ کہ مسلمانان ہند کی شخصیت خطرناک ورشتہ انہون نے ثابت کر اون کی وفاداری پر انہون نے خط کہینچا اونکے مستقبل کو انہون نے خطرناک بتلایا غرض جاہ و دولت کی طمع میں جو کچھہ بہی نہین کرنا چاہئے تہا کیا اور خوب دل کہول کر کیا۔

اصل یہ ہے کہ ہنگامہ کانپور نے ہندوستان کے مسلمانون کو ایک کسوٹی پر کس دیا اور بلا ریب و شک ظاہر ہو گیا کہ حقیقی مسلمان کون ہیں اور منافق کون اور اس لحاظ سے ہم اس نتیجہ کو مسلمانان ہند کی آئندہ ترقی کیلئے نہایت مفید خیال کرتے ہین مسلم یونیورسٹی علیگڑہ کالج کی سکرٹری شپ مسلم لیگ لندن و ہندوستان کے منازعات یہ سب سنہ ۱۹۱۳ء کی برکتیں ہین اور ایک لحاظ سے یہ سب باتین مسلمانان ہند کے مستقبل کیلئے ایک شاندار تنبیہ ہے۔

آخری سال مین اقتصادی حیثیت سے سنہ ۱۹۱۳ء نے ہندوستان کو جسقدر گہرا نقصان پہونچایا ہے اسکی تلافی بہت عرصہ مین ہوسکیگی اول تو ابتداء سال ہی سے تجارتی کاروبار میں خرابیان پیدا ہو رہی تہین اور متواتر نقصانات کے اعلانات ہو رہے تہے کہ وسط اور آخر سال میں کافی بارش نہ ہونے سے ایک جانب قحط نمودار ہوا اور دوسری جانب بنکون کے دیوالے نکلے۔

بنکون کے دیوالون نے ہندوستانی تجارتوں کو جسقدر نقصان پہونچایا ہے اوس کا اندازہ اسی سے ہوسکتا ہے کہ معمولی سے معمولی تجارتین اوسکے اثر سے متاثر ہو رہی ہیں یہ نقصان ایک ایسا نقصان ہے جس سے ہندوستانی تجارتون کو مشکل سے پندرہ بیس برس میں کہین کچھہ آسانی و مدد مل سکیگی۔

واقعات مذکورۃ الصدر کے علاوہ اور بہی بہت سے ایسے واقعات ہین جو سنہ ۱۹۱۳ء کی نحوستون کا اثر ہیں لیکن طوالت کے خیال سے اونکو نظر انداز کرتے اور خدا سے دعا کرتے ہیں کہ ہماری تمام تر مصیبتین جو سنہ ۱۹۱۳ء مین ہمپر آئین اور جن سے ہماری ہستی ایک نا کارہ ہستی بنگئی ہے سنہ ۱۹۱۳ء میں رہیں اون سے واسطہ نہ رہے اور سنہ ۱۹۱۴ء کا سال ہمارے لئے خیر و برکت کا سال ہو اور ہم اوس میں ہر قسم کی ترقی و کامیابی حاصل کر سکین۔

بہرنوع ہم اوس نامبارک سنہ ۱۹۱۳ء کو جو ہماری زندگی

مکتوب دار السعادۃ

مولانا ابو سعید العربی الہندی کی چٹھی

حضرۃ المحترم جناب آغا رفیق صاحب رئیس تحریر جریدۃ المدینہ - السلام علیکم - آپ اس خط کو اپنے اخبار میں جواب دیں۔

جب سے علیگڈہ کالج میں نئے سکرٹری آئے ہیں کالج میں ایک نئے طرز کی سیاست بھی ساتھ آگئی - افسوس ہے کہ یہ سیاست مسلمانوں کے حق میں مفید نہیں بلکہ مضر ثابت ہوئی میری عادت ہے کہ کسی شخص کے خلاف اوس وقت تک قلم نہیں اوٹھاتا جب تک کہ میں یہ خیال نہیں کرلیتا کہ میرا خاموش رہنا اگر خاموشی بہ تنییز گنا مہت کے درجہ تک پہونچ گیا ہے۔

مجھے یاد ہے کہ ہمارے کالج کے موجودہ سکرٹری نے اپنی پہلی تقریر میں فرمایا تہا کہ میں لفٹنٹ گورنر سے مل کر مسلمانوں کے لئے بلاد عرب وخلیج فارس کیطرف صیغہ خارجیہ (فارن آفس) میں ملازمت دلانیکی کوشش کرونگا - سکرٹری صاحب کی تقریر کا مفہوم یہی تہا اگرچہ الفاظ یہ نہ ہوں - مجھے آپ کے یہہ الفاظ یا ان کا مفہوم پڑہتے ہی کھٹکا ہوا تہا کہ کہیں یہہ ارادہ یا وعدہ کسی اور مفہوم پر مبنی نہ ہو چنانچہ مجھے جو خطرہ ہوا تہا اوس کے مطابق میں نے ایک خط سکرٹری صاحب کی خدمت میں لکہا جس کا جواب افسوس ہے کہ مجھے آجتک نہیں ملا۔

صیغہ خارجہ کی ملازمت مسلمانوں کے لئے کیا باعتبار اخلاق اور کیا بحیثیت دین سخت خطرناک ہے کون نہیں جانتا کہ آجکل صیغہ خارجہ کی ملازمتوں کا مقصد کیا ہوتا ہے اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوجائیگا کہ اسلامی ممالک کو زیادہ تر اسی قسم کی ملازمتوں سے نقصان پہونچا ہے - لا سمح اللہ اگر ایسا ہوا اور مسلمانوں کے ہاتہوں سے ہوا تو وہ مسلمان یوم القیمۃ میں سیدنا ومولانا محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا منہ دکہائینگے جن کے ہاتہوں سے ایسا ہوا۔

آج وہ وقت ہے کہ مسلمان اس قسم کی ملازمتوں سے بالکل توبہ کرلیں جن میں یہ اندیشہ پایا جاتا ہو کہ ممالک اسلامیہ کو اون سے نقصان پہونچیگا کیونکہ ایسے ملازم وسماعون للکذب اکالون للسحت کے ذیل میں آتے ہیں۔

ممکن ہے سکرٹری صاحب نے کالج کے شاگردوں کو مالدار بنانے کے لئے صیغہ خارجہ کی ملازمت پسند کی ہو مگر سکرٹری صاحب کو آیت وتلک الایام نداولہا بین الناس پر نظر رکہنی چاہئے اور غور فرمانا چاہئے کہ مبارک وہی ہوتے ہیں جو مومن کے وفادار اور خادم ہوتے ہیں - مجھے افسوس ہے کہ اوس کالج کے طلبا کیا خاک فدائے ملت و ملک ہونگے اور اون میں کیا ایثار ہوگا جس کے سکرٹری ایسے خیالات رکہتے ہوں، آہ ثم آہ،

میں بعض مصروفیتوں کے سبب نیز اس خیال سے بھی کہ شاید موجودہ سکرٹری مناسب طریقہ اختیار فرمالیں اب تک کچھہ نہ لکہ سکا لیکن مجبور ہوکر اب لکہنا پڑا، مسلمانوں نے موجودہ سکرٹری صاحب کو اسی نظر سے دیکہا تہا جس نظر سے کہ وہ نواب وقار الملک بہادر کو دیکہتے تہے لیکن جب انہوں نے دیکہا کہ سکرٹری صاحب مسلمانوں کے سواد اعظم کے خلاف خاص اشاروں یا انگلیوں پہ کام کررہے ہیں اوس وقت سے مسلمان اون سے بدظن ہوگئے۔

(۱) سید ہاشمی کا اخراج

(۲) طلبا کو امیر المومنین خلیفہ رب رسول العالمین کی مدد یعنی قرضہ کے حصص لینے سے روکنا

(۳) یونیورسٹی کا روپیہ ترکی قرضہ میں دینے سے مانع آنا۔

(۴) مصیبت عظمی کے دن یعنی سقوط ادرنہ یا نوبل کے روز جلسہ نشاط کو نہ روکنا۔

(۵) یونیورسٹی کے معاملہ میں یکطرفہ طرز اختیار کرنا۔

(۶) دہلی کے جلسہ میں نہ صرف بنفس نفیس دلچسپی کے ساتہہ شریک ہونا بلکہ خاص حصہ لینا۔

(۷) کانپور کے معاملہ میں بالکل خاموش رہنا۔

یہ سب ایسی واضح حقیقتیں ہیں جن سے ارباب بصیرت شرقاً وغرباً جنوباً وشمالاً اچہی طرح واقف ہوچکے ہیں۔

بمبئی کے مسلمانوں نے جب سکرٹری صاحب کو مدعو کرکے کرسی نشین کیا تہا اوس وقت آپ نے اپنے نصیح خطبہ (لکچر) میں خلافت اسلامیہ کے دشمن اور خلافت عربیہ کمیٹی کے ممبر رشید رضا شامی کی خوب تعریف کی تہی حالانکہ تمام دنیا اس امر سے واقف ہے کہ رشید رضا شامی خلافت اسلامیہ کا صریح دشمن ہے سکرٹری صاحب نے نہ صرف رشید رضا کی تعریف اپنے لکچر میں کی بلکہ ندوہ والی اوس تقریر کا بہی حوالہ دیا جس کے خلاف ہندوستان کے قومی اخبارات بہت کچھہ لکہ چکے ہیں اس تائید وتعریف سے غالباً علیگڈہ کالج میں رشید رضا کی سیاست کو رواج دینا مقصود ہے گویا سکرٹری صاحب اسی سیاست کا پودا لگا رہے ہیں اور مولوی عبد الحق صاحب بغدادی آبیاری پر مقرر ہیں - سکرٹری صاحب نے ایک مقام پر فرمایا ہے کہ بغداد میں سوائے نقیب الاشراف اور مولوی غلام رسول (مرحوم) کے (جنکو فوت ہوئے تقریباً ایک سال ہوگیا) اور کوئی عالم نہیں - اگر یہ بات درست ہے تو مولوی عبد الحق صاحب کو کالج سے کس چیز کی تنخواہ ملتی ہے بغداد کے علماء کے متعلق سکرٹری صاحب کا یہ رائے ظاہر کرنا اس امر پر مبنی ہے کہ اس ڈھنگ سے خلافت اسلامیہ کی مذمت کی جائے اور دکہلایا جائے کہ سلطنت عثمانیہ نے بغداد کو ایسی حالت پہ پہونچا دیا ہے کہ وہاں اب کوئی بڑا عالم نہیں اور نہ علماء کافی تعداد میں ہیں لیکن نہیں معلوم کہ سکرٹری صاحب کو یہ کیونکر معلوم ہوا کہ بغداد میں اور کوئی عالم نہیں - ہم ذیل میں فی الحال صرف اون علماء کا نام لکہتے ہیں جو اسوقت ہمیں یاد ہیں تاکہ واضح ہوجائے کہ اون کی واقفیت کہاں تک مبنی برصداقت ہے۔

(۱) شکری محمود آفندی آلوسی زادہ (۲) عبد الوہاب نائب فی محکمہ شرعیہ (۳) شیخ سعید مدرس فی الاعظمیہ (۴) یوسف آفندی سویدی (۵) شیخ سعید مفتی زہاوی (۶) شیخ عبد الرحمن قرہ داغی (۷) یوسف آفندی (۸) ملا نجم وغیرہ سکرٹری صاحب رشید رضا کی عزت اس طرح بڑہاتے ہیں کہ مناسک حج کے متعلق سوال رشید رضا کے پاس بہیجکر جواب منگایا جاتا ہے اور اوسکو اپنے اخبار میں شائع کرکے خوب داد دیجاتی ہے، حالانکہ جواب میں کوئی خاص معقول بات نہیں سکرٹری صاحب کا سوال مناسک حج رشید رضا کے پاس بہیجنا اس سے ظاہر ہے کہ ہندوستان بہر میں نواب محمد اسحاق خان صاحب کے نزدیک کوئی عالم نہیں ہے اور دیوبند سہارنپور - کانپور - لکہنؤ - کول (علیگڈہ) میرٹھہ - لاہور - کلکتہ وغیرہ تمام شہر علماء سے خالی ہیں؛

تقریباً چار مہینہ کا عرصہ ہوا کہ مولوی عبد الحق صاحب بغدادی نے ہندوستان کی بعض مفید انجمنوں کے خلاف مصر کے ذلیل وساقط پرچہ المؤید میں کچہہ لکہا تہا جس سے مقصود رشید رضا کی تائید تہی اس کا جواب عربی میں ہمارے فاضل و لائق دوست مولانا آغا رفیق صاحب بلند شہری رئیس تحریر جریدۃ المدینہ نے نہایت ہی عمدہ دیا جسکو میں نے الشعب میں دینے کا ارادہ کیا تہا مگر بعض مصر کے دوستوں نے کہا کہ المؤید والمنار کی تحریرات کی نسبت مشاہیر ملک وقوم کا یہ خیال ہے کہ "الکلب ینبح والقافلۃ تسیر" یعنی کتا بھونکتا رہتا ہے اور قافلہ چلا ہی جاتا ہے اسلئے اوسکی اشاعت مناسب نہ سمجہی۔

مین نے رشید رضا کو اسپلندت بار میں بیٹہے ہوئے بارہا دیکہا ہے یہ ایک مسیحی قہوہ خانہ ہے جسمیں چاء کافی کے علاوہ بڑی فروخت شراب کی ہوتی ہے۔ اس قہوہ خانہ میں رشید رضا اور اوس کے ساتہی عربی خلافت کے خواب دیکہتے رہتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ عربی خلافت مسیحی حکومتوں کے ساتہہ ملکر کام کرے۔

آخر میں ایک بات لکہتا ہوں جس کے بغیر میں اپنے عریضہ کو ختم نہیں کرسکتا اور وہ یہ ہے کہ جو نائب قنصل ... ملازمت ادا کرنیکے لئے نیز یورپین سیاست کو بروئے کار لانیکے لئے ہمارے کالج کے سکرٹری صاحب ہی کو منتخب کیا ہے و ... کمشٹ حجاج کا جو ... پیش ہے اوس کے متعلق سکرٹری صاحب ... کالج کے پاس جدہ قنصل سے خط آیا ہے جسمیں ... کمشٹ حجاج کی ضرورت پر زور دیا ہے تعجب ... سکرٹری صاحب نے وہ خط چہ ... اخبار میں شائع بہی کر دیا ہے مجھے ابہی تک یہ معلوم نہیں ہوا کہ وہ کونسا ... دل یا بدل ہے ... کی نسبت تہی جو اس انتخاب میں موثر ثابت ہوئی ورنہ نواب وقار الملک بہادر ... آنریبل مسٹر مظہر الحق مسٹر محمد علی ایڈیٹر کامریڈ مسٹر ظفر علیخان ایڈیٹر زمیندار مولوی غلام محی الدین وکیل قصور مولوی ابو الکلام آزاد راجہ صاحب محمود آباد ... مولانا آزاد سبحانی علماء دیوبند سہارنپور وغیرہ وغیرہ اکابر و علماء بہت سے تہے جن سے انہی کے متعلق خط وکتابت کیجاسکتی تہی اور کیجانی چاہئے تہی انتخاب کے راز کو پورا ایشیائی دماغ شاید پورے طور پر سمجہنے سے قاصر ہوا اسلئے اتنا ہی کہنا کافی ہے۔

آخر میں ہم نواب محمد اسحاق خانصاحب سکرٹری علیگڈہ کالج کی خدمت میں التماس کرتے ہیں کہ وہ غیر مناسب طریقہ کو چہوڑ دیں اور نواب وقار الملک بہادر نواب محسن الملک مرحوم کا تتبع اختیار کریں اگر اون سے تتبع نہ ہوسکے اور اپنی روش میں تبدیلی ناممکن ہو تو غریب مسلمانوں کے کوڑی کوڑی جمع کئے ہوئے روپیہ پر رحم کریں اور رقعۂ استعفی داخل کردیں اور میں ... کہتا ہوں اور علی بصیرۃ لکہتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالے ... سے بہتر سکرٹری کالج کے لئے پیدا کردیگا۔

آخر میں دعا کرتا ہوں کہ اے خدا نواب محمد اسحاق خان صاحب سکرٹری علیگڈہ کالج کا عہد آپ چہوڑ ... سا عہد نہ ہوا ... اے خدا مسلمانوں کو جہوٹی عزت دیجا تملق کے مرض جذام سے بچا - آمین ثم آمین

عاجز ابو سعید العربی مقیم الآن

دار الخلافۃ - ۱۲ - محرم الحرام ۱۳۳۲ھ

لوح زمردین - اگر آپکو فن خوشخطی میں کمال پیدا کرنے کی خواہش ہو تو آپ ہمارے کارخانہ سے کتاب لوح زمردین فوراً منگوائے طالب علموں کے لئے یہ کتاب نہایت ضروری اور کارآمد ہے آجتک نسخ و نستعلیق سکہانیکے لئے اس قسم کی مکمل و باقاعدہ کوئی کتاب تیار نہیں ہوئی جس کا ... مصنف خفی ابو احمد سید محمد لائق حسین صاحب قریشی زمرد رقم امروہوی نے مفرد و مرکب حروف کے تمام قاعدے الگ علیحدہ علیحدہ نہایت وضاحت سے بیان کیا ہے جلد طلب فرمائیے قیمت مجلد ...

شذرات

افغانستان میں موٹر چلانیکی کمپنی

کابل کا [illegible] معاصر سراج الاخبار رقمطراز ہے - اب سے پہلے ہم موٹر چلانیکی ایک کمپنی قایم ہونے کی خبر دیچکے ہیں تازہ حضرت [illegible] امیر صاحب نے جو بعصر موجودہ کی ترقیات [illegible] بہت زیادہ منصہ [illegible] ملک وملت کو سعادت [illegible] موٹر کار کمپنی قایم کی [illegible] لانے اور [illegible] اس کمپنی کے [illegible] ہیں امید ہے کہ موٹر کار کمپنی [illegible] راستہ [illegible] والوں کو بہت آرام ملے گا [illegible] علاوہ اس [illegible] تجارت سے کمپنی کو [illegible] فائدہ ہوگا [illegible] امیر صاحب نے [illegible] پوسٹ کارڈ بھی جاری فرمائے ہیں جس سے ملک کو [illegible] فائدہ پہونچیگا یہ پوسٹ کارڈ نہایت خوبصورت بنائے گئے ہیں جن پر مختلف مناظر کی تصاویر بنائی گئی ہیں۔

امیر صاحب کابل اس وقت جس قدر ملک وملت کی فلاح وکامیابی میں کوشش ہیں [illegible] ملک وقوم کو [illegible] ہم دعا کرتے ہیں کہ [illegible] امیر حبیب اللہ خان صاحب کو تا دیر افغانستان کی حکومت پر قایم رکھے - آمین ثم آمین -

نزاع میران پور کے متعلق صاحب مجسٹریٹ بہادر کا عادلانہ عمل

گذشتہ اشاعتوں میں ہم نے میرانپور ضلع مظفر نگر کے اوس نزاع کے متعلق جو عید [illegible] کی قربانی پر [illegible] ہوگیا تھا ایک نوٹ میں توجہ دلائی تھی کہ صوبہ کی کونسل میں اس معاملہ کو پیش کیا جائے چنانچہ ہماری تحریک کے موافق یکم دسمبر کے اجلاس کونسل صوبجات متحدہ میں اس کا سوال پیش کیا گیا جس کے جواب میں بتلایا گیا کہ میرانپور میں قربانی کا نزاع پیدا ہوجانے کا بڑا سبب حکام کی عدم موجودگی تھی نیز ایک تحصیل سرکاری ملازم کی بے توجہی اگر حکام کی کافی تعداد ضلع میں موجود ہوتی تو یہ شکایت ہرگز پیدا نہ ہوتی

اب قاضی سید ریاض علی صاحب کے خط مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۱۳ء سے یہ معلوم ہوکر مسرت ہوئی ہے کہ مظفر نگر کے عادل نیک دل منصف مزاج جناب صاحب مجسٹریٹ بہادر نے ۱۵ دسمبر کو بتقریب دورہ تشریف لاکر ۱۶ دسمبر کو علمائے فریقین کے مواجہہ میں اس کے متعلق عادلانہ فیصلہ فرمایا اور حکم دیا ہے کہ قصبہ میرانپور میں ہر مسلمان اپنے گھر میں علاوہ [illegible] قربانی کریگا - مذبح کے دور بنائے جانے کے متعلق جو شکایت میرانپور کے مسلمانوں کو تھی اوس کے متعلق صاحب ممدوح نے فرمایا کہ مسلمانان قصبہ میرانپور بجائے قدیم مذبح کے جو آبادی سے دور ہے جدید مذبح قصبہ کے قریب سرکاری [illegible] اور اپنی صرف سے تعمیر کرا سکتے ہیں۔

محرم کے متعلق ارشاد فرمایا کہ ہر سال محرم سے قبل درختان اندرون و بیرون قصبہ جو لب سڑک سرکاری [illegible] ضرورت تراش دیئے جایا کریں۔

صاحب مجسٹریٹ بہادر مظفر نگر نے میرانپور کے متعلق جو عادلانہ فیصلہ فرمایا ہم اور تمام مسلمانان ہند اسکے متشکر ہیں حقیقت یہ ہے کہ گورنمنٹ ہند کے عمال میں بہت زیادہ حصہ ایسے پاک طینت [illegible] اصحاب کا ہے جو جذبات اقوام کی پوری پوری قدردانی کرتے ہیں اور ہمارا تو یہ عقیدہ ہے کہ اگر عمال حکومت ہند کے سامنے [illegible] جائز شکایات کو پیش کیا جائے اور اطمینان وسکون کے ساتھ [illegible] جائے تو ناممکن ہے کہ مناسب فیصلہ نہ ہو۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ گورنمنٹ ہند کو مسلمانان ہند کی بیجا شکایت کا [illegible] کرنے میں آیندہ کوئی دقت پیش نہ آئے اور گورنمنٹ ہند بایں خیر وخوبی ہمیشہ حکومت ہند پر قایم رہے۔

نواب وقار الملک بہادر اور نواب محمد اسحاق خان

یہ دیکھکر بہت زیادہ افسوس ہوتا ہے کہ نواب وقار الملک بہادر اور نواب محمد اسحاق خان کے باہمی تعلقات بہت زیادہ کشیدگی اختیار کرتے جاتے ہیں ترکی تائید کے متعلق باہمی طور پر عرصہ سے جو مکاتبت جاری تھی اب تک تو اوس کا انداز نہایت مناسب ومعتدل [illegible] مہذب رہا لیکن افسوس ہے کہ نواب محمد اسحاق خان صاحب کے آخری نوٹ نے دائرہ اعتدال کو بالکل ہی چکنا چور کردیا اور یہ امر ثابت ہوگیا کہ حقیقت میں بقول [illegible] سید رضا علی نواب محمد اسحاق خان صاحب مغلوب الغضب ہیں نواب وقار الملک بہادر نے جو نوٹ "[illegible] کا نوٹ" کے عنوان سے لکھا تھا نواب محمد اسحاق خان نے ۲۴ دسمبر کے علیگڈھ گزٹ میں اوس کا جواب لکھا ہے اور بخیال خویش اپنے فرض کو خوبی سے ادا کیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ نواب محمد اسحاق خان صاحب نے جواب میں اعتدال کو ملحوظ خاطر نہ رکھکر [illegible] قوم نواب وقار الملک بہادر پر الزامات لگانے میں بہت زیادتی ہے۔ ہمارا خیال تھا کہ نواب محمد اسحاق خان صاحب کا جواب معقول ومدلل اور مہذب ہوگا لیکن افسوس ہے کہ آپ کا جواب بہت زیادہ کمزور ثابت ہوا اور جن امور پر قابل اطمینان بحث ہوسکتی تھی امید نہیں اون پر کچھہ زیادہ غور نہیں کیا گیا نواب محمد اسحاق خان صاحب نے اپنی نوٹ کے آخر میں لکھا ہے کہ آیندہ اس بحث کو بند کیا جاتا ہے اور اب کچھہ نہ لکھا جائیگا معلوم ہوتا ہے کہ نواب محمد اسحاق خان صاحب کا ترکش تیروں سے خالی ہوگیا - دیکھئے نواب وقار الملک بہادر جواب میں کیا لکھتے ہیں بہرحال جو کچھ بھی ہو ہم اس قسم کی منازعت کو ایک بڑا قومی افتراق خیال کرتے ہیں اس لئے اگر اس بحث کا خاتمہ ہی ہوجائے تو بہتر ہے۔

ایک عجیب وغریب مطالبہ

گذشتہ ہفتہ مسٹر رام کرنداس کے متعلق جو نوٹ لکھا گیا تھا اوسکو پڑھکر مسٹر مذکور نے ایک غضب آلود دستی خط ہمارے پاس بھیجا ہے جس میں کچھ رکیک حملے ہم پر بھی کئے گئے ہیں ہمارے متعلق مسٹر مذکور نے جو کچھ لکھا ہے اوس کے جواب میں ہم یترشح من الاناء ما فیه کے مصداق صرف یہ کہتے ہیں کہ

بدم گفتی وخورسندم عفاک اللہ نکو گفتی الخ -

اس خط میں مسٹر مذکور نے ہم سے مطالبہ کیا ہے کہ ہم نے اون کا مضمون لوکل ہی سے نقل کرکے کیوں شائع نہیں کیا ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ مطالبہ کس بناء پر کیا گیا ہے جبکہ ہم نے اون کے وہ تمام مضامین جو مدینہ میں نکل چکے ہیں حسب ایماء بغیر تصرف کے ہوئے شائع نہیں کئے اور اپنا بہت سا وقت اون کے مضامین دیکھنے میں صرف کیا -

مسٹر مذکور کو معلوم ہونا چاہئے کہ ایڈیٹر اخبار [illegible] مجبور نہیں کیا جاسکتا کہ کسی کی تحریر کو خواہ وہ کیسی ہی لفظی ومعنوی اغلاط سے پر ہونے کے ساتھ ہی اخبار کی پالیسی اور گورنمنٹ کے بھی خلاف ہو بعینہ درج کردے اخبار نویسی کا جو فرض ہے وہ ایک ایڈیٹر ضرور ادا کرتا ہے اور ادا کرنا چاہئے اوسی فرض کی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ کسی مضمون کا کسی اخبار سے نقل کرنا یا اوس کا حوالہ دینا مصلحت وقت پر مبنی ہوتا ہے اور یہ اوس کا تمام وکمال ذمہ دار [illegible] ایڈیٹر ہے - اس خط میں مسٹر موصوف نے شکایت کی ہے کہ ہم نے اون کے مضمون کی نسبت جو الفاظ لکھے ہیں وہ حقیقت کے خلاف ہیں اور ان کی ہرگز یہ رائے نہیں ہے کہ جنوبی افریقہ میں جو ظلم ہوا ہے وہ امن قایم رکھنے کے لئے ہے اگر حقیقتاً اون کی رائے یہی ہے تو چشم ما روشن دل ما شاد - ہمیں اون سے کوئی عداوت نہیں ہے کہ ہم اون کے خیال کے خلاف کوئی غلط فہمی پیدا کریں - ہم نے اپنا خیال جن الفاظ کو پڑھکر ظاہر کیا تھا وہ حسب ذیل ہیں -

"اس کمیٹی نے تمام ذرائع سے ہندوستان کی تمام شکایات اور خواہشات کی پورے طور سے تحقیقات فرمائی لیکن جو شکایات متعلقہ سختی ومظالم کے کی گئی ہیں وہ بالکل بے بنیاد ہیں۔"

مسٹر مذکور نے یہ الفاظ جنرل لوتہا کی رپورٹ سے متعلق بطور پیشگوئی کے لکھے ہیں، ممکن ہے ہماری سمجھ میں اس کے معنی غلط آئے ہوں اور مسٹر مذکور کی رائے صحیح ہو بہرحال مسٹر مذکور چاہتے ہیں کہ ان کیطرف سے یہ اعلان کردیا جائے کہ اون کی یہ رائے نہیں ہے بلکہ وہ جنوبی افریقہ کے مظالم کو صحیح تسلیم کرتے ہیں گویا جنرل لوتہا کی اوس رپورٹ سے جو آیندہ شائع ہوگی اونہیں اتفاق نہیں ہے - امید ہے کہ ان الفاظ سے مسٹر مذکور کی تسلی ہوجائے گی -

دہلی میں ترکی اشیاء کی قابل دید نمائش

معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر انصاری اون اشیاء کی جو وہ اپنے ہمراہ ترکی سے معقول تعداد میں لائے تھے دہلی میں ایک نمائش کرنیوالے ہیں -

یہ نمائش غالباً جامع مسجد کے سامنے والے پریڈ کے میدان میں یکم جنوری سے کھلے گی جس کی اجازت صاحب کمشنر بہادر نے عنایت فرمادی ہے اور غالباً آخر جنوری تک رہیگی، نمائش کا انتظام واہتمام حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب، پیرزادہ محمد حسین صاحب ڈاکٹر مختار احمد صاحب انصاری، مسٹر محمد علی صاحب ایڈیٹر کامریڈ کے تجربہ کار اور مخلص قوم اصحاب کے ہاتھوں میں ہے، اس نمائش کے انعقاد سے بڑی غرض اناطولیہ کے مہاجرین کی امداد ہے جو یقین ہے اس ذریعہ سے معقول طور پر ہوسکیگی، اس نمائش میں حسب ذیل اشیاء دکھائی جائینگی،

(۱) ترکی مصنوعات، نمائش کا یہ حصہ علاوہ عوام کے خاص تاجروں کے لئے زیادہ دلچسپی کا باعث ہوگا اور اس کا اثر ہندوستان وترکی کے تجارتی تعلقات پر عمدہ پڑیگا۔

(۲) اصلی ترکی افسروں کی تصاویر، ناموران ترکی اور مختلف شعبہائے زندگی کی تصویریں جو ڈاکٹر انصاری نے زمانہ مشن میں جمع کی تھیں اور نیز دوسری قابلہ یہ تصویریں بھی انہیں شامل ہیں -

(۳) لینٹرن لکچر، جسمیں مختلف تصویریں جو میجک لینٹرن کے ذریعہ سے دکھائی جائیں گی ان کے ذریعہ سے ترکی کا سامان جنگ آل انڈیا میڈیکل مشن کی کارگذاری، ترکی افسروں، اور ترکی تمدن ومعاشرت کے نمونے پبلک کے سامنے پیش کئے جائیں گے - ڈاکٹر انصاری نے ان لکچروں کا انتظام اپنے ذمہ لیا ہے - نمائش کے اعلان سے معلوم ہوا ہے کہ نمائش کا ٹکٹ ۲ر اور لینٹرن لکچر کا ٹکٹ درجہ کے مطابق ایک روپیہ ۸ر اور ۴ر ہوں گے -

نمائش کی تمام آمدنی مہاجرین اناطولیا کی امداد میں دیجائیگی امید ہے کہ تمام مسلمان اور عام ہمدردان ترکی اس نمائش کو بارونق بنانے کی کوشش میں دریغ نہ فرمائیں گے -

ترکی وبلغاریہ میں خفیہ معاہدہ کی افواہ

بیروت کا عربی معاصر الرائے العام رقمطراز ہے کہ اخبار "روسکو سلافو روسیہ" کو معلوم ہوا ہے کہ حال میں بلغاریہ اور ترکی کے مابین ایک خفیہ معاہدہ ہوا ہے جو جنگی اتفاق پر مبنی ہے اور جس کا مضمون حسب ذیل ہے -

(۱) اگر بلغاریہ یونان سے جنگ کرنیکا اعلان کرے تو دولت عثمانیہ مجبور رہیگی کہ تین پلٹنوں کو

بلغاریہ کی امداد کرے جنگی سپہ سالاری بلغاریہ کے آفیسر کرین گے۔

(۳) اگر یونان کے حلیف سرویہ اور مانٹی نگرو، یونان کی حمایت میں کھڑے ہوں تو دولت عثمانیہ جلد تر اون کے مقابلہ میں اعلان جنگ کرے گی۔

(۴) اگر سرویہ اور یونان نے ٹرکی کے مقابلہ میں آنیکا امادہ کیا تو بلغاریہ مجبور ہوگا کہ یونان و سرویہ کے مقابلہ میں ٹرکی کی امداد کرے اور جب بلغاری یونان کے مقابلہ میں فتح حاصل کرین تو بلغاریہ مغربی تھریس کا تمام علاقہ ٹرکی کے لئے خالی کردے۔

ممکن ہے یہ خفیہ معاہدہ کوئی اصلیت رکھتا ہو۔ اگر حقیقتاً ایسا معاہدہ ہوا ہے تو ٹرکی و بلغاریہ دونوں فائدہ میں رہین گے۔

جانوروں کو ایذا رسانی سے بچانیکی کوشش

کلکتہ کی اینگلو انڈین ڈیفنس ایسوسی ایشن نے حال میں صاحب سکرٹری گورنمنٹ بنگال کی خدمت میں ایک عرضداشت روانہ کی ہے جسمیں ظاہر کیا گیا ہے کہ کلکتہ میں بیلوں پر سخت ظلم ہوتا ہے اون پر بوجہ زیادہ لادا جاتا ہے اون کو ایذا پہونچائی جاتی ہے میونسپل کارپوریشن چار روپیہ ششماہی فیس تو وصول کر لیتی ہے لیکن بجز معمولی عملہ کے نگرانی کے لئے زیادہ عمل نہیں رکھتی کہ بیلوں سے زیادہ کام نہ لینے کا کافی انتظام ہو سکے عرضداشت میں یہ بھی شکایت کی ہے کہ گاڑیوں کا ایک پیمانہ نہیں ہے اور نہ تولنے کے لئے تل بنائے گئے ہین جس سے یہ اندازہ کیا جا سکے کہ گاڑی میں کسقدر وزن ہے۔

ایک عرضداشت پر ممبرنے سفارش کی ہے کہ (۱) گاڑیوں کا انتظام ہو (۲) ہر گاڑی پر مال لادنے کا لائسنس دیتے وقت یہ خیال رکھا جائے کہ کس قدر وزن بیل لاد سکتا ہے۔ (۳) جو بیل گاڑی کھینچنے کے قابل ہوں صرف اونہیں کو لائسنس دئے جائین (۴) ہر بیل پر نشان ہو کر بجز پاس شدہ بیل کے دوسرا بیل کام مین نہ لایا جائے۔ (۵) یورپین پولیس سارجنٹ یا انسپکٹر مقرر کئے جائیں جو نگرانی کرین۔

ایسوسی ایشن کی عرضداشت ضرور قابل توجہ ہے جانوروں سے زیادہ کام ہر جگہ لیا جاتا ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ دوسرے صوبہ کے لوگ بھی توجہ فرمائین۔

برادران وطن پر ہمیں بہت زیادہ افسوس ہے کہ وہ مسلمانوں کی مخالفت میں گائے کی حفاظت کے لئے تو بہت زیادہ کوشان رہتے ہین مگر بیلوں کی جانب کچھہ توجہ نہیں کرتے ورنہ رحم و ہمدردی کے معنی تو یہ ہیں کہ گائے کی طرح دوسرے جانوروں کی بھی حفاظت کی جائے۔ معزز ہمعصر ہندوستانی کا یہ کہنا بالکل درست ہے کہ کہنے کو چاہے جو کہا جائے مگر اسمیں شبہ نہیں کہ جسقدر ہندوستانی جانوروں کی ایذا رسانی کی طرف سے بے پروا ہیں اوس قدر کوئی دوسری جماعت نہیں ہے ہنود جسلادے سے خاص شکایت ہے کہ (وہ) گو گائے کی حفاظت میں جان دینے کو تیار ہو جاتے ہیں مگر بیلوں کے ساتھہ بیدردی میں دریغ نہیں کرتے۔

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا ستائیسوان سالانہ اجلاس

۲۶ دسمبر کی ۲۶ تا ۲۹ کو آگرہ میں کانفرنس کا ستائیسوان سالانہ اجلاس خیر و خوبی سے اختتام کو پہونچا ڈیلیگیٹوں اور وزیٹروں کی تعداد معقول تھی سٹر آل نبی نے ۲۶ کو بحیثیت صدر استقبالی کمیٹی ایک مختصر تقریر میں مہمانوں کا خیر مقدم ادا کیا آپ کی تقریر کے بعد مسٹر جسٹس شاہدین کو باقاعدہ صدارت اجلاس کے لئے انتخاب کیا گیا اور آپ نے اپنا ایڈریس انگریزی زبان میں پڑھا جسمیں واقعات گذشتہ، علیگڈھ کالج و مسلم یونیورسٹی ٹیکنیکل اور سائنٹفک تعلیم گورنمنٹ کی تعلیمی پالیسی تعلیم نسوان وغیرہ ضروری امور پر مفصل بحث کی گئی تھی صدر جلسہ کی تقریر کے بعد دو رزولیوشن پاس کئے گئے جنمیں سے پہلا لارڈ ہیڈلے کے قبول اسلام کے اظہار مسرت اور دوسرا ہز ہائینس بیگم صاحبہ بھوپال کی پوتی کے انتقال کے اظہار افسوس پر مشتمل تھا۔

۲۷۔ دسمبر کو حاجی شمس الدین صاحب نے مسلمانان پنجاب کی تعلیمی ترقی کے متعلق تقریر کی آپکے بعد ایک اور مقرر نے بیان کیا کہ ملکانہ میں ہائی سکول قائم کرنے کیلئے ضرورت ہے کہ کانفرنس ذکی اپنے سرمایہ سے مدد کرے۔ آفتاب احمد خانصاحب نے اسکی مخالفت کی اور کہا کہ اگر بیگم صاحبہ بھوپال، راجہ صاحب محمود آباد، نواب صاحب بہادر ٹونک فیاضی نہ دکھاتے تو کانفرنس قایم بھی نہ رہتی۔ پبلک سے کانفرنس کو امداد نہیں ملتی مگر حالات اجازت دیتے تو میں اس تجویز کا ضرور خیر مقدم کرتا مسٹر بدر الدین نے کہا کہ مسلمانوں کی حالت کسی ضلع میں اچھی نہیں ہے اور ایک مرکزی انسٹیٹیوشن سے مدد ملنی ضروری ہے۔ آنریبل مسٹر محمد شفیع نے پنجاب مین علیحدہ تعلیمی کانفرنس قایم کئے جانیکے متعلق رزولیوشن پیش کیا اور اس کی تائید میں تقریر کی یہ رزولیوشن مسٹر احسان الحق کی تائید کے بعد کچھہ ترمیم سے پاس ہو گیا مسلمانان صوبہ سرحدی کی تعلیم پر کچھہ غور ہونیکے بعد مدرس مین ایک اسلامی دار الطلبہ مسٹر جسٹس باڈہم کی یادگار میں قایم کرنیکے متعلق ایک رزولیوشن پاس کیا گیا اور آل انڈیا مسلم لیگ سے اس مد مین ایکہزار روپیہ بطور امداد دینا قرار پایا۔

ہندوستان کے خطرہ پر ٹائمز کے مضامین

لندن ٹائمز میں ہندوستانی خطرہ پر کچھہ دنوں سے مضامین کا ایک سلسلہ چھپ رہا ہے جس کے پہلے نمبر پر اسے پہلی کسی اشاعت میں ایک نوٹ لکھا جا چکا ہے حال میں دو نمبر اس مضمون کے اور شائع ہوئے ہیں جن میں سے پہلے میں ہندوستان کی بیچینی کے وجوہ اور نتائج پر بحث کی گئی ہے اور اس بیچینی کو غلط بیانیوں کے اوس سیلاب سے منسوب کیا گیا ہے جو بڑی کثرت سے جاری ہے اور جسکی روک تمام سے قانون اور اخبارات عاجز ہیں اس کا ایک نتیجہ یہ ہے کہ حکومت بے رعب ہوگئی ہے اور سنگین جرایم میں ترقی ہوتی ہے جان و مال روز بروز غیر محفوظ ہوتے جاتے ہیں اس مضمون میں آگے چلکر ظاہر کیا گیا ہے کہ اگر حکومت کے خلاف ریشہ دوانیوں کا سلسلہ یوں ہی جاری رہا تو ایک دن ایسا آنے والا ہے کہ کثیر التعداد غیر تعلیم یافتہ عوام کو مٹھی بھر انگریزوں کی طرف سے ایسا سبق پڑھا دیا جائیگا کہ وہ گورنمنٹ کے لئے لاینحل مسئلہ ہو جائیگا، دوسرے مضمون میں قوم پرستی کا ذکر کیا گیا ہے اور بتلایا ہے کہ مغربی تعلیم نے اس جذبہ کے پیدا کرنے میں بہت کچھہ حصہ لیا ہے پونے سترہ لاکھ انگریزی خوانوں میں ایسا حصہ بھی ہے جن پر ملک بجا فخر کر سکتا ہے لیکن ان کی تعداد میں اضافہ نہیں ہوتا اور ان کا رسوخ روز بروز زوال پذیر ہے اس مضمون میں یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ اگر ہم نیشنلسٹوں کو ہندوستان سپرد کر دین تو ایک جمہور ہندوستانی ملک پر حکومت کے اسباب موجود نہ ہوں گے موجودہ سیاسی تحریک کی کامیابی ایسے تنگ طریقوں پر حکومت کرنیکا باعث ہوگی جو بیرونی دباؤ نہ رہنے کے باعث فوراً ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے اور اون تمام اصولوں کی جنہیں انگلستان کی تائید کرنیوالے بنا کرتے ہیں دھجیاں اُڑ جائیں گی۔

ٹائمز کے اضطراب کے جواب میں خود کچھہ لکھنے سے یہ بہتر ہے کہ پانیر کے جواب کو مختصراً ہم درج کر دین۔ ہمیں جو ہندوستان میں موجود ہیں اس بات کے بتانے کی کیا ضرورت ہے کہ ملک کے بعض حصوں میں سنگین جرایم بہت بڑھ گئے ہیں یا مدبرین انگلستان برٹش گورنمنٹ اور عام باشندگان ہند کے مخصوص تعلقات کو پورے طور پر سمجھنے سے افسوسناک طریقہ پر قاصر رہے ہیں ہندوستان کے خطرات میں سب سے بڑا خطرہ یہ ہے کہ ہم اپنے خطرات کو بہت زیادہ وقعت دیں مکان کی چھت پر کھڑے ہو کر برابر شور مچانے کی پالیسی ہند میں ہماری خوفناک مصیبتوں کو اور بھی زیادہ کر دے گی ضرورت اس امر کی ہے کہ جو لوگ اپنے نیک ارادوں پر یقین رکھتے ہیں وہ استقلال و استحکام کے ساتھہ انصاف کا عملدر آمد کرائین۔

آنریبل مسٹر قمر الہدیٰ کے سوالات امپیریل کونسل میں

آنریبل مسٹر قمر الہدیٰ بیرسٹر ایٹ لا ممبر امپیریل لیجسلیٹو کونسل نے حسب ذیل سوالات کونسل مذکور کے آیندہ اجلاس میں جو ۸۔ جنوری سے دہلی مین ہوگا دریافت کرنیکے لئے تیار کئے ہین۔

قانون مطابع و اخبارات

(۱) کیا گورنمنٹ براہ عنایت اون اخبارات کی ایک فہرست میز پر رکھے گی جن سے ۱۹۱۳ء میں پریس ایکٹ کی حسب دفعات ۸ و ۱۰ قانون مطابع ضمانت طلب کی اس فہرست میں ہر اخبار سے جو ضمانت طلب کی گئی اس کی تعداد بھی درج کی جائے جن اخبارات کے ساتھہ حسب دفعہ ۱۰ سلوک کیا گیا ہو اون کی سابقہ ضمانت ضبط شدہ بحق سرکار کی مقدار بھی ظاہر کی جائے۔

(۲) گورنمنٹ براہ عنایت اون مطابع کی تعداد ظاہر فرمائے جن سے حسب دفعہ ۳ قانون مطابع ۱۹۱۳ء میں ضمانت طلب کی گئی اور اون مین سے کس قدر مطابع ضمانت داخل نہ کر سکنے کی وجہ سے بند ہو گئے۔

(۳) گورنمنٹ براہ عنایت اون اخبارات کے نام بھی ظاہر فرمائے جن کی اشاعت مطلوبہ ضمانت داخل نہ کر سکنے کی وجہ سے بند ہو گئی۔

(۴) کیا گورنمنٹ کو اس بات کی اطلاع ہے کہ اردوئے معلیٰ کی ایک مطبع جو علیگڈھ مین جاری تھا اور جو پچاس روپیہ سے جاری کیا گیا تھا محض اس وجہ سے بند ہو گیا کہ اوس سے حسب دفعہ ۳ قانون مطابع تین ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی تھی۔

(۵) کیا گورنمنٹ عالیہ کا ارادہ ہے کہ ایسے مطابع کی مصیبتوں کی بابت لوکل گورنمنٹوں کو توجہ دلائے

اجودھیا میں قربانی کی ممانعت

(۱) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مجسٹریٹ نے اس مضمون کا حکم جاری کیا تھا کہ ۱۰ سے ۱۲ نومبر تک اجودھیا کی گلیوں میں کوئی گائے یا بکری نہ لائی جائے۔

(۲) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ اس حکم کی وجہ سے مسلمانان اجودھیا عید کے مبارک ایام مین جو ۱۰ سے ۱۲ نومبر تک واقع ہوئے قربانی جو ان پر مذہباً واجب تھی نہ کر سکے۔

(۳) کیا گورنمنٹ اس امر واقعہ سے آگاہ ہے کہ اجودھیا کے دو تین مسلمانوں پر جنہوں نے اپنے مذہبی فرض کا خیال رکھا اور اسی طرح قربانی کی رسم ادا کی جس طرح وہ ایک غیر معین زمانہ سے کرتے آئے ہیں مجسٹریٹ نے فوجداری کا مقدمہ چلایا ہے۔

(۴) کیا گورنمنٹ براہ عنایت وہ واقعات اور وجوہ بیان فرمائے گی جنہوں نے مجسٹریٹ کو مسلمانان اجودھیا کے ادائے فرض مذہبی میں مانع پر مائل کیا۔

ضروری اطلاع

ہمین ان مہربانوں پر بہت زیادہ افسوس ہے جو باوجود روانگی وی پی (مدینہ) کی اطلاع بذریعہ خطوط پہنچنے کے ہی اپنے [illegible] سے مطلع نہیں کرتے اور وی پی پہنچنے پر وی پی واپس کر دیتے ہین اور ایک اسلامی کارخانہ کو نقصان پہنچاتے ہیں ذرا بھی خیال نہیں کرتے ہم امید کرتے ہیں کہ کارخانہ کو نقصان نہ پہونچائین اور اطلاعی کارڈ ملتے ہی فوراً اپنے منشاء سے اطلاع دین (منیجر اخبار مدینہ)

دولتِ عثمانیہ کا مستقبل

بہت کہتے ہیں کہ ترک حکمرانی کے اہل نہیں اسلئے کہ انہوں نے ایشیا، افریقہ، یورپ، غرض کہ دنیا کے بیشتر حصہ پر حکومت کی مگر افریقہ بالکل کھو بیٹھے، یورپ کی صرف ایک چپہ پر قابض رہ سکے، وہ بھی یورپ کی منازعت داخلیہ اور مطامع شخصیہ کے سبب سے۔ ایشیا میں انکے مقبوضات کی تعداد کچھ نہ کچھ موجود ہے مگر اس کا بھی حشر معلوم۔

لیکن کاش یہ معترضین اپنے آپ کو تعصب کے ہاتھ میں نہ دیدیتے اور انصاف کو ذرا بھی کام فرماتے۔

ترکوں کو حکومت کرتے ہوئے آج سو دو سو نہیں چھ سو سال ہو گئے۔ یہ طول عمر اور امتداد بقا، اس شدید اختلاف و تنوع کے باوجود ہمارے سامنے ہے، جو ان کی رعایا کی زبان، قومیت، مذہب اور رسوم و عادات میں ابتدا سے پایا جاتا ہے۔

پھر کیا کوئی سلطنت جو اتنی مختلف اقوام پر حکمران ہو، اسقدر طویل مدت تک زندہ رہی ہے؟ کیا یہ طول عمر ہی ترکوں کی اہلیت حکمرانی کیلئے ایک دلیل قاطع نہیں؟

"دولت عثمانیہ بر سر سقوط ہے"

یہ ایک ایسا نقرہ ہے جو آج سے نہیں بلکہ صدیوں سے کہا جا رہا ہے۔ یاد ہو گا کہ آج سے چار سو برس پہلے ایک انگریزی سفیر نے انگلستان کو دولت عثمانیہ کے متعلق یہی خبر دی تھی۔ اس کے بعد سے اس فال بد کا اعادہ برابر ہوتا رہا مگر پھر کیا ہوا؟ ان گونہ گون صدمات حوادث و لطمات مصائب و نوائب کے باوجود جن کا اس سفیر کو وہم بھی نہ ہو گا دولت عثمانیہ آج تک قایم ہے اور جس ہلال کے محاق میں آنے کا مژدۂ جانفزا، صدیوں سے نصرانی دنیا کو سنایا جا رہا ہے، وہ بفضلہ و منتہ آج تک با شوکت بہ نور افشان و درخشان ہے۔ یریدون لیطفؤا نور الله بافواھھم والله متم نورہ ولو کرہ الکافرون۔

لیکن ہم اپنے نفس کو فریب دیں گے اگر اس ضعف و اختلال سے بھی اپنی آنکھیں بند کر لیں گے جو اس وقت دولت علیہ میں موجود ہے۔

اس ضعف و اختلال کا آغاز سلطان محمود کے عہد سے شروع ہوتا ہے سلطان محمود وہ شخص ہے جس نے سلطنت عثمانیہ میں اصلاح کا سنگ بنیاد رکھا اس نے چاہا تھا کہ ترکوں میں تمدن و علوم جدیدہ عزم و ترمیم کے بعد رائج کرے۔

جبکہ وہ اصلاح داخلی میں مصروف تھا تو یونان نے علم استقلال بلند کیا روس دریائے ڈینوب کیطرف بڑھا۔ پھر محمد علی مصر پر قابض ہو گیا، فرانسیسی جزائر میں اتر آئے۔ یہ اختلال عبدالمجید کے عہد میں اور بڑھ گیا یونان نے تسلط لے لیا اور روس نے مشرقی اناطولیا۔ بالطوم اور قارص فرانس نے ٹیونس کے الحاق کا اعلان کر دیا، یونان نے کی طرح سعانیہ، سرویا، بلغاریہ اور جبل اسود نے بھی علم استقلال بلند کیا، آسٹریا نے بوسنیا اور ہرزیگوینا میں قدم آیا اور انگلستان مصر و قبرص میں۔ اطالیہ کا غصب طرابلس اور ریاست ہائے بلقان کا غصب ولایات رومیلی اسی داستان کا تتمہ تھا۔ ایک حیرت انگیز بات یہ ہے کہ انتشام دولت عثمانیہ کا آغاز اوس وقت ہوا جبکہ اوس کا دانشمند و بیدار مغز تاجدار اصلاح داخلی کی داغ بیل ڈال رہا تھا اور اس کا انجام بھی اوس وقت ہوا جبکہ قوم عثمانیہ شخصی حکومت کے پنجہ سے نکل چکی تھی اور حریت کے ہاتھ میں دستور کا علم لہرا رہا تھا۔

اس انقسام کی رفتار جسقدر تیز تھی اوس کی نظیر تاریخ میں مشکل مل سکتی ہے اور سچ یہ ہے کہ اس سخت جان مریض (حیاہ الله لا یوم القیامہ) کی جگہ اگر کوئی دوسری سلطنت ہوتی تو کب کی ختم ہو گئی ہوتی۔

اسقدر قطع و برید کے بعد بھی دولت عثمانیہ کے بعض مقبوضات کچھ کم وسیع نہیں رقبہ میں اس کے ایشیائی مقبوضات انگریزی ممالک سے بجز جزائر برطانیہ ہیں صرف جزیرہ نمائے عرب ہندوستان کہ تقریباً برطانیہ کا درۃ التاج ہے کم نہیں۔

ترکوں نے جسقدر توجہ کی اپنے یورپین مقبوضات پر کی اگر اس کا ایک عشر بھی وہ ایشیائی مقبوضات پر کرتے تو بلا مبالغہ آج دنیا کی قوی اور دولت مند سلطنتوں کی صف میں کسی بلند و ممتاز نشست پر نظر آتے۔

ترکوں نے اس تغافل و اہمال کا خمیازہ ہمیشہ کی طرح اس جنگ میں بھی کھینچا۔ خزانہ خالی تنخواہیں واجب الادا، قرض کے شرائط خطرناک، بالآخر دارالسلطنت کی زمین فروخت کر لی پڑی۔ کیا یہ حوصلہ شکن و زہرہ گداز مصائب نازل ہوتے۔ اگر ایشیائی مقبوضات کے ان "کنوز مخفیہ" سے فائدہ اٹھایا گیا ہوتا جو عرصہ سے مقبوض ہیں مگر اب تک بیکار پڑے ہیں؟ مرض مزمن اور اس کے ساتھ مہلک بھی ہے مگر ہنوز لاعلاج نہیں۔ علاج ایک اور صرف ایک ہی ہے یعنی اقتصادی حالت کی اصلاح اور ایشیائی مقبوضات سے استفادہ صحیح۔

اگر یورپ اور جرائد عربیہ کی اطلاعات صحیح ہیں تو بعد از خرابی بسیار اب ترک اس طرف متوجہ ہوئے ہیں۔

فرز قہم الله الثبات والسداد و سلاو

یکون کالمستجیر من الرمضاء بالنار!

بیشک ترکوں کیلئے تریاق امراض ایشیائی مقبوضات میں ہے مگر اس تریاق تک راستہ مجموعہ نشیب و فراز و پیچ در پیچ دشوار و سنگ و دشوار ہے اور اصلی کام راستے کا طے کرنا ہے۔

اگر کسی ملک میں ایک ہی قوم آباد ہو اور حکمران جماعت سے اسکی قومیت مختلف نہ ہو یا اگر مختلف ہو تو حکمران جماعت اپنی گذشتہ اعمالیوں کیوجہ سے اسکی نظروں میں مبغوض و ممقوت نہ ہو تو اسکا انتظام آسان ہے لیکن اگر حاکم محکوم سے جنسیت میں مختلف ہی نہ بلکہ اس کی نظروں میں مبغوض، تو پھر انتظام کی راہ میں مشکلات کی ایک دیوار حائل ہو جاتی ہے۔

اور کچھ نہ ہو جبکہ صورت کو جبکہ اختلاف جنسیت اور مبغوضیت کیسا تھ خود رعایا ہی مختلف اقوام کا مجموعہ ہو حسن تدبیر و سیاست کی اصلی امتحان گاہ یہی ہے کیونکہ یہی وہ راہ ہے جسمیں قدم قدم پر لغزشیں استقبال کرتی ہیں اور ایک ایک لغزش اپنے اندر مساعی کیلئے صد ہا تباہیاں اور بربادیاں رکھتی ہے ایشیائی عثمانی مقبوضات مختلف اقوام و ملل سے آباد ہیں اناطولیا میں تین قومیں یعنی مسلمان، عیسائی، اور یہودی آباد ہیں۔

مسلمانوں کی تعداد ۰ ۴ لاکھ اور عیسائیوں کی تعداد ۵۰ لاکھ اور یہودیوں کی تعداد ۵ لاکھ ہے۔ ارمینیا اور کردستان میں مسلمانوں کی تعداد ۱۶ لاکھ عیسائیوں کی تعداد ۹ لاکھ ہے۔ شام و عراق میں مسلمانوں کی تعداد ۳۵ لاکھ اور عیسائیوں اور یہودیوں کی تعداد ۱۰ لاکھ ہے عرب کا حصہ جو علاً دولت عثمانیہ کے زیر حکومت ہے صرف مسلمانوں ہی سے آباد ہے جن کی تعداد ۱۱ لاکھ ہے۔

ان صوبوں میں عرب۔ ارمن۔ چرکس۔ کرد۔ ترکمان۔ یونانی اور یہود اسطرح مخلوط و ممزوج ہیں جسطرح کہ جزیرہ نمائی بلقان میں بلقانی اقوام تھیں لیکن ان دونوں صورتوں میں فرق یہ ہے کہ بلقانی اقوام میں سے ہر قوم کوئی نہ کوئی ایسا مرکز ضرور رکھتی ہے جسکی طرف وہ کھنچتی ہے مثلاً بلغاریکی بلغاریا کیطرف کھینچتا ہے، سروی سرویا کی طرف، وعلٰی ہذا۔ مگر ان ایشیائی اقوام میں عرب کے علاوہ کوئی قوم بھی اپنے لئے کوئی ایسا مرکز کشش نہیں رکھتی جسکی وجہ سے یہ ترکوں سے نفرت اور قومی عزد جاگزین ہو سکے اور یہی دو چیزیں حریت طلبی و استقلال خواہی کا مبدء ہوتی ہیں۔

ارمنی مدعی ہیں کہ انکا وطن اصلی "ارمینیا" محفوظ ہے مگر واقعہ یہ نہیں بلکہ اسوقت تو انکی حالت یہود کی سی ہے جسطرح یہودیوں کے وطن اصلی کو تجزیہ و تقسیم نے مٹا دیا اسیطرح آرمینیوں کے وطن اصلی آرمینیا کو بھی فاتحوں کے تخت و تاراج نے فنا کر دیا۔ اور اس کے قدیم حدود روس ٹرکی اور ایران میں تقسیم ہو گئے بلکہ اناطولیا میں تو لوگ لفظ ارمن ہی بھول گئے ہیں اور ارمن کے بجائے اپنے آپکو ٹیک اور اپنے ملک کو ٹیکستان کہنے لگے ہیں۔

آرمینیا کی طرح اب کردستان بھی غیر محدود شہروں کے مجموعہ کا نام ہے اور اس لئے وہ بھی اپنے باشندوں میں کوئی صحیح قومی یا وطنی غرور پیدا نہیں کر سکتا۔

باقی تمام ولایات عثمانیہ بحر روم سے لیکے خلیج فارس تک غرباً و شرقاً اور بحر اسود سے لیکے بحر احمر تک شمالاً و جنوباً پھیلے ہوئے ہیں یہ ولایات مشتمل ہیں اناطولیا پر جو کثیر السکان اور سرحاصل ملک ہے عراق پر جسکی زمین دجلہ اور فرات کیوجہ سے سرسبزی میں مشہور و معروف ہے شلم پر جو ابنا بنی اسرائیل کا مہبط ہے اور جو ساحل بحر روم پر کوہ طور سے جزیرہ نمائے سینا تک ہے اور حجاز و یمن پر جو عرب کے بہت بڑے ٹکڑے ہیں۔ ان ولایات میں سے اناطولیہ ترکوں کا وطن ہے گو اصلی نہیں بلکہ ثانی۔ یہاں ترکوں نے اپنی قومیت کی سطح محفوظ رکھا ہے کہ انہیں اور دیگر اقوام کرد، ارمن، چرکس وغیرہ میں تمیز بالکل آسان ہے۔

یہاں انکا شغل زراعت ہے مگر زراعت سے انکے جنگی ادصاف میں سر مو برابر بھی فرق نہیں آیا وہ آج بھی میدان جنگ میں ویسے ہی جری جانباز اور پامردی کے محیر العقول جوہر اسی طرح دکھلاتے ہیں جسطرح کہ اسوقت دکھاتے تھے جبکہ قبائلِ غُز انکو صحرا تاتار سے لیکے نکلی تھی۔ سلاطین عثمانیہ کیطرف سے جب کبھی ان کو جنگ کی دعوت دیگئی ہے تو وہ فوج در فوج میدان جنگ پر پہنچے ہیں اور آج بھی عثمانی قوت کا اصلی سرچشمہ یہی اناطولیا ہے۔

جنگی اوصاف کے علاوہ انکے دیگر فضائل اخلاق و خصائص قومی، راستبازی، پیمان نگہداری، پاکدامنی وغیرہ بھی محفوظ ہیں اور جو مسافر ان کی طرف سے گذرا ہے انکی مدارات و ضیافت کی تعریف میں ہمیشہ رطب اللسان آیا ہے۔

ان ترکوں کا حلیہ عموماً یہ ہوتا ہے، قد بلند جسم بھرا ہوا سر بڑے چہرے گول استخوان و اعضاء قوی و استوار ان کے چہروں پر ایک گونہ خمول و ضعف بھی نظر آتا ہے مگر یہ درحقیقت ضعف نہیں بلکہ انکسار آئینہ ہوتا ہے جو ان کا قومی خاصہ ہے۔ ترک سبک روہنیں کہ شادمانی اسکو مسرت یا غم پریشان خاطر کر سکے بلکہ وہ ایک کوہ وقار و حلم ہے جو نہ مسرت سے از خود رفتہ ہوتا ہے اور نہ مصائب و محن کے آگے عاجز و درماندہ وہ کسی کی پروا نہیں کرتا کیونکہ وہ کسی کو اپنے آپ سے برتر نہیں سمجھتا۔

ریلوے لاین نے ان کے ملک میں عجیب و غریب کرشمہ سازیاں کی ہیں اور خصوصاً وہاں کی آمدنی تو بہت ہی بڑھ گئی ہے۔

اناطولیا کی طرح عراق کسی خاص قوم کا وطن نہیں کہا جا سکتا بلکہ وہ خدا کی زمین ہے جسمیں اس کی ہر قسم کی مخلوق آرہتی ہے۔ اس کے شہروں میں عرب، کرد، چرکس، ارمن، یہودی، کلدانی، یونانی وغیرہ مختلف الجنس لوگ آباد ہیں اور اس کے صحرا، بادیہ نشین عربوں سے بھرے ہیں جو اونٹ چراتے اور قتل و غارت اور تاخت و تاراج کرتے پھرتے ہیں سمو میں خلیج فارس کے قریب چند چھوٹی چھوٹی ریاستیں بھی ہیں جو برائے نام دولت عثمانیہ کے تابع ہیں۔

یہ حال تو آج اس سرزمین کا جہاں کبھی بغداد، بابل اور نینوا آباد تھے،

(زنانطبینہ سنجری) کا ایک مقالہ نگار لکھتا ہے

تھوڑے دن ہوئے جب میں خلیج فارس سے قسطنطنیہ اوس سٹیشن سے ہوتا ہوا گیا تھا جس کو بغداد ریلوے نکالنے کا ارادہ ہے میں بھی اور لوگوں کی طرح ششدر رہ گیا جب میں نے دیکھا کہ زمین کی یہ پیداوار ہے آئندہ یہ پیدا ہو سکتی ہے اور جرمنی کے لئے یہ کچھ گنج وافر یہاں مدفون ہے۔

ان شہروں کی زمین کسقدر سرسبز اور یہاں کی نہریں کسقدر پُر عذاب ہیں یہ مقامات جنت تھے مگر آہ اب ویران و خراب ہیں!! جس طرف نظر اٹھاؤ شہروں کے کھنڈر ہیں! آب پاشی کے عظیم الشان سامان بڑے بڑے حوض اور پل وغیرہ اور عمارتوں کے آثار و انقاض نظر آتے ہیں!! آج یہ شکستہ واقف وہ ہیں مگر کل یہی نہر جن سے یہ ویرانہ فردوس ارضی بنا ہوا تھا!!!

دجلہ و فرات کے ماسوا اگر کوئی نہر ہے تو صرف دریائے نیل ہے۔ سرسبزی میں بھی اور اور دوسرے پانی کے مصرف رکھنے میں بھی صدیاں گذر گئیں کہ یہ دونوں نہریں زمین اور اسکی پیداوار کو جنت میں بدل دیا میں ڈالدیتی ہیں دجلہ ہوتا تھا نذر کیا تھا بہت ہے کہ بڑے بڑے حوضوں کو بھر دیتا تھا مگر فرات کثرت سے صرف سُکر ہو رہ گیا۔ زبانیں صدیوں بہت فائدہ پہنچ سکتے ہیں اور اگر ولیم ککس نیاہ اور کو تو گرد و پیش کی بہت سی برباد و تباہ اور افتادہ زمینیں ایک وسیع عظیم و زرخیز مرغزار بن جاتی

یورپ میں تبلیغ اسلام کے متعلق اہل اسلام کی ذمہ داری
اور
گوجرانوالہ میں ایک اسلامی جلسہ

اسلامی دنیا میں یہ خبر نہایت مسرت کیساتھ سنی گئی ہوگی رائٹ آنریبل لارڈ ہیڈلے خواجہ کمال الدین صاحب کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے ہیں چنانچہ مختلف اقطاع و اضلاع میں اس تقریب سعید پر مجالس منعقد ہو رہی ہیں ۲۸ دسمبر ۱۹۱۳ء کو مسلمانان گوجرانوالہ نے مدرسہ اسلامیہ میں بوقت دو بجے دن کے ایک جلسہ منعقد کیا جس میں حاضرین کی تعداد کافی تھی لاہور سے شیخ رحمت اللہ صاحب مالک انگلش ویرہوس ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب سولیت جلسہ کے واسطے تشریف لائے تھے۔ شیخ علی بخش صاحب قریشی کی تحریک شیخ نور الدین کی تائید اور بابو غلام حیدر خان صاحب کی تائید مزید سے خان صاحب مولوی محبوب عالم صدر جلسہ قرار پائے۔ تلاوت قرآن مجید اور نعت خوانی سے جلسہ کا افتتاح ہوا۔ بابو غلام نبی صاحب صابر نے جو برجستہ نظم پڑھ کر سنائی جس سے حاضرین بے حد محظوظ و مسرور ہوئے۔ بعد شیخ نور الدین و ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب نے اشاعت اسلام کے متعلق پر زور تقریریں کیں جن کا ماحصل حسب ذیل ہے۔

اشاعت اسلام ہر ایک مسلمان پر علی العموم فرض ہے اور ایک جماعت علی الخصوص ایسی بھی ہونی چاہئے جنکی زندگی محض اسی فرض کے واسطے وقف ہو ان مبلغین اسلام کی امداد و اعانت کرنے سے ہر مسلمان فرض تبلیغ سے سبکدوش ہو سکتا ہے اور ثواب دارین حاصل کر سکتا ہے خواجہ کمال الدین صاحب انگلستان میں فرض تبلیغ ادا کر رہے ہیں خداوند کریم نے اپنے فضل عمیم سے خواجہ صاحب کے مقدس مشن میں تھوڑے ہی دنوں میں فیض و برکت کے آثار نمودار فرمائے ہیں پہلا اور بڑا زبردست نشانہ ہے کہ نزد ان انگلستان کا ایک مقتدر ریشیا مائٹ آنریبل لارڈ ہیڈلے بی اے ایم آئی سی ای ۔ ایف ۔ ایس آئی آپ کے ہاتھوں پر مشرف باسلام ہوا ہے اس خبر بہجت اثر پر مسلمانوں کا خوش ہونا تو ایک فطرتی امر ہے آؤ خوش بھی ہوں اور جناب احدیت کا شکریہ بھی ادا کریں اظہار مسرت بھی ہو اور ادائے شکر بھی لازم ۔ مگر کبھی اسبات کے سوچنے کی زحمت بھی گوارا کی گئی ہے کہ غریب خواجہ پر کیا بیت رہی ہے ؟ جو اپنے چھوٹے چھوٹے بچے یہاں چھوڑ گیا ہے جن کی ماں فوت ہو چکی ہے خدا اس مرحومہ عفیفہ کو غریق رحمت کرے ۔ آمین ۔ نقد پونجی گھر بار میں جہاں و دیگر جو سات ہزار کے ساتھ باندھ کے گیا تھا ، تو وہ بھی خرچ ہو چکا ہے کیا اس مقدس مشن میں آپ کا بھی کوئی فرض ہے ؟ کب تک معمولی تقریبات میں پانچ پانچ سات سات اور دو دو کیلئے پکا رتے گے ؟ کب تک شادیوں کے فضول ہنگامہ اور غیر شرعی رسوم پر پانی روپیہ پانی کی طرح بہاؤ گے ؟ کیا تم نفیس اموال سے ابھی سیر نہیں ہوئے ؟ وہی خدا جس نے حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے زمان مبارک میں قرض حسنہ مانگا تھا وہی خدا اب پھر فرما رہا ہے من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا ؟ خواجہ صاحب کی دینی خدمات قابل قدر و حوصلہ افزا ہیں خواجہ صاحب نے جو شمع انگلستان میں روشن کی ہے اسکے نور کے ازدیاد میں ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کا ہاتھ بٹائیں اور ادائے دینی بھائی امیر الامراء لارڈ ہیڈلے کو مبارکباد کا پیغام بھیجیں ۔ پھر مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے ۔

(۱) مسلمانان گوجرانوالہ کی طرف سے رائٹ آنریبل لارڈ ہیڈلے بالقابہ کی خدمت میں ان کے شرف باسلام ہونے پر خواجہ کمال الدین صاحب مقیم مسجد ووکنگ کی معرفت مبارکباد کا پیغام بھیجا جائے ۔

(۲) مسلمانان گوجرانوالہ کا یہ جلسہ خواجہ کمال الدین صاحب کی ساعی جمیلہ کا جو وہ اشاعت اسلام کے لئے یورپ میں کر رہے ہیں بصدق دل معترف ہے خواجہ صاحب کا تہ دل سے مشکور ہے اور ان کی نسبت اعتماد کا ووٹ پاس کرتا ہے۔

(۳) خواجہ کمال الدین صاحب کے اسلامی مشن کے لئے جمیع مسلمانان ہندوستان میں علی العموم اور گوجرانوالہ کے مسلمانوں میں علی الخصوص چندہ کی تحریک کی جائے اور چندہ وصول کرنیکے لئے ایک مجلس امینان مقرر کیجائے جو شہر گوجرانوالہ کے گلی کوچہ اور نیز مفصلات سے چندہ وصول کرے اور یہ روپیہ خواجہ صاحب کی معرفت یلادِ فرنگ میں اشاعت اسلام پر خرچ کیا جائے ۔

(۴) شہر گوجرانوالہ سے ایک مستقل رقم بطور چندہ ماہواری خواجہ صاحب کو اشاعت اسلام کے واسطے بھیجی جایا کرے ۔

مندرجہ ذیل اصحاب مجلس امینان کے اراکین مقرر ہوئے خانصاحب بابو غلام حیدر خان صاحب خانصاحب منشی محبوب عالم صاحب ۔ مولوی غلام مصطفیٰ صاحب ایڈیٹر شیخ نور الدین ۔ شیخ تدمحمد صاحب بزاز ۔ ڈاکٹر حکام حیدر صاحب ۔ شیخ علی بخش صاحب کلرک محکمہ انہار ۔ ماسٹر محمد دین صاحب میونسپل کمشنر میاں محمد عبد اللہ صاحب میونسپل کمشنر منشی محبوب عالم صاحب ایجنٹ ۔ خانصاحب مولوی محبوب عالم اور شیخ علی بخش صاحب اس مجلس کے سکرٹری مقرر ہوئے ۔

تین سو روپیہ چندہ لکھا گیا جس سے نصف تو معا وصول ہو گیا جو شیخ رحمت اللہ صاحب کو منزل مقصود پر پہونچانے کے لئے دیا گیا باقی چندہ بھی عنقریب وصول کر کے بھیجا جائیگا ۔ اور فراہمی چندہ کا کام برابر جاری رہے گا انشاء اللہ ۔

خان صاحب مولوی محبوب عالم نے آخر میں ایک نہایت موثر و دلنشین تقریر کی ۔ گورنمنٹ کے شکریہ اور دعائے خیر پر جلسہ برخاست ہوا ۔

نور الدین

از گوجرانوالہ

موت کے بعد نئی زندگی حاصل کرنیکا طریقہ

موت کے خوفناک نام سے ہی زندگی کا تمام مزا کرکرا ہو جاتا ہے انسانی جسم کی کل کے تمام و کمال بیکار ہو جانیکا نام موت ہے اور اس حالت میں انسان دنیا کے رنج و آلام سے قطعی نجات پا لیتا ہے مگر کسی خاص حصہ یا عضو جسم کی موت سے ہمیشہ کیواسطے انسان زندہ درگور ہو کر زندگی بسر کرتا ہے ۔ ہر وقت موت کی بھیانک اور دردانگیز کیفیت دیکھتا رہتا ہے خصوصاً جب یہ موت اس عضو مخصوص کو نصیب ہو جائے جس پر شادمانی مسرت و عزت و آبرو بلکہ بقائے نسل انسانی کا ہی دار و مدار ہے تو کیا اس معزولہ طاقت کا بحال ہونا درحقیقت موت کے بعد نئی زندگی نہیں ہے ؟ ایسے زندہ بظاہر اور مردہ بباطن برادران وطن کو ہم مژدہ جانفزا سناتے ہیں کہ بدعادت مثلاً جلق ۔ اغلام ۔ کثرت زناکاری یا قدرتی بڑھاپے کے باعث جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں یا بے اعتدالیوں کے طفیل یہی قوت مردمی کھو چکے ہوں انکو دوبارہ زندہ کرنیکے واسطے ہم نے چندماہ سے میسرز ہٹن برادرز کمپنی چیکاگو امریکہ سے شہرۂ آفاق آلہ آر کرٹس فروختگی کی سول ایجنسی لی ہے یہ آلہ شہنشاہ جرمنی کے حکیم ڈاکٹر بیر صاحب کی اختراع کردہ طریقہ علاج پر ساخت کمپنی مذکور نے کیا ہے اور مرض نامردی کے علاج کیواسطے دنیا میں اپنی نظیر نہیں رکھتا ایر کرٹس تمام ممالک میں پیٹنٹ ہے بغیر کسی قسم کی اندرونی یا بیرونی دوائی مثل معجون ۔ سفوف شربت ۔ مقویات ۔ عرق ۔ پلستر ۔ روغن ۔ طلا ۔ وغیرہ وغیرہ کے استعمال اور بغیر کسی قسم کی تکلیف کے صرف اس آلہ کے چند ہفتوں کے استعمال سے تمام نقائص دور ہو کر انسان پھر مرد کہلانیکے لایق بنجاتا ہے رسالہ ہائے متعلقہ مشرح طریق علاج مع معقول سندات درخواست آنے پر مفت ہر شخص کی خدمت میں ارسال ہوتے ہیں ۔ ایر کرٹس کی قیمت علاوہ خرچ محصولڈاک و پیکنگ وغیرہ صرف ۱۵ روپیہ ہے تعمیل بذریعہ وی پی پارسل ہوتی ہے جملہ خط و کتابت بالکل خفیہ رکھی جاتی ہے پرچہ ترکیب استعمال مفصل ہمراہ آلہ ارسال ہوتا ہے اور دوران استعمال میں مطلق کسی قسم کا پرہیز وغیرہ نہیں ہوتا قیمت کے علاوہ زائد خرچ فی آلہ صرف موازی بارہ آنے ہوتا ہے ۔

المشتہر ۔ آر ۔ بی ۔ ایس ۔ بھنڈاری ایم ۔ اے بٹالہ ۔ ضلع گورداسپور

(سول ایجنٹ برائے ہندوستان میسرز ہٹن برادرز کمپنی چیکاگو)

مدینۃ النسوان

سیدۃ النساء

(۲)

جسوقت کلام اللہ میں عذاب دوزخ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ہے تو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم شدت سے روئے اور آنسار وانسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کیفیت دیکھکر محبت کی وجہ سے اکثر صحابہ رونے لگے۔ چونکہ کسی کو گریہ آنحضرت کا سبب معلوم نہ تھا اس لئے سب خاموش تھے۔ رسالتمآب صلعم کی یہ عادت تھی کہ سیدۃ النساء کی صورت دیکھکر ہمیشہ خوش ہوتے تھے۔ لوگوں نے تجویز کی کہ کسی طرح اس پاک بی بی کو بلا کر لائیں کہ آنحضرت کا رنج و غم دور ہو۔ نالم ہوا و بیادت ہوئیں سب آنحضرت سیدۃ النساء کے دروازے پر آئے سلمان اندر گئے۔ تو دیکھا کہ وہ تمدس بی بی چکی پیس رہی تھی اور ایک آیت پڑھ رہی ہے۔ مفصل کیفیت بیان کی۔ اور درخواست کی کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلیں۔ سیدۃ النساء یہ سنکر اٹھیں اور ایک کمبل اوڑھا جس میں بارہ سے زیادہ پیوند تھے۔ سلمان کا یہ حالت دیکھ کر دل بھر آیا اور کہا کہ قیصر و کسریٰ ریشم و حریر کا لباس پہنیں اور پیغمبر آخر زمان کے لباس میں تیرہ پیوند ہوں۔ یہ کہتے تھے اور روتے تھے۔

جسوقت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سب حاضر ہوئے تو سیدۃ النساء نے واقعہ بیان کیا اور کہا کہ میں چکی پیستی جاتی تھی اور یہ آیت پڑھتی جاتی تھی قسم ہے خدا کی کہ پورے پانچ برس ہو گئے کہ میرے اور میرے خاوند کے پاس بکری کی کھال کے سوا کوئی چیز بچھانے کو نہیں ہے۔ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر فرمایا۔ فاطمہ میری بیٹی کے صبر کا بدلہ خدا کے پاس امانت ہے اس کے بعد سیدۃ النساء نے آنحضرت سے عرض کیا کہ اے باپ! کس چیز نے آپ کو اس قدر رلایا۔ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ آیت سنائی سنتے ہی سیدۃ النساء خوف خدا سے گر پڑیں۔ بار بار اس آیت کو پڑھتی تھیں اور روتی رہیں۔

صاحب ناسخ التواریخ لکھتے ہیں کہ ایک موقعہ پر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدۃ النساء سے دریافت کیا اے فاطمہ! عورت کی سب سے بہتر صفت کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ ارادۃً کسی غیر مرد کو نہ دیکھے اور نہ کوئی غیر مرد اسکو دیکھنے پائے۔ یہ سنتے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدہ کو گلے سے لگالیا۔ صاحب علل الشرائع حضرت امام حسنؑ کے الفاظ یوں بیان کرتا ہے کہ میں نے اپنی ماں سیدہ فاطمہ کو شام سے صبح تک خدا کے آگے گریہ وزاری کرتے اور اس کے بعد نہایت عاجزی سے خدا کے حضور میں دعا مانگتے دیکھا ہے۔ اس دعا میں میں نے یہ کبھی نہیں دیکھا کہ اپنے واسطے کوئی درخواست کی ہو۔

ان تمام واقعات کے بعد جواب تک لکھے گئے اور جن سے سیدہ فاطمہ کی روزمرہ زندگی کے حالات معلوم ہوتے ہیں۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ وہ پاک بی بی باوجود اس عبادت اور ریاضت کے گھر والی ہونے کی حیثیت سے اپنے فرائض کس طرح انجام دیتی تھی جابر انصاری کا بیان ہے کہ ایک دفعہ رسالتمآب صلعم نے دیکھا کہ حضرت سیدہ خاتون کے جسم پر اونٹ کی کھال کا لباس تھا ایک ہاتھ سے چکی پیس رہی تھیں اور دوسرا ہاتھ امام حسین علیہ السلام کو دودھ پلانے میں مصروف تھا یہ حالت دیکھکر آنحضرت صلعم کی آنکھ سے آنسو جاری ہوگئے اور فرمایا فاطمہ دنیا کی تکلیفوں کا صبر سے خاتمہ کرو۔ آخرت کی خوشی کی منتظر رہو۔

باوجود حسن بصری کی اس روایت کے کہ سیدہ کی عبادت اس درجہ بڑھی ہوئی تھی کہ تمام رات خدا کے حضور میں کھڑی رہتی تھیں حضرت علی کا بیان ہے کہ مجھکو گھر کے کام دھندوں میں کبھی فاطمہ کے متعلق کوئی شکایت نہ ہوئی ایک دفعہ جب چکی پیستے پیستے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے اور حضرت علیؓ نے یہ فرمایا کہ فاطمہ مشکیں اٹھاتے اٹھاتے بدن تھک گیا اسوقت کچھ قیدی آنحضرت صلعم کے پاس آئے ہوئے ہیں جاؤ اور درخواست کرو کہ ایک لونڈی کام کاج کے واسطے ہمیں بھی دیدیں۔ رسالتمآب کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اپنی اور علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی حالت بیان کی اور ایک لونڈی کی درخواست کی جو نہ ملی۔ اور آنحضرت نے فرمایا۔ فاطمہ اسوقت مسجد میں چارسو آدمی ایسے موجود ہیں جن کے پاس کھانے کو ٹکڑا اور نہ پہننے کو چیتھڑا گھر کے کام خود انجام دو اور بیوی ہونے کی فضیلت کو قایم رکھو ایسا نہ ہو کہ کل قیامت کے روز علی تجھ سے اپنا حق طلب کرے۔

سلمان کا بیان ہے کہ میں ایک دفعہ آنحضرت صلعم کے حکم سے سیدہ خاتون کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے دیکھا کہ بچے پڑے سوتے تھے اور ان کی بزرگ ماں پنکھا جھل رہی تھی مگر زبان سے کلام اللہ کی تلاوت جاری تھی یہ دیکھکر مجھپر ایک خاص حالت طاری ہوگئی اور میں نے سوچا کہ معمولی عورتیں اپنی زندگی کس عیش و آرام سے بسر کریں اور رسول کی بیٹی یوں عمر گذارے۔

صاحب علل الشرائع کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت علی گھر میں تشریف لائے دیکھا سیدہ خاتون روٹی پکانے میں مصروف ہیں اور زبان سے ذکر خدا جاری ہے۔

ان باتوں سے معلوم ہوسکتا ہے کہ ان پاک بی بی نے کس طرح دنیا اور دین دونوں چیزیں رکھیں اور اس طرح زندگی بسر کی کہ کوئی فرض جانے نہ پایا عبادت اتنی کی کہ خدا کے آگے ہر چیز ہیچ سمجھی باپ کی خدمت کی تو یہاں تک کہ سب سے زیادہ پیاری ہوئیں۔ شوہر کے حقوق ادا کئے تو ایسے کہ حضرت علی کی زبان سے یہ الفاظ نکلے کہ "احمد کے بعد فاطمہ کا مجھ سے جدا ہونا ثابت کر گیا کہ کوئی دوست کسی کے پاس ہمیشہ نہ رہے گا۔

مذہب بھی بالکل صحیح ہے کہ اگر غور کریں تو سیدہ فاطمہ کی زندگی بیوی ہونے کی حیثیت سے درحقیقت اسی قابل تھی کہ حضرت علی کی زبان سے یہی لفظ نکلتے شادی کے بعد سے آخر وقت تک ہر واقعہ بتا رہا ہے کہ شوہر کی رضامندی کے مقابلہ میں حضرت سیدہ نے دنیا کی تمام چیزیں ہیچ سمجھیں اگر کبھی بشریت کے تقاضے سے ایسا اتفاق ہوا بھی کہ میاں بیوی میں کشمکش ہوگئی تو مقدس باپ نے ہمیشہ بیٹی پر اپنی ناخوشی ظاہر کی۔

کتنے خوش نصیب تھے وہ میاں بیوی جنکا مقصد زندگی کو سوکھ کر گذرانا تھا اور ہزاروں درود اور سلام ان پر جنے ہمیشہ اپنے ہی کلیجہ کے ٹکڑے کو شوہر کے باغی رہنے کا حکم دیا ابن عباس کا بیان ہے کہ ایک دفعہ سیدہ فاطمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کسی بات پر حضرت علیؓ کی ناخوشی اور بے پرواہی کا حال بیان کیا۔ رسالتمآب نے جواب دیا فاطمہ اگر تیرا دم اس حالت میں نکلتا جب شوہر ناخوش تھا تو خدا کی قسم میں بھی تجھ سے ناخوش رہتا۔

مطائبات

حقیقت حال

مجھ کو اک شب اتفاقاً عالم تنہائی میں
دست بستہ عرض کی میں نے کہ اے بندہ نواز
غور سے کرتا ہوں میں جو اگلے لوگوں پر نظر
ان میں بھی ایسے تھے جو تھے تیرے منکر صاف صاف
اُن کی آہیں عرش کے نیچے کبھی رہتی نہ تھی
ہوتے تھے اپنے ارادوں میں وہ اکثر کامیاب
آئے دن کی خشک سالی سال بھر خوف وبا
تیری رحمت عام ہے اور تو سراپا رحم ہے
توبہ توبہ تو خفا ہوجائے یہ ممکن نہیں
ہنسکے فرمایا کہ اے ناواقف اسرار غیب
ہم اشاروں میں تجھے سمجھائے دیتے ہیں ابھی
دونوں بھائی تھے جو کمیان و دو قالب ہندیں
اُن میں اب لطف و محبت ہے نہ وہ راز و نیاز
رات دن آپس میں سب لوگوں میں ہنا ہے نفاق
دل میں کچھ ہے اور زبان سے کچھ کہا کرتے ہیں وہ
دل کے آئینہ سے یاروا اٹھ گئی اخلاق کا
جس کو مذہب کہتے ہیں حیلہ تعصب کا ہے وہ
مجھ کو آفت میں بھی کرتے ہیں برائے نام یاد
سچ بتا دیکھے ہیں تو نے کتنے ایسے نیک خو
جو پرستش میری کرتے ہیں خلوص دل کیساتھ
جو ہمارے پر مرے بیٹھے رہیں تکیہ کئے
ہو زبان اون کی مطابق دل کے دل ہو آئینہ
ہم نہیں بدلے نہ بدلا ہے ہمارا انتظام
خود نمونہ بن کے دنیا کو دکھا اے خود پسند

مل گیا موقع خدا سے شکوۂ دلگیر کا
تیری رحمت نے بڑھایا حوصلہ تقریر کا
ساتھ اون کے اور ہی کچھ ڈھنگ ہی تقدیر کا
ہم میں بھی ایسے ہیں جن کو تکیہ ہے تدبیر کا
اپنی آہیں پست ہیں پلہ نہیں اک تیر کا
ہم کو تو جھگڑا لگا ہے کچھ نہ کچھ تقصیر کا
تھا ترا اگلوں سے بھی یہ طرز دار و گیر کا
تجھ سے کچھ کھٹکا نہیں تبدیل کا تغییر کا
پھر یہ کیوں ہوتا ہے بدلا عالم تقدیر کا
نکتہ چینی اب تو شیوہ ہے جوان و پیر کا
گرچہ یہ مضمون نہیں محتاج ہے تفسیر کا
ایک گھر میں لطف تھا ناقوس کا تکبیر کا
چہرہ ہے یا پھول مرجھایا ہوا تصویر کا
بھائی بھائی پر چلاتا وار ہے شمشیر کا
پھر گلہ ہوتا ہے ہر دم خوبی تقدیر کا
جان رخصت ہو گئی خاکا رہا تصویر کا
اور خدائی نام ہے مجموعۂ تقصیر کا
یہ ہی اک حیلہ رہا ہے شکوۂ تقدیر کا
جن کو ہو اقرار دل سے اپنی ہی تقصیر کا
مدعا سمجھے ہوں جو مذہب کا تقدیر کا
جن کو غرہ ہو نہ دنیا کی کسی جاگیر کا
آئینہ وہ جس میں جلوہ ہو مری تصویر کا
فرق ہے تیری سمجھ کا پھیر ہے تعبیر کا
گر ارادہ ہے کسی اصلاح کی تدبیر کا

خود پرستی چھوڑ دے کر حق پرستی اختیار
راز کھل جائے گا تجھ پر عالم تقدیر کا

کلام اکبر

خانصاحب کو تم سلام کرو خواہ مندر میں رام رام کرو
بھائی جی کو فقط یہ مطلب ہے جس میں دیپے وہ کام کرو

پڑھے اوس جا جہاں تا تیر رات جا نہیں سکتی
بسے اوس جا کہ آواز اذان بھی آ نہیں سکتی

حور تو ذہن سے اور پردے سے عورت نکلی
قوم کے جان نکلنے کی یہ صورت نکلی

رو دوں اُردو میں یا کہ ہندی میں
ہنسکے بولا وہ شوخ رومن میں

حوادث و اخبار

گورنمنٹ ہند نے حجاج کی تکالیف رفع کرنے کے متعلق ایک خاص کمیشن مقرر کیا ہے جس میں بمبی کے مشہور رئیس سر فضل بھائی کریم بھائی بھی ایک ممبر ہیں سر محمد وحی اللہ مسٹر بدرالدین عبد اللہ فوز سے اثنائے ملاقات میں اس کمیشن کا تذکرہ کیا۔ تو مسٹر موصوف نے حسب ذیل تجاویز کمیشن کے روبرو پیش کرنے کے لئے آپ کے پاس ارسال کی ہیں

(۱) اتنی قدر جان بچانے والی کمر پیٹیاں جہاز پر موجود ہونی چاہئیں جس قدر حجاج جہاز پر سوار ہوں۔

(۲) یہ پیٹیاں جہاز پر اس طرح رکھی جائیں کہ بوقت ضرورت فوراً دستیاب ہو سکیں۔

(۳) ہر جہاز کی جان بچانیوالی کشتیوں میں اتنی گنجائش ہو جتنے مسافر جہاز پر سوار ہوں۔

(۴) محافظ حجاج ہر حاجی کو جہاز پر سوار کرنے سے پیشتر ان پیٹیوں کے استعمال کا طریقہ سکھانیکا انتظام کریں۔

(۵) حاجیوں کے ہر جہاز پر بلا تار پیام رسانی کے آلات لگائے جائیں۔

(۶) جہاز میں باورچی خانوں اور پاخانوں کی تعداد ضرورت کے لئے کافی مہیا کی جائے۔

(۷) پاخانوں کے متعلق حفظان صحت کے انتظامات جدید طرز کے اور مکمل ہوں۔

(۸) حاجیوں کو تازہ اور قابل استعمال پانی کافی مقدار میں پہنچانے کا انتظام کیا جائے۔ اور یہ پانی رات دن ہر وقت حاجیوں کو مل سکے۔

(۹) پانی کے ایسے مشکیزوں کا انتظام کیا جائے جو جہاز کی تباہی کے وقت اشد ضرورت میں کام آسکیں اور ہر ہفتہ ان کا پانی تبدیل کیا جائے یہ مشکیزے جان بچانے والی پیٹیوں میں مددینے کے کام بھی آسکتے ہیں۔

(۱۰) جہازی بسکٹوں کی کافی مقدار ہر وقت جہاز میں تیار رکھی جائے تاکہ وہ اشد ضرورت کیوقت کارآمد ہو۔

(۱۱) ادویات کا کافی ذخیرہ مہیا رکھا جائے اور ادویات بحری سفر میں حجاج کو تقسیم کی جائے۔

اس میں شک نہیں کہ اگر کمیشن مذکورہ بالا تجاویز کے عملدرآمد پر زور دے تو یقین ہے کہ حاجیوں کی بہت سی تکالیف کا سدباب ہو جائیگا اور حجاج جدہ میں سفر سے واپسی کے وقت بمبی میں خوب تندرست اور ہر قسم کی بیماری سے محفوظ ہو سکیں گے۔

بلچ کف نامی ایک روسی کاشتکار نے کیروسین آئل کے بجائے ایک نئی قسم کا تیل روغنی اشیاء سے نکالا ہے اور لطف یہ ہے کہ دنیا کے ہر ایک مقام پر حسبقدر ضرورت ہو یہ تیل تیار ہو سکتا ہے اور قیمت بہت کم یعنی دو پیسہ میں سیر بھر دستیاب ہو سکیگا

حق طلب عورتوں نے لیورپول کے ایک گرجا میں آگ لگا دی ایک طرف کی نشستیں اور ارغنون باجا جل گیا۔

خدیو مصر کے برادر عزاد پرنس یوسف کامل ایک ماہ تک ہندوستان میں سیر و شکار کیواسطے تشریف لائیں گے اور یکم جنوری کو نہضت فرماتے بمبی ہوں گے۔ پرنس موصوف جنوبی ہند۔ لنکا کلکتہ کی سیاحت فرمائیں گے اور وسط ہند یا ممالک متوسط میں سے کسی علاقہ میں بھی تشریف لیجائینگے۔ انڈین میڈیکل سروس کا ایک افسر دوران سیاحت میں پرنس موصوف کے ساتھ رہے گا۔ اور غالباً یہ خدمت مثا رسالہ کے کپتان ڈبلیوای برائرلی کو سپرد ہوگی۔

فصل کی حالت ۔ ہفتہ مختتمہ ۱۷ دسمبر کی ...بت رپورٹ سے ظاہر ہوا کہ تمام صوبہ پنجاب میں تھوڑا بہت مینہ برس گیا ہے مگر ابھی ضرورت ہے۔ کپاس کی چنائی اور نیشکر کی پلائی جاری ہے۔ چند اضلاع کے سوا ہر جگہ پیداوار اوسط رہی ہے جنوبی مشرقی اضلاع کے سوائے جہاں بارانی رقبوں میں فصل کو نقصان پہنچ رہا ہے باقی اضلاع میں فصل ربیع کی کاشت جاری ہے۔ توریہ کی کٹائی جاری ہے۔ پیداوار اوسط ہے۔ کنوؤں اور نہروں میں پانی کافی ہے۔ روہتک و گوڑگانوہ میں پینے کے پانی کی اور جنوبی مشرقی اضلاع میں نہری پانی کی کمی ہے۔ مویشی تندرست ہیں۔ چارہ جنوب مشرقی علاقہ میں کمیاب ہے نرخ گندم شرح اوسط کے قریب اور دیگر غلجات کا اوسط سے زیادہ ہے

۱۹ ۔ دسمبر کو عدالت ہائیکورٹ مدراس میں مسز اینی بیسنٹ کے خلاف توہین عدالت کا دعوے دائر کیا گیا ہے کہ مسز موصوفہ نے مسٹر جی نرائنیہ کے نابالغ لڑکوں کو واپس دینے کے متعلق عدالت کے حکم کی تعمیل نہیں کی۔ مقدمہ کی سماعت بعد تعطیل یوم کلاں ہوگی۔

وائسرائے مارچ کے تیسرے ہفتہ میں تشریف فرمائے بمبی ہوں گے۔

مسٹر ٹیپ کی بجائے مسٹر ایچ اے بل سٹی مجسٹریٹ ۵۰۰ روپیہ ماہوار تنخواہ پر لاہور میونسپلٹی کے سکرٹری مقرر کئے گئے ہیں۔

محکمۂ زراعت پنجاب میں ایک چوتھائی ڈپٹی ڈائرکٹر عنقریب مقرر کیا جائیگا۔ اور بنگال میں خاص چاول کی پیداوار پر توجہ کرنے کے لئے محکمۂ زراعت کے افسروں میں اضافہ کیا جائیگا۔

امپیریل کونسل کے اجلاس دہلی میں ۶-۸-۹-۱۲-۱۴-۱۵ ۔ جنوری کو ہوں گے۔ مالجکشنل صاحب محصول اراضی سے استثنا کے متعلق ایک رزولیوشن پیش کرینگے۔

اتوار کی صبح کو جہانگیر اسٹیشن پر ڈاک گاڑی پر ڈاکہ کی تفصیل درج اخبار ہو چکی ہے اس سے اگلے روز یعنی پیر کے دن رات کے دس بجے ڈاکوؤں نے خیرآباد اسٹیشن پر حملہ کیا اور اسٹیشن ماسٹر کے مکان کو لوٹ لیا۔ خاص اسٹیشن کا کچھ نقد روپیہ لے گئے۔ اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر کو بھی پکڑ کر لے گئے یہ اسٹیشن جہانگیرا روڈ اور ۹ مک کے درمیان اول الذکر اسٹیشن سے صرف ۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔

صوبہ آسام کی گورنمنٹ نے صوبہ مذکور کے لئے لوکل سیلف گورنمنٹ کے اجراء کی غرض سے ایک مسودۂ قانون گورنمنٹ ہند کی خدمت میں بھیجا ہے۔

رقبہ زیر کاشت کے متعلق آخری تخمینہ ۲۵ ہزار ایکڑ کا مرتب ہوا ہے۔ سال گذشتہ میں ۲۷ ہزار ایکڑ زمین زیر کاشت تھی بیج اور رنگ کی پیداوار میں بھی پندرہ اور ۲۵ فی صدی کمی کا اندازہ لگایا گیا ہے۔

پنڈت رام بھجدت چودھری صاحب بی۔ اے ایل ایل بی پلیڈر چیف کورٹ نے لالہ دینا ناتھ مالک وایڈیٹر دیش و لالہ ہیرالال کپور مالک وایڈیٹر پنجاب سماچار پر لائبل کی نالش دائر کردی ہے۔

مسٹر جے میکنیل اور مسٹر چمن لال جو ان نو آبادیوں کی سیر کرنے گئے تھے جہاں ہندوستانی مزدور کام کرتے ہیں۔ اب دہلی واپس آگئے ہیں اور اسی موسم سرما میں اپنی رپورٹ پیش کر دینگے

گذشتہ دو ہفتہ کے اندر ضلع فریدپور میں چار اور اضلاع بانکوڑا۔ بردوان راجشاہی بینار۔ جیسور اور جلپائی گوڑی میں ایک ڈکیتی واقعہ ہوئی کل تخمینہ ۶ ہزار روپیہ کا مال چوری گیا ایک ڈکیتی میں قتل کا وقوعہ بھی ہوا ادنے درجہ کے ہندو و مسلمانوں کا کام قرار دیا جاتا ہے ڈاکو گرفتار نہیں ہوئے۔

قادیان کے اخبار بدر سے تین ہزار روپیہ کی اور راولپنڈی کے اخبار نسیم ہند سے دو ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔

شمالی ہند کے یورپین پاگلوں کے لئے ۱۲ لاکھ روپیہ کے صرف سے رانچی میں ایک پاگلخانہ قائم کیا جائیگا جسمیں ۹۲ مردوں اور ۸۸ عورتوں یعنی کل ۱۸۰ پاگلوں کے رہنے کے لئے جگہ ہوگی۔

ہفتہ مختتمہ ۲۰ دسمبر میں اموات طاعون سب سے زیادہ صوبجات متحدہ میں ہوئیں جہاں ۲۴۴۴ آدمی اس مرض سے ہلاک ہوئے۔ بمبی میں ۸۵۰۔ مدراس میں ۴۹۲۔ بہار میں ۹۷۷ موتیں اس موذی مرض سے ہوئیں۔ کل ہندوستان میں ۹۷۶۷ آدمی مبتلائے طاعون اور ۴۶۹۴ فوت ہوئے۔

کلکتہ میں ہندوستانی وفد کو حضور وائسرائے نے مشورہ دیا کہ ہندوستانیوں کو جنوبی افریقہ کے تحقیقاتی کمیشن کو اطمینان کے ساتھ منظور کر لینا چاہئے۔

حوادث محلیہ

شہر کی آب و ہوا خراب ہونے کے سبب اموات میں معمول سے کچھ زیادتی ہو گئی ہے خدا رحم فرمائے۔ بعض قصبات میں بھی بیماری کی شکایت سنی جاتی ہے۔

سردی شباب پر ہے کاروباری لوگ زیادتی سردی سے پریشان ہیں جس روز سرد ہوا چلتی ہے تیر کی طرح کلیجہ میں جا کر لگتی ہے برف بھی بعض بعض روز گرتی ہے اس موسم میں بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ بارش کا پتہ نہیں۔ ابر کل سے گھرا ہوا ہے۔

پنڈت جگناتھ پرشاد صاحب نمبرا ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کا تبادلہ بجنور سے فرخ آباد کو اور پنڈت متھراداس جوشی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کا تبادلہ فرخ آباد سے بجنور کو ہوا۔

مولوی نورالحسن خان صاحب ڈپٹی کلکٹر بجنور علی گڈھ کو تبدیل ہوئے۔

محلہ مردھگان کے قریب سڑک سے پرلی جانب پیلے کے کتے بنے ہوئے ہیں جس سے علاوہ سڑک پر آنے جانے والوں کے محلہ مذکور کے باشندوں کو بھی بدبو سے سخت تکلیف ہوتی ہے اور آب و ہوا پر بھی برا اثر پڑتا ہے۔ صاحب مجسٹریٹ بہادر اس جانب توجہ فرمائیں۔

خضاب لاجواب پسند خاص و عام

یہ ایک قسم کا تیل ہے تھوڑا سا شیشی میں سے نکالکر سفید بالوں پر لگاتے ہی بال نہایت کالے بھنورا اور چمکدار ہو جاتے ہیں ہمارے کارخانہ کا خضاب تمام ملکوں میں مشہور ہے رنگ نہایت پختہ اور سیاہ لگانیوالا اچھا خاصہ جوان نظر آتا ہے ایک بکس ماہ تک چلتا ہے فی بکس (عہ) محصولڈاک بذمہ خریدار دی پی منگوائیے پتہ حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب پوسٹ ماندوی نمبر ۳ بمبی

اعلیٰ درجہ کا خوشبودار کھانیکا تمباکو

ہم نے خاص طور پر ناظرین مدینہ کیلئے اعلیٰ درجہ کا خوشبودار کھانیکا زعفرانی تمباکو تیار کیا ہے جو ذائقہ تیزی اور خوشبو میں اپنی نظیر نہیں رکھتا طلب فرما کر تجربہ کیجئے۔ قیمت فی سیر دو روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک۔ پتہ
محمد عاشق علی ہیڈ کلرک دفتر اخبار مدینہ بجنور

کارخانہ جوہر یاقوت کی دو شہرۂ آفاق دوائیں نامرد کو مرد اور مرد کو جوان مرد بنانے والی

جاڑے کا موسم آگیا ہے

اس لئے یاد رکھو۔ اگر تم نے اس موسم میں اپنی کھوئی طاقت کو از سر نو حاصل نہ کیا۔ تو پھر سال بھر تک پچھتاؤ گے۔ کیونکہ در اصل ہندوستان جیسے گرم ملک میں صرف یہی چار مہینے ایسے ہیں۔ جن میں ہر ایک ہندوستانی کوئی طاقت کی دوا کھا سکتا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی اپنے لئے طاقت کی دوا تجویز کرتے وقت آپ کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔ کہ آپ کوئی نقلی و نقلی حکیموں و اشتہاری طبیبوں کی دوا نہ کھائیں۔ کیونکہ اس سے بجائے نفع کے نقصان کا اندیشہ ہے ۔

ہاں اگر آپ کو

اس موسم میں کوئی طاقت کی دوا کھانی ہی منظور ہے۔ تو آپ **جوہر یاقوت** اور طلاء اکسیر اعظم کا استعمال شروع کر دیں۔ اور یقین رکھیں۔ کہ ان ہر دو ادویات سے بہتر کوئی دوا نہیں مل سکتی۔ اشتہار اسمنتا مزاعتگیں

حیرت انگیز ایجاد

جوہر یاقوت مردانہ شباب بخش دوا ہے۔ جو صرف دو تین سال کے عرصہ میں پچاس ہزار شیشی سے زیادہ بک چکی ہے۔ جن اصحاب نے ایک دفعہ آزمائی ہے۔ وہ خود دیکھ لیں گے۔ بچپن کے گندے عادتوں سے تندرستی برباد کر کے اس کی بگڑی کا باعث ہوئے ہیں۔ **جوہر یاقوت** سے ہر قسم کا جریان احتلام۔ سرعت انزال۔ ضعف باہ تو صرف پانچ روز میں ہی دور ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں اگر طبی علم سوزاک یا آتشک۔ یا کسی اور وجہ سے نامردی کا عارضہ ہو۔ تو دو ہفتہ کے استعمال سے تمام طاقتیں بحال ہو جاتی ہیں۔ **جوہر یاقوت** کے استعمال سے بہت ہی جوش پیدا ہوتا ہے۔ اور جسم لوہے کی لاٹھ بن جاتا ہے۔ **جوہر یاقوت** وہ لوگ ایک دفعہ منگوا کر استعمال کریں۔ جو اشتہاری حکیموں کی ادویات استعمال کر کے مایوس ہو گئے ہیں۔ **جوہر یاقوت** کی پوری شیشی کی قیمت جس میں تین ہفتہ کی دوائی ہوتی ہے۔ ایک روپیہ بارہ آنہ (۱۲/۱) علاوہ محصول چار آنہ (۴/) ہر **جوہر یاقوت** کی ہر ایک شیشی کے ساتھ ہمارا اقرار نامہ ہوا کرتا ہے کہ اگر یہ دوا ہمارے حسب ارشاد استعمال سے مفید ثابت نہ ہو۔ تو آپ کی خالص قیمت بلا عذر واپس دیں گے۔ اس سے زیادہ تسلی ناممکن ہے۔ **جوہر یاقوت** کی دو شیشی یکمشت منگانے پر محصول ڈاک معاف ہے اور چار شیشی مع محصول ڈاک چھ روپے میں ملتی ہے ۔

کیفیت فیض طلاء اکسیر اعظم

جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں سے اپنے ہاتھوں اپنا ستیاناس کر چکے ہیں۔ اور تمام رگ و پٹھے سست ہو کر اعضاء میں کجی و لاغری آگئی ہے۔ ان کے لئے یہ طلاء آب حیات کا کام دیتا ہے۔ اس طلاء کی صرف چند روز مالش سے ہی تباہ شدہ رگوں و پٹھوں کی کمزوری دور ہو کر پہلے سے بھی زیادہ طاقت آجاتی ہے۔ اور آدمی پھر اپنے فرائض بجا لانے کے قابل ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں اگر تندرست اچھے آدمی بھی اس طلاء کو ایک بار استعمال کریں۔ تو پھر تمام عمر کمزور نہ ہونگے۔ بڑھاپے میں بھی جوانوں کی طرح **خوش مردمی** قائم رہیگی۔ اور اگر اس طلاء کی ایک دو بوند صبح و شام پان میں لگا کر کھائی جائے۔ تو **قوت باہ** حد سے زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ چہرہ بارونق اور آنکھوں کی روشنی دو چند ہو جاتی ہے۔ بڑی خوبی یہ ہے۔ کہ اس طلاء کے لگانے سے کسی قسم کی سوزش جلن نہیں ہوتی۔ اور نہ آبلہ پڑتا ہے۔ قیمت پوری شیشی (۵) روپے **قیمت واپس دینگے** چونکہ یہ خارجی استعمال کی بھی دوا ہے۔ اس لئے ہم شرط کرتے ہیں۔ کہ اگر خواص اعضاء کو ریاست لوہے کی طرح مضبوط نہ بنا دے۔ تو قیمت بلا عذر واپس دیں گے۔ **سونے پر سہاگہ** طلاء اکسیر اعظم کے ساتھ جوہر یاقوت کا استعمال کرتے رہنے پر سہاگہ کا کام دیتا ہے۔ ہر بیمار آزما کر دیکھو۔ **خاص رعایت**۔ جو صاحب طلاء کی شیشی کے ساتھ جوہر یاقوت کی شیشی بھی طلب کریں۔ ان سے ہر دو شیشی کی قیمت مع محصول ڈاک چھ روپے لی جائیگی۔ چار شیشی سات روپیہ۔ آٹھ شیشی تیرہ روپیہ ۔

طلاء اکسیر اعظم اور جوہر یاقوت کی نسبت چند معزز اصحاب کی رائیں

جناب سردار پرتاب سنگھ صاحب گوجر خان ضلع راولپنڈی سے لکھتے ہیں۔ جو ہر یاقوت اور طلاء اکسیر اعظم کا وی۔ پی پہنچا تھا۔ دوائی استعمال کر رہا ہوں۔ اچھا فائدہ معلوم ہوتا ہے۔ براہ مہربانی میرے ایک دوست کے لئے دو شیشی جوہر یاقوت اور ایک شیشی طلاء اکسیر اعظم میرے پتہ پر بذریعہ وی۔ پی بھیج دیں۔ **جناب** بابو بہاری لال صاحب جوڑی مارکیٹ کراچی سے لکھتے ہیں۔ دو شیشی طلاء اکسیر اعظم اور دو شیشی جوہر یاقوت میرے نام بذریعہ وی پی بھیج کر مشکور فرماویں۔ قبل ازیں لالہ کاہن چند صاحب نے آپ سے طلب کی تھیں جنہوں نے بہت فائدہ مند پائی ہیں۔ مناسب تعریف کی ہے **جناب** بابو ... صاحب پونہ سے لکھتے ہیں۔ جوہر یاقوت کی شیشی میں نے اپنے دوست کو استعمال کرائی۔ بہت خوشی سے آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ کہ اُس نے پورا فائدہ دیا۔ اور اس کی جادو اثری جو میرے تجربہ میں آئی۔ وہ یہ ہے۔ کہ اس کے استعمال سے جس قدر دودھ پیا جائے۔ وہ بخوبی ہضم ہو جاتا ہے۔ اس کے اوصاف بیان کرنا اس کی تعریفوں کو محدود کرنا ہے۔ **جناب** منشی مختار احمد صاحب گڑھی ... ضلع ... آباد سے لکھتے ہیں۔ اخبار ہندوستان میں جو تعریف طلاء اکسیر اعظم کی تحریر کی ہے۔ واقعی ٹھیک ہے۔ بہت بڑا فائدہ پہنچایا۔ واقعی لاثانی شے ہے۔ ایک شیشی اور بھیجدیں۔ ایک دوست کے لئے ضرورت ہے۔ **جناب** بابو موہن لال صاحب رنگون لکھ رہا ہے کہ میں نے دو شیشی جوہر یاقوت آپ سے منگوائی تھیں۔ جو تعریف سے زیادہ مفید ہوئیں۔ براہ مہربانی چار شیشیاں اور بھیجدیں ۔

اور بھی بہت سی شہادتیں موجود ہیں۔ جو بوجہ عدم گنجائیش درج نہ ہو سکیں۔ جو صاحب چاہیں۔ ہمارے کارخانہ میں تشریف لا کر خریدار و ان کی اصل جنبیت دیکھ سکتے ہیں۔

نوٹ پتہ صاف اور خوشخط تحریر فرماویں۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف

ہر دو ادویات کے ملنے کا پتہ:- **کارخانہ جوہر یاقوت مقام لوہانہ ایس پی ریلوے**

مدینہ پریس۔ واقع بجنور میں باہتمام محمد مجید حسن پرنٹر و منیجر و پروپرائٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا۔

رجسٹرڈ (اے) نمبر ۵۷۵

Reg. A. 575.

THE AKHBAR MADINA BIJNOR

مسلمانوں کا واحد قومی تمدنی ادبی اخلاقی تاریخی اور سیاسی ہفتہ وار اخبار

قیمت سالانہ پیشگی تین روپیہ — ممالک غیر سے ۶ شلنگ

مدینہ

مالک و مہتمم
محمد مجید حسن
بجنوری

رئیس التحریر
آغا رفیق
بلند شہری

ضوابط اخبار مدینہ

تاریخ اشاعت مدینہ۔ ہر ماہ انگریزی کی یکم ۔ ۸ ۔ ۱۵ ۔ ۲۲ کو دفتر سے شائع ہوتا ہے (۲) پرچہ نہ پہنچے تو دو ہفتہ کے اندر دوسرا پرچہ مفت اس کے بعد ہر ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جائیگا (۳) بیرنگ خطوں کا سلسلہ مفقود ہے (۴) جواب طلب امور کے لئے ٹکٹ یا جوابی پوسٹ کارڈ آنا لازمی ہے (۵) مضامین اخبار کے متعلق خط و کتابت بنام رئیس التحریر کی جائے۔

شرح اجرت اشتہارات اخبار مدینہ بجنور

مقدار	ایکسال	چھماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	امہ	لعہ	صہ	صہ	عہ
نصف صفحہ	لعہ	عہ	سہ	عہ	ے
ایک کالم	مہ	سہ	سہ	عہ	للعہ
نصف کالم	سہ	عہ	لعہ	ے	سے

التماس ضروری

جن اصحاب کی خدمت میں بلاطلب یا طلب اخبار مدینہ نمونتہً حاضر ہو وہ فوراً اپنے ارادہ سے مطلع فرمائیں ورنہ دوسرا یا تیسرا پرچہ وی پی روانہ ہوگا جس کا وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہے۔ جو حضرات مدینہ کی امداد اپنی مستقل خریداری سے فرمارہے ہیں وہ اپنی قیمت ختم ہوتے ہی بذریعہ منی آرڈر کمال فیاضی کی اعانت کریں ورنہ وی پی حاضر خدمت ہوگا اور مدینہ کو نئی خریدار بہم پہنچائیں۔

تمام درخواستیں و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و مہتمم اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہونی چاہئیں

By Inayat Muhammad artist Lahore

فہرست مضامین

آل انڈیا مسلم لیگ کی تقریر صدارت

(۱)

آنریبل سر ابراہیم رحمت اللہ صاحب نائٹ رئیس بمبئی ممبر امپیریل کونسل نے آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس منعقدہ آگرہ میں ۳۰- دسمبر کو جو پریسیڈنشیل ایڈریس پڑھا اوس کا ترجمہ حسب ذیل ہے - ایڈیٹر

معززین! میں اس عزت افزائی کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ میں مسلم لیگ کے اس سالانہ جلسہ کی صدارت کے لئے مدعو کیا گیا - میں بخوبی تسلیم کرتا ہوں کہ یہ ایک اعلیٰ قومی عزت ہے اور چونکہ مجھے غیر متوقع طور پر حاصل ہوئی اسلئے میرا شکریہ بہت ہی زیادہ ہے -

آجکل جبکہ مختلف رائیں اپنا زور دکھا رہی ہیں اور عام خیال یہ ہے کہ مسلمان ایک انقلابی راستہ سے گذر رہے ہیں آپ اپنے صدر جلسہ کی مشکلات کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں حضرات میں نے اس مشکل کام کو اپنا فرض سمجھکر قبول کر لیا ہے اور اس کی وجہ یہ سچا عقیدہ تھا کہ آپ سب ادائے فرائض میں مجھے مدد دینگے اور بہ خوشی تمام اون ذمہ داریوں میں شریک ہونگے جو بحیثیت مسلمان ہم میں سے ہر ایک پر عاید ہے -

ہندوستان کے تمام حصص سے مسلمان یہان آکر جمع ہوئے ہیں اور سفر کی تکلیف برداشت کی ہے اس سے میرے دل میں بلا شائبہ شک یہ بات راسخ ہوگئی ہے کہ ہماری قوم میں سیاسیات منظم اور پبلک لائف کے فوائد کا احساس موجود ہے اور میں اون مشکلات پر بہتر تیار کرنے کی دلی کوششون میں جو ہمیں در پیش ہیں آپ کی مخلصانہ امداد پر اطمینان کے ساتھ اعتماد کر سکتا ہوں اور ایک ایسے تصفیہ کی راہ نکل سکتی ہے کہ بجائے علیحدہ علیحدہ ہوجانیکے پھر متحد ہوجائیں اور اس طرح اس مقصد کی تکمیل کا واحد طریق عمل قرار دے سکیں جو ہم سب کے دلوں میں جاگزین ہے ہماری طرح تمام منظمون میں اختلاف رائے ہو سکتا ہے لیکن مختلف خیالات کو عام طلب مسئلہ پر منطبق کرنے اور مسئلہ زیر بحث کے ہر پہلو پر کافی اور آزادانہ مباحثہ کرنے سے ایک بالغ نظرانہ فیصلہ جو باعث ترقی فوائد عامہ ہو ہو سکتا ہے میرے یہ خیالات ہیں اور میں ہمیشہ ایسے سوالات پر جو ہماری بہبود و ترقی سے تعلق رکھتے ہیں معقول مباحثہ کا خیر مقدم کرنے کو تیار رہونگا مگر شرط یہ ہے کہ جب کوئی فیصلہ ہوجائے تو ہم وفا شعاری سے اسے منظور کریں اور مقررہ خطوط کارگزاری پر مستعدی سے عمل کریں - اس پالیسی کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ "ایک دفعہ جو فیصلہ ہوجائے وہ کبھی منسوخ نہ ہو سکے - آجکل جمہوری زمانہ میں کوئی ایسی پالیسی معین نہیں کی جاسکتی - جو خدائی قانون کی طرح ناقابل تنسیخ اور ہر وقت موزون ہو" اب فیصلہ اسوقت تک کے لئے بنیاد عمل قرار دیا جاسکتا ہے -

جب تک کہ عام رائے میں بلحاظ واقعات جدیدہ و تجربات مزید انقلاب واقع ہو اور ایسی رکاوٹیں اور خوبیان پیش آجائیں جو پہلے نظر نہ آئی تہیں ایسی حالت میں سابقہ فیصلوں پر نظر ثانی کی جائے اور حسب اقتضائے حالات اس میں ترمیم و تنسیخ کر لی جائے میرے نزدیک یہ بات سب سے زیادہ اہم ہے - کہ مباحثہ فرقہ بندی اور تعصب کے خیالات کو چھوڑ کر عمل میں آئے اور جن لوگوں کی طرف قلت رائے ہو وہ کثرت رائے کے صاف و صریح فیصلہ کو کشادہ دلی کے ساتھ منظور کریں - اور پھر مقررہ طریقہ عمل کے مطابق بہبود عام کی ترقی کے لئے ایک باقاعدہ فوج کی طرح خلوص دل سے مل کر کام کریں جب تک ہم اس طریقہ کے مطابق اپنی قومی بہبود کی ترقی کے لئے کام کرنے پر تیار نہ ہونگے - ہماری ترقی میں رکاوٹ پیدا ہونے اور مشکلات کے بدستور پیش آنیکا سخت اندیشہ ہے - عزیز حضرات! کیا میں آپ سے اور آپ کی وساطت سے تمام مسلمانان ہند سے التجا کر سکتا ہوں کہ اپنی قوم کے فوائد عامہ کے لئے وسعت خیال رواداری اور مخلصانہ سلوک کے ساتھ مل کر کام کریں - اگر ہم تمام ذاتی خیالات کو چھوڑ کر ایسا کریں اور سوائے اس بات کے جو سب کی بھلائی کے لئے بہتر ہو دل میں کسی بات کا خیال نہ لائیں تو ہماری ترقی نہ صرف یقینی ہوگی - بلکہ ہم میں سے ہر ایک کے صبر دل و دماغ کے لئے بھی تسکین و اطمینان کے قابل ہوگی -

مسئلہ مسجد کانپور

آپ سب کو معلوم ہے - کہ کئی مہینہ تک مسجد کانپور کے معاملہ نے مسلمانان ہندوستان کے دلون کو مضطر رکھا اور آپ نے اطمینان محسوس کیا ہوگا کہ ہمارے محبوب و ہردلعزیز وائسرائے ہز اکسلنسی لارڈ ہارڈنگ نے اس کو خوش آئند طریق پر حل کر دیا - کیا میں اس موقع پر آپ کو وہ شریفانہ جذبات یاد دلا سکتا ہون جو ہز اکسلنسی نے بمقام دہلی ہندوستان کے جدید دار السلطنت میں سرکاری طور پر داخل ہونے کیوقت جدید مرتب شدہ لیجسلیٹو کونسل کے پہلے جلسہ کی صدارت کرتے ہوئے ظاہر فرمائے تہے - اس موقع پر ہز اکسلنسی نے جو قابل یاد تقریر کی تہی اس میں ارشاد فرمایا تہا: "تاہم خود اس جرم کی نسبت میرا کچھہ ہی خیال ہو میں آپ کو اور تمام ہندوستان کو یقین دلانا چاہتا ہون - کہ یہ واقعہ کسی طرح میری روش پر اثر نہ ڈالیگا میں بلا تذبذب آئندہ بھی اسی پالیسی پر عمل پیرا رہونگا جس پر گذشتہ دو سال سے رہا ہون - اور اس طریقہ سے بال برابر ادہر اودہر نہ ہٹون گا"

کیا کوئی یہ کہنے کی جرأت کر سکتا ہے کہ ہز اکسلنسی نے اس وقت جو اقرار کیا تہا - وہ پورا نہیں کیا ہز اکسلنسی نے ہمارے اہل ملک کے ساتھ جو ہمدردانہ شفقت ظاہر فرمائی ہے - اُس نے بجا طور پر لوگون کو مسخر کر لیا ہے یہ واقعہ نہ صرف اس ملک کی تاریخ میں ایک قابل قدر واقعہ ہے - بلکہ یہ پالیسی انگلستان اور ہندوستان دونوں کو ایک بیش قیمت سبق سکھاتی ہے - لارڈ ہارڈنگ نے دکھا دیا ہے - کہ مخلصانہ چارہ گری اور ہمدردانہ شفقت اگر عملی ہو اور پہلے کی طرح حرف الفاظ تک محدود نہ ہو تو کیا کچھہ کر سکتی ہے میں بیشتر تعجب کیا کرتا ہون کہ ہندوستان کے انگریز عہدہ دار عملی ہمدردی اور پاسداری کے ذریعہ سے اس ملک کے باشندون کے دلون پر قبضہ حاصل کرنے کی موثر کوشش کیون نہیں کرتے - میں انہیں بتانے کی جرأت کرتا ہون کہ اس بارہ میں کامیابی کسقدر آسان ہے - ہندوستانیون کی ایک یہی خصوصیت ہے کہ اون میں شکرگزاری کا مادہ بہت ترقی کر گیا ہے - زمانہ گذشتہ میں مصیبت اور تکلیف کے وقت کتنے موقعون پر ہندوستانیون نے انگریزون کو مدد دی ہے اور کتنے موقعون پر انہون نے انگریزون کی جانیں بچانے کے لئے اپنی جانیں قربان کر دی ہیں - اگر عہدہ داران ہند بطور ایک مذہبی فرض کے ہندوستانی مسائل کو ہندوستانیون کے نقطۂ نظر سے دیکھنے کی ذرا بھی درخور کوشش کریں - اگر انسانی دل کی آنکھون کے سامنے یہ خیال رکھیں کہ وہ اہل ہند کی خدمت کے لئے مقرر کئے گئے ہیں تو وہ ہندوستانیون کے خیالات سے بہتر طور پر واقف ہوجائینگے تب ہمارے کانون میں اون روز افزون افسوسناک مشکلات کی چیخ پکار نہ آیا کریگی جو ہندوستان پر حکومت کرنے میں پیش آرہی ہیں - لارڈ ہارڈنگ نے یہی پالیسی مدنظر رکھی ہے اور اسی کو عملاً جاری رکھنے کے لئے کوشان ہیں اور اسی نے انہیں اہل ہند میں اس قدر عزیز کر دیا ہے کیا ہندوستان کے عہدہ دار بھی اس سبق کو دلنشین کرینگے؟ اگر وہ ایسا کریں تو نہ صرف ان کا اپنا راستہ صاف ہوجائیگا - بلکہ اون لوگون کا بھی جو نہایت سخت مشکلات اور رکاوٹون کے باوجود حکام کو ہمدردی اور پاسداری کا اثر سمجھانے اور دلنشین کرانے کی کوششیں کرتے ہیں -

رعب میں فرق آنیکا عذر

لیکن ایک فرقہ بڑبڑانے والون کا ہے جو پہلے بھی کہہ چکے ہیں اور پھر کہیں گے کہ ہندوستانیون کے دلون کی تسخیر کا خیال تو بہت اچھا ہے مگر انگریزون کے رعب کی بھی کچھہ فکر ہے اگر گورنمنٹ ہر شور و غوغا کے سامنے سر جھکا دیا کرے جو افسران سرکاری کے کامون کے خلاف کیا جائے تو حکومت کرنا ناممکن ہوجائیگا بلکہ اس سے بہتر ہے کہ انگریز ملک چھوڑکر چلے جائیں - خواہ انگریزی ہی سہی مگر یہی غیر ذمہ دار لوگ ہیں جو موجودہ ایجیٹیشن کے زیادہ تر ذمہ دار ہیں - انہیں لوگون کا یہ خیال ہے کہ زبردست گھونسہ ہی حکومت کی بہترین پالیسی ہے اور ذمہ دار کو جو روز افزون مشکلات پیش آرہی ہیں اس کی ذمہ داری انہیں لوگون پر ہے اگر ٹھنڈے دل سے اور انصاف کی نظر سے اس منطق پر غور کریں تو اس کا یہ مطلب ہے کہ جب کوئی افسر کوئی فیصلہ کرے اور بسا اوقات یہ فیصلہ ایسے ذمہ دار لوگون سے مشورہ کئے بغیر کیا جاتا ہے جن کا اس مسئلہ سے تعلق ہو اور گورنمنٹ کیطرف سے بیان پر اس فعل کی تصدیق کر چکی ہو تو بس پھر وہ اٹل ہو جائے - اگر ایسا فیصلہ اشخاص متعلقہ کو ناگوار ہو تو بروئے قانون ان کے لئے دو ہی راستے کھلے ہیں -

16

(۱) یا تو گورنمنٹ کو درخواست دیکر ظاہر کریں کہ یہ فیصلہ اون کے لئے مضر ہے اور بنا بریں علیہ اس مسئلہ پر نظرثانی کی درخواست کریں۔

(۲) یا جلسے کرکے یا قانونی کونسلوں میں سوال کر یا اخبارات میں مضامین لکھکر اپنے شور و فریاد کو برابر جاری رکھیں اگر لوگ صرف اول الذکر طریقہ ہی پر اپنی کوشش کو محدود رکھتے ہیں۔ تو میں بسوت فیصلہ بدستور بحال ہے اور یہ عذر کیا جاتا ہے کہ اشخاص متعلقہ میں اس کے خلاف کوئی حقیقی جہاں نارضی موجود نہیں ہے اور اگر ان طریقوں پر جو موخر الذکر نقرہ میں بیان کئے گئے ایجی ٹیشن کیا جاتا ہے تو یہ حجت پیش کی جاتی ہے کہ یہ شور و غوغا چند ناراض لوگوں کی تحریک کا نتیجہ ہے اور وہ لوگ بلا ضرورت ایسے لوگوں کو بھڑکاتے ہیں جن کی نسبت فرض کر لیا گیا ہے کہ وہ ہمیشہ تابع اور سرکار کے فیصلہ کو بہ نظر منظوری دیکھنے والے ہیں اور اگر یہ عذر بھی چلتا نظر نہیں آتا اور سرکاری افسر شور و فریاد کو مبنی بر حقیقت اور اس کے تدارک کی ضرورت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں تو پھر یہ عذر دیا جاتا ہے کہ ترمیم و تنسیخ نہیں ہونی چاہئے کیونکہ یہ کارروائی کمزوری کی علامت سمجھی جائے گی اور حکام کے رعب و اقتدار کو سخت صدمہ پہونچانے کا باعث ہوگی پھر اصل فیصلہ پر سختی سے عمل کی کوشش کی جاتی ہے جو اس پالیسی کا لازمی نتیجہ ہو سکتا ہے میں سوال کرتا ہوں کہ اس صورت معاملات میں ان لوگوں کا طرز عمل کیا ہونا چاہئے جو حکام کے فیصلوں پر بہ نظر ثانی اور ان میں ترمیم کرانا چاہتے ہیں خوش قسمتی سے ایسے اعلی عہدہ داران سرکاری بھی موجود ہیں جو اس عذر سے کام نہیں لیتے بلکہ مشکل اور نازک مسائل کو مدبرانہ طور پر طے کرتے ہیں اور اس طرح انگلستان اور ہند کی قیمتی خدمت انجام دیتے ہیں میں یقین کرتا ہوں کہ آپ سب صاحب اس خیال سے متفق ہوں گے کہ ایسے عہدہ داران موجودہ ہند میں لارڈ ہارڈنگ کا نمبر سب سے اول ہے اور ان کی کارروائی نکتہ چینی کی بجائے از حد تعریف کی مستحق ہے میں سوچا کرتا ہوں کہ یہ نکتہ چین جو وقتاً فوقتاً ضعف حکومت اور زوال رعب کا ہیجا نکال کر کھڑا کر دیتے ہیں اس کے نتائج بھی سمجھتے ہیں یا نہیں میرے خیال میں تو صرف اس کا یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ ہندوستان میں برٹش حکومت اس قدر نازک بنیاد پر قایم ہے کہ اگر عمال حکومت کے احکام و فیصلہ جات کے خلاف لوگوں کے پرزور مطالبات پر لحاظ کرکے اعلی حکام کوئی ذرا سا منصفانہ فعل کریں تو اس کی ساری عمارت ہل جاتی ہے اور اس قسم کے چند جھٹکے ایوان حکومت کو نہ صرف متزلزل بلکہ منہدم کر دینے کے لئے کافی ہیں اس سے زیادہ خلاف واقعہ کوئی نتیجہ ہو سکتا ہے ہندوستان میں انگریزی حکومت کی بنیاد راستی کی مضبوط سنگین چٹان۔ یعنی خیر خواہانہ انصاف پرستی اور معقول پسندی پر قایم ہے منصفانہ فعل جاہے آپ اسے رحیمانہ کہیں

لیکن بعض حالتوں میں انگریزی راج کی بنیاد کے لئے مضر رساں ثابت ہونے کی بجائے میرے خیال میں اسے مضبوط کرنے کا باعث ہوتا ہے اور رعایا کے دلوں کے ریشہ ریشہ سے تشکر و وفا شعاری کے وہ جذبات نمودار ہوتے ہیں جو برطانیہ کی شاہنشاہیت کیلئے نہایت قیمتی اثاثہ ہے۔ کیا یہ خیال بلا شایبہ شک پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچ گیا ہے۔ حضور وایسرائے کی زبان سے کانپور کے فیصلہ کا اعلان ہوتے ہی تمام ہندوستان کی اسلامی انجمنوں اور ایسوسی ایشنوں اور قایم مقام جماعتوں نے جو رزولیوشن پاس کئے آن سے حضور وایسرائے کی پالیسی کا دور تک پہنچنے والا اثر حقیقت میں ثابت ہو گیا ہے کون کہہ سکتا ہے کہ گورنمنٹ ہر شور و غوغا کے سامنے خود اسے تسلیم خم کر دیا کرے ہم تو صرف یہ کہتے ہیں کہ ہر ایک عرض معروض پر منصفانہ طریق سے نظر ڈالی جائے اور جب حکام کے خاص حکم زیر بحث کی ترمیم تنسیخ یا تردید کے لئے معقول وجہ ہو تو محض زوال رعب حکومت کے فرضی خطرہ کی وجہ سے ضروری کارروائی کرنے سے انکار کیا جائے کیا کوئی ہے جو ہمارے اس مطالبہ کو غیر معقول ثابت کر سکے ؟

رعب حکومت

میں دوسرے ہوتے یعنی رعب حکومت کے ذکر میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ اس لفظ کے موہوم فوائد پر پچھلے دنوں بہت سے فوائد قربان کئے گئے ہیں۔ یہاں تک کہ مسٹر مانٹیگو کو دار العوام میں اس ہتوے کی تلخی حسب ذیل الفاظ میں گھونٹنی پڑی "اس میں شک نہیں گو ایک وقت اس مجلس کا کام اس بات کا خیال رکھنا تھا کہ رعب و اقتدار کے ساتھ حکومت کرنے کا اصول زیادہ نا گوارا طوالت کے ساتھ استعمال نہ کیا جائے رعب و اقتدار کی حکومت میں وہ لوگ جو ملک پر حکومت کرتے ہیں صرف اپنے اعلی افسروں کے سامنے جوابدہ ہوتے ہیں اور محکوم کسی حاکم کے خلاف فرضی بھی حق کا دعوی نہیں کر سکتے۔ مثلاً اگر حاکم قوم کا ایک فرد محکوم قوم کے فرد واحد کو کوئی نقصان پہنچائے تو خاطی کو سزا دینے یا مظلوم کے نقصان کے معاوضہ کا سوال پیدا نہیں ہو سکتا صرف قابل طلب امر یہ ہوگا کہ آیا مجرم کو سزا دینے اور حاکم قوم کی خامیوں کو تسلیم کرنے سے رعب حکومت کو زیادہ صدمہ پہنچے گا یا سزا نہ دینے اور محکوم قوم کی حفاظت نہ کرنے سے جو ہر ایک گورنمنٹ کا فرض ہے۔ اس سے جہاں تک میں نے سمجھا ہے رعب کے اصول کے منطقی نتیجہ کی تصویر نظر آتی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ہندوستان میں اس پر ایسا ہی زور دیا جاتا ہے بلکہ اسے برطانوی خصائل برطانوی رائے اور برطانوی پارلیمنٹ نے معتدل کر دیا ہے ہماری حکومت ہند پر جو کچھ اعتماد تھا وہ اب بلا امتیاز انصاف، قوت، امن اور رسا دانی حکومت کی طرف منتقل ہو گیا ہے۔ مگر اب بھی رعب حکومت کے متعلق بہت کچھ فضولیات بکی جاتی ہیں اگر آپ کا جی چاہے تو آپ اسے برطانوی گورنمنٹ اور تعلیم یافتہ ہندوستانی پبلک کے تعلقات ابھی کا ایک کارآمد اثاثہ قرار دے لیں میرا مطلب غلط نہ سمجھئے اور خاص کر میں ان لوگوں سے کہتا ہوں جو اس مجلس سے باہر جا کر میری اس وقت کی باتوں پر نکتہ چینیاں کریں گے۔ رعب حکومت سے میرا مطلب اس اصول حکومت سے ہے جو میں ابھی بیان کر چکا ہوں اور جو غیر ذمہ داری اور رعونت پیدا کرتا ہے اور اس سے میرا منشا ثابت قدمی اور جلال کی حکومت نہیں ہے جس کو کوئی گورنمنٹ ترک کرنا گوارا نہیں کر سکتی"۔

یہ تقریر دار العوام میں ۱۹۱۱ء میں کی گئی تھی لیکن دو سال بعد جب ہز ایکسلنسی وایسرائے نے اپنے ایک مدبرانہ فعل سے مسلمانوں کے مجروح جذبات کو مندمل کر دیا اور کانپور کی مسجد کے مشکل اور پیچیدہ مسئلہ کا حل نکال لیا۔ تو ان پر نہایت سختی سے انہیں کے اہل ملک مقدس رعب دیوتا کو سخت صدمہ پہنچانے کا الزام لگاتے ہیں۔ حضور وایسرائے کی نسبت ایسی نکتہ چینیوں پر اس سے زیادہ رائے زنی کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی کہ یہ نکتہ چین رعب کی دیوی کے ایسے دلدادہ اور عاشق ہیں کہ ہندوستان میں مس مائڈ ایلن کے ناچ سے بھی رعب کی دیوی کے وقار کو صدمہ پہنچنے کا اندیشہ کرتے ہیں۔

اعزازات سال نو

سال نو کے اعزازات کی فہرست میں مسلمانوں کے نام حسب ذیل ہیں۔

کے سی. ایس۔ آئی - آنریبل سید علی امام۔ ممبر کونسل وایسرائے۔

سی۔ آئی۔ ای۔ خانبہادر میر شمس شاہ پولیٹیکل منشی ہز ہائنس خان قلات۔ حاجی بخش الہی سوداگر (دہلی)

قیصر ہند کا نقرئی تمغہ۔ سینیر سب اسسٹنٹ سرجن محمد خان صاحب الدین سپرنٹنڈنٹ میڈیکل ڈیپارٹمنٹ پلٹن ۲۴ پنجابی۔

نواب۔ خانبہادر مولوی محمد علی نواب چودہری (بنگال) ملک طالب مہدی خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنجاب۔

شمس العلماء۔ مولوی عبد الحی صاحب (گیا)

شفاء الملک۔ حکیم عبد الرشید خان صاحب کلکتہ

خان بہادر۔ قاسم محمد مرکاسر صاحب زمیندار (ارلمنہ) پیر بخش میاں محمد صاحب (سکھر) مولوی شیخ الہی بخش صاحب (چاٹگام) خانصاحب میر علی عباد صاحب (الہ آباد) خان صاحب محمد ہیرا خان (صوبہ متحدہ) قاضی قطب الدین احمد صاحب (بریلی) خانصاحب ایم رحمت انسپکٹر پولیس پنجاب صاحبزادہ عزیز الدین خان آف سیٹھ فخر الدین موٹا بھائی۔ مولوی رفیع الدین صاحب جج (جے پور) خان صاحب ماہار دین خان صاحب (بلوچستان) محمد حسن خان صاحب سپرنٹنڈنٹ فائنینس ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ ہند۔ منشی سلطان علی صاحب ریلوے میل سروس لکھنؤ۔

خان صاحب۔ منشی الہ دین صاحب سیالکوٹی (برج جمعدار مدراس) اعظم حسین محمد خان کمال الدین خان صاحب (کاٹھیاواڑ) وڈیرہ علی نواز خان صاحب (لاڑکانہ) پناہ علی شاہ صاحب انسپکٹر پولیس (لاڑکانہ) سردار گوہر خان صاحب زمیندار (لاڑکانہ) ابراہیم خان۔ اسماعیل جی صاحب (بمبئی) شیخ عبد اللہ صاحب سب اسسٹنٹ سرجن (رتناگری) غازی ظہیر الحق صاحب ہیڈ ماسٹر (ڈھاکہ) مولوی ابو ناصر محمد علی صاحب سب ڈویژنل افسر (مانک گنج) شیخ علی رضا صاحب آنریری مجسٹریٹ بنارس۔ قادر بخش صاحب ذیلدار (گوجرانوالہ) شیخ رحیم بخش صاحب ای۔ اے۔ سی (پنجاب) چودہری الہ داد خان صاحب انسپکٹر کوآپریٹو کریڈٹ سوسائٹی (پنجاب) ملک سکندر خان صاحب ہیڈ کلرک پنجاب یونیورسٹی۔ شیخ فیروز الدین صاحب انسپکٹر پولیس (پنجاب) مولوی سید نثار علی صاحب سب رجسٹرار (بہار) محمد خان صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر (ناگپور) منشی محمد عبد اللطیف صاحب موصندار (گارو) منشی عید و بخش صاحب (آسام) حاجی محمد عبد الرؤف خان صاحب وکیل (بھوپال) ملک شاہ خان صاحب (مندوخیل) احمد شاہ صاحب ڈپٹی انسپکٹر سپرنٹنڈنٹ ضبط خان صاحب تمندار۔ فضل حق صاحب بی۔ اے تحصیلدار صوبہ سرحدی۔ میاں احمد دین صاحب اکونٹنٹ۔ سید غلام حسین صاحب انسپکٹر محکمہ نمک (کوہاٹ) میر علیم الدین صاحب تحصیلدار (دہلی) حاجی بخش الہی صاحب (دہلی) مولوی عبد اللہ بن عبد الحی صاحب عرب منشی کویت۔ شاہ علی بن محمد علی صاحب لنگاہ (ایران) سینیر سب اسسٹنٹ سرجن محمد خان صاحب لدین سپرنٹنڈنٹ میڈیکل ڈیپارٹمنٹ پنجاب فیض الرحمن صاحب انسپکٹر پولیس صوبہ سرحدی منشی نور الدین صاحب سپرنٹنڈنٹ (پٹیالہ) جہانگیر بخش صاحب آئی ایم۔ ایس۔ ڈی سب اسسٹنٹ سرجن۔

روزنامچہ خواجہ حسن نظامی یہ روزنامچہ خواجہ حسن نظامی کے سفر ہند کے واقعات پر مشتمل ہے جسمیں بمبئی کے نظارے۔ مندر سومنات کے حالات مانگرول اور جوناگڈھ کے مشہور تبرکات و تاریخی حالات احمد آباد اور بڑودہ کی کیفیات درج ہیں۔ بقول پبلشر اگرچہ اس روزنامچہ کا بعض حصہ زیادہ دلچسپ نہیں ہے لیکن اس لحاظ سے کہ اس کے مطالعہ سے خواجہ حسن نظامی کی اندرونی زندگی پر خاص روشنی پڑتی ہے ایک کارآمد چیز ہے لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ ہے۔ صفحات ۲۰۰ قیمت ۸ دفتر نظام المشائخ دہلی سے ملیگی۔

شذرات

دہلی کی زیر لال قلعہ سنہری مسجد میں بندشِ نماز

معزز معاصر ہمدرد دہلی سے یہ معلوم ہو کر بہت زیادہ افسوس ہوا کہ لال قلعہ کے نیچے جو سنہری مسجد واقع ہے اور حدود چھاونی کے اندر خیال کی جاتی ہے اوس میں نماز پڑھنے کی ممانعت کر دی گئی ہے اس مسجد میں اب سے ایک سال پہلے بھی نماز پڑھنے کی ممانعت تھی لیکن مسلمانوں کی کوشش سے نماز پڑھنے کی اجازت دیدی گئی تھی اور ایک سال سے برابر مسلمان اوسمیں نماز پڑھتے تھے۔

معلوم نہیں کہ یہ بندش نماز کس مصلحت اور قانون پر مبنی ہے ہم گورنمنٹ سے امید کرتے ہیں کہ جب دہلی کو دار السلطنت ہند بنایا گیا ہے تو اوس کی رعایا کے جذبات کی گورنمنٹ پوری پوری قدر فرمائیگی اور مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں آزادی بخش کر رعایا کو اپنا سچا جان نثار بنائے گی۔ امید ہے کہ آنریبل صاحب چیف کمشنر بہادر دہلی اس جانب خصوصیت سے توجہ فرمائینگے۔

دولت عثمانیہ کا ایک اور مور ہیڈ ناٹ

تازہ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ دولت عثمانیہ بحری بیڑے کے اضافہ میں بہت زیادہ کوشش سے کام لے رہی ہے جہاز رسانیہ کے تیاری کے بعد حال میں ٹرکی نے ایک اور جہاز خرید کیا ہے یہ جہاز برازیل (امریکہ) کیلئے بنایا گیا تھا جس کی مالیت ۳۰ لاکھ پونڈ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ جہاز دنیا کی تمام طاقتوں سے زیادہ طاقتور اور ایک اعلےٰ درجہ کا جہاز ہے جہاز کی قیمت کی پہلی قسط دولت عثمانیہ نے ادا کر دی ہے اور عنقریب یہ جہاز ٹرکی کے بیڑہ میں شامل ہونیوالا ہے۔

رائٹر ایجنسی کے تار سے معلوم ہوا ہے کہ اس جہاز کا نام سلطان عثمان رکھا گیا ہے اس جہاز کی خریداری سے حسب بیان رائٹر یونان کو کسی قسم کا اضطراب پیدا نہیں ہوا لیکن حقیقت یہ ہے کہ ٹرکی کی یہ بیداری یورپین طاقتوں میں ہلچل پیدا کر رہی ہے چنانچہ لندن کی بحری کمیٹی نے گورنمنٹ سے پُرزور مطالبہ کیا ہے کہ بحری بیڑہ میں ۱۹۱۵ء سے پہلے پہلے چھ جہازوں کا اضافہ ہونا چاہئے یونان بھی کوشش میں ہے خداوند تعالےٰ دولت عثمانیہ کی کوششوں کو دشمنوں کی خطرناک پالیسیوں سے محفوظ رکھے۔

ایک حیرت انگیز ایجاد

ڈاکٹر فورنیر دی الباس (مقیم برمنگھم واقع انگلستان) نے حال میں ایک عجیب و غریب ایجاد میں کامیابی حاصل کی ہے ڈاکٹر مذکور اس حیرت خیز ایجاد کی تکمیل میں عرصہ سے مصروف تھا اور بہت سی جد و جہد اور محنت کے بعد اوسے اسمیں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

یہ ایک آلہ ہے جسمیں یہ خوبی پیدا کی گئی ہے کہ اگر اوسکو اندھے کے کان پر لگا دیا جائے تو کان آنکھ کا کام دینے لگتا ہے، ڈاکٹر مذکور کا بیان ہے کہ اگر اس آلہ کو اندھے کے کان پر لگایا جائے تو وہ عمدہ چکنے کاغذ پر ٹائپ کے چھپے ہوئے حروف کو بخوبی پڑھ سکتا ہے ڈاکٹر مذکور کوشش کر رہا ہے کہ اس آلہ میں سے عیب بھی دور کر دے جو اسوقت اس میں پایا جاتا ہے کہ اس کے ذریعہ سے صرف چکنے کاغذ کے ٹائپ شدہ حروف ہی پڑھے جاتے ہیں اور دوسری قسم کے کاغذ پر چھپی ہوئی تحریرات نہیں پڑھی جاسکتی اوس کا بیان ہے کہ عنقریب یہ آلہ اس قابل ہو جائیگا کہ ہر ایک اندھا اس سے کام لے سکیگا اور ہر قسم کی تحریریں اور اخبارات وغیرہ اس کے ذریعہ سے اندھے مطالعہ کر سکینگے

طرابلس میں عربوں اور اطالویوں کا مقابلہ

لندن کا تار ہے کہ مقام مہار دکا میں عربوں اور اطالویوں کے مابین یکم جنوری کو ایک خونریز معرکہ ہوا جسمیں ۳۰ اطالوی ہلاک اور ۸۰ مجروح ہوئے۔ اطالوی مقتولین میں ایک افسر بھی شامل ہے عرب پسپا کر دیئے گئے۔

طرابلس الغرب سے کبھی کبھی خبر آجاتی ہے کہ اطالویوں اور عربوں میں مقابلہ ہوا لیکن آخری بند خبر کا یہی ہوتا ہے کہ عرب پسپا ہوئے ان خبروں کی اصلیت پر تو اب اعتماد نہیں رہا لیکن یہ امر یقینی ہے کہ اطالوی طرابلس الغرب کے لئے نہایت استقلال سے کام کر رہے ہیں اور ہر وقت اس فکر میں رہتے ہیں کہ کسی طرح اسپر قبضہ کیا جائے اس کے مقابلہ میں عربوں کی ہمت و جرأت کو دیکھئے کہ ایک زبردست حکومت کی سپاہ کو آگے نہیں بڑھنے دیتے۔

ہر چند کہ عرب اپنے وطن کی حمایت میں سرگرمی اور جوش سے کام لے رہے ہیں لیکن مقابلہ نہایت سخت ہے اس لئے ہمیں دعا کرنی چاہئے کہ ہمارے وطن پرست دینی بھائی طرابلسی عربوں کا خدا محافظ ہو اور انہیں توفیق دے کہ وہ اپنے وطن کی حفاظت کی خدمت کو پورے طور پر انجام دے سکیں جنگ کی اصلی کیفیت عربی اخبارات سے معلوم ہوگی۔

ایک محب وطن ترکی خاتون

عربی معاصر الشعب ۹۔ دسمبر کی اشاعت میں رقمطراز ہے کہ ۲۔ دسمبر کو اخبار "العالم النسائی" کی ایڈیٹر بلقیس شوکت خانم مقام سان استفانو واقع قسطنطنیہ کے مدرسہ طیران (ہوابازی) سے عثمانی نامی ہوائی جہاز میں سوار ہو کر اڑیں اور کئی گھنٹہ تک اڑتی رہیں دوران پرواز میں خاتون موصوف آبادی پر ایک اشتہار پھینک رہی تھیں جس میں حسب ذیل الفاظ مرقوم تھے۔

"معزز عثمانی خواتین سے ہم امید کرتے ہیں کہ وہ ترکی فوج کیلئے اپنے چندہ سے تحفۃً ایک ہوائی جہاز دینگی"

ہوائی جہاز سے اتر کر بلقیس شوکت خانم نے مدرسہ ہوابازی کے منتظم دلی بے کا شکریہ ایک فصیح و بلیغ مختصر تقریر میں ادا کیا۔

غازی انور بے ترکی وزیر جنگ

منشی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار ۴۔ جنوری کو قاہرہ (مصر) سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ جلالتمآب حضرۃ سلطان المعظم (ٹرکی) کامل صحت یاب ہو کر نماز جمعہ میں شریک ہوئے، ترکی وزیر جنگ نے استعفیٰ دیدیا ہے اور اون کی جگہ غازی انور بے کے مامور ہونے کی امید کیجاتی ہے۔ ہز ہائنس خدیو المکرم نے غازی انور بے کی شادی میں اپنا قایم مقام بھیجا ہے۔ احمد رضا بک سابق صدر ترکی پارلیمنٹ پرنس صباح الدین کو منانے پیرس جا رہے ہیں۔

ترکی وزیر جنگ کا استعفیٰ اگرچہ افسوسناک ہے کیونکہ وہ ایک تجربہ کار و مدبر افسر تھے لیکن یہ معلوم ہو کر زیادہ خوشی ہوتی ہے کہ وزارت جنگ کے عہدہ پر اب انور بے کا تقرر ہوا ہے جو امید ہے کہ دولت عثمانیہ کے لئے ایک مبارک تقرر ثابت ہوگا اس تقرر کی خبر رائٹر ایجنسی نے بھی دی ہے خداوند تعالےٰ انور بے کی عمر میں ترقی بخشے اور وہ اپنے دل و دماغ اور تجربہ سے ملک و قوم کی قابل قدر خدمت کریں منشی محبوب عالم صاحب کے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ غازی انور بے کی حال میں شادی بھی ہوئی ہے اور پرنس صباح الدین جو سلطان المعظم کے بھانجے ہیں اور گذشتہ شورش کے زمانہ میں ٹرکی سے چلے گئے تھے اون کو دوبارہ واپس لانے کی تجویز ہے چنانچہ احمد رضا بک پیرس اسی غرض سے گئے ہیں

منشی صاحب موصوف کے دوسرے تار مورخہ ۵۔ جنوری سے معلوم ہوا کہ

غازی انور بے کو جلالتمآب سلطان المعظم (ٹرکی) نے پاشا کا خطاب عنایت کر کے وزیر جنگ مقرر فرمایا ہے۔ روسی حکومت غازی انور بے کی طرفداری جرمنی کے میلانات سے خوف زدہ ہے اور اسی وجہ سے سیاسی حلقوں میں اس تقرر کو یونان سے جنگ ہونے کا پیش خیمہ تصور کیا جاتا ہے۔

تار میں جنگ کا جو خطرہ ظاہر کیا گیا ہے وہ بظاہر حال صرف خطرہ ہی معلوم ہوتا ہے کیونکہ انور بے کے تدبر اور دانشمندی سے یہ امر بعید معلوم ہوتا ہے کہ وہ فوراً کوئی ایسی کارروائی کرینگے جو دولت عثمانیہ کو ایک نئی جنگ کی مشکلات میں مبتلا کر دے البتہ یہ بہت ممکن ہے کہ غازی موصوف جزائر ایجین کے متعلق کوئی ایسی تجویز پیدا کریں جس سے وہ دولت عثمانیہ کی حفاظت میں رہ سکیں۔

طرابلس الغرب میں اطالوی مشکلات

کسی دوسرے نوٹ میں لندن کے ایک تار کا مضمون درج کیا جاچکا ہے اس ہفتہ جو ولایتی ڈاک آئی ہے اوس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اطالوی حکومت طرابلس الغرب میں بہت زیادہ نقصانات اٹھا رہی ہے اور طرابلس پر قبضہ کرنے میں اوسے ہنوز اول ہے۔

مصر کا معزز معاصر "الشعب" ۱۴۔ دسمبر کی اشاعت میں رقمطراز ہے کہ معتبر ذرائع سے ہمیں معلوم ہوا ہے کہ وطن پرست و غیور طرابلسی عربوں نے اپنی خدا داد شجاعت سے کام لے کر مقامات سلوق و مینس واقع ساحل بحر ابیض متوسط اور سلوق غربی زاویہ بیضاء، تکنرا اور سلنطہ و بنو واقع برقہ اطالویوں سے واپس لے لئے ہیں یہ تمام مقامات اطالویوں کے قبضہ میں تھے۔

معلوم ہوا ہے کہ اسوقت عرب مقام مرج کا محاصرہ کئے ہوئے ہیں مرج کے اندر اطالوی محصور ہیں اور عرب نہایت شجاعت سے انہیں محاصرہ میں لئے ہوئے ہیں۔

اس قسم کی خبروں کی تردید اطالوی یا دیگر اخبارات صرف اس لئے کرتے ہیں کہ اٹلی کے اندرون ملک میں رعایا و حکومت کے مابین طرابلس الغرب کے متعلق بہت کچھ کشاکش پائی جاتی ہے اور بعض اوقات اون مشکلات و نقصانات پر جو اطالوی حکومت طرابلس میں اٹھا رہی ہے اطالوی پارلیمنٹ میں جوتی پیزار تک نوبت پہنچ جاتی ہے خداوند تعالےٰ ہمارے بھائی عربوں کی مدد فرمائے اور وہ اپنے ملک کو دشمنوں سے محفوظ رکھنے میں کامیاب ہوں۔ آمین ثم آمین۔

اخبار مدینہ کی گذشتہ ششماہی

معزز ہمدردان اسلام! آپ غالباً اس امر سے واقف ہونگے کہ مدینہ پر گذشتہ ششماہی میں کیا گذری جولائی گذشتہ سے اسوقت تک مدینہ وہ مدینہ جو حضرت رسول اکرم محمد مصطفےٰ صلعم کے مبارک شہر مدینہ کی یاد کو ہر دم تازہ کرتا رہتا ہے۔ اون دشمنان ایمان مدعی اسلام کے ہاتھوں سے برابر صدمات اٹھا رہا ہے جو حقیقتاً ایمان فروش دنیا کے کتے ہیں یہ جاہ پسند طماع اور اسلام فروش ذہین مختلف طریقوں سے مدینہ پر حملہ کرتے اور اسکی ہستی کو خطرناک نقصان پہونچانا چاہتے ہیں لیکن خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اوس نے مدینہ کو جسکا حقیقی محافظ وہی ہے ان دشمنان ایمان سے اسوقت تک محفوظ رکھا ہے اور اوسکی ہستی برقرار ہے۔

اگر آپ مدینہ کی خدمات کو پسندیدہ سمجھتے ہیں اور وہ حقیقتاً ملک و قوم کے لئے سودمند ہے تو براہ کرم توجہ فرمائیے اور اوسکی مدد کیجئے تاکہ اون مالی نقصانات و مشکلات کی کچھ تلافی و آسانی ہو سکے جو اوسے گذشتہ ششماہی میں خائنان ملک و ملت اور دشمنان اسلام و مدینہ کے ہاتھوں سے اٹھانے پڑے ہیں گذشتہ ششماہی ہمارے لئے جسقدر پُر اضطراب و درد خیز ثابت ہوئی ہے اور ان دشمنوں سے جنکو ہمیشہ ہمارے ہاتھوں سے فوائد پہونچتے رہے ہیں جسقدر ہمیں نقصانات اٹھانے پڑے ہیں اور جن سے ہماری عزت و وقعت کو بھی نقصان پہونچنے کا احتمال رہا، اوس کا تذکرہ چونکہ نہایت دردانگیز ہے اسلئے ہم اوسکو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے تمام معاملات کو خدا کے سپرد کئے دیتے ہیں وہی ہماری طرف سے بدلہ لیگا اور لے رہا ہے۔ دشمن کیفر کردار کو پہنچ چکے ہیں مبتلائے مصیبت ہیں اور انشاء اللہ

18

آل انڈیا مسلم لیگ

(آگرہ - ۳۰ دسمبر)

آل انڈیا مسلم لیگ کا اجلاس آج صبح کو زیر صدارت سر ابراہیم رحمت اللہ منعقد ہوا جنہون نے استقبالیہ کمیٹی کے سپاسنامہ کے بعد اپنا پریسیڈنشل ایڈریس پڑھا جو اسوجہ سے ازحد قابل تعریف ہے کہ اوس مین سچے اسلامی جذبات کا اظہار کیا گیا ہے۔ حسب ذیل رزولیوشن پاس کئے گئے۔

(۱) آل انڈیا مسلم لیگ کی رائے ہے کہ قوم کی بڑھتی ہوئی سیاسی ضروریات کے لحاظ سے ایک مستقل قومی سرمایہ موسومہ مسلم نیشنل فنڈ ان مقاصد کی تائید و ترقی کے لئے کہ جو لیگ کے آئین مین درج ہین اور قوم کی عام سیاسی ترقیات کی غرض سے قایم کیا جائے اس لئے لیگ ایک کمیٹی مقرر کرتی ہے جس میں ہر ایک صوبہ کے معززین شریک ہین اور کمیٹی کو اس میں اضافہ کرنیکا اختیار ہے اور اس کمیٹی کو یہ بھی اختیار دیا گیا ہے کہ سرمایہ کے جمع کرنے کی تدابیر کرے۔ محرک ہز ہائینس آغاخان - مؤید راجہ صاحب محمود آباد۔

(۲) حکومت جنوبی افریقہ نے جو قانون نوآبادیات پاس کیا ہے اسپر یہ لیگ بڑے زور سے اعتراض کرتی ہے کیونکہ اس میں گورنمنٹ نے اپنے مواعید و مواثیق کی خلاف ورزی کی ہے اور نہایت ادب کیساتھ تاج برطانیہ سے اس قانون کو نامنظور کرنیکی التماس کرتی ہے مزید بران لیگ امپیریل گورنمنٹ اور انڈین گورنمنٹ سے ایسی تجاویز اختیار کرنے کی درخواست کرتی ہے کہ ہندیان جنوبی افریقہ کے ساتھ بھی برطانوی شہریون کی طرح انصاف اور عزت کے سلوک کا یقین حاصل ہو جائے لیگ اس بیرحمی کے سلوک پر نفرت کا اظہار کرتی ہے جو گذشتہ ہڑتال اور خاموش مزاحمت کی تحریک کے زمانہ میں ہندوستانیون سے روا رکھا گیا ہے اور حکومت جنوبی افریقہ نے اس معاملہ کی تحقیقات کے لئے جو کمیٹی مقرر کی ہے اس کی شخصی ترتیب کو لیگ ناپسند کرتی ہے جنوبی افریقہ کے معاملہ مین حضور وایسرائے نے گورنمنٹ ہند کی پالیسی کا جو مدبرانہ اعلان کیا ہے اسکی نسبت لیگ حضور ممدوح کا مؤدبانہ شکریہ ادا کرتی ہے لیگ امپیریل گورنمنٹ اور انڈین گورنمنٹ سے ایسی تدابیر اختیار کرنے کی درخواست کرتی ہے جن کے معاہدہ سے آزاد جنوبی افریقہ میں سکونت اختیار کرنے والے مزدورون پر تین پونڈ فی کس محصول تعلیمی معیار، ہندی شادیون کے جوازنا اور ہندیان مقیم جنوبی افریقہ کی حیثیت کے متعلق دیگر مسائل کی بابت جو شکایتین ہیں ان کا تدارک ہو جائے لیگ مسٹر گاندھی اور ان کے رفقا کی بہادرانہ جد و جہد کا گرم جوشی اور شکر کے ساتھ اعتراف کرتی ہے اور اس ملک کے باشندون کو بلا تفریق قوم و نسل توجہ دلاتی ہے کہ وہ روپیہ سے ان لوگون کی مدد کرتے رہین محرک - نواب ذوالفقار علیخان - مؤید مسٹر فضل الحق (بنگالی) مؤید ثانی مسٹر محمد حنیفا بیرسٹر سندھ و آنریبل مسٹر عبدالرؤف بیرسٹر۔

اس کے بعد سید عبدالودود صاحب نے آکر صدر جلسہ سے درخواست کی کہ مسٹر محمد علی اور سید وزیر حسن کی خدمات کے اعتراف کے طور پر نواب وقار الملک کی طرف سے ہار پہنائے جائین یہ رسم زور و شور نعرہ ہائے مسرت کیساتھ ادا کیگئی

(۳) یہ لیگ درخواست کرتی ہے کہ عدالتی اختیارات انتظامی اختیارات سے علیحدہ کر دیئے جائین اور عدالت ہائے انصاف ہر صوبہ مین ایک اعلیٰ عدالت کے ماتحت رہین۔ محرک آنریبل مسٹر محمد شفیع مؤید مسٹر محمد علی۔

مسلمانون کی سیاسی ضروریات کے لئے جو مسلم نیشنل فنڈ قایم کیا گیا ہے اسکی مقدار پانچ لاکھ روپیہ قرار دی گئی ہے۔ حامیان کانگریس کے بغرض شرکت اجلاس مسلم لیگ تشریف لانے پر نہایت مسرت کا اظہار کیا گیا اور نواب سید محمد کی تشریف آوری پر تو نعرہ ہائے مسرت سے پنڈال گونج اوٹھا صاحب صدر جلسہ کی افتتاحی تقریر کے دوران میں بار بار چیرز دیئے گئے اور جب صاحب موصوف نے اپنا ایڈریس ختم کیا تو نہایت زور شور سے نعرہ ہائے تحسین بلند ہوئے جب صاحب پریسیڈنٹ نے مسٹر محمد علی اور وزیر حسن کی خدمات کی تفصیل بیان کی تو سامعین نے کئی مرتبہ چیرز دیئے - مسٹر محمد علی اسٹیج پر بلائے گئے تو چیرز اور نعرہ ہائے مسرت کے شور سے کانون کے پردے پھٹنے لگے۔

مسلم نیشنل فنڈ کے قیام کی تحریک کرتے ہوئے ہز ہائینس آغاخان نے جو مختصر تقریر کی ہے اس مین بتایا کہ قوم کی سیاسی ضروریات کے لئے سرمایہ نہ ہونے کی وجہ سے مسلم لیگ کے کام مین بڑی رکاوٹ ہے یورپ اور امریکہ مین ہر سیاسی نظام کی امداد کے لئے ایک کثیر سرمایہ موجود رہتا ہے اور لیگ کا سرمایہ نہ ہونا ایک قومی بدنامی کی بات ہے۔ اگر لیگ سے عمدہ کام لینا ہے تو اسے اپنا خرچ آپ برداشت کرنیکے قابل ہونا چاہئے ورنہ اس کی خودداری قایم نہیں رہ سکتی۔ سرمایہ قوم کی جیبوں سے آنا چاہئے ورنہ اوسے قومی سرمایہ نہین کہہ سکتے۔

(آگرہ - یکم جنوری) مسلم لیگ نے اپنے اجلاس دیروزہ میں حسب ذیل ریزولیوشن پاس کئے۔

اس لیگ کی رائے ہے کہ اب قانون مطابع خاص کر کلکتہ ہائیکورٹ کے گذشتہ فیصلہ کو مدنظر رکھکر ترمیم و تنسیخ کی جائے۔ مجوز عبدالقاسم (بردوان) مؤید ڈاکٹر ناظر الدین (لکھنؤ) مؤید ثانی ابوالکلام آزاد۔

(۲) مسلم لیگ ایک مرتبہ پھر اس امر کی سخت ضرورت کا اظہار کرتی ہے کہ فرقہ وار نیابت کے اصول کو تمام خود حکومتی جماعتون تک توسیع دیجائے اور لیگ مؤدبانہ درخواست کرتی ہے کہ میونسپل اور لوکل بورڈ دونوں مین مسلمانون کی کافی اور موثر نیابت کے انتظام کو امپیریل اور پراونشل کونسلوں مین رائج کرنے کا ضروری نتیجہ اور ان جماعتون کی عمدہ کارکردگی کے لئے جزو لازمی ہے۔ آنریبل رفیع الدین احمد نے تحریک پیش کی اور مولوی ظہور احمد صاحب الہ آبادی نے تائید اور سید رضا علی نے تائید مزید کی۔

(۳) لیگ کی یہ رائے ہے کہ دوامی بندوبست کو ملک کے ان حصون تک بھی توسیع دیجائے جو اب اسکے لئے تیار ہین اور جہان ترقی کی گنجایش ابھی دوامی بندوبست کے اجرا کو غیر موزون قرار دے - واں سخت اضافہ لگان و مالگذاری پر انتظامی پابندیان عاید کیجائین۔ مجوز مرزا سمیع اللہ بیگ لکھنوی۔ ایک اور صاحب نے تائید کی

(۴) اس لیگ کی یہ رائے ہے کہ گورنمنٹ قابل ہندوستانیون کو سرکاری فوج کے اعلیٰ عہدون اور کمیشنون پر جو اب تک یورپینون کیلئے مخصوص ہیں مقرر کرکے انہیں ملک کی حفاظت مین زیادہ اور اصلی حصہ دے۔

محرک عبدالولی خان پشاوری - مؤید ڈاکٹر ناظر الدین -

(۵) لیگ کی رائے میں پنجاب چیف کورٹ کو ایک مستند ہائی کورٹ کے درجہ تک ترقی دیجائے۔

محرک - خواجہ گل محمد نیر وزیر پوری - مؤید مسٹر سید حسن مدراسی -

(۶) یہ لیگ اپنی اس رائے کا آزادی سے اظہار کرتی ہے کہ زنجبار کی حیثیت میں کوئی تبدیلی نہ کی جائے۔ اور مشرقی افریقہ اور یوگنڈا کے ہندیون کی موجودہ حیثیت و عزت وحقوق و مراعات بدستور قایم رہین

محرک - [illegible]

(۷) اس لیگ کی رائے ہے کہ پریوی کونسل کے اس حکم کے عملدرآمد سے جسے مسلسل سفر کی شرائط سے تعبیر کیا جاتا ہے ہندوستان سے کسی شخص کا کینیڈا مین جانا عملی طور پر بالکل ممتنع و محال ہوگیا ہے کیونکہ ان دونوں ملکون کے درمیان کوئی براہ راست سلسلۂ جہاز رانی قایم نہیں ہے - اس سے نہ صرف ہندیون کا کینیڈا جانا ہی بند ہوگیا ہے بلکہ ہندیان مقیم کینیڈا کے لئے سخت مشکلات کا سامنا ہے کیونکہ وہ اپنے بیوی بچون کو بلانے سے معذور ہیں - اس لئے یہ حکم شہنشاہ معظم کے وفادار ہندوستانی رعایا کے خلاف نہایت غیر منصفانہ ہے اور لیگ امپیریل پارلیمنٹ سے اس حکم کو منسوخ کرنے یا ہندوستانیون کو اس کے اثر سے مستثنےٰ قرار دینے کی درخواست کرتی ہے۔"

محرک چودہری شہاب الدین (لاہور) مؤید ابن احمد (لکھنؤ)

(۸) اس لیگ کی یہ رائے ہے کہ صوبجات متحدہ اور پنجاب کو بھی بنگال و بہار کی طرح تکمیل حکومت کے لئے ایگزیکٹو کونسل عطا کی جائے تاکہ ہر دو صوبجات کی عام ترقی کا باعث ہو۔

محرک مسٹر محمد علی ایڈیٹر کامریڈ مؤید مسٹر فضل الحق (بنگال)

(۹) یہ لیگ ادب کے ساتھ اس درخواست کا اعادہ کرتی ہے کہ گورنمنٹ ان عام اسلامی اوقاف کے مقاصد و طریقہ انتظام کی بابت تحقیقات کرے جو صرف بہبود عام کے لئے قایم کئے گئے ہین۔

محرک مسٹر فضل حسین بیرسٹر (لاہور) مؤید مسٹر شریف (بنگال)

(۱۰) یہ لیگ بقرعید کے موقعہ پر طریقہ قربانی گاؤ کے متعلق برادران ہنود کے جایز جذبات کو عزت کی نظر سے دیکھنے کے ساتھ ہی فیض آباد اور دیگر مقامات کے مقامی حکام کی کارروائیون پر اعتراض کرتی ہے جو اونہون نے قربانی کی ممانعت کے متعلق کی ہین اور جو لیگ کی رائے مین مسلمانون کے مذہبی حقوق مین غیر ضروری مداخلت کے ہم معنی ہیں۔

محرک آنریبل مسٹر فضل الحق - مؤید آنریبل مسٹر عبدالرؤف۔

(۱۱) یہ لیگ گورنمنٹ پر اس امر کی ضرورت کا اظہار کرتی ہے کہ ہندوستان کی تمام عبادتگاہون اور مقدس مقامون کے قیام و استحفاظ کے لئے ہر قسم کی تدابیر بذریعہ قانون سازی و دیگر ذرائع عمل میں لائے۔ محرک آنریبل نوابعلی چودہری۔ مؤید منشی احتشام علی۔

(۱۲) یہ لیگ صاحب وزیر ہند کی کونسل بصورت موجودہ توڑ دینے کی درخواست کرتی ہے اور یہ مشورہ دیتی ہے کہ صاحب وزیر ہند کی تنخواہ انگریزی خزانہ سے دیجائے اور یہ کہ اون کی کونسل کے فرایض صرف مشیرانہ ہونے چاہئین نہ کہ عاملانہ اور یہ کہ اس کونسل میں کافی نیابت کے ذریعہ سے مسلمانون کے حقوق کی حفاظت کی جائے۔

(۱۳) یہ لیگ مسئلہ کانپور کے مدبرانہ اور فیاضانہ فیصلہ کے لئے ہز اکسلنسی لارڈ ہارڈنگ کی ازحد شکرگذار ہے۔

محرک آغاخان۔ مؤید راجہ صاحب محمود آباد۔ چودہری غلام حیدر خان و مولوی ابوالکلام۔

جاماسپ نامہ

حکیم جاماسپ آتش پرست نے حکیم زرتشت بانی مذہب کے حکم سے ایک مختصر رسالہ لکھا تھا جسمیں دنیا کے ہر بڑے آدمی کا زائچہ اور اس سے تاریخی کارنامون کا ثبوت، پیغمبرون اور بادشاہون کی خبرین، رسول اکرم حضرت محمد صلعم کے ظہور کی صاف شہادت اور تمام حالات جو رسول اللہ صلعم کے بعد پیش آئے، کربلا کا ہو بہو منظر موجودہ و آئندہ زمانہ کے انقلابات کی پیشگوئیان نہایت محنت سے لکھی ہین یہ کتاب ژند زبان میں لکھی گئی تھی جس کا فارسی ترجمہ مرزا محمد ملک ایرانی نے کیا اور اب فارسی سے ملا محمد الواحدی ایڈیٹر نظام المشائخ دہلی نے ترجمہ کرکے اردو کا جامہ پہنایا قابلدید رسالہ ہے۔

صفحات ۳۲ - قیمت مع محصول ڈاک ۴ر

ملنے کا پتہ

دفتر نظام المشائخ دہلی

آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا پریسیڈنشل ایڈریس

نمبر (۱)

جو آنریبل مسٹر جسٹس شاہ دین بی۔ اے بیرسٹر ایٹ لا جج چیف کورٹ پنجاب نے کانفرنس مذکور کے ستائیسوین سالانہ اجلاس منعقدہ آگرہ مین بزبان انگریزی دیا۔

حضرات!

آج پورے ۲۹ برس ہوئے کہ ۱۸۹۴ء کے سنہ کرسمس مین آپ کی کانفرنس کے نوین سالانہ جلسہ کے موقعہ پر جو محمڈن اورنٹیل کالج علیگڈہ کے اسٹریچی ہال مین منعقد ہوا تھا مجھے صدر جلسہ ہونے کی عزت حاصل ہوئی تھی وہ شاندار جلسہ مجھے ایسا ہی یاد ہے کہ گویا کل ہی کی بات ہے اور وہ تمام سمان میری آنکھوں میں پھر رہا ہے جبکہ اسلامی تہذیب اور شائستگی کے بعض بہترین نمونے اور نمایندہ ہستیان گرد و پیش جمع تھے۔ مشہور معروف بانی مدرسۃ العلوم علیگڈہ جناب سرسید احمد خان مرحوم اور ان کے نامور صاحبزادے مسٹر سید محمود دریاست حیدرآباد کے قابل مدبر اور معزز درباری نواب محسن الملک بہادر جو بعد میں یادگار زمانہ سرسید مرحوم کے لایق جانشین ہوئے عالم متبحر، روشن خیال فاضل الٰہیات، مقرر جادو بیان جناب مولانا نذیر احمد صاحب اور دہلی کے کثیر التصانیف ہمہ گیر مصنف مولوی ذکاء اللہ صاحب۔ یہ سب بزرگ جلوہ افروز مجلس تھے۔ افسوس کہ یکے بعد دیگرے یہ سب نامور بزرگ اس جہان فانی سے رخصت ہوئے مگر وہ ایسے روشن کارنامے اور گران قدر ورثے اپنی یادگار چھوڑ گئے ہین جو ہمیشہ کے لئے مسلمانان ہند کا مایۂ فخر و ناز رہین گے ان محترم اصحاب نے مسلمانان ہند مین جدید تعلیم کی اشاعت کرنے میں گویا مقدمۃ الجیش کا کام دیا ہے پس ایسے اجلاس مین جس میں ایسے نامور اور قابل بزرگ موجود ہون کرسی صدارت پر متمکن ہونا واقعی ایک ایسا امتیاز اور اعزاز تھا جو ہر شخص کے لئے موجب فخر ہو سکتا ہے ۱۹ برس بعد قوم کی متفقہ آواز نے آج مجکو دوبارہ اوس معزز عہدہ پر ممتاز فرمایا ہے اور آپ صاحبان کے ارشاد حوصلہ افزا کی تعمیل کے لئے میں آج پھر حاضر ہوا ہون اس کانفرنس میں صدارت کا کام دشوار اور ذمہ داری کا کام ہے اور اس کام کی انجام دہی کے لئے مجکو منتخب فرمانے میں جو عزت و افتخار آپ صاحبون نے مجھے بخشا ہے میں اس کی دل سے قدر کرتا ہون کاش یہ اہم کام کسی مجھ سے قابل تر شخص کے ہاتھون مین سپرد کیا جاتا مگر چونکہ آپ صاحبون نے مجھے اپنے اعتماد کا شرف دیا ہے سعی بلیغ کرونگا کہ اپنے تئیں اس شرف عزت کا مستحق ثابت کرون اور مجھے یقین ہے کہ اس کام میں جو میرے سامنے ہے میں آپ صاحبان کی دلی امداد اور حمایت پر پورا بھروسہ کر سکتا ہون۔

واقعات گذشتہ پر ایک نظر ۱۸۹۴ء تا ۱۹۱۳ء

مجھے یہ دیکھکر کمال مسرت اور دلی طمانیت حاصل ہوتی ہے کہ میری پہلی صدارت کے بعد جو زمانہ گذرا ہے اوس میں مسلمانان ہند نے بہت کچھ تعلیمی ترقی کی ہے مغربی طریقہ تعلیم کے خلاف تعصب قوم میں قریب قریب ہر جگہ مفقود ہو گیا ہے اور قوم تعلیمی معاملات مین بہت کچھ اولوالعزمی دکھانے لگی ہے اور بحیثیت مجموعی یہ زمانہ سابق کی نسبت مسلسل ترقی کا زمانہ رہا ہے اور قوم میں ایک خاص درجہ تک شعور نفس اور احساس اتحاد پیدا ہو گیا ہے اور یہ دونون باتین مسلمانون کی کایا پلٹ کرنے اور اون کو دوبارہ معراج ترقی پر پہنچانے کے لئے لازمات سے ہیں اگر ملک کے کسی حصہ میں قوم نے کبھی تعلیم کے اصلی مفہوم کے سمجھنے میں یا تعلیمی خیال کو عملی صورت دینے میں غلطی بھی کی ہے یا احتیاط اور عاقبت اندیشی کی صحت بخش پابندیون سے گھبراہٹ بھی ظاہر کی تاہم بعد میں ان غلطیون کی اصلاح اور تلافی کرنے کی کوشش بھی کی ہے اور آخر کار خردمندانہ مصلحت کی قدر کر کے اس پر عمل کیا ہے۔

علیگڈہ کالج

علیگڈہ کالج اپنے شہرۂ آفاق بانی کی تعلیمی نصب العین کا نمونہ ہے اور اگر اسکو مسلمانون کے مزرعۂ تعلیم میں سب سے اعلےٰ کشت زار تجربہ کہا جائے تو بجا ہوگا اس کالج کی تاریخ بھی آشوب انقلابات سے محفوظ نہیں رہی ہے اور اس پر ایک وقت ایسا آچکا ہے کہ جب یہ اندیشہ تھا کہ یہ دارالعلوم پرانی نسل کی باہمی رقابت اور نئی نسل کے خلاف اعتدال مطالبات کا مرکز طوفان بنجائے گا مگر شکر ہے کہ آخر کار خردمندانہ مشورے غالب آئے اور کئی مرتبہ ایسے نازک وقت بخیر و خوبی ٹل گئے۔ ہمارا علیگڈہ کالج مسلمانان ہند کا مرکزی قومی درسگاہ ہے اور ہمیشہ رہے گا اور بلحاظ اون عظیم الشان روایات اور اس بے نہایت اثر کے جو یہ قوم کی تمام بڑی بڑی تحریکات پر ہمیشہ ڈالتا رہا ہے یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ اس درسگاہ کی عام حالت جملہ مسلمانان ہند کی اخلاقی اور دماغی ترقی کے اندازہ لگانے کے لئے شاید بہترین معیار کا کام دیگی کچھ شک نہیں کہ علیگڈہ کی طاقت بہت بڑی طاقت ہے مگر اوس کی ذمہ داریان اوس سے بھی بڑھ کر ہین میں اس کالج کی جماعت منتظمہ اور طلبا کو یاد دلانا چاہتا ہون کہ سرسید مرحوم نے جو پالیسی اور اصول دونون کی رہنمائی کے لئے قایم کر دیئے ہیں ان سے انحراف کرنا گویا ایک بڑی امانت میں خیانت کرنا ہوگا علیگڈہ کالج کے قیام کا بڑا مدعا یہ تھا کہ تعلیم یافتہ مسلمانون کا ایک بہترین نمونہ تیار کیا جائے یعنی اس کالج سے ایسے نوجوان نکلیں جو اعلیٰ درجہ کی دماغی قابلیت اور اعلیٰ خصائل رکھتے ہون جنمیں مشرق کی شیرین ادائی اور خوش اطواری کے ساتھ مغرب کی شرافت نیز خودداری اور بحکم آزادی پائی جائے گویا وہ نوجوان ایسے ذی فہم ہندوستانی ہون جو خلوت و جلوت مین ہمیشہ متانت و وقار ضبط و ذمہ داری کو ملحوظ خاطر رکھیں اور جن کا مقصد یہ ہو کہ وہ سوسائٹی کے مفید ممبر اور سلطنت برطانیہ کے وفادار اور متمدن ثابت ہون۔ یہ وہ نصب العین تھے جو سرسید نے مسلمانان ہند کے روبرو پیش کئے تھے اور ان کی عملی صورت تکمیل کرنا نہ صرف علیگڈہ بلکہ جملہ اسلامی درسگاہون اور طمانیت بخش پائی جاتی ہے کہ معاملات تعلیم مین سرسید مرحوم کی قایم کردہ پالیسی پر ہی اب تک عملدرآمد چلا جا رہا ہے گو بعض اوقات قوم کے ضمیر روشن کی دھیمی آواز نفسانیتون کے جنگ و جدال کے شور و شغب میں سنائی نہ دے مجھے پورا بھروسہ ہے کہ آخر کار لوگ اس آواز کو ضرور پورے ادب کے ساتھ سنین گے اور کالج کی روزافزون ترقی کو موجودہ نسل کے سمجھدار نوجوانون کی وفادارانہ معاونت سے ضرور قوت حاصل ہوگی۔

مسلم یونیورسٹی

حضرات! ہندوستان میں علیگڈہ کی تحریک کی اشاعت کا ایک نہایت خوشگوار نتیجہ وہ تھا جو اس باانتظام کوشش سے مرتب ہوا جو ہماری قوم نے علیگڈہ کی مسلم یونیورسٹی کے لئے سرمایہ بہم پہنچانے مین دکھائی وہ گرم جوشی کی لہر جو تمام ملک کے ہر طبقہ کے مسلمانون میں موجزن ہوئی اور وہ حیرت انگیز کامیابی جو حامیان تجویز یونیورسٹی کو ہز ہائینس سر آغا خان کی روشن قیادت میں حاصل ہوئی۔ اس بات کا معنی خیز ثبوت ہیں کہ ہماری قوم میں ایک بڑی بیداری پیدا ہو گئی ہے اور یہ بیداری زیادہ تر ان روشن خیالی کا نتیجہ ہے جن کی اشاعت رفتہ رفتہ علیگڈہ سے ہوتی رہی ہے یہ خیالات اور اون کے اساسی اصول مسلمانون میں بسبی تمام اشاعت پذیر ہونے چاہئین۔ اور اس نئے نظام حالات پر جو اب صورت پذیر ہوتا جاتا ہے اون کا اطلاق کرنا چاہئے میں آپ کو یقین دلاتا ہون کہ اس طرح نہ صرف تعلیمی تحریک میں بلکہ دیگر تحریکات میں ہماری قوم کو وہ مرتبہ ضرور حاصل ہو جائیگا جو بلحاظ قومی روایات اور ملک میں تعداد آبادی کے ہماری قوم کے لئے تعلیم اس وقت کی سب سے اہم ضرورت ہے اور یاد رکھنا چاہئے کہ قومی زندگی کے مختلف شعبون میں اور دیگر اقوام کے مقابلہ میں ترقی کرنا اسی نسبت پر منحصر ہوگا جس نسبت سے ہم زمانۂ جدیدہ کے اصول کے مطابق تعلیم حاصل کرین گے اور اس حقیقت کے نظر انداز کرنے سے یقیناً اس ملک میں ہماری حالت معرض خطر میں پڑ جائیگی۔

تمام ملک میں گزشتہ تین سال سے مسلم یونیورسٹی کے مسئلہ پر ہر پہلو سے بحث ہو چکی ہے اور اس خیال سے کہ معاملہ ابھی تک خاص ذی اعتنا کمیٹی کے زیر غور ہے یہ مناسب معلوم نہیں ہوتا کہ اس جلسہ میں خاص طور پر اس معاملہ کی بابت اظہار رائے کیا جائے۔ لیکن اس قدر بیان کر دینا شاید بیجا نہ ہوگا کہ پہلے نہایت شور و شغب دکھانے کے بعد اب قوم اسکی طرف سے کچھ بیدل اور بے پروا ہو گئی ہے۔ میں جانتا ہون کہ اس تغافل کی زیادہ تر وجہ یہ ہے کہ اسلامی دنیا میں بعض اہم معاملات نہایت اندیشہ ناک طور پر واقع ہوتے رہے ہیں جن کی طرف مسلمانان ہند کی توجہ مبذول رہی ہے اور جس سے اون کے مالی ذرائع پر بھی بہت کچھ بار پڑا ہے۔ مگر اب چونکہ ان مشکلات کا بادل کھل گیا ہے اور مطلع صاف نظر آنے لگا ہے اور میں نہایت زور سے قوم سے التماس کرونگا کہ دوبارہ مسئلہ یونیورسٹی کی طرف اپنی توجہ منعطف کرے کیونکہ یہ مسئلہ ہمارے لئے اب نہایت ہی ضروری ہو گیا ہے اس معاملہ کی نسبت میں اس قدر مشورہ دینے کی اور جرأت کرتا ہون کہ اس معاملہ کا صحیح تصفیہ کرنے کے لئے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ قوم کے سربرآوردہ اصحاب اپنے دل و دماغ کی توجہ اس مسئلہ پر صرف کرین اور قوم کے عوام الناس جمہور اس معاملہ مین عقیدتمندی کے ساتھ ان کی تقلید کرین مجھے شک ہوتا ہے کہ شاید ہمارے رہنما اس معاملہ مین اپنی ذمہ داری کی نوعیت اور وسعت کا پورا اندازہ نہیں کر چکے ہیں انہون نے ایک نہایت مشکل تجربہ کرنے کا کام شروع کیا ہے جس کے غالب نتائج دور تک اثر کرنیوالے ہیں اور بعض اوقات ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جس کام کو انہون نے اپنے ذمہ لیا ہے اس کے انتظام سے وہ سراسر عاری ہیں مسئلہ یونیورسٹی پر وہ بحث مباحثے جو اخبارات میں اور اون کمیٹیون کے جلسون میں جس کا یونیورسٹی کے مسودہ پر بالتفصیل غور کرنا فرض ہے ہوتے رہے میرے خیال کی تائید کرتے ہیں اور ان بحث مباحثون سے جو نتیجہ آجتک مرتب ہوا ہے اسکے متعلق اکثر اہل الرائے اصحاب کو بے اطمینانی ہے اس مسئلہ کے متعلق جو قوم کا طرز عمل رہا ہے اس میں بڑے نقص کی بات یہ ہے کہ ہر شخص جسنے یونیورسٹی فنڈ میں کچھ بھی چندہ دیا ہے یا چندہ دینے کا وعدہ کیا ہے یہ سمجھتا ہے کہ اسکو یونیورسٹی کے کانسٹی ٹیوشن اور اوس کے آیندہ معاملات کے انتظام کے متعلق رائے دینے کا حق حاصل ہے۔ بلالحاظ اس امر کے کہ اوسکو ایسے معاملات کی نسبت صحیح رائے قایم کرنے کی قابلیت بھی حاصل ہے۔

ایسے لوگ جو ہندوستان کے تعلیمی مسئلہ کی ابجد سے بھی ناواقف ہیں اخبارات مین مسئلہ یونیورسٹی کے متعلق ایسی رائے ظاہر کرتے رہے ہیں کہ جن سے ان اصحاب کے بھی ہوش اڑ جائین کہ جنہون نے خود یونیورسٹی کی تعلیم حاصل کی ہے اور جو کسی حد تک اس مسئلہ کی پیچیدگیون کا اندازہ کرنے کے قابل نہیں ہین میں نہایت زور سے

قوم کو یہ مشورہ دونگا کہ یونیورسٹی کا تمام نظام تعلیمی ماہروں کے ہاتھ میں چھوڑ دینا چاہئے یعنی ایسے اصحاب کے ہاتھ میں جو اپنے تجربہ اور تعلیم کے لحاظ سے اس مسئلہ پر رائے دینے کے اہل ہیں اور ایسے ماہرین سے میں درخواست کرونگا کہ وہ اپنا فرض دلیری اور دقیقہ رسی کے ساتھ کما حقہ انجام دیں۔

اس میدان میں بے انتہا مشکلات کا سامنا ہے۔ ہم کو ان مشکلات کی اہمیت کو سمجھنا چاہئے اور مردانہ وار ان کا مقابلہ کرنا چاہئے اور محض بظاہر پسندیدہ تمنیات اور جلد بازانہ نتائج اخذ کرنے سے پرہیز کرنا چاہئے میرا ذاتی خیال جو ایک یونیورسٹی کی عملی کارروائی کے مختصر سے تجربہ پر مبنی ہے یہ ہے کہ ہماری اصلی مشکلات چارٹر ملنے اور مسلم یونیورسٹی کے وجود میں آنے کے بعد شروع ہونگی اور مجھے اندیشہ ہے کہ حامیان تجویز یونیورسٹی میں سے ایسے افراد بہت کم ہیں جو اپنے تئیں اس کام کے سرانجام دینے کے لئے جو انہیں درپیش ہے قابل بنانے کی تیاری کر رہے ہیں۔ تعلیمی معاملات میں عملی تربیت جو ٹرسٹیان علیگڈھ کالج بحالات موجودہ حاصل کر رہے ہیں ایسی تربیت نہیں ہے جو مجوزہ یونیورسٹی کی مجلس منتظمہ کے لئے کارآمد ہوسکے گی۔ کیونکہ مجوزہ یونیورسٹی موجودہ یونیورسٹیوں کی سینٹ اور سنڈیکیٹ کی طرح مشرقی اور مغربی سلسلے تعلیم کے تمام شعبوں کے انتظام کی خود مختارانہ ذمہ دار ہوگی۔

ہماری یونیورسٹی کے متعلق تعلیم دینے اور امتحانات منعقد کرنیکا کام ہوگا امتحانی معیار قایم کرنے۔ جملہ امتحانات کے لئے نصاب منتخب کرے ممتحن مقرر کرنے انعقاد امتحانات کا انتظام کرنے اور دیگر تمام امور متعلقہ کی سرانجام دہی ایسے سوالات ہیں جن کا فیصلہ ان مقامی حضرات کو جو براہ راست ذمہ دار ہونگے بڑے غور و خوض سے کرنا پڑے گا یہ وہ مشکلات ہیں جو بحالات موجودہ منتظمان علیگڈھ کالج کو جو خود ایک یونیورسٹی کے ساتھ ملحق ہے درپیش نہیں آئیں اگر جب ہم ان روز افزوں دقتوں کو بھی مدنظر رکھیں جو منتظمان کالج کو آیندہ پیش آئینگی تو ہم کو ان مشکلات کا کچھ اندازہ ہوسکیگا جن کا مجوزہ یونیورسٹی کے کورٹ اور سینٹ کو مقابلہ کرنا پڑیگا۔ پس ہمارے ماہران فن تعلیم کو نہایت جانفشانی کے ساتھ اس کام کی انجام دہی کی قابلیت پیدا کرنیکی کوشش کرنی چاہئے جو ان کے سپرد ہونیوالا ہے اگر وہ ضروری معیار قابلیت حاصل کرنے سے قاصر رہے تو مجھے خوف ہے کہ مجوزہ یونیورسٹی کے جس کی اس قدر دھوم مچ چکی ہے۔ ایک مفید ثابت ہونے میں شک کرنے کی گنجایش ہوگی۔

مخلوط درسگاہیں

اس مضمون کے ضمن میں میں ایک امر آپ حضرات کے ذہن نشین کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ آپ کی تعلیمی ضروریات کی کفیل آپ کی صرف ایک یونیورسٹی ہرگز نہیں ہوسکتی اور اس لئے آپ کو ان بہت قوی سے جو ملک کے موجودہ کالج و یونیورسٹیاں ہم پہنچاتی ہیں مستفید ہوتے رہنا لازمی ہے۔ ان کالجوں میں تاہم بھی قوم کا عنصر نہایت ہی کم ہے اور وہاں آپ کو اپنی تعداد بڑھانے کیلئے بہترین کوشش عمل میں لانی چاہئے یہ خیال کرنا کہ ان کالجوں کی تعلیم مسلمانوں کی ضروریات کی مناسب حال نہیں اور یہ کہ ہم کو ایک علیحدہ تعلیمی حلقہ قایم کرنا چاہئے میرے نزدیک ایک مہلک غلطی ہے مجوزہ یونیورسٹی ایک خاص محدود الاثر انتظام ہے اور موجودہ حالات اور واقعات ایسے ہیں کہ آپ ایک عرصہ دراز تک اس کے حلقۂ اثر کو کافی وسعت نہیں دے سکیں گے لیکن اگر یہ ممکن بھی ہو تو مجھے اس توسیع کی ضرورت تسلیم کرنے میں کلام ہے۔ کیونکہ میرے خیال میں ہندوستان کی مادی بہبودی اور ارتقاء میں پورا حصہ لینے کے لئے مسلمانوں کی آیندہ نسلوں کو دیگر اقوام کے ساتھ میل جول رکھنا نہایت ضروری ہے اور اس کا بہترین ذریعہ ہمارے ملک کے مخلوط اسکول اور کالج ہیں۔

میں نے اس کانفرنس کے روبرو مسلمانان پنجاب کی تعلیم کے متعلق ۱۸۹۳ء میں ایک مضمون پڑھا تھا۔ اس مضمون میں خالص اسلامی درسگاہوں کی تعداد بڑھانے کی عدم مناسبت کا ذکر کرتے ہوئے میں نے یہ تقریر کی تھی۔

ایسے بعید از کار تجربوں کے خلاف ایک اور مضبوط دلیل یہ بھی ہے کہ اس ملک میں جا بجا ضرورت قومی مدارس کی تعداد بڑھانا نہ صرف نامناسب بلکہ خطرناک ہے۔ ہر گھر میں ایک بت قومی مدارس کی شکل میں کھڑا کر دینا پنجاب کی مختلف الاقوام آبادی کے لئے برے نتائج سے خالی نہیں پہلے بھی ہندو اور مسلمانوں میں مذہبی اور تمدنی خیالات کی تفریق کا ایک ناقابل گذر دریا واقع ہے جس کو عبور کرکے ظاہری راہ و رسم رکھنا بھی دن بدن دشوار ہو جاتا ہے پس اس مغائرت کو زیادہ بڑھانا اور ایسے مدارس کو قایم کرنا جن کے ذریعہ سے ہندو اور مسلمان دونوں زیادہ متعصب ہو جائیں کسی صورت سے مناسب نہیں۔ سرکاری مدارس میں ہمیں ایک مشترک میدان میسر ہے جہاں ہر دو اقوام کے نوجوانوں میں باہمی دوستانہ ارتباط ہوسکتا ہے جہاں ایک دوسرے کے محاسن و معایب سے آگاہ ہوسکتے ہیں جہاں اغراض کے تصادم کا باہمی ربط ضبط بہت کچھ دھیما کر سکتا ہے جہاں ایک ہندو ایک سچے مسلمان سے خودداری اور دلیری کا سبق لے سکتا ہے اور اپنے مسلمان ساتھی کو استقلال و ربانی تربیت پذیر ہونے کا نمونہ دکھا سکتا ہے ان فوائد کو ہمیں حقارت کے ساتھ نظرانداز نہ کر دینا چاہئے۔ نہ یہ مناسب ہے کہ دونوں اقوام میں محض مذہبی اختلافات کو زیادہ تقویت دینے کی غرض سے ترکی خصوصیات کے کھوکھلے زعم میں جو آجکل زور شور پر ہیں محض قومی درسگاہیں بنا دیں اور اس صورت میں ان ہر دو اقوام کو بالکل اس طرح جدا کر دیں کہ پھر ملنا محال ہو جائے اگر آپ کو حقیقت میں نیم قومی کالجوں کی ضرورت محسوس ہوتی ہے تو ضرور بنائیے۔ لیکن آپ کا فرض اولین یہ ہوگا کہ تحقیق کے ساتھ اس ضرورت کو ثابت کیا جائے۔ ایسے موقعہ پر جذبات کا کچھ لحاظ نہیں رکھنا چاہئے نہ یہ مناسب ہے کہ اسکول کے ساتھ بطور ضمیمہ یا ایک دل خوش کن شوق کے کالج کا اضافہ کیا جائے۔

سلسلۂ وظایف کا اجرا

جس رائے کا میں نے ۱۸۹۳ء میں اظہار کیا تھا وہ ایک حد تک آج بھی قابل پذیرائی ہے۔ اور یہ میرا یقین ہے کہ ایک نہایت ہی عملی ذریعہ مسلمان نوجوانوں کو اس کشمکش زندگی کے قابل بنانے کے لئے جو ہندوستان میں درپیش ہے یہ ہے کہ مخلوط درسگاہوں میں دوسری اقوام کے ہشیار اور چلتے پرزے نوجوانوں کے ساتھ پہلو بہ پہلو تربیت حاصل کرنیکا موقعہ دیا جائے تاکہ ابتدائی عمر ہی سے ان کا افق ذہنی زیادہ وسیع ہو جائے اور ان کو ان لوگوں کے خیالات مذاق جذبات سے زیادہ عمیق آگاہی ہو جائے جن سے ان کو زمانہ آیندہ میں مقابلہ کرنا پڑیگا ان مخلوط درسگاہوں میں مسلمان طلباء کی تعداد بڑھانے کے لئے بہترین تجویز یہ ہے کہ ہر ایک صوبہ میں ایک سلسلہ وظایف قایم کیا جائے کیونکہ تجربہ نے ثابت کر دیا ہے کہ بہت سے طلباء کی راہ میں جو کالج کی تعلیم حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں افلاس ایک بہت بڑی رکاوٹ ہے اور جہاں کہیں ایسے طلباء کے لئے خاص وظایف کا انتظام کیا گیا ہے اون کی تعداد اس مدت قلیل میں بہت بڑھ گئی ہے صوبہ پنجاب میں ۱۸۷۰ء میں گورنمنٹ کی طرف سے عربی وظایف کے جاری کئے جانے سے اہل اسلام نے کالج کی تعلیم میں بہت کچھ ترقی حاصل کی اور میرے خیال میں دیگر صوبجات میں بھی ایسی تجاویز کامیاب ثابت ہوئی ہیں ہماری قوم میں ہر جگہ اعلیٰ تعلیم کی مانگ بڑھ رہی ہے اور مانگ کو پورا کرنیکے لئے آپ ہر جگہ اپنے کالج جاری نہیں کرسکتے علاوہ ازیں یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے جو سب سے مقدم بات ہے کہ ہم اپنے نوجوانوں کو مکمل تعلیم دینے کا انتظام کریں اور اس نئے تعلیم کی وہ نوعیت جو کالج میں دیجائے بہ نسبت امتحانات یونیورسٹی میں اس کے پاس شدگان کی تعداد کے زیادہ تر قابل لحاظ ہے۔ یہی وہ اصول ہے جس پر علیگڈھ کی بنیاد ڈالی گئی ہے اور اس صحیح اصول سے گریز کرنا افسوسناک غلطی ہوگی۔ اپنے بچوں کو ناکارہ درسگاہوں میں تعلیم دینے سے آپ قومی تخیل کے سرچشموں کو زہر آلودہ کرتے ہیں اور اخلاقی اور ذہنی نکتہ خیال سے اس کا نتیجہ بربادی کے سوا کچھ نہیں ہوسکتا۔ پس بلا سوچے سمجھے متزلزل بنیاد پر اپنے قومی کالج بنانا جہاں سے باوجود صرف کثیر اور بے انتہا محنت کے ادنیٰ درجہ کے گریجوایٹ نکلیں جو تعلیم یافتگان دیگر اقوام ہند کے ساتھ زندگی کی دوڑ میں مقابلہ کے ناقابل ہوں ہرگز مفید نہیں ہوسکتے اس سے کہیں بہتر یہ ہوگا کہ قابل مسلمان طلباء کو وظایف دیے جائیں تاکہ وہ اون سرکاری کالجوں میں تعلیم حاصل کرسکیں جو بلحاظ انتظام و سامان تعلیم اطمینان بخش ہوں۔

میں ضمناً یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مسئلہ تعلیم کا اقتصادی پہلو آپ کی توجہ کا خاص طور سے مستحق ہے آپ کے طریق عمل سے یہ بڑا عبرت انگیز دھبہ ہے کہ اسلامی درسگاہوں میں فی طالب علم جس تدر خرچ پڑتا ہے وہ اسی درجہ کے ہندو مدرسوں اور کالجوں کی نسبت بہت زیادہ ہے ہماری مفلس قوم کے لئے یہ ایک خطرناک معاملہ ہے اور میں اپنے ماہران فن تعلیم کو بڑے زور سے مشورہ دونگا کہ وہ ایسی درسگاہوں کے حالات و انتظامات کا جیسے فرگوسن کالج پونا اور دیانند اینگلو ویدک کالج لاہور میں خاص طور پر مطالعہ کریں۔ اثیار نفس اور فنا فی الغرض کی جو مثالیں ان کالجوں کے جو ہندو پروفیسروں نے دکھائی ہیں وہ ہماری اسلامی درسگاہوں کے استادوں اور پروفیسروں کے لئے بوجہ احسن قابل تقلید ہیں۔

میں اس جملہ معترضہ کی معافی چاہتا ہوں میری رائے میں قومی سلسلہ وظایف کا قایم کرنا ہمارے لئے نہایت ضروری ہے اور میں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ اس معاملہ پر اپنی پوری توجہ مبذول فرمائیں انجمن ترقی تعلیم امرتسر نے اور دیگر مقامات کی انجمنوں نے اس کے متعلق چھوٹے سے پیمانہ پر کام چلا کر بہت کچھ فائدہ پہونچایا ہے۔ لیکن اون کا طرز عمل حالات جدیدہ کے نامناسب ہے اگر ہمارے ماہران فن تعلیم وظایف کے متعلق غور و خوض کے بعد ایک تجویز قرار دے لیں تو وہ قوم کی ایک بڑی خدمت بجا لائیں گے اس تجویز میں یہ انتظام ہونا چاہئے کہ ہمارے ہونہار نوجوانوں کو میعادی وظایف اس غرض سے دیئے جائیں کہ وہ ممالک غیر میں جاکر اپنی تعلیم کو خصوصاً ٹیکنیکل مضامین میں تکمیل تک پہونچائیں اور اون وظایف کی تقسیم میں عام طور پر اون شرایط کا لحاظ رکھا جائے جن سے بمبئی اور کلکتہ میں نمایاں نتائج حاصل ہوئے ہیں حالانکہ ٹاٹا وظایف کمیٹی اور انجمن ترقی سائنٹفک کالج متعلق ہندوستانیوں کو اس غرض سے وظایف عطا کیا کرتی ہیں کہ وہ ممالک غیر میں جاکر اپنی اعلیٰ تعلیم مکمل کریں۔

ٹیکنیکل اور سائنٹفک تعلیم

حضرات! مسلمان نوجوانوں کو ٹیکنیکل تعلیم دینا روز بروز زیادہ ضروری ہوتا جاتا ہے اور بعض صوبجات کے مقامی حالات کو مدنظر رکھکر مجھے امید ہے کہ اگر ہم پہلے توجہ کریں تو ہماری قوم اس صنعت تعلیم میں اطمینان بخش ترقی کرسکتی ہے ہندوستان کے صنعتی ارتقاء نے ایک نیا پہلو بدلا ہے اور یہ خیال کرنا نہایت غلط ہوگا کہ ہم مسلمانان ہند کوئی اعمال اپنی کوشش ادبی تعلیم تک محدود رکھنی چاہئے اور اس کے بعد ٹیکنیکل تعلیم کی طرف توجہ کرنی چاہئے یہ ظاہر ہے کہ ایسی دلیل کا اطلاق فنون فاضلانہ کی تکمیل یعنی طب اور انجنیرنگ کے متعلق نہیں کیا جاتا اور مجھے تو اس میں ذرا بھی شبہ نہیں کہ صنعت و حرفت اور عام تجارتی تعلیم میں ہم مسلمانوں کی تعلیم ادبی تعلیم کے پہلو بہ پہلو چلنی چاہئے بحیثیت قوم اپنے حصول دولت کی طاقتوں کو تقویت دینے میں بہت کچھ کوتاہی روا رکھی ہے اور نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ہماری اقتصادی حالت نہایت زبون اور خطرناک ہوگئی ہے جہاں صنعت و حرفت کا دور دورہ ہے اور میں ان نوجوانوں کو جو آلمحال یورپ میں تحصیل علم کرتے ہیں یہ دوسری صلاح دونگا کہ وہ بمقابلہ پابندی جدید و فلسفہ کے طبعیات اور اقتصادیات کے مطالعہ پر زیادہ توجہ کریں زبان دان یا فلسفی کے مقابلہ میں ایک ماہر طبعیات تحقیقات علمی کے مفید کام زیادہ نمودار

نیشنل کانگریس کی تقریر صدارت

نمبر (۱)

آنریبل نواب سید محمد صاحب ممبر امپیریل کونسل نے انڈین نیشنل کانگریس کے سالانہ اجلاس کراچی مین جو پریسیڈنشل ایڈریس بزبان انگریزی پڑھا اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

حضرات! مین اس عزت افزائی کے لئے جو آپ نے اتفاق رائے سے مجھے اپنی قومی انجمن کا صدرنشین منتخب کرنے میں میری کی ہے آپ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون۔ مین اسکو صرف ایک عزت ہی خیال نہیں کرتا بلکہ ایک ایسا فرض خیال کرتا ہون جسکی ادائگی کے لئے بروقت ضرورت ہر شخص کو تیار رہنا چاہئے کانگریس نے اپنے روز پیدائش سے متحدہ ہندوستانی قومیت کی معراج اپنی نگاہون کے سامنے رکھی ہے اور بلا فرقہ بندی کے خیال کے تمام ہندوستانیون کے فوائد کی حمایت کی ہے۔ گذشتہ نسل میں جبسے کہ کانگریس نے جنم لیا اسوقت تک ملک مین نہایت اہم تبدیلیان واقع ہوئی ہیں اور ان مین اکثر کے لئے کانگریس بجا طور پر فخر کرسکتی ہے کہ یہ اسی کی کوششوں کا نتیجہ ہیں جیسا کہ اکثر پیشرو کون کران اصلاحات کے لئے درخواستین کرتی پڑی ہیں جن کے لئے ملک اسوقت تیار تھا اور یہ میری خوش قسمتی ہے کہ مجھے ایسے وقت میں صدارت کا موقع ملا ہے جبکہ بہت سی اصلاحیں ہوچکی ہین اور ملک میں کام کررہی ہیں یہ رعایات زیادہ تر لارڈ مارلے اور لارڈ منٹو کے عہد مبارک میں حاصل ہوئی ہین۔

کانگرس کا نیا دور

چند ضروری اصلاحات عمل پذیر ہوجانے کے باعث مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہماری یہ انجمن ایک نئے دور مین داخل ہوئی ہے اور اب اس کی یہ خصوصیت ہونی چاہئے کہ اس کی معراج زیادہ صاف اور راستہ زیادہ عملی ہو اس نکتہ خیال سے آپ کے صدرنشین کے فرائض زیادہ مشکل ہوگئے ہیں اور مجھے امید ہے کہ اس فرض کے ادا کرنے میں آپ مجھے بہت کچھ مدد دین گے۔

کیا کانگرس کی ضرورت نہیں رہی

ہمارے چند مہربان نکتہ چینون کی رائے ہے کہ ان ضروری اصلاحات کے ہوجانے سے جو حضور ملک معظم کے عہد بیدارک کے بعد عمل پذیر ہوئی ہیں کانگریس جیسی انجمن کی اب ضرورت نہیں رہی کیونکہ مختلف ترقی یافتہ کونسلون میں رعایا کی ضروریات گورنمنٹ کے سامنے پیش ہو جاتی ہیں اور ان سے حکومت پر اصلی اثر پڑتا ہے۔ میں یہ ماننے کو تیار ہون کہ نئی کونسلیں اس پہلو میں ایک بڑی حد تک کام کرتی ہیں اور دراصل حکومت مین ایک نہایت مفید حصہ لیتی ہیں لیکن مین اس خیال سے نہایت زور کے ساتھ اختلاف ظاہر کرتا ہون کہ اب کانگریس کی عمر ختم ہوئی ہے جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہون اب ہم ایک نئے دور میں داخل ہوئے ہیں جو حاکمون اور محکومون دونون کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگا بہت سے ایسے فیصلہ طلب سوالات ہیں جن میں ہم سب بہت دلچسپی لیتے ہین اور جن پر صرف کانگریس جیسی انجمن زور دے سکتی ہے۔

شاہی پیغام

یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ قدرت نے ہمیں ایسے فیاض طبع شہنشاہ کے زیر سایہ رکھا ہے۔ جنکو سب سے پہلا خیال اپنی رعایا کو یہ پیغام بھیجا تھا کہ "ہم تہ دل سے یہ یقین کرتے ہیں کہ خدا کی مہربانی سے ہمارا یہان آنا اس عظیم براعظم کے باشندون کے لئے عام بہتری کا موجب ہوگا ان کے فوائد اور بہتری کا خیال ہمیشہ ہمیں ایسا ہی عزیز ہوگا جیسا کہ دیگر کروڑون بندگان خدا کا ہے۔ جو کرۂ زمین کے دیگر حصص میں آباد ہیں" ہمیں اس امر سے بھی اطمینان ہے کہ رعایا کی ہر جماعت اور ہر مذہب نے یکدل ہوکر یہان ہمارا خیر مقدم کیا ہے کیا یہ ممکن نہین کہ یہی یگانگت اور اتحاد آیندہ کی پرائیویٹ اور پبلک زندگی کے تعلقات میں نمایان رہے جب ہم ایک بادشاہ کی رعایا ہیں ایک ملک مین رہتے ہیں۔ انہیں قوانین کے ماتحت حکومت کئے جاتے اور وہی خواہشات دل مین رکھتے ہوئے زندگی کے ہر پہلو مین ترقی کرنے کے خواہان ہیں تو کیا میں سوال پوچھ سکتا ہون کہ وہ کونسی بات ہے جو ہم مسلمانون عیسائیون۔ پارسیون۔ اور ہندؤن کو ایک مشترک مقصد حاصل کرنے کے لئے باتھ سے ہاتھ ملانے میں مانع ہے تاہم یہ میرا پکا عقیدہ ہے کہ ہماری متحدہ کوششین ہم سب کی ترقی کیلئے جداگانہ جدوجہد کی نسبت بہت فائدہ مند ہونگی۔

پسندیدہ ترقی

مسٹر بدرالدین طیب جی مرحوم نے ۱۸۸۷ء میں مدراس کی تیسری کانگریس کے صدرنشین کی حیثیت سے جو فصاحت بھرا ایڈریس پڑھا تھا اس میں آپ نے یہ فرمایا تھا کہ ہمارے قابل قدر ان قومی مجمع کی حیثیت کو ظاہر کرنے کے لئے کہا جاتا ہے کہ ایک عظیم اور ضروری جماعت یعنی مسلمان گذشتہ دو کانگریسون کی جلسون سے الگ رہے ہیں صاحبان یہ اعتراض صرف کسقدر ٹھیک ہے اور ہندوستان کے ایک خاص حصہ پر عاید ہوتا ہے اور زیادہ تر چند خاص مقامی اور عارضی وجوہ پر مبنی ہے یہ عارضی وجوہ جن کی طرف مسٹر طیب جی نے اشارہ کیا تھا تعلیم کی ترقی کے ساتھ رفتہ رفتہ رفع ہوتی جارہی ہیں اور یہ ترقی کے زمانہ کا ایک دل خوش کن نشان ہے کہ ہندو اور مسلمانون کے تعلقات دن بدن ترقی ہوتی جاتی ہے اور امسال آل انڈیا مسلم لیگ نے بھی اپنے اجلاس لکھنؤ مین ہندوستانیون کے اتحاد اور ہندوستان کے مناسب حال سوراجیہ کے متعلق رزولیوشن پاس کئے ہیں میں اس سپرٹ کا جسین یہ رزولیوشن پاس کئے گئے ہیں تہ دل سے خیر مقدم کرتا ہون اور مسلم لیگ پولٹیکل طرز میں جو تبدیلی ہوئی ہے اور اس سے ہندو اور مسلمانون کی بہتری کی جو امیدین بندہتی ہیں اسپر خوش ہون۔ میری رائے میں کانگریس اور لیگ کے معراج خیال ایک ہی ہیں صرف مختلف طریقہ پر ظاہر کئے گئے ہیں دونون جماعتون کی خواہشات میں دل سے اصلی یگانگت ہے اور اس میں کچھ شبہ نہیں ہوسکتا کہ ہندوستان میں نوآبادیون کے ڈھنگ کے سوا راجیہ کی کوئی شکل جگہ نہیں پکڑ سکتی جبتک کہ وہ ملک کی مقامی حالت کے مطابق نہ ہو۔

متحدہ کوشش درکار ہے

صاحبان میں یہ نہین چاہتا کہ ہماری کوششین اس کپتان کی مانند ہون جو چند ہمراہیون کو ساتھ لیکر ہمالہ کی بلندی ناپنے کے لئے اور دیگر پہاڑیون سے اس کا اندازہ کرنے کے لئے اس کی چوٹی پر جا چڑھتا ہے۔ ہماری عقل سلیم ہمین یہ تعلیم دیتی ہے کہ ملک کی تمام رعایا متفق اور متحد ہوکر اتفاق اور تنازعات سے اوپر نکل کر آئے اور باقاعدہ طریقون پر اپنی ضروریات کو گورنمنٹ کے سامنے ظاہر کرے اسلئے میری یہ زبردست رائے ہے کہ جسطرح زمانہ گذشتہ کے لئے ایک ایسی انجمن کی ضرورت رہی اسی طرح آیندہ کے لئے اسکی سخت ضرورت ہے دراصل ہماری پولٹیکل تحریک کو اب وہ طاقت ہونیوالی ہے جو ایک عام مقصد کے حصول کے لئے نہایت لازمی چیز ہے۔ بقول سید وزیر حسن سوراجیہ کا معیار جو آل انڈیا مسلم لیگ نے اپنے پروگرام میں شامل کیا ہے اس عظیم الشان قومیت کی تیاری کی طرف ایک زبردست قدم ہے جس کے بنانے کے لئے تمام ہندوستانی خواہش کررہے ہیں۔ میں اس امر کا بدیہی ثبوت دیکر خوش ہون کہ اس جماعت کے افراد نے جس کے ساتھ میرا تعلق ہے ہمیشہ کے لئے دوسری جماعتون سے علیحدہ نہ رہنے کا ارادہ کرلیا ہے خواہ علیحدگی کیسی ہی شاندار کیون نہ ہو۔

ملکر حکومت کرنے کی پالیسی

صاحبان بعض مرتبہ کہا جاتا ہے کہ ہمارے حاکمون کی پالیسی پھوٹ ڈالکر حکومت کرنیکی پالیسی ہے لیکن گذشتہ تقریر بجٹ پارلیمنٹ مسٹر مانٹیگو نائب وزیر ہند نے جو تقریر کی اس سے صاف ظاہر ہے کہ انکی موجودہ گورنمنٹ اس امر کی شایق کہ ہندوستان کی مختلف جماعتون میں یگانگت اور اتحاد پیدا ہو ہماری خوش قسمتی سے گورنمنٹ کی موجودہ پالیسی ملکر حکومت کرنیکی پالیسی ہے اور یہ ہماری سخت غلطی ہوگی اگر ہم اس سے پورا فائدہ نہ اٹھائین کیونکہ اس طرح صرف اپنے ملک ہی کی ترقی نہیں کرینگے بلکہ برٹش حکومت کو بھی نہایت پائیداری بخشین گے۔

درخواست اہل اسلام میں شرکت

صاحبان مین اس مرتبہ وزیر حسن کی تائید کرتا ہون جبکہ وہ کہتے ہیں کہ مسلمان تعلیمی کمزوری کی وجہ سے ہندوستانی پالیٹکس کا احساس نہیں رکھتے تھے اور جب ایک مرتبہ دونون نے مغربی تعلیم کا یکسان مزہ حاصل کرلیا اور دونون کا یہ فرق دور ہوگیا تو پھر ان کا قومی اتحاد لازمی ہے۔ اس نہایت ضروری سوال پر جو کچھ مجھے کہنا ہے اسے میں مسٹر وزیر حسن کی اپیل کا حوالہ دئیے بغیر ختم نہیں کرسکتا جسمیں انہون نے اپنے ہندو ہموطنون سے اس امر کی درخواست کی ہے کہ وہ اس بارہ میں مسلمانون کو ہر طرح کی مدد دین میں بھی اس اپیل میں شریک ہون اور مجھے یقین ہے کہ میرے ہندو بھائی میری [illegible] کو تہ دل سے منظور کرین گے۔

جنوبی افریقہ کے ہندوستانی

صاحبان سب سے بڑا سوال جو اس وقت ملک میں جوش پیدا کررہا ہے ہمارے جنوبی افریقہ کے بھائیون کا سوال ہے مصیبت بھری کہانیان جو اسوقت سے جب سے بوئرون کا ملک سلطنت برطانیہ کا ایک حصہ ہوا ہے وہان سے ہمارے پاس آرہی ہیں دراصل کلیجہ چیرنے والی ہیں اور یہ خیال کہ ذمہ دار برطانوی مدبر اس فیصلہ کے متعلق کوئی کوشش نہیں کرسکے ہیں سخت افسوسناک کردیتا ہے ہم ان مشکلات کو جن کا ہمارے بھائیون کو شکار ہونا پڑتا ہے اچھی طرح جانتے ہیں اور جن جانبازی سے وہ ان مصائب کو جھیل رہے ہیں لفظون میں یہ طاقت نہین کہ ہم اسکی نسبت داد دے سکیں انہیں برٹش انصاف اور عدل پر بھروسہ ہے اور وہ جانتے ہیں کہ ایک دن سچ کی فتح ہوگی۔ صاحبان اس منحوس سوال نے ایک اہم صورت اختیار کرلی ہے اور ایسے درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ ہمارے دل میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہم برطانیہ کی رعایا نہین ہیں وہان ہندوستانیون کے ساتھ جو سلوک ہوتا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ نوآبادی والون نے یہ فرض کرلیا ہے کہ ہم برطانیہ کی رعایا نہیں ٹرنسوال کی جنگ اگر بالکل ہی نہیں تو زیادہ تر اس باعث سے ہوئی تھی کہ وہان ہندوستانیون کے ساتھ بدسلوکی روا رکھی جاتی تھی اور اس امر کا سخت افسوس ہے کہ ان کی حالت اس ملک کے برطانوی سلطنت میں شامل ہوجانیکے بعد پہلے سے بھی بدتر ہوگئی ہے کیا میں آپ سے یہ سوال کرسکتا ہون کہ جب وہ مقصد جس کے لئے وہ جنگ جس پر ہمارا روپیہ خرچ آگیا کی گئی تھی پورا نہیں ہوا تو اس جنگ کے حق بجانب ہونے کی کیا دلیل ہے

لارڈ ایمپتھل کا شکریہ

ہم لارڈ ایمپتھل سابق گورنر مدراس کا جنہوں نے ہمارے جنوبی افریقہ والے بھائیون کی مدد پر طرح کرکس رکھی ہے کافی شکریہ ادا نہیں کرسکتے اس ملک کے باشندون کے ساتھ ان کی یکسان ہمدردی نے جو انہون نے مدراس کی گورنری کے زمانہ میں ظاہر کی تھی انہیں ہم سب کا عزیز بنا دیا ہے اور چونکہ مدت سے بہت سے تارک الوطن وطن گئے ہوئے ہیں اسکی لارڈ ایمپتھل نہایت معقولیت سے ان لوگون کے حقوق کی حفاظت مین اپنی آواز اٹھاسکتے ہین۔ جن پر آپ نے ہمدردی اور فیاضی سے حکومت کی

اعلیٰ درجہ کا خوشبودار کھانیکا تمباکو

یہ خاص طور پر ناظرین مدینہ کیلئے اعلیٰ درجہ کا خوشبودار زعفرانی تمباکو تیار کرایا ہے جو ذائقہ تیزی اور خوشبو میں [illegible] نہیں رکھتا طلب فرماکر تجربہ کیجئے قیمت فی سیر [illegible] محصول ڈاک۔ وی پی [illegible] عاشق علی ہندکرک

22

حوادث و اخبار

ٹرسٹیان علیگڈہ کالج کا خاص ضروری جلسہ یکم جنوری کو منعقد ہوا جس میں ۱۰۲ ٹرسٹیان کالج کے ۴۵ اصحاب مختلف حصص ہند سے تشریف لائے تھے اور اسیقدر اصحاب نے اپنی رائیں ہو رقایم مقامی کے پرچے آنریری سکرٹری کالج کے متعلق تجویز کیا تھا بھیج دیئے تھے۔ آنریری سکرٹری صاحب کے پیش کردہ رزولیوشن کثیر غلبہ رائے سے منظور ہو گئے۔ اختتام جلسہ پر ٹرسٹیوں نے نہایت گرمجوشی سے نواب اسحاق خان صاحب کی نسبت اعتماد کا ووٹ باتفاق آراء پاس کیا۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے کو حسب ذیل ریلوے لائنوں کی مفصل پیمائش کرنے کی منظوری دیگئی ہو پٹریاں ۲ ۱/۲ فٹ چوڑی ہوگی۔

(۱) جھال بلو کی واقع برلب دریائے راوی سے چنیوٹ تک براہ لائل پور فاصلہ ۹۰ میل۔

(۲) چنیوٹ سے شاہ پور تک براہ سرگودھا فاصلہ ۵۰ میل۔

(۳) سرگودہا سے گجرات تک فاصلہ ۵۸ میل

(۴) لائل پور سے گوجرانوالہ تک براہ چوہڑکانہ فاصلہ ۳۵ میل۔

کلکتہ نیومارکیٹ کے قصابان گاؤ نے یہ ہڑتال کر دی ہے کہ کارپوریشن نے فی گائے پر فی راس محصول لگا دیا ہے شہر میں گائے کے گوشت کا قحط پڑ گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بز قصاب بھی ان کی تائید میں ہڑتال کرنے والے ہیں۔

۳۰ دسمبر کی شام کو ۶ بجے چندرنگر کے قریب سید ریشورنامی تھانہ کے ایک کمرہ میں جہاں دو بہر بیٹھے ہوئے کام کر رہے تھے کھڑکی کے راستہ سے اسی قسم کا بم پھینکا گیا جیسا دہلی اور دوسرے مقامات میں استعمال کیا گیا تھا۔ لیکن خوش قسمتی سے یہ بم پھٹنے نہیں پایا۔ اسی وقت پولیس کے آدمیوں نے ہر طرف تلاش کیا مگر کوئی آدمی نظر نہ آیا۔ بم پھینکنے کی وجہ تو نامعلوم ہے مگر ایسا خیال کیا جاتا ہے کہ حضور وائسرائے کی گذشتہ سیاحت کلکتہ کے موقعہ پر مشتبہ اشخاص کی سخت نگرانی کا اہتمام لینے کی غرض سے یہ کارروائی عمل میں آئی۔

ہز ہائینس پرنس یوسف کمال پاشا جو خدیو مصر کے برادرزادہ ہیں عادل بیگ بن یلوب کی رفاقت میں آسٹرین لائیڈ کمپنی کے جہاز کلیوپیٹرا پر تشریف فرمائے بمبئی ہوئے۔ ہز اکسلنسی خلیل خالد بے ترکی سفیر متعین بمبئی مع عملہ سفارتخانہ ہز ہائینس سے تخت جہاز پر جا کر ملاقی ہوئے۔ فی الحال پرنس موصوف تاج محل ہوٹل میں مقیم ہیں اور چند روز بعد شکار کی غرض سے شمالی ہند کی طرف عازم ہونگے جو شکار کے بہت ہی شائق ہیں اور سوڈان اور مشرقی افریقہ میں کئی مرتبہ شکاری سفر کر چکے ہیں گورنمنٹ آف انڈیا میں مختصر سا ہے کہ مسٹر ہیج

اے۔ ایم۔ داؤد رنگون میں ترکی قنصل مقرر کئے گئے ہیں۔

ہز ہائینس نواب صاحب لوہارو نے علیگڈہ کالج کی ٹرسٹی شپ سے استعفا دے دیا ہے۔

بیچم اینڈ کمپنی مدراس کے ایک یورپین اسسٹنٹ نے ۲ جنوری کو مدراس میں سخت اضطراب پیدا کر دیا۔ وہ شراب سے مدہوش ہو کر ایک چوک میں بندوق لے کر کھڑا ہو گیا۔ اور مسافروں کو گولی مارنے کی دھمکی دینے لگا۔ جس کے باعث بازار کی دکانیں اور ٹراموے کی آمد و رفت بند ہو گئی۔ آخر ایک گھنی خانہ کے سنتری نے اس کے قبضہ سے بندوق چھینی پھر اسشخص نے اپنے ریوالور سے دھمکانا شروع کیا۔ آخر پولیس نے موقعہ پر پہنچ کر اس پریشانی کو دور کیا۔

دہلی کے متصل ۱۷۰ دیہات جن کی نسبت پہلے جدید دارالسلطنت میں شامل کرنے کا اعلان کیا گیا تھا اب واگذار کر دئے گئے ہیں۔

ہندوستان کی سرکاری اور گارنٹی شدہ ریلوں کو یکم اپریل ۱۹۱۳ء سے ۱۳ دسمبر تک بمقابلہ سال گذشتہ کے اس زمانہ کے ۲۰ لاکھ ۷۲ ہزار روپیہ زیادہ آمدنی ہوئی۔

صوبجات متحدہ کے دیہاتی منصفین کو قانون اسلحہ کی دفعات ۱۳-۱۴-۱۵ اور ۱۶ کے اثر سے مستثنی کر دیا گیا ہے۔ اور اب انہیں اپنی حفاظت کے لئے تلوار رکھنے کا اختیار ہے۔

ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ مسقط میں انسداد اسلحہ کے متعلق انگلستان و فرانس کا عہدنامہ عنقریب مکمل ہو جائے گا۔ اس تجارت کے انسداد سے فرانسیسی رعایا کو جو نقصان پہنچے گا۔ اس کے معاوضہ کا اس عہدنامہ میں خاص طور پر ذکر ہے۔

۲۹ دسمبر کی رات کو تقریباً ۳۰ مسلح ڈاکوؤں نے مردان سے ۱۵ میل کے فاصلہ پر مقام لاکھینی میں لالہ سوایا رام نامی ایک ٹھیکہ دار ساکن لاہور کے مکان پر حملہ کیا۔ مکان کے مسلح چوکیدار ڈاکوؤں کو دیکھکر ڈر گئے۔ ڈاکوؤں نے فیر کیا اس فیر کی آواز سے ٹھیکہ دار جو معہ دو منشیوں کے اندر سو رہا تھا جاگ اٹھا اور چارپائی پر بیٹھ گیا۔ اتنے میں دروازہ کے ایک سوراخ کے راستے گولی آکر ٹھیکہ دار مذکور کے سینہ میں پیوست ہو گئی اور ایک گھنٹے بعد وہ راہی ملک عدم ہو گیا۔ اس کے بعد ڈاکوؤں نے چوکیداروں کو ڈرا دھمکا کر نقدی کے صندوق کا پتہ پوچھ لیا اور لوگوں کو ڈرانے کے لئے برابر اندھا دھند فیر کرتے رہے یہانتک کہ نقدی کا صندوق کپڑوں کا ٹرنک وغیرہ لے کر غائب ہو گئے لاش ڈاکٹری معائنہ کے لئے مردان بھیجدی گئی۔ اور لاہور سے ٹھیکہ دار مذکور کے رشتہ داروں نے جا کر اس کا کریا کرم کر دیا۔

مہاراجہ کاربہ تاب نرائن سنگھ دیو جن کی عمر صرف ۱۵ سال کی ہے۔ مور بھنج میں نشانہ بازی کی مشق کر رہے تھے کہ کارتوس نکالتے ہوئے گھوڑا گر پڑا

سے بندوق سر ہو گئی اور گولی ان کے پیر کی ہڈی میں گھس گئی۔ کور صاحب موصوف میڈیکل کالج ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

۳ جنوری کو میڈیکل کالج لکھنؤ تعطیلات یوم کلان کے بعد کھلا۔ مگر صرف ایک طالب علم حاضر ہوا معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک طلباء نے ہڑتال ختم کرنیکا ارادہ نہیں کیا ہے۔ کالج مذکور جنوری ۱۹۱۲ء میں جاری ہوا تھا اس وقت سے دو مرتبہ ہڑتال ہو چکی ہے

برہما میں ایک جدید ضلع قایم کیا جائیگا۔ جس کا صدر مقام پوٹاؤ میں ہوگا۔ مسٹر ڈبلیو آر ٹی سی ایس آئی اس کے منتظم مقرر کئے گئے ہیں

صاحب وزیر ہند نے یکم جنوری ۱۹۱۴ء سے ڈلکیشر ریلوے کی خریداری کا نوٹس منتظم کمپنی کو دے دیا ہے۔

۵ جنوری کی شام کو رنگون میں پھر آتش زدگی کا حادثہ ہوا جس سے تقریباً ایک لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔ اور ۱۵۰۰ آدمی بے خان و مان ہو گئے

گلاسگو ۵ جنوری۔ پارچہ بافوں کو بمبئی سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں کے دکاندار آیندہ چار ماہ تک انگلستان سے پارچہ کی خریداری بند رکھنے کی تجویز پر غور کر رہے ہیں۔ اس تجویز کی وجہ یہ ہے کہ ہندوستان میں سوتی پارچہ بکثرت جمع ہو گیا ہے

یورپ کی مشہور رقاصہ مس ماڈ ایلن اس ماہ کے آخر میں بمقام رنگون اپنا کمال دکھائے گی۔

حوادث محلیہ (لوکل)

قصبہ کرتپور میں قربانی کا جھگڑا

صاحب مجسٹریٹ بہادر بجنور پر اعتماد کی عدیم النظیر مثال

مولوی سراج الحسن صاحب نے کرتپور سے ایک طویل مراسلت اس قضیہ کے متعلق بغرض اندراج بھیجی ہے جو دسہرہ نجیب آباد کے اثر میں عید اضحی گذشتہ کے موقع پر کرتپور کے ہندو مسلمانوں میں قربانی پر ہوا ہے ہمیں افسوس ہے کہ مسلمانان کرتپور اس معاملہ کا اخباری دنیا میں لانے کے لئے بہت دیر سے چونکے اگر معاملہ حقیقتاً اسقدر اہم تھا کہ اخباری دنیا میں لاکر گورنمنٹ صوبجات متحدہ کی نظر میں لایا جاتا تو انہیں چاہیے تھا کہ وہ اس جانب اب سے بہت پہلے توجہ کرتے، اخبار ہم تک تیار ہو چکا ہے اور مراسلت کا تمام و کمال اندراج ناممکن ہے اسلئے ہم ذیل میں اس کا ضروری اقتباس درج کرکے اپنے ضلع کے عادل و منصف مزاج حکمران کی خدمت میں ادب سے ملتمس ہیں کہ وہ اس معاملہ میں جس کا تصفیہ مخصوص کے دست عدل و انصاف میں ہے مسلمانان کرتپور کے جذبات کی پوری پوری نگہداشت فرمائینگے اور اپنی نصفت پسندی و عدالت گستری کو کام میں لاکر شکریہ کا موقع عنایت کرینگے۔" مولویصاحب موصوف لکھتے ہیں کہ

کرتپور ایک پرانا قصبہ ہے یہاں کی آبادی کا بیشتر حصہ مسلمان ہیں اب سے پہلے یہاں کی دونوں قوموں ہندو مسلمانوں میں اتحاد رہا ہے اور بیشتر دونوں کی مذہبی رسمیں خوبی سے ادا ہوتی رہی ہیں لیکن امسال نجیب آباد میں دسہرہ پر نزاع ہو جانے سے کرتپور کے ہندو مسلمانوں میں ایک ایسی ناگوار مخالفت پیدا ہو گئی کہ عید اضحی پر اس کا خطرناک نتیجہ نمودار ہو کر رہا، اور محلہ کوتوالان کی قربانی پر جو ہمیشہ سے ہوتی رہی ہے ہندو مسلمانوں میں نزاع پیدا ہوا ۱۹۱۱ء میں بھی یہاں کی قربانی پر اختلاف ہوا تھا جو حکام ضلع کی توجہ اور سب انسپکٹر پولیس یامہراللہ صاحب کے حسن انتظام سے آسانی سے رفع ہو گیا تھا۔ اور قربانی خیر و خوبی سے کرا دی گئی تھی"

اس دفعہ یہ معاملہ زیادہ طویل ہو گیا اور احتیاطاً ڈپٹی مجسٹریٹ حاکم علاقہ کے سپرد ہوا چنانچہ حاکم علاقہ نے رام نرائن لال مذکور، جمعدار و کانسٹبل پولیس کو طلب فرما کر ان کے بیانات قلمبند فرمائے۔ ان معزز سرکاری گواہوں نے قربانی کا بعافیت ہونا بیان کیا ان شہادتوں کے علاوہ اور بھی شہادتیں مسلمانوں کی جانب سے پیش ہوئیں اور نہایت زبردست و قابل لحاظ ثبوت پیش کیا گیا، مدعیان مقدمہ جنہوں نے شورش نجیب آباد سے متاثر ہو کر بکھیڑا۔ مدعی ثبوت کا بار اپنے ذمہ لیا تھا نہ اپنا استغاثہ ثابت کر سکے اور نہ کوئی معمولی سی شہادت معتبر پیش کر سکے، اب چونکہ مقدمہ تحقیقات کی تمام منازل طے کر چکا تھا اور صرف تجویز عدالت باقی تھی عدالت نے فریقین سے فرمایا کہ یہ معاملہ صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع کو فیصلہ کیلئے سپرد کر دو۔ چنانچہ مسلمانوں نے نہایت خوشی سے اپنے ضلع کے صاحب مجسٹریٹ بہادر پر اعتماد کرکے اپنے معاملہ کے تصفیہ کو حضور ممدوح کے سپرد کر دیا۔

ہم امید کرتے ہیں کہ صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع جنہر مسلمانان کرتپور کو پورا پورا اعتماد و بھروسہ ہے اس معاملہ میں مناسب فیصلہ فرمائیں گے اور مسلمانوں کی وفاداری و طاعت گذاری کی قدر فرما کر مسلمانان ہندوستان کو شکریہ کا موقع دینگے۔

نہایت افسوس کیساتھ لکھا جاتا ہے کہ ہمارے سوتی ہربنس لال صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ طالع کی وجہ چند ماہ بیمار رہکر انتقال فرما گئیں ہم اس سانحہ دردانگیز میں سوتی صاحب کو صبر کی تلقین کرنیکے بجز اور کیا کر سکتے ہیں کیونکہ حکم خدا میں کسیکو چارہ نہیں خداوند تعالے سوتی صاحب اور انکے متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے

رجسٹرڈ (اے) نمبر ۵۷۵

Reg. A. 575.

THE AKHBAR MADINA BIJNOR

مسلمانوں کا واحد قومی تمدنی ادبی اخلاقی تاریخی اور سیاسی ہفتہ وار اخبار

قیمت سالانہ پیشگی تین روپیہ

ممالک غیر سے ۶ شلنگ

مدینہ

مالک و مہتمم
محمد مجید حسن
بجنوری

رئیس التحریر
آغا رفیق
بلندشہری

ضوابط اخبار مدینہ

تاریخ اشاعت مدینہ۔ ہر ماہ انگریزی کی یکم۔ ۸۔ ۱۵۔ ۲۲ کو دفتر سے شائع ہوتا ہے (۲) پرچہ نہ پہنچنے پر دو ہفتہ کے اندر دفتر میں اطلاع دی جائے اس کے بعد بصورت آنے پر روانہ کیا جائیگا (۳) ہر قسم خطوط کا سلسلہ مفقود شد (۴) جواب طلب امور کے لئے ٹکٹ یا جوابی پوسٹ کارڈ آنا لازمی ہے (۵) مضامین اخبار کے متعلق خط و کتابت بنام رئیس التحریر کی جائے۔

شرح اجرت اشتہارات اخبار مدینہ بجنور

مقدار	ایکسال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

التماس ضروری

جن اصحاب کی خدمت میں بطلب یا بلا طلب اخبار مدینہ نمونتہً حاضر ہو وہ فوراً اپنا ارادہ سے مطلع فرمائیں ورنہ دوسرا یا تیسرا پرچہ وی پی روانہ ہوگا جس کا وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہے۔ جو حضرات بیشگی امداد اپنی مستقل خریداری سے فرما رہے ہیں وہ اپنی قیمت ختم ہوتے ہی بذریعہ منی آرڈر ... کار غلطی کی حفاظت کریں ورنہ وی پی حاضر خدمت ہوگا اور مدینہ کو ...

تمام درخواستیں و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و مہتمم اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہونی چاہئیں

By Inayat Muhamdd artist Lahore

فہرست مضامین

آل انڈیا مسلم لیگ کی تقریر صدارت

رعایا پر گولیاں برسانا

مسئلہ کانپور کا فیصلہ کرتے وقت ہز ایکسلنسی وائسرائے نے جو دانشمندانہ مشورہ دیا تہا اس پر عمل پیرا ہو کر میں اس معاملہ کے متعلق اس سے زیادہ کچھہ کہنا نہیں چاہتا مگر اس معاملہ کا ایک پہلو ہے جس پر کچھہ نہ کچھہ ضرور کہنے کی ضرورت ہے۔ اگر یہ معاملہ مسجد کانپور کے مسئلہ تک ہی محدود رہتا تو میں اسے نظر انداز کر دیتا۔ لیکن چونکہ اس پہلو کا اثر مستقبل کیلئے سنگین نتائج پیدا کرنیوالا ثابت ہوگا اس لئے میں اس کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا میں آپ کی توجہ اس بات کی طرف منعطف کراتا ہوں کہ موجودہ قانون نے بعض حالتوں میں سرکاری افسرون کو رعایا پر فیر کرنے کے نیم منانہ اختیارات دے رکہے ہیں اور گذشتہ چند سال میں کئی ایسے واقع ہو چکے ہین کہ اس اختیار کے استعمال کا نتیجہ نقصان جان کی صورت میں نمودار ہوا ہے اس بات کے تسلیم کرنے میں تامل نہیں ہونا چاہئے کہ امن وامان قایم کرنے کی غرض سے بعض حالتوں میں افسرون کو پر جوش مجمعون پر فیر کرنے کا اختیار رہنا چاہئے لیکن اس کے ساتھہ ہی جب نقصان جان کا سوال ہے تو سخت سے سخت احتیاطی تدابیر بھی لازمی ہین یقیناً کوئی معمولی حالت عام رعایا کے خلاف رکھنا چاہئے کہ ہندوستانیون کا خواہ کتنا ہی مجمع ہو۔ وہ غیر مسلح ہوتا ہے اور حقیقتاً اس میں پولس یا دوسرے لوگون کو نقصان پہنچانے کی انتہائی محدود قابلیت ہوتی ہے۔ اب یہ بات فوراً مان لینی پڑے گی کہ یہ اختیار صرف ایسے موقعون کے لئے مخصوص ہونا چاہئے کہ جہان مجمع کو منتشر کرنے یا قابو میں لانے کی انتہائی کوششیں ناکام ثابت ہو چکی ہون اس مسئلہ پر بہت کچھہ اختلاف رائے ہوگا۔ اس لئے فیر کا حکم دینے والے افسر اور عام رعایا کے فائدہ کے لئے میری رائے میں کسی ایسی شرط کا اضافہ ضروری ہے جس سے با وثوق طور پر صیحح واقعات کی تحقیقات کی جا سکے۔ اسلئے میں اس بات پر زور دیتا ہون کہ گورنمنٹ ہند ایک مستقل حکم جاری کردے کہ فیر ہونے سے مناسب عرصہ کے اندر ایک آزاد تحقیقاتی کمیشن معاملہ کی تفتیش کے لئے مقرر کیا جائے گا۔ جس میں ہندوستانی عنصر بھی کافی طور پر موجود ہوگا۔ اس کمیشن کو اختیار ہوگا کہ شہادت لے اور ان وجوہ کی بابت رپورٹ کرے جن کی بنا پر فیر کرنے کا حکم دیا گیا۔ صرف یہی بات کہ ہر ایسے موقع پر جہان آتش باری سے کام لیا جائے۔ ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا جائیگا۔ ان افسرون پر امتناعی اثر ڈالے گا جن پر قانوناً نقصان جان کی ذمہ داری عاید ہوتی ہوگی۔ اور عام پبلک میں یہ اعتماد پیدا ہو جائیگا کہ ایسے اختیارات کے استعمال کے بعد آزادانہ تحقیقاتی کمیشن کے ذریعہ تحقیقات ہوگی اس لئے حکام اور رعایا دونون کے فائدہ کی غرض سے اس قاعدہ کا جاری ہونا ضروری ہے۔ ایسی تحقیقات حکام کو سخت مخالفانہ نکتہ چینی سے بچائے گی جس کے ہدف ملامت وہ نقصان جان کی صورت میں ضرور ہون گے۔ برطانیہ عظمی میں جمہوری اصول کی زیادہ ترقی کے باعث فائر کرنے پر سخت پابندیاں عائد ہیں۔ پچھلے دلون ڈبلن میں جو فسادات ہوئے ان میں پولیس کے کئی شخصون کو ایسا سخت صدمہ پہنچا کہ ہسپتال جانے پر مجبور ہوئے۔ یہان یہ بات قابل لحاظ ہے کہ عام برطانوی ہندی قانون اسلحہ کی سخت پابندیون میں جکڑے ہوئے نہیں ہین۔ اور برطانوی مجمعون میں بہت سے آدمیون کے پاس ہتھیار ہوا کرتے ہیں۔ لیکن تاہم فیر اسی وقت کیا جاتا ہے جبکہ دوسری تمام تدابیر بیکار ثابت ہو چکتی ہیں۔ ریوٹر کے تارون میں سے حسب ذیل اقتباسات صاف ظاہر کر دین گے کہ جب برطانیہ کلان مین یہان سے بھی زیادہ نازک حالت ہو جاتی ہے تو کیا ہوتا ہے۔

لندن ۳۱ اگست۔ کل شب کو جو فساد ہوا اس میں دو سو شہری اور تیس پولیس والے زخمی ہوئے ایک ہسپتال میں مر چکا ہے۔

لندن یکم ستمبر۔ کل ڈبلن میں فساد جاری رہا اور دو سو مجروح ہسپتال میں پڑے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پولیس کے حملے کے وقت جو لارکن کی گرفتاری کے موقع پر واقع ہوا۔ بہت سے بوڑھے مرد عورتین اور بچے جو گرجا سے واپس آ رہے تھے پولیس کے ڈنڈون سے مضروب ہوئے۔ میئر نے اپنے اس ارادہ کا اعلان کیا ہے کہ وہ پولیس کے چال چلن کی تحقیقات کی تحریک کرینگے۔

لندن ۲۲ ستمبر۔ کل شام ڈبلن مین ہڑتالیون کے جلوس کے سلسلہ مین سخت فساد ہوا۔ مجمع نے حملہ کر کے ٹرام گاڑیوں کو توڑ پھوڑ دیا اور پولیس سے خوب جم کر مقابلہ ہونے لگا جس میں ڈنڈے پتھر اور بوتلون کا نہایت آزادی سے استعمال کیا گیا۔ بہت سے فسادی ہسپتال پہنچائے گئے اور کئی پولیس والے زخمی ہوئے ہین۔

یہ سب کچھہ ہوا مگر مجمع پر کوئی فیر نہیں کیا گیا لیکن ہندوستان مین حالت اس سے بالکل مختلف ہے ایک پر جوش مجمع کے پاس اینٹ روڑون اور لاٹھیون کے سوا حملہ آوری کا اور کوئی مہلک اسلحہ نہیں ہوتا اور ویسے بھی عام طور پر ہندوستان کے آدمی امن وامان کی ضرورت کو خصوصیت سے سمجھنے والے واقع ہوئے ہیں ایسے ملک میں مجمع پر فیر کر کے کسی کی جان لینا انگلستان کے مقابلہ مین نہایت سنگین معاملہ ہے لہذا یہان اتلاف جان کے معاملات میں آزادانہ تحقیقات کے قاعدہ کا اجراء ازبس ضروری ہے۔ میں اہل برطانیہ اور گورنمنٹ برطانیہ سے اعتماد تام کے ساتھہ اپیل کرتا ہو کہ وہ اس مشورہ پر جو مین نے ہر ایک کے بھلے کے لئے دیا ہی عمل کرین اور میرے اعتماد کی خاص وجہ یہ ہے کہ برطانوی پالیسی کا رجحان ہمدردی انسانی کیطرف بہت ہے گورنمنٹ نے حفاظت جان کی بہترین تدابیر اختیار کرنے میں کبھی تامل نہیں کیا ہے خواہ وہ تدابیر کیسی غیر ہردلعزیز کیون نہ ہون قحط کے زمانہ میں قحط زدون کی جانین بچانے کے لئے بڑے بڑے کیمپ قایم کرنے کی سرکاری پالیسی احاطہ ستایش سے بالاتر ہے گورنمنٹ نے باوجود مخالفت کے ملک کے طول وعرض میں حفظ صحت کی تدابیر نہایت سرگرمی سے جاری کی ہیں اور ان کا مقصد بھی تندرستی اور حفاظت جان ہے بلکہ جان کی حفاظت کے لئے گورنمنٹ نے ہندی رعایا کے مذہب حقوق اور آزادی میں مداخلت نکرنے کا اصول بھی چھوڑ دیا ہے۔ میرا مطلب رسم ستی کی موقوفی سے ہے حالانکہ ستی کی رسم بہت مقدس ہے مگر برٹش گورنمنٹ نے لوگون کی جان بچانے کے لئے اس قسم کی قربانی کے خلاف قانون بنانے سے دریغ نہیں کیا۔ کیا ایسی گورنمنٹ سے یہ درخواست کرنا کچھہ بہت زیادہ ہے کہ وہ ان لوگون کی جان بچانے کے لئے کافی اور مناسب انتظام کرے جو کسی جوش انگیز وجہ سے خواہ وہ کیسی ہی خفیف ہو کہیں جمع ہو گئے ہون اور منتشر ہونے کے حکم کی نافرمانی کے مرتکب ہوئے ہون۔ جس کی وجہ بعض اوقات صرف یہ ہوتی ہے کہ وہ منتشر ہونے پر راضی ہونے کے باوجود بھی تعمیل حکم سے مجبور ہوتے ہیں۔ کیا یہ درخواست کچھہ بہت زیادہ ہے؟ کہ ہر افسر خواہ وہ کتنا ہی بڑا ہو اور گورنمنٹ کی ملازمت میں اوس کی کتنی ہی وقعت ہو۔ ہمیشہ اس علم کو اپنی آنکھہ کے سامنے رکھے کہ ایسے معاملات میں اعلی حکام کی اندھا دھند تائید کے بجائے اوسے ایک آزاد عدالت کا اطمینان کرانا پڑیگا کہ غیر مسلح آدمیون کی جان لینے میں وہ نظر بر واقعات حق بجانب تھا جیسا کہ میں نے پہلے جتا دیا ہے برطانوی حکومت کی نیکنامی اور ان افسرون کے فائدہ کے لئے جن پر فیر کا حکم دینے کی ذمہ داری قانوناً عاید ہے اور عوام الناس کے نفع رسانی کی غرض سے وہ پابندی جو میں نے بتائی ہے عائد ہونی لازمی ہے۔

ہندوستان کے سول عہدہ دار

کانپور کے واقعہ کے نیصلہ مین جو معیار حکمرانی کا حضور لارڈ ہارڈنگ بہادر نے ہمارے سامنے پیش کیا ہے وہ وزیر ہند لارڈ کریو کی تازہ ایجاد کی طرف ہماری توجہ منعطف کرتا ہے۔ میرا اشارہ اون کی اس تجویز کی طرف ہے کہ تمام وہ نوجوان جو ہندوستان کے سرکاری عہدون پر ملازمت اختیار کرین۔ اون سے لارڈ ممدوح وائیٹ ہال میں ملاقات کر کے چند کلمات پند ونصیحت اون کے گوش گذار کرین میرا خیال یہ ہے کہ یہ موقع زیادہ فائدہ رسان شکل اختیار کرتا اگر لارڈ ممدوح سول سروس کے ایوان میں داخل ہونے والون کو دہلیز ہی میں یہ حقیقت ذہن نشین کر دیا کرین کہ وہ ہندوستان میں حکومت کرنے کے لئے نہیں بلکہ خدمت کرنے کے لئے جاتے ہیں آئی سی ایس کے جو تین حروف اون کے نام کے ساتھہ عمر بھر لگے رہیں گے جن پر وہ جائز طور پر فخر کر سکتے ہیں وہ مخفف ہیں۔

جن الفاظ کے جس کے معنی ہیں "خادمان ہند" اور جس میں کسی قسم کی حکومت کا شائبہ بھی نہیں پایا جاتا۔ اگر ممبران سول سروس ہر وقت اسکو پیش نظر رکھیں کہ وہ خادمان ہند ہیں اور خواہ عہدہ داری کے زمانہ میں۔ خواہ ملازمت سے سبکدوش ہونے کے بعد ہندوستان کے غمخوار ہیں اور جیسا کہ مانٹیگو نے پارلیمنٹ میں ان دنوں کہا ہے نہیں اس ملک کی بہبودی کے لئے ہندوستان کی رعایا کے ساتھ شامل ہوکر کوشش کرنی چاہئے نہ صرف ایسے طریق سے جو ان کو بہتر معلوم ہوتے ہوں بلکہ ایسے طریق سے جو ان کی رعایا کی دونوں کی نظروں میں انسب معلوم ہوں۔ اس صورت میں اس ملک کی حکمرانی کا کام نہایت آسان ہو جائیگا اور ہندوستان کی ترقی سرعت اور سکون سے ہوگی اور بے اطمینانی اور تنفر بین الاقوام کی بیخکنی ہو جائیگی۔ سالہا سال کے عرصہ میں میں نے اپنی زندگی کا معتد بہ حصہ علاقہ بمبئی کے رفاہ عام کے کاموں میں صرف کیا ہے مجھے متعدد سویلینوں سے ملاقات اور مفاقت کرنے کا موقعہ ملا ہے اور ان میں بہت سے میرے ہمدرد دوست ہیں۔ عام طور جو میں نے ان کی دیانتداری۔ صداقت اعلےٰ قابلیت اور فرائض کے انہماک کو قابل تسلیم پایا۔ آیا ان سے یہ امید رکھنا حد سے زیادہ ہوگا کہ وہ ان ہندوستانی خادمان ملک کا زیادہ لحاظ رکھیں جو اپنا بہت سا وقت ملک کی خدمت گذاری میں صرف کرتے ہیں اور جن کی اس خدمت گذاری سے کوئی شخصی غرض نہیں ہے اور ان پر خود غرضی کی تہمت لگانے سے باز رہیں اور ان کی آراء کو وقعت کی نظر سے دیکھیں اور اس امر کے قبول کرنے پر آمادہ ہیں کہ ممکن ہے کہ مسئلہ زیر بحث کا دوسرا پہلو ایسا ہو کہ جس کی وجہ سے کوئی دوسرا طریقہ اختیار کرنے کی ضرورت ہو۔

میں کہہ چکا ہوں کہ سویلین جیسا کہ ان کے نام سے ظاہر ہے خادمان ہند ہیں جس طرح کہ ہم اپنے وطن کے خادم ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ ان کو ان کی خدمت کا معاوضہ ملتا ہے اور ہم ان لوگوں میں سے ہیں جو ملک کی خدمت کے لئے مامور تو ہیں مگر تنخواہ دار نہیں۔

مجھے حیرت ہے کہ عالی دماغ اور وہ افراد جو اپنی تجارت حرفت اور صنعت میں نہایت کامیابی کے ساتھ مشغول ہیں کثیر التعداد میں ایثار نفس کرکے اور سخت حوصلہ شکن موانع کا مقابلہ کرکے ملک کی خدمت گذاری کے لئے آمادہ رہتے ہیں۔ کیا اس سے بڑھ کر کوئی ثبوت ایسے لوگوں کی استواری حب الوطنی کا مل سکتا ہے جو اپنے بہا وقت اور زر کو صرف کرکے حتی الامکان کوشش کرتے ہیں کہ ہندوستان کی سلطنت باحسن وجوہ قایم رہے میری رائے میں ایسے آدمیوں کا فرقہ سلطنت کے لئے قابل قدر جماعت ہے اور اس فرقہ نے اپنے ذمہ بہت خود خدمت لے لی ہے اس کے لئے وہ ہر طرح سے مستحق حوصلہ افزائی ہے۔ اگر ان کی ذات پر کسی قسم کا شبہ یا بے اعتمادی ظاہر کی جائیگی تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ حالت موجودہ میں مشکلات کا اضافہ ہو جائیگا۔

جنگ بلقان

آپ کے لئے یہ امر موجب انبساط ہے کہ جنگ بلقان کا خاتمہ ہو گیا۔ ترکی اپنا بوریا بدھنا سنبھال کر یورپ سے نہ نکل سکا۔ اگرچہ اس کے یورپین مقبوضات میں کمی ہو گئی ہے تاہم بر اعظم یورپ میں وہ اب تک مضبوطی سے پاؤں جمائے ہوئے ہے۔

ایڈریانوپل پر جو مسلمانان عالم کا مرجع وجدان بن گیا تھا ترکی پھر پرا لہرا رہا ہے۔ ترکوں کے مصائب میں ایک پہلو یہ اچھا نظر آتا ہے کہ انہوں نے اس حقیقت کو ظاہر کر دیا ہے کہ مسلمانوں میں آپس میں خواہ کتنا ہی اختلاف کیوں نہ ہو لیکن اسلامی اخوت کا مذہبی جذبہ تمام دنیائے اسلام میں ایک بڑا قوت ہے۔ ترکوں کی مصیبت اور آزمائش کے وقت مسلمانان عالم نے ایثار اور محبت کے ساتھ بڑھکر اپنی مستعدی کا ثبوت دیا یہ اسلام کا ایک زندہ معجزہ ہے کہ اسلامی اخوت کے خیالات ہمارے نبیؐ کے پیرووں کے دلوں میں اچھی طرح جاگزین ہیں اور صدہا سال گذر جانے پر بھی اس ذی شان تبلیغ میں کسی قسم کا فرق نہیں آیا۔

مسلمانان ہندوستان اور برطانیہ عظمی کی خارجہ پالیسی

اس سختی اور آزمائش کے زمانہ میں مسلمانوں کے خلاف یہ الزام عاید کئے گئے کہ وہ برطانیہ کی خارجہ پالیسی کو اپنی مرضی کے مطابق چلانا چاہتے ہیں اور یہ کہ ان کی یہ خواہش ہے کہ یورپ میں اسلامی سلطنتوں کی حفاظت کی خاطر برطانیہ عظمی جنگ کرنے کو تیار ہو جائے کیا اس سے بھی زیادہ اور کوئی بات دور از صداقت ہو سکتی ہے؟ انگلستان کے جو مفاد تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں انہیں مسلمانان ہند بخوبی محسوس کر رہے ہیں ان کی رو سے وہ اس امر سے بخوبی واقف ہیں کہ انگلستان کو یہ تحریک دینا کہ وہ بغیر سوچے سمجھے ایک زبردست جنگ کر بیٹھے کیسا خوفناک ہوگا۔ یہ کہنا کہ مسلمان انگلستان کو خارجہ پالیسی کے استعمال کا مانہ سکھانے کا ذرا سا بھی ارادہ رکھتے ہیں مسلمانوں کیساتھ انتہائی بے انصافی سے کام لینا ہے اور فی الحقیقت مسلمانوں کو ایسا کرنیکا کبھی خواب میں بھی خیال نہیں آیا۔ جس امر پر انہوں نے زور دیا اور میرے خیال سے وہ ایسا کرنے میں بالکل حق بجانب تھے وہ یہی تھا کہ انگلستان اپنی کروڑوں کی تعداد میں مسلمان رعایا کا لحاظ کرکے اور ان کے خیالات پر غور کرکے اس امر کی کوشش کرے کہ ٹرکی سے یورپ کی کونسلوں میں منصفانہ سلوک کیا جائے۔

میں نہیں جانتا کہ کوئی شخص بھی یہ بیان کرنے کی جرأت کر سکتا ہے کہ یہ درخواست بلکہ یوں کہئے کہ یہ مطالبہ کہ انگلستان وزارتہائے یورپ میں ٹرکی سے حتی الامکان معقول مساویانہ اور منصفانہ سلوک کی کوشش کرے کسی طور پر بھی غیر معقول متصور ہونے کے قابل ہے اور چونکہ وزراء برطانیہ کی تقریروں سے مسلمانوں پر یہ ظاہر ہوا کہ انگلستان کی ہمدردی ٹرکی کے خلاف ہے لہذا مسلمانان ہند کے احساس کو صدمہ پہنچا اور وہ کبیدہ خاطر ہو گئے۔ نظر بریں امور کیا ان کو کسی طرح بھی کوئی خطاوار کہہ سکتا ہے؟ جبوقت ترکی اور ریاست ہائے متحدہ بلقان میں جنگ شروع ہوئی اس وقت سر ایڈورڈ گرے نے دیوان عام میں فرمایا کہ "نقض امن کے انسداد کے لئے دول عظام جد وجہد کر رہے ہیں کل متحدہ طور پر بالفاظ صریح یہ تجویز پیش کی گئی کہ دول عظام کی طرف سے ان مشکلات کو دور کرنیکے لئے متحدہ طور پر تدبیر ریاستہائے بلقان اور ٹرکی کو یادداشت روانہ ہوا اور ہم سب نے اس پر اتفاق رائے کیا" سر ایڈورڈ گرے نے جن تدابیر کا ذکر کیا وہ یہ اعلان تھا۔

"اگر باوجود اس کے ترکی اور ریاست ہائے متحدہ میں جنگ جاری ہوئی تو ہم اس جنگ کے نتیجہ کے طور پر یورپین ٹرکی کی حالت موجودہ میں کسی تغیر و تبدل کو منظور نہ کرینگے"!

یہ اعلان ابتدائے جنگ میں ہوا تھا۔ اس اعلان سے ہم معقول طور پر یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ اگر ترکی کو اس جنگ میں فتح میسر ہوئی تو اس کو ممالک مفتوحہ کے کسی حصہ کو اپنے قبضہ میں رکھنے کی اجازت نہ ملتی۔ جبوقت جنگ شروع ہوئی عام طور پر وزارت ہائے یورپ میں اس امر کا احساس ہوا کہ ترکی سپاہی اپنے اطراف کے ان ممالک پر قبضہ کر لیں گے جو ریاستہائے متحدہ کے قبضہ میں ہیں اور اگر یہ توقعات پوری ہوتیں تو تمام یورپین طاقتیں مع انگلستان اسی امر پر زور دیتیں کہ ٹرکی اپنی کامیابی کے نتیجہ کے طور پر اپنی سلطنت میں توسیع کرنے پائے مگر موج ظفر دوسری طرف روان ہوئی اور جنگ درحقیقت شروع ہوتے ہی ریاست ہائے متحدہ کو کامیابی ہوئی اس سے وزارت ہائے یورپ کے خیالات سابقہ بالکل ہی بدل گئے۔ اور ان کو اس امر کا احساس ہوا کہ یورپین ٹرکی کو اپنی حالت سابقہ پر قایم رکھنا ریاست ہائے متحدہ کے لئے ضرر رساں ہوگا اسوقت وزیر اعظم برطانیہ عظمی نے سب سے پہلے اس اعلان کرنے کا موقع نکالا کہ جنگ کا خواہ کچھ ہی نتیجہ کیوں نہ برآمد ہو متحدہ یورپ طرف فاتح کو ان کی فتح کے ثمرے سے محروم نہیں رکھ سکتا۔ اس صورت میں اگر مسلمانان ہند کو اس امر کا احساس ہو تو ان کو کون مورد الزام ٹھہرا سکتا ہے کہ اگر ترک جنگ میں فتحیاب ہوتے تو انگلستان دیگر دول یورپ کے ساتھ اس سابقہ پالیسی کا نفاذ کرتا اور اسے عمل میں لاتا۔ اور ریاست ہائے متحدہ کے کسی مقبوضہ حصہ پر ترکی کو قابض ہونے کی اجازت نہ دیجاتی لیکن اب اگر ریاست ہائے متحدہ کو کامیابی ہوئی تو ان کو اجازت دیجاتی ہے کہ وہ یورپین ٹرکی کے قیمتی مقبوضات کو اپنے ساتھ ملحق کر لیں کیا مسلمانان ہندوستان کا یہ احساس دور از عقل ہے کہ ان کے مادر ملت کے ساتھ منصفانہ اور عادلانہ سلوک نہیں کیا گیا؟ اور ایسے سلوک کے وجوہ و علل میں انگلستان کی بہت بڑی شمولیت تھی۔

مسٹر ایسکویتھ اور معاہدۂ لندن

خیر تو جیسا کہ آپ کو معلوم ہے۔ لندن کے معاہدۂ صلح پر دستخط ہونے کے بعد بلقانی آپس میں جنگ و جدل کرنے لگے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ممالک مفتوحہ کی پھر تقسیم ہوئی۔ ترکی نے اس موقع سے فائدہ اٹھا کر جو خوش قسمتی سے اسے حاصل ہوا تھا شہر ادرنہ اور اس کے اطراف کی سرزمین پر جس کے ساتھ مسلمانوں کا وجدانی تعلق تھا۔ دوبارہ قبضہ کر لیا۔ اس حالت میں کیا مسٹر ایسکویتھ کا یہ اعلان دانشمندانہ اور مدبرانہ تھا کہ جہاں تک ترکی کا تعلق ہے وہ انہیں حدود میں رہے جو صلح لندن کی رو سے مقرر ہوئی ہیں؟ جب ذمہ وار مرتبت وزراء برطانیہ کی طرف سے ایسے اور اس قسم کے اعلان ہوں تو اگر مسلمانان ہندوستان یہ نتیجہ نکالیں کہ انگلستان ترکی کے لئے بجائے عادل اور منصف بننے کے عمداً خلافت اسلام کی مخالفت برتتا ہوا اور مان دول یورپ کا ہم نوا ہے جو ترکی کی علانیہ طور پر دشمن ہیں تو ان کو کوئی برسر خطا نہیں کہہ سکتا ان تمام افتتاکون پر بھی کیا مسلمانوں نے کوئی ایسی کارروائی بھی کی جس سے ان پر کوئی الزام وارد ہو سکے؟ کیا برطانیہ عظمی کی طرف ان کے سچے اور وفادارانہ احساس میں ذرہ برابر بھی فرق آیا ہے؟ اسوقت صورت واقعہ کیسی ہی الم آفرین کیوں نہ ہو انہوں نے نہایت ہی برداشت اور تحمل سے کام لیا ہے اور ان کا چال چلن بجائے مورد الزام ہونے کے قابل تحسین ہے۔

مسئلہ جنوبی افریقہ

میں آپ سے اس امر کی درخواست کرتا ہوں کہ آپ اپنی نکتہ چینیوں میں تحمل اور برداشت سے کام لیں۔ مگر اس قسم کی صلاح دیتے وقت اس امر کے احساس سے محروم نہیں ہوں کہ ایسے وقتوں میں ان صفات پر عمل درآمد کرنا کس قدر سخت مشکل ہے

اہل ہند کے ہم وطن مردوں اور عورتوں کے ساتھ جنوبی افریقہ میں جو کچھ سلوک ہوتا ہے۔ اُس نے ہندوستان میں ناراضی اور رنج پھیلا دیا ہے۔ اور اسی وجہ سے ایسے الفاظ کے استعمال ہونے لگے ہیں۔ جس پر ایسی حالتوں میں مشکل سے قابو ہو سکتا ہے۔ مگر اس صورت میں جب ہندوستانیوں میں خوفناک اشتعال پھیلا ہوا ہے۔ اور ہندی خیالات مشتعل ہیں۔ اس تقریر کے بارہ میں اپنا نہایت اطمینان ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ جو حضور والا سر ہارڈنگ بہادر نے مدراس میں فرمائی تھی۔ اس کی وجہ سے ان پر بعضوں کی طرف سے نکتہ چینی ہو رہی ہے۔

یہ عجیب تناقص ہے کہ وہی نکتہ چینی جو ہم ہندوستانیوں کو یہ اصول ملقین کرنے سے کبھی نہیں چوکتے کہ مقامی حاکم کی آراء کو منظور کرنا چاہئے اور جو پارلیمنٹ میں اس کے متعلق نکتہ چینی اور سوالات پڑھا ہوئے بغیر نہیں رہتے اور اس کی وجہ یہ بتاتے ہیں کہ مقامی حاکم وہاں کے حالات خوب سمجھتا ہے اور جو ہندوستانی عہدہ داروں کے خلاف اہل انگلستان کی پابندیوں کو اس سے قابل حقارت قرار دیتے ہیں کہ واقعات سے ناواقفیت اور لاعلمی پر مبنی ہیں۔ وہی لوگ اب اس ملک کے اعلیٰ ترین حاکم کی تجویزات اور خیالات کی مخالفت کرنے کو آمادہ ہو گئے ہیں۔

حضور لارڈ ہارڈنگ بہادر کی مدراس والی تقریر کہاں تک عمدہ اثر پیدا کرنے کا سبب ہوئی ہے۔ اس کا اندازہ صرف اہل ہند ہی کو ہو سکتا ہے۔ حضور لارڈ ہارڈنگ بہادر کی بڑی خوبی یہ ہے کہ اس ملک کے لوگوں کے حالات سے شخصی واقفیت رکھنا چاہتے ہیں۔ اور اس ملک کی رعایا کی خفگی اور نفرت کے وجدان کے متعلق قابل وثوق اطلاعات بہم پہنچاتے ہیں انہوں نے اس تقریر سے تاج انگلستان کی سب سے بڑی خدمت کی ہے۔

خیر! حاضرین! تمکین باوجود اس قسم کی نکتہ چینیوں کے جنوبی افریقہ کی گورنمنٹ کو مجبور ہونا پڑا کہ تحقیقاتی کمیشن مقرر کرے۔ آپ لوگ اس کمیشن کی ترتیب سے نیز جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کی رائے سے جو اس کے افراد کے بارہ میں ہے۔ خوب واقف ہیں۔ ہمارا مطالبہ یہ تھا کہ اس کمیشن کے افراد جنوبی افریقہ کے لوگوں میں سے نہ فقط ایسے اصحاب ہوں جن پر رعایا کا اعتماد ہو بلکہ اس ملک کے افراد بھی اس میں شامل ہوں۔ اس طور پر عمل درآمد نہیں کیا گیا اور اگرچہ مذکورہ بالا تجویز کی ہندوستان کے عہدہ دار اور غیر عہدہ دار تائید کرتے تھے۔ تاہم وہ پس پشت ڈال دی گئی ایسی حالت میں کیا تعجب کی بات ہے اگر باشندگان ہندوستان کا یہ خیال ہو کہ اس کمیشن کی تحقیق صرف ملمع کاری ثابت ہوگی۔ اور اصلی زخم غیر مندمل رہے گا۔

ممالک برطانیہ میں ہندوستانیوں کی حالت

آج ہمارے سامنے جو سوال در پیش ہے وہ صرف یہی نہیں ہے کہ جنوبی افریقہ کی گورنمنٹ ہمارے ہموطنوں کے ساتھ کیا سلوک کرتی ہے!

ہماری شکایت جنوبی افریقہ کی متحدہ ریاستوں کے باشندوں تک محدود نہیں ہے وہاں کا سوال بے شک فوری غور طلب ہے اور ایسا ہے کہ اس کا جلد کوئی نہ کوئی فیصلہ ہونا چاہئے۔ مگر اس سے وسیع تر یہ سوال ہے کہ باشندگان ہندوستان کی حالت ممالک برطانیہ میں کیا ہے؟ یہ مسئلہ بھی اب زیادہ التواء کے قابل نہیں ہے۔ عملی طور پر آسٹریلیا میں داخل ہونے سے ہم منع کئے جاتے ہیں کنیڈا میں یہ خیال ہے کہ اہل ایشیا وہاں آنے سے قانوناً روک دیئے جائیں اور جنوبی افریقہ کی حالت تو آپ لوگوں پر ظاہر ہی ہے لہذا اب وقت آ گیا ہے کہ یہ سوال اٹھایا جائے کہ آیا ہم مثل ان کی دوسری رعایا کے فی الواقع ملک معظم کی عام رعایا میں داخل ہیں اور وہی وقعت و حشمت رکھنے میں جو انہیں حاصل ہے یا ہمارے لئے ملک معظم کی عام رعایا کا خطاب صرف برائے نام ہے۔

ملکہ وکٹوریہ کے شفقت آمیز اعلان کی رو سے جس کی اون کے دو جانشینوں نے بھی تائید کی ہم سے غیر مبہم الفاظ میں وعدہ کیا گیا ہے کہ ہم سلطنت برطانیہ کے باشندے ہیں۔ مگر عملی طور پر دیکھا جائے تو جنوبی افریقہ، کنیڈا اور آسٹریلیا میں ہمارے ساتھ ایسا سلوک کیا جاتا ہے جس کو ہم نرم الفاظ میں ظاہر ہی نہیں کر سکتے۔ اس لئے ہم کو برطانیہ کی مجلس وزراء سے بذریعہ وزیر ہند استفسار کرنے کا حق حاصل ہے کہ آیا وہ برطانیہ کی رعیت کے حقوق ہمارے لئے بہم پہنچا سکتی ہے یا نہیں؟ اگر اس سوال کا جواب اثبات میں دیا جائے تو انگلستان کو چاہئے کہ ان اختیارات کا استعمال کرے جو قانونی طور پر اس کے پاس ہمارے حقوق بہم پہونچانے کے لئے موجود ہیں۔ اگر باوجود اعلان شاہی اور وعدہ سلطانی کے ہم کو برطانیہ کی رعایا کے حقوق نہیں مل سکتے اور اگر ہم برطانیہ کے ممالک میں سفید قوموں کے دوش بدوش رہنے سے محروم ہیں تو اس بارہ میں صاف صاف اظہار حقیقت کے مطالبہ کا ہمیں حق حاصل ہے۔ ممالک برطانیہ میں ہمارا حقیقت میں جو مرتبہ ہے اس کا صاف سمجھنا ہمارے لئے ضروری ہے۔ باوجود وعدہ وعید مذکورہ بالا کے اگر ہم برطانوی رعیت کے حقوق کے علی السویہ مستحق نہیں ہیں اور اگر ایسے حقوق سے مجلس وزراء برطانیہ کے اعلان کے مطابق ہم محروم ہیں تو اس وقت ہمیں مجاز ہے کہ خود کو اس ذلت سے بچانے کے لئے اسباب و ذرائع بہم پہونچائیں اور باقاعدہ کوشش کا سلسلہ قائم کریں۔ انتقام ایک برا لفظ ہے۔ لیکن اس مسئلہ کے متعلق اس کا کثرت سے استعمال بے محل نہیں ہے ہمارے معزز ہموطن آنریبل مسٹر گوکھلے جو جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کے معاملہ میں ایسے منہمک ہو گئے ہیں کہ گویا وہ ان کا ذاتی معاملہ ہے اُن کا خیال ہے کہ صورت انتقام یہ ہونی چاہئے کہ حکومت ہندوستان کے عہدوں کیلئے اہل جنوبی افریقہ ممنوع قرار دیئے جائیں اور ہندوستانی ریلوں کے لئے افریقہ کا کوئلہ خریدنا موقوف کر دیا جائے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ اگر صورت انتقام انھیں دو چیزوں میں محدود رکھی جائے تو ہم نہایت مشکل سے اپنے اس دلی مقصد کے حاصل کرنے میں کامیاب ہوں گے کہ برطانوی نو آبادیوں کو اپنے برطانوی رعایا کے حقوق تسلیم کرنے پر مجبور کریں۔ ہم کو ایسی تدابیر سوچنی چاہئیں جو پورے طور پر زود اثر قانون میں اور فی الواقع کارگر ہوں۔ ہندوستانیوں کی دماغی قابلیت اتنی کم نہیں ہے کہ ایسے کارگر علاج دریافت نہ کر سکے مگر ایسی تدبیروں پر عملدرآمد کرنے کا ابھی وقت نہیں آیا ہے۔

یہ احسان مندی کے ساتھ یاد رکھنا چاہئے کہ ہندوستان کے عہدہ دار ہمارے معاملہ کی تائید کرتے ہیں اور بہت سے جنوبی افریقہ کے انگریز ہماری جانب داری پر آمادہ نظر آتے ہیں متعدد انگریزی اخبارات کی تعداد کثیر نے کافی وضاحت کے ساتھ اس بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ لہذا اس سے پیشتر کہ ہم اپنی تدبیروں کو عملی جامہ پہنائیں ہم کو اس آفت ناگہانی کے آخری نتیجہ کا انتظار کرنا چاہئے۔ متحدہ سلطنت برطانیہ کو اجزائے سلطنت کی مخالفت کے باعث انتقامی جنگ شروع کرنے کی ضرورت لاحق ہونے پر کوئی ہندوستانی نہیں جو افسوس نہ کرے گا۔ لیکن یہ سارا قصور برطانوی مجلس وزارت کا ہے اگر مجلس وزارت برطانیہ ہندوستان کی رعایا کے برطانوی حقوق بہم نہیں پہنچا سکتی تو ایسے دستور العمل کے نتائج کی ساری ذمہ داری اُس کے سر پر ہوگی۔ اور مجھے یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ ایسے عمل کا نتیجہ سیاسی نقطہ نظر سے المناک ہوگا۔

جنگ جنوبی افریقہ میں کون فتحمند ہوا؟

یہاں ایک ایسا سوال پیدا ہوتا ہے جو لحاظ حالت موجودہ نہایت ہی مہتم بالشان ہے اور وہ سوال یہ ہے کہ جنگ جنوبی افریقہ میں کون فتحمند ہوا؟ آیا انگریز غالب رہے اور جنوبی افریقہ کے بوئروں کو شکست دی یا بوئروں نے کامیابی کے ساتھ اہل برطانیہ کو مغلوب کیا۔

اگر اہل برطانیہ حقیقت میں فتحمند ہے تو ان کو گوروں سے اپنے مطالبات حاصل کرنے میں ناکام نہ ہونا چاہئے۔ ولیکن وزارت برطانیہ کے حامی کے ملفوظات سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس بارہ میں بالکل مجبور ہے عذر جو پیش کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ خود مختار نو آبادیوں میں حکومت برطانیہ ترغیب کے سوا اور کسی طرح کام نہیں دے سکتی۔ اگر اس دلیل کا آخری نتیجہ نکالا جائے تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ جنوبی افریقہ کی پارلیمنٹ جو قانون باشندگان ملک کے لئے پاس کرے وہ انگلستان کو اس خیال بغیر منظور ہی کرنا چاہئے کہ اس کا اثر اس کی مختلف رعایا پر کیا پڑیگا۔

جنوبی افریقہ کی پارلیمنٹ میں آجکل بوئر افراد زیادہ ہیں اور لہذا کوئی قانون جو بوئر کثرت رائے سے پاس کریں اور خواہ وہ انگریزی رعایا کے لئے ناقابل برداشت اور نقصان دہ ہو اسے تبھی ملک معظم قبول کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ اور انگلستان ایسی حالت میں یہ کہنے کے لئے مجبور ہو جائیگا کہ اسے نو آبادی کے قانون میں دخل انداز ہونے کا مجاز نہیں نتیجہ یہ ہوگا کہ ایسے قانون کی رو سے انگریز بھی ناٹال میں سے نکال دیئے جائینگے۔ اور میں ایسا خیال کرتا ہوں کہ مجلس وزارت برطانیہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھی رہیگی اور دنیا پر ظاہر کر دیگی کہ وہ اپنی ہی رعایا کی دادرسی سے معذور ہے اگر حقیقت میں ایسا ہی ہے تو نتیجہ یہ نکل سکتا ہے کہ اگرچہ برائے نام اہل برطانیہ نے بوئروں کو شکست میں منسوب کیا ہے مگر حقیقت میں بوئر ہی فتحمند ہوئے ہیں اور اس فتح کے صلہ میں ناٹال کی برطانوی نو آبادی کو ٹرانسوال کی جمہوری سلطنت اور "اورنج فری سٹیٹ" کی ریاست میں شامل کر لیا۔ اس سے زیادہ نامعقول بات کوئی ہو سکتی ہے۔ اگر بوئروں کی کثرت رائے نے کوئی ایسی کارروائی جیسی کہ بیان کی گئی ہے تو کیا برطانیہ عظمیٰ بالکل اس سے اغماض کرے گی۔

حضرات! یہ معلوم کرنے کے لئے علم غیب جاننے کی ضرورت نہیں ہے کہ ایسے وقت میں برطانیہ اعظم میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک برانگیختگی پھیل جائے گی۔ اور برطانیہ کو اپنی تمام قوت کے ساتھ گستاخ بوئروں کی سرکوبی کرنی پڑیگی۔ اور انگلستان کی قوت قائم رہے گی اس بیچارگی کا اظہار جو اس وقت ہوتا ہے وہ صرف ایسے ہی وقت کے لئے ہے جبکہ بوئروں کی بدسلوکی ہندوستانی رعایا سے تعلق رکھتی ہے۔ ایک عجیب دلچسپی اس پہلو پر جنوبی افریقہ کے وزیر اعظم جنرل بوتھا کے ملفوظات سے پڑتی ہے بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے گذشتہ ۲۴ نومبر کی تقریر میں فرمایا تھا: "اگرچہ سلطنت برطانیہ کا جزو ہے لیکن ہم ایسے ہی آزاد ہیں جیسا کہ ایک خود مختار ریاست کے باشندے ہوتے ہیں اور ہم گرد مختلف ریاستوں کے ہم پلہ ہیں اور سلطنت انگلستان کی برابری کا دعوے رکھتے ہیں۔ ہمارا پہلا فرض اپنی ریاست متحدہ کی بہبودی کے لحاظ سے یہ ہے کہ ہم سلطنت برطانیہ کے دوست رہیں بشرطیکہ ہم اپنے اصول کے ذرہ برابر بھی خلاف کریں"۔

میں جانتا ہوں کہ وزرائے برطانیہ اس ادعا بارے میں کیا جانتے ہیں۔ اگر وہ اس دعوے کو درست تسلیم کرتے ہیں تو کیا وہ پھر بھی کہہ سکتے ہیں کہ جنگ

30

شذرات

مسلمانون کے حقوق کی حفاظت

خدا کا شکر ہے کہ ارکان قوم اور اسلامی اخبارات کے مراتب عرض کرنے اور لکھنے سے گورنمنٹ ہند کو اس جانب توجہ مبذول کرنی پڑی ہے کہ مسلمانان ہند کے حقوق کی حفاظت کرے۔ چنانچہ پیسہ خالصہ اینڈ گیسٹ سے معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ ہند کا ایک سرکلر تشکیل ڈپٹی کمشنرون اور ڈویژنون کو ارسال کیا گیا ہے۔ اس سرکلر مین ۱۸ سال سے زیادہ اور ۲۵ سال سے کم عمر کے مسلمان نوجوانون کی درخواستہائے ملازمت طلب کی گئی ہین جو گورنمنٹ کے دفاتر سکرٹریٹ مین ۵۰ روپیہ سے لیکر ۱۰۰ روپیہ ماہوار تک کی خالی آسامیون پر مقرر کئے جائینگے۔ ۰۰ ۴ روپیہ تک اسامی کیلئے صرف میٹریکولیشن پاس ہونا کافی ہے مسلمانون کے لئے ایسے ہی متعدد آسامیان ہر سال مخصوص ہوا کرینگی۔

گورنمنٹ ہندی اس شفقت و توجہ کے ہم نہایت شکر گزار ہیں اور امید کرتے ہین کہ اسی الطاف خسروانہ گورنمنٹ سے مسلمانان ہندکی وہ تمام شکایات رفع ہوجائینگی۔ جو اسوقت تک تناسب ملازمت کے متعلق رہی ہین۔

تیزی پسند مسلمانون کو غیر وفادار نہ کہو

دسمبر کے آخری ہفتہ مین مسلم لیگ وکانفرنس کے جلاسون کے دوران مین اولڈ بوائز ایسوسی ایشن نے سر تھیوڈور ماریسن سابق پرنسپل علیگڈھ کالج کو جو لیگ وکانفرنس کے اجلاسون مین شرکت کی غرض سے آئے تھے ایک شاندار دعوت دی جس مین سر ممدوح نے تقریر فرماتے ہوئے اپنے پرانے طلبا اور موجودہ متعلمین کالج کو اتفاق واتحاد اور خدمت مادر علمی (کالج) کی نصیحت فرماتے ہوئے یہ بھی کہا کہ اپنے کسی تیزی پسند بھائی کو غیر وفادار نہ کہو کیونکہ مسلمانون کے جو افراد اسوقت تک عین انتہا کو پہنچ چکے ہین۔ وہ بھی ہندو مسرحیت التوام کے انتہا پسند تو درکنار کانگرس کے معتدل مشرب افراد کے درجہ تک نہیں پہونچے۔ سر ممدوح کے مذکورہ بالا الفاظ کی وقعت ہمارے دل مین اس حیثیت سے زیادہ ہے کہ آپ نے لاٹ دارسے کے معتمد علیہ ہونے کے لحاظ سے انکو فرمایا ہے گویا کہ یہ الفاظ ایک حد تک حاکمانہ ذمہ داری پر مبنی ہین۔

ایک اسلامی معاصر ممدوح کے مذکورہ بالا الفاظ کے متعلق یہ نکتہ چینی کرتا ہے کہ جب مسلمانون کی انتہا پسندی کانگرسی لوگون کی انتہا پسندی سے بہت کم درجہ رکھتی ہے تو مسلمان اخبارات سے ضمانتیں کیون کرلی گئیں اور کانگرسی اخبارات کیون محفوظ رہے یہ نکتہ چینی بظاہر بری نہین لیکن اگر معاصر اس پر خدا فہودسے نظر ڈالیگا تو آسے

خود معلوم ہوجائیگا کہ اس کی ذمہ داری خود ہماری قوم کے اعلےٰ خطاب یافتہ اور خوشامدی لوگون پر عاید ہوتی ہے۔ گورنمنٹ کا اس مین کچھ بھی قصور نہین۔

کاش ہمارے جاہ پسند میان لیڈرہی اسلامی اخبارات پر رحم کھاتے اور انہین یہ روز بد دیکھنا نصیب نہوتا جس پر آج ہمارا معاصر معترض ہے۔

ہندوستان کے دولتمند مسلمان بیدار ہون

مسلمانان ہندوستان مین اعلےٰ تعلیم کی جسقدر کمی ہے اسپر وقتاً فوقتاً مدینہ کے کالمون مین بحث ہوتی رہی ہے لیکن افسوس ہے کہ اس قسم کی ضروری ابحاث مین جسقدر توجہ اور غور کی ضرورت وخواہش ہوتی ہے نتیجہ اوس کے موافق نہین نکلتا اور یہی وجہ ہے کہ مسلمان بجائے ترقی کرنے کے روز بروز تنزل پذیر ہوتے چلے جاتے ہین۔

خوش نصیب ہین اون ممالک کے مسلمان جہان کے اکابر ودولتمند باوجود بہت سی مزاحمتون کے اپنی قوم کی تعلیم سے غافل نہین ہین اور اپنی زندگی اور مال ودولت کو قومی تعلیم پر وقف کردینا اپنا ایک قومی فرض سمجھتے ہین مملکت روس مین مسلمانون کی محدود آزادی کا حال کسی پر مخفی نہیں ہے لیکن باین ہمہ وہان کے دولتمند مسلمان اپنی قوم کو اعلےٰ مدارج پر پہونچانے مین ہر وقت مصروف رہتے ہین چنانچہ تازہ عربی جرائد سے یہ معلوم ہوکر بہت زیادہ مسرت ہوتی ہے کہ شہر باکو (جو تقریباً ایک صدی سے روس کے تحت تصرف مین ہے اور پہلے ایران کے مقبوضات مین سے تہا) کے ذی ہمت مسلمان تاجر موسیٰ نقی اوف نے بیس لاکھ روپیہ کے مصارف سے ایک صنعتی کالج قایم کیا ہے اسی حاتم زمن نے اب سے دو سال پہلے چار لاکھ روپیہ سے ایک اسلامی محتاج خانہ اور ہسپتال بنایا تہا۔

ہندوستان کے وہ دولتمند مسلمان جو شادی وبیاہ وغیرہ کے فضول رسمون پر ہزارہا روپیہ پانی کی طرح بہا دیتے ہیں باکو کے تاجر موسیٰ نقی اوف کی تندگی سے سبق حاصل کرین اور اپنے قومی فرائض کو نگاہ مین رکہین۔

مسلمانان چین وجاپان مین تعلیم کی عام تحریک

تازہ عربی وترکی جرائد سے یہ معلوم ہوکر خوشی ہوتی ہے کہ چین وجاپان کے مسلمانون مین تعلیم کا ذوق روز افزون ہے اور وہ ہر ممکن تدبیر سے اپنی تعلیمی کمزوریون کو دور کرنے مین مصروف نظر آتے ہین مصر کا ایک عربی معاصر رسطراز ہے کہ چین کے مسلمانون نے ایک جدید انجمن اس غرض سے قایم کی ہے کہ چین وجاپان کے مسلمانون مین اتحاد ویگانگت پیدا کرنے کیلئے جا بجا وسائل عمل مین لائے اس انجمن مین اسوقت تک تقریباً پانچ لاکھ آدمی بحیثیت ممبر

شریک ہوچکے ہین انجمن کا صدر دفتر مقام مانکن مین ہے اور مقامات ہنگ ماؤ اور شنگھائی وغیرہ مین اوسکی شاخیں ہین۔

معاصر مذکور کا بیان ہے کہ انجمن مذکور نے حال مین ایک رپورٹ مسلمانان جاپان کے متعلق شائع کی ہے جسکو مقام ٹوکیو کے اسلامی مدرسہ کے پرنسپل حسن خورشید بے نے ترتیب دیا ہے اس رپورٹ مین ظاہر کیا گیا ہے کہ جاپان مین مسلمانون کی تعداد اسوقت تین لاکھ ہے اور یہ تعداد روز افزون ہے۔

چین کی انجمن نے فیصلہ کیا ہے کہ مسلمانان جاپان کی تعلیم کے لئے چینی انجمن کی جانب سے جاپان مین ایک اسلامی نارمل سکول کھولا جائے۔ اور جاپان مین مسلمان استادون اور معلمون کی تیاری کے لئے ہر طرح کی مالی امداد دیجائے۔ چنانچہ چینی انجمن نے اس قرارداد کے مطابق روس کے مسلمانون کو لکھا ہے کہ وہ جاپانی اسلامی نارمل سکول کیلئے اپنے ہان سے قابل استاد انتخاب کرکے بھیجین۔ خداوند تعالےٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ وہ مسلمانان چین کو کامیاب فرمائے۔ اور وہ قومی اتحاد ویگانگت کی تحریک مین بامراد ہوکر رہین۔

دولت روس مین صنعت کاری کی ترقی

دولت روس نے جسکو جنگی اسباب وآلات کی فراہمی مین بہت زیادہ روپیہ بیرونی کارخانجات کو دینا پڑتا تہا قرار دیا ہے کہ تمام ضروری آلات حرب اور جہاز وغیرہ اندرون ملک ہی مین تیار کئے جاین اور بیرونی کارخانون سے آیندہ ضروریات حرب کی خریداری بند کردی جائے چنانچہ اس قرارداد کی بنا پر روس مین بہت سے صنعتی کارخانے کھولدئے گئے ہین اور ہر قسم کی ضروریات حرب اندرون ملک ہی تیار ہونے لگی ہین حال مین ایک نیا جہاز روسی کارخانہ سے تیار ہوکر پانی مین اتارا گیا ہے اور حکومت کی جانب سے اندرون ملک کے کارخانون کو حکم ملا ہے کہ وہ دولت روس کے لئے ۳۵۰ ہوائی جہاز تیار کرین لیکن شرط یہ ہے کہ ان کی تیاری مین جسقدر چیزین فراہم کیجائین وہ اندرون ملک ہی کی ہون اور ان کی ساخت فرانسیسی کارخانون کے ہوائی جہازون کے موافق ہو۔

کاش اسلامی حکومتین بیدار ہون اور وہ اگر بڑے بڑے کارخانہ اندرون ملک مین سردست قائم نہ کرسکین تو کم ازکم فوجی لباس اور دیگر ضروریات ہی کا اندرون ملک مین انتظام کرین تاکہ اپنے ملک کا روپیہ بیرونی ممالک مین جانیکے بجائے اپنے ہی ملک مین رہے۔

ترکی مین ایک اور سازشی انجمن کا انکشاف

مصر کا معزز فارسی معاصر چہرہ نما لکھتا ہے کہ ابھی مرحوم صدر اعظم محمود شوکت پاشا کے قتل کا واقعہ فراموش نہوا تہا اور قاتلون کے قتل کے بعد اون کے یتیمون اور بیواؤن کی آہ وزاری بند نہ ہوئی تھی کہ ایک اور سازشی انجمن کا پتہ چلا ہے جس کا مقصد یہ معلوم ہوا ہے کہ دولت عثمانیہ کے موجودہ وزراء کو بابعالی مین قتل کردیا جائے۔

تمام عثمانی رعایا عموماً اور انجمن اتحاد وترقی کے ارکان خصوصاً اس سازشی انجمن کے افراد کی تلاش مین ہین بہت سے سازشی گرفتار کئے جاچکے ہیں اور امید ہے کہ باقی بہی جلد گرفتار ہوکر کیفر کردار کو پہونچین گے۔

خداوند تعالےٰ ترکی کے مسلمانون کو سازشیون اور فتنہ پردازون سے محفوظ رکھے اور توفیق دے کہ وہ محبت وطن وحرمت دین کو برقرار رکھنے مین کامیاب ہون۔

کلکتہ میونسپلٹی کا عجیب وغریب ٹیکس

حال مین کلکتہ کے قصائیون نے اپنے کاروبار کو بند کرکے ہڑتال کردی ہے۔ جس کی وجہ یہ بیان کیجاتی ہے کہ میونسپلٹی کلکتہ نے جوان وتندرست ذبح ہونیوالی گایون پر فی راس دس روپیہ ٹیکس لگانیکی تجویز کی ہے یہ ٹیکس صورت حال کو دیکھتے ہوئے نوے فیصدی گایون پر دینا پڑتا تہا کیونکہ اسی تناسب سے کلکتہ مین گائین ذبح ہوتی ہین۔

میونسپلٹی نے اس عجیب وغریب اور بھاری ٹیکس لگانے کی وجہ یہ ظاہر کی ہے کہ کلکتہ مین جوان وتندرست گائین زیادہ تعداد مین ذبح کیجاتی ہین جس سے کلکتہ مین دودھ کی نہایت کمی ہے اس ٹیکس سے عمدہ اور دودھ دینے والی گائین ذبح نہ ہوسکین گی اور کلکتہ مین دودھ کی افراط ہوجائیگی۔

افسوس ہے کہ کلکتہ میونسپلٹی کے ممبرون نے دودھ کی فراوانی پر تو غور کیا اور اس جانب توجہ بھی نہ کی کہ کمزور ودرماندہ گایون کے ذبح ہونے سے صیغہ حفظان صحت سے تو کوئی اعتراض نہوگا اور یہ کہ کلکتہ کی گوشت خوار قومون کی صحت پر تو اس کا کچھ اثر نہ پڑیگا گویا یہ ٹیکس اس امر کا مثبت ہے کہ کلکتہ کی گوشت خوار قومین ناقص گوشت کہائین حالانکہ میونسپلٹی پبلک کی صحت کی بھی ذمہ دار ہے۔

قیاس کہتا ہے کہ ٹیکس کی یہ تجویز اون لالہ بہائیون کی ایجاد ہے جو میونسپلٹی کے روح رواں ہون گے۔ ورنہ ایسی کمزور تجویز کسی مدبر ما ملنے دماغ کے انسان کا کام نہین۔ قصائیون نے کام شروع کردیا ہے۔ تصفیہ دوسری جگہ

ٹیونس اور مصر پر اٹلی کا دندان آز

لندن کے اخبار آوٹ سے معاصر زمیندار ناقل ہے کہ فرانس کے افریقی مقبوضات اطالویون کے ہاتھون سخت خطرہ مین

مبتلا ہیں دو ہفتہ ہی نہیں گذرے کہ برلن کے اخبار پوسٹ نے نہایت اطمینان کا سانس لیتے ہوئے بیان کیا تہا کہ اٹلی بحیرۂ روم میں اپنی قوت کو مجتمع کرنا چاہتا ہے اور اس لئے ٹیونس پہ قابض ہونے کی خواہش رکھتا ہے۔

بہت سے بارسوخ اطالوی اخبارات اپنے ناظرین کو یہانتک یاد دلا چکے ہیں کہ مصر بھی زمانہ قدیم میں رومیوں کی سلطنت کا ایک وسیع صوبہ تہا اور جدید اٹلی کو قیاصرۂ ماضی کی جانشینی کا حق ادا کرنا اور اپنی تمام وراثت پر قبضہ کرنا ہے۔ طرابلس نے جیساکہ امید تھی اٹلی کے سیاسی جوع البقر کو اور تیز کر دیا ہے۔

پائنیر غازی انور بے کی وزارت پر

الفضل ما شہدت بہ الاعداء

غازی انور بے کے وزیر جنگ بنائے جانے پر جہاں یورپ کے مسیحی خیالات میں ایک تشویش اور سیاسی جذبات میں ہیجان پیدا ہوگیا ہے اور طرح طرح کے موہوم خطرات کی نمائش کیجا رہی ہے وہان بعض لوگوں کی زبان سے حق بات بھی نکل جاتی ہے۔ چنانچہ ہندوستان کا مشہور انگلو انڈین معاصر پائنیر لکہتا ہے۔ یہ بات ضروری تھی کہ انور بے اہم بیشہ کے کمال تک جلد یا دیر میں پہونچ جائیں لیکن یہ بات ترکی فوج کے لئے اچھی ہوئی کہ ان کی ترقی بجائے دیر کے جلدی ہوئی وزارت کے رکن ہونیکے لئے اگرچہ انور بے کی عمر بہت تہوڑی ہے لیکن وہ ایک پرجوش انسان اور کامل سپاہی ہیں اور انہوں نے فوج کی ترتیب و تادیب کی بہت اعلےٰ قابلیت کا اظہار کیا ہے انہوں نے پہلے بغیر خونریزی کے انقلاب کا انتظام کیا اور جب انقلاب ثانی (زعزل سلطان عبد الحمید) واقع ہوا تو انہوں نے مارشل محمود شوکت پاشا کی ماتحتی میں سالونیکا کی فوج کی مدد سے قسطنطنیہ پر قبضہ کرنے میں نمایان حصہ لیا اسکے بعد ان کا تقرر سیاسی صیغہ میں ہونیوالا تہا کہ اٹلی سے جنگ چھڑ گئی اور طرابلس چلے گئے جہاں وہ عربوں کی جد وجہد میں دل وجان سے مشغول رہے۔ انور بے پر ایک الزام آنا ممکن ہے اور وہ یہ کہ ناظم پاشا کے قتل اور کامل کی وزارت سے مستعفی کرانے والے گروہ میں شامل تھے گو انور بے نے ناظم پاشا کے انتقال پر افسوس ظاہر کیا مگر وہ اس انقلابی پارٹی کی روح رواں تھے اور بعد کو اسبات کا حال معلوم ہوا کہ اس پارٹی میں سے بعض کا یہ مستقل ارادہ تہا کہ وزیر جنگ (ناظم) بچکر نجانے پائے انور بے کی ترکی افواج کی شجاعت کے تازہ کرنے کی متواتر کوششیں بیکار گئیں اور اس وجہ سے نوجوان ترکوں کو نقصان پہونچا اس نقصان کی ذمہ داری کامل کی وزارت پر ہے جس نے رستگاری کا کوئی ذریعہ ہی نہ چھوڑا تہا اسلئے فوج و انور بے کی کوششیں اوس حالت میں بیکار رہتیں۔ (ایڈیٹر)

انور بے کے وزیر جنگ ہونے میں اگر کوئی عیب ہے تو وہ اون کی نوجوانی ہے وہ تند مزاج اور جلد باز ہیں مگر انہوں نے اپنے جوش اور سچی حب الوطنی کی لیاقتوں کا بارہا ثبوت دیا ہے اور یہی وہ باتیں ہیں جو ان کو کامیاب وزیر ثابت کرینگی شخصی طور پر ان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ دلکش اطوار کے آدمی ہیں۔

ٹرکی کے وزیر داخلہ کی تصریحات

مصر کے مقتدر قومی اخبار الشعب نے اپنی ۱۰- دسمبر کی اشاعت میں طلعت بے وزیر داخلہ دولت عثمانیہ کی وہ تصریحات شائع کی ہیں جو انہوں نے رومانی اخبار ریوکا کے نامہ نگار سے دولت عثمانیہ کے مستقبل کی نسبت تذکرۃً فرمائی تہیں۔ چنانچہ اخبار مذکور لکہتا ہے کہ وزیر موصوف نے نامہ نگار سے فرمایا کہ

یونان سے صلح ہوگئی ہے اس لئے اب ہمارا سب سے مقدم کام یہ ہے کہ ہم اپنی بحری و بری افواج کا نظام ٹھیک کریں۔ جن ہر ایک قسم کی قوت کو بڑہانا ہے لیکن دولت عثمانیہ کی بحری و بری قوت کو اعلےٰ بنانے کے ساتھ ہی ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ ہم اپنے ملک میں اصلاحات کے کام بھی انجام دیں اگر وہ ملک جو قابل اصلاح ہیں صلح پذیر ہوکر ہمارے معاون ہوں قابل اصلاح شہروں میں مشرقی اناطولیا بھی داخل ہے جسمیں ارمنی آبادی تمام مقامات سے زیادہ ہے مگر باین ہمہ یہ زیادتی بیس فیصدی سے نہیں بڑھتی ہے آرمینیوں کے ساتھ بہت کچھ رواداری و سلوک سے کام لینا شروع کر دیا ہے ان کے تمام مقاموں کی ایک معقول تعداد انتخاب کیگئی ہے تاکہ یہ لوگ ہم سے راضی رہیں۔ ہم دلی آرزو رکھتے ہیں کہ مشرقی اناطولیہ میں مفید اصلاحات ہوجائیں اور اسی لئے ہم نے وہان کی محافظ پولیس کی تعداد میں ساڑہے چار ہزار کا اضافہ کیا ہے

داخلی انتظامات کے بعد آپ خارجی سیاست کے متعلق فرمانے لگے کہ

بلغاریہ کیساتھ ہمارے تعلقات دوستانہ ہیں۔ موجودہ و آیندہ کے کسی مسئلہ پر اب باہمی کسی قسم کا اختلاف نہیں رہا۔ اور اگرچہ ابھی تک ہمارا کوئی معاہدہ بلغاریہ سے باقاعدہ نہیں ہوا ہے لیکن دونوں کے مصالح اس قسم کے مربوط و شریک ہوگئے ہیں کہ اب باہمی کسی قسم کا اختلاف ناممکن ہے۔ البتہ یونان کے ساتھ ہمارے تعلقات قابل اطمینان نہیں کیونکہ اس وقت تک باہمی طور پر بعض مختلف فیہ مسائل میں جھگڑا چلا جاتا ہے جسمیں جزائر کا مسئلہ بھی شامل ہے۔

جزائر کا مسئلہ ٹرکی کی حیات و ممات کا مسئلہ ہے کیونکہ ان کے قریب میں قلعہ سلطانیہ اور اناطولیا واقع ہے۔ جنکی پوری حفاظت جزائر کے بغیر ٹرکی نہیں کر سکتی۔ اسلئے جزائر کو خود مختار اور غیر جانبدار بنادینے سے کسی طرح یہ مسئلہ حل نہیں ہوسکتا البتہ لامرکزیت کے اصول کو ہم جزائر مختلفہ میں رائج کردینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

ناظر داخلیہ طلعت بے کی مذکورہ بالا تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ اسوقت موجودہ وزارت اصلاح ممالک اور نظام سلطنت کے عمدہ بنانے میں کسقدر سعی سے کام لے رہی ہے۔

اردو اخبارات میں خلاف امید ترقی

پریس ایکٹ کی سختیوں نے اردو پریس کو جسقدر نقصان پہونچایا ہے اور اردو اخبارات اوس کی بدولت جسقدر خطرہ میں رہتے ہیں اوسکو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ امید ایک موہوم امید تھی کہ پریس ایکٹ کی موجودگی میں اسلامی پریس کچھہ ترقی کر سکے گا یا اوس میں قابل قدر اضافہ ہوسکے گا لیکن خدا کا شکر ہے کہ سال نو سے اردو پریس میں ایک نمایان ترقی و اضافہ ہوا ہے چنانچہ اخبار عام، مساوات، البشیر اور پیغام صلح وغیرہ جو اب تک پہلے چہوٹی تقطیع پر شائع ہوتے تھے ۱۸-۲۲ کی طبی موزون تقطیع پر شائع ہونے لگے ہیں۔ نیز دہلی سے ایک نیا ہفتہ وار طبی اخبار جاری ہوا ہے جس کا نام

طبیب ہے یہ اخبار حاذق الملک حکیم اجمل خان صاحب کی سرپرستی میں آل انڈیا طبی اینڈ ویدک کانفرنس کا ارگن ہونے کی حیثیت سے ملا محمد الواحدی ایڈیٹر نظام المشائخ دہلی کی ایڈیٹری میں دہلی سے شائع ہونا شروع ہوا ہے ہندوستان میں طبی رسائل و اخبارات کی بہت کمی ہے اور جسقدر رسائل نکل رہے ہیں ان کی تعداد نہ ہونیکے برابر ہے اسلئے طبیب کا اجراء ایک قابل قدر اضافہ ہے جس کی قدر پبلک کو عموماً اور اطباء ہند کو خصوصاً کرنی چاہئے۔

طبیب کے ایڈیٹر ملا محمد الواحدی نے اگرچہ فن اخبار نویسی اور بالخصوص طبی دنیا کی خدمتمین یہ پہلا ہی قدم رکہا ہے لیکن اون کی ذکاوت فہم و فراست۔ محنت و قابلیت سے امید ہوتی ہے کہ وہ اس خدمت کو عمدگی سے انجام دینگے اور حاذق الملک بہادر کی نگرانی میں طبیب کو حقیقتاً طبیب بناکر طبی دنیا کو اس سے فوائد اوٹہانے کے قابل کر دینگے۔

طبیب ۱۸-۲۲ کی تقطیع کے ۸ صفحہ پر شائع ہوتا ہے۔ کاغذ چکنا لکھائی چھپائی عمدہ اور قیمت تین روپیہ ہے۔

میرانپور (مظفرنگر)

کے متعلق جو عدالتی فیصلہ قربانی کے متعلق مدینہ بجنور کی ۱۹۱۵ء کی اشاعت میں درج کیا گیا ہے اوس میں فیصلہ صاحب مجسٹریٹ بہادر مظفر نگر کی تاریخ غلط درج ہوگئی ہے۔ صحیح یہ ہے کہ صاحب مجسٹریٹ بہادر ۱۴- دسمبر ۱۹۱۳ء کو میران پور تشریف لائے اور ۱۵- دسمبر کو قربانی میران پور کے متعلق فیصلہ سنایا۔

مکتوب دار السعادۃ

31

مولانا ابو سعید العربی کی ایک پرائیوٹ چٹھی کا انتخاب

حضرۃ المحترم جناب آغا رفیق صاحب۔ السلام علیکم

(۱) توفیق بے جو آجکل ہندوستان میں سیاحت کر رہے ہیں اون کی نسبت اردو اخبارات کس قدر غلط فہمی میں مبتلا ہیں یہ صاحب جیساکہ اردو اخبار لکہ رہے ہیں سبیل الرشاد کے ایڈیٹر نہیں ہیں بلکہ ایک ایرانی شخص ہیں اور سبیل الرشاد کے نامہ نگار۔ سبیل الرشاد کے ایڈیٹر کا نام عارف بک ہے جو دار الفنون (قسطنطنیہ) میں ادبیات کے پروفیسر ہیں ان کی سیاحت کی بڑی غرض مالی منفعت ہے

(۲) حافظ دہبی کی نسبت بھی ایسی ہی غلط فہمی ہوئی ہے۔ علیگڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ نے انکو الحق بیلو کا چیف ایڈیٹر لکہہ دیا ہے حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ ان کی سیاحت غالباً کتب فروشی کی غرض سے ہے۔ حافظ دہبی حضرۃ الفاضل المحترم شیخ عبد العزیز جاویش کے پریس میں پروف دیکہا کرتے تھے۔ الحق بیلو کے ایڈیٹر شیخ عبد العزیز جاویش تھے۔

افسوس ہے کہ ہندوستان کے اخبارات بغیر تحقیق جو جی چاہے لکہ دیتے ہیں کیا کسی اردو اخبار نے حافظ دہبی کا نام بحیثیت ایڈیٹر الحق بیلو میں اور توفیق بک کا نام سبیل الرشاد میں دیکہا یا پڑہا ہے۔

(۳) واضح ہو کہ لفظ بک ایک خطاب ہے جو حکومت کی طرف سے ملتا ہے مگر بعض لوگ احتراماً یا اعزازاً نام کے ساتھ لفظ لکہہ دیتے یا خطاب کرتے ہیں مجھے بھی بعض لوگ بک کہتے ہیں۔ لفظ بک لکھنے میں کاف کے ساتھ لکہا جاتا ہے مگر پڑہنے میں بے آتا ہے غرض بہت سے لوگ ایسے ہیں جنکو حکومت سے خطاب نہیں ملا مگر اعزازی طور پر نام کے ساتھ بے [illegible] کر لیتے ہیں۔ توفیق بک [illegible] بھی اعزازی ہے افسوس ہے کہ آپ نے بھی توفیق بک کو ایڈیٹر سبیل الرشاد لکہدیا۔ (مجھے اس کا علم نہیں تہا کیونکہ سبیل الرشاد دفتر مدینہ میں نہیں آتا)

(۴) بعض اخبارات میں [illegible] تہا کہ [illegible] ہندی کی تلاش میں مصر گئی تہی۔ نہیں معلوم وہ ہندی کون تہا۔ اگر آپ کو کچھ معلوم ہو تو لکھئے۔ (مجھے کچھ علم نہیں۔ ایڈیٹر)

ابو سعید العربی الہندی

از قسطنطنیہ

آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس ۲۷ کا پریسیڈنشل ایڈریس

(۲)

گورنمنٹ کی تعلیمی پالیسی

حضرات! گورنمنٹ ہند نے حال ہی میں ترقی تعلیم کا ایک وسیع پروگرام شائع کیا ہے۔ اور مسلمانان ہند کو ان سہولتوں سے پورا فائدہ اٹھانے کے لئے تیار ہو جانا چاہئے جو ملک کی مختلف جماعتوں میں بغرض اشاعت تعلیم مہیا کی گئی ہیں گورنمنٹ نے اپنے رزولیوشن مورخہ ۲۱- فروری ۱۹۱۳ء میں اس پالیسی کے اصول کا ذکر کیا ہے جس پر ابتدائی اور اعلیٰ تعلیم کی ترقی کے بارہ میں سررشتہ تعلیم کا عمل پیرا ہونا چاہتا ہے۔ اور یہ رزولیوشن ملک کی تعلیمی ترقی میں ایک نہایت ضروری مرحلہ کا آغاز ہے اس کے بعد ۲۰- اپریل ۱۹۱۳ء کو گورنمنٹ ہند نے اسلامی تعلیم کے متعلق ایک گشتی چٹھی ہر ایک لوکل گورنمنٹ کے نام جاری فرمائی جس میں اس امر کی درخواست کی گئی ہے کہ تمام صوبوں میں مسلمانوں کی غیر تسلی بخش تعلیمی حالت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور ایسی تجاویز طلب کی گئیں کہ جن پر عملدرآمد بہتر ہو سکے اس چٹھی میں گورنمنٹ ہند نے اس آرزو کا اظہار کیا ہے کہ مسلمانوں کی تعلیم کے لئے سہولتیں بہم پہنچائی جائیں اور ان امور کا بھی اشارہ کر دیا ہے جن کی تحقیقات اور دریافت زیادہ مفید ہو گی میں سمجھتا ہوں ابھی تک وہ چٹھی ہر لوکل گورنمنٹ کے زیر غور ہے اور انہوں نے اپنے صوبوں کی اسلامیہ انجمنوں اور سربرآوردہ مسلمانوں سے اس کے متعلق اور نیز بالعموم مسلمانوں کی تعلیمی ترقی کے بارہ میں آراء طلب کی ہیں۔ میں نہایت وثوق سے امید کرتا ہوں کہ مذکورۃ الصدر انجمنیں مقامی حالات کو مدنظر رکھکر مضمون کے ہر پہلو پر غور و فکر کر کے ایسی عملی اور مفید تجاویز پیش کریں گی جن سے بالعموم تمام تعلیمی مدارج میں اور بالخصوص درجہ وسطی اور درجہ کالج میں جہاں ہماری قوم کا عنصر نہایت کم ہے ہماری تربیت ترقی پذیر ہو سکے۔

ہم گورنمنٹ ہند کے نہایت شکرگذار ہیں کہ اس نے اسلامی تعلیم کے متعلق ایسی گہری دلچسپی کا اظہار فرمایا ہے اور میں مسلمانان ہند کی جانب سے یہ امید ظاہر کرتا ہوں کہ ہر مقامی گورنمنٹ۔ گورنمنٹ آف انڈیا کی پالیسی کے اتباع میں اپنی مسلمان رعایا کی تعلیم کو ترقی دینے کی خاطر خاص تجاویز پر عمل فرمائے گی۔

اس معاملہ میں جو مہتم بالشان کوشش سرکار عالیہ کی طرف سے ظہور میں آئی ہے تمام قوم اس کے نتائج کی بکمال شوق اور بے تعلق خاطر منتظر ہے کیونکہ تمام قوم نے اب مسلم طور پر مان لیا ہے کہ تعلیم جدید ہی اون کی دنیاوی نجات کا ذریعہ ہو سکتی ہے اور وہ محسوس کرتے ہیں کہ اگر ان کی اپنی کوشش و ہمت کے ساتھ سرکار عالیہ کی عملی ہمدردی اور معاونت کا سہارا مل جائے تو ان کی تعلیمی ترقی متیقن ہو جائیگی مسلمان جانتے ہیں کہ آج سلطنت ہند کی باگ ایسے فیاض اور بلند خیال مدبر کے ہاتھ میں ہے۔ جو ملک کی عام بہبود و فلاح کو ملحوظ خاطر رکھکر درماندہ قوموں کی خاص ضرورتوں کو ہمدردانہ انداز سے پورا کرنے کو آمادہ ہے اور مسلمانوں نے بذات خود یہ ٹھان لی ہے کہ اپنی مدد آپ کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیں۔

اسلامیہ کالج پشاور

اسلامیہ کالج پشاور کا اجراء ہم مسلمانوں کی تعلیمی کوشش اور سرکار کی وفاداری سے ہمدردانہ ہمت افزائی کی ایک نہایت طمانیت بخش مثال ہے۔ ہم سرجارج روس کیپل کی اس گہری دلچسپی کے حد ممنون ہیں جو صاحب موصوف نے ابتداء سے تجویز کالج کے متعلق دکھائی ہے اور ہم کو بعد تشکر تسلیم کرنا پڑیگا کہ اس معاملہ میں جو نمایان کامیابی مسلمانان پشاور کو نصیب ہوئی ہے وہ زیادہ تر صاحب ممدوح کی فیاضانہ ہمدردی اور حمایت کی بدولت ہے ہمیں امید ہے کہ یہ کالج صوبہ سرحدی میں ایک مقتدر اخلاقی قوت کا مرکز ثابت ہوگا۔ اور اس صوبہ کے مسلمانوں کی آئندہ نسلیں سرجارج موصوف کے اسم گرامی کو اپنے جلیل القدر محسنوں کے زمرہ میں ہمیشہ یاد رکھیں گی بچھلے دنوں ایک نہایت سربرآوردہ مسلمان نے پشاور کالج کے معاینہ کے بعد مجھ سے تحسین آمیز فقرے مدرسہ مذکورہ کے متعلق تحریر کئے تھے کہ یہ کالج نہایت اعلیٰ پیمانہ پر جاری کیا گیا ہے۔ اور اس کا محل وقوع ایسا خوشنما اور دلفریب ہے کہ اس کا منظر ہر گھڑی ان اقوام کے زیر نظر ہے۔ جنہوں نے صدہا سال سے تاریخ ہند میں مقتدر حصہ لیا ہے بنا بریں یہ اندازہ لگانا دشوار ہے کہ اس مرکز سے تمدن جدیدہ کی روشنی کا اثر ایک ایسی قوم پر جو آج تک کسی جسمانی طاقت کے رعب سے تسخیر نہیں ہوئی کیا پڑے گا تاہم بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ بالآخر یہ کالج اس مسئلہ سرحدی کو حل کرے گا جس کے حل سے بیشمار فوجی مہمات بھی آج تک عاجز و قاصر رہی ہیں۔

یہ نہایت معنی خیز الفاظ ہیں اور ان سے سرجارج موصوف اندازہ کر سکیں گے کہ مسلمانوں کی درماندہ قوم کی دستگیری کرنے سے انہوں نے اس قوم کے ذی فہم اصحاب کو کس قدر گرویدہ احسان بنا لیا ہے۔ کیا میرا یہ امید کرنا بجا نہ ہوگا کہ جس فیاضی سے گورنمنٹ صوبہ سرحدی نے کام لیا ہے۔ دیگر مقامی حکومتیں بھی اس کی تقلید کر کے مسلمانوں کی اشاعت تعلیم میں امداد دیں گی۔

سرکاری چٹھی کے متعلق تبادلۂ خیالات

میری رائے میں مناسب ہوگا کہ گورنمنٹ ہند کی چٹھی کے متعلق گورنمنٹ ہند کی چٹھی میں درج ہیں مختلف صوبوں کے سربرآوردہ نمایندوں کے لئے جو یہاں مجتمع ہیں ایک معقول موقعہ تبادلۂ خیالات کا بہم پہنچا ہے۔

ایک صوبہ کے حالات دوسرے صوبہ کے حالات سے ضرور کچھ نہ کچھ مختلف ہوتے ہیں۔ اور اس واسطے وہ تجاویز جو مختلف صوبوں کی ترقی تعلیم کے لئے اختیار کی جائیں گی یکسان نہ ہوں گی لیکن بایں خیال کہ بالعموم ہماری قوم مشترک النوع ہے۔ اس کی تعلیمی ضروریات میں بہت کچھ مماثلت ہوگی اور ان میں بہت سی مشترکہ خصوصیات پائی جائیں گی۔ پس مناسب ہے کہ ان ماہران فن تعلیم کو جو مختلف مقامات سے یہاں تشریف لائے ہیں۔ یہ کانفرنس موقعہ دے کہ وہ تبادلۂ خیالات حتی الامکان آئندہ کارگذاری کے لئے ایک اساس مشترک قایم کر لیں۔ اور خیال رکھیں کہ درجہ وسطی اور درجہ کالج کی تعلیم ہماری خاص توجہ کی محتاج ہے جیسا کہ گورنمنٹ ہند نے بھی اپنی چٹھی میں ظاہر کیا ہے۔ ہم بمقابلہ دیگر اقوام ان خاص شعبوں میں بہت پیچھے ہیں حضرات! آپ کی تعلیمی عمارت کی بنیاد دن اور اس کی بالائی تعمیر میں حیرت انگیز تباین واقع ہوا ہے اور اس بڑے نقص کو بہرحال دور کرنا چاہئے۔ ابتدائی تعلیم آپ کی قوم میں اگرچہ کلیۃً بہت زیادہ اطمینان بخش نہیں تاہم بعض صوبجات میں خاصی ہے اس کے مقابلہ میں درجہ وسطی کی تعلیم ہر جگہ کم ہے۔ اور جب ہم اعلیٰ تعلیم کی طرف آتے ہیں تو وہاں تعلیم میں صریح کمی پاتے ہیں۔ آرٹس کالجوں اور دیگر درسگاہوں میں جہاں اعلیٰ تعلیم کے خاص شعبوں میں تربیت دی جاتی ہے۔ مسلمان طلبا کی تعداد اس درجہ قلیل ہو جاتی ہے کہ گویا نہ ہونے کے برابر ہے اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ہماری قوم میں ایسے اشخاص کا قحط الرجال ہے جو ملازمت سرکاری کے اعلیٰ طبقوں۔ فاضلانہ پیشوں اور زندگی کے دیگر شعبوں میں قومی حقوق کی حفاظت اور قوم کی نیابت کر سکیں اس ملک میں ہر طرف ایسی حیرت انگیز ترقی ہو رہی ہے اور دیگر سربرآوردہ اقوام ایسی تیز رفتاری سے بڑھی جا رہی ہیں کہ اگر آپ اپنی قوم میں صحیح طریقوں پر ہر درجہ کی تعلیم پھیلانے میں اور خصوصاً یونیورسٹی کی تعلیم کے ادبی اور صنعتی شعبوں میں ترقی کرنے میں انضاعف کوشش نہ کریں گے تو آپ کو نہایت پیچیدہ دشواریوں کا سامنا کرنا پڑیگا۔ آپ حضرات کو کوشش کرنی چاہئے کہ اپنی گذشتہ غلطیوں کی تلافی اور آئندہ کے لئے اپنے طرز عمل کی اصلاح کریں تعلیم ہی ایک ایسی دوا ہے جو ہماری قوم کی تمام بیماریوں کا بہترین علاج ہے اور ذہنی تربیت کو مضبوط بنیاد پر قایم کئے بغیر ملک میں اپنی حیثیت کو تقویت دینے کے خیال سے اپنی کوششوں کو دیگر اطراف میں منتشر کر دینا اور زندگی کے زیادہ مرغوب شعبوں میں صرف کر دینا نہایت مہلک غلطی ہوگا جس قدر آپ بااصول تعلیم میں اپنی خاص ضروریات کو ملحوظ رکھکر ترقی کریں گے۔ اسی قدر ملک کی ترقی یافتہ پبلک زندگی میں اپنا جایز حصہ لینے اور اس پر اثر ڈالنے کے قابل ہوں گے اور اسی صورت میں آپ حکومت کا وہ التفات اور دیگر اقوام کی نگاہ میں وہ عزت حاصل کر سکیں گے جس کا حصول بہبودی عامہ کی غرض سے ہر شخص کا فرض ہونا چاہئے۔

مسئلہ تعلیم کے دو پہلو

وہ تعلیمی مسئلہ جس کا حل ہم مسلمانان ہند کو درپیش ہے دو پہلو رکھتا ہے۔ جن کو شاید اصطلاحی اور معنوی پہلو کہنا بیجا نہ ہوگا۔ مسئلہ تعلیم کے اصطلاحی پہلو کا تعلق تو اس امر سے ہے کہ دیکھا جائے کہ بمقابلہ دیگر اقوام ہماری حالت کیا ہے مسلمان طلباء کی تعداد تعلیم کے مختلف درجوں میں ہر قسم کے اسکول اور کالجوں میں کس قدر ہے مسلمانوں نے یونیورسٹی کی ڈگریاں بمقابلہ دیگر اقوام کس نسبت سے حاصل کی ہیں۔ فاضلانہ پیشوں میں ان کی تعداد کس قدر ہے اور ملک کی پبلک سروس میں ان کی کیا حیثیت ہے؟ اس سوال کے متعلق یہ ضرور ہے کہ ہم ابتدائی وسطی اور اعلیٰ یعنی مختلف مدارج تعلیم میں نسبتاً اپنی کمی کی وجوہات کا مطالعہ کریں اور موجودہ کمی کو پورا کرنے کی تجاویز سوچیں تاکہ ہم ملک کی دیگر سربرآوردہ اقوام سے پیچھے نہ رہیں۔ ہماری تعلیم کے معنوی پہلو کا تعلق بالکل دیگر قسم کے حالات سے ہے جن کا ظہور شائستگی اور روشن خیالی کے اس طاقت بخش کرۂ ہوا میں ہوا کرتا ہے جس کا موجود ہونا انسان تمدن کی ترقی اور نیکیوں کی نشوونما کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اور ان حالات کو انفرادی اور قومی زندگی کے اعلیٰ اور لطیف مظاہرت سے قریبی موانست ہے۔ میں اپنے مفہوم کو ایک سیدھی سی مثال سے واضح کئے دیتا ہوں۔

تعلیم جدیدہ کے مجسم نتائج کا شاید آپ کو تجربہ ہوا ہوگا تو آپ نے دیکھا ہوگا کہ اس ملک کے تعلیم یافتہ حضرات میں دو قسم کے نمونے نظر آتے ہیں۔ ایک تو وہ نوجوان ہے جس نے محنت سے نصاب درسی کا مطالعہ کیا ہے۔ متواتر امتحانات پاس کر کے تعلیم کے زینے کی سب سے اونچی سیڑھی کو طے کر کے معراج ترقی پر پہنچ گیا ہے اور جولانگاہ تعلیم میں گوئے سبقت لے گیا ہے وہ وہ تمام انعامات حاصل کر چکا ہے۔ جن تک ایک طالب علم کی دسترس ہو سکتی ہے۔ اس کے ہمعصر طلباء اسکو مجسم دائرۃ المعارف کے نام سے موسوم کر سکتے ہیں۔ اور بلحاظ اوس کی فضیلت کے اسکو مرعوبانہ تعظیم کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ لیکن اس نوجوان کی سطح فضیلت کو ذرا سا چھیلنے سے معلوم ہو جائیگا کہ دراصل وہ نرا وحشی ہے حقیقی تربیت اور شائستگی اسکو چھو تک نہیں گئی اور اس کے وحشی ہونے میں کسی کو محض اس وجہ سے کلام نہ ہونا چاہئے کہ اس کی پشت پر کتابوں کا بار گران لدا ہوا ہے کیونکہ حضرت سعدی علیہ الرحمۃ پہلے ہی

فرما چکے ہیں۔ ع چار پائے برو کتابے چند۔
تعلیم یافتہ نوجوانوں کا دوسرا نمونہ جو نظر آتا ہے۔ اس کی یہ صورت ہے کہ ایک نوجوان نے اسکول اور کالج کی تعلیم کے زمانہ میں جو کتابیں پڑھیں ان کے اصلی مفہوم کے سمجھنے میں زیادہ توجہ صرف کی۔ مگر ان کتابوں کے الفاظی ڈھانچے کی چنداں پروا نہیں کی اس نے امتحانات میں کوئی خاص امتیاز حاصل نہیں کیا نہ یونیورسٹی کا نوڈکیشن میں پہنچنے پائے۔ مگر جو کچھ استادوں نے پڑھایا اسکو کما حقہ دلنشین کر لیا۔ اور اپنے مبلغ علمی کو زندگی کے اصلی واقعات پر حاوی کیا معاملات دنیا کو علمی اور عمیق نگاہ سے دیکھنے کی قابلیت حاصل کی اور اس طریق سے سوسایٹی کے لئے مہذب متمدن ثابت ہوا۔ ایسے شخص کا ظاہر و باطن یکساں منور ہوتا ہے اور وہ اپنے معاشرتی حلقہ میں ایک زبردست اخلاقی اثر کا مرکز بن جاتا ہے۔

جو مثال افراد پر صادق آتی ہے وہی اقوام پر بھی حاوی ہوتی ہے اس لئے اقوام کی طبائع میں بھی آپ حضرات! یہی دو نمونے ملاحظہ فرمائیں گے۔ جن کا میں ذکر کر چکا ہوں۔ یہ درست ہے کہ ملک کی موجودہ ضروریات ایسی ہیں کہ ہم تعلیمی مسئلہ کے اصلاحی پہلو کو نظرانداز نہیں کر سکتے۔ یا بہ الفاظ دیگر ہم کو ایسی کوشش کی ضرورت ہے کہ حتی المقدور ان خواندہ [illegible] کی تعداد میں اضافہ کرتے رہیں تاہم اس مسئلہ کے معنوی پہلو کو بھی نظرانداز نہ کرنا چاہئے۔ یعنی ہم کو کوشش کرنی چاہئے کہ جدید تمدن زندگی کے جاودانی اصول کو سمجھیں۔ ان کا انجذاب کریں۔ اور روزمرہ کے افعال میں ان پر کاربند ہوں تاکہ رفتہ رفتہ ہماری قوم بھی ایک دن مہذب اور روشن خیال افراد کی قوم بن جائے۔

تعلیم نسوان

ہندوستان میں زمانہ کی رفتار نے ہم کو ترقی کے ایک ایسے مرحلہ پر پہنچا دیا ہے۔ جس پر پہنچکر سوائے ایک نہایت متعصب ملا کے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا کہ ہماری مستورات میں صحیح طریق پر اشاعت تعلیم کی ایک باقاعدہ اور مستقل تجویز کی اشد ضرورت ہے۔ ممالک مغربی میں عرصہ دراز سے قومی زندگی کی صحت افزا ارتقاء میں ان کی مستورات معتدبہ حصہ لیتی رہی ہیں اور گذشتہ چند سالوں سے ممالک مشرقی میں بھی اور خصوصاً ہمارے اپنے ملک میں ایسی علامات کی کمی نہیں جن سے ظاہر ہے کہ صنف نازک اپنی طاقت کو محسوس کر رہی ہیں۔ اور انہوں نے قطعی طور پر ارادہ کر لیا ہے کہ اپنے قدیمی گوشہ تنہائی کو خیرباد کہکر بیرونی زندگی کے عملی معاملات میں مزید اور روزافزوں حصہ لیں۔ اگر آپ صاحبان میں سے بعض حضرات ضروریات زمانہ سے سخت [illegible] کیونکہ اس سیلاب کو جو اس سمت میں چلا آرہا ہے۔ روکنا بھی چاہیں تو اب یہ امر ناممکن ہے اور آپ کے واسطے بہترین مشورہ یہ ہے کہ اس سیلاب کا ایسا انتظام کریں کہ اس کا رخ مناسب اطراف میں

ہل جائے۔ بنی نوع انسان کے خصائل کے خاص انسانی بنیاد پر عورت کا جو انتہائی اثر پڑتا ہے۔ وہ ایک نہایت ہی سرسری نظر سے دیکھنے والے کو بھی عیاں ہوگا اور ہمارا پہلا فرض اس وقت یہ ہے کہ اپنے ملک میں اوس اثر کو پاک اور صاف کریں اور اس غرض سے کہ دنیا کی بڑی سے بڑی تحریکوں کے متعلق وہ زیادہ بارآور ہو۔ اس اثر سے اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی کے ہر پہلو کو متاثر ہونے دیں۔

اس وقت سے لیکر جبکہ نئی زندگی کی پہلی جنبش و حرکت سے ایک خاندان کے امید بھرے دلوں میں خوشی کی سنسنی پیدا ہوتی ہے اوس نازک وقت تک جبکہ امید کی آخری کرن غائب ہو جاتی ہے اور موت کا ہولناک اندھیرا ایک نحیف و زار کالبد انسانی پر طاری ہوتا ہے عورت کا وجود انسانی خیالات اور افعال کے پرزور چشموں کے ساتھ خاص تعلق رکھتا ہے اور اس لئے زمانہ حال میں یہ امر تسلیم کیا گیا ہے کہ انسان کی بہبودی کو صورت پذیر کرنے میں عورت کا حصہ عظیم الشان محرکانہ قوت سے مملو ہے آپ سب صاحبان کو یہ پُرمعنی قول بخوبی یاد ہوگا کہ وہ نازک ہاتھ جو گہوارہ کو جنبش دیتے ہیں وہی ہاتھ دنیا پر حکومت کرتے ہیں اور اگر مجھکو اجازت دیجائے تو میں اس میں اضافہ کروں گا کہ وہ نازک انگلیاں جو بستر مرگ پر ایک ایسے محبت آمیز طریق سے جس کا بیان کرنا انسانی زبان کی طاقت سے باہر ہے آخری الوداع کہنے والے انسان کی پتھرائی ہوئی آنکھوں کو بند کرتی ہیں وہ اوس کے معاملات زندگی کی آئے دن کی گتھیوں کو سلجھانے اور عقدہ ہائے کار کے کھولنے میں ہمیشہ مصروف رہتی ہیں۔

شروع زندگی میں مفید عادات کا راسخ ہو جانا اور بچے میں اخلاقی خصائل کا محکم ہو جانا اور نوجوانوں میں شریفانہ الفتوں کا نشو و نما پانا اور انسانی تعلقات میں سے سب سے زیادہ نازک اور مشکل تعلق کو جس کا نام ازدواج رکھا گیا ہے کامیابی کے ساتھ نباہنا اور خانگی ہم آہنگی اور یکجہتی اور محبت اور قناعت کا کرہ ہوائی جس میں بہترین محاسن خانہ داری ہمیشہ ترقی پاسکیں پیدا کرنا یہ جملہ امور بہت کچھ عورت کے درجہ تربیت پر اور اس بات پر منحصر ہیں کہ اسکو تمدن میں اپنا خاص کام سرانجام دینے کا موقع دیا جائے۔

کوئی قومی تعلیم کی تجویز ہندوستانی مسلمانوں کے لئے مکمل نہیں ہو سکتی تاوقتیکہ اوس میں مستورات کی تعلیم کے متعلق طریقہ ہائے جدیدہ پر ایک ترقی پذیر اسلامی جماعت کی خاص ضرورتوں کو مدنظر رکھکر کافی انتظام نہ کیا گیا ہو اس سے ہرگز یہ منشا نہیں ہے کہ ان طریقہائے تعلیم کو اور معیار زندگی کو جو مغربی تہذیب کے ساتھ منسوب ہیں کلیتہً اختیار کر لیا جائے ہم باشندگان مشرق اپنی جداگانہ روایات رکھتے ہیں اور ہمارے خیالات کا رجحان جداگانہ ہے اور ایشیا اور یورپ کے طریقہائے تربیت کو صحت بخش طریقہ پر ترکیب کر کے ہمکو اپنے واسطے ایک نیا طریقہ تربیت مرتب کرنا ہوگا تاہم یہ تو صاف ہے کہ ہماری مستورات کی صورت میں محض شرقی طریقہ تعلیم یا ہی دقیانوسی ناموزوں اور غیر مفید ثابت ہوگا جیسا کہ وہ ذکور کی صورت میں ہوا ہے اور قوم کو قطعی طور پر ایک دفعہ اس بات کیلئے تیار رہنا چاہئے کہ ہماری لڑکیاں عہد جدید کے زیادہ علمی طریقوں پر تربیت حاصل کریں وہ زمانہ بہت دور ہو گیا جبکہ ہمارے سرکردہ اصحاب کو یہ خیال تھا کہ ہم لڑکیوں کی تعلیم کے سوال پر غور کرنے سے پہلے اپنی تمام طاقتیں لڑکوں کی تعلیم کی تکمیل پر صرف کی جائیں ہم اس مرحلہ کو آگے بڑھ گئے ہیں جبکہ اس قسم کا خیال دل میں بلاخوف اس امر کے کہ ہندوستان میں بہت نقصان پہونچے نہ ہو سکتا تھا زمانہ حال میں لڑکیوں کی تعلیم لڑکوں کی تعلیم کیساتھ پہلو بہ پہلو چلنی چاہئے اور مجھکو یقین کامل ہے کہ اگر اس اصول سے بے پروائی کی تو ہم سخت مشکلات میں پڑ جائیں گے اور زندگی کی دقتوں میں بہت سی رکاوٹوں کا سامنا ہوگا۔ ہمارے قومی نظام تعلیم میں اس اصول [illegible] کی سخت ضرورت

مطائبات

شوہر کا جنازہ

ذیل کی نظم میں اوس انتہائی درد و غم کا مرقع نہایت دردناک پیرایہ میں کھینچا گیا ہے جسمیں انسانی مایوسی کی تصویر حیرت بنجاتا ہے اور درد و کرب یا مصائب کا احساس نہیں رہتا اور پھر یکایک ایک فطری جذبہ احساس پیدا کرتا اور اوس بیخودی کو زائل کر دیتا ہے جو حیات انسانی کے منافی ہے۔

یہ نظم اوس مسلم بیوہ عورت کی حیرت خیز حالت کا فوٹو ہے جس کا شوہر ملک و ملت پر قربان ہو گیا ہے اور اوس کی لاش جنازہ کی صورت میں اوسکی نظروں کے سامنے موجود ہے۔ شوہر کی موت معمولی موت نہیں ہوتی خدا کے بعد اگر عورت کے سر پر کوئی سایہ ہے تو وہ خاوند ہی ہے اوسکی موت بیوی کے لئے حقیقتاً اپنی موت ہوتی ہے شوہر کا جنازہ سامنے ہے بیوی انتہائی درد و غم سے تصویر غم بنی کھڑی ہے لب پر نالہ و فریاد ہے نہ آہ و بکا اور نہ آنکھ سے آنسو کے قطرے رواں ہیں۔

گھر کی کنیزیں اپنے آقا کی پیاری بیوی کی اس حالت کو طبی اصول کے مطابق حیات مستعار کے منافی سمجھکر اون دردانگیز و رقت خیز طریقوں کو عمل میں لاتی ہیں جو اس تصویر غم کو حرکت میں لا سکیں۔ اور وہ اظہار درد و غم کر کے دل کے غبار کو دور کر سکے لیکن انہیں ناکامیابی ہوتی ہے اور وہ بدستور تصویر غم بنی کھڑی رہتی ہے آخر بوڑھی آیا اٹھتی ہے اور یتیم بچہ کو بیوہ ماں کی گود میں ڈال دیتی ہے کہ یکایک آہ و بکا اور اشکوں کا دریا امنڈ آتا ہے اور غم و الم کی بے حس تصویر حرکت میں آتی ہے۔ ایڈیٹر

جو نعش اوسکے غازی کی گھر لیکے آئے — نہ کی آہ اوس نے نہ آنسو بہائے
وہ اک بت تھی گویا نہ رولی نہ تڑپی — بنی تھی سراپا وہ تصویر غم کی
کہا دیکھکر یہ کنیزوں نے اوسکی — محال اس کا جینا ہے گر یہ نہ روئی

تب آہستہ اور نرم لہجہ میں اس نے — بیاں وصف سارے کئے اس جواں کے
کہا یہ کہ تمہارا وہ محبت کے لایق — جواں مرد دشمن تھا اور دوست صادق
اثر کچھ ہوا اوس کے دل پر نہ اس کا — نہ آنکھوں میں آنسو نہ لب پہ سخن تھا

کنیز ایک غمگین چپکے سے اٹھی — اور آہستہ غازی کی بالیں پر آئی
لرزتا ہوا ہاتھ اپنا بڑھایا — اٹھا کر کفن شیر کا منہ دکھایا
اثر کچھ ہوا اس کے دل پر نہ تاہم — تکلم نہ شیون نہ گریہ نہ ماتم

پھر آغوش میں اک نو سالہ دائی — یتیم اور معصوم بچے کو لائی
جونہی ماں کے زانو پہ اسکو بٹھایا — ستم دیدہ ماں رو پڑی دل بھر آیا
ہوا سوز پنہاں عیاں اس طرح سے — پھٹے کوہ آتش فشاں جس طرح سے
جھڑی لگ گئی آنسوؤں کی لبوں سے — لگایا کلیجے سے بچہ کو اپنے
محبت سے بوسہ دیا اسکے رخ پر — کہا پھر یہ بے ساختہ آہ بھر کر
مرے لال تیرے لئے میں جیوں گی — غم و رنج سب زندگی کے سہوں گی

(زمانہ)

حوادث واخبار

مولوی لیاقت حسین ممبر ہیت پولیس کے خلاف بیان سکھر کلکتہ میں لیکچر دینے کا الزام لگایا گیا تہا۔ اور چند روز حوالات میں رہنے کے بعد ضمانت پر رہا ہوئے تھے عدالت سے ایک ماہ قید محض کی سزایاب ہوئے۔

کارخانہ سن سیرامپور نے ایک سو جولاہوں سے تراشن بہم پہنچانے کی شکایت پر ایکے سے کام بند کر دیا۔

۲۷- پستولوں اور ایک رائفل کا پارسل جو مسرز ڈاشن اینڈ کمپنی کے نام کلکتہ کے بحری محصول خانہ میں موصول ہوا تہا۔ پر اسرار طور پر گم ہو گیا جس کا اب تک سراغ نہیں لگا۔

کہتے ہیں کہ مجوزہ بہار یونیورسٹی سے باکی پور کے صرف مندرجہ ذیل بہار کالج وابستہ ہونگے۔ پٹنہ کالج بہار نیشنل کالج سنسکرت کالج اور لیگ مشنری کالج۔ یونیورسٹی کے نقشہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عمارت کالج کے علاوہ طلباء کی یونین۔ اور ریڈینسٹوں کے کلب کے لئے بھی عمارتیں بنینگی۔ اور ہسپتال کے میدان کے دونوں طرف ایک ایک تالاب کھودا جائیگا۔

کھلنا سے چار مسلمان مویشی خرید کرنے کی غرض سے بعزم جیکارگاچہ ٹرین پر سوار ہوئے۔ ان میں سے دو ایک گاڑی میں سوار ہوئے جنمیں چار کابلی بھی بیٹھے تھے۔ بقیہ دو نے جیسور سٹیشن پر انکی تلاش کی مگر بے سود جیکارگاچہ پہنچکر انہوں نے سٹیشن ماسٹر کو اطلاع دی مگر کابلیوں نے سٹیشن ماسٹر کو گاڑی کھسنے نہ دیا پولیس نے کابلیوں کی گٹھریوں سے دونوں گم شدہ مسلمانوں کی لاشیں نکالیں جن کی ہڈیاں توڑ ڈالی گئی تھیں چاروں کابلی گرفتار کئے گئے

نہایت افسوس ہے کہ نقیر سید افتخار الدین صاحب سی۔ آئی۔ ای جو قریبا ۸ ماہ سے بوجہ ناسازی طبیعت اپنے عہدہ مہتمی بندوبست ہوشیار پور سے رخصت لیکر لاہور میں مقیم تھے۔ (۱۲ جنوری کو) ۲ اور ۳ بجے دوپہر کے بعمر ۴۴ سال یکایک انتقال فرما گئے۔ نقیر صاحب ایک قابل سرکاری عہدہ دار اور کثیر الاحباب شخص تھے اور ان کی ناگہانی وفات پر دلی سے کابل تک قومی و سرکاری حلقوں میں اظہار افسوس کیا جائیگا

خدا کا شکر ہے کہ آخرکار شاہ قطب الدین ایبک کی قبر کے آثار قدیمہ میں داخل کئے جانیکا باضابطہ اعلان کر دیا گیا ہے یہ قبر ایک شکستہ حالت میں بخشی ٹیکچند صاحب وکیل کے مکان واقع انارکلی لاہور کے نیچے واقع ہے۔

دمشق کے ایک تار سے منکشف ہوتا ہے کہ کرنیل مسٹر غزنوی جو آجکل ہمارے حج کی حالت و کیفیت کی غرض سے عرب میں گشت لگا رہے ہیں۔ دمشق میں گورنر کے مہمان ہوئے اور حج کمیٹی قایم کی۔ نیز مدینہ و دمشق میں ہندوستانی حجاج کے لئے ایجنسیاں بھی کھولی گئی ہیں۔

پالونپور کو معلوم ہوا ہے کہ سکھر میں دریائے سندھ کی تہ بندی کی تجویز سکرٹری آف سٹیٹ ہند نے ایک خاص کمیٹی کی رائے کے مطابق جو اس مسئلہ پر غور کرنے کی غرض سے مامور کی گئی تھی نامنظور کر دی۔

قانونی کونسل وائسرائے کے گذشتہ جلسہ میں مسٹر بینرجی ایڈیٹر بنگالی نے مفصل تقریر کے ساتھ قانون اخبارات ۱۹۱۰ء میں ترمیم کے لئے مسودہ قانون پیش کئے جانے کی تحریک کا رزولیوشن پیش کیا کہ گورنمنٹ آئندہ جس تحریر۔ الفاظ۔ تصویر وغیرہ کو قابل اعتراض تصور کرے اسکی حکم منسوخ کر دیا کرے اور دفعہ ۲۲ میں اس طرح ترمیم کیجائے کہ ہائی کورٹ ضبطی کے احکام کو منسوخ کر سکے۔ آنریبل ملک عمر حیات خان ٹوانہ نے رزولیوشن کی مخالفت کرتے ہوئے پریس کے لئے اس سے بھی زیادہ سخت قانون کی ضرورت ظاہر کی۔ لیکن مہاراجہ لشی پور مسٹر بسو۔ مسٹر رانا ٹنگر مسٹر ایم۔ ایس داس نے رزولیوشن کی تائید کی کثرت رائے سے رزولیوشن نامنظور ہوا۔

گورنمنٹ ممالک متحدہ آگرہ اودہ کوکین کی ناجائز تجارت کے انسداد کے لئے صوبہ کے قانون آبکاری میں ترمیم کرنے والی ہے۔ خود گورنمنٹ ہند کی تحریک سے مسودہ ترمیم مرتب کیا گیا ہے۔

مسٹر جے۔ ڈبلیو میڈلی انجنیر مدراس کارپوریشن ایک الہ پیدا دحاصل کر کے چند روز سے ہوابازی کی مشق کر رہے ہیں انکا بیان ہے کہ ہوا پر سے طور پر ساکن ہے۔ اور یہ دوار بغایت پر لطف۔

مسٹر کودی اینڈ کمپنی نے منڈالے میونسپلٹی کے کارخانہ آب رسانی کے لئے پانچ مصنوعی نل کے کنوین تیار رکھے ہیں کمیٹی معمولی کنوئیں سے باشندوں کو پانی بہم پہنچانا نہیں چاہتی جا۔ کنوؤں کی گہرائی ۱۴- اور پانچوین کی ۱۵۰ فٹ ہے۔ ان سے فی گھنٹہ ساڑھے چھ لاکھ گیلن پانی نکل سکتا ہے۔ مستحن کیمیاوی نے ان کنوؤں کے پانی کو عمدہ مصفا اور قابل استعمال ظاہر کیا ہے۔ کوہ منڈالے پر بھی ایک ایسے ہی کنوین کا انتظام کیا جائیگا۔ کہ تمام شہر کی آبی ضروریات پوری ہو سکیں۔

سہ شنبہ کی سہ پہر کو پولیس دہلی نے ایک قمارخانہ پر چھاپہ ملکر بالیس آدمی گرفتار کئے۔ نیز ہندرہ سو روپیہ ہاتھ آئے۔ ایک قمار باز کھڑکی سے بازار میں کود پڑا۔ اور خفیف مجروح ہوا۔

کلکتہ کے بوچڑوں نے کارپوریشن کے جدید ٹیکس کے خلاف ایکے سے کام بند کر دیا تھا۔ اب نواب سراج الاسلام میونسپل کمشنر اور مسٹر جوزف میونسپل انجنیر کا دخانہ کے سمجھانے سے انہوں نے نئی سکیم کو آزمائش کا موقع دینا منظور کر لیا۔

ہندوستان کی مشہور گانیوالی مس گوہر جان آجکل مدراس میں ہے اور عنقریب انگلستان روانہ ہونے والی ہے۔ یہ مدراس میں صرف چند روز قیام کرے گی۔ اسنے مسٹر اے۔ سی۔ دب کو رفیق سفر کے طور پر ملازم رکھ لیا ہے۔ مس کے منیجر مسٹر سبزواری اور بعض ہندوستانی سازندے بھی ساتھ ہونگے انگلستان کی ایک نامور رقاصہ مس ماڈ ایلن کے ہندوستان آنے پر بیان کی مس گوہر جان کا عزم یورپ کرنا دلچسپی سے خالی نہیں۔

میدان کلکتہ میں تالاب کے متصل ایک عورت کی لاش پائی گئی جس کا سر تن سے جدا تہا۔

پنجاب گورنمنٹ گزٹ میں ان کتابوں کی کیفیت شائع ہوئی ہے۔ جو چار ماہ مختتمہ ۳۰ ستمبر ۱۹۱۳ء میں رجسٹری کرائی گئی ہیں ایسی کتابوں کی تعداد ۵۰۰ سے زیادہ ہے۔ زیادہ تر کتابیں اردو اور پنجابی میں شائع ہوئی ہیں۔ اور ہندی میں بہت کم کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ہندی کتابوں کی ایک معتدبہ تعداد مذہبی مضامین پر مشتمل ہے۔ اردو پنجابی میں جس قدر کتابیں اس زمانہ میں شائع کی گئی ہیں۔ ان میں ناولوں اور فسانوں اور عشقیہ غزلوں کو نمایاں درجہ حاصل ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ملک کے مذاق میں ابھی بہت کچھ اصلاح کی ضرورت ہے طب کے متعلق بھی چند کتابیں لکھی گئی ہیں مگر ان میں زیادہ تر ایسی ہیں جنکو لڑکوں اور لڑکیوں کے ہاتھ میں دینا ہرگز مفید نہیں ہو سکتا کتابوں کی فہرست میں بعض ایسی کتابوں کی تفصیل درج ہے جو عوام کے اخلاق پر کچھ اچھا اثر نہیں ڈال سکتیں۔ ایسی کتابوں کی اشاعت ممنوع قرار دینی چاہئے فہرست سے اسبات کا اندازہ لگانا کچھ مشکل نہیں ہے کہ مصنفین و مولفین زیادہ حد تک پبلک کے مذاق کی پیروی کرتے ہیں حالانکہ انہیں پبلک کے مذاق کو درست کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اس میں کلام نہیں کہ عام مذاق کی پیروی سے کتابیں بہت جلد فروخت ہو جاتی ہیں مگر اس سے جو نقصان ملک کو پہنچتا ہے اوس کا خیال رکھنا مقدم ہے ہم امید کرتے ہیں کہ مصنفین و مولفین آئندہ اس اصول کو ضرور مد نظر رکہیں گے۔

یہ دیکھکر بڑی خوشی ہوتی ہے کہ "پریس ایکٹ" کی طرف عام طور پر توجہ ہو گئی ہے اور جہاں ہندوستان میں مسلم لیگ نیشنل کانگریس اور لیجسلیٹو کونسل میں اس سوال کو چھیڑا گیا ہے وہاں لندن میں بھی یہ مسئلہ اخبارات میں چھڑ گیا ہے چنانچہ مسٹر ظفر علیخان صاحب ایڈیٹر زمیندار جو آجکل لندن میں مقیم ہیں کا ایک مضمون وہاں کے ایک مقتدر اخبار میں شائع ہوا ہے جس میں زمیندار کے ضبطی ضمانت کا حال لکھکر مسٹر صاحب نے لندن پریس سے اپیل کیا ہے کہ وہ اس ایکٹ کو منسوخ کرانے کی کوشش کریں خدا مسٹر صاحب کو کامیاب کرے۔

لندن میں نماز جمعہ کی ادائیگی کیلئے کسی مستقل جگہ کا کوئی باقاعدہ انتظام نہیں تھا ایک مہینہ کو مسٹر ظفر علی خان صاحب نے کرایہ دیکر ایک جگہ لے دی تھی۔ مگر اب خواجہ کمال الدین صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ جناب رائٹ آنریبل سید امیر علی صاحب نے "لندن مسجد فنڈ" میں سے ایک سو پونڈ سالانہ امداد دینے وعدہ کیا ہے تاکہ اس رقم سے کوئی عمدہ جگہ کرایہ پر لی جائے۔ اور وہاں جمعہ کی نماز ہوا کرے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

صیغہ تجارتی معلومات نے جنوری میں ہندوستان میں گیہوں کی فصل کی جو پہلی پیشگوئی شائع کی ہے۔ اس سے کاشت رقبہ میں کمی کے اندیشہ کی تصدیق ہوتی ہے چنانچہ بمقابلہ سال سابق کے ۲۵۶۸۸۰۰۰- ایکڑ کے اب ۲۲۳۲۹۰۰۰ ایکڑ رقبہ زیر کاشت گندم ہے گویا تیرہ فی صدی کی ظہور میں آئی۔ پنجاب میں جو کل پیداوار گندم کی ایک تہائی بہم پہونچاتا ہے کمی مذکور ۶ فیصدی ہے لیکن ممالک متحدہ آگرہ و اودہ میں اس کی مقدار ۲۰ فیصدی تک پہنچ گئی ہے مزید برآں بہ نسبت دیگر مقامات کے ممالک متحدہ میں پیداوار کے بھی اچھے نہ ہونیکا اندیشہ کیا جاتا ہے۔

حوادث محلیہ (لوکل)

سنا جاتا ہے کہ ۱۸- جنوری کو ہندیان جنوبی افریقہ کی ہمدردی میں ایک جلسہ ہونیوالا ہے ابھی تک ہمیں باقاعدہ کوئی اطلاع نہیں ملی معلوم نہیں جلسہ میں ہمدردی کے صرف نمائشی رزولیوشن ہی پاس ہوں گے یا چندہ دیکر حقیقی ہمدردی کا اظہار کیا جائیگا۔

گذشتہ ہفتہ اطلاع دی جا چکی ہے کہ ایک ریلوے انجنیر ریلوے لائن نکالنے کے موقعوں کو دیکھنے کے لئے بجنور آیا تہا اب معلوم ہوا ہے کہ تجویز یہ ہے کہ چاندپور سے بجنور تک اور بجنور سے نجیب آباد تک ریلوے تعمیر کیجائے۔ بجنور سے نجیب آباد تک سلسلہ ملانے میں جسقدر فوائد ہیں ان پر ہم کسی آئندہ اشاعت میں بحث کریں گے۔

پنڈت بینی پرشاد صاحب ڈپٹی کلکٹر کا تبادلہ بجنور سے جونپور کو ہوا تہا لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ یہ تبادلہ منسوخ ہو گیا اور آپ بدستور بجنور میں رہیں گے۔

عذر گناہ بدتر از گناہ

کئی ہفتہ سے پریس کی مشکلات اخبار کی اشاعت میں تاخیر کا نقصان پیدا کر رہی ہیں اسلئے مدینہ کی اشاعت میں توقف ہمارا ذاتی قصور نہیں۔ انشاء اللہ عنقریب جلد پریس کی حالت قابل اطمینان ہو جائے گی۔

نیازمند منیجر مدینہ

رجسٹرڈ (اے) نمبر ۵۷۵

Reg. A. 575

THE AKHBAR MADINA BIJNOR

37

مسلمانوں کا واحد قومی تمدنی ادبی اخلاقی تاریخی اور سیاسی ہفتہ وار اخبار

قیمت سالانہ پیشگی تین روپیہ — ممالک غیر سے ۶ شلنگ

مدینہ

رئیس التحریر آغا رفیق بلندشہری

مالک و مہتمم محمد مجید حسن بجنوری

التماس ضروری

جن اصحاب کی خدمت میں بطلب یا بلا طلب اخبار مدینہ نمونۃً حاضر ہو فوراً اپنا ارادہ سے مطلع فرمائیں ورنہ دوسرا یا تیسرا پرچہ وی پی روانہ ہوگا جس کا وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہے۔ جو حضرات مدینہ کی امداد اپنی مستقل خریداری سے فرما رہے ہیں وہ اپنی قیمت ختم ہوتے ہی نئی قیمت سے ہمکو مطلع کریں ورنہ وی پی حاضر خدمت ہوگا اور مدینہ کو بذریعہ خریداری دیگر نقصان نہ پہنچائیں

شرح اجرت اشتہارات اخبار مدینہ بجنور

مقدار	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ضوابط اخبار مدینہ

تاریخ اشاعت مدینہ۔ ہر ماہ انگریزی کی یکم۔ ۸۔ ۱۵۔ ۲۲ کو دفتر سے شائع ہوتا ہے (۲) پرچہ نہ پہنچنے پر دو ہفتہ کے اندر دوبارہ بذریعہ مفت اس کے بعد ہر کاٹکٹ آنے پر روانہ کیا جائیگا (۳) بیرنگ خطوط کا سلسلہ منقطع ہے (۴) جواب طلب امور کے لئے۔ ٹکٹ یا جوابی پوسٹ کارڈ آنا لازم ہے (۵) مضامین اخبار کے متعلق خط و کتابت بنام رئیس التحریر کی جائے۔

تمام درخواستیں و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و مہتمم اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہونی چاہئیں

By Inayat Muhammad artist Lahore

تلغرافات

معاملات بلقان

لندن ۱۵ جنوری - ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ جزائر ایکین کے متعلق سر ایڈورڈ گرے کے نوٹ کا جواب اتحاد ثلاثہ (جرمنی - آسٹریا - اٹلی) کی طرف سے کل پیش کر دیا گیا ہے۔ اتحاد ثلاثہ عام طور پر تمام برٹش تجاویز کو قبول کرتا ہے - جن میں قلیل التعداد قومون خواہ وہ یونانی ہوں یا مسلمان کی آزادی کا تحفظ بھی داخل ہے۔

(بعد کا تار) اتحاد ثلاثہ کے جواب کا ماحصل یہ ہے کہ یونان جزائر چیوس - لیمنوس اور سموتھریس کا الحاق کرے اور جزائر امبروس - اور ٹینیڈوس ترکی کے پاس رہیں جوابات اگرچہ عملاً یکسان ہیں - تاہم جدا گانہ طور پر پیش کئے گئے ہیں جو اسبات کا ثبوت ہے کہ متعلقہ طاقتیں چاہتی ہیں کہ قسطنطنیہ کے آخری حل کا انحصار رکھا جائے طاقتوں کی ایک یا دوسری جماعت کے کل یورپ پر ہے -

بہرحال اس مسئلہ کے تصفیہ کی دقت دور نظر آتا ہے -

پرنس ویڈ جیسے دول نے البانیہ کی فرمانروائی و تخت کے لئے منتخب کیا ہے اسوقت تک کہ ویب کی وعدہ بہری سے ہے - المین لیویتنہ فرمن نہ بلد کام کرینگے انکار کر رکھا ہے اس اثناء میں کہ سین ناقابل برداشت طور پر بدنظمی پھیلی رہے گی -

لندن ۱۶ جنوری - اٹلی کے جنگی جہاز فساد ہونے کے اندیشہ سے ساحل البانیہ پر لنگر انداز ہیں نیم سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ شاید آسٹریا ہنگری کو بھی اٹلی کی پیروی کرنی پڑے ، وامیں بیان کیا گیا ہے کہ اتحاد ثلاثہ کی تینوں سلطنتیں اپنی تین تین پلٹنیں مقام درروز کو روانہ کرینگی جبکہ پرنس آف ویڈ وہان جائیگے اور ممکن ہے کہ دوسری سلطنتیں بھی اپنے فوجی دستے روانہ کریں -

لندن ۱۶ جنوری - قسطنطنیہ کے تارون سے منکشف ہوتا ہے کہ جزائر ایجیئن کے متعلق دول کے فیصلہ کو سرکاری حلقون نے حیرت ناراضی کی نگاہ سے دیکھا ہے کہتے ہیں کہ گورنمنٹ اس قسم کے فیصلہ کو جو ایسے جزائر جو عثمانی طاقت کے قبضہ میں ہیں اور یونان کو دیتی ہے قبول نہیں کر سکتی جو ایشیائے کوچک کے لئے بمنزلہ خطرہ کے ہوگا -

ایتھنز ۱۸ جنوری - سرکاری طور پر رپورٹ ہوئی ہے کہ بیرات کے دو ہزار البانیون نے میسپلی کی یونانی سپاہ پر سختی سے حملہ کیا مگر البانیون سلطنت کمزوری سے مقابلہ کیا اور لاشیں چھوڑ کر سراسیمگی سے مراجعت کرلے پر مجبور ہوئے یونانیون نے انکا دور تک تعاقب کیا قیدی اس یورش کی تہ تک پہنچ سکتے ہیں نیز یہ کہ اس سے یونانیون کی قوت کا امتحان بھی مطلوب تھا -

لندن ۱۸ جنوری - جزائر ایجیئن کی نسبت دول کے فیصلہ پر ترکی اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے مارننگ پوسٹ الیان ژیٹنگ لکھتا ہے کہ دول بالاتفاق اس اصول کو تسلیم کرتے ہیں جو قبل ازین ایڈریانوپل پر ترکی کے مکرر قابض ہونے سے تسلیم کیا جا چکا ہے - صلح کی پالیسی کے لئے یہ ضروری ہے کہ علاقہ بزور اسلحہ لیا جائے اور سپر فاتح کا قبضہ مسلم سمجھا جائے -

دولت عثمانیہ

لندن ۱۳ جنوری - برلن میں اعلان ہوا ہے کہ انور پاشا نے ترکی سفیر مختار پاشا کو واپس طلب کر لیا ہے کہتے ہیں کہ ضلع اردنگیان میں تیسری آرمی کو منظور کی انکی علیحدگی منظور نہ کرنے پر اس کا نام نصف تنخواہ پانیوالوں کی فہرست میں درج کیا گیا ہے - انور پاشا کی سخت اصلاحات کس قدر حیرت سے دیکھی جاتی ہیں

قسطنطنیہ ۱۲ - جنوری - جاوید بے گفتگو صلح قرض کو تازہ کرنے پیرس گیا ہے بعدہ یہ مسئلہ بغداد ریلوے پر بات چیت کرنے برلن جائیگا -

قسطنطنیہ - ۱۵ - جنوری - جنرل لیمان وان سانڈرس کا درجہ جرمن سپاہ میں جنرل رسالہ کے رتبہ تک بڑھا دیا گیا ہے - بطور ترکی فیلڈ مارشل کے ان کے تقرر کا معاملہ سلطان المعظم کے حضور میں پیش کیا گیا ہے -

ترکی اخبارات اعلان کرتے ہیں کہ محمود مختار پاشا جنکو برلن سے واپس طلب کر لئے جانے کی خبر آئی تھی وہ بدستور برلن میں ترکی سفیر رہیں گے - یہ غیر اغلبات سے نہیں - کہ جرمنی نے دوستانہ طور پر باب عالی سے محمود مختار پاشا کی سفارش کی ہو -

قسطنطنیہ ۱۶ - جنوری - انور پاشا نے فوج کے نام ایک اعلان میں ظاہر کیا ہے کہ وطن کو نہایت مرفہ الحال اضلاع کے نقصان اور قوم پر مصیبت نازل ہونے کا باعث یہ ہے کہ سپاہ سلطان المعظم کی نسبت ادائیگی فرائض میں قاصر رہی جسکا خیال آپ کو نہایت صدمہ ہے - اور انہون نے مجھے حکم دیا ہے کہ اس خیال سے کہ کہیں پھر ایسے حوادث پیش نہ آئین میں سپاہ کو تیار رکھوں میں اپنے سپاہیوں سے کامل اطاعت و انقیاد کا متوقع ہوں -

جاپان میں ہولناک زلزلہ

(کاگوشیما جاپان ۱۳ جنوری) خشبہ سے ایک سا کھ زلزلے آچکے ہیں جو روزانہ جزیرہ سکوراشیما پر کوہ آتش فشان سے خوفناک مواد آتشین گرائے رہے - ایک گاؤن تباہ ہو گیا - دیگر دیہات کی معدومیت کا بھی اندیشہ کیا جاتا ہے مواد آتشین شہر کاگوشیما تک ہو پہنچا ہے حالت نازک ہے جاپانی بحری سکواڈرن پوری تیزی سے موقع پر جا رہا ہے - سکوراشیما میں مواد آتشین میں بڑے بڑے پتھر ۲۰۰۰ میل کے فاصلہ پر پھینکے تمام جزیرہ میں آگ لگی ہوئی ہے کاگوشیما سے ۷۰ ہزار نفوس بھاگ گئے صرف ملازمین تار باقی رکھے ہیں دریا کی طوفانی لہرنے اہل کاگوشیما کے مصائب کا

علمی آرائشی سامان

نقشہ طرابلس الغرب - سائز ۲۹ × ۲۲ قیمت رنگدار فی عدد ۴ ؍ رنگدار روغنی مع رول جنتی کپڑا - ۱۰ ؍
نقشہ ریاستہائے بلقان - سائز ۲۶ × ۲۰ قیمت رنگدار فی عدد ۴ ؍ رنگدار روغنی مع رول جنتی کپڑا - ۱۰ ؍
تصویر موجودہ فرمانروایان اسلام - سائز ۲۲ × ۳۰ جس میں گیارہ موجودہ مسلمان بادشاہوں کی تصویرین دی گئی ہیں - قیمت رنگدار فی عدد ۵ ؍ - رنگدار روغنی مع رول جنتی کپڑا - ۱۲ ؍
تصویر غازی انور بے - سائز ۲۰ × ۳۰ قیمت رنگدار ۶ ؍ رنگدار روغنی مع رول جنتی کپڑا ۱۰ ؍
دوم سائز ۲۲ × ۱۸ رنگدار فی ۳ ؍ رنگدار روغنی مع رول جنتی کپڑا ۱۰ ؍ انور بے فوٹو پوسٹ کارڈ سائز فی درجن ۹ ؍
تصویر ہز اکسلنسی ناظم پاشا مرحوم - سائز ۱۲ × ۱۰ قیمت رنگدار فی ۲ ؍ - رنگدار روغنی مع رول جنتی کپڑا - ۶ ؍
تصویر گروپ شاہان ترکی - سائز ۱۷ × ۲۰ جس میں شروع سے آجتک کے شاہان عثمانیہ جو یکے بعد دیگرے اس ملک اسلام پر حکومت کرتے رہے ہیں ان کی صحیح تصویریں دی ہوئی ہیں کاغذ نہایت نفیس چھاپہ جرمنی رنگدار روغنی قیمت عہ ۔ تصویر سلطان محمد خان خامس - سائز ۱۷ × ۱۳ چھاپہ جرمنی قیمت فی ۸ ؍
تصویر شاہزادہ عزت الدین ولیعہد ترکی - سائز ۱۰ × ۱۳ چھاپہ جرمنی قیمت فی ۸ ؍
نو روضہ - جس میں ہندوستان کی مشہور عمارتیں - مثلاً جامع مسجد دہلی - قلعہ معلی دہلی - روضہ تاج بی بی آگرہ وغیرہ نو عمارتیں نہایت نفاست سے بنی ہوئی ہیں چھاپہ جرمنی سائز ۲۰ × ۱۴ قیمت فی عدد ۸ ؍
عکسی پوسٹ کارڈ - لاہور کی تمام مشہور عمارتیں مثلاً شالامار باغ لاہور - شاہی مسجد لاہور - مسجد وزیر خان - مسجد سنہری چیف کورٹ - مسجد کرتربیا - ۳۰ عدد انگریزی و شاہی عمارتوں کے ہم نو رنگدار چھاپہ ولایتی - بوراست قیمت ۶ ؍ فی کارڈ ۲ ؍
ناول جنگ طرابلس و ترکی - جس میں نومبر ۱۹۱۱ء سے اگست ۱۹۱۲ء تک کے جنگ طرابلس کے اندرونی ہولناک اور خونریز معرکے نہایت ہی دلچسپ پیرایہ میں بطرز ناول تحریر کئے گئے ہیں کاغذ و چھپائی نہایت عمدہ حجم تقریباً ۲۰۰ صفحات قیمت ۶ ؍
نعرۂ جنگ - فدایان اسلام کے تازہ جنگی کارنامے مسلمانوں کے جنگی جذبات کے نقشے - ترکوں کی حیرتناک شجاعت مسلمانان ہند کی گہری دلچسپیاں - انقلاب و نیابت کی مفصل کیفیت وہ بھی نظم و نثر میں - قیمت صرف ۴ ؍
نوٹ - جو صاحب اور کیٹلاگ طلب کریں ٹکٹ آنا لازمی ہے - محصول ڈاک بذمہ خریدار - کمرہ کی زینت اور یادگار جنگ کے لئے ان سے بہتر اور کوئی چیز نہیں (سے پانچ روپیہ کے خریدار کو کتاب نعرۂ جنگ مفت اور دس روپیہ) کے خریدار کو محصول ڈاک معاف -
المشتہر - شیخ عنایت محمد آرٹسٹ موچی گیٹ لاہور

شربت مفرح دافع الوباء

یہ شربت عمدہ قسم کے شیرین پانی سے ملا کر استعمال کیا جاتا ہے اس شربت سے طاعون زدہ کی گرمی فوراً رفع ہو جاتی ہے اور گرمی خشکی کو نین یا کسی کشتہ سے ہو جاتی ہے اس کا قلع قمع ہو جاتا ہے اور دودھ گھی یا کسی دوا کی ضرورت نہیں رہتی - حلق سے اترتے ہی آنکھ کھل جاتی ہے یہ شربت جس مریض کو مل گیا وہ چشم زدن میں اچھا ہو گیا - علاوہ ازین یہ شربت جملہ بخار آتشک - فساد خون - بواسیر - تبخیر مالیخولیا - اختلاج قلب تپ محرقہ میں نہایت مفید ثابت ہوا - مرض قلبی کو بمنزلہ اکسیر ہے - صغیر سن اطفال جو گرمی میں بھڑک جاتے ہیں ان کے لئے ایسا مسکن ہے کہ پھر دوا کی ضرورت نہیں رہتی اور بچوں کو راحت سے نیند آجاتی ہے اور خارش تر و خشک میں فائدہ رسان ہے -

بکثرت تیار رہتا ہے بایں ہمہ فی بوتل دو روپیہ (عہ) خورد شیشی ۴ - اونس ۶ ؍ دو اونس ۳ ؍ - ایک اونس ۱ ؍

پتہ - حکیم محمد حسن رضا سیوہارہ - ضلع بجنور

خضاب لاجواب دلپسند خاص و عام

یہ ایک قسم کا تیل ہے تھوڑا سا شیشی میں نکال کر سفید بالوں پر لگاتے ہی بال نہایت کالے بھونرا اور چمکدار ہو جاتے ہیں ہمارے کارخانہ کا خضاب تمام ملکوں میں مشہور ہے رنگ نہایت پختہ اور سیاہ - لگانیوالا اچھا خاصہ جوان نظر آتا ہے ایک بکس ۶ ماہ تک چلتا ہے فی بکس (عہ) محصول ڈاک بذمہ خریدار - وی پی منگوائیے -

پتہ - حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب پوسٹ مانڈوی نمبر ۳ - بمبئی

فہرست مضامین

39

آل انڈیا مسلم لیگ کی تقریر صدارت

(۲)

جوڈیشل اور اگزیکیٹو اختیارات کا انفصال

عدالتی اور انتظامی اختیارات کے انفصال کا مسئلہ ایسا پائمال ہوچکا ہے کہ اگر اس پر حال ہی میں حضور والسرائے کی مجلس واضعان قوانین میں بحث نہ کی گئی ہوتی تو میں اس کا مطلق ذکر نہ کرتا۔ اس امر کی تاریخ کی توضیح میں نہیں کرنا چاہتا کیونکہ آپ خود اس سے واقف ہیں۔ لیکن حضور والسرائے کی کونسل کی بحث کے ایک پہلو پر وضاحت کے ساتھ توجہ دلانے کی ضرورت ہے جب اس بارہ میں ریزولیوشن پر رائے لی گئی۔ تو یہ پایا گیا کہ ہر ایک ہندوستانی ممبر نے خواہ وہ منتخب شدہ تھا یا نامزد شدہ اس کی تائید میں رائے دی۔ یہ ہندوستان کی سیاسی ترقی کا ایک یادگار واقعہ ہے کہ تمام ہندوستان کے اعلےٰ عنصر نے اتفاق رائے سے مطالبہ کیا کہ عدالتی اور انتظامی اختیارات علیحدہ کرنے کی ابتداء فوراً کرنی چاہئے۔ البتہ اس ریزولیوشن کے پاس نہ ہونے کی وجہ یہ ہوئی کہ سرکاری افراد کی کثرت رائے بالکل اس کے خلاف تھی۔ اس ریزولیوشن کا جو کچھ حشر ہو۔ مگر اس میں سے قانونی مسایل کی اہم شاخیں نکلتی ہیں۔

ملک کے منتخب قایم مقام

حضور والسرائے کی مجلس واضعان قوانین کی طرف سے جو وفاداری کا ایڈریس حضور ملک معظم کی خدمت میں بمقام دہلی پیش ہوا تھا۔ اس کے جواب میں اراکین مجلس مذکور کو حضور موصوف نے ہندوستانی رعایا کے منتخب قایم مقاموں کے نام سے موسوم فرمایا تھا۔ ہم اس سے کسی کو انکار نہیں کہ تمام منتخب اراکین اُن لوگوں کی رائے سے منتخب ہوتے ہیں جن کو خود گورنمنٹ نے حق انتخاب دیا ہے۔ ان اراکین میں بہت سے ہندوستان کے مختلف اضلاع کے وکیل ہیں۔ بعض ان میں صاحبان جائداد کے قایم مقام ہیں۔ اور ان میں سے بعض مہتم بالشان قوم مسلمانوں کے وکیل ہیں اور اوروں کو حضور والسرائے نے نامزد کیا ہے لہذا تمام ہندوستانی منتخب قایم مقامان ہند نے متفق طور پر مطالبہ کیا ہے کہ اس اصلاح کی ابتداء فوراً کی جائے۔ اگرچہ یہ ریزولیوشن سرکاری اراکین کی کثرت رائے کی مخالفت کی وجہ سے پاس نہ ہوسکا مگر ہم یہ سوال کرنے کے مستحق ہیں کہ آیا اس رغبت کا یہیں خاتمہ ہوسکتا ہے؟

میں خیال نہیں کرتا کہ فی الحقیقت ایسا ہی نتیجہ برآمد ہوگا۔ ہندوستان کے منتخب قایم مقاموں کے ذریعہ جو متفقہ صدا ہندوستان نے بلند کی ہے وہ اگر ایسی اصلاح کو جس کی متعدد سرکاری عہدہ داروں نے بھی تائید کی ہے وجود میں نہ لا سکیں تو حال ہی میں کونسل میں جو اصلاحیں ہوئی ہیں انہیں مشکل سے مقابلہ حالت سابقہ کسی قسم کی ترقی کا باعث کہا جاسکتا ہے۔ ہم کو مجلس واضعان قوانین میں زیادہ نشستیں ملی ہیں۔ اور ہم کو رزولیوشن پیش کرنے اور ان پر رائے لینے کے قابل قدر حقوق ملے ہیں۔ مگر ہمارا کام ہنوز تھوڑے ہی تک محدود ہے۔ ہم اپنے خیالات اور آراء ظاہر کرنے کے لئے آزاد تو ہو گئے ہیں۔ مگر ہماری متفقہ کوشش ہنوز کارگر نہیں ہوسکی۔ میں اس بات کو قبول کرنے کے لئے تیار ہوں کہ ملک کی حکمرانی کے لئے موجودہ حالت میں سرکاری ممبروں کی کثرت ہونی چاہئے۔ اس لئے کہ وضع قانون کا اختیار جو اس مجلس کو حاصل ہے اس کا اثر بہت دور تک پہنچتا ہے مجلس وضع قانون کو نہ فقط جدید قانون پاس کرنے یا تجویز کو مسترد کرنے کا اختیار ہے بلکہ موجودہ قوانین کی ترمیم و تنسیخ کا بھی اختیار ہے۔ لہذا مناسب ہے کہ غلبہ آرا کی قوت گورنمنٹ کی طرف رہے مگر ضروری امر یہ ہے کہ ایسے اختیارات کو جابرانہ طور پر کام میں لانے کی بابت کافی احتیاط کی جائے۔

شاید پورے طور پر یہ امر محسوس نہیں کیا گیا کہ یہاں کی مجلس واضعین قوانین میں غیر سرکاری اراکین کی وہی حالت ہے جو پارلیمنٹ میں گورنمنٹ کی مخالف پارٹی کی ہے۔ اس سے میری مراد یہ نہیں ہے کہ ہمیشہ گورنمنٹ کی مخالفت کرتے ہیں یا دھڑا بندی کا پہلو اختیار کرتے ہیں۔ مجلس واضعان قوانین کے ہندی اراکین کا طرز عمل صاف طور پر ثابت کر رہا ہے کہ ان کا عمل تقاضائے ادائے فرض اور حب وطن پر مبنی رہا ہے۔ اور ایسے ممبر گورنمنٹ کے وضع قوانین اور دیگر فرائض میں بکار آمد ثابت ہوئے ہیں۔ لیکن مراد میری یہ ہے کہ گورنمنٹ کی تجاویز کے متعلق رعایا کے خیالات اور مشورے اور نکتہ چینی پیش کرنا ہی اُن کا فرض ہے اور اسی طور پر وہ اسی طرز پر کام کرتے ہیں جیسے پارلیمنٹ میں جانب مخالف کرتی ہے۔ اب اعتراف کیا جاتا ہے کہ یہ بات بدیہی ہے کہ گورنمنٹ کی استواری کا دار و مدار پرزور مخالفت پر ہے۔ کوئی ترکیب جو مخالف پارٹی کی قابلیت کو کمزور کردے اس کا ناگوار اثر لاریب سرکاری کارگذاری کی خوبیوں پر پڑے گا۔ مجلس واضعان قوانین کے غیر سرکاری ممبر گویا مخالف پارٹی کے قایم مقام ہیں۔ مگر انگلستان کی مخالف پارٹی اور ہندوستان کی مخالف پارٹی میں بڑا فرق ہے اور جس کا ہمارے اراکین پورے طور پر احساس نہیں کرتے۔ یہ سچ ہے کہ انگلستان میں جو فریق آج مخالف پارٹی میں ہیں وہ کل حکومت کے منصب پر فائز ہوسکتا ہے۔ اس لئے انگلستان میں ہر فریق اور اس کے اخباروں کی توجہ اسی طرف رہتی ہے کہ پبلک کی پسندیدگی حاصل کریں۔ تاکہ انتخاب آئندہ میں ان کے ہم خیالوں کی تعداد بڑھ جائے اور امور سلطنت ان کے قبضہ اقتدار میں آجائیں تو جیسا میں کہہ چکا ہوں آج جو فریق جانب مخالف ہے وہ کل کو تمام سلطنت حاصل کرسکتا ہے۔ تمام اختیارات اور مربیانہ سلوک کرنے کے مواقع جو انگلستان میں نہایت وسیع ہیں وہ اگر آج ایک پارٹی کو حاصل ہیں تو کل دوسرے فریق کو۔ مگر ہندوستان میں جانب مخالف کی حالت دگرگون ہے۔ اختیارات اور مربیانہ سلوک کرنے کی استعداد جو ہندوستان میں بھی بہت وسیع ہے ہمیشہ سرکاری عہدہ داروں کے قبضہ اختیار میں رہتی ہے۔ اور سرکاری ممبر ہمیشہ برسر اقتدار رہتے ہیں۔ اور ان کے مخالفین کی حالت ہمیشہ ایک سی رہتی ہے وہ کبھی اس بات کی امید نہیں رکھ سکتے کہ جو اختیارات اور مربیانہ سلوک کرنے کی استعداد گورنمنٹ کو حاصل ہے اور وہ کبھی ان کے ہاتھ آئیں گے اور اس کا نتیجہ صاف صریح ہے۔ باوجود اس نقص کے خدمت عوام الناس انجام دینے کے لئے ایثار نفس گوارا کرکے بہت لوگ تیار پائے جاتے ہیں۔ وہ گورنمنٹ کی کشیدگی بھگتنے کے لئے اپنے فرایض کو دیانت داری اور ایمانداری کے ساتھ انجام دیتے ہیں اگر ان لوگوں کی طرف نظر ڈالیں جو مجلس واضع قوانین کے ممبر ہیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ وہ کس کس فرقہ سے آئے ہیں ان میں آپ ایسے لوگ پائیں گے جو بڑی بڑی تجارتوں اور صنعت و حرفت کے کاموں میں مصروف ہیں یا وسیع پیمانہ پر زراعت میں مشغول ہیں جس میں ان کو ایسی آمدنی ہے گویا ان کے گھر ٹکسال ہے یہ لوگ جن کے اوقات نہایت ہی بے بہا ہیں۔ اپنے ملکی خدمت کے فرایض ادا کرنے کے لئے بغیر یہ امید رکھے کہ اختیارات اور مربیانہ سلوک کرنے کی استعداد جو گورنمنٹ کو حاصل ہے ذرا بھی حصہ دار ہوسکیں گے۔ بطیب خاطر آمادہ پائے جاتے ہیں۔ بلکہ ان کو تو بارہا سرکاری اراکین کی ناراضی برداشت کرنا پڑتی ہے اس لئے میں نہایت ہی زور کے ساتھ کہتا ہوں کہ حکومت کے فائدے کے لئے ایک نیک گورنمنٹ کا فرض ہے کہ اراکین سلطنت اس گروہ کو اپنی جانب مائل کر لینے کی کوشش کریں۔ بعوض اس کے کہ اسکو ناجائز نکتہ چین اور شورش انگیز خیال کریں۔ بہتر یہ ہے کہ ان کی قدر کریں۔ اس لحاظ سے کہ وہ ایسے افراد ہیں کہ کاروبار سلطنت جس طرح انجام دیتے ہیں ان کا بہت بڑا حصہ ہے اور جو اس خدمت کو بہ احسن وجوہ اور بلا معاوضہ انجام دینے کی وجہ سے جو انہوں نے خود اپنے ذمہ لی ہے ہر طرح حوصلہ افزائی ہیں۔

قانون مطابع

جو خیالات میں نے غیر سرکاری اراکین کے بارہ میں ظاہر کئے ہیں۔ ان کا اطلاق آزادی مطابع پر بھی ہوسکتا ہے رعایا کے خیالات اور جذبات کے بارہ میں صحیح اطلاعات گورنمنٹ تک پہونچانا انہیں غیر سرکاری اراکین اور ذمہ دار ہندوستانی اخبارات پر موقوف ہے جس طرح مجلس واضعان قوانین میں قابل ترین افراد کو شامل کرکے حوصلہ افزائی کی ضرورت ہے اسی طرح ہندوستانی اخبارات کے لئے اظہار خیالات کافی آزادی لابدی ہے۔ مجھے ان اخبارات سے جو مطلق العنان ہیں اور آزادانہ اخبار نویسی کے دائرہ سے عادتاً باہر

تجاوز کر جاتے ہیں بالکل بیہودگی نہیں ہے مگر
ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے کہ اخبارات پر غیر مناسب
پابندیاں عاید نہ کی جائیں یا کسی سرکاری عہدہ دار کا
فعل یا مقالہ عام کے مضامین پر آزادانہ بحث کرنے
میں سد راہ نہ ہوں گورنمنٹ کے پاس ہندوستان
کے مختلف حصص کے خیالات اور جذبات کے بارہ
میں اطلاعات بہم پہونچانے کا سب سے بڑا ذریعہ فقط
ہندوستانی اخبارات ہیں اگر گورنمنٹ کے کسی
فعل کا یہ اثر ہو کہ ایسی اطلاعات گورنمنٹ تک
پہونچنا موقوف ہو جائیں تو اس حرکت کا نتیجہ
خطرات انگیز اور نقصان دہ ہوگا۔

میں ان خیالات کے اظہار پر مجبور ہوا ہوں
میں شخصی طور پر واقف ہوں کہ قانون مطابع
جس کے اختیارات بہت وسیع ہیں اس نے
بہت سے اور مضبوط اخبارات کو اپنے خیالات آزادی
کے ساتھ ظاہر کرنے سے باز رکھا ہے۔

میرا خیال ہے کہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ
مسئلہ قانون مطابع پر غور و خوض کیا جائے۔
اور موجودہ سرکار دولتوں کو دور کرنے کی ضروری
تدبیروں پر عمل کیا جائے۔

مسلمانوں کا سیاسی دستور العمل اور نصب العین

موجودہ معاملات پر سرسری نظر ڈالنے کے بعد میں
یہ الفاظ اس امر کے متعلق کہنا چاہتا ہوں کہ
ہماری قومی پالیسی اور نصب العین کیا ہے اور
اس میدان میں نہایت تردد کے ساتھ قدم رکھتا
ہوں مگر اس پر کچھ کہنے کے لئے مجبور ہوں اس لئے
کہ آجکل مسلمانان ہند میں بہت اختلاف رائے
واقع ہو گیا ہے اور اخباروں میں لکھا جا چکا ہے
کہ مسلم لیگ نوجوان شوریدہ سر عنصر کے تسلط میں
آگئی ہے اور اس کا جو چراغ سحری ہے اور
رہنمایان قوم ظاہری طور پر یا پوشیدہ طور پر
اس سے کنارہ کش ہوتے جاتے ہیں اگر یہ بات
صحیح ہے تو ہر شخص تسلیم کر سکتا ہے کہ مسلمانوں
نے اپنی قومی ترقی کے لئے جو مشین ترتیب دی
ہے اس کے پرزوں میں ضرور نقص عظیم واقع
ہوا ہے۔

میرا سیاسی عقیدہ

پیشتر اس کے کہ میں اس مسئلہ پر بحث کروں میں آپ
کے روبرو ہندوستان کے پولیٹکل مستقبل کے بارہ
میں اپنے خیالات اور اعتقادات پیش کرنا چاہتا
ہوں اس کی ضرورت مجھے اس لئے لاحق ہوئی ہے
کہ میری آرا کے بارہ میں کسی قسم کی غلط فہمی اور
غلط بیانی کا موقع نہ رہے۔ گزشتہ ۵۰ سال کے
عرصہ قلیل میں ہندوستان کی سیاسی زندگی پر نظر
ڈالی جائے تو سرسری نظر سے دیکھنے والوں کو بھی
اس ملک کی ترقی حیرت انگیز نظر آتی ہے گی برطانیہ عظمیٰ
کے وسیع الخیال قطعی طرز عمل کی وجہ سے ہم کو موقع
ملا ہے کہ مغربی خیالات اور تہذیب اور مغربی جمہوریت
کے نشیب و فراز کی تاریخ اور اس کے موجودہ
تسلط سے واقف ہوں۔ لہذا یہ فطرتی امر ہے کہ ہمارا
افق نظر وسیع ہو جائے۔ اور ہم اسی منوال پر ترقی
کرنے کے درپے ہوں۔

میرا خیال یہ ہے کہ اگر ہم جادۂ جمہوریت کے اعلیٰ
معیار کے مطابق ترقی کرنے کی کوشش نہ کریں تو
وطن پرستی کے خلاف ہوگا۔ اور میں ان منصوبہ
باندھنے والوں میں سے ہوں کہ جن کا اعتقاد قوی ہے
کہ ہندوستان کو برطانوی حکمرانی کے زیر سایہ رہنے
کا اگر کافی مدت تک موقع ملے تو ہم فی الحقیقت ایک
متحد الخیال قوم بن جائیں گے۔ اور جب وہ وقت
آئے گا جس کا آنا یقینی ہے تو ہم اپنے ملک پر خود
حکمرانی کرنے کے لائق ہو جائیں گے اور یقینی طور پر
"ہم بہ حیثیت ہم سیلف گورنمنٹ مل جائے گی"

تیس کروڑ سے زیادہ اجنبی قوم کے افراد کی جو
بلحاظ فرقوں اور مذاہب پر منقسم ہیں سرپرستی
قبول کرنے بعد انگلستان کی تاریخ میں قابل فخر
وہ روز ہوگا جب وہ ان کے ارتقاء کی رہنمائی
اور منصفانہ طرز حکمرانی کی بدولت ان کو اس
درجہ تک استحکام اور اتحاد پر پہنچنے کا اور ان کو
اپنے آپ سلطنت کرنے کے لائق بنا دے گا۔

اس امر اعظم میں اس سرے سے اوس سرے تک
امن و امان قایم کرنے اور حفاظت جان و مال سے لے
ترقی و بہبودی کے بیحد و بے حساب وسائل مستعدی کیساتھ
بہم پہونچانے کے لئے اور معیار اعلیٰ کی تعلیم و تربیت
میں کوشش کرنے کے لئے ہندوستان تاج انگلستان
کا جس قدر زیر بار احسان ہے وہ اس احسانمندی
کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ہوگی جب ہمارے ملک کا
کام اختتام کو پہنچے گا۔ اور اس سرزمین کے باشندوں
کو اون کی وراثت واپس دی جائے گی۔

میں نے اپنے آپکو منصوبہ باندھنے والے کے نام
سے تعبیر کیا ہے اور اگر آپ کی مرضی ہو تو آپ بھی
مجھے ایسا ہی مانیں۔ لیکن میں یہ عرض کرنے کی
جرأت کرتا ہوں کہ مجھے اس امر کا یقین کامل ہے
کہ میرا منصوبہ واقعات اصلی کی صورت اختیار کریگا
آئندہ آپ پر موقوف ہے کہ جو تجاویز آپ کے لئے مفید ہیں
اس کے حصول کے لئے جد و جہد کریں۔

کوئی ملک جیسا کہ یہ ہندوستان ہے ہمیشہ کے لئے
اجنبی حکمرانی میں نہیں رہ سکتا خواہ وہ حکمرانی
کتنی ہی مفید کیوں نہ ہو۔ اسلئے گو یہ عالیشان حکومت
برطانیہ کی بنا رفاہ خلق اور رعیت نوازی پر مبنی
ہے تاہم وہ تا ابد قایم نہیں رہ سکتی۔ ہندوستان
ہمارا آبائی ملک ہے اور قابل فخر وراثت ہے۔ اور
آخرکار ہمارے محافظین کو ہمارے سپرد کرنا پڑے گا
میں انگلستان و ہندوستان کا تعلق ایسا سمجھتا ہوں
جیسا کہ صغیر بچوں سے ولی کا ہوتا ہے اور اگر میں تشبیہ
دے سکوں تو میں کہوں گا کہ ہندو مسلمان دو بھائی
ہیں۔ اس بھارت ماتا کے پوت ہیں اور ابھی صغیر سن
ہیں وہ پروردگار نے برطانیہ کو ان صغیر سن بچوں کا
ولی اور محافظ قرار دیا ہے۔

مجھے آپ کو یاد دلانے کی ضرورت نہیں ہے کہ
جب اس ولایت کی احتیاج پائی گئی۔ اور یورپ
کی دو قوموں یعنی اہل فرانس و انگلستان نے اس ولایت
کی خواہش کی اور وہ انگلستان کو دی گئی۔ کس خوبی اور
کس شرافت سے انگلستان نے اس فرض کو ادا کیا ہے
اس کا ثبوت آج کل ہر طرف روشن ہے صغیر السن
بچے بتدریج صحت و قوت میں ان لوگوں کی زیر نگرانی
ترقی کر رہے ہیں جنہوں نے سب سے پہلے جمہوریت
کے لئے جنگ کی۔ اور جنہوں نے صدیوں کی کوشش
و جانفشانی کے بعد اسے موجودہ معیار کمال پر پہنچا
دیا ہے۔ ہندوستان انگلستان کی مخلصانہ وفاداری
کا ممنون رہتا ہے نہ فقط ان خدمات کے نتیجہ جو انگلستان
نے ہندوستان کے لئے کیں بلکہ آیندہ کے ان تمام
توقعات کی وجہ سے بھی جنکو حاصل ہونے کی امید
ہے۔

ایک اجنبی قوم کی وفاداری جس کی بنا اصول
ہندوستان کے ذاتی مفاد کے راسخ عقیدہ پر
قایم ہو لازماً صادق اور مستحکم ہوتی ہے ہندوستان
کی مستحکم وفاداری کے بارہ میں کسی قسم کا شبہ کرنا خلاف
انصاف و عقل ہے سرکاری کارروائیوں کے خلاف
باقاعدہ شورشیں ہونگی اور ہونی چاہئیں۔ ہم
اپنے محافظوں کو بغیر باقاعدہ شورش کے بچا نہیں
سکتے اور تمام دنیا کے محافظین میں یہ عام عیب ہے
کہ وہ بچے جو ان کی حفاظت میں ہیں۔ ان کے بلوغ
اور نمو کا اعتراف مشکل سے کرتے ہیں ایسا نمو
زیادہ تر محافظین کی نظروں میں محسوس نہیں ہوتا
اسلئے کہ وہ انہیں کی نظروں کے سامنے ہوتا ہے۔
جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں کہ صغیر السن بچے حقیقت
میں بتدریج بڑھتے جاتے ہیں اور ان کے حوائج اور
لوازمات بھی افزوں ہوتے جاتے ہیں۔ اور اگر وہ
ادب کے ساتھ التماس کریں کہ ان کی عمر کے لحاظ
سے ان کے ساتھ مراعات ہونی چاہیئے یا وہ کچھ شکایت
تو محافظین نے بطور فرض منصبی کے جو تعلیم ان کو
دی ہے وہ سب رائیگان جائے گی۔ بلکہ اگر زیادہ
صحیح بکار رہا اگر شکایت بھی کریں تو جائز ہے اور بہترین
دستور العمل ان کے متعلق یہی ہو سکتا ہے کہ سرپرست
ان کے حقوق کا وقتاً فوقتاً اعتراف کر کے دریا دلی
سے ان کی مراعات میں اضافہ کر دیا کریں۔

برطانیہ کے تعلق بغیر مفر نہیں

اب آپ کو یہ بات ظاہر ہو گئی ہوگی کہ یہ خود آپ لوگوں
پر موقوف ہے کہ اپنے آیندہ نوشتۂ قسمت کو جس
قدر جلد ہو سکے حاصل کر لیں اس لئے لازم ہوگا کہ
آپ اپنی جبلی خوبیوں کو کام میں لائیں صبر و تحمل
سے کام لیں۔ اور اپنی آبائی سرزمین کی خدمت میں
ایثار نفس کے لئے آمادہ رہیں۔ آپ لوگوں کو شخصی
فوائد اور جزوی اختلافات کی سطح سے بالاتر ہو کر
اخوت کے حبل المتین سے متمسک ہونا پڑے گا۔
تاکہ جو مشکل مقصود آپ لوگوں کا ہے اس کے
حاصل کرنے میں آسانی ہو۔

آپ لوگوں کو ہر وقت یاد رکھنا چاہئے کہ بالآخر آپ
کے توقعات اور آمد و رفت کا جلدی پورا ہونا کلیتہ
تاج انگلستان کی منصف مزاج حکمرانی اس ملک میں
قایم رکھنے پر سراسر موقوف ہے۔ دوران ارتقاء میں
برطانیہ کا قبضہ ہندوستان پر لازمی ہے۔ آپ لوگ
وقت معینہ پر رشد و بلوغ کو پہنچ جائیں گے۔ اور
میراث آبائی حاصل ہو جائے گی۔ لیکن محافظین
کے تسلط سے بے صبر و بے قرار کسی طرح بھی نہ ہونا
چاہئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ سرعت رفتار کی کوشش
میں ترقی کا قدم اور پیچھے ہٹ جائے اور ہم کو یہ
بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہم منزل مقصود پر تیز دوڑ
و قوت نہیں پہنچ سکیں گے کسی قوم کی تاریخ میں
بغاوت اور بم بازی کے ذریعہ ترقی کی مثال نہیں
مل سکتی اور نہ یہ کارروائیاں مقصد حاصل کرنے
میں کارگر ہوئی ہیں۔

حضرات آپ میرے کہنے کا یقین کریں کہ جب وقت
آئیگا تو اخلاقی قوت کا سیلاب روکے نہ رکے گا اور
ہماری قابل فخر قسمت ہم کو تفویض کر دی جائیگی۔

ملک معظم کا فیض آگین پیغام

ان امور کا ثبوت ملک معظم کے اس شریفانہ پیغام
سے ملتا ہے جس سے انہوں نے گذشتہ دورہ ہند
کے وقت ہم کو مشرف فرمایا ہے۔

"تعلیم حاصل کرو" "متحد ہو جاؤ" اور "آیندہ توقع
رکھو"

کیا کوئی پیغام اس سے زیادہ وسیع اور پر معنی ہو سکتا
ہے؟ انگریزی زبان میں اس سے بہتر الفاظ آپ کے
آیندہ مقسوم کی طرف اشارہ کرنے کے لئے مل سکتے
ہیں۔ لفظ تعلیم سے یہ مراد نہیں کہ صرف امتحان پاس
کر لیا جائے بلکہ وہ اس سے زیادہ وسیع معنی میں
استعمال کیا گیا ہے اور آپ کو ہدایت کی گئی ہے کہ خود
وہ شریف مقسوم حاصل کرنے کے لائق بنائیں جو آپکے
لئے مقدر ہو چکا ہے آپ کے رہبران قوم نے گذشتہ
قرن میں اس لفظ کے معنی کو خوب سمجھ لیا تھا اور
مشورہ کیا تھا کہ آپ کی توجہ سب کاموں سے پہلے
تعلیم حاصل کرنے کی طرف رجوع ہونا چاہئے۔

آپ تسلیم کر لیں گے کہ اوس حالت میں اون
کی امور سیاسی سے علیحدہ رہنے کی نصیحت نہایت
ہی دانشمندانہ تھی اگر مسلمان قوم کی توجہ اسطرح
یکسوئی سے نہ ہوتی تو جو ترقی تعلیم میں ہم اپنے
گرد و پیش دیکھتے ہیں وہ ہم کو نہ ہوتی۔ اس حالت
میں قوم کو سیاسی مسائل کے مباحثوں میں ڈالدینا
اون کے مفاد کے منافی تھا وہ تعلیمی دوڑ میں بہت
پیچھے رہ گئے تھے اور تعلیم پر یکسوئی سے توجہ نہایت
ہی ضروری تھی اگر اس وقت مسلمانوں کا ذہن مختلف
مباحث میں مصروف ہو جاتا تو ہمارے مقصود کے
لئے بہت ہی مضر ہوتا۔ ان رہبروں کی دانشمندانہ
نصیحتوں کو ہماری قوم نے عموماً مان لیا اور اپنی تمام
قوت سے حصول تعلیم میں مشغول ہوگئی۔

جو نتیجہ اس کا برآمد ہوا وہ کسی اور طریقہ سے برآمد نہ ہوتا۔ میں خیال نہیں کر سکتا کہ سیاسی زندگی سے علیحدگی اختیار کرنے کی پالیسی ہمارے لئے ہمیشہ کے لئے قرار دی گئی تھی۔ اسوقت بھی صاف طور پر تسلیم کیا جاتا تھا کہ تعلیمی ترقی کی وجہ سے جب قوم ایک اعلےٰ معیار پر پہنچ جائے گی تو سیاسی تحریک خود بخود پیدا ہو جائے گی۔

یہ طرز عمل جس قدر کامیاب ہوا اوس کے بیان کرنے کی مجھے ایک ایسی مجلس کے سامنے جیسی آج یہاں منعقد ہے ضرورت نہیں۔ چھ سال کی قلیل مدت میں جب سے کہ مسلمان قوم نے سیاسی میدان میں قدم رکھا جو کچھ ترقی انہوں نے کی ہے اس کے بارہ میں ہر شخص مان لے گا کہ وہ نہایت ہی قابل اطمینان ہے یہ نتیجہ ہے اوس تعلیم کا جس کی طرف حضور ملک معظم نے اپنے پیغام فیض آگین میں پہلے لفظ کے ذریعہ اشارہ کیا ہے۔ میں ۔۔ لوگوں سے عرض کرتا ہوں کہ کیا یہ تجربہ ہمیں نہیں سکھاتا کہ اب ہماری توجہ اور قوت شاہی پیغام کے دوسرے لفظ کی طرف مبذول ہونی بہتر ہے۔ یعنی "اتحاد" پر۔

آپ لوگ آگاہ ہیں کہ تعلیم اور دیگر ذرائع سے کیسی ہی قابلیت آپ کیوں نہ پیدا کر لیں مگر پیشتر اسکے کہ آپ کسی قسم کی سیلف گورنمنٹ کی توقع رکھیں۔ آپ کو ہر ایک ہندوستانی اخوت کے رشتہ میں منسلک ہونا پڑیگا۔ جب آپ اتحاد کے ضروری درجہ تک پہونچ جائیں گے۔ تو پھر کوئی چیز ایسی باقی نہ رہے گی جس کے حاصل کرنے کی آپ توقع نہ کر سکیں۔ پھر کوئی عذر آپکی میراث سے آپ کو جدا رکھنے کا نہ رہیگا۔

ہر ایک ہندوستانی کو چاہئے کہ ملک معظم کے پیغام پر مع اپنے خاندان کے پورے طور پر عمل پیرا ہو اور جن اصولوں کی طرف اس پیغام میں ہدایت کیگئی ہے اوس پر عملدرآمد کر کے فرض ملکی سے ادا ہو جائے اور پھر آئندہ مقصود اگرچہ دور ہی کیوں نہ ہو حاصل ہی ہو کر رہے گا۔

اب میں آپ سے التماس کرتا ہوں اور آپکے ذریعہ تمام باشندگان ہند سے عرض پرداز ہوں۔ کہ جو طریقہ بیان ہو چکا ہے اوس کی رو سے ملک کی خدمت کریں۔ اور اس طرح فائز المرام ہوں۔

ہمارا نصب العین

ہندوستان کے مستقبل کے متعلق اپنے سیاسی اعتقادات کو قدرے طولانی طور پر بیان کرنے کے بعد آپ لوگ سمجھ سکتے ہیں کہ اس ملک کی دو سیاسی مجلسوں نے جو نصب العین مقرر کیا ہے اوس پر میرا کوئی اعتراض نہیں ہے۔ کانگرس نے جو نصب العین نوآبادی کے طریقے پر سیلف گورنمنٹ حاصل کرنے کا قرار دیا ہے اوس میں یہ خوبی ہے کہ وہ صاف اور مختصر ہے ایسا نصب العین اختیار کرنے میں آپ کے کارکنوں کے پاس وجوہ ہوں گے۔ مگر میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ میں شخصی طور پر ایک شخص تر اور صاف تر نصب العین کو زیادہ پسند کرتا ہوں۔

خیر! جو بھی نصب العین ہو مگر میری صرف یہی عرض ہے کہ آپ لوگ ہمیشہ اس بات کو ذہن نشین رکھیں کہ کسی وجہ سے بیقراری کا خیال پیدا نہ ہو اور ایسی خواہش نہ کی جائے کہ قریب کے راستہ سے منزل مقصود پر پہنچ جائیں۔ یا رعایا کے برافروختہ کرنے کا میلان پیدا ہو۔ بیقراری اور نہ مجھی سی بڑھ کر ہندوستان کا مقصود حاصل کرنے میں کوئی چیز سدراہ نہیں ہو سکتی اور ایسا کرنے سے منزل مقصود کی طرف ہماری رفتار تیز ہونے کی بجائے بلا شبہ ہمارے قدم پیچھے ہٹیں گے۔

حال میں بہت کچھ سنا گیا ہے کہ ہماری قوم کے افراد میں اختلاف رائے واقع ہوا ہے۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم میں ایسے مقصد پر اختلاف رائے واقع ہونا جو سرگرم افراد کے اعتقاد کے موافق بھی سالہا سال کی متفقہ اور مضبوط کوشش کے بعد حاصل ہو سکتا ہے دانشمندی کے خلاف ہے ہماری کامل آرزون کا سون کی کمی دہا ہون یا صدیوں میں پورا ہونا صرف زمانہ پر منحصر ہے اور یہ تو جیسا کہ میں اشارہ کر چکا ہوں خود ہم پر موقوف ہے پھر ہم اپنے قوی کیوں اس بے سود مباحثہ اور مناقشہ میں ضائع کریں کہ اس غیر مشخص زمانہ کے بعد کس صورت کی سلطنت قائم کرنا چاہئے جب کہ ہماری معقول اور دیرپا ترقی کے لئے تمام مقتضیات عاجل میں جو آج ہندوستان میں ہیں مستحکم اتحاد ہونا شرط ہے تو کیا یہ دانشمندی نہ ہوگی کہ ہم ایسی تدابیر پر غور کریں جس سے موجودہ مسائل پر بلا افتراق توجہ کو جمع کرنا ممکن ہو، اور متحدہ کوشش سے یقینی ترقی حاصل ہو سکے ہر شخص کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ ہندوستان میں کسی طرح کی سلف گورنمنٹ بھی بغیر اس کے ممکن نہیں ہے کہ دو بڑی قومیں ہندو اور مسلمان مخلصانہ طور پر شیر و شکر ہو جائیں اس سے بڑھ کر کونسا شریف تر اور بلند تر مقصد ہو سکتا ہے کہ تمام ہندوستان کو متحد بنانے کی کوشش کی جائے۔ اگر ہم فی الواقع اخلاص کے ساتھ متحد ہو گئے تو ہمیں اپنی میراث حاصل کرنے سے دنیا میں کونسی قوت روک سکتی ہے ؟ بغیر اس اتحاد کے ہندوستانیوں کو اپنی دلی مراد پانے کے لئے غیر محدود زمانہ تک انتظار کرنا پڑیگا۔ بعوض اس کے کہ ہم موجودہ زمانہ میں ایسے امور کی بابتہ باہم اختلاف اور ردوبدل کریں جو آیندہ زمانہ بعید میں واقعیت صورت اختیار کرے گا میں گرمجوشی کے ساتھ تمام ہندوستان کے فرزندان صادق سے التماس کرتا ہوں کہ اپنی تمام قوت اور سلیقہ شعاری ہندوستان کو متفق کرنے میں صرف کریں اور مستقبل کو اپنے حال پر چھوڑ دیں اور آئندہ کے لئے امید اور اطمینان رکھیں اگر یہ دو ہمسایہ قومیں اپنے قوی اور مساعی ایسے نصب العین کے حاصل کرنے میں معقول مصالحت کے طور پر صرف کریں تو ہماری تمام مشکلات رفع ہو جائیں گی اور ہندوستان پر زیادہ ہیں حقیقی اور اخلاص کے ساتھ اتفاق کے ققنس کے مانند نزاع اور اختلافات کی خاکستر میں سے امید تو قع کی تازہ زندگی سے کر اوٹھ کھڑا ہوگا۔

اسلامی دستور العمل

دوسرا سوال جس پر میں اب نظر ڈالون گا یہ ہے کہ لیگ کی پالیسی بحیثیت قایم مقام مسلمانان ہند کیا ہونی چاہئے اس سوال کا جواب مختصر طور پر میں یہ دونگا کہ ہماری پالیسی سلطنت برطانیہ کے متعلق مستحکم وفاداری کی اور ہندوؤں کے بارہ میں مستحکم برادرانہ محبت کی ہونی چاہئے۔ بعبارت آخری یہ پالیسی ایسی ہونی چاہئے جیسی کہ ایک خاندان میں چھوٹے بھائی کی۔ روش اپنے محافظ اور اپنے بڑے بھائی کی نسبت ہوتی ہے اپنا وجود پوری طور پر باقی رکھ کے اور حوائج ضروری کی پوری گنجائش مدنظر رکھ کے وہ اپنے محافظین کے ساتھ مودبانہ متابعت سے اور اپنے بڑے بھائی سے برادرانہ محبت سے پیش آ سکتا ہے ہمارے محافظین کے ساتھ مستحکم وفاداری اور مودبانہ متابعت جس کی اصلاح میں نے دی اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ اس کے ہر حکم کے سامنے کورانہ اور غلامانہ سر جھکایا جائے۔ وفاداری اور متابعت کسی طرح سے عرضداشت پیش کرنے اور آئینی شورش کرنے کے متناقض نہیں ہے۔

ہندوستان کو بلحاظ ترقی دینے اپنی قوم کی بہبود مزید کے لئے اور افعال حکومت پر اعتدال اور سنجیدگی کے ساتھ نکتہ چینی کر کے حکمرانی میں اصلاح کرنے کے۔ یہ تمام قانونی ذریعے جو آپ کام میں لا سکتے ہیں وہ آزادی کے ساتھ اور اچھی طرح کام میں لائیں۔ اس مسئلہ کے اس پہلو پر مجھے زیادہ وضاحت سے بیان کرنے کی ضرورت نہیں اس لئے کہ مجھے یقین ہے کہ آپ اچھی طرح سے واقف ہیں کہ آپ کے قانونی حقوق کیا ہیں؟ ان حقوق کو بہترین طریقہ پر کام میں لائے۔ اور باوجود یکہ آپ لوگوں کو مایوسیوں سے دوچار ہونا پڑے مگر اپنی کوششیں استقلال کیساتھ جاری رکھئے اور اس طرح اپنا یہ فرض منصبی ملک کی حکمرانی کی اصلاح میں ادا کرنے کی کوشش کیجئے۔

اپنے بڑے بھائی کے ساتھ محبت اور لحاظ رکھنے کی نصیحت کرتے ہوئے میں یہ فراموش نہیں کر سکتا کہ آپ بھی ان کی طرف سے ویسے ہی سلوک کے مستحق ہیں دو بھائیوں کا ملاپ یکطرفہ توجہ سے نہیں ہو سکتا میں ہندوؤں کو بڑے بھائی کے خطاب سے مخاطب کرتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ آپ میرے ہم نوا ہوں گے کہ اگر اہل ہند کو ایک خاندان مان لیں۔ تو ان کا یہی رتبہ ہوگا۔ وہ تعداد میں۔ تعلیم میں دولت میں اور دیگر امور میں ہم سے بڑے ہیں۔ لہذا ان کی ذمہ داریاں اگر ہندوستان کو ایک خاندان مان لیں تو لابدی طور پر قایم رکھنے کے لئے ہر بھائی کو چاہئے کہ اپنے فرائض منصبی دوسرے کے متعلق صداقت کے ساتھ بجا لانے کے لئے آمادہ رہے۔ آؤ پہلے یہ دیکھیں کہ آیا مسلمانوں نے ہندوؤں کی طرف اپنے فرائض منصبی ادا کرنے کی کوشش کی ہے یا نہیں۔ اگر ہم نے نہیں کی ہے تو ہم کو آمادہ ہونا چاہئے کہ تلافی مافات کریں۔ آپ بخوبی آگاہ ہیں کہ مسلمانوں کی باقاعدہ سیاسی زندگی اوس روز سے شروع ہوتی ہے جب وہ تمام ہندوستان کی قایم مقاموں کا وفد ہمارے مسلم لیڈر ہز ہائینس سر آغا خان بالقابہ کی سرکردگی میں حضور لارڈ منٹو بہادر سابق وائسرائے ہند کی خدمت اس امر کی طرف توجہ دلانے کے لئے حاضر ہوا کہ ہم چھوٹے بھائی ملک کے قایم مقام مجلسوں میں براہ راست اپنے قایم مقام کا انتخاب کرنے کے مستحق ہیں۔ یہ اس بات کی پہلی علامت تھی کہ برادر خورد کا نشو و نما ایسے اچھے نقطہ پر پہنچ گیا ہے کہ اسے اپنے حوائج و ضروریات اچھی طرح محسوس ہونے لگی ہیں اور محافظ خاندان نے اس کے لئے جس تنظیم کا انتظام کیا تھا اوس کا چھوٹے بھائی پر بھی وہی اثر ہوا جو بڑے بھائی پر ہوا تھا اور حب الوطن کا شعلہ اس کے سینہ میں بھی مشتعل ہو چکا ہے (مجھے امید ہے کہ یہ شعلہ کبھی فرو نہ ہوگا) لہذا اس نے التماس کیا کہ رفاہ عام کی خدمت جو اس سے پہلے دیگر اہل خاندان کو دی گئی تھی اس کا موقع مجھے بھی دیا جائے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے تدریجی نمو کا احساس محافظ اور بڑے بھائی میں سے کسی کو نہیں ہوا لیکن ہم اپنی جانب طرف ترقی کا احساس کرنے کے بعد اب اس کو زیادہ دیر تک صرف تماشائی کے طور پر کھڑی رہنا نہیں چاہتے۔ لہذا ہم نے خواہش کی کہ خدمت ملک کی ذمہ داریاں اور بار اٹھانے میں ہم بھی حصہ لینا چاہتے ہیں ہم ملتمس ہوئے کہ ان مواقع کا کچھ حصہ ہمیں بھی دے جو رعایائے ہند کو دیا گیا تھا اور جب سے ہمارے بڑے بھائی ہماری مدت صنو ۔۔ میں شرفیاب تھے محافظ نے ہمارے صحیح مطالبات کا اعتراف ۔۔ مرضی ظاہر کی کہ جس چیز کے ہم مستحق ہیں وہ ہمیں دی جانی چاہئے کس طرح دہری ہے ہمارے بڑے بھائی ہمارے سچے حقوق کے اعتراف کئے جانے سے چراغ پا ہوئے ہیں۔ اس کا بیان تو ایک جزو تاریخ ہو گیا ہے۔

مبلغ ایکسو روپیہ دیا جائیگا۔ عرصہ ۱۰ ماہ سے میرے گھر میں بیمار ہیں ہر چند میں نے علاج ڈاکٹری و یونانی بھی کرایا مگر آرام نہیں ہوا اور میں یہ چاہتا ہوں کہ کوئی صاحب اگر اس مریضہ کا علاج کرنا چاہیں تو میں ان کو مبلغ سو روپیہ بالتعلیم دے سکتا ہوں مریضہ کا حال یہ ہے کہ چلنے پھرنے سے بالکل ۔۔ لکڑی کے سہارے چلتی ہیں صرف بائیں ۔۔ کام نہیں دیتا ہے نہ وہ مڑتا ہے اور نہ کھلتا ہے قریب دو ماہ کے اصلی حالت پر فرق رہتا ہے ڈاکٹر صاحبان لیو پر گر

شذرات

بلند شہر میں میلہ نمایش

بلند شہر (ممالک متحدہ آگرہ و اودھ) میں اگرچہ گھوڑوں کی ایک نمایش عرصہ دراز سے ہوا کرتی ہے لیکن چند سال سے رؤسا اور حکام ضلع کی توجہ و کوشش اور حسن انتظام کی بدولت اس میں بہت سی خوبیاں پیدا ہو گئی ہیں اور یہ میلہ لنگ سے قابل دید میلہ ہو گیا ہے۔

امسال یہ نمایش ۷ فروری ۱۹۱۴ء سے شروع ہو کر ۱۴ فروری تک رہے گی۔ پروگرام اور اشتہارات مطبوعہ سے معلوم ہوا ہے کہ امسال نمایش کے چوک بازار میں دوکانات پختہ بنوائی گئی ہیں اور بہت ارہمی وسیع اور عمدہ بنائے گئے ہیں۔

نمایش میں گھوڑوں اور مویشیوں کی خرید و فروخت کے علاوہ دور دور کے مشہور سوداگر بھی ہر قسم کا مال لا کر فروخت کرتے ہیں جن کے لئے چوک بازار میں ۲۴۴ عمدہ پختہ دوکانیں اور ۱۲۶ دوکانیں چوک بازار کے چاروں سمت میں بنائی گئی ہیں۔ چوک بازار کی دوکانوں کا کرایہ فی دوکان تین روپیہ اور اطراف کی دوکانوں کا فی دوکان ایک روپیہ ہے۔

سوداگروں اور نمایش دیکھنے والوں کی سہولت کیلئے تقریباً چار سال سے ایک عارضی ریلوے اسٹیشن بھی نمایش میں بنایا جاتا ہے جہاں سے تقریباً ہر جگہ کا ٹکٹ ملتا ہے [illegible] مال صدر اسٹیشن پر ہی اتارا جاتا ہے۔

امسال حسب ذیل انعامات اشیاء پر مقرر کئے گئے ہیں۔ اسپان سرکاری الف ۱۰۰۰، اسپان ضلع ۶۷۵ مویشی سرکاری [illegible] مویشی ضلع [illegible] دستکاری ... [illegible] کشتی ... الف ۱۰۰ پھول و ترکاری [illegible]

جو سوداگر نمایش مذکور میں اپنی دوکانات لیجانا چاہیں وہ مولوی عبدالرب صاحب تحصیلدار حضور تحصیل بلند شہر اپنی درخواست یکم فروری تک بھیجدیں۔

امید ہے اس کی نمایش بھی مولوی عبدالرب صاحب تحصیلدار بلند شہر کے انتظام سے حسب سابق قابل دید نمایش ثابت ہوگی اور گورنمنٹ تحصیلدار صاحب موصوف کے حسن انتظام کے معاوضہ میں حسب سابق انہیں اعزاز و عطیات سے سرفراز فرمائیگی۔

امیر صاحب کابل کی مرحمت عامہ

معزز معاصر سراج الاخبار افغانیہ کی تازہ اشاعت سے معلوم ہوا ہے کہ امیر صاحب کابل نے حال میں تمام فوجی افسروں اور محکموں کو حکم دیا ہے کہ گرانی غلہ کے زمانہ میں شاہی [illegible] بے نوائی و تکلیف سے محفوظ رکھنے کا انتظام کیا جائے اور اونہیں بتلایا جائے کہ گرانی کے زمانہ میں اون کو ایک نرخ معین پر جس کا تقرر امیر صاحب نے فرمایا ہے غلہ سرکاری گودام سے ملیگا اور ہمیشہ تا گرانی اسی نرخ پر ملتا رہے گا۔ البتہ جب ارزانی ہو جائے تو فوجی مختار ہیں خواہ نرخ موجودہ پر بازار سے خرید کریں یا سرکاری گودام سے۔

امیر صاحب کابل کی یہ مرحمت عامہ البتہ قابل شکریہ ہے حقیقت یہ ہے کہ بادشاہ کے لئے پوری جگہ رعایا کے دل میں اوسوقت ملتی ہے جب کہ بادشاہ کو رعایا کا پورا پورا خیال ہو امید ہے کہ امیر صاحب کیلئے افغانستان کی رعایا سچے دل سے دعا گو رہے گی بعد خداوند تعالیٰ امیر صاحب کو تا دیر افغانستان کی حکومت پر قایم رکھے گا۔

کلکتہ میل پر پشاور کے قریب حملہ

پچھلے دنوں جہانگیرہ اسٹیشن واقع سرحد کے قریب کلکتہ میل پر جو ڈاکہ پڑا تھا اوس کے مفصل حالات ایک نامہ نگار نے حسب ذیل لکھے ہیں۔

۱۲ دسمبر کو کلکتہ میل رات کے گیارہ بجے پشاور سے روانہ ہو کر تقریباً دو بجے اسٹیشن جہانگیرہ کے قریب جو پشاور سے تقریباً تیس پینتیس میل اور جہاوتی نوشہرہ و اٹک کے درمیان واقع ہے پہونچا اس مقام کی سڑک چونکہ زیر مرمت تھی اسلئے حفظ ماتقدم کے لحاظ سے گاڑی کو کچھ دیر کے لئے ٹھہرایا گیا گاڑی کی ٹھہرتے ہی تقریباً ایک سو ڈاکو بلائے ناگہانی کی طرح گاڑی پر ٹوٹ پڑے۔ ڈاکوؤں نے سب سے پہلے ڈرائیور کو اور پھر اسٹیشن ماسٹر اور ریلوے کے دوسرے عملہ کو جنکی تعداد تو یا دس تھی قتل کیا اس کے بعد تار کے سلسلہ کو کاٹا اور پھر اطمینان سے مسافروں کے مال کو لوٹنا شروع کیا۔

نامہ نگار کا بیان ہے کہ ڈاکوؤں نے مسافروں کا تمام مال و اسباب لوٹ اور کاغذات وغیرہ چھین لئے اور صرف جسم کے کپڑے آنپر چھوڑ کر چلتے بنے۔

اس گاڑی میں حسب بیان نامہ نگار ڈہائی سو رسالہ کے سوار بھی تھے جن کے پاس ہتھیار اور بندوقیں تھیں ان سواروں نے صرف زنانہ گاڑیوں کی حفاظت کی اور ڈاکوؤں کی مزاحمت کی جانب کچھ بھی توجہ نہ کی۔

نقصان کا صحیح اندازہ معلوم نہیں بعض لوگوں کا بیان ہے کہ تقریباً دو لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا ہے ڈاکوؤں کے چلے جانے کے بعد گاڑی صبح تک وہیں کھڑی رہی دوسری گاڑی جو پشاور سے چھ بجے صبح روانہ ہوتی ہے اٹک پہونچی اور اٹک سے حسب قاعدہ اگلے اسٹیشن کو صفائی راستہ کے لئے تار دیا لیکن چونکہ تار کا سلسلہ کاٹ دیا گیا تھا کچھ جواب نہیں ملا اور آخر بہت دیر کے بعد اٹک سے آہستہ آہستہ گاڑی روانہ ہو کر جب جہانگیرہ کے قریب پہونچی تو دیکھا کہ شکستہ گاڑی کھڑی ہوئی ہے آخر اس گاڑی کے مسافر دوسری گاڑی میں سوار ہو کر واپس پشاور پہونچے اور گاڑی بھی ایک دوسرا ڈرائیور لے گیا۔

رپورٹ سالانہ انجمن خدام کعبہ

مسٹر شوکت علی صاحب معتمد انجمن خدام کعبہ نے سال ۱۳۳۱ھ کی رپورٹ انجمن خدام کعبہ ہمارے پاس بھیجی ہے جس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سال گذشتہ میں انجمن مذکور نے ابتدائی مراحل خوبی و خوش اسلوبی سے طے کر لئے ہیں اور اب انشاء اللہ انجمن جلد قابل قدر ترقی حاصل کر کے اپنے نصب العین کو انجام دے گی۔

رپورٹ مظہر ہے کہ انجمن کا افتتاح ۶ مئی ۱۹۱۳ء کو ۲۴ خدام کی شرکت سے ہوا تھا اور ۱۲ اکتوبر کو جبکہ انجمن کا حسابی سال بابت ۱۳۳۱ھ ختم ہوا ہے ممبران کی تعداد ۱۳۴۴ تھی انجمن کے شرکاء کی اس تعداد کو دیکھتے ہوئے کارکنان انجمن کی کوششیں قابل داد معلوم ہوتی ہیں۔ اور امید بندھتی ہے کہ اگر ملک میں انجمن مذکور کی جانب سے مخالف لوگوں نے بدظنی نہ پھیلائی تو انجمن جلد ایک اونچے درجہ پر پہونچ جائے گی۔

انجمن کی شاخیں حیدرآباد دکن، لکھنؤ، سکھر، خوست، اجمیر، جام نگر، امرتسر، نینی تال، سہارنپور، سندیلہ، موضع دیوان علاقہ کاٹھیاواڑ، شاہجہانپور، اکبرپور اور مخدوم پور (گیا) وغیرہ میں باقاعدہ قایم ہو گئی ہیں اور اپنے کام میں مصروف ہیں۔

سال زیر رپورٹ میں انجمن کو کل آمدنی مبلغ ۴۰۹۳ روپیہ ۲ آنہ ۳ پائی ہوئی جس میں سے ۱۵۲۹ روپیہ چار آنہ خرچ ہوئے اور باقی بنک بنگال میں جمع ہے۔

دہلی کے نواب بشیر الدین احمد خان صاحب اور محمد اسماعیل خان صاحب بیرسٹر اور رجسٹر حسابات کی جانچ و تصدیق کی ہے جو حسابات کے آخر میں درج ہے۔

مسٹر شوکت علی انجمن خدام کعبہ کا کام جس خوبی سے کر رہے ہیں اور اوس کے حسابات جس عمدگی سے پبلک کے سامنے پیش کئے ہیں وہ ہر طرح قابل اطمینان و لایق داد ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا مسٹر موصوف کی کوششوں میں برکت عطا فرمائے۔ اور وہ اپنے نصب العین میں کامیاب ہوں۔ آمین ثم آمین۔

جنوبی افریقہ میں گوروں کا ایکا

مثل مشہور ہے کہ خربزہ کو دیکھکر خربزہ رنگ بدلتا ہے یہ مثل آجکل جنوبی افریقہ میں صادق آرہی ہے۔

جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کو عرصہ سے جن مصائب ہلاکت و تشدد سے سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور وہ بیچارے اپنے جائز حقوق طلب کرنے کی بدولت جس قسم کی تکلیفیں اٹھا رہے ہیں اون کا ذکر وقتاً فوقتاً کیا جا رہا ہے لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ حقوق طلبی کی ہوا گوروں پر بھی اثر پیدا کر رہی ہے اور وہ بھی ایکا کر کے کام چھوڑ رہے ہیں چنانچہ بیان کیا گیا ہے کہ تعمیرات اور دوسرے پیشوں کے دو ہزار قایمقاموں نے مقام پریٹوریہ میں جلسہ منعقد کر کے عام ایکے کے حق میں فیصلہ کیا ہے۔

جوہانسبرگ میں ۱۹ ہزار اشخاص نے جلسہ کر کے عام ایکے کی تائید میں ریزولیوشن پاس کیا ہے اسی طرح سالٹ ریور ورکشاپ (کیپ ٹاون) کے تقریباً آدھے ریلوے ملازموں نے کام چھوڑ دیا اور کوشش بدستور جاری ہے۔ محکمہ ریلوے نے ملازموں کی حفاظت کیلئے فوج سے ٹرانسوال اور فری سٹیٹ کے بعض اضلاع پر جنگی قانون نافذ کر دیا ہے اسیطرح کے اور سخت قوانین بنائے جا رہے ہیں۔

علم ایکے اور جنگی قانون کے نفاذ سے اسوقت تمام جنوبی افریقہ میدان جنگ بن گیا ہے اور خطرہ ہے ایک بڑی لڑائی وقوع میں آئے کشمکش بڑھتی جاتی ہے اور ایکا کرنے والوں کے سرغنہ گرفتار کئے جا رہے ہیں پر اس مزاحمت جاری ہے بعض لیڈروں کی گرفتاری سے خیال کیا جاتا ہے کہ ایکا جلد ٹوٹ جائیگا آخری تار مظہر ہے کہ گرفتاریاں جاری ہیں اور اوسوقت تک جاری رہیں گی جبتک کہ ایکا بالکل ختم نہ ہو جائے۔

ان واقعات کو دیکھتے ہوئے بیچارے ہندوستانیوں کی پرامن جد و جہد بالکل حق بجانب معلوم ہوتی ہے اور حکومت نے اون پر جسقدر مظالم کئے وہ سب امتیاز نسل و قوم کے سبب معلوم ہوتے ہیں۔ افسوس ہے کالی رنگت والوں کی بدبختی ملک سے باہر بھی اون کے ساتھ ہی رہی۔

مظاہر قدرت جاپان میں ہولناک زلزلے

جو لوگ مادی اشیاء کے اثرات سے متاثر ہو کر قدرت خداوندی کو بھول جاتے ہیں قدرت کی گرفت انہیں جلد ہوش میں لے آتی ہے اور غیر پائدار کامیابی پر نازاں ہونے والے گروہ آخر اپنے دعوؤں سے دستبردار ہو کر اوس وحدہ لاشریک لہ خدا کی قدرت کے قائل ہوتے اور سرنگوں ہو جاتے ہیں جو حقیقتاً نظام عالم کا واحد منتظم ہے۔

اس ہفتہ کی تار برقی خبریں مظہر ہیں کہ جاپان میں ہولناک زلزلوں کے پیہم جھٹکوں سے جاپانی رعایا سخت مصیبت میں ہے اور لاکھوں بندگان خدا کس مپرسی و تباہی کی حالت میں پڑ

یہ عظیم الشان زلزلے بجائے خویش اس امر کے مظہر ہیں کہ قدرت خدا کے منکر ہوش میں آئیں اور اس انقلاب و آیات عظیم سے متنبہ ہوں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ جاپان میں اس مرتبہ جو مہیب زلزلے آئے ہیں وہ کچھ زیادہ تعجب خیز نہیں ہے بلکہ اب سے پہلے بھی اس قسم کے بہت سے زلزلے سرزمین جاپان پر وقوع پذیر ہو چکے ہیں اور ایک حد تک یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ جاپان زلزلوں کی زمین ہے چنانچہ جاپان کی گذشتہ تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جاپان میں کوئی دن ایسا نہیں گذرتا کہ زلزلے کے دو تین جھٹکے نہ محسوس ہوتے ہوں اور زمین جنبش میں نہ آتی ہو۔

اندازہ کیا گیا ہے کہ ۱۸۹۵ء تک کے گذشتہ تیرہ سال کے اندر جاپان میں بحساب اوسط روزانہ ۳ زلزلے واقع ہوتے رہے ہیں لیکن اس قسم کے خفیف زلزلوں کو اس لحاظ سے زیادہ نقصان دہ نہیں سمجھا جاتا کہ ان کے ذریعہ سے زلزلوں کا مواد فاسد تدریجی خارج ہوتا رہتا ہے اور بڑے زلزلوں سے ایک حد تک اطمینان ہو جاتا ہے مگر اینہمہ کہ خفیف جھٹکوں سے مواد فاسد کا بہت سا حصہ خارج ہو جاتا ہے پھر بھی ہولناک و سخت زلزلے اکثر وقوع پذیر ہوتے رہتے ہیں چنانچہ گذشتہ تین صدی میں ۱۰۸ بڑے اور ہولناک زلزلے وقوع پذیر ہو چکے ہیں اور آٹھویں صدی سے اسوقت تک تقریباً دو ہزار چھ زلزلے ظہور میں آئے ہیں۔

جاپانی زلزلوں کی تاریخ بتلاتی ہے کہ اس وقت تک جاپان میں جو ہولناک زلزلے آئے ہیں ان میں ۱۸۹۶ء میں جو ہیبتناک زلزلہ مقام سنریکو کی طرف میں آیا تھا اوس سے ۲۷ ہزار جانیں ہلاک ہوئی تھیں اسیطرح ۱۸۴۷ء کے زلزلہ میں ۱۲ ہزار جانیں تلف ہوئیں۔

بیان کیا گیا ہے کہ اس مرتبہ کے زلزلہ میں ۱۰ جنوری سے ۱۳ جنوری تک ساٹھ جھٹکے محسوس ہو چکے ہیں جن میں سے ایک جھٹکا تقریباً ۵ منٹ تک رہا نقصان کا ابھی تک اندازہ نہیں ہو سکا لیکن برقی خبروں سے اتنا معلوم ہوا ہے کہ جزیرہ سکورشی کا بہت سا حصہ مسمار ہو گیا ہے اور تقریباً ستر ہزار آدمی ویرانی و بیکسی کی حالت میں مارے مارے پھر رہے ہیں۔ اللهم احفظنا من کل بلاء الدنیا۔

سر کے ایک بال پر عجیب و غریب مناقشہ

نیو یارک دارالسلطنت امریکہ میں ایک کتب فروش اور محکمہ چنگی کے مابین سخت مناقشہ ہو رہا ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مسٹر برنٹا ایک کتب فروش نے لندن سے کتابوں کا ایک پارسل منگایا تھا جس میں کتب بھیجنے والوں نے مشہور شاعر مسٹر چارلس ڈکنز کے سر کا ایک بال جس کی قیمت ۵۰۰ سو روپیہ ہے کتابوں کے ساتھ ہی بلا طلب ہی رکھ دیا تھا جب یہ پارسل نیو یارک پہونچا تو چنگی والوں نے کتب کے ساتھ ہی بال کا محصول بھی اوس کی قیمت کے اعتبار سے طلب کیا۔ مسٹر برنٹا نے کہا کہ چونکہ یہ بال بلا طلب میرے پاس بھیجا گیا ہے اور میرے پاس ایک بال پہلے سے موجود ہے اسلئے میں اس کا محصول نہیں دے سکتا یہ بال واپس کر دیا جائے اور صرف کتب کا محصول مجھ سے لے لیا جائے محکمہ چنگی نے جواب دیا کہ یا تو تمام پارسل واپس کر دو یا سب کا محصول دو۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک مال کا محصول لیا جائے اور دوسرے کو واپس کر دیا جائے۔ بحالیکہ دونوں ایک ہی پارسل میں ہیں۔

مسٹر برنٹا نے چنگی کے جواب میں بتلایا کہ مسٹر ڈکنز کے بال پر محصول نہیں لگ سکتا کیونکہ اوس کی عمر سو سال سے زیادہ ہے اور اس لحاظ سے وہ اشیاء قدیمہ میں داخل ہے جن پر محصول معاف ہے لیکن چنگی والے بھی عجیب غریب آدمی ہیں بجائے اس کے کہ وہ اس جواب سے خاموش ہو جاتے اونہوں نے اس جواب پر یہ جرح کی ہے کہ اگرچہ مسٹر ڈکنز ۱۸۱۲ء میں پیدا ہوا تھا اوس لحاظ سے اوس کو سو سال سے زیادہ ہو جاتے ہیں لیکن ہمکو کیا شہادت ہے کہ یہ بال اون کا پیدائشی بال ہے یا اون کی عمر کے پہلے ہی سال میں اسکو اکھاڑا گیا ہے غرض اسی مناقشہ میں پارسل چنگی میں پڑا ہے محصول کی رقم دو سو دس روپیہ ہے چنگی کی جرح سے مجبور ہو کر مالک مال نے وزیر خزانہ کی خدمت میں مال کی واگذاری کے لئے اپیل کی ہے۔

معابد کے متعلق برادران وطن کا قابل افسوس رویہ

ابتک تو ہم برادران اسلام ہی کی اون حرکات پر جو اون سے اپنے معابد کی توہین و تذلیل کے متعلق ظہور پذیر ہوتی رہتی ہیں افسوس کرتے تھے لیکن اب یہ معلوم ہو کر بہت زیادہ افسوس ہوا ہے کہ برادران وطن کے قلوب سے بھی اپنے معابد کا احترام اٹھ گیا ہے اور باوجود اس امر کے کہ وہ اپنے جذبات کی بہت کچھ قدر کرتے اور بسا اوقات مسلمانوں کو بھی مذہبی نقطہ خیال سے نقصان پہونچاتے ہیں پھر بھی اون سے دل اپنے معابد کی عزت کے لئے اسقدر فراخ نہیں جس قدر کہ ہونے چاہئیں چنانچہ امرتسر کے ہند و معاصر سناتن دھرم پرچارک سے معلوم ہوا ہے کہ میرٹھ چھاؤنی میں شہری مہادیو جی کا ایک مندر تھا جس کے پاس اشنان وغیرہ کے لئے ایک کنواں اور مندر کی عمارت میں دو پیپل کے درخت تھے جن کو ہندو بہت زیادہ متبرک مانتے ہیں ان درختوں پر مہادیو جی کا جھنڈا لہرایا کرتا تھا اب وہاں کے آریوں نے نہ صرف پیپل کے درختوں کو کٹوا دیا ہے بلکہ کنوئیں اور مندر کو بھی نیست و نابود کر دیا ہے اور مندر کی جگہ ایک پاخانہ تعمیر کر لیا ہے۔

اگر معمر کا بیان صحیح ہے تو اس سے زیادہ افسوسناک واقعہ مذہبی دنیا میں اور کیا ہو سکتا ہے امید ہے کہ برادران وطن اس واقعہ کو گوش ہوش سے سنیں گے اور اپنے غریب مسلمان بھائیوں پر مظالم توڑنے کے بجائے پہلے اپنے گھر ہی کی اصلاح فرمائیں گے۔

غازی انور بے وزیر جنگ سلطنت عثمانیہ

اسلامی دنیا میں یہ خبر نہایت مسرت و ابتہاج سے سنی جائے گی کہ نوجوان غازی انور بے کو علیا حضرت سلطان المعظم نے پاشا کا خطاب عطا فرما کر وزارت حرب کے عہدہ پر ممتاز فرمایا ہے غازی انور بے نے جو کارہائے نمایاں طرابلس و بلقان کے معرکوں میں انجام دئے ہیں وہ روشن و عیاں ہیں محتاج بیان نہیں اور جس شہامت و شجاعت حب قومی غیرت دینی اور حمیت ملی کا ثبوت انہوں نے دیا ہے اس کا منشاء و مقتضاء بھی تھا کہ وہ اس عہدہ جلیلہ پر مفتخر و ممتاز ہوں۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ سلطنت عثمانیہ کے ضعف کے اسباب و علل میں سے ایک بڑا قوی سبب یہ بھی تھا کہ اس کے ارکان دولت اور اعیان حضرت میں ایسے غدار اور قوم فروش اشخاص کا عنصر بھی موجود تھا جن کا وجود ملک اور قوم کے واسطے باعث صد ہزار ننگ و عار تھا خدا کا شکر ہے کہ بابعالی کو بھی اس کا احساس ہوا ہے اور اب مناصب جلیلہ پر ایسے افراد متمکن نظر آتے ہیں جو سید القوم خادمہم کے مورد و مصداق ہیں۔ حق تو یہ ہے کہ سلاطین عظام کا مقدم فرض یہ ہے کہ رعایا و برایا جو خدا کی امانت ہے اس کا انتظام ایسے لوگوں کے سپرد کریں جو اس کے اہل ہوں جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے ان الله یامرهم ان تودوا الامنت الی اهلها۔ (ترجمہ: اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہے تم کو کہ امانتیں ان کے اہل کے سپرد کرو) یہاں امانات سے مراد رعیت ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو حاکم بناؤ جو حکومت کرنے کی لیاقت رکھتے ہوں حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی خدمت میں دو شخص آئے اور عرض کی کہ ہمیں کام سپرد کیجئے ہم اس کے اہل ہیں فرمایا جن کو ہم خود فرما دیں خدا ان کی مدد کرتا ہے جو خود کام کو اپنے سر پر لے اسکی مدد نہیں ہوتی پس تم عہدہ اپنے لئے خود نہ مانگو ایک دوسری حدیث میں علامت قیامت کی نسبت وارد ہے کہ اذا وسد الامر الی غیر اهله فانتظر الساعۃ۔ جب کام نالائق کو دیا جائے تو قیامت کا منتظر رہ یعنی حکومت اور عہدہ ایسے لوگوں کو ملیں جو اس کی لیاقت نہ رکھتے ہوں۔ نور الدین از گوجرانوالہ

اسماء گرامی معطیان خریدار

جنوری سے جن اصحاب کرام نے مدینہ کی توسیع اشاعت میں حصہ لیکر نیازمند منیجر کو شکریہ کا موقع دیا ہے اون کے اسمائے گرامی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں اور دوسرے گرامی قدر ہمدردان مدینہ کی خدمت میں ادب سے عرض کیا جاتا ہے کہ وہ بھی اپنے دینی جوش کو کام فرما کر مدینہ کی توسیع اشاعت میں حصہ لیں۔ تاکہ آپ کا مدینہ جلد قابل اطمینان اشاعت پر پہنچکر ملک و قوم کی خدمت مستعدی کیساتھ انجام دے۔

جناب منشی محمد ظفر الحسن صاحب	۲ خریدار
جناب منشی علی احمد صاحب تاجر کتب	۳ خریدار
جناب قاضی سید ریاض علی صاحب	۴ خریدار
جناب مولانا حکیم یاد علی خانصاحب	۲ خریدار

سید ریاض الحسن صاحب نے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ جلد ۴ خریدار عنایت فرمائیں گے۔

اور ۲۱ حضرات نے مدینہ کا نمونہ پسند فرما کر خریداری منظور فرمائی۔ جن کے ہم مشکور ہیں۔ خداوند تعالیٰ معاونین مدینہ کی کوششوں میں برکت عطا فرمائے۔

نوٹ:- کئی ہفتہ سے رسید زر اور خود خریدار ہونیوالے اصحاب کا تذکرہ مدینہ میں نہیں ہو سکا جلسوں کی تقاریر نکل جائیں تو رسید زر معاونین کا ڈبل شکریہ درج کیا جائے۔ (منیجر مدینہ)

رسید کتب

دفتر میں حسب ذیل کتب بغرض ریویو آئی ہوئی پڑی ہیں نیازمند ایڈیٹر کی طبیعت چونکہ کئی ہفتہ سے اچھی نہیں ہے اس لئے اون کو دیکھا نہیں جا سکا اور بغیر بالاستیعاب مطالعہ کئے ہوئے ریویو لکھنا بند نہیں اسلئے کتب بھیجنے والے حضرات مطمئن رہیں۔ انشاء اللہ وسط فروری تک ریویو کر دیا جائیگا۔

بزم فرید۔ مرقاۃ الیقین فی حیوۃ نور الدین۔ انتخاب توحید۔ انگلش لیکچر۔ علم کی دیوی۔ خزانہ کرامات۔ اسلام کی برکتیں۔ خون شہادت کے دو قطرے۔ العرب والعربیۃ۔ رفیق المبتدی۔ سراپا رسول اکرم۔

اخبار افغان پشاور

مسلمانوں کے جائز حقوق کی حفاظت کرنے۔ اونکو سرکار انگریزی کے احسانات جتانے اون کی شکایات و مروضات حکام کے کانوں تک پہنچانے اون میں علمی۔ اخلاقی۔ مذہبی اور روحانی مذاق پیدا کرنے اور دریدہ دہن آریہ ہندو پریس کے مذہبی و قومی حملوں کو دندان شکن و مسکت جواب دینے والا صوبہ سرحد میں پشتو و اردو کا واحد ہفتہ وار اسلامی اخبار ہے۔ اسکے خریداروں میں نہ صرف معزز سرحد علاقہ غیر اور افغانستان کے معزز اور ممتاز اشخاص شامل ہیں بلکہ بخارا۔ امریکہ۔ افریقہ۔ چین جاپان مدینہ مکہ بیدمشق شام۔ بلندن۔ اور مصر میں بھی اکثر پرچے جاتے ہیں نیز بہت سے مقامی معززین عہدہ

آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا "پریسیڈنشل ایڈریس"

(۳)

ہماری درماندگی

ہندوستان میں رہنے والی دوسری قوموں نے مستورات کو زیادہ ترقی یافتہ اور جدید طریقوں پر تعلیم دینے کے مسئلہ پر سرگرمی کے ساتھ عمل کرنا شروع کر دیا ہے۔ اور ایسے صوبجات میں بھی جو میدان ترقی میں بہت پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں اس وقت بھی کچھ تسلی بخش نتایج دکہاتے ہیں۔ مثلاً پنجاب میں سکھوں کی جماعت جو ایک چھوٹی سی جماعت ہے۔ مستورات کو تعلیم دینے میں مسلمانوں سے کہیں بڑھی ہوئی ہے۔ اور اہل ہنود جو اس معاملہ میں سکھوں سے دوسرے درجہ پر ہیں ہم پر بہت کچھ فوقیت رکھتے ہیں اس عرصہ پنجسالہ میں جس کا اختتام سرکاری سال ۱۹۲۲-۱۹۲۱ء سے ہوا۔ مسلمان لڑکیوں کی تعداد میں تعلیم کے ابتدائی درجہ میں ۹۲۶۵ فی صدی کا اضافہ ہوا ہے اور تعلیم کے وسطی درجہ میں ۱۱۴۵ فیصدی کی۔ حالانکہ اہل ہنود کے درمیان (جن میں سکھ شامل ہیں) اسی عرصہ میں علی الترتیب ۱۰۔ اور ۱۱۴۴ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے۔ صوبہ سرحد شمال مغربی میں مجوزہ رپورٹ بابت تعلیم ۱۹۲۲-۱۹۲۱ء مسلمانوں میں تعلیم نسوان فی الواقع تنزل پر ہے اور رجعت قہقری کے اسباب میں رواج پردہ اور سند یافتہ اساتذہ کی کمی شامل سمجھی گئی ہے۔ اس صوبہ میں درجہ پرائمری میں مسلمان لڑکیوں کی تعداد بلحاظ تعداد آبادی مستورات مسلمان ۲۰۸ فی صدی ہے۔ اور درجہ وسطی میں کوئی مسلمان لڑکی نہیں۔ حالانکہ ہندوؤں میں درجہ پرائمری میں ۹۲۰۵ فیصدی تعداد ہے۔ اور درجہ وسطی میں ۴۰ فیصدی۔ ان صوبجات میں مسلمان لڑکیوں کی تعداد جو پبلک مدارس میں تعلیم پاتی ہیں ۱۹۰۷-۱۹۰۶ء اور ۱۹۱۲-۱۹۱۱ء کے درمیان تقریباً دس فیصدی کم ہو گئی ہے۔ حالانکہ ہندو لڑکیوں کی تعداد اسی عرصہ میں تقریباً ۵ فیصدی بڑھ گئی ہے پس اس امر کی تازہ بتازہ شہادت موجود ہے کہ انہوں نے اس سمت میں اپنی کوششوں کو دوچند کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے۔ ہم کو بھی ایسا ہی کرنا ہوگا۔ اور ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ اس معاملہ میں جیسا کہ بہت سے دیگر معاملات میں ابھی آرام سے بیٹھنے کا وقت نہیں آیا یا تو تم زور دیکر آگے نکلو نہیں تو تم پیچھے رہجاؤ گے۔

عورت جیسا کہ مغرب میں ان معاملات میں بہت کچھ حصہ لے رہی ہے اسی طرح اس کی قسمتیں مشرق میں بھی بہت کچھ حصہ لینا مقرر ہے اور ہم مسلمانان ہند کا فرض ہے کہ نظام معاشرت میں عورت کے صحیح درجہ کو کوشش کر کے ذہن نشین کریں ورنہ موقعہ ہاتھ سے نکل جائیگا۔

بیگم صاحبہ بھوپال کی عملی ہمدردی

اس سلسلہ میں ہزہائنس بیگم صاحبہ والی بھوپال کی اس گہری ذاتی دلچسپی کا جو ان کو تعلیم نسوان میں حاصل ہے اور ان شاہانہ عطیات کا جو انہوں نے وقتاً فوقتاً اس کارخیر کی امداد کے لئے دیئے ہیں ذکر کرنا اور یہ کہنا کہ ہم بیگم صاحبہ موصوفہ کے دل سے ممنون احسان ہیں۔ یقیناً آپ سب حضرات کے حقیقی جذبات کا اعلان کرنا ہے میں امید کرتا ہوں کہ اس ملک کے دیگر حکمران رؤسا بیگم صاحبہ موصوفہ کی دریا دلی کی مثال کی تقلید کریں گے۔ اس موقعہ پر میرا فرض ہے کہ جناب مولوی سید کرامت حسین صاحب کا قوم کی طرف سے نہایت گرمجوشی کے ساتھ شکریہ ادا کروں۔ میرے خیال میں مولوی صاحب موصوف متوسط الحال مسلمانوں میں سے پہلے بزرگ ہیں جنہوں نے اپنے صوبہ میں تعلیم نسوان کے لئے ایک رقم کثیر وقف کر دی ہے۔ اور جو ایک ایسے معاملہ میں جو نہ صرف ہماری قوم کے لئے بلکہ سارے ملک کے لئے غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے گوئے سبقت لے گئے ہیں۔

اس کانفرنس کے شعبۂ تعلیم نسوان کے لئے بہتر ہوگا کہ جناب مولوی کرامت حسین صاحب کے طریقہ ہائے تعلیم کو بغور مطالعہ کریں۔ اور ان کے مطابق عمل کریں۔ کیونکہ مجھ کو اندیشہ ہے کہ اس شعبہ کا کام پڑتال اور ترقی کا سخت محتاج ہے اور علیگڈہ میں ہمارے مدرسۂ زنانہ سے جو نتایج آج تک حاصل ہوئے ہیں وہ تسلی بخش نہیں کہے جا سکتے۔

مسلمانوں کے تعلیمی عطیات

ایک دوسرا امر جس کا ہماری قوم کی تعلیمی ترقی سے ایک نہایت عملی تعلق ہے وہ اسلامی اوقاف تعلیم کا انتظام ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کانفرنس پر یہ ایک سخت الزام ہے کہ اس نے اپنی عمر کے گذشتہ ۳۷ سال میں اس نہایت ضروری سوال کو کبھی چھیڑا تک بھی نہیں۔ حالانکہ اس ملک کے بعض حصوں میں مشکلات تعلیم سے ہماری نجات بہت کچھ اسی سوال کے درست طور سے حل کرنے پر منحصر ہے مسلمانوں کی تعلیم وسطی اور تعلیم اعلیٰ کی اشاعت کے متعلق ذرائع اور وسائل کا سوال ہمارے کام کرنے والوں کو ہمیشہ دقت طلب ثابت ہوا ہے اور ہمارے سربرآوردہ لوگوں نے بڑے بڑے نازک موقعوں پر اس لئے صدا یاس بلند کی ہے کہ قوم کے عوام الناس نے چندہ طلب کرنے میں سرد مہری ظاہر کی ہے لیکن باوجود اس کے ہم میں شاید کوئی بھی ایسا نہیں جس نے کسی قدر وقت اور توجہ صرف کر کے کبھی اس سوال کو حل کیا ہو کہ موجودہ اوقاف تعلیمی سے جو ہندوستان کے مختلف حصوں میں پشتوں سے خدا پرست مسلمانوں کی دریا دلی سے موجود ہیں۔ اور جن کی مسلسل بد انتظامی قوم کے لئے باعث رسوائی ہے قوم کی سخت ضرورتوں کے لئے کیونکر فائدہ اٹھایا جائے۔ تین سال ہوئے جبکہ کل ملک میں تجویزِ مسلم یونیورسٹی کی امداد میں چندہ جمع کرنے کے لئے ایک مسلسل کوشش کی گئی تھی اسوقت ایک بڑے اینگلو انڈین اخبار نے سربرآوردہ مسلمانوں کی توجہ برمحل اس طرف دلائی تھی۔ کہ ہندوستان میں مسلمانوں کے خیراتی اور تعلیمی اوقاف سے بڑی بڑی سالانہ رقمیں وصول ہوتی ہیں۔ اگر ان اوقاف کا ٹھیک انتظام کیا جائے اور ان کی آمدنی جائز مصارف میں لگائی جائے تو ایک کیا کئی مسلم یونیورسٹیوں کے اخراجات کافی و وافی طور پر نکل سکتے ہیں کیا آپ صاحبان کی دانشمندی پر دھبہ نہیں کہ ایک غیر مسلم اخبار نویس آپ کی گرد دریان آپ کو بتائے۔ اور وہ عملی طریقہ بتائے جس کے سوائے اس ادق سوال کے حل کرنے کا اور کوئی طریقہ نہیں آپ صاحبان کب تک اپنے صریح فرایض سے غفلت کرتے رہیں گے۔ اور قوم کثیر کو جو دراصل واہب کی نیت کے مطابق ترقی تعلیم میں اور مسلمانوں کے بچوں کی دماغی اور اخلاقی ترقی میں صرف ہونی چاہئیں۔ خودغرض غاصبوں کے ناجائز تصرف میں آنے دیں گے۔ جو سب مستحقین اور متعلقین کے لئے باعث تخریب اخلاق ہے۔

حکومت مصر کا ایک جدید انتظام

چند ہی روز گذرے ہیں کہ حکومت مصر نے ایک نئی وزارت قایم کی ہے جسے وزارت اوقاف سے موسوم کیا گیا ہے۔ اور مصر کی مسلمان آبادی نے اس تجویز پر نہایت گرمجوشی سے اظہار مسرت کیا ہے کیونکہ عام خیال ہے کہ انصرام اوقاف کا حکومت مصر کی زیر نگرانی رہنا زیادہ مفید ثابت ہوگا۔ دستور قدیمی کی رو سے مصر میں خیراتی اوقاف ایسی زبون حالت کو پہنچ گئے تھے اور ایسے شرمناک تغلبات کئے جاتے تھے کہ بہت سی مفید درسگاہیں جن کے اخراجات کے لئے وہ اوقاف مخصوص کئے گئے تھے۔ قلت سرمایہ کی وجہ سے خستہ حال ہو گئیں ایک مصری اہل قلم نے رسالہ مشرق ادنیٰ (نیئر ایسٹ) میں حال ہی میں اپنے ملک کی مذہبی اوقاف کی بدانتظامی کی ایک نہایت غمناک تصویر کھینچی ہے اور شہرۂ آفاق جامع ازہر کے تنزل اور ابتری کو بھی اسی باعث پر محمول کیا ہے حالات زمانہ کی یہ نہایت اطمینان بخش علامت ہے کہ حکومت مصر نے آخرکار اپنی توجہ اسی اہم معاملہ کی طرف مبذول کی ہے۔ اور مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ اس وسیع اصلاح کو عمل میں لایا جائے اور چند خودغرض لوگوں کی ناراضی پر کچھ خیال نہ کیا جائے میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ملک میں بھی اب وقت آگیا ہے کہ اس طرف توجہ کی جائے اور ہم کو بلند حوصلگی اور استقلال کے ساتھ اس میدان میں بھی قدم بڑھانا چاہئے ہم کو چاہئے کہ ملک کے ہر حصہ میں اسلامی اوقاف تعلیمی کی تاریخ اور کارگذاریوں کے متعلق وظیفہ رس تحقیقات کا سلسلہ جاری کریں اور ایسی عملی انتظامات کریں جن سے ان اوقاف کا کام اصل واقف کی نیت کے مطابق چلایا جائے اور ان جماعتوں کو نفع پہونچایا جائے جن کی منفعت کے لئے وہ اوقاف قایم کئے گئے ہیں میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اس کانفرنس کی طرف سے ایک نمایندہ کمیٹی مختلف صوبجات کے سربرآوردہ مسلمانوں اور اگر ضرورت ہو تو مقامی حکومت سے خط و کتابت کرے اور اس معاملہ میں انکی معاونت اور ہمدردی سے فائدہ اٹھائے یہ سوال ایسا ضروری ہے کہ جوش مخالفت پیدا ہونے کے خوف سے آپ حضرات کو اس فرض کے پورا کرنے میں پس و پیش نہ کرنا چاہئے اگر آپ ذرا استقلال کو کام میں لائیں گے تو کچھ شک نہیں کہ قوم کے سمجھدار اور فہیم اصحاب آپ کے ممد و معاون ہو جائیں گے اور ذرا سی اخلاقی جرأت دکہلا کر آپ ایسی نمایاں کامیابی حاصل کریں گے جن کے لئے آپ کی آیندہ نسلیں اس کانفرنس کے نام کو ہمیشہ شکر گذاری کے ساتھ یاد رکھیں گی۔

مسلمانوں میں تربیت نفس کی کمی کا نقص عظیم

حضرات اگر مجھ سے یہ دریافت کیا جائے کہ مسلمانان ہند کی موجودہ کوتاہیوں کو ایک مختصر جملہ میں ادا کروں تو میں جواب دوں گا "تربیت نفس کی کمی" میں جانتا ہوں کہ انسانی تحریکات ایسی وسیع رنگا رنگ صورتیں اختیار کرتی ہیں کہ ان کی نسبت کوئی ایسی تعمیم کرنا جو کسی ایک دور زندگی کے بے شمار مظاہر پر حاوی ہو نہ صرف گمراہ کن ہوگی۔ بلکہ واقعیت کے خلاف بھی ہوگی لیکن میرے خیال میں اس قدر ممکن ہے کہ کسی قوم کی اخلاقی اور مادی ترقی کے کسی مرحلہ میں اس قوم کی ان نمایاں خصوصیات کو معلوم کیا جا سکے جو کہ اس کے افکار و افعال میں تواتر کے ساتھ ہمیشہ ظاہر ہوتی رہتی ہیں اور جو اسوقت اسکو دیگر اقوام سے ممیز کرتی ہیں مجھے معلوم ہوتا ہے کہ ہم مسلمانوں کو خاص طور پر تربیت نفس اور ضبط کی کمی کا مرض لاحق ہے اور چونکہ ہمارے قومی خصائل میں یہ بڑا نقص ہے اس لئے ہماری خوبیاں بھی بعض اوقات معیوب بنکر ظاہر ہوتی ہیں اس کی مثالیں بآسانی ہماری قوم کی دینی و دنیوی زندگی میں مل سکتی ہیں مراسم مذہبی کی پابندی میں انتہائی سرگرمی مسلمانوں کا ایک

نمایان خصوصیت ہے اور احکام مذہبی کے صریح منشاء کے خلاف ان کا اتفاق بسا اوقات بے معنی صورتیں اختیار کر لیتا ہے وہ فراموش کر دیتے ہیں کہ اسلام کے تمام احکام میں اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ دینی اور دنیوی فرائض کو ایک معقول تناسب سے مربوط کیا جائے اور وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ اسلام رہبانیت اور معاملات اخروی میں بے حد انہماک کے خلاف ہے بلکہ اسلام کی یہ تعلیم ہے کہ ہم تمام انسانی تعلقات میں خیر الامور اوسطہا کے پابند رہیں ہمارے واعظین ہمیشہ اپنے معتقدین کو فرایض دینی کی تلقین کرنے میں حد اعتدال سے تجاوز کر جاتے ہیں اور اسی وجہ سے ان کے معتقدین فرائض اسلامی کی تعمیل میں غیر ضروری جوش دکھاتے اور یہ ملحوظ نہیں رکھتے کہ پیغمبر اسلام علیہ التحیۃ والسلام نے ان فرایض کے متعلق کیا حدود قایم فرمائی ہیں اسی طرح ہماری بہت سی قوت فضول ضائع ہو جاتی ہے ہمارے روزانہ زندگی کے بعض ممتاز فرائض کی طرف سے بے اعتنائی پیدا ہو جاتی ہے اور دنیاوی ترقی کے راستے میں جو مشکلات حائل ہوتی ہیں ان پر غالب آنے میں ہماری قوم کوئی جدوجہد نہیں کر پاتی ٹھیک ٹھیک۔ مثلاً اس طریق عمل پر غور کیجئے جس میں ہمارے دیندار برادران اسلام خیرات جیسے نہایت مفید مسلک کا غلط استعمال کر رہے ہیں طریقہ خیرات اختیار کرنے میں ہر شخص اپنے تئیں بالکل آزاد سمجھتا ہے۔ محل خیرات کو دانائی کیساتھ منتخب نہیں کیا جاتا اس کی تقسیم میں کسی خاص طریق پر عمل نہیں ہوتا زکوٰۃ کے باقاعدہ انتظام اور اہتمام کے متعلق اگر کوئی ہدایت کی جاتی ہے تو اس کی مخالفت ہوتی ہے اور نتیجہ یہ ہے کہ ہماری دولت اور قوت بے دردی سے ضائع ہو رہی ہے جسکو مسلمان ذرائع سے منضبط طور انتظام کیا جاتا تو اپنے عظیم الشان قومی کاموں میں لا سکتے تھے ہماری تعلیم گاہیں جو اب قلت سرمایہ کی وجہ سے ادھوری پڑی ہیں ابھی نہ رہتیں اور ہماری پستی کا مسئلہ اب تک ایک حد تک حل ہو گیا ہوتا۔

علاوہ ازیں ان عظیم دقتوں پر غور فرمائیے جن کا مقابلہ ہمکو نہ صرف ہندوستان میں بلکہ خاص ملک عرب میں کرنا پڑتا ہے کیونکہ بکثرت ایسے مسلمان جو بوجہ غریب اخراجات حج برداشت کرنے کے قابل نہیں اور اسی لئے حج ان پر فرض نہیں کیا گیا ہر سال باصرار حجاز کو جاتے ہیں اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یا تو وہ ممالک مقدسہ میں بحالت پریشانی ہلاک ہو جاتے ہیں یا اپنے ہمراہی صاحب استطاعت حجاج کے لئے بار گران ثابت ہوتے ہیں اس طرح ہر ایک سال مسلمانوں کو بے حد مالی نقصان پہنچتا رہتا ہے یہ نقصان بآسانی رک سکتا ہے اگر مسلمان صرف اتنی بات سیکھ لیں کہ اپنے جوش مذہبی کی طغیانی کو اسلام کے محکم اور صحیح اصول کے مطابق حد اعتدال سے تجاوز نہ کرنے دیں۔ مسلمانوں میں ایک بڑا نقص شناخت اعتدال۔ ضبط اور احتیاط کی کمی

اور یہی وہ خصوصیات ہیں جن کو تعلیم اسلام کی رو سے انسانی اوصاف کی فہرست میں نہایت بلند مرتبہ دیا گیا ہے۔ انسان عبادات اور ریاضات میں ایسی خود غرضی اور افراط و تفریط کا مرتکب ہو سکتا ہے جیسا کہ ہم جنون کے ساتھ دنیاوی تعلقات میں اور اسی حقیقت کی تربیت مذہبی تعلیم کا اصلی منشا ہے اگر ہم اپنی زندگی کے دنیاوی پہلو پر غور کریں تو ہم کو معلوم ہوگا کہ ہماری تربیت نفس کی کمی اسلامی ترقی کے راستہ میں ایک بڑی رکاوٹ ہے ہمارے نوجوانوں کا تباہ کن نکتہ چینی کی طرف رجحان اور عملی کام سے بے توجہی اس نقص کا ایک نمونہ ہے اور اس ناگوار میلان کا ایک نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ہماری قوم میں احساس ذمہ داری بہت کمزور ہو گیا ہے جس سے احتمال ہے کہ آئندہ اس سے بھی زیادہ نقصان پہنچے جو فی الحال پہنچ چکا ہے نیز ذرا غور فرمائیے کہ وہ کثیر رقوم جو مختلف تحریکوں کے ذریعہ سے مسلمانوں سے جمع کی گئی ہیں ان کا کیا حشر ہوا ہے اور کس بے قاعدگی سے ان کو صرف کیا گیا ہے۔ آپ حضرات کو معلوم ہو جائے گا کہ آپکو دیگر اقوام سے بہت کچھ اس امر میں سیکھنا ہے کہ کس طرح آپ قومی جوش کو کاروباری اصول پر منضبط کر سکیں تاکہ اولاً آپ کی ثروت اس طرح ضائع نہ ہو اور ثانیاً آپ اپنے روپیہ کو مناسب محل و موقع پر لگا سکیں یہی ایک طریقہ ہے جس سے ہم اپنی قوم کو اسباب کی صحیح طور سے سمجھ کی تعلیم دیں جو ہندوستان کی اخلاقی اور مادی ترقی میں ممد و معاون ہو سکتے ہیں۔

اردو شاعری

انسانی تحریکات کا ایک اور شعبہ جسمیں ہم مسلمان فقدان تربیت نفس کیوجہ سے نقصان اٹھا رہے ہیں ہمارا علم ادب ہے اور اس سلسلہ میں آپکی توجہ اپنی عاشقانہ شاعری کی ایک شعبہ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں پرانی طرز کے مسلمان اردو شاعر کا معشوق خیالی جو انسانی حسن کا اعلیٰ معیار سمجھا جاتا ہے ایک فوق العادت کرشمہ قدرت ہے جسکا دہن مہندس کے نقطہ سے بھی چھوٹا اور جسکی کمر بال سے بھی زیادہ باریک نقطہ کے ساتھ دہن کی تشبیہ کی مثال کے لئے تو میں اس فارسی شاعر کا ایک شعر پیش کرتا ہوں جسکی طرز بیان اور مذاق کی تقلید کی کوشش ہمارے اردو شعراء نے کی ہے ؎

کردی بہ نطق نقطۂ موہوم را دو نیم　آں نقطۂ کلام حکیمان بیان تو

اور کمر کی تشبیہ کی مثال میں میں ایک اردو شاعر کے ایک مشہور شعر کا حوالہ دیتا ہوں ؎

صنم کہتے ہیں تیری بھی کمر ہے۔ کہاں ہے کس طرف کو ہے کدھر ہے

اگر آپ حضرات ٹھیک کے لئے غور کریں تو آپکو معلوم ہو جائیگا کہ طرز ادب میں اس قسم کی شاعری جو شاعر کے انتہائی مبالغہ کے شوق کو ظاہر کرتا ہے قوت شاعری میں تربیت ضبط کے فقدان پر دال ہے اور جب آپ یہی یاد فرمائیں کہ علم بلاغت کے نکتہ معتقدین صنعت مبالغہ کو ان استعارات میں بلند مرتبہ دیتے ہیں جن سے ہماری شاعری میں خوبی اور قوت پیدا ہو تو لازم ہے کہ تسلیم کر لیا جائیگا کہ ضبط و تربیت کا فقدان نہ صرف ہماری روزمرہ کی زندگی میں پایا جاتا ہے بلکہ تخیل کے ان قدسی سر چشموں میں بھی پایا جاتا ہے جو ہماری ذہنی ترقی کا سچا ذریعہ ہے۔

مطائبات

قوم کی دردناک حالت

(از جناب مولوی حکیم محمد یاد علی خان صاحب گلشن آبادی مقیم رتلام)

صبا جو گلشن اسلام میں ہو تیرا گزار　تو کہیو ہند میں ہیں آجکل بہت بیمار
یہاں طبیب مسیحا نفس نہیں ملتے　بصد تلاش ملے بھی تو لاکھ میں دو چار
دوائے علم و عمل بھی یہاں بہت کم ہے　مثال ہے کہ انار ایک اور سو بیمار
مریض ایسے ہیں جو زہر کو دوا سمجھیں　شفا کو مرض کہیں۔ ہے یہ اک بڑا ادبار
طبیب کی ہے تلاش اون کو اور نہ فکر دوا　ہلاکت اپنی ہے منظور یہ ہے دشوار
اگر زراہ ترحم بخوف مرگ فنا　پلا بھی دی جو کسی نے دوا بصد تکرار
تو سو میں دو ہیں جو کرتے ہیں ظاہراً پرہیز　مریض جہل تو اسکو بھی سمجھیں بیکار
مرض تو قوم میں ہیں لاتعد و لاتحصٰے　سناؤں آپ کو مشتے نمونہ از خروار
عجب کے مرض نے گھیرا ہے علم والوں کو　حسد کے مرض نے مفلس کو کر دیا بیکار
وبا دروغ کی غیبت کی بھی پھیلی ہے　کہ جس سے بچ نہیں سکتا ہے اب کوئی جاندار
نفاق مرض مزمن ہے سل و دق کی طرح　کرا علاج لئے کہ تھکے ہیں سو سو بار
بہادری ہے تو آپس کی خانہ جنگی میں　دلیر ایسے ہیں لڑتے ہیں خوب رشتہ دار
ہے رشوت اور تغلب کی گرم بازاری　اگر ہیں سو میں کوئی ایک دو جو عہدہ دار
غرور اور تکبر ہیں مادری امراض　سلام لیتے نہیں دس روپیہ کی تنخواہ دار
عمل کا ذکر ہی کیا علم ہی نہیں پڑھتے　جہل کا مرض تو مدت سے ہے گلے کا ہار
اگر کسی نے پڑھا بھی تو عشقبازی نے　بنا دیا انہیں چمن چمن کے شاعر طرار
ہے شاعری ہی یہ ایک ابتدا مرض عشق　وہ عشق جس نے لٹا بیٹھتے ہیں سب گھر بار
جہان سنو گل و بلبل کی داستانیں ہیں　زبان غنچہ سے ہوتی ہے بس شکایت خار
کہیں ہے وہ دل صد چاک جسمیں جلوہ دوست　کہیں وہ شانہ ہے جسمیں ہے طرۂ طرار
خیال ہی میں وہ سامان عیش ہوتے ہیں　فلک بھی دیکھ کے رہ جائے جسکو آئینہ وار
کسی کے عشق میں ہے چاک سینۂ گل　کسی کے شوق میں ہے نغمہ ریز بلبل زار
کسی کے چشمہ ترحم سے گل ہوا خنداں　ہے منتظر کہیں قاصد کی نرگس بیمار
بھلا کہو تو کوئی نوجوان خوش اوقات　زمانہ جسکے ہوں وصل و وصال کے اذکار
وہ کس طرح سے نہ ہو مرتکب گناہوں کا　کرے نہ کیوں اوسے باد فرنگ پھر بیکار
زمانہ با تو نسازد تو با زمانہ بساز　بدل گئی ہے زمانہ کی آہ کیسا رفتار
بدل دو طرز کلام اور شاعری کا رنگ　خدا کے واسطے بن جاؤ قومی خدمتگار
کوئی ہو قوم میں حالی۔ تو کوئی شبلی ہو　مقرر آپ میں کوئی ہو۔ کوئی خوش گفتار
ہو اس زہر میں جو تریاق۔ قوم کی خدمت　تو اس دوا سے شفا پائیں سیکڑوں بیمار
اسی دوا کو دیا کرتے تھے نذیر احمد　کہ جس سے قوم کے کم ہو گئے بہت آزار
اسی دوا کو پلاتے ہیں شبلی و حالی　طبیب قوم ہیں بیشک یہ عجب سب دیندار
بتاؤں آپ کو ایک اور وہ پرانا طبیب　طبیب ہی نہیں وہ ہے شفا کا ذمہ دار
وہ ایک حکیم ہے تیرہ سو سال کا محسن　کہ جسکو چھوڑ گئے ہم ہیں احمد مختار
خلوص دل سے اگر اسکے حکم ہم مانیں　مرض نہ ہم میں رہیں اور نہ کوئی بیمار
کہاں ہے گلشن اسلام میں وہ باد بہار　خزاں کے ہاتھ میں پیش نظر ہیں سبھی آثار
تو ہی ہے موجد علم و عمل کا اے اسلام　تو ہی ہے باعث تحقیق راز لیل و نہار
کرم ہے تیرے دبستان کا طفل ابجد خوان　ترے ہی گھر کا ہے ادنا غلام ایک افکار
ترے کرم نے پنہایا ہے زیور اخلاق　ادب کا تاج عطا کرتی ہے تری سرکار
تخلقوا میں وہ اخلاق کی دکھائی شان　کہ جسکو سنکے رہے دنگ فلسفی طرار
بہار باغ جہان آرزوے مردم خلق　مراد کون و مکان قبلۂ دل بیدار
ترے کرم سے ہے عارف کو معرفت حاصل　ترے قرینہ میں ہے قرب ایزد دادار
ترے ہی فیض قدم سے عرب ہوا سرسبز　ترے ہی لطف عنایت سے دو جہان گلزار
ترے ہی عکس نے خورشید کو جلا دی ہے　ترے ہی حلم نے بخشا ہے آسمان کو قرار
تری مدد سے بنا سنگ کوہ لعل یمن　ترے کرم سے ہوا قطرہ گوہر شہوار
یہی مراد ہے تیری کہ کفر ہو نابود　یہی غرض ہے کہ ہر دل پہ حق کا ہو اظہار

حوادث واخبار

انجمن ضیاء الاسلام کراچی نے ۱۱ جنوری کے جلسہ میں دنیائے اسلام کے ذہنی و علمی اخوت کا رشتہ قایم کرنے کی غرض سے چند سندھی طلبا مدینہ یونیورسٹی میں بنا بر تعلیم بھیجنے کا فیصلہ کیا۔

زمیندار کی ضمانت و ضبطی پریس کے ضبط ہونے کی جو مختصر گذشتہ پرچہ میں لکھدی گئی ہے۔ اس کے متعلق مزید حالات یہ معلوم ہوئے ہیں کہ جن ۳ مضامین کو گورنمنٹ نے قابل اعتراض سمجھا ہے وہ اجودھیا میں قربانی" "وزرائے ہند و انگلستان کی سیاسی غلطیاں" اور "لمعات" کے عنوانات سے بالترتیب ۹-۲۰ و ۲۱۔ نومبر کے پرچون میں شائع ہوئے ہیں اصلاً ان میں سے پہلے دو مضمون زمیندار کے ایڈیٹوریل شاف نے بیان لکھے ہیں اور آخری مضمون مسٹر ظفر علی خان نے لندن سے لکھکر بھیجا ہے۔ ان تینوں اشاعتوں کے جتنے پرچے دفتر زمیندار میں موجود تھے وہ افسران پولیس نے حاصل کر لئے اور پریس کی مشینوں۔ پتھروں اور انجن پر قبضہ کرنے کے علاوہ جملہ سامان متعلقہ پریس کی باقاعدہ فہرست بنانے کے بعد اسکو دو کمرون میں بند کر دیا۔ اور کمرون میں قفل لگانے کے بعد دو سپاہی بغرض نگرانی وہان تعینات کر دئے۔ مگر پریس کو ضبط کرنے کے سوا پولیس نے دفتر زمیندار سے کوئی تعلق نہیں رکھا اور وہان کے کسی کاغذ یا کتاب کو بالکل ہاتھ نہیں لگایا۔

ہز ہائینس مہاراجہ جودھپور جو انگلستان میں اڑھائی سال قیام کرنے کے بعد گذشتہ ہفتہ مراجعت فرمائے ریاست ہوئے ہیں۔ ۱۷ جنوری کو اون کی سالگرہ دھوم دھام سے منائی گئی۔ اس تقریب پر کونسل آف ریجنسی کی طرف سے چند مراعات کا اعلان ہوا اخصاً یکم فروری سے نمک کا محصول بجائے ڈھائی روپے کے ایک روپیہ فی من لیا جائیگا اور عدالت ہائے فوجداری کے جو جرمانے بارہ سال سے زیادہ عرصہ سے وصول نہیں ہوئے جن کی مجموعی مقدار ایک لاکھ انتیس ہزار روپے تک ہوگی۔ معاف کئے جائینگے۔

ٹریبیون کو ۱۹ جنوری کو تار پہنچا ہے کہ گذشتہ شب کو نو بجے شہر کے سٹیشن پر بین بمبی میل کے پہنچنے کے وقت ڈاکہ پڑا۔ سٹیشن سٹاف اور حملہ آور ڈاکو والون کے مابین فیر دن کا تبادلہ ہوا۔ ڈاکو بھاگ گئے۔ کوئی نقصان نہیں ہوا۔

مسٹر یندر ناتھ انسپکٹر پولیس کلکتہ نشانہ بندوق بنا کر ہلاک کیا گیا۔ دو آدمی زخمی ہوئے جو ہسپتال بھیجے گئے۔ دو آدمی گرفتار کئے گئے ہیں

گورنمنٹ بہار و اڑیسہ نے اپنے صوبہ میں صنعت کو فروغ دینے کے لئے اس کی موجودہ حالت کا اندازہ لگانے کی غرض سے چند ملازمون کو مقرر کیا ہے۔ اول پٹنہ میں ہندوستانی صنائع کا معائنہ کیا جائیگا۔ اور حسب موقع و ضرورت سرکار ہندوستانی کاریگرون کو مالی امداد بھی دیا کرے گی۔

آسام میں چاء کے ۷۴۵ باغ ہیں اور گذشتہ سال اسکی زراعت میں کام کرنے کے لئے ۵۹۰۰۰ ہزار نئے قلی بلائے گئے تھے۔ اسوقت ۷ لاکھ ۲۱ ہزار قلی آسام میں چاء کا کام کر رہے ہیں۔

گورنمنٹ بنگال نے حکم دیا ہے کہ محکمہ پولیس میں جن ملازمان کی تنخواہ ۱۲ روپیہ سے کم ہے انہیں گذشتہ نومبر سے ایک روپیہ بطور امداد تمنخی دی جائے گی۔ لیکن اضلاع سنگھ بھوم و چٹاگانگ کے ملازم اس سے محروم رہیں گے۔

ہز آنر لفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ معہ لیڈی میسٹن و ممبران شاف لکھنؤ سے ۳ فروری کو دورہ پر روانہ ہون گے اور ۴ فروری کو بنارس میں ایک خاص دربار منعقد فرمائینگے۔ وہان سے ۵ فروری کو روانہ ہون گے اور مقامات جونپور۔ فیض آباد سیتاپور۔ لسوان۔ لکھیم پور۔ پیلی بھیت۔ شاہجہانپور۔ ندوسپر۔ ہردوار۔ امروہہ مراد آباد۔ علیگڈھ۔ مظفر نگر اور میرٹھ کا دورہ فرمائینگے اور آخر ۲ فروری کو الہ آباد پہنچکر مارچ کا مہینہ وہیں بسر کرینگے۔

۱۲ جنوری کو ہوڑہ (کلکتہ) میں خبر پہنچی کہ بالی کے ہندو مسلمانوں میں فساد کا اندیشہ ہے بالی کارخانہ سن کے مسلمان ملازمون کے لئے ایک مسجد تعمیر ہو رہی تھی کہ نواح کے بعض ادنیٰ ذات کے ہندوؤن نے مسجد کے قریب ایک سور لاکر ہلاک کر دیا جس سے مسلمانون کے جذبات بھڑک اٹھے۔ ہوڑہ سے پولیس کا مضبوط دستہ موقعہ پر بھیجا گیا ہے۔

مدراس کے ایک ضلع میں ایک چٹھی رسان ایک پوسٹماسٹر اور اس کی بیوی کو ہلاک کر کے دفتر سے ۱۹۰۰ روپیہ لے گیا۔

۲۹ دسمبر کو ٹرین میں ملتان سے زر نقد کے صندوق کے لاہور پہنچنے پر قفل ٹوٹا ہوا پایا گیا۔ اور ۱۶ تھیلے جن میں ریلوے آمدنی کا روپیہ تھا مفقود تھے تقریباً ۴ ہزار روپیہ کے سرقہ کا تخمینہ کیا جاتا ہے بعض خالی تھیلے سکھیڑہ اور دوران رائے وند رام کے سٹیشنون کے مابین لائن پر پڑے پائے گئے۔

نمایش اسپان دہلی۔ ۱۹ فروری یوم پنجشنبہ کو کھلے گی۔

یہ خبر لکھی جا چکی ہے کہ ایک پوسٹماسٹر اور اس کی بیوی کو لاٹھیوں سے ہلاک کر کے دفتر تار ڈاک کا ۲ ہزار روپیہ سرقہ کیا گیا۔ اب معلوم ہوا ہے کہ یہ حادثہ سرکنا درا پوکوٹہ (رنڈر برگ ایم مدراس) کے تار دیا گیا نہ میں انعم ہوا ہے۔ بعض شہادتون سے اسی ڈاکخانہ کے چٹھی رسان پر شبہ ہوا اسی شبہ کے سلسلہ میں تمام زر مسروقہ دستیاب ہو گیا۔

پانیر کے سرحدی نامہ نگار کے بیان کے مطابق ہز میجسٹی امیر جلال آباد میں کارخانہ آب رسانی جاری کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

جاپان میں ہولناک زلزلہ

(زنگاسلکی ۱۴ جنوری) بگی جہاز سے تار کے سلسلہ خبر رسانی کے ذریعہ سے مال و جان کا نقصان غالباً اس قدر زیادہ ہوتا جاتا ہے کہ جس کی نظیر جاپان کی تاریخ میں مشکل سے پائی جائے گی۔

تین دیہات میں سے ایک متنفس بھی نہیں بچا۔ بچانے والون نے نہایت بہادری و جوانمردی سے کام کیا۔ اور جلتے ہوئے پتھر دن کی بارش کی مطلق پروا نہ کی۔ زلزلہ اب تھم گیا ہے۔ گو جھٹکے محسوس ہو رہے ہیں۔ اور گرم دتہ ہوا چل رہی ہے۔ کاگوشما میں راکھ کا انبار پندرہ فیٹ گہرا ہے بہت سے لوگ جائے امن میں پہنچنے کی کوشش میں تیرتے ہوئے ڈوب مرے اور بہت سے زہریلی گاسون سے دم گھٹ کر مر گئے۔

کاگوشیما کا شہر جلی ہوئی راکھ سے ڈھپا ہوا ہے کل نقصان کا علم نہیں ہوا۔ طوفانی لہر بھی سخت نقصان کا باعث ہوئی۔ اموات کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

(نیما ۱۲ جنوری) کلاؤ کے نشیبی مقامات میں کل سیلاب آگیا۔ زلزلے کے جھٹکے ۵ منٹ تک محسوس ہوتے رہے۔ تاہم کسی جان کا نقصان نہیں ہوا

(ٹوکیو ۱۵ جنوری) زلزلہ اور آتش فشانی پھر حسب سابق قیامت بپا کر رہی ہے۔ نیز ایک اور طوفانی لہر نے مغربی پہلو کا رخ کیا ہے۔ سکورا شیما کا کوہ آتش فشان ہر طرف آگ اگل رہا ہے۔ مزید ریلوے لائنیں مکانات اور سڑکیں وغیرہ معرض تباہی میں آئیں۔ ستر ہزار آدمی مفقود الخبر ہیں۔

پہلا پناہ گزین جو ٹوکیو پہنچا ہے ہولناک واقعات بیان کرتا ہے۔ آسمان سے آگ کی بارش نہایت درخشان مگر ہولناک تھی۔ وحشت خیز صدائیں پوٹ ارتھ کی گولہ باری سے بھی زیادہ خوف انگیز ہیں۔ کاگوشیما کے مفرورین نے تیر کر نکل جانے کی کوشش کی۔ نقصان نفوس کی صحیح تعداد کا کبھی علم نہ ہوگا۔

(لندن ۱۶ جنوری) ریوٹر کا نامہ نگار جو حالات کی تحقیقات کی غرض سے کاگوشیما پہنچا ہے اس کا بیان ہے کہ زلزلہ آدمیوں نے پہاڑوں اور جنگلوں میں پناہ لی مگر یہ آخر تک بحفاظت پہنچ گئے۔ جاپانون کے نقصان کے اظہار میں نہایت مبالغہ سے کام لیا جاتا ہے نامہ نگار اتلاف نفوس کی تعداد ۶ سو بتاتا ہے۔ خاکستر اور راکھ کے ڈھیر ہر جگہ لگے ہوئے ہیں۔

حوادث محلیہ (لوکل)

ڈاکخانہ بابو ولی الدین صاحب ڈاکخانہ بجنور سے نجیب آباد کی سب پوسٹماسٹری پر عارضی طور سے گئے ہیں اور سنا ہے کہ کچھ دنون بعد پھر بجنور واپس آجائیں گے آپ بہت قابل اور ہوشیار ہیں۔

جن مسلمان کلرک کے آنے کی خبر کسی گذشتہ اشاعت میں درج کیا چکی ہے اون کا نام محمد عبد الرشید خانصاحب ہے جو ڈاکخانہ کے ہیڈ کلرک سگنیلر ہیں خوشی کی بات ہے کہ ڈاکخانہ بجنور میں اسوقت جتنے کارکن ہیں اپنی خدمات کے ادا کرنے میں مستعد ہیں۔ امید ہے پبلک بہت خوش رہیگی اور کسی قسم کی شکایت کا موقع نہ ملیگا۔

رائے بہادر سوتی ہربنس لال صاحب رئیس بجنور نے پریسیڈنٹی میونسپلٹی کا کام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ آپ تقریباً آٹھ نو ماہ زنی اہلیہ کی علالت کے باعث باہر رہے اور چیرمینی کا کام انجام نہ دے سکے امید ہے کہ اب آپ اطمینان سے کام فرمائینگے۔

۱۸ جنوری کو جنوبی افریقہ کے متعلق ایک جلسہ ہوا ہمدردی اور تحقیقاتی کمیشن میں ایک ہندوستانی ممبر کے شریک کئے جانے کے رزولیوشن پاس ہوئے ایک کمیٹی چندہ کے لئے مقرر ہوئی جلسہ میں ہم شریک نہ ہو سکے۔

ایک بنئے کے لڑکے کا چالان زنا بالجبر کے معاملہ میں کیا گیا تہا صاحب سشن جج کی عدالت سے اوسکو پانچ سال قید اور ایکہزار روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی جرمانہ کی رقم سشن جج بہادر نے لڑکی کو دلائے جانیکا حکم فرمایا۔

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی ۱۹۱۴ء کی

نہایت خوبصورت بنی ہے جس کا چکنا کاغذ خوشخط اور سندر لکھائی ہے اور چھپی بھی صاف ہے یہ جنتری بلا قیمت محصول بھیجی جاتی ہے

اگر آپ دیکھنا چاہتے ہیں تو ایک کارڈ پر متفرق دس شریف اور بڑے بڑے اشخاص کا نام اور پورا پتہ لکھ بھیجئے سے واپسی ڈاک سے جنتری آپ کی خدمت میں پہنچیگی۔

ملنے کا پتہ

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶

تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

آئر کٹرس کی چند تازہ ہندوستانی شہادتیں

۱- لاہور چھاونی سے ایک معزز عہدہ دار صاحب - ۱۴- مارچ ۱۹۱۳ء کو تحریر فرماتے ہیں کہ - میرے تیئے عنایت فرما خدا آپ کی عمر دراز کرے اور آپ کے کام میں برکت دے۔ قریب سوا ماہ سے میں برابر آلہ آئر کٹرس کو لگاتا ہوں - واقعی یہ آلہ جس شخص نے بنایا ہے غضب کا عقلمند ہے میں سجدہ کا اور آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں - خدا دونوں صاحبوں کو خوش رکھے جیسا کہ میں اس آلہ سے خوش ہوں میرا دل خوب قدر کرتا ہے - دن رات آپ کے واسطے دعا نکلتی رہتی ہے -

۲- امرتسر سے ایک بیمہ ایجنٹ صاحب - ۱۵- مارچ کو تحریر فرماتے ہیں - واقعی آئر کٹرس معجزہ ثابت ہوا میں تمام دوستوں کے پاس اسکی سفارش کروں گا۔

۳- موضع پیرزو ضلع بنوں سے ایک سرکاری اہلکار صاحب تحریر فرماتے ہیں - پانچ دفعہ نماز میں آپ کے واسطے دعا گو رہتا ہوں اور جگہ بجگہ آئر کٹرس کی تعریف کرتا ہوں مہربانی فرما کر فوراً ایک عدد مکمل آئر کٹرس میرے دوست کے نام بذریعہ وی پی روانہ کر دیجئے - ہرگز دیر نہ ہو -

اس قسم کی کئی ایک چٹھیاں روزانہ موصول ہو رہی ہیں لیکن چڑھتے آفتاب کی روشنی کے وجود کے ثبوت میں زیادہ شہادت پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہوا کرتی چشم بینا خود ہی دیکھ لیتی ہے۔ سندات چھاپنے کے ہم مخالف ہیں لیکن مگر کئی سیکڑوں احباب نے مجبور کر دیا ہے کہ ہندوستانی شرفا کے سارٹیفکیٹ چھاپے جاویں لہذا مجبور ہو کر مشتے نمونہ از خروارے کے مصداق پر دیگ بھری ہوئی میں سے چند چاول پیش کر دئیے ہیں آئی ریاستہائے ٹریٹمنٹ کے لیے دوا اور بے حد عزیز یقینی فائدہ مند علاج کے اصول کی دریافت اور ایجاد کا سہرہ شہنشاہ جرمنی کے حکیم ڈاکٹر بیر صاحب کے سر ہے اور اس اصول کے عین مطابق ہر قسم کے مرض نامردی - کمزوری - جریان - احتلام ہمیشہ قطعی دور کرنے والا آلہ آئر کٹرس کے ساختہ کا فخر مسرز ہٹن برادرز کمپنی جیکاگو امریکہ کو حاصل ہے ہم نے اپنے ملک کی بھلائی کے واسطے تمام ہندوستان کی ایجنسی لی ہوئی ہے۔

آلہ آئر کٹرس ایک بے مثل تحفہ ہے اور ایک بالکل سہل طریقہ علاج ہے کسی قسم کا پرہیز مطلق نہیں - نہ کوئی دوائی کھانے کی ضرورت ہے نہ لگانے کی صرف گھنٹہ بھر روزانہ عضو مخصوص پر آلہ حسب ہدایات لگانے سے دو ڈیڑھ ماہ میں ہی نامردی جیسے نامراد مرض کا خاتمہ ہو جاتا ہے - ایک مکمل آلہ کی قیمت صرف پندرہ ۱۵ روپیہ علاوہ خرچ محصول و پیکنگ وغیرہ جو صرف موازی ۱۲ امر فی آلہ ہوتا ہے مقرر ہے - تعمیل آرڈر بذریعہ وی پی کیجاتی ہے - قیمت میں سے تین روپیہ ہمراہ آرڈر پیشگی بھیجنے لازمی ہیں بقایا بذریعہ وی پی وصول کی جاتی ہے - آئر کٹرس کے متعلق رسالہ ہائے درخواست بجواب اخبار آنے پر ہر شخص کی خدمت میں مفت بمحصول ڈاک اپنی گرہ سے لگا کر فوراً روانہ کئے جاتے ہیں - تمام خط و کتابت پرائیویٹ رکھی جاتی ہے - آئر کٹرس تمام ملک میں پٹینٹ ہے اور بچپن کی غلط کاریوں جوانی کی بے اعتدالیوں - بڑھاپے کی ناکارہ پن یعنی جلق - اغلام - کثرت زناکاری - سستی - افسردگی کے خوفناک نتائج سے تنگ آئے ہوئے زندہ درگور مریضوں کیواسطے مسیحا ہے -

المشتہر

آر - بی - ایس - بھنڈاری ایم اے (سول ایجنٹ آئر کٹرس برائے ہندوستان) بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

انگلش ٹیچر

دنیا حیران ہے کہ بابو پیارے لعل کی انگلش ٹیچر کیوں ہزار فروخت ہوئی ہے قیمت ایک روپیہ تین آنہ!

اس ایک کتاب میں گرامر - ٹرانسلیشن - لیٹر رائیٹر - ایڈیم - ڈکشنری سب باتیں شامل ہیں نمبر دار اس نام کی بہت سی کتابیں آجکل چل رہی ہیں اسلئے ہوشیاری سے خرید و تاکہ اپنا مطلب حاصل ہو اور پیسے کھو کر پچھتانا نہ پڑے۔

[illegible]

اس کتاب کو منگا کر دیکھو سب سے اچھی ہو تو رکھو - ورنہ واپس کر دو یہ شرط ہے - اسی شرط پر دو سروں سے منگا کر دیکھو

[illegible]

اس کی نسبت ہم اپنے منہ تعریف نہیں کرتے بلکہ بڑے عام و معزز صاحب کی رائے ہے کہ یہ کتاب آجتک کی تمام کتابوں سے بہتر ہے

(۱) ایم قطب الدین خان صاحب پولیس سب انسپکٹر ایلچ پور [illegible]

(۲) پروفیسر ڈاکٹر حکیم چوہدری احمد سعید گوندل [illegible]

(۳) منشی محمد الدین صاحب فوق ایڈیٹر کشمیری [illegible]

ملنے کا پتہ - مینجر قیصر ہند ایجنسی نمبر ۷ لودیانہ - پنجاب

Reg. A: 575.

رجسٹرڈ (اے) نمبر ۵۷۵

THE AKHBAR MADINA BIJNOR

مسلمانوں کا واحد قومی تمدنی ادبی اخلاقی تاریخی اور سیاسی ہفتہ وار اخبار

قیمت سالانہ پیشگی تین روپیہ

ممالک غیر سے ۶ شلنگ

مدینہ

رئیس التحریر
آغا رفیق
بلندشہری

مالک و مہتمم
محمد مجید حسن
بجنوری

ضوابط اخبار مدینہ

تاریخ اشاعت مدینہ۔ ہر ماہ انگریزی کی ۱ ۔ ۸ ۔ ۱۵ ۔ ۲۲ کو دفتر سے شائع ہوتا ہے (۲) ہر پرچہ خریدار کو ہفتہ کے اندر دوسرا پرچہ مفت اس کے بعد قیمتاً روانہ کیا جائیگا (۳) ہر گمشدہ پرچہ کا ... (۴) جواب طلب امور کے لئے ٹکٹ یا جوابی پوسٹ کارڈ آنا لازمی ہے (۵) مضامین اخبار کے متعلق خط و کتابت بنام ایڈیٹر تحریر کی جائے۔

شرح اجرت اشتہارات اخبار مدینہ بجنور

مقدار	مسلسل	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
فی کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

التماس ضروری

جن اصحاب کی خدمت میں بلا طلب اخبار مدینہ نمونۃً حاضر ہو وہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں ورنہ دوسرا پرچہ وی پی روانہ ہوگا جس کا وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہے۔ جو حضرات مدینہ کی امداد اپنی مستقل خریداری سے فرما رہے ہیں وہ اپنی قیمت ختم ہوتے ہی قیمت بھیج کر ... ممنون فرمائیں۔

تمام درخواستیں و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و مہتمم اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہونی چاہئیں

By Inayat Muhammad artist Lahore

تلغرافات

معاملات بلقان

قسطنطنیہ ۲۴ جنوری۔ سفیر دولت عثمانیہ متعینہ سرویہ بحصول رخصت یہاں پہونچا ہے اس موقع پر اس کی آمد نہایت اہم سمجھی جاتی ہے جبکہ جزائر ایجین کے متعلق دول کے فیصلہ پر ادواسی بحث جاری ہے۔

روما ۲۳ جنوری۔ ولونا کا تار ظاہر ہے کہ اسماعیل کمال البانیہ کی پریسیڈنسی سے مستعفی ہوگیا ہے اور اس نے اپنے اختیارات ایک کمیشن کو تفویض کردئے ہیں جس نے فیوزی بے کو جو ایک وزیر داخلہ تہا ایک عارضی وزیر اس کے ماتحت مقرر کرکے سربراہ کار مقرر کیا ہے۔ جیرت اور البسان کے حکام کو تاریع دیا گیا ہے کہ وہ فیوزی بے کو براہ راست اپنا اعلیٰ افسر تصور کریں۔

البانوی دستوں نے البانیہ و اپیرس کے ان دیہات پر جو یونانیوں نے خالی کئے ہیں حملے کرنے شروع کردئے ہیں جن سے باشندے خوفزدہ ہو رہے ہیں۔ حکران کمیشن نے فوجی پولیس کی ایک پلٹن کو ان خطرناک اضلاع میں جانے کا حکم دیا ہے۔

فوجی پولیس کے ڈچ کمانڈر کرنل دیکر کی صدارت سے ۲۰ اشخاص کے متعلق دروازے بند کرکے تحقیقات کا آغاز ہوا کہتے ہیں کہ یہ لوگ گذشتہ ترکی بلوائے البانیہ

سے لگاؤ رکہتے تہے بدامنی کو روکنے اور ماخوذین کے راہ فرار کو بند کرنے کی غرض سے سخت تجاویز اختیار کی گئی ہیں۔

لنڈن ۲۴ جنوری۔ ایم وینزیلوس وزیر اعظم یونان پیرس روانہ ہوا ہے اگرچہ وہ اس سفر کے نتائج کے بارہ میں خاموش ہے تاہم ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ یونان کے البانیہ کو خالی کرنے کی اصلی و واقعی تاریخ کی اہمیت اس عام خیال کی وجہ سے کم ہوگئی ہے کہ یونان معتدل اور پرامن پالیسی کے سوا اور کوئی روییہ اختیار کرنا نہیں چاہتا۔ البانیا کی خبریں گو تشویش انگیز ہیں تاہم وہ خطرناک نہیں۔ دول کی طرف سے البانیہ کو جنگی جہازات بہیجنے کا سوال اٹھایا گیا تہا لیکن روانگی جہازات کو غیر ضروری سمجھا جاتا ہے البانیہ کے واسطے حصول قرض کا سوال ابتک معلق ہے۔

لنڈن کا بعد کا تار مظہر ہے کہ سرہنری امبیرس ابلہ جزائر ایجین کے بارہ میں سر ایڈورڈ گرے کے نوٹ کے جوابات دول کی طرف سے موصول ہوئے ہیں ان کی نسبت انگلستان نے دول کو لکھا ہے کہ تمام گورنمنٹیں ایک ہی وقت میں ایتھنز اور قسطنطنیہ میں متذکرہ صدر امور کے متعلق اپنے فیصلوں سے مطلع کریں اب اس بارہ میں دول کے

ترتیب نوٹ کا مسئلہ باقی رہ گیا ہے۔

پیرس ۲۵ جنوری۔ عثمانی کمیشن قرض کا اعلیٰ ممبر سینیٹر نوگارا لنڈن گیا ہے جہاں یہ جزائر ایجین پر زمانہ تصرف کے اخراجات کے معاوضہ میں اقطاع ایدین و ادالیہ میں اٹلی کے لئے حصول مراعات کی غرض سے گفتگو کرے گا۔

قسطنطنیہ ۲۶ جنوری۔ یونان کے خلاف خیالات کو نسبتاً مصالحانہ میلان نے مغلوب کرلیا جس کا ثبوت کل یونانی پیٹری آرک کو تیقن دلانے اور جزائر ایجین کے متعلق معتدل روش اختیار کرنے سے دیا گیا۔

یونان کے بارہ میں ترکی پالیسی میں تغیر کا باعث جاوید بے کی وہ وجہ ناکامی بتائی جاتی ہے جو پیرس جاکر حصول قرض کی گفتگو کی تجدید میں اوسے اٹہانی پڑی ہے۔

ولونا کا تار مظہر ہے کہ اسماعیل کمال آملی روانہ ہوا ہے جہاں چند روز ٹھہر کر پرنس ویڈ منتخب شدہ فرمانروائے البانیہ سے ملاقی ہوتے برلن جائیگا۔

لنڈن ۲۳ جنوری۔ ہیر ریٹی ولوٹ جو سٹین میں یونان کے لئے بنوائے گئے تہے کیل سے یونان روانہ ہوگئے۔

لنڈن ۲۷ جنوری۔ ریوٹر کو معلوم ہوا ہے برٹش گورنمنٹ نے دول کی جانب سے مندرجہ عنوان مسائل پر قسطنطنیہ میں نوٹ پیش کرنے کا مسودہ مرتب کرلیا ہے جس میں صاف و واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ

دول کے فیصلہ کا ادب کیا جانا چاہئے البانوی پیرس کو یونانیوں کے خالی کردینے کی اصلی تاریخ گذر گئی۔ لیکن نوٹ کے مسودہ میں مرقوم ہے کہ جہانتک جلد ممکن ہو البانیہ کو خالی کردئے جائیں۔

لنڈن ۲۷ جنوری۔ ریوٹر کو اطلاع ملی ہے کہ البانیا قرض میں دول یورپ کی ذمہ داری کے مسئلہ کا ہنوز تصفیہ نہیں ہوا۔ گریٹ برٹین اور بعض دیگر طاقتوں نے اس صورت میں کہ سب اس میں شریک ہوں نیز بعض شرائط کے ساتہ ذمہ داری قبول کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے یہ شرائط زر قرض کے خرچ کرنے کے متعلق ہوں گی۔

ریوٹر کے بیان کے مطابق البانیہ و جزائر ایجین کی نسبت سر ایڈورڈ گرے کے متذکرہ صدر نوٹ سے دول کا اتفاق کرلینا قرین قیاس ہے تاہم انصاف سے ہے کہ اتحاد ثلاثہ (آسٹریا و اٹلی و جرمنی) یونان کے البانیہ کو خالی کرنیکے لئے معین تاریخ پر اصرار کرے۔

اخبار لا بیرٹہ قسطنطنیہ مظہر ہے کہ ایم وینزیلوس وزیر اعظم یونان نے گورنمنٹ فرانس اور ایک بڑے بنک سے ۲۰ ملین پونڈ قرض لینے کا انتظام کیا ہے۔

دولت عثمانیہ

قسطنطنیہ میں ترکی وزیر داخلہ نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا کہ ترکی کا ارادہ مزید جنگی جہازات خریدنے کا نہیں۔ ریگوڈی جنیر و نامی ڈریڈ ناٹ محض اسلئے خرید لیا گیا ہے کہ کہیں یہ یونان کے ہاتہ نہ پڑجائے تمام زر قرض اقتصادی اغراض پر صرف کیا جائیگا۔

مراد آباد میں مردہ زندہ ہوگیا

میں سالگرام ساکن مراد آباد پانچسال سے سستی نامردی جریان۔ احتلام۔ کمی وغیرہ میں مبتلا ہوکر بظاہر زندہ مگر بباطن مردہ تہا صد ہا علاج کئے مگر فائدہ ندارد۔ آخر حکیم دوست محمد خان (خاندانی) کا خاندانی بکس اکسیر باہ (مردہ زندہ کرنیکی مشین) مشمولہ ۱۴ گولیاں و شیشی طلاء استعمال کی حلفاً ایمانا لکہتا ہوں کہ ۲ یوم میں مجہکو سب امراض سے آرام ہوگیا جو لوگ مندرجہ بالا امراض میں مبتلا ہیں وہ بہت جلد حکیم صاحب سے بکس اکسیر باہ منگوا کر استعمال کریں حکماً آرام ہوگا بکس اکسیر باہ کہنہ سے کہنہ سستی نامردی۔ جریان۔ احتلام۔ سرعت۔ رقت۔ لاولدی۔ ذیابیطس۔ کمی۔ ضعف اعضائے رئیسہ وغیرہ کی ایک نہایت ہی عجیب المجرب لاثانی بیضرر دوا ہے اگر باقاعدہ استعمال سے آرام نہو تو قیمت واپس۔ قیمت بکس اکسیر باہ مبلغ صہ۔ مگر تہوڑے دنوں تک ۶ رعایتی جلد کریں۔

گولیاں اکسیر امساک۔ امساک کی مجرب عزیز بلطف تاثر شیء غیر خوانده ... درجن عہ اکسیر دافع ذیابیطس ذیابیطس شکر آنا۔ کثرت بول کمزوری گردہ کی مجرب ... دوا قیمت صہ۔ اکسیر دافع دمہ کثرت کہانسی ... سینہ ... دوا قیمت ... آنے ... مرض کا ... مفت

پتہ حکیم دوست محمد خان خاندانی ... ضلع ہوشیارپور پنجاب تار کا پتہ حکیم دوست محمد خان ٹانڈہ ہوشیارپور

۳۱ کافوری جنتری ۱۹۱۴ء کی دس شریف اچہے پڑہے آدمیوں کا نام پورا پتہ لکہنے پر بلا قیمت بہیجی جاتی ہے

طاقت بڑہانیوالا پہل

کولا نانگ افریقہ کا ایک نہایت قوت دینے والا پہل ہے زیادہ فکر یا محنت کی وجہ یا غم و بیماری و تبدیلی آب و ہوا کے سبب بدن کمزور ہوگیا تو اسکو استعمال کیجئے۔ نئی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ یہ دم کو بڑہاتا ہے۔ اسلئے گہوڑے کی سواری پہاڑ کی چڑہائی کشتی کسرت ناچ گانا۔ پڑہنا پڑہانا وغیرہ کاموں میں پہلے اس کو استعمال کرنے سے دم نہیں پہولتا۔ بول دل۔ دہڑکن کو روکتا ہے۔ رات کو جاگنے ہو۔ آپ کو لیجئے تکان نہیں ہوگا۔ یہ شراب اور افیون کی عادت کو چہوڑاتا ہے مفصل حالت فہرست بلا قیمت منگوا کر دیکہئے۔ قیمت ۲۲ خوراک کی شیشی ایک روپیہ عہ محصول ۵ ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

شربت مفرح دافع الوباء

یہ شربت عمدہ قسم کے شیریں پانی سے ملا کر استعمال کیا جاتا ہے اس شربت سے طاعون زدہ کی گرمی فوراً رفع ہوجاتی ہے اور گرمی خشکی کو نیند یا کسی کشتہ سے ہوجاتی ہے اوس کا قلع قمع ہوجاتا ہے اور دودہ گہی یا کسی دوا کی ضرورت نہیں رہتی حلق سے اترتے ہی آنکہہ کہل جاتی ہے یہ شربت جس مریض کو دیا گیا وہ چشم زدن میں اچہا ہوگیا علاوہ ازیں یہ شربت جملہ بخار آتشک فساد خون۔ بواسیر۔ تبخیر۔ مالیخولیا۔ اختلاج قلب تپ محرقہ میں نہایت مفید ثابت ہوا۔ مرض قلبی کو بمنزلہ اکسیر ہے۔ صغیر سن اطفال جو گرمی میں بہڑک جاتے ہیں اون کے لئے ایسا مسکن ہے کہ پہر دوا کی ضرورت نہیں رہتی اور بچوں کو راحت سے نیند آجاتی ہے اور خارش تر و خشک میں نافع رسان ہے۔

بکثرت تیار رہتا ہے ... عا ... خوردی شیشی ... اونس ... اونس ...

پتہ حکیم محمد حسن رضا محلہ ... بجنور

خضاب لاجواب دلپسند خاص و عام

یہ ایک قسم کا تیل ہے تہوڑا سا شیشی میں نکالکر سفید بالوں پر لگاتے ہی بال نہایت کالے بہورا اور چمکدار ہوجاتے ہیں ہمارے کارخانہ کا خضاب تمام ملکوں میں مشہور ہے رنگ نہایت پختہ اور سیاہ لگانیوالا اچہا خاصہ جوان نظر آتا ہے ایک بکس ۶ ماہ تک چلتا ہے فی بکس ایک روپیہ محصولڈاک بذمہ خریدار وی پی منگوائیگا۔ پتہ

حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب پوسٹ مانڈوی نمبر ۳۲ بمبئی۔

بمبئی کے دو عمدہ اخبار

اتحاد مغربی ہندوستان کا اکیلا روزانہ اخبار ہے آٹہ بڑے صفحوں پر شائع ہوتا ہے تازہ خبریں دیتا ہے ... خبارات کا ہمسر ہے اشتہار دینے کا بہترین ذریعہ قیمت سالانہ مع محصولڈاک ... مقرر ہے

خانہ بہادر پنچ ہندوستان کا اکیلا ... صفحہ ... ہنسانیکی کل ... تو شکی ... کا بہترین ذریعہ اشتہار والوں کے لئے نمت فہرست ... نمونہ ... مفت روانہ کئے جاتے ہیں ...

وخانہ بہادر پنچ ...

51

فہرست مضامین

فہرست مضامین

آل انڈیا مسلم لیگ کی تقریر صدارت

(۴)

چونکہ دونوں قوموں میں آج کل رشتہ محبت قایم ہے اس لئے اس پہلو پر میں زیادہ کہنا نہیں چاہتا۔ مگر اتنا کہے بغیر تو نہیں رہ سکتا کہ بڑے بھائی نے ایک نازک وقت میں اپنے چھوٹے بھائی کا دل تسخیر کرنے کا نہایت ہی عمدہ موقع ہاتھ سے کھو دیا۔ اور اوس نے دانشمندانہ سیاست کے نتایج کو نہیں سمجھا۔ براہ راست حق انتخاب کے ذریعہ سے جو اس ملک کی رعایا کو حاصل ہے مسلمان قوم ملکی خدمت کرنے کا موقع چاہتی تھی۔ اس میں مجھے تو کوئی پہلو ناجائز اور نامعقول نظر نہیں آتا۔ انڈین نیشنل کانگرس نے جو اس ملک کے لوگوں کے اعلے ترین خیالات کی حامل ہونے کا دعوی رکھتی ہے مان لیا تھا کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے لئے مسلمانوں کو خاص حق انتخاب ہونا چاہئے اور اپنا اعتقاد ظاہر کر چکے تھے کہ اس ملک کی حکمرانی میں زیادہ حصہ لینے کے بارہ میں جب کبھی کانگریس کوئی عرضداشت یا مطالبہ پیش کرے تو قلیل التعداد قوموں کے حقوق کافی طور پر محفوظ رکھے۔

آیا میں سوال کر سکتا ہوں۔ کہ قلیل التعداد قوموں میں سے مسلمان سب سے زیادہ مہتم بالشان ہیں) سیاسی حقوق میں جن کا مطالبہ آیندہ کرنا چاہئے اور جن کا مطالبہ اب تک ہوا۔ اصولاً کیا فرق ہے؟

میں تصور نہیں کر سکتا کہ ملکی مجلسوں میں قایم مقامی کرنے کا پورا موقع ملنے کے لئے جو مطالبہ مسلمانوں نے کیا تھا کسی طرح سے جادۂ انصاف سے باہر تھا۔ یا کسی طرح اس ملک کے منتہائے مقصود حاصل کرنے کے منافی تھا۔

اس مدت ارتقا میں جب کہ ہم کو اپنے منتہائے مقصود سے ہم آغوش ہونے سے قبل ہر قوم کے لئے ضروری ہے۔ ایک دوسرے کے حوائج اور ضروریات کا دانشمندانہ اور ہمدردانہ لحاظ رکھنا بھی ہر قوم کے لئے نہایت لازمی ہے کیا میں یہ سوال کر سکتا ہوں کہ مجلس وضع قوانین میں مسلمانوں کے قایم مقام

ملکی خدمت کرنے کے جوش میں اور آزادی میں کسی طرح کم ثابت ہوئے ہیں؟ اور کیا وہ ملکی بہبود کو ترقی دینے میں دوسری قوموں کے قایم مقاموں کیساتھ مخلصانہ طور پر شامل نہیں ہوتے ہیں؟ کیا میں اپنے احباب وطن سے التماس کر سکتا ہوں کہ اگر وہ غور کریں کہ دوسری اقوام کے قایم مقاموں کے ساتھ مسلمانوں کے قایم مقاموں کی شرکت سے ہندوستان کے سیاسی مقصود کی ترقی میں کس قدر قوت کا اضافہ ہوا ہے۔ جب ہندوؤں کے قایم مقام جو کثرت آراء سے منتخب ہوئے ہیں اور مسلمانوں کے قایم مقام جو قومی انتخاب سے فائز ہوئے ہیں دونوں ہم آہنگی سے ملک کی سیاسی اور اقتصادی ترقی کا مطالبہ کریں گے۔ تو آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ ایسے متفقہ مطالبہ سے روگردانی کرنا بھی حکام کو کس قدر مشکل ہو جائیگا۔

اس ضمن میں آپ لوگوں کی توجہ اس تقریر کے ایک اقتباس کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جو جناب بدر الدین طیب جی صاحب نے جو بعد میں آنریبل مسٹر جسٹس بدرالدین طیب جی ہوئے کانگریس کے پہلے مسلمان صدر کی حیثیت سے مدراس کے اجلاس کانگرس میں کی تھی۔ وہ تقریر حسب ذیل ہے

"حاضرین! یہ بلاشبہ سچ ہے کہ ہمارے ملک ہندوستان کی بڑی بڑی قوموں کو خاص خاص معاشرتی۔ اخلاقی۔ تعلیمی اور نیز سیاسی مشکلات درپیش ہیں۔ مگر جہانتک عام سیاسی مسائل کا ہندوستان کا تعلق ہے۔ میری بالکل سمجھ میں نہیں آتا کہ مسلمان رفاہ عام کی کوشش میں دیگر اقوام اور مذاہب ہم وطنوں کے ساتھ دوش بدوش کام کیوں نکریں"

میں سوال کرتا ہوں کہ کیا لیگ کے ذریعہ سے ہم اون وسیع اصولوں پر کاربند نہیں ہوئے ہیں جو ہمارے ایک ممتاز ہم مذہب نے نیشنل کانگریس کی کرسیٔ صدارت سے بیان کئے تھے؟ اگر اون رزولیوشنوں کو جو لیگ نے وقتاً فوقتاً پاس کئے ہیں۔ کانگریس کے رزولیوشنوں سے مقابلہ کروگے۔ تو صاف طور پر دیکھوگے کہ ہندوستان کے عام لوگوں کے فائدے کے جتنے مسائل ہیں۔ اون میں ہم آمادگی اور خلوص کے ساتھ شریک ہوئے ہیں۔ دور اندیش اصحاب کو بہر حال

یاد رکھنا چاہئے کہ مسلمانان ہند اپنی خاص معاشرتی اخلاقی تعلیمی اور سیاسی دشواریاں بھی رفع کرنی ہیں اور اس لئے انہیں اپنی منتظم انجمنوں کو برقرار رکھنا چاہئے۔

ہم اپنے ذاتی حوائج و ضروریات کو ذہن میں نظر رکھکر لیگ کی ساری مدت زندگی میں دوسری قوموں کے ساتھ فراخدلی کے ساتھ شریک حال رہے ہیں اور میں آپ کو اس سے بہتر مشورہ نہیں دیسکتا۔ کہ اس دور اندیشانہ اور دانشمندانہ دستور العمل بدستور جاری رکھنے کی درخواست کردی۔

مسلمانوں کا طرز عمل

دو سال قبل جب یہ معلوم ہوا۔ کہ ہندو اور مسلمانوں میں کشیدگی واقع ہوگئی ہے اور اس حالت سے ملک کی بہبودی کو نقصان پہنچے گا۔ تو مسلمانوں ہی کی قوم تھی جس نے پیشقدمی سے کام لیا اور اون کے مسلم لیڈر ہز ہائینس سر آغا خان کی سرکردگی میں ایک خاص وفد ناگپور سے جو بزم گاہ مسلم تھا الہ آباد روانہ ہوا۔ جہاں نیشنل کانگریس سالانہ جلسہ کر رہی تھی۔ تاکہ ہندوؤں کے قایم مقاموں سے ملاقات کریں۔ اور زیادہ محبت کا رشتہ قایم کریں۔ یہ بھی ایک چھوٹے بھائی کی بڑے بھائی کی خدمت میں نیازمندانہ تقدیم تھی۔ جس سے صریح طور پر ظاہر کرنا مقصود تھا کہ چھوٹا بھائی آپس میں مصالحہ کرنے کے لئے کس قدر بے قرار اور متمنی تھا۔ آپ لوگ آگاہ ہیں کہ ایک اہم مباحثہ کے بعد دونوں قوموں کے رہبروں کے ایک قایم مقام کمیٹی مقرر کیگئی تاکہ وہ ناچاقی کے مختلف پہلوؤں پر بحث کرے اور ایسی تدبیر اور تجاویز تبلائے جس سے معقول مصالحت ہوکر زیادہ تر محبت کا رشتہ قایم ہو۔ اس کمیٹی کو مقرر ہوئے دو سال کا عرصہ گذر گیا۔ مگر افسوس ہے کہ اس کمیٹی کا اب تک ایک اجلاس بھی نہیں ہوا۔ ایسے قابل تعریف مقصد کے متعلق جو طویل تاخیر ہوئی۔ اس کی وجہ خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو مگر اس سے تو انکار ہو ہی نہیں سکتا کہ ہم اپنے بڑے بھائی کے حقوق و فرائض ادا کرنے پر باحسن وجوہ آمادہ رہے ہیں۔

افسوس کے قابل بات ہے کہ ایسے عمدہ عہد سے اب تک کوئی فائدہ نہیں اٹھایا گیا۔ اگر کوئی ایسی وجہ ہے کہ کمیٹی کے افراد کو ایک جا جمع کرنا مشکل ہے تو میں اس بارے میں ایک جدید کمیٹی کے مقرر کرنے کا مشورہ دونگا۔

میں یہ تجویز پیش کرنے کی جرأت اس مضبوط اعتقاد کی وجہ سے کرتا ہوں کہ ہندوستان کی بہبودی اور ہم دونوں قوموں کی بہتری کے لئے ہر قوم کے قایم مقاموں کا وقتاً فوقتاً ایک جا جمع ہونا اور باہمی اختلافات اور ناچاقیوں کے اسباب پر مباحثہ کرنا نہایت ضروری ہے۔

حضرات آپ یقین مانیں کہ اگر دونوں قوموں کے مسلم رہبر آپس میں وقتاً فوقتاً دوستانہ مباحثہ کریں تو مطلع صاف ہو جائیگا اور دونوں قومیں ایک دوسرے کے نزدیک تر ہوتی جائینگی میں خصوصاً کے ساتھ بیان کر چکا ہوں کہ ہم اپنے فرائض اپنے بڑے بھائی کے بارے میں ادا کرنے کے لئے کس قدر آمادہ ہیں لیکن اگر وہ کسی بارہ میں ہم کو قاصر سمجھتے ہوں تو اس پر غور کرنے کے لئے ہم ہمیشہ آمادہ ہیں اگر ایسے امور ہوں تو ہمیں امید ہے کہ وہ ہم تک مستند طور پر پہنچائے جائینگے اور یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ اگر ایسا کیا جائیگا تو ہم اس پر قابل توجہ کریں گے۔ میں کہہ چکا ہوں کہ ہم دونوں میں جو برادرانہ تعلق ہیں وہ یکطرفہ سلوک سے قایم نہیں رہ سکتے۔ اس لئے ہمیں حق ہے کہ بڑے بھائی سے التماس کریں کہ وہ ذرا اپنے افعال کی طرف نگاہ ڈالیں اور دیکھیں کہ ہم مسلمانوں کی طرف اون سے ہم سے بڑھ کر جو فرائض ہیں اون کو اونہوں نے ادا کیا ہے یا نہیں مجھے یقین ہے کہ ہم نہایت ہی دلچسپی کے ساتھ سنیں گے کہ اونہوں نے کس کس بارے میں ہماری نسبت اپنے فرائض ادا کئے ہیں۔

طرفین کی غلط فہمیاں دور کرنے کی غرض سے میرے خیال میں جس تجویز کی طرف میں نے پہلے اشارہ کیا ہے یعنی قایم مقامی کمیٹی کا مقرر کرنا اس پر عمل درآمد کرنا چاہئے اور یہ کمیٹی وقتاً فوقتاً جلسے کرکے باہمی تعلقات اور مفاد کے بارے میں بحث مباحثہ کیا کرے اور چونکہ ایسا کرنے سے میری دانست میں عالمگیر عمدہ نتایج برآمد ہونگے اسلئے کہ اس امر کا مکرر ذکر کیا ہے مجھے یقین ہے کہ آپ کو ان وجوہ کا اظہار نامرغوب ہوگا کہ جن سے میں نے ان واقعات کا ذکر جو بدنصیب حال میں

پیش آئے ہیں، اپنی تقریر کے خاتمہ پر کہا ہے آپ اس امر کو تسلیم کریں گے کہ یہ معاملہ کس قدر نازک ہے۔ مسلمانان ہند کے دلوں میں عالی جناب سید امیر علی کی نہایت ہی عظمت ہے۔ آپ وہ شخص ہیں کہ جنہوں نے تقریباً نصف صدی تک اسلام کی نہایت جانفشانی کے ساتھ خدمت کی ہے۔ علمی دائرہ میں ان کی اعلیٰ قابلیت مذہب اسلام کے بارہ میں ان کی عالمانہ توضیحات۔ سیاسی ترقی حاصل کرنے میں ہمارے ممتاز رہبر ہز ہائینس سر آغا خان کے ساتھ ان کی مستعدانہ شمولیت یہ ان خدمات میں سے چند ہیں جن کی وجہ سے مسلمان ہمیشہ کے لئے ان کے مرہون منت ہیں۔ ... کی طرف جناب سید وزیر حسن اور ... مدعلی صاحب ہیں جو مسلمانوں کی شکر گذار ... ان میں سے ہیں۔ انہوں نے عرصہ قلیل میں اپنی اعلیٰ قابلیت اور مسلمانوں کی بہبودی میں تن دہی کا بیّن طور پر ثبوت دیا ہے جس یکجہتی سے انہوں نے اسلام کے فوائد کے لئے کوشش کی ہے اس کے لحاظ سے وہ واجبی طور پر قدر و منزلت کے مستحق ہو گئے ہیں ایسی حالت میں سخت بدقسمتی ہوتی اگر اس اختلاف آرا کا جو لندن میں ظہور پذیر ہوا۔ دیر پا اثر ہوتا۔ ایسے وقت میں جیسا کہ حال کا زمانہ ہے ہم جناب سید امیر علی جیسے پختہ تجربہ کار شخص کی خدمات کو بے پروائی سے کھو نہیں سکتے۔ برطانوی سلطنت کے مرکز میں ہماری سیاسی انجمن کی رہبری کے لئے ان کا وجود بے بہا ہے حضرات مجھے یقین ہے کہ آپ سن کر خوش وقت اور مسرور ہوئے ہوں گے کہ ہمارے قابل قدر رہبر ہز ہائینس سر آغا خان کی کریمانہ وساطت سے وہ دشواریاں جو پیدا ہو گئی تھیں سب رفع ہو گئیں اور لندن کی لیگ پھر سے متحد اور ہمارے فوائد کی ترقی کے لئے پھر آمادہ اور سرگرم کار ہو گئی ہے۔ بہر حال اس مباحثہ میں ایک پہلو ہے جو نہایت زور سے ظاہر کر دینا نہایت ضروری ہے۔ لندن کی لیگ کو جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر تھا۔ اصل ہندوستان کی لیگ کی ایک شاخ ماننا چاہئے اور جو دستور العمل ہندوستان میں طے ہو اس پر اسکو عمل کرنا چاہئے۔ اختلاف رائے ہونے سے کچھ ہرج نہیں مگر اختلاف جائز نہیں رکھا جا سکتا۔ اصول کے بارے میں بحث اٹھانے کا باقاعدہ طور پر لیگ کی ہر شاخ کو مجاز ہے مگر اس کا جو کچھ طریقہ طے کر دیا گیا ہے اس سے منحرف نہ ہونا چاہئے۔ مسلمانان ہند کے نوجوان تعلیم یافتہ لوگوں کے بارہ میں جو کچھ فی زمانہ نکتہ چینیاں کی گئی ہیں اور اس پر آپ کو ہنسی ضرور آئی ہوگی۔ بعض نکتہ چینیوں کی کل بضاعت الفاظ بغاوت و بدخواہی ہے کیا مجھے ان کو اطمینان دلانے کی ضرورت ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں میں خواہ پیر ہوں یا نوجوان مطلق شائبہ بغاوت و بدخواہی نہیں ہے۔ کیا مجھے ان سے کہنے کی ضرورت ہے کہ ملک معظم کی

ہندوستانی مسلمان رعایا ویسی ہی آج بھی وفادار ہے جیسی اب سے پہلے تھی! ہاں یہ بالکل سچ ہے کہ تعلیم کا اثر دن پر ویسا ہی ہو رہا ہے جیسا کہ دیگر ہم وطن قوموں پر اب ان کو نطق سیاسی حاصل ہو گیا ہے اور اپنی قوم کی بہتری کے لئے باقاعدہ انجمن کی بنا ڈال لی ہے وہ فقط آئینی ذرائع سے فائدہ اٹھا رہے ہیں جس سے ہندوستان کی دیگر اقوام بھی فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔ کیا کوئی ایک نظیر بھی پیش کر سکتا ہے جس میں مسلمان قوم نے باقاعدہ تحریک کی حد سے سر مو بھی تجاوز کیا ہو۔ فقط یہی نہیں بلکہ میں آپ لوگوں کی طرف سے بلا تامل کہہ سکتا ہوں کہ کوئی چیز ہمارے ذہنوں سے ایسی دور نہیں ہے جیسی کہ کسی ایسی تحریک یا فعل میں شمولیت جس میں سر مو بھی شائبہ بدخواہی یا بغاوت ہو۔

اخیر میں میں آپ لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اتنی دیر تک آپ لوگوں کی جو سمع خراشی کی اس کو بردباری سے برداشت کیا اور آپ لوگوں کی عنایت اور تحمل کا میرے دل پر بہت بڑا اثر پڑا ہے۔

آپ لوگوں نے مجھے اس مجلس کا صدر نشین قرار دیکر جو میری عزت افزائی فرمائی ہے اس کا میں خلوص قلب سے مکرر شکریہ ادا کرتا ہوں

فقط

آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس

کا پریسیڈنشل ایڈریس

(۴)

ہیجان جذبات

شاعری کی نسبت ذکر کرتے ہوئے میں اس امر کے بھی اظہار سے باز نہیں رہ سکتا جو میری رائے میں ہماری تعلیمی مجالس کا بڑا نقص ہے اور جس سے یہ کانفرنس بھی مبرا نہیں ہے۔ ہمارے سالانہ جلسوں میں یہ عام رواج ہے کہ سامعین کے قومی جذبات کو جوش میں لانے مسلمانوں کی موجودہ نسلوں کو ان کی اس ذلت کا جس میں وہ بمقابلہ اپنے نامور بزرگوں کے گر گئے ہیں حال سنانے اور اس طرح ان کی علمی ہمدردی کو قومی ترقی کی حمایت میں وابستہ کرنے کی غرض سے نظمیں پڑھی جاتی ہیں اس مقصد سے ارفع کوئی مقصد نہیں اور جس نیت سے کہ ہمارے نوجوان شعراء یہ نظمیں تیار کرتے ہیں وہ ہر طرح سے قابل ستائش ہے۔ لیکن ہمارے کام کے طریقوں پر اور قوم کے مذاق پر اس کا جو عملی اثر ہوتا ہے۔ اس کو ملاحظہ کیجئے مشرقی اقوام میں تعصبات کو متواتر تحریک دینے کے اثر سے جو جذبات پیدا ہو جاتے ہیں وہ کم و بیش عارضی ہوتے ہیں اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہر وقت ایک تخیلی حالت طاری ہو جاتی ہے جو بار بار پیدا ہونے کی وجہ سے طبیعت ثانی بن جاتی ہے اور کسی عملی کارگذاری کے اجرا کی نوبت جس میں جذبات کو دخل نہ ہو بہت کچھ کمزور ہو جاتی ہے میرا ذاتی تجربہ ہے کہ ماسوائے ان مواقع کے جب خطرہ کا احساس یا موقع کی اہمیت مسلمانوں کو کسی کام کے کرنے پر مجبور کرتی ہے عام طور پر مسلمانان ہندوستان اپنی عملی کارروائی کو دلگداز اپیلوں تک محدود رکھتے ہیں اور بحالت سکون ان اپیلوں کے عملی نتائج پر غور نہیں کرتے۔ اور قوم کو جس کے مزاج نے ایسی ترکیب پائی ہو دیگر اقوام سے جن کی طبیعت میں جذبات کو نسبتہً کم دخل ہے بہت کچھ سیکھنا ہے۔ اگر وہ چاہتے ہیں کہ اس دار العمل میں ان اقوام سے کامیابی کے ساتھ مقابلہ کریں۔ تو ان کو بہت کچھ بھلانا بھی پڑے گا۔ ایک بڑی ضرورت آپ کو یہ بات سیکھنے کی ہے کہ اپنے تعلیمی اور دیگر ہر قسم کے کام کو کاروباری اصول کے مطابق سکون دل و دماغ کے ساتھ آتش تخیل کی اس مضطربانہ شعلہ فشانی کے بغیر سرانجام دیں جن کا نتیجہ صرف دھواں ہی دھواں ہے۔ اگر بعض مقامات میں قوم کی خاص ضروریات آپ کو اس بات پر مجبور کرتی ہوں کہ اپنے کام کے پروگرام میں کچھ دلچسپی پیدا کریں تو کبھی کبھی شاعری کی چاشنی دینا بیجا نہ ہوگا۔ مگر اس چاشنی کا استعمال حد و اعتدال سے متجاوز نہ ہو اور سب سے بڑھ کر آپ کو یہ خیال رکھنا چاہئے کہ وہ شاعری راہ راست مفید مطلب ہو اور وہ وقت اور توجہ اس پر ضائع نہ کیجائے جو کسی زیادہ مستحسن مشغلہ میں صرف ہو سکتی ہے تعلیمی تحریکات کو بھی جیسا کہ مغربی اقوام کا طریق عمل ہے کاروباری اصول پر چلانا چاہئے اور جذبات کو بالکل پس پشت ڈال دینا چاہئے تعلیمی ضروریات کا بلحاظ موقع و محل مطالعہ کرنا چاہئے۔ واقعات کو جانفشانی سے جمع کرنا چاہئے اور ٹھنڈے دل کے ساتھ ان سے نتائج اخذ کرنے چاہئیں ملک کی دیگر اقوام کے طرز عمل پر نظر رکھئے اور ان کی خوبیاں قبول کر لیجئے اور عیوب ترک کر دیجئے غیر ترقی یافتہ مقامات میں اپنے ہم قوم اصحاب کو آمادہ کیجئے کہ ان سہولتوں سے جو سرکار نے دولتمدار نے ان کی ترقی تعلیم کے لئے مہیا کی ہیں پورا فائدہ اٹھائیں اور اس معاملہ میں حسب ضرورت قوم کی طرف سے سرکار کا ہاتھ بٹایا جائے اور سب سے بڑھ کر یہ ضروری ہے کہ تمام ہندوستان میں مقامی مجالس قائم کی جائیں۔ جو ایک طرف تو مقامی مسلمانوں کے ساتھ وابستہ ہوں اور دوسری طرف ایک نمائندہ پراونشل مجلس کے ذریعہ سے اس مرکزی کانفرنس سے مربوط ہوں اس طرح سے آپ قوم کے کام کرنے کے لئے ایک عملی روح پھونک دیں گے اور تعلیمی ترقی میں ایک گران قدر کامیابی حاصل کر سکیں گے۔

(۵) ہمارا شعبہ ادب

اگر آپ حضرات اس امر پر غور فرمائیں گے کہ ہم زبان اردو کی کیا خدمت کر رہے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہمارا سلوک کس قسم کا رہا ہے۔ تو مجھے یقین ہے کہ بیان سے آپ کو ہماری قوم میں عملی کوتاہی کا ثبوت ملے گا اس زبان کی نشو و نما کے لئے عرصہ دراز سے اس کانفرنس کا ایک خاص سیکشن جسے "لٹریری سیکشن" یا "انجمن ترقی اردو" کے نام سے موسوم کیا گیا ہے قائم ہے اس سیکشن کا کام نہایت بے قاعدگی و بے ضابطگی سے ہوتا رہا ہے اور اردو کی بہبودی میں جو کوشش گاہ گاہ اس کانفرنس کی طرف سے کی گئی ہے وہ ہماری سالانہ کارگذاریوں کا ایسا حصہ ہے جو سب سے کم مستحسن ہے اردو جس کو عام طور سے ہندوستانی کہتے ہیں۔ مسلمانان ہند کی بلکہ ہندوستان کے بیشتر حصہ کی زبان ہے اور اسکو ہندوستان میں وہی رتبہ حاصل ہے جو فرانسیسی زبان کو یورپ میں حاصل ہے اس زبان کی ادبی اور علمی نشو و نما میں مدد پہونچانا ہماری کانفرنس کے پروگرام کا خاص اہم جزو ہے۔ اس ذمہ داری کو انجام دینے میں ہماری قوم نے نہایت غفلت دکھائی ہے اور اگر ہماری تغافل شعاری کا یہی حال رہا۔ اور مستعدی اور چستی سے ہم نے اپنا فرض ادا نہ کیا تو ہم کو ایسی مشکلات کا سامنا کرنا پڑیگا جو ان مشکلات سے زیادہ سخت ہوں گی جو مسلمانان بہار اور صوبجات متحدہ کو پیش آچکی ہیں۔ ہندوستان کی دیگر زبانوں کے مقابلہ میں اردو کو ایسی سہولتیں حاصل ہیں۔ اگر اس کانفرنس کی طرف سے معمولی سی امداد بھی صحیح اصول اور باقاعدہ طریق پر کی جائیگی۔ تو وہ تمام رکاوٹیں جو اس زبان کی ترقی میں سد راہ ہیں۔ دور ہو جائیں گی۔ کچھ عرصہ کے لئے اردو شاعری کی طرف سے ہم کو اپنی توجہ کم کر دینی چاہئے۔ اور ایسی تدبیر کرنی چاہئے کہ شعبہ شاعری میں تصنیفات کا سلسلہ کم کر دیا جائے اور اپنے نوجوانوں کو آمادہ کیا جائے کہ انگریزی زبان کی تصنیفات جو علمی مضامین پر جدید تحقیقات کے متعلق ہیں ان کے تراجم زبان اردو میں تیار کرکے اردو لٹریچر کو مالا مال کریں اس مدعا کے حصول کے واسطے یہ ضروری ہے کہ تمام علوم جدیدہ کی اصطلاحات کی ایک مکمل لغات تیار کی جائے یہ اصطلاحات ان مصطلحات کا جو زبان انگریزی اور یورپ کی دیگر زبانوں میں عموماً مروج ہیں یا تو ترجمہ ہوں یا ان کا اقتباس ہوں اس کام کے لئے ماہران فن کی ایک مختصر سی کمیٹی قائم ہونی چاہئے یہ کمیٹی اس ذخیرہ سے جو لٹریری سیکشن کے بعض سر برآوردہ کارکنوں نے جمع کیا ہے اور کسی قدر ترتیب بھی دیدیا ہے فائدہ اٹھا سکتی ہے۔ اور ان لائق نوجوانوں سے بھی مدد مل سکتی ہے جو حب وطن کے جذبے میں اس کام کو شوق اور جانفشانی سے

کرنے کو تیار ہوں۔ اس معاملہ میں ہم کو اپنے ہندو دوستوں سے سبق حاصل کرنا چاہئے جنہوں نے اپنی صوبجات میں اس قسم کی لغات جس کا میں ذکر کر رہا ہوں۔ زبان ہندی میں مرتب کی ہے اور جن کی مستقل اور سرگرم کوشش زبان ہندی کی حمایت میں ہماری قوم کے واسطے ایک بیش بہا اور قابل تقلید مثال ہے مجھے امید ہے کہ ان تمام امور کی طرف حامیان لٹریری سیکشن خاص طور پر توجہ فرمائیں گے۔

نظام کانفرنس میں اصلاح کی ضرورت

حضرات! ان بہت سی اہم ضروریات میں سے جن کی طرف ہم کو فوراً متوجہ ہونا چاہئے۔ ایک سب سے اہم ضرورت یہ ہے کہ ہم کو اپنے نظام کی اصلاح کرلی اور اسکو تقویت دینی چاہئے اس وقت کانفرنس کی ایک سنٹرل سٹینڈنگ کمیٹی ہے جس میں تمام صوبجات کے نمایندے شامل ہیں اور کانفرنس کے سالانہ اجلاس کے متعلق دلچسپی پیدا کرتے رہنا اُس کی ساری کلوں کو درست کرتے رہنا اور ہر جلسہ کی پاس شدہ تجاویز کو حتی المقدور عملی جامہ پہنانا یہ سب کام اسی کمیٹی کے متعلق ہیں ایسی صورت میں اگر کام قابل اطمینان طریق پر نہیں ہوتا اور ہم ہر سال جلسوں میں آتے اور واپس چلے جاتے ہیں اور مسلمانوں کی تعلیم پر کچھ معتد بہ اثر نہیں ڈال سکتے تو کونسی تعجب کی بات ہے آجکل کوئی بڑی تحریک کامیاب نہیں ہو سکتی تاوقتیکہ ایک ایسا طاقتور اور وسیع نظام اس کی حمایت میں نہ ہو جو ایک کثیر التعداد جماعت کی دلچسپیوں اور کوششوں کو مجتمع کرکے ان سے جلب منفعت کرسکے اور اسی اصول کو مد نظر رکھکر ہماری کانفرنس کو بھی اپنی طاقت اور حلقہ اثر کو تقویت پہنچانی چاہئے ہر صوبہ میں ایک مستقل تعلیمی کمیٹی قایم ہونی چاہئے جس کو پراونشل سٹینڈنگ کمیٹی کہا جائے اور جو براہ راست علیگڈہ سنٹرل سٹینڈنگ کمیٹی کے زیر اثر ہو اور جس کی سرپرستی میں ہر سال ایک پراونشل کانفرنس منعقد کی جائے جس میں ان تمام ضروری تعلیمی مسائل پر غور کیا جائے جو خاص اس صوبہ کے مسلمانوں کے لئے اہمیت رکھتے ہوں۔ ہر پراونشل کمیٹی کے ماتحت اضلاعی کمیٹیاں بڑے بڑے مقامات اور مفصلات میں قایم کی جائیں اور معتقد اور بارسوخ مسلمان اُس کے ممبر بنائے جائیں اور یہ اضلاعی کمیٹیاں پراونشل کمیٹی کی ہدایت کے بموجب پراونشل کمیٹی سے ملکر کام کریں۔ اس طرح تمام ملک میں اسلامی تعلیمی کمیٹیوں کا سلسلہ قایم ہو جائیگا جس کے ذریعہ سے اس کانفرنس کے لئے بیشتر حصہ ملک پر اثر ڈالنا آسان ہو جائیگا اور اس صورت میں یہ بھی ممکن ہوگا کہ ہم عملی کام کا سلسلہ سال بھر جاری رکھ سکیں جس کے بغیر تعلیم میں قابل امتیاز ترقی کرنا دشوار ہے جو کام ہم اس وقت کر رہے ہیں وہ صرف اسی قدر ہے کہ کسی خاص شہر میں کانفرنس کا اجلاس سال میں ایک مرتبہ منعقد

کرکے چند تجاویز پاس کر دیتے ہیں جو آج تک کوئی قوم بعض بلند پرواز تجاویز کو کاغذ پر لکھنے سے فلاح کو نہیں پہنچی اور وہ وقت آگیا ہے کہ یہ کانفرنس محض تجاویز پاس کرنے کے بجائے ان کو عملی صورت میں لانے کے لئے زیادہ ہمتی دکھائے۔

ہمارے نادر مواقع ترقی

اس وقت ہمیں نادر مواقع حاصل ہیں کہ ہماری کوششوں کو اس سمت میں بار آور کریں مسلمانان ہند میں ایک عام بیداری پیدا ہوگئی ہے اور اگر ہم تعلیم کو اپنے تعلیمی پروگرام میں سب سے اول جگہ دیں اور اپنی قوتوں کو اس پر مجتمع کرلیں۔ تو اس ملک میں اپنی مستقل بہبودی کی امید کرنا ہمارے لئے بیجا نہ ہوگا۔ میرا ذاتی خیال یہ ہے کہ بمقابلہ روئے زمین کے دیگر حصص کی اسلامی اقوام کے مسلمانان ہند بلحاظ ان بڑی سہولتوں کے جو قومی تعلیم کا صحیح نظام جاری کرنے اور اس کو کامیاب انجام پر پہنچانے اور نیز بلحاظ ان سہولتوں کے جو اس نظام کو تمدنی زندگی کے وسیع تر شعبوں پر اطلاق کرنے اور اس طرح آیندہ کی عالمگیر تحریکات کے زیادہ مناسب حال نمونہ پیدا کرنے کی قابلیت حاصل کرنے کے واسطے درکار ہیں ہم مسلمانان ہند کو ترقی کے لئے خاص موزونیت حاصل ہے۔ اول تو یہ بات ہے کہ خوش قسمتی سے ہم ایک شایستہ دستور حکومت کے ماتحت زندگی بسر کرتے ہیں جس کی باگ مغرب کے نہایت ترقی کن اور عالی قابلیت رکھنے والی قوم کے ہاتھ میں ہے جو ہماری رائے اور قول و فعل کی کامل آزادی کے کفیل ہو گئے ہیں اور جنہوں نے عہد جدید کی ایک نہایت الامال کان کی بدولت علم و ہنر کے بے بہا خزانوں کی تحصیل کے لئے بہترین وسائل اور ذرائع تک ہماری رسائی کر دی۔ یہ جن کے مدبرانہ طریقے ہمارے لئے علم و وقار اور ضبط کی نہایت سبق آموز مثالیں پیش کرتے ہیں۔ جو آپ ہی حضرات کے بزرگان دین کے بعض نہایت عمدہ اور شایستہ ارشادات پر کاربند ہوئے ہیں اور جو نمونہ بن کر ہمیں دکھلا رہے ہیں کہ اقوام مغرب کی علمی جدوجہد کی ترقی اور مشرقی اقوام کی محض خیالی روحانیت کے مقابلہ میں کیسے ارفع و اعلے ہیں۔ ایسی مہذب قوم کے ماتحت اور رہنمائی میں رہنا سراسر آپ ہی حضرات کے لئے مفید ہے اور میری ذاتی رائے تو یہ ہے کہ خداوند کریم کا دست قدرت اس انتظام میں ایک عظیم مقصد کی تکمیل کے لئے کام کر رہا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ انفرادی اور اجتماعی زندگی کے تمام اہم تعلقات میں ہمیں ایک بے اندازہ فائدہ حاصل ہے کہ مشرق میں ہم ایک نہایت دانشمند متمول اور نکتہ رس قوم کے ساتھ جو لی دامن کا ساتھ رکھتے ہیں جن کو زمانہ قدیم کی نادر تہذیب پر فخر حاصل ہے اور جن کا مستقبل عظیم ممکنات اور روشن توقعات سے لبریز ہے۔ فرزندان اسلام کا ایک ایسی قوم کے ساتھ ساتھ بقرینہ سالہا سال تک میرا ایک نہایت اہم واقعہ ہے اور میں یقین نہیں کرسکتا کہ

مشرقی اقوام و ادیان کا یہ ایک محض اتفاقیہ اجتماع ہے جس کا نسل انسان کی بہبودی آیندہ سے کوئی خاص تعلق نہیں ہے میرے خیال میں عربی تمدن اور آرین تہذیب کا ہندوستان میں ایک جا جمع ہونا دو نہایت زبردست دماغی چشموں کا اتصال ہے اور مغربی تہذیب کے محرک اور شایستہ تاثرات کے ماتحت مشرقی ذہن کی آیندہ زرخیزی کی توقع ایک ایسا امر ہے جس پر مسلمانان ہندوستان اپنے تئیں مخلصانہ مبارکباد دے سکتے ہیں۔ آج دنیا میں کونسی اسلامی جماعت ہے جس کو ایسے موزون وسائل ترقی حاصل ہیں اور جو ان کے برابر نسل انسانی کی اخلاقی اور مذہبی آزادی میں حصہ لینے کی توقع رکھتی ہے؟

دنیائے اسلام کی تعلیمی ترقی

مسلمانان ہند کو بلحاظ ان مواقع کے جو ان کو ترقی کے لئے حاصل ہیں درجہ فوقیت دیتے ہوئے میں نے اس مسرت انگیز پہلو کو بھی مد نظر رکھا ہے کہ علم کی روشنی رفتہ رفتہ دنیائے اسلام کے دیگر حصص میں بھی پھیل رہی ہے اور نیز چہار طرف اہل اسلام میں ایک عام بیداری کے آثار نمایاں ہیں اور اپنی اصلاح کے لئے ان میں بھی خواہش پیدا ہوگئی ہے۔

اسلام کے مستقبل کے لئے یہ ایک مبارک فال ہے کہ ایشیائے روس کے بعض حصوں میں حتی کہ چین کے دور دراز صوبجات میں بھی بیدار مغز اور سربر آوردہ مسلمان اپنے ہم مذہبوں کی تعلیم کی ضرورت کو محسوس کرتے ہیں اور اس مقصد میں کامیاب ہونے کے لئے قومی مدارس کھول رہے ہیں اور دیگر اسی قسم کی تدابیر اختیار کر رہے ہیں۔ جو ان کی مقامی ضروریات کی تکمیل کے لئے مناسب ہیں۔ ٹرکی نے تعلیم جدیدہ میں پہلے ہی سے نمایاں ترقی حاصل کرلی ہے اور خاص طور پر یہ قابل ذکر امر ہے کہ ٹرکی خواتین تحصیل علم اور اپنے ملک کے اخلاقی اور معاشرتی ارتقا میں شوق سے عملی حصہ لے رہی ہیں۔ مسلمانان مصر بھی رفتہ رفتہ زمانہ جدید کی اعلے تعلیم کے فوائد کی قدر کرنے لگے ہیں۔ دار العلوم الازہر کے طریقہ انتظام میں یورپین طرز عمل پر کاربند ہونے کی نئی تحریک بھی ایک نہایت مفید تعلیمی اصلاح کا آغاز ثابت ہوگی۔ لیکن وہ واقعہ جو علمی نقطۂ خیال سے خاص اہمیت رکھتا ہے یہ ہے کہ سلطان المعظم نے دلی فرمان صادر کیا ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک یونیورسٹی قایم کی جائے اگر یہ یونیورسٹی محکم اصول تعلیمی پر قایم کی گئی اور چلائی گئی تو اس کے سنگ بنیاد کی رسم جو کہ شیخ شاویش نے [illegible] ادا کی اسلامی ترقی کی تاریخ میں ایک قابل یاد زمانہ کا آغاز ہوگی۔

مدینہ منورہ میں ایک مکمل دار العلوم کے ممکن فوائد یقیناً بہت بڑے ہیں اور جدید انتظام مدینہ منورہ کا [illegible]

دنیا کے تمام حصوں میں بہت حال مسلمانوں میں روشن خیالی کی اشاعت کے لئے زبردست ذریعہ ثابت ہو سکتا ہے۔ یہ بھی ایک حسن اتفاق ہے کہ مسٹر ہرالیس جیسے انگریز مدبر اہل قلم نے حال ہی میں اسلامی تعلیمات کا ایک اسکول انگلستان میں جاری کرنے کی ضرورت ظاہر کی ہے اور یہ بات نہایت قابل اطمینان ہے کہ انگلستان اور یورپ کے اہل علم نے بھی اس تحریک کا خیر مقدم کیا ہے اگر مسٹر ہرالیس کی تجویز پر عمل کیا گیا اور قاہرہ میں ایک اسکول ان اصول پر کھول دیا گیا جن پر ایتھنز میں برٹش اسکول جاری ہے تو وہ مغرب کے طلبا اور مدبرین کے لئے ایک مفید تربیت گاہ ثابت ہوگا۔ کیونکہ اسلامی السنہ اور ادب کا بغور مطالعہ کرنے سے اسلامی ذہن اور اسلامی شعائر پر ان کو زیادہ تبحر حاصل ہو جائیگا جو آجکل ان کے لئے راز سربستہ بنے ہوئے ہیں۔ اس وقت ذہنی ہمدردی کی کشش اہل مشرق اور اہل مغرب دونوں کو قریب تر لے آئے گی۔ جو دونوں کے فائدہ سے خالی نہیں اور ممکن ہے کہ انگریز شاعر کی شکیانہ پیشنگوئی کے خلاف یہ دونوں توام ایک دن مل جائیں۔

خاتمہ تقریر

اے حضرات! مسلمانان ہندوستان کے لئے آگرہ جہاں آج ہم جمع ہیں ایک دلکش نام ہے جس کے گرد اسلامی تہذیب و تمدن کی بعض بہترین روایات جمع ہیں اور یہ بالکل مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ حضرات ان تاریخی نظاروں اور منظروں سے جو آپ کے گرد و پیش ہیں متاثر ہوں اس سرزمین کا چپہ چپہ آپ حضرات کو زمانہ شجاعت کی جوش انگیز یاد دلاتا ہوگا جبکہ ہمارے برادران اسلام نے قابل تحسین تحمل و استقلال کے ساتھ اس زمانہ کی سختیوں اور مصیبتوں کا سامنا کیا اور مضبوط ارادہ اور بیخوف دلیری کے ساتھ فنون جنگ اور فنون امن کو ترقی دی اور مدت مدید تک تمدنی زندگی کا ایک اعلیٰ معیار قایم رکھا اسوقت جبکہ سلطنت مغلیہ کی طاقت کا جزو انتہائی بلندی کو پہنچ گیا تھا شہنشاہ اکبر کی منتظمانہ دانشمندی کی بدولت منتشر عناصر پھر مجتمع ہوئے اس بدنظمی کے بجائے نظم و نسق کا ارتقا ہوا اور وہ انتظام و اہتمام حکومت وضع ہوکر مکمل ہوا جو آج کے دن تک ہندوستانی مدبرین کے لئے باعث حیرت و استعجاب ہے اور اس کی شاہی حفاظت و نگہداشت کے زیر سایہ علوم و فنون نے وہ معراج کمال حاصل کی جس سے مسلمانان ہند پہلے آشنا تھے اور یہ اسی بادشاہ کا دست اقتدار تھا جس نے اقوام ہند کو ایک بنانے کی بنیاد ڈالی انتہا یہ ہے کہ اس کا قیام اس پریشان کن سرزمین میں جہاں اب تک مختلف اقوام و مذاہب کی جدوجہد اور مخالفت زور شور پر ہے اقوام ہند کو ایک بنا دینا ایک ایسی خواہش ہے جس کی تکمیل کی آرزو تمام ہر ملک کو رہیگی۔

کچہ عرصہ کے بعد تخت مغلیہ پر شاہجہان سلطان عظیم الشان نے جلوس فرمایا جس نے ہندوستان کو ایسی سلامتی اور امن سے بہرہ یاب کیا جس کی فتوحات جنگ وجدال کی فتوحات سے کم نہیں اوس نے راست بازی اور علم وکمال کی سرپرستی کی اور قدیم حسب نسب اور دولت وثروت کے مقابلہ مین لیاقت وقابلیت کی قدر افزائی کی جس نے علم وہنر کو شہزادون کی تعلیم وتدریس مین داخل کیا اور اہل دنیا کے سامنے حسن وخوبی کے بہترین نمونے پیش کئے جس نے تعمیر روضۂ ممتاز محل سے انسانی محبت کے نہایت مستقل منظر کو جاودانی کردیا یہ روضہ عقیدت ـ محبت ـ امید اور حسن وخوبی کی کامل اور مجسم تصویر ہے جس کی ہستی نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام عالم کے لئے موجب نازو فخر ہے وہ بےنظیر عمارت جس کا عالیشان گنبد صبح سویرے کی صاف اور خوشگوار ہوا مین بلا ہوا ہے اور جس کے بلند مینار آفتاب عالمتاب کی کرنون مین چمک رہے ہیں آپ حضرات کے سامنے کھڑی ہے اور اگر آپ ایک لمحہ کے لئے غور فرمائینگے تو آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ وہ عمارت ایک دل فریب ادا کے ساتھ پاکیزگی اور لطافت محبت وایثار کے اعلیٰ ترین نصب العین کو جو ہمیشہ حقیقی تعلیم کا مدعا ومقصود رہے ہیں اور رہیں گے آپ کے سامنے پیش کررہی ہے۔

ایک طرف تو سکندرہ ہے اور دوسری جانب روضہ ہے یہ ہر دو اولوالعزم شاہان مغلیہ آپ صاحبون کی کارگذاری اور روئداد کو ہمدردی اور قدردانی کی نگاہ سے ملاحظہ فرما رہے ہین۔ ان کی روحین آپ صاحبون کے درمیان موجود ہیں اب یہ دکہانا کہ آپ حضرات ان کی طرف سے دعائے خیر وبرکت لینے کے کس حد تک مستحق ہین آپ اوس طریق عمل پر منحصر ہوگا جس سے اپنی ذمہ داری آج سر انجام دین گے۔ فقط

انجمن اشاعت تعلیمات باکو

انجمن اشاعت تعلیمات باکو نے امسال جو مدارس کہولے ہین ان کی تعداد ۱۴ تک پہنچگئی ہے جن میں ۸۲ ۹ طلبا تعلیم پاتے ہیں یہ تمام مدارس اسلامی دیہات میں کہولے گئے ہیں ہندوستان کی اسلامی مجالس کو بھی اس اہم امر کی طرف اپنی توجہ مبذول کرنا چاہئے۔ دیہات میں اسلامی مدارس کہولنے کی بیحد ضرورت ہے علی الخصوص ایسے دیہات میں جہان کے مسلمان برائے نام مسلمان ہیں اور خدا ورسول کے احکام اور شعائر اسلام سے مطلق بےخبر ہیں باکو کی انجمن اشاعت تعلیمات نے اس ضرورت کو محسوس کرکے اسلامی مدارس کہول کر اطراف واکناف عالم کے مسلمانون کے لئے ایک نیک مثال قائم کی ہے۔ وفی ذالک فلیتنافس المتنافسون ۔

نورالدین تاجر چرم گوجرانوالہ

شذرات

54

میراں پور کے برادران وطن کا افسوسناک رویہ

میرانپور (مظفرنگر) مین برادران وطن نے عید اضحیٰ گذشتہ پر جو نزاعی صورت پیدا کرکے ایک امتحانی مامور کی وساطت سے مسلمانون کو قربانی سے روک دیا تہا اوس کے متعلق مقامی صاحب مجسٹریٹ بہادر کا عادلانہ فیصلہ کسی گذشتہ اشاعت مین درج کیا جاچکا ہے یہ فیصلہ نہ صرف اس لحاظ سے عادلانہ کہا جاسکتا ہے کہ صاحب مجسٹریٹ بہادر نے مسلمانان ہند کے جذبات کی عموماً اور مسلمانان میران پور کے جذبات کی خصوصاً قدر فرمائی ہے بلکہ اس نوعیت سے بھی یہ فیصلہ حق بجانب ہے کہ میران پور میں مسلمان ہمیشہ سے آزادی کے ساتہہ اپنے مذہبی ارکان ومراسم ادا کرتے رہے ہیں اور حکام ضلع اون کی مذہبی رسومات کی ادائگی مین انتظام کرتے رہے ہین اس لئے ہم بلاخوف تردید کہہ سکتے ہین کہ میران پور کے برادران وطن کا مسلمانو کی مخالفت کرنا اور اون کو اون کے مذہبی مراسم وارکان سے روکنے کی کوشش کرنا نہ صرف اس لحاظ سے افسوسناک ہے کہ اس رویہ سے انتظام حکومت میں خلل پڑتا ہے بلکہ اس اعتبار سے بھی کہ اس قسم کی کوشش ملکی اتحاد اور ساتہہ ہی باہمی تعلقات کے لئے نہایت خطرناک ہے۔

اب معلوم ہے کہ میران پور کے برادران وطن صاحب مجسٹریٹ بہادر کے فیصلہ کے خلاف ایک میموریل تیار کرکے صاحب لفٹننٹ گورنر بہادر کی خدمت میں بہیجنا چاہتے ہیں چنانچہ قاضی سید ریاض علی صاحب اپنے خط موجنہ ۲۴ جنوری میں لکھتے ہیں کہ

اہل ہنود ـ صاحب کلکٹر بہادر کے عادلانہ فیصلہ سے ناخوش ہو کر ایک میموریل تیار کررہے ہیں۔ فارمون پر بیرونجات اور قصبہ کے ہندون اور چمارون سے دستخط کرائے جارہے ہیں یہ میموریل صاحب لفٹننٹ گورنر بہادر کی خدمت میں پیش کیا جائیگا جس کا مضمون یہ ہے کہ قصبہ میران پور کے مسلمانون نے چند مقامات پر گائے کی قربانی کرنی چاہی تھی لیکن صاحب کلکٹر بہادر نے اوکو اس موقع پر روک دیا اور پھر بعد میں بتقریب دورہ اہل اسلام کو قربانی کا حکم صادر فرمایا اس حکم سے ہندوستان کے ہندو عموماً اور میران پور کے ہندو خصوصاً نہایت پریشان اور خستہ دل ہورہے ہیں لہذا آئندہ مسلمانان قصبہ مذکور کو قربانی گاؤ سے روک دیا جائے۔ اس تجویز مین مظفرنگر ـ الہ آباد ـ فیض آباد اور لکہنو کے بڑے بڑے ہندو شریک ہیں مظفرنگر کے ہندو رؤسا کو خصوصیت سے اپنا ہم صفیر بنایا گیا ہے یہ میموریل ۵ و ۶ فروری کو جناب لفٹننٹ گورنر بہادر کی تشریف آوری مظفرنگر کے موقعہ پر پیش کیا جائیگا۔

ہمیں افسوس ہے کہ برادران وطن مسلمانون کو ایک آنکہ نہیں دیکہ سکتے اور ہر وقت یہ کوشش کرتے رہتے ہیں کہ یہ اپنے تمام مذہبی مراسم کو چھوڑ دین اور ہمارے مطیع ہو جائین لیکن ہمیں اعتماد ہے کہ گورنمنٹ ہند اپنی نصفت پسندی سے کبھی ایسا موقعہ نہ دیگی کہ اوسکی رعایا کا ایک وفادار طبقہ اپنے مذہبی مراسم کے ادا کرنے میں ہندوؤن کی خواہش کا محتاج ہو جائے اور اپنی اوس آزادی کو جو گورنمنٹ نے اوسے بخشی ہے ہندوؤن پر قربان کردے۔ میران پور کی قربانی کے متعلق گذشتہ اجلاس کونسل صوبجات متحدہ میں ایک مسلم ممبر کے سوال پر یہ جواب دیا گیا تہا کہ قربانی کا انسداد ایک امتحانی مامور کی وجہ سے ہوا اگر حکام کی تعداد کافی ہوتی تو ایسا نہ ہوتا سرکاری ممبران کونسل کا یہ جواب حقیقت حال پر مبنی تہا اور اسلئے ہمیں امید ہے کہ برادران وطن کی طرف سے میموریل پیش ہونے کی صورت مین جناب لفٹننٹ گورنر بہادر کونسل کے جواب کے خلاف کوئی فیصلہ نہ دین گے۔

کیا ہم یہ امید کرین کہ اضلاع میرٹھ سہارنپور اور مظفرنگر کے معزز اہل اسلام بھی ہندوؤن کے میموریل پیش کرنیکے وقت اپنے مذہبی ارکان کی حفاظت کی خدمت انجام دین گے۔

ہز ہائینس سر آغا خان مسلمانونکی حالت موجودہ پر

ریوٹر نے ہز ہائینس سر آغا خان کے اوس مضمون کا خلاصہ بذریعہ تار ہندوستان بہیجا ہے جو ۱۵ جنوری کے ایڈنبرا ریویو میں ممتاز حیثیت سے شائع ہوا ہے اس مضمون میں خصوصیت کے ساتہہ اون جدید خیالات پر بحث کی گئی ہے جو مسلمانان ہند میں پیدا ہو رہے ہیں اور جن سے اینگلو انڈین پریس نہ صرف گھبرا رہا ہے بلکہ نہایت سختی کیساتہہ اپنی بیزاری بھی ظاہر کررہا ہے چنانچہ اس موضوع پر ہز ہائینس تحریر فرماتے ہیں کہ

"نکتہ چینون کو مسلمانان ہند کے جدید خیالات کے ظاہر ہونے سے بھی کسی قدر بےچینی ہوئی ہے حالانکہ انہون نے بھی اسلامی مذہب وجذبات کے علاوہ وہی تعلیم وتربیت پائی ہے جو اعلیٰ قسم کے سوشل طبقہ کے نوجوان ہنود نے حاصل کی ہے اس جدید تعلیم وتربیت کے لوگ اب اسٹیج پر نمودار ہورہے ہیں مختلف اقوام کے تعلیم یافتہ اشخاص کے سیاسی خیالات وجذبات پر ان لوگون کا اثر پڑا ہے اور وہ رفتہ رفتہ ایک دوسرے کے قریب آرہے ہیں ہندوستانی قومیت کا یہ اتحاد اور روزافزون ترقی ہندوستان کی برٹش حکومت کے دانشمندانہ تدبر کا جزو ہے جس کی رو سے گورنمنٹ برطانیہ کو ـ مسلمانون کو بحیثیت مسلمان یا ہندوؤن کو بحیثیت ہندو ہونیکے اس قدر اطمینان دلانا مقصود نہیں جسقدر کہ تمام "معتدل" "وفادار" اور معقول اہل الرائے کی مخلصانہ امداد حاصل کرنا ہے خواہ وہ کہیں سے دستیاب ہو سکے تاکہ قلیل مگر سرگرم عنصر کے مقابلہ میں جو گورنمنٹ ہند کے متعلق ہمیشہ معاندانہ رویہ رکہتا ہے ایک نہایت موثر حربہ پیدا کرکے اوسے بالکل کمزور اور پراگندہ کردے مسلمان اگرچہ بہت سے پبلک مسائل میں ہندوؤن کے ساتہہ ملکر کام کرسکتے ہیں مگر وہ اپنی خاص ضروریات اور اغراض رکہتے ہین۔"

ہز ہائینس کے مذکورہ بالا خیالات پر نظر ڈالتے ہوئے یہ امر صاف ہو جاتا ہے کہ مسلمانون نے پولیٹکل تقرب حاصل کرنے کے لئے جو کوشش پرامن شروع کی ہے وہ صرف اسی تعلیم وتربیت کا نتیجہ ہے جو ہندوؤن نے بھی حاصل کی ہے اور اس لحاظ سے یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ مسلمانون کے موجودہ جذبات ورفتار ترقی گورنمنٹ ہند کے کسی طرح مخالف نہیں اور یہ کہ ملکی فلاح وبہبود کے لئے ہندوستان کے تعلیمیافتہ جو کوشش کرتے ہیں وہ متحدہ کوشش ہوتی ہے نہ کہ خاص ایک قوم کی کوشش۔

اس مضمون سے یہ امر بھی واضح ہو جاتا ہے کہ مسلمانو کی جدید روش موجب بےچینی نہیں بلکہ ان معاندانہ خیالات کی اصلاح کن یا استیصال کرنے والی ہے جو گورنمنٹ کے خلاف بعض لوگون میں پائے جاتے ہیں۔

ہمیں امید ہے کہ ہز ہائینس ممدوح کے پورے مضمون کو مطالعہ کرنیکے بعد اینگلو انڈین پریس کی پریشانی وبیزاری بہت کم ہو جائے گی اور وہ خواہ مخواہ مسلمانون کی روش کو غیر مطبوع بنانے کی آئندہ کوئی کوشش نکرے گا۔

کلکتہ میں اسلامیہ کالج کے قیام کی تجویز

کلکتہ میں مسلمانون کی تعلیم کا کوئی خاص انتظام نہ ہونیکے سبب مسلمانون کو بہت زیادہ تکلیف اور دقت ہوتی تھی خدا کا شکر ہے کہ اب گورنمنٹ بنگال نے بھی اسکو محسوس کیا اور ارادہ کیا ہے کہ بنگال میں مسلمانون کی تعلیم کے لئے ایک اسلامیہ کالج بنایا جائے۔ چنانچہ کلکتہ گورنمنٹ گزٹ کے تازہ پرچہ میں اس امر کا اعلان کیا گیا ہے کہ بنگال گورنمنٹ نے ویلزلی سٹریٹ میں تقریباً چار بیگہ آراضی ایک محمڈن آرٹس کالج وعربی ڈیپارٹمنٹ شہر کلکتہ کے لئے حاصل کی ہے۔

اسلامیہ کالج کے قیام کی تجویز کے ساتھ ہی یہ معلوم ہوکر اور مسرت ہوتی ہے کہ سیٹھ محمد یوسف اسماعیل صاحب نے آٹھ لاکھ روپیہ کا گران قدر عطیہ مسلمانوں کی اعلیٰ تعلیم کے لئے عطا فرمایا ہے اور خواہش ظاہر کی ہے کہ اس روپیہ سے جو انسٹیٹیوشن یا کالج بنایا جائے وہ بمبئی یا پونا میں رکھا جائے اور کالج ہونیکی صورت میں اوسکو یونیورسٹی آف بمبئی کے ساتھ ریفلیٹ کیا جائے۔

مذکورہ بالا خبریں ثابت کرتی ہیں کہ کلکتہ اور بمبئی میں اب جلد مسلمانوں کی تعلیم کا عمدہ بندوبست ہوجائیگا اور جو کمی ابتک وسائل تعلیم کے متعلق رہی ہے وہ دور ہوجائے گی لیکن ہماری رائے میں اگر سیٹھ محمد یوسف اسماعیل صاحب یونیورسٹی آف بمبئی کے ساتھ ریفلیٹ کرنے کے بجائے علیحدہ کوئی کالج بناتے تو زیادہ مفید ہوتا۔

ایک عجیب طریقہ پر شب عروسی

جرنل حامی اسلام لکھتا ہے کہ امریکہ میں ایک کروڑ پتی کرنل ملی میگ نے حال ہی میں شادی کرکے ایک تہ آب چلنے والی کشتی کے ذریعہ شب عروسی منانی چاہی ہے تاکہ خلوت میں کوئی مخل نہ ہوسکے مسٹر ملی میگ ایک خادمہ کو بھی اپنے ساتھ بیجانا چاہتے ہیں لیکن جس قسم کی خادمہ وہ چاہتے تھے مشکل سے ۰۰ ۱۳ روپیہ ماہوار پر وہ حاصل ہوئی جس نے اپنی جان کا بیمہ کرا لیا اور اسکے بعد وہ تہ آب چلنے والی کشتی کا تجربہ کرنیکے لئے کشتی میں سوار ہوئی کشتی خادمہ کو لئے ہوئے پانی کے اندر جارہی تھی کہ یکایک وہ اختناق الرحم کے مرض میں گرفتار ہوکر بے ہوش ہوگئی کشتی پانی کی سطح پر واپس لائی گئی اور خادمہ کو کنارہ پر اوتارا گیا لیکن کنارے پر اوترتے ہی اوس کی روح پرواز کرگئی اس کے بعد مسٹر مذکور کو کوئی خادمہ نہیں ملی لیکن باین ہمہ مسٹر مذکور اور اون کی بیوی نے اپنا ارادہ ترک نہیں کیا ہے۔

کارخانہ پیسہ اخبار میں شدید آتشزدگی

زمیندار سٹیم پریس کی ضبطی سے مسلمانان ہند کو جو صدمہ عظیم اٹھانا پڑا ہے اوسے کچھ زیادہ دن نہ ہوئے تھے کہ ایک اور اسلامی معاصر مبتلا مصیبت ہوا یعنی پنجاب کے مشہور روزانہ معاصر پیسہ اخبار کے کارخانہ میں شدید آتشزدگی کا المناک حادثہ واقع ہوا۔

یہ آتشزدگی ۲۵ جنوری کی رات کو ½ ۸ بجے وقوع پذیر ہوئی جس کا کچھ کچھ اثر ۲۶ جنوری دن کے دو بجے تک رہا۔ یہ نامراد آگ پیسہ اخبار بلڈنگ کی بالائی منزل میں لگی تھی جس میں تجارتی کتابوں کا ذخیرہ اور منشی محبوب عالم صاحب کی ذاتی لائبریری تھی اور اس سے آدہر کی منزل میں منشی محبوب عالم صاحب اور منشی عبدالعزیز صاحب منیجر پیسہ اخبار کے عیال و اطفال رہتے تھے۔

آگ تجارتی کتابوں کے کتب خانہ کے ایک گوشہ سے جو پشت مکان کی جانب واقع ہے شروع ہوئی تھی اور ایڈیٹر کے دفتر تک ایک طرف اور صدر دروازہ کی بالائی حصہ تعمیر تک دوسری جانب پھیل گئی تھی جس سے کتابوں کے دو قیمتی ذخیرے مع عمارت اور متاع خانگی و زیورات کے سب جل کر خاکستر ہوگئے۔

اس آتشزدگی میں سب سے بڑا نقصان جسکو قومی نقصان بھی کہا جا سکتا ہے اوس کتبخانہ کا تباہ ہونا ہے جو منشی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار نے فراہم کیا تھا منشی صاحب موصوف چونکہ ایک علم دوست شخص ہیں اور مطالعہ کتب کا بہت شوق رکھتے ہیں اس لئے چالیس سال میں اونہوں نے جو ذخیرہ کتب فراہم کیا تھا وہ نہ صرف اس لحاظ سے ایک قابل قدر کتب خانہ تھا کہ اوس میں ہر علم و فن کی کتب کا ایک معقول ذخیرہ تھا بلکہ اس اعتبار سے بہت زیادہ گران قدر تھا کہ اوس میں عربی فارسی اردو انگریزی اور فرنچ وغیرہ کی وہ نایاب و نادر الوجود کتب بھی موجود تھیں جو اب دستیاب نہیں ہوسکتیں اور جن کے حاصل کرنے میں منشی صاحب کو بہت زیادہ روپیہ صرف کرنا پڑا تھا علاوہ ازیں منشی صاحب اس کتب خانہ کو پبلک لائبریری بنا دینے کی خواہش رکھتے تھے افسوس ہے کہ نامراد آگ نے منشی صاحب کی دیرینہ آرزو کو خاک میں ملا دینے کے ساتھ ہی قوم کو بھی ایک ایسا نقصان پہنچایا ہے جس کی تلافی تقریباً ناممکن ہے اندازہ کیا گیا ہے کہ اس آتشزدگی سے مالکان پیسہ اخبار کا تقریباً ڈہائی لاکھ کا نقصان ہوا ہے اور آتشزدگی سے صرف وہ حصہ مکان جس میں سادہ کاغذات کا ذخیرہ اور مشین وغیرہ ہیں محفوظ رہ سکا ہے۔

مدینہ اپنے معزز معاصر سے اس مصیبت عظمیٰ میں دلی ہمدردی رکھتا ہے اور خداوند تعالےٰ سے دعا کرتا ہے کہ وہ مالکان پیسہ اخبار کے اس نقصان کثیر کی جلد تلافی فرمائے اور نقصان سے زیادہ منفعت بخشے۔

صوبجات متحدہ کی کونسل میں ہابوڑوں کا معاملہ

اب سے پہلے لکھا جاچکا ہے کہ علیگڈہ کالج کے قریب کمی فوج کی زیر نگرانی جو ہابوڑوں کی نوآبادی ہے اوس کا کالج پر برا اثر پڑ رہا ہے خدا کا شکر ہے کہ اب گورنمنٹ نے بھی اس کے مضرات کی جانب توجہ فرمائی ہے اور اگرچہ کونسل صوبجات متحدہ میں آنریبل مسٹر رضا علی نے اس کے متعلق ایک رزولیوشن پیش کیا تھا لیکن معلوم ہوا کہ رزولیوشن پیش ہونے سے پہلے ہی یہ معاملہ گورنمنٹ نے طے کرکے اہالیان علیگڈہ کالج کی یہ خواہش منظور کرلی ہے کہ ہابوڑوں کو کسی دوسری جگہ منتقل کردیا جائے چنانچہ گورنمنٹ نے قرار دیا ہے کہ تنقیحات ہوچکنے پر ہابوڑوں کی نوآبادی کوراجپور ضلع دہرہ دون میں منتقل کردیا جائیگا کونسل صوبجات میں اس معاملہ کے متعلق اسپر بھی بحث ہوئی کہ وہ قلعہ جس میں ہابوڑے رہتے تھے آئندہ پولیس لائن کے کام آئے ایک ممبر نے کہا کہ علیگڈہ کالج کو موقعہ دیا جائے کہ وہ اوسکو خرید کرے ہم اس تجویز کے دل سے مؤید ہیں اور ہمارا خیال ہے کہ جلدی کالج کو قلعہ کی سمت حاصل کرنے کی ضرورت پیش آئیگی اسلئے ابھی سے کالج کو اس جانب توجہ کرنی چاہئے۔

مطبوعات جدیدہ

اسلام کی برکتیں

ملا محمد الواحدی ایڈیٹر نظام المشائخ وطبیب نے مسٹر ظفر علیخان کا ایک نہایت پاکیزہ مضمون اسلام کی برکتوں پر رسالہ کی صورت میں شائع کیا ہے جسمیں اپنے موضوع پر قابل مضمون نگار نے نہایت عمدگی سے بحث کی ہے یہ رسالہ اس لائق ہے کہ تمام مسلمان اور مدارس کے مسلمان طلبہ مطالعہ کریں اور اسلام کی حقیقی برکتوں سے فوائد حاصل کریں طرز تحریر نہایت پاکیزہ اور اسلوب بیان بے انتہا شگفتہ ہے آخر میں مولانا شبلی کی مشہور نظم تنزل اسلام کا سبب اصلی اور خواجہ حسن نظامی کا مضمون دربار رسول بھی درج کیا گیا ہے صفحات ۳۲ لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۳ مع محصول ڈاک

خون شہادت کے دو قطرے

سرمد اور منصور دو مشہور بزرگ گذرے ہیں جن کے نام نامی اپنی مخصوص شہادت کے سبب عام طور پر زبان زد ہیں۔ مولانا ابوالکلام اور ملا محمد الواحدی نے ان دونوں کے صحیح ومبرور حالات ایک جا جمع کرکے مذکورہ بالا نام سے شائع کئے ہیں سرمد کے حالات جس تحقیق سے لکھے گئے ہیں وہ مولانا ابوالکلام کا حصہ ہے منصور کے حالات بھی نہایت صحیح اور قابلیت سے جمع کئے گئے ہیں۔ یہ مجموعہ قابل دید ہے قیمت ۳ مع محصول ڈاک ۳

بزم فرید

حضرت سلطان الاولیاء خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شیخ طریقت حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات جمع فرما کر راحۃ القلوب نام سے ایک مجموعہ فارسی میں تیار کیا تھا جس میں تصوف کی وہ بیش قیمت تعلیم ہے جو مشکل سے کسی جگہ حاصل ہوسکتی ہے یہ کتاب علم تصوف کے دلدادگان کیلئے ایک قابل دید ذخیرہ ہے اور حقیقت میں راحت القلوب ہے لیکن اس زمانہ میں جبکہ بے علمی کے سبب ذوق خداشناسی اور ساتھ ہی علم تصوف کا وہ ذخیرہ جو عربی فارسی زبانوں میں بند ہے مفقود اور بے توجہی کا شکار ہے اس قسم کی کتب سے کیا لطف اور ذوق حاصل ہوسکتا ہے اسلئے یہ ضرورت محسوس کرکے کہ علم تصوف کے ذخیرہ کو اردو میں مرتب کیا جائے تاکہ لوگ آسانی سے اس کا مطالعہ کرسکیں ملا محمد الواحدی صاحب ایڈیٹر نظام المشائخ وطبیب نے علم تصوف کی کتب کو اردو کا جامہ پہنانے کا تہیہ کیا ہے جسکی ابتداء راحت القلوب کے ترجمہ سے ہوئی ہے۔ بزم فرید راحت القلوب کا سلیس بامحاورہ اور دلچسپ ترجمہ ہے جو اعلیٰ لکھائی چھپائی اور اچھے کاغذ پر شائع کیا گیا ہے ہم ملا محمد الواحدی صاحب کی اس کوشش پر نہ صرف مبارکباد دیتے ہیں بلکہ دعا کرتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ اونہیں توفیق دے کہ وہ علم تصوف کی خدمت میں زیادہ مستعدی سے کام کریں۔ بزم فرید ۲۲×۱۸ تقطیع کے ۱۱۶ صفحات پر ہے۔ قیمت مع محصول ۹

مذکورہ بالا تمام کتب دفتر نظام المشائخ دہلی سے ملیں گی۔

علم کی دیوی

آجکل عورتوں کے مطالعہ کے لئے جس قسم کی کتب کی ضرورت ہے انہیں میں علم کی دیوی نامی کتاب بھی شامل کی جاسکتی ہے اس کتاب میں مختلف فنون کا تذکرہ ہے شروع میں دو قصے کچھ کہانیاں اور مشہور لوگوں کی حکمتیں ہیں اس کے بعد حقوق والدین اور حقوق اولاد کا بیان ہے پھر کھانے پکانے کی ترکیبیں اور اسی قسم کی اور بھی بہت سی باتیں جو عورتوں کے لئے مفید ہیں جمع کی گئی ہیں کتاب کے مجموعہ مضامین کو دیکھتے ہوئے نام موزوں معلوم نہیں ہوتا کیونکہ کتاب میں کسی شعبہ علم سے بحث نہیں بلکہ مختلف فنون کا تذکرہ ہے قیمت ۸ھ

خزانہ کرامات

مسمریزم کا شوق ہندوستان میں جس نسبت سے بڑھتا جاتا ہے اوسی نسبت سے کتب مسمریزم بھی تیار ہورہی ہیں خزانہ کرامات بھی مسمریزم کی ایک ضخیم کتاب ہے جو چار حصوں میں ترتیب دی گئی ہے اس کتاب میں مسمریزم کے اکثر حصص پر خوبی سے بحث کی گئی ہے اور تمام باتوں کو دکھلایا گیا ہے لیکن افسوس یہ ہے کہ اکثر مقامات پر مصنف نے صرف اتنی ہی بات پر تشنہ چھوڑ دئے ہیں کہ کتاب کے ذریعہ سے اون کا حصول ناممکن ہے اور صرف استاد ہی اون کو خوب سمجھا سکتا ہے اور غالباً اسکی بڑی وجہ یہ ہے کہ کتاب کے خریدار صرف کتاب ہی پر اکتفا نہ کریں بلکہ مصنف کتاب سے بھی اس کے حصول میں مشورہ لیتے رہیں یا شاگرد ہوکر سیکھیں۔ اگر کتاب میں یہ نقص نہ ہوتا اور مصنف بخل یا نمود و شہرت کو جانے نہ رکھتا تو یہ کتاب ایک نہایت عمدہ کتاب ہوتی لیکن بحیثیت موجودہ بھی اسکا مطالعہ فائدہ سے خالی نہیں شائقین مسمریزم اس سے ضرور کچھ نہ کچھ حاصل کرسکتے ہیں چاروں حصوں کی ضخامت ۰۰ ۴ صفحہ اور قیمت ۴ لکھائی چھپائی عمدہ

انگلش ٹیچر

آجکل انگلش ٹیچر نامی کتابوں کے اشتہارات کثرت سے شائع ہورہے ہیں اور ہر ایک مشتہر یہ دعوی کرتا ہے کہ اوس کی انگلش ٹیچر بیحد مفید ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اسوقت تک اس نام کی جتنی کتابیں ہماری نظر سے گذر چکی ہیں اون میں بابو پیارے لال کی انگلش ٹیچر کارآمد اور مفید ہے جو اسوقت زیر ریویو ہے اس میں گریمر ٹرانسلیشن لیٹر اکھانے ایڈیم ڈکشنری وغیرہ تمام ضروری باتیں پائی جاتی ہیں اس کتاب کی مقبولیت کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ یہ پانچویں بار چار ہزار کی تعداد میں شائع ہوئی ہے قیمت ایک روپیہ تین آنہ عـ۳ مع محصولڈاک۔ ضخامت ۱۶۰ صفحے۔ مذکورہ بالا تینوں کتابیں

شیخ الاسلام فلپائن کا دارالعلوم دیوبند میں

کچھ عرصہ گذرا کہ فلپائن ملک امریکہ کے مسلمان باشندوں کی درخواست پر جن کی تعداد کم و بیش دس لاکھ ہے ایک وفد بسرکردگی والی فلپائن قسطنطنیہ پہنچا تہا اس وفد کی خواہش یہ تہی کہ فلپائن کے لئے ایسے عالم تجویز کرکے بہیجے جائیں جو مسلمانان فلپائن کے مذہبی مقتدا ہوکر ان کی ہدایت و رہنمائی کا مہتم بالشان کام انجام دیکیں اور مسلمانان فلپائن دینی امور میں اُن کے اشارہ پر چلیں۔ وفد کی یہ درخواست بارگاہ خلافت میں منظور ہوئی اور حضرت شیخ الاسلام قسطنطنیہ نے اپنے پیرمشی حضرت عالم تقی حسیب ونسیب جناب شیخ سید محمد وجیہ کو اس جلیل القدر خدمت کے لئے منتخب فرماکر فلپائن کا شیخ الاسلام مقرر فرمایا۔ سید صاحب موصوف ملک شام کے مشہور تاریخی شہر نابلس کے رہنے والے ہیں۔ جو بیت المقدس سے قریب ہے۔ سید صاحب موصوف حضرت پیران پیر غوث اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ کے نسبی وحسبی یادگار ہیں آپ نے علم ظاہری اور کمالات باطنی اپنے والد ماجد قدس سرہ سے حاصل کی ہے اور آپ میں وہ تمام اوصاف موجود ہیں جو ایک عالم متبحر اور درویش کامل طینت میں ہونے چاہئیں۔

سید صاحب موصوف اس سے قبل متجاوز بار گاہ خلافت جلیل القدر عہدوں پر ولایت ازمیر اور ولایت ایڈریانوپل کے مسند قضا پر بھی آپ متمکن رہچکے اور خاندان سلطانی کے معزز ارکان کی دینیات کی تعلیم بھی آپکے سپرد رہی تہی ان تمام مناصب جلیلہ پر قایم و متمکن رہنے سے آپکے اخلاق حسنہ واخلاق حمیدہ کا پورا تجربہ ہوچکا تہا درحقیقت فلپائن جیسے ملک کے لئے آپ سے زیادہ بہتر کسی کا انتخاب نہ ہوسکتا تہا۔

سید صاحب موصوف نے اہل وعیال ملک و وطن اور آرام و راحت پر اسلامی خدمات کو ترجیح دیکر اول درجہ کے ایثار کا ثبوت دیا اور پانچ برس کے لئے اپنی ذات کو اس عظیم الشان خدمت کے لئے وقف کرکے مفارقت عزیزو اقارب اہل وعیال گوارا کی۔

آپ اول حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً کی زیارت سے مشرف ہوئے اور حج بیت اللہ سے فراغت حاصل کرکے ہندوستان تشریف لائے آپ نے ازروئے کمال دانشمندی و دور اندیشی یہ مناسب سمجہا کہ ہندوستان کے مشہور شہروں کی سیاحت کرکے یہاں کے مسلمانوں کی حالت کا اندازہ کریں اور مشہور علمی درسگاہوں کو دیکہکر طرز تعلیم وطریق معاشرت اہل ہند کو مشاہدہ فرمادیں جس سے آپ کو فلپائن جاکر اپنی خدمات کی انجام دہی میں بصیرت تامہ حاصل ہوجائے آپ بمبئی وغیرہ قیام فرماتے ہوئے دہلی تشریف لائے اور دہلی سے علیگڈہ کالج دیکھ کر علیگڈہ سے براہ راست دیوبند تشریف لائے علیگڈہ اور دیوبند کے سفر میں آپ کے ہمراہ مولوی حکیم محمد حسن صاحب یوسفوری تہے۔ دیوبند تشریف لانے کی اطلاع تار کے ذریعہ علیگڈہ سے دیگئی تہی لیکن یہ تار آپ کے اسٹیشن دیوبند پر پہنچنے سے تہوڑی ہی دیر پہلے ملا اور اس وجہ سے آپ کا استقبال نہ ہوسکا جو صاحب استقبال کے لئے بہیجے گئے تہے اون سے راستہ میں ملاقات ہوئی۔ آپ ۱۷۔ دسمبر ۱۹۱۳ء کے ۱۱ بجے دوپہر کی گاڑی سے دیوبند پہنچے اور ۱۷۔ دسمبر کو ۹ بجے دن کی گاڑی سے دہلی تشریف لے گئے۔

آپ کا قیام دیوبند بہت مختصر مگر معنوی برکات سے مملو تہا آپ دیوبند تشریف لاکر بہت ہی محظوظ ہوئے دیوبند کی آبادی کو دیکھتے ہی فرمایا اری نوراً (یہاں نور دیکہتا ہوں) اور یہاں کے سادہ وضع علما وطلباء کو دیکہکر فرمایا۔ وجدت ضالتی المنشودۃ (اپنی گم شدہ چیز کو جسکی تلاش میں تہا پالیا) یہ آپ کی کمال فراست ایمانی تہی ورنہ دیوبند بہت ہی معمولی بے رونق بستی ہے۔ دارالعلوم دیوبند بہی ظاہری شان ونمود کے اعتبار سے اس درجہ کا نہیں ہے کہ دارالخلافہ قسطنطنیہ مصر وشام کی درسگاہوں کو دیکھنے والے شخص کی نظر میں باوقعت ہوسکے یہ تہوڑا سا وقت نہایت پرلطف گذرا اور آپ سے اکثر مباحثہ علمی میں تذکرہ رہا جس کی وجہ سے طرفین میں مواسات وارتباط ایمانی کے گہرے تعلقات قایم ہوگئے ہم نہیں کہہ سکتے کہ حضرت شیخ الاسلام موصوف کی مسرت زیادہ بڑہی ہوئی تہی یا اہل دیوبند کی آپنے اپنی ضالہ منشودہ کو دیوبند میں پایا اور حالت غربت ومسافرت میں بیشک یہ امر موجب ازدیاد مسرت واطمینان قلب ہوسکتا تہا لیکن اہل دیوبند کی مسرت اسوجہ سے بہت زیادہ بڑہی ہوئی تہی کہ سید صاحب موصوف کے خیالات بالکل راسخین فی العلم کے خیالات تہے اور یہی بات ہے جسکو آجکل کبریت احمر کہا جاسکتا ہے علما اور اہل علم کی اس زمانہ میں کمی نہیں لیکن ایسے عالم کہاں ملتے ہیں جو علماء راسخین کے طرز ووضع عقاید وخیالات پر قایم ومستقیم ہیں یا ان کو پسند کرتے ہیں اہل دیوبند کو اس امر سے بہت زیادہ مسرت تہی کہ جس جمود کی وجہ سے آجکل وہ مورد طعن وملامت بنے ہوئے ہیں ابہی اس جمود کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھنے والے بہی موجود ہیں حضرت شیخ الاسلام موصوف نے جیسے محبت سے بہرے ہوئے اور شاندار الفاظ میں اپنی پسندیدگی کا اظہار فرمایا ہم اون کے اظہار سے مقصر ہیں مگر تاہم آپ نے اپنی تقریر میں جو کلمات فرمائے ہیں اون کو ہم بجنسہ نہ سہی مگر اختصار کے ساتہ نقل کرینگے۔ جن سے ناظرین کو اندازہ ہوجائیگا۔

سید صاحب موصوف کا خیال تہا کہ طلباء دارالعلوم کی عام مجلس میں کچہ ارشاد فرمائیں اور جناب مولانا حافظ محمد احمد صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند کا بہی ارادہ تہا کہ طلباء دارالعلوم کیجانب سے آپ کا خیر مقدم ادا کیا جائے اور آپ بہیئت مجموعی ان طلباء کی طرز ووضع آداب معاشرت اور طریق تعلیم وتعلم کو ملاحظہ فرمالیں اس لئے اول تو آپ کو اکثر مدرسین کا درس دکہلایا گیا۔ آپ ہر ایک مدرس کے درس میں تہوڑی دیر تشریف رکھتے اور مدرس کی تقریر کو سنتے تہے بعض مدرسین نے اوس روز عربی میں درس دیا اور بعض نے مثل روزمرہ اردو میں درجہ قرأت وتجوید میں تشریف لیجاکر بعد طلبہ سے عربی ومصری لہجہ میں کلام مجید بہی سنا اور پہر طلباء کے حجروں اور مکانات کا ملاحظہ فرماکر دارالعلوم کے کل احاطہ موجودہ اور مجوزہ تعمیرات ومطبخ وغیرہ کا ملاحظہ فرمایا اس کے بعد درسگاہ کلاں میں بوقت دس بجے جہاں تمام طلباء ومدرسین دارالعلوم جمع تہے تشریف لے گئے اس موقع پر آپ کا اون طلباء سے تعارف کرایا گیا جو دور دراز ممالک قازان (یورپین روس) چین وختن ترکستان وروس عراق عرب حجاز ویمن وغیرہ سے طلب علم کی غرض سے دیوبند میں مقیم ہیں۔

سب سے اول نیاز مند راقم نے کہڑے ہوکر عام طلباء دارالعلوم سے تعارف کراتے ہوئے آپکے حالات بیان کئے اور یہ بہی بیان کیا کہ اگرچہ دیوبند میں آپ کے تقرر شیخ الاسلامی ہندوستان تشریف لانے اور دیوبند تک تکلیف سفر گوارا کرنے کی کوئی اطلاع نہ تہی اور اس وجہ سے ہماری جانب سے آپ کی خدمت میں کسی قسم کی درخواست تشریف آوری نہیں کی گئی مگر یہاں کی کشش درخواست کی قایم مقام ہوگئی لیکن یہ کشش ایسی نہ تہی جیسے مطلوب کی طرف سے طالب کے لئے یا اہل کمال کی جانب سے مستفیدین کے لئے ہوتی ہے بلکہ ایسی تہی جیسے حاجتمند اور طالب استفادہ کی طرف ارباب جود واہل کمال کی ہوتی ہے جب کوئی صاحب حاجت ہوتا ہے تو گو زبان سے سوال نہ کرے مگر اہل سخا کے اندر خود بخود حرکت پیدا ہوجاتی ہے کوئی سچا طالب ہوتا ہے تو ارباب کمال خود بخود اوس کے افادہ کی طرف متوجہ ہوجاتے ہیں بچہ بہوکا ہوتا ہے تو ماں کے دودہ میں جوش پیدا ہوجاتا اور زمین خشک ہوتی ہے تو ابر کرم اوس کی طرف ہاتہ بڑہاتا ہے۔ جود محتاج گدایان بود گدا۔

اس موقع پر بطور تمثیل مولانا روم کا یہ شعر پڑہا

تا نگرید طفل کے جوشد لبن
تا نگرید ابر کے خندد چمن

اس مختصر تقریر کے بعد مولوی اعزاز علی صاحب مدرس دارالعلوم نے جماعت مدرسین وطلباء کی جانب سے عربی نظم میں جو اوس روز عجلت میں لکہی تہی آپ کا خیر مقدم ادا کیا اور اس کے بعد جناب مولانا سید محمد انور شاہ صاحب مدرس دارالعلوم نے نہایت فصیح وبلیغ عربی زبان میں برجستہ تقریر کی مولانا موصوف کے فضل وکمال علمی اور فصاحت وبلاغت سے اکثر حضرات واقف ہیں مولانا کی تقریر ایک جانب اگر باعتبار زباندانی اور فصاحت وروانی کے بے مثل تہی تو دوسری جانب ایسے عالی مضامین اور حقایق اصول دین ونکات علم کلام وحدیث پر حاوی تہی جو کم کسی نے سنی ہونگی۔

حضرت شیخ الاسلام موصوف بہی آپکی تقریر ومضامین پر محو حیرت تہے نہایت غور کیا تہہ ہمہ تن گوش بنے ہوئے متوجہ تہے اور برابر تحسین اور تسلیم کے ساتہ گردن ہلاتے تہے۔ مولانا نے جو مضامین بیان فرمائے وہ حقیقت میں ایسے تہے کہ دوسرا کوئی شخص گو کتنا ہی وسیع النظر اور قادر علی الکلام ہو متعدد مجالس میں بہی ادا نہ کرسکتا تہا مگر آپ کا دوسرا کمال یہ تہا کہ انہیں مضامین دقیقہ کو نہایت جامع اور مختصر الفاظ میں بہت تہوڑے سے وقت کے اندر ایسی طرح بیان کردیا کہ نہ فہم مضامین میں خلل واقع ہوا نہ کوئی ضروری بات فروگذاشت ہوئی نہ بے ضرورت زائد از حاجت ایک جملہ زبان سے نکلا اسمین ذرا بہی شک نہیں کہ اگر ہفتوں سوچ کر اور عبارت کو مہذب ومنقح بناکر کوئی شخص لکہتا اور یاد کرکے سناتا تو ایسی سلاست وروانی کے ساتہ نہ پڑہتا اور ایسی واضح وبرجستہ تقریر نہ کرسکتا ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

اس کے بعد حضرت شیخ الاسلام کہڑے ہوئے اور آپ نے اعلیٰ درجہ کی بامحاورہ فصیح وشستہ عربی زبان میں موقع ومحل کے مناسب تقریر فرمائی آپ کی تقریر مسلمانوں کی موجودہ حالت کے لئے عمدہ دستور العمل تہا اور طلباء کے لئے ابتدائے طلب علم سے تکمیل علوم اور تمکن مسند تعلیم وہدایت تک کے لئے نہایت بیش قیمت نصائح اور ہدایات پر مشتمل تہی۔

آپ کی تمام تر تقریر عالمانہ مضامین سے لبریز تہی آپ نے اپنی تقریر میں دکہلایا کہ آپ محض عالم ہی نہیں ہیں بلکہ ایک مدبر صاحب فراست ہیں اور آپ میں تمام وہ اوصاف مجتمع ہیں جو ایک ہادی مقتدا میں ہونے چاہئیں نخ

خلاصہ تقریر حضرت شیخ الاسلام فلپائن

آپ نے اپنی تقریر کا افتتاح آیت شریفہ ذیل سے کیا۔ الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ۔ اور صلوٰۃ وسلام کے بعد فرمایا وما توفیقی الا باللہ

العلی العظیم - پھر فرمایا۔

برادران من آپکو اور اپنے نفس کو تقویٰ اور خدا تعالیٰ سے ڈرنے کے اور تکو اور اپنے آپ کو آسکی اطاعت کی وصیت کرتا ہون اور میں تکو اور اپنے نفس کو شریعۃ غراء اور سنۃ نبویہ کی مخالفت سے ڈراتا ہون اس لئے کہ حق تعالے فرماتا ہے جو شخص ایک ذرہ کی برابر عمل خیر کریگا اُس کا ثواب پائیگا اور جو ایک ذرہ کی برابر برائی کریگا اوسکو بھی دیکھیگا جب میں اپنے آپ کو ایسے جلیل القدر علماء اور پرہیزگارون کے درمیان دیکھتا ہون جنہون نے قرآن مجید کی محافظت کی اور سنت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کے احیاء میں ایسے وقت کوشش کی جب کہ اوسکو بالکل مٹا دیا گیا تھا گفتگو کرنیسے حیا دامنگیر ہوتی ہے اور اسلئے میرا ایسے علماء کے سامنے بولنا بہ تکلف ہوگا۔

اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے جب مجھپر اس مدرسہ کی زیارہ کرنے اور اپنے مسلمان بھائیوں سے ملنے کا احسان فرمایا تو لازم ہوا کہ ہم باہم تعارف پیدا کرین۔ اور اگر تعارف فقط اس طرح ہو کہ سلام کرکے رخصت ہو جائین تو چندان سودمند نہیں بلکہ ہم ایسا تعارف پیدا کرنا چاہتے ہین جسکی طرف حدیث شریف اثنان تحابا فی اللہ اجتمعا علیہ وتفرقا علیہ (یعنی اُن سات شخصون میں سے جنکو خدا تعالے قیامت کے دن عرش کے سایہ مین جگہ دیگا وہ دو شخص بھی ہیں جنہون نے خدا کے لئے باہم محبت پیدا کی اوسی کی محبت پر باہم جمع ہوئے اور اسی پر جدا ہوئے) اور جب ہمارا اجتماع خدا تعالے کے ذکر کے ساتھ ہوگا تو یقیناً یہ ہمارا تعارف مفید اور کارآمد و دیرپا ہوگا اور ہم خدا تعالے کے ذکر نے والون میں داخل ہو جائینگے۔

آپ نے فرمایا کہ گو یہ مدرسہ زیب و زینت ظاہر اور شان و نمود کی بہت سی باتون کو شامل و محیط نہیں ہے مگر مین نے اس مین فضل و کمال اور ایسے انوار و برکات کو دیکھا جن کو سوائے مسلم تام کے دوسرا نہیں دیکھ سکتا۔ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون اور میں کہتا ہون کہ یہ نور جو مین نے یہان دیکھا ہے میرے نزدیک اوس چمک دمک سے اچھا ہے جو تاج سلاطین کے ذرآبدارین ہوتی ہے کیونکہ وہ نور جسمانی ہے اور یہان پر معارف او علم و حکمت کا نور ہے پھر جب مجکو اتنی بڑی مسرت حاصل ہوئی اور یہان میں نے یہ انوار دیکھے تو مجکو مناسب معلوم ہوا کہ دوران سیاحت میں جو کچھ دیکھا ہے اوسکو آپ کے سامنے بیان کرون میرا یہ خیال ہرگز نہیں کہ وہ امور آپ پر مخفی ہین کیونکہ آپ سب بحمد اللہ علماء ہیں بلکہ محض مذاکرہ اور تبادلہ خیالات کی غرض سے ذکر کرتا ہون۔

مین نے ہندوستان مین بہت سے اختلافات دیکھے ایک اختلاف جو مسلمانون میں باہم ہے دوسرا وہ جو مسلمانون کا دوسرے فرقون سے ہے ایسے وقت علماء کا فرض منصبی یہ ہے کہ دعوت و ارشاد مین اصول تدریج کو ملحوظ رکھین یہ بات ظاہر ہے کہ اسلام کی اساس کلمہ توحید و شہادت پر ہے جو شخص کلمہ توحید شہادت کا مقر ہے ہم اوس کے اسلام کا حکم دینگے اور اوس کے باطن کو خدا تعالے کے حوالہ کرین گے اور جو لوگ با وجود اقرار کلمہ توحید امور دین کے منکر یا ادائے احکام دین مین متکاسل ہیں اون کے لئے کتب فقہ مین درجات معین ہو چکے ہین اگر اون سے دربارہ انکار امور دین کوئی ایسا قول سرزد ہو جسکی تاویل نہیں ہوسکتی تو ہم اوس کی تکفیر کرینگے اور اگر وہ تارک فرائض یا مرتکب محرمات ہے اوس کی تفسیق کرینگے وعلیٰ ہذا یہ ہے فرض علماء کا کہ وہ ہر درجہ کو معین کرکے اس کا حکم لگائیں اور یہ بھی آپ حضرات علماء پر لازم ہے کہ خدا کے راستہ کی طرف نرمی اور شفقت کے ساتھ بلائین ایسا نہ ہونا چاہئے کہ جب دین سے سوء ظن رکھنے والے یا منافق یا دل میں تردد رکھنے والے آپ کے پاس آئین تو آپ ترش روئی سے پیش آئین اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہکر کھڑے ہو جائین نہین آپ کو کشادہ پیشانی سے پیش آنا چاہئے اور اول اوس شخص کا حال معلوم کر لینا چاہئے اگر وہ معاند نہین ہے بلکہ طالب حق ہے اور اوسکو اصول دین مین تردد یا شک ہے تو اول اوسکو توحید کی تعلیم دینا چاہئے دلائل و براہین سے توحید کو ثابت کرنا چاہئے اول ہی سے اوس کو فروع و عبادات اسلام کی تعلیم نہ دینا چاہئے ہان جب توحید کا قائل ہو جائے تو اول فرائض کی اور پھر سنن و آداب کی درجہ بدرجہ تعلیم دینی چاہئے اسی طرف ہے ارشاد خداوندی ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ میں۔

پھر فرمایا اور جبکہ اس مدرسہ کی بنیاد تقوے پر رکھی گئی ہے اور ابھی مجکو استاذ جلیل (مولانا سید محمد انور شاہ صاحب) نے اس مدرسہ کی موسس اور بانی کے اصول دربارہ اتباع علوم و تائید دین سمجھائی ہین تو مجکو معلوم ہوگیا کہ اس جگہ اہل سنت و جماعت کے مسلک کی تعلیم دیجاتی ہے اور یہی طریقہ میرے نزدیک اہل سنت و جماعت کا ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے متبع ہیں اور طریقہ سنت کی تائید اور بدعات مبتدعین کا رد یہی عین سنت اور فرائض علماء میں داخل ہے۔ باقی آئندہ

(مولوی حبیب الرحمن صاحب) مددگار مہتمم دار العلوم دیوبند

تعلیم نسوان کے متعلق ہندوستان کے مشہور و معروف عالم دین حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب کا نہایت مدلل و مفصل مضمون جو ۲۲ صفحہ پر طبع ہوا ہے دفتر کاٹگٹ بھیجنے پر اوسکی دو نسخے روانہ ہوسکتے ہین۔ اصغر حسین دفتر رسالہ القاسم دیوبند۔

مطائبات

ہوائی جہاز

اے پرندِ مغربی! ہوتا ہے جب تو پرفشان — تنگ ہو جاتا ہے میدانِ فضائے آسمان
دیکھتے ہیں ٹکٹکی باندھے تجھے اہلِ جہان

اے ہوا میں اُڑنے والے اے پری پیکر جہاز — اے فضا کے طائرِ بے بال خوش منظر جہاز
ہان دکھا دے آج چلکے مجکو سیرِ آسمان

ذہن کو سکتہ ہے تیری قوتِ پرواز پر — عقل کو حیرت ہے تیری طاقتِ پرواز پر
بے پر و بال اور اس حد تک رسا پرواز ہان

مائلِ اوجِ ترقی ہے ترا پیکِ خیال — تو نے آسان کرکے دکھلایا ہے اک امرِ محال
کونسی قوت بتا دے تیرے دل میں ہے نہان!

گو کہ ہم بستی کے ساکن، آج ہین رفعت نصیب — عالمِ بالا کے منظر ہوتے جاتے ہیں قریب
جا رہے ہیں چین سے بیٹھے سرِ تختِ روان

جز فضا ملتا نہیں ہے اب کسی شے کا اثر — آسمان جسکو سمجھتے تھے وہ ہے حدِ نظر
تو ہی تو ہے حرفِ ما بین زمین و آسمان

یون اُڑین گے، وہم بھی سوتا نہ تھا اس باب میں — بچپنے میں ہان اُڑا کرتے تھے، وہ بھی خواب میں
آج دکھلایا ہے بیداری میں تو نے یہ سمان

کوئی قوت روک لے تجھکو، بہت دشوار ہے — دل ہوا کا تو نے برمایا ہے وہ رفتار ہے
اوس کی قدرت ہے، یہ نظارے کہان اور ہم کہان

تجھ سے ظاہر ہوگئی اس عصر کی دانشوری — قوتِ سائنس تیرے پرزے پرزے میں بھری
عقل کا اصلی مرقع، علم کا اصلی نشان

ایرشپ! یہ تو ہے، یا یورپ کا علمِ معتبر — یہ زمانہ اُڑ رہا ہے تیری صورت میں مگر
طائرِ عقلِ رسا کا تجھ پہ ہوتا ہے گمان

جا رہا ہے تو بلندی پر غبارہ کی طرح — چڑھ رہا ہے موسمِ گرما کے پارہ کی طرح
قابلِ نظارہ ہے تیری ترقی کا سمان

(عزیز لکھنوی)

مدینۃ النسوان

شہزادی نازلی خانم

شہزادی نازلی خانم جن کا مصر میں حال میں انتقال ہوا ہے نہ صرف مصر اور ترکی مین بلکہ کل یورپ مین اپنے چند در چند غیر معمولی قابلیتوں کے لئے شہرت عام رکھتی تھیں۔ اُن کے انتقال سے مصر کے نہ صرف علمی حلقون میں بلکہ مصر اور ترکی کے سیاسی ایوانوں میں جو جگہ خالی ہوئی ہے اوس کو کم از کم موجودہ نسل ہرگز پر نہیں کر سکے گی۔ شہزادی نازلی ایک معمر خاتون تھین۔ وہ محمد علی پاشا (سابق خدیو مصر) کی پوتی اور مصطفیٰ پاشا کی صاحبزادی تھیں۔ وہ اسلام اور اہل اسلام کی نہایت ہمدرد تھیں نہ صرف مصر اور ترکی کے اکابر و عمائد بلکہ یورپ کے تمام نامور لوگ ذاتی تعارف کی بنا پر اُن کی قابلیتوں کے معترف تھے۔ اُن کی شادی خلیل پاشا شریف سے ہوئی تھی جو ترکی کی جانب سے ایک زمانہ میں پیرس اور یورپ کے دوسرے پایہ تختوں میں سفیر رہ چکے تھے۔ وہ جہان کہیں رہیں اپنی غیر معمولی متنوع قابلیتوں اور صائب رائے کی وجہ سے خراج تحسین حاصل کرتی رہیں وہ ہر شعبہ زندگی کے مشاہیر سے مساوی حیثیت سے ملتی تھیں اور خواہ کوئی مضمون ہوا اور ان کا مخاطب کوئی ہوا اوس پر وہ اپنی قابلیت کا سکہ جمائے بغیر نہیں رہتی تھیں۔ اسی وجہ سے قابل لوگ اُن کی دوستی پر فخر کرتے اور اون کی رائے کو نہایت وقعت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ اپنے شوہر کے انتقال کے بعد انہون نے قاہرہ میں مستقل اقامت اختیار کرلی تھی مصر پر انگریزی قبضہ کے بعد سے کوئی بڑے سے بڑا شخص وہان نہیں آیا جو اُن کے گھر جاکر اُن سے نہ ملا ہو۔ وہ عربی، ترکی، فرانسیسی اور انگریزی زبانوں پر کامل عبور رکھتی تھین۔ وہ فیاض بھی حد درجہ کی تھیں اور گذشتہ جنگون کے زمانہ میں انہوں نے ترکون کی امداد کیلئے سرمایہ بہم پہونچانے میں غیر معمولی عملی ہمت صرف کی تھی۔ سیاسی امور میں اُن کی رائے نہایت وزنی اور ایک خاص پایہ رکھتی تھی۔ وہ انگلستان کو ترکی اور اسلام کا بہترین دوست تصور کرتی تھیں اور یہی وجہ تھی کہ وہ اکثر انگلستان کی پالیسی کی حمایت کرتی تھیں یون تو تمام یورپ اس

حوادث و اخبار

58

چند روز سے شملہ کا موسم متلون ہے ۲۸۔ جنوری کی شب کو برق و باد کے ساتھ بارش ہوئی اور برف گری۔ گو اب کے برف قلیل پڑی ہے تاہم اس سے فصلوں کو بہت فائدہ پہونچے گا۔

لاہور میں ۳۰۔ فروری کو صبح کے ابتدائی گھنٹوں میں مختصر وقفوں کے ساتھ دیر تک خاصا پانی برس گیا۔ ۹ بجے دن کے بعد بھی ہلکی بارش ہوتی رہی۔

ممالک متحدہ آگرہ و اودہ میں ساٹھ ہزار آدمیوں کو امداد دیجاتی ہے۔ انمیں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو امدادی کاموں پر محنت و مزدوری کر رہے ہیں امتحانی کاموں پر لوگوں کی تعداد تقریباً اٹھارہ ہزار ہے بندیلکھنڈ حالات میں قحط شدت پر ہے۔ لوگ مال مویشی کی وجہ سے اپنے گہروں سے نہیں نکلے بیبرپور میں بکثرت مویشی فروخت ہو رہے ہیں غربا کو کمبل تقسیم کئے جاتے ہیں۔

مسٹر غلافت حسین بیرسٹر بانکی پور کی طرف سے سشن جج گیا کے فیصلہ کے خلاف ہائی کورٹ کلکتہ میں اپیل دائر ہوگیا ہے سشن جج نے بیرسٹر مذکور کو دہوکہ دینے کے الزام میں دو سال قید سخت اور ایکہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی تہی الزام یہ تہا کہ بیرسٹر نے اپنی اوس جائداد کے لئے جو ملزم کی پورپین بیوی کے متعلق کردی گئی تہی منیجر کی ضرورت کیلئے اخبارات میں اشتہار دیا تہا اور تین اشخاص کو پانچ پانچ سو روپیہ کی ضمانت پر ملازمت پر مائل کیا گیا بحالیکہ جائداد مذکور کچھہ ایسی وقیع نہ تہی سشن جج کے خیال میں بیرسٹر مذکور اس طرح دہوکہ کا مرتکب ہوا گو دونوں اسیسروں نے ملزم کو بے قصور بتایا تہا۔

پونا کے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ دھونڈ میں دفعتاً ریلوے لائن کے دھس جانے سے ۱۷ آدمی ہلاک اور کئی زخمی ہوئے۔

ڈاکخانجات امریکہ کے افسر ڈاک کے ذریعہ سے آدمیوں کی روانگی کا تجربہ کر رہے ہیں۔ حال میں "جولیا کہن" نامی ایک آٹھہ سالہ لڑکی پیرایک شکل میں ڈاک کی معرفت اوسکے باپ کے پاس صحیح و سلامت پہنچائی گئی ہے۔ نیو یارک سنگٹن کے پوسٹماسٹر کو جسوقت وہ لڑکی میل سروس کے سارٹروں نے سپرد کی تو وہ حیرت میں رہ گیا خطوں کے پتوں کی مانند اس کا بھی پتہ تحریر کیا گیا تہا یہ لڑکی مقام بودیا سے روانہ کی گئی تہی جو مذکورہ بالا ڈاکخانہ سے سات سو میل کے فاصلہ پر ہے۔

سلطنت بلجیم کے قیدی جیلخانہ میں جو کچھہ کام کرتے ہیں اوس کی آمدنی میں سے بائی کے وقت انہیں ایک معقول رقم دیجاتی ہے تاکہ وہ اس سے اپنا کاروبار چلا سکیں۔ کیلفورنیا واقع امریکہ میں قیدی دن میں تین مرتبہ عمدہ کہانا کہاتے ہیں اور حسب خواہش وہ لذیذ سے لذیذ کہانا کہا

سکتے ہیں قیدیوں کو مشقت ضرور کرنی پڑتی ہے لیکن کبھی انہیں جھڑکی یا مار کہانی نہیں پڑتی اور حسب مرضی وہ کھلی ہوا بھی کہا سکتے ہیں۔ نیز راتکو اور صبح کے وقت انہیں گانے کی بھی اجازت ہے۔

بمبئی ہائیکورٹ میں گراکی ایک لیڈی کو گوا کے ایک مرد کے خلاف شادی کے وعدہ سے انحراف کی پاداش میں ایکہزار روپیہ کی ڈگری دی۔

کلکتہ کے کارخانہ سن میں آگ لگنے سے ڈیڑھ لاکھہ روپیہ کا نقصان ہوا۔

ممالک متحدہ آگرہ و اودہ کی کونسل میں بابو برج نندن کے استفسار پر مسٹر برن چیف سکرٹری نے آگرہ کے فساد کے کوائف وغیرہ بیان کئے اور ظاہر کیا کہ گورنمنٹ آئندہ ایسے وسائل اختیار کرے گی کہ اس قسم کے فسادات ظہور میں نہ آئیں۔

نواب رامپور نے اسلامیہ سکول بریلی کو دو ہزار روپیہ عطا فرمایا۔

کلکتہ کے ایک جوتشی نے پیشینگوئی کی ہے کہ امسال دنیا میں کشت و خون کا دور اور بدامنی کا دور دورہ رہے گا۔ ٹرکی کے اندرونی معاملات کے متعلق یورپین طاقتوں میں ناچاقی کا اندیشہ ہے ٹرکی جملہ مصائب سے نجات حاصل کرے گی سلاطین کی خود غرضی سے اسکو کچھہ ضرر نہ پہنچ سکے گا امریکہ۔ فرانس جرمنی میں خانہ جنگی عمل میں آئیگی۔ وسط ایشیا۔ مغربی اور جنوبی یورپ اور جنوبی افریقہ میں جنگ و جدل ہوگی افریقہ۔ ہندوستان چین اور جاپان کے مشرق و مغرب میں قحط سالی امراض وبائی پیدا ہوگی۔ شراب۔ دوا۔ اور تیل کی تجارت کو فروغ ہوگا۔ کاشتکاروں اور طبیبوں کو فائدہ ہوگا دیوانی کی نسبت فوجداری مقدمات میں اضافہ ہوگا۔ (الغیب عند اللہ۔ ایڈیٹر)

ہز آنر لفٹننٹ گورنر ممالک متحدہ کی صدارت میں الہ آباد میں عام جلسہ سرمایہ قحط کی بنیاد رکہنے کی غرض سے منعقد ہوا ہز آنر سر جیمس مسٹن نے موثر تقریر میں قحط زدوں کی موجودہ حالت بتا کر اون کی امداد کے لئے اپیل کی۔ چیف جسٹس کی صدارت سے مجلس منتظمہ قایم ہوئی پچاس ہزار روپیہ چندہ ہوا۔

رامپور میں تہیٹر نے اپنا کرتب دکھا رہا تہا کہ پولیس کے بعض کانسٹبل اسی احاطہ میں بلا ٹکٹ داخل ہو کر ادہر ادہر اینٹیں پھینکنے لگے جسپر سرکس کی کاروائی بند کردی گئی افسران پولیس نے شورش کو روکنے کی بیفائدہ کوشش کی۔ دوسری شام کو سرکس کے بعض آدمی سودا خریدتے ہوئے لڑائی میں زخمی ہوئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ و سپرنٹنڈنٹ پولیس دونوں جہیرے میں موجود نہ تہے۔

انشاء اللہ عنقریب اخبار زمیندار پھر شائع ہوگا

حضرات! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکو معلوم ہوگا کہ اخبار زمیندار کا چھاپا خانہ مع اوس کے تمام سامان کے ۱۴۔ جنوری ۱۹۱۷ء کو گورنمنٹ کے حکم سے ضبط ہوگیا لیکن یہ ضبطی صرف پریس کی تہی اخبار پر اس کا اثر نہیں زمیندار ہمیشہ سے اسلام اور گورنمنٹ کا خادم رہا اور اسلام کے خادموں کے لئے مایوسی نہیں ہے وہ پھر شائع ہوگا اور عنقریب شائع ہوگا عدالت میں نئے پریس کی درخواست دیدی گئی ہے اور ہم کو گورنمنٹ کے عدل و انصاف سے امید ہے کہ ضرور منظور ہوجائے گی۔ لیکن آپ حضرات کو معلوم ہے کہ پریس کا سامان از سرنو کرنا پڑیگا جس کے لئے ایک کثیر مقدار سرمایہ کی ضرورت ہے اور سخت ضرورت ہے اگر آپ کے دل میں زمیندار کا درد ہے اگر آپ کو یاد ہے کہ آپ کے خادم مولوی ظفر علیخان بی اے ایڈیٹر و پروپرائٹر اخبار زمیندار سفر لوہ کو روانہ ہوتے ہوئے یہ اخبار اللہ کے بعد آپ ہی کو سپرد کر گئے تہے کہ حقیقت میں آپ ہی کی چیز ہے زندہ رکہنا چاہتے ہیں اگر آپ زمیندار کی خدمتوں کے خواہاں ہیں اگر آپ تو اسلام کی روح بجبور کر سکتی ہے کہ اخبار زمیندار بند نہ ہو تو آپ کوشش فرمائیں اور اپنے اپنے حلقہ اثر میں سعی کریں کہ ضروری سرمایہ جمع ہوجائے اور آپ کا اخبار دوبارہ شائع ہوسکے۔ واللہ یقول الحق وہو یہدی السبیل۔ نوٹ ہر قسم کی خط و کتابت و ترسیل زر جو دہری غلام حیدر خان پرسنل اسسٹنٹ زمیندار لاہور کے نام ہونی چاہئے۔

الداعی الی الخیر مہتمان اخبار زمیندار لاہور

حوادث محلیہ (لوکل)

کرتپور کے معاملات متنازعہ کا فیصلہ

کسی گذشتہ اشاعت میں، کرتپور کے متنازعہ فیہ معاملات کے متعلق ایک مراسلت کا خلاصہ درج کرتے ہوئے ہم نے اپنے ضلع کے عدل پرور و نصفت پسند صاحب مجسٹریٹ بہادر کو توجہ دلائی تہی کہ وہ اپنے اوس عدل و انصاف کو کام فرماکر جو اونہیں قدرت سے خاص طور پر ملا ہے ان معاملات میں فیصلہ فرمائیں ہمارے یہ الفاظ ہنوز ہیں کہ ایک ہندو لوکل پرچہ کے دل میں تیر و نشتر ہوکر رہ گئے حالانکہ ہم نے کوئی بات خلاف حقیقت نہیں لکہی تہی۔ ہمارے نوٹ اور مراسلت کے خلاف اس ہندو پرچہ نے جو بیجا طور پر ہندو مسلمانوں کے اتحاد کا داعی ہے بہت کچھہ لکہا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اوسنے اسپر غور نہیں کیا کہ کسی قوم کے فرض تکلیف سے مذہبی ارکان نہیں ترک کئے جاسکتے اور نہ فرائض مذہب کے مقابلہ میں کسی کے جذبات کا خیال کیا جاسکتا ہے اگر کوئی متعصب قوم کسی کے مذہبی ارکان میں تکلیف

پاتی ہے تو اس کا کوئی علاج نہیں کیونکہ بہت سی مذہبی امور ہندو و مسلمانوں میں ایسے ہیں کہ اون میں جذبات کی تکلیف کا دعوے کیا جاسکتا ہے لیکن نہ اون کو مسلمان چھوڑ سکتے ہیں اور نہ ہندو اس لئے اگر کرتپور کے اوس محلہ مکان کی صورت جس میں قربانی ہوتی ہے حسب بیان پرچہ مذکور ایسی ہی ہے کہ ہندو اپنے مکانات کی چھتوں یا روشندانوں سے جہانککر نظارہ قربانی سے تکلیف پاتے ہیں تو ہماری سمجھہ میں نہیں آتا کہ ہندو روشندانوں سے جہانکنے کی تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں مسلمان اپنے محاط مکان میں قربانی کرکے اپنا مذہبی فرض ادا کرتے ہیں کہ خواہ مخواہ جہانکنے کی کیا ضرورت ہے کیا یہ دردسر خریدکرنا ہندوؤں کو اچھا معلوم ہوتا ہے خدا کا شکر ہے کہ ہم نے اپنی تحقیقات میں جو الفاظ لکہے تہے صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر کی تحقیقات میں بھی وہی ثابت ہوا اور پرچہ مذکور کی بیجا صناعت و طرفداری لاطائل ثابت ہوئی الحق یعلو ولا یعلیٰ۔ ہم اپنے ضلع کے مدبر صاحب فراست تجربہ کار اور معاملہ فہم صاحب مجسٹریٹ بہادر کے شکر گذار ہیں کہ اون کی مبارک توجہ سے معاملات کرتپور کا فیصلہ عادلانہ طریق پر ہوگیا ہے۔ جس کی پبلک مشکور ہے چنانچہ حکم دیا گیا ہے کہ کرتپور کے اوس مکان متنازعہ میں جو محاط ہے مسلمان قربانی کرسکتے ہیں نیز مسجد کے قریب حدود مقرر کردیگئی ہے کہ ہندوؤں کے جہنڈا نکالنے کے زمانہ میں اندرون حدود باجا نہ بجایا جائے محرم کے متعلق فیصلہ کیا گیا ہے کہ ایام محرم میں سڑک کے درختوں کو تمام قصبہ کی آبادی سے چہانٹ دیا جائے یعنی وہ شاخیں جو سڑک پر جہکی ہوئی ہوں صاف کردی جائیں خداوند تعالے ہمارے منصف مزاج صاحب مجسٹریٹ کے دولت و اقبال میں ترقی دے۔

۳ فروری کو نجیب آباد میں صاحب مجسٹریٹ بہادر کی صدارت میں ایک جلسہ بنا بر امداد قحط زدگان منعقد ہوا جس میں تقریباً پانچہزار روپیہ چندہ ہوا اور ایک کمیٹی مزید چندہ کے لئے مقرر ہوئی۔

۲۸۔ جنوری کو تقریباً ۸ بجے شب کے ایک ستارہ ٹوٹا جس کی روشنی نہایت تیز تہی ستارہ کی حرکت مغربی گوشہ سے مشرقی گوشہ کے جانب تہی ستارہ زمین سے بہت قریب جاتا ہوا نظر آیا۔ دیکھئے اس کے متعلق کیا کیا خیالات ظاہر کئے جاتے ہیں ہمارے نزدیک تو قدرت کی طرف سے ہمیں عبرت و تنبیہ کا سبق دیا گیا ہے۔

موسم بدستور ہے بارش کا پتہ نہیں مخلوق خدا بہت پریشان ہے غلہ روز بروز گراں ہوتا جاتا ہے بعض باغات کے درخت اور بعض نئے لگائے ہوئے باغات پالے کے اثر سے بالکل خراب و تباہ ہوگئے مخلوق کو خدا سے ڈرنا اور ظلم و ستم سے باز رہنا چاہئے۔

آئرکٹرس کی چند تازہ ہندوستانی شہادتیں

59

۱-لاہور چھاونی سے ایک معزز عہدہ دار صاحب - ۱۴- مارچ ۱۹۱۳ء کو تحریر فرماتے ہیں کہ - میرے بچے عنایت فرما خدا آپ کی عمر دراز کرے اور آپ کے کام میں برکت دے - قریب سوا ماہ سے میں برابر آلہ آئرکٹرس کو لگاتا ہوں - واقعی یہ آلہ جس شخص نے بنایا ہے غضب کا عقلمند ہے میں موجد کا اور آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں - ہم دونوں صاحبوں کو خون رکھے جیسا کہ میں اس آلہ سے خوش ہوں میرا دل خوب قدر کرتا ہے - دن رات آپ کے واسطے دعا نکلتی رہتی ہے -

۲-امرتسر سے ایک بیمہ ایجنٹ صاحب - ۱۵- مارچ کو تحریر فرماتے ہیں - واقعی آئرکٹرس معجزہ ثابت ہوا میں تمام دوستوں کے پاس اسکی سفارش کرونگا -

۳-ورہ پیزو ضلع بنوں سے ایک سرکاری اہلکار صاحب تحریر فرماتے ہیں - پانچ دفعہ نماز میں آپ کے واسطے دعا گو رہتا ہوں اور جگہ بجگہ آئرکٹرس کی تعریف کر رہا ہوں مہربانی فرما کر فوراً ایک عدد مکمل آئرکٹرس میرے دوست کے نام بذریعہ وی پی روانہ کر دیجئے - ہرگز دیر نہ ہو -

اس قسم کی کئی ایک چٹھیاں روزانہ موصول ہو رہی ہیں اور چڑھے آفتاب کی روشنی کے وجود کے ثبوت میں زیادہ شہادت پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہوا کرتی چشم بینا خود ہی دیکھ لیتی ہے - سندات چھاپنے کے ہم مخالف ہیں مگر کیا کریں سیکڑوں اصحاب نے مجبور کر دیا ہے کہ ہندوستانی شرفا کے سارٹیفکیٹ چھاپے جاویں - لہذا مجبور ہو کر مشتے نمونہ از خروارے کے مصداق پر دیگ بھری ہوئی میں سے چند چاول پیش کر دئے ہیں آلہ بیائمک ٹریٹمنٹ سے بے دوا اور بے پرہیز یقینی فائدہ مند علاج کے اصول کی دریافت اور ایجاد کا سہرہ شہنشاہ جرمنی کے حکیم ڈاکٹر بیر صاحب کے سر ہے اور اس اصول کے عین مطابق مرضہ کے مرض نامردی - کمزوری - جریان - احتلام ہمیشہ قطعی دور کرنے والا آلہ آئرکٹرس کے ساختہ کا ٹھیکہ مسٹر ڈبلیو بیادر کمپنی چکاگو امریکہ کو حاصل ہے ہم نے اپنے ملک کی بھلائی کے واسطے تمام ہندوستان کی ایجنسی لی ہوئی ہے -

آلہ آئرکٹرس ایک بے مثل تحفہ ہے اور ایک بالکل نیا طریقہ علاج ہے کسی قسم کا پرہیز مطلق نہیں - نہ کوئی دوائی کھانے کی ضرورت ہے نہ لگانے کی صرف گھنٹہ بھر روزانہ عضو مخصوص پر حسب ہدایات لگانے سے ڈیڑھ ماہ میں ہی نامردی جیسے نامراد مرض کا خاتمہ ہو جاتا ہے - ایک مکمل آلہ کی قیمت صرف **پندرہ روپیہ** علاوہ خرچ محصول و پیکنگ وغیرہ جو صرف موازی [illegible] ہوتا ہے مقرر ہے - تعمیل آرڈر بذریعہ وی پی کیجاتی ہے - قیمت میں سے تین روپیہ ہمراہ آرڈر پیشگی بھیجنے لازمی ہیں بقایا بذریعہ وی پی وصول کی جاتی ہے - آئرکٹرس کے متعلق رسالہائے درخواست بحوالہ اخبار ہذا آنے پر ہر شخص کی خدمت میں مفت محصول ڈاک اپنی گرہ سے لگا کر فوراً روانہ کئے جاتے ہیں - تمام خط و کتابت پرائیویٹ رکھی جاتی ہے - آئرکٹرس تمام ملک میں پیٹنٹ ہے اور بچپن کی غلط کاریوں جوانی کی بے اعتدالیوں - بڑھاپے کی ناکامیوں - جلق - اغلام - کثرت زناکاری سستی - افسردگی کے خوفناک نتائج سے تنگ آئے ہوئے زندہ درگور مریضوں کیواسطے مسیحا ہے -

المشتہر

آر بی ایس - بھنڈاری ایم اے (سول ایجنٹ آئرکٹرس برائے ہندوستان) بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

انگلش ٹیچر

دنیا حیران ہے کہ بابو پیارے لعل کی انگلش ٹیچر کیوں بیس ہزار فروخت ہوئی ہے قیمت ایک روپیہ تین آنہ!

اس ایک کتاب میں گرامر - ٹرانسلیشن - لیٹر رائیٹر - اڈیم - ڈکشنری سب باتیں شامل ہیں - غمخوار اس نام کی بہت سی کتابیں آجکل چل رہی ہیں اسلئے ہوشیاری سے خرید و تاکہ اپنا مطلب حاصل ہو اور پیسے کھو کر پچھتانا نہ پڑے -

[illegible]

اس کتاب کو منگا کر دیکھو سب سے اچھی ہو تو رکھو - ورنہ واپس کر دو یہ شرط ہے - اسی شرط پر دو سروں سے منگا کر دیکھو

[illegible]

اس کی نسبت ہم اپنے منہ تعریف نہیں کرتے بلکہ بڑے عام و معزز صاحب کی رائے ہے کہ یہ کتاب آجتک کی تمام کتابوں سے بہتر ہے

(۱) ایم قطب الدین خان صاحب پولیس سب انسپکٹر ایچ پی ایس [illegible]

(۲) پروفیسر ڈاکٹر حکیم حیدری احمد سعید گوندل [illegible]

(۳) منشی محمد الدین صاحب فوق ایڈیٹر کشمیری [illegible]

ملنے کا پتہ :- مینیجر قیصر ہند ایجنسی نمبر ۷ لودیانہ - پنجاب

ہاں اگر آپ کو

طلاء اکسیر اعظم اور جوہر یاقوت کی نسبت چند معزز اصحاب کی رائیں

کارخانہ جوہر یاقوت

مطرب خوش نوا بگو تازہ بتازہ نو بنو

(۱) ایریاری دوآب نہر امرتسر کے ایک معزز اہلکار صاحب ۱۴ نومبر ۱۹۱۳ء کو تحریر فرماتے ہیں "جنٹ آلہ ایریکٹرس صرف ایک ماہ لگایا تھا اس سے بہت نمایاں فائدہ حاصل ہوا ہے۔"
(۲) ضلع سہارنپور کے ایک کلکٹری کے پیشکار صاحب ۵ نومبر ۱۹۱۳ء کو تحریر فرماتے ہیں "واقعی آلہ ایریکٹرس کارآمد چیز ہے۔ مجھ کو بہت صحت معلوم ہونے لگی ہے"
(۳) متھرا شہر دروازہ دہلی کے ایک معزز کوٹھی وار ساہوکار ۱۷ دسمبر ۱۹۱۳ء کو تحریر فرماتے ہیں "جناب من۔ تسلیم۔ کچھ دن ہوئے آپ سے ایک عدد آلہ ایریکٹرس عزیز ...... کے واسطے منگوایا گیا تھا۔ میں آپ کو بڑی خوشی سے لکھتا ہوں کہ اسکو بالکل آرام ہوگیا ہے۔ وہ آپ کا از حد ممنون ہے۔ اور ایشور سے روزانہ آپ کے حق میں دعا مانگتا ہوں"
اس عبارت کے ذیل میں ہمارا صحت یافتہ دوست اپنی قلم سے یوں لکھتا ہے:۔

میں آپ کا زندہ اشتہار ہوں

کار لائقہ سے ہمیشہ یاد فرماتے رہیے گا میں آپ کا کمال ممنون ہوں اور آپ کا زندہ اشتہار ہوں جو متھرا میں جا بجا آپ کا لیکچر دیکر آپ کا نام روشن کر رہا ہوں فقط
"آپ کا خادم"

صاحبان۔ ایسی تحریرات اور گویا لاکھ لاکھ روپیہ کی سندات ہم کو ہر روز موصول ہوتی رہتی ہیں اور ہم بے فائدہ لمبی چوڑی تحریرات کو ناپسند کرتے ہوئے فقط اس قدر لکھ دینا کافی سمجھتے ہیں کہ آلہ ایریکٹرس سے بڑھکر اور کوئی علاج مرض نامردی کے واسطے دنیا بھر میں نہیں ہے۔

ہالی پرائیمک ٹریٹمنٹ کے بے دوا اور بے ضرر یقینی فائدہ مند علاج کے اصول کی دریافت اور ایجاد کا سہرا شہنشاہ جرمنی کے حکیم ڈاکٹر ... صاحب کے سر ہے احساس کی بنا پر ہر قسم کے مرض نامردی۔ کمزوری۔ جریان۔ احتلام کو جڑ سے کھونے والا آلہ ایریکٹرس کی ساخت کا فخر مسٹر ... برادرز کمپنی شکاگو امریکہ کو ہے۔ اور ہم ان کی جانب سے اس آلہ کی فروخت کے واسطے تمام ملک ہندوستان میں اکیلے ایجنٹ ہیں۔ اس کے استعمال میں کسی قسم کا پرہیز ہے نہ اس کے ہمراہ کسی اور اندرونی بیرونی دوائی کے استعمال کی حاجت ہے یہ آلہ تمام ممالک میں پیٹنٹ ہے قیمت صرف مبلغ پندرہ روپیہ مقرر ہے محصولڈاک وخرچ پیکنگ وغیرہ صرف موازی ۲ امر فی آلہ علیحدہ ہوتا ہے رسالہ ہائے متعلقہ آلہ ہر شخص کے پاس درخواست [illegible] مفت ارسال ہوسکتے ہیں۔ تمام خط وکتابت پرائیویٹ رکھی جاتی ہے مختصر عرض یہ ہے کہ بچپن کی غلط کاریوں جوانی کی بے اعتدالیوں بڑھاپے کے ناکارہ پن یعنی جلق۔ اغلام۔ کثرت زناکاری۔ سستی۔ افیون کے خوفناک نتائج سے تنگ آئے زندہ درگور مریضوں کے واسطے مسیحا ہے۔

المشتہر آر۔ پی۔ ایس۔ بھنڈاری ایم اے (سول ایجنٹ آلہ ایریکٹرس برائے ہندوستان) بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

شذرات

قابل توجہ علماء اسلام

سمرقند (ترکستان) سے آئینہ نام ایک ہفتہ وار رسالہ نکلتا ہے جو اپنی مذہبی خصوصیات کے سبب سے ایک خالص اسلامی پرچہ ہے اپنے ایک تازہ نمبر میں رسالہ مذکور "ترکستان عادات قبیحہ" کے عنوان سے لکھتا ہے:-

"قوم لوط کی عادات قبیحہ مسلمانان ترکستان میں روز بروز ترقی پر ہیں یہ ناپاک فعل قوم لوط سے یونانیوں میں اور یونانیوں سے ایرانیوں میں اور ایرانیوں سے ترکستان میں ایک منحوس میراث کے مانند چلا آتا ہے۔ ترکستان کے خواص و عوام اس ملعون فعل کو نہایت ذوق و شوق سے کرتے اور مباح جانتے ہیں یہاں تک کہ یہ منحوس و رذیل عادت علماء و حکام اور تمام بزرگ و محترم انسانوں میں پائی جاتی ہے"

رسالہ مذکور یہ لکھکر اس ملعون فعل کی نسبت احکام شرعیہ لکھتا ہوا ظاہر کرتا ہے کہ یہ گناہ ملعون ایک ایسا گناہ ہے کہ کوئی بے دین سا بے دین شخص بھی اس کی حرمت سے انکار نہیں کر سکتا۔ قرآن کریم میں قوم لوط کا قصہ موجود ہے جس سے یہ امر ظاہر ہے کہ قوم لوط صرف اس فعل شنیع کی بدولت تباہ و برباد ہوئی اور خداوند تعالے نے اون پر لعنت بھیجی۔ احادیث شریفہ صحیحہ اصحاب میں وارد ہوئی ہیں شریعت نے اس کی سزا مقرر کی ہے لیکن باوجود ان ہمہ افسوس ہے کہ علماء اور بزرگان ترکستان اس ملعون فعل کو ایک حد تک مباح جانتے ہیں اور بجائے اسکے کہ عوام کو اس فعل شنیع سے منع کریں خود اس کے مرتکب ہوتے اور ذوق و شوق سے اس فعل ملعون کو کرتے ہیں۔

کیا علمائے ترکستان غور فرما سکتے ہیں کہ جب وہ امور شرعیہ کی معمولی سے معمولی فروع کے متعلق فتوے کفر لگا دیتے ہیں اور اس میں جرأت سے کام لیتے ہیں اور اگر اون کا بس چلے اور قانون اوس کا مانع نہ ہو تو وہ سنگساری کی حد قایم کرنے اور عمل میں لانے کے لئے آمادہ و تیار ہیں تو ایسی حالت میں خود اون کا فعل شنیع اور عوام و خواص کا ابتلاء کیونکر قابل توجہ نہیں۔ آہ کیسا افراط و تفریط ہے۔ ہندوستان کے علماء اسلام پر بھی ترکستان کی مذکورہ بالا حالت کو بپیش نظر ہندوستان کی بد ترین حالت کو ملاحظہ فرمانا [illegible] یہ فعل شنیع ہندوستان میں بھی جس نسبت سے ترقی کر رہا ہے اور عوام و خواص نیز اہل زبان ملک و ملت اس میں مبتلا پائے جاتے ہیں ضرورت ہے کہ وعظ و نصیحت میں بھی اصلاح مقدم خیال کی جائے ہم دیکھتے ہیں کہ جہلا کے علاوہ یہ فعل شنیع علمی و مذہبی درسگاہوں میں بھی پایا جاتا ہوا اور روز بروز ترقی پر ہے اگر جلد اس جانب توجہ نہ کی گئی تو خطرہ ہے کہ علوم مفیدہ کی تعلیم کمزوری اخلاق کے سبب ہمیشہ ناکامی کا نتیجہ پیدا کرتی اور علم ناروا افعال کی بدولت ساقط از اعتبار کے درجہ تک پہنچ جائیگا۔

عشق و محبت کا دردناک انجام

عشق و محبت کے نتائج بسا اوقات دردناک ہوتے ہیں۔ غالباً کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جو اس سے واقف نہو۔ گذشتہ جنگ بلقان میں ایک بلغاری عورت اور ترک [illegible] کی باہمی عشق و محبت کا جو دردناک انجام ہوا وہ موت تھی۔ اور کم و بیش اس کے نتائج کا خاتمہ اسی منزل پر ہوا کرتا ہے چنانچہ حال میں ایک ایسا ہی واقعہ اور ظہور پذیر ہوا ہے۔

ایک ترکی اخبار کا بیان ہے کہ یونان کے شہر نورغوس میں ایک یونانی الاصل حسین عورت ایک ترک آفیسر قیدی پر جو جنگ بلقان میں یونانیوں کے ہاتھوں میں گرفتار ہو گیا تھا عاشق ہو گئی۔ عورت مالدار تھی اور چاہتی تھی کہ ترک آفیسر سے باقاعدہ شادی کرے لیکن چونکہ حکومت یونان اور اوس کے ماں باپ نے اس شادی کی اجازت نہیں دی وہ اپنے ارادہ میں ناکام رہی اور مایوس ہو کر اوس نے وہ جرأت [illegible] دکھلائی جو ایک عاشق کے لئے انتہائی جرأت و بہادری ہوتی ہے یعنی زہر کھا کر وہ مر گئی۔

اخبار مذکور کا بیان ہے کہ اوس کے مرنے کے بعد اوس کے جنازہ کو چالیس ترکی افسروں نے جو بحالت قید یونان میں تھے دفن کیا اور یونانی حکومت نے اس واقعہ سے متاثر ہو کر حکم دیا ہے کہ عثمانی قیدیوں کو دوسری جگہ بھیجدیا جائے تاکہ یونانی لڑکیاں آیندہ عشق و محبت میں مبتلا نہ ہوں۔ اور ایسا دردناک انجام یونانی لڑکیوں کا نہ ہو جیسا کہ ہوا ہے۔

برادران وطن کا خطرناک تعصب

آج کی اشاعت میں کسی دوسری جگہ اودھ روہیلکھنڈ ریلوے کی ایک شکایت درج کی گئی ہے یہ شکایت اپنی نوعیت سے ایک ایسی شکایت ہے کہ اگر ریلوے افسروں نے جلد اس کا انتظام نہ کیا تو اندیشہ ہے کہ آیندہ برادران وطن کے تعصب کی بدولت مسلمانوں کا سفر کرنا بہت کچھ خطرناک ہو جائیگا۔ دھامپور (بجنور) کے ٹکٹ کلکٹر نے حسب بیان مراسلت مذکور دانستہ ایک ایسے فعل کا ارتکاب کیا ہے جو نقصان رسان ہونے کے ساتھ ہی تعصب مذہبی کو نمایاں طور پر ظاہر کرتا ہے اگر صاحب مراسلت کی مسافت سو میل سے کم تھی اور وہ اوس ٹکٹ سے دھامپور اترنے کا استحقاق نہیں رکھتا تھا تو کیا وجہ [illegible] کے حاتری اوس قانون مکر[illegible] سے مستثنیٰ جبکہ اون کا سفر بھی ۱۰۰ میل سے کم تھا اور وہ دھامپور پر اترے۔

صاحب مراسلت کی شکایت ضرور اس قابل ہے کہ ریلوے آفیسر اس پر توجہ دیکر نوٹس لیں اور جلد اس کا انتظام کریں ورنہ بہت ممکن ہے کہ برادران وطن کا تعصب اہل اسلام مسافروں کے لئے آیندہ بہت کچھ نقصانات و تکالیف کا ذمہ دار ہو۔

ہمارے نزدیک اس قسم کی شکایات کا انسداد صرف اس صورت سے ہو سکتا ہے کہ اسٹیشن پر تمام ذمہ دار کارکن ایک ہی قوم کے نہوں بلکہ ہندو اور مسلمان مشترک رکھے جائیں۔ اور ہمیں یقین واثق ہے کہ اگر ریلوے حکام نے اس جانب توجہ کی تو آیندہ اس قسم کی شکایات کا بالکل انسداد ہو جائیگا۔

ہم امید کرتے ہیں کہ ریلوے حکام جلد اس جانب توجہ فرمائیں اور اس قسم کی شکایات کا فوری انتظام کریں۔

دولت عثمانیہ کی بحری قوت میں روز افزون ترقی

گذشتہ ہفتہ جہاز سلطان عثمان کی خریداری کے واقعہ میں ہم لکھ چکے ہیں کہ دولت عثمانیہ کے ارباب حل و عقد بحری قوت کو کامل بنانے میں بہت زیادہ سرگرمی سے حصہ لے رہے ہیں اس ہفتہ کی ولایتی ڈاک سے معلوم ہوا ہے کہ مصر سے حضرت خدیو مصر کے ناظر خصوصی آستانہ آکر سلطان المعظم کی خدمت میں ایک کثیر رقم جہاز سلطان عثمان کی خریداری کے لئے پیش کی ہے اور خدیو مصر کی جانب سے بحری قوت کی ترقی پر خوشی کا اظہار کیا ہے معلوم ہوا ہے کہ سلطان المعظم نے بھی جہاز سلطان کے لئے دو ہزار عثمانی پونڈ مرحمت فرمائے ہیں نیز عالی شان نے دو سو پونڈ اور عبد الرحمن پاشا یوسف ممبر پارلیمنٹ نے پانسو پونڈ محمد پاشا مصطفیٰ بک اور امیر علی پاشا نے ایک ایک سو پونڈ اسی فنڈ میں دئے ہیں اسی طرح سید طالب بک ساکن عراق نے پانسو پونڈ اسی فنڈ کے لئے سلطان المعظم کی خدمت میں بھیجے ہیں۔ العدل کا بیان ہے کہ جہاز عثمان کی خریداری کی غرض سے عراق میں بمقام بغداد کے نقیب الاشراف نے ایک جلسہ کیا جس میں چندہ کی تحریک کی گئی اور سات روز میں گیارہ لاکھ چوالیس ہزار سات سو آٹھتر قرش جمع کر کے دولت عثمانیہ کی خدمت میں بھیجے ہیں بحری قوت کی تکمیل کے لئے تمام ممالک عثمانیہ میں چندہ کی تحریک پھیل گئی ہے جگہ جگہ کمیٹیاں قایم ہو گئی ہیں اور چندہ ہو رہا ہے یہی ارادہ کیا گیا کہ ایک [illegible] میں دورہ کر کے چندہ کرے۔

مذکورہ بالا پر جوش سرگرمی کے سلسلہ میں یہ [illegible] قسطنطنیہ ٹرکی میں ایک [illegible] جہاز کے خرید نے کی افواہ گرم ہے یہ جہاز جس کا نام البانیہ ہے جنگ طرابلس سے پہلے اٹلی کے کارخانہ میں تعمیر ہو رہا تھا جبکہ جنگ طرابلس کے دوران میں اٹلی نے زبردستی قبضہ کر لیا تھا۔ اس جہاز کی خریداری کے متعلق ٹرکی [illegible] نامہ و پیام ہو رہا [illegible] اوس کی واپسی کے [illegible] میں اپنے ایک نمائندے کو اٹلی بھیجا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اٹلی نے جہاز البانیہ کی بہت زیادہ قیمت طلب کی ہے لیکن ٹرکی میں اسوقت جو جوش حب الوطنی پایا جاتا ہے اوسکو دیکھتے ہوئے کچھ بعید نہیں کہ جلد اس جہاز کو بھی ٹرکی خرید کر لے، تمام عثمانی قوم بیڑہ کی ضرورت کو شدت سے محسوس کر رہی ہے اور امید ہے کہ عثمانی قوم جلد اپنے ارادہ اور جوش کو عملی طور پر پورا کر دکھائیگی۔

بلوۂ اجودھیا کے سزا یافتوں کی رہائی

گذشتہ سے پیوستہ عید اضحیٰ کے موقع پر اجودھیا میں ہندوؤں نے مسلمانان اجودھیا کو جو مالی و جانی نقصان پہونچایا تھا وہ کسی سے مخفی نہیں ہے چنانچہ ثبوت کامل ہونے پر [illegible] ہندوؤں کو عدالت سے سزائے قید دیگئی تھی۔ واقعہ کانپور کے بعد [illegible] ہندو [illegible] گورنمنٹ سے مطالبہ کر رہا تھا کہ جب کانپور کے ماخوذین کو [illegible] کر دیا گیا تو اجودھیا کے سزا یافتہ ہندوؤں کو بھی رہا کیا جائے اگرچہ یہ مطالبہ نوعیت واقعہ کے لحاظ سے بہت بڑا فرق رکھتا تھا اس لئے کہ کانپور کے ماخوذین درحقیقت مجرم نہ تھے بلکہ [illegible] بخلاف اس کے اجودھیا کے ہندو مجرم اور قصوروار تھے لیکن [illegible] کی رحم دل گورنمنٹ نے اس مطالبہ کو پورا کر دیا اور [illegible] ہندوؤں [illegible] کی سزا میں تخفیف کر دی اور [illegible] ۵۰۰ روپیہ اون مسلمانوں کو دیا گیا جن کا جانی و مالی نقصان ہنگامہ مذکور میں ہوا تھا۔ اس رہائی سے ہمیں خوشی ہے اور ہم صدق دل سے [illegible] ہیں کہ ہندوستان کے مذہبی فسادات کی [illegible] بالکل جاتے رہیں لیکن ساتھ ہی اس موقع پر قدرتاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ امسال عید اضحیٰ کے موقع پر مسلمانوں کو قربانی سے کیوں روکا گیا حالانکہ یہ اون کا مذہبی فعل ہے اور وہ [illegible] کسی شرانگیزی کے مرتکب نہ ہوئے تھے۔ خدا کرے گورنمنٹ کا یہ فعل [illegible] خاص مصلحت پر مبنی ہو [illegible] آیندہ مسلمانوں کو اون کے مذہبی

حوادث واخبار

مجوزہ آل انڈیا چیفس کالج دہلی کے متعلق ہندوستان کے والیان ریاست کی ایک کانفرنس کو آئندہ ۳ مارچ کو لارڈ ہارڈنگ بہادر دہلی میں کھولیں گے اور بعد ازاں پولیٹیکل سکرٹری صاحب کارروائی سرانجام دیں گے۔

ولایت کے اخبارون میں چھپا ہے کہ مسٹر رامسے میکڈانلڈ جب ہندوستان سے لندن پہنچیں گے دارالسلطنت کی تبدیلی پر پارلیمنٹ میں اپنے خیالات پیش کریں گے۔

کلکتہ میں موٹر سائیکلون کی دوڑ کے لئے مہاراجہ صاحب [illegible] نے پانسو روپیہ کا ایک انعامی کپ مرحمت کیا ہے۔

ڈیوڈ بل (کارخانہ) کارل روڈ بمبئی میں آگ لگ جانے سے نصف گھنٹہ کے اندر تیس ہزار روپیہ کا نقصان ہوا۔

بقول انسٹیٹیوٹ گزٹ ہز ہائنس بیگم صاحبہ بھوپال ۲۷ فروری سے ۲ مارچ تک علیگڈہ میں قیام فرمائیں گی۔ اس اثنا میں زنانہ اسلامی مدرسہ کے نئے بورڈنگ ہوس کا افتتاح کرنے کے علاوہ ایک اور زنانہ بورڈنگ ہوس کا جو ہز ہائنس کے اسم گرامی پر سلطانیہ بورڈنگ ہاوس کے نام سے موسوم ہوگا۔ سنگ بنیاد نصب فرمائیں گی۔

ہز ہائنس کے دوران قیام میں علیگڈہ میں ایک زنانہ کانفرنس بھی ہوگی جسے اپنی قسم کی پہلی کانفرنس کہنا چاہیئے۔

مسٹر بنی اینڈ کمپنی مدراس کے کتنی بافون اور تیلیون نے جن کی تعداد سات سو ہے ایکا سے کام بند کر دیا۔

دیانند سرسوتی کے انیس چیلے جو ڈہاکہ میں گرفتار کئے گئے تھے ضمانت پر چھوڑ دئے گئے۔

وہ نوجوان بنگالی جو خان بہادر مظہر الحق ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کلکتہ کے مکان کے قریب دیوار میں شب میں گرفتار کیا گیا تھا بوجہ عدم ثبوت رہا کردیا گیا۔

کرسچن [illegible] اسکول لودہانہ کی پرنسپل کی نگرانی میں بھرون۔ گوگون کا اسکول جاری ہونے والا ہے جس کے لئے گورنمنٹ پنجاب نے بشرطیکہ کم از کم دس طلبا مجوزہ مدرسہ میں موجود ہوں دو سو روپیہ ماہوار بطور امداد عطا کرنے کا وعدہ کیا ہے

معلوم ہوا ہے کہ غلام قادر خان صاحب منیجر زمیندار نے نیا مطبع بنام مسلم پریس کھولنے کے لئے دو ہزار روپے کی مطلوبہ ضمانت کل داخل کردی ہے۔

آگرہ کے چودہ ہندو ماخوذین ۱۱ فروری کو جائنٹ مجسٹریٹ آگرہ کی عدالت میں پیش ہوئے مسٹر راس السٹن اور خانبہادر یعقوب خان کورٹ انسپکٹر سرکار کی طرف سے موجود تھے ماخوذین کی طرف سے متعدد قانونی پیروکار حاضر عدالت تھے۔ عدالت نے ملزمین سے پوچھا کہ کیا لاٹھیون سے مسلح ہوکر انہون نے مجرم کو بعض مسلمانون کا تعاقب کیا تھا؟ سب نے انکار کر کے کہا کہ وہ مسلمانون کو زدوکوب کرنے والے مجمع کے ممبر نہ تھے وہ اپنے آقا کے مکان کے آگے بغرض حفاظت بیٹھے تھے کہ کوئی گھر کو لوٹ نہ لے۔ آگرہ پولیس کے یورپین انسپکٹر ڈاکرے کہا کہ میں نے ۱۷-۲۰ آدمی گرفتار کئے انسپکٹر جنرل پولیس بھی اس موقعہ پر وہان موجود تھے ملزمین لاٹھیون سے مسلح تھے مجھے دیکھکر اونہون نے لاٹھیاں پھینک دیں مسٹر بریلی نے ۶ آدمی گرفتار کئے جن کو میں کوتوالی لے گیا میں نے چالیس پچاس مسلمانون کا اسی قدر ہندوون کو تعاقب کرتے دیکھا مسلمان غیر مسلح تھے مسلمانون نے شکایت کی کہ ہندو انہیں زدوکوب کرتے ہیں سبحان خان سوار آگرہ پولیس نے کہا کہ میں انسپکٹر کے ساتھ تھا اور میں نے ہندوون کو مسلمانون کا تعاقب کرتے دیکھا گواہ نے ملزمین کو پہچان کر کہا متعاقبین میں سے ہیں [illegible] لیلا دہر سنگ سب انسپکٹر نے موقعہ کا نقشہ پیش کیا اور ملزمین کے کونسلی نے نقشہ کے بعض مندرجات پر توجہ دلائی جس پر مسٹر راس السٹن نے کہا کہ وہ خود نقشہ تیار کر سکتے ہیں ماخوذین کی طرف سے [illegible] تک التوا مقدمہ اور انہیں ضمانت پر رہا کرنے کی درخواست گذری یہ دونون باتیں منظور ہوگئیں

قبل ازین یہ خبر لکھی جاچکی ہے کہ ایک چہاردہ سالہ بنگالی لڑکی نے اپنے والد کو تباہی سے بچانے کے لئے خودکشی کرلی۔ کیونکہ متوفیہ جس لڑکے سے منسوب تھی اسکے متعلقین دو ہزار روپیہ جہیز مانگتے تھے لڑکی کا باپ بوجہ ناداری اس قدر روپیہ بہم پہنچانے کے لئے موروثی مکان کو رہن کرنے کی فکر میں تھا مگر لڑکی سے اس طرح والدین کی بربادی نہ دیکھی گئی۔ اور جل مری۔ غنیمت ہے کہ اندوہناک حادثہ بے اثر ثابت نہیں ہوا۔ چنانچہ بنگالی کایستہ سبہا کی طرف سے بذریعہ شادی تبادلہ زر کی رسم مذموم کو دور کرنے کی غرض سے ٹاون ہال کلکتہ میں ایک عام جلسہ منعقد ہونیوالا تھا

گذشتہ دوشنبہ کی صبح کو فوجی سکرٹری [illegible] کا ایک یورپین کلرک جلنے سے بال بال بچا۔ خیمہ میں آگ لگ جانے اور چوبی فرش کے بھی بھڑک اٹھنے کے بعد اس کی آنکھ کھلی تاہم اس کے پاؤن اور ایک ہاتھ سخت طور سے جل گیا اور اب ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ آتشزدگی کی وجہ معلوم نہیں ہوئی۔

سزائے موت میں رحم کے لئے درخواستون کے بارہ میں سکرٹری آف سٹیٹ ہند نے یہ منظور کیا ہے [illegible] کی اپیل پر جبکہ ہائی کورٹ سے موت کا فتویٰ صادر ہوا یا گورنمنٹ مذکور کی طرف سے سزا کے لئے اپیل کی صورت میں ایسا حکم ہو تو رحم کے لئے درخواست وائسرائے سے کی جائے اور گورنر جنرل کے [illegible] ہونے تک پھانسی ملتوی رہے۔

لڑکی والون سے جہیز طلب کرنے کے خلاف کلکتہ میں جلسون کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے۔

۱۳ فروری کو کالج سکوئر کے جلسہ میں جو بصدارت بابو کرشنا کمار منعقد ہوا تھا۔ تقریبا ایکہزار نوجوان موجود تھے۔ کچھ طلبا جہیز نہ قبول کرنے کا حلف لے رہے تھے۔

گورنمنٹ پنجاب کی یادداشت بنام پریس میں ان تجاویز پر رائے زنی کی گئی ہے جن میں سرکار [illegible] مذہبی اوقاف کے اطلاع حسابات اور نگرانی کے لئے سربرآوردہ ہندو و مسلمانون کی طرف سے وقتاً فوقتاً درخواست کی جاتی رہی ہے لہذا [illegible] سرکاری و نیم سرکاری [illegible] پنجاب کی ایک مختصر کانفرنس مسئلہ [illegible] پر غور کرنے کی غرض سے ماہ حال کے آخر میں دہلی میں منعقد ہوگی۔

گورنمنٹ ہند نے دو پمفلٹون کو جن کا عنوان یہ ہے۔ (۱) آزادی کا رستہ ہوجاؤ جاگو اور قائم المرام ہونے تک دم نہ لو (۲) [illegible] ماترم لبرٹی (آزادی) [illegible] ضبطی قرار دیا ہے

مسٹر کرم علی حسن نے جو سابق میں [illegible] ابراہیم کی [illegible] شاخ کلکتہ [illegible] روپیہ [illegible] خیراتی اغراض کے لئے عطا کیا ہے اس میں سے ۲۵ ہزار روپیہ [illegible] آمدنی سے غریب خویشوں کی مدد کی جائے گی۔

پنجاب وسندھ کی اچھی بارشون نے خدا کا شکر ہے [illegible] آگرہ و اودھ کے قحط زدہ اضلاع کا بھی یہ رخ کیا جہاں یہ ہزارون مویشی کی جانیں بچانے کا باعث ہوگا۔

ایک ہندو مشنری باعث جاپان میں ہندو دھرم کی اشاعت کے لئے جانے پر آمادہ ہو رہے ہیں

کالج سکوئر کلکتہ کے جلسہ میں جو بذریعہ شادی تجارت کی رسم کے خلاف منعقد ہوا تھا قرار پایا کہ اس چاردہ سالہ لڑکی [illegible] نامی کا جس نے جہیز شادی کے لئے موروثی مکان کا رہن رکھا جانا گوارا نہ کرکے خودکشی کرلی ایک بت بنواکر کالج سکوئر میں نصب کیا جائے۔

سترہ ہندو [illegible] آگرہ کے فساد [illegible] میں اجازت مجمع کے ممبر ہونے کے الزام میں ملوث تھے دو دو ماہ قید سخت کی سزا ہوئی۔

بلوچستان سے عمدہ بارش کی خبر موصول ہوئی۔ کراچی میں بھی باران رحمت کا آغاز ہوگیا۔

راولپنڈی میں تین روز تک خوب بارش ہوئی جو بالفعل موجودہ فصل کے لئے کافی سمجھی جاتی ہے۔

لاہور میں پانچ بجے شام کے قریب بہت زور کی بارش ہوئی اور کسی قدر اولے پڑنے سے سردی کی غیر معمولی مدد مل گئی ہے۔

طبی سکول آگرہ کے طلبا نے بھی ۱۶ فروری کو پروفیسرون کی بدسلوکی کی شکایت پر مدرسہ میں جانا بند کردیا ہے پروفیسرون کو اس الزام سے انکار ہے اون کا خیال ہے کہ ایک میڈیکل کالج [illegible] طلبہ سے [illegible] تعلق رکھتا ہے۔

۲۷ ماہ حال کی امپیریل کونسل دہلی کے جلسہ میں [illegible] تعلیم اختیارات [illegible] بیع و شرائے [illegible] مسودات [illegible] کردئے جا [illegible] مسودہ ٹیلیگراف [illegible] اس روز پاس ہوگا۔

حوادث محلیہ

۲۴ فروری ۱۹۱۴ء گورنمنٹ ممالک متحدہ میں [illegible] کے بعد [illegible] منصف مزاج [illegible] پسند اور [illegible] کہ بہترین [illegible] صاحب کلکٹر و مجسٹریٹ بہادر مسٹر [illegible] لیمبرٹ صاحب کی طویل رخصت کو نہایت اندوہ [illegible] سے [illegible] مسٹر [illegible] ۶ مارچ ۱۹۱۴ء [illegible] رخصت پر تشریف لے جاتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہماری بدقسمتی ہے کو ایک طویل عرصہ کے لئے آپ کے سایہ عاطفت سے محروم رہنا ہوگا۔

مسٹر ممدوح نے ہمارے ضلع میں جو پسندیدہ کام انجام دئے ہیں [illegible] رعایا کو [illegible] آرام [illegible] پہنچایا ہے وہ بہت کچھ قابل قدر اور ممدوح کی ذات والا صفات کی یاد کو تازہ رکھنے کے لئے کافی ہے مسٹر ممدوح کی یہ طویل تشریف بری کی رعایا کو بہت تکلیف دیگی اور بہ عرصہ تک [illegible] رکھی گی کیونکہ ممدوح کے اخلاق کا سکہ ایسا نہیں ہے جو کبھی دل سے محو ہو سکے۔ خداوند تعالیٰ سے ہم دعا کرتے ہیں کہ [illegible] بخیریت رخصت کے زمانہ کو پورا کرکے پھر ہمارے ضلع میں تشریف لائیں۔ اور ہمیں آپ کے اعلیٰ تدبیر سے پھر آسائش کا [illegible] مسٹر ممدوح کی تشریف بری کے بعد مسٹر ایل۔ ایم اسٹیونس صاحب بہادر قائم مقام مجسٹریٹ وکلکٹر [illegible] تشریف لائیں گے اور ممدوح کی تشریف آوری تک [illegible] جوائنٹ مجسٹریٹ مسٹر [illegible] صاحب بہادر ضلع کے قائم مقام مجسٹریٹ وکلکٹر رہیں گے۔

الحمد للہ اس ہفتہ ۱۷-۱۹ فروری میں کئی مرتبہ تھوڑی تھوڑی بارش ہوجانے سے موسم کی حالت نہایت خوشگوار رہی۔ اولون کی بھی خفیف [illegible] آئی۔ ابر [illegible] آسمان رہتا ہے خدا کی ذات سے مزید بارش کی امید کی جاتی ہے۔

چاند پور کے [illegible] گذشتہ [illegible] جو خبر ہم نے شائع کی تھی۔ اس ہفتہ معلوم ہوا کہ وہ ایک مکان کی تقسیم کا مقدمہ تھا جس کی پیشی [illegible]

اسی جانب منعطف رہتی چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ہونا چاہئے تہا مسلمانان ہند نے اپنے تمام کاروبار اور اپنے تمام متفقہ و متحدہ توتوں کی جمیعتوں کو بہلا دیا اور مظلوموں کی اعانت و مدد کی جانب متوجہ ہوگئے۔

دارالعلوم دیوبند نے بہی اس وقت بہت بڑے ایثار کا ثبوت دیا اور نہ صرف خود دورہ کرکے مظلوموں کے لئے چندہ کیا بلکہ عام اعلان کردیا کہ مد زکوٰۃ و چرم قربانی کی جسقدر آمدنی امسال مدرسہ کو ہوگی یا مدرسہ میں آئیگی وہ سب مظلوموں کی امداد میں دیجائے گی۔ حقیقتاً یہ ایک ایسا ایثار تہا جس کی نظیر ہندوستان کی قومی انجمنوں اور درسگاہوں میں اس وقت تک نہیں ملی اور ہرچند کہ دارالعلوم کی آمدنی میں اس سے بیش قرار کمی آگئی لیکن کارکنان مدرسہ نے اس کا کچھ بہی خیال نہیں کیا۔

دارالعلوم دیوبند چونکہ محض توکل پر قایم ہے اس لئے ظاہر تہا کہ کمی آمدنی کے باعث مدرسہ کی حالت پر کچھ اثر پڑتا۔ چنانچہ مدرسہ پر ایک ناگوار اثر پڑا اور مدرسہ کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا لیکن خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ کارکنان مدرسہ نے ہمت نہیں ہاری اور اس امتحان عظیم میں آخر انہیں کامیابی نصیب ہوئی جسکو ہم ایک حقیقی کامیابی کہہ سکتے ہیں۔ اس پرآشوب زمانہ میں اگر ایک طرف کارکنان مدرسہ مظلوموں کی اعانت کا فرض ادا کرنے میں جد و جہد سے مصروف رہے تو دوسری جانب دارالعلوم کی خدمات سے بہی ایک منٹ کے لئے غفلت نہیں کی تعمیرات کا کام تعلیم و تدریس کے مشاغل تصنیف و تالیف کی خدمات اور اصلاح وغیرہ کے کام بدستور جاری رہے اور کسی شعبہ میں بہی کسی قسم کا فرق پیدا نہ ہونے دیا اور دارالعلوم میں یہی وہ خوبی ہے جو مسلمانان عالم کو اپنی جانب کہینچ رہی ہے۔

مطالعہ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ باوجود مصائب گوناگوں مدرسہ کو اس سال بہی حیرت انگیز کامیابی و ترقی کا بیش قرار موقعہ ملا۔ اور مدرسہ نے اپنی ضروریات و مشاغل میں بہت کچھ ترقی حاصل کی۔

رپورٹ کا پہلا مضمون حوادث و فتن کا ہجوم اہل اسلام کی تشویشناک حالت دارالعلوم کی اسلامی خدمات ہے۔ جس میں جنگ طرابلس و بلقان پر نظر ڈالکر دارالعلوم دیوبند میں انجمن ہلال احمر کے قیام کو ظاہر کیا گیا ہے جس نے اپنی کوشش سے ۶۵ ہزار روپیہ جمع کرکے ٹرکی کے مظلوموں کی اعانت کے لئے روانہ کیا۔

دارالعلوم کی یہ خدمات جہاں بہت زیادہ قابل قدر ہیں وہاں اس امر کی بہی مثبت کہ دارالعلوم زمانہ کے حالات سے بے خبر نہیں ہے اور کلمہ گو مسلمانوں کے اصلاح حال اور اون کے مصائب میں شرکت یا اون کی اعانت کا بہی اوسے ایسا ہی خیال ہے جیسا کہ ایک مذہبی انجمن یا درسگاہ کو ہونا چاہئے اور جمود و خمول کے جو اعتراض اون پر مدت سے کیا جاتا ہے وہ نہ صرف بے اصل و لغو ہے بلکہ کور باطن لوگوں کی زیادتی پر دال ہے۔

اسی سلسلہ میں عبرت انگیز سبق کے عنوان سے ایک نہایت دلچسپ سبق آموز مضمون لکہا گیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مسلمان جبتک اپنے مذہب کو مضبوطی سے نہ پکڑینگے ان میں اسلامی روح اسلامی حمیت و غیرت اسلامی خیالات و عادات اور اسلامی اعمال و افعال پیدا نہیں ہو سکتے۔

مسلمانوں کو ہر زمانہ کے تجربات جد و جہد اور اپنے کو زندہ قوم ثابت کرنے اور اقوام دنیا سے میدان مقابلہ میں عہدہ برآ ہونے کی کوشش سے ثابت ہوگیا ہے کہ مسلمان جبتک اپنے مذہب کو نہ سنبہالیں ایک قدم بہی ترقی کی جانب نہیں بڑہ سکتے مسلمانوں کی ترقی کا راستہ صرف اتباع شریعت ہے۔ مصر ہندوستان اور ترکی کے مسلمانوں نے اپنی وضع قطع عقائد و اعمال میں تعلیم و خیالات یورپ کو داخل کر کے دیکہہ لیا کہ انہوں نے اس تمام انقلاب میں سوائے تشبیہ سواد اقوام غیر اپنے مذہب کو ذرہ برابر فائدہ نہیں پہنچایا۔ سلطنت عثمانیہ بالکل یورپ کے قالب میں ڈہل کر یورپین بن گئی احکام شریعت کی پابندی چہوڑ کر وہی اعمال و افعال اسلام سے تعلق نہ رکہ ایسی وہ امور ہیں جس کو اچہی طرح کی طاقت رکہنے کے اسکو شکست اوٹہانی پڑی۔

مذکورہ بالا الفاظ سے ہمیں پورا پورا اتفاق ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ جبتک مسلمان احکام شریعت کے پابند دین کے اور مذہب کی عظمت ہر اون کے قلوب میں نہ ہوگی اوسوقت تک وہ کبہی ترقی نہیں کر سکتے اور نہ کسی کام میں فلاح حاصل کر سکتے ہیں۔ دارالعلوم کی خدمات اور ضروریات کے عنوان سے ایک مضمون میں دارالعلوم کی ضروریات ظاہر کی گئی ہیں جن میں اشاعت اسلام استفتاء و دیگر ضروریات ہیں اور ہم تمام مسلمانوں کو اس جانب توجہ دلاتے ہیں کہ وہ ان کی تکمیل کیلئے دارالعلوم کی مدد کریں تاکہ اشاعت اسلام کا وہ فرض جو مدت سے مسلمانوں نے چہوڑ رکہا ہے پہر جاری ہو جائے۔ اس موقعہ پر مجہے ایک خاص امر پر کچہہ لکہنے کی ضرورت پیش آئی اور وہ یہ ہے کہ مسلمانوں کی تنزلی و انحطاط کے ان اسباب کے علاوہ جو اوپر بیان کئے گئے ہیں ایک بڑا سبب تبلیغ اسلام کا ترک بہی ہے جس کا شاہد تاریخی واقعات سے کافی طور پر ہوتی ہے یہ امر تو سب کو معلوم ہے کہ سلطنت عثمانیہ کے عروج کا زمانہ وہ تہا جس میں تبلیغ اسلام کی کوشش جاری تہی خلافت اسلامیہ کا زمانہ صرف تبلیغ اسلام ہی کی بدولت معزز و ممتاز رہا ہے جس کی یادگاریں مصر طرابلس الغرب اور اندلس میں اب تک موجود ہیں اگر اسلامی خلافت تبلیغ کے فرض کو بوجہ احسن ادا کرتی تو ہمارا اعتقاد ہے کہ اسلام عرب سے نکلکر مصر اندلس شام ایران اور ہندوستان وغیرہ تک نہ پہنچتا عثمانی حکومت نے اس فرض کو بہلا دیا غیر قوموں کی آزادی بڑہتی رہی اور نتیجہ یہ نکلا کہ عثمانی قوم کے وہ مقبوضات جو خون بہا کر حاصل کئے گئے تہے آسانی کے ساتہ ہاتہ سے جدا ہوگئے اور اب ٹرکی اون کے ہاتہوں بہی سے دل مصائب اوٹہا رہی ہے اگر تبلیغ اسلام ان ممالک میں کیجاتی اور مذہبی آزادی نہ دیجاتی تو ہمیں یقین ہے کہ ٹرکی آج اس حال کو نہ پہنچتی۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

مدرسہ کے تفصیلی حالات کے عنوان میں تعلیم کیفیات پر جو کچھ لکہا گیا ہے اوس کے پڑہنے سے یہ معلوم ہوکہ بہت زیادہ مسرت ہوئی کہ گذشتہ سال کی مدرسہ نے سالانہ امتحان کیلئے بیرونی ممتحنوں کا انتظام کیا ہے جو امید ہے کہ انشاءاللہ العزیز مفید نتائج پیدا کریگا اور حقیقت یہ ہے کہ مدرسہ کا بیرونی ممتحنوں سے امتحان لینا اگرچہ ایک حد تک کوئی بڑا تصرف نہ تہا لیکن بیرونی ممتحنوں کے امتحان لینے سے جن فوائد کا احتمال ہے وہ بہت زیادہ وقیع ہیں ہم امید کرتے ہیں کہ دارالعلوم آیندہ اس سلسلہ کو عمدہ پیمانہ پر قایم کریگا۔

آمد و خرچ کے عنوان میں دکہلایا گیا ہے کہ سال زیر رپورٹ کی کل آمدنی اڑتیس ہزار چہہ سو انہتر روپیہ دو آنہ نو پائی (۳۸۷۶۹-۲-۹) ہے جو سال گذشتہ سے تقریباً دو ہزار سات سو روپیہ زیادہ ہے اس سال کا کل خرچ تینتیس ہزار تین سو تہتر روپیہ پندرہ آنے چہہ پائی (۳۳۳۷۳-۱۵-۶) ہے جو آمدنی سے بقدر پانچ ہزار تین سو پندرہ روپیہ تین آنے تین پائی (۵۳۱۵-۳-۳) کم ہے یعنی مصارف نکالکر مدرسہ کے مستقل سرمایہ میں پانچ ہزار تین سو پندرہ روپیہ تین آنے تین پائی کا اضافہ ہوتا ہے جو ہر آئینہ قابل اطمینان اور نہایت افزا ہے۔

آمد و خرچ کے مذکورہ بالا نقشہ و اعداد میں بڑا حصہ دارالحدیث کی عمارت کی تعمیر کا ہے اور سال اس مد میں گیارہ ہزار پینتیس روپیہ دس آنہ کی آمدنی اور تین ہزار چار سو چہیالیس روپیہ تیرہ تین آنہ کا خرچ ہے۔

اس عنوان میں آگے چلکر ہر مد کے علیحدہ علیحدہ آمد و خرچ کو دکہلایا گیا ہے جسکا پورا اندراج اس مضمون میں طول کا باعث ہے اور کافی طور پر رپورٹ کے مطالعہ سے معلوم ہو سکتا ہے اس سال کے جدید عطیات میں عالیجناب راجہ اعظم شاہ صاحب نصیر الملک اکبر ماکانگو اعلیحضرت نواب محمد حیدر علیخان صاحب بہادر حیدر جنگ والی ریاست حیدر گڑہ با مودہ متوافق انجمن سپوہل کے عطیات دوامی میں جن میں اول الذکر صاحب نے دس روپیہ ماہوار اور موخر الذکر حضرت نے پچیس روپیہ سالانہ کی مستقل امداد منظور فرمائی ہے۔

دارالضیافۃ کے عنوان میں ظاہر کیا گیا ہے کہ اس وقت تک باورچی خانہ میں ایک معقول تعداد طلباء کی کہانا کہاتی ہے اور اس میں ترقی ہو رہی ہے اسلئے ضرورت ہے کہ اہل اسلام اخلاص سے مدرسہ کی اعانت فرمائیں تاکہ دارالضیافۃ کا کام ترقی پذیر ہو اور عربی کے طلباء اطمینان سے تحصیل علوم میں مشغول ہوں۔

ہمارے نزدیک دارالضیافۃ کی امداد اسوقت نہایت ضروری ہے عربی طلباء کے متعلق یہ شکایت عام طور پر پائی جاتی ہے کہ اون کے اخلاق اچہے نہیں ہوتے یا ان میں ایثار کا مادہ نہیں ہوتا اگرچہ ایک حد تک یہ صحیح ہے لیکن اسکی ذمہ داری عربی مدارس پر نہیں بلکہ تمام ملک پر ہے کیونکہ وہ عربی کے طلباء کو ذلت و حقارت سے دیکہتے اور اونکی مدد کرتے ہوئے انکو ذلیل نگاہوں سے دیکہتے ہیں حالانکہ اگر اون کو عزت و وقعت سے دیکہا جائے اور ان کی ضروریات عزت کے ساتہ اونکو بہم پہنچائی جائیں تو یقیناً اون کے اخلاق و ایثار کا موازنہ ہو سکے امید ہے کہ دارالضیافۃ سے کم و بیش اخلاق کا بہی علاج ہو جائیگا

مدرسہ کے سامان خصوصی ضرورت چند سال کی تحصیل علوم شوق کو طلبا کیلئے ایک یہ طریقہ اختیار کیا گیا کہ جس خاص علم کی تکمیل کی تحصیل کا میابی امتحان پر انعام وظائف مقرر فرمائے ہیں جو ہر آئینہ قابل تقلید فعل ہے اور اس تحصیل علوم میں ایک اچہی تحریک ثابت ہوگی چنانچہ سال زیر رپورٹ میں قاضی مہر دین صاحب آفیسر تعمیرات ریاست عالیہ بہاولپور نے پانچ پانچ روپیہ ماہوار کے دو وظائف خاص علم حدیث کے طلبا کیلئے مقرر فرمائے اور حاجی عبدالغنی صاحب دہلوی نے بہی پانچ وظائف پانچ پانچ روپیہ کے مقرر کئے۔

تعمیرات کے عنوان میں اس وقت دارالحدیث مسجد مدرسہ دارالاقامہ مکانات طلبہ۔ دارالاقامہ اطفال اور مکان دواخانہ دکہلائی گئی ہیں جن میں سے دارالحدیث کی تعمیر جاری ہے مسجد بالکل تیار ہوگئی ہے اور ایک درسگاہ بہی بالکل تیار ہوگئی چند کمرے طلبا کے لئے احاطہ مسجد میں تیار ہو گئے باقی تعمیرات زیر تجویز ہیں امید ہے کہ ہمدردان مدرسہ اون کیلئے بہی مدرسہ کی اعانت کرینگے اور جلد سے جلد اون کی تعمیر بہی شروع ہو جائیگی۔

زیر رپورٹ سال میں دارالعلوم نے مدرسہ کی جانب شمال و جنوب و مشرق میں کچھ قطعات اراضی خرید کئے ہیں جو غالباً مطبخ کیلئے کام آئیں گے مدرسہ کے عقب میں جو ایک بڑا تالاب تہا وہ بہی لے لیا گیا ہے جسکا ایک حصہ میں دارالحدیث کی عمارت زیر تعمیر ہو رہی ہے۔

اسی سال میں جمعیۃ الانصار کے سالانہ جلسہ دستار بندی و انعام تقسیم کے بعد دارالعلوم میں دارالحدیث کا سنگ بنیاد رکہنے کا جلسہ ہوا جس میں کثرت سے آدمی شریک ہوئے تہے اس موقعہ پر جو چندہ ہوا اوس میں بڑی تعداد وعدوں کی ہے کی فہرست پر نظر ڈالتے ہوئے بڑا افسوس ہوتا ہے کہ یہ وعدے ابتک وصول نہیں ہوئے وعدہ کرنیوالوں کی فہرست میں بڑا حصہ مدرسہ کے خاص ہمدردوں کا ہے اور اس لحاظ سے یہ امر بہت زیادہ افسوسناک ہے ہم امید کرتے ہیں کہ صاحب حضرات جلد اپنے وعدوں کا ایفا فرمائینگے اور مسلم یونیورسٹی کے وعدوں کی طرح ان وعدوں کو نہ سمجہیں گے۔

اس سال کتب خانہ کا ایک نایاب ذخیرہ بہی ہاتہ لگا ہے جس میں تقریباً دو ہزار کتابیں ہیں اس کتب خانہ کا بڑا حصہ یعنی ایکہزار ۲ سو کتابیں صرف اس مشہور کتب خانہ کی ہیں جس میں بیش قیمت و نادر کتب بہی شامل ہیں اور جو مولوی کمال الدین صاحب سکندر پوری نے اپنی زندگی میں کثیر رقم صرف کرکے جمع کیا تہا۔

اسی سال محرم میں سید رشید رضا مصری ایڈیٹر رسالہ المنار مصر دارالعلوم دیوبند کو دیکہنے کیلئے آئے تہے جنہوں نے اپنی تقریر میں مدرسہ کی نسبت بہت اچہے خیالات کا اظہار کیا اور آخر میں کہا تہا کہ اگر میں اس مدرسہ کو نہ دیکہتا تو ہندوستان سے غمگین جاتا جو دارالعلوم کے شرف و عظمت کا بدرجہ اتم ایک قابل قدر ثبوت ہے۔

یہ رپورٹ ان کے تقریباً ۰ ضروری مضامین وغیرہ اور ۲۶۰ صفحہ پر فہرست چندہ اور تذکرہ امتحان وغیرہ ایک قابل مطالعہ چیز ہے اور ہم اون تمام حضرات سے جو مذہب و ملت سے محبت رکہتے اور مسلمانوں کیلئے اسکو ضروری سمجہتے ہیں سفارش کرتے ہیں کہ وہ اس رپورٹ کو اول سے آخر تک ضرور ملاحظہ فرمائیں کیونکہ حقیقت میں مسلمانوں کی مذہبی زندگی کا ایک آئینہ ہے یہ رپورٹ دارالعلوم دیوبند

۹۹

شذرات

بلقان میں تیسری جنگ کا احتمال

عربی معاصر الجریدہ قطرازہے کہ اسوقت تین قرائن ایسے پائے جاتے ہیں کہن سے بلقان میں تیسری جنگ کا احتمال پیدا ہورہا ہے اور جو امن و امان کے خواہان اصحاب کے لئے بہت کچھ موجب تشویش ہیں اور وہ حسب ذیل قرائن ہیں۔

(۱) باب عالی نے دول کو اطلاع دی ہے کہ جزائر بحر ایجئین کے متعلق وہ ان کا فیصلہ کسی طرح منظور کرنے کیلئے تیار نہیں ہے۔ اور اپنے حقوق کی حفاظت ضروری خیال کرتا ہے۔

(۲) حکومت عثمانیہ نے تمام عثمانی گورنروں کو حکم دیا ہے کہ وہ والنٹیروں کو تیار رکھیں اور نیز یہ بھی ایک سرکاری اعلان ہی سا ستفاد ہوتا ہے کہ مغربی اناطولیا کے ساحل پر جزیرہ مٹلی کے مقابل جسے موسا قرر دولت عثمانیہ اپنے قبضہ میں رکھنے پر مصر ہے عثمانی سپاہ فراہم ہوتی جاتی ہے۔

(۳) آستانہ میں لبخاری معتمد وزیر اعظم دولت بلغاریہ سے ملاقات کرنے کے بعد واپس صوفیہ آگیا ہے۔

غرض یہ تینوں قرائن مظہر ہیں کہ بلقان میں اندیشہ جنگ قوی ہے۔ خداوندتعالےٰ انجام بخیر فرمایا آمین ثم آمین۔

پارلیمنٹ کے افتتاح پر ملک معظم کی تقریر

۱۰۔ فروری کا تار مظہر ہے کہ ملک معظم جارج پنجم نے پارلیمنٹ کے سشن کا افتتاح فرماتے ہوئے ارشاد کیا کہ

دول خارجہ سے تعلقات بدستور دوستانہ ہیں ہز میجسٹی نے اپنی اور ملکہ معظمہ کی مجوزہ سیاحت فرانس کا مسرت سے ذکر کیا۔ جو دونوں ملکوں کے اتحاد و محبت کا بین ثبوت ہے۔

ہز میجسٹی نے پارلیمنٹ انگلستان کی افتتاحی تقریر میں توقع ظاہر کی ہے کہ البانیہ اور جزائر ایجئین کے متعلق دول کے مشورے بتوسط مشرقی یورپ میں امن و امان کو قایم کرنے اور اوسے تقویت دینے والے ثابت ہوں گے اور چہ بہ زمانہ وارد پرنس ویڈ کے البانیہ میں پہنچنے پر نظم و نسق کو مزید استحکام ہو سکیگا۔

خلیج فارس اور عراق عرب کے متعلق فرمایا کہ مابدولت خوشی سے اعلان کرتے ہیں کہ جرمنی و ٹرکی سے عراق عرب کے ایسے معاملات پر گفتگو جن سے گریٹ برٹن کے تجارتی و صنعتی فوائد وابستہ ہیں عنقریب قابل اطمینان نتیجہ پر پہنچا چاہتی ہے اور خلیج فارس کے سرحدی انتظام کے جو مسائل عرصہ دراز سے تصفیہ طلب چلے آتے ہیں ان کا بھی جلد فیصلہ ہونیوالا ہے۔

تقریر میں ملک معظم نے اس بات پر خوشی ظاہر کی کہ سفر بحر میں حفاظت جان کے متعلق قرار داد پر دستخط ہوگئے ہیں جکو عمل میں لانے کی غرض سے عنقریب مسودہ پیش کیا جائیگا۔

ہندوستان کے قحط کے متعلق ارشاد فرمایا کہ مابدولت کو افسوس ہے کہ گذشتہ موسم خزاں میں قبل از وقت بارش کے بند ہوجانے سے مابدولت کی ہندوستانی سلطنت کے بہت بڑے حصہ کی زرعی توقعات پر پانی پھر گیا جس رقبہ میں سخت قحط پھیلا ہوا ہے خوش قسمتی سے وہ محدود ہے اور عین مصیبت پر قحط زدہ آبادی کی امداد و اعانت کی تدابیر اختیار کی گئی ہیں۔

آئرلینڈ کے متعلق افسوس ظاہر کرتے ہوئے فرمایا کہ گو گورنمنٹ آئرلینڈ کے متنازعہ مسائل کے تصفیہ میں ابتک تمام کوششیں ناکام رہیں۔ ایک ایسے مسئلہ کو جسے مابدولت کی اسقدر رعایا امید و بیم کی نگاہوں سے دیکھتی ہے تا وقتیکہ دوراندیشی قوت انتہا اور ... کی ... وہ ... کیا جائے اس سے آئندہ بہت ... پیدا ہونے کا اندیشہ ہے مابدولت کی غلوص قلب سے خواہش ہے کہ ہر طبقہ و جماعت و خیال کے لوگ نیک نیتی و اتفاق سے جراحت اختلاف کو مندمل کرنے اور شفا بخشنے کی کوشش سے دیرپا تصفیہ کی بنیاد رکہیں گے۔

تازہ رپورٹ مردم شماری میں مسلمانوں کی تعداد و تقسیم آبادی

۱۹۱۱ء کی مردم شماری کی رپورٹ دو ضخیم جلدوں میں مرتب ہوکر شائع ہوگئی ہے جس میں اقوام ہند کے متعلق نہایت دلچسپ شمار و اعداد درج کئے گئے ہیں چنانچہ رپورٹ مذکور مظہر ہے کہ ۱۹۱۱ء میں مسلمانوں کی کل تعداد ہندوستان میں ۶۰ کروڑ ۶۶ لاکہ اور ہندوستان کی مجموعی آبادی سے ۲/۱ کی تناسب رکہتی تہی جس میں سے شمال مغربی صوبہ سرحدی اور بلوچستان میں مسلمانوں کی آبادی ۹۳ اور ۹۱ فیصدی کی آسام میں ۲۸ فیصدی۔ بمبئی میں ۲۰ فیصدی کی صوبہ متحدہ میں ۱۴۔ بہار و اوڑیسہ میں ۱۰۔ صوبہ متوسط و برار میں ۴ برما میں ۵، ۴ پنجاب میں ۵۵ اور بنگال میں ۵۴ فیصدی کی نسبت رکہتی ہے۔

اس نسبت پر مرتب رپورٹ نے ریمارک کیا ہے کہ شمال مغربی سرحدی صوبہ و بلوچستان میں مسلمانوں کی زیادتی کا سبب یہ ہے کہ پٹھان و مغل حملہ اور فاتح اسی راستہ ہندوستان پر حملہ آور ہوتے تہے اور پہلے انہیں علاقوں کو تسخیر کرتے رہے تہے اسی طرح برار اور مشرقی ساحل پر کہ وہاں مسلمان فاتح بہت کم قابض رہے۔ بنگال میں مسلمانوں کی زیادتی کا خیال مرتب کے نزدیک یہ ہے کہ یہاں اشاعت اسلام میں جبر سے کام لیا گیا ہے افسوس ہے کہ مرتب نے یہ بات خلاف قیاس لکہی اور پہر کوئی شہادت پیش نہیں کی ایک افسر رپورٹ مردم شماری سے سرکاری کاغذات میں ایسی غلطی ہونا بہت کچھ افسوسناک ہے۔

رپورٹ میں اسی قسم کی بہت سی معلومات ہیں جو محنت و قابلیت سے لکہی گئی ہیں امید ہے کہ مسلمانان ہندوستان اس رپورٹ کے مطالعہ سے اپنے عیوب پر بصیرت حاصل کرکے عبرت و تنبہ حاصل کریں گے۔ اور کوشش و ترقی کے لئے مستعد ہو جائیں گے۔

عثمانی بحری بیڑہ کی اعانت کے بہترین طریقے

مصر کے نامور قومی خیال شعب سے یہ معلوم ہوکر بہت مسرت ہوئی کہ ممالک عثمانیہ میں ترکی بحری بیڑہ کو ... کے لئے اعانت و امداد کے بہت سے بہترین طریقے اختیار کئے گئے ہیں چنانچہ معاصر موصوف کا بیان ہے کہ انجمن اسطول عثمانی کے ممبروں نے ایکی مرتبہ حجاز ریلوے پر سفر کرنے والے ہر ایک حاجی سے واپسی پر ایک ایک ریال اس فنڈ کے لئے وصول کیا ہے جس سے ایک معقول رقم جمع ہوگئی ہے۔ اسی طرح اسکندریہ واقع مصر سے مشہور تجار محمد آفندی شاکر ناظر مدرسہ اتحاد و ترقی، ابراہیم آفندی مدحت، عبدہ آفندی علوی اور ابراہیم آفندی ادہم نے ملکر ایک نیک تجویز سوچی اور اس کو عملی جامہ پہنایا اور وہ یہ کہ انہوں نے جہاز سلطان عثمان کا ایک نہایت خوبصورت اور خوشنما نقشہ چھپوا کر اوسے فروخت کیا جس سے تہوڑی دیر میں دس پونڈ اور ۲۰ قرش جمع ہوگئے حقیقت یہ ہے کہ اگر اسی طرح معمولی معمولی باتوں اور طریقوں سے اس تحریک کو برابر جاری رکہا گیا تو بہت جلد عثمانی بحری بیڑہ قابل اطمینان حالت پر پہونچ جائےگا اور جو مصائب بحری بیڑہ کی کمزوری سے دولت عثمانیہ او ٹہاتی رہتی ہے وہ بہت جلد ختم ہوجائیں گے۔ اور دولت عثمانیہ ایک طاقتور اسلامی حکومت بن جائے گی۔

معزول سلطان عبدالحمید اور اعانت اسطول فنڈ

ولایتی ڈاک کے اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ اسطول فنڈ میں چندہ کی رفتار بہت اچھی ہے گذشتہ سے پیوستہ ہفتہ میں صرف تین شخصوں نے ایک لاکھ تیس ہزار پونڈ کی گرانقدر رقم اس فنڈ میں اعانت کی ہے ایک اخبار کا بیان ہے کہ معزول سلطان عبدالحمید خان نے بہی اس فنڈ میں بیس ملیون مارک عنایت فرمائے ہیں۔

عثمانیوں کی یہ پاکیزہ جد و جہد یقین دلاتی ہے کہ وہ جلد جہاز سلطان عثمان اول کی قیمت چندہ ہی سے فراہم کردیں گے اور ٹرکی پر اس کی قیمت کا بار انشاء اللہ العزیز نہ پڑے گا۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مصر کے اکابر قوم نے اعلان کیا ہے کہ وہ اپنے چندہ سے ٹرکی کو ایک علیحدہ جہاز خرید کر دیں گے خداوندتعالےٰ مصریوں کی ہمت میں برکت عطا فرمائے اور وہ اپنی اسلامی سلطنت کی اعانت میں اس سے زیادہ جد و جہد کرکے دکہائیں۔ آمین ثم آمین۔

علماء ہند کی خدمت میں تبلیغ اسلام کیلئے التماس

مدت ہوئی چین و جاپان میں تحریک اسلام کے غلغلہ کے موقعہ پر ہم نے رائے دی تہی کہ ممالک غیر میں تبلیغ کے سلسلہ کو جاری کرنے سے پہلے یہ بہتر ہے کہ گھر کی خبر لی جائے ہندوستان کے بہت سے علاقے اس روشنی اور آزادی کے زمانہ میں بھی ایسے ہیں جہاں اسلام کی اصلی صورت نظر نہیں آتی اور مسلمان باوجود دعوے اسلام کے اسلام کو حقیقی طور پر نہیں جانتے ممکن ہے اوسوقت ہماری یہ رائے کچھ زیادہ وزنی نہ سمجھی گئی ہو۔ لیکن اب جبکہ مسلمانان ہند کی عام کمزوریاں طشت از بام ہو رہی ہیں اور ظاہر ہوچکا ہے کہ بہت سے مقامات کے مسلم صرف نام کے مسلم ہیں لوگوں کی توجہ اس جانب منعطف ہوچلی ہے اور تحریک شروع ہوئی ہے کہ ہندوستان میں تبلیغ اسلام کے کام کو شش سے انجام دینا چاہئے۔

اس ہفتہ ہمارے پاس ایک مطبوعہ اپیل "علماء مرادآباد کی خدمت میں التماس" کے عنوان سے آیا ہے جس میں مولوی مرزا آفاق بیگ صاحب مرادآبادی نے علماء مرادآباد کی خدمت میں تبلیغ اسلام۔ دار الافتاء۔ وغیرہ کی ضرورت کا اظہار کرکے خواہش ظاہر کی ہے کہ ہر ایک شہر میں مقامی انجمن اس قسم کی قایم کی جائیں جو تبلیغ اسلام افتاء وغیرہ کی مقامی ضروریات کو انجام دیں۔

ہم اس تحریک کو موزون و مناسب خیال کرتے ہیں اور ہمیں امید ہے کہ علمائے مرادآباد خصوصاً اور مرادآباد کے قومی اخبار عموماً اس تحریک کا اچھا استقبال کریں گے اور جلد اوسکو عملی جامہ پہنا کر اپنی مذہبی خدمات و فرائض کی ادائی میں مصروف ہوجائیں گے معتبر اسلام آج ہماری کامیابی و ترقی کا مدار صرف مذہب کی ... ہے اگر ہم مذہب کے صراط مستقیم پر چلیں گے تو موجودہ ... ... ہے ورنہ نہیں۔ اس لئے ہماری بہترین اور سب سے پہلی ضرورت یہ ہے کہ ہم تبلیغ اسلام اور مذہبی ضرورت کی تکمیل کے لئے مستعدی سے کہڑے ہوں اور خدمات متعلقہ کو خوبی سے انجام دیں۔

ان امور کی ادائی کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ مقامی علماء و قومی اخبارات اس کام کو اپنا ...

مدینہ پریس واقع بجنور میں باہتمام محمد مجید حسن پرنٹر و پبلشر چھپ کر شائع ہوا۔

تلغرافات

معاملات بلقان

لندن (۲۰ فروری) اپیرس کے حامیان خود مختاری چاہتے ہیں- کہ پراونشل گورنمنٹ کے قایم ہوتے ہی اپیرس کی جمہوریت کا اعلان کر دیا جائے-

ویانا (۲۸ فروری) شہنشاہ آسٹریا نے آج وسند پاشا کے البانوی ڈپوٹیشن سے ملاقات کی ہز میجسٹی نے توقع ظاہر کی- کہ البانوی اب متفق ہو گئے ہیں- کیونکہ اسی صورت میں البانیا کے مستقبل کی نسبت یقین حاصل ہو سکتا ہے- بعدہ وفد نے کرنل برجیٹور الہ کے ساتھ لنچ کھایا-

لندن (۲۷- فروری) ہمکو معلوم ہوا ہے کہ ٹرکی نے پھر جزائر جیوس اور مٹلینہ کے تبادلہ میں یونان کو دیگر جزائر تفویض کرنے کی تجویز پیش کی تھی- مگر جواب ملا- کہ دول نے جو فیصلہ کر دیا ہے یونان اس سے انحراف نہیں کر سکتا اور وہ کسی صورت سے بھی جیوس اور مٹلین کے جزائر کو ٹرکی کو واپس کرنے پر رضامند نہ ہوگا-

طرابلس الغرب

بنغازی (۲۸ فروری) ایک بٹیرین سپاہ کی ایک پلٹن نے کل سیدی ابراہیم کی سمت کوچ کر کے چند سو عربون کو شکست دی- موخر الذکر ۹۷ لاشین میدان میں چھوڑ گئے ایک اطالوی افسر و بیس سپاہی ہلاک اور بہت سے زخمی ہوئے-

روما (یکم مارچ) جس اطالوی سپاہ نے عربون کے کمپ پر حملہ کیا- وہ ریسیو بٹیڈینہ کے ماتحت تھی- اطالوی دو دستون مین بڑھے جن پر توپخانہ سے آگ برسائی گئی- آتش فشانی کا ادہر سے بھی جواب دیا گیا- آخرش عرب بھاگ گئے- اور ۲۳۵ کشتے چھوڑ گئے- نیزان کے کئی سو آدمی مجروح ہوئے- اطالین کے دو ہلاک اور ۱۴ زخمی ہوئے-

دولت ایران

لندن (۲۵ فروری) سرایڈورڈ گرے نے کرزن بیٹ کے سوال کے جواب میں کہا کہ یہہ باور کرنے کی کوئی وجہ موجود نہیں کہ گورنمنٹ ایران محمرہ و خرم آباد ریلوے کے بارہ مین ہمارے استحقاق کو طوالت دینا منظور نہ کرے گی جنگلی بہائیس مین لارستان کی شورش سے توقف وقوع میں آیا ہے-

مسٹر مارل کے سوال کے جواب مین سرایڈورڈ گرے نے کہا- کہ تازہ خبرون کے مطابق شمالی ایران مین روسی سپاہ کی تعداد ۱۴ ہزار دو سو آٹھ تھی- جس مین اٹھ جولائی گذشتہ سے تین ہزار تین سو سپاہیون کی کمی ہوئی ہے- تیز دین سے بھی زیادہ روسی سپاہ کی واپسی کا حکم بھیجا گیا ہے-

متفرقات

لندن (یکم مارچ) افسوس ہے کہ لارڈ منٹو سابق وائسرائے ہند کا انتقال ہو گیا-

لندن (۲۴- فروری) مسٹر مارل نے ہوس آف کامنز مین پریس ایکٹ کے مطابق گورنمنٹ ہند کی کارروائی کے خلاف ہوائی عدالتون مین استحقاق اپیل کی نسبت استفسار کرتے ہوئے کہا کہ چیف جسٹس بنگال ایک فیصلہ مین اس استحقاق اپیل کو تقریباً مایوس افزا قرار دیچکے ہین- مسٹر رابرٹسن نے جواب دیا کہ مسٹر مارل نے دفعہ ۱۲ پریس ایکٹ ایک مقدمہ کے ریمارک کو ایکٹ مذکور کے متعلق ابتک جو کارروائیان ہو چکی ہین ان سب پر عاید کرتے ہین- وائسرائے ہند کی کونسل حال مین اس مسئلہ پر جو بحث ہوئی لارڈ کریو اس پر احتیاط سے غور کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہونچے مین کہ ایکٹ کی رو سے کارروائی کے خلاف اپیل کے جو موقع دیئے گئے ہین وہ دادرسی کے لئے کافی ہو سکتے ہین-

لندن (۲۵- فروری) غیر جنگجو حق طلب عورتون نے جن سے جیل مین عورتون کو زبردستی کھانا کھلانے کے بارہ مین مسٹر الیسکو نتھ نے ملاقات کرنے سے متواتر انکار کر دیا تھا کل شام پارلیمنٹ سکوئر مین مظاہرہ کیا- پولیس نے سخت جنگ و جدال کے بعد ان کو منتشر کر دیا- چھ عورتین گرفتار کی گئین- جن مین کارڈف کے کوئلہ کے بڑے تاجر کی بیوی مسز ٹامس بھی ہے-

(بعد کا تار) غیر جنگجو عورتین جو کل گرفتار کی گئی تھین وہ پانچ پانچ پونڈ کی ضمانت پر چھوڑ دی گئین-

لندن- (۲۴ فروری) کمیشن ہذا کی رپورٹ پر آج دستخط ہو گئے ہندوستانی اخبارات کا یہ بیان کہ ہندوستان کے ممبرون کی غیر حاضری سے رپورٹ کی قدر و وقعت کم ہو گئی ہے بے بنیاد ہے- سر ارنسٹ کیبل دوران اجلاس کمیشن مین نہیں تھے اور اب بھی انگلستان ہی مین ہیں گو نہ پہلون جو کمیشن کے اہم جلسون مین موجود نہ تھے ان کو حالات سے باخبر رکھا گیا ہے- اور انہون نے کمیشن کو سفارشات مین بہت بڑی مدد دی ہے-

لندن- (۲۷- فروری) پرتگال مین ہمدرکو والون نے ایکا کر لیا ہے جس کے متعلق بہت سے خوفناک ہی رپورٹ ہوئی ہے کئی مال کا ڈبہ پٹری سے اتار دیا- ان مین سے دو کو ڈائنامیٹ سے اڑا دیا گیا ہے- جس سے رسل و رسائل مین خلل واقع ہوا ہے- اور سلسلہ تار بھی کاٹا

مضطرب جوش نوا بگو- تازہ بتازہ نو بہ نو

(۱) اپر باری دوآب نہر امرتسر کے ایک معزز اہلکار صاحب- ۱۴- نومبر ۱۹۱۳ء کو تحریر فرماتے ہیں- آلہ ایر کٹرس صرف ایک ماہ لگایا تھا اس سے بہت نمایان فائدہ حاصل ہوا ہے-

(۲) ضلع سہارنپور کے ایک کلکٹری کے پیشکار صاحب- ۵- نومبر ۱۹۱۳ء کو تحریر فرماتے ہیں- واقعی آلہ ایر کٹرس کارآمد چیز ہے- مجھے بھی صحت ہونے لگی ہے-

(۳) متھرا شہر دروازہ دہلی کے ایک معزز کوٹھی دار ساہوکار- ۱۰- دسمبر ۱۹۱۳ء کو تحریر فرماتے ہیں- جناب من- تسلیم کچھ دن ہوئے آپ سے ایک عدد آلہ ایر کٹرس عزیز .... کے واسطے منگوایا گیا تھا- مین آپ کو بڑی خوشی سے لکھتا ہون کہ اوسکو بالکل آرام ہو گیا ہے وہ آپ کا ازحد ممنون ہے اور ایشور سے روزانہ آپ کے حق مین دعا کرتا ہون-

اس عبارت کے ذیل میں ہمارا صحت یافتہ دوست اپنی قلم سے یون لکھتا ہے-

میں آپکا زندہ اشتہار ہوں

کار لایق سے ہمیشہ یاد فرماتے رہئے گا میں آپ کا کمال ممنون ہون اور آپ کا زندہ اشتہار ہون جو متھرا میں جابجا آپ کا لیس گا کر آپ کا نام روشن کر رہا ہون فقط آپکا خادم

صاحبان- ایسی تحریرات اور گویا لاکھ لاکھ روپیہ کی سندات ہمکو ہر روز موصول ہوتی رہتی ہیں اور ہم مبالغہ آمیز جھوٹی تحریرات کو ناپسند کرتے ہوئے فقط اس قدر لکھ دینا کافی سمجھتے ہیں کہ آلہ ایر کٹرس سے بڑھکر اور کوئی علاج مرض نامردی کے واسطے دنیا بھر میں نہیں ہے-

ہائی پرائمنگ ٹریٹمنٹ بے دوا اور بے ضرر یقینی فائدہ مند علاج کے اصول کے دریافت اور ایجاد کا سہرہ شہنشاہ جرمنی کے حکیم ڈاکٹر بیبر صاحب کے سر ہے اور اس کی بلد پر ہر قسم کے مرض نامردی- کمزوری- جریان- واحتلام کو جڑ سے کھونے والا آلہ ایر کٹرس کی ساخت کا فخر مسیرز ہنٹن برادرز کمپنی چکاگو امریکہ کو حاصل ہے اور ہم اون کی جانب سے اس آلہ کی فروختگی کے واسطے تمام ملک ہندوستان میں اکیلے ایجنٹ ہیں اس کے استعمال میں نہ کسی قسم کا پرہیز ہے نہ اس کے ہمراہ کسی اور اندرونی بیرونی دوائی کے استعمال کی حاجت ہے یہ آلہ تمام ممالک پیٹنٹ ہے قیمت صرف مبلغ پندرہ روپیہ مقرر ہے- محصول ڈاک و خرچ پیکنگ وغیرہ صرف موازی بارہ آنے (۱۲) فی آلہ علیحدہ ہوتا ہے- رسالہ ہائے متعلقہ آلہ ہر شخص کے پاس درخواست بحوالہ اخبار آنے پر مفت ارسال کئے جاتے ہیں- جنہیں دیکھنا ضرور چاہئے .... یہ ایک مختصر عرض یہ ہے کہ بچپن کی غلط کاریوں جوانی کی بے اعتدالیون- بڑھاپے کی ناکارہ پن یعنی جلق- اغلام- کثرت زناکاری بدمستی- افسردگی کے خوفناک نتائج سے تنگ آئے ہوئے زندہ درگور مریضون کے واسطے مسیحا ہے-

المشتہر

آر- بی- نالیس- بھنڈاری- ایم- اے (سول ایجنٹ آیر کٹرس برائے ہندوستان) بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

نا امید کر رکھی ہے۔ بہر حال اگر روس کی کوششیں کامیاب ہوئیں تو بلغاریہ کی شمولیت کے بغیر ہی بلقان میں ایک ایسا مضبوط اتحاد قائم ہوگا جس میں رومانیا بھی رکن غالب متصور ہوگا۔

حادثہ المرافزا فتحی بے کی وفات

یہ خبر بہت زیادہ رنج و غم کے ساتھ سنی جائے گی کہ مشہور عثمانی ہوا باز فتحی بے ایک طیارہ پر [illegible] ہوا بازی کرتے ہوئے طیارہ سے گر کر وفات پا گئے۔ رائٹر ایجنسی بیان کرتی ہے کہ دو ہوائی جہاز دمشق سے یروشلم تک طویل پرواز کے تجربہ کی غرض سے روانہ ہوئے۔ ایک جہاز جس میں فتحی بے اور صادق بے سوار تھے زمین پر گر پڑا اور دونوں سوار وفات پا گئے۔ فتحی کی وفات ترکی فن طیران کے لئے ایک سخت صدمہ ہے خداوند تعالے مرحوم کو بخشے اور ترکی فتحی بے جیسا نہ صرف ایک دو ہوا باز بلکہ بہت سے نامور ملک و ملت عنایت فرمائے تاکہ وہ ملک و ملت کی حفاظت کے لئے پورے طور پر تیار ہو سکیں۔

دولت خداداد طرابلس میں خونریز ہنگامے

۲۰- فروری کے تار ونکر جو ملفوفات کے کالموں میں درج ہیں طرابلس الغرب کے جدید معرکوں کی خبریں موصول ہوئی ہیں جنہیں ہم بے کم و کاست بیان بغیر کسی رائے کے اظہار کئے قائم ہیں۔ ولایتی ڈاک موصول ہونے پر ان معرکوں کی صحیح کیفیت لکھی جائے گی۔

اس ہفتہ کی ولایتی ڈاک میں بھی طرابلس کے ان معرکوں کی جو فروری میں ہوئے ہیں کچھ حالات درج ہیں جو اس سلسلہ میں قابل اندراج سمجھکر درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

مصر کا قومی اخبار الشعب رقمطراز ہے کہ سلوم کی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ مقام مرطوبہ میں جو درنہ سے بہت قریب ہے مجاہدین عرب اور اطالویوں میں ایک خونریز ہنگامہ ہوا جس میں مجاہدین کو کامیابی رہی۔ اطالوی اپنے مورچہ کو تقریباً چار ماہ سے مستحکم اور مورچے بند کر رہے تھے اس مورچہ میں اطالویوں کی تین ہزار فوج اور بیس توپیں تھیں مجاہدین نے بڑھکر مورچہ پر حملہ کیا اور بہت دیر تک معرکہ گرم رہا مجاہدین نے ۱۵- فوجی افسروں اور ۲۰ عرب سپاہیوں کو جو اطالوی فوج میں تھے گرفتار کرنے کے علاوہ بہت سے اطالویوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا اس جنگ میں مجاہدین کو کئی توپیں سامان جنگ اور بہت سا ذخیرۂ خوراک ملا۔ بنغازی کے قریب بھی ایک معرکہ ہوا جس کی تفصیل ابھی تک معلوم نہیں ہوئی۔

الشعب کا نامہ نگار بیان کرتا ہے کہ بنغازی میں جہاں اطالوی پڑے ہیں طاعون کا زور ہے بہت سے اطالوی نیا فی النار ہو رہے ہیں۔ مجاہدین نے استیصال مرض کے لئے ضروری حفظ ما تقدم کی ہیں۔ انشاء اللہ وہ اس موذی مرض سے محفوظ رہیں گے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ شیخ سنوسی مدظلہم العالی نے فوج کی سپہ سالاری اور فوجی طاقت کی مضبوطی کے لئے باہمی مشورہ کرنے کے لئے اپنے عمزاد بھائی سید محمد ادریسی کو بلایا ہے اور باہمی مشورہ کے بعد قرار پایا ہے کہ غازی سپاہ کے دو حصے کر دئے جائیں ایک حصہ شیخ سنوسی کے ماتحت رہے اور اوس کا مرکز جبل اخضر میں ہو اور دوسرے حصہ کا مرکز درنہ ہو جس کی سپہ سالاری سید محمد ادریسی کریں اور بنی غازی بھی ان ہی کے متعلق رہیں۔

طرابلس الغرب کی اقتصادی حالت بہت اچھی ہے پیداوار بہ نسبت سالہائے ماسبق بہت زیادہ ہوئی ہے۔ خداوند تعالے مجاہدین کی مدد فرمائے اور غیب سے ان کی نصرت و فتحمندی کے لئے اسباب بہم پہونچائے۔ تاکہ طرابلس الغرب تثلیث کی اطاعت سے محفوظ رہے۔ آمین ثم آمین۔

ہندوستان میں عیسائیوں کی ترقی اور وجہ ترقی

رپورٹ مردم شماری ہند بابتہ ۱۹۱۱ء کے بعض اقتباسات درج کئے جا چکے ہیں آج عیسائیوں کے متعلق رپورٹ میں جو حیرت انگیز شمار و اعداد درج ہیں لکھے جاتے ہیں۔

رپورٹ مظہر ہے کہ گذشتہ دس سال میں عیسائیوں کی استقدر ترقی ہوئی ہے کہ جتنی ہوئی ہے اور جس سے ہندو و مسلمانوں کی آبادی کو کئی تعداد کا ایک حد تک بہت نقصان اٹھانا پڑا ہے چنانچہ رپورٹ بتلاتی ہے کہ اس وقت کل ہندوستان میں تقریباً ۳۹ لاکھ عیسائی ہیں انہیں سے دیسی عیسائیوں کی تعداد ہوئے چھتیس لاکھ ہے جنکی صوبہ وار حسب ذیل تعداد ہے۔

مدراس ریاست کوچین وٹراونکور	۱۸ لاکھ
صوبہ بہار و اڑیسہ	۲ لاکھ ۸۰ ہزار
بمبئی	۲ لاکھ ۴۶ ہزار
برہما	۲ لاکھ ۱۰ ہزار
پنجاب	۲ لاکھ
آگرہ واودھ	ایک لاکھ آٹھ ہزار

عیسائی آبادی کی زیادتی کا حال اس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ سنہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری میں صوبہ پنجاب میں ۴۰ ہزار عیسائی تھے جو دس سال میں دو لاکھ ہوگئے۔

عیسویت کی یہ ترقی ہمارا ملکی افلاس ہے جسکی بدولت غریب لوگ عیسویت اختیار کرتے اور فاقہ مستی سے نجات پاتے ہیں چنانچہ مسٹر گریٹ کمشنر مردم شماری کے یہ الفاظ کہ اعلیٰ ذات کا کوئی ہندو یا مسلمان عیسائی نہیں ہوتا ہماری تائید کرتے ہیں اس لئے اگر ہندو مسلمان غریب لوگوں کی طرف توجہ کریں اور اونہیں صنعت و حرفت یا دوسرے کاموں میں لگائیں تو بہت سے لوگ عیسائیت سے محفوظ رہ سکتے ہیں کیا تبلیغ اسلام کرنیوالے حضرات مذکورہ بالا شمار و اعداد کو غور سے پڑھیں گے۔

بحری بیڑے کی اعانت کے طریقے

اب سے پہلے کسی اشاعت میں ترکی بحری بیڑہ کی اعانت کے مختلف طریقوں کو دکھلایا جاچکا ہے۔ اس ہفتہ کی ولایتی ڈاک سے ایک اور پسندیدہ طریقہ موصول ہوا ہے بڑا امید ہے کہ کسی وقت ہندوستان کے قومی چندوں میں قابل تقلید سمجھا جائے۔

ہم نے مسلم یونیورسٹی وغیرہ کے چندوں میں دیکھا ہے کہ جب کوئی شخص قیمتی کوئی شے دیتا تھا تو وہ نیلام کی جاتی تھی ہمارے صوبہ میں نیلام کی آخری رقم جو سب سے زیادہ ہوتی تھی بیجاتی تھی اور دوسری بولیاں سامع نیلام کی طرح چھوڑ دیجاتی تھیں۔ پنجاب میں اس کا دوسرا قاعدہ تھا اور وہ یہ کہ ہر بولی والا اپنا روپیہ فنڈ میں داخل کرتا تھا اور جستقدر بولیاں ہوتی تھیں سب کا روپیہ لیا جاتا تھا ان دونوں قاعدوں میں کسی قدر خرابی تھی۔ ترکی کے باشندوں نے اس کا ایک عجیب و غریب قاعدہ نکالا ہے چنانچہ وہ یہ کرتے ہیں کہ پہلی بولی کے بعد جستقدر اضافہ ہوگا زیادتی کی رقم فنڈ میں داخل کی جائے گی اور آخری بولی پر نیلام ختم ہوجائیگا۔ مثلاً ایک شخص نے پچاس روپیہ کی ایک گھڑی فنڈ میں دیدی۔ اسپر بولی شروع ہوئی۔ پہلی بولی کے بعد دوسری بولی میں جو اضافہ ہوگا وہ فنڈ میں داخل کیا جائیگا۔ اسی طرح سے ہر بولی کی زیادتی لیجائیگی اور آخری بولی کی زیادہ رقم داخل ہوگی۔ گھڑی آخری بولی والے کو دیجائیگی اور وہ اسکو پھر بطور ہبہ فنڈ میں داخل کردے گا یہ طریقہ کئی لحاظ سے مفید ہے۔ نہ تو اس میں بولنے والا بالکل خالی رہتا ہے اور نہ اوسے پوری رقم دینی پڑتی ہے بلکہ تھوڑا تھوڑا تھوڑی سی رقم سے ایک وافر رقم جمع ہوجاتی ہے نہ کورہ بالا طریقہ میں آخری بولی والا شے کو معمولی قیمت پر خرید کر لیتا ہے جو بار نہیں گذرتا۔

مس ماڈ ایلن خالی ہاتھ گئیں

اردو اخبارات نے مس ماڈ ایلن کے ہندوستان آنے اور اپنا ناچ دکھانے کی جس قدر مخالفت کی تھی وہ اگرچہ بظاہر نتیجہ خیز ثابت نہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ مخالفت بے اثر بھی نہ رہی جس کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ مس ماڈ ایلن کے ناچ ہندوستان میں مالی منفعت کے لحاظ سے بالکل ناکامیاب رہے۔ چنانچہ مس موصوف نے اپنی مالی ناکامیابی کو منظر حضور وایسرائے کی خدمت میں تار بھیجکر دریافت کیا تھا کہ کیا اونہوں نے تو ہندوستانیوں کو اون کے ناچ میں شریک ہونے سے نہیں روکا جواب میں حضور وایسرائے کے سکرٹری نے اطلاع دی کہ حضور وایسرائے نے ہرگز نہیں روکا وہ اس معاملہ میں قطعی بے گناہ ہیں۔

مس ماڈ ایلن اور باشندگان ہندوستان کو معلوم ہونا چاہئے کہ ناچ میں مالی ناکامیابی کا سبب صرف اردو اخبارات کی مخالفت ہے جنہوں نے مس مذکور کے آنے سے قبل ہی ہندوستانیوں کو متنبہ کر دیا تھا کہ وہ اس قسم کے اخلاق و حیاسوز ناچ پر اپنا روپیہ برباد نہ کریں اور ملک کی دولت اون کے نذر ہونے سے بچائیں۔ خدا کا شکر ہے کہ اب قوم اردو اخبارات کے مشورات سے مستفید ہونے لگی ہے کاش وہ اردو اخبارات کی پوری پوری قدر کرے تاکہ اردو اخبارات اطمینان کے ساتھ قوم کی پوری خدمت کر سکیں۔

مطبوعات جدیدہ

تقویم شمسی یا ۱۲۵ برس کی جنتری

پرانی جنتریوں کے بعض وقت عدالتی معاملات یا پرانے حسابات میں اس قدر ضرورت پڑتی ہے کہ لوگ انہیں ضرورت کی وجہ سے بڑی بڑی قیمتوں پر خرید لیتے ہیں اس قسم کی ضروریات کو مدنظر رکھکر بابو معراج الدین صاحب مالک و ایڈیٹر اخبار نے ایکسو پچیس سال کی ایک جنتری تیار کی ہے یہ جنتری اور جنتریوں کی مانند نہیں ہے جو صرف ایک ورق یا چند صفحات پر بنائی جاتی ہیں اور حساب لگا کر اون سے تاریخ برآمد کی جاتی ہے بلکہ یہ ایک ضخیم جنتری ہے جس میں ۱۸۲۳ء سے لیکر ۱۹۴۷ء تک کے پورے نقشے اوسی طرح درج کئے گئے ہیں جس طرح کہ عام سالانہ جنتریوں میں ہوا کرتے ہیں یعنی دن کا خانہ انگریزی مہینہ کی عربی مہینہ کی اور ہندی کے تمام مہینوں کی تاریخوں کے علیحدہ علیحدہ خانے درج ہیں غرض یہ ایک مکمل اور باقاعدہ جنتری ہے جو اہل معاملہ اور کارخانوں میں رکھنے کے قابل ہے بڑی تقطیع ضخامت ۲۰۵ صفحہ اصل قیمت عہ رعایتی قیمت صرف عمر ملنے کا پتہ۔ بدر ایجنسی قادیان۔ ضلع گورداسپور۔

مرقاۃ الیقین فی حیاۃ نور الدین

مولوی نور الدین صاحب احمدی جماعت کے ایک بڑے مقتدا خیال کئے جاتے ہیں جن کو بعد وفات مرزا غلام احمد صاحب خلیفۃ المسیح کا خطاب دیا گیا ہے۔ کتاب مذکورۃ العنوان جیسا کہ نام سے معلوم ہوتا ہے اونہیں کی سوانح عمری ہے جس میں مولوی موصوف ہی کے لکھے ہوئے واقعات بطور روزنامچہ درج ہیں کتاب کی نوعیت کو دیکھکر ہم اسے سوانح عمری نہیں کہہ سکتے بلکہ مولوی نور الدین صاحب کی عمر کا روزنامچہ کہا جاسکتا ہے جس میں ابتدائی عمر ایام طالبعلمی اور ملازمت دربار کشمیر کے واقعات نہایت دلچسپ پیرایہ میں درج ہیں کتاب کا یہ پہلا حصہ ہے جس میں مولوی صاحب کے قادیان پہونچنے تک

ہندوستان میں حرفت وصنعت کی ضرورت

ہندوستان میں حرفت وصنعت کے جدید کارخانے کھولنے کی سخت ضرورت ہے۔ ہم اس بارے میں ہندوستان کا مقابلہ جاپان سے کرتے ہیں۔ اس ملک میں کوئی آدمی نہ جو ۵۰ سال پیشتر ہندوستان کے باشندوں سے زیادہ ہنرمند اور عقلمند تھے بہت سے صنعت کے کام اب اختیار کئے ہیں اور تھوڑے سال کے عرصہ میں بہت آسودہ ہو گئے ہیں اور یورپ کی تمام چیزیں اپنے ملک میں تیار کرتے ہیں۔ ہند کے لوگ بھی اسوقت تک آسودہ حال نہ ہوں گے جب تک حرفت وصنعت کے میدان میں آگے نہ بڑھیں گے اور اس بات کو اچھی طرح محسوس نکریں گے کہ اگر ہندوستان میں ہرقسم کے حرفتی کارخانے نہ کھولے جائیں اور ان کو ترقی دیجائے تو اس حالت ہی میں ہندوستان اپنے سابقہ عروج کو حاصل کرے گا۔ کیونکہ آجکل ہمارے استعمال کی ہر ایک چیز ممالک غیر سے منگائی جاتی ہے۔ جتنی جس قدر کارخانے کھولے گئے ہیں۔ لیکن ہندوستان کو اس قسم کے کارخانوں سے کچھ زیادہ فائدہ نہیں ہو سکتا اور اگر غیر ممالک کے روپیہ سے ان کارخانوں کو چلایا جائے تو اس صورت میں منافع ملک کے باہر چلا جاتا ہے۔

اصل ضرورت اس بات کی ہے کہ ہندوستان کا اپنا روپیہ کارخانوں کی ترقی میں لگایا جائے۔ اس میں شک نہیں کہ ہندوستان میں سرمایہ کسی قدر موجود ہے لیکن آجکل اسکو مفید کاموں میں نہیں لگایا جاتا۔ حالانکہ اگر یہ روپیہ صنعت کے کارخانوں میں لگایا جائے تو ان کارخانوں کو بہت ترقی ہو اور ساتھ ہی ملک کی دولت بڑھے اور حالت بھی سدھر جائے۔ اگر ہندوستان کے والیان ریاست اور جاگیرداران اور عام لوگ اپنے روپیہ کو زمین میں بے فائدہ دبانے یا عورتوں کے زیور بنانے کی دیرینہ عادت کو چھوڑ کر اسکو مفید کاموں میں لگانے کی عادت پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ تو وہ اپنے ملک کی بھاری خدمت انجام دیں گے اور ہندوستان کے قحط کا باعث ہوں گے۔ ہندوستان میں غالباً کوئی ایسا فرقہ نہیں ہے جس نے ہندوستان کی ترقی کے لئے کوشش کی ہو۔ بمقدر کہ پارسی لوگوں نے جنہوں نے اپنے سرمایہ کو کارخانوں اور تجارت میں لگا رکھا ہے اگرچہ ان کی تعداد ساری ۳۱ کروڑ آبادی میں سے صرف ایک لاکھ ہے۔ تاہم یہ کوئی مبالغہ کی بات نہیں کہ انہوں نے ہندوستان میں کارخانے کھولنے کی تمام دوسرے فرقوں کی نسبت زیادہ کوشش کی ہے اور یہی وجہ ہے اس فرقہ میں نہ تو کوئی سائل ہے اور نہ کوئی خیرات پر گذارہ کرتا ہے اور نہ ان کی عورتوں سے کوئی فاحشہ عورت ہے حالانکہ دیگر تمام فرقوں اور قوموں کی فاحشہ عورتیں ہندوستان میں موجود ہیں کیونکہ افلاس کے باعث ہی بعض اعلیٰ ذاتوں کی عورتیں فاحشہ بن گئی ہیں ان تمام خرابیوں کا علاج یہی ہے کہ ملک میں ہرقسم کے کارخانے ہندوستانی سرمایہ سے جاری کئے جائیں اور ان کی ترقی کے لئے ہندوستانیوں کو مصمم ارادہ کر لینا چاہئے کہ صرف اپنے ملک کی بنی اشیا کو استعمال کریں۔ آپکا خیرخواہ۔ ٹھلرام۔ گنگارام زمیندار ڈیرہ اسمٰعیل خان

نہایت ارزان طریقہ آبپاشی

ہندوستان کے لئے سب سے بڑا محسن وہ شخص ہوگا جو آبپاشی کا کوئی ایسا کم خرچ طریقہ ایجاد کرے کہ پانی کنوئیں سے خود بخود نکل آیا کرے۔ یہاں بیلوں کے ذریعہ سے کنوئیں چلانے کا بہت پرانا طریقہ ہزارہا سال سے جاری ہے حالانکہ جاپان اور ایشیا کو چک مقرالجزائر چین اور شمالی افریقہ میں آرٹیزین یعنی خود بخود پانی نکلنے والے چاہات کے نشانات ملتے ہیں۔ مسٹر نارمن صاحب جنہوں نے چودہ سال کی رہائش جاپان میں ملازمت جاپ کے بعد بذات خود لی بقول اون کے جاپان میں کنوئیں ۳۵ یا ۴۰ روپیہ میں تیار ہو جاتے ہیں اور کنواں کھودنے کے آلات ڈیڑھ سو یا دو سو روپیہ میں مل جاتے ہیں۔ جاپان میں بانس کا نالکا ان کنوؤں میں لگا کر اپنے کھیتوں کو سیراب کرنے میں تعجب کہ ہندوستان میں آبپاشی کے اس سیدھے سادھے اصول سے آج تک کیوں نہیں کام لیا گیا۔ یہ کنوئیں ہر ایک زمین میں بنائے جا سکتے ہیں۔ جہاں سطح زمین کے نیچے پانی کا ایسا ذخیرہ جمع ہو جس سے اوپر تلے دونوں طرف سے چکنی مٹی کی تہ کا قدرتی دباؤ ہو۔ اور پانی مٹی کے اوس دباؤ کی وجہ سے باہر نکلنے کا راستہ ڈھونڈ رہا ہو۔ سوراخ کرکے نل لگانے سے ہی فواروں کی طرح اوپر کو آنے لگتا ہے۔ کیونکہ پانی اپنے اصلی سطح کا متلاشی رہتا ہے۔ اگرچہ پانی کے ایسے ذخیرے زمین میں نہیں ہوتے تاہم ہندوستان میں وہ کثرت سے مل سکتے ہیں کاش کہ ہندوستان کے والیان ریاست و جاگیرداران و متمول زمیندار اپنے اپنے علاقہ میں انجمنیں اور سوسائٹیاں قائم کریں۔ جن کا مقصد تجارت و زراعت کی ترقی کا ہو تاکہ یورپ۔ امریکہ اور جاپان میں جو ترقیاں مختلف علوم وفنون کی ہو رہی ہیں۔ اون سے اپنے ملک کے لوگوں کو مستفید کرکے اپنے ملک کی دولت اور عزت کو بڑہائیں تاکہ ہندوستان نیم وحشی جاہل اور مفلس ملک خیال کیا جانے کے بجائے دیگر مہذب ملکوں کی طرح قابل عزت بنے۔ اور ہندوستانی ایک قوم شائستہ و مہذب شمار کی جائے۔

از لالہ ٹھلرام گنگا رام صاحب زمیندار ڈیرہ اسمٰعیل خان

چمک اٹھی لگاتے ہی مری زلف معنبر اور
ستم دلبر ترے شیشے میں بجولوں کی کیاری ہے

لالہ زار ہیر آئیل

جس کی دلکش خوشبو نہ صرف لگانیوالے کے دماغ کو تر وتازگی اور فرحت بخشتی ہے بلکہ جس جگہ وہ ہو اس سے گذرنے والوں کا دماغ بھی معطر ہو جائے تو بجا ہے علاوہ اس کے متواتر استعمال کرنے سے بال دنوں میں بڑھنے شروع ہو جاتے ہیں سلف یہ کہ بالوں کو ہر وقت خوشبو کی لپٹیں آتی رہتی ہیں۔ فی شیشی ۱۲/

بال اڑانیکا پوڈر

بلاکسی تکلیف یا خارش وغیرہ کے ۳ منٹ میں بال دور کرتا ہے اور جلد صاف مخمل کی مانند نکل آتی ہے ایک ڈبیہ عرصہ کے لئے کافی ہے قیمت فی ڈبیہ ۸/ تین ڈبیہ ۱/ چہ ڈبیہ ۱۲/ بارہ ڈبیہ ۴/

کایا پلٹ بوٹی کی مرکب گولیاں

نامردی۔ سستی۔ جریان۔ ضعف باہ۔ کمزوری اعصاب۔ سرعت رقت۔ کمزوری دماغ۔ ضعف دل۔ ضعف معدہ وغیرہ وغیرہ کیلئے شرطیہ مفید ثابت ہو چکی ہیں بدن کو موٹا کرتی

طلائے اکسیر

یہ ایک ایسا عجیب الاثر طلاء ہے جو صرف بیرونی استعمال سے مردہ اعصاب کو زندہ کرنے کے علاوہ رگوں پٹھوں کی سستی لاغری کجی وغیرہ کو دور کرکے اصلی حالت پر لے آتا ہے لاثبہ۔ بوڑھوں کو جوان اور مردہ اعصاب کو زندہ کرنا اس کا ادنے کرشمہ ہے خاصکر مجلوقوں کیلئے اکسیر۔ قیمت ۳۴ تولہ صرف دو روپیہ (عہ)

قیمت فی شیشی ۱/

سوزاک کی اکسیر دوائی

سوزاک نیا ہو یا پرانا ۲۴ گھنٹہ میں پیشاب کی جلن پیپ درد وغیرہ بند ہو جاتی ہے۔ اور پہلی سی حالت ہو جاتی ہے جیسے کہ قبل از مرض تھی قیمت فی شیشی صرف ڈیڑھ روپیہ (عہ)

اکبری دواخانہ

ہم نے نہایت محنت و جانفشانی سے

روپیہ صرف کرنیکے بعد یہ خضاب تیار کیا ہے اس کا اثر بالکل مہندی اور وسمہ کا سا ہے فوراً لگاتے ہی ایک منٹ میں بالوں کو سیاہ کرتا ہے قدرتی رنگت کے علاوہ ان کو مضبوط ملائم اور چمکدار بنا دیتا ہے بالکل نہیں بڑتا ایک دفعہ کا لگایا ہوا ایک ماہ تک بالوں کو سیاہ رکہتا ہے ایک شیشی ۶ ماہ کے لئے کافی ہے۔ قیمت فی شیشی کلاں ۱/

سرمہ نور جہاں سفید

چالیس روز کے استعمال سے دن کو تارے نظر آتے ہیں اور اگر ۲۰ روز متواتر استعمال کریں تو عینک کی عادت چھوٹ جاتی ہے یہ سرمہ تمام امراض چشم کے لئے مفید ہے قیمت فی تولہ ۱/

ربڑ کی تھیلیاں

شوقین اور منچلے رگوں کی تندرستی کی محافظ اور لطف حاصل کرنے کا عمدہ اور آسان ذریعہ اور جسمانی خرابیوں سے بچانیوالی یہ چیز بے کھٹکے ہی ہے۔ قیمت فی درجن درجہ اول ۱/ درجہ دوم (۱۲/) نوٹ نصف درجن سے کم روانہ نہیں ہوگا۔

حسن افزا کی کان

اس نوایجاد دوائی کے استعمال سے چہرہ خوبصورت مانند گلاب کے پھول کے ہو جاتا ہے بدنما داغ چھائیاں تیل کلف مہاسے وغیرہ دور ہو کر جلد نرم ہونے سے حسن دلفریب پیدا کرتا ہے قیمت صرف ایک روپیہ (۱/)

نواکسیاد طلسم صابن

نازک مزاج اور بنی ٹھنی کے لئے عجیب تحفہ ہے عام صابن کی طرح بالوں پر ملو۔ بال فوراً اتر کر جلد صاف نکل آئے گی۔ قیمت فی ٹکیہ ۸/ تین ٹکیہ ۱/ چہ ٹکیہ دو روپیہ دو آنے (۲/)

نزلہ زکام کی اکسیر دوائی

اس دوائی کے سونگھنے سے صرف ایک گھنٹہ میں نزلہ زکام کی شکایت دور ہو جاتی ہے قیمت صرف ۱۲/

خوشبودار منجن

دانتوں کے جالا اور زردی کے دور کرنے کے لئے مفید اور دانتوں کو ہیرا سا سفید رکہتا ہے اور مضبوط کرتا ہے قیمت فی ڈبیہ ۸/

حب دائمی قبض

ان گولیوں کے استعمال سے اجابت با فراغت ہو جاتی ہے اور چند روز کے استعمال سے دائمی قبض دور ہو جاتی ہے۔ قیمت ۲۴ گولی صرف ۱/

درد سر کا عجیب دوائی

خواہ کیسا ہی پرانا درد سر کیوں نہ ہوگا آدھ منٹ میں دور ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی (۱۲/)

ملنے کا پتہ۔ ملک سیف الدین کشمیری۔ اکبری دروازہ۔ کھجور گلی لاہور (پنجاب) نوٹ۔ پتہ صاف اور خوشخط لکھیں تاکہ دیر نہ ہو۔

حوادث و اخبار

۱۰۶

ہز ہائینس بیگم صاحبہ بہوپال نے علیگڈہ میں صدر دفتر محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی عمارت کا سنگ بنیاد رکہنے کے ساتہہ اس کی تعمیر کے فنڈ میں ۲۵ ہزار روپیہ مرحمت کیا ہے۔

امپیریل دہلی کی نئی چہاونی میں ہندوستانی پلٹن کے لئے بارکون کی تعمیر مستعدی کے ساتہہ جاری ہے اور وہاں کی تکمیل پر فصیل شہر کے اندر والی دریا گنج کی بارکیں فوراً خالی کر دی جائینگی۔

حیدر آباد دکن کی سپننگ اینڈ ویونگ کمپنی کی درآمد شدہ روئی پر نظام گورنمنٹ نے محصول لگا دیا ہے جیسر کمپنی نے شاکی ہیں کہ اورنگ آباد و گلبرکہ کی ملون پر کیون ایسا محصول نہیں لگایا جاتا۔

کلکتہ سے گیا تک موٹر گاڑیون کی دوڑ میں ۲۲ گاڑیان روانہ ہوئیں۔ لیکن صرف ۲ گاڑیون نے سارا راستہ طے کیا۔ مسٹر ڈی۔ اے مسترو کی گاڑی جو ۲۰ ہا گہوڑون کی طاقت والی تہی ایک ستون سے ٹکرائی۔ اور ان کے گہٹنے کی چپنی اور پنڈلی کی ہڈیان ٹوٹ گئیں۔ گیا پر وہ دن کے ہسپتال میں ان کو طبی امداد دی گئی لیکن مسٹر سنر وشنبہ کی صبح کو ہلاک ہوگئے۔ ایک اور مقابلہ کرنے والے مسٹر ایڈمارک بال بچے۔ ایک گائے ان کی گاڑی کے آگے آکر ہلاک ہوگئی۔ اور یہ ہی گرے۔ مگر چند خراشیں آئیں۔

مذکورہ بالا دوڑ کا نتیجہ یہ نکلا کہ بہاری طاقت کی گاڑیون میں مسٹر قلیچ اول اور مسٹر ایڈمارک دوم گیا پہنچے۔ لیکن مسٹر ایڈمارک کو اول درجہ اور مہاراجہ ٹکاری کا ڈیڑہ ہزار کا انعام ملا۔

دوشنبہ گذشتہ کو امپیریل کونسل میں ممبر مال نے اپنا سالانہ مالی بیان پیش کیا۔ جس سے پایا جاتا ہے کہ ۱۹۱۳ء ۱۹۱۴ء ۵ لاکہہ ۸ ہزار کی بچت پر ختم ہوا۔ اور آئندہ سال کی بابت ۸ کروڑ ۵ لاکہہ پونڈ آمدنی اور آٹہہ کروڑ ۶۰ لاکہہ پونڈ خرچ کا تخمینہ لگایا جاتا ہے۔

مدراس میں ایک نجاری کا سکول کہولا گیا ہے جس میں نوجوانون کو عملی تعلیم دیجاتی ہے اور فارغ التحصیل نوجوان سرکاری کارخانون میں مقرر کئے جاتے ہیں۔ اب بیواؤن کے لئے بہی ایسا ہی ایک مدرسہ جاری کرنے کی تجویز ہو رہی ہے۔

لاہور میں شب گذشتہ کو ۱۱ بجے کے قریب زور کی بارش ہوئی اور اولے بہی پڑے۔ اس سے ہوا میں پہر خنکی پیدا ہوگئی ہے اور ٹہنڈی ہوا تیزی سے چل رہی ہے۔

یہ اعلان ہوچکا ہے کہ گورنمنٹ ہند نے مختلف صوبجات کے قایم مقامون کی ایک مختصر کانفرنس مندرجہ عنوان مسئلہ پر غور کرنے کی غرض سے دہلی میں منعقد کرنے کی تجویز کی ہے۔ مندرجہ ذیل صوبون کی گورنمنٹون نے کمیٹی ہذا میں شرکت کے لئے حضرات ذیل کی سفارش کی ہے۔ (بہار) اور آنریبل مسٹر مونگ بمبئی (ممالک متحدہ) آنریبل رائے سری رام و نواب عبد المجید (بنگال) مسٹر ہوپ ندرانا تہہ باسو اور نواب علی چودہری۔ (مدراس) مسٹر گوبندرا ایار اور آنریبل مسٹر رسوامی جیسٹی پریزیڈنسی بمبئی و صوبجات پنجاب و آسام سے قایم مقام ہنوز نامزد نہیں ہوئے۔

معلوم ہوا ہے کہ ہز آنر سر جیمس مسٹن بہادر لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ بمعیت ہز ہائینس نواب صاحب رامپور چند روز قبل مرادآباد تشریف لے گئے اور دیگر کامون کے علاوہ وہان کے اسلامیہ سکول کے جلسہ میں بہی شامل ہوئے۔ بعد ازان لاٹ صاحب نواب وقار الملک بہادر اور شیخ الہی بخش صاحب کے مکان پر تشریف لے گئے اور تہوڑی تہوڑی دیر تک رونق افروز رہ کر شفقت کے ساتہہ مسلمانون کی تعلیم و دیگر مقامی امور پر گفتگو فرماتے رہے۔

نہایت افسوس ہے کہ گرمیڈیکل کالج کے ۱۹ طلباء کو جنہون نے کسی شکایت کی بنا پر سٹرائک کی تہی۔ ایک سال کے لئے اسکول سے خارج کر دیا گیا تہا۔ اور تین طلباء ایک سال کے لئے اور ایک ہمیشہ کے لئے خارج کر دئیے گئے۔

آنریبل مسٹر اے۔ کے غزنوی نے کراچی میں سندہ گزٹ کے قایم مقام سے کہا کہ ہندوستان اور ایشیا کے ارد گرد میں عازمان بیت اللہ و حجاج کے متعلق ہر صیغہ کے موجودہ انتظامات میں بہت کچہہ اصلاح کی گنجایش ہے۔ بمبئی کا ناقص انتظام جہازی سروس و دیگر مقامات بالخصوص کامران میں حجاج و زائرین کے طبی امتحان کے لئے لیڈی ڈاکٹر کی عدم موجودگی بہی توجہ طلب ہے۔ عازمان حج پر بالفعل جو سختیان عاید کی گئی ہیں۔ ہندوستان میں اور نیز ماہر عازمان حج کو جن کالیف شاقہ کا متحمل ہونا پڑتا ہے۔ اور جن کی وجہ سے یہان کے مسلمان رؤسا و معززین کو حج کا حوصلہ نہیں پڑتا ان کو فی الفور بہت کچہہ کم کئے جانے کی ضرورت ہے۔ انہون نے کہا کہ وہ کراچی اس لئے آئے ہیں کہ اس ترقی پذیر بندرگاہ کے انتظامات کے بارہ میں ذاتی معلومات حاصل کریں۔ آنریبل موصوف مشرقی بنگال کی طرف سے امپیریل کونسل کے ممبر ہیں۔

ہز ہائینس بیگم صاحبہ بہوپال نے سرپرستی علوم و مرحمت خسروانہ سے آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا مرکزی دفتر علیگڈہ میں تعمیر کرنے کی غرض سے ۲۵ ہزار روپیہ مرحمت فرمائے۔

ایوان تجارت بنگال نے اس جلسہ کے ایک سو ستر یورپین شرکا کے نام شائع کئے ہیں جو دہلی کو دار السلطنت بنائے جانے کے خلاف منعقد ہوا تہا۔

ولایت کے اخبار انڈیا میں بی۔ ایچ زغالبا مسٹر ہنارڈ ہوٹن) کیطرف سے اس مضمون کی مراسلت شائع ہوئی ہے کہ انڈین نیشنل کانگریس کو مغربی اصولون پر لوٹیکل پارٹی میں تبدیل کر دیا جائے۔

بہاونگر کا تار مظہر ہے کہ جنکشن کے احاطہ میں ایک اندوہناک حادثہ واقعہ ہوا۔ بعض بارود کے پیپے ایک کہلی گاڑی میں بار کئے گئے۔ یہ جوناگڈہ کو بہیجے جانے کو تہے مگر دفعتہ پہٹ جانے سے تین آدمیون کے پرخچے اڑ گئے۔ گاڑی کے ٹکڑے دور جا پڑے نیز پاس کی ایک بند مال گاڑی اور ایک مسافر گاڑی بہی تباہ ہوئی اور سٹیشن کی کہڑکیون کے شیشے ٹوٹ گئے۔ کہتے ہیں کہ ان پیپون پر آتشگیر مادہ کا لیبل لگا ہوا تہا۔ حالانکہ ریلوے ضوابط کے مطابق لیبل مذکور لگایا جانا ضروری تہا اسی وجہ سے سٹیشن سٹاف نے چنداں احتیاط نہ کی۔

اوقاف کے متعلق گورنمنٹ کی آئندہ پالیسی پر غور کرنے کی غرض سے جو غیر سرکاری کانفرنس ۱۶ مارچ کو دہلی میں منعقد ہوگی۔ اس میں پنجاب کی طرف سے راجہ جہانداد خان گراؤن سردار بہادر ار ڈٹسنگ اور مسٹر فتح الدین منتخب ہوئے۔

حوادث محلیہ (لوکل)

خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ۲۔ ۳ مارچ میں کافی باران رحمت کا نزول ہوا جس سے نہ صرف چارہ کی طرف سے اطمینان ہوگیا بلکہ نیشکر اور موجودہ فصلون کو بہی بہت فائدہ پہونچا ہے۔ ملک کے دوسرے حصون سے بہی بارش کی خبریں آئی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ قریب قریب تمام ملک میں ضرورت کے موافق بارش ہوگئی ہے اور اب قحط کا اندیشہ کم و بیش جاتا رہا۔ مذکورہ بالا تاریخون میں ژالہ باری بہی ہوئی مگر زیادہ نقصان رسان نہیں ہوا۔

۶۔ مارچ کو شام کے ۵ بجے عالیجناب مسٹر جی۔ لی لیمبرٹ صاحب بہادر کلکٹر و مجسٹریٹ ضلع کی تشریف بری کے مشتاق انجمن زمینداران ضلع بجنور کی جانب سے صاحب بہادر کی کوٹہی کے احاطہ میں نہایت شاندار ایٹ ہوم پارٹی ہوئی۔ رائے بہادر جناب سوتی ہربنس لال صاحب سکرٹری انجمن زمینداران ضلع بجنور کی جانب سے اطلاعی خطوط جاری ہوئے۔ رؤسا ضلع۔ مقامی افسران۔ اہلکاران۔ وکلا اور معززین شہر جمع تہے۔ سب سے پہلے رائے بہادر سوتی ہربنس لال صاحب نے انگریزی میں صاحب بہادر کی ہر دلعزیزی کے اوصاف اور آپ کی جدائی پر رعایا کے عام افسوس کا اظہار کیا۔ آپ کے بعد اور چند معززین نے۔ آخر میں صاحب موصوف نے رعایائے بجنور کی سچی ہمدردی کا شکریہ اور اپنی جدائی پر اظہار افسوس فرمایا۔

انگریزی باجا بجایا گیا۔ ۶ بجے سے ۷ بجے تک رقص و سرود ہوتا رہا۔ پہر آتشبازی چہوڑی گئی۔ ۷۔ مارچ کو ۲ بجے دن کے آپ بجنور سے نگینہ اور وہان سے ۵ بجے شام کی گاڑی سے بعزم انگلستان روانہ ہوئے۔ خدا آپ کو مع الخیر وطن مالوف میں پہونچائے۔ اگرچہ اس میں شک نہیں کہ گورنمنٹ ہند کے مبارک عہد میں ایسے رحمدل۔ انصاف پسند اور رعایا نواز حکام بہت ہیں۔ اور ہمیں آپ کے آیندہ قایم مقاموں سے بہی ایسی ہی رعایا پروری کی امیدیں ہیں۔ لیکن صاحب بہادر میں جو خوبیاں ہیں ان کے اعتبار سے وہ اپنی نظیر آپ ہی ہیں۔

اردو مڈل کا امتحان ۴ مارچ سے ۷ تک ہوکر ختم ہوگیا۔

اس ہفتہ بارش ہوجانے پر مرض نمونیہ اور طاعون کی شکایت شروع ہے۔ خدا رحم فرمائے۔

شربت مفرح دافع الوبار

یہ شربت عمدہ قسم کے تیر بہدف دوا سے بنا کر تیار کیا جاتا ہے اس شربت سے ہا عوام زندہ کی گرمی فوراً رفع ہو جاتی ہے اور گرمی خشکی کو دفع یا کم کر دیتا ہے ہو جاتی ہے اس کا قولنج قمع ہوجاتا ہے اور دودہ کہی یا کسی دوا کی ضرورت نہیں رہتی جاتی ہے اور نیز بہی آنکہ کہل جاتی ہے یہ شربت جس مریض کو مل گیا وہ چند ہی روز میں اچہا ہو گیا علاوہ ازین یہ شربت حمیات بخار آتشک فساد خون۔ بواسیر تبخیر مالیخولیا۔ اختلاج قلب۔ تپ مرقہ میں نہایت مفید ثابت ہوا۔ مرض تلی کو بمنزلہ اکسیر ہے۔ صغیر سن اطفال جو گرمی میں ہوہک جاتے ہیں ان کے لئے ایسا مسکن ہے کہ پہر دوا کی ضرورت نہیں رہتی اور بچون کو راحت سے نیند آجاتی ہے اور خارش تر و خشک میں نہایت درسان ہے۔

بکثرت تیار رہتا ہے بایں ہمہ فی بوتل مع خوراک ۴۔ اونس ۲ر ۲۔ ۱ اونس ۳ر۔ ایک اونس ۱ر

پتہ۔ حکیم محمد حسن رضا سیوہارہ (بجنور)

اطلاع

مولوی حکیم محمد حسن رضا صاحب سیوہارہ جنکا اشتہار مدینہ میں ہر ہفتہ شائع ہوتا ہے۔ ان کا ایک قابل دید ضمیمہ کسی قریبی اشاعت میں ناظرین

رجسٹرڈ (اے) نمبر ۵۷۵
Reg. A. 575.
159

THE AKHBAR MADINA BIJNOR

مسلمانوں کا واحد قومی تمدنی ادبی اخلاقی تاریخی اور سیاسی ہفتہ وار اخبار

قیمت سالانہ پیشگی تین روپیہ
ممالک غیر سے ۶ شلنگ

مدینہ

رئیس التحریر
آغا رفیق
بلند شہری

مالک و مہتمم
محمد مجید حسن
بجنوری

ضوابط اخبار مدینہ

تاریخ اشاعت مدینہ۔ ہر ماہ انگریزی کی یکم۔ ۸۔ ۱۵۔ ۲۲ کو دفتر سے شائع ہوتا ہے (۲) پرچہ نہ پہنچے پر دو ہفتہ کے اندر دوبارہ پرچہ مفت اس کے بعد ہر کا ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جائیگا (۳) بیرنگ خطوط کا سلسلہ منقود ہے (۴) جواب طلب امور کے لئے ہر کا ٹکٹ یا جوابی پوسٹ کارڈ آنا لازمی ہے (۵) مضامین اخبار کے متعلق خط و کتابت بنام رئیس التحریر کی جائے۔

شرح اجرت اشتہارات اخبار مدینہ بجنور

مقدار	یکسال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	۔عہ	لعہ	سہ	یسہ	عہ
نصف صفحہ	لعہ	صہ	سہ	یسہ	ے
ایک کالم	صہ	سہ	سہ	عہ	للعہ
نصف کالم	سہ	عہ	اسہ	ے	ے

التماس ضروری

جن صاحب کی خدمت میں بطلب یا بلا طلب اخبار مدینہ نمونۃً حاضر ہو وہ خود اپنی یا دوسرے کی مطلع فرمائیں ورنہ دوسرا یا تیسرا پرچہ وی پی روانہ ہوگا جس کا وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہے۔ جو حضرات مدینہ کی امداد اپنی مستقل خریداری سے فرما رہے ہیں وہ اپنی قیمت ختم ہوتے ہی بلکہ قیمت سے پہلے کارخانہ کی معافی کریں ورنہ وی پی ضرور ہوگا اور مدینہ کو بھیج دیا کریں۔

تمام درخواستیں و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و مہتمم اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہونی چاہئیں

تلغرافات

معاملات بلقان

لنڈن۔ ۵- مارچ- پرنس ولیم آف ویڈ اور ان کی بیوی آج آسٹریا کے بندر ٹریسٹ سے بعزم دُرزّو جہاز میں سوار ہونگے ان کی جلو میں ایک بین الاقوامی بیڑہ جائیگا۔ جو مشکلات البانیہ کے نئے بادشاہ کو درپیش آنے والی ہین۔ وہ اپی ایپائرس کی سرکشی اور البانیون میں قبائل کی باہمی لڑائیان شروع ہونے سے ظاہر ہیں۔ ایک تار سے اسکی بھی خبر ملتی ہے کہ سقوطری کے مسلمانون نے یونانی شہزادہ (پرنس ویڈ) کو وفد نہ بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ٹریسٹ- ۵- مارچ- پرنس و پرنسیس آف ویڈ البانیہ جانے کے لئے جہاز میں سوار ہو گئے۔ قلعون اور جنگی جہازون باتریون سے ان کی شاہی سلامی چھوڑی گئی اور بینڈون نے البانیہ کی قومی گت بجائی۔ انبوہ خلایق نے زور سے چیرز دیئے۔

درزّو ۷ مارچ- پرنس ولیم آف ویڈ اور ان کی زوجہ آج یہان پہونچیں گے اور تنگ سلامی ہونے کے بعد خشکی پر اوترے جہان لوگون نے گرمجوشی سے اون کا استقبال کیا۔

طرابلس الغرب

لنڈن- ۵ مارچ- اطالین افواج نے اب مرزوق دار الصدر فیتشان پر قبضہ کر لیا ہے- لوگون نے ان کا اچھی طرح استقبال کیا۔ اٹلی کا ایک سرکاری اعلان بدین مضمون شائع کیا گیا کہ اب سارا فیتشان مطیع ہو گیا ہے۔ اطالیون نے اس سے پہلے کئی مقامات پر اسی طرح قابض ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ لیکن جانباز عرب مجاہدین نے ان کو نکال باہر کیا۔

حکومت ایران

لنڈن۔ ۴- مارچ- فارین و کالونیل سرویس کے تخمینہ جات میں ۲۲۰۰۰ پونڈ ایران کو قرض دینے کے لئے بھی شامل ہیں۔

طہران- ۴- مارچ- ناصر دیوان اور اسکے رفقا کو جندرمے کا زرون سے نکال دیا۔ ایرانی سفارت خانہ کا بیان ہے کہ میجر ادھلسن مارے نہیں گئے بلکہ شیراز چلے گئے ہیں۔

طہران- ۷- مارچ- میجر ادھلسن کی لاش ایک گہرے کنوئین میں ملی ہے ان کی بیوی نے لڑائی کے دوران میں بڑی ہمت و استقلال کا اظہار کیا اور عملاً وہ جندرمہ کی کمان کرتی اور زخمیون کو بڑی مدد دیتی رہیں۔

متفرقات

(لنڈن ۵ مارچ) اخبار سپورٹنگ لائف اعلان کرتا ہے کہ حضور ملک معظم نے کشتی بازی کا تماشہ دیکھنے کی خواہش ظاہر کی ہے چنانچہ آپ ماہ رواں کے خاص جلسہ ہاؤس ہولڈ بریگیڈ میں تشریف لائینگے اور جلسہ مذکور میں علاوہ رجمنٹون کے باہمی مقابلے کے بعض مشہور کشتی باز بھی اپنا کمال دکھائین گے۔ اس موقعہ پر صرف وہ لوگ شامل ہو سکتے ہیں جن کو بلا دعوت بلایا جائے۔

لنڈن- ۴- مارچ- مسٹر الیف ٹی ڈیوس نے بیان کیا کہ تین ہفتون میں کام کرنیوالا سلسلہ خبر رسانی بلا تار کا سٹیشن نیروبی مشرقی افریقہ سے مصر میں بنایا جائیگا۔ جو انگلستان مشرقی افریقہ و ہندوستان سے گفتگو کریگا۔

سڈنی- ۴ مارچ- ایک نہایت سخت آندھی نے جیسی گذشتہ ۵۰ سال سے اندر نہیں دیکھی گئی جزائر کوک و آٹو کائی کو جو جزائر سرو سے میں سے ایک ہے ویران کر دیا ہے۔ ایک بھاری لہر جزیرہ کی پر پھیل گئی اور اس نے تمام مکانات کو تباہ کر دیا۔ باشندون کی حالت دردناک ہے۔

سینٹ پیٹرز برگ- ۴ مارچ- ۵۰ ہزار آدمیون نے پیوٹیلف کے کارخانہ اسلحہ میں اس حکم کے برخلاف ناراضی ظاہر کرنے کے لئے کام چھوڑ دیا ہے- جو انہیں کمپنیون کی آزادی کی یادگار مراسم میں شریک ہونے کی بابت دیا گیا ہے۔ فورمین نے ایک آہنی سلاخ کپتان شال کے جو ایک حصہ کارخانہ کے افسر تھے مار کر انہیں ہلاک کر دیا اور خودکشی کرکے بجلی کی کلون کے درمیان جا پڑا جہان اس کا جسم جل کر بھن گیا۔

لنڈن۔ ۴- مارچ- ولیعہد رومانیا نہیں بلکہ پرنس کارول کی شادی شہنشاہ روس کی لڑکی سے ہوگی۔

لنڈن۔ ۵ مارچ- اخبار ڈیلی کرانیکل زور سے لکھتا ہے کہ گورنمنٹ امسال پارلیمنٹ برخاست کرکے ملک سے بذریعہ انتخاب عام استصواب کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

لنڈن- ۳ مارچ- آج ہاؤس آف کامنز مین مسٹر جی ڈی ایس نے سوال کیا کہ آیا ہندوستان میں حالات اسوقت کی نسبت بہت بدل گئے ہین جبکہ گورنمنٹون کی طرف سے ملزمین کی رہائی کے برخلاف عدالت عالی میں اپیل کرنے کا قانون پاس ہوا تھا- اور آیا اسکی کوئی شہادت ہے کہ ایسے اپیل صحیح طور پر منظور یا انصاف کو منحرف کرنے کا باعث ہوئے ہین مسٹر مانٹیگو نے جواب دیا کہ لارڈ کرو کو اس میں شک ہے کہ ہندوستان میں تبدیل شدہ حالات ان وجوہ پر بہت زیادہ اثر رکھتے تھے جو قانون زیر بحث کی باعث ہوئی تھین وہ اسسے آگاہ نہیں ہیں کہ اختیارات اپیل کو لوکل گورنمنٹون نے بے پروائی سے استعمال کیا ہے تاہم وہ سارے مسئلہ پر احتیاط سے غور کر رہے ہیں۔

میری بارہ سالہ محنت کا آخری نتیجہ!

کئی سال تک جوگیون اور سنیاسیون کے ساتھ سرگردان رہا۔ دن رات ساڑھ اپھونکی کی۔ صحت کو نقصان پہونچایا۔ ہزارہا روپیہ برباد کیا۔ سوسائٹی کے لطف سے محروم رہا۔ اگرچہ جس کی ہوس تھی وہ ہاتھ نہ آئی۔ نہ سونا بنا۔ اور نہ چاندی ڈھلی۔ مگر چند نسخہ جات ایسے مل گئے جنہیں تمام مذکورہ بالا نقصانات کا اگر نعم البدل کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ مستعملان کے دنیا بھر کی طاقت در

اکسیر مقوی باہ } دواؤن سے اعلےٰ اور افضل۔ جو لوگ بچپن کے زمانہ یا جوش جوانی میں اپنی آئندہ زندگی کی جڑ اپنے ہاتھون سے کاٹ کر مایوس ہو چکے ہین اور زندگی پر موت کو ترجیح دیتے ہون ان کیلئے حبوب اکسیر مقوی باہ مسیحائی اثر دکھاتی ہیں۔ صرف چند یوم کے استعمال سے نامردی پستی۔ کمزوری۔ احتلام۔ سرعت۔ رقت پشت۔ ضعف اعصاب۔ ضعف اعضائے رئیسہ وغیرہ کے دفعیہ کے لئے جادو کا اثر رکھتی ہیں۔ یہ اکسیر خاصکر مجلوقون کے لئے تیار کی گئی ہے۔ دو شیشی اکسیر مقوی باہ اور ایک شیشی روغن اکسیر ایک مریض کی صحت کے لئے کافی ہے۔ بیس خوراک صرف ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ) مکمل بکس پانچ روپیہ چار آنے (صہ) محصول ڈاک ۴ر

روغن اکسیر دافعہ سستی } جو لوگ زمانہ طفولیت کی کارگذاریون اور ایام جہالت کی غلط کاریوں کے باعث ورطہ ہلاکت میں گرفتار اور نامردی کے شکار ہو چکے ہیں وہ اس روغن اکسیر کو استعمال کرین۔ نامردی کجی سستی۔ لاغری وغیرہ وغیرہ کے دور کرنے میں یہ اپنی قسم کی پہلی ایجاد ہے تمام صفات پر طرہ یہ کہ بدون کسی قسم کے آبلہ وغیرہ پیدا کرنے اور تکلیف دینے کے جملہ شکایات کا قلع قمع کرتا ہے۔ علاوہ کسی بیماری کے شوقین اصحاب بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ چار آنے (عہ)

اکسیر جریان } وہ دوا ہے جس کا ثانی ہندوستان کیا دنیا بھر میں بھی نہ ملیگا۔ صرف پندرہ روز کے استعمال سے انسان کو ایک ایسے مرض سے نجات دیتا ہے جس کی مذمت یا برے نتائج گنوانے میں جو کچھ بھی سطور تحریر میں لایا جائے کم ہے جس نے نئی زمانہ تمام دنیا پر اپنا پرتوہ ڈالا ہے ہر جگہ اپنے پاؤں گاڑ کر اور نام لیوا کر رکھے ہیں۔ دیکھنے میں کیسے قسم مگر دراصل ام الامراض اسی کی موجودگی اور اعضائے رئیسہ کی کمزوری۔ احتلام و سرعت کی روانی ہوتے ہوتے اتنی ترقی پائی کہ قوت رجولیت کا ہی صفایا کر دیا۔ مگر ہمیں کوئی مرض دنیا میں ایسا کہ حق نے نہ جس کی دوا کی ہو پیدا۔ اس دوائی کے باقاعدہ استعمال کرنے سے آپ کو معلوم ہو جاویگا کہ جس طرح یہ اکسیر تمام نقایص کا بیخ و بن سے استیصال کرتی ہے اور کس خوبی اور مستی ہوئی طاقت رگ رگ کا حصّہ ہو جاتی ہے۔ کثرت احتلام وغیرہ دید موکر قوت رجولیت بحال ہو جاتی ہے۔ جان سے بیزار اور دنیا سے گیا گذرا۔ انسان ہشاش بشاش موٹا تازہ قوی تندرست اور خوبصورت ہو جاتا ہے اور لطف یہ کہ جتنا دودھ گھی استعمال کرے ہضم ہو کر جزو بدن ہوتا ہے۔ قیمت صرف (عہ) ایک روپیہ ایک آنہ۔

اکسیر سوزاک } سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا صرف ۷ یوم کے استعمال سے صحت ہو جاتی ہے۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

سرمہ نور منظر } چالیس روز کے استعمال سے دن کو تارے نظر آنے میں اگر بیس روز متواتر استعمال کرین تو عینک کی عادت چھوٹ جاتی ہے یہ سرمہ تمام امراض چشم کیلئے اکسیر ہے قیمت فی تولہ۔ سرمہ سفید ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) سرمہ سیاہ

تمام خط و کتابت بنام مفتی علی شیر محلہ پیر گیلانیان نمبر ۱۱ - لاہور ہونی چاہئے۔ (اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھیں)

معلوم ہوا کہ اطالوی اخبارات نے مجہپر دو ملین کی رشوت کا الزام لگایا ہے تو کونٹ کو افسوس ہوا اور انہون نے مجھے خط لکھا جو جہوٹ بولنے والون کی زبان کاٹنے کے لئے ایک کافی ثبوت ہے - یہ خط اونہون نے اوس وقت لکھا تہا جبکہ میں رالوس میں تہا اور وہ ٹیونس میں۔

وہ خط یہ ہے۔

میرے دوست، اس خط کے ساتہہ آپکے بہائی شیخ احمد کے لئے فرمان بنا وبخشی روانہ کرتا ہون - یہی ایک فرمان ہے جو آپ نے مجہ سے لی ہے، کیونکہ آپ کو ہمیشہ وطن کے مصالح کی فکر رہتی ہے جس طرح آپ کے اسلاف مال کو ہیچ سمجہتے تہے اسی طرح آپ بہی اسکو حقیر سمجہتے ہیں چنانچہ آپ نے اپنی ذات کے لئے ایک حبہ نہیں لیا اور اصل یہ ہو کہ مجھے آپ پر جو اسقدر اعتماد ہے وہ آپکی اس کی شان استغنا کیوجہ سے ہے لیکن اپنی مہ اخبارون نے آپ پر اعتراضات کئے اور لغو بہتان لگائے مگر میں پورے طور پر جانتا ہون کہ شاذ و نادر ہی ایسے لوگ ہون گے جو آپ کی طرح یہ دعوی کر سکین کہ اپنے وطن کے فوائد کے سوا کسی شے کا ارادہ کیا اور نہ کوئی شے طلب کی۔ کونٹ اسفورسی [illegible] میں سچ کہتا ہون اگر مجھے معلوم ہوتا کہ ایک درہم بہی اس ہاتہہ نے لیا ہے یا میری زبان نے مانگا ہے تو میں اوس کو آگ کی قینچی سے کاٹ ڈالتا چونکہ میرے پاس اطالوی سکے اور نوٹ تہے لیکن یہ بہی غنیمت ہیں مثلہ ان کو ہم نے فرانسیسی سکون سے بدل لیا تہا کیونکہ ہم نے یہ طے کیا تہا کہ جب تک ہم نئے سکے نہ ڈہال لین گے اوسوقت تک ہم فرانسیسی سکے استعمال کرین گے۔

۳

بہت سے لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ٹرکی نے ہماری مالی مدد کی اور ہندوستان شام مصر اور ٹیونس میں ایسی جماعتین ہیں جو برابر ہماری مالی امداد کرتی رہتی ہین اس کے جواب میں مین وہ فہرست دیکر جو آغاز جنگ سے انتہائی جنگ تک ہمارے پاس رقوم پہنچی ہیں اس خیال سے بیجا ٹہراتا ہون۔

نام بہیجنے والے کا	رقم بحساب فرانسیسی پونڈ
یورپ سے ایک شخص نے	۱۲۰۰
مشرق سے ایک شخص نے	۸۶۰
مغرب سے ایک شخص نے مع اپنے رفقا کے	۲۰۰
یورپ سے ایک شخص نے	۴۲۰
مغرب کی ایک جماعت نے	۲۷
مغرب سے دو شخصون نے	۱۲

یہ چندے جن لوگون نے مجھے دئے مین نے اپنے ہاتہہ سے لکہکر اونہیں رسید دی اور اپنی حکومت کے خزانچی کو یہ رقمین سپرد کردین جو کہ وہ یونین کے انتظامی جماعت کے ہاتہون سے صرف ہوئین - میرے ٹیونس کے چلے آنے کے بعد جو چندے پہنچے وہ میں نے ان مالکون اور سرداروں پر تقسیم کر دیئے جو میرے ساتہہ ٹیونس آئے تہے - ان لوگون سے میں نے دستخطی رسیدین حاصل کر لیں جو اسوقت تک میرے پاس محفوظ ہیں۔

جو شخص میری اس تحریر کو غور سے دیکھیگا اور حکومت و جنگ کے معاملات سے واقفیت رکہتا ہوگا تو اسے یقین ہو جائیگا - کہ جس قدر روپیہ اعانت کے طور پر ملا ہے وہ ایک مہینے تک اون لوگوں لانے والے اونٹون کے کرایہ کے لئے بہی کافی نہ تہا جو مجاہدین کا سامان لاتے اور لیجاتے تہے - اور اس لئے میں نے اپنے پاس سے مزید ایک رقم کثیر خرچ کی ہے جس کی تعداد صرف مجہ ہی کو معلوم ہے اور کسی کو نہین اگر مجھے ضرورت نہ ہوتی تو میں ان باتون کا ذکر نہ کرتا اور نہ اپنی خدمات کا اظہار کرتا کیونکہ میں نے جو کچھہ کیا ہے وہ وطن ونفس کے لئے کیا ہے اس لئے اوس کا کسی پر احسان نہیں لیکن اب چونکہ ذکر آگیا ہے اس لئے بلا فخر کے ساتہہ کہہ سکتا ہون کہ طرابلس میں دو شخص ہون جنہون نے اپنی جان مال زبان اور قلم سے اپنی [illegible] ہموطنون کی پیشانی سے ننگ کا داغ دور کرنے کی انتہائی کوشش کی، دو سوائے اون لوگون کے جن کا ذکر اوپر ہوا ہے میں کسی کا منت کش نہیں ہوا۔

میں نہیں سمجہتا کہ اون لوگون کے علاوہ جن کا ذکر اوپر ہوا مشرق و مغرب میں کوئی ایک شخص بہی یہ دعوےٰ کر سکتا ہے کہ اوس نے ہمیں ایک درہم بہی دیا یا حکومت عثمانیہ نے ہماری کچھہ مدد کی - صرف اتنی مدد کی کہ جو کچھہ سامان جنگ ہمارے پاس تہا وہ بہی اوس نے منگوا لیا۔

اب میں مصر و آستانہ جا رہا ہون اور اس وقت مع اپنے خاندان کے ٹیونس میں وجود ہون اگر کسی شخص کو یہ دعوے ہو کہ اس نے براہ راست یا کسی وساطت سے مجہہ روپیہ بہیجا اور وہ مجھے پہونچ ہی گیا تو میں اوسے اجازت دیتا ہون کہ وہ مجہہ سے اوس رقم کا مطالبہ کرے۔

مجھے یقین ہے کہ میں اون شہرون میں آؤن گا اور انشاء اللہ کسی سے شرمندہ ہوئے بغیر واپس جاؤن گا کیونکہ ٹیونس آنے کے بعد جس قدر میرے پاس چندے آئے وہ سب مین نے یہ کہہ کر واپس کر دئے کہ مجھے اب ایسی جنگ کے دوبارہ جاری ہونے کی امید نہیں جس سے اہل ملک کو ذرا بہی فائدہ ہو اسلئے ان چندون کو لینا عبث ہے اسپر بہت سے لوگون نے مجھے خطوط لکھے جن میں میری اس دیانت و استقامت کی کچہہ داد دی۔

اگر جنگ سے مقصد اصلی حاصل نہ ہوا اور ہمیں وطن عزیز بالا دست قوت کے حوالہ کرنا پڑا تو میرے نزدیک اس میں کوئی عیب نہین اس لئے کہ الحرب سجال اور ہم تو ہم - ہم سے زیادہ بڑے لوگون نے دشمن کی قوت کے آگے ہتہیار ڈالدیئے ہین - اور غیب کا علم تو اللہ ہی کو ہے۔

(۱۱۶)

وطن اور فرزندان وطن

نمبر (۲)

جاوید بے

آپ بہی ترکون کے ماہرین سیاست میں سے ہیں اور سعید پاشا کی وزارت کے عہد میں وزیر مالیات رہ چکے ہیں - آپ ۱۸۷۰ء میں بمقام سالونیکا پیدا ہوئے اور تعلیم حاصل کرنے کے بعد مکتب ملکیہ میں اقتصادیات سیاسی کے پروفیسر مقرر ہوئے اور پھر ایک کالج کے پرنسپل بنا دئے گئے اور عہد دستوریت تک اسی عہدہ پر رہے لیکن جب پارلیمنٹ قائم ہوئی تو سالونیکا کی طرف سے اس کے ممبر منتخب ہوئے اب زمین (زراعت) و ترقی کا خیال ہے و دستور العمل میں اور مالی معاملات میں کافی دستگاہ رکہتے ہیں۔ جب سے آپ نے سیاسی زندگی میں قدم رکہا ہمیشہ آپ کی ذہانت فکر و طبع مضامین کی بیان کی ضامن رہی ہے اور اسی ذہانت و عقل اور تجربہ کی وجہ سے آپ مالی کانفرنس کے صدر منتخب ہوئے ہیں - عہد دستوری میں جب سے آپ مالی وزیر ہوئے آپ نے ہمیشہ کوشش کی کہ تجربہ اور آمدنی برابر رہے اور دولت عثمانیہ کی مالی حالت درست ہو جائے - آپ ہی کی کوشش کا نتیجہ ہے کہ آپ نے عثمانی قرض کے حصول میں آسانیان بہم پہنچائین اور مالی کانفرنس سے اپنے تعلقات اپنے رکہے اور جب کامل پاشا کی وزارت برسر حکومت تہی تب بوجہ چند اسباب و علل آپ نے یہ بہتر سمجہا کہ یورپ چلے جائین چنانچہ جب محمود شوکت پاشا صدر اعظم ہوئے اور ہر طرح سے امن و امان ہوا تب آپ قسطنطنیہ واپس آگئے - اور مالی کانفرنس میں اپنی قوم کی نیابت کا حق بوجہ احسن ادا کر رہے ہیں اور چونکہ آپ کو تجارتی فوائد اور سیاست میں پورا پورا دخل ہے اسلئے جب آپ پیرس میں مقیم تہے آپ نے فرانس کی وزارت سے ٹرکی اور فرانس کے عہد نامہ کے متعلق سلسلہ نامہ و پیام جاری کیا - مگر آپ کے مساعی اس امر میں ناکامیاب ہوئے اور پہر آستانہ علیہ واپس آگئے تاکہ وزارت سے اون امور مختلفہ میں انتہائی فیصلہ کر سکین مگر یہ فرصت کا وقت بہی بیکاری میں نہیں گذارا اور روسی اور ٹرکی عہد نامہ کے عقد میں کامیاب ہوئے - اور اب برلن میں ہین اور وہان بہی سلطنت جرمنی سے سیاسی امور میں نامہ و پیام جاری ہے آپ کے حالات زندگی کا بتہ اعلان دستوریت لیکر آجتک کے واقعات دیکھنے سے چلتا ہے کہ آپ ینگ ٹرکش حکومت میں بڑے مدبر و سیاست شناس اور خیر خواہ قوم و ملک ہیں۔

آپ تقریر کرنے میں سب سے فوقیت لے گئے ہیں اور موجودہ زمانہ میں نہایت اچھے مقررون میں سے ایک آپ کا بہی وجود ہے جیسا کہ آپ کی بجٹ والی تقریر سے جو باعتبار اپنی متانت اور صراحت کے سب پر فوقیت لے گئی ہے صاف نمایان ہے۔

مولوی شبلی صاحب کی نئی ایجاد

اب سے پہلے کسی اشاعت میں مولوی شبلی صاحب کی تجویز دربارہ اوقاف شائع کی جا چکی ہے حال میں معزز معاصر الہلال کے دیکہنے سے معلوم ہوا کہ آپ ایک دار التالیف و ترجمہ بہی قایم کرنے کی فکر میں ہین جس کے لئے پندرہ ہزار روپیہ کا تخمینہ آپ نے لگایا ہے مولوی صاحب کی تجاویز سے تو ہمین قطعی اتفاق ہے اور حقیقت یہ ہے کہ مولانا کی دونون تجاویز ہمارے لئے مفید ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ مولوی شبلی صاحب اس [illegible] پیری، علالت، کمزوری میں کیا کر سکیں گے معزز معاصر وطن نے درست لکہا ہے کہ مولوی صاحب کی ہمت کی ایک دن دیکھتے ہوئے خیال ہوتا ہے کہین طلب الکل فوت الکل کا معاملہ نہ ہو جائے۔ (کیونکہ) سیرۃ النبی کا کام سال بہر سے زیادہ ہوا کہ جاری ہے ابہی اس کا کوئی تہل بیڑا نہیں لگا - سچ ہے آدمی اتنا ہی کام کرے جتنا اوس سے ہو سکے ورنہ بہت سے کامون میں ہاتہہ ڈالنے اور کسی کو بانجام نہ پہونچا نے کا نتیجہ ہی کیا ہے ہماری رائے میں اب مولوی شبلی صاحب کو یکسو ہو کر سیرت النبی کا کام کرنا چاہئے تاکہ یہ تالیف جلد مکمل ہو جائے اور بقول مولانا صاحب کے اون کی زندگی اس تالیف کو مکمل دیکہہ سکے - ورنہ اگر مولوی صاحب انہیں کاموں میں رہے تو نہ سیرت النبی مکمل ہوگی اور نہ دونو خواب ہی پورے ہون گے - اگر حقیقت میں مولانا شبلی صاحب سیرت النبی لکہہ رہے ہیں تو اونکو چاہئے کہ سب کام چہوڑ دین اور یکسو ہو کر کام کو کر ڈالین تاکہ اتمام پذیر ہو کر امتنان ہو سکے۔

اعلی درجہ کا خوشبودار کہانیکا تمباکو

ہم نے خاص طور پر ناظرین مدینہ کے لئے اعلی کا خوشبودار کہانیکا زعفرانی تمباکو تیار کرایا ہے جو ذائقہ تیزی اور خوشبو مین اپنی نظیر نہیں طلب فرماکر تجربہ کیجئے - قیمت فی سیر [illegible] علاوہ محصول ڈاک -

پتہ محمد عاشق علی محرر اخبار مدینہ بجنور

شذرات

غازی شکری پاشا کا مجسمہ جرمن میں

غازی شکری پاشا سپہ سالار ایڈریانوپل نے ایام محاصرہ ایڈریانوپل میں جو شجاعانہ خدمات انجام دی ہیں اور ملک و ملت کے بقا کے لئے جس بہادری سے مدافعت کی ہے وہ تاریخ کے اوراق پر زریں الفاظ سے لکھے جانے کے قابل ہے یہی وہ بے مثل دلاور تھا جس نے ہر طرح کی سخت تکلیف اور ذخائر حرب ختم ہو جانے کے باوجود بھی مدافعت کی اور ایسی مدافعت کی کہ دوست و دشمن سب مان گئے۔

خدا کا شکر ہے کہ غازی شکری پاشا کی مدافعانہ خدمات کی قدر کی گئی اور قدردان قوموں نے اس بے مثل بہادر ترک کی خدمات کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھا اور اوس کی یادگار قایم کی ہے۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ جرمنی کے شہر "تاماند" میں غازی موصوف کا ایک مجسمہ نہایت پسندیدہ اور بہترین موقع پر لگایا گیا ہے، بیان کیا گیا ہے کہ یہ مجسمہ سنگ مرمر کا نہایت عمدہ طریقہ پر تیار کیا گیا ہے اور اوس پر حسب ذیل عبارت طلائی حروف میں کندہ کی گئی ہے۔

"بجہت بقاء نام ابدی قہرمان ایڈریانوپل شکری پاشا۔ یہ مجسمہ ۱۹۱۳ء میں لگایا گیا"

اس مجسمہ کی رسم افتتاح کے دن بہت سے لوگ جمع ہوئے تھے جس میں شکری پاشا کی شجاعت کے متعلق تقریریں کیگئی تھیں۔ ان تقاریر میں یہ امر نہایت واضح طور پر ظاہر کیا گیا تھا کہ غازی شکری پاشا نے باوجود فاقہ سے ہونے کے اپنی سپاہ سے پانچ حصہ زیادہ مخالفوں کا مقابلہ کیا اور آخر دم تک شجاعت کے ساتھ مقابلہ میں جارہا اور ہمت نہیں ہاری۔

حسن اتفاق کہ اس افتتاحی رسم کے جلسہ میں غازی شکری پاشا بھی موجود تھے جو اس وقت حالجہ کے لئے وہاں مقیم ہیں آپ اپنی زندگی میں مجسمہ کی یادگار قایم ہونے کے منظر کو دیکھکر بہت مسرور ہوئے۔ غازی ممدوح نے جرمنی و آسٹریا کے افسروں کی تقاریر پر شکر جواب میں فرمایا کہ ایڈریانوپل کا قلعہ ترکی حکومت کا دروازہ تھا۔ اس لئے اوس کی حفاظت میں مجھ سے جو کچھ ممکن ہو سکا میں نے کیا اور میری سپاہ نے بھی اپنی متعلقہ خدمات کو خوبی سے ادا کیا۔ ایڈریانوپل میں جو متانت۔ غیرت یا شجاعت مجھ سے ظہور میں آئی۔ وہ جرمنی لشکر میں میرے رہنے اور اوس سے فوائد حاصل کرنے کا ثمرہ اور آسٹریا کے مکاتب حربیہ سے تحصیل کا نتیجہ ہے میں ۸ سال تک جرمنی لشکر میں عملی خدمات انجام دیچکا ہوں۔ میرا دل ہمیشہ آپ کے ساتھ رہا ہے۔ جسوقت کہ میں ایڈریانوپل میں محصور تھا اوسوقت بھی میں نے اپنے آسٹروی دوستوں کو فراموش نہیں کیا، میں چونکہ جرمنی اور آسٹریا کا شاگرد ہوں اس لئے میں نے ایڈریانوپل میں اپنے اوپر سخت مصائب برداشت کر کے قدر شاگردی کو ہاتھ سے نہیں دیا اور اس سے زیادہ میرے لئے کیا فخر ہو سکتا ہے کہ میں جس قوم کا شاگرد ہوں اوسکی شاگردی کو فخر و مباہات کے قابل ثابت کروں۔

دولت عثمانیہ اور یونان کی بحری قوت

جنگ بلقان کے زمانہ میں دولت عثمانیہ کی بحری قوت یونان کی بہت کم تھی یونان کے پاس اقیروف نامی ایک ڈریڈناٹ ۱۰ ہزار ٹن کا تھا جس کے مقابلہ میں عثمانی حکومت کے پاس ایک جہاز بھی نہ تھا۔ لیکن اب خدا کا شکر ہے کہ دولت عثمانیہ کی توجہ سے عثمانی بحری قوت میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے چنانچہ اسوقت دولت عثمانیہ دو ڈریڈناٹ کی مالک ہے جن میں سے ایک کا نام رشادیہ اور دوسرے کا نام سلطان عثمان اول ہے اور اب دولت عثمانیہ اور یونان کی بحری قوت کا موازنہ حسب ذیل ہے۔

یونان کا ڈریڈناٹ اقیروف ۱۴۰ میٹر لمبا۔ دس ہزار ٹن وزن اور فی گھنٹہ ۲۲ میل رفتار رکھتا ہے اور جس میں ۴ توپ ۳۰ سنٹیمٹر کی ہیں عثمانی حکومت کے رشادیہ اور سلطان عثمان اول کی قوت حسب ذیل ہے، رشادیہ ۱۷۰ میٹر طویل ۲۴۰۰۰ ٹن وزن اور فی گھنٹہ ۲۱ میل رفتار۔ ۱۰ توپ ۳۴ سنٹیمٹر سے مسلح سلطان عثمان ۲۰۴ میٹر طویل ۲۷۵۰۰ ٹن وزن فی گھنٹہ ۲۲ میل رفتار اور ۱۴ توپ ۳۰ سنٹیمٹر سے مسلح ہے۔

بندرگاہ کلکتہ حجاج کیلئے کہولنے کا مسئلہ کونسل میں

آنریبل مسٹر ابراہیم رحمت اللہ صاحب نے ۲۰۔ مارچ ۱۹۱۷ء کی کونسل میں یہ رزولیوشن پیش کیا تہا کہ آئندہ سے کلکتہ کے بندرگاہ کو بھی عازمان حجاز کیلئے کہولدیا جائے آنریبل موصوف نے رزولیوشن پیش کرتے ہوئے بیان کیا کہ کلکتہ کا بندرگاہ محض اس خیال سے حاجیوں کے لئے بند کر دیا گیا تہا کہ کلکتہ وبائی امراض سے محفوظ رہے۔ اس لئے اب جبکہ کلکتہ ہر ایک قسم کے مرض سے محفوظ ہے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ بندرگاہ کو شل سابق کیوں نہ کہول دیا جائے تاکہ بندرگاہ کلکتہ سے جانیوالوں کو آسانی میسر ہو کیونکہ یہ غیر واجبی بات ہے کہ بنگال کے مسلمان بمبئی جانے پر مجبور کئے جائیں اور وہاں سے حجاز کا سفر کریں اسی سلسلہ میں بیان کیا کہ بمبئی کے مسافرخانوں میں چونکہ ٹھہرنے کا کافی انتظام نہیں ہے اور جگہ بھی ناکافی ہے اسلئے عازمان حجاز کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ رزولیوشن مذکور کی تائید غیر سرکاری ممبروں کے اکثر حصہ نے کی لیکن اس کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ سر ہارکورٹ بٹلر چونکہ رزولیوشن کے مخالف تھے اس لئے ۱۸ تائید اور ۳۰ مخالف ووٹوں سے رزولیوشن مسترد ہو گیا۔ سر ہارکورٹ بٹلر نے بتلایا کہ کلکتہ کے بندرگاہ سے حاجی بہت کم جاتے ہیں اس لئے اب یہ بندرگاہ بنیر اون ممالک سے مشورہ کئے جہاں سے مسافر روانہ ہوتے ہیں نہیں کہل سکتا اس کے جواب میں ممبروں نے ظاہر کیا کہ اس بارہ میں سربرآوردہ مسلمانوں سے مشورہ کیا جائے لیکن افسوس ہے کہ سر ہارکورٹ بٹلر نے یہ درخواست بھی منظور نہیں کی۔ اور نہ اسکی کوئی وجہ بیان کی کہ آخر اس بندرگاہ سے عازمان حجاز کو جانے کی کیوں ممانعت کی جاتی ہے۔ رہا وبائی امراض کا اندیشہ یہ بھی غیر واجبی ہے کیونکہ بمبئی بھی اس سے محفوظ نہیں رہ سکتی اور اب جبکہ کلکتہ سے دارالسلطنت اٹھا لیا گیا ہے۔ اس قسم کے اندیشہ کا اظہار بھی مناسب نہیں امید ہے کہ سربرآوردہ مسلمانان بنگال اس جانب توجہ کریں گے اور گورنمنٹ کی خدمت میں معقول بحث کر کے بندرگاہ کو کہلنے کے لئے کوشش سے کام لینگے۔

یونان اور دولت عثمانیہ کی موجودہ سیاست

قسطنطنیہ کا موقر معاصر تصفیر افکار ایک تازہ لیڈنگ آرٹیکل میں ترکی اور یونان کی موجودہ سیاست پر نظر ڈالتا ہوا لکھتا ہے۔

ہمکو یونان کی کارروائیوں سے کسی قسم کا اندیشہ نہیں اور نہ ہم اوس سے یہ خواہش رکھتے ہیں کہ وہ جزائر ساقز و مدلی میں فوجی استحکامات نہ بنائے۔ ہم اوسے اجازت دیتے ہیں کہ وہ ان جزیروں میں مورچے بنائے اور دل کہولکر بنائے کیونکہ ہمیں یقین ہے کہ وہ اس قسم کے استحکامات سے اناطولیا میں داخل نہیں ہو سکتا۔ دول یورپ سے بھی یہ خواہش نہیں رکہتے کہ وہ یونان کی سیاست کی حد قایم کر دے بلکہ بخوشی اجازت دیتے ہیں کہ وہ یونان کو آزادی سے اپنا کام کرنے دے۔ اور جسقدر اس سے اپنی طاقت کو کامل کیا جائے کرلے۔ وجہ یہ ہے کہ جب ٹرکی اپنی قوت میں کامل ہو جائیگی تو یونان کو اوس سے کیا اندیشہ ہوگا۔ وہ آسانی سے یونان کو اوس کی شرارتوں کا مزہ چکہائے گی اور اوسوقت دول یورپ اپنی پالیسی کو بھی بدلنے پر مجبور ہوں گے۔

کیا دول یورپ خیال کرسکتی ہیں کہ اگر ٹرکی اور یونان سے جنگ ہوئی تو یونان ساقز و مدلی سے ٹرکی کی مدافعت کرے گا یا اپنے تمام ملک سے اگر اس نے جزیروں سے مدافعت پر اکتفا کیا تو اوسوقت کیا ہوگا جبکہ ہم سالونیکا تہولیہ کریٹ وغیرہ کو واپس لے لیں گے۔ اور اگر اپنے ملک سے اوس نے مدافعت کی تو کیا یہ کارروائی تمہارے الگ تھلگ رہنے کی پالیسی سے تو مخالف نہ ہوگی۔

ان خیالات کے اظہار سے ہمارا مقصود یہ نہیں ہے کہ ہم تمام ملک یونان پر قبضہ کرلینگے بلکہ غرض اس سے صرف جتانا ہے۔ کہ جس طرح یونان و ٹرکی میں صلح ممکن ہے اوسی طرح جنگ بھی ممکن ہے تو کیا مؤخرالذکر احتمال کو رفع کرنے کے لئے دول یورپ ایسی پالیسی اختیار کرینگی جس سے یونان کی حمایت نہ ٹپکتی ہو۔ پس اگر دول یورپ چاہتی ہیں کہ ٹرکی و یونان میں لڑائی نہ ہو اس کے کیا معنی کہ یونان جزائر پر استحکامات نہ بنائے یا بنائے۔ امید ہے کہ اس لیت و لعل کی تشریح کر دی جائے گی۔

عثمانی سپاہ کے نام انور پاشا کے تازہ احکام

معزز معاصر الشعب سے یہ معلوم ہو کر بہت زیادہ مسرت حاصل ہوئی کہ عثمانیوں میں جو مذہبی کمزوریاں پائی جاتی ہیں اور جن کے سبب وہ ابتک بہت سے نقصانات اور تباہیاں اٹہا چکے ہیں اون کے دور کرنے کی جانب توجہ ہو چلی ہے۔ چنانچہ معاصر موصوف لکھتا ہے کہ ہز ایکسلنسی انور پاشا وزیر جنگ دولت عثمانیہ نے فوجی شرف کی نگہداشت کے خیال سے عثمانی افواج کے نام حسب ذیل احکام صادر و نافذ فرمائے ہیں۔ جو ہر آئینہ قابل تحسین ہیں۔

(۱) تمام سپہ سالاروں، فوجی افسروں، اور سپاہیوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ اگر وہ فوجی لباس پہنکر شراب وغیرہ کا ایک جام بھی منہ سے لگائیں گے تو وہ فوج سے بالکل برطرف کر دیئے جائیں گے۔ اور عثمانی سپاہ سے اون کا کچھہ تعلق نہ رہے گا۔

(۲) کسی افسر یا سپاہی کے فوجی معائنہ کے وقت کوٹ وغیرہ کا اگر ایک بٹن بھی کہلا یا گرا ہوا پایا جائے گا تو اوسے ۲۰ روز قید کی سزا دیجائے گی۔

غربت اسلام پر مرحوم امیر کابل کا گریہ

مصر کے فارسی معاصر چہرہ نما میں ایک ایرانی افغانی کا مکالمہ شائع ہوا ہے جس میں شاہ ناصرالدین قاچار والی ایران کی وفات کے متعلق افغانی مذکور بیان کرتا ہے۔

مجھے خوب یاد ہے کہ ۱۳۱۳ھ میں جبکہ مرحوم ناصرالدین شاہ کی وفات ہوئی اور اوس کی خبر مرحوم امیر عبدالرحمان خان کے کانوں میں پڑی۔ میں اوسوقت امیر صاحب کی خدمت

میں حاضر تھا۔ امیر صاحب یہ تاسف انگیز خبر سنکر زور زور سے رونے اور ہائے ہائے کرنے لگے۔ اور اس قدر روئے اور چلائے کہ حرکت سے شانہ مبارک کو تکلیف ہونچی۔ آنسوؤں کے قطرۂ مبارک چہرہ پر موتیوں کی طرح برابر گر رہے تھے اور مرحوم جنت مکان رومال سے بار بار آنسو پونچھتے تھے۔ حاضرین وقت بھی امیر صاحب کی حالت سے متاثر ہوکر رونے لگے۔ اور بہت دیر بعد جبکہ کچھ سکون ہوا۔ امیر صاحب نے فرمایا کہ شاید تم یہ خیال کرتے ہوگے کہ میں ناصر الدین شاہ کے مرنے پر روتا ہوں۔ نہیں ایسا نہیں ہے میرا رونا غربت اسلام اور بیکسی مسلمان کے لئے ہے۔ اور خصوصاً مسلمانان ایران کے لئے۔ آہ آج اسلام کا ایک بڑا ہاتھ کٹ گیا۔

امیر صاحب کا فرمانا بالکل بجا تھا آج ہم دیکھتے ہیں کہ مرحوم شاہ ناصر الدین کی وفات کے بعد ایران تباہ ہوا اور بالکل ہی تباہ ہوگیا۔ آہ یہ دردانگیز حقیقت ہم کس سے کہیں کہ ہم تباہ و برباد ہو رہے ہیں۔ کیونکہ یہ سب ہماری ہی ہاتھوں کا کیا ہوا ہے۔ ہم پر جو کچھ تباہیاں آئیں ہم جس قدر ذلیل و خوار ہوئے اوس کے لئے ہم اپنے اوپر ہی الزام دے سکتے ہیں۔ مسلمانوں خدا کے لئے بیدار رہو اور آپس میں مل جل کر زندگی بسر کرو۔ اختلافات کو اٹھا دو اور سب ایک ہو جاؤ۔

اخبار وکیل کے مالک کی وفات

افسوس ہے کہ شیخ علی بخش صاحب والد شیخ غلام محمد صاحب مرحوم نے ۲۸ فروری گذشتہ کو ۸۰ برس کی عمر میں انتقال فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ایک دیندار بزرگ تھے۔ جنہوں نے اپنی عمر میں بہت سے مفید اور رفاہ عام کام انجام دیئے۔

ہمیں یہ معلوم ہوکر بہت زیادہ خوشی ہوئی ہے کہ مرحوم نے اخبار وکیل کو جو مسلمانوں کا ایک پرانا اخبار ہے وقف علی الاولاد فرماکر اوس کی ہستی کو نہ صرف باقی رکھا بلکہ بہت زیادہ تقویت بخشی ہے۔ مرحوم نے اس وقف کا انتظام اپنے خلف الرشید شیخ غلام یٰسین صاحب وکیل جھنگ کے سپرد کیا ہے اور بصورت آپ کی وفات کے قرار دیا ہے کہ اسی وقف کا انتظام امرتسر کی انجمن ترقی تعلیم مسلمانان اور بعدہٗ لاہور انجمن حمایت الاسلام کرے۔ امید ہے کہ اخبار وکیل آئندہ اسی آب و تاب سے شائع ہوتا رہے گا اور اوسکی آئندہ زندگی بہت زیادہ قابل اطمینان ہوگی۔

مرحوم نے معاصر وکیل کو وقف علی الاولاد فرماکر معاصرین کے لئے ایک بہترین نظیر قایم کردی ہے اور امید ہے کہ اس نظیر سے دوسرے معاصر بھی آئندہ فائدہ اوٹھاکر قومی اخبارات کی ہستی کو نقصان نہ پہونچنے دینگے۔

تبلیغ اسلام میں خواجہ کمال الدین کی معیت ناممکن ہے۔

کسی گذشتہ اشاعت میں ہم نے نظارۃ المعارف القرآنیہ کے وفد مبلغ اسلام کے متعلق یہ رائے ظاہر کی تھی کہ خواجہ کمال الدین صاحب سے اوس کا اتحاد و معیت ناممکن ہے۔ اور یہ معیت خطرہ سے خالی نہیں۔ ممکن ہے اوس وقت ہماری یہ رائے قبل از وقت یا غیر معقول خیال کی گئی ہو لیکن اب جبکہ غیر احمدی اخبارات صاف الفاظ میں یہ لکھ رہے ہیں کہ مسٹر شیر علی کی روانگی کے بعد خواجہ کمال الدین صاحب کو آدمیوں کی ضرورت نہ ہوگی ہماری اس رائے کی وقعت ظاہر ہو گئی ہوگی۔ ہم اس امر سے اچھی طرح واقف ہیں کہ احمدی جماعت بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام کے کام کو غیر احمدیوں کے ہاتھ میں دینا نہیں چاہتی اور یہ جس خطرہ کی بنا پر ہو۔ ہمیں اوس سے بحث نہیں لیکن مقصود یہ ہے کہ جب احمدی اخبارات کا یہ خیال ہے کہ غیر احمدی بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام کا کام انجام دینے کے لئے ناجائز ہیں تو نظارۃ المعارف کے وفد کی معیت خواجہ کمال الدین صاحب سے کیونکر ہو سکے گی۔ دوسرا اختلاف اس وفد کے متعلق یہ ہے کہ مسٹر امیر محمد کی روانگی اس اہم خدمت کے لئے مناسب تھی اسکی وجہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور وہ ایک ایسی صاف صورت ہے جس میں مزید کلام کی گنجائش ہی نہیں۔ پس اکابر قوم کو چاہئے کہ وہ وفد کی روانگی سے پہلے ان امور پر کافی غور کرلیں تاکہ قوم کا روپیہ ضائع نہ ہو۔ مذکورہ بالا الفاظ سے ہمارا مقصود یہ نہیں ہے کہ مذاہب سے بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام کے کام کو روک دیا جائے بلکہ غرض یہ ہے کہ یہ کام جسقدر اہم ہے اوسی قدر غور و فکر سے اوس کے وسائل بہم پہونچائے جائیں تاکہ اوسکی اہمیت میں نقصان پیدا نہ ہو اور قوم کو اس قسم کے اعتراض کرنیکا موقع نہ ملے کہ اکابر قوم نے روانگی وفد میں عجلت سے کام لیا اور نتیجہ کچھہ نہ نکلا۔

آل انڈیا ویدک اینڈ طبی کانفرنس کا چوتھا سالانہ جلسہ

آل انڈیا ویدک اینڈ طبی کانفرنس کا چوتھا سالانہ جلسہ یکم مارچ ۱۹۱۴ء سے ۳ مارچ تک خیر و خوبی کے ساتھ امرتسر میں منعقد ہوکر اختتام کو پہونچا۔ کانفرنس کی طبی نمایش بھی ۲۶ فروری کو ہوئی جسمیں طبی خدمات اور کارکنان نمایش کے متعلق تقاریر ہوئیں۔ یکم مارچ کے پہلے اجلاس میں کانفرنس کی رپورٹ سنائی گئی جسمیں ظاہر کیا گیا تھا کہ طبی نمایش کے لئے حسب وعدہ لوگوں نے بہت کم نادر اشیاء ارسال کیں اور نہ گذشتہ سال کے مالی وعدے اتنے پورے ہوئے۔ ہم نہایت افسوس کے ساتھ لکھتے ہیں کہ ہندوستان میں ایسے وعدوں کی تعداد جن کی ادائیگی کا کبھی خیال ہی نہیں ہوتا بہت بڑھتی جاتی ہے۔ ممکن ہے اسکی وجہ یہ ہو کہ لوگ جلسوں میں یا وفد کے پیش ہونے پر اپنی حیثیت سے زیادہ وعدہ کرلیتے ہیں اور پھر اوسکو پورا نہیں کرتے۔ کاش ہندوستان کے لوگ مناسب وعدے کریں اور جلد وعدہ سے سبکدوش ہونیکا طریقہ اختیار کریں تاکہ قومی و ملکی کام جنکا سارا دار و مدار عام اعانت پر ہے ترقی پذیر ہوں اور اپنے فرائض خوبی سے ادا کرنے کے قابل ہو جائیں۔

رپورٹ میں بقایا سابقہ اور سال گذشتہ کی مجموعی آمدنی کی تعداد ۸۰۳۵ ظاہر کی گئی اور بہ تقسیم کا خرچ ۷۴۳ روپیہ ہوا۔ آمد و خرچ کو دیکھتے ہوئے بقایا کی کل رقم صرف ۸۳ روپیہ رہ جاتی ہے جو ایک بہت معمولی اور قابل افسوس رقم ہے اور اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ہندوستان کے طبیب کانفرنس کی اغراض سے بہت کم واقف یا متفق ہیں ورنہ کانفرنس کے مستقل سرمایہ کی یہ حالت نہ ہوتی کاش ہمارے دیسی اطبا میں اپنی ترقی کا احساس پیدا ہو اور وہ اپنی ضروریات کو سمجھیں تاکہ ترقیات سے مخلوق کو کافی فائدہ پہونچ سکے۔

کانفرنس کے تینوں اجلاسوں میں شاندار تقاریر ہوئیں اور مفید تحریک پیش کی گئیں۔ جس سے امید ہے کہ یہ کانفرنس آئندہ بہت کچھ خدمات انجام دے گی۔ لیکن مقدم ضرورت یہ ہے کہ کانفرنس کے اغراض کو عام طور پر پیش کیا جائے اور طبیبوں ویدوں کو اس میں شامل کیا جائے کیونکہ جہانتک ہمیں علم ہے اسوقت تک بہت کم لوگ اس میں شامل ہوسکے ہیں اگر ملک نے اس جانب توجہ کی تو امید ہے کہ بہت جلد ہماری دیسی طبابت جو آجکل بہت بری حالت میں ہے قابل اطمینان ترقی حاصل کرے گی۔

پریس ایکٹ کی تنسیخ کیلئے انگلستان میں کوشش

اخباری دنیا میں یہ خبر مسرت کے ساتھ دیکھی جائے گی کہ لندن میں انڈین پریس ایکٹ کی تنسیخ کے لئے زور شور سے تحریک شروع ہوئی ہے۔ چنانچہ حال میں ایک اپیل شائع کیا گیا ہے جسپر پچاس انگریزوں کے تائیدی دستخط ثبت ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اس تحریک کو مسلسل جاری رکھنے کے لئے انڈین پریس ڈیفنس لیگ نام سے ایک انجمن بھی قایم ہوگئی ہے۔

ہم اپنے اون ہمدرد انگریزوں کے بہت مشکور ہیں جنہوں نے ہماری مصیبتوں اور تکلیفوں کو محسوس کرکے ہمارے ساتھ اظہار ہمدردی کرنے کو اپنا شعار بنایا ہے اور جو ہماری ایک بڑی مصیبت کو ہم سے دور کرنے میں سچی کوشش سے کام لے رہے ہیں خدا کرے وہ کامیاب ہوں اور ہمیں اون کی خدمت میں کافی شکریہ ادا کرنے کا موقع حاصل ہو۔

مچھلی بازار کانپور کی مسجد کی تعمیر کی تحریک

معلوم ہوا ہے کہ مسجد مچھلی بازار کانپور کے متولی ۱۳۔ مارچ کو مسٹر ٹائلر کلکٹر و مجسٹریٹ کانپور کی خدمت میں اس غرض سے گئے کہ مسجد کے منہدم شدہ حصہ کی تیاری کے متعلق آپ سے مشورہ کریں امید ہے اگر مسلمانان کانپور نے کوشش کی اور حکام ضلع نے توجہ فرمائی تو جو معمولی سا تصفیہ مسجد کے متعلق رہ گیا ہے وہ بھی دور ہو جائے گا اور دالان مسجد کی زمین بھی مسجد کو واپس ملجائیگی۔ ہم اگر اپنے صوبہ کے نفٹنٹ گورنر صاحب کی خدمت میں یہ عرض کریں تو بیجا نہ ہوگا کہ صاحب موصوف دالان کی زمین بھی مسجد کو عنایت فرما دیں تاکہ مسجد کانپور کے واقعہ کی یاد کسی نوعیت سے بھی باقی نہ رہے۔ ہمیں یقین نہیں تو امید واثق ضرور ہے کہ اگر مسلمانان کانپور نے کوشش کی اور ہز آنر سے واپسی زمین کی درخواست کی تو ہز آنر موصوف ضرور اس جانب توجہ فرمائیں گے اور زمین مسجد بھی واپس عنایت فرما دیں گے کیونکہ اس زمین سے بحالت موجودہ شہر کو کچھ بھی نفع نہیں پہنچ سکتا۔

شرح سود کو معین کرنیکا قانون

اس سے پہلے کئی مرتبہ کہا جا چکا ہے کہ خواجہ غلام الثقلین صاحب رکن مجلس واضع آئین و قوانین صوبجات متحدہ شرح سود کو معین کرنیکے لئے جد و جہد کر رہے ہیں۔ پچھلے سال آپ نے اس کے متعلق ایک رزولیوشن کونسل میں بھی پیش کیا تھا اب معلوم ہوا ہے کہ خواجہ صاحب کی جد و جہد کا نتیجہ عملی طور پر نکلنے والا ہے۔ چنانچہ اس کے متعلق ایک مسودہ قانون خواجہ صاحب نے ۱۳۔ مارچ کے اجلاس کونسل میں پیش کر دیا ہوگا۔ اور ہمیں امید ہے کہ خواجہ صاحب نے اس مسودہ قانون میں سود در سود وغیرہ تمام امور پر کافی معلومات بہم پہونچاکر دفعات قایم کی ہونگی۔ خداوند تعالے سے دعا ہے کہ وہ خواجہ صاحب کی کوششوں میں برکت عطا فرمائے اور وہ اس مسودہ قانون کو پاس کرانے میں کامیاب ہوں تاکہ باشندگان ہند سود در سود کے اوس بھیڑ سے جس سے نکلنا قطعاً ناممکن ہوتا ہے نجات پاسکیں اور قرضداروں کی زندگی قرض کی بدولت آئندہ اس قدر تلخ نہ ہونے پائے کہ وہ خودکشی پر مجبور ہوں جیسا کہ اب تک بعض بعض صورتوں میں ہوتا رہا ہے۔

اطلاع

ہمیں اون مہربانوں پر بہت زیادہ افسوس ہے جو باوجود روانگی وی پی مدینہ کی اطلاع بذریعہ خطوط بھیجنے کے بھی اپنی منشا سے مطلع نہیں کرتے اور وی پی پہنچنے پر وی پی واپس کرتے ہیں اور ایک اسلامی کارخانہ کو نقصان پہونچاتے ہیں۔ اطلاعی کارڈ ملنے پر فوراً اپنی منشا سے اطلاع دیں۔

شیر ببر سے کشتی

قدیم زمانہ میں روما میں جب کوئی حاکم یا رئیس مرجاتا تہا تو قدیم رسم کے مطابق اہل روما اس کی قبر پر کئی غلاموں اور قیدیوں کو قتل کرتے اور اون کے خون سے لپائی کیا کرتے تھے۔ ان کے اس ظلم کے خوف سے اکثر غلام جنگلوں اور ویرانوں میں مارے مارے پھرتے تھے۔ قبر پر غلاموں کا قتل اس عقیدہ کی وجہ سے کیا جاتا تہا کہ بہوت جس نے اس شخص کی روح قبض کی ہے کسی قسم کی تکلیف نہ دینے پائے کئی سال تک وہ اس جابرانہ فعل کو لوگوں سے چھپا کر کرتے رہے۔ لیکن روما کے ایک نامور بادشاہ کے مرنے کے بعد جو عیسوی سن سے ۲۶۴ سو سال پہلے مرچکا تہا یہ کارروائی اہل روما کے سامنے علانیہ ہونے لگی تہی۔ اس کے دو بیٹے جو اس کے مرنے کے بعد تخت نشین ہوئے وہ غلاموں کو بالکل برہنہ کرکے ایک دوسرے کو چھروں سے لڑاتے تھے۔ مجبوراً ان غریبوں کو حکم ماننا پڑتا تہا اور وہ ایک دوسرے سے لڑتے تھے آخر ان دونوں میں سے ایک زخموں سے گھائل ہوکر جام اجل کو لبیک کہکر منہ سے لگاتا۔ اور وہ بڑے مزے سے ان کی لڑائی کا تماشا دیکہا کرتے۔ انہیں کے عہد حکومت میں ایک سکول قایم کیا گیا جس میں غلام مول لئے جاتے تھے ان کی خوراک وغیرہ کا اچھی طرح انتظام کیا جاتا تہا۔ حتی کہ وہ ایک دو سال میں خوب موٹے تازے ہوجاتے تھے۔ جب شہر کا کوئی رئیس مرجاتا تو اس کے وارث اس مکتب میں آتے معلم کو روپیہ دیکر غلام خرید کرتے جاتے اور قبر پر قربانی چڑہا دیتے غرض اس قسم کے متعدد طریقوں سے ان غریبوں کی جانیں تلف ہوتی تہیں۔ اس قسم کے جابرانہ فعل اکثر ایمفی تھیٹر میں ہوا کرتے تھے۔ اس سے بہی خوفناک فعل وہ یہ کرتے تھے کہ ایمفی تھیٹر میں شیر ببر کو غلاموں اور قیدیوں سے لڑاتے تھے۔ اس لڑائی کے لئے کلیوڈس شاہ روما نے ۱۱ ہزار جنگلی جانور پکڑوا کر ایمفی تھیٹر کے پاس پنجروں میں بند کرا رکہے تھے۔ یہ کشتی سال میں متعدد مرتبہ مثلاً شاہ روم کی سالگرہ اور عید وغیرہ کے موقع پر خاص تزک و احتشام سے ہوا کرتی تہی ہر ایک کشتی کے لئے شاہ روما کے حکم سے ایک ہزار غلام اور پانچسو شیر ایمفی تھیٹر کے پاس موجود رہتے تھے۔ جب غلاموں اور شیر ببر کے درمیان ایمفی تھیٹر میں لڑائی شروع ہوتی تہی تو کئی ہزار آدمی اس موقعہ پر ٹکٹ لیکر آ موجود ہوتے تھے۔ ایمفی تھیٹر کئی میل کے محیط میں پھیلا ہوا تہا۔ اور شاہ روما کے محل کے نزدیک واقع تھا۔ شاہ روما کے لئے ایک اعلیٰ اور اونچی جگہ بنی ہوئی تہی جہاں سے وہ بڑی عمدگی سے تماشا دیکہ سکتا تہا۔ لڑائی کی جگہ ریت اور بڑا ل بچھا دی جاتی تہی تاکہ لڑنے والوں کا پاؤں نہ پہسلے اور اگر وہ شیر ببر کے خوفناک پنجہ سے ہلاک بہی ہوجائیں تو ان کا خون ریت میں جذب ہوجائے۔ اس موقع پر افریقہ کے بڑے بڑے شیر ببر اس جگہ لائے جاتے تھے۔ تماشہ شروع ہونے سے پیشتر ایک گھنٹی بجائی جاتی تہی جس کی آواز کئی میل تک جاتی تہی۔ اس قسم کی تین گھنٹیاں بجائی جاتی تہیں۔ جیسا کہ اکثر تھیٹروں میں تین گھنٹیوں کے بعد کھیل شروع ہوتا ہے۔ اسوقت ایمفی تھیٹر کئی ہزار آدمیوں سے کھچا کھچ بھرا ہوتا تہا۔ کھیل کے منتظم کے اشارے سے وہ خوفناک شیر جو تین چار دن سے بہوکے ہوتے تھے لڑائی کے احاطہ میں چھوڑ دئے جاتے تھے اس کے بعد پانچ غلاموں کو جو بالکل برہنہ ہوتے تھے ہاتھ میں چھرے اور ایک موٹا سا کپڑا دیکر دیوار کے اوپر سے ایک جھولے کے ذریعہ سے اندر اتار دیا جاتا تہا۔ شیر پہلے ہی بہوکے ہوتے تھے۔ جو انہیں دیکھتے ہی حملہ آور ہوتے مگر وہ اس موٹے کپڑے کو بڑی پھرتی سے شیر کے منہ میں دیتے۔ اور ساتھ ہی چھرے سے وار کرتے۔ اگر وار کاری لگ جاتا تو شیر وہیں ڈھیر ہوجاتا۔ اگر وار خالی جاتا تو آن کی آن میں غلام کا کام تمام ہوجاتا۔ جو کسی شقی القلب سے بہی نہ دیکہا جاتا۔ اس طرح کئی ہزار غلاموں کا آن کی آن میں صفایا ہوجاتا تہا۔ اور تماشہ بین بڑے مزے سے یہ تمام کارروائی دیکھتے اور ان غلاموں کی موت کا ان کے دل پر کچھہ اثر نہ ہوتا۔ اگنیٹس کی جو قدیم زمانہ میں ایک بڑا پادری تہا۔ شاہ روما سے سمینٹ اور سلطنت کے متعلق کچھہ تکرار ہوگئی تہی۔ شاہ روما نے اسکو اسی وقت ایمفی تھیٹر میں ایک کٹہڑی سے بند کرکے شیر چھوڑ دیئے جنہوں نے ایک ہی لمحہ میں اس مقدس پادری کا کام تمام کردیا۔ (زمیندار)

نیشنل کانگرس کی تقریر صدارت

(۳)

اس ضرورت پر کہ انگلستان میں ہندوستان کے معاملات پر وزیر ہند کو مشورہ دینے کے لئے ایک کونسل ہونی چاہیئے۔ ۱۸۵۸ء میں بحث کی گئی تہی اور اس کے بعد بہی اس امر پر بحث کی گئی اور اس کی تائید کی گئی۔ مسٹر ڈزرائیلی وزیر اعظم نے ایک تقریر میں بیان کیا تہا کہ گو ہندوستان کو قایم مقامی دینا مناسب ہے۔ لیکن ہندوستان کی جو غیر مستقل حالت ہے اس کے باعث اسے یہ قایم مقامی فی الحال نہیں مل سکتی آخرکار کونسل میں یہ اصول داخل کیا گیا کہ ایسٹ انڈیا کمپنی کے مالکین اور ڈائرکٹروں کی نامزد کی ہوئی جماعت اور آگے چلکر اس جماعت کی نامزد کردہ جماعت کونسل ممبر منتخب کیا کرے اس لئے کونسل اپنی اصلی غرض سے ہمیشہ رو گردانی کرتی رہی ہے اور خاص فرقہ کے فوائد کی معاون رہی اب جو اسکی اصلاح کا معاملہ پیش آیا ہے تو اس میں یہ لحاظ رکہا جائے کہ ہندوستانیوں کے حقوق و فوائد میں رخنہ نہ پڑے اور کونسل پارلیمنٹ کے روبرو جوابدہ ہونی چاہیئے اسلئے ہم وزیر ہند پر زور ڈالتے ہیں کہ کونسل مذکور کے ایک تہائی ممبروں کا ہندوستان کی مختلف کونسلوں کے منتخب شدہ ممبروں کی طرف سے انتخاب کیا جائے۔ وزیر ہند کی پیش کردہ سکیم کی غرض یہ ہے کہ ان کی کونسل کا ایک ایک ممبر ہندوستان کے ایک ایک صیغہ کا نگران ہو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہندوستان کی حکومت وزیر ہند کی کونسل کے ہاتھ میں چلی جائے گی۔ حالانکہ نگرانی کا اختیار تو ہندوستان کی کونسل کو ہونا چاہیئے اس لئے ضروری ہے کہ وزیر ہند کی کونسل میں ایک تہائی ممبروں کا انتخاب ہندوستان کی کونسلوں کے منتخب شدہ ممبر کریں ایک تہائی ممبر پارلیمنٹ سے لئے جائیں تاکہ کونسل پر پارلیمنٹ کی نگرانی قایم رہے اور ایک تہائی ممبر وہ پنشنر آفسر ہوں جو ہندوستان میں ملازمت کرچکے ہیں۔ چاہے وہ یورپین ہوں یا ہندوستانی

ابتدائی اور صنعتی تعلیم

بیچینی کا وہ طوفان جو کسی زمانہ میں ہند کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک لہریں مارتا تہا اب ایک پرانی بات ہوچکا ہے اور ہم کو اب اس کی پر آشوب لہروں کا سامنا نہیں ہے اب تو صرف چند برائیاں رہ گئی ہیں جو تہ میں [illegible] ہوئی ہیں۔ اور جن کو تمیز کیا جا سکتا ہے لیکن اب جبکہ طوفان گزر چکا ہے تو آؤ ان خواہشات پر غور کریں جو اس بیچینی کی تہ میں کام کرتی تہیں ہندوستان کے معاملات پر غور کرنے والا کوئی شخص بہی اس امر کو محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ملک میں مزید ابتدائی اور صنعتی تعلیم کی مانگ ہے اور یہ تعلیم ہی ایک ایسا علاج ہے جس سے ملک کی تمام برائیوں جہالتوں اور تکلیفوں کو دور کیا جا سکتا ہے۔ خوشی کی بات ہے کہ حضور شہنشاہ معظم کی تشریف آوری سے ہمارے ملک کی تاریخ میں قابل ذکر واقعات کا اضافہ ہوا ہے شہنشاہ ممدوح نے اپنی تقریر میں رعایا ہند کے ساتھ ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے اور حکومت کو مشورہ دیا ہے کہ وہ رعایا میں تعلیم پہیلانے کے کام کو زیادہ مستعدی سے ہاتھ میں لے۔ اس شہنشاہی تقریر کے بعد واقعی حکام ہند نے ابتدائی تعلیم کی طرف زیادہ توجہ شروع کردی ہے جس کے ہم معترف ہیں لیکن ہم کہہ دینا چاہتے ہیں کہ اشاعت تعلیم کے متعلق ہندوستانی حکام کی کوششیں کافی وسیع نہیں ہیں۔ ابتدائی تعلیم کو مفت اور لازمی کرنے کے متعلق گورنمنٹ ہند جن پولیٹکل اندیشوں میں مبتلا ہے وہ سب فرضی اور بے بنیاد ہیں ہم کانگرس میں اس امر کا ذکر فخر اور اطمینان کے ساتھ کرنا چاہتے ہیں کہ بڑودہ اور میسور کی ترقی پسند ریاستوں نے اپنے یہاں ابتدائی تعلیم کو مفت اور لازمی کرنے میں سبقت کی ہے۔ ریاست ٹراونکور بہی ان کے نقش قدم پر چل رہی ہے کیا ہم کو امید نہ کرنی چاہیئے کہ تعلیم کی اشاعت کے متعلق جو قدم ماتحت ریاستوں نے اٹہایا ہے اسکی تقلید شہنشاہی گورنمنٹ بہی کرے گی میں عام تعلیم کے حق میں سفارش کرنے کے ساتھ ہی گورنمنٹ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ مہربانی فرماکر صنعتی تعلیم کی طرف زیادہ توجہ کرکے اور ملک میں جابجا صنعتی سکول کہول دے۔

بندوبست زمین

یہ لارڈ کارنوالس کے دانشمندانہ تدبر کا نتیجہ تہا کہ ۱۷۹۳ء میں بنگال کو دوامی بندوبست عطا ہوا جس سے نہ صرف مالکان اراضی کو بلکہ تمام جماعتوں کو فائدہ پہونچا۔ مدراس کو بہی اس قاعدہ سے کسی قدر فائدہ پہونچا اور تجویز یہ تہی کہ تمام صوبوں کو اس سے مستفید کیا جائے اس کے بعد جو سرکاری منظا [illegible] ثابت ہوئی اس سے ظاہر ہے کہ تمام ہندوستان میں بندوبست دوامی کو جاری کرنے کی تجویز تہی گذشتہ صدی کے پہلے نصف حصہ میں یہ امر مسلمہ تہا کہ بندوبست دوامی ہونا چاہیئے اور جو مالگذاری تشخیص کی جائے اس میں تبدیلی نہ ہوسکے مگر بعد میں یہ قرار دیا گیا کہ بندوبست میعادی ہونا چاہیئے اور جس میعاد کے لئے ہو اس میں کاشتکاروں اور زمینداروں کو تمام فوائد حاصل رہیں۔ ۱۸۶۲ء میں محکمہ تحقیقاتی کمیٹی نے پہر دوامی بندوبست کا سوال اٹہایا اس کمیٹی نے دوامی بندوبست جاری کرنے کے لئے سفارش کی اور گورنمنٹ نے بہی اس کی تائید کی۔ اس تجویز کے متعلق کاغذات وزیر ہند کی خدمت میں پیش ہوئے جنہوں نے ۱۸۶۲ء میں دوامی بندوبست کی تجویز سے اتفاق رائے کیا مگر ایک شرط سے وہ یہ کہ جن اضلاع میں قابل زراعت رقبہ کے ۴/۳ حصہ میں زراعت ہوتی ہو اور جن میں بندوبست کے موجودہ وقت طریقوں سے مالگذاری تشخیص کی گئی ہو اگر اس وقت دوامی بندوبست کو ملک کے مختلف حصوں میں رائج کیا گیا لیکن لارڈ کیننگ کی ہندوستان سے روانگی کے بعد اور وزارت انگلستان میں تغیر و تبدل ہونے سے تنگدلی کے خیالات غالب آگئے اور بندوبست کے متعلق بہت سی سرکاری خط و کتابت کے بعد لارڈ کیننگ کی ہمدردانہ اور مفید تجویز منسوخ کردی گئی لیکن جب لارڈ رپن گورنر جنرل ہوکر آگئے تو اونہوں نے یہ اصول قرار دیا کہ جن اضلاع کا بندوبست ہوچکا ہو اور تشخیص مالگذاری عمل میں آچکی ہو ان کی مالگذاری میں سوائے اس وجہ کے کہ اجناس کی قیمت گراں ہوگئی ہے کسی اور وجہ سے ترمیم نہ کی جائے یہ اصول قدیم تجویز دوامی بندوبست کو زندہ کرنے کے لئے

گویا بہترین اصول تھا۔ مگر لارڈ رپن کے ہندوستان سے رخصت ہوتے ہیں وزیر ہند نے ۱۸۸۵ء میں قرار دیا کہ مالگذاری میں اضافہ اراضی کی قیمت کے اضافہ کے مطابق ہونا چاہئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دوامی بندوبست کی تجویز مٹی میں مل گئی ہوا اور وزیر ہند کی ۱۸۸۵ء کی تجویز … تمام ملک میں میعادی بندوبست کا دور شروع ہوا۔ اس کے بعد مالگذاری میں اضافہ ہوتا رہا اور ہندوستان جس کی سب سے بڑی صنعت زراعت ہے۔ اس کے لوگون کو مشکلات پیش آنے لگین۔ اس لئے ضروری ہے کہ دوامی بندوبست رائج کیا جائے۔ جس سے زراعت پیشہ فرقون اور گورنمنٹ دونون کا یکسان فائدہ ہے۔ لیکن افسوس کہ حکام اس تجویز کو عملی صورت دینے پر راضی نہیں ہیں۔ اس لئے کوئی ایسی تجویز سونچنا چاہئے جو مصالحت کے اصول پر مبنی ہو وہ یہ کہ ۳۰ سالہ بندوبست کی جگہ کم از کم ۶۰ سالہ بندوبست ہونا چاہئے۔ جو نیم دوامی صورت رکھتا ہے اور مالگذاری میں اضافہ صرف اجناس کے نرخون میں معقول گرانی ہونے پر کیا جائے اور اس اضافہ کی زیادہ سے زیادہ حد ۱۲ ½ فیصدی ہونی چاہئے۔

پبلک سروس کمیشن

اعلی سرکاری ملازمتون پر ہندوستانیون کے تقرر کا سوال صرف ازادی دوران زندگی کے لحاظ سے ہی نہیں۔ بلکہ اور لحاظ سے بھی نہایت ضروری اور اہم ہے۔ ہندوستانیون کا اپنے ہی ملک کی اعلےٰ ملازمتون سے خارج رہنا ملک سے مال و دولت کی نکاسی کا باعث ہی نہیں بلکہ قوم کی خودداری کے لئے بھی سخت صدمہ پہنچانے والا ہے عوام میں سمجھ بوجھ اور اپنی حالت کا احساس ہونے کے ساتھ ہی ساتھ یہ مادہ بھی پیدا ہوتا جاتا ہے کہ وہ اپنی حالت کا دنیا کی دیگر اقوام کی حالت سے مقابلہ کرین اور اپنی موجودہ پولیٹکل حالت اور آزادی و مساوات کے حقوق کا جو انہیں برٹش گورنمنٹ سے حاصل ہوئے ہیں۔ ان وعدون کے ساتھ مقابلہ کرین جو ان سے کئے گئے تھے۔ سر ٹامس منرو کے ہندوستان کی برطانوی حکومت کا مقصد یہ بتایا تھا کہ ہندوستانیون کے دماغ اور ان کے خصائل کو اس قدر اعلےٰ کیا جائے کہ وہ اپنے ملک کے انتظام میں اعلیٰ عہدون کو پر کر سکین اور وقت آنے پر وہ اپنی قومی حکومت قایم کر سکین اور اسے چلا سکین اور برقرار رکھ سکین۔ ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہمارے ساتھ ان اعلانون اور اقرارون کو مدنظر رکھکر سلوک نہیں ہوا ہے۔ جو کہ تاجداران برطانیہ پارلیمنٹ اور ذمہ دار وزراء کی طرف سے کئے گئے تھے۔ ہم خوش ہیں کہ سرکاری ملازمت کے سوال کی تحقیقات کرنے کے لئے مشہور اور مدبر لارڈ اسلنگٹن کی زیر صدارت کمیشن یہان بھیجا گیا ہے۔ لارڈ اسلنگٹن نے اس کمیشن کی تحقیقات میں جو … دلچسپی اور بالغ نظری ظاہر کی ہے اس سے لوگون کے دلون میں بہت کچھ امیدین پیدا ہو گئی ہیں اور یہ امید ظاہر کرنا بھی شاید بے موقع نہ ہوگا کہ عدالتی اور انتظامی اختیارات کی علیحدگی کا سوال بھی جس پر مدت سے بحث ہو رہی ہے۔ اس کمیشن کے ہاتھون طے ہو کر باعث اطمینان ہوگا۔

نوآبادیون کے باشندون کو ہندوستان میں ملازمت نہ ملے

کمیشن کے سامنے شہادت دیتے وقت بعض گواہون نے یہ بھی تجویز کیا ہے کہ جن نوآبادیون میں ہندوستانیون کے ساتھ مساوات کا سلوک نہیں ہوتا۔ انہیں یہان سرکاری ملازمت نہ دیجائے۔ اگر اس تجویز پر بہت زور نہیں دیا گیا تو اس کا یہ باعث تھا کہ اس وقت تک جنوبی افریقہ میں حالت ایسی نازک اور اہم نہیں ہوئی تھی جیسی اب ہو گئی ہے چونکہ اب جنوبی افریقہ کی بدچلن سے تمام سلطنت کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے میں کمیشن کے سامنے یہ اصول قرار دینے … پیش کرتا ہون کہ جن نوآبادیون میں ہندوستانیون کو شاہ برطانیہ کی رعایا سمجھ کر ان سے برابری کا سلوک نہیں ہوتا انہیں ہندوستان کی حکومت میں کوئی حصہ نہ دیا جائے اور ایسی نوآبادیون کے امیدوارون کو امتحان مقابلہ مین بیٹھنے کی یا کسی اور طرح ہندوستان کی ملازمت میں داخل کی اجازت … جو یہ عام قاعدہ مقرر کرنے سے صرف جنوبی افریقہ والون پر ہی یہ ظاہر نہ ہوگا کہ شاہی کمیشن بالکل غیرجانبدارانہ رویہ رکھنا چاہتا ہے بلکہ دیگر نوآبادیون کو بھی تنبیہ ہوگی جو انہیں حکومت جنوبی افریقہ کی پیروی سے روکے گی۔ اس سے گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ برطانیہ کے ہاتھ بھی مضبوط ہون گے اور بوقت ضرورت اور ذرائع بھی استعمال کر سکین گے۔

ہندوستانیون کیلئے اعلیٰ فوجی عہدے

اس سوال کے ساتھ ہی ملا ہوا فوجون میں ہندوستانیون کو اعلیٰ ملازمتین دئے جانے کا سوال ہے کانگریس نے اپنے آغاز ہی سے یہ مطالبہ شروع کیا ہے کہ ہندوستان میں فوجی کالج قایم کئے جائین جن میں ہندوستانی نوجوانون کو تعلیم دیکر ان کی لیاقت اور قابلیت کے مطابق ہندوستانی فوجون میں اعلےٰ عہدے دئے جائین لارڈ کرزن کے زمانہ تک اس مطالبہ کی طرف کسی نے توجہ نہین کی جن کا عہد حکومت اس بات کے لئے مشہور رہیگا کہ انہون نے یا تو وعدون کو بالکل توڑ ڈالا ہے اور یا کسی قدر پورا کیا ہے آپ کو یاد ہوگا کہ ہندوستان میں آنے کے بعد جلد ہی انہون نے ہندوستانی شہزادون اور شریف زادون کی ایک کیڈٹ کور بنائی تھی جس کا صدر مقام دہرہ دون رکھا گیا تھا ۱۹۰۱ء کی کانگرس منعقدہ کلکتہ نے اسے شہزادہ ڈیوک آف کناٹ کی سفارش کردہ فوجی کالجون کے قیام کی پہلی قسط سمجھ کر اس پالیسی کا خیر مقدم کیا تھا لیکن یہ امید پوری نہیں ہوئی اور ۱۹۰۸ء میں مدراس کانگریس نے اپنے اس مطالبہ کو پھر دوہرایا لارڈ منٹو نے جو اپنی پالیسی کا سچا تھا ایک سکیم بنا کر انگلستان بھیجی اور اس کی منظوری کے لئے دباؤ ڈالا یہ سکیم ان کی کونسل اور کمانڈر انچیف نے بھی منظور کر لی تھی اس کے متعلق لارڈ منٹو نے ۱۹۱۰ء میں خود ایک جلسہ میں کہا تھا کہ مجھے امید تھی کہ میرے ہندوستان چھوڑنے سے پہلے ہی یہ سکیم سرکاری طور پر منظور ہو جائے گی لیکن افسوس ہے کہ مجھے ابتک یہ معلوم نہیں ہوا کہ اس سکیم کا کیا حشر ہوا۔ لیکن میرے خیال میں اگر یہ تسلیم کیا جائے تو گورنمنٹ ہند کے ساتھ بے انصافی ہوگی کہ جہانتک اس کا تعلق تھا اس نے ہندوستانیون کو فوجون کو اعلیٰ عہدے دینے کی ضرورت کو تسلیم کر لیا ہے اور ہر مشکل کو حل کر لیا ہے۔ مخالفت صرف انگلستان میں ہے۔ اس آخری فقرہ سے وہ سپرٹ ظاہر ہوتی ہے جس سے انڈیا کونسل ہندوستانی جذبات کے ساتھ سلوک کرتی ہے لیکن خوش قسمتی سے بادشاہ سلامت نے حال ہی میں دو تین ہندو رئیس زادون کو اعلیٰ فوجی عہدون کے لئے نامزد کرکے اس کی ابتدا کر دی ہے اور اب یہ انڈین نیشنل کانگرس کا کام ہے کہ وہ اس ضروری سوال کے حل کے لئے ہندوستانیون کی متفقہ رائے سے گورنمنٹ پر زور ڈالے اور اس کا مناسب فیصلہ کر لیا جائے۔

حالت اسلام بیرون از ہند

ختم کرنے سے پہلے میں مختصراً ان مصائب و مشکلات کا ذکر کرنا چاہتا ہون جو ہندوستان سے باہر دنیائے اسلام کو گذشتہ چند سال میں برداشت کرنی پڑی ہیں یہ زمانہ اسلام کی تازہ تاریخ میں قسمت کا پیمانہ پلٹنے والے واقعات سے پُر تھا ایسے انقلابات ہوئے جنہون نے ممالک اسلام کی اہمیت اور خودمختاری پر بہت کچھ اثر ڈالا۔ اور تمام دنیا میں مسلمانون کے جذبات کو اس قدر برانگیختہ کر دیا جو کبھی پہلے آنکھون دیکھے نہ کانون سنے مسلمان یورپ سے دولت عثمانیہ کا اخراج اور ایران کی گلوگیری دیکھتے ہوئے اسلام کے مستقبل کی نسبت امن و اطمینان محسوس نہین کر سکتے۔ مسلمانان ہند نے منحوس جنگ بلقان کے ہر مرحلہ کو نہایت اضطراب کی نظر سے دیکھا اس کے تباہی خیز نتائج پر سخت متشوش و مایوس رہے ٹرکی کو یورپین مقبوضات سے محروم ہونے دیکھکر نہایت رنج کیا اور غیر مسلم بھی اس رنج مین ان کے شریک حال رہے اور مسلمان سلطنتون کی بدقسمتی اور یورپ کی بدسلوکی نے نہایت گہرا اور سنجیدہ اثر پیدا کیا۔

مین اس مضمون کو زیادہ تفصیل سے بیان کرنا نہیں چاہتا کیونکہ زیادہ قابل آدمی پہلے مختلف موقعون پر اسے بیان کر چکے ہیں مگر ان سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ مین اس اہمیت کو کم کرنا چاہتا ہون جو مسلمانون کی نظر مین اس مسئلہ کی ہے دنیا اسلام پر جنگ بلقان مین دولت عثمانیہ کی شکست کے اثرات کا اندازہ لگانے میں یورپین نکتہ چین بالعموم خود اسلامی رائے کا لحاظ نہین رکھتے۔ لیکن ایم میجا ٹو ویلش جو قسطنطنیہ اور لندن مین سربری اغراض وحقوق کا محافظ رہا ہے نہایت صلح پسندی کی بات کہتا ہے سیاسی اغراض نے ہم بلقانی اقوام کو اس جرم کا مرتکب کیا کہ ترک کو ایک بے رحم ایشیائی قزاق کی شکل مین دکھائین جو یورپین تہذیب کے … کی قابلیت نہیں رکھتا لیکن ایک غیر طرفدار مورخ ترکون کو اپنیا کے بجائے زیادہ تر یورپین ثابت کرے گی اور وہ بے رحم قزاق نہیں ہیں بلکہ وہ ایسی قوم ہے جو انصاف اور راستی کی عاشق ہے۔ قابل اعتراف و ستائش اعلےٰ صفات اور خوبیان رکھتی ہے ترکی تاریخ کا فوجی حصہ جو کچھ کم شاندار نہ تھا اب ختم ہو گیا ہے اور اب قدرت نے ترکون کے لئے کوئی اس سے بھی اعلےٰ مقصد انتخاب کیا معلوم ہوتا ہے ترکی ہزیمت نے جہان دنیائے اسلام کو نہایت غمگین و مایوس کیا ہے وہان مسلمانون کو باہم ایسا مربوط بھی کر دیا ہے جو کسی اور طرح ممکن نہ تھا سخت مصیبت اس شخص کے لئے سبق آموز ہوتی ہے جو عبرت کا مادہ رکھتا ہو مسلمانون نے اپنی تاریخ کے اس نازک تباہی کو بخوبی محسوس کیا ہے اور ان میں اخوت کا جذبہ پیدا ہو گیا ہے۔ اس سے پہلے وہ اسلام کی تحلیل کرنے والی کشش کی قوت کا اسقدر گہرا احساس نہ رکھتے تھے جسقدر اب رکھتے ہیں وہ تہذیب جدید کے لازمی فوائد پر بہت یقین رکھتے تھے۔ لیکن افسوس کہ اب ان کا یہ اعتقاد متزلزل ہو گیا ہے اور اب انہین صحیح طور پر محسوس ہونے لگا ہے کہ مستقبل خود ان کے اپنے ہاتھ مین ہے میں اپنے ہم مذہبون کی خواہش اتحاد اور خود اعتمادی کو ایک بیداری کی علامت تصور کرتا ہون جو آئندہ عظیم الشان امکانات کا پیش خیمہ ہے۔

لوح زمردین

اگر آپ کو فن خوشخطی میں کامل بننے کی خواہش ہے تو آپ ہمارے کارخانہ سے کتاب لوح زمردین نوٹا منگوائیے طالبعلمون کے لئے یہ کتاب نہایت ضروری اور کارآمد ہے آجتک نسخ و نستعلیق سکھانے کے لئے اس قسم کی مکمل و باقاعدہ کوئی کتاب تیار نہین ہوئی جس کے ذریعہ مصنف منشی ابوالصدق سید محمد لائق حسین صاحب توحی زمرد رقم امروہوی نے مفرد و مرکب حروف کے تمام قاعدون کو علیحدہ علیحدہ نہایت وضاحت سے بیان کیا ہے جلد طلب فرمائیے قیمت مع محصولڈاک ۵ر

پتہ۔ مینجر اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ)

مدینۃ النسواں

بہن کی یاد ۱۳۶

پیاری بہنوں کے بچھڑنے کا درد فرقت کچھہ وہی بہنیں اچھی طرح محسوس کرسکتی ہیں جنہیں اس قسم کے حادثوں سے پالا پڑتا رہتا ہو ایک باپ کی دو بیٹیاں ایک ماں کی گود میں پلی ہوئی لڑکیاں۔ ایک زمین ایک آسمان ایک مکان ایک چہار دیواری کے اندر پرورش پائی ہوئی بہنیں جب ایک دوسرے سے ضروریات زمانہ کے مطابق علیحدہ ہوجاتی ہیں تو اون کی رنج وکلفت کو کچھہ درد مند بہنیں ہی خوب سمجھ سکتی ہیں۔ آہ بدقسمتی سے میری بہن بھی مجھہ سے چھوٹ گئی۔ مہینوں سے اوس کی پیاری شکل دیکھنے کو ترستی ہوں۔ آہ بہن بہن۔ پیاری بہن! بے شک تو آرام میں ہے سنتی ہوں کہ تیرے رہنے کا مکان نہایت عمدہ اور نفیس ہے۔ جانتی ہوں کہ تو اچھا پہنتی اور اچھا کھاتی ہے۔ اپنے گھر میں تو آباد ہے تیرے شہر کی فضائیں جنت کی ہواؤں کو مات کرتی ہیں تیرا شہر تیری سسرال خوش قسمتی سے بہت عمدہ جگہ ہے۔ وہاں کے لہلہاتے باغ سرسبز شاداب اور شیریں چشمے۔ پہاڑوں کے قدرتی دلآویز نظارے پژمردہ دلوں کے کھولنے کے لئے کافی ہیں۔ مگر آہ تو اور میں ایک دوسرے کو دیکھہ کر مسرور نہیں ہوسکتے۔ میرے واسطے سب ہیچ۔

میں جانتی ہوں کہ تیرا شہر ہندوستان میں عروس البلاد (شہروں کی دلہن) کہلاتا ہے۔ تیرے شہر کو ہندوستان کا نائب السلطنت اپنے قدموں سے موسم گرما میں رشک اکسیر بناتا ہے وہاں کی بادنسیم کے جھونکے دردمند دلوں کو مطمئن بناتے ہیں وہاں کی آب وہوا کی ہر ادا میں جان بخش قوت ہے وہاں کے سربفلک کشیدہ کوہسار کا نظارہ کس قدر دلفریب ہے۔ مگر آہ میں تو اور تو ہم نہیں میرے واسطے سب ہیچ۔ غنچے چٹک رہے ہیں، کلیاں کھل رہی ہیں پائیں باغ کی کیفیت روح افزا ہے بادصبا اٹھکیلیاں کھیلتی چلتی ہے۔ سنتی ہوں کہ اکثر طبیعتوں پر ان کا اثر ہوجاتا ہے مگر آہ تیری بدنصیب بہن تجھہ سے بچھڑی ہوئی ناتمام بہن کا دل اس طرح پژمردہ ہے۔ کوئی خوش کرنے والی چیز اس کے مجروح دل پر مرہم نہیں لگاسکتی کوئی دلبستگی کا سامان اس کے لئے دلچسپی کا باعث نہیں ہوسکتا اونے سے ادنےٰ چیز میری روح کو خوشوقت بنا سکتی ہے صرف اسی صورت میں کہ تو اور میں ہم یکجا ہوں ورنہ سب کچھہ ہیچ ہے۔

بہن آکہ میں تیری پیاری اور موہنی صورت دیکھوں میں تجھہ ہی کو پیار کرتی ہوں اور تجھہ ہی کو چاہتی ہوں۔ میری انتہائی آرزو۔ میرا دوبھرا ارمان بس یہی ہے کہ ایک دفعہ جی بھرکر بچھڑی بہن سے ملوں اے کاش ہوئی مٹی کی دو نشانیاں جو پریشان ہیں پھر یکجا ہوجائیں۔ بہن آکہ میں تجھے گلے سے لگاؤں۔ تیری محبت میرا ایمان تیرا دیکھنا میری تلاوت۔ تیری خدمت گذاری میری عبادت۔ بہن آکہ پژمردہ دلوں کو ہم ہوکر شگفتہ کرلیں۔ آ آ مجھے دیکھ کہ تیرے لئے میں کسقدر بےچین ہوں۔ تیرے دیدار کے لئے میری روح کسقدر کشمکش میں مبتلا ہے۔ بہن مدت سے صبر کررہی ہوں کہ شاید ملاقات میسر آجائے مگر آ صبر کے بعد پھر آخری منزل قبر ہے۔ اے خدا جس نے یعقوب کے بچھڑے ہوئے فرزند یوسف کو اتنی مصیبتوں کے بعد بہم ملایا تھا کیا تیری مخلوق میں سے ایک یتیم لڑکی اسبات کی امید رکھے کہ اپنی بچھڑی بہن سے پھر ملے گی۔

۳۴ نوٹ۔ ڈاکٹر ایس کے برمن کی کانوری جنتری ۱۹۱۴ء کی خوبصورت تیار ہوئی ہے دس نا شریف پڑھے لکھے اشخاص کا نام اور پورا پتہ لکھنے پر جنتری ندا بلاقیمت ومحصول بھیجی جاتی ہے۔

وقت پر صلاح

جو دوست ہوتے ہیں وہ خطرہ سے بچنے کے لئے وقت سے پہلے نیک صلاح دیتے ہیں۔ ڈاکٹر ایس کے برمن کی یہ صلاح ہے کہ موسم گرما آگیا ہے اس موسم میں کھانے پینے یا رہنے کے باعث ہیضہ ہونے کا خوف رہتا ہے اس سے بچنے کے لئے پہلے ہی ایک شیشی اصل عرق کافور منگوا کر اپنے گھر میں رکھیں جس سے اپنے یا پڑوسیوں کی وقت پر حفاظت ہوسکے یہ اصل عرق کافور عرصہ تیس سال سے تمام ہندوستان میں جاری ہے یہ عرق گرمی کے دست۔ پیٹ کے درد وغیرہ کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے قیمت ایک شیشی چار آنے (۴) محصول ڈاک ایک سے چار شیشی تک ۵ ۔ ۸ شیشی تک ۷ ۔ پتہ ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

مطائبات

اسلام اب کہاں رہتا ہے؟

کل جو اک سنسان جنگل میں ہوا میرا گذر
آہ! اک ٹوٹی سی مسجد دور سے آئی نظر

اک کشش پیدا ہوئی ایسی کہ میں بیساختہ
اوس کی جانب کہنچ چلا دل باختہ جان باختہ

تابکے دروازہ کے اندر جب رکھا میں نے قدم
صحن میں کھانسوں کو پایا قد آدم کم سے کم

جم گئی تھیں کائیاں کچھ کچھ ہوئی دیوار پر
سبز مخمل کا غلاف اک تھا چڑھا مینار پر

ایک کونے میں تھا واں پختہ کنواں پتھر کا
غالبا نہ ایک گوشہ میں تہ قریب الانہدام

آشیانے طائروں کے تھے کسی محراب میں
جاگتے تھے جن میں کچھ بچے تو تھے کچھ خواب میں

سر سے پا تک بےمرمت تھی وہ بےتعمیر تھی
الغرض مسجد نہ تھی حسرت کی اک تصویر تھی

مجھہ کو اک حسرت ہوئی یہ ہو کا عالم دیکھکر
گھر کو مالک کے غم و یاس مجسم دیکھکر

صحن میں آکر میں ہوسکتا سا ان کہنے لگا
جوش غمناکی میں آکر اس طرح کہنے لگا

پہلے جو کچھ بےشک وشبہ تہا وہ زائل ہوگیا
آج تیری بے نیازی کا میں قائل ہوگیا

کا سودم اسلام۔ اور مفقود ایمان ہوتو ہو
اپنے گھر کی بھی نہیں پرواہ۔ ویران ہو تو ہو

میں اسی خفگی میں تہا گویا کہ اک خوشرو جوان
ایک گوشہ سے اسی مسجد کے نکلا ناگہاں

صحن مسجد وکنتر یورشیں معلی ہوگیا
محو حیرت تہا جو میں۔ محو تجلا ہوگیا

ہائے وہ قامت کی سیج دھج اسپہ وہ زلف دراز
ابروے برگشتہ چتون میں بل۔ تیور میں ناز

چین پیشانی پہ صدقہ سو ہلال ماہ عید
چشم حق بیں وہ کہ جس کے پیر کنعاں بھی مرید

ساعد سیمیں مشغا صورت شاخ بلور
سینہ صافی مثال سطحۂ دریائے نور

ہوا ہی حشر بپا۔ انداز یہ رفتار کا
آرزوئیں جی اٹھیں۔ اعجاز یہ گفتار کا

عرض کی میں نے کہ اے سرمایۂ حسن وجمال
سچ بتا مجکو کہ ہے تو کس چمن کا نونہال

اس گھنے جنگل میں پیارے یا غریب کیا ہے تو
ہائے یہ سنسان مسجد۔ اور تجھہ سا خوبرو!

حور ہے تو یا فرشتہ۔ یا پری زادوں میں ہے؟
یا ہمیں ناکام جیسے خانہ بربادوں میں ہے؟

کھینچ کر اک آہ اوس نے تھام کر ہاتھوں سے دل
کیا کہوں کیونکر سنایا یہ جواب جان گسل

میں فرشتہ ہوں نہ جن وانس اک ناکام ہوں
میں زمانہ کا ستایا مذہب اسلام ہوں

اب جگہ ملتی نہیں لوگوں کے دولتخانوں میں
اسلئے رہتا ہوں چھپکر میں انہیں ویرانوں میں

(تمنائے عارف)

شمع حرم

اے شمع حرم رونق کعبہ ہے تجہی سے
حیرت کدۂ ہو۔ متجلی ہے تجہی سے

اسباب لدنی کا تماشہ ہے تجہی سے
راز حرم خاص بہی رسوا ہے تجہی سے

اس گھر کی فقط محرم اسرار توہی ہے
کوئی نہیں روشن کن انوار توہی ہے

اسود میں تری ضو کا دل آویز ہے عالم
گویا کہ سیہ ابر میں بجلی کی ہے چم چم

حیرنگہ توحید کی اے نور مجسم
ہے سورۂ ذوالنور ترا وصف، مگر ہم

جلوے ہیں ترے کاشف اسرار حقیقت
کہتے ہیں تجھے چشمۂ انوار حقیقت

معمور ہے انوار ازل سے ترا سینہ
جس میں ہے تجلی حقیقی کا دفینہ

ہے تجھے فقط رونق اذکار شبینہ
مرغوب نہ کیوں ہو تری ہستی کا قرینہ

ضو سے تری پیدا ہے جہلک نور نبی کی
اور لو میں تری تاب ہے مصباح علی کی

اے شمع سراپا ہے ترا حور کا نقشہ
ہے تجھہ میں کسی جلوۂ مستور کا نقشہ

پیدا ہے تجلی سر طور کا نقشہ
کہتے ہیں فرشتے بھی تجھے نور کا نقشہ

اک ذرہ سے ہو تیرے جو قبل چادر مہتاب
رخ تجھہ سے ملائے تو نگوں ہو مہ تاب

تو گوکہ نہایت ہی شرر بیز ہے تیری
لیکن یہ ادا پہر بھی طرب بیز ہے تیری

ہر موج ضیا ولولہ انگیز ہے تیری
القصہ جو حالت ہے دل آویز ہے تیری

وہ نور ہے تجہہ میں کہ جہپک جاتی ہیں آنکہیں
جب دیکھتی ہیں تجہہ کو جہپک جاتی ہیں آنکہیں

(نقاد)

حوادث و اخبار

۱۱۴

مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن علیگڈھ کی باضابطہ رجسٹری ہو گئی ہے اور سارٹیفکیٹ رجسٹر دفتر میں پہنچ گیا ہے۔

صاحب وزیر ہند بہادر نے ترمیم مجموعہ ضابطہ فوجداری کے بل کو۔ جو پچھلے سال ان کی خدمت میں بھیجا گیا تھا۔ پسند فرمایا ہے۔ اور اب یہ امپریل لیجسلیٹو کونسل میں پیش کیا جائیگا

مہاراجہ صاحب بردوان نے خواہش ظاہر کی ہے کہ وہ شہنشاہ اکبر مرحوم کی قبر واقع سکندرہ (آگرہ) پر ایک لیمپ آویزان کرنا چاہتے ہیں۔ یہ لیمپ اوسی وضع کا ہوگا جیسا لارڈ کرزن نے تاج محل کے لئے مرحمت کیا تھا۔

بنگالی لڑکی سینہ لتا کی قربانی ابھی تازہ ہی تھی کہ سب رجسٹرار ابوگرہ بابو شرت چندر ورما کی صاحبزادی سرلا بالا دیوی نے بھی سسرال کی تکالیف سے تنگ آ کر خودکشی کر لی۔ اس نے بھی اپنے کپڑون کو مٹی کے تیل سے بھگو کر آگ لگا لی تھی۔

ولایت سے خبر آئی ہے کہ مسز سروجنی نائیڈو مشہور شاعرہ کی صحت میں رفتہ رفتہ ترقی ہوتی جا رہی ہے۔ اور وہ آئندہ موسم بہار میں ہندوستان واپس آ جائینگی۔

موچی دروازہ سے جو سڑک ریلوے سٹیشن لاہور کو جاتی ہے اس کی بائیں طرف اسلامیہ کالج کے قریب ایک پرانی قبر تھی جس کہنہ حال کا ایک پرانا درخت سایہ فگن تھا اور پاس ہی دیگر اشجار بھی تھے اس مقام کے قریب کی زمین ایک ہندو عورت نے خرید لی۔ اور اس پر ایک مکان بنا لیا جس میں اب لالہ لچھمی نرائن صاحب ایڈوکیٹ رہتے ہیں۔ کل شہر میں یہ خبر بسرعت تمام پھیل گئی کہ لالہ صاحب نے درخت کٹوا دیئے اور شاہ بہلول علیہ الرحمتہ کا نشان مزار بھی مٹا دیا تحقیقات سے واقعہ کی تصدیق ہو گئی۔

زمیندار پریس ضمانت (دس ہزار) کی ضبطی کے متعلق چیفکورٹ میں اپیل دائر ہو گیا ہے۔

کلکتہ سے خبر آئی ہے کہ ڈاکٹر فاکس انجہانی کا طریقہ علاج مارگزیدگی کیلئے پورا موثر ثابت ہوا ہے۔

مہاراجہ صاحب گوالیار نے اپنے دورہ مندسور کے اثنا میں وہان کے مدرسہ محمدی کا بھی معائنہ فرمایا۔ جب مہاراجہ کی موٹر مدرسہ کے دروازہ پر پہونچی تو اراکین مدرسہ کی طرف سے ہز ہائینس کے اوپر سے ۵۰ روپے کی ریزگاری نچھاور کی گئی۔ مہاراجہ صاحب نے سکول کے لئے ۵۰۰ روپیہ عطا فرمایا۔

سنسکرت کالج کلکتہ کے امتحان میں ایک

لڑکا کتاب دیکھکر پرچہ لکھتا ہوا پایا گیا جس پر اوسکو نکال دیا گیا۔ لیکن تھوڑی دیر بعد وہ کتنے ہی نوجوان حمائتیون کو لے کر آیا جنہون نے خارج کنندہ ٹیچر اور کالج کلرک کو زد و کوب کرنا چاہا آخر پولیس بلائی گئی۔

پاینیر کو معلوم ہوا ہے کہ والیان ریاست کے لڑکون کی اعلےٰ تعلیم کے لئے جو چیفس کالج دہلی میں قایم کیا جائے گا۔ اوس میں برٹش انڈیا کے پرانے معزز خاندانون کے بچون کو بھی داخل ہونے کا موقعہ دیا جائیگا۔

مختلف صوبجات کے قایمقامون کی کانفرنس مذہبی اوقاف کے متعلق گورنمنٹ کی آئندہ پالیسی پر بحث کرنے کے لئے ۱۶۔ مارچ کو دہلی میں اپنا اجلاس شروع کرے گی۔ جان

ہندوستان بھر میں یکسان اوزان و پیمانہ رائج کرنے کے لئے جو کمیٹی لغرض تحقیقات مقرر ہوئی ہے وہ کلکتہ و پٹنہ و بنارس وغیرہ میں دورہ ختم کرنے کے بعد ۲۹۔ مارچ کو دہلی ہوتی ہوئی اور پھر اپریل کو امبیر روانہ ہو جائے گی۔

ولایتی ڈاک کی خبرون سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان میں عیسائی مذہب کی اشاعت کیلئے کمتی فوج کے ۸۰ آدمی انگلستان سے روانہ ہوئے ہیں

مرادآباد میں مردہ زندہ ہو گیا

میں سالگرام ساکن مرادآباد پانچسال سے سستی۔ نامردی جریان۔ احتلام۔ کجی وغیرہ میں مبتلا ہو کر زندہ ہر مرزندہ مگر باطن مردہ تھا صدہا علاج کئے مگر فائدہ ندارد۔ آخر حکیم دوست محمد خان (خاندانی) کا خاندانی تیس اکسیرباہ (مردہ زندہ کرنیکی مشین) مشمولہ ۸۰ گولیاں دیسی طلاء استعمال کی حلفاً ایمانا لکھتا ہون کہ تین یوم میں مجکو سب امراض سے آرام ہو گیا۔ جو لوگ مندرجہ بالا امراض میں مبتلا ہین وہ بہت جلد حکیم صاحب سے بکس اکسیرباہ منگوا کر استعمال کرین جلد آرام ہوگا۔ بکس اکسیرباہ کمتہ تر کنندہ سستی۔ نامردی۔ جریان۔ احتلام۔ سرعت۔ رقت۔ لاولدی۔ ذیابیطس۔ کجی۔ ضعف اعضائے رئیسہ وغیرہ کی ایک نہایت ہی مجرب المجرب الثانی بے ضرر دوا ہے اگر باقاعدہ استعمال سے آرام نہ ہو تو قیمت واپس۔ قیمت بکس اکسیرباہ مبلغ ۵ مگر ۳۱ مارچ ۱۹۱۴ء تک کے رعایتی ۲ جلدی کرین۔ **گولیاں اکسیر امساک۔** امساک کی مجرب بے ضرر پر لطف تاثیر سنی نخور زندگی درجن ۱۲/۔ **اکسیر دافع سوزاک و قرحہ** پرانے سے پرانا سوزاک قرحہ سوزش بول۔ جلن کی نہایت ہی عمدہ دوا قیمت ہے ۱۲/ **اکسیر دافع سل و دق**۔ سل۔ دق قرحہ پھیپڑہ بلغم کی نادر کبھی نہ خطا جانے والی عمدہ مجرب دوا قیمت ہے ۱۲/ **پتہ حکیم دوست محمد** (خاندانی) ڈاکخانہ آلو مڑ ضلع ہوشیارپور پنجاب۔ **تار کا پتہ**۔ حکیم دوست محمد خان ٹانڈہ ہوشیارپور

حوادث محلیہ (لوکل)

ٹیکس کی بیجا سختی گورنمنٹ ہند کیلئے موجب بدنامی ہے

بجنور میں غریب باشندون پر ٹیکس کے معاملہ میں جو زیادتی ہو رہی ہے ممکن ہے اوس کا احساس اون حکام رس ممبرون کو کچھ نہ ہو جو اپنی زندگی حکام رسی اور گورنمنٹ کی ناموزون خوشامد میں سمجھکر اپنے متعلقہ کامون اور ذمہ داریون میں بیجا سختی سے کام لے رہے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ممبرون نے اس امر پر کبھی غور نہ کیا ہوگا کہ غریب رعایا پر بیجا سختی کرنے سے گورنمنٹ ہند کی شہرت بہت بدنامی کا داغ لگتا اور رعایا کے قلوب میں گورنمنٹ کی سختیون کا خیال پیدا ہوتا ہے۔ ان ٹیکس کی زیادتی سے ... کا اندازہ ایک قابل سیاست دان خوب کر سکتا ہے کہ اس کا نتیجہ گورنمنٹ ہند کی پالیسی کے لئے کسقدر مضرت رسان ہوگا حالانکہ عدالت ہے۔ گورنمنٹ کا ہرگز یہ منشا نہین کہ رعایا پر بیجا سختی ہو اور رعایا کے قلب میں گورنمنٹ ہند کی ... زیادتی کا احساس پیدا ہو اگر بجنور میونسپلٹی کے ممبر اس احساس سے عاری نہیں ہیں تو انہیں چاہیئے کہ اوس تشخیص کے موافق کام کرین جو اب سے پہلے دو مرتبہ ہو چکا ہے اور اوس روش نامطبوع کو چھوڑ دین جس سے غریب و فاقہ مست لوگ مزید مصیبت کا شکار ہون۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ پبلک کے قایم مقام پبلک پر اس قدر ظلم و ستم کیون روا رکھتے ہیں کیا اس لئے کہ پبلک اون کی خواہش کے مطابق اپنا قایم مقام انتخاب کر لیتی ہے اگر اس کی یہ پاداش ہوتی ہے تو پبلک کو محتاط رہنا چاہئے کہ اپنا قایم مقام انتخاب کرنے میں اوس سے آئندہ ایسی غلطی نہ ہو۔ اور وہ ایسے لوگون کو جو نیابت قوم کا حق ادا کرنے کے بجائے اپنی وجاہت نمایان کرنے اور اپنی شخصیت کو گورنمنٹ کی نظرون میں پبلک پر ستم روا رکھکر عزیز بنانے میں ہر وقت مصروف رہتے ہیں۔ اپنا قایم مقام نہ بنائے۔

ٹیکس کے متعلق اس وقت بجنور میں جو ہل چل مچی ہوئی ہے اور غریب باشندگان شہر جس تکلیف کو محسوس کر رہے ہیں اگر معدلت پسند گورنمنٹ کے کان تک اوس کی خبر پہونچ جائے تو ہمین یقین ہے کہ گورنمنٹ ہرگز اس سختی کو روا نہ رکھے لیکن افسوس ہے کہ ہماری آواز ایسے گراموفون میں بھری ہوئی ہے جو گورنمنٹ کے روبرو نہیں بجتا اور وہ ہمارے ممبر یا قایم مقام ہیں جو ہماری ضروریات و تکلیفات کو گورنمنٹ کے کانون تک نہیں پہونچاتے۔

بجنور میں جو ٹیکس لگایا جا رہا ہے اوس کا کوئی معیار ہی نہیں ہے۔ پانچ روپیہ ماہوار کمانے والا تو ایک طرف تین روپیہ ماہوار آمدنی رکھنے والے بھی اوس سے مستثنیٰ نہ رہ سکے ہیں۔ کیا یہ دردانگیز منظر نہیں ہے کہ ایک شخص مہینہ بھر کی سخت و جانگسل محنت کے بعد پانچ روپیہ حاصل کرتا اور اپنے بڑے کنبہ کو مشکل سے پالتا ہے لیکن اوس مفلوک کو بھی ٹیکس ادا کئے بغیر شہر کی زندگی ناممکن ہے۔

گورنمنٹ ہند کا ہرگز ہرگز یہ منشا نہین ہے کہ مفلوک الحال لوگون پر ٹیکس لگایا جائے لیکن کس سے کہیں غریب باشندگان شہر کی تمدنی زندگی اونہیں قایم مقامون کے ہاتھ میں ہے جو اس وقت خودمختاری کی بدولت غالباً کسی کی آہ و زاری سے متاثر نہیں ہو سکتے۔

۱۵۔ مارچ تک عذرداریان گذرنے کی میعاد تھی ۱۶ سے چیرمین صاحب میونسپل بورڈ سماعت فرمانی شروع کرین گے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس سماعت کے بعد بھی رعایا کی بے چینی کچھ کم ہوتی ہے یا نہین۔ اگر سماعت کانی طور پر ہوئی تو ہمین یقین ہے ضرور کم ہو جائے گی اور جو اشخاص ٹیکس کے قابل نہیں اون کو ٹیکس سے سبکدوش کیا جائے گا۔ اس کے بعد بھی اگر پبلک کی تکالیف کا کچھ حصہ باقی رہ جائے تو آئندہ اوس کے انسداد میں کوشش کی جائیگی۔ اور جن ممبر صاحبان نے عذرداریون کی جانچ کی ہے وہ خاص توجہ کے محتاج ہیں کیونکہ بعض ممبر صاحبان نے اب بھی بہت لاپروائی سے گھر بیٹھکر کام کیا ہے اور اپنے حلقون میں بیٹھکر جانچ کرنا کسر شان سمجھا ہے۔

۱۷۔ ۱۸۔ مارچ میں ممبران میونسپل بورڈ بجنور کا انتخاب ہے۔ شہر میں عجب چہل پہل شروع ہے۔ ووٹرون کی خوب خاطر و مدارات اور قدر و منزلت ہو رہی ہے۔ ووٹرون کا فرض ہے کہ وہ کسی کی بیجا خوشامد سے متاثر نہون۔ بلکہ اوس شخص کو اپنا قایم مقام تجویز کرین جو اون کا صحیح حق نیابت ادا کر سکے۔ اور بعد میں پچھتانا نہ پڑے جیسا کہ بعض کا تجربہ ثابت کر رہا ہے

امید ہے یہ خبر مسرت کے ساتھ سنی جائیگی کہ رائے بہادر سوتی ہربنس لال صاحب آنریری مجسٹریٹ و چیرمین میونسپل بورڈ بجنور کو گورنمنٹ نے تاحیات اختیارات آنریری مجسٹریٹی عطا فرما دئے ہیں۔ جس سے ظاہر ہے کہ آپ کی خدمات قابل مبارکباد ہین۔

موسم۔ اس ہفتہ میں بھی خفیف ترشح کئی مرتبہ ہوا۔

ہم تمام اشتہاری کوک شاستر والوں کو چیلنج دیتے ہیں کہ جو شخص ہمارے کوک شاستر سے اپنی کتاب علم النسا کوک شاستر مطابق کر دے اوسکو ایک ہزار روپیہ نقد انعام دیں گے۔ ہمارے کوک شاستر میں کوکہ پنڈت جی کی مکمل تالیف موجود ہے۔ دیگر یہ کہ آپ انکے اپنے قلمی نسخہ کا لفظ بلفظ ترجمہ ہے۔ اگر کوک شاستر کے شائقین وہی اصل کتاب ملاحظہ کرنا چاہتے ہیں تو یہ خریدیں۔ وہاں اگر آپ ہر زمرہ کی عورتوں کی پہچان اور اندرونی و بیرونی اسکی نیت کا راز جاننا چاہتے ہیں۔ اگر آپ باکرہ، بالغ، خنثی، حاملہ اور بانجھ عورت کی تشخیص کا علم حاصل کرنا چاہتے ہیں تو یہ کوک شاستر ہے ۳۰ رنگین تصویروں والا فوراً خریدیں۔ اگر آپ سو سال زندگی کا حفظ تقدما چاہتے ہیں۔ اگر آپ ہر قسم کی نامردی کا جڑ سے قلع قمع کرنا چاہتے ہیں اگر آپ **آتشک۔ سوزاک۔ جریان۔ سرعت۔ احتلام۔ جلق** وغیرہ وغیرہ بدکاری کے عوارض سے تمام عمر کیلئے چھٹکارا پانا چاہتے ہیں اگر آپ اپنی حسب مرضی لڑکا یا لڑکی پیدا کرنے اور حمل میں نطفہ تبدیل کرنیکے کا ملکہ حاصل کرنیکے خواہشمند ہیں۔ اگر آپ خوبصورت و بے عیب تندرست اولاد پیدا کرنیکے خواہاں ہیں اگر آپ کو اپنی عورت سے پیار ہے اور اوسکو تمام عمر جوان اور خوبرو رکھنے کی تمنا ہے۔ ہاں اگر آپکی صادق آرزو ہے کہ آپکے کنبہ بھر کی مستورات کو کبھی کوئی حیض و حمل کا روگ ساری عمر تکلیف نہ دیسکے تو اصلی گپت کوک شاستر کو خرید کر اپنا ہمدم و مشیر بنائیے جسمیں **آپکے مطلب کی پوری ۶۴ دلکش** اور رنگین تصویریں بنی ہوئی ہیں علاوہ ازیں کتاب ہذا میں جاندار کی تا ریخوں سے عورت کر وسیع کا چہرہ و جماع کرنیکے طریقے کس حالت میں جماع کرنا مضر ہے۔ اور کس حالت میں مفید وغیرہ وغیرہ مضامین درج ہیں۔ اور عجیب و غریب خضابوں کے تیل اور چہرہ کو خوبصورت و دلفریب بنانے اور ہر قسم کے داغ دھبے چھائیاں دور کرنیکے ابٹن وطلاء درج ہیں قیمت مع محصول ڈاک ہیرا مجلد و دکتابیں ہمراہ مفت۔ **ناظرین** یہ کتاب نہیں جو کہ بیانہ جہانسی علیگڈھ وغیرہ کے تاجر فروخت کرتے ہیں۔ بلکہ یہ کتاب آج تک ہم نے سنسکرت سے ترجمہ کرکے اُردو میں چھپوائی ہے۔

جام جہان نما

یہی وہ جام ہے جمشید جس پر ناز کرتا تھا

اس کتاب میں علم طبعیات۔ ہیئت۔ کیمیا۔ برق۔ سوانحعمری۔ تواریخ۔ عجائبات عالم۔ نجوم رمل جفر۔ قیافہ شناسی۔ گیان سرود خواب نامہ۔ فالنامہ۔ علم بیان۔ علم عروض۔ علم معانی۔ نہی کہانی کے تواعد۔ طلب انسانی کاتا ہی جس ذخیرہ طیبہ و بہائم کی بیماریاں ان کا تدارک نباتات وجمادات کے نقص دور کرنا۔ تمام ہندوستان کی مسافت بڑے بڑے شہروں کی تجارت اور سیاحت کی کیفیت انگلینڈ۔ فرانس۔ امریکہ۔ جاپان۔ روم ومصر۔ افریقہ۔ آسٹریلیا کا بیان۔ ریل جہاز اور خشکی ہر ایک جگہ کے سفر کا مشرح حال کرایہ اور تمام اخراجات واضح کئے۔ سفر حج مکہ معظمہ۔ مدینہ منورہ کی ساری حقیقت۔ تمام ضروری قوانین کا مکمل مجموعہ جس سے عوام کو سابقہ پڑتا ہے۔ زندگی میں کامیابی کے اصول۔ ہمیشہ خوشی حاصل کرنیکے طریقے تمام دنیا کے مشہور لوگوں کے حالات۔ تمام کرۂ ارض کے اخبارات وغیرہ وغیرہ علاوہ اسکے **تیس ممالک کی بولی** روزمرہ کام کاج کے ضروری جملے اُردو میں بالمقابل لکھدیئے۔ آج ہی وہاں جاکر تمام مطلب کی باتیں کرلو۔

اس کتاب سے

تجار۔ مزدور۔ سیاح۔ قانون پیشہ۔ دوکاندار۔ زمیندار۔ طبیب۔ مریض۔ ہر محکمہ کا ملازم۔ روزگار کا متلاشی دستکار۔ نجومی۔ رمال۔ جوتشی۔ قصیدہ گو۔ شاعر۔ وقائع نگار۔ مصنف۔ مورخ۔ کتاب فروش۔ فقیر۔ امیر۔ غرضیکہ ہر ایک خیال اور مذہب وملت کا آدمی یکسان مستفیض ہوسکتا ہے۔

باوجود ان اوصاف کے اس انمول رتن کی قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے۔ عدہ رکھی گئی ہے تاکہ ہر ایک امیر وغریب یکسان فیض اوٹھاسکے۔ اس کتاب کے مصنف کا دعوےٰ ہے۔ ایسی کتاب کسی زبان میں دکھلادو تو ایک ہزار روپیہ انعام دیں گے۔ تمام دنیا کے علوم وفنون ایک ہی پیسہ میں موجود ہیں۔ ساری جائداد دیکر ایسی کتاب ملے تو بھی سستی۔ مطابق اشتہار نہ ہو تو قیمت مع محصول ڈاک واپس دیں گے۔ ! یہ شرط ہے۔

رعایت۔ کوک شاستر اور جام جہان نما یکساتھ منگوانے پر مع محصول صرف ڈہائی روپیہ کے دے جاوین گے۔

بغیر مدد استاد انگریزی سکھلانیوالی کتاب حجم ٢٠٥ صفحے۔

ٹنڈن صاحب کا انگلش ٹیچر ترجمہ اردو

ایسے تو آجتک بیسیوں انگلش ٹیچر چھپ چکے ہیں۔ مگر ٹنڈن صاحب کے انگلش ٹیچر کا ایک بھی مقابلہ نہیں کرسکتا۔ اس میں انگریزی سیکھنے کے ایسے آسان طریقے اور نادر اصول تلائے گئے ہیں جنکو پڑھکر ایک معمولی لیاقت کا آدمی بھی بغیر مدد اوستاد کے انگریزی میں بات چیت کرنے اور خط وکتابت کرنے کی لیاقت حاصل کرسکتا ہے۔ ہر طرح کی بول چال کے فقرے۔ ہر محکمے کے اصطلاحی الفاظ۔ ہزاروں محاورے جو کسی دوسری کتاب میں نہ ملیں گے۔ انٹرنس پاس کے برابر خاصی لیاقت ہوجاوے گی۔ اور جلدی ہی آسانی سے انگریزی میں گفتگو کرنے کے قابل ہوجاؤ مجلد کتاب کی قیمت مع محصول صرف ایک روپیہ تین آنے عہ دو جلد عکہ چار جلد لاور مفت۔ کتاب انگلش گرامر ہر ایک خریدار کو مفت ملیگی۔

خضاب نمونہ شباب

نہایت خوشبودار اعلیٰ درجہ کا ایسا سستا اور زود اثر خضاب آجتک دوسری جگہ کہیں ایجاد نہیں ہوا معمولی تیل کی طرح برش سے بالوں پر لگائیں۔ چند منٹ میں بال مانند قدرتی بالوں کے سیاہ وچمکدار ہوجاوینگے اور مدت تک ایسے ہی رہینگے۔ جھوٹا ثابت کرنے والوں کو دوچند قیمت واپس دینگے۔ قیمت فی شیشی مع برش بارہ آنہ (۱۲) اور چار شیشی کے خریدار کو محصول معاف۔

ضرورت۔ ایجنٹوں کی ہر شہر میں ضرورت ہے کمیشن معقول ملیگی!

بجلی کے لیمپ

یہ نوایجاد اور ہر ایک شخص کے لئے کار آمد ہے۔ ابھی ولایت سے بنکر ہمارے یہاں آئے ہیں نہ دیا سلائی کی ضرورت اور نہ تیل بتی کی۔ ایک بمبات کو اپنی جیب میں یا سرہانے رکھلو جس وقت ضرورت ہو فوراً بٹن دبا اور چاندی کی سفید روشنی موجود ہے۔ رات کیوقت کسی جگہ اندھیرے میں کسی موذی جانور سانپ وغیرہ کا ڈر ہو فوراً لیمپ روشن کرکے خطرے سے بچ سکتے ہو۔ یا رات کو سوتے ہوئے ایک دم کسی وجہ سے اٹھنا پڑے۔ سینکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا۔ بڑا نایاب تحفہ ہے۔ منگوا کر دیکھیں۔ تب خوبی معلوم ہوگی قیمت مع محصول صرف دو روپے ٢۔

ملنے کا پتہ گپتا اینڈ کمپنی سوداگران (اصلی کوک شاستر والے) نمبر ۵۱۵ مقام ٹوہانہ۔ ایس۔ پی۔ ریلوے

مدینہ پریس واقع بجنور باہتمام محمد مجید حسن پروپرائٹر و منیجر و پرنٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا

مطبوعات جدیدہ

۱۶۵

العرب والعربیۃ

مولانا عبد الحق صاحب بغدادی اسسٹنٹ

پروفیسر عربی محمڈن کالج علیگڈہ کے نام نامی سے غالباً ناظرین مدینہ ناواقف نہ ہوں گے - آپ مولانا سید رشید رضا صاحب ایڈیٹر رسالہ المنار مصر کے لائق شاگرد اور عربی کے ایک فاضل ادیب ہیں مذکورۃ العنوان رسالہ آپ ہی کی تالیف سے ہے -

مولانا ممدوح نے اس مختصر رسالہ کو دو حصوں پر تقسیم کیا ہے - پہلے حصہ میں عربی زبان پر بحث کرتے ہوئے دکھلایا گیا ہے کہ اسلام کا ضعف، اور زنادقہ کی زیادتی وغیرہ یہ سب باتیں عربی زبان کو چھوڑنے سے پیدا ہوئیں اگر عربی زبان کو مضبوط پکڑا جاتا اور غیر زبانوں کو مذہب میں داخل نہ کیا جاتا تو آج کفر و الحاد کی یہ کثرت نہ ہوتی - آگے چل کر ترجمۃ القرآن اور اوس کے خطرات پر بحث کی ہے جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ مشرقی و مغربی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شرعاً غیر جائز ہونے کے ساتھ ہی حقیقت میں محال بھی ہیں - اور اس کا اقدام دین پر ایک بڑا حملہ یا ایک بڑا جرم ہے اور یہ کہ لمون کی جماعت کو جو کچھ صدمات پہنچے ہیں اون میں سے بڑا سبب یہی تراجم ہیں -

اسی سلسلہ میں ظاہر کیا ہے کہ تراجم قرآن شریف کے بجائے مسلمانوں کا فرض یہ تہا کہ وہ عربی زبان کو وسعت دیتے اور اقطار عالم میں عربی کو اس درجہ پہیلا دیتے کہ کلام مجید کا فہم آسان ہوجاتا اور قرآن مجید کے مطالب پر معرفتہ تامہ حاصل ہوتی لیکن ایسا نہیں کیا گیا اور تراجم کرکے دین کو ڈہایا گیا اور اوس کی بنا متین کو فاسد کردیا گیا -

ایک عنوان میں لکہا ہے کہ وحدۃ اسلامیہ صرف زبان عربی پر ممکن ہے اور اس لحاظ سے عربی کا حاصل کرنا واجب ہے -

مولوی عبد الحق صاحب کے مذکورہ بالا خیالات ممکن ہے اون کے نزدیک صحیح ہوں لیکن جمہور مسلمین عقیدۃً اس سے متفق نہیں ہوسکتے اور جو وجوہ و دلائل اپنے ثبوت میں پیش کئے ہیں اون کو کسی نوعیت سے قابل قبول قرار نہیں دیا جاسکتا -

دوسرے حصہ میں امت عربیہ کو نشو و نما بخشنے اور اوسکو ترقی دینے میں مجد اسلام کے بقاء کو موقوف رکہا ہے -

ہمیں افسوس ہے کہ مولانا عبد الحق صاحب نے یہ رسالہ لکہ کر نہ صرف ایک خطرناک خیالات کی بنیاد ڈالی ہے بلکہ علماء سلف و خلف کے خلاف بھی بہت سے امور میں پیشقدمی کی ہے -

ہم نے اس رسالہ کو مکرر دیکہا اور اس کے مطالعہ سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ مولانا کا مقصود عربی زبان کے شرف و کمال اور بعض غیر قابل قبول عظمتوں کے اظہار سے مسلمانوں کو اس جانب متوجہ کرنا ہے - کہ مسلمان صرف اسوقت مسلمان ہوسکتے یا رہ سکتے ہیں جبکہ وہ عربی زبان کو اپنا اوڑہنا اور بچہونا بنالیں - (جو ایک بڑی حد تک ناممکن ہے) اور یہ کیوں صرف اسلئے کہ عربی خلافت دوبارہ قایم کی جاسکے جس کا تفصیلی بیان مولانا نے دوسرے حصہ میں کیا ہے -

مولانا کی اس سیاست اور مذہبی جذبہ سے غالباً ہمیں کیا عام مسلمانوں کو بہی اتفاق کی کوئی ضرورت معلوم نہیں ہوتی - اسلئے کہ مولانا جس اسلام کو پیش کررہے ہیں اور جس کے بعض خط و خال کو دکہلایا بہی گیا ہے وہ شاید اسلام حقہ سے جدا گانہ ہو جو ہمارے اور عام مسلمانوں کے لئے کسی نوعیت سے بہی خطرہ سے خالی نہیں -

اس رسالہ کا مقصد اصلی غالباً اوس تحریک کی تائید ہے جو مولانا کے اوستاد معظم مولانا سید رشید رضا صاحب مصر و ٹرکی میں کررہے ہیں یعنی عربی خلافت کے قیام کی کوشش اور نام مرکزیتہ - اگر حقیقت میں مولانا کی غرض اس رسالہ کی اشاعت سے یہی ہے تو مولانا ہمیں معاف فرمائیں گے - اگر ہم اون کی خدمت میں یہ عرض کریں کہ وہ مسلمانان ہندوستان کو ان خطرناک خیالات سے محفوظ رہیں اور اون کی حالت زار پر رحم کہائیں -

چونکہ رسالہ مذکور ہمارے نزدیک مسلمانوں کے لئے مفید نہیں اور اندیشہ ہے کہ اوس کے مطالعہ سے مسلمانان ہند میں کوئی نئی تحریک نہ پیدا ہوجائے - اسلئے ہم مشورہ دیتے ہیں کہ مسلمانان ہند اس کا مطالعہ نہ کریں اور آپ کے اون خیالات سے جو ائمہ اسلام و فقہائے مذہب کے خلاف ہیں محفوظ رہیں -

وما علینا الا البلاغ المبین

ایک شاعر کا انجام

مذکورۃ العنوان ناول مشہور اہل قلم مسٹر نیاز فتحپوری خانصاحب فتحپوری کے جذبات اور پاکیزہ طرز تحریر کا ایک قابل قدر نمونہ ہے جس کی نسبت ہم کہہ سکتے ہیں کہ قابل مصنف نے نہ صرف اردو ادب میں اس تصنیف سے ایک بیش قرار اضافہ کیا ہے بلکہ لطافت خیالات اور پاکیزگی جذبات کا بہی ایک قابل قدر نمونہ پیش کیا ہے -

یہ ایک اور تخیل ناول ہے جس کا کچہہ تعلق مصنف سے بہی ہے اور جس میں صنف نازک (عورت) کے اون جذبات پر پوری بحث کی گئی ہے جو ناقابل شوہر ملنے اور مختلف خیال کا خاوند حاصل ہونے پر ایک تعلیم یافتہ شریف اور قابل عورت کے دل میں پیدا ہوتے ہیں اسی طرح اون جذبات کو بہی نہایت وضاحت سے ظاہر کیا گیا ہے جو ایک فطرت پرست شاعر کے لئے ہونا ضروری ہیں - قصہ کی لطافت اور خیالات و جذبات کی پاکیزگی ایک قابل قدر شے ہے لیکن باین ہمہ کہ یہ ایک قابل قدر تصنیف اور نہایت دلچسپ و پاکیزہ قصہ ہے - دو باتیں اس پاکیزہ تصنیف میں ضرور کہٹکتی ہیں ایک تو یہ کہ اس کے بعض مقامات اخلاقی پاکیزگی سے معرا نظر آتے ہیں جو ایک حد تک خلاف اخلاق [illegible] عیب سمجہا جاتا ہے اور دوسرے یہ شاعر کا انجام جیسا کہ ہونا تہا اور فطرت نے جیسا انجام اوس کے مناسب قرار دیا ہے وہ اس میں نظر نہیں آتا - اگر اس ناول میں یہ عیب نہ ہوتے تو ہمارے نزدیک اردو ادب میں اسکا درجہ بہت اونچا نظر آتا - حجم ۴۰ صفحہ قیمت ۱۲ر مع محصول ڈاک -

ملنے کا پتہ - دفتر اخبار مساوات الہ آباد

قواعد فرقانی

کوشش کی جارہی ہے کہ قرآن کی تعلیم کو آسان بنانے کے لئے ایسے آسان مفید اور بہترین قواعد بنائے جائیں کہ جن کے ذریعہ سے بچوں کو جلد ابتدائی تعلیم حاصل ہوسکے - مذکورہ بالا نام کا رسالہ بہی اوسی کوشش کا نتیجہ ہے قواعد فرقانی کے مصنف سید محمد فرقان علی صاحب دہلوی کا اپنا اس تالیف کی نسبت دعویٰ ہے کہ اسوقت تک ہندوستان بہر میں قرآن مجید پڑہنے اور پڑہانے والوں کے لئے اس سے زیادہ سہل آسان اور مفید قاعدہ تیار نہیں ہوا اس قاعدہ میں جو درحقیقت قواعد بغدادی کی شرح ہے قابل مؤلف نے حرف شناسی کے قاعدے اور اون کے ذیل میں کارآمد فائدے لکھے اور رواں کے قواعد مع ضروری فوائد پارہ عم کی دس سورتیں وضو اور نماز کی ترکیبیں نظموں میں جمع کی ہیں - ہمارے نزدیک یہ رسالہ بحیثیت موجودہ بچوں کے لئے ضرور مفید اور کارآمد ہے - اگر مدرس اس قاعدہ کی ترتیب و فوائد کے موافق بچوں کو تعلیم دیں تو امید ہے کہ جلد بچے ابتدائی قاعدے سے واقف ہوجائیں رسالہ کی لکہائی چہپائی اور کاغذ نہایت عمدہ ہے ٹائیٹل پیج قابل دید ہے جس پر قابل دید گلکاری اور نقاشی کے علاوہ حرمین شریفین کے نقشے رنگین ڈبل چکنے کاغذ چہاپے گئے ہیں ان خوبیوں کو دیکہتے ہوئے قیمت ۲ر بہت کم ہے - ملنے کا پتہ - سید محمد فرقان علی صاحب امام باڑہ اردو سکول - بمبئی نمبر ۹

تندرستی

مبارک ہیں وہ کوششیں جو پبلک کی جسمانی صحت کے لئے کی جاتی ہیں اور مبارک ہیں اوس ملک کے باشندے جن کے اکابر یا علماء اون کی جسمانی و روحانی ضروریات کے لئے اپنی زندگی وقف کردیتے ہیں -

ایک زمانہ تہا کہ ہندوستان میں علم طب کے موضوع پر ایک رسالہ یا اخبار بہی موجود نہ تہا لیکن ملک کی حالت نے جلد یہاں کے علماء اور ماہرین فنون کو اس جانب متوجہ کردیا کہ وہ اس موضوع پر اخبارات و رسائل سے یہاں کی خدمت کریں - خدا کا شکر ہے کہ اسوقت ہمارے ملک میں ایک اچہی تعداد رسائل و اخبارات طب کی نکل رہی ہے اور امید ہے کہ جلد اس میں اضافہ ہوگا - آج ہم جس ماہوار طبی رسالہ پر ریویو کررہے ہیں اور جس کا نام عنوان پر درج ہے وہ اس لحاظ سے بے حد قابل قدر اور مفید ہے کہ اوس کی قیمت نہایت کم ہونے کے ساتھ ہی اوس کے مضامین بے حد مفید اور عام پسند ہوتے ہیں یہ رسالہ کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر مسٹر سی بوس کے اہتمام سے شائع ہوتا ہے جو ایک بہترین دواخانہ کے مالک بہی ہیں رسالہ کی ظاہری و باطنی حالت نہایت اچہی ہے اور امید ہوتی ہے کہ جلد یہ رسالہ ملک کی بہترین خدمات ادا کرنے کے سبب چوٹی کا رسالہ بن جائے گا

اس رسالہ میں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں فن طب اور حفظان صحت کے ابتدائی اور کارآمد اصولوں کو سلیس و عام فہم اردو میں بیان کیا جاتا ہے - اور کوشش کیجاتی ہے کہ جدید معلومات اور حیرت انگیز اختراعات و انکشافات سے بہی حتی الامکان پبلک کو آشنا بنایا جائے رسالہ کی سالانہ قیمت عہ ہے جو بہت کم ہے - ملنے کا پتہ - نمبر ۵۴ امہرسٹ اسٹریٹ کلکتہ ایڈیٹر صاحب رسالہ تندرستی -

اغلاط العوام فی باب الاحکام

طبقہ جہال اور معمولی لکہے پڑہوں میں بہت سے ایسے غلط خیالات و اعتقادات پائے جاتے ہیں جن کی شریعت میں کوئی اصل نہیں - حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تہانوی نے اس قسم کے غلط خیالات و اعتقادات کی اصلاح فرمانے کے لئے ایک رسالہ حال میں لکہا جس میں عوام کے خیالات کو مناسب اصلاح کے ساتہ درج کیا ہے - اس قسم کے رسائل کی ملک کو بہت ضرورت ہے اور امید ہے کہ اگر علماء اسلام نے اس جانب توجہ سے کام لیا تو بہت جلد مسلمانوں کے خیالات کی تاریکی دور ہو جائے گی -

اس قسم کے اعتقادات و خیالات تو بنگال، یورپ اور ممالک متوسط میں زیادہ پائے جاتے ہیں کاش ان حصص ہند کے بہی اس جانب توجہ کریں -

یہ رسالہ مفید اور قابل مطالعہ ہے قیمت محمد محسن محمد صالح سوداگران چوک بازار مراد آباد سے ملے گا -

شذرات

حکومت البانیہ میں مزید پیچیدگیاں

البانیہ کی قسمت عرصہ سے چکر میں ہے جنگ بلقان کے بعد البانیہ کی امارت کے پانچ مدعی کھڑے ہوئے لیکن دول یورپ کے فیصلہ کے بعد پرنس ویڈہی کو البانیہ کا حکمران تسلیم کیا گیا۔ اور اسعد پاشا نے بخوشی البانیہ کا تاج پرنس ویڈ کے سر پر رکھدیا۔ خیال تھا کہ اب البانیہ کا جھگڑا ختم ہو جائیگا۔ لیکن اس ہفتہ کی تار برقی خبرون سے معلوم ہوتا ہے کہ البانیہ میں ایک اور دعویدار کھڑا ہوگیا ہے جو یہ کہتا ہے کہ وہ ہرگز البانوی حکومت کو تسلیم نہ کرے گا۔ یہ دعویدار البانیہ کے ایک حصہ ایپائرس کا گورنر تھا جس کا نام جنرل ایم ڈوگرافس ہے اس نے اعلان کیا ہے کہ ایپائرس کے باشندے ہرگز البانوی حکومت کے زیر اثر نہ رہیں گے اور یہ کہ اگر یونانی سپاہ کو ایپائرس سے واپس بلا لیا گیا تو وہ البانویوں سے جنگ کرین گے اس اعلان کے بعد ایپائرس کی خود مختاری کا بھی اعلان کر دیا گیا ہے اور اس خود مختار حکومت کا صدر جنرل مذکور کو انتخاب کیا گیا ہے۔ البانوی حکومت نے اس اعلان کو دیکھکر مقامی حکام کو اطلاع دی ہے کہ وہ ڈوگرافس کے خلاف سخت ترین تدابیر عمل میں لائے اور ایپائرس والون کی نقل و حرکت کو نگاہ میں رکھے۔ دیکھئے کیا نتیجہ نکلتا ہے خدا کرے باہمی ایک معرکہ ہو تو معلوم ہو کہ کیسا ملک جہین لینے پر اطمینان سے حکومت نہیں کیجا سکتی

اسلامی درسگاہون کیلئے سرکاری عطیات

یہ امر موجب مسرت ہے کہ گورنمنٹ پنجاب مسلمانون کی تعلیم کو آسان بنانے کیلئے اسلامی درسگاہون کو بیش قرار عطیات دے رہی ہے۔ چنانچہ علاوہ اوس ۵۰ ہزار کی رقم کے جو اسلامی درس گاہون کو بطور گرانٹ کے ملتے۔ حال ہی میں ہز آنر لفٹنٹ گورنر پنجاب نے چالیس ہزار کا گران قدر عطیہ انجمن حمایت اسلام لاہور کو اسلامیہ ہائی سکول شاہ پور کے لئے مرحمت فرمایا ہے۔ یہ سرمایہ امدادی فنڈ کے طور پر اوس کثیر التعداد رقم میں شامل کیا گیا ہے۔ جو ضلع شاہ پور کے مسلمانون نے چندہ کے طور پر جمع کی تھی پنجابی معاصر ٹریبیون اس خبر کا ضامن ہے کہ ایک ایسا ہی گرانقدر عطیہ مسلم بورڈنگ ہاؤس راولپنڈی کو بھی ملنے والا ہے۔ بشرطیکہ مقامی باشندے خود بھی اتنی ہی رقم فراہم کرلین۔ ابزرور کا بیان ہے کہ گورنمنٹ نے کئی لاکھ روپیہ اس شرط پر دینے کا وعدہ کیا ہے کہ اسلامیہ کالج لاہور بھی شاہدرہ میں منتقل کر دیا جائے۔ ہمیں امید ہے کہ گورنمنٹ اگر مسلمانون کی تعلیم کیلئے اسی طرح فیاضی سے کام لیتی رہی تو جلد مسلمانون کی تعلیمی کمزوریان رفع ہو جائین گی۔ اور گورنمنٹ کو مسلمانون سے اپنے محکمون میں بہت زیادہ فائدہ حاصل کرنے کا موقع ملیگا۔

بیگم صاحبہ بھوپال کا عطیہ عمارت کانفرنس کے لئے

بیگم صاحبہ بھوپال نے آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے صدر دفتر (علیگڈہ) کی عمارت کا سنگ بنیاد نصب فرمایا اور ۲۵ ہزار روپیہ اس عمارت کے لئے مرحمت فرمائے۔ عمارت کا نام بیگم صاحبہ کے نام پر سلطان جہان منزل ہوگا۔

بیگم صاحبہ کی یہ فیاضی حقیقتاً بہت کچھ قابل داد ہے۔ آپ نے اپنی اوس اسپیچ میں جو کہ آج کے ہفتہ حال میں فرمائی تہی۔ کارکنان کانفرنس کو نصیحت فرمائی کہ وہ کانفرنس کے کام کو وسیع پیمانہ پر چلائین اور افسوس ظاہر کیا کہ پرائیویٹ کانفرنس باہم اتحاد سے کام نہیں کرتین۔ ورنہ اب تک بہت سے عمدہ نتائج ظہور پذیر ہوتے۔ آپ کی تقریر نہایت زبردست تہی اور اوس میں بہت سی قابل قدر باتین تہین۔ خداوند تعالے بیگم صاحبہ کو بایں خیر و خوبی تا دیر سلامت رکہے۔

راڈ ہاکنسن انسپکٹر کانپور کو ہنگامہ کانپور کے متعلق انعام

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ کانپور میں مسجد مچھلی بازار کے متعلق جو جلسہ ۳۔ اگست کو ہوا تہا اوس میں راڈ ہاکنسن انسپکٹر نے مولانا آزاد سبحانی کی تقریر شارٹ ہینڈ کے ذریعہ قلمبند کی تہی معلوم ہوا ہے کہ صاحب انسپکٹر جنرل بہادر نے اس حسن خدمت کے صلہ میں انسپکٹر مذکور کو ایک بندوق ۹ فروری کو انعام کے طور پر عنایت فرمائی ہے یہ انعام غالباً اس حسن خدمت کا صلہ ہے کہ انسپکٹر موصوف نے بیس ہزار مسلمانون کے مجمع میں سے مولانا آزاد سبحانی کی تقریر لکہی اور عدالتی کارروائی میں اوس میں ۲۰ سے زیادہ غلطیاں برآمد ہوئین۔ اگر حقیقتاً یہی حسن خدمت انعام کا ذریعہ بنی ہے تو ہم راڈ ہاکنسن صاحب کو مبارکباد دیتے ہیں۔ کہ انسپکٹر جنرل بہادر نے اون کی بہت زیادہ قدر کی۔

امارت البانیہ کے متعلق عزت پاشا کے خیالات

عرصہ ہوا رائٹر ایجنسی نے تار کے ذریعہ اطلاع دی تہی کہ عزت پاشا سابق وزیر جنگ ٹرکی کچھ سپاہ لیکر البانیہ روانہ ہوئے ہین تاکہ وہان پہنچکر اور البانیہ کی امارت ہاتھ میں لیکر خود مختاری کا اعلان کردین اس کے بعد معلوم ہوا کہ عزت پاشا البانیہ پہنچنے سے پہلے واپس کر دئے گئے اور وہ اپنے ارادہ مین کامیاب نہوسکے۔ اسکے بعد انگریزی اخبارات کے نامہ نگارون نے لکہا کہ عزت پاشا سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اون کے متعلق یہ خبر صداقت سے خالی تہی کہ وہ البانیہ کی امارت حاصل کرنے کے لئے روانہ ہوئے تہے۔ اور یہ کہ عزت پاشا امارت البانیہ کے خواہاں نہین ہین لیکن آج عربی معاصر فتی العرب مین یہ پڑھکر بہت حیرت ہوئی کہ مذکورہ بالا خبر غلط ہے اور عزت پاشا البانیہ کی امارت حاصل کرنے کی کوشش میں بدستور مصروف ہین چنانچہ معاصر مذکور لکھتا ہے کہ

عزت پاشا سابق وزیر جنگ دولت عثمانیہ نے اخبار طان کے ایک نامہ نگار سے بیان کیا ہے کہ میں وزارت جنگ سے صرف اس لئے مستعفی ہوا ہون کہ البانیہ کی امارت حاصل کرون۔ اور اگرچہ اسوقت دول یورپ نے پرنس ویڈ کو البانیہ کا وزیر بنا دیا ہے۔ لیکن جسوقت میں دول یورپ کو واقعات سے آگاہ کرونگا اور بتلاؤن گا کہ البانیہ کی امارت میرے کسقدر موزون و مناسب ہے تو دول یورپ مجھ سے متفق ہوکر البانیہ کی امارت مجھے ضرور دیدین گی۔

اگر مذکورہ بالا خبر مین کچھ صداقت ہے تو بہت زیادہ موجب حیرت ہے کہ آخر وہ کونسے وجوہ ہین جن کی بنا پر عزت پاشا کو امارت البانیہ کے حاصل کرنے کا دعوے ہے۔ خدا کرے ایسا ہی ہو اور عزت پاشا اپنے ارادہ مین کامیاب ہون اگرچہ یہ نا ممکن سا معلوم ہوتا ہے۔

امریکہ میں اسلام پر حملہ کرنے کی تیاریان

نہایت افسوس کے ساتھ کہا جاتا ہے کہ مسلمانان ہند تبلیغ اسلام کے فرض سے بالکل غافل پائے جاتے ہیں اور دوسری قومیں آنکھ کھلنے سے پہلے اون کے مٹانے کو تیار ہو رہی ہیں۔ چنانچہ تازہ ترین خبرون سے معلوم ہوا ہے کہ امریکہ جو اب تک مذہب سے بالکل بے پروا ورنا آشنا رہا ہے کی مشنری جماعتیں عزم کا کہ میں اسلام کو مٹانے اور عیسائیت کو فروغ دینے کے لئے کوشش میں مصروف ہیں۔ حال میں تمام دنیا کی مشنری جماعت کی ایک عام کانفرنس دارالسلطنت امریکہ میں منعقد ہوئی جس میں یورپ اور امریکہ کے ممالک میں اسلام کے داخلہ اور ترقی کو روکنے کی جد و جہد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس کی تکمیل یا کوشش اس طرح ہوگی کہ مسلمان بچون کو چھوٹی عمر ہی سے مسیحی اساتذہ کے زیر اثر تعلیم دیکر دین و مذہب سے بیگانہ بنایا جائے گا۔ اس جلسہ میں یہ بہی قرار دیا گیا ہے کہ اسلامی دنیا کے معاشرتی۔ مذہبی اور تمدنی۔ حالات کی تحقیقات فلسفیانہ نگاہ سے کرکے اس کے نتائج کو ۱۹۱۶ء کے عام اجلاس کنونشن میں پیش کر دیا جائیگا اور ان کے نتائج کی بنا پر ایک زبردست مہم اسلام کے مقابلہ کے لئے تیار ہوگی۔ معلوم ہوا ہے کہ اس تحریک مین مسٹر کا پادری زویمر بھی شریک ہے۔ جو کئی مرتبہ بلاد اسلام کی سیاحت کرچکا ہے یہ مہم غالباً مسٹر ٹرکی البانیہ وغیرہ مین اپنا کام شروع کرے گی۔ کیا مذکورہ بالا تحریک کو پڑھکر مسلمانون کو ہوش نہ آئیگا کہ وہ بیدار ہوکر اپنے فرائض کو انجام دین اور مخالفین اسلام کی چالون سے بچنے کے لئے کوشش کرین۔

مولوی نورالدین صاحب جانشین مرزا غلام احمد صاحب کا انتقال

مولوی نورالدین صاحب جانشین مرزا غلام احمد صاحب قادیانی چند روزہ علالت کے بعد ۱۳ مارچ کو انتقال فرما گئے آپ احمدی جماعت کے رکن رکین اور مرزا غلام احمد صاحب کے حقیقی جانشین تہے۔ آپ کی وفات احمدی جماعت کے لئے بہت زیادہ موجب افسوس ہے۔ معاصر الحکم سے معلوم ہوا کہ مولوی صاحب کی وفات کے بعد مرزا غلام احمد صاحب کے صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود مرزا ایڈیٹر الفضل کو آپ کا جانشین کیا گیا ہے۔ مولوی نورالدین صاحب نے وفات سے چند یوم پہلے وصیت کی تہی کہ خاکسار بقائمی حواس لکہتا ہے لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ میرے بچے چہوٹے ہیں۔ ہمارے گھر میں مال نہیں۔ ان کا اللہ حافظ ہے۔ ان کی پرورش یا پرورش یتامی و مساکین سے نہو کچھ قرض حسنہ جمع کیا جاوے لائق لڑکے ادا کرین یا کتب جائداد وقف علی الاولاد ہو۔ میرا جانشین متقی ہو۔ ہردلعزیز۔ عالم باعمل۔ حضرت صاحب کے پرانے اور نئے احباب سے سلوک چشم پوشی۔ درگذر کو کام میں لاوے۔ میں سب کا خیرخواہ تہا وہ بہی خیرخواہ رہے۔ قرآن و حدیث کا درس جاری رہے۔

معلوم نہیں مرزا بشیرالدین صاحب اس وصیت کے کہان تک اہل ہیں اور کس نوعیت سے انہین جانشین بنایا گیا ہے۔

فتحی بے کی وفات کا دردناک واقعہ

گذشتہ اشاعت میں فتحی بے کی وفات کا واقعہ لکہا جاچکا ہے اس ہفتہ مصری ڈاک سے طیارہ کے گرنے کا واقعہ کسی قدر تفصیل سے معلوم ہوا ہے جو درج ذیل ہے۔

جمعہ کی صبح کو طیارہ (ہوائی جہاز) دمشق سے روانہ ہوکر ۸۵ کیلومیٹر پر پہنچا ہوگا کہ موضع سمرا کے قریب بعض کاشتکارون نے دیکہا کہ طیارہ معمولی حرکت و عادت کے خلاف تیزی کے ساتھ نیچے اتر رہا ہے۔ طیارہ چارسو میٹر کی بلندی پر تہا۔ کاشتکار عادت سے خلاف

ایک دلچسپ اخلاقی قصہ

(۱)

اس کے سوا کہ ہم دونوں بدقسمت بھائی بہن اپنے چچا کے گھر میں پیدا ہوئے تھے۔ ہمیں اپنی بابت کچھ علم نہیں۔ چچا کو بھی ہماری پرورش کا بار زیادہ دن نہیں اٹھانا پڑا۔ بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ ہماری بدولت اون کی مالی حالت درست ہوگئی۔ ہم دونوں بھائی بہن چھ سات ہی برس کے تھے کہ ہمارے چچا نے میرے بھائی علی کو دردیشوں کے ہاتھ فروخت کر ڈالا۔ کچھ دن بعد مجھے بھی بازار میں بیچ کر سکے سیدھے کر لئے۔ اس کے بعد میں نہیں جانتی کہ میرے بھائی کا کیا حشر ہوا۔ میں اپنے نئے مالکوں کے ساتھ قسطنطنیہ چلی آئی میرا آقا ایک معمر شخص تھا کئی برس اوس کے یہاں رہتے رہتے گذر گئے۔ اس اثنا میں وہاں سیکڑوں لونڈیاں آئیں اور چلی گئیں ابتداء میں تو میں اس کا مطلب کچھ نہ سمجھی مگر رفتہ رفتہ سب معلوم ہوگیا۔ جوں جوں میری عمر بڑھتی گئی۔ میرے خریدار آآ کر میرے آقا کو تنگ کرنے لگے۔

اب میری عمر زیادہ ہوگئی تھی۔ جب میں ندی کے کنارے باغیچہ میں بیٹھکر دیکھتی کہ کتنے ہی مسافر کشتیوں پر سوار گاتے بجاتے چلے جا رہے ہیں تو میں اون کی حالت سے اپنی حالت کا مقابلہ کرکے سخت بے چین ہوا کرتی۔ ایسا معلوم ہوتا کہ گویا میرے چاروں طرف دیوار کھنچی ہوئی ہے اور آسمان نے ایک سرپوش سے مجھے ڈھانپ رکھا ہے۔ آہ وہی روزانہ کاروبار، وہی محنت و مشقت، وہی روکھی سوکھی روٹی، اور وہی غلامی۔ جب میں یہ یاد کرتی کہ میں صرف لونڈی ہوں۔ تو غم کے مارے میری چھاتی پھٹنے لگتی۔ آخر اس ارادہ پر منضبط ہوکر کہ خواہ چھاتی پھٹے یا سر۔ ہنسی خوشی تو رہنا ہی ہوگا کہ قسمت میں یہی کچھ لکھا ہے مطمئن ہوجاتی۔ مگر اوس وقت مجھے مطلق اطمینان نہیں ہوتا تھا جب میں یہ خیال کرتی تھی کہ ایک نہ ایک دن میرے خریدار بازار میں سبزی ترکاری کی طرح میری بھی دیکھ بھال کرینگے۔

اسوقت میری عمر چودہ برس کی تھی اب دنیا مجھے کچھ اور ہی نظر آنے لگی تھی۔ بھولے ہوئے خواب کی طرح وہ سب باتیں اب یاد آتی ہیں۔ ایک دن میرے آقا نے مجھ سے کہا، نور النہار غور سے سنو یہ صاحب جو میرے ساتھ ہیں آج سے یہی تمہارے مالک ہیں ان کو خوش رکھنا تمہارا فرض ہوگا۔ یہ بہت اچھے آدمی ہیں۔ میں تمہارا خیرخواہ ہوں۔ تمہاری بھلائی کے خیال سے میں یہ کہہ رہا ہوں۔ تم جانتی ہو کہ یہ کوئی نئی بات نہیں۔ تم لوگوں ہی کے آرام کے لئے ہم لوگ پیدا ہوئے ہیں۔ ہمارا کچھ نہیں۔ جو کچھ فائدہ ہے تم لوگوں ہی کا ہے۔

(۲)

میرے اگلے معمر آقا نے غلط نہیں کہا تھا۔ میرا یہ نیا آقا، عادل، بہت اچھا آدمی تھا۔ خدا کی اس مہربانی کے لئے میرا دل شکریہ سے پر تھا۔ میرے ساتھ کی لونڈیاں غریب آدمیوں کے گھر میں پڑی تھیں وہ دن بھر کام کاج کرتیں اور تکلیف جھیلتی تھیں۔ مگر مجھے عادل کے زیر سایہ ہر طرح کی فراغت وحکومت حاصل تھی، لیکن ایک تکلیف تھی ایا دل کے بھائی، مراد کا مزاج بہت کڑا تھا۔ وہ جا بیجا مجھپر سختی کیا کرتے۔ کوئی دن خالی نہ جاتا کہ میں ان کے تیر ملامت کا نشانہ نہ بنتی، کبھی کبھی اس صدمہ سے میرے آنسو بھی جاری ہوجاتے اگر مراد کی زبان سے کبھی کوئی میٹھی بات سننے میں آتی۔ اس کیلئے میں ہمیشہ ترستی رہی۔ لیکن میں نے کبھی اپنے غم و غصہ کا اظہار نہیں کیا بلکہ مراد کی ان بیجا سختیوں کے لئے ہمیشہ دل سے اونہیں معاف کر دیتی۔

ایک روز کا ذکر ہے کہ شام کے وقت میں برآمدہ میں کھڑی ہوئی غنغنا رہی تھی ادہر آفتاب غروب ہو رہا تھا مجھے اپنے پس پشت کسی کی آہٹ معلوم ہوئی میں ایک دم کانپ اٹھی مگر فوراً ہی سمجھ گئی کہ مراد کے سوا اور کون ہوگا مگر یہ خیال کرکے کہ کہیں مراد نے میری غنغناہٹ نہ سن لی ہو میرے ہوش حواس جاتے رہے۔

مراد نے جلدی سے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ نور النہار" ہاتھ پکڑنا تھا کہ میرے رہے سہے ہوش بھی جاتے رہے میں نے اون کی طرف دیکھا ہی تھا کہ میرا سر خود بخود جھک گیا۔ مراد نے کہا" نور النہار"! تم یہاں کھڑی ہوئی کیا کرتی ہو؟

میں: آج وطن کا خیال آگیا تھا وہاں شام کے وقت باغیچہ میں بیٹھا کرتی تھی اور یہی منظر وہاں بھی دیکھتی تھی کہ کس طرح آفتاب اپنے تمام دن کا سفر ختم کرکے تھکا ماندہ درختوں کی آڑ میں چھپتا ہے" یہ کہتے کہتے میری آواز کانپنے لگی۔

مراد: میری طرف دیکھو، نور النہار! ہیں، یہ کیا؟ تم روتی کیوں ہو۔؟"

میں: نہیں، روتی تو نہیں ہوں"

مراد: نہیں کیسی؟ تمہاری آواز ہی تو بتا رہی ہے"

میں: آج میری طبیعت اچھی نہیں ہے"

مراد: خیر تمہیں معلوم ہے نور النہار! کہ میری شادی ہوگی؟" مراد کے منہ سے یہ لفظ سننا تھا کہ یہ معلوم ہوا گویا کسی نے کھینچ کر تیر مارا ہے میں نے بہت سوچا، مگر اس سوال کا جواب نہ دے سکی مراد نے پھر کہا "نور النہار! شاید تم میری سخت مزاجی کے باعث یہ سمجھتی ہوگی کہ جو عورت میری بیوی ہوگی۔ وہ میرے ساتھ خوش نہیں رہے گی"

میں نے حوصلہ کرکے جواب دیا" نہیں نہیں۔ ہرگز نہیں۔ وہ کیوں نہیں خوش رہے گی۔ یقیناً تم اس سے محبت کروگے۔ اگر کبھی کبھی کچھ خفا ہوتے ہو تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اوس پر بھی خفا ہوگے"۔

مراد نے میرا ہاتھ چھوڑ دیا اور میرا سر اپنے سینہ کی طرف کھینچکر کہا" تم سمجھتی ہوکہ میں تم پر صرف غصہ ہوتا ہوں اور تم سے الفت نہیں کرتا۔ اچھا سنو میں تمہیں پیار کرتا ہوں۔ جتنا کوئی شخص کسی کو پیار کر سکتا ہے اتنا ہی میں تمہیں پیار کرتا ہوں اور سنو، میں تمہیں اتنا پیار کرتا ہوں کہ اگر مجھے یہ معلوم ہوجائے کہ تم میری نہیں بلکہ کسی اور کی ہوگی تو میں اپنی جان پر کھیل جانے کو تیار ہوں"

مجھے سخت حیرت ہوئی۔ آج پہلی مرتبہ مجھے یہ معلوم ہوا کہ یہ دنیا اسقدر خوشنما اور مسرت بخش ہے۔ میں نے کہا" مراد! پھر کیا وجہ ہے کہ تم مجھپر اس قدر غصہ ظاہر کیا کرتے ہو؟

مراد: نور النہار! تم یہ معلوم کرنا چاہتی ہو کہ میں غصہ کیوں ظاہر کرتا ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ میری تند کلامی سے تمہاری آنکھوں میں آنسو بھر آتے ہیں۔ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تم دل میں بے چین ہوتی ہو مگر تم یہ نہیں جانتیں کہ تم پر سختی کرکے میں خود بھی بے چین ہوتا ہوں۔ یہ تمہارے آنسوؤں ہی کی طاقت ہے کہ مجھ ایسے وحشی کو اپنے قابو میں کر لیا ہے۔ یہ انھیں آنسوؤں کا صدقہ ہے کہ آج تم اس گھر کی لونڈی نہیں بلکہ نور النہار خانم" اس گھر کی ملکہ اور میری بیاہی ہوئی۔ اتنا کہکر مراد نے مجھے سینہ سے لگا لیا اور میری زلفوں کا بوسہ لیا۔ خوشی کے مارے میری آنکھیں بند ہوگئیں۔ مراد چلے گئے۔ مگر میں وہیں برآمدہ میں کھڑی ہوئی سوچتی رہی کہ" یہ کیسا خواب ہے"

اسوقت دن بالکل ڈھل چکی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا گویا کسی نے شام کی تاریکی کو روپہلے پانی سے دھو ڈالا ہے

(۳)

جنم کی لونڈی کو آج دوسرے ہی لوگ نہیں بلکہ ساتھ والی لونڈیاں اور مراد کے بڑے بھائی عادل بھی نور النہار خانم کے نام سے پکارتے ہیں میں اپنی عادت جلد ترک نہ کرسکی۔ اب بھی کبھی کبھی عادل کے قدموں میں بیٹھ جاتی؛ لونڈیوں کی موجودگی میں بھی کبھی کبھی گھر کے کام کاج میں لگ جاتی۔ ایسی حالت میں عادل نہایت محبت سے مجھے منع کرتے۔ یہ محبت اور درگذر کا نتیجہ تھا۔ یہی مراد کی محبت سونہ ہ ایسی تھی کہ قدرتی سبزیاں بھی ایسی دلکش نہیں لونڈیاں مجھے پنکھا جھلتیں، میرے جوتے صاف کرتیں اور ہر طرح ادب و تعظیم سے پیش آتیں۔ ایک وہ دن تھا کہ میں بھی انکے ہمراہ اپنے آقا کے آرام کے لئے کوشش کرتی تھی۔ میں نے ان کی خدمات یا دکھ سکھ کا خیال نہیں کیا اور خیال کرتی بھی تو کیونکر؟ مجھے مراد کی محبت مل چکی تھی، اور میں اسی محبت میں دنیا و مافیہا سے بیخبر رہتی تھی۔

ہمارا نکاح ہوجانے کے بعد عادل مجھے اور اپنے چھوٹے بھائی مراد کو اپنا سب مال و متاع سونپ کر بغرض سیاحت کہیں چلے گئے اسوقت سے آج تک اون کا پتہ نہیں چلا۔

(۴)

مراد کی الفت دن بدن بڑھتی گئی بحیثیت آرام و آسائش کا انہیں اسقدر خیال رہتا تھا کہ مجھے کسی قسم کی تکلیف نہ تھی اسکے علاوہ ہمیں ایسی خوشی حاصل ہوئی جو حد بیان سے باہر ہے۔ اسکے بعد ہمارا جام مسرت چھلکنے لگا۔ خدا نے ہمیں فرزند نرینہ عنایت فرمایا، جس سے ہم اسقدر خوش ہوئے کہ امید بندھ گئی کہ اب مصیبتوں کا سامنا نہیں کرنا پڑیگا۔ مگر افسوس! ما درچہ خیالیم و فلک درچہ خیال۔ یہ امید موہوم تھی۔ کیونکہ اس اثنا میں ایک ایسا واقعہ گزرا جس کو ہماری مصیبتوں کا شروع کہنا چاہئے۔ یہ واقعہ کیا تھا؟ میری لونڈیوں کے رشک و عداوت کا نتیجہ!

میں ایک روز دریچہ کے پاس کھڑی تھی کہ مجھے کسی کے بات چیت کرنے کی آواز معلوم ہوئی۔ میں نے کان لگا کر سنا تو معلوم ہوا کہ میرا ہی ذکر خیر ہو رہا ہے۔

—" وہ بھی تو ہم لوگوں کی طرح غلام ہی ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ہم اس کی خدمت کریں۔ اور وہ ملکہ بنی بیٹھی رہے۔ کیا صرف اس لئے کہ ذرا صورت شکل کی اچھی ہے؟ نہیں، اب یہ ہم سے ہرگز نہیں سہا جائیگا"

گفتگو اسی قسم کی تھی۔ مگر لونڈیوں کے جلاپے سے میرا کیا نقصان ہوسکتا تھا؟ علاوہ ازیں میرے پاس اتنا وقت ہی کہاں تھا کہ ان باتوں کا خیال کرتی۔ مراد اور میرا پیارا چھوٹا سا بچہ۔ دنیا میں یہ دو چیزیں ایسی تھیں کہ مجھے انہیں کے خیال سے رہائی نہیں ہوتی تھی۔

ایک دن مراد کے کسی دوست نے انکی دعوت کی تھی، وہ شام کو ادہر روانہ ہوئے اور میں بچہ کو اپنی چھاتی سے لگا کر پڑ رہی۔ لونڈیوں کے رشک و عداوت کا مجھے خیال نہ تھا۔

رات کے تقریباً گیارہ بجے ہوں گے۔ چاروں طرف سناٹا چھایا ہوا تھا کیا دیکھتی ہوں کہ ایک لونڈی میرے کمرے میں آئی۔ استقلال اور مضبوطی ارادہ کے نشان اسکے چہرہ پر نمایاں تھے لیکن کیوں؟ اتنا سوچنے کا موقع نہیں ملا۔ اس نے کہا" گھر میں آگ لگی ہے! اور فوراً کھل کھلا کر ہنس پڑی۔ آہ کیسی بیہودہ ہنسی! میں ابھی کچھ بولنے نہیں پائی تھی کہ وہ نظروں سے غایب ہوگئی۔ اور جاتے وقت باہر سے زنجیر لگا گئی۔ گھر میں آگ لگی ہے!" اسکا کیا مطلب ہے؟ موت اور آگ موت! اتنی مجھے چنداں فکر نہ تھی۔ اگر فکر تھی تو صرف اپنے پیارے بچہ کی۔ ان وہی بچہ جسکو میں اپنی زندگی کا سہارا سمجھتی تھی۔ وہ بستر پر بیٹھا ہوا خوشی میں اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ پاؤں مارتا ہوا ہنس رہا تھا۔ اسوقت ہنسی! نادان بچہ!! نہیں جانتا کہ اسوقت وہ کس مصیبت میں پھنسا ہوا ہے۔ اسکو معلوم ہی نہیں کہ آج [illegible] بھی اسے اس مصیبت سے نہیں بچا سکے گی۔

کھڑکی کھول کر دیکھا تو گھر کے چاروں طرف آگ ہی آگ نظر آئی۔ خونخوار شعلے ہوا میں لہرا رہے تھے [illegible] میری زندگی انھیں شعلوں کی نذر ہوئی۔ [illegible]

ترکی کی معدنیات

حال میں ایک انگریز محقق نے معدنیات اور کان کنی کی انجمن کے سامنے ایک مضمون عثمانی مملکت کے معدنی وسایل کے متعلق پڑھا تہا۔ انگریز موصوف کا بیان ہے کہ ایشیائے کوچک کو معدنیات زیادہ تر شمال میں پائی جاتی ہیں۔ جہاں ریل کی سڑکین بہت کم ہیں۔ چونکہ سلسلہ آمد ورفت اور باربرداری کی سہولتین تقریباً مفقود تہیں۔ اس وجہ سے اس ملک میں بہت کم کان کنی کی گئی۔ یہ بات مشتبہ تہی کہ کوئی اور ملک بہی ایسا ہے۔ کہ جہاں کی کان کنی میں ترقی کے لئے ریل کی سڑکون کی اتنی اشد ضرورت ہو۔

کوئلہ کوئلہ کی سب سے زیادہ مشہور اور سب سے بڑی کان قسطنطنیہ کے بہت قریب و تخمیناً ڈیڑہ سو میل مشرق کی طرف بحر اسود کے ساحل پر بمقام (ہرقلیہ) موجود ہے۔ اس کان کا رقبہ چہ سو مربع میل تخمینہ کیا گیا ہے۔ اور یہ تخمینہ اگر غلط ہو سکتا ہے تو صرف اس لحاظ سے کہ کم ہے۔ کوئلہ کی اقسام مختلف تہی۔ لیکن اوسطاً یہ کان کی کانون کے برابر خیال کی جاسکتی تہی تقریباً دس کارخانے کان کنی مین مشغول ہیں جن مین سے زیادہ مشہور فرانسیسی کمپنی ہے جس کی سالانہ پیداوار ۵ لاکھ ٹن (ایک کروڑ چالیس لاکہ من) ہے۔ ڈاکٹر ڈوریہ کو جو ٹہیکہ ملا ہے۔ اس میں تین لاکہ اسی ہزار من کوئلہ نکلتا تہا جبکہ کل کا کل فرانسیسی کمپنی خرید لیا کرتی تہی مگر اچی کے ٹہیکہ مین اجسکو حال مین فرانسیسی کمپنی نے بارہ لاکہ روپیہ مین خرید لیا ہے۔ ہر سال تخمیناً جو ۲۰ لاکہ من کوئلہ پیدا ہوتا تہا اور زار وجابر ادہس کے کارخانہ سے سالانہ ۱۷ لاکہ من کوئلہ نکلتا تہا ان کے علاوہ اور بہی چہوٹی چہوٹی کانین تہین۔ جن سے ہر سال تخمیناً سات آٹہہ لاکہ من کوئلہ برآمد ہوتا تہا اور اس طور پر کل پیداوار ۸ لاکہ ٹن یعنی ۲ کروڑ ۲۴ لاکہ من کوئلہ کی تہی۔

لوہا ایشیائے کوچک مین کئی ایک مقامات پر لوہے کی کانین پائی جاتی ہین۔ اگرچہ اون مین سے صرف ایک ہی کان سے لوہا برآمد کیا جاتا ہے۔ یہ کان جزیرہ متی لین کے مقابلہ میں براعظم پر آیا زمہ کے قریب ہے اور وہان سے تخمیناً ہر سال تیس ہزار ٹن یعنی آٹہہ لاکہ چالیس ہزار من لوہا سالانہ برآمد ہوتا تہا۔ لوہے کی سب سے بڑی کان بیروت کی پہاڑیوں میں ہے جو قصبہ زیتون کے شمال میں خلیج اسکندریہ سے بخط مستقیم نوے میل کے فاصلہ پر ہے۔ اسی کان کا بہت بڑا رقبہ ہے اور یہان سے سالانہ ۳۴ ۸ لاکہ من لوہا برآمد ہو سکتا ہی۔

تانبا یہ بات کچہہ مبالغہ آمیز نہین ہے کہ تانبا ایشیائے کوچک کے شمالی صوبون میں تانبا ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ بلکہ اندرونی ملک مین بازوداس سے بالخصوص تک ہر مقام پر تانبا موجود ہے۔ عموماً تانبے کی کان کی نالیان جن مین کچا تانبا قدرتاً پایا جاتا ہے تنگ ہیں اور یہ دہات اُن مین بہ افراط پائی جاتی ہے۔ خالص تانبے کی اوسط ۲۰ فیصدی بلکہ زائد ہے۔ آغانہ کی کان تقریباً ایشیائے کوچک کے بیچ مین واقع ہے اور اسکندریہ سے ۲۵۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہ کان گورنمنٹ کی زیر نگرانی کام مین لائی جاتی ہے۔ ۱۸۹۲ء سے اب تک کالے تانبے کی مقدار جو برآمد ہو چکی ہے۔ ۵ لاکہ ساٹھ ہزار من سے اوپر ہے۔ کچے تانبے کی ظاہر صورت یہ ہے کہ کثیر مقدار مین لوہے وغیرہ کی آمیزش سے پاک پایا جاتا ہے، ورنہ نہین بڑی بڑی مقدارون کے نکالنے کا انتظام کیا جاسکتا۔ گورنمنٹ کے تخمینہ مین اب تک ۷ لاکہ ٹن یعنی تخمیناً ۲ کروڑ من کچا تانبا کان مین موجود ہے جس میں سے اوسطاً دس فیصدی تانبا برآمد ہوگا دوسری مشہور کان تانبے کی سندیکلی مین واقع ہے جو قسطنطنیہ سے ۸۰ میل سے کم فاصلہ پر ہے۔ اور بغداد ریلوے کے اسٹیشن عطا بازار سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر ہے جو تہوڑا بہت کام بیان ہوا ہے۔ اوس سے اور سرکاری رپورٹون سے معلوم ہوتا ہے کہ خندق کی کانین زیادہ گہری ہین اور اوسطاً تانبے کی تہ زیادہ موٹی ہین۔ مختلف تجربون کے تجربہ سے معلوم ہوا کہ ۵ فی صدی خالص تانبا موجود ہے اور حال کی ایک رپورٹ سے یہ بہی معلوم ہوا ہے کہ یہ اوسط سات فیصدی ہے۔

سیسہ جست وچاندی آکتا سیسہ بکثرت پایا جاتا ہے اگرچہ اوس مقدار مین نہین ہے جیسا کہ تانبا ہے چاندی اور سیسہ کے لئے کراحصار کے گرد نواح کا ملک زیادہ مشہور ہے دونون وہاتین مخلوط واقع ہوئی ہیں اور ایک ٹن مخلوط دہات کی قیمت تین سو پونڈ خیال کی جاتی ہے اس مخلوط دہات میں چاندی سیسہ کے علاوہ سونا بہی ملتا ہے گورنمنٹ نے بمقام بوتر داغی پر ایک چاندی و سیسہ کی کان کی آزمائش کی جس سے چار ہزار پونڈ سالانہ کا منافع ہوتا ہے۔

سونا باستثنا سونے کے قریب ایک ضلع کے جو اونیین دردانیال کے کسی اور مقام پر سونے کی کانون سے کام نہین لیا جاتا۔ عرب میں سونا موجود تہا لیکن اوس کا صحیح پتہ کسی کو نہین معلوم تہا تقریباً شمالی صوبجات باستثنا اوس کام کے جو کراحصار میں واقع ہے کہیں اور سونا نہیں ملتا۔ زمانہ سابق مین مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے درمیان سونے کی کانین تہین لیکن اون کے متعلق کوئی تحقیقات اب موجود نہین۔

مٹی کا تیل ایشیائے کوچک میں مٹی کے تیل کی علامتین قریب قریب پورے جزیرہ نما مین پائی جاتی ہین ان مین سے سب سے زیادہ اناطول اور بغداد کے صوبہ ہیں اور کسی حد تک بصرہ کا صوبہ بہی ہے۔ تیل کے کنوین تخمیناً دوسو کی تعداد مین ہون گے اور چالیس مختلف مقامات پر پائے جاتے ہین معمولی طور پر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چار مختلف خطوط جو ایک دوسرے کے متوازی ہیں وہ اون مقامات سے ہو کر گذرتے ہیں جہاں مٹی کا تیل پایا جاتا ہے۔

مطایبات

باغبان

کس مزے سے عمر کٹتی ہے تری اے باغباں — بلبل وگل کی ہے ہر دم یاد تجہہ کو داستان
ہے جو ہر اک گل کو فکر آمد فصل خزاں — لپٹی جاتی ہیں چمن میں ڈالیون سے ڈالیان
تیرے ہی دم سے ہیں سارے عیش وعشرت کے مزے
تجہہ کو حاصل ہیں عجب نیرنگ قدرت کے مزے

صبح کا سناٹا دلکش اور کلیوں کی چٹک — شوق نظارہ میں نرگس کی نہ جھپکی اک پلک
شور اک سل علی کا ہے زمیں سے تا فلک — دمبدم آتی ہے بہینی بہینی پہولون کی مہک
باغ کی ہے زندگی اور کس مزے کی زندگی
پہولون ہی میں کٹتی ہے ازبسکہ تیری زندگی

تو نہ ہو تو یہ گل وبلبل کی چاہت پہر کہان — رات دن آپس میں یہ شکوہ شکایت پہر کہان
سبتے سبتے کی چمن میں زیب وزینت پہر کہان — ہلکی ہلکی وضع کی پہولوں میں رنگت پہر کہان
کس قرینے کے لگائے گل چمن میں چار سو
مختلف پہولون کی صورت مختلف پہولون کی بو

نرگس بیمار کو ہے باغ میں رہنا پسند — بلبل ناشاد کو گلشن کی ہے ہر جا پسند
گل کہلاتا ہے نئے انسان کرے کیا کیا پسند — کوئی شے ایسی نہیں جو ہو کسی کے ناپسند
گو نہین زیبا ہے یہ شان لفاست کے لئے
لوتے کانٹے ہی رکہے تو حفاظت کے لئے

تجہہ سے کیا ہل مل گئے ہیں رہتے رہتے بے زباں — سب سنا جاتے ہیں آکر اپنی اپنی بولیان
اپنے اپنے قصے خوش ہو ہو کے کرتے ہیں بیان — داد پاکر تجہہ سے ہو جاتے ہیں کیسے شادماں
ایک تو ہے اور سارے باغ کا ہے اہتمام
دے رکہا ہے تجہہ کو کیا قدرت نے حسن انتظام

(العصر)

فن دباغت

مسٹر بی۔ ڈی مہٹرا ایم اے ۔۔ ایس سی (لندن) جو سینٹ زیویر کالج مین علم الکیمیا کے پروفیسر ہین اونہون نے ممبران انڈین گلڈ آف سائنس اینڈ میکنالوجی کے روبرو ہندوستان مین فن دباغت اور اس کے امکانات پر ایک دلچسپ تقریر کی۔ مسٹر ممدوح نے ایک بورڈ پر نقشہ کی صورت مین دکہایا کہ ہندوستان سے جو خام چمڑا ممالک غیر کو جاتا ہے اس کی کمی بیشی مین بہت فرق پڑتا رہتا ہے اور جس زمانہ مین سخت قحط سالی ہوتی ہے اوسوقت خصوصاً کثرت سے باہر بہیجا جاتا ہے۔ انہون نے بتلایا کہ ہندوستان کی بعض ادنےٰ اقوام کا موروثی پیشہ دباغت ہے۔ اوران کو ہاتہہ مین لینے اور معمولی نوشت و خواند اور حساب کے علاوہ ان کی صنعتی معلومات کو ترقی دینے کی ہمت پر زور دیا اُنہون نے سامعین کی توجہ ہندوستان مین چمڑے کے محدود استعمال کی طرف مبذول کرائی مگر اس کے ساتہہ ہی بتایا کہ چند سال سے مدراس میں عام استعمال کی چیزون اور خصوصاً کلون کی مانگ کی وجہ سے چمڑے کی صنعت ترقی پر ہے۔ انہون نے افسوس سے ظاہر کیا کہ مذہبی اوہام کی وجہ سے ہندو اور مسلمان اس صنعت پر آسانی سے اپنا روپیہ نہین لگاتے۔ خوشی کی بات ہے کہ خصوصاً بمبئی مین چمڑے کی تجارت برآمد اور اس کا کمانا مسلمانون کے ہاتہہ میں ہے مگر مسلمانون کے یہان مذہبی ممانعت ہونے کی وجہ سے سور کے چمڑے کی دباغت ایک ناممکن امر ہے۔ لکچرار نے ان نتائج کا بہی ذکر کیا جو اونہون نے انگریزی دباغت کے کارخانون مین شخصی تجربہ سے حاصل کئے تہے اور اس امر پر زور دیا کہ صنعتی مرکزون میں اس قسم کے نمونے کے اسکول کہولے جائین جہان ہندوستانیون کو چمڑا رنگنے کے بعض عملی طریقے سکہائے جائین تاکہ وہ آیندہ کارخانون مین کاریگر مزدورون کی طرح کام کر سکین۔ ہم چاہتے ہین کہ اہل ہند اس جانب خصوصیت سے متوجہ ہون۔ (وکیل)

(بقیہ قصہ صفحہ (۷))

میں اوسوقت جو اس ماختہ تھی میں نہیں سمجھ سکتی تھی کہ میں کیا کر رہی ہوں۔ کوئی غیر محسوس طاقت مجھے ابھار رہی تھی۔ بچہ کا خیال آتے ہی میں برآمدہ سے نیچے کود پڑی۔

(۵)

ہوش آیا۔ آنکھیں کھول کر دیکھا کہ جنگل میں ایک درخت کے نیچے پڑی ہوں۔ یہ کیا؟ کیا ابھی تک آگ فرو نہیں ہوئی؟ نہیں، آگ تو بجھ گئی، اب کچھ اور ہی سمجھنا چاہئے۔ نہیں! یہ نئی زندگی ہے۔ کہ مصیبتوں کا شروع؟ سرہانے کون بیٹھا ہے؟ مراد۔ اُنکی شکل اوداس کیوں ہے؟ "بتاؤ! میرا بچہ، میری زندگی کا سہارا کہاں ہے؟"

مراد نے کہا "نور النہار"! اس سے زیادہ کچھ اور نہ کہہ سکے، آواز بیٹھ گئی۔ شدت غم کے باعث چہرہ اور آنکھوں پر جھائیاں پڑ گئی تھیں میں نے دوبارہ دریافت کیا "میرا بچہ کہاں ہے؟"

"وہ دیکھو، درخت کی آڑ میں سو رہا ہے۔ فکر واندیشہ کی کوئی بات نہیں۔ آگ سے اوسے مطلق ضرر نہیں پہنچا۔ مگر نور النہار! ہمارا سب مال و متاع جل کر خاک سیاہ ہو گیا" اتنا کہہ کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ میں نے کہا "یہ کیا؟ روتے کیوں ہو؟ بچہ بچ گیا، یہی کیا کم ہے۔ تم لوگوں کی موجودگی میں مجھے کسی قسم کا رنج وغم نہیں خدا کا شکر کرو۔"

مراد "ہاں، یہ بات تو ٹھیک ہے۔ نور النہار! میرا مال و متاع تمھیں ہو! میں اسکو بہت غنیمت سمجھتا ہوں کہ اس آفت میں تمھیں نہیں کھو بیٹھا۔"

آج ہم لوگ مفلس ہیں۔ سب کچھ آگ کی نذر ہو گیا غلاموں اور لونڈیوں نے اپنی اپنی راہ لی۔ مراد، میں اور بچہ، بس صرف ہم تین موجود تھے۔ آہ! اگر اس وقت لونڈیوں کی باتوں سے درگذر نہ کرتی، اگر اون کی باتوں کو کم نظری سے نہ دیکھتی، تو آج یہ دن دیکھنا کیوں نصیب ہوتا۔ انھوں نے ہی تو آتش رشک سے جل بھن کر گھر میں آگ لگا دی تھی۔

ہم لوگ اب ایک جھونپڑی میں رہتے ہیں۔ مراد نے ایک ادنیٰ سی ملازمت اٹھالی ہے جسکی آمدنی سے ہم لوگوں کا گذارہ ہوتا ہے۔ کام کاج کرنے کے لئے کوئی نہیں، گھر کا سب کام میں خود کرتی ہوں۔ مراد جب کام پر چلے جاتے ہیں تو میں بچہ کی پیاری صورت دیکھ دیکھ کر دن گذارتی ہوں۔ شام ہوتے ہی گھر کا کام کاج ختم کر کے بچہ کو گود میں لے بیٹھتی اور اپنے مراد کی راہ دیکھا کرتی ہوں۔ جب وہ آتے ہیں تو اون کو کھلا پلا کر اُن کے پاؤں دابتی ہوں، اور جب وہ سو جاتے ہیں تو میں بھی سو رہتی ہوں۔ یہی میرا روزمرہ کا شغل ہے۔ ایک روز سب کام کاج کر کے میں مراد کے پاؤں داب رہی تھی، کہ انھوں نے نہایت محبت آمیز لہجہ میں کہا "نور النہار، تمھیں بہت تکلیف ہوتی ہے۔ مجھے یہی فکر رہتی ہے کہ کہیں اس محنت سے تمہاری صحت نہ خراب ہو جائے!"

میری آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ غور کرنے لگی کہ مجھے کونسی تکلیف ہے۔ آخر یہ بھی تو کام کرنے کے عادی نہیں۔ میں نے فوراً اپنا سر اون کے قدموں پر رکھ دیا اور بولی "میری محنت؟ پیارے! اسکا کچھ غم نہ کرو۔ میں تو تمہاری کنیز ہوں۔" (انصر)

بلند شہر میں میونسپل بورڈ کا الکشن

۱۹۔ مارچ ۱۹۱۴ء کو بلند شہر میں میونسپل بورڈ کا جو الکشن ہوا وہ اس لحاظ سے بہت زیادہ اہم تھا کہ ایک ہی قوم اور ایک ہی پیشہ کے دو امیدوار مقابلہ میں تھے امسال لالہ گنگا سہائے صاحب کی میعاد ممبری ختم ہوئی تھی جن کے مقابلہ میں بابو مدن موہن اور بابو لال د صاحب کھڑے ہوئے بابو مدن موہن کی پارٹی سرگرم تھی اور آریہ ہونے کی وجہ سے اون کو دعوے تھا کہ وہ کامیاب ہو جاینگے چنانچہ اسی قوی امید کی بنا پر انہوں نے دو اشتہار بھی شائع کئے جن میں سے ایک میں جو بابو مدن موہن کے نام سے تھا پبلک کو بہت سے سنہری وعدے دلائے گئے تھے اور اپنی آیندہ خدمات کو نمایاں کیا گیا تھا لیکن باوجودیکہ انہوں نے اس مقابلہ میں اشتہاروں اور گرم فریق کی جدت بازیوں سے بھی انتہائی قوت کے ساتھ کام لیا۔ لالہ گنگا سہائے کامیاب رہے اور نہ صرف معمولی نمبروں سے بلکہ ۳۴ نمبروں کی زیادتی سے۔

بات اصل یہ ہے کہ پبلک اب سمجھتی جاتی ہے اور اوسے اپنے نفع نقصان کا احساس ہونے لگا ہے۔ ایسی حالت میں اب ناممکن ہے کہ پبلک شہرت رسان یا ناتجربہ کار شخص کو اپنا قائم مقام بنادے بلند شہر میں ابتک مسلمانوں کے حقوق نہایت کمزور رہے ہیں اور اب سے تین سال پیشتر تک باوجود مساوی آبادی سے بھی زیادہ ہونے کے مسلمان ممبروں کی تعداد صرف دو تھی لیکن اب تین ممبر مسلمان ہیں اور میونسپل بورڈ کا کام نہایت خوبی سے ہو رہا ہے۔

امسال جو اندیشہ جدید امیدواروں سے زیادہ نہ صرف یہی کہ ان سے ہمارے حقوق کو نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہے بلکہ اب سے پہلے چونکہ مسجد سرائے کی ایک آراضی کے متعلق ناقابل بیان معاملہ انہیں ہاتھوں سے ہو چکا ہے اور مسلمانوں کو اس میں بہت زیادہ نقصان اٹھانا پڑا ہے ناممکن تھا کہ مسلمان آیندہ بھی اس خطرہ میں دانستہ مبتلا ہوں اسلئے مسلمانوں نے کوشش کی کہ سابق تجربہ کار ممبر کو بدستور رکھا جائے چنانچہ مسلمان اس کوشش میں کامیاب رہے اور لالہ گنگا سہائے صاحب تین سال کیلئے پھر ممبر منتخب ہو گئے۔

اس کوشش میں نمایاں خدمات مسلمانوں کے مشہور سرگرم ممبر منشی سید احمد حسین صاحب کی ہیں۔ جنہوں نے کئی ہفتوں سے مسلسل یہ کام انجام دیا اور اپنے تمام کاروبار کو چھوڑ کر اس خدمت میں مصروف رہے اور آخر کامیاب ہوئے۔ ہم منشی احمد حسین صاحب کو اولاً اور لالہ گنگا سہائے صاحب کو ثانیاً اس عظیم الشان مقابلہ میں شاندار کامیابی حاصل کرنے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خداوند تعالےٰ انھیں پبلک خدمات کے لئے مستعدی سے کام کرنے کی قوت عطا فرمائے۔

حوادث واخبار

السیسٹا انڈین ریلوے ایک نئی لائن تعمیر کرنے والی ہے جو رہان پور واقع حویلی گھاٹک اور لوپ لائن سے گاہ سے گنائی ہوتی ہوئی مقام جمونی تک پہونچے گی چنانچہ اس نے اس غرض کے لئے ریلوے بورڈ سے پیمائش کی منظوری دیئے جانے کی درخواست کی ہے۔

افسوس ہے کہ میجر محمد علی خان صاحب افسر تاجہ عالیہ رامپور نے جو ریاست رامپور کے ایک بڑے معزز عہدہ دار اور مولانا شوکت علی ایڈیٹر رسالہ دل گداز ہوائے علیگڑھ و مسٹر محمد علی ایڈیٹر کامریڈ دہلی کے عم بزرگوار تھے سات مارچ کو انتقال فرمایا۔ ہز ہائینس نواب صاحب و دیگر اراکین ریاست آپ کے جنازہ میں شامل ہوئے اور آپ کے برادر زادہ حشمت علی خاں صاحب آپکی جگہ پر معمور کئے گئے۔

معلوم ہوا ہے کہ شملہ میونسپلٹی اپنے صنادیک کے ٹیکس کو موقوف کرنے پر غور کر رہی ہے اور اس معاملہ پر پنجاب گورنمنٹ سے اس کی خط وکتابت ہو رہی ہے اس ٹیکس کو غریب لوگ سخت ناگوار سمجھتے ہیں اسلئے وہ اس کی موقوفی پر بہت خوش ہونگے۔

پنجاب کی فصل گندم کی دوسری پیشگوئی میں رقبہ زیر کاشت ۹۰۱،۶۹،۸۱ ایکڑ یا دسمبر گذشتہ کی اول پیشگوئی سے ۶ فیصدی زیادہ اور سال گذشتہ کے آخری تخمینہ سے صرف ایک فیصدی کم بتایا گیا ہے فصل قریباً ہر جگہ اچھی حالت میں ہے اور عمدہ پیداوار کی امید لگائی جاتی ہے۔

ہز آنر صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک متحدہ اگلے ہفتہ کے اوائل میں امداد قحط کی تدابیر کے متعلق بندیلکھنڈ کا دورہ لگائینگے اور بعدہ کوالہ آباد واپس آجائینگے۔

دربار بیکانیر اپنی ریاست کے مختلف حصوں میں ریلوے تیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے ضمن میں رتن گڑھ سے جانب شمال سردار شہر تک ۳۲ میل کی برانچ لائن کا کام فوراً شروع کر دیا جائیگا۔

گذشتہ یکشنبہ کو خفیہ پولیس بنگال کے دو افسروں نے مع دو بنگالی انسپکٹروں کے

چندر نگر میں جو گرانش بہاری بوس سٹاف کلرک ریسرچ انسٹیٹیوٹ دہرہ دون حال مفرور کے مکان کی تلاشی لی۔ اور کچھ کاغذات گرفتار کئے۔ راش بہاری بوس کی پولس کو واقعہ بم دہلی کے متعلق تلاش ہے اور اب اوس کی گرفتاری کے لئے ۵ ہزار کا انعام مشتہر کیا گیا ہے۔ اس کے ایک رشتہ دار سرش چندر گھوش کے مکان واقع چندر نگر کی بھی تلاشی لی گئی۔ اور کچھ کاغذات گرفتار کئے گئے اور انوکول چندر گھوش ٹیمپر ٹیکر روولا دہرہ دون کو بھی گرفتار کیا گیا ہے۔

اضلاع اٹاوہ و ہمیرپور کے متعلق ۲۲-۲۳۔ فروری سے قحط اور مراد آباد و فتح پور میں ۱۸ جنوری و ۸ فروری سے کمیابی اجناس کا اعلان منظور ہوا ہے۔

مقدمہ سازش باریسال کے ۶ مجرم پولیس کی نگرانی میں کلکتہ لائے گئے ہیں۔ جہاں سے کالے پانی بھیجے جاینگے۔

اندور میں ۹ مارچ کو پنڈت ارجن لال سیٹھی بی اے ڈائرکٹر آل انڈیا جین ایسوسی ایشن و پرنسپل ترلوک چندر جین ہائی اسکول اندور اور ان کے ایک چیلہ کشن لال راجپوت کی جو حال ہی میں جینی بنائے تلاشی لی گئی اور پولیس کچھ کاغذات لے گئی اور یہ دونوں اشخاص ایک اندور کے افسر کی زیر نگرانی دہلی بھیجے گئے۔

حوادث محلیہ (لوکل)

میونسپل بورڈ بجنور کا الکشن

حلقہ نمبر ا میں بابو جیراج سنگھ صاحب وکیل کی میعاد ممبری ختم ہوئی تھی۔ امسال چونکہ کوئی امیدوار ممبری آپ کے مقابل نہ تھا اسلئے آپ بلا انتخاب آیندہ تین سال کے لئے پھر ممبر مقرر رہے۔ اس بلا محنت کامیابی پر ہم آپکو مبارکباد دیتے ہیں۔

۱۷۔ مارچ کو حلقہ نمبر ۳ کا الکشن تھا۔ اس حلقہ میں بابو دامودر داس صاحب مختار کی میعاد ممبری ختم ہوئی تھی ان کے مقابلہ میں موتی رام چندر صاحب کھڑے ہوئے تھے۔ بڑی سرگرمی کے ساتھ مقابلہ رہا آخر بابو دامودر داس صاحب کامیاب رہے۔

۱۸۔ مارچ کو حلقہ نمبر ۴ کا الکشن تھا اس حلقہ میں بابو مہابیر پرشاد صاحب کی میعاد ممبری ختم ہوئی تھی ان کے مقابلہ میں پروہت بسنت لال صاحب کھڑے ہوئے تھے جس میں مہابیر پرشاد صاحب کامیاب رہے۔

رجسٹرڈ (اے) نمبر ۵۷۵

Req. A: 575.

133

THE

AKHBAR MADINA BIJNOR

مسلمانوں کا واحد قومی تمدنی ادبی اخلاقی تاریخی اور سیاسی ہفتہ وار اخبار

قیمت سالانہ پیشگی تین روپیہ — ممالک غیر سے ۶ شلنگ

مدینہ

مالک ومہتمم
محمد مجید حسن
بجنوری

رئیس التحریر
آغا رفیق
بلند شہری

ضوابط اخبار مدینہ

(۱) تاریخ اشاعت مدینہ۔ ہر ماہ انگریزی کی یکم-۸-۱۵-۲۲ کو دفتر سے شائع ہوتا ہے (۲) پرچہ نہ پہنچے پر دو ہفتے کے اندر دوسرا پرچہ مفت اس کے بعد ۲ کے ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جائیگا (۳) ہر قسم خطوط کا سلسلہ منقود ہے (۴) جواب طلب امور کے لئے ٹکٹ یا جوابی پوسٹ کارڈ آنا لازمی ہے (۵) مضامین اخبار کے متعلق خط وکتابت بنام ... تحریر کی جائے۔

شرح اجرت اشتہارات اخبار مدینہ بجنور

مقدار	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

التماس ضروری

جن احباب کی خدمت میں بطلب یا بلا طلب اخبار مدینہ نمونۃً جاری ہو وہ فوراً اپنے ارادہ سے مطلع فرمائیں ورنہ دوسرا یا تیسرا پرچہ وی پی روانہ ہوگا جس کا وصول کرانا ان کا اخلاقی فرض ہے۔ جو حضرات مدینہ کی امداد دائمی مستقل خریداری سے فرما رہے ہیں وہ اپنی قیمت ختم ہونے سے پہلے قیمت ... کار طلب کی ... ورنہ ... ہوگا اور مدینہ کو ...

تمام درخواستیں و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک ومہتمم اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہونی چاہئیں

تلغرافات

معاملات بلقان

ایتھنز (۲۴- مارچ) اندر تیسنر کی چار گھنٹوں کی لڑائی میں ۱۵۲ البانوی جن میں ۲۵ فوجی پولیس کے آدمی بھی داخل ہیں ہلاک ہوئے اور بہت سے زخمی ہوئے۔ اپائرس والوں نے کئی دستی کوریزہ کی طرف بڑھ رہے ہیں جسے البانوی خالی کر گئے ہیں۔

ایتھنز (۲۵- مارچ) گورنمنٹ نے دول کو بذریعہ سرکلر بغاوت اپائرس پر توجہ دلائی ہے اگرچہ گورنمنٹ یونان کو یقین ہے کہ خود مختار اپائرس کے جدید منتخب شدہ پریزیڈنٹ کے نام گورنمنٹ البانیہ کی تجاویز دول کی خواہش کے مطابق ہیں تاہم یونان دول کو اس خطرہ سے آگاہ کرنا ضروری تصور کرتا ہے جو ذمہ داریوں کے متعلق دول کے جواب کی تاخیر سے پیش آنا ممکن ہے۔

دولت عثمانیہ

قسطنطنیہ (۲۴ مارچ) اخبارات جیرابلس کے متصل بغداد ریلوے پر سخت ہنگامہ کی رپورٹ کرتے ہیں۔ صدہا کرد مزدور اُجرت کے متعلق معترض شور و فساد ہوئے۔ اسلحہ آتشی استعمال کئے گئے۔ تین کرد مقتول ہوئے۔ پانچ کا پتہ نہیں ملتا خیال کیا جاتا ہے کہ وہ غرق ہو گئے ہوں گے۔ بہت سے یورپین زخمی ہوئے۔ مجروحوں میں کمپنی کے ساتھ ملازمین بھی داخل ہیں والی مرتب و جرمن قونصلوں کے ساتھ موقعہ پر روانہ ہوئے۔

قسطنطنیہ۔ (۲۴- مارچ) برٹش و جرمن گورنمنٹیں ایک اینگلو جرمن کمپنی کے ذریعہ سے ولایت موصل میں پیٹرولیم کی تلاش اور اس سے مشترکہ طور پر مستفید ہونے کی تجویز میں متفق ہو گئی ہیں۔

قسطنطنیہ (۲۶- مارچ) ولایت ہائے امانہ و حلب کے حدود میں جہاں بغداد ریلوے سلسلہ کوہ اماوس سے گذرتی ہے ایک جرمن و دوسرے سوئٹزرلینڈ کے انجنیئر کو دیسی مزدوروں نے مار ڈالا۔ اس تازہ سانحہ نے نہایت دردناک اثر پیدا کیا ہے۔

(بعد کا تار۔ امانہ و حلب کے حادثہ کے متعلق بعد کے تار کے بوجہ والی کے تار کو غلط پڑھنے کے غلط سمجھ لیا گیا۔ اصلی واقعہ یہ ہے کہ سوئٹزرلینڈ کے انجنیئر نے ایک جرمن انجنیئر کو مار ڈالا۔ ہلاکت کی وجہ کا علم نہیں ہوا۔ جرمن نائب قونصل موقع پر گیا ہے۔

قسطنطنیہ (۲۴- مارچ) ہنگامہ جیرابلس کے متعلق برٹش قونصل حلب کی طرف سے جو تار موصول ہوا ہے۔ اس میں برٹش رعایا کے کسی فرد کے زخمی ہونے کا ذکر نہیں۔ البتہ یہ لکھا ہے کہ دو آدمی جو برٹش رعایا ہیں اور برٹش میوزیم کے لئے پرانی چیزوں کے واسطے آرائی کھدوا رہے ہیں ان کو اپنے گرد متعینین کو اس ہنگامہ سے الگ تھلگ رکھنے میں بڑی مشکل پیش آئی۔ رعایا کے جرمن ملازمین کے۔ کپتان کا زور نے ایک برٹش رعایا پر فیر کیا تھا مگر وہ زخمی نہیں ہوا۔

دولت ایران

طہران (۲۵- مارچ) متصل کازرون جنگ شروع ہو گئی ہے۔ فوجی پولیس کا شغالی تبائل کی امداد سے جنہوں بر خونا صرالدین کی سرکردگی میں بس حملہ کر رہی ہے۔

متفرقات

(سینٹ پیٹرسبرگ) (۲۴ مارچ) جنوبی روس کے طوفان زدگان کی اعانت کے لئے زار روسیہ نے ایک کمیٹی مقرر کی ہے جس نے پہلے امداد عطیہ کے طور پر پچاس ہزار روبل منظور کئے ہیں۔

لندن (۲۱ مارچ) اعلان ہوا ہے کہ اگست ۱۹۱۵ء میں ایک علمی مہم قطب جنوبی کو بھیجی جائیگی جو پانچ سال تک باہر رہے گی۔ چھ سالمان سائنس جن میں سے دو انگریزی ہیں ہمراہ جائیں گے مہم کے اخراجات نصف انگلستان و نصف سوئیڈن ادا کریگا۔

ٹوکیو۔ (۲۴ مارچ) کونٹ ایاما موٹو وزیر اعظم باوجود مجلس وزرا کے مستعفی ہو جانے کے جدید وزارت قائم ہونے تک جس کے جلد وجود میں آنے کی توقع نہیں۔ بدستور اپنے عہدہ کے فرائض انجام دیتا رہیگا۔ وزارت کے مستعفی ہونے کی وجہ بحری سکینڈل نہیں بلکہ بجٹ کی گنتی ہے۔

قسطنطنیہ۔ (۲۴ مارچ) برٹش و جرمن سفرا نے باب عالی کو اس سمجھوتہ سے جو ولایت موصل کے پٹرولیم کے بارہ میں دونوں ملکوں میں ہوا ہے۔ اطلاع دیدی ہے۔ اب باب عالی سے اس بارہ میں نامہ و پیام شروع کر دیا جائیگا۔

پورٹ سعید (۲۵- مارچ) پی- اینڈ او کمپنی کے سٹیمر منٹوا سے آج ہندوستان کے لئے چالیس ہزار پونڈ کا سونا بار کیا۔

لندن (۲۴ مارچ) چونکہ ولایت موصل میں پیٹرولیم کے چشموں کے بارہ میں دولتین انگلستان و جرمنی کا باہم اتفاق ہو گیا ہے۔ اجارہ لہذا جو دو سال پہلے ایک برٹش سنڈیکیٹ نے حاصل کیا تھا۔ اب انہوں نے برٹش و جرمنی کمپنی کو منتقل کئے جانے کی درخواست کی جائیگی۔

کیوبا- نیویارک (۲۴ مارچ) امریکہ کا جنگی جہاز اوکلاہوما میامی دریا میں اتارا گیا۔

میری بارہ سالہ محنت کا آخری نتیجہ

کئی سال تک جوگیوں اور سنیاسیوں کے ساتھ سرگردان رہا۔ دن رات ساتھ رہا۔ بھوک کی صحت کو نقصان پہونچا۔ ہزار ہا روپیہ برباد کیا سوسائٹی کے لطف سے محروم رہا مگر جس کی ہوس تھی وہ ہاتھ نہ آئی۔ نہ سونا بنا اور نہ چاندی ڈھلی مگر چند نسخہ جات ایسے مل گئے جنہیں تمام مذکورہ بالا نقصانات اگر نعم البدل کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ بیشک ان کے دنیا بھر کی طاقت اور دوائیوں سے اعلیٰ اور افضل جو لوگ بچپن کے زمانہ یا جوش جوانی میں اپنی آئندہ زندگی کی جڑ اپنے ہاتھوں سے کاٹ کر ملول ہو چکے ہوں اور زندگی پر موت کو ترجیح

اکسیر مقوی باہ دیتے ہوں ان کے لئے حبوب اکسیر مقوی باہ مسیحائی اثر دکھاتی ہے۔ صرف چند یوم کے استعمال سے نامردی۔ سستی۔ کمزوری۔ احتلام۔ سرعت۔ دلات پشت رقت۔ صنعت۔ اعصاب۔ ضعف اعضائے رئیسہ وغیرہ کے دفعیہ کے لئے جادو کا اثر رکھتی ہے۔ یہ اکسیر خاص کر مجلدقوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ دو شیشی اکسیر مقوی باہ اور ایک شیشی روغن اکسیر ایک مریض کی صحت کے لئے کافی ہے ۲۰ خوراک صرف ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ) کمل بکس پانچ روپیہ چار آنہ (صہ) محصول ڈاک چار آنہ۔

روغن اکسیر دافع سستی جو لوگ زمانہ طفولیت کی کارگذاریوں اور ایام جہالت کی غلط کاریوں کے باعث ورطۂ ہلاکت میں گرفتار اور نامردی کے شکار ہو چکے ہیں وہ اس روغن اکسیر کو استعمال کریں نامردی۔ کجی۔ سستی۔ لاغری وغیرہ وغیرہ کے دور کرنے میں یہ اپنی قسم کی پہلی ایجاد ہے تمام شکایات پر طرفہ یہ کہ بدون کسی قسم کے آبلہ وغیرہ پیدا کرنے اور تکلیف دینے کے جملہ شکایات کا قلع قمع کرتا ہے۔ علاوہ کسی بیماری کے شوقین اصحاب بھی استعمال کر سکتے ہیں قیمت فی شیشی ۱ر

اکسیر جرمان وہ دوا ہے جس کا ثانی ہندوستان کیا دنیا بھر میں بھی نہ ملیگا۔ صرف پندرہ روز کے استعمال سے انسان کو ایک ایسے مرض سے نجات دیتا ہے جس کی مذمت یا برے نتائج گنوانے میں جو کچھ معارض تحریر میں لایا جائے کم ہے۔ جس نے نئی زمانہ تمام دنیا پر اپنا پرتوہ ڈالا ہے۔ سر جگہ اپنے یادکنندگان اور نام لیوا کر رکھے ہیں۔ دیکھنے میں ایک مرض مگر دراصل ام الامراض اس کی موجودگی اور اعضائے رئیسہ کی کمزوری احتلام و سرعت کی رونمائی ہوتے ہوتے اتنی ترقی پا گئی کہ قوت رجولیت کا ہی صفایا کر دیا۔ مگر۔ نہیں ہے کوئی مرض دنیا میں ایسا۔ کہ حق نے نہ جس کی دوا کی ہو پیدا۔ اس دوائی کے باقاعدہ استعمال کرنے سے آپ کو معلوم ہو جاوے گا کہ جس طرح یہ اکسیر تمام نقص کا بیخ و بن سے استیصال کرتی ہے اور کس طور پتلی اور بہتی ہوئی دھات درک کر گاڑھی ہو جاتی ہے کثرت احتلام وغیرہ دور ہو کر قوت رجولیت بحال ہو جاتی ہے۔ جان سے بیزار اور دنیا سے گیا گذرا انسان ہشاش بشاش موٹا تازہ قوی تندرست اور خوبصورت ہو جاتا ہے اور لطف یہ کہ جتنا دودھ گھی استعمال کرے ہضم ہو کر جزو بدن ہوتا ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ ایک آنہ (عمر)

اکسیر سوزاک - سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا صرف ۷ یوم کے استعمال سے صحت ہو جاتی ہے۔ قیمت عہ

سرمہ نور بے نظیر چالیس روز کے استعمال سے دن کو تارے نظر آتے ہیں اگر ۲۰ روز متواتر استعمال کریں تو عینک کی عادت چھوٹ جاتی ہے یہ سرمہ تمام امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت فی تولہ سرمہ سفید عہ۔ سرمہ سیاہ فی تولہ عہ

تمام خط و کتابت بنام مفتی علی شیر محلہ پیر گیلانیاں نمبر (۱۱) لاہور۔ ہونی چاہئے۔ {اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھیں}

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سعید پاشا مرحوم

سعید پاشا کو جن کے انتقال کی خبر پچھلے دنوں رائٹر ایجنسی نے دی تھی ترکی سیاسیات کے ایک تجربہ کار اور ماہر شخص تھے اور جو قابلیتیں مرحوم میں پائی جاتی تھیں اون کو دیکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ ٹرکی کے دور مصائب میں مرحوم نے نہایت استقلال اور ہمت سے کام لیکر ایک سخت امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے۔

سعید پاشا ترکی سیاسیات کا ایک ایسا جامع شخص تھا جو ترکی کے بڑے سے بڑے وقت میں بھی ہمت کو ہاتھ سے نہ دیکر رفع مشکلات اور دفاع مصائب کیلئے تیار رہتا تھا اور یہی وہ استقلال تھا کہ مرحوم کو سات مرتبہ صدارت عظمی کے منصب پر جلوہ گر کر چکا ہے اور ہر ایک مصیبت و مشکل میں ترکوں کی نظر اوس کے اعلے تجربہ پر رہی ہے۔

ہر چند کہ موت سب کے لئے ہے اور کوئی نفس اس کے پنجہ سے چھٹکارا پانے والا نہیں لیکن ایک ایسے وقت میں جبکہ ٹرکی کا ستارہ گردش داد بار میں ہے سعید پاشا کی وفات نہ صرف ٹرکی کے لئے بلکہ ان تمام مسلمانوں کے لئے بھی جو ٹرکی کے ساتھ ایک قومی و مذہبی تعلق رکھتے ہیں بہت زیادہ رنج و افسوس اور صدمہ کا موجب ہوئی ہے۔ افسوس ہے کہ ٹرکی نے گذشتہ عرصہ قلیل میں اپنے ایسے ایسے نامور فرزندوں کو پیوند خاک کیا ہے۔ جن کی نظیر مشکل سے پیدا ہو سکتی ہے۔ حسن رضا پاشا نیازی بے محمود شوکت پاشا بجائے خویش ٹرکی کے ایسے جانباز بہادر و سیاست دان تھے کہ ٹرکی کی موجودہ و آئندہ ہستی کے شرف و جلال کا مدار بہت کچھ ان کی ذات پر تھا کہ یکایک سعید پاشا جیسے مدبر و اعلیٰ سیاست دان کا انتقال ہو گیا۔ اور ٹرکی ایک ایسے محب وطن و جاں نثار ملک و ملت کے سایہ سے محروم ہو گئی جو اپنی نظیر آپ ہی تھا۔ سعید پاشا مرحوم آرمینیا کے مشہور شہر ارض روم میں ۱۸۳۸ء میں پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم وطن میں پاکر آستانہ میں آئے اور سرکاری ملازمت میں داخل ہوکر مختلف انتظامی عہدوں پر مامور رہے ۱۸۶۰ء میں یعنی اوس وقت جبکہ شام میں ایک فساد رونما ہوا تھا عبد الحمید خان نے فواد پاشا کو اوس کی تحقیقات کے لئے روانہ فرمایا اور سعید پاشا کو بھی اون کے ساتھ کر دیا سعید پاشا نے فواد پاشا کی صحبت سے بہت سے ادبی فوائد حاصل کئے۔

اس کے بعد مرحوم بتدریج مختلف مناصب پر ترقی پاتے رہے۔ اسی زمانہ میں آپ مطبع عامرہ امیریہ اور اخبار تقویم وقائع سرکاری کے مدیر بنا دئے گئے۔ اور چند روز بعد محکمجات عدلیہ اور صدارت عظمی وغیرہ کے سکرٹری مقرر ہوئے ان مناصب پر مامور رہنے کے زمانہ میں سلطان عبد الحمید خان آپ پر بہت اعتبار رکھتے تھے اور آپ کی رائے کو صحیح مانتے اور تسلیم کرتے تھے یہاں تک کہ آپ ۱۲۹۴ھ میں سلطان عبد الحمید خان کے محرر اول مقرر ہوئے اس زمانہ میں سعید پاشا نے نہایت تدبر اور اخلاص سے کام لیا اور ذات سلطانی کے ساتھ انتہائی عقیدت برتی۔ اس منصب پر سعید پاشا کا خیال کہ ٹرکی حکومت سلطان عبد الحمید خان جیسی ذات ہی پر موقوف ہے۔

اس کے بعد آپ وزارت داخلیہ پر مقرر ہوئے جو اوس زمانہ میں برائے نام ایک وزارت تھی پھر مجلس اعیان کے صدر مقرر ہوئے ۱۲۹۶ھ میں وزارت عظمی کا منصب آپ کو ملا جو بنفسہا شخصیتی سلطنت ہونے کی وجہ سے کوئی زیادہ وقیع عہدہ نہ تھا۔ اس منصب پر آپ کئی مرتبہ مقرر ہوئے اسی اثنا میں بحیثیت انسپکٹر ولایت قرہ بن میں آپ کا تقرر ہوا۔ ۱۲۹۹ھ میں پھر آپ صدارت عظمی پر مامور ہوئے یہ زمانہ ٹرکی کے لئے بہت زیادہ اہم تھا۔ اطالوی مصوعہ پر قابض ہو گئے تھے مقام فلی لوپلی پر فساد رونما تھا۔ اور بلغاریہ نے انگریز بیڈر کے ماتحت اپنی آزادی کا اعلان کر چکا تھا سلطان عبد الحمید خان سخت پریشان تھے اور کسی کو اس امر کا خیال نہ تھا کہ ٹرکی اس نقصان کو برداشت کرے گی چنانچہ سعید پاشا نے مشورہ دیا کہ فوراً جنگ کا اعلان کیا جائے لیکن بلغاریہ کی حمایت میں انگلستان کے کھڑے ہو جانے سے جنگ کے مشورہ کو قبول نہیں کیا گیا اور سعید پاشا کو مستعفی ہونا پڑا۔

دس سال تک سعید پاشا وزارت سے مستعفی ہوکر مختلف مناصب پر کام کرتے رہے اور پورے دس سال بعد سلطان عبد الحمید خان کو سعید پاشا کی طرف توجہ کرنی پڑی یہ وہ زمانہ تھا کہ آرمینیا میں مظالم کی آگ بھڑک رہی تھی اور یورپ کی سلطنتیں سلطان عبد الحمید خان کو مجبور کر رہی تھیں کہ وہ بلاد کامل اصلاح کریں چنانچہ سلطان عبد الحمید خان نے سعید پاشا کو بلایا اور سفرائے دول نے بھی اس انتخاب کو اصلاح آرمینیا کے لئے مناسب قرار دیا لیکن اب سعید پاشا وہ سعید پاشا نہ تھے کہ اونہیں جس طرف چاہے پھیر دیا جاتا اور وہ ہر ایک امر کو قبول کر لیتے گذشتہ عرصہ کے حالات و واقعات نے انہیں تجربہ کار بنا دیا تھا اور وہ اپنے ملک کی اصلی کمزوریوں سے بخوبی واقف تھے اس لئے اونہوں نے حضور سلطانی میں صاف کہدیا کہ بحالت موجودہ اصلاح کامل ناممکن ہے۔ سلطان سعید پاشا کے الفاظ سے سمجھ گئے کہ جبتک پرانے دور کے اشخاص باقی و یافتہ لوگ ارکان حکومت میں اوس وقت تک اصلاح کا خیال عبث ہے۔ سعید پاشا اگرچہ وزیر اعظم مقرر ہوگئے اور سلطان عبد الحمید خان بھی جدیدہ منصوبوں سے کام لیتے رہے لیکن یہ صورتیں کارگر نہیں ہوئیں اور قسطنطنیہ میں فساد و خونریزی کا بازار گرم ہو گیا اور صورت معاملات دگرگون ہوتے ہی سعید پاشا کو وزارت عظمی سے مستعفی ہوکر منصب کامل پاشا کے سپرد کرنا پڑا لیکن کامل پاشا سے بھی اون خطرات کا کوئی انتظام نہو سکا جو اس زمانہ میں ایک ایک کرکے سلطنت کی بنیاد کو ضعیف کر رہے تھے۔ کامل پاشا چونکہ ایک نہایت زبردست پالیسی کا آدمی تھا اور جن ہاتھوں میں کام کر رہا تھا وہ دشمنان ملک و قوم تھے اس لئے اوس نے چند ایسے کاغذات بہم پہونچائے یا ترتیب دئے جنہیں سعید پاشا پر فسادات کا الزام تھا اور اون کی جمعیت گویا بانی فساد تھی سلطان عبد الحمید خان نے اس حقیقت کاذب سے واقف ہوکر سعید پاشا کو طلب کیا اور سعید پاشا خطرات سے محفوظ رہنے کے لئے انگریزی سفارت خانہ میں پناہ گزین ہو گئے اور اوس وقت تک وہاں رہے جبتک کہ انگریزی سفیر نے سلطان سے تحریری وعدہ نہ لے لیا کہ سعید پاشا سے آئندہ کسی قسم کی بازپرس نہ ہوگی۔

عرصہ بعد ۱۹۰۸ء میں مقدونیہ کی فوج دستوریت کے مطالبہ میں بغاوت اختیار کرنے پر مجبور ہوئی اور سلطان عبد الحمید خان نے یہ دیکھکر کہ جس دستور کو ۳۰ سال سے معلق حالت میں رکھا ہے اب اس پر عمل کئے بغیر نہ بنے گی۔ کیونکہ فوج جو حکومت کے بقا کی اصلی چیز ہے ہاتھ سے نکلی جاتی ہے۔ چنانچہ سلطان نے اعلان دستور فرما دیا اور سعید پاشا اوس کی انجام دہی کیلئے مامور ہوئے۔ لیکن افسوس ہے کہ ابھی دستوریت کا کام اچھی طرح نشوونما بھی نہ ہونے پایا تھا۔ کہ شیخ الاسلام نے بدیں وجہ استعفی دیدیا کہ محکمہ فوج اور محکمہ بحری کے وزراء کا تقرر سلطان کے اختیار سے باہر ہو جانے پر احتجاج پسند کیا گیا اور سعید پاشا نے بھی اس کی تائید کی۔ انجمن اتحاد و ترقی اگرچہ ابھی نہیں چاہتی تھی کہ اس کارروائی کے متعلق حرکت کرے لیکن نظام بگڑا جاتا تھا اسلئے وہ اٹھے اس وقت حسین حلمی پاشا وزیر اعظم تھے محمود شوکت پاشا کے ماتحت مقدونی فوج نے قسطنطنیہ پر چڑھائی کی اور فوج نے یلدیز کوشک کو اپنے قبضہ میں کر لیا اور سلطان عبد الحمید معزول کر دئے گئے۔ جس اجلاس میں سلطان کے حلف پر بحث کی گئی اس کے صدر سعید پاشا ہی تھے۔

دستوریت قایم ہونے کے دو ڈہائی سال بعد جبکہ اٹلی نے طرابلس پر حملہ کیا سعید پاشا پھر منصب صدارت عظمی پر بلائے گئے اس مرتبہ سعید پاشا وزارت عظمی کے عہدہ پر ساتویں مرتبہ فائز ہوئے تھے آپ سے پہلے حقی پاشا صدر اعظم تھا جس کی بدولت طرابلس پر جنگ چھڑی سعید پاشا نے وزارت کا کام ہاتھ میں لیتے ہی امن و امان قائم کرنے کی کوشش کی لیکن یہ زمانہ ایسا نہ تھا کہ آسانی سے امور سلطنت کو سنبھال لیا جاتا یہ وہ وقت تھا کہ صدارت عظمی کا منصب قبول کرنا ہی نہایت دشوار تھا اور یہ صرف سعید پاشا کی حب الوطنی تھی جو اونہیں اس اہم منصب پر لے آئی سعید پاشا صلح کے مؤید تھے اور ارکان حکومت خلاف اس اشکال کی وجہ سے سعید پاشا کو استعفی دینا پڑا۔ لیکن انجمن اتحاد و ترقی نے کچھ مزاحمت کرکے روکا۔ آپکو یہ منصب قبول کرنیکا موقع دیا اور آپ نے نئی وزارت قایم کی سعید پاشا نے اس زمانہ میں اگرچہ اصلاحات کی بہت کوششیں کیں۔ لیکن صورت معاملات ناگفتہ بہ تھی یہاں تک کہ البانیہ میں غدر رونما ہوا۔ اور سعید پاشا کو منصب وزارت محمود مختار پاشا کے سپرد کرنا پڑا۔

(بقیہ صفحہ ۱۰ پر ملاحظہ ہو)

136

مطبوعات جدیدہ

کشف الغطاء عن وجہ معنے الرباء

مسئلہ سود کے متعلق آجکل ممالک اسلامیہ میں جو ناگوار اختلاف پھیل رہے ہیں اور کلام الٰہی میں ناجائز تاویلات کرکے بعض جائز صورتوں کے پیدا کئے جانے کی ممنوع کوشش کیجا رہی ہے اوسے دیکھتے ہوئے ضرورت تھی کہ ایک جامع و مانع ایسی کتاب لکھی جاتی جس سے اصلاح خیالات ہونے کے علاوہ یہ مسئلہ ہی بالکل صاف ہوجاتا۔

خدا کا شکر ہے کہ جناب مولوی ناظر حسن صاحب مدرس مدرسہ محمودیہ ریاست چھتاری ضلع بلند شہر اس اہم کام کے لئے کھڑے ہوئے۔ اور مذکورۃ العنوان نامی رسالہ لکھا۔

اس رسالہ میں قابل مؤلف نے آیت احل اللہ البیع وحرم الرباء کی مکمل تشریح کی ہے اور جس قدر شبہات اوسپر مدت سے مختلف حیثیت سے ظاہر کئے جاچکے ہیں اون کو تسکین افزا بیان سے دور کردیا ہے۔

مؤلف نے رسالہ کے دیباچہ میں بیان کیا ہے کہ اس رسالہ میں اون کا مطمح نظر صرف یہ ہے کہ قرآنی ربا کی حقیقت کھل جائے۔ اسی دیباچہ میں مؤلف نے یہ بھی لکھا ہے کہ اگرچہ اس رسالہ میں غیر مسلم حکومتوں میں معاملات ربا حد اباحت میں ہیں یا نہیں اس موضوع پر وہ کسی دوسرے وقت کچھ لکھیں گے۔

رسالہ کے بعض بعض مقامات کو ہم نے دیکھا انشاء اللہ قابل مؤلف نے نہایت متانت و سنجیدگی سے بحث کی ہے۔ اور حتی الامکان کسی پہلو کو تشنہ تحقیقات سے خارج نہیں ہونے دیا ہے۔ اس رسالہ کا زیادہ حصہ شیخ عبد العزیز جاولیش مشہور مصری اہل قلم و سیاست دان کے خیالات متعلق جواز سود کی تردید اور اون کے دلائل کی اصلاح پر مشتمل ہے۔ اس میں شک نہیں کہ شیخ صاحب ممدوح نے حلت رباء میں جو مسلک اختیار فرمایا ہے وہ نہ صرف محققین سلف ہی کے خلاف ہے بلکہ تدبر قرآن پاک سے بھی خارج امید ہے کہ یہ رسالہ اس مسئلہ میں ایک اچھی معلومات ثابت ہوگا۔ اور متردد دین اس سے کافی تسکین حاصل کرسکیں گے۔

رسالہ کے جو مقامات میری نظر سے گذرے ہیں۔ اون میں سے بعض جگہ میں نے مزید تفصیل کی گنجائش دیکھی اس لئے خیال ہوتا ہے کہ شاید کچھ اور مواقع بھی ایسے ہوں۔ امید ہے کہ مولانا رسالہ کے دوسرے اڈیشن میں بعض مجمل اجمال کو تفصیل سے بدل دیں گے۔ مثلاً آیت یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وذروا ما بقی من الرباء ان کنتم مومنین کی بحث تشنہ رہ گئی ہے بہرحال یہ رسالہ بہت سے فوائد کا جامع ہے اور خیال ہے کہ اگر اسکو نظر انصاف سے مطالعہ کیا گیا تو انشاء اللہ نتیجہ بہتر نکلیگا۔

قیمت ۸ ضخامت ۸۰ صفحہ۔ ملنے کا پتہ۔ مولوی ناظر حسن صاحب مدرس مدرسہ محمودیہ چھتاری ضلع بلند شہر

البم

جام نگر (کاٹھیاواڑ) کے مشہور کارخانے آتنک نگرہ گولیوں کے مالک ویدشاستری نے ایک نہایت خوبصورت البم شائع کیا ہے جس میں ملک معظم و ملکہ معظمہ اور راجہ صاحب نوانگر کے علاوہ کارخانہ کے متعلقین اشخاص، مالک، اور کارخانہ کی عمارات و دیگر مناظر کے نہایت خوبصورت ۱۴ فوٹو ہیں۔ اس البم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کارخانے کے قابل مالک ویدشاستری منی شنکر نے اپنے کارخانہ کی معقول آمدنی سے علاوہ ذاتی عظیم الشان عمارات کارخانہ تیار کرنے کے مہمان سرائے اور باغات وغیرہ بھی بنوائے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ترقی کا مدار سچائی اور ایمانداری پر ہے ورنہ یہ ناممکن ہے کہ صرف ایک دوا کی بدولت ایک شخص آباد ذات مند جاہ اور پھر ہندوستان میں۔ ہم اس ترقی و کامیابی پر مالک کارخانہ جناب ویدشاستری کو قابل مبارکباد سمجھتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ آپ کے کارخانہ کی ترقی کے معیار کو دوسرے دوا فروش بھی اپنا نصب العین بنائیں تاکہ خدا اون کے کام میں بھی برکت دے۔

یہ خوبصورت البم غالباً کارخانہ سے دوا خریدنے والوں کو مفت ملیگا۔ کیونکہ البم بغرض تجارت درج نہیں ہے۔ آپ ایک اور کتاب جس کا نام اصول صحت ہے مفت دیتے ہیں جسکو ضرور منگانا ہو ذیل کے پتہ سے منگالیں۔

ویدشاستری منی شنکر آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر (کاٹھیاواڑ)

حسن کا ڈاکو

یورپ میں رینالڈز ہی ایک ایسا شخص گذرا ہے جس نے اپنے ملک کی حالت سنبھالنے کے لئے اوس کی برائیوں کو اپنی تصانیف کے ذریعہ طشت ازبام کرکے یورپ میں تہلکہ ڈالدیا تھا۔ رینالڈز نے جس خوبی کے ساتھ یورپ کی تمدنی، معاشرتی اور سیاسی برائیوں اور خطرات کو دکھلایا ہے اور اپنے ملک کو غیرت دلائی ہے وہ خود یورپ کے نزدیک کیسی ہی قابل نفرین حرکت ہو اور یورپ نے اوس کی شہرت دنامور پر اس کے مقابلہ میں خواہ کیسا ہی ناپاک دھبہ لگایا ہو لیکن اس میں شک نہیں کہ رینالڈز نے کام خوب کیا اور یہ اوسی کی جادونگاری کا نتیجہ ہے کہ یورپ کی گذشتہ حالت وموجودہ حالت میں نمایاں فرق نظر آرہا ہے۔

رینالڈز کی زندگی عرصہ ہوا ختم ہوگئی لیکن باوجود اوسکو برا کہنے کے یورپ اوس کی تصانیف کو نہایت شوق سے مطالعہ کرتا اور اوس سے عبرت و تنبیہ کا سبق حاصل کرتا ہے ان نتائج کی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ رینالڈز کی زندگی سے یورپ کی عام حالت کو بہت فائدہ پہونچا اور یہ کہ رینالڈز کا طرز تحریر یا نوع تصنیف ملک کی عام خرابیوں کی اصلاح کے لئے ایک بہترین طرز وطریقہ ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ ہندوستان کی ریاستوں میں بھی بعض ایسی پائی جاتی ہیں جن کی حالت ملکی اعتبار سے نہایت خراب اور ناگفتہ بہ ہے اور نہیں یہ ہے کہ اون کی صورت موجودہ اس امر کی امید بھی دلاتی کہ مستقبل میں اون کی حالت سنبھل سکے گی۔ اس لئے ضرورت تھی کہ ہندوستان میں ایک رینالڈز پیدا ہو اور ملکی خرابیوں کو طشت ازبام کرکے اصلاح کا موقع دے۔

خدا کا شکر ہے کہ ہندوستان کے مشہور ناولسٹ مولوی عبد الحلیم صاحب شرر لکھنوی اڈیٹر دلگداز (حقیقتاً ہندوستان میں آپ ہی ناول نویسی کی بنیاد رکھنے والے ہیں) اس اہم کام کے لئے اٹھے اور اسوقت تک اس فن میں جو کمی اردو زبان میں محسوس ہورہی تھی اوس کو دور کردیا۔

مذکورۃ العنوان نام ناول آپ کی تصنیف کا ۵ واں ناول ہے جو ملکی و قومی عیوب کی اصلاح کے لئے لکھا گیا ہے اور امید ہے کہ مفید نتائج پیدا کرے گا۔

اس ناول میں قابل و جادونگار مصنف نے ایک نہایت عجیب و غریب قصہ کہا ہے جو ہمارے ملک کی ناگفتہ بہ حرکات کی بات۔ قصہ کا وقوع حرام پور اور جلال نگر میں ہوا ہے۔ حرام پور کے نواب کی بداعمالیاں اور معصوم و بیکس عوام پر اوس کے مظالم عصمت دری و خونریزی ایسے دردناک طریقہ پر دکھلائے گئے ہیں کہ بے ساختہ جی بھر آتا ہے۔ اور ظالم ذات پر نفرت حرام پور کے حق میں بد دعا نکلتی ہے۔

ہمارے نزدیک مولانا عبد الحلیم صاحب شرر کی یہ تصنیف بہت زیادہ اشاعت کے قابل ہے اور امید ہے کہ اگر مولانا نے اس کا سلسلہ جاری رکھا تو ریاست ملک کے بعض و دونوں ممالک کے بد اعمال حکمران ہوشیار ہوجائیں اگر یہ عیب کچھ خیال نہیں کہتے اور گورنمنٹ ہند اون کے ساتھ بہت کچھ غافل ہے۔ بہت کچھ درست ہوجائیں گی اور اگر گورنمنٹ نے اس جانب توجہ کی تو یقین ہے کہ بہت جلد عیوب دور ہوجائیں گے اور مظلوم رعایا ایسے ظالموں سے محفوظ رہ سکے گی۔

ممکن ہے بعض لوگ کسی خاص وجہ سے اس سلسلہ کو مفید نہ سمجھیں اور بعض تعلقات کے سبب اسکو مخرب اخلاق بھی قرار دیں۔ لیکن جبکہ اس سلسلہ کی اصل غایت محض اصلاح ہے تو ہمارے نزدیک اس قسم کے اعتراض یا مخالفین کسی وقعت و ہیبت کے قابل نہیں ہیں۔

مولانا نے اپنی قابلیت سے اس ناول کو حسن و دلچسپ بنا دیا ہے اوس کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ صرف دو مہینہ کے اندر اسکی ڈہائی ہزار کاپیاں ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوگئیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ ناول اپنی نوعیت کے لحاظ سے نہایت ہی دلچسپ ہے اور شروع کرنے کے بعد اوسوقت تک چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا جب تک کہ اوسکو ختم نہ کرلیا جائے۔

ضخامت تقریباً ۲۰۰ صفحہ لکھائی چھپائی عمدہ قیمت مجلد ۱۲ مجلد عہ ملنے کا پتہ دفتر دلگداز محلہ کٹرہ بزن بیگ خان لکھنؤ

مسجد کانپور کے متعلق ایک ضروری فتویٰ

مولوی عبد الباری صاحب فرنگی محلی لکھنوی نے حضور والیسرائے بہادر سے کانپور میں مسجد مچھلی بازار کانپور کے متعلق جن امور پر فیصلہ کیا تھا اوس کے متعلق کمشنر سے مولوی سلامت اللہ صاحب نے ایک استفتاء مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی کے پاس بھیجا تھا جس میں دریافت کیا گیا تھا کہ کیا اس قسم کا فیصلہ جیسا کہ مولوی عبد الباری صاحب نے کیا ہے شرعاً جائز ہے۔ مولوی احمد رضا خان صاحب نے اس کے متعلق سائل سے مزید استفسارات کے بعد ایک تفصیلی جواب دیا ہے جس میں مسئلہ مصالحت اور اوس کے متعلقات پر نہایت وضاحت سے بحث کی ہے اس فتوے کے آخر میں مولانا عبد الباری صاحب کی ایک عربی تحریر متعلق مسجد کانپور کا جواب بھی جداگانہ عنوان سے دیدیا ہے اول الذکر فتویٰ جس کا نام ابانۃ المتواری فی مصالحۃ عبد الباری ہے، معاصر زمیندار میں شائع ہوچکا ہے اور اب کرمع دوسرے رسالہ کے بصورت کتاب مولوی سید عبد الودود صاحب سکرٹری مسلم لیگ نے شائع کیا ہے۔ جو صاحب موصوف کے پاس آدھ آنہ کا ٹکٹ محصولڈاک کے لئے بھیجنے پر مفت ملتا ہے۔

تاج

حیدرآباد دکن سے یہ نیا ماہوار باتصویر لٹریری رسالہ ابوالوفا باہتمام ... صاحب انصاری و ... صاحب بی۔ اے کی اڈیٹری میں جنوری ۱۹۱۴ء سے نکلنا شروع ہوا ہے۔ جنوری فروری نمبروں کے مطالعہ سے امید ہوتی ہے کہ رسالہ مفید ثابت ہوگا۔ اور لٹریری خدمات اگر پبلک نے قدر کی تو خوبی سے ادا کرسکے گا۔ آج ملک کو جسقدر لٹریری رسائل کی ضرورت ہے کسی تشریح کی ضرورت نہیں اسلئے اگر ملک قدر کریگا۔ تو بہت سے رسائل اس خدمت کو ادا کرسکیں گے۔ تاج کے فروری نمبر میں "کنارہ" کے عنوان سے نیجر رسالہ کا لکھا ہوا ایک نہایت دلچسپ اخلاقی قصہ ہے۔ تاج ہونہار رسالہ ہے اگر کارکنان رسالہ نے توجہ کی اور اردو کے مشاہیر سے مدد حاصل کی تو جلد ترقی پذیر ہوجائیگا۔ فروری وجنوری کے نمبروں میں ہمیں بعض کمزوریاں زبان اور ترتیب کی نظر آئیں جو اڈیٹران کی ادنیٰ توجہ سے انشاء اللہ نہ ہوں گی حجم ۶۴ صفحہ قیمت عہ مع محصولڈاک ملنے کا پتہ۔ حیدرآباد دکن۔ کالی کمان

شذرات

نصب العین پیدا کر دیا ہے جس سے مسلمانوں کی قوم نے کبھی انحراف نہیں کیا ہے درحقیقت یہی وہ پالیسی تھی جس کی مسلمانان ہند کے مشاہیر معلم و لیڈر مرحوم سر سید احمد نے ہدایت کی تھی اور میں صرف اپنا یہ راسخ یقین ظاہر کر سکتا ہوں کہ اوس پالیسی کی پیروی میں مسلمانان ہند کی سچی نجات مضمر ہے اور یہی پالیسی آپ کی قوم کے لئے جس کی ایسی سیاسی و تمدنی اہمیت ہو موزوں و مناسب ہے۔ بیشک ہندوستان کے باہر تازہ واقعات سے مسلمانوں کے جذبات میں ایک بڑی حرکت پیدا ہو گئی ہے۔ اور ایک ساعت کے لئے مسلمانوں میں ایک قسم کی بے چینی کی اسپرٹ پھیل گئی تھی۔ جیسے وہ لوگ جنہوں نے محض پانی کی متحرک سطح کو دیکھا تھا ایک خطرناک علامت سمجھ سکتے تھے لیکن وہ لوگ جو سطح کے نیچے بھی نظر دوڑا سکتے تھے پورے طور سے واقف تھے کہ یہ آپکی قوم اور گورنمنٹ کے درمیان کوئی اصلی مخالفت کی علامت نہیں ہے یہ سچ ہے کہ جذبات کو صدمہ پہنچا ہے اور جا بجا اس کا اظہار درشت اور گرم الفاظ میں ہوا ہے۔ اور بہتر ہوتا اگر یہ الفاظ نہ کہے گئے ہوتے اور بد قسمتی سے یہ بھی سچ ہے کہ انگریزی اور ممالک غیر کے اخبارات کے نامہ نگاران ایسے بیانات سے غلط راہ پر پڑ گئے ہیں اور انہوں نے مسلمانوں کے طرز خیال کی سطحی گرفت کے سبب سے آپ کی قوم کے میلان طبع کو غلط طور سے ظاہر کیا ہے اور آپ کے ساتھ ایسے افعال اور خیالات منسوب کر دیئے ہیں جنہیں آپ کے کامل واقفان حال محض ایک گہری غلط فہمی سمجھ سکتے ہیں۔ ان اتہامات پر جو آپ پر اور آپ کی قوم پر بہ حیثیت مجموعی لگائے گئے ہیں آپکو غصہ و غضب ہے۔ اور ان غصہ و غضب کے جذبات کے ساتھ میں بخوبی ہمدردی کر سکتا ہوں۔ لیکن میں آپ کو صرف یہ یقین دلا سکتا ہوں کہ میں نے اور میری گورنمنٹ نے کبھی آپ کی غیر متزلزل وفاداری میں شبہ نہیں کیا ہے اور ہم بخوبی جانتے ہیں کہ یہ بات آپ کی قوم کی شریف ترین اور مقدس ترین روایات میں سے ایک ہے اس امر کے متعلق کہ عرب کے مقدس مقامات کے نسبت بجنسہ حالات موجودہ کے قایم رکھنے کی اشد ضرورت کا برٹش گورنمنٹ کو احساس ہے میں نے مجلس واضع قوانین میں ۱۷ ستمبر گذشتہ کو جو کچھ کہا تھا نیاں اب اوس کے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے البتہ میں یہ بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ آپ کی قوم اور ہمارے ملک معظم قیصر ہند کی گورنمنٹ کے مابین ایک اہم اور مضبوط کڑی ہے کیونکہ محض مسلمانان ہند کے مذہبی اغراض کے لحاظ سے اور نیز اس قدر دمیت کے لحاظ سے جو مذہبی آزادی اور مقامات میں مسلمانوں کی حکومت قایم رکھنے کی گورنمنٹ قرار دیتی ہے۔ ایسے احساس کی ذمہ داری برطانیہ عظمیٰ اپنے کندھوں پر عاید کر سکتی ہے اب جبکہ یورپ و ایشیا میں امن و امان قایم ہو گیا ہے

میں امید و بھروسہ کے ساتھ اوس زمانہ کا منتظر ہوں جبکہ مسلمانان ہند اپنی اصلاح اور تعلیم کے ذریعہ سے امن و امان کے ساتھ ترقی کریں۔ و نیز اس وقت کا انتظار کرتا ہوں جبکہ تمام وفادار معتدل و سنجیدہ لوگ اس سلطنت کے بہبود و ترقی کی غرض سے جس کے ہم سب دل سے متمنی ہیں یکجہتی کیساتھ باہم ملکر کام کرنے کی پالیسی اختیار کریں آخر میں جس دوستانہ لہجہ میں آپ نے میری ذات اور اوس پالیسی کا جسے میں نے جاری کرنے کی کوشش کی ہے تذکرہ فرمایا ہے اس کا گرمجوشی سے میں شکریہ ادا کرتا ہوں جس قوم کے آپ نایب ہیں اسکی مسلسل اور غیر مختلف فیہ وفاداری کی نسبت جو یقین افزا بیانات آپنے دلائے ہیں۔ اوس میں تہ دل سے خیر مقدم کرتا ہوں اور میں آپ کے ان بیانات کو ملک معظم قیصر ہند کی خدمت میں پہونچا دوں گا۔ اگرچہ میرے لئے ایسی یقین دلانے والی باتوں کی ضرورت نہیں تھی اور میں کامل امید رکھتا ہوں کہ خدا کی توحید اور اپنے حاکموں کے ساتھ وفاداری پر آپ کی قوم کا خالص اور غیر متزلزل ایمان مثل ایک شعلہ کے مشتعل ہوگا۔ اور زیادہ روشن ہو کر آپ کے راستہ کو آیندہ فرمانہائے دراز تک روشن رکھے گا۔

ترکی فن طیران کی نسبت یورپ کی رائے

فتحی بے اور صادق بے ترکی ہوابازوں کی وفات سے ممالک اسلامیہ

اور مصر وغیرہ میں نہایت افسوس کیا جا رہا ہے۔ اور اس صدمہ کو ایک ناگوار صدمہ محسوس کر کے ارادہ کیا گیا ہے کہ مرحومین کی یادگار میں بطور نذر دو ہوائی جہازوں کے تیار کرنے کے جنکے نام فتحی اور صادق ہوں گے جارستون پر قسطنطنیہ میں نصب کئے جائیں اس یادگار کے لئے زور شور سے چندہ ہو رہا ہے۔ اور امید ہے کہ جلد یادگار قایم ہوگی فتحی بے کی پرواز کے متعلق ایک جرمنی ماہر کا بیان ہے کہ فرانس کے بعد فن جہاز رانی و ہوابازی میں جرمنی کا درجہ ہے۔ لیکن باین ہمہ جس تیز مسافت فتحی بے نے ایک خاص وقت میں طے کی ہم نہیں کر سکتے مرحوم نے ۹۸ کیلومیٹر فاصلہ صرف ۳۵ منٹ میں طے کیا تھا۔ ایک امریکن ماہر کہتا ہے کہ ایک مقام پر جب میں نے بہادر فتحی بے کو زمین کی جانب اترتے دیکھا تو میری حیرت کی کوئی انتہا نہیں رہی کیونکہ ان پہاڑیوں میں کوئی دوسرا پرواز کرنیوالا اترتا تو قطعاً پاش پاش ہو جاتا۔

ایک فرانسیسی ماہر کہتا ہے کہ دو روز قبل فتحی بے جس حیرت انگیز خوبی سے اترا تھا وہ انتہا کی مہارت اور کمال فن کی بات تھی۔ میں نے اس سے زیادہ قابل آج تک نہیں دیکھا۔

ایک انجنیر کا بیان ہے کہ اگرچہ فتحی بے کے جہاز کی مشین میں نقصان آگیا تھا۔ لیکن فتحی بے نے اوسکو بگڑنے نہیں دیا اگر کوئی دوسرا شخص ہوتا تو جہاز فطعی گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔ فتحی ایک اعلیٰ درجہ کا ہواباز یا فن طیران کا ماہر تھا اور اوس کی موت چونکہ حوادث زمانہ ہوئی ہے، اس لئے اس کا زیادہ افسوس نہیں ہونا چاہئے۔ ہمیں یقین ہے کہ ترکوں میں بہت جلد فتحی بے کے ثانی پیدا ہو کر فن طیران کو بلند رکھیں گے اور ترکی حکومت اون کی ذات سے ایک وقت کی خدمت کر سکے گی۔

احمدی خلافت پر مناقشہ

مولوی نور الدین صاحب کی وفات کے بعد قادیان کی موجودہ جماعت احمدی نے

مرزا غلام احمد صاحب کے صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کو مولوی نور الدین صاحب کے جانشین قرار دیکر باقاعدہ تجدید بیعت کی۔ لیکن ساتھ ہی مولوی محمد علی صاحب کی جانب سے ایک اعلان شایع ہوا کہ مرزا صاحب بشیر الدین محمود احمد صاحب کے بعض خیالات چونکہ مرزا غلام احمد صاحب اور اون کے جانشین مولوی نور الدین صاحب کے خلاف ہیں۔ اس سے احمدی جماعت کو مرزا بشیر الدین محمود احمد سے بیعت کرنا مناسب نہیں یہ اختلاف بڑھ رہا ہے اور خیال ہے کہ احمدی جماعت شاید مستقبل میں کئی حصص میں منقسم ہو جائے چنانچہ اس کی تائید اوس جلسہ سے بھی ہوتی ہے۔ جو ۲۲ مارچ کو لاہور میں خواجہ کمال الدین صاحب کے مکان پر منعقد ہوا تھا اس جلسہ میں کئی گھنٹہ غور و خوض کرنے کے بعد قرار دیا گیا ہے کہ نئے آدمیوں کو سلسلہ میں داخل کرنیکی غرض سے مندرجہ ذیل چار اصحاب کو بطور خلیفہ مقرر کیا جائے۔

(۱) صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب قادیان میں۔

(۲) خواجہ کمال الدین صاحب لاہور میں

(۳) خلیفہ علامہ شاہ صاحب سیالکوٹ میں

(۴) غلام حسن خان صاحب رجسٹرار پشاور میں

ان اصحاب کو نئے آدمیوں سے بیعت لینے کا اختیار ہوگا۔ لیکن جملہ انتظامی معاملات صدر انجمن احمدیہ سے متعلق رہیں گے اور یہ اصحاب بھی معمولی طور پر ممبروں کی طرح رائے دیسکیں گے ساتھ ہی قرار پایا کہ ان اصحاب کا ایک وفد ۲۲ مارچ کو قادیان جا کر جماعت کا یہ فیصلہ صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب کو پہنچائے اور اون کی رضامندی اس فیصلہ پر حاصل کرنے کی کوشش کرے دوسری طرف مرزا بشیر الدین صاحب کیطرف سے ایک پمفلٹ "وہ کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے" کے عنوان سے شایع ہوا ہے۔ جماعت اختلاف غالباً یہ ہے کہ مرزا بشیر الدین غیر احمدیوں کو کافر نہیں کہتے۔ اور فریق ثانی غیر احمدیوں کے کفر کا قائل ہے۔ دیکھئے اس اختلاف کا کیا نتیجہ نکلتا ہے اور اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔

شیخ الاسلام جزائر فلپائن کا مراسلہ

شیخ الاسلام فلپائن جو پچھلے دنوں فلپائن جاتے ہوئے ہندوستان تشریف لائے تھے اور جن کے حالات اب سے پہلے تفصیلی طور پر درج کئے جا چکے ہیں۔ جزائر فلپائن پہونچ گئے ہیں اور وہاں کے مسلمانوں کی حالت کو مشاہدہ کر کے ممدوح نے حسب ذیل مراسلہ معزز معاصر الہلال کے نام بھیجا ہے جو مسلمانان ہندوستان کے مطالعہ اور توجہ کے قابل ہے۔ ممدوح تحریر فرماتے ہیں۔

میں جب فلپائن پہونچا تو میرے جہاز کے مستولوں پر عثمانی علم لہرا رہے تھے۔ ساحل پر مسٹر فنلی گورنر جزائر سے ایک جم غفیر کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ راستہ تمام بیرقوں اور جھنڈیوں سے مزین تھا میں نے سب سے زیادہ توجہ اپنی شکستہ حال اخوان مسلمین پر کی۔ ساحل سے گورنر کی کوٹھی پر گئے۔ وہاں ایک شاندار مجلس منعقد ہوئی اور گورنر نے بحیثیت شیخ الاسلام جزائر و نائب حضرت خلیفۃ المومنین شاہ پیش کیا جس کے جواب میں مناسب وقت تقریر کی۔

حکومت امریکہ نے مجھے یہاں کے مذہبی امور کلی طور پر سپرد کر دئے ہیں اور میں مشغول تحقیق و تفتیش ہوں۔ یہاں کے مسلمانوں کی حالت بہت افسوسناک ہے جہل اور فقر دونوں میں مبتلا ہیں ان کی معیشت مچھلی کے شکار پر ہے اور یہی خزانہ سمندر ان کا راس المال ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ مسیحی مشنری پہنچ گئے ہیں جن کے ساتھ ایک کراؤڈ بنی کتھولک فنڈ ہیں اور لوگوں کو ترک دین کی دعوت دے رہے ہیں۔

امریکہ کے اخبارات میں یہاں کے مشن کی نسبت مذاکرات شائع ہوتے ہیں۔ ایسی حالت میں ہمیں تبلیغ اسلام اور اصلاح مسلمین جزائر میں نہایت جلدی کرنی چاہئے میں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ ہندوستان کے اہل خیر کو اس طرف توجہ دلائیے۔ کہ مجھے مالی امداد دیں تاکہ میں یہاں باقاعدہ تعلیم و تبلیغ کا کام کر سکوں اور چند دینی مکاتب جاری کر دوں مجھے جس قدر اعانت عالم اسلامی سے ملیگی اوسے اخبارات میں نام بنام شائع کرتا ہوں گا۔ یقیناً حضرت شیخ الاسلام کی مذکورہ بالا صدا بہت زیادہ مستحق توجہ ہے اور یہ الحمد کے قابل ہے۔ کہ جس کام کے لئے چاہئے لوگوں کے دلوں کو پہلے سے یہ تمام کام در اصل اب اسلامی نظم کے ماتحت ہونے چاہئیں جس کے قایم کرنے کا آخری وقت گذر رہا ہے امید ہے کہ ارکان قوم جلد اس طرف توجہ فرمائیں گے اور ہمسایہ مشن قایم کر کے تبلیغ اسلام کی اہم خدمات کی انجام دہی میں مصروف ہوں گے۔

مغرور جوتا

میں اپنے ٹیلے ہوئے جوتے کو اتار رہا تھا۔ کہ اوس نے اوردانت نکالدیئے۔ اور میں ایسا جھنجھلایا کہ اوسے نوچ کے پھینک دیا۔ میری یہ تکبرانہ برہمی اسے ناگوار سی گذری اور زبان حال سے بولا۔ "یہ میرا قصور؟" میں نے بے پروائی سے کہا "ع

کفش چون وندان نماید مے کنند از پائے دور"

اس نے کہا "خیر آپ کو میری ضرورت نہیں رہی ہے۔ تو نکال دیجئے مگر یوں ذلیل کرکے تو نہ نکالئے" مجھے اس کے اس غرور پر بے ساختہ ہنسی آگئی۔ اور کہا۔

"کیا دنیا میں تجھ سے بھی ذلیل کوئی چیز ہے؟ تو انسان کے اسفل ترین حصۂ جسم سے وابستہ ہے۔ ہر وقت پاؤں سے کچلا اور روندا جاتا ہے۔ اور ہمیشہ راستہ کی نجاستوں میں آلودہ ہوتا رہتا ہے۔ تہذیب کی صحبتوں میں تیرا گذر نہیں ہوسکتا صفائی کی محفلوں میں تو گھسنے نہیں پاتا۔ ہم جب کبھی کسی احسان فراموش کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ یہ ہماری ہی جوتیوں کا صدقہ ہے اس وقت تجھے انتہا درجہ کی ذلت سے دیکھتے ہیں۔ اور ہماری ا۔ محبوبہ مہ جبیں نے کل ہوا پنی زلف برہم کی طرح پیچ و تاب کھاکے "میری جوتی کی نوک سے" کہا تھا تو اوس نے تجھے حد سے زیادہ حقیر خیال کیا تھا۔ تو یہ بھی نہیں دیکھتا کہ جسے کمال درجہ ذلیل کرنا ہوتا ہے اُسے تیری مار ماری جاتی ہے؛ اور تیری ایک بے نتیجہ چوٹ بھی اپنے تیر و سنان اور شمشیر و خنجر کے ہزار جان ستان زخموں سے زیادہ ناگوار گذرتی ہے؟ یہ سب کیوں؟ اسی لئے کہ تو نہایت ہی حقیر اور حد سے زیادہ ذلیل ہے۔ لیکن باوجود ان سب باتوں کے تجھے بے حیائی سے اپنی عزت کا خیال ہے؟"

میں سمجھتا تھا کہ یہ باتیں اس سرکش جوتے کو خاموش کردیں گی۔ مگر اوس پر کچھ اثر نہ ہوا اور بولا "یوں تو آپ کو اختیار ہے کہ اپنے نزدیک جسے چاہیں ذلیل کریں۔ لیکن خدائی فیصلہ آپ کی کج بینی اور مرضی سے نہیں ہو سکتا۔ خدا نے ہر شخص اور ہر چیز کو اپنے مقام پر ایک فضیلت اور خصوصیت عطا کی ہے جس پر وہ جس قدر فخر و ناز کرے بجا ہے لیکن اوس پر آپ کی طرح کسی کو اترانا نہ چاہئے مجھ میں اگر ذلت کی بات ہے تو وہ آپ کی بدولت ہے۔ آپ اپنے گھر میں مجھے ذلیل سمجھا کریں۔ لیکن میں اپنی جگہ پر غور کرتا ہوں۔ تو اپنے میں کوئی ذلت و حقارت کی بات نہیں پاتا۔ میں جس چیز سے بنا ہوں اُسی سے آپ کا جسم بنا ہے۔ یہی زندگی یہی نرمی۔ یہی حس۔ اور یہی خوبی جو آپ کی کھال میں ہے کبھی مجھ میں بھی تھی۔ یہی غذائیں جو روز آپ کا جزو بدن ہوا کرتی مجھ میں مرنے کے بعد میری حالت آپ سے اچھی ہی رہی۔ میں تو مرنے گلنے سے بچکے آپ کے پاؤں کا لباس بن گیا۔ آپ کی کھال میں اگر نفع رسانی خلق کا کوئی مادہ شاید ہو بھی تو اس مستعار زندگی ہی تک ہے۔ مرنے کے بعد آپ کے جسم کے کسی حصہ کو خلق اللہ کی خدمت کا کوئی موقع ملے اس کی ہرگز امید نہیں ممکن تھا کہ میں ایک پر تکلف ٹوپی کا استر بن کے آپ کے سر پر جا پہونچتا۔ ممکن تھا کہ میں پوستین کی صورت میں نمودار ہوکے آپ کے جسم سے لپٹ جاتا۔ ممکن تھا کہ میں ایک پیٹی بنتا اور آپ کی کمر میں بندھا رہتا۔ اور ممکن تھا کہ میں کوئی اور ایسی خوبصورت چیز بن جاتا جسے آپ نہایت عزیز رکھتے۔"

جوتے کی ان واہیات باتوں سے میں دل ہی دل میں جل گیا مگر یہ اچھا نہ معلوم ہوا کہ ایک ایسی ذلیل شے سے قائل ہو جاؤں۔ جواب دیا "ان صورتوں میں سے جو صورت ہوتی واہی ہی تمہاری قدر و منزلت بھی کیجاتی۔ مگر اب تو تم ایک جوتے ہو اور ٹوٹے ہوئے جوتے۔ ایسی حالت میں عزت کا نام لیتے تمہیں شرم نہیں آتی؟ مگر وہ جوتا بھی کچھ ایسا جھنجھلایا ہوا تھا کہ کسی طرح جان نہ چھوڑی اور کہا "میں تو جوتا ہونے میں بھی اپنی توہین و تذلیل کی کوئی وجہ نہیں پاتا۔ جوتا ہونے سے کیا کوئی ذلیل ہوجاتا ہے؟ اگر میں آپکے بادشاہ یا کسی معمولی حاکم ہی کا جوتا ہوتا تو آپ زمین پر سر رکھ کے مجھے چومتے۔ اگر میں آپ کے مرشد یا کسی ولی اللہ کا جوتا ہوتا تو آپ مجھے بادیدۂ شکستگی کے آنکھوں سے لگاتے۔ اگر میں آپ کے استاد یا کسی دوسرے بزرگ کا جوتا ہوتا تو آپ اپنی سعادتمندی تصور کرکے مجھے سیدھا کرتے اور بالفرض اگر میں اوسی مہ جبیں کی جوتیاں ہوتا جس کے "میری جوتی کی نوک سے" کہنے میں آپ کو میری حقارت نظر آئی تو آپ میری مار کو بڑے شوق اور مزے سے کھاتے اب آپ ہی فرمائے۔ کہ جوتا ہونے سے میری کیا آبرو گھٹ گئی؟ ہاں اس بات کو میں البتہ مان لونگا کہ آپکے ایسے ناحق شناس انسان کی پاپوش بننے سے میری عزت جاتی رہی۔ اور مجھ میں ذلت و حقارت جو کچھ ہے آپ سے ملنے آپکے پاس آنے اور آپ کی صحبت میں رہنے کی وجہ سے ہے"

اب گفتگو نے ایسی صورت اختیار کرلی تھی کہ اپنی کمزوری ظاہر ہونا درکنار مجھے یہ نظر آرہا تھا کہ میرا ہی جوتا مجھے کمال بے رخی سے ذلیل کررہا ہے۔ بے نیازی کے ساتھ کہا "تیری حقارت کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ حضرت موسیٰ جب مقدس دربار الٰہی میں پہونچے تو حکم ہوا کہ "فاخلع نعلیک" (اپنی جوتیاں اتار ڈالو) جوتے نے کہا "بیشک اس مقام پر جناب موسیٰ کو ہم کو اتار نا پڑیں۔ مگر جس منزل تک وہ جوتیاں پہنے چلے گئے اور جہاں تک میرا ان کا ساتھ رہا وہاں تک آپ تو کیا ہیں بڑے بڑے آئمہ دین کی بھی رسائی نہیں ہوسکتی۔ ذات وحدت کی قربت میں ضرورت تھی کہ حضرت موسیٰ دنیا کی تمام نمائشوں سے معری ہوجائیں۔ جوتیاں تو جوتیاں وہاں تو اونہیں سارے کپڑے اتار ڈالنا چاہئے تھے۔ اس میں اول تو میری ذلت نہیں ہوئی اور جو ہوئی بھی تو آپ کے مقابلہ میں نہیں۔ آپ سے افضل ہی ہوں"

آخر میں نے تنگ آکے پوچھا "کیا تو سچ مچ اپنے آپ کو مجھ سے افضل و اعلیٰ سمجھتا ہے یا یہ فقط تیری سخن پروری ہے؟" اوس نے کہا "سخن پروری اور خدا انسان کے صفات ہیں اور انسان کے سوا ساری مخلوق ان سرکشانہ صفات سے مبرا ہے۔ ہاں اپنی برائی اور فضیلت کا خیال تو وہ نفس پرستی کا تقاضا ہے۔ اور خدا نے مجھے اس مرض سے محفوظ رکھا ہے اپنے مخلوق نسیب کے فرائض ادا کرنے کی دھن میں کبھی مجھے اس امر پر غور کرنے کی فرصت ہی نہیں ملی۔ میں کیا جانوں کہ آپ سے افضل ہوں یا نہیں؟ ہاں ایک بات البتہ خیال میں آتی ہے۔ مگر آپ شاید اسے نہیں پسند فرمائیں"۔ میں نے گھبراکے پوچھا "وہ کونسی بات ہے؟" جواب ملا کہ "اپنے فرائض زندگی کو جو شخص جتنی زیادہ عمدگی و مستعدی سے بجالائے اسی قدر وہ اوروں سے افضل ہونا چاہیئے" میں نے کہا "بیشک!" میری زبان سے بیشک کا لفظ سنتے ہی وہ ایک جوش مسرت کے ساتھ بولا "اچھا اور تو سنیئے۔ آپ ہی انصاف فرمائیں۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اپنے فرائض ادا کرنے میں میں نے کوتاہی نہیں کی۔ میں آپکے سپرد کب کیا گیا تھا۔ اور دربار الٰہی سے آپکے یہاں مبر التقرر ہوا تھا۔ آپ نے جیسا ذرجوکام لینا چاہا میں نے عذر نہیں کیا۔ آپ برے کاموں کے لئے گئے۔ بدکاریوں میں مبتلا ہونے کے لئے گھر سے نکلے ایذا رسانی اور مخلوق کو آزار پہونچانے کے لئے روانہ ہوئے اور ہمیشہ مجھے پہن کے گئے۔ میری طرف سے آپ کی فرمانبرداری میں ذرا بھی کمی ہوئی ہو تو فرمائے؟ آپ مجھے پہنے ہوئے نجاستوں میں چلے گئے۔ کانٹوں اور پتھروں میں گھس گئے مجھے ان باتوں سے تکلیف ہوئی مگر میں نے اطاعت سے منہ نہ موڑا۔ آپ کی رفاقت میں مجھے حد درجہ کی بے نفسی سے کام لینا پڑا۔ نیکی اور بدی کی طرف سے اپنے آپ کو بالکل بے حس کرلینا پڑا۔ غرض میں نے ہر طرح کی مصیبتیں سہیں مگر آپ کی نافرمانی نہیں کی۔ آپ اس کے مقابلہ میں آپ اس کا ثبوت دیں کہ آپ بھی اہم فرائض زندگی کو سب عذر و حیلے ٹال ادا کرتے رہے۔ اور کبھی آپ سے ان مقاصد زندگی کے بجالانے میں قصور نہیں ہوا۔ اگر آپ اسے ثابت کردیجئیں تو گو کہ اس سے صرف میری آپ کی مساوات ثابت ہوگی۔ مگر میں آپ کو اپنے سے افضل مان لونگا۔ ورنہ بندہ نواز قصور معاف آپ ہزار بڑھ بڑھ کے باتیں بنائیں میں آپ سے اچھا ہوں"

اب میں کلیتہً لاجواب تھا۔ نمونتاً اس ملنے کہ اوس کے یاد دلانے سے زندگی بھر کے گناہ اور تصور میری آنکھوں کے سامنے پھر رہے تھے کمال بے اختیاری سے قبول کرلینا پڑا کہ "میں ہارا اور تم جیتے۔ واقعی تم مجھ سے ہزار درجہ بہتر ہو اور میں نے جو تمہاری تحقیر کی اوسے معاف کرو"

(دلگداز)

ایک چھوٹی سے چھوٹی انجن

یورپ میں ایک دخانی انجن بنایا گیا ہے جس کا وزن گیہوں کے چار دانوں کے برابر ہے یہ لوہے اور سونے کا بنا ہوا ہے اور اتنا چھوٹا ہے کہ معمولی مکھی بھی اس سے بڑی معلوم ہوتی ہے۔ آدھے سیر میں ایسے دو انجن چڑھ سکتے ہیں۔ مگر انجن کے لحاظ سے یہ بالکل مکمل ہے۔ اس کا پہیہ ایک منٹ میں چھ ہزار چکر لگاتا ہے اس کے پرزے نظر نہیں آتے۔ ہاں مچھر کی مانند ان کی آواز سنائی دیتی ہے۔ اس انجن میں ایک گھوڑے کی طاقت ہے۔

غور کرو یورپ کی مہذب و متمدن اقوام صنائع و حرفت میں اس قدر ترقی کررہی ہیں کہ جس کا کچھ اندازہ نہیں۔ جو لوگ کسی زمانہ میں اجنبی رنج پہونچ اور جرثوموں کے کمین سمجھے جاتے تھے وہی اب امراء اور رؤسا کہلاتے ہیں۔ پسنہاری کا تخنہ کیسا ذلیل تھا۔ مگر کلوں کے ذریعہ سے آٹا پیسنے والے امراء کے طبقے میں داخل ہیں۔ جولاہے صرف افلاس و ناداری بلکہ نقدان فہم و فراست میں ممتاز تھے اب کلوں کے ذریعہ سے کپڑا بننے والے لوگوں کو جو خرید سکتے ہیں۔ اور سلاطین و ملوک کے دلوں میں ان کی دھاک بیٹھی ہوئی ہے۔ حجام حجاموں کے سپرد تھا اب سرجن کہلاتے ہیں۔ یہ سب صحیح ہے لیکن اس میں بھی شبہ نہیں کہ ان اقوام کی ساعی جسمانی راحتوں اور نفسانی خواہشوں کے لوازم و اسباب بہم پہونچانے میں منہمک ہوتی ہیں۔ روحانیات سے ان کو قطعاً مس نہیں۔ ہر وقت اکل و حاشر میں مستغرق ہیں۔ معادسے ایسے غافل ہیں اولئک کالانعام بل ہم اضل سبیلا کے مورد و مصداق ہیں اس قسم کے لوگوں کی نسبت قرآن مجید فرماتا ہے۔ قل ہل ننبئکم بالاخسرین اعمالا الذین ضل سعیہم فی الحیوۃ الدنیا وہم یحسبون انہم یحسنون صنعا اولئک الذین کفروا بآیات ربہم ولقائہ فحبطت اعمالہم فلا نقیم لہم یوم القیمۃ وزنا (سورۂ کہف ۱۲) اے پیغمبر لوگوں سے کہدو کہ کیا تم تمہیں وہ لوگ بتا دیں جو اعمال کے رو سے بڑے گھاٹے میں ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کی دنیوی زندگی کی کوشش سب کی سب گذری ہوئی اور وہ اپنی غلط فہمی سے اسی خیال میں ہیں کہ وہ اچھے کام کررہے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں کو اور قیامت کے دن اس کے حضور میں حاضر ہونے کو نہ مانا تو ان کے عمل اکارت ہوگئے تو قیامت کے دن ہم ان کے اعمال نیک کا رتی برابر وزن بھی حساب میں قائم نہیں رکھیں گے۔ نورالدین تاجر جیم گو جرانوالہ

مسلمانان ہند کا وفد ہز اکسلنسی وایسرائے کی خدمت میں

۵ .. مارچ گذشتہ کو بعد از دوپہر مسلمانان ہند کا ایک زبردست وفد جو تمام صوبجات کے با اثر نائبین پر مشتمل تھا۔ دار السلطنت دہلی کے وایسریگل لاج میں ہز اکسلنسی لارڈ ہارڈنگ بہادر کی خدمت میں حاضر ہوا اور اظہار وفاداری کا حسب ذیل ایڈریس اُنہے ہز اکسلنسی کی خدمت میں پیش کیا۔

ہم لوگ جو مسلمان کمیونٹی کے قایم مقام اور ہندوستان کی اسلامی رائے کے مختلف رنگوں کی نیابت کرنے والے ہیں۔ بکمال عجز و نیاز اپنے ہم مذہبوں کیطرف سے یور اکسیلنسی کی خدمت میں اپنی قوم کے متعلق بعض اہم ترین امور پیش کرنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ یور اکسیلنسی نے الطاف خسروانہ سے ہم کو ایسا کرنے کا جو موقع دیا ہے اسپر ہم تہ دل سے شکر گذار ہیں۔ ہز میجسٹی شہنشاہ معظم کی ہندوستانی رعایا کو بعض اہم موقعوں پر ہز میجسٹی کے قایم مقام کی خدمت میں حاضر ہونیکا جو اتفاق حاصل ہے وہ نہایت مفید ہے۔ اور ہماری ناچیز رائے میں حکومت ہند کے خاص حالات میں نہایت قیمتی و قابلقدر ہے۔

یور اکسیلنسی کو اس امر کا علم ہوگا۔ کہ زمانہ حال میں ہماری قوم کی سیاسی سرگرمی کا اس بڑے ڈیپوٹیشن سے آغاز ہوا ہے جو ۱۹۰۵ء میں بمقام شملہ یور اکسلنسی کے پیشرو لارڈ منٹو کی خدمت میں حاضر ہوا تھا جن کے حال ہی انتقال فرمائے جانیکا دیگر باشندگان ہند کے ساتھ ہمیں بھی سخت رنج وقلق ہے۔ اس زمانہ میں گورنمنٹ کی فیاضانہ پالیسی سے اس ملک کے باشندوں کے لئے عام ملکی معاملات میں حصہ لینے کے جو وسیع موقعے پیدا کئے جارہے تھے۔ اون کو دیکھکر یہ امر مسلمانوں کے ذہن نشین ہوگیا تھا کہ گورنمنٹ اور دیگر اقوام کے ساتھ ملکر موثر و بارآور کارروائی کرنے کے لئے ہمیں کسی باقاعدہ انجمن کے قیام کی اشد ضرورت ہے۔ اسلئے گورنمنٹ کی ایسی فیاضانہ پالیسی کے خیال پر مسلمانوں نے باہمی کوشش واتحاد سے اپنی سوشل اور پولٹیکل قوتوں کو بہت جلد یکجا کرنے میں کامیابی حاصل کی۔ اور اپنی سب سے بڑی سیاسی انجمن یعنی آل انڈیا مسلم لیگ قایم کی جو اپنے قیام کے وقت سے اب تک مسلمانان ہند کی حقیقی نیابت کا کام سر انجام دے رہی ہے۔ اس کے بعد جلد مسلمانوں کی خفتہ قوت کا اظہار ہونے لگا۔ اور اس وقت سے اون کی بیداری کا نیا دور شروع ہوا۔ پبلک لائف کی ذمہ داریوں میں پورا حصّہ لینے کی دلی خواہش کیساتھ مسلمانان ہند پہلے سے بہی زیادہ صاف طور پر اس امر کی حقیقت سے آگاہ ہوے۔ کہ ہماری آیندہ ترقی کا انحصار زیادہ تر اس کوشش وطاقت پر ہے جس کے ساتھ ہم اپنے سب سے بڑے لیڈر سر سید احمد خان کی تعلیمی پالیسی پر عمل پیرا ہونگے۔ جس کی ہنا نے تیس سال سے زیادہ عرصہ ہوا بنیاد ڈالی تہی۔

حضور والا! بیجا نہ ہوگا اگر ہم قابل عفو فخر کے ساتھ اس موقع پر اس بے مثال مستعدی کا ذکر کریں۔ جسکے ساتھ مسلمانوں نے ان مالی مشکلات کا مقابلہ کیا۔ جو ایک اسلامی یونیورسٹی کے قیام کا چارٹر حاصل کرنے کے راستہ میں حائل تہیں اور اوس پر غالب آ گئے۔ اس کے متعلق اس امر کا ذکر کرنا بہی شاید بے جا نہ ہوگا کہ مسلم یونیورسٹی کے لئے کافی فنڈ فراہم کرنے کے نہایت مشکل کام کو مسلمانوں نے نہایت مستعدی وسرگرمی سے ہاتہہ میں لیا۔ اور اوس کا جو نتیجہ برآمد ہوا اوس سے ہمیں امید بڑہتی ہے کہ جب ضرورت پڑے گی مستعد اور قابل کام کرنے والے اشخاص کے لئے طیار رہینگے۔ مگر ہماری مسلم یونیورسٹی قایم کرنے کی دیرینہ آرزو اب تک پوری نہیں ہوئی۔

اسبارہ میں اپنی کوششوں کو بار آور ہوتے دیکہنے سے پیشتر مسلمانوں کو پے در پے بہت سے ایسے واقعات پیش آئے جو اون کے لئے اپنی اہمیت اور دلچسپی میں لاثانی تہے اور جو ان کی سخت پریشانی کا باعث ہوئے۔

حضور والا! ایسی حالت میں یہ کسی طرح امید نہ کیجاسکتی تہی کہ یہ واقعات مسلمانان ہند پر گہرا اور رنجیدہ اثر ڈالے بغیر رہیں گے۔ تمام سمجہدار اشخاص کو اوسوقت معلوم ہوگیا ہوگا کہ ملیے جلیے ناگوار واقعات کے اجتماع کی مثال اس سے پیشتر کبہی دیکہنے میں نہیں آئی۔ اور مسلمانان ہند کو ایک بالکل غیر معمولی حالت پیش آگئی ہے۔ حضور والا اس رنج ومصیبت کے زمانہ میں ہمارے ساتہہ نہایت ہمدردی کا اظہار کرتے تہے اور حضور کو ہمارے اس وقت کے جوش اور درد کا کامل احساس ہے مگر کوئی شخص ایک بہی ایسا واقعہ پیش نہیں کرسکتا۔ جس میں مسلمانان ہند نے اس غیر معمولی اندیشہ کے زمانہ میں قوت فیصلہ کی صحت اور خود ضبطی کو ہاتہہ سے دیا ہو۔ یا وہ برٹش تاج اور ہز میجسٹی کی گورنمنٹ ہند کی عاقبتی مستحکم وفاداری سے ایک جو بہر بہی منحرف ہوئے ہوں۔

ان ناقابل تردید واقعات کے باوجود ہم نے نہایت رنج وافسوس کے ساتہہ ان قابل افسوس مساعی کو دیکہا ہے جو حال میں بعض حلقوں کی طرف سے ہمیں بدنام کرنے اور گورنمنٹ ہند کی نسبت ہمارے رویہ کے بارہ میں غلط بیانی کرنے اور ہز میجسٹی کی مسلمان رعایا کے کریکٹر اور اغراض پر بے وجہ اتہام لگانے کے لئے عمل میں لائی گئی ہیں۔ تاکہ گورنمنٹ اور دیگر خواجہ تاشی انگریزی رعایا کی نگاہوں میں بے وقعت کیا جائے چنانچہ علانیہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ مسلمانوں کے لیڈر مذہبی جذبات کو بہڑکاتے اور مذہبی دشمنی وعناد کو ہوا دیتے ہیں۔ اور برٹش حکومت کو سخت سست کہنے کا کوئی موقعہ ہاتہ سے جانے نہیں دیتے اور مذہب عیسوی کو برا بہلا کہتے ہیں۔ اور ان میں سے ایک نئی پارٹی ہندوستان سے انگریزوں کو خارج کرنے کے خواب دیکہنے لگی ہے۔ اور یہ بہی بیان کیا جاتا ہے کہ اس نئی مسلم تحریک کا منحوس پہلو یہ ہے کہ علیگڈہ کالج کے گریجوایٹ علانیہ برٹش حکومت کے خلاف وعظ کہتے پہرتے ہیں اور مسلمانان سیاہ کو جادہ وفاداری سے منحرف کرنے کا اقدام کیا جارہا ہے۔

یور اکسلنسی! انتہا درجہ کے عام جوش وخروش وطوفان بدتمیزی کے ایام کے متواتر امتحانوں میں پورے اترنے کے بعد ہمیں ایسے وقت میں کہ ہم پر ایک بڑی مصیبت کی تاریک گھڑی چہا رہی تہی۔ اور جبکہ ہم اون تمام ہمدردی وحسن ظن کے جس کا ہم استحقاق رکہتے ہیں محتاج تہے۔ اس قسم کے بے رحمانہ حملوں کی ہرگز توقع نہ تہی۔

ہمیں امید ہے کہ یور اکسلنسی ہندوستان کی سات کروڑ وفادار مسلمان رعایا کے دامن شہرت پر سے بدنیتانہ بہتانوں اور حملوں کے دہبوں کو دہو ڈالنے اور اتہامات کی تردید کرنے میں ہماری گرمجوشی کو معاف فرمائینگے۔ ہم اپنی قوم نیز اپنی طرف سے بلا پس وپیش وتامل اتہامات مذکور کو جو بہترین فوائد سلطنت کے خلاف ہیں۔ سراسر بیہودہ وبے بنیاد ظاہر کرتے ہیں۔ معمولی حالات میں اقوام یا افراد پر شرارت آمیز حملوں کا جواب حقارت آمیز خاموشی سے دیا جاتا ہے۔ لیکن جن لوگوں نے ہماری قوم کو مطعون کرنے کا بیڑا اٹہایا ہے۔ وہ نہ صرف اپنی اس روش میں مصر اور نیز صاحب ذرائع ہیں۔ بلکہ اتہامات مذکور کو انگلستان اور اس ملک میں عام طور پر شایع کرنے کے متعلق انکی ناپاک کوششوں کی امداد واعانت بہی کیجاتی ہے۔ لہذا ہمیں خوف تہا کہ تاوقتیکہ ایسا موقع نہ ملے جیسا کہ اب میسر ہوا ہے۔ ہماری قوم حالات موجودہ میں ان بے بنیاد اتہامات کی تردید واقعی موثر ومستند اور کافی تردید نہیں کرسکتی۔

یور اکسلنسی! ہماری خواہش دیگر معمولی وفود کی طرح اس موقعہ پر درخواستیں وشکایات پیش کرنے کی نہیں۔ لیکن اپنی وفاداری کے تسلیم کئے جانے سے بڑہکر کوئی انعام ہمارے نزدیک گرانبہا نہیں ہوسکتا۔ اور اسی غرض سے ہم نے یور اکسلنسی کیخدمت میں باریاب ہونے کی اجازت طلب کی ہے۔ اس موقع سے مستفید ہوکر ہم اپنی پوری قوت وطاقت سے ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں کہ مسلمانان ہند آج بہی اپنی روایتی وفاداری کو اپنی گذشتہ تاریخ کے کسی زمانہ سے کچہ کم عزیز نہیں رکہتے۔

ہمیں توقع ہے کہ یور اکسلنسی ہمارے اس یقین دلانے کو قبول فرمائیں گے کہ اس سے بڑہکر ہماری کوئی خواہش نہیں کہ لوگوں اور گورنمنٹ کے مابین پورا اعتماد وبہروسہ قایم رہے اور ہندوستان کے مختلف مذاہب وملل کے اشخاص میں دوستانہ تعلقات پیدا ہوجائیں لیکن ہمیں افسوس ہے کہ بعض حلقوں میں ہندوستان کی ان دونوں بڑی قوموں کو رشتہ اتحاد میں منسلک کرنے کے متعلق کوششوں کے برعکس معنی لئے جاتے ہیں۔

یور اکسیلنسی نے اہل ہند سے وسیع ہمدردی اور اون کی آرزوؤں اور ضروریات کی فیاضانہ پذیرائی اور اعلیٰ تدبر وروشن خیالی سے جو حضور کے عہد حکومت کا خاصہ رہی ہے۔ ہندوستان کے لوگوں کے دلوں کو مسخر کرلیا ہے حضور کے زمانہ انتظام وترقی پذیر نظم ونسق کی برکتوں سے دیگر باشندگان ہند کے ساتہہ مستفید ہونے کا شکریہ ادا کرنے کے علاوہ ہم خاص طور پر اداے شکریہ وسپاس کے لئے دیگر وجوہ بہی رکہتے ہیں۔ یعنی یور اکسیلنسی نے ہماری قوم کے جذبات وتصورات کو کبہی نظر انداز نہیں فرمایا۔ نیز یور اکسیلنسی کی گورنمنٹ نے ہماری تعلیمی ضروریات پر جو توجہ مبذول فرمائی ہے اس سے عنقریب مثمر ہوجانے کی توقع کیجاتی ہے۔ بنا بریں ہم اس عاجزانہ ایڈریس کے ساتہہ جس میں اپنی قوم کی مسلسل بے داغ وفاداری وجان نثاری کا یقین دلایا گیا ہے۔ ہمیں یور اکسیلنسی کی خدمت میں حاضر ہونے سے بہت بڑی مسرت حاصل ہوئی ہے اور ہمیں بہروسہ ہے کہ یور اکسیلنسی براہ عنایت ان خیالات کو ہز میجسٹی ملک معظم قیصر ہند کی بارگاہ معلی تک پہونچا دینگے۔ دہلی۔ ۲۵ مارچ ۱۹۱۴ء

ہم ہیں یور اکسیلنسی کے نہایت فرمانبردار

حضور وایسرائے کا جواب

حضرات میرے لئے یہ بات نہایت باعث مسرت ہے کہ مجہے مسلمانان ہند کے ایک ایسے نیابتانہ حیثیت کے ڈیپوٹیشن (وفد) کو جیسا کہ یہ ہے اور جسے میں آج یہاں نہایت مسرت کے ساتہہ دیکہہ رہا ہوں باریاب کرنے کا موقع حاصل ہوا ہے آپ نے اوس ایڈریس میں جسے آپ کی جانب سے میں نے بڑی مسرت کے ساتہہ قبول کیا ہے گذشتہ چند سالوں میں اپنی قوم کی زبردست زندہ دلی کی حالت بیان کی ہے یہ ایک واقعہ ہے جس کا میں خود شاہد ہوں اور اسی کے ساتہہ میں اوس کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ کچہہ شک نہیں ہے کہ گذشتہ چالیس سال کے عرصہ میں ہندوستان میں اسلام پر ایک بڑی تبدیلی کا اثر ہوا ہے۔ لیکن مذہب اسلام اور مسلمانان ہند کی ترقی اور اس ملک کی گورنمنٹ کے ساتہہ (جس میں کہ مسلمان زندگی بسر کرتے اور آزادی کے ساتھ عبادت کرتے ہیں) مسلمانوں کی وفاداری کی پُرجوش کوششیں مثل چولی دامن کے ایک دوسرے کے ساتہہ رہی ہیں۔ اور ان کوششوں نے ایک اعلیٰ

(بقیہ مضمون صفحہ ۴)

افسوس ہے کہ ترکی حکومت کا یہ بہترین اہل الرائے مدبر مجربہ کار جس نے ملک وملت کی بیش قرار خدمات انجام دی ہیں اور جو اپنے ملک کے لئے اپنی خدمات کے اعلےٰ کارنامے چہوڑ گئے ہیں۔ ۲ مارچ ۱۹۱۴ء کو وفات پاگیا اور ٹرکی کو اسکی وفات سے ایک ناقابل بیان نقصان اٹہانا پڑا۔

مرحوم ایک پاکباز اور مذہب اسلام کے حقیقی پیرو تھے اور کوئی انصاف پسند نہیں کہہ سکتا کہ کامل وعزت کی طرح مرحوم نے کبہی ملک وملت کے لئے کوئی مضر کام کیا ہو۔ لیکن افسوس ہے کہ بایں ہمہ بعض عربی و اردو معاصر مرحوم کی زندگی کو آلائش سے صاف نہیں پاتے۔ ہمارا خیال ہے کہ سعید پاشا جیسا مذہب پرست اور خالص مسلم ٹرکی میں مشکل سے پیدا ہوگا۔ اور اونہوں نے ملک و وطن کی جو خدمت کی ہے اوس کے مقابل میں بہت کم لوگ اوس سے بہتر تو کجا اوس کے مثل بہی پیش نہیں کر سکتے۔

اسلئے الزام لگانے والوں کی حالت پر بجز افسوس کے کیا کہا جائے یہ وہ لوگ ہیں جو انجمن اتحاد و ترقی کے زرّیں کارناموں کی جانب سے آنکہیں بند کئے ہوئے ہیں۔ اور بعض غلطیوں کو پیش نظر رکہتے ہیں حالانکہ اخبار نویس کے لئے یہ ایک ایسا عیب ہے جس سے بدتر عیب شاید کوئی ہو۔

ہم سعید پاشا کی زندگی کو ہر طرح کے الزامات سے صاف پاتے ہیں اور دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ ٹرکی کا یہی ایک وہ مدبر تہا جو مذہب اسلام کا پورا پابند اور ملک وملت کا حقیقی بہی خواہ تہا اور جس نے کبہی اپنی شخصیت کے لئے ایک ذرہ بہر بہی کسی نوع کی کوشش نہیں کی۔

حوادث محلیہ (لوکل)

آج یکم اپریل کی شب گذشتہ کو ۱۲ بجے چنگی ٹوٹ گئی۔ اب جدید ٹیکس کا عملدرآمد شروع ہوجائیگا انشاء اللہ۔ ۱۰ مارچ ۱۹۱۴ء کو ممبری ڈسٹرکٹ بورڈ بجنور کا الکشن تہا امسال سید مجتبیٰ حسین صاحب رئیس بیدی کی میعاد ممبری ختم ہوگئی تہی۔ جنہوں نے اپنی جگہ حاصل کرنے میں قطعی کوشش نہیں کی کرپا شنکر صاحب ولیس سے آپکی جگہ پر ہوگئی۔ ہمیں بعض ایسے ممبروں کے انتخاب ہوجانے سے بڑا تعجب اور افسوس ہوتا ہے کہ جو صرف مالی حیثیت کے سبب اپنی زریں کوششوں سے کامیاب ہوجاتے ہیں لیکن وہ علمی قابلیت سے بالکل معرا ہوتے ہیں۔ اور وہ بورڈ میں کرسی نشینی کو بڑا فخر سمجہتے ہیں اور ہر امر میں رائے دینے کے وقت اپنی ذاتی رائے سوائے ہاں میں ہاں ملانے کے کچہہ بہی نہیں دے سکتے۔ ایسے ممبروں کے انتخاب سے کچہہ بہی فائدہ نہیں۔ ووٹروں کو رائے دیتے وقت ممبر کی قابلیت کو دیکہنا سب سے زیادہ ضروری ہے۔

حوادث واخبار

انتقال پُرملال افسوس ہے کہ جناب حکیم منظور علی صاحب شیرکوٹی جو ضلع بجنور کے ایک خاندانی اور مشہور طبیب تہے ۷۶ سال کی عمر میں ۲۱۔ مارچ ۱۹۱۴ء کو انتقال فرما گئے۔ مرحوم نے پچاس سال مطب کیا اور اس اعتبار سے آپ کا تجربہ قابل قدر تہا آپ کی تشخیص اور مفرد ادویات کے استعمال کرنے کا تجربہ کچہہ مفید تہا۔ مرحوم سخی۔ مہمان نواز اور غریب پرور تہے۔ آپکی وفات سے باشندگان ضلع کو بہت صدمہ ہوا ہے۔ جنازہ کے ساتہ ہندو ومسلمانوں کا کثیر مجمع تہا۔

مرحوم نگینہ کے مشہور وکیل منشی عبدعلی صاحب کے حقیقی چچا وخسر تہے۔ خداوند تعالےٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے اور پس ماندگان کو صبر جمیل بخشے۔

آنریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب وکیل میرٹہہ قانونی کونسل صوبجات متحدہ کے آیندہ اجلاس مقررہ۔ ۳۱ مارچ میں ایک مسودہ بدیں غرض پیش کرنے کی اجازت طلب کرینگے کہ قرضہ کے کسی مقدمہ میں جب عدالت کو اس کا یقین ہو کہ قرضخواہ نے ناجائز وسائل استعمال کئے ہیں یا پورا روپیہ نہیں دیا ہے تو وہ شرح سود میں تخفیف کرسکے۔

صوبجات متحدہ کی میونسپلٹیوں کے نظم ونسق اور مالی حالت پر کمشنران ڈویژن نے جو ریویو بابت ۱۳-۱۹۱۲ء گورنمنٹ کی خدمت میں ارسال کئے تہے ان پر لاٹ صاحب صوبجات متحدہ نے اظہار اطمینان کرتے ہوئے میونسپلٹیوں کی اقتصادی اور انتظامی حالت کی تعریف کی ہے

ہمعصر سول کا نامہ نگار کلکتہ سے لکہتا ہے کہ کسی نامعلوم اینگلو انڈین نے چند روز ہوئے چنسرہ ریلوے سٹیشن پر اپنے آپ کو ریلوے آڈٹ ڈیپارٹمنٹ کا افسر ظاہر کرکے سٹیشن ماسٹر سے مختلف حسابات پڑتال کرنے کی خواہش ظاہر کی اور نوٹ اور روپیہ خورد برد کرنے کے کئی حیلے کئے مگر جب کچہہ پیش نہ گئی تو سٹیشن ماسٹر سے کہا کہ آج کی کل آمدنی میرے سامنے تہیلی میں بند کرو اور ایک حیلہ سے آنکہہ بچا کر چالیس روپیہ بچا لئے اوسی روز سیرامپور کے ڈاکخانہ سے بہی اسی قسم کی کارروائی کی رپورٹ کی گئی جس میں ایک نامعلوم اینگلو انڈین نے اسی طرح دہوکہ سے روپیوں کے بجائے کرنسی نوٹ اڑا لئے اور اپنے آپ کو انسپکٹر ڈاکخانجات ظاہر کیا۔

ہز میجسٹی شہنشاہ معظم کی سالگرہ ہندوستان میں ۲۲۔ جون ۱۹۱۴ء کو بروز سوموار منائی جائیگی

بمبئی میں خبر آئی ہے کہ حاجیوں کا ایک جہاز جبل الطارق کے قریب سخت خطرہ میں ہے۔ جسپر آٹہہ سو حاجی سوار ہیں۔

کراچی کے ایک ہندو چٹہی رساں کو چٹہیاں چرانے کی پاداش میں ۱۸ ماہ قید کی سزا ہوئی ہے۔ پوسٹماسٹر کراچی نے فرضی نام پر ایک آزمائشی چٹہی ڈاک میں ڈالی اور اوس میں ایک پانچ روپیہ کا نوٹ رکہدیا یہ چٹہی آخر اوس کے پاس سے برآمد ہوئی۔

ہز آنر لفٹننٹ گورنر پنجاب نے "اعلان جنگ" نامی پمفلٹ کی کابیان بحق ہز مجسٹی قیصر معظم ضبط فرمانے کا اعلان کیا ہے۔

حضور وایسرائے نے شملہ کے روز امپیریل کونسل کے اجلاس میں اعلان فرمایا کہ گورنمنٹ ہند نے کوشش سے ہندوستان اور یورپ کے مابین پیغامات تار کا محصول ڈیڑہ روپیہ فی لفظ کے بجائے آیندہ سوا روپیہ فی لفظ فرمایا ہے۔ ملتوی تاروں کا محصول اس سے نصف ہوگا اور اس پر غالباً یکم مئی آیندہ ہی عملدرآمد ہوگا۔

کلکتہ کی ہائیکورٹ میں ان دنوں ایک ایسا مقدمہ اول مرتبہ پیش ہوا ہے جس میں ایک بیوہ نے درخواست کی ہے کہ طلاق کی بابت اوس نے اپنے شوہر سے اجازت حاصل کی ہے۔ یہودیوں کے یہاں خاوند ہی سے طلاق کا حکم لینا پڑتا ہے اور چونکہ اس کا شوہر رضامند تہا اسلئے عدالت نے درخواست منظور کرلی ہے۔

مدہ کی صبح کو کٹرہ ہری سنگہہ امرتسر میں آگ لگ گئی لالہ وبہارام صاحب کے دو مکانات جل کر تباہ ہوگئے جانیں بمشکل بچائی گئیں مگر ایک عورت کا کچہہ پتہ نہیں نقصان کا اندازہ تین لاکہہ کیا گیا ہے۔

کالکا وشملہ ریلوے لائن پر کسولی کے لئے ایک جدید سٹیشن کہولا گیا ہے جس نے دہرمپور کے سٹیشن کی نسبت ریلوے کا فاصلہ ڈیڑہ میل اور سڑک کا فاصلہ ایک میل کسولی تک گہٹا دیا ہے۔

بمبئی کے مقام تلا یہ میں گذشتہ اتوار کی صبح کو ایک روئی کے کارخانہ میں آگ لگ گئی۔ ۷۵ لاکہہ اور بقول بعض کروڑ سوا کروڑ روپیہ کا نقصان ہوا مگر روئی بیمہ شدہ تہی کہا جاتا ہے کہ اس نقصان کا بمبئی کی ہر ایک بیمہ کمپنی پر اثر پڑا ہے۔

دہلی میونسپلٹی کو اب ختم ہونے والے سال کے اندر اندازاً سوا لاکہہ روپیہ کا نقصان ہوا ہے جس کے لئے وہ اسی رقم کے برابر قرض لینا چاہتی ہے۔

انڈین نیشنل کانگرس کے اجلاس کے مدراس کی صدارت کے لئے لارڈ ایمپتھل اور لالہ لاجپت رائے کے نام لئے جارہے ہیں۔

نواب خانبہادر حاجی محبت خان "خان آف تورو" کا جو یوسف زئیوں کے سب سے بڑے سردار تہے انتقال ہوگیا۔ ان کی وصیت کے مطابق بڑے صاحبزادہ خانصاحب حمید اللہ خان اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ان کے جانشین ہوئے۔

کانپور کی پولیس نے حال میں عبدالرحمن نامی ایک مشہور ڈاکو کو گرفتار کیا ہے جو ضلع آگرہ کے مشہور ڈاکوؤں کے گروہ کا رکن بتلایا جاتا ہے۔ تعاقب کرنے والے پولیس مین کو اس نے پستول کے متعدد فیروں سے زخمی کیا مگر آخر گرفتار ہوگیا۔

۱۳۔ مارچ کو حضور وایسرائے نے بمبئی میں الگزینڈرا گودی کا افتتاح فرمایا اور اثنائے تقریر میں آپ نے شہنشاہ جارج پنجم اور ملکہ معظمہ الگزینڈرا کا پیغام خوشنودی سنایا

ضلع اعظمگڈہ میں ایک سب انسپکٹر پولیس جو کسی تحقیقات کے لئے قبرستان میں گیا جہاں اوسے کسی قبر میں سے رونے کی آواز آئی پہلے تو وہ چونک پڑا لیکن بعد سنبہل کر اوس نے گورکنوں کو قبر کہودنے کا حکم دیا جسپر اوس میں سے ایک ماہ کی زندہ لڑکی نکلی۔ لیکن جلد ہی مرگئی کہتے ہیں کہ حسرت یہ پیدا ہوئی تہی تو اس کے ایک دانت موجود تہا اور چونکہ اس کے بعد گاؤں میں متعدد حادثے پیش آئے اسلئے والدین نے اسکو زندہ ہی دفن کردیا۔

بنگال کے نئے بجٹ میں ۷ ہزار چہہ سو روپیہ پولیس کی چہنی بارکیان اور پہرہ داریاں بہم پہونچانے کے لئے منظور کئے گئے ہیں۔

ہفتہ مختتمہ ۱۶۔ مارچ کے اندر صوبجات متحدہ کے شمالی اور مغربی حصہ میں خفیف بارش کے سوا سارا ہفتہ بالکل خشک گذرا فصل ربیع اور اوسست کی آبپاشی اور کٹائی جاری ہے۔ نیشکر کی تخمریزی جاری ہے۔ اور ایکہوں کی کٹائی جاری ہے۔ بعض اضلاع میں بہرز مواشی کا مرض موجود ہے۔ چارہ کمیاب ہے گہاس کی بارش سے اسکو کسیقدر فائدہ پہونچا ہے۔ زراعتی جانوروں کے لئے سرکاری خشک گہاس استعمال میں لائی جارہی ہے۔ نرخ اجناس میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوئی۔

ایام ایسٹر کے موقعہ پر ڈہاکہ میں تین کانفرنسیں منعقد ہونگی جن کی تاریخیں ذیل میں درج ہیں۔ یونائیٹڈ ایجوکیشنل کانفرنس ۱۱-۱۲- اپریل۔ پریذیڈنسی مسلم لیگ کانفرنس ۱۳ اپریل۔ مولوی کانفرنس ۱۴۔ اپریل۔

دہلی میں بچتار سنگہہ نامی ایک طالب علم نو شہرہ

Reg: A: 575.

رجسٹرڈ (اے) نمبر ۵۷۵

THE AKHBAR MADINA BIJNOR

مسلمانوں کا واحد قومی تمدنی ادبی اخلاقی تاریخی اور سیاسی ہفتہ وار اخبار

قیمت سالانہ پیشگی تین روپیہ

ممالک غیر سے ۶ شلنگ

مدینہ

رئیس التحریر آغا رفیق بلندشہری

مالک و مہتمم محمد مجید حسن بجنوری

ضوابط اخبار مدینہ

(۱) تاریخ اشاعت مدینہ ہر ماہ انگریزی کی یکم۔ ۸۔ ۱۵۔ ۲۲ کو دفتر سے شائع ہوا کرے (۲) پرچہ نہ پہنچنے پر دو ہفتہ کے اندر دوسرا پرچہ مفت اس کے بعد بہ قیمت تمنے پر روانہ کیا جائیگا (۳) بیرنگ خطوط کا سلسلہ مسترد ہے (۴) جواب طلب امور کیلئے ٹکٹ یا جوابی پوسٹکارڈ آنا لازمی ہے (۵) مضامین اخبار کے متعلق خط و کتابت بنام رئیس التحریر کی جائے۔

شرح اجرت اشتہارات اخبار مدینہ بجنور

مقدار	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

التماس ضروری

جن اصحاب کی خدمت میں بطلب یا بلا طلب اخبار مدینہ نمونۃً حاضر ہو وہ فوراً اپنے ارادہ سے مطلع فرمائیں ورنہ دوسرا یا تیسرا پرچہ وی پی روانہ ہوگا جس کا وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہے۔ جو حضرات مدینہ کی امداد اپنی مستقل خریداری سے فرما رہے ہیں وہ اپنی قیمت ختم ہوتے ہی قیمت سے کارخانہ کو مطلع کریں ورنہ ... [illegible]

تمام درخواستیں و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و مہتمم اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہونی چاہئیں

فہرست مضامین

فہرست مضامین

وفاداری کی نمایش

ایک لغو و بے معنی کارروائی

لیڈران اسلام کی بے نتیجہ حرکت

(۱)

گذشتہ اشاعت میں ہم اوس وفد کا ایڈریس اور حضور وایسرائے کا جواب درج کر چکے ہیں جو مسلمانان ہند کی وفاداری کو نمایاں کرنے کے لئے حضور وایسرائے کی خدمت میں حاضر ہوا تھا یہ وفد ایک سو ایک افراد قوم پر مشتمل تہا جنمیں سے چوراسی نے اس خدمت کو حاضر ہو کر انجام دیا اور باقی شرکت نکر سکے۔

یہ وفد حریت پسند اور غیر حریت پسند دونوں قسم کے لوگوں سے مرکب تہا اور اس کی اہم غرض یہ تہی کہ مسلمانان ہند پر ٹائمز نے جو الزامات قایم کر کے اون کی وفاداری کو مشتبہ بنا دیا ہے نیز پچھلے دنوں میں مسلمانان ہند کے جذبات مذہب نے جو اشتباہ گورنمنٹ کی نظر میں پیدا کر دیا ہے اوسکو صاف کر کے وفاداری کو نمایاں کر دیا جائے۔

۵ ۲- مارچ ۱۹۱۴ء کو یہ وفد حضور وایسرائے کی خدمت میں حاضر ہوا اور ایک طویل ایڈریس پڑہکر سنایا جس کے جواب میں حضور وایسرائے نے مسلمانان ہند کی وفاداری کو تسلیم کرتے ہوئے وفد کو اطمینان دلایا کہ گورنمنٹ اپنی مسلم رعایا کی جانب سے مطمئن ہے اور وفادار سمجہتی ہے۔

کچھ زیادہ زمانہ نہیں گذرا کہ مسجد کانپور کے متعلق دہلی میں جو جلسہ ہوا تہا اوس کے متعلق حریت پسند اخبارات نے مخالفت کی آواز بلند کرتے ہوئے ظاہر کیا تہا کہ بانیان جلسہ نے انعقاد جلسہ کے لئے قوم سے مشورہ نہیں کیا اور چپ چاپ جلسہ کر کے قومی جذبات کو نقصان پہونچایا جاتا ہے۔ لیکن ہمیں افسوس ہے کہ آج حریت پسند خود اس حرکت میں مبتلا ہیں اور وفاداری کی نمایش کرنے کے لئے قوم سے مشورہ کئے بغیر ایک بے معنی کارروائی کر کے قوم کو صدمہ پہونچاتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ حریت پسندی محض مطلب کی ہے تو م کو دہوکہ دینا اور خود عافیت کی زندگی بسر کرنا آجکل کے لیڈروں کا نصب العین ہے اور وہ نہایت آزادی کے ساتہ اپنی خواہشات کو پورا کرتے اور جذبات قوم کی ذرہ پرواہ نہیں کرتے ہیں۔

دہلی کے جلسہ میں جو کام کیا جانیوالا تہا۔ وہ غالباً اس سے زیادہ نہ تہا کہ مسجد کانپور کے متعلق گورنمنٹ سے مناسب فیصلہ حاصل کر کے گورنمنٹ کو اپنی وفاداری کا یقین دلایا جائے۔ افسوس ہے کہ اس جلسہ کی نوعیت سے تمام حریت پسند اخبار بگڑ گئے اور نہ صرف نوعیت جلسہ پر لے دے ہوئی۔ بلکہ شرکاء جلسہ پر بھی آوازے کسے گئے۔ ہم نہیں سمجہتے کہ اسقدر جلد یہ واقعہ کیوں فراموش کر دیا گیا اور خود اسی قسم کی بے معنی کارروائی میں حریت پسندوں نے کیوں حصہ لیا۔ سچ کہا ہے۔

واعظان کیں جلوہ بر محراب و منبر میکنند
چون بخلوت میروند آن کار دیگر میکنند

حریت پسندوں کے خیال کے بموجب جب ہماری وفاداری مسلم تہی، اور ہم گورنمنٹ ہند کے انصاف و عدل پر یقین رکہتے تہے تو کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ ہم خواہ مخواہ اشتباہ کے وہم میں مبتلا ہو کر وفاداری کی نمایش کرنے لگیں، اور گورنمنٹ ہند کے ذہن میں اس بات کے پیدا ہونے کا موقع دیں کہ ضرور ہماری وفاداری میں کچھ خلل آگیا ہوگا۔ ہمیں یقین ہے اور ہم گورنمنٹ ہند کی عدالت پر بہروسہ رکہتے ہیں کہ وہ اپنی رعایا سے بہترین سلوک کرتی اور اوسکی وفاداری کو تسلیم کرتی ہے چنانچہ ذیل کے سرکاری بیانات اس کے مصدق ہیں۔

حضور وایسرائے بہادر نے ۱۴- اکتوبر ۱۹۱۳ء کو کانپور میں تقریر فرماتے ہوئے کہا تہا۔

جس امر کو میں بہت ہی زیادہ قابلقدر سمجہتا ہوں وہ ہمارے شہنشاہ معظم کے ساتہ مسلمانان ہند کی مسلمہ وفاداری ہے اگر مجہے اس وفاداری اور آپکے اصلی جذبات پر کامل یقین نہوتا تو آج میں شملہ سے کانپور نہ آتا۔

۲۵ مارچ ۱۹۱۴ء کو ایڈریس کے جواب میں بھی حضور وایسرائے نے اس امر کو صاف کر دیا تہا کہ وفاداری کی نمایش اونہیں دکہانی کی ضرورت نہ تہی چنانچہ ممدوح کے الفاظ یہ ہیں۔

میرے لئے ایسی اطمینان دہی
کی کوئی ضرورت نہ تہی،

ایسی حالت میں معلوم نہیں لیڈران قوم کی یہ خود اختیاری حرکت کس امر پر محمول کیجائے اور اس کے نتایج کی وسعت کا کہاں تک اندازہ کیا جائے۔

زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ وفاداری کی نمایش کی ضرورت تہی اور اس لئے ضرورت تہی کہ ٹائمز آف لندن نے مسلمانان ہند کی وفاداری کو ہندوستانی خطرہ کے سلسلہ مضامین سے مشتبہ بنا دیا تہا۔ لیکن کیا تبا سکتا ہے کہ گورنمنٹ ہند پر ٹائمز کے مضامین کا کچھ اثر پڑا تہا اور لیڈران قوم یا حریت پسندوں نے اوس کے اثرات گورنمنٹ ہند کی کسی تبدیلی یا جدید روش سے محسوس کئے تہے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو کوئی وجہ نہ تہی کہ ہندوستانی خطرہ کا شکار خود ہو کر ایک غلط فہمی پیدا کی جاتی۔ ٹائمز اگر گورنمنٹ ہند کے مقبوضات کی کسی قوم پر حملہ کرے اور اوسکی زندگی پر عیوب و غداری کے دہبے لگائے تو ہم وثوق کے ساتہ کہہ سکتے ہیں کہ گورنمنٹ ہند پر اوس کا کوئی اثر نہیں پڑ سکتا اور نہ پڑنا چاہئے۔ چنانچہ حضور وایسرائے بہادر نے ایڈریس کی جوابی تقریر میں اس امر کو بالکل صاف کر دیا ہے اور فرمایا ہے کہ

جن لوگوں نے تم پر عدم وفاداری کا الزام لگایا ہے اون کو غلط فہمی ہوئی ہے گورنمنٹ کو تمہاری وفاداری پر کوئی شک و شبہ نہیں،

اگر ہم تہوڑی دیر کے لئے اس امر کو تسلیم کر لیں کہ ٹائمز کا ہندوستانی خطرہ والا مضمون مسلمانان ہند کی آیندہ زندگی کے لئے خطرناک تہا اور اس سے اون کے قومی مطالبات میں نقصانات پیدا ہو جانے کا اندیشہ تہا اور ضرورت تہی کہ الزامات کی گرد صاف کر کے اپنی زندگی کو صاف کر لیا جائے تو لیڈران قوم اس کی ذمہ داری کرتے ہیں کہ آیندہ ٹائمز یا اور کوئی انگریزی اخبار اس قسم کے مضامین نہ لکہے گا۔ اور اون کی وفاداری یا آیندہ زندگی پر حملہ کر کے گورنمنٹ کو اشتباہ میں نہ ڈالے گا اگر اس کی ذمہ داری نہیں ہے تو ضرورت ہو گی کہ پہر اس قسم کے مضامین کے متعلق صفائی کرنے کے لئے وفد تیار کیا جائے اور وفاداری کی نمایش کیجائے اور اس صورت میں غالباً کوئی شنشاہی ایسی نہ گذرے گی کہ ٹائمز یا اور کسی انگریزی اخبار کی بدولت انہیں وفاداری کی نمایش کرنی پڑے اگر حقیقت میں اس قسم کے سلسلہ مضامین سے وفاداری کی نمایش کی ضرورت لیڈران قوم کے نزدیک ہے تو اس کی بہترین تدبیر یہ ہو سکتی ہے کہ سالانہ وفاداری کی ایک نمایش کیا کرے اور اوس میں اون تمام الزامات کو دور کر دیا جایا کرے جو اوس سال میں اون کی زندگی پر لگائے گئے ہوں۔

ہندوستانی خطرہ کے عنوان سے جو سلسلہ مضامین ٹائمز میں نکلا ہے اوس کی نسبت لیڈران قوم کا یہ خیال کر لینا کہ وہ کی نوعیت ہمارے لئے خطرناک ہے اور گورنمنٹ ہند پر اس کا برا اثر پڑا ہوگا۔ اگر غور سے دیکہا جائے تو گورنمنٹ ہند کے ارکان حکومت کے تدبر پر ایک بیجا حملہ ہے اور اس کے یہ معنی ہیں کہ ارکان حکومت خدانخواستہ اس قدر ناقص العقل ہیں کہ باوجود ہندوستان میں رہنے اور حکومت کرنے کے اونہیں رعایا کے نیک و بد خیالات سے کما حقہ آگاہی نہیں اور ٹائمز ایک دور دراز کا اخبار اونہیں سبق دیتا ہے کہ وہ اندرونی معاملات کے خطرہ سے آگاہ رہیں۔

وفاداری کی نمایش اگر حقیقتاً انہیں خیالات کا نتیجہ ہے تو ہمارے نزدیک لیڈران قوم کا گورنمنٹ کے تدبر پر اس سے زیادہ کوئی ناگوار حملہ نہیں ہو سکتا، اور اس حالت میں کہ گورنمنٹ ہند ٹائمز کے مضامین سے متاثر ہو کر کوئی کارروائی کرنے کا خیال کرتی ہو حکومت کی کمزوری پر دال ہے۔ اور ظاہر کرتی ہے کہ خدانخواستہ گورنمنٹ بجائے خود کسی خطرہ سے آگاہ نہیں ہوتی۔ جبتک کہ اوسکو آگاہ نہ کیا جائے۔

معزز ہمدردان مدینہ

مہربانی فرماکر ذرا آپ غور کیجئے گا کہ آپ نے اپنے پیارے مدینہ کی اشاعت میں کسقدر حصہ لیا اگر اب تک آپ کسی وجہ سے اشاعت میں حصہ نہ لے سکے ہوں تو براہ کرم اب توجہ فرمائیے۔

(منیجر)

تاریخ اسلام

اس ہفتہ سے مدینہ میں تاریخ اسلام کا ایک مفید سلسلہ شروع کیا جاتا ہے جو امید ہے کہ ناظرین مدینہ کی دلچسپی اور معلومات کا موجب ہوکر بہت نافع ثابت ہوگا۔ ہمارا ارادہ ہے کہ اس سلسلہ کو معتبر کتب تاریخ و سیر سے خاص کیا جائے اور غیر معتبر روایات کو قلم زد کردیا جائے تاکہ ناظرین مدینہ اسلام کی صحیح تاریخ سے بہرہ اندوز ہوسکیں۔

یہ امر کسی تشریح کا محتاج نہیں ہے کہ تاریخ کا مطالعہ کس قدر مفید اور کارآمد ہے اور تاریخ اقوام کی ترقی و تنزل باعث عبرت و تنبیہ میں کس قدر دخیل ہے کیونکہ علوم و فنون کی ترقی کے ساتھ تجربات سے یہ امر پایۂ ثبوت کو پہونچ چکا ہے کہ ہماری قومیت کا انحصار یا کامل نشو و نما بہت کچھ تاریخ پر ہے۔ اس لئے تاریخ کا یہ سلسلہ ضرور مفید نتائج کا موجب ہوگا۔

اس سلسلہ کی ابتدا ہمارے نزدیک ابتداء عالم سے مناسب معلوم ہوتی ہے تاکہ ظہور اسلام تک کے وہ حالات بھی پیش نظر ہوجائیں۔ جن کا تعلق کم و بیش اسلام سے ہے اور یہ کہ سلسلۂ تاریخ کی دلچسپی بھی بڑھ جائے اور ناظرین مدینہ شوق سے مطالعہ کرسکیں۔

ہدایت مخلوقات

معتبر کتب احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ پیدائش مخلوقات سے پہلے صرف واحد خدا کا وجود تھا نہ اوس سے پہلے کوئی چیز تھی اور نہ اوس کے بعد کوئی چیز ہوگی۔

خداوند تعالے نے اپنے جلال و مظہر اور قدرت کے آشکارا کرنے کے لئے سب سے پہلے نور نبوی یا عقل یا قلم یا لوح پیدا کی اس کے بعد زمین پھر آسمان اور یہ سب چیزیں بے نمونہ کے بنائیں زمین کو بیت المقدس یا کعبہ کے نیچے سے پھیلایا زمین و آسمان پیدا کرنے کے بعد فرشتے اور جن بنائے۔

قرآن شریف سے ثابت ہے کہ مذکورہ بالا تمام مخلوقات خداوند تعالے نے چھ دن میں بنائیں ہر ایک دن ہمارے دنوں کے ہزار برس کی برابر تھا جمعہ کی آخری ساعت میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اس ساعت میں مومن کی دعا قبول ہوتی ہے۔ چھ دن میں کل مذکورہ بالا اشیاء کے پیدا کرنے سے غرض خدا کی یہ تھی کہ بندوں کو اس طرح کام کرنے کی تعلیم ہو۔ ورنہ خداوند تعالے ایک دم میں سب کچھ بنا سکتا تھا۔

البتہ رات اور دن کی اولیت میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ دن پہلے پیدا ہوا۔ بعض کا خیال ہے کہ رات۔ لیکن قرآن مجید سے رات کا پہلے پیدا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ فرشتوں کو نور سے اور جنوں کو آگ سے۔ بہایم کو پانی سے۔ اور آدم کو مٹی سے بنایا گیا۔ جن ایک مخلوق ہے جو آنکھ سے پوشیدہ ہے اور اسی وجہ سے اوسکو جن کہتے ہیں۔ اس کا جسم ہوا کا ہے۔ جو ہر شکل میں آسکتا ہے جنوں میں عقل و فہم موجود ہے۔ جو مشکل کام انسان سے نہ ہوسکے وہ جن کرسکتا ہے۔ جنوں کا وجود قرآن مجید سے ثابت ہے۔ جنوں کے وجود کا منکر کافر ہے۔

بعض کتب میں نظر سے گذرا ہے کہ پیدائش جن سے پہلے دنیا میں اور قومیں ہوچکی ہیں جو ہزار برس آباد رہی ہیں۔ نیز یہ کہ حضرت آدم سے پہلے ایک لاکھ آدم اور ہوچکے ہیں۔ یہ روایات غیر صحیح اور ناقابل اعتبار ہیں۔

نبوت و رسالت

مخلوقات کا سلسلہ قایم ہوجانے پر نبوت و رسالت کے سلسلہ کی ضرورت ہوئی۔ جو مخلوق کو ہدایت دین اور صراط مستقیم پر چلائیں۔ قبل اس کے کہ ہم انبیا و رسل کا تذکرہ کریں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ نبی اور رسول کے معنی بیان کردیں۔ نبی وہ ہے جس کے پاس فرشتہ وحی لاتا ہے۔ رسول وہ نبی مخصوص ہے جسکو اللہ تعالے مخلوق کی طرف مقرر فرماکر بھیجے۔

سب سے پہلے نبی دنیا میں آدم ہوئے جن پر دس صحیفہ بیس ورق میں نازل ہوئے۔ یہ صحیفے حروف تہجی میں تھے۔ دنیا میں سب سے پہلی یہی کتاب ہے جو خداوند تعالے کی جانب سے مخلوق کی ہدایت کے لئے آئی۔ حضرت شیث ابن آدم علیہما السلام پر پچاس صحیفے نازل ہوئے حضرت ادریس علیہ السلام پر تیس۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر دس۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سات برس بعد توریت عنایت ہوئی۔ موسیٰ علیہ السلام کے پانسو برس بعد حضرت داؤد علیہ السلام کو زبور ملی۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے چھ سو برس بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو انجیل عطا ہوئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ہمارے حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قرآن مجید عنایت ہوا۔

کتب تاریخ و سیر سے ثابت ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی تین زبانیں تھیں۔

سریانی

عبرانی

عربی

وحی کی زبان عربی تھی۔ ہر نبی نے وحی کا ترجمہ اپنی زبان میں کیا اور صحائف آسمانی اوسی میں ترتیب پائے۔

نئی دہلی کا خرچ۔ جدید دہلی کے اخراجات کے متعلق گورنمنٹ ہند کی مراسلت آیندہ ہفتہ ولایت بھیجی جائے گی۔

طرابلس الغرب کی حالت موجودہ

مجاہدین اسلام کی شجاعانہ مدافعت

سلیمان البارونی کی غداری

اب سے پہلے ہم شیخ سلیمان البارونی کی وہ تحریرات درج کرچکے ہیں جو انہوں نے برقہ کا علاقہ اٹلی کے سپرد کردینے کے متعلق شائع کی تھیں اور جن میں بجائے خویش سلیمان البارونی نے یہ ثابت کرنے کی پوری کوشش کی تھی کہ انہوں نے برقہ کا علاقہ اٹلی کے سپرد کرنے کی کارروائی میں غداری سے کام نہیں لیا بلکہ آخری وقت تک مدافعت کے پہلو کو ہاتھ سے نہیں دیا لیکن حقیقت یہ ہے کہ شیخ سلیمان البارونی کی وجوہ اور استدلال بجائے خود اس قدر کمزور ہیں کہ ایک سیاست پسند طبیعت اون کو قبول نہیں کرسکتی۔ چنانچہ مصر و ٹرکی کے موقر عربی و ترکی اخبارات نے شیخ سلیمان البارونی کے بیان پر نہایت زبردست تنقید کی ہے اور ثابت کردیا ہے کہ اون کا بیان تنقیم سے خالی نہیں۔ برقہ کے حوالہ کرنے میں اونہوں نے جو کارروائی کی وہ بالکل غدارانہ کارروائی تھی اور یہ کہ شیخ سلیمان البارونی نے حق مدافعت میں بہت زیادہ کوتاہی کی ہے۔ ترکی اخبارات نے شیخ مذکور کے بیان پر تنقید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اگر برقہ کی حالت اس قدر نازک تھی تو شیخ سلیمان البارونی کو چاہئے تھا کہ وہ حضرت شیخ سنوسی سے اس معاملہ میں مشورہ کرتے یا امداد طلب کرتے۔ شیخ سنوسی سے سلیمان البارونی کا مشورہ نہ لینا اور معاملات کا انفصال اپنے طور پر کرلینا۔ ایک ایسی دلیل ہے جس سے یہ امر نہایت صاف طور پر واضح ہوجاتا ہے کہ شیخ سلیمان البارونی اٹلی سے مل گئے اور برقہ کا علاقہ اٹلی کے ہاتھ فروخت کردیا۔ ذیل میں ہم شیخ سنوسی کی مدافعت کے حالات اور وہ تازہ فرمان جو حال میں ممدوح نے نافذ فرمایا ہے۔ درج کرتے ہیں تاکہ اوس سے معلوم ہوسکے کہ شیخ سنوسی کس جوش اسلامی سے کام کررہے ہیں۔ اور اگر شیخ سلیمان البارونی ممدوح سے مشورہ طلب کرتے اور امداد حاصل کرتے تو یہ حالت پیش نہ آتی اور برقہ کا علاقہ کبھی اٹلی کے ہاتھوں میں نہ جاتا۔

مصر کا مشہور ترکی اخبار الشعب لکھتا ہے کہ پچھلے دنوں اٹلی کے کئی وفد حضرت شیخ سنوسی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جن کا مقصد یہ تھا کہ شیخ سنوسی سے صلح کی جائے اور جنگ کو ختم کردیا جائے۔ اس لئے ضرورت تھی کہ اس معاملہ میں شیخ ممدوح کی رائے معلوم کی جائے۔ چنانچہ حال میں ہمارے پاس حکومت سنوسیہ کی جانب سے ایک فرمان موصول ہوا ہے جو تمام عربوں کے لئے شائع کیا گیا ہے اور جس میں شیخ ممدوح نے اپنی آخری رائے لکھ دی ہے۔ یعنی یہ کہ وہ آخری دم تک مدافعت اور جنگ کے لئے تیار ہیں۔

فرمان حسب ذیل ہے

منجانب بندۂ پروردگار غلام استاذ سید محمد المہدی احمد بن سید محمد الشریف ابن السید محمد ابن علی السنوسی الخطابی الحسنی الادریسی۔

حضرات میں خدا سے معافی اور نصرت و کفایت کا خواستگار ہوں۔ میرے پاس ہمارے دشمن اطالویوں کے بہت سے خطوط اور وفود آئے ہیں جن میں شہزادی اور ڈرنہ کے سربرآوردہ لوگ بھی شریک تھے۔ مجھے انہوں نے ہمیشہ اس جانب راغب کیا کہ میں دین کو دنیا کے عوض فروخت کردوں جو فانی چیز ہے اور اپنے مسلمان بھائیوں کے جان و مال کو ان کے سپرد کردوں۔ مجھ سے اس کام پر آمادہ کرنے کیلئے کبھی دھمکی سے کام لیا گیا اور کبھی مجھے مال و دولت اور بڑے بڑے مراتب کے سبز باغ دکھائے گئے مگر میں خدا کی قسم کھا کر ظاہر کرتا ہوں کہ جب تک یہ دشمنان ملک و ملت میرے ملک میں رہیں گے میں ہمیشہ اُن کی نوک تلوار سے گردن ناپونگا۔ اور یہی سبب ہے کہ میں اون دشمنوں سے گردن نہ جھکاؤنگا۔ آپ کو مسلمان اور ہمارے آقا و سردار مطیع بتاتے ہیں۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ بلکہ وہ ان تمام میں ایسا گروہ ہے جو اسلامی مذہب میں تفرقہ کرنا چاہتا ہے۔ خداوند تعالے فرماتا ہے

یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی و عدوکم اولیاء تلقون الیہم بالمودۃ و قد کفروا بما جاءکم من الحق ...

تم لوگ اون لوگوں کو جو میرے دشمن ہیں اپنا

شذرات

۱۴۹

دوست نہ تہا وہ اور اون سے دوستی و مودت کا برتاؤ نکرو کیونکہ اونہوں نے اس مذہب حقہ سے انکار کیا ہے۔ جو تمہیں خدا نے دیا ہے۔

اس آیت کے بعد قرآن اور بہت سی آیات درج ہیں جن میں مسلمانوں کو جہاد فی سبیل اللہ کی ترغیب دی گئی ہے آیات کے بعد لکہا ہے کہ میں دشمنان ملت سے دولت و ملک و عزت کی خاطر نہیں لڑتا۔ بلکہ میری غرض صرف اعلائے کلمۃ اللہ ہے میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجہے نصرت عطا فرمائے اور نفاق و نااتفاقی ہم سے دور رکہے۔ خدا نے فرمایا ہے وما النصر الا من عند اللہ۔ — اللہ ہی نصرت عطا فرماتا ہے دوسری جگہ ارشاد ہے ان تنصروا اللہ ینصرکم ویثبت اقدامکم۔ اگر تم اللہ کی مدد کروگے تو وہ تمہاری مدد کریگا اور تمہیں ثابت قدم رکہیگا ولینصرن اللہ من ینصرہ واللہ قوی عزیز۔ اللہ اون لوگوں کی ضرور مدد کریگا۔ جنہوں نے اوس کی مدد کی ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ قوی و غالب ہے۔

مجہے جو تعلیم میرے استاد نے دی ہے میں اوس سے سرمو نہیں ہٹونگا جبتک کہ ان دشمنان ملت و ملک کو خدا کی مدد اور رسول کی نصرت سے نہ نکال دونگا۔ ولنخرجنہم منہا اذلۃ وہم صاغرون۔ ہم انکو وہاں سے ذلیل کرکے نکالینگے کہ وہ بڑی پست حالت میں ہونگے۔

میں دول غیر میں سے اپنے ملک پر کبہی کسی کی سیادت تسلیم نکرونگا۔ البتہ بغیر سیادت جو سلطنت ہمارے ملک میں دفینے نکالنے اور تجارت کو فروغ دینے کے لئے حقوق مانگے گی۔ وہ اوسے دئے جائینگے۔ اس لئے کہ یہ بات ہمارے مذہب کے خلاف نہیں ہے۔ اگر اٹلی ہماری ان شرائط کو تسلیم کرلے۔ اور اپنے لئے صرف تجارتی مصالح مخصوص کرے۔ تو ہم اوس سے صلح کرنے کے لئے تیار ہیں اگر اوس کو یہ منظور نہیں تو بہتر لوا ہے اور اطالوی اور ہم آخر دم تک لڑنے کیلئے تیار ہیں اور میں اس بات کو بہ حلف ظاہر کرتا ہوں کہ یہ جنگ ہمارے لئے صلح سے بہتر ہے۔

نئی ترقی د - ب صاحبہ حیدرآبادی نے بچوں اور عورتوں کے لئے ہندوستان کے مشہور اردو رسائل سے اون مشاہیر ملک و قوم کے حالات جو معمولی حالت سے اعلیٰ مدارج پر پہنچکر اور جنہوں نے ملک و قوم کی قابلقدر خدمات انجام دی ہیں ایک جا کرکے بصورت کتاب شائع کئے ہیں اور آخر میں نصائح چند اخلاقی و قومی نظمیں درج کی ہیں۔ بچوں کیلئے اس کا مطالعہ مفید ہے لکہائی چہپائی اور کاغذ عمدہ ضخامت ۹۰ صفحہ قیمت ۸ جو کسی قدر زیادہ ہے۔ ملنے کا پتہ۔ دفتر رسالہ تاج کالی کمان حیدرآباد دکن۔

امیر صاحب کابل کی بیدار مغزی و تدبر

پائنیر کا سرحدی نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ امیر صاحب نے پچہلے دنوں موٹر کمپنی قائم کرنے کے لئے ایک دربار منعقد فرمایا تہا جس میں امیر صاحب نے کمپنی مذکور کا منیجنگ ڈائرکٹر بننے کی خود خواہش ظاہر فرمائی اور ظاہر کیا کہ اس کمپنی کے قائم ہونے سے تجارت کو بہت زیادہ فائدہ پہونچیگا۔ اس وقت کابل و پشاور کا درمیانی سفر دیر طلب ہونے کے سبب میوہ جات وغیرہ کی تجارت کو نقصان پہنچ رہا ہے موٹر اس مسافت کو دو روز میں طے کرسکیگا اور اخراجات کے ساتھ ہی آمدنی بہی ہوگی۔ بحیثیت امیر صاحب نے فرمایا کہ بحیثیت منیجنگ ڈائرکٹر میں گاڑیوں کی آدہی قیمت ادا کرونگا اور بقیہ رقم دربار چندہ کے ذریعہ فراہم کرسکتا ہے اہل دربار نے امیر صاحب کی اس تجویز کو بالاتفاق منظور کیا چنانچہ اس کے مطابق دس موٹر گاڑیاں خرید کرلی گئی ہیں۔ لیکن پائنیر کا نامہ نگار حیرت ظاہر کرتا ہے کہ ابہی اون سے تجارتی کام نہیں لیا جاتا۔ اور درباری ضروریات کے کام آرہی ہیں۔

۲۱ - مارچ کو امیر صاحب نے دربار نوروز میں تقریر فرماتے ہوئے۔ بقول نامہ نگار پائنیر ملکون کی تعمیر و ترقی محصولات اور جنگی میں نئی نسل کی تخفیف کی برکتوں کا ذکر کیا اسی تقریر میں امیر صاحب نے اعلان کیا ہے کہ وہ جلال آباد میں ایک مدرسہ عربی تعلیم کیلئے قائم کرنا چاہتے ہیں جس کے اخراجات کے لئے وہ بارہ ہزار روپیہ سالانہ عطا فرمائینگے۔ مدرسہ کے طلباء کو فوجی قواعد بہی سکہائی جائیگی اہل دربار نے اس مدرسہ کے لئے چالیس ہزار روپیہ دینے کا وعدہ کیا۔ اسی تقریر کے دوران میں یہ بہی فرمایا کہ امیر صاحب عنقریب ملکی و فوجی ملازموں کی تنخواہوں میں اضافہ فرمانیوالے ہیں اس کے بعد قندہار، خوست، جلال آباد، بالا مرغاب، اور دوسرے سرحدی مقامات پر چہاؤنیاں تعمیر کرنیکا حکم دیا۔ مذکورہ بالا تجاویز و احکام سے معلوم ہوتا ہے کہ امیر صاحب کابل نہایت تدبر سے کام کررہے ہیں اور اصلاح ملک و ملت میں جس کوشش بلیغ سے ممدوح کام لے رہے ہیں وہ بہت کچہہ قابل قدر ہے۔

پائنیر کے سرحدی نامہ نگار نے یہ بہی لکہا ہے کہ امیر صاحب عربی و ترکی اخبارات کو غور و خوض سے مطالعہ فرماتے ہیں۔ اور اس کے لئے ایک خاص مترجم بہی ترجمہ کے لئے مامور ہے۔

یہی نامہ نگار بیان کرتا ہے کہ امیر صاحب نے سراج الاخبار کابل کو سرکاری خبریں چہاپنے کی ممانعت کردی ہے۔

خداوند تعالے امیر حبیب اللہ خان والئ افغانستان کو باین خیر و خوبی تا دیر حکومت افغانستان پر قائم رکہے اور ملک کو متمتع ہونے کا موقع دے۔

انور پاشا کی شادی اور دعوت ولیمہ

انور پاشا ترکی کا ایک نامور اور بہادر ہے جس نے ترکی سیاسیات و جنگ میں وہ حیرت انگیز خدمات انجام دی ہیں کہ مشکل سے کسی دوسری ذات سے انجام پذیر ہوسکتی ہیں۔ ممدوح کی شادی کے متعلق اب سے پہلے مختلف افواہیں اڑتی رہی ہیں۔ چنانچہ دوران جنگ طرابلس میں مشہور ہوا تہا کہ شیخ سنوسی نے اپنی لڑکی سے انور پاشا کی شادی کردی۔ اسی طرح ایک اور شادی کی خبر آئی تہی لیکن تحقیقات سے معلوم ہوا کہ یہ سب افواہیں تہیں اور قیاس بہی یہی کہتا تہا کیونکہ ایک سپاہی پسند اور خدم ملک و ملت کو بہت سی جہولوں سے کیا تعلق۔ حال میں جو ترکی و عربی اخبارات موصول ہوئے ہیں۔ اون سے انور پاشا کی شادی کے حالات معلوم ہوئے ہیں جو فی الحال انور پاشا کی پہلی شادی ہے۔ یہ شادی جیسا کہ پہلے معلوم ہوچکا تہا۔ جلالتمآب سلطان المعظم محمد خامس کی بہتیجی سے ہوئی ہے۔ مراسم نکاح میں شاہی خاندان کے تمام ارکین کے علاوہ حکومت کے تمام ملکی و فوجی عہدہ دار اور ممالک غیر کے سفراء شریک تہے۔ دولہن کے لباس کی قیمت تقریباً ۱۵ ہزار روپیہ بیان کی جاتی ہے شادی کے موقع پر جو ہار سلطان المعظم کی جانب سے عطا کیا گیا وہ ڈہائی ہزار کا تہا۔ شادی کے بعد دعوت ولیمہ بہی نہایت شاندار پیمانہ پر کیگئی۔ اس شادی پر تمام ترکی میں خوشی اور مسرت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ خداوند تعالے مبارک فرمائے۔

عثمانی طیارہ کا ایک اور حادثہ

غازی فتحی بے اور صادق بے کی وفات کا جگر خراش واقعہ قبل ازین درج کیا جا چکا ہے۔ افسوس ہے کہ ایک اور حادثہ پیش آکر مزید رنج و الم کا موجب ہوا ہے۔ عربی معاصر الاہرام کے نامہ نگار مقیم یافہ نے اپنے اخبار کو اطلاع دی ہے کہ گیارہ مارچ ۱۹۱۴ء کو ۱ بجے بعد دوپہر نوری بک ہوا باز اپنے رفیق حقی بک کے ساتہ جب زیرا اڑا یافہ سے قدس اور قدس سے مصر تک کا ارادہ تہا۔ ابہی غبارہ زمین سے صرف دس میٹر (تقریباً ۱۲ گز) بلند ہوا تہا اور ابہی جگہ سے پانسو میٹر کا فاصلہ طے کرنے پایا تہا کہ پتہروں سے ٹکرا کر نہایت زور کے ساتہ دریا میں گرا۔ لوگوں نے دونوں ہوا بازوں کو پانی سے نکالنے کی بہت کوشش کی اور انتہائی عجلت سے کام لیا لیکن افسوس ہے کہ نوری بک پانی میں گر کر فوت ہوچکے تہے البتہ حقی بک کو زندہ نکال لیا گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بعد کی اطلاعات سے معلوم ہوا کہ حقی بک کی حالت بہت اچہی ہے۔ غبارہ کے گرنے کا سبب یہ ہوا کہ یافہ سے اڑنے کے بعد غبارہ کی حرکت میں خلل محسوس ہوا اور اوس کو نوری بک نے خشکی کی طرف اتارنا چاہا۔ جس سے موازنہ درست نہ رہا اور غبارہ گر پڑا۔

معزز معاصر الشعب سے معلوم ہوا ہے کہ قسطنطنیہ سے دو اور ترکی ہوائی جہاز مصر کے ارادہ سے روانہ ہوئے ہیں۔ ان جہازوں نے پرواز کا وہ راستہ چہوڑ دیا ہے۔ جو فتحی بے اور صادق بے نے اختیار کیا تہا۔ خداوند تعالے ترکی ہوا بازوں کو کامیاب فرمائے۔ ترکی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ اب سب سے پہلے جو نئے ہوائی جہاز خریدے جائینگے اون کا نام فتحی بے اور صادق بے ہوگا اور ان کی جگہ جب اور خریدے جائینگے تو اون کا نام بہی یہی ہوگا۔

انسانی جسم کی قدر و قیمت

اہل سائنس کی تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ انسانی جسم جو بہت زیادہ شرف و قدر کا موجب سمجہا جاتا ہے ایک بہت حقیقت چیز ہے چنانچہ تحقیقات کرکے انسان کے اجزاء کیمیائی کی قیمت کا تخمینہ حسب ذیل کیا گیا ہے۔

ایک آدمی کا وزن اوسطاً ایکسو پچاس پونڈ (ایک من ۵ سیر) تسلیم کرکے اوس کی قیمت ساڑہے بائیس روپیہ ہوتی ہے جو حسب ذیل اجزاء کے مجموعہ سے حاصل ہوتی ہے۔

آدمی کی چربی کی قیمت معمولی نرخ سے سات روپیہ تیرہ آنے۔

جسم میں لوہے کی اس قدر مقدار شامل ہے جس سے ایک انچہ لمبی لوہے کی میخ تیار ہوسکے۔

چونہ اس قدر ہے کہ اوس سے ایک اوسط درجہ کے پیمانہ کے باورچی خانہ میں سفیدی ہوسکے۔

فاسفورس اتنی کہ جس سے ۲۲۰۰ دیا سلائی کے سرے تیار ہوسکیں۔

میگنیشیم اتنا کہ جس سے ایک وقت کے لئے خاص آتشبازی کا نمونہ مہیا ہوسکے۔

البومین سوا انڈوں کی برابر۔

چمچہ بہر شکر۔

ایک چٹکی نمک۔

یہ ہے ایک شاندار انسان کی کل کائنات جو چنداں قابل فخر نہیں۔

بہت شور سنتے تہے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خون نکلا

قسطنطنیہ سے ایک اُردو اخبار

ہمارے معزز دوست جناب مولانا مولوی ابو سعید العربی آفندی کی جانب سے اطلاع ملی ہے کہ وہ عنقریب "جہان اسلام" کے نام سے ایک اخبار جو عربی ترکی اور اُردو میں ہوگا۔ قسطنطنیہ سے جاری کرنے والے ہیں۔ مولانا ابو سعید العربی اپنے پہلو میں ایک متاثر دل رکھتے ہیں اور جذبات اسلام کی حمایت اون کی زندگی کا نصب العین ہے۔ جس کا اندازہ اون مضامین سے ہوسکتا ہے جو وقتاً فوقتاً مدینہ میں نکلتے رہتے ہیں مولانا عربی کے ایک قابل ادیب اور سیاست کے بہترین تجربہ کار ہیں۔ اس لئے امید ہوتی ہے کہ "جہان اسلام" کے اجراء سے اسلامی دنیا کو بے تعداد منافع پہونچیں گے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ مولانا کو اون کی کوششوں میں کامیاب فرمائے اور "جہان اسلام" مسلمانان عالم کے لئے ایک بہترین پرچہ ثابت ہو۔ مسلمانان ہند کو چاہئے کہ مولانا کی ہمت افزائی فرمائیں۔ اور "جہان اسلام" کی خریداری سے اپنے پاکیزہ جذبات اسلام اور حمیت قومی کا ثبوت دیں۔ آستانہ کے معزز معاصر العدل سے معلوم ہوا ہے کہ "جہان اسلام" آستانہ کی انجمن خیریہ اسلامیہ کی سرپرستی میں شائع ہوگا۔

ندوۃ العلماء کی ہڑتال کے معاملات

ندوہ کی مجلس انتظامیہ نے جس کے صدر نواب حاجی محمد اسحاق خانصاحب تھے۔ فیصلہ کیا ہے کہ اگر طلباء ندوہ نے بلا شرائط ہڑتال کو ختم نہ کیا۔ اور ندوہ میں واپس نہ آگئے تو اون کے نام ندوہ سے خارج کر دئیے جائیں گے

اس فیصلہ کے بعد ممبران مجلس نے پرائیویٹ طور پر طلباء کو سمجھایا کہ ہڑتال ختم ہوجانے کے بعد اون کی شکایت پر نظر کی جائے گی۔

مجلس انتظامیہ کا مذکورہ بالا فیصلہ نہایت مناسب ہے اور اس میں طلباء سے بہت کچھ ہمدردی کی گئی ہے۔ امید ہے کہ طلباء بلا شرط ہڑتال ختم کرکے مدرسہ میں چلے جائیں گے اس فیصلہ میں طلباء اور استاد دونوں کی عزت باقی رکھی گئی ہے حقیقت یہ ہے کہ جبتک اساتذہ کی وقعت طلبہ کے دل میں نہ ہو اوسوقت تک سلسلہ تعلیم مفید نہیں ہوسکتا۔ ہم طلبہ کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ مجہول کوشش کو خیرباد کہکر تعلیم میں مشغول ہوجائیں گے۔ اور اس قسم کی حرکات سے مجتنب رہیں گے

ہم نے کسی گذشتہ اشاعت کے لیڈر میں ندوہ کی حالت پر بحث کرتے ہوئے ظاہر کیا تھا کہ موجودہ ہڑتال اور بد انتظامی میں مولوی شبلی صاحب کا ہاتھ کام کر رہا ہے۔ چنانچہ معاصر البشیر بھی ہماری اس رائے سے متفق ہے اور رقمطراز ہے۔

افسوسناک امر یہ ہے کہ اخبار قیصر ہند نے صاف الفاظ میں مولوی شبلی پر الزام لگایا ہے کہ خود اونہوں نے یہ اسٹرایک کرایا ہے۔ اور بطور ثبوت مولوی عبد السلام صاحب ندوی کا ایک خط جو مولوی مسعود علی صاحب کے نام لکہا تہا طبع کیا ہے۔ مولوی عبد السلام مولوی شبلی کے تنخواہ دار سکرٹری ہیں جن کو سیرۃ نبوی کی مد سے تنخواہ ملتی ہے اور جب سے مولوی شبلی نے نظامت دار العلوم ندوہ سے استعفا دیا ہے اور مولوی خلیل الرحمٰن صاحب ناظم مقرر ہوئے اوسوقت سے برابر وہ اخبارات میں مولوی خلیل الرحمٰن صاحب کے خلاف مضامین اپنے نام سے شائع کرا رہے ہیں۔ جو خط کہ قیصر ہند نے چھاپا ہے اوسکو صیغہ راز میں رکھنے کی سخت تاکید کی گئی ہے۔ اس خط میں لکہا ہے کہ مختلف مقامات پر جہاں جہاں تمہارا اثر موجود ہے موجودہ انتظام سے ناراضی کے جلسے کراؤ۔ خط میں یہ بھی لکہا ہے کہ شور و غل کرنے کا وقت آیا ہے۔ اسٹرایک کیا جاوے اور ایسا اسٹرایک ہو کہ گورنمنٹ کے کانوں تک خبر پہونچ جائے۔ خط میں یہ بھی لکہا ہے کہ جناب مولانا شبلی صاحب کے حکم سے خط لکہا جاتا ہے۔

اس خط کو پیش نظر رکہتے ہوئے کہنا پڑتا ہے کہ اگر مولوی شبلی صاحب نے اس معاملہ میں اپنی پوزیشن کو صاف نہ کیا تو اسٹرایک کے بانی مبانی مولوی شبلی ہی سمجھے جائیں گے اور اون کے چہرہ پر ایک اور نمایاں داغ کا دہبہ لگے گا جو دہونے سے نہ مٹے گا۔

سلطان ترکی کی وطن پرستی

عربی معاصر اوسے یہ معلوم ہوکر بہت زیادہ خوشی ہوئی ہے کہ دولت عثمانیہ کے ارکان حکومت عموماً اور سلطان المعظم خصوصاً مشرقی صنعت و حرفت کی ترقی اور ملکی مصنوعات کو فروغ دینے کے لئے بہت زیادہ کوشش سے کام لے رہے ہیں چنانچہ معاصر مذکور کا بیان ہے کہ غازی انور پاشا کی شادی سے قبل حضرت سلطان المعظم نے ارکان دولت سے ایک تقریر میں فرماتے ہوئے کہا:

صاحبو آپ کو معلوم ہے کہ سلطان آفندی کی لخت جگر یعنی میری پیاری بیٹی کے عقد کی خوشگوار رسم عنقریب ہونے والی ہے اس عقد میں شاہانہ حیثیت کے متعلق کسقدر جہیز اور ساز و سامان کی ضرورت ہوگی۔ اس کا اندازہ ہزاروں پونڈ کیا جاسکتا ہے مگر مجہے یہ خیال کرکے قلق ہوتا ہے کہ اس قدر کثیر مقدار روپیہ کی غیروں کے ہاتہہ میں ہم دیدیں گے۔ اس لئے میں نے یہ طے کیا ہے کہ تمام ضروریات نکاح مشرقی اور خصوصاً ترکی تجار سے خریدی جائیں تاکہ اگر ایک پیسہ بہی ایک مشرقی ہاتہہ سے نکلے تو بجائے کسی یورپین کی جیب میں جانے کے مشرقی بہائی کی جیب میں جائے۔

سلطان المعظم کی مذکورہ بالا تقریر سے سلطان المعظم کی وطن پرستی اور قومی ہمدردی پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ خداوند تعالےٰ ہم کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم دیسی ملکی مصنوعات کی طرف متوجہ ہوں اور اپنا روپیہ غیروں کو دینے کے بجائے اپنے ہی بہائیوں کو دیں

سلطان المعظم نے اس سے قبل یہ بہی حکم دیا تہا کہ خانگی ضروریات کے واسطے جس قدر ملبوسات وغیرہ اشیاء کی ضرورت ہو ہمیشہ مشرقی تاجروں سے خریدی جائیں۔ آپ نے یہ بہی فرمایا ہے کہ میں اوسوقت بہت خوش ہوں گا۔ جبکہ اپنے محل کو مشرقی ساز و سامان سے آراستہ دیکہوں گا۔

قانون کی برکت

ستحدید ربو کے [illegible] اب سے پہلے لکہا جاچکا ہے کہ خواجہ غلام الثقلین صاحب نے تحدید ربوٰ کا ایک مسودہ کونسل میں پیش کرنے کے لئے تیار کیا تہا جس میں سود کی ڈگریوں اور ۱۲ رقم قرض کے ساتھ شرار واعداد کو دکہلا کر ظاہر کیا گیا تہا کہ غیر محدود وغیر معین شرح سود سے ملک کو بہت نقصان پہنچ رہا ہے لیکن افسوس کے ساتھ معلوم ہوا ہے کہ صوبجات متحدہ کی کونسل میں آنریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب کے مسودہ سرکاری وغیر سرکاری ممبروں کے اختلاف رائے سے مسترد ہوگیا۔ خواجہ غلام الثقلین صاحب نے اس مسودہ کے متعلق کونسل میں جو تقریر فرمائی تہی وہ نہایت زبردست تہی۔ جس کی عمدگی اور خوبی کا آنریبل مسٹر جیمس مسٹن بہادر نے بہی اعتراف فرمایا اور داد دی ہے۔

ہمیں امید ہے کہ مسلمان آنریبل ممبر تحدید ربوا کے متعلق حضور والیسرائے بہادر کی لیجسلیٹو کونسل میں کوشش کریں گے اگر اس کے متعلق متواتر کوشش جاری رہی تو امید ہے کہ اس کا نتیجہ اچہا نکلے گا۔ اور ہندوستان سود کی سختیوں سے نجات پاکر سنبھل جائیگا

اخلاق النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حاجی محمد محی الدین صاحب تاجر کتب لشکر بنگلور کی کوششیں قابل مبارکباد ہیں۔ کہ وہ مذہبی کتب کے اردو تراجم شائع کرکے مسلمانوں کو فائدہ پہونچا رہے ہیں۔ حال میں آپ نے اسلام کے زبردست امام حضرت امام غزالی قدس سرہ کی سیرۃ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ترجمہ احیاء العلوم کا اُردو ترجمہ اخلاق النبی صلعم کے نام سے شائع کیا ہے جس میں آپ کی تمام محاسن اخلاق۔ آداب و اخلاق وغیرہ کا بیان کیا گیا ہے۔ رسالہ قابل مطالعہ ہے اور امید ہے کہ اس قسم کے مفید رسائل مسلمانوں کی اصلاح کے لئے بہت کچھ نافع ہوں گے۔

قیمت دو آنہ۔ (۲ر)

حاجی محمد محی الدین صاحب تاجر کتب نمبر ۳۹ متصل مسجد ابراہیم لشکر بنگلور [illegible] سے ملیگا۔

مزید آتشزدگی

بروج و ز کے ساتہ شہر فتا و (بمبئی) میں کل آگ لگنے سے جل گئے۔ سرسری طور پر ۲ لاکھ نقصان کا تخمینہ کیا جاتا ہے۔ یہ روئی ذخیرہ شدہ تہی۔ اب میں نقصان کی مقدار تین لاکھ روپیہ بتائی گئی ہے۔

ترکی
توپیاں
ہمارے یہاں شاہ قسطنطنیہ اور دیگر مشہور اسلامی کارخانوں کی ساختہ ترکی ٹوپیاں (جو باعث قومی سیادت کا تاج اور ملکی ترقی کا سرتاج) ہر قسم اور ہر سائز کی موجود ہیں۔ امید ہے کہ برادران اسلام (بجائے مالک غیر کی ٹوپیوں کے) اسلامی ساخت کی ٹوپیاں زیب سر فرماکر ہم ترما اور تم ثواب کے مصداق بنیں گے ؟
(ٹوپی ہر قسم کی دیسی اور ولایتی ترکی ٹوپیاں وغیرہ نہایت عمدہ اور نہایت ارزان موجود ہیں)
ملنے کا پتہ
سلیم برادرس نیا چوک کانپور

التماس ضروری

دو ماہ سے زیادہ زمانہ اپنی چند خاص ضرورتوں کے سبب دفترت غیرحاضر اور سفر میں رہا ہے۔ میری عدم موجودگی کے سبب مدینہ کی ترتیب اور مضامین میں ممکن ہے کمزوری پیدا ہوگئی ہو اگرچہ میں نے حتی الوسع بارونق مدینہ کی جانب نظر رکہی ہے اسلئے معزز ناظرین سے التماس ہے کہ گذشتہ دو ماہ کے عرصہ میں جو کمزوریاں محسوس ہوئی ہوں اونہیں میری غیرحاضری پر محمول فرماکر معاف فرمائیں۔ اور توسیع اشاعت میں حصہ لیکر کارکنان مدینہ کی ہمت افزائی فرمائیں۔ (ایڈیٹر)

دہلی کا مقدمہ بغاوت

(۱)

ہندوستان میں کچھ عرصہ سے بم بازوں کی جو خاص جماعت پیدا ہوگئی ہے۔ اب اُس کا حلقہ اثر بنگال ہی تک محدود نہیں رہا بلکہ دہلی اور پنجاب میں بھی بم اندازی کے کئی واقعات معرض ظہور میں آچکے ہیں۔ پچھلے دنوں صوبجات متحدہ۔ دہلی اور پنجاب کے اکثر شہروں میں بم بازی کی جانچ اور پڑتال کے متعلق جن گرفتاریوں اور تلاشیوں کا سلسلہ بہ شد و مد جاری رہ چکا ہے وہ اس امر کا کافی ثبوت ہے کہ مفسدہ پرداز جماعت نے ہندوستان کے ہر صوبہ میں اپنا خطرناک جال پھیلا رکھا ہے۔ لیکن سرکار کا اقبال زبردست ہے جو لوگ پہلے کمال بدخواہی سے مفسدانہ تحریکوں میں حصہ لیتے ہیں۔ ان میں سے بعض گرفتار ہو جانے کے بعد اپنے جرم کا اقبال کر لیتے ہیں۔ اور عدالت کے سامنے من وعن کیفیت کھول کر رکھ دیتے ہیں گئے امید تھی کہ ہندوستان کا محکمہ تفتیش جرایم برسوں سوا برس کے بعد دہلی کے حادثہ بم کا سراغ لگانے میں کامیاب ہو جائیگا۔

دینا ناتھ سے جو حادثہ مذکور کا ایک سرکاری گواہ اس شرط پر بن گیا ہے کہ گورنمنٹ اوسے معافی دیدے گی۔ اس واقعہ کے بہت سے دلچسپ واقعات معلوم ہوئے ہیں۔ چنانچہ مقدمہ کی مفصل کارروائی درج ذیل ہے۔

استغاثہ کی شہادت

دہلی ۲۴ مارچ۔ دہلی کے مقدمہ بغاوت کی سماعت آج مسٹر کنولی مجسٹریٹ دہلی کی عدالت میں شروع ہوئی۔ استغاثہ کی طرف سے مسٹر براڈوے اور مسٹر ٹرولچی۔ ملزمان کی طرف سے آنریبل مسٹر کانشی رام اور اودہ بہاری لال کی جانب سے مسٹر عبدالرحمن پیروکار تھے۔

مسٹر ڈی پیٹری ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ پولیس دہلی نے مسٹر براڈوے کے سوال کے جواب میں بیان کیا کہ دسمبر ۱۹۱۲ء میں حادثہ بم دہلی کی تحقیقات پر خاص طور سے مقرر ہوا۔ میں نے اس کے متعلق بنگال میں اور دہلی میں خاص تحقیقات کی ہے۔ میں نے خانہ تلاشی وارنٹ حاصل کر کے ۱۶ فروری ۱۹۱۴ء کو امیر چند کی خانہ تلاشی لی۔ جب میں اُن کے خاندان کی تمام عورتوں کو ایک کمرے میں کر دینے کا انتظام کر رہا تھا۔ تو امیر چند اور سلطان چند نے ایک دوسرے سے سرگوشی کرنے کی کئی بار کوشش کی۔ سلطان چند امیر چند کا بھتیجا اور متبنیٰ ہے۔

مسٹر ہاڈو سپرنٹنڈنٹ پولیس کی نگرانی پر مقرر ہوا۔ اور میں نے زیر دفعہ ۹۴-۱۲ الف ضابطہ فوجداری اودہ بہاری کے گھر کی تلاشی کے لئے وارنٹ حاصل کیا۔ جس کی طرف امیر چند نے اشارہ کیا تھا۔ امیر چند نے اودہ بہاری کو آواز دی۔ جسے انہوں نے زینہ پر منتظر پایا۔ میں رام لال اور ایک چھوٹے لڑکے کو کمرہ میں دیکھا اور چند کتابیں مجھے ملیں جنہیں میں نے اپنے قابو میں کر لیا۔ ایک میز پر مجھے ہندی اور انگریزی کے چند مسودے ملے جن میں ۱۸۵۷ء کے غدر کی وجوہ پر بحث کی گئی تھی اور دیگر بہت سے ضبط شدہ کاغذات ہاتھ لگے۔ اور ٹائپ سے چھپے ہوئے دیکھے۔ ان کاغذات کی مشتبہ حالت کی وجہ سے اودہ بہاری اور رام لال عرف چھوٹے لال زیر دفعہ ۱۲۴ الف تعزیرات ہند گرفتار کئے گئے۔ اس کے بعد میں امیر چند کے گھر کی طرف چلا۔ سلطان چند کو کالج جانے کی اجازت دے دی گئی اور مکان کی تلاشی شروع ہوئی۔ اوپر کے کمرہ میں چند سکول کی کتابوں میں لبرٹی کے نمبر ۲ و ۳ و ۴ کا ایک ایک ایڈیشن ملا۔ اور ایک کاپی ہاتھ لگی۔ جس میں اردو اور انگریزی کی کئی ضبط شدہ نظمیں درج تھیں۔ ایک اور کمرہ میں ایک ٹائپ شدہ مسودہ ملا۔ جس کا عنوان "اب راج ہند میں آنا ہے" تھا اور ایک چٹھی کسی "پیارے ایورن" کے نام تھی جس میں اس سے اس لٹریچر کے پڑھنے کی درخواست کی گئی تھی۔ اور لکھا تھا کہ اگر تم اسے ہندوستان کے کسی اخبار میں شائع نہ کرا سکو تو کسی امریکن اخبار میں بھیج دو۔ جس طرح بھی ہو اسے ضرور شائع کیا جائے۔

دوسرے کمرے میں جو مقفل تھا اور جس کو توڑنا پڑا۔ ایک بسکٹ کا ڈبہ ملا جو امرت بازار پتر کا کے ایک پرچہ کے اندر لپٹا ہوا تھا۔ ڈبہ کو جب کھولا گیا تو اس کے اندر ایک قسم کی روئی اور کاغذ کی بنائی ہوئی ایک نالی ملی جس پر [illegible] اور ڈبہ کے اندر ایک ڈھکنا پایا گیا جس کے اندر اخبار کا پرچہ بند تھا۔ روئی پر جس کا میں نے ذکر کیا ہے۔ ملٹے زرد رنگ کے دھبے بھی تھے جب امیر چند اور سلطان چند سے دریافت کیا گیا تو دونوں نے جواب دیا کہ ان کو اس ٹین کے ڈبہ کا کوئی علم نہیں۔ اور نہ وہ اس کے مالک ہیں۔

اس کے بعد زیر بحث ڈبہ عدالت کے سامنے رکھا گیا۔ لیکن گواہ نے ملزموں کے وکلا کو مخاطب کر کے کہا کہ آپ ذرا احتیاط سے اسے ہاتھ لگائیے گا۔ کیونکہ ابھی اس کے اندر بہت خطرناک چیزیں بند ہیں۔

بھورے کاغذ کے ایک نمایاں قسم کے لفافوں کی ایک تعداد ایک صندوق میں پائی گئی جس میں قفل نہیں تھا۔ اور جو دوسرے کمرے میں تھا ان لفافوں میں جو کاغذات تھے اُن میں سے ہندی کا ایک رسالہ نکلا جس کا مضمون یہ تھا کہ پولیٹکل اغراض کے لئے زہر کس طور سے استعمال کیا جائے۔ اخبار لبرٹی (آزادی) کے تیسرے اور چوتھے نمبر کی دس جلدیں اور ایک چٹھی نکلی۔ چٹھی پر کیلیفورنیا یونیورسٹی کا مونوگرام درج تھا۔ اس میں ممالک متحدہ امریکہ کے تین اشخاص کے پتے بھی درج تھے۔ چٹھی میں اس کے لکھنے والے نے وعدہ کیا تھا کہ میں کیلیفورنیا سے اردو اور گورمکھی زبانوں میں رسالے شائع کروں گا۔ یہ وعدہ اُس نے پورا کر دیا۔ کیونکہ نومبر ۱۹۱۳ء سے ایک اخبار غدر نامی شائع ہونے لگا تھا۔

مخفی تحریر

ہندی میں ایک اور چٹھی نکلی جس پر دہلی مونوگرام تھا اس سے ظاہر ہوا کہ اس کا پانے والا امریکہ میں نقل سکونت کرنے کا ارادہ کر چکا تھا۔ ایک تحریر ٹائپ کی ہوئی بھی نکلی جس میں ناموں کی ایک فہرست مقامات کی پائی گئی۔ حملہ کرنے کے مقامات اس فہرست میں درج تھے۔ مثلاً امیر چند کے مکان کو سو روپیہ کے الفاظ کے نام سے ظاہر کیا جاتا تھا۔ ہنومنت سہائے کے مکان کو دو سو روپیہ کے الفاظ سے۔ اودہ بہاری لال کے مکان کو چار سو روپیہ کے الفاظ سے۔ سفر کرنے میں جو صلاح و مشورہ کیا جاتا۔ اس امر کا اظہار پانسو روپیہ کے الفاظ سے کیا جاتا تھا۔ فہرست میں سفر کرتے ہوئے صلاح کرنے کے لئے راستہ بھی مقرر کیا گیا ہے۔ ایک اور دستی تحریر انگریزی زبان کی نکلی جس کا عنوان آزادی کی محبت تھا۔ اور جس میں تمام یوروپین خاصکر انگریزوں کے قتل کرنے کی صلاح دی گئی ہے یہ تحریر امیر چند کے ہاتھ کی ہے

چار درمیں رسالہ لبرٹی کے ۲۷ پرچے پائے گئے اس کے علاوہ اور چٹھیاں اور متفرق دستی تحریریں پائی گئیں۔

اس کے بعد مقدمہ کی سماعت ملتوی کی گئی۔

ملزموں کو عدالت میں چار گاڑیوں میں لایا جاتا ہے۔ اسی طرح ان کو واپس کیا جاتا ہے۔

پولیس کی شہادت

۲۶ مارچ کو دہلی کا مقدمہ بغاوت مسٹر ڈی کالونی کی عدالت میں پیش ہوا سب سے پہلے چھوٹے لال عرف رام لال نے جس کی طرف سے ابھی تک کوئی وکیل پیش نہیں ہوا تھا یہ بیان کیا میں زبان نہیں جانتا اور نہ قانون سمجھتا ہوں۔ میں سوالات کا جواب نہیں دے سکتا۔ اور میں نہیں جانتا کہ جرح کے کیا معنی ہیں۔ اس پر مسٹر ایس۔ این بوس بیلیڈر اس کی وکالت کے لئے مقرر کیا گیا۔ مسٹر راس الٹن بیرسٹر الہ آباد مسٹر اے پی براڈوے بیلک پراسیکیوٹر اور مسٹر مولچند سرکار کی طرف سے پیروکار مقدمہ تھے۔ مسٹر براڈوے نے انسپکٹر برج لال پر جرح کی۔ گواہ نے اپنی شہادت میں بیان کیا کہ بالائی منزل کی تلاشی لینے کے بعد پولیس نے درمیانی منزل کے برآمدہ کا قفل توڑا اور تلاشی شروع کی دو ٹرنکوں میں سے [illegible] ایک میں صرف کپڑے تھے اور دو [illegible] لفافے پائے گئے۔ ایک لفافے میں تین ٹائپ شدہ مضامین چار ٹائپ شدہ کاغذات (تین انگریزی میں اور ایک دیوناگری) چار ٹائپ شدہ مضامین ۴۰ پرچے لبرٹی کے اور مختلف خطوط تھے۔ بعض کپڑوں کے نیچے لبرٹی کے ۱۰ اور ۳ پرچے اور ایک کونسٹ کی سند پائی گئی۔ جو اودہ بہاری کی تھی تمام مضامین پر تلاشی کے گواہوں نے دستخط ثبت کئے۔ سوائے مذکورہ بالا سند کے جس کی نسبت یہ کہا گیا کہ اگر اس پر دستخط کئے گئے تو یہ خراب ہو جائے گی۔

بالائی منزل کے ایک اور کمرے میں پولیس کے سپاہیوں نے بہت سے فوٹو دیکھے جن میں سے بعض چند ملزمین کے تھے۔ درمیانی منزل کی طرف واپس آتے ہوئے اودہ بہاری کے کمرے میں ایک میز پر تین بنگالی کتابیں پائی گئیں۔ ایک خانہ میں ایک اردو کی کتاب تھی۔ ان کے علاوہ ایک غیر مجلد ہندی کی کتاب ایک بنگالی اور انگریزی کی ڈکشنری۔ ایک بنگالی مشق کے چند کاغذ پائے گئے۔ برآمدے کی دیوار پر ایک بیاد گار ٹکٹ لٹکا ہوا تھا جسے اودہ بہاری نے اپنا بنایا۔ جیبوں میں ۱۹۱۴ء کی ایک ڈائری اور ایک چٹھی پائی گئی جو کہ ہنومنت سہائے نے اودہ بہاری کو لکھی تھی۔ اس کے بعد پولیس نے مکان کو مہر لگا دی اور اس پر پہرہ بٹھا دیا گیا۔

دوسرے دن پولیس نے درمیانی منزل کی پھر تلاشی لی۔ اور اردو انگریزی کتابیں اپنے قبضہ میں لے لیں۔ ان میں سے ایک انگریزی تھی جس کا نام "برٹش رول آف انڈیا (ہندوستان میں انگریزی حکومت)" اور ایک اردو کی تھی۔ یہ کتابیں امیر چند کے کمرے میں پائی گئیں۔ پولیس نے ایک خاکی لفافہ بھی اپنے قبضہ میں لے لیا جس پر مولچند کی گارڈن پارٹی کے الفاظ ثبت تھے یہ لفافہ میز پر پڑا تھا۔

دینا ناتھ سرکاری گواہ کا بیان

مسٹر براڈوے سرکاری وکیل کے سوال کے جواب میں دینا ناتھ نے بیان کیا کہ جب دیال سنگھ سکول لاہور میں تعلیم پاتا تھا۔ پہلے پہل وہاں میری واقفیت ہردیال سے ہوئی۔ جبکہ وہ ابھی ابھی انگلستان سے آیا تھا۔ میں ہردیال سے دیگر طلباء کے ساتھ ملتا رہا۔ اور اس کی بات چیت سنتا اور اس کے زیر اثر آتا رہا۔ میں سیاسی معاملات میں آہستہ آہستہ گہری دلچسپی لینے لگا۔ پھر میں کپور تھلہ چلا گیا۔ میرے بعد ہردیال بھی کپورتھلہ گیا۔ جب ہردیال لاہور واپس آیا تو میں نے ارادہ کیا کہ مجھے اپنی شاگردی میں قبول کیجئے۔ ہردیال اس بات پر رضامند ہو گیا جس پر میں لاہور پہنچا۔ لیکن میرے پہنچنے سے پیشتر ہی ہردیال یورپ کو چلا گیا۔

امیر چند ہردیال کا جانشین

امیر چند ہردیال کے شاگردوں کی خبرگیری کیا کرتا تھا۔

اوہر دیال کا قیام مقام تہا میں امیر چند کے مکان پہ اودہ بہاری لال سے ملا۔ میرے والدین کو کچھ پتہ نہ تہا کہ میرے دلی خیالات کیا ہیں۔

راش بہاری سے ملاقات

آخر کار میری واقفیت راش بہاری بوس سے بذریعہ چیٹرجی ہوئی۔ کچھ چیٹرجی انگلستان چلا گیا۔ بعد ازاں چیٹرجی نے میرے متعلق وہاں سے امیر چند وغیرہ کو لکہا کہ میں ایک اچہا آدمی ہوں اور مجہپر بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔ ۱۹۱۱ء میں میری ملاقات راش بہاری سے لاہور اور ہردوار میں ہوئی۔ اس کے کچھ عرصہ بعد میں بلراج سے ملا اور پھر بسنت کمار بسواس سے ملاقی ہوا جو ایک بنگالی ہے۔ اودہ بہاری سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور میں تہا اور میں لاہور میں ایک دیسی بنک میں ملازم تھا۔

دینا ناتھ کی شہادت پر اعتراض

جبکہ دینا ناتھ کی شہادت ہو رہی تھی تو ملزموں کے وکیل نے اعتراض کیا کہ گواہ یہ بیانات ازخود نہیں کر رہا۔ بلکہ سرکاری وکیل اس سے اس قسم کے سوالات کرتا ہے جس سے وہ یہ بیانات کرنے پر مجبور ہو۔ مگر عدالت نے اعتراض کو رد کر دیا۔ اور سرکاری وکیل کو بدستور جرح کرنے اور دینا ناتھ سے جوابات حاصل کرنے کی اجازت دی۔

دینا ناتھ نے بیان کیا کہ وہ ایک کتاب جس کی ممانعت کا اعلان سرکار کی طرف سے ہو چکا تہا۔ اس کے متعلق راش بہاری بوس کی رائے دریافت کرنے اور اس سے مشورہ لینے کے لئے میں ہردوار گیا۔ راش بہاری نے مجہہ سے کہا کہ بنگال کی طرح پنجاب میں بھی کام کرنا چاہئے اور انارکسٹانہ تحریک شروع کر دینی چاہئے۔ راش بہاری نے یہ بھی کہا کہ میں پنجاب۔ صوبجات متحدہ اور بنگال کی تحریکوں کا باہم ملا دوں گا۔ اور اس باغیانہ سلسلہ میں ایک کڑی کا کام دوں گا۔ اس نے کہا کہ وہ لیڈر کے طور پر کام کرے گا۔ اور اودہ بہاری پنجاب اور صوبجات متحدہ کی تحریکوں میں اس کا نائب ہوگا۔ راش بہاری نے مجہہ سے کہا کہ تم اور بھائی بال مکند پنجاب کے لیڈر ہوں گے خاص کر لاہور کے اور جو کام پنجاب اور صوبجات متحدہ میں کیا جائے گا۔ وہ اودہ بہاری کے صلاح مشورہ سے ہوگا۔

دینا ناتھ کی شہادت دو دن تک جاری رہے گی

دینا ناتھ پر جرح محفوظ رکھی گئی اور ابھی اس کی شہادت ہو رہی تھی کہ عدالت برخاست ہوئی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ دینا ناتھ کی گواہی میں ابھی کم از کم دو دن اور لگیں گے۔ کیونکہ ابھی تو اس نے صرف تین ملزموں کے نام لئے ہیں۔ باقی کے خلاف شہادت کل اور پرسوں دے گا۔

دینا ناتھ کا قیام کہاں ہے؟

یہ سرکاری گواہ اور اقبالی ملزم دوسرے ملزموں کے ساتھ دہلی کے جیل میں نہیں رہتا بلکہ عام خیال یہ ہے کہ وہ دہلی قلعہ میں رہتا ہے۔ اس کے ساتھ پولیس کی طرف سے بہت خاطر تواضع کا سلوک کیا جا رہا ہے۔

دینا ناتھ کی شہادت

۲۷۔ مارچ کو مسٹر کنوئی مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں یہ مقدمہ پھر پیش ہوا۔ دینا ناتھ اقبالی ملزم اور سرکاری گواہ نے بیان کیا کہ بسنت کمار بسواس اکتوبر ۱۹۱۲ء میں راش بہاری کے ہمراہ آیا میں نے اوسے پہلی مرتبہ بمقام دہرہ دون راش بہاری کے مکان پہ دیکھا تہا۔ یہ ۱۹۱۲ء کے شروع کی بات ہے میں نے لاہور میں راش بہاری سے بسنت کمار بسواس کے متعلق [illegible] میں ملاقات کی تہی۔ جب اودہ بہاری سے وہ گفتگو ہوئی جس کا تذکرہ کل ہو چکا ہے تو اس وقت بسنت کمار بسواس موجود نہیں تہا۔ اسی گفتگو میں راش بہاری نے کہا بال مکند سے کہا کہ بسنت کمار کے لئے کسی ملازمت کا انتظام کرنا چاہئے۔ چنانچہ وہ سونتر منڈی لاہور کی بابو ڈسپنسری میں ملازم رکھا گیا۔ لاہور سے واپس آکر اس نے چند روز کے بعد مجھے لکھا کہ تم خود کو قربانی کے لئے تیار کر لو۔ میں نے اس چٹھی کو تلف کیا۔

اودہ بہاری ٹریننگ کالج لاہور کے بورڈنگ ہاؤس میں ٹھہرا کرتا تہا۔ بسنت کمار لاہور سے ۸ یا ۱۹ دسمبر کو گیا تہا۔ میں شہر کی طرف جا رہا تہا کہ بسنت کمار ایک چھوٹا سا بستر بغل میں دبائے لوہاری دروازہ کی طرف جاتے ہوئے ملا۔ میں نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے۔ جواب دیا کہ واپس آکر بتاؤں گا۔

دہلی کے بم کی کیفیت

اس کے بعد دینا ناتھ نے بیان کیا کہ میں جالندہر میں موجود تہا جہاں مجھے ۲۳۔ دسمبر کو بمقام دہلی دہرہ دون کے ہند پر بم پھینکے جانے کا حال معلوم ہوا جب میں لاہور واپس آیا تو معلوم ہوا کہ بسنت کمار بھی واپس آگیا ہے۔ میں اس سے ملا مگر بم کے متعلق اس سے کوئی بات چیت نہیں ہوئی۔ میں نے ایک روز ٹربیون میں رام سروپ کی گرفتاری کا حال پڑہا تہا اور اسی روز شام کو اودہ بہاری سے ٹریننگ کالج میں یہ دریافت کرنے گیا تہا کہ وہ بہاری جماعت کا آدمی تو نہیں تہا۔ اودہ بہاری پہلے تو یہ سنکر گھبرا گیا۔ لیکن جب میں نے ٹربیون کا حوالہ دیا تو اوس نے کہا کچھ نہیں معاملہ ٹھیک ہے۔ اس بات سے میں سمجھ گیا وہ ہم میں سے نہیں۔ اودہ بہاری نے مجہہ سے کہا کہ رام سروپ واقعہ سے ایک دو روز پیشتر اپنی بہن کو لے کر دہلی آیا تہا اور دو تین دن بعد آگیا۔ بس اس کی گرفتاری اسی وجہ سے ہوئی۔ میں نے دہلی کے حادثہ کے متعلق اودہ بہاری سے اکثر بات چیت کی۔ اس نے ہمیشہ مجھے یہی اطمینان دلایا کہ حکومت اس معاملہ کا پتہ نہیں لگا سکتی۔ بم انداز کوئی بہت ہوشیار آدمی ہوگا۔ لیکن خود اودہ بہاری اس کام میں زیادہ ہوشیار نہیں تہا۔ اس نے اشارۃً مجہہ سے کہا تہا کہ اس راز کا صرف تین چار آدمی جانتے ہیں۔ اور حکومت آسانی سے اس کا سراغ نہ چلا سکے گی۔ لیکن اس کی ان باتوں سے ایک قیافہ شناس آدمی معلوم کر سکتا تہا کہ اس کا بھی دہلی کے بم سے کم و بیش تعلق ضرور ہے۔ لاہور واپس آنے کے چند روز بعد میں نے راش بہاری کو بمقام دہرہ دون ایک خط لکہا۔ مجھے جہاں تک یاد ہے میں نے اوس چٹھی میں لکہا تہا کہ یا آپ نے نہایت شاندار کام کیا اور میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اس سے میری یہ غرض تہی کہ ایک منتظر جماعت نے اعلیٰ درجہ کا کارنامہ انجام دیا۔ اس نے عمداً اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ اور اس کے بعد مجہے ایک خط میں لکہا کہ میں نے دیدہ و دانستہ خاموشی اختیار کی تہی کیونکہ مجہے معلوم ہو چکا تہا کہ یہ بم ہم لوگوں نے چلایا تہا۔ جب راش بہاری اکتوبر ۱۹۱۳ء میں لاہور آیا تو ہم لوگوں میں یہ بات قرار پائی کہ اس کے دستخط درگا داس کے نام سے ہوں۔ خطوط کا آغاز میرے پیارے دوست یا میرے پیارے بھائی کے الفاظ سے شروع کیا جاتا تہا۔ اس کے بعد راش بہاری ۱۴۔ فروری ۱۹۱۳ء کو پھر لاہور میں ملا۔ اس سے میرا سلسلہ خط و کتابت جاری تہا۔ میں اس کی تحریر و دستخط کو اچھی طرح پہچانتا تہا۔ میں نے اسے لاہور میں لکھتے ہوئے دیکھا تہا اس نے اپنے بعد کے خطوط میں دہلی کے حادثہ بم کا تذکرہ نہایت مسرت انگیز الفاظ میں کیا تہا۔ ایک خط میں یہ بھی لکہا تھا کہ گورنمنٹ اصل مجرم کا سراغ نہیں لگا سکتی۔ میرے خیال میں میرا سراغ چل ہی نہ سکیگا۔ گورنمنٹ کی کل کوشش اس واقعہ کی سراغ رسانی میں ناکام ثابت ہوئی روس اور بنگال کے بم بازوں کو بھی آج تک ایسی کامیابی نہیں ہوئی جیسی ہمیں ہوئی ہے عام طور پر لفظ "بم باز" یا "انارکسٹ" خط و کتابت میں استعمال نہیں کیا جاتا تہا۔

اودہ بہاری نے مجہے کئی مرتبہ لکہا تہا کہ مرنا سب کو ہے۔ اس لئے ہمیں بہادروں کی موت مرنا چاہئے۔ ملک کی خدمت سب کے لئے باعث اعزاز ہے اور ہم سے جس قسم کی قربانی مانگی جائے وہ پوری ہونی چاہئے۔ بنگال جیسی روح پنجاب میں بھی پیدا کرنی چاہئے۔ اور پنجاب کو ہرگز کسی صوبہ سے پیچھے نہیں رہنا چاہئے۔ اگر تم بہادروں کی موت مرو گے تو تمہارا اگلا جنم اس سے بھی اچہا ہوگا۔ پنجاب میں اعلیٰ یورپین افسروں پر بم پھینکنے چاہئیں۔ یہ باتیں اس نے حادثہ دہلی اور فروری ۱۹۱۳ء کے درمیان لکھی تہیں میں نے اس کے جواب میں لکہا تہا کہ وائسرائے پر بم پھینکے جانے کا معاملہ ابھی تازہ ہے اگر ہم کوئی اور بم پھینکیں گے تو ممکن ہے کہ پولیس کو اس کے دوران تحقیقات میں دہلی کے واقعہ کا سراغ بھی مل جائے اور ہم سب کے گرفتار ہو جانے سے ہماری اس تحریک کا ابتدا ہی میں خاتمہ ہو جائے۔ یہ میں نے مئی ۱۹۱۳ء کے پیشتر لکہا تہا۔

لبرٹی کے پرچے

لاہور میں ۱۹۱۳ء کے امتحانات شروع ہونے سے پہلے ہم نے اس موقع پر لبرٹی کے پرچوں کی تقسیم کا فیصلہ کیا تہا جو میرے اور اودہ بہاری اور بال مکند کے گھر میں ہوا تہا۔ امتحان پانچ مقامات پر ہونے والے تھے جن کی دیواروں پر تلی الصباح اشتہارات لگائے جانے کا فیصلہ ہوا تہا۔ میں نے مشن کالج اور یونیورسٹی ہال پر بال مکند نے [illegible] کالج اور گورنمنٹ سکول ہال پر اور اودہ بہاری نے [illegible] کالج کے ہال پر اشتہار چسپاں کرنے کا ذمہ لیا۔ اور یہ قرار پایا کہ بال مکند تمام کالجوں اور بورڈنگ ہاؤسوں میں انہیں تقسیم کرے۔ اودہ بہاری نے ٹریننگ کالج بورڈنگ ہاؤس میں اشتہار بانٹنے کا ذمہ لیا۔ میں نے پیکٹ بنانے اور ان پر پتہ لکھنے کا کام اپنے سر لیا۔ یہ پیکٹ پنجاب اور صوبجات متحدہ میں بھیجے گئے تھے۔

اس موقع پر بلراج اور امیر چند رام ملزموں کے وکیل نے یہ اعتراض کیا کہ گواہ خود بخود جو بیان لکھا گئے وہ مسل میں درج نہ کیا جائے۔ لیکن عدالت نے اس اعتراض کو تسلیم نہ کیا۔

اسلامیہ کالج میں پرچوں کی تقسیم

میں نے تین رسالے بذریعہ ڈاک روانہ کئے ان میں وہ بھی ہیں جو پیسہ اخبار کے ایڈیٹر اور جنرل پوسٹ آفس لاہور میں ڈالے گئے۔ قرار پایا تہا کہ میں چند کا بیان [illegible] یا فضل قادر کے پاس بھیجدوں جو اسلامیہ کالج میں طالب علم ہے اور جس کا نام مجھے بال مکند نے بتایا تہا۔ اس نے مجہہ سے کہا تہا کہ میں کم از کم یہ پرچے ایک گمنام خط کے ساتھ روانہ کر دوں جس کا یہ مطلب ہو کہ یہ پرچے بال مکند کی ہدایت کے مطابق روانہ کئے جاتے ہیں

رسالہ کہاں چھپوایا گیا

میں جس کا تذکرہ اوپر کیا ہے اس رسالہ کا [illegible] دو دن کے بعد میں کچھ زیادہ چلا گیا وہاں میں نے اپنے ایک دوست سے جو ایک مطبع کا پرنٹر ہے رسالہ چھاپنے کے لئے کہا اس نے پہلے تو انکار کیا لیکن جب میں نے بہت زور دیا تو چھاپنے پر رضامند ہو گیا۔ بشرطیکہ پریس کا نام کسی پرچے پر نہ کیا جائے میں نے چار یا پانچ جلدیں چھپوائیں اور انہیں لاہور لایا یہ قرار پا چکا تہا کہ کوئی کام راش بہاری کی مرضی کے بغیر نہ کیا جائے اودہ بہاری نے کہا کہ میں نے

تلغرافات

وزارت مصر۔ (قاہرہ ۵ - اپریل) مصطفیٰ فہمی پاشا نے صحت کے درست نہ ہونے کی وجہ سے وزارت عظمیٰ کا عہدہ منظور نہیں کیا - لہذا حسین رشدی پاشا سابق وزیر عدالت نے مجلس وزارت مرتب کی۔

ایپرس میں مشکلات (لندن ۴ - اپریل) اسٹرڈی و اٹالوی ذرایع سے موصول شدہ تار ریا سے منکشف ہوتا ہے کہ ایپروٹوں نے کورٹزہ میں البانوی فوجی پولیس پر حملہ کیا سخت لڑائی میں [illegible] مجروح ہوا - البانویوں کو کمک پہنچ جا[illegible] جھنڈا جو صلح کی علامت ہے بلند کر دیا گیا [illegible] ہیں - ایپروٹوں کے دستے جن میں یونانی افسر و سپاہی بھی بھیس بدلے ہوئے داخل ہیں - شمال کی طرف بہ سمت البانیہ بڑھ رہے ہیں - چوراستہ میں دیہات کو تاخت و تاراج کرتے جاتے ہیں۔

کردستان میں جنگ۔ (قسطنطنیہ ۵ - اپریل) بطلس کی لڑائی میں سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ پانچ کرد ہلاک اور کئی مجروح ہوئے - نیز شہر کے کچھ باشندے بھی زخمی ہوئے ہیں۔

ایران کی حالت۔ (لندن ۶ - اپریل) مسٹر ایکلنڈ نے ہوس آف کامنز میں سر جارج رابرٹس کے سوال کے جواب میں کہا کہ ضلع کرمان میں معرکہ آرائی کے بعد سے جدید بختیاری گورنر جنرل چار سو بختیاریوں کے ساتھ اپنے صدر مقام کو رخصت ہو گیا ہے - ان چار سو بختیاریوں کے ساتھ وہ آیندہ بلوچی لٹیروں کے روکنے کے قابل ہو سکیگا بحالیکہ فوجی پولیس تجارتی سڑکوں پر امن و امان قایم کرنے کے بارہ میں اپنے فرائض کے ادا کرنے میں مصروف رہے گی۔

البانیا کی کیفیت (درزو ۶ - اپریل) جنوب البانیا میں بدنظمی کی وجہ سے گورنمنٹ نے سپاہ کی فہرست تیار کرنیکا حکم دیا ہے - جیسے ملیشیہ کی صورت میں مرتب کیا جائیگا - تمام ملک میں سابق رولیف سے تعلق رکھنے والے سپاہیوں کے جو ۲۶ سے ۳۹ سال کی عمر کے مابین ہوں - فراہم ہونے کے لئے اعلان کر دیا گیا ہے - فوجی نقل و حرکت کی افواہ سر دست قبل از وقت تصور کرنی چاہئے۔

ایشیائے کوچک میں اصلاحات (قسطنطنیہ ۰ - اپریل) دول نے گذشتہ فروری کی روسی و جرمنی تسلیم اصلاحات ایشیائے کوچک کی نگرانی کے پانچ امیدواروں کے نام بابعالی کے سامنے پیش کئے ہیں - ان میں سے دو بلجین - دو ڈچ اور ایک ناروے کا رہنے والا ہے - ان میں سے بابعالی دو کو ایشیائے کوچک کی انسپکٹر جنرلی کے لئے منتخب کرے گا۔

تصدیق معاہدہ۔ ٹرکی و سرویہ کے مابین معاہدہ صلح کی تصدیق ہو گئی - نیز ٹرکی و بلغاریہ کے مابین دو کنونشن کی قرارداد پر بھی دستخط ہو گئے جس میں ایک دار صوفیہ و قسطنطنیہ کے درمیان سلسلہ ٹیلیفون قایم کرنیکے متعلق بھی ہے۔

اپیل نامنظور۔ (لندن ۷ - اپریل) مسٹر انڈلو اڈیٹر بمبئی کرانیکل کا اپیل پریوی کونسل سے نامنظور ہوا۔

شمالی ایران کے لئے فوجی پولیس (لندن ۷ - اپریل) مسٹر اکلنڈ نے ہوس آف کامنز میں اعلان کیا کہ شمالی ایران میں بھی سویڈش فوجی پولیس کے تقرر کے مسئلہ پر انگلستان - روس و ایران کے مابین حسن و خوبی سے گفتگو ہو رہی ہے۔

کردستان میں امن (قسطنطنیہ ۶ - اپریل) بطلس کا تار مظہر ہے کہ وہاں بہمہ وجوہ امن ہے اور سپاہ بھی بطلس پہنچ گئی ہے۔

البانیا کا مسئلہ (روما ۱۰ - اپریل) یہاں بیان کیا گیا ہے کہ اتفاق ثلاثہ البانیا و جزائر ایجین کے بارہ میں یونانی نوٹ کے جواب میں آسٹریا و ہنگری کے خیالات کی تصدیق کرتا ہے - مزید برآن دول متعاہدہ آسٹریا کے اس خیال سے بھی متفق ہیں کہ شمالی ایپرس کو خالی کرنے میں یونانیوں کو زیادہ توقف نہ کرنا چاہئے - گویا مسئلہ البانیا کے بارہ میں دول یورپ میں اب کامل اتفاق ہو گیا ہے۔

وائنا ۹ - اپریل) البانیا و جزائر ایجین کے متعلق یونانی نوٹ کا جواب اتفاق ثلاثہ کی طرف سے کونٹ برچٹولڈ کے حوالہ کر دیا گیا ہے - اتفاق ثلاثہ وعدہ کرتا ہے کہ ایپروٹوں کے خواہشات کے بر لانے کے لئے وہ اپنے اثر و رسوخ کو استعمال میں لائیگا - نیز جو جزائر یونان کو تفویض کئے گئے ہیں - وہاں کے مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے بارہ میں وہ ذمہ داری کا خواہاں ہے۔

لندن (۱۰ - اپریل) شاہ رومانیہ نے ایک ملاقات کے دوران میں ظاہر کیا کہ میری دلی خواہش ہے کہ یورپ میں امن و امان قایم رہے - بلقان میں نئی لڑائی نہایت خوفناک ہوگی - شاہ مذکور نے توقع ظاہر کی کہ یورپ کے امداد سے پرنس آف ویڈ البانیا کو از سر نو مرتب کرنے میں کامیاب ہوگا۔

درزو ۹ - اپریل) معلوم ہوتا ہے کہ البانوی گورنمنٹ کو ٹزہ نامی مقام کو قابو میں لے آئی ہے اور باغیوں نے اپنے آپ کو حوالہ کر دیا ہے اور شورش کو مستاصل تصور کیا جاتا ہے۔

ترکی قرضہ اور دیگر مالی سہولتوں کے بارہ میں قرارداد پر پیرس میں دستخط ہو گئے۔

تراجم جرائد عربیہ و ترکیہ

(خاص مدینہ کیلئے ترجمہ کیا گیا)

باشندگان طرابلس کی طرابلس سے ہجرت

شیخ فوث اور چند دوسرے اعیان طرابلس پندرہ سو عربوں کے ساتھ طرابلس سے ہجرت کر کے مقام اسکندرونہ واقع حلب چلے گئے ہیں - شیخ سلیمان باروانی نے دولت عثمانیہ کی راستے سے مہاجرین کی امداد کی اور آستانہ کی ایک کشتی میں مہاجرین کو سوار کر کے اسکندرونہ کے ساحل پر پہنچا دیا۔ (المؤید ۲۰ مارچ)

مصریوں کا انگریزی اسکول لندن میں

اخبار افریقین ورلڈ کا بیان ہے کہ لندن میں مصریوں کے لئے ایک انگریزی اسکول کھولا جائیگا جس کا مقصد اعظم مصری مصالح اقتصادی و مالی کی تکمیل ہے۔ (المؤید ۲۰ مارچ)

دولت عثمانیہ کے سفراء کی واپسی

آستانہ کی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ حسین حلمی پاشا سفیر دولت عثمانیہ مقیم وائنا (دارالحکومت آسٹریا) آیندہ مئی میں سرکاری اجازت سے واپس آ جائیں گے - اسی طرح کچھ دنوں توفیق پاشا سفیر دولت عثمانیہ مقیم لندن واپس آئیں گے - رفعت پاشا سفیر پیرس (دارالحکومت فرانس) بھی جلد واپس آنے والے ہیں۔ (المؤید ۲۹ مارچ)

(یہ واپسی ممکن ہے بعض مصالح خاص یا سیاسی اغراض پر مبنی ہو - واللہ اعلم " ایڈیٹر ")

مراکش میں فرانسیسیوں سے معرکہ

فاس واقع مغرب اقصیٰ کی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ دو فرانسیسی بٹالین جو مازا آبا دتسا میں مقیم تھیں - تین روز تک مراکشی مجاہدوں کے حملوں کی مدافعت کرتی رہیں فرانسیسی ذریعہ سے جو خبریں موصول ہوئی ہیں ان میں بیان کیا گیا ہے کہ ان معرکوں میں پانچ عرب شہید اور سولہ مجروح ہوئے ہیں فرانسیسیوں کے نقصان کا حال معلوم نہیں ہوا۔ (المؤید ۹ مارچ)

جرمنی کا رویہ جزائر ایجین کے متعلق

جرمنی جزائر ایجین کے متعلق ترکوں پر دباؤ ڈالنے والی ہر ایک پالیسی کے مقابلہ کیلئے مستعد ہے جرمنی میں یہ امر اصولاً تسلیم کر لیا گیا ہے دولت عثمانیہ کے سیاسی حلقوں میں پایا جاتا ہے کہ اگر بابعالی جزائر کے متعلق براہ راست یونان سے نامہ و پیام کرے تو بابعالی کو امید کامیابی ہوگی۔ (الشعب)

ترکی میں مقدونیا کی درآمد پر محصول کی معافی

دولت عثمانیہ نے مقدونیہ کے مسلمان دیہوں تاجروں کو مال تجارت کے محصول درآمد سے مستثنیٰ کر دیا ہے (جبتک مقدونیہ ترکی کے زیر حکومت رہا وہاں کے مال کی درآمد پر ہمیشہ بابعالی نے محصول لیا لیکن اب جبکہ مقدونیہ غیر قوم کے ہاتھ میں جا چکا ہے بابعالی کا وہاں کی اشیاء تجارت کو محصول سے مستثنیٰ کر دینا غالباً اس امر پر مبنی ہے کہ مقدونوی رعایا کو دولت عثمانیہ کا خیرخواہ بنایا جائے جو حقیقتاً فوائد سے خالی نہیں " ایڈیٹر ")

ترکی زبان میں ترجمہ قرآن کی مخالفت

دولت عثمانیہ کی تجویز ہے کہ ترکوں کو تعلیم اسلام سے واقف بنانے کے لئے قرآن مجید کا ترجمہ ترکی زبان میں کیا جائے کیونکہ ترکوں کو عربی زبان کی تعلیم دینے میں بڑا وقت خرچ ہوگا اور پھر بھی کما حقہ فائدہ حاصل نہ ہوگا - ترکی حکومت چونکہ اماکن مقدسہ کی محافظ اور ایک اسلامی سلطنت ہے اس لئے ترکوں کو تعلیم اسلام سے بہرہ ور کرنا نہایت ضروری امر ہے اور یہ تجویز نہایت مبارک ہے کہ قرآن مجید کا ترکی ترجمہ کیا جائے لیکن افسوس ہے کہ مصری اور بعض ترکی علماء ترجمہ کے مخالف ہیں اور اس قسم کے ترجمہ کو بالکل ناجائز قرار دیتے ہیں - خداوند تعالیٰ علماء کی حالت پر رحم فرمائے اور وہ مسلمانوں کی دردناک حالت و ضعف اسلام سے متاثر ہوں " ایڈیٹر "

عثمانی جنگی بیڑہ کے چندہ کی مقدار

دولت عثمانیہ میں جنگی بیڑہ کا چندہ نہایت زور شور سے ہو رہا ہے ۸ - فروری تک صرف ایک ماہ تین دن کے عرصہ میں نوے ہزار پاؤنڈ چندہ فراہم ہو گیا تھا۔ (العدل)

چار تیز رفتار سٹیمروں کی خریداری

دولت عثمانیہ نے چار تیز رفتار سٹیمر حال میں خرید کئے ہیں ان جہازوں سے بحری جنگی قانون اور اناطولیہ شاخ زرین میں ناجائز مال کی درآمد کی دیکھ بھال کا کام لیا جائیگا۔

سالونیکا و قوالہ کی آمدنی جنگی کی کفالت پر اعتراض

خبر آئی تھی کہ فرانس یونان کو اس شرط پر قرض دینے کے لئے تیار ہے کہ یونان سالونیکا اور قوالہ کی آمدنی جنگی کو کفالت میں دیدے اب معلوم ہوا ہے کہ دولت عثمانیہ کے وزیر مال نے جاوید بک کو پیرس میں بذریعہ تار حکومت فرانس کے سامنے یہ اعتراض پیش کرنے کی ہدایت فرمائی ہے کہ سالونیکا اور قوالہ کی بحری جنگی کی آمدنی یونانی قرضہ کی کفالت میں خاص کرنے کی کیا وجہ ہے حکومت فرانس نے دولت عثمانیہ کے وزیر مال کے اس احتجاج کو مد نظر خیال کر کے یونانی قرضہ کے ادا کرنے میں تاخیر کر دی ہے اور حکومت یونان سے دوسری نئی کفالتیں طلب کی ہیں۔

فہرست مضامین

وفاداری کی نمایش

ایک لغو و بے معنی کارروائی

لیڈران اسلام کی بے نتیجہ حرکت

(۲)

جو ایڈریس حضور وایسرائے کی خدمت میں اسلامی وفد نے پیش کیا تہا اوس میں مسلم لیگ اور یونیورسٹی کے متعلق بہی تذکرہ تہا۔ لیکن حضور وایسرائے نے اپنے جواب میں لیگ اور یونیورسٹی کے مسائل کو بالکل نظر انداز کر دیا اور ایسا کرنا حضور وایسرائے کے تدبر پر دلالت کرتا اور ممبران وفد نیز تمام مسلمانان ہند کے لئے موجب عبرت بنتا ہے۔ اگر مسلمان حقیقت میں اصلاح حال کی ضرورت سمجھتے ہیں تو اونہیں اس موقع سے فائدہ اٹہانا چاہئے اور اصلاح حال کی جانب توجہ کرنی چاہئے

اس سے خدانخواستہ ہمارا یہ منشا نہیں ہے کہ حضور وایسرائے کی عدم توجہی اس امر کی ثبوت ہے کہ مسلم لیگ و یونیورسٹی قابل اعتنا رشتے نہیں اور مسلمانان ہند کو انکی جانب سے اپنی توجہ ہٹا لینی چاہئے بلکہ غرض یہ ہے کہ ان دونوں کاموں کیجانب مسلمانان ہند کو اعتدال کے ساتہہ توجہ کرنی چاہئے اور قوم کے جذبات و خیالات نیز صورت حالت کو بہی ہر وقت نگاہ میں رکہنا چاہئے تاکہ یہ دونوں کام مسلمانان ہند کیلئے حقیقتاً مفید ہوں اور ان کے ذریعہ سے ہندوستان کے مسلمان ترقی پاسکیں۔

اگر تسلیم کر لیا جائے کہ ایک ایسی وفد کی حضوری حضور وایسرائے کی خدمت میں ضروری تہی جو نمائش وفاداری کا ایک خوشنما منظر پیش کرتا اور حضور وایسرائے کو اس امر کا یقین دلاتا کہ اون کی قوم اور اون کا مذہب گورنمنٹ برطانیہ کا خیر سگال اور بہی خواہ ہے اور مسلمان ہمیشہ سے وفادار ہیں اور رہیں گے تو اسکی بہترین صورت یہ تہی کہ مسلمانوں کی متحدہ سیاسی انجمن مسلم لیگ کے ذریعہ یہ کام انجام دیا جاتا اور قوم سے استمزاج لیکر مناسب تدبیر عمل میں لائی جاتیں اور جو تجویز متفقہ راے سے قابل قبول سمجھی جاتی اوس پر عمل کیا جاتا ہے لیکن ہمیں اور تمام قوم کو افسوس ہے کہ بانیان وفد نے نہ تو قوم سے مشورہ لیا اور نہ مسلم لیگ کی نوعیت کا خیال کیا جس سے ایک طرف تو مسلم لیگ کو یک ناقابل بیان صدمہ پہونچا ہے کہ اتنک اوس کی کوئی نظیر نہیں پائی جاتی۔ اور دوسری طرف بانیان وفد کی یہ جرأت مظہر ہے کہ لیڈران قوم قوم کی طرف سے ہر ایک نیک و بد کام کا اپنے کو مجاز سمجہتے اور قوم کو اپنا مطیع و فرمان بردار خیال کرتے ہیں۔

مذکورہ بالا صورت کو پیش نظر رکہکر سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس صورت میں مسلم لیگ کی کیا نوعیت ہوگی نیز یہ کہ کیا قوم خود مختار لیڈروں یا قائم مقاموں کے ہر ایک فعل کو خواہ وہ اوسکی رائے اور طبیعت کے موافق ہو یا نہ ہو قبول کرنے پر تیار ہے یا نہیں اور بصورت عدم قبول وہ لیڈروں کی نسبت کیا فیصلہ کریگی۔

بانیان وفد کا مسلم لیگ اور قوم کی جانب سے منہ پہیر کر وفاداری کی نمایش کرنا حقیقتاً مسلم لیگ کے وجود کو ایک ناقابل تلافی نقصان پہونچاتا ہے اور اس صورت میں کہ ممبران وفد یا بانیان وفد نے مسلم لیگ کے ذریعہ سے وفد بنانے کی کارروائی کو نظر انداز کر دیا مسلم لیگ کی وہ حیثیت جو اُسے ابتداء قیام سے حاصل تہی بالکل جاتی رہتی ہے اور اوس کی شخصیت ایک عجیب ہی شے ہو جاتی ہے کیونکہ ہم مسلم لیگ کے ابتداء قیام سے اوس کی یہ حیثیت اتبک سنتے چلے آئے ہیں کہ مسلم لیگ مسلمانان ہند کی قائم مقام سیاسی انجمن ہے اور اوس کے پاس کردہ رزولیوشن یا تجاویز تمام مسلمانان ہند کی رائے ہوتی ہے۔

افسوس ہے کہ اس وفد نے مسلم لیگ کی قائمقامانہ حیثیت کو بالکل مٹا دیا اور اب کسی طرح یہ نہیں کہا جاسکتا کہ مسلم لیگ کی آیندہ جو کارروائی ہوگی وہ ۷ کروڑ مسلمانان ہند کی متفقہ آواز ہوگی اور گورنمنٹ اوس آواز کو تمام مسلمانان ہند کی آواز سمجہنے میں پس و پیش کریگی کیونکہ بانیان و ممبران وفد نے اپنی سیاسی وفاداری کو مسلم لیگ اور قوم کی نظر سے پوشیدہ رکہا اور مسلم لیگ و قوم کو اس معاملہ میں بالکل بے حقیقت سمجہا ہے ورنہ ضرور تہا کہ وفد کے متعلق مسلم لیگ سے کام لیا جاتا اور قوم سے اس معاملہ میں استمزاج کیا جاتا۔

اب ہمیں دو باتوں پر غور کرنا ہے ایک تو یہ کہ وفد کی کسی نوعیت سے بہی ضرورت تہی یا نہیں اور وفد نے گورنمنٹ ہند کے خیالات میں کسقدر اثر و تبدیلی پیدا کی دوسرے یہ کہ اگر وفد کی یہ کارروائی قوم کے نزدیک غیر موزون تہی تو لیڈروں کی خود مختاری و مطلق العنانی کی نسبت آیندہ قوم کیا کر سکتی ہے کیونکہ اس صورت میں قوم ہمیشہ اس خطرہ میں مبتلا رہیگی اور لیڈر اوسے جس طرح چاہینگے اپنے اشاروں سے نچاتے رہیں گے۔

اول الذکر مسئلہ پر ہم مختصراً ابتدائی مضمون میں لکہ چکے ہیں کہ وفد کی کارروائی بالکل بے معنی اور ایک بے نتیجہ حرکت تہی تفصیل اوس کی یہ ہے کہ گورنمنٹ ہند نے مسلمانوں کو غیر وفادار خیال کرتی تہی اور نہ اب۔ اسلئے وفد وفاداری کا منظر خوشنما ثابت ہوسکتا تہا۔ قوم کے علاوہ گورنمنٹ کی نظر میں بہی ایک ڈرامائی تصویر ثابت ہوا اور حضور وایسرائے نے یہ فرما کر ہمارے لئے ایسی اطمینان دہی کی کوئی ضرورت نہ تہی ممبران وفد کی بے نتیجہ حرکت کی حقیقت ظاہر فرما دی۔ ہمیں افسوس ہے کہ وفد کے اراکین نے ان الفاظ کو گوش ہوش سے نہیں سنا۔ ورنہ وفد ہمیں شرم و خجالت کے پسینے سے تر ہو جاتے وفد ہمارا خشیہ اگرچہ کوئی معیوب بات نہیں ہے اور یہ امر بہی موجب اطمینان و راحت کہ حاکم و محکوم اپنے تعلقات عمدہ اور مستحکم رکہنے کے لئے بہترین وسائل اختیار کریں۔ لیکن افسوس اور الم ہے تو یہی کہ ممبران وفد نے ان امور کو پیش نظر نہیں رکہا اگر بانیان وفد قوم سے مشورہ لیتے اور معاملات پر کافی غور کرتے تو اونہیں معلوم ہو جاتا کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ درحقیقت ہمیں کس بات کی ضرورت ہے غرض وفد کی موجودہ صورت بالکل بے نتیجہ تہی اور اس کارروائی سے نہ تو گورنمنٹ پر کسی اچہے اثر کے پڑنے کا نتیجہ معلوم ہوا اور نہ قوم ہی کو کچہہ فائدہ پہونچا۔

مذکورہ بالا امور کو ذہن میں رکہکر ہم اس نتیجہ پر پہونچتے ہیں کہ اب قوم کو لیڈروں کا دست نگر نہیں ہونا چاہئے اون کی ہر ایک کارروائی پر آنکہہ بند کرکے ایمان لانا قوم کا ضروری فرض نہیں ہے بلکہ حریت پسند جماعت کے سوا خواہ برائے خیال افراد کے کیونکہ وفد کی کارروائی نے ثابت کر دیا ہے کہ لیڈر قوم کو بے حقیقت سمجہتے اور بہیڑ بکریوں کا گلہ خیال کرتے ہیں اور قومی و سیاسی معاملات میں اوس سے مشورہ لینا پسند نہیں کرتے۔

پس ایسی حالت میں قوم کو سمجہہ اور غور سے کام لینا ضروری ہے اور اب اپنی حفاظت کے اصول پر نظر رکہنا لازمی کیونکہ جب لیڈروں نے قوم کی رہنمائی میں قومی فوائد کو پس پشت ڈالدیا اور قوم کے خیالات و جذبات کے خلاف امور اوس کے نام سے انجام دینے لگے تو اب کونسا ذریعہ اپنی حفاظت کا ہوسکتا ہے۔ صرف یہی کہ لیڈروں کی رہنمائی سے اپنے آپ کو آزاد بنا کر اپنے حقوق و مطالبات کی خود حفاظت کیجائے یا یہ کہ جسوقت تک کہ لیڈر مضبوط عہد و پیمان کریں کہ کسی کام میں قوم کے خیالات و جذبات کی پاسداری کا وعدہ نہ کریں اوسوقت تک ان کو سرگروہ بنانے سے محترز رہیں۔

اس موقعہ پر یہ بیان کر دینا بہی ضروری ہے کہ ہماری مراد مضمون مذکورہ بالا میں صرف اون لیڈروں سے ہے جو قوم کا ساتہہ نہیں دیتے اور قوم سے مشورہ کئے بغیر کام کرنے کے عادی ہیں۔ اگر لیڈر قوم کا ساتہہ دیں اور قوم کو اُن پر اعتماد ہو تو قوم اون کے ساتہہ کام کرے۔ اور جو کمزوریاں قوم میں پائی جاتی ہیں اون کو متفقہ کوشش اور متحدہ طاقت سے دور کیا جائے۔

مہربانی فرماکر ادہر دیکہئے

مدینہ کی اشاعت کو ترقی دینے کیلئے ہم نے ارادہ کیا ہے کہ جو حضرات مدینہ کی توسیع اشاعت میں حصہ لیں اون کو کوئی بہترین تحفہ نذر کیا جائے۔ چنانچہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جو معاونین پیشگی تین روپیہ سالانہ قیمت دینے والا ایک خریدار دیں گے۔ اوسکی قیمت وصول ہوجانے پر دفتر سے اونکے نام کتاب "مناظر کارزار طرابلس" مفت پیش کی جائیگی

کارروائی جلسہ انتظامیہ ندوۃ العلما ۲۶ مارچ ۱۹۱۴ء یوم پنجشنبہ واقع کوٹھی مولوی محمد نسیم صاحب ایڈووکیٹ بمقام قیصرباغ لکھنو وقت ۴ بجے شام

حاضرین جلسہ

جناب مولانا سیف الرحمان صاحب مدرس اول مدرسہ فتحپوری دہلی۔
جناب مولانا حافظ فضل حق صاحب مدرس اول مدرسہ عالیہ رامپور۔
جناب مولانا احمد علی صاحب محدث مدرس اول مدرسہ عربیہ میرٹھ۔
جناب مولانا حکیم سید ظہور الاسلام صاحب فتحپور ہسوہ۔
جناب مولانا ناظر حسن صاحب مدرس اول مدرسہ محمودیہ جھتاری۔
جناب مولانا عبد الرحیم صاحب بیلواڑی۔
جناب مولانا قاری عبد السلام صاحب انصاری پانی پتی۔
جناب مولانا شاہ نظام الدین صاحب جھجری۔
جناب مولانا حکیم سید عبد الحی صاحب سابق نائب ناظم ندوۃ العلماء لکھنو۔
جناب مولانا حبیب الرحمان خانصاحب شروانی رئیس بھیکن پور۔
جناب خانبہادر کرنل محمد عبد المجید خانصاحب حامی ندوۃ العلماء۔
جناب نواب حاجی محمد اسحاق خانصاحب آنریری سکرٹری محمڈن کالج علیگڈھ۔
جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس کاکوری و وکیل۔
جناب سید ظہور احمد صاحب بی۔ اے ایل ایل بی وکیل ہائیکورٹ لکھنو۔
جناب منشی اظہر علی صاحب اسسٹنٹ سکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ لکھنو۔
جناب حکیم عبد الرشید صاحب لکھنو۔
جناب حکیم حافظ عبد الولی صاحب لکھنو۔
جناب مولوی محمد نسیم صاحب ایڈوکیٹ لکھنو۔
جناب شیخ محمد ہمایون صاحب رئیس فیض آباد۔
جناب مولوی اعجاز علی صاحب رئیس کاکوری۔

خلیل الرحمن ناظم ندوۃ العلماء

بتحریک خانبہادر کرنل محمد عبد المجید خانصاحب حامی ندوۃ العلماء و تائید مولوی حبیب الرحمان خان صاحب شروانی و باتفاق جلسہ مولانا سیف الرحمان صاحب اس جلسہ کے صدر انجمن منتخب ہوئے اور مولانا ممدوح نے شکریہ کے ساتھ صدارت قبول فرمائی اور جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔

خانبہادر کرنل عبد المجید خان صاحب حامی ندوۃ العلماء نے تحریک کی کہ کارروائی سے پہلے قرآن شریف کی چند آیتیں تبرکاً تلاوت کی جائیں باجازت صدر انجمن مولوی حافظ عبد الحق سفیر ندوۃ العلماء نے چند آیتیں برعایت تجوید و ترتیل تلاوت کیں۔ صاحب صدر انجمن نے اجازت دی لہذا ناظم ندوۃ العلماء نے حسب مندرجہ ذیل تقریر کے ساتھ کارروائی شروع کی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرات! اسوقت اس جلسہ کے روبرو منجملہ امور تصفیہ طلب کے سب سے پہلے اسٹرائک طلبائے دار العلوم کا مسئلہ ہے۔

یہ امر عام خیالات کو اس وقت بہت پراگندہ کر رہا ہے اور میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ جس قدر مختصر الفاظ میں ممکن ہو بعض اسباب اسٹرائک جلسہ میں پیش کر دوں تاکہ اوسپر ارکان جلسہ غور فرمائیں۔

بوجہ بعض مصلحتوں کے میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ اپنی جانب سے کوئی تقریر نہ کروں بلکہ دو خط ایک منجانب مولوی عبد السلام صاحب اور دوسرا منجانب شمس العلماء علامہ شبلی سنا دوں۔ یہ بھی عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ۸۰ طلبہ وہ ہیں جو اسٹرائک میں شریک نہیں اور اون کا تمام انتظام تعلیم موافق معمول درجہ بندی کے ساتھ جاری ہے اور دار الاقامۃ کا انتظام بھی قائم ہے۔

نقل خط مولوی عبد السلام بنام مولوی مسعود علی صاحب متعلم درجۂ تکمیل دار العلوم ندوہ۔

مورخہ ۲۵ جولائی ۱۳ء از بمبئی

بعد تمغہ راز

مجھی تسلیم۔ اب خاموشی کا وقت نہیں بعیا! ردولی۔ پنتھل وغیرہ میں جہاں جہاں آپ کا اثر ہو یا کسی ذریعہ سے اثر پہونچ سکے اظہار افسوس اور موجودہ انتظام پر بے اطمینانی کے جلسے کرائے طغیان۔ تمرد۔ سرکشی شور و غل کا وقت اب آیا ہے امتحان سے فارغ ہو کر تمام بڑے بڑے طلبا رکو شور و غل۔ اسٹرائک۔ اخبارات میں مضامین لکھنا چاہیے انجمن المعین کے رجسٹر میں قدیم طلبا کے جو نام درج ہیں اون کے نام خط جاری ہونا چاہئے۔ وہ اپنے شہروں میں ہی قسم کے جلسے کریں اور ندوہ میں اظہار افسوس کے تار دیں۔ پہلے باورچی خانہ کا دروازہ ہلایا تھا۔ اب گورنمنٹ کا دروازہ ہلانا ہوگا۔ اتنا شور و غل کیجئے کہ گورنمنٹ کے کان تک پہونچ جائے۔ اس خط کی کسی کو خبر نہ ہو۔ یہ مولانا کا حکم ہے۔ جن طلبا کو اپنا ہم آہنگ بنائیں اون پر یہ ظاہر کیجئے کہ خود آپ کی تحریک ہے۔

عبد السلام ۲۵ جولائی ۱۳ء

دوسرا خط

نوشتہ شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی

مولوی عبد السلام۔ ہاں رخصت کا قاعدہ ضرور ہے۔ لیکن بھوپال میں جو تم نے ۸ دن تک قیام کیا یہ کس میں محسوب ہوگا۔ جو کام کرنا چاہئے قاعدہ سے کرنا چاہئے۔ رخصت لو مگر تم ایام محسوب کرکے برآورد دینا۔ میاں مسعود کا خط آیا ہے لیکن پتہ نہیں لکہا۔ اسی لئے اسی کاغذ پر جواب لکھتا ہوں۔

ملازمت مذکورہ اگر مل سکتی ہو تو کر لینا چاہئے۔

اصل کام میں جد و جہد کا طریقہ ایک اسکیم کا محتاج ہے پہلے ایک پرزور اپیل لکہنا چاہئے جس میں حسب ذیل مراتب ہوں۔

(۱) اول ندوہ کی اہمیت اور اوس سے قومی فوائد کی توقع۔

(۲) دوسری قوم کی ندوہ پر حکومت ہونی چاہئے یعنی قوم کے قبضۂ اقتدار میں آنا چاہئے نہ کہ چند آدمی جو چاہیں کریں۔

(۳) جو کچھ گذشتہ جلسہ انتظامی میں ہوا جس سے نیا دور شروع ہوتا ہے۔ وہ بالکل خلاف قاعدہ تھا، وہ تجویزیں پہلے سے ارکان کے پاس نہیں گئیں نظامت کے لئے کوئی شخص نامزد ہو کر اوس کے لئے ووٹ طلب کئے گئے۔

معتمدی کے توڑنے کی تجویز اوسی وقت پیش کی گئی اور منظور ہوگئی۔ وغیرہ وغیرہ

(۴) اس بنا پر ایک قومی کمیشن کی خواہش جس میں پانچ مسلم لیڈر قومی و علماء ممبر ہوں۔ لکھنو آکر تمام واقعات کی تحقیقات کریں۔ پھر وہ اپنی رپورٹ شائع کریں۔ اس کے بعد ایک نیا انتخاب ارکان معتمدین۔ تب کوئی تحریک کامیاب ہو سکتی ہے۔

الہلال کو یہی مراتب لکہو۔

۱۶ اکتوبر ۱۹۱۳ء شبلی

جو سننے خطوط کے ارکین کو نہایت تعجب ہوا اور سب نے بہت افسوس کیا۔ اس کے بعد نواب حاجی محمد اسحاق خان صاحب آنریری سکرٹری محمڈن کالج، مولوی حبیب الرحمان خان صاحب شروانی؛ خانبہادر کرنل محمد عبد المجید خان صاحب نے مبسوط تقریریں فرمائیں جن کا خلاصہ اور قدر مشترک یہ تھا، کہ اسٹرائک ملک میں دنیا موزون چیز ہے، اراکین انتظامیہ کو مضبوطی کے ساتھ کام کرنا چاہئے اور طلبا سے کہہ دینا چاہئے کہ تم بغیر کسی شرط کے تعلیم شروع کرو۔ اسوقت ہم کوئی وعدہ نہ کریں گے لیکن اوس کے بعد ہم تمہاری شکایت سنیں گے اور غور کریں گے اور مناسب فیصلہ کریں گے کرنل صاحب نے اپنی تقریر میں یہ بہی فرمایا کہ ندوہ کے متعلق جو جلسے خلاف ہوئے ہیں وہ سازشی معلوم ہوتے ہیں، دیگر اراکین نے بھی مختصراً اس کی تائید کی۔ مسٹر محمد نسیم صاحب ایڈووکیٹ نے حکیم عبد الولی صاحب سے خواہش کی کہ آپ بھی اپنا خیال ظاہر فرمائیں، حکیم صاحب نے بیان کیا کہ جو کارروائی چہاپکر بھیجی گئی ہے اوس سے یہ معلوم ہوا کہ طلبہ کے ساتھ مناسب برتاؤ نہیں کیا گیا۔ اگرچہ میں سمجھتا ہوں کہ اسٹرائک کوئی عمدہ چیز نہیں ہے۔ مگر ملک میں اس فیصلہ کی اطمینان نہ ہوگا کہ طلبا سے کہا جائے کہ وہ بلاشرط تعلیم شروع کریں، بلکہ یہ ہونا چاہئے کہ ایک کمیشن ارکان و غیر ارکان کا قایم کیا جائے جو طلبہ کی شکایت پر غور کرے اور فیصلہ کرے۔

حکیم صاحب نے یہ بہی فرمایا کہ اسوقت تک مراد آباد، پونا، اضلاع بارہ بنکی وغیرہ میں پندرہ جلسے ہو چکے ہیں جن میں انتظام ندوہ پر بے اطمینانی ظاہر کی گئی ہے، الہلال، زمیندار، ہمدرد وغیرہ میں جو مضامین شائع ہوئے ہیں اون سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ ملک میں بے چینی پیدا ہو رہی ہے اس بنا پر میں نے یہ عرض کیا ہے کہ ایسی حالت میں جو طریقہ تجویز کیا جا رہا ہے وہ ناموزون ہے۔ انگریزی تعلیم کا یہ اثر ہے کہ نئی ایجادیں نئی چیزیں پیدا ہوتی جاتی ہیں اور استاد کے جو حقوق پہلے تھے، وہ قایم نہیں رہے اب اسوقت کی حالت کے موافق تجویز کرنا چاہئے۔

منشی اظہر علی صاحب نے بیان کیا کہ جو جلسے ہوئے ہیں وہ اس دوران اسٹرائک کے ہیں (علماء کو اتبک ویسی ہی دلچسپی ہے) معزز حضرات کو آج تک ویسی ہی ہمدردی ہے، ناظم اور پرنسپل پر اسوقت تک کوئی اعتراض صحیح طور پر نہیں کیا گیا۔ غیر ذمہ دار اشخاص کا جلسہ اور اون کا اعتراض بے موقع ہے۔ مجھ سے دہلی میں مسٹر محمد علی صاحب مسٹر مظہر الحق صاحب وغیرہ سے ملاقات اور گفتگو ہوئی تھی۔ مسٹر مظہر الحق صاحب منشی احتشام علی صاحب سے جو گفتگو ہوئی اوسکو منشی احتشام علی صاحب کی زبان سے سن لیجئے۔

جناب مولوی احمد علی صاحب نے فرمایا کہ جن جلسوں کا حوالہ دیا جاتا ہے اون کا یہ حال ہے کہ میں میرٹھ میں طلبہ کو درس دے رہا تھا کہ قاضی نجم الدین صاحب ایک خط لائے بعد ختم درس کے اونہوں نے وہ خط مجھے دکہایا، جس کے کاتب کا نام میں بیان نہیں کروں گا، جس کا مضمون یہ تہا کہ جہانتک آپ سے ہو سکے ندوہ کے اراکین و ناظم کے خلاف بے اطمینانی کے جلسے کرائیں۔ قاضی صاحب نے فرمایا کہ میں آپکی صدارت میں ایک جلسہ کرنا چاہتا ہوں' میں نے اسکو منظور نہیں کیا اور کہا کہ ہم ایسی تحریک سے نہیں ابھر سکتے ؟ ہم حق کے ساتھی ہیں جس کا تصور ہوگا اوس کے خلاف ہوں گے۔

اس کے بعد جناب منشی احتشام علی صاحب نے فرمایا کہ اگرچہ میں کوئی تقریر نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن چونکہ منشی اظہر علی صاحب نے میرا حوالہ دیا ہے اسلئے مختصراً عرض کرتا ہوں کہ مسٹر مظہر الحق صاحب نے مجھ سے بمقام دہلی یہ فرمایا کہ بانکی پور میں جلسہ ہوا جس کا مجھے افسوس ہے کہ حالات کی کچھ بھی اطلاع نہ تھی اب ارکان نے تحقیقات کرکے جو رپورٹ شائع کی ہے اوس کے دیکھنے سے حال معلوم ہوا غنیمت ہوا کہ میں نے بہت احتیاط کے الفاظ میں رزولیوشن پاس کرایا تہا۔ اس کے علاوہ جو جلسے ہوئے ہیں وہ بکثرت ضلع بارہ بنکی کے چھوٹے چھوٹے مواضعات میں کئے گئے ہیں

شذرات

۱۶۱

بہانتک کہ بعض موضعوں میں چار پانچ گہر سے زیادہ مسلمانوں کے نہیں ہیں، اسکے بعد کرنل صاحب نے پہر ایک مختصر تقریر کی جسمیں اُنہوں نے گورنمنٹ ایڈ و اراضی دار العلوم کے ملنے کی بنیاد کا سبب بیان کیا، اور بعد رپورٹ انسپکٹر مدارس کے جو اُنہوں نے جناب ڈائرکٹر صاحب بہادر مدارس سے گفتگو و خط و کتابت کی تہی، اُسکا تذکرہ کیا اور اطمینان دلایا۔

بعض ودیگر حضرات نے بہی مختصر مختصر تقریریں کیں اس اثنا میں حکیم عبد الولی صاحب کو وہ سب کارروائی جو آنکے آنے سے قبل ہو چکی تہی اور نیز خطوط سنائے گئے اور باتفاق یہ طے پایا۔

الف ایک اسٹرائک رئیس اصول کے قطعًا خلاف ہے جو مسلمہ استاد اور شاگرد کے درمیان قایم کئے ہیں اور جلسہ طلبہ کے اس طرز عمل کو جو اسٹرائک سے ظاہر ہوتا ہے ناجائز خیال کرتا ہے۔

(**ب**) یہ بہی قرار پایا کہ طلبہ کو ایک اور موقع دیا جائے اور چند ارکان اُنکے پاس جاکر نصیحت اور ہدایت کریں کہ وہ بغیر کسی شرط کے ایک ہفتہ کے اندر تعلیم شروع کریں اگر وہ اسپر آمادہ نہوں تو اُنکو دار العلوم سے خارج کر دیا جائے۔

(۲) جناب خانبہادر کرنل محمد عبد المجید خانصاحب حامی ندوۃ العلما - جناب حکیم حافظ عبد الولی صاحب جناب مولوی حافظ نضل حق صاحب - جناب مولوی حبیب الرحمان خان صاحب شروانی - جناب مولوی احمد علی صاحب محدث اس کام کے لئے منتخب کئے گئے۔ اور وہ اس غرض سے دار العلوم میں تشریف لے گئے۔

دستخط

نظام الدین - عبد الرحیم - محمد اسحاق - عبد السلام محمد احتشام علی - شیخ محمد اسماعیل - محمد فضل حق سیف الرحمٰن سید ظہور احمد - محمد نسیم - محمد اعجاز علی - حکیم عبد الولی محمد اظہر علی - محمد ناظر حسن - محمد ظہور الاسلام - کرنل عبد المجید خان - عبد الحی - محمد خلیل الرحمٰن حبیب الرحمٰن

ریاست رامپور میں تقریب شادی

۴- اپریل ۱۹۱۴ء کو نواب صاحب رامپور کی دختر کی شادی نہایت خوبی سے ہوئی یہ عقد مناکحت خاندان بارہ میں ہوا ہے۔ جالندہر سے برات آئی جس میں تقریبًا پانسو آدمی شریک تہے۔ ۵- اپریل کو برات رامپور پہنچی اور ۶- اپریل کو رخصت ہوئی۔ تقریبات میں ریاست رامپور کی فیاضی اور سخاوت مشہور ہے اسلئے اس شادی میں نواب صاحب نے جو کچہہ کیا ہو تہوڑا ہے صاحب کلکٹر بہادر مظفر نگر اور جناب لفٹنٹ گورنر اور دوسرے بہت سے یورپین اصحاب شادی میں شریک ہوئے برات کا جلوس قابل دید تہا بیان کیا جاتا ہے کہ دولہا کی عمر ۵ سال اور دولہن کی ۳ سال ہے۔ اسوجہ سے خطبہ نکاح والدین نے پڑہا۔ ۵ ہزار مہر قرار پایا دولہن ابہی رخصت نہیں کی گئی۔

سردار ایوب خان صاحب کا انتقال

یہ خبر نہایت رنج و افسوس کے ساتہہ پڑہی جائے گی کہ سردار ایوب خان خلف امیر شیر علی خان سابق فرمانروائے افغانستان ۷- اپریل کی شب کو لاہور میں یکایک انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۱۸۷۸ء میں سردار صاحب مرحوم انگریزوں سے لڑے تہے اور مقام میدان میوند میں انگریزی فوج کے ایک سالم بریگیڈ کو تباہ و برباد کر دیا تہا۔ انگریزی فوج نے نقصان شدید اوٹہاکر اپنی جمعیت کو فراہم کیا اور معقول فوج جمع ہو جانے پر یکم ستمبر ۱۸۸۰ء کو قندہار پر نہایت سختی کے ساتہہ حملہ کیا اور سردار ایوب خان صاحب کو شکست دی اس شکست کے بعد سردار صاحب ایران چلے گئے۔ اور افغانستان کی حکومت پر امیر عبد الرحمٰن خانصاحب مرحوم جلوہ گر ہوئے۔ امیر صاحب کی تخت نشینی کے بعد انگریزوں نے سردار ایوب خان صاحب کی ایک معقول پنشن مقرر کر کے ہندوستان بلا لیا آپ شاہانہ اعزاز کے ساتہہ ایک انگریز پولٹیکل افسر ایک مسلمان اتاچی اور ایک پولیس انسپکٹر کی نگرانی میں ۱۵ سال تک راولپنڈی میں رہے۔ اس کے بعد آپ کا قیام لاہور میں تجویز کیا گیا اس تبدیلی کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ گورنمنٹ کو یہ شک ہوا تہا کہ سردار ایوب خانصاحب کا ارادہ سرحد سے عبور کر کے افغانستان میں داخل ہونے اور امیر عبد الرحمٰن خان سے اپنے باپ (امیر شیر علیخان) کا تخت حاصل کرنے کا ہے لیکن آپ نے گورنمنٹ ہند کو یقین دلایا کہ اون کا ہرگز یہ ارادہ نہیں ہے چنانچہ اس کے بعد گورنمنٹ کو آپ پر کبہی بدگمانی نہیں ہوئی۔ خداوند تعالے مرحوم کو بخشے اور اون کے پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے امید ہے کہ گورنمنٹ سردار صاحب کے پس ماندگان کے ساتہہ شاہانہ سلوک کر کے اونکی سرپرستی فرمائیگی۔

عزیز بک مصری کو سزائے قتل

رائٹر ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ مصر کے نامور فسر عزیز بے جو پچہلے دنوں قسطنطنیہ میں گرفتار کئے گئے تہے۔ دولت عثمانیہ نے اون پر طرابلس الغرب میں گورنمنٹ ٹرکی کے روپیہ کا بیجا استعمال کرنے کا جرم لگاکر سزائے قتل کا حکم دیدیا ہے۔ ابہی تک اگرچہ معتبر طور پر اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی لیکن اگر اسکو صحیح مان لیا جائے تو بادی النظر میں یہ افسوسناک واقعہ عالم اسلام میں بہت کچہہ موجب رنج والم ہوگا عزیز بے نے طرابلس الغرب میں جو اسلامی خدمات کی ہیں وہ بہت کچہہ قابل قدر ہیں اور اسلامی دنیا کی نظر میں اون کی خدمات نے بہت زیادہ ہر دلعزیزی حاصل کر لی ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ سیاست کے بہت سے پہلو ایسے ہوتے ہیں جنکی نوعیت عام نظروں میں اہمیت نہیں رکہتی اور ممکن ہے عزیز بے کی موت بہی کسی ایسی ہی سیاست کی بنا پر ہوئی ہو جب ہمارے سامنے غداران قوم کی بہت سی ایسی مثالیں موجود ہیں کہ انہوں نے قابلقدر ابنائے وطن کو اپنے ہاتہوں سے قتل کیا ہے تو ہمیں اس واقعہ کا زیادہ افسوس نہیں ہوتا۔ کیونکہ عزیز بے کی موت کا فتویٰ سیاست پر مبنی ہے، عزیز بے کے فتوائے قتل سے مصر کے مشتبہ لوگوں میں بیچینی پیدا ہو جانیکا احتمال ٹائمز نے ظاہر کر کے برطانیہ کو توجہ دلائی ہے کہ وہ چونکہ امن مصر کا ضامن ہے اس لئے دولت عثمانیہ پر دباؤ ڈالے ہمیں افسوس ہے کہ ٹائمز نے ایسا دور از کار خیال کیونکر ظاہر کیا جس طرح برطانیہ اپنی سیاست کی مالک ہے اسی طرح دولت عثمانیہ اور جبکہ مصر دولت عثمانیہ کا مقبوضہ ہے تو اسکو اپنی سیاست کے لئے مصر پر ہر طرح کا اختیار حاصل ہے۔

ہمیں جہانتک معلوم ہوا ہے الموید اور اسی خیال کے چند معتبر پرچوں اور لوگوں کے بجز مصر میں عزیز بے کے متعلق کوئی بیچینی نہیں پائی جاتی ہے اور وہ بدستور دولت عثمانیہ کے ہواخواہ اور اوس کی امداد کے لئے ہر وقت کمربستہ ہیں۔

لشکرپور کی مسجد کے متعلق سرکاری بیان

ذیل میں ہم محترم معاصر الہلال سے لشکرپور (کلکتہ) کی مسجد کے متعلق چند مفید معلومات اور سرکاری بیانات کا اقتباس درج کرتے ہیں جس سے سرکاری احکام کا صحیح پتہ چلیگا۔

اپریل ۱۹۱۰ء میں جب لشکرپور اندری موچی کربلا آکرسٹوپہ اور سینی بازار وغیرہ کی زمینیں مع مکانات و قبور کے پورٹ کمشنر نے خرید لیں اور چند زر پرست وایمان فروش متولیون نے حکام پورٹ کمشنر کا ساتہہ دیا تو اون آبادیون کے مسلمانون نے ایک میموریل ہز آنر سر بیکر لفٹنٹ گورنر بنگال کی خدمت میں روانہ کیا۔ جس کا خلاصہ یہ تہا۔ پورٹ کمشنر کلکتہ نے چہہ ہزار بیگہہ زمین مندرجہ صدر موضعوں کی خضر پور ڈک کی وسعت کے لئے لی ہے۔ جس میں متعدد مسجدیں اور مسلمانون کے قبرستان واقع ہیں۔ میموریل بہیجنے والوں نے معتبر علمائے اسلام سے فتوے طلب کیا اور قانون اسلام کی کتابیں بہی دیکہیں وہ پوری قوت اور اطمینان سے ظاہر کرتے ہیں کہ شریعت اسلامی کے مطابق مسجدون اور قبرون کی زمین پر اور کوئی دوسری عمارت نہیں بن سکتی۔ بعض قبریں اون بزرگان دین کی بہی ہیں جن کی مسلمان بہت عزت کرتے ہیں اُن کا منہدم کرانا ان کے جذبات کے لئے بہت درد انگیز ہوگا۔ ہم چند قریبی مثالیں اس شہر کی پیش کرتے ہیں۔ کلکتہ میڈیکل کالج کے احاطہ کے اندر ایک مسجد آگئی تہی لیکن اسے بجنسہ چہوڑ دیا گیا اور وہ باوجود احاطہ کے اندر ہونیکے آباد وقایم موجود ہے اسی طرح سیالدہ میں بہی اس کی نظیر دیکہہ لی جا سکتی ہے۔ ہم نہایت عاجزی اور ادب سے درخواست کرتے ہیں کہ حضور اس معاملہ پر توجہ فرمائیں اور مسجدوں اور قبرستانوں کو محفوظ کر دیں۔

جواب - ۲۶- اپریل ۱۹۱۰ء کو گورنمنٹ بنگال کے سکرٹری نے اسکا جو جواب دیا وہ نہایت غور و فکر کے ساتہہ مطالعہ کرنے کی چیز ہے درخواست یہ تہی کہ شریعت اسلامیہ کا لحاظ رکہا جائے جیسا کہ متعدد مقامات پر کیا گیا ہے اسکے جواب میں ارشاد ہوتا ہے "آپ کے میموریل کے جواب میں یہ کہنے کی مجہے ہدایت ہوئی ہے کہ آن افسروں نے جو زمین کے متعلق کام کر رہے ہیں۔ پورٹ کمشنر کی رائے سے اس بارے میں پوری طرح تشفی کر لی ہے اور وہ اون آدمیوں سے بہی گفتگو کر چکے ہیں جو اون مسجدون کے متولی ہیں۔ گورنمنٹ یقین کرتی ہے کہ آیندہ کوئی شکایت نہیں ہیں اور اگر اس پر بہی کوئی بات ہوئی تو شاہی کلکٹر درست کریگا"

گورنمنٹ کی پالیسی - اس خط کے پڑہنے کے بعد بہی کیا کسی کو اسبات کے باور کرنے میں شک باقی رہیگا کہ وقت سے پہلے خطرہ اور مشکلات کی اطلاع اعلیٰ حاکموں کے لئے محض بے سود ہے۔ [illegible] اور غفلت اس جواب سے مترشح ہوتی ہے وہی بنیاد ہے۔ ان مسائل کی سارے مصیبتوں کی اور اگر یہی غفلتیں اور لاپروائیاں قایم رہیں تو ہمیں آئے دن مصائب و مشکلات کا سامنا کرنا پڑیگا

حادثہ کی سرکاری رپورٹ - گذشتہ ۲۳- فروری کو جب رات کی جرایم پوش تاریکی میں پورٹ کمشنر کے آدمی پہنچے اور مسجد کو منہدم کرنا شروع کیا تو اسکے بعد مسلمانون نے ایک باقاعدہ درخواست حادثہ کے متعلق مقامی مجسٹریٹ مسٹر ڈنلاپ کو دی جو ایک نہایت دانشمند اور انصاف دوست حاکم ہیں اور جن کی بروقت مداخلت اور ہمدردانہ رویہ نے تمام مسلمانون کے دلون میں انہیں محبوب بنا دیا ہے۔ انہون نے اس حادثہ کے متعلق فورًا ایک سرکاری رپورٹ گورنمنٹ میں بہیجدی۔ رپورٹ کی مستند نقل ہم نے حاصل کر لی ہے اور وہ حسب ذیل ہے۔ "۲۳- مارچ کو ایک درخواست مجکو ملی جسپر مسلمانان مواضع لشکرپور وغیرہ کے دستخط تہے اس میں لکہا تہا کہ پورٹ کمشنر کے قلی مسجدون کو منہدم کر رہے تہے اور قبروں کو اکہاڑ رہے تہے جس سے مسلمانون کے مذہبی جذبات نہایت درجہ زخمی ہیں اور وہ باقاعدہ داد خواہی چاہتے ہیں۔ میں نے صدر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کو موقع واردات پر متعین کیا وہ فورًا وہان گیا۔ اور چند انسانی کہوپریاں اور ہڈیوں کے ٹکڑے

کانگرس مذاہب عام کا اجلاس ہندوستان میں

یورپ میں مذاہب عام کی ایک کانگرس ہے جسکو ہندوستان میں منعقد کرنے کی تجاویز اور تحریکات عرصہ سے ہو رہی تہیں - اب معلوم ہوا ہے کہ دو تین مرتبہ دعوت پہنچنے پر ممبران کانگرس نے ہندوستان کے برہم سماج کی دعوت قبول کر لی ہے اور کانگریس کا اجلاس ہندوستان کے چار مقامات بمبئی، لاہور، کلکتہ اور مدراس میں آیندہ جنوری ۱۹۱۵ء سے آخر مارچ ۱۹۱۵ء تک ہوگا - اجلاس کانگرس کے انتظام کے لئے ہندوستان میں ملک کے مشہور ہندو لیڈر مقرر کئے گئے ہیں اور ایک کمیٹی قایم ہوگئی ہے - ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوا کہ اس اجلاس میں کس قسم کے مضامین پڑھے جائینگے یا کس نوعیت سے مذاہب عام پر لکچر ہونگے - اگر مذاہب عام پر سرسری نظر ڈالی گئی اور حسن و قبح کا اسپیکرون کو موقع نہ دیا گیا تو یہ جلسہ ہمارے نزدیک تہذیب جدید کی ایک ایسی مجلس سے زیادہ وقیع نہ ہوگا جو محض تفریح طبع کے لئے ہو اور نتیجہ کچھہ نہ نکلے۔

ایک امریکن تاجر کی عالی ہمتی

مسٹر ہنری فورڈ امریکہ کے سب سے بڑے کارخانے کے پریزیڈنٹ ہیں آپ کی سالانہ آمدنی چالیس لاکہہ پونڈ بیان کی جاتی ہے حال میں آپ نے اعلان کیا ہے کہ آپ اپنی آمدنی اپنے کارخانہ میں کام کرنے والوں پر تقسیم کر دیا کرینگے آپ نے اپنے کارخانہ میں یہ ایک عام قاعدہ مقرر کر دیا ہے کہ کسی شخص کو ایک پونڈ روزانہ سے کم اجرت نہ دی جائے۔ اس کارخانہ میں جہاڑو دینے والوں کو بھی پانچ پونڈ یعنی ۷۵ بلکہ ۹۰ روپیہ فی ہفتہ تنخواہ دیجاتی ہے - اس کے مقابلہ میں ہندوستانی کارخانہ والوں کی حالت دیکھئے جو کم سے کم مزدوری دینے اور زیادہ کام لینے کے خواہشمند ہیں اور اس پر یہ طرہ کہ ملازم یا مزدور مالک کے حکم کے مقابلہ میں ذرا بھی چون و چرا نہیں کر سکتے۔

اخبار جہان اسلام قسطنطنیہ

اب سے پہلے کسی اشاعت میں ہم اخبار جہان اسلام قسطنطنیہ کے متعلق مختصرا لکہہ چکے ہیں - اس ہفتہ مولانا ابو سعید العربی کی جو پرائیویٹ چٹھی قسطنطنیہ سے ہمارے نام موصول ہوئی ہے اوس سے یہ معلوم ہوکر بے حد مسرت ہوتی ہے کہ اخبار مذکور کے اجرا کا سامان مکمل ہوگیا ہے - پریس اور دفتر کے انتظامات قابل اطمینان طور پر ہوگئے ہیں اور اب اخبار "جہان اسلام" جو عربی - ترکی - اُردو تین زبانوں میں ہوگا - جلد شائع ہوگا۔

اخبار جہان اسلام دنیائے اسلام کے لئے کیسی قابل قدر چیز ہوگی - اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ خاص دار الخلافہ سے وہ شائع ہوگا - اور مولانا ابو سعید صاحب جیسے لایق اہل قلم جن کے زبردست و پاکیزہ مضامین مدینہ میں اکثر نکلتے ہیں ایڈیٹر ہونگے - اگر ناظرین مدینہ اس بیش قیمت گوہر سے فائدہ اٹہانا چاہیں تو ہم اُن کے لئے ایجنسی کا انتظام کر سکتے ہیں - امید ہے کہ ناظرین مدینہ ضرور جہان اسلام خریدا فرمائینگے اور خریداری کی درخواستیں ہمارے دفتر میں بہیجدینگے تاکہ ہم اون کے لئے براہ راست اخبار منگا کر بہیجیں اخبار کی قیمت کی ابھی تک کوئی اطلاع نہیں ملی - آیندہ ڈاک میں مولانا کا خط آنے سے مفصل حالت معلوم ہوگی - نمونہ کی درخواست کرنے والے حضرات دو پیسہ آنہ کا ٹکٹ ہمارے پاس بہیجدیں نمونہ اون کی خدمت میں حاضر ہوگا۔

خدا کی بے نظیر قدرت کا ایک عظیم مظہر

بعض نفس پرست ممکن ہے اس امر کو عجب از عقل خیال کرتے ہوں کہ حضرت آدم علیہ السلام کی بہت سی او رتوام اولاد ہوئی اور اوس سے دنیا پہلی لیکن تاریخ اسلام کا یہ واقعہ ایک ایسا صحیح واقعہ ہے جس کا انکار نہیں کیا جا سکتا آج ہم ذیل میں اس امر کے ممکن ہونیکا ایک بین ثبوت پیش کرتے ہیں امید ہے کہ اس کا مطالعہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا -

انگریزی اخبارات کا بیان ہے کہ سکاٹ لینڈ میں ایک جولاہے کے ۶۲ بچے ہیں جن میں سے بچا س جوان ہیں اس کے دس بچے لاولد لوگوں نے پرورش کئے اور باقی ۵۲ کی پرورش اوس نے خود کی - اس سے زیادہ حیرت انگیز ایک روسی شخص کی اولاد کی تعداد ہے - اسوقت اوس کے ہاں ۸۷ بچے پیدا ہو چکے ہیں جنہیں سے پہلی بیوی سے ۶۹ اور باقی دوسری بیوی سے - پہلی بیوی سے جو بچے پیدا ہوئے ہیں اون میں سے چار دفعہ چار چار بچے سات مرتبہ تین تین بچے اور سولہ دفعہ دو دو بچے پیدا ہوئے ہیں۔

اگر خداوند تعالیٰ نے اس روسی شخص کو چند سال اور زندہ رکہا تو یقین ہے کہ اوسکی اولاد کی تعداد ایک سیکڑہ سے متجاوز ہو جائے گی۔

دردناک حالت

دیکھکر رو دینا مردوں کا کام نہیں مقتضائے میت یہ ہے کہ درد کا درمان سوچا جائے - دیسی طریق علاج کی بیقدری اور ویدوں اور طبیبوں کی کس مپرسی گزشتہ کو پہنچ گئی ہو - مگر اب کی حالت زار پر آنسو بہانے کے زمانے بہی لد گئے - اب وقت ہے کہ عملی مستعدی و ہوشمندی سے موجودہ مشکلات کی چارہ سازی کی جائے اگر آپ یہ معلوم کرنا چاہیں کہ آیورویدک و یونانی طب کی مطلوبہ اصلاح و ترقی کے لئے کیا ہو رہا ہے اور کیا ہونا چاہیئے تو دار السلطنت دہلی کے مشہور ہفتہ وار اخبار طبیب کی مستقل خریداری منظور فرمائیں جسمیں فن طب کے متعلق علمی بحثیں، ضرورت وقت کے اخباری مضامین قیمتی و قابل قدر رائیں مشاہیر اطبا کے نادر تجربات مجیدہ امراض کے متعلق استفسارات اور جوابات اور طبی م اطلاعات بڑی تقطیع کے ۸ صفحوں پر لکہائی چہپائی کا خاص اہتمام سے شائع ہوتی ہیں - قیمت سالانہ صرف ۲ روپیہ، ششماہی ایک روپیہ بارہ آنہ - نمونہ مفت اس پتہ سے طلب فرمائیں۔

منیجر اخبار طبیب - دہلی

تاریخ اسلام

(۲)

انبیاء و رسل

آدم علیہ السلام

سب سے پہلے پیغمبر آدم علیہ السلام ہیں آدم عربی میں مٹی کو کہتے ہیں - آپ نہایت خوبصورت تھے اور ہر قسم کی زبان بولتے تھے - جنت میں عربی زبان تہی دنیا میں آکر سریانی بولنے لگے، آپ کی کنیت ابو البشر ابو محمد اور صفی اللہ ہے جنت سے نکل کر سرانديپ میں آئے۔

تفسیر در منثور کا بیان ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی جائے نزول واقع سرانديپ کی تہی سرانديپ کو لنکا اور سیلون بہی کہتے ہیں -

حضرت آدم علیہ السلام کی صلب او رحضرت حوا علیہا السلام کے شکم سے دو بچے توام پیدا ہوتے تہے جنمیں ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہوتی آدم علیہ السلام کے دو بیٹے ہابیل و قابیل تہے جن کے ساتہہ دو بہن پیدا ہوئی تہیں یعنی ہابیل کے ساتہہ یہوذا اور قابیل کے ساتہہ اقلیما آدم علیہ السلام نے چاہا کہ یہوذا کو قابیل کے حوالہ کریں اور اقلیما کو ہابیل کو اسی اثنا میں آدم علیہ السلام مکہ معظمہ تشریف لے گئے اور اون کے پیچہے قابیل نے ہابیل کو مار ڈالا جس کا آدم علیہ السلام کو بہت رنج ہوا -

آدم علیہ السلام کو جب موت آئی تو گیارہ دن بیمار رہ کر مر گئے آپ کے بیٹے شیث علیہ السلام نے آپ کو نہلایا اور دفن کیا حضرت حوا آپ کی وفات کے بعد ایک سال تک زندہ رہیں آدم علیہ السلام کی عمر نو سو ساٹہہ یا نو سو نناوں یا نو سو تیس سال کی ہوئی - واللہ اعلم بالصواب۔

شیث علیہ السلام

حضرت شیث علیہ السلام اپنے باپ آدم علیہ السلام سے بہت مشابہ اور اون کے وصی تہے دنیا میں سلسلہ نسب حضرت شیث علیہ السلام ہی تک پہنچتا ہے عبرانی زبان سب سے پہلے آپ نے استعمال کی خانہ کعبہ کو مٹی اور پتہروں سے آپ ہی نے تعمیر کیا تعمیر سے پہلے اس مقام پر آدم علیہ السلام کا خیمہ تہا، حضرت شیث علیہ السلام دنیا میں نو سو بارہ برس جئے - آپ کی قبر کے مقام میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ اپنے باپ آدم علیہ السلام کی قبر میں مدفون ہوئے بعض کا خیال ہے کہ قریہ سرعین (مضافات بعلبک) میں دفن ہوئے حضرت شیث کے بیٹے انوش نے نو سو پینسٹھہ برس کی عمر پائی حضرت انوش بڑے نامور اور ذہین تہے ماہ و سال کا حساب آپ نے بنایا اور کہا کہ کہجور کا درخت پہلے آپ ہی نے لگایا ہابیل کا قتل بہی آپ ہی کے زمانہ میں ہوا حضرت انوش کے بیٹے قینان سات سو بیس برس تک زندہ رہے - آپکے وقت میں آپکے دادا حضرت شیث موجود تہے باپ کی تمام اولاد کو جمع کرکے آپ نے جنوب سے جبل کی آب سے بیٹے مہلائیل ہیں حضرت آدم علیہ السلام کی وصیت کے تابع تہے آپ کے زمانہ میں قبطی جبل مقدس میں جا کر آباد ہوئے اور لہو و لعب و عیاشی میں مصروف و مشغول ہوئے آپ کی عمر نو سو پینسٹھہ برس کی ہوئی آپ کے بعد لوگ متفرق ہو گئے اور دنیا کو پانچ فرقوں نے باہمی طور پر تقسیم کر لیا بڑا حصہ حضرت شیث کی اولاد نے اپنے قبضہ میں لیا اور باقی لوگ بہی اپنے اپنے حصص پر قابض ہو گئے۔

مہلائیل کا بیٹا "یارد و کان" تہا ان کے زمانہ میں ود، سواع، یغوث، یعوق، اور نسر مشہور بزرگ و دیندار اور نیک لوگ تہے جو خداوند تعالیٰ کی مرضی و حکمت سے یکے بعد دیگرے سب انتقال کر گئے - قابیل کی اولاد نے ان کی یاد قایم رکہنے کے لئے ان کے پانچ بت ساگون کی لکڑی کے بنائے بعد کو لوگ اُنکے بلکہ دوسرے تیسرے قرن میں پوجنے لگے۔

"یارد و کان" کے بیٹے اخنوخ ہیں جنکو ادریس کہتے ہیں آپ نبی بہی تہے اور بادشاہ بہی مصر میں پیدا ہوئے آپکو ہرمس ہرامسہ بہی کہا جاتا ہے جس کے معنی شہروں کا شہر ہیں آپ نہایت قابل اور ذہین تہے علوم نجوم، ریاضی، منطق، حکمت طبیعی، الہی، اسرار فلک آپ ہی نے نکالے قلم سے پہلی مرتبہ آپ ہی نے لکہا آپ سے پہلے لوگ کہال پہنتے تہے آپنے کپڑے سینے اور کپڑے پہننے کا رواج دیا جبرئیل علیہ السلام چار مرتبہ آپ پر نازل ہوئے آپ کے عہد حکومت میں ایک سو اسی شہر آباد ہوئے تین سو پینسٹھہ برس دنیا میں رہے اور فرشتوں سے ملکر و مجرد بنکر آسمان پر چلے گئے آپکے رفع کے بعد آپکے والد "یارد و کان" پانسو پینتیس برس تک زندہ رہے - حضرت ادریس کے بیٹے متوشلخ ہیں جنکو حضرت ادریس نے اپنے رفع سے پہلے خلیفہ بنا دیا تہا سب سے پہلے گہوڑے پر آپ ہی چڑھے باپ کی طرح خوب جہاد کیا نو سو بیاسی برس کی عمر پائی - بعض لوگوں کا بیان ہے کہ جسوقت ان کی وفات ہوئی حضرت آدم علیہ السلام زندہ تہے -

متوشلخ کے بیٹے لمک تہے ان کے زمانہ میں قابیل کی اولاد بہت بڑھ گئی تہی ایک سو تراسی سال کی عمر میں ان کے لڑکا ہوا جن کا نام نوح رکہا گیا۔ لمک سات سو برس جئے

دہلی کا مقدمہ بغاوت

(نمبر ۲)

لارنس باغ لاہور کا بم

اودہ بہاری نے بورڈنگ ہاؤس میں کہا "ہمیں لاہور میں بم پھینکنا چاہئے ہم رضامند ہو گئے اور قرار پایا کہ بم ۱۷ مئی کو پھینکا جائے ہم نے بسنت کمار کو ایک چوبی بکس دیا جس میں پیلے لفافے تھے نیز ایک چھوٹا سا سوئیوں کا پیکٹ بھی دیا کچھ سوئیوں کی نوکیں پیکٹ سے باہر نکل آئیں۔ اودہ بہاری نے کہا کہ اس کے اندر پیں ہیں بکس کا وزن آدھ سیر یا تین پاؤ کے قریب ہوگا۔ اس نے بسنت کمار سے کہا کہ کل اس بکس کو لارنس باغ میں لے جانا۔ باقی سامان میں لیتا آؤں گا۔ بسنت کمار اور میں شب کو دونوں واپس آگئے جب تو گھر چلا گیا اور وہ ڈسپنسری کو۔ جب ہم جانے کے لئے باہر کھڑے تھے تو اودہ بہاری اندر گیا اور ایک بکس لایا۔ اس نے ظاہر نہیں کیا کہ وہ ہمیں بم دے رہا ہے تاہم اس نے اشارۃً سب کچھ بتا دیا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ بکس کا ایک حصہ تم لے جاؤ باقی میں لے جاؤں گا۔ دوسرے دن بسنت کمار نے مجھے بکس دکھایا جو اس کو اودہ بہاری نے دیا تھا۔ صبح کو جب میں دن چڑھے بازار میں گیا تو معلوم ہوا کہ رات گذشتہ میں ایک واقعہ ہوگیا ہے اور ایک شخص بم سے مارا گیا ہے۔ میں دوپہر کو بورڈنگ ہاؤس میں اودہ بہاری سے ملنے گیا۔ ہم دونوں اس پر جا بیٹھے

رات کو بم کس طرح رکھا گیا

شام کے سات یا ساڑھے سات بجے میں اور بسنت کمار باہر گئے میں باغ ایک جھاڑی کے پیچھے چھپ گیا۔ جہاں میں نے بم کو ٹھیک کیا۔ اس کام میں میرا آدھ گھنٹہ سے زیادہ صرف ہوگیا بم ٹھیک ٹھاک کر کے میں نے بسنت کمار کے حوالے کردیا اور کہا کہ تم منٹگمری ہال کے دروازہ کے پاس موقع کی تاک میں لگے رہو جب یورپینوں کی ایک بڑی تعداد ہال کے اندر جائے یا اوس سے باہر آئے تو تم بم پھینک دینا۔ چونکہ کوئی یورپین نزدیک نہ آیا اس لئے بسنت کمار یا تو گھبرا گیا ہوگا یا اسے کسی نے دیکھ لیا ہوگا۔ اس نے خود ہی بم ایسی جگہ رکھ دیا ہوگا جہاں وہ کسی گاڑی کی ٹکر یا کسی شخص کے پاؤں کی ٹھوکر سے پھٹ جائے۔ میں نے نصف گھنٹہ تک تو انتظار کیا لیکن مجھے ۹ بجے بورڈنگ ہاؤس میں پہنچنا تھا اس لئے میں واپس آگیا۔ دس پندرہ منٹ بعد بم پھٹنے کی آواز سنی اس کے بعد تیسرے دن بسنت کمار سے میری ملاقات ہوئی اس نے کہا کہ ایک چپراسی منٹگمری ہال کے باہر ہر وقت متعین رہتا ہے جس کی وجہ سے ہال پر بم پھینکنا ناممکن تھا۔ اس لئے میں نے اسکو تاکید کی کہ تم اس معاملہ کا ذکر کسی سے نہ کرنا کہیں ایسا نہ ہو کہ راز فاش ہو جائے

دینا ناتھ کا سلسلۂ شہادت

۲۸- مارچ کو مقدمہ لینا دت اسٹر کنولی مجسٹریٹ دہلی کی عدالت میں پیش ہوا۔ دینا ناتھ نے مختلف امور کا تذکرہ کرنے کے بعد جو اودہ بہاری۔ بر کھ نیال اور راش بہاری بوس کی ملاقات وخط وکتابت اور ترسیل زر وغیرہ سے متعلق تھے بیان کیا کہ " منٹگمری ہال میں بم چلنے سے تین یا چار روز کے بعد میں نے ایک اخبار میں اس مضمون کا نوٹ پڑھا کہ وہ بم غالباً مسٹر گورڈن اسسٹنٹ کمشنر کے لئے رکھا گیا تھا۔ جو ۱۷- مئی کی شام کو یا ہو کے جمخانہ میں موجود تھا اور یہ وہی مسٹر گورڈن ہے جس پر اس سے پیشتر بنگال یا آسام میں بھی قاتلانہ حملہ ہو چکا ہے اس سے پیشتر ہمیں معلوم نہیں تھا کہ مسٹر گورڈن کا تبادلہ پنجاب کو ہوگیا ہے لہٰذا میں نے اور بالمکند نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ مسٹر گورڈن کے مقام تعین کا پتہ لگایا جائے۔ ہم تینوں نے عوام پر یہ ظاہر کرنے کا تہیہ کیا تھا کہ ہماری ایک بہت وسیع انجمن ہے جس کا سلسلہ تمام ہندوستان میں جال کی طرح پھیلا ہوا ہے اور اگرچہ مسٹر گورڈن بنگال یا آسام سے تبدیل کر دیا گیا۔ لیکن اس کی زندگی پنجاب میں بھی ویسی ہی خطرناک ہے جیسی کسی دوسرے صوبے میں تھی۔ ہم نے مسٹر گورڈن پر قاتلانہ حملہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ ہمیں معلوم ہوگیا تھا کہ وہ انتو میں متعین ہوا ہے ہم اس تشویش وفکر میں تھے کہ اس پر بم سے حملہ کیا جائے یا پستول سے۔ جب اودہ بہاری دہلی چلا گیا تو میں شملہ اور بالمکند لاہور سے کسی اور جگہ چلا گیا تھا۔ اسی اثنا میں مسٹر گورڈن کے تبادلہ کی خبر بھی معلوم ہوئی تھی۔ لہٰذا اس پر حملہ کرنے کی تجویز مکمل نہ ہوسکی میں چند روز کے بعد دہلی میں اودہ بہاری لال سے ملنے گیا۔ یہ میرے لاہور سے واپس آنے کے سات یا آٹھ دن کا واقعہ ہے۔ دہلی جانے سے پیشتر میں نے بالمکند سے ملاقات کی اور اس سے کہا کہ میں دہلی جارہا ہوں بالمکند نے اودہ بہاری تک پہنچانے کے لئے مجھے یہ پیغام دیا کہ پنجاب میں کوئی شخص بم بنانا نہیں جانتا جس سے ہمیں آئے دن تکلیف پہنچتی ہے لہٰذا کسی شخص کو بم سازی سیکھنے کے لئے بنگال میں جلد روانہ کرنا چاہئے۔ اس کے بعد میں دہلی گیا اور ماسٹر امیر چند کے مکان پر اودہ بہاری سے ملا۔ میں نے اودہ بہاری کو بالمکند کا پیغام پہونچایا۔ اس نے جواب دیا کہ اس کا انتظام جلد کر دیا جائے گا۔

سر جیمس مسٹن پر حملہ کی تجویز

میں نے اودہ بہاری سے پوچھا کہ تم نے مجھے شملہ سے کیوں بلایا تھا اوس نے جواب دیا کہ بالمکند کا ایک خاص آدمی دہلی آیا تھا اور اس کے آنے کی یہ وجہ تھی کہ اون دنوں معاملات مسجد کانپور کے متعلق مسلمانوں میں بہت زور وشور سے شورش برپا تھی اور مسلمان سر جیمس مسٹن سے بہت ہی ناراض معلوم ہوتے تھے۔ اس لئے بالمکند اور اس کے دوست نے مجھے یہ صلاح دی کہ کسی مسلمان کو تابو میں کرنا چاہئے جو سر جیمس مسٹن پر قاتلانہ حملہ کرے۔

حسرت موہانی بحیثیت حملہ آور

اودہ بہاری نے مجھ سے کہا کہ اس کے دوست کا نام حسرت موہانی بی۔ اے ہے جو رسالہ اردوئے معلیٰ علیگڈھ کا ایڈیٹر تھا۔ اودہ بہاری نے یہ بھی کہا کہ جو شخص میرے پاس یہ پیغام لے کر آیا تھا وہ خود حسرت موہانی نہیں تھا بلکہ اس کا ایک دوست تھا۔ اودہ بہاری نے یہ بھی کہا کہ جو شخص میرے پاس یہ پیغام لیکر آیا تھا اس نے یہ بھی کہا کہ جو شخص میرے پاس یہ پیغام لیکر آیا تھا اوس نے یہ بھی کہا تھا کہ حسرت موہانی اس کام کو خود کرنا چاہتا ہے لیکن وہ پستول یا بم بہم نہیں پہنچا سکتا اگر ہم اوس کے لئے پستول یا بم کا انتظام کردیں تو حملہ وہ خود ہی کرے گا۔

پستول کا انتظام کر دیا گیا

اودہ بہاری نے ظاہر کیا کہ بینیا پرساد سے کہہ دیا گیا ہے کہ بم یا پستول کا انتظام کر دیا جائے گا۔ اور اس کے ساتھ یہ بھی کہا کہ میں گرمیوں کی تعطیل میں شملہ گیا تھا جہاں بالمکند اسی کام کے لئے آیا تھا میں نے پوچھا کہ کیا تم نے انتظام کر دیا ہے۔ اودہ بہاری نے جواب دیا کہ میں نے اس بینیا پرساد کو جو منٹگمری سے آیا تھا ایک پستول دیدیا ہے۔

سر جیمس مسٹن پر حملہ کرنے کا وقت

اودہ بہاری نے یہ بھی کہا کہ مسلمانوں نے یہ انتظام کیا ہے کہ جب سر جیمس مسٹن نینی تال سے کاٹھ گودام آئیں تو رستہ میں ان کی جان پر قاتلانہ حملہ کیا جائے مگر چونکہ سر جیمس مسٹن کو دفعتاً انگلستان جانا پڑا۔ اسلئے ان پر حملہ نہ ہوسکا۔

قاتلانہ حملوں کے مرتکب صرف ہندو ہی ہونے چاہئیں

اودہ بہاری نے کہا کہ میں اس کارروائی کا شروع ہی سے مخالف تھا کیونکہ میں اس بات کو مناسب نہیں سمجھتا تھا کہ مسلمانوں کو اپنے کام میں شامل کیا جائے۔ لیکن اگر وہ اپنی رضا ورغبت سے شریک ہونا چاہیں تو مجھے کوئی عذر نہیں۔ اودہ بہاری نے افسوس ظاہر کیا کہ اس طرح اس کا ایک پستول ہمیشہ کے لئے ضائع ہوگیا۔ میں اس باب میں اودہ بہاری سے متفق تھا۔ میری رائے تھی کہ جب تک خود ہم میں ایسے آدمی موجود ہیں۔ ہمیں مسلمانوں کو شامل کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے اور اس کام کو بہادری کا فخر مسلمانوں کو نہیں دینا چاہئے یہ اصل ہمارا ہی کام ہے۔

بسنت کمار نے دو بم دیکھے

بسنت کمار جو اپنے وطن چلا گیا تھا دسہرہ سے ایک دن پہلے یا پیچھے لاہور آیا۔ غرض جس دن بھی آیا اوسی روز دوپہر کے گیارہ بجے مجھ سے ملا اور مجھے اپنے ساتھ ڈسپنسری میں لے گیا اور مجھ سے کہا یا تو ڈاکٹر نہال چند کا نسخہ مجھ سے غلط بن گیا ہے یا مریض نے اوس کا استعمال غلط کیا ہے اس لئے اندیشہ ہے کہ پولیس ہمارے دواخانہ کی تلاشی لے گی میرے پاس دو بم ہیں۔ اس لئے تم یہاں سے انہیں لے جاؤ چنانچہ وہ دو ڈبے لایا جو ایک کپڑے میں بندھے ہوئے تھے اور اونہیں میرے حوالہ کر دیا۔ میں ان ٹین کے ڈبوں کو اپنے گھر لے آیا اور اونہیں اندر کے کمرہ کی کھڑکی میں رکھ دیا چونکہ میرا باپ ان دنوں لاہور نہیں تھا اس لئے میں نے انہیں مکان میں رکھ لیا میں نے ایک دن ان ڈبوں کو کھولکر پانچ چھ منٹ تک دیکھا ایک میں دو ٹوپیاں تھیں۔ اور دوسرے میں ہر دو بم کے بڑے اجزاء۔

ڈبوں کے ساتھ بوتل بھی

بسنت کمار نے ڈبوں کے ساتھ مجھے ایک چھوٹی سی بوتل بھی دی تھی جس میں سفید رنگ کا عرق تھا۔ بار ود کی روئی بھی تھی۔ میں نے اوس سے ڈرتے ڈرتے دریافت کیا کہ یہ بم جھٹ تو نہیں جائیں گے اوس نے کہا کہ جب تک ٹوپیاں اور بم علیحدہ علیحدہ رہیں گے تب تک ان کے پھٹنے کا اندیشہ نہیں کیونکہ بم اوسوقت پھٹتا ہے جبکہ اوس کے اوپر ٹوپی لگا دی جائے اوس نے مجھے تاکید کی تھی کہ اس بوتل کو گرم جگہ نہ رکھنا اور نہ آگ کے نزدیک لے جانا۔

بم کہاں سے آئے تھے

میں نے بسنت کمار سے دریافت کیا کہ وہ بم کہاں سے ملے تھے۔ اس نے جواب دیا کہ یہ مجھے بنگال میں راج بہاری بوس نے دئے تھے تاکہ میں انہیں اودہ بہاری کے پاس پہنچا دوں۔ اودہ بہاری مجھ سے دہلی کے ریلوے اسٹیشن پر ملا تھا اور اس نے مجھ سے کہا تھا کہ تم یہ بم لاہور لے جاؤ اور میں خود لاہور آکر اس امر کا فیصلہ کروں گا کہ ان سے کیا کام لیا جائے۔

بم بالمکند کے حوالے کر دئے گئے

میرا باپ تین چار دن کے بعد واپس آگیا اس لئے میں نے ان چیزوں کو اپنے پاس رکھنا مناسب

نہیں سمجہا - میں بالمکند کے مکان پر گیا اور تمام چیزیں اوس کے حوالے کر دیں - جب میں یہ سامان بالمکند کے حوالے کر چکا تو اوس سے چہہ یا سات دن بعد اودہ بہاری لاہور آیا -

ایک اور سرکاری گواہ

سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ مقدمہ بغاوت دہلی میں چیند اس ملزم نے بہی اپنے جرم سے اقبال کر لیا - دینا ناتہہ کی شہادت کا سلسلہ جاری ہے - ۲۰ - مارچ کو مقدمہ عدالت میں پیش ہوا - مگر اس روز کارروائی ممتحن کیمیائی کے بیان سے شروع ہوئی -

راجندر موہن کا بیان

میں سشن جج جلی پور کی عدالت میں کلارک ہوں اور وہاں سے دستیاب شدہ اشیاء کے دو ٹکہیں لایا ہوں - چنانچہ اون سے لاہور دہلی اور بعد ریشور کے بموں کے ٹکڑے اور لبرٹی کے دو پرچے عدالت میں پیش کئے گئے -

کرنل مسیرلٹ ولیمس کی شہادت

میں گورنمنٹ کے محکمہ بارود ہائے آتشگیر کا چیف انسپکٹر ہوں - پہلا بم جس کی میں نے تحقیقات کی - کتابی بم تہا جو مسٹر گنگسفورڈ مجسٹریٹ مظفر پور کو بہیجا گیا تہا - گذشتہ تین سال کے اندر میں نے ڈلہوزی اسکوئیر - دہلی - مولوی بازار - مدناپور (دو عدد) بعد ریشور اور لاہور کے بم دیکہے ہیں - موجودہ بم کے ایک حصہ کو بہی دیکہا ہے - ان سب کا بڑا جز و پکرک ایسڈ یا اس کا کوئی مرکب ہے میرے خیال میں یہ تمام بم کھانے والی پنوں - سوئیوں اور جالی کے لحاظ سے یکساں ساخت کے ہیں - مقدمہ راجہ بازار میں جو اشیاء عدالت میں پیش کی گئیں میں نے انہیں بہی دیکہا ہے - گواہ نے بعد ریشور کا بم پیش کئے جانے پر اوس کی شناخت کی اور کہا کہ میں تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ ٹوپی کے کاغذ میں جو مسالہ رکھا ہے وہ نہایت ذکی الحس ہے - مکمل بم کا وزن بارہ چودہ چھٹانک کا ہوتا ہے - روئی پر زرد رنگ کے دہبے پکرک ایسڈ کے معلوم ہوتے ہیں - لاہور اور دہلی کے بموں کے اجزا ایک ہی قسم کے معلوم ہوتے ہیں -

اس کے بعد میجر ٹرنر اسسٹنٹ چیف انسپکٹر بارود ہائے آتشگیر کی شہادت ہوئی جس نے پکرک ایسڈ اور اوس کے مرکبات کے عمل کی تشریح کی اور بعد ریشور کے بم کے نہ پھٹنے کی وجہ بیان کی - جرح کے سوالات پر بیان کیا کہ اس بم کی ساخت نرالی ہے - پہلے بم نارئیل کے خول کاغذ یا جوٹ کے بنے ہوئے تہے اور ان میں لوہے چینی وغیرہ کے ٹکڑے تہے - میں نے انگلستان میں مجرمانہ اغراض کے لئے کبہی بم نہیں دیکہے

جرح کے سوال پر بیان کیا کہ ٹوپی لگنے کے بعد بہی بم کے اندر سوئیاں داخل کی جا سکتی ہیں مگر میں اس کا عملی تجربہ دکہانے پر آمادہ نہیں ہوں -

دینا ناتہہ کا اظہار

دینا ناتہہ نے اپنی سابقہ شہادت کے سلسلہ میں بیان کیا کہ میں اودہ بہاری کو لینے سٹیشن پر نہ جا سکا اوس روز دوپہر کو وہ میرے مکان پر آیا اور میں نے اوسے بم حاصل کرنے اور بالمکند کو روانہ کر دینے کی داستان سنائی - پہر ہم دونوں بالمکند کے ہاں گئے جو بیمار تہا - اودہ بہاری نے اوس سے ایک بم مانگا اور کہا اس کی ابہی دہلی میں ضرورت ہے - بالمکند نے کہا کہ بم اس وقت میرے پاس نہیں - مگر ایسی سے پیشتر میں تمہیں ایک ضرور دیدوں گا - پہر میں اودہ بہاری کے ہمراہ رام کرشن اینڈ سنز کتب فروشان انارکلی کی دوکان پر گیا جہاں سے انگریزی کی چار پانچ کتابیں خریدی گئیں اون کی قیمت اوس وقت میں نے اپنی گرہ سے ادا کی - اور اودہ بہاری نے کہا کہ میں یہ روپیہ تمہیں دہلی سے بہیجدوں گا - ایک کتاب کا نام "نسلی تفوق" تہا - ایک کا نام "فرانسسکو کرسپی" اور ایک کا نام "جاپان کے بڑھنے والے" تہا باقی کتابوں کا نام مجہے یاد نہیں رہا - ایسی ہی چند کتابیں میں نے اس سے پیشتر کسی دوکان سے خریدی تہیں - کتابیں خریدنے کے بعد ہم دونوں گوڑ آشرم میں گئے - اور وہاں سے اودہ بہاری کا ایک دستی بیگ اور کمبل لیا - ۲۳ فروری ۱۹۱۳ء کو بہی یہ بیگ اور کمبل اودہ بہاری کے پاس تہا -

اودہ بہاری کی واپسی

بیگ اور کمبل لے کر ہم پہلے اپنے مکان پر پہنچے اور وہاں سے سابقہ قرارداد کے مطابق بالمکند کے ہاں گئے - وہ کہنے لگا کہ میں نے جس آدمی کو بم لینے بہیجا ہے وہ ابہی تک واپس نہیں آیا - گاڑی آٹہ بجے سوا آٹہ بجے روانہ ہوتی تہی اسلئے ہم نے ۸ بجے تک انتظار کیا مگر وہ آدمی نہ آیا - بالمکند نے اودہ بہاری سے کہا کہ ہم میں سے کسی کو بم جوڑ کر رکہنا نہیں آتا جس پر اودہ بہاری نے کہا کہ بسنت کمار اس کام سے واقف ہے - اور تمام عملی کارروائی کر سکتا ہے " اس کے بعد میں اودہ بہاری کو رخصت کرنے سٹیشن پر گیا - اس کے بعد میری اودہ بہاری سے ۲۰ - دسمبر ۱۹۱۲ء کو ملاقات ہوئی جب میں امتحان دینے دہلی گیا - میرا ایک دوست سری رام مجہے سٹیشن پر لینے آیا اور میں اوس کے مکان پر مقیم ہوا اوس نے کہا کہ اودہ بہاری بہی آج ہی آیا ہے اور اپنے مکان کو گیا ہے -

بڑے دن کے لئے بم

کچہہ دیر کے بعد میں امیر چند کے ہاں اودہ بہاری سے ملنے گیا کہنے لگا کہ میں راش بہاری سے ملنے بنگال گیا تہا - میں نے آ سے کہا کہ بالمکند بلراج اور میں نے بڑے دنوں کے موقعہ پر منٹگمری ہال میں بم پہینکنے کا وعدہ کر لیا ہے کیونکہ اس موقعہ پر عموماً حقی کا بڑا جلسہ ہوا کرتا ہے - جس میں بہت سے یورپین افسر بہی شریک ہوتے ہیں اودہ بہاری بی ٹی کی ڈگری لینے کے لئے لاہور آنے والا تہا - اس لئے میں نے اور بالمکند نے اس سے اس بارے میں مشورہ لینے کا ارادہ کیا تہا - دہلی آنے سے دس روز پیشتر بالمکند نے مجہہ سے کہا کہ بڑے دن کے موقع پر کچہہ کر کے دکہانا چاہئے کیونکہ اس موقعہ پر راج کا جلسہ ہوتا ہے میں نے کہا بلراج کی رائے بہی معلوم کرنی چاہئے اس نے کہا وہ بہی اس تجویز سے اتفاق رکہتا ہے میں نے یہ اس لئے کہا تہا کہ اودہ بہاری نے مجہہ سے اگست یا ستمبر میں کہا تہا کہ تم بالمکند اور بلراج پنجاب اور خصوصاً لاہور میں اس تحریک کے لیڈر ہو

لبرٹی کے مزید پرچوں کی تقسیم

۱۲ - نومبر کو اودہ بہاری کی طرف سے مجہے ایک بلٹی موصول ہوئی جس سے لبرٹی کے پرچے بہیجے تہے اور لکہا تہا کہ انہیں تقسیم کر دو - دو تین روز کے بعد میں نے پارسل چہوڑا کر بالمکند کے حسب ہدایت بلراج کے پاس بہیجدیا - کیونکہ مجہے آتا تہا کہ یہ سب کسی لمرو منتظم ہیں - اودہ بہاری نے چند روز کے بعد ایک فہرست بہیجی - جس میں اون اشخاص کے نام اور پتے درج تہے جن کو یہ پرچے تقسیم کرنے تہے - ان میں ہندو مسلمان دونوں کے نام تہے - پارسل کا وزن دس سیر تہا - اوس میں پانسو پرچے تہے -

اس کے بعد عدالت برخاست ہوئی -

دسہرہ دن کے جلسہ میں راش بہاری بوس کی سرگرمی

معتبر طور پر معلوم ہوا ہے کہ دہلی کے حادثہ بم کے چند روز بعد دسہرہ دن میں دہلی سرائے کیا نہ اظہار ہمدردی کا اور دعائے صحت پاپی کا جو جلسہ منعقد ہوا - اس میں راش بہاری بوس ملزم نے جو اب تک روپوش ہے سب سے زیادہ حصہ لیا تہا اور خاص سرگرمی دکہائی تہی

ہندوستان کی آب وہوا کے موافق بم تیار کرنا

اسی روز عدالت میں جب ایک وکیل نے بعد ریشور کے بم کے بنڈل سے پڑہے یہ الفاظ پڑہکر سنائے

کہ یہ بم خاص طور پر ہندوستان اور برما کی آب وہوا کے لئے تیار کیا گیا ہے - تو بڑی دلچسپی ہوئی -

۲۳ - مارچ کی کارروائی

دینا ناتہہ کا بیان

میں نے اودہ بہاری کے سامنے ۱۸ مئی ۱۹۱۲ء میں چند ناموں کی ایک فہرست لاہور میں بنائی تہی اور اودہ بہاری کے حوالے کر دی تہی مسٹر براڈوے نے اس مقام پر ڈاکخانہ کی ایک رسید دکہا کر پوچہا کہ اس پر آپ نے کب اور کس طرح دستخط کئے - دینا ناتہہ نے جواب دیا کہ جہاں تک میرا خیال ہے دستخط ۱۵ اکتوبر میں کئے گئے جب اودہ بہاری نے لاہور میں کتابیں خریدی تہیں تو میں نے اون کے دام منجانب اودہ بہاری ادا کر دئے تہے اوس کے بعد میں نے اودہ بہاری کو لکہا کہ فیس داخلہ کے روپے دینے ہیں اس لئے میرے پاس روپیہ بہیجو میں معافی چاہتا ہوں کہ میں نے تمہیں روپیہ کے لئے لکہا اسکو میرے بیس روپیہ دینے تہے گیارہ روپیہ کتابوں کی قیمت اور نو روپے کہیلوں کے متعلق - میں نے ۱۰ - اکتوبر کو بہت فیس داخل کر دی اور اوس سے چند روز کے بعد اودہ بہاری نے مجہے ایک رجسٹری شدہ خط کے ذریعہ بیس روپیہ بہیجدئے -

لبرٹی کا مضمون اودہ بہاری لکہتا تہا

مئی ۱۹۱۳ء کے بعد لبرٹی کے اور پرچے بہی تقسیم کئے گئے - جون میں میری اور اودہ بہاری کی یہ صلاح ہوئی تہی کہ لبرٹی کا ایک نیا پرچہ تقسیم کرنے کی غرض سے نکالا جائے - چنانچہ فیصلہ ہوا کہ اودہ بہاری دہلی جا کر مضمون لکہکر بہیجدے گا میں ان دنوں ایک کتاب موسومہ مزید رفاہیہ بنرجی کی تقریریں پڑہا کرتا تہا - اس میں خفیہ سوسائٹی کا بہی تذکرہ تہا - میں نے یہ حصہ نقل کر کے اودہ بہاری کو دیا کہ اس کا اقتباس بہی پرچہ میں درج کر دیا - اودہ بہاری نے دہلی جا کر آٹہہ دس دن کے بعد ایک مضمون تیار کر کے میرے پاس روانہ کر دیا جسے میں نے کیوتیلہ بہیجدیا - جہاں پیشتر لبرٹی کے پرچے چہپوائے تہے - میں نے تمام پرچے چہپوا کر اودہ بہاری کے پاس بمقام دہلی روانہ کر دیئے - مسٹر براڈوے نے لبرٹی کا جدید طبع شدہ پرچہ دکہا کر پوچہا کہ کیا یہ وہی ہے - دینا ناتہہ اس کا جواب اثبات میں دیا اور ساتہہ ہی کہا کہ مجہے یہ معلوم نہیں کہ یہ پرچے کیونکر تقسیم کئے گئے - میں نے تو تقریباً پانسو پرچے چہپوا کر اودہ بہاری کے پاس بہیجدئے تہے -

اس کے بعد سرکاری وکیل نے کہا کہ آپ نے کل بیان کیا تہا کہ میں نے اور بالمکند اور بلراج نے

تجویز کی تھی کہ بڑے دنوں کی تعطیل میں جبکہ منٹگمری ہال میں بہت سے انگریز ناچ وغیرہ کی تقریب پر جمع ہوں تو اس وقت ان پر ایک بم پھینکا جائے کیا اس کے علاوہ بھی کوئی تجویز ہوئی تھی۔ دینا ناتھ نے اس کے جواب میں کہا کہ وایسرائے جن دنوں کپورتھلہ جانے والے تھے۔ اس وقت میں نے اور بالمکند اور بلراج نے وایسرائے کے جانے سے کوئی ۲۰ دن پہلے یہ مشورہ کیا تھا کہ ان پر کچھ تھا ہی ایک بم پھینکا جائے بالمکند مجھ سے عموماً باغ میں ملا کرتا تھا جہاں میں تمام دن پڑھا کرتا تھا میرے سپرد یہ کام ہوا کہ میں اس باب میں اودھ بہاری سے مشورہ کر لوں کیونکہ پہلے یہ فیصلہ ہو چکا تھا کہ اودھ بہاری اور راش بہاری کی صلاح کے بغیر کوئی کام نہ کیا جائے میں نے اودھ بہاری کو چٹھی لکھی جس کا یہ جواب ملا کہ میں راش بہاری سے صلاح کر کے لکھوں گا۔ اس کے بعد ایک ہفتہ کے اندر اندر اودھ بہاری کے پاس سے اس مضمون کی چٹھی آئی کہ میری اور راش بہاری کی یہ رائے ہے کہ چونکہ وایسرائے پر اس سے پیشتر ایک حملہ ہو چکا ہے جس میں ہمیں خاصی کامیابی ہوئی تھی۔ اس لئے دوبارہ ایسی کوشش نہیں کرنی چاہئے

اس کام کیلئے کپورتھلہ کیوں منتخب کیا گیا

اس کارروائی کی تجویز کپورتھلہ میں اس لئے کی گئی تھی کہ ہمارے اس طرز عمل سے یہ ظاہر ہو جائے گا کہ ہم ریاستوں میں بھی پہونچ سکتے ہیں اور ہماری جماعت دور دور تک پھیلی ہوئی ہے۔ ہم ہر کام باہمی صلاح و مشورہ سے کرتے تھے اور چونکہ میں بسبب امتحان بلراج سے نہیں مل سکتا تھا اس لئے بالمکند نے مجھے یقین دلایا تھا کہ ہمارا بھائی بلراج بھی اس تجویز میں ہم سے متفق ہے۔ چونکہ بم پھینکنے کا موقع نہ مل سکا اسلئے یہ بات طے نہ ہو سکی کہ ہم میں سے بم کون پھینکتا۔

وہ دو بم

سرکاری وکیل نے دریافت کیا کہ بسنت کمار نے آپ کو جو دو بم دیئے تھے اور جو آپ نے بالمکند کے حوالے کر دیئے تھے جیسا کہ آپ پہلے بیان کر چکے ہیں وہ بم کہاں گئے۔ دینا ناتھ نے جواب دیا کہ وہ بم میں نے بالمکند کو دیئے تھے میں ۱۸ دسمبر ۱۹۱۳ء سے پیشتر بالمکند سے ملا کرتا تھا۔ اسوقت اس کی باتوں سے مترشح ہوتا تھا کہ یا تو بم اوس کے پاس ہیں یا اس نے اپنے کسی دوست کو دیدئے ہیں ۱۹ دسمبر کو لاہور سے چلا گیا۔

بالمکند کو بم اندازی کا اضطراب

میں نے بالمکند سے پوچھا کہ تم یہ کام کرنے کے لئے بہت متشوش ہو اوس نے جواب دیا کہ مجھے کام کرنے کی ایسی فکر ہے کہ اگر غیر آدمی بھی مجھے بم پھینکنے کے لئے مل جائے تو میں اوسے بم دیدوں گا۔ خواہ وہ بعد میں میرا نام ہی کیوں نہ بتا دے۔ مجھے بنگال میں راش بہاری کے سوا کسی ایسے شخص کا علم نہیں

جو صوبجات متحدہ پنجاب اور بنگال کا تعلق قایم رکھ سکے۔ ممکن ہے کہ یہ بات اودھ بہاری کو معلوم ہو۔

بنگال کی جماعت کو پنجاب سے مالی مدد

سرکاری وکیل نے پوچھا کیا آپ کو معلوم ہے کہ یہ بم جو بنگال سے لائے گئے تھے ان کی قیمت کیا دی گئی۔ دینا ناتھ نے جواب دیا کہ اس کی بابت مجھے کچھ علم نہیں۔ لیکن صرف یہ جانتا ہوں کہ ستمبر ۱۹۱۳ء کو ہمارے درمیان یہ قرار پایا تھا کہ اہل پنجاب بنگال کی سوسائٹی کو پچاس روپیہ ماہوار باہمی تعلق قایم رکھنے کی غرض سے دیا کریں گے۔ بنگال والوں کا فرض ہوگا کہ وہ بم ریوالور اور مختلف قسم کا لٹریچر مہیا کریں۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے بم کا کام سیکھنے کے لئے کوئی آدمی بنگال نہیں بھیجا گیا۔

وایسرائے کے بم کی سالگرہ

۲۰ تاریخ کو دہلی میں ماسٹر امیر چند نے میرے اور اودھ بہاری کے روبرو کہا کہ چونکہ ۲۳ دسمبر قریب آگئی ہے لہذا وایسرائے کے بم کی سالگرہ کسی اعلی افسر پر بم پھینک کر منانی چاہئے۔ یہ مشورہ ۲۰ دسمبر ۱۹۱۳ء کو ہوا تھا مگر چونکہ اودھ بہاری کو لاہور جا کر جلسہ تقسیم اسناد میں شامل ہونا تھا اور میں مشغول امتحان تھا اسلئے تجویز ادھوری رہ گئی۔

لبرٹی کے پرچے اور امیر چند

اوسی دن اودھ بہاری نے مجھ سے کہا کہ امیر چند کے مکان سے لبرٹی کے مطبوعہ پرچے لے جاؤ اور انہیں لاہور میں تقسیم کردو۔ لاہور واپس آنے سے پیشتر امیر چند سے اوس کے مکان پر ملنے گیا۔ اوس کے سامنے دو بنڈل پڑے تھے اوس نے چھوٹا بنڈل دیکر کہا کہ اس میں لبرٹی کے پرچے ہیں اوس نے مجھے دو کتابیں فرانسکو کرسپی اور کیریئر آف اے تہلسٹ" بھی دیں اور ایک تیسری کتاب بھیجنے کا بھی وعدہ کیا تب میں ان کو پڑھ چکا تو میں نے انہیں راش بہاری کے پاس بھیجدیا میں دہلی سے جالندھر گیا اور وہاں سے ۴ جنوری کو لاہور پہنچا۔

اطلاع

ہمیں ان مہربانوں پر بہت زیادہ افسوس ہے جو باوجود روانگی وی۔ پی مدینہ کی اطلاع بذریعہ خطوط پہونچنے کے بھی اپنی منشاء سے مطلع نہیں کرتے اور وی پی پہنچنے پر واپس کر دیتے ہیں اور ایک اسلامی کارخانہ کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ اطلاعی کارڈ ملنے پر فوراً اپنی منشاء اطلاع دیں اور اسطرح نقصان نہ پہنچائیں (منیجر)

مدینۃ النسوان

اسلام کے احسانات عورتوں پر

(۲)

ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ اسلام سے قبل عورتوں کی حالت نہایت ناگفتہ بہ تھی۔ آج اس کے متعلق یہ دکھانا ہے کہ عورتوں کی یہ بدترین و دردناک حالت اسلام سے پہلے کسی خاص فرقہ یا قوم یا ملک ہی میں نہ تھی بلکہ عموماً ہر جگہ ہر قوم اور ہر ملک میں اون کی ایک ہی حالت تھی چنانچہ ذیل میں ہم اس کے متعلق مختصر کچھ واقعات درج کرتے ہیں تاکہ اون کے مطالعہ کے بعد اسلام کے احسانات کی قدر و قیمت اچھی طرح معلوم ہوسکے۔

اسلام سے پہلے عورتوں کی زندگی ایک جائداد یا ملکیت کی صورت رکھتی تھی۔ انہیں بیع و رہن کرنا یا کسی کو دیدینا جائز سمجھا جاتا تھا۔ ذلیل و حقیر سمجھنا تو ایک جداگانہ بات تھی اون کی رقعت اتنی بھی نہ ہوتی تھی جتنی کہ ایک جنگلی اور وحشی آدمی کی ہوتی ہے۔

تاریخ کا بیان ہے کہ قوم لوط میں عورتیں جانوروں سے بدتر حالت رکھتی تھیں اون سے جس قسم کا کام لینا چاہتے تھے لیتے تھے چنانچہ ایک واقعہ لکھا ہے کہ اوس زمانہ کے ایک بادشاہ نے جبکہ وہ ایک قلعہ میں محصور تھا ایک عورت کو قلعہ سے باہر کسی چٹان پر پھینک کر مارنا چاہا کہ اوس کے خادم نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ اے بادشاہ مجھے قتل کر تاکہ لوگ یہ نہ کہیں کہ بادشاہ نے ایک عورت کو قتل کیا۔

اس واقعہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ عورت اس زمانہ میں ایک ذلیل ہستی تھی اور اوسکو حیوانوں کے درجہ میں بھی نہیں سمجھا جاتا تھا۔

یونانی عورتوں کی حالت جب پیش نظر ہوتی ہے تو نہایت ہی رنج و افسوس ہوتا ہے اسلام سے پہلے یونان کی عورتوں کو ہنسنے اور بات کرنے کی بھی اجازت نہ تھی۔ اس معاملہ میں یونان اس قدر سخت تھا کہ اوس نے بات کرنے اور ہنسنے سے روکنے کے لئے ایک فولادی خول عورتوں کے منہ پر چڑھا دیا تھا۔ علاوہ ازیں ان کو معمولی سی معمولی خطا پر بڑی سے بڑی سزا دیجاتی تھی۔ عورتوں کو جلتی آگ میں ڈال دینا یا گھوڑے کے پاؤں سے باندھ کر ہلاک کرنا کوئی بات ہی نہ تھی۔

رومانیوں میں بھی عورتوں کی کوئی وقعت نہ تھی۔ ذلت و حقارت سے دیکھے جانے کے علاوہ اون کو ابتداء عمر سے شادی ہونے تک باپ اور بھائیوں کی سخت نگرانی میں رہنا پڑتا تھا اور بعد شادی خاوند کی قید میں یہ حالت علماء، حکماء اور عوام سب میں یکساں تھی۔ چنانچہ بقراط حکیم کا ایک واقعہ تاریخوں میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ اوس نے ایک ایسی عورت کو دیکھکر جس کی ایک آنکھ جاتی رہی تھی کہا کہ اس عورت کا آدھا شر کم ہو گیا۔ اسی طرح مشہور ہے کہ بقراط نے دریا میں ایک عورت کو ڈوبتے ہوئے دیکھا اور بجائے اس کے کہ اوس سے ہمدردی کرتا یا اوسکو ڈوبنے سے بچانے کی کوشش کرتا۔ جوش مسرت میں یہ کہا کہ

شر، شر کو لئے جاتا ہے

مطائبات

جذبات اکبر

یوں تو ہر شے پہ اُداسی سی نظر آتی ہے
کس میرسی میں کوئی شے نہیں مذہب کیطرح

مولوی گو کہ ہیں شمس العلما پھر بھی ہیں ست
رینگتے پھرتے ہیں پروانۂ شب کی طرح

اصلیت کھو دی جو دیکھی وارنش کی آب و تاب
جتنے تھے اگلے طریقے سب نظر سے گر گئے

پہلے ہم سونا تھے لیکن مغربی ترکیب میں
ہو کے پانی آپ ہی اب اپنے اوپر پھر گئے

انتہائے عشق

یہ اک روز کہا مجھ سے مرے ہمدم نے
کچھ اپنے عشق و محبت کا ماجرا کہئے

یہ کس طرح کا ہے دستورِ عشق حیراں ہوں
اگر جفا بھی کریں وہ تو با وفا کہئے

لگائیں تیر تو سمجھیں کہ مشق ناز ہے یہ
وہ روٹھ جائیں تو اسکو بھی اک ادا کہئے

وہ گالیاں بھی اگر دیں تو ہم دعائیں دیں
یہ فرض ہے کہ وہ جو کچھ کہیں بجا کہئے

ستم پہ اُف کی جگہ منہ سے آفریں نکلے
سمجھ میں کچھ نہیں آتا یہ فلسفہ کہئے

تو میں نے ہنس کے کہا آپ کس خیال میں ہیں
اسے تو عشق و محبت کی ابتدا کہئے

یہ بات سنکے کہا انتہائے حیرت سے
یہ ابتدا ہے تو پھر اسکی انتہا کہئے

دیا جواب یہ میں نے کہ مختصر یہ ہے
سمجھ لیں آپ ہی تفصیل اسکی کیا کہئے

رہے نہ جان تو قاتل کو خوں بہا دیجے
کٹے زبان تو خنجر کو مرحبا کہئے

(مدینہ)

حوادث و اخبار

دوکاندار کا چار آدمیوں کو مجروح کرنا کلکتہ میں ایک دوکاندار نے آپے سے باہر ہو کر چار دوکانداروں کو زخمی کر دیا جو کہ دوش حالت میں پڑے ہیں اس حادثہ کی وجہ خانگی مشکلات بتائی جاتی ہیں۔

ہندوستانی جوتہ کا مسئلہ۔ گورنمنٹ بنگال نے ہندوستانی جوتہ پہن کر عدالت میں آنے کی نسبت کوئی صاف و صریح حکم صادر کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ بلکہ یہ معاملہ خود عدالتوں اور پبلک کی نیک فہمیتی پر چھوڑ دیا گیا ہے۔

جدید شیخ الاسلام ٹرکی۔ بمبئی میں خبر آئی ہے کہ اسعد آفندی کے بجائے شیخ الاسلام ٹرکی کے منصب پر حاریہ بے کا تقرر عمل میں آیا ہے۔

بمبئی میں متواتر آتشزدگی۔ یوں تو بمبئی کے مضافات قلابہ میں دو ہفتہ سے آتشزدگی کے واقعات پیدا ہو رہے ہیں۔ لیکن لاکہوں کی آتشزدگی میں گذشتہ ۵۔ اپریل کو بہیروئی کے گودام میں آگ لگ گئی تہی۔ جس سے بیس لاکہ کے قریب نقصان ہوگیا۔

احمد آباد میں آتشزدگی۔ ۹۔ اپریل کی خبر احمد آباد سے ملی ہے کہ وہاں ایک بزاز کی دوکان میں آگ لگ گئی جس سے دس دوکانیں خاکستر ہوگئیں۔ نقصان کا اندازہ پانچ لاکہ کیا گیا ہے۔

سڑک کی بندش۔ اڑتالیس گھنٹوں کی مسلسل بارش سے کشمیر کی سمت سڑک کئی جگہ پہاڑ کے ٹکڑے پھسلنے سے بند ہوگئی ہے۔ دریائے جہلم ۴۸ گھنٹہ میں ۸ فٹ پانی چڑہ گیا۔

افسروں پر فیر۔ ڈیرہ اسماعیل خان کی خبر ہے کہ ایک محسود اردلی نے جو جنوبی وزیرستان ملیشیا کے میجر ڈاڈ کے سٹاف سے متعلق تہا۔ دیوانہ ہو کر بمقام ٹانک تین افسروں پر جو کمرہ کے باہر بیٹھے تہے گولیاں سر کیں۔ ایک لفٹنٹ فوراً ہلاک ہوگیا۔ میجر ڈاڈ اور کپتان بروں جو سخت زخمی ہوے ہیں صحت یاب ہوتے جاتے ہیں۔ اردلی نے بلا کسی اشتعال کے فیر کئے تہے۔

گھوڑ دوڑ کا گھوڑا۔ رنگون میں مسٹر لی این برجورجی کا مشہور گھوڑا رائل بلو جس کی قیمت ۲۰ ہزار روپیہ تہی ۸۔ اپریل کی صبح کو تہان پر تین ٹانگوں سے لنگڑا پایا گیا۔ معلوم نہیں کہ اس کی تینوں ٹانگیں کس طرح ٹوٹ گئیں گھوڑے کو تلف کر دیا گیا۔

تنخواہ میں اضافہ۔ جدید تجویز کی مدد سے کلکتہ کے پولیس انسپکٹر و سب انسپکٹر پولیس کی تنخواہ میں اضافہ کیا جائے گا۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ کی تنخواہ سات سو روپیہ تک ہوگی اور اسوقت اون کے اختیارات سپرنٹنڈنٹ ضلع کی برابر ہوں گے

نینی تال کو دفاتر کا منتقل ہونا۔ حسال گذشتہ ممالک متحدہ آگرہ و اودہ کے دفاتر اور محکمات متفرقات طب و حفظان صحت نینی تال کو منتقل نہ ہوں گے۔ بلکہ الہ آبادی میں رہیں گے اس سے توقع کی جاتی ہے کہ رفتہ رفتہ تمام سکریٹریٹ اعلیٰ افسروں کے کیمپ کلرکوں کے سوا آیندہ الہ آباد ہی میں رہا کریں گے۔

مقدمہ لائبل میں تین ماہ قید کی سزا۔ پنجابی افسوس کی بات ہے کہ عدالت مسٹر پیری صاحب سٹی مجسٹریٹ لاہور نے لالہ دینا ناتہ ایڈیٹر دیش کالہ کو بمقدمہ لائبل رام کجیدت بنام دینا ناتہ زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند ۳ ماہ قید محض کی سزا دی۔

مہاراجہ جیسلمیر کا انتقال۔ افسوس ہے کہ مہاراجہ جیسلمیر کا ۱۱۔ اپریل کو انتقال ہوگیا۔

فوجی افسروں اور سپاہیوں کو قتل و زخمی کرنا۔ محسود اردلی ہفتہ ٹانک میں تین یورپین افسروں پر فائر کرنے کے علاوہ دو سرحدی سپاہیوں کو بہی ہلاک اور ایک کو زخمی کر دیا۔ محسود طا انز اس گولی سے مار دیا گیا۔ افسوس ہے کہ کپتان براون بہی زخم سے جان بر نہ ہو سکے۔ میجر ڈاڈ بہی ساتہ ہی ہلاک ہو چکے۔ دو چوکیدار بہی قاتل نے زخمی کر دئیے تہے۔ ایک سپاہی ہی مر گیا۔

یونیورسٹی کا چندہ۔ اب تک مجوزہ ہندو یونیورسٹی کے چندہ میں ۴۵ لاکہ روپیہ وصول ہوا ہے۔ ۵۰ لاکہ میں صرف ۵ لاکہ کی کسر رہ گئی ہے۔

سخت بارش۔ گذشتہ دس اپریل کو مندرجہ ذیل مقامات میں سخت بارش ہوئی تہی۔ ناگپور میں ۱۵۔ رائے پور میں ۷۔ کولمبو میں ۵ اور سگلپہ میں ۳ انچ بارش ہوئی ہے۔

بنگال میں ڈکیتی۔ کلکتہ کے تار سے منکشف ہوتا ہے کہ لاکوپہ نامی چھوٹے سے گاؤں میں جہاں تمام بنگالی مسلمان و نماسودر آباد ہیں وہاں اجادی نامی ایک متمول کاشتکار رہتا ہے۔ تقریباً ایک ہفتہ ہوا کہ ۸۰ آدمیوں نے جو بندوقوں اور دیگر آلات سے مسلح تہے اجادی کے گہر کو آ گہیرا۔ سرغنا ایک کرسی پر بیٹہکر اپنے تابعین کی غارتگری کا تماشا دیکہنے لگا۔ یہ سات ہزار روپے نقد و زیور کی صورت میں لیگئے نواب ڈہاکہ کی کچہری سے اگرچہ بہت سے لوگ آئے مگر ڈاکوؤں کی مزاحمت کی جرأت نہ کر سکے۔

حجاز ریلوے۔ ٹائمز آف انڈیا بمبئی کے نامہ نگار عدن کے بیان کے مطابق ترکوں نے حجاز ریلوے کو مکہ تک پہنچا دینے کا عزم کر لیا ہے۔ چنانچہ اس غرض سے ترک انجنیروں و سرویروں کی ایک جماعت مدینہ پہنچی ہے۔

عرب میں مشکلات۔ ٹائمز آف انڈیا کے نامہ نگار عدن کے بیان کے مطابق ترکوں کے مکہ تک ریلوے لیجانے اور نوجوان عربوں کو فوج میں بہرتی کرنے کی وجہ سے ترکوں و عربوں میں ناچاقی پیدا ہوگئی ہے۔ اور جبارہ پر عربی قبائل کے حملہ آور ہونیکی خبر موصول ہوئی ہے۔

میاں بیوی مذہبی جوش میں جل مرے
امرتسر کا ایک نوجوان برہمن لالہ گوپال داس نامی اپنی بیوی اور چہوٹی لڑکی کے ساتہ کچہ عرصہ سے کٹڑہ کوٹ میں رہتا تہا وہاں دیوتاؤں کو خوش کرنے کے لئے اُس نے ہون کیا۔ یعنی مقدس آگ جلائی۔ جو کئی روز تک جلتی رہی۔ ۶۔ اپریل کو لڑکی کو نوکر لیکر باہر بہیجکر میاں بیوی مذہبی جوش میں اسی آگ میں جل مرے۔

کابل میں سوگ۔ ہز میجسٹی امیر ۲۸۔ مارچ کو موٹر پر جلال آباد سے کابل روانہ ہوئے تہے۔ سردار محمد ایوب خان کے انتقال کی خبر سنکر ہز میجسٹی نے اظہار رنج و الم کے طور پر ایک روز کے لئے تمام سرکاری دفاتر بند کئے جانیکا حکم دیا۔

الہ آباد میں نماز کی پابندی۔ الہ آباد کے روزنہ معصر پرنس نے اپنے سب سے پہلے کالم کا نام نمازی کالم رکہا ہے اور ہر روز اس کالم میں الہ آباد کے مختلف محلوں اور جماعتوں کی پابندی نماز کی کیفیت درج کی جاتی ہے۔ نماز کی پابندی ہر مسلمان کے لئے فرض ہے۔ مگر افسوس ہے کہ غفلت شعاری سے لوگ اس سے بے پرواہ ہو جاتے ہیں۔ ۱۰۔ اپریل کے "پرنس" کے اسی کالم میں یہ فقرہ دیکہکر افسوس ہوا "سنا ہے کہ اکثر حلقوں میں ہمارے خلاف کوششیں بہی شروع ہوگئیں اور شاید عدالتی کارروائیوں پر نوبت پہنچائی جائے"

بہتر ہے کہ نماز کی ترغیب دینے والے نرمی اور رفق سے لوگوں کو اپنا فرض یاد دلائیں "وَمَا انت بمسیطر" کا فرمان یاد رکہیں۔ امید ہے کہ معصر موصوف کو عدالتی کارروائی کی ضرورت نہ لاحق ہوگی۔

دلچسپ معلومات۔ فٹ بال کے کہیلنے سے بچوں کے دلوں کی ملائمت جاتی رہتی ہے جس کے باعث گورنمنٹ بوریہ واقع جرمنی نے حکم دیا ہے کہ ۷ اسال کی عمر سے چہوٹے لڑکے فٹ بال کہیلنے پر سزایاب ہونگے۔ (۲) برسلز شہر میں ایک بندوق ساز نے ایسی بندوق بنائی ہے۔ جو فی سیکنڈ سالی چہوڑ سکتی ہے (۳) چین میں اگر کوئی لڑکا اپنے والد کو قتل کرے۔ تو اس کی پاداش میں اسکو پہانسی کی سزا دی جاتی ہے۔ نور سلتہ ہی اس کے لڑکے کے معلم کو بہی دار پر لٹکایا جاتا ہے کیونکہ اوس نے لڑکے کو عمدہ تعلیم کیوں نہیں دی۔

شراب نہیں زہر ہے۔ روس میں شراب کی بوتلوں پر جو لیبل وچسپ لگائی جاتی ہے۔ اس پر یہ عبارت لکہی ہوتی ہے "اے شراب کی بوتل کے خریدار یاد رکہنا تم ایک ایسے زہر کو خرید رہے ہو۔ جو ایک نہ ایک دن ہمارے لئے سم قاتل ثابت ہوگا اور تمہاری زندگی کا خاتمہ کر دے گا۔ خبردار پہر دوبارہ بوتل نہ خریدنا"

عصر جدید کا دوبارہ اجراء۔ عرصہ ہوا آنریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب کی ادارت میں عصر جدید ایک ماہوار رسالہ میرٹھ سے شائع ہوتا تہا جو غالباً دو ڈہائی سال جاری رہکر کسی وجہ سے بند ہوگیا تہا۔ اب مسٹر محمد انوار صاحب ہاشمی کی ایک اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ یکم مئی ۱۹۱۴ء سے عصر جدید ہفتہ وار اخبار کی صورت میں دوبارہ جاری ہونے والا ہے ہم اپنے عزیز معصر کا خوشی سے استقبال کرتے اور دعا کرتے ہیں کہ خداوند تعالے آنریبل ممدوح اور محمد انوار صاحب کی کوششوں میں برکت عطا فرمائے اور عصر جدید کو ملک و ملت کا سچا خادم بنائے۔

السنہ شرقیہ کے امتحانات۔ پنجاب یونیورسٹی کی سنڈیکیٹ نے ملتان کو بہی السنہ شرقیہ کے امتحانات کا ایک مرکز قرار دیا ہے۔

مراد آباد میں مردہ زندہ ہوگیا
میں بہ اکرام ساکن مراد آباد پانچ سال سے سستی۔ نامردی جریان۔ احتلام۔ کجی وغیرہ میں مبتلا ہو کر بظاہر زندہ مگر بباطن مردہ تہا۔ صدہا علاج کئے مگر فائدہ نہ ہوا آخر حکیم دوست محمد خان (خاندانی) کا خاندانی مکس اکسیر باہ (مردہ زندہ کرنے کی مشین) شیشہ ۴۸ گولیاں و شیشی طلاء استعمال کی۔ حلفاً بیان کرتا ہوں کہ تین یوم میں مجکو سب امراض سے آرام ہوگیا جو لوگ مندرجہ بالا امراض میں مبتلا ہیں وہ بہت جلد حکیم صاحب سے مکس اکسیر باہ منگوا کر استعمال کریں حکماً آرام ہوگا۔ مکس اکسیر باہ کہنہ سے کہنہ سستی نامردی۔ جریان۔ احتلام۔ سرعت۔ رقت۔ لاولدی ذیابیطس۔ کجی ضعف اعضائے رئیسہ وغیرہ کی ایک نہایت ہی مجرب المجرب لاثانی بے ضرر دوا ہے اگر باقاعدہ استعمال سے آرام نہ ہو تو قیمت واپس۔ قیمت مکس اکسیر باہ مبلغ صہ۔ نگر ۳۰۔ اپریل ۱۹۱۴ء تک نصف قیمت رعایتی۔ جلدی کریں۔ **گولیاں اکسیر امساک** امساک کی مجرب بے ضرر پر لطف تاثیر ۱۲ قیمت فی درجن عہ۔ **اکسیر دافع سوزاک و فرحہ** پرانے سے پرانا سوزاک قرحہ۔ سوزش بول۔ جلن کی نہایت ہی عمدہ دوا ثابت ہے۔ **اکسیر مرگی**۔ مرگی کی نہایت ہی مجرب المجرب دوا جس سے ہزارہا لوگوں کو آرام ہوا۔ قیمت صہ۔ پتہ حکیم مولوی دوست محمد خان (خاندانی) ڈاکخانہ آدمپور ضلع ہوشیارپور (پنجاب) تار کا پتہ۔ حکیم دوست محمد خان۔ ٹانڈہ ہوشیارپور

حوادث محلیہ (لوکل)

اب سے پہلے علاقہ جات گنج منظور۔ رامپور، اور نجیب آباد میں ڈاکوؤں کے مسلح گروہ نے چند ڈکیتیاں کی تھیں ان ڈاکوؤں کا سرغنہ جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے منڈا اور کا ایک جاٹ تھا پولیس بہت دنوں سے ڈاکوؤں کی تلاش میں مصروف تھی خدا کا شکر ہے کہ منشی ناصر علی خاں صاحب سب انسپکٹر امیر ملی اور منشی حبیب احمد صاحب سب انسپکٹر تھانہ بکھو ڈاکوؤں کو مع سرغنوں کے گرفتار کر لیا ہے۔ سوہن سنگھ اڑیہ لھد میں ایک مکان کا محاصرہ کرکے گرفتار کیا گیا منڈا اور ہے دیگر ڈاکو اور شرکا جرم ڈکیتی مع مال کے گرفتار ہو سے اس وقت تک ۱۰ ڈاکو گرفتار ہو چکے ہیں۔ ایک ملزم نے جرم کا اقبال بھی کر لیا ہے انسپکٹران موصوف کی کوششیں قابل تعریف ہیں۔

نگینہ میں ۱۱۔ اپریل کو اسلامیہ اور نشنوی اسکول کے ماہین فٹ بال کا میچ ہوا شام کے چار بجے کھیل شروع ہوا اسلامیہ سکول کے ہیڈ ماسٹر با وجود بیکہ جنہیں بھی کھیل میں شریک تھے ہیڈ ماسٹر صاحب موصوف کی ٹانگ میں ضرب شدید لگی۔ اسلامیہ سکول صرف تین گول سے اپنے مخالف فریق سے جیتا۔ اسلامیہ سکول کے کپتان کو انعام ملا۔ ۵ بجے کھیل ختم ہو گیا۔

ہمیں افسوس ہے کہ محلہ مردھگان کے قریب اسی کھتوں کے متعلق ہم کئی مرتبہ لکھ چکے ہیں کہ سڑک پر چلنے والے بدبو سے سخت اذیت پاتے ہیں اور احتمال ہے کہ اس موسم میں آب ہوا زیادہ خراب ہو جائے مگر کوئی توجہ نہیں ہوئی کیا ہم امید کریں کہ جناب چیرمین صاحب میونسپل بورڈ اس جانب توجہ فرما کر کوئی معقول انتظام فرما دیں گے۔

نمبر ۲۸۔ ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی

جلاب کی گولیاں

رات کو سوتے وقت دو گولیاں کھا کر سو جاؤ دوسرے دن دست صاف طور سے آوے گا۔ پیٹ میں کچھ مروڑ نہیں ہوگی۔ حسب معمول نہانے اور کھانے پینے کی کچھ ممانعت نہیں ہے یہ گولیاں کل میں بنتی ہیں۔ وزن سب کا برابر ہے۔ ڈاکٹر برمن صاحب برابر اپنے مریض کو دیتے ہیں۔ ہر شخص کو گھر میں رکھنا چاہئے قیمت ۱۰ گولیوں کی ڈبیہ پانچ آنے محصول ایک سے چھ تک ۵

جلدی بیماری کی دوا

یہ تیل کئی ایک دیسی اور ولایتی اسپتال کی تجربہ کی ہوئی ادویات ملا کر بنا ہے۔ اس سے ہر اقسام کی جلدی بیماری جیسے خارشت، چنبل، ایرس وغیرہ دفع ہوتے ہیں اور خون خراب ہو گیا ہو بیمار سالسہ جس کی قیمت دو روپیہ ہے پینا چاہئے۔ قیمت اول دوا ۸ محصول ڈاک ۶

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

مسلمان اپنے سروں پر تہذیب کا رنگ چڑھاویں مذہبی، قومی، ملکی ساخت کی ٹوپی

ترکی ٹوپیاں

ہمارے یہاں خاص قسطنطنیہ و مصر کے اسلامی کارخانوں کی ساختہ ترکی ٹوپیاں (جو ہماری قومی سیادت کا تاج اور ملکی تفوق کا سرمایہ) ہر قسم اور ہر سائز کی موجود ہیں۔ امید ہے کہ برادران اسلام (بجائے ممالک غیر کی ٹوپیوں کے) اسلامی ساخت کی ٹوپیاں زیب سر فرما کر ہم خرما و ہم ثواب کے مصداق بنیں گے؟ (نیز ہر قسم کی دیسی اور ولایتی ترکی ٹوپیاں وغیرہ نہایت عمدہ اور نہایت ارزاں موجود ہیں)

ملنے کا پتہ

سلیم برادرس نیا چوک کانپور

ڈاکٹر ایم اے کامل ایل ایم ایس کا ایجاد کردہ

گولڈن شیڈ ہیر آئل

آپ صرف ایک دفعہ استعمال فرماویں۔ پھر اگر آپ ہمیشہ کے لئے اس کے والہ و شیدا نہ ہو جاویں تو ہمارا ذمہ

خوش رنگ اعلیٰ خوشبو۔ دیرپا۔ بالوں کی سیاہی کو قائم رکھنے اور دراز کرنے اور بالوں کے امراض کو دور کرنے والا مقوی دماغ۔ دافع درد سر کم قیمت اپنے شہر کے بڑے دوکانداروں سے یا براہ راست۔ ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۰ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ۔

ملنے کا پتہ۔ حکمت آفس لاہور متصل اسلامیہ کالج

اعلیٰ درجہ کا زعفرانی تمباکو خوردنی

یہ تمباکو اعلیٰ درجہ کا خوشبودار ہے ذائقہ اور تیزی میں اپنی نظیر نہیں رکھتا اسکو ضرور طلب فرما کر تجربہ کیجئے۔ قیمت فی سیر پختہ مبلغ دو روپیہ (عہ) علاوہ محصول ڈاک کے ہیں

ملنے کا پتہ

محمد عاشق علی ہیڈ کلرک دفتر اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ)

میری بارہ سالہ محنت کا آخری نتیجہ!

کئی سال تک جوگیوں اور سنیاسیوں کے ساتھ سرگرداں رہا۔ دن رات سارا۔ بھونکی کی صحت کو نقصان پہونچا۔ ہزارہا روپیہ برباد کیا۔ سوسائٹی کے لطف سے محروم رہا مگر جس کی ہوس تھی وہ ہاتھ نہ آئی۔ نہ سونا بنا اور نہ چاندی ڈھلی مگر چند نسخہ جات ایسے مل گئے جنہیں مذکورہ بالا نقصانات کا نعم البدل کہا جائے تو بجا ہوگا منجملہ ان کے دنیا بھر کی طاقت اور دوائیوں سے

اکسیر مقوی باہ اعلیٰ اور افضل۔ جو لوگ بچپن کے زمانہ یا جوش جوانی میں اپنی آئندہ زندگی کی جڑ اپنے ہاتھوں سے کاٹ کر مایوس ہو چکے ہوں اور زندگی پر موت کو ترجیح دیتے ہوں ان کے لئے محبوب اکسیر مقوی باہ مسیحائی اثر دکھاتی ہے۔ صرف چند یوم کے استعمال سے نامردی، سستی۔ کمزوری۔ احتلام۔ سرعت۔ رقت منی۔ رقت۔ ضعف اعصاب، ضعف اعضائے رئیسہ وغیرہ کے دفعیہ کے لئے جادو کا اثر رکھتی ہے یہ اکسیر خاصکر مجلوقوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ دو شیشی اکسیر مقوی باہ اور ایک شیشی روغن اکسیر ایک مریض کی صحت کے لئے کافی ہے۔ ۲۰ خوراک صرف ایک روپیہ آٹھ آنے۔ (عہ) مکمل بکس پانچ روپیہ چار آنہ (لعہ) محصول ڈاک چار آنہ۔

روغن اکسیر دافع سستی جو لوگ زمانہ طفولیت کی کارگذاریوں اور ایام جہالت کی غلط کاریوں کے باعث ورطہ ہلاکت میں گرفتار ہو کر نامردی کے شکار ہو چکے ہیں وہ اس روغن اکسیر کو استعمال کریں نامردی۔ کجی سستی۔ لاغری وغیرہ وغیرہ کے دور کرنے میں یہ اپنی قسم کی پہلی ایجاد ہے تمام صفات بر طرفہ یہ کہ بدون کسی قسم کے آبلہ وغیرہ پیدا کرنے اور تکلیف دینے کے جملہ شکایات کا قلع قمع کرتا ہے۔ علاوہ کسی بیماری کے سوتین احباب بھی استعمال کر سکتے ہیں قیمت فی شیشی ایک روپیہ

اکسیر جریان وہ دوا ہے جس کا ثانی ہندوستان کیا دنیا بھر میں بھی نہ ملے گا نہ صرف پندرہ روز کے استعمال سے انسان کو ایک ایسے مرض سے نجات دیتا ہے جس کی مذمت یا برے نتائج گنوانے میں جو کچھ معارض تحریر میں لایا جائے کم ہے۔ جس نے فی زمانہ تمام دنیا پر اپنا پرتو ڈالا ہے۔ ہر جگہ اپنے یادکنندگان اور نام لیوا کر سکتے ہیں دیکھنے میں ایک مرض مگر دراصل ام الامراض اس کی موجودگی اور اعضائے رئیسہ کی کمزوری۔ احتلام و سرعت کی رونمائی ہوتے ہوتے اتنی ترقی پائی کہ قوت رجولیت کا ہی صفایا کر دیا۔ گر سو نہیں ہے کوئی مرض دنیا میں ایسا۔ کہ حق نے نہ جس کی دوا کی ہو پیدا۔ اس دوائی کے باقاعدہ استعمال کرنے سے آپ کو معلوم ہو جاویگا کہ جس طرح یہ اکسیر تمام نقایص کا بیخ و بن سے استیصال کرتی ہے اور کس طور پر چھنی اور بہتی ہوئی دھات ترک کر گاڑھی ہو جاتی ہے۔ کثرت احتلام وغیرہ دور ہو کر قوت رجولیت بحال ہو جاتی ہے۔ جان سے بیزار اور دنیا سے گیا گذرا انسان ہشاش بشاش موٹا تازہ توی تندرست اور خوبصورت ہو جاتا ہے اور لطف یہ کہ جتنا دودھ گھی استعمال کرے ہضم ہو کر جزو بدن ہوتا ہے۔ قیمت صرف (عہ) ایک روپیہ ایک آنہ۔

اکسیر سوزاک۔ سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا مرض، یوم کے استعمال سے صحت ہو جاتی ہے قیمت (عہ)

سرمہ نور بے نظیر چالیس روز کے استعمال سے دن کو تارے نظر آتے ہیں۔ اگر ۲۰ روز متواتر استعمال کریں تو عینک کی عادت چھوٹ جاتی ہے یہ سرمہ تمام امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت فی تولہ سرمہ سفید عہ۔ سرمہ سیاہ فی تو عہ۔

تمام خط و کتابت بنام مفتی علی شیر محلہ پیر گیلانیاں نمبر (۱۱) لاہور ہونی چاہئے۔ {اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھیں}

تراجم جرائد عربیہ و ترکیہ

تیسرے ترک ہوا باز کو انور پاشا کی نصیحت

ترکی کا تیسرا طیارہ جسوقت قسطنطنیہ سے روانہ ہونے لگا اسوقت اوس کے سوار سالم بک کو غازی انور پاشا نے حسب ذیل پرجوش الفاظ میں نصیحت کی موت جب آتی ہے تو یکایک آجاتی ہے اور جب انسان کو موت گہیر لیتی ہے تو کوئی قوت اوسکو محفوظ نہیں رکہہ سکتی اس لئے کوئی شخص موت سے بچ نہیں سکتا مگر قابل فخر وہ موت ہے جو ملک و ملت کی خدمت میں آئے خیال کیا جاتا ہے کہ ہوائی بازی کا فن نہایت خطرناک ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ جب موت ہر ایک شخص کے لئے مقرر ہے تو ہر ایک قسم کی موت کو ایک ہی خیال کرنا چاہئے انسان کبھی سفر میں پیاس کے غلبہ سے موت کا شکار ہو جاتا ہے اور کبھی ناز و نعم اور اسباب راحت میں اوسکو موت آتی ہے لیکن اس قسم کا مرنا بالکل بے مقصد ہے۔ بہترین حقیقی اور شریف موت وہی ہے جو ملک و ملت کی خدمت میں حاصل ہو اور اس قسم کی موت ہر ایک شخص کو حاصل نہیں ہو سکتی۔ (ایران)

تکمیل حجاز ریلوے کا ارادہ

دولت عثمانیہ نے ارادہ کیا ہے کہ حجاز ریلوے جو عرصہ سے غیر مکمل حالت میں پڑی ہے اب اوس کا کام شروع کر دیا جائے چنانچہ مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ تک ریلوے تعمیر کرنیکا دولت عثمانیہ نے پختہ ارادہ کر لیا ہے اور بہت سے انجینئر اور کارندے اس کام کیلئے مامور کئے گئے ہیں جو پیمائش اور تجاویز متعلقہ پر غور کرنے کیلئے حجاز روانہ کئے گئے ہیں۔ (رفیق العرب)

طرابلس الغرب کی کیفیت

فرانس کے ایک اخبار نے طرابلس الغرب میں اٹلی کی حالت اور سیاست کے متعلق ایک ارٹیکل لکہا ہے جس کا اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

آجکل اطالوی اخبار عموماً اور فرانسیسی خصوصاً اٹلی اور شیخ سنوسی کے تعلقات کی نسبت زور شور سے بحث کر رہے ہیں انکی خواہش ہے کہ جس طرح ہو اس مسئلہ کا جلد فیصلہ ہو جائے مصر کے اخبارات جب طرابلس کی صحیح حالت اور اطالوی فوج کی کمزوری کا راز طشت از بام کرتے ہیں تو اطالوی اخبارات ان تمام تحریروں کی تردید کر کے عوام کو دہوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں اور واقعات پر تاریکی کا پردہ ڈالدیتے ہیں حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ طرابلس میں اٹلی کی حالت نہایت ناگفتہ بہ ہے اسوقت تک طرابلس میں اٹلی نے بجز اوس زمین کے جو اوس نے ابتدا ً یکایک حملہ کر کے حاصل کر لی تہی کوئی اور شئی حاصل نہیں کی اٹلی نے ابتداء میں جو ملک حاصل کر لیا تھا وہ بھی صرف اس وجہ سے کہ شیخ سنوسی اور دولت عثمانیہ میں کوئی قرار داد یا اتفاق نہیں ہوا تھا ورنہ یہ ملک بھی ہرگز اٹلی کے ہاتھ نہ آتا۔

دولت عثمانیہ اور اٹلی کی صلح یا معاہدہ لاسین کے بعد اٹلی مسلسل اس قسم کی کوشش کر رہی ہے کہ شیخ سنوسی کو راضی کیا جاوے اور براہ راست اون سے صلح کیجائے چنانچہ اس کی تکمیل کیلئے اوس نے کئی مرتبہ شیخ سنوسی کی خدمت میں وفد بہیجے اور شرائط صلح پیش کیں لیکن اس بارہ میں وفود کو ہمیشہ ناکامی ہوئی اور شیخ سنوسی کسی طرح راضی نہوئے۔

حال میں اخبار جون ترک کے پاس اوس کے نامہ نگار مقیم بنی غازی نے ایک خط لکہا ہے جسمیں ظاہر کیا گیا ہے کہ اطالویوں نے چند روز ہوئے زاویہ مصطفیٰ پر جو برقہ کے اطراف میں ہے قبضہ کر لیا تھا اور وہاں کئی توپیں بھی نصب کر دی تہیں لیکن عربوں نے اطالویوں کو وہاں چین سے نہ بیٹھنے دیا اور چند روز بعد عربوں نے زاویہ پر حملہ کر کے اطالویوں سے ایک خونریز مقابلہ کیا اور ایک ایسا معرکہ کارزار گرم کیا کہ اطالوی گہبرا کر بہاگ کھڑے ہوئے اس معرکہ میں اٹلی کے تین ہزار آدمی مقتول و مجروح اور دس افسر گرفتار ہوئے عربوں کا بھی اس جنگ میں بہت نقصان ہوا۔ (البلاغ)

مہربانی فرما کر ادہر دیکھئے

مدینہ کی اشاعت کو ترقی دینے کے لئے ہم نے ارادہ کیا ہے کہ جو حضرات مدینہ کی توسیع اشاعت میں حصہ لیں اون کو کوئی بہترین تحفہ نذر کیا جائے چنانچہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جو صاحب پیشگی تین روپیہ سالانہ قیمت دینے والا ایک خریدار دینگے اوسکی قیمت وصول ہو جانے پر فوراً اونکے نام کتاب "مناظر کارزار طرابلس" مفت پیش کی جائیگی اس کتاب میں ایک انگریز نے جنگ طرابلس کے چشم دید حالات لکہے ہیں جو ۲۰۰ بڑے صفحات میں ہے اور جس کی قیمت ایک روپیہ ہے جلد کوشش کیجئے پہر ایسا موقع ہاتہ نہ آئیگا۔

منیجر اخبار مدینہ بجنور

تلغرافات

ترکی قرض - لندن ۱۳ اپریل: ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار قسطنطنیہ رقمطراز ہے کہ معاہدہ قرض جسپر حال میں پیرس میں دستخط ہوئے ہیں - اس کے متعلق مسودہ تصدیق سے منکشف ہوتا ہے کہ قرض مذکور کی مقدار ۳۵۰۰۰۰۰۰ پونڈ ہے۔

مسئلہ البانیا - لندن ۱۱ اپریل۔ ٹائمز کا ایک خاص ارٹیکل میں شمالی البانیا کی کیفیت حوالہ قلم کرتا ہوا رقمطراز ہے کہ گو اس وقت بہ وجوہ سکون ہے - تاہم اس سے مستقبل کی پرامن ہونے کی توقع نہیں کی جاسکتی - اخبارات کرنل فلپس کمانڈر بین الاقوامی سپاہ سقوطری کے اثر و اقتدار کی تعریف کرتے ہیں کہ اس نے قبائل کو باہمی خونریزی سے باز رکہا۔ اور بے چین طبقات کو صبر و تحمل کا مشورہ دیتا رہا - یہ مانٹی نیگرو سے سقوطری کے الحاق پر معترض ہے - تاہم اس کا خیال ہے کہ اگر سرحد میں تبدیلی نہ ہوئی - تو ایک نہ ایک دن مشکل کا ضرور سامنا ہوگا۔

ایپیروٹوں کا حملہ - دیتہ نیز ۱۲ اپریل البانویوں نے تپہ لینی اور اسکوپی کے درمیانی دیہات پر قبضہ کر لیا تھا - مگر ایپیروٹوں نے حملہ کر کے انہیں سخت نقصان پہنچا کر نکال دیا۔

طرابلس میں جنگ - لندن ۱۱ اپریل اطالوی سپاہ متعینہ بو غزال (طرابلس) نے مہیر و عربوں کے حملہ کو پسپا کر دیا اور انکے ایک سو آدمی ہلاک اور زخمی کر دئے اطالویوں کو نوجوانوں کا نقصان ہوا۔

عزیز بے المصری کے خلاف الزامات

(قسطنطنیہ ۱۲ اپریل) ایک سرکاری مراسلت میں عزیز بے کے خلاف الزامات کی تشریح و توضیح کی گئی ہے جن میں سینوسیوں میں آتش بغاوت مشتعل کر کے جاہ مین جانوں کے نقصان کا موجب ہونے اور نیز ملک روپیہ کو ذاتی استعمال میں لانے کے الزامات بھی داخل ہیں۔

نیشنل بنک ترکی - (قسطنطنیہ ۱۲ اپریل) نیشنل بنک آف ترکی کو حاصل کرنے کے بارہ میں پیرس میں گفتگو ہو رہی ہے پیرس کے کچھ بنک جو بنک ڈی سالونیکا کے حامی ہیں رسے حاصل کرنے میں ساعی ہیں - گفتگو مذکور ایسے مرحلہ پر ہے جس سے اسکے عنقریب درجہ تکمیل کو پہنچنے کی توقع کی جاتی ہے۔

ترکی معاملات - (قسطنطنیہ ۱۶ اپریل) باب عالی نے البانیا کو ٹیک کے مشرقی صوبجات کی انسپکٹری جنرل کے لئے ایک ڈچ مسٹر ایم ایم لنسٹرنگ اور دوسرے نارویجن مسٹر ہوف نامی کو منتخب کیا ہے۔

عزیز بے المصری کی رہائی (قسطنطنیہ) - بیرون جاہ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ عزیز بے المصری کو معاف کر دیا جائے گا

سفت انعام

پن کاپن اور پہیلیونکی پہیلیاں

جہوٹ کہہ کر کیوں بگاڑیں خود ہم اپنا اعتبار
کاٹھ کی ہنڈیا نہیں چڑہتی ہے یار و بار بار

پیارے مترو بزرگو مجہکو دو نسخے ایک فقیر سے مل گئے ہیں فقیر کہتی ہیں - بلکہ بڑا نتا کا سروپ ہیں میں نہیں چاہتا تہا کہ اشتہار دوں - مگر ایک دوست سخت تقاضہ میں کہ ضرور دوں اب چیزوں کو بالک بیر و غن کیا جاوے اسیلئے دوستو یہ دو ہزار پیکٹ تو تیار ہیں جسمیں جو کہ ہر امراض چشم مثلاً جالا - پہولا - دہند - غبار - سرخی چشم سائڈ سائٹ - ضعف بصارت اور بواسیر - پہوڑا پہنسی وغیرہ ہر امراض دانت وغیرہ میں وزن کام کو اکسیر کا حکم رکہتا ہے قیمت اصلی ۲ روپیہ خانگی خرچ و نکے سنانے اور دو ہزار پیکٹ بل ہا تو لیشت جو کہ ہر ایک مرض و کمزوری و نامردی کو شفتہ کے استعمال سے دور کرتی ہے قیمت اصلی ۵ روپیہ رعایتی ۱ روپیہ کے بتاتے ہیں ان ہر دو دوا کے پیکٹوں کے اندر انگ انگ ۵۰۰۰ ۵۰۰۰ پیکٹوں میں پانچ ۵۰ ۵۰ دس میں ۲۰ ۲۰ اور بیس میں ۱۰ ۱۰ پچاس میں ۵ ۵ روپیہ کے نوٹ بند ہیں میں حلفیہ کہتا ہوں کہ مجہ علم نہیں کہ نوٹ کس پیکٹ کے اندر بند ہیں خریداری کے ایک ایک پیکٹ آپ کے نام شاکر روانہ کر دونگا - ممکن ہے ۵۰ روپیہ کا نوٹ آپ کے نام نکلے انعام ہر پیکٹ کے اندر ایک جوڑا جراب بھی بند ہیں قیمت فی پیکٹ ۱ روپیہ ہے - محصول ڈاک ذمہ خریدار دس پیکٹ کے خریدار کو ایک گہڑی رلوسٹ رنگ دار قیمتی چہ روپیہ مفت دیجاتی ہے -

المشتہر

بی آر کمپنی - کہرڑ ضلع انبالہ

اعلیٰ درجہ کا زعفرانی تمباکو خوردنی

یہ تمباکو اعلیٰ درجہ کا خوشبودار خوش ذائقہ اور تیزی میں اپنی نظیر نہیں رکہتا اس کو ضرور طلب فرما کر تجربہ کیجئے - قیمت فی سیر پختہ مبلغ دو روپیہ ۲ علاوہ محصول ڈاک کے ہیں -

ملنے کا پتہ
محمد عاشق علی ہیڈ کلرک دفتر اخبار مدینہ بجنور (دہیکنسہ)

فارسی کے عنوان میں خواجہ حسن کے دو خط جو فخر الملک و مؤید الملک (فرزندان نظام الملک) کے نام ہیں درج ہیں جو حقیقتاً معارف، اخلاق و ادب اور پاکیزہ نصائح کا ایک بیش قیمت ذخیرہ ہیں اور جن کے مطالعہ سے نظام الملک کا دینی جوش مذہبی جذبات اور نیک طینتی پورے طور پر ظاہر ہوتی ہے تصانیف کے بیان میں خواجہ کی کتاب سیاست نامہ کا ایک حصہ نمونتاً درج کیا گیا ہے جس میں مخالفین اسلام کے خروج و مزدک و مذہب مزدکیہ کی پوری تاریخ مع انجام کے بیان کیگئی ہے۔ اس کا ترجمہ بھی اصل کے بعد کر دیا گیا ہے بعض ریویو نگار حضرات نے اس موقع پر اعتراض کیا ہے کہ اصل مع ترجمہ درج کرنے سے کتاب کا حجم بڑھ گیا ہے۔ اور یہ کہ اصل کی ضرورت نہ تھی ممکن ہے یہ خیال کسی نوعیت سے صحیح ہو لیکن ہمارے نزدیک اصل کا اندراج نہایت ہی ضروری تھا اور ساتھ ہی اوس کا ترجمہ بھی کیوں کہ بغیر اصل تحریر کے خواجہ حسن کا طرز معلوم نہیں ہو سکتا تھا اور ترجمہ بغیر مطالب پر کامل آگاہی عوام کے لئے ناممکن تھی۔ سیاست نامہ کے اس حصہ میں جو اس کتاب میں درج کیا گیا ہے قباد اور اوس کے بیٹے نوشیروان کی مذہبی جنگ قابل دید ہے قباد مزدکیہ ملت کا پابند اور نوشیروان مخالف تھا آخر نوشیروان نے مزدک بانی مذہب مزدکیہ کے طلسمات اور فریب کہولے اور مزدک کو نہایت خوبی سے معہ اوسکی کثیر جماعت کے جو بارہ ہزار تھی قتل کیا یہ واقعات اسقدر دلچسپ ہیں کہ جبتک انکو پورا نہ پڑھ لیا جائے چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا

"خواجہ نظام الملک کے عام اخلاق و عادات اور صوفیانہ مجلس کے حالات بھی دلچسپ اور قابل مطالعہ ہیں۔ صوفیانہ مجلس میں اون بزرگان دین کے حالات بھی لکھے گئے ہیں جن سے خواجہ کو عقیدت تھی اور جو اوس زمانہ کے کملا اور فضلا میں سے تھے۔ یعنی شیخ اسحق فیروز آبادی" ابو المعالی امام الحرمین عبد الملک جوینی" امام ابو القاسم قشیری" ابو علی فارمدی"

نصیحت پذیری، اور حلم و عفو، کے واقعات خواجہ حسن کی پاکیزہ زندگی اور اخلاق کا ایک خاص نمونہ ہیں اور اس قابل کہ اون سے عبرت و تنبیہ حاصل کیا جائے مذہبی زندگی میں خواجہ حسن کے حالات نہایت ہی دلچسپ ملتے ہیں وہ اگرچہ مذہباً شافعی تھا اور مذہب میں نہایت شدت رکہتا تھا لیکن دوسرے مذہب سے بھی نامناسب برتاؤ کا حامی نہ تھا اوسکی وزارت سے پہلے شاعرہ اور روافض پر علانیہ لعنت کیجاتی تھی اوس کے آئمہ کو خطبہ میں بہت زیادہ برا کہا جاتا تھا۔ اوس نے وزارت پر قدم رکھتے ہی لعنت کی ممانعت کر دی اور علماء روافض و اشاعرہ جو خوف سے ملک چھوڑ کر چلے گئے تھے واپس آگئے،

ذکر و عبادت کے لحاظ سے خواجہ نظام الملک کو زاہد کہنا چاہئے وہ نہایت مرتاض تھا پنجگانہ نماز با جماعت پڑھتا تھا یہ تمام واقعات تفصیل سے مولانا نے دکھلائے ہیں حج و زیارات و حجاج کی تجہیز و تکفین، حجاز کا راستہ، وغیرہ عنوانوں میں اس کی مذہبی زندگی کے بہت سے دلچسپ واقعات درج ہیں جن سے خواجہ کی مذہبی محبت اور مذہبی معابد کے احترام کی حالت معلوم ہوتی ہے عام حالات میں ترحم، رقت طبع، فیاضی، خیرات، عفو جرائم، خاموشی اور حکمت عملی کے دلچسپ و پر اثر حالات و واقعات علیحدہ علیحدہ عنوانوں میں لکھے گئے ہیں ان کے مطالعہ سے انسان پر جسقدر پاکیزہ اثر پڑتا ہے وہ کتاب کے مطالعہ ہی سے معلوم ہو سکتا ہے حقیقت یہ ہے کہ مولانا نے خواجہ کے حالات جس کوشش سے فراہم کئے اور اون کو دل نشین و دلچسپ پیرایہ میں ترتیب دیا یہ انہیں کا حصہ تھا تاریخ ایک خشک چیز سمجھی گئی ہے لیکن یہ کتاب اس خیال کی تردید کرتی ہے جو قابل مؤلف کی پاکیزگی طرز پر مبنی ہے،

خانگی زندگی کے عنوان میں شادی کے حالات اور اولاد کی تعداد نہایت محنت و تحقیقات سے فراہم کئے گئے ہیں۔

اس کے بعد خواجہ نظام الملک کی وزارت کے خاتمہ ملک شاہ سے مخالفت، اور قتل کے مفصل حالات ہیں جو نہ صرف دردناک ہیں بلکہ عبرت و تنبیہ کے موجب اس تذکرہ میں سلجوقی حکومت کے ولی عہد بنائے جانے کے معاملہ کو زیادہ دخل ہے۔ اور یہی وجہ مخالفت کی ہے اس عنوان میں حکومت سلجوقی اور نظام الملک کے حالات باہم اسقدر مربوط ہیں کہ ان کے مطالعہ سے حکومت سلجوقی کی آخری حالت پوری طور پر معلوم ہو جاتی ہے ملک شاہ کی بیوی ترکان خاتون کا اپنے لڑکے کو ولی عہد بنانے کے متعلق خفیہ کارروائیاں نظام الملک کی مزاحمت تاج الملک کی سازش بغداد خلفائے عباسیہ کی حمایت، حسن بن صباح کا دربار اور ملک شاہ کی سفارت اور نظام الملک کی معزولی اس حصہ کے عنوان ہیں جنمیں سے ہر ایک عنوان کے حالات دردناک اور قابل مطالعہ ہیں آخر میں نظام الملک کا مقتل اور واقعات قتل لکہے گئے ہیں خواجہ کا قاتل اوس کے ہم مکتب حسن بن صباح کا ایک مرید تھا جس نے تاج الملک کی سازش سے نظام الملک کو قتل کرایا تھا،

اس کے آخر میں شعراء کے مرثیہ درج ہیں جن کی نسبت ایک ریویو نگار کا اعتراض ہے کہ فارسی و عربی مراثی کا اندراج بے فائدہ ہے لیکن اس سے یہ ہے کہ معترض کو شعراء کی جانفشانی اور خواجہ نظام الملک کی ہر دلعزیزی کا حال معلوم نہیں ورنہ وہ یہ اعتراض نہ کرتا۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ معمولی سے معمولی شخص کے مراثی اور تاریخ وفات اخبارات و رسائل اور سوانحات عمر میں درج کئے جاتے ہیں خواہ وہ کسی زبان کے ہوں۔ نہیں معلوم معترض نے اس میں کیا نقصان دیکہا ہے۔

کارروائی جلسہ انتظامیہ ندوۃ العلماء لکھنؤ ۲۷-مارچ ۱۹۱۴ء

(وقت ۸- بجے صبح)

(بقیہ ہفتہ گذشتہ)

(۱) بتحریک جناب منشی اظہر علی صاحب وکیل و بتائید خانبہادر کرنل محمد عبد المجید خان صاحب حامی ندوۃ العلماء و اتفاق جلسہ جناب نواب حاجی محمد اسحاق خان صاحب آنریری سکرٹری ٹرسٹی کالج علیگڈہ نے کرسی صدارت قبول کی۔

(۳) جو لوگ طلبا کی فہمائش کے لئے جلسہ منتخب ہوئے تھے انہوں نے حسب ذیل یادداشت پیش کی

یادداشت ۲۷ مارچ ۱۹۱۴ء

(۴) ہم لوگ حسب تجویز جلسہ انتظامی طلبا سے دار العلوم کے پاس (جنھوں نے اسٹرائک کر رکھی ہے) گئے طلبہ بہت ادب و سکون اور قاعدہ کے ساتھ پیش آئے۔ کرنل عبد المجید خان۔ حکیم عبد الولی حبیب الرحمن خان نے تقریریں کیں۔ اور طلبہ کو سمجھایا کہ طریقہ اسٹرائک زندگی طالب علمی کے خلاف اور مضر ہے۔

جلسہ انتظامیہ کی یہ تجویز ہے کہ طلبہ اسوقت بغیر کسی شرط کے دار العلوم میں حاضر ہو کر اپنا سلسلہ درس جاری کر دیں اسکے بعد جو شکایات واجبی ان کے ہوں گے اسپر جلسہ انتظامیہ غور کریگا۔

طلبہ کی جانب سے محمد حسن صاحب نے (جو پہلے سے دار العلوم سے خارج کئے گئے تھے اور جنکی وجہ سے اسٹرائک ہوئی۔) طویل تقریر کی، خلاصہ گفتگو یہ تھا کہ اول مشاہیر قوم کا جو کسی فریق یا پارٹی کے طرفدار نہ ہوں ایک کمیشن بغرض تحقیقات شکایات طلبہ مقرر کیا جائے۔ یا اس امر کا وعدہ کیا جائے کہ مذکورہ بالا صفات کا کمیشن مقرر کیا جائیگا۔ اور وہ ممبر نامزد کر دیئے جائیں اوسوقت اسٹرائک چہوڑ کر داخل دار العلوم ہو جائینگے۔ اسکے جواب میں یہ کہا گیا کہ جلسہ انتظامیہ آپ کی جائز شکایتوں کو سننے کے واسطے ہر وقت آمادہ ہے لیکن ہم کوئی ایسی شرط قبول نہیں کر سکتے۔ کہ جس کا اختیار ہم کو جلسہ انتظامیہ نے نہیں دیا ہے ہم صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ آپ بلا کسی شرط کے دار العلوم میں حاضر ہو کر سلسلہ تعلیم شروع کر دیں اور اس امر کا اطمینان رکھیں کہ جو آپ کی جائز شکایتیں ہونگی اسپر لحاظ رکہا جائیگا۔

دیر تک اسپر گفتگو ہوتی رہی آخر میں طلبا نے بالاتفاق یہ کہا کہ جب تک غیر جانبدار کمیشن کا تقرر نہ کیا جائیگا ہم داخل دار العلوم نہیں ہو سکتے۔

اون سے بیان کیا گیا کہ ارکان انتظامیہ ملک کے انتخاب کردہ اصحاب ہیں اور تمام ذمہ داری کا ملک نے ارکان انتظامیہ پر بھروسہ کیا ہے، مگر طلبہ نے اوسکو نہیں مانا۔

یہ ظاہر کرنا نہایت ضروری ہے کہ باستثنائے چند طلبہ کے بکثرت نابالغ کم سن بچے ہیں اسلئے اون کی حالت کی جانب سے غور کر کے کارروائی ہونی چاہئے۔ اسپر جلسہ ختم ہوا ہم لوگ واپس آئے۔

کرنل عبد المجید خان۔ حبیب الرحمن۔ احمد علی۔ محمد فضل حق۔ عبد الولی۔

(۴) مولوی فضل حق صاحب نے تحریک کی کہ طلبہ کو ایک بار پھر موقع دیا جائے کہ وہ آپ کے سامنے حاضر ہو کر اپنے خیالات ظاہر کریں۔ اس کی تائید مولوی حبیب الرحمن خان صاحب نے کی اور منظور ہوا

(۵) مولوی محمد فضل حق صاحب نے محمد حسن متعلم اور عبد الرحمن گرامی وکلائے طلبہ کو پیش کیا اور محمد حسن نے با اجازت صاحب صدر انجمن کے دیر تک انہیں خیالات کو دہرایا جو عرض حال میں درج ہیں۔

(۶) بعد گفتگو محمد حسن کے صاحب صدر انجمن نے محمد حسن سے دریافت کیا کہ آیا طلبہ اس فیصلہ پر تیار ہیں یا نہیں جو شب کو جلسہ نے کیا تھا اسکا جواب محمد حسن نے دیا کہ میں بحیثیت وکیل طلبہ کے جواب دیتا ہوں کہ ہم اسوقت تک اسٹرائک بند نہ کرینگے جب تک کہ ایک غیر جانبدار کمیشن ہماری شکایتوں کا فیصلہ نہ کرے۔

(۷) کل کی کارروائی میں یہ قرار پایا تھا کہ چند ارکان دار الاقامہ میں تشریف لیجا کر طلبہ کو جنہوں نے اسٹرائک کی ہے جلسہ انتظامیہ کی تجویز کی اطلاع دیدیں، اور اونکو ہدایت کریں کہ وہ فی الفور بدستور سابق سلسلہ تعلیم کا جاری کریں اور اسٹرائک کو ختم کریں۔

چنانچہ جن حضرات نے آج جلسہ کے سامنے اپنی کارروائی کا اظہار کیا اور دو طلبہ کو بطور قائم مقام جماعت طلبہ کے آج جلسہ کے سامنے پیش کیا۔ چنانچہ اون میں سے مولوی محمد حسن صاحب کو موقع دیا گیا کہ وہ دکالتاً جو کچھ عذر اسٹرائک کے متعلق رکھتے ہوں پیش کریں۔ بعد سماعت اون کی طویل تقریر کے یہ قرار پایا کہ کل کا رزولیوشن جو بالاتفاق پاس ہوا ہے قایم رہے مگر ایک مرتبہ اور موقع اون طلبہ کو دیا جائے کہ وہ اپنی غلطی کا اعتراف کر کے اسٹرائک کو بند کریں۔ چنانچہ مولوی حبیب الرحمن خان صاحب، مولوی عبد الرحیم صاحب اور مولوی فضل حق صاحب سے استدعا کی گئی کہ وہ دوبارہ دار الاقامہ میں تشریف لیجا کر طلبہ کو پھر ہدایت کریں کہ وہ اس رزولیوشن کی تعمیل کریں۔ بحالت اون کے انکار کے طلبائے ذیل کے اخراج کا فوراً حکم سنا دیں۔

(محمد حسن خارج شدہ کے علاوہ)

(۱) ظفر الحسن درجہ ششم (۲) عبد الکریم درجہ ہشتم (۳) علی نظیر درجہ ہشتم (۴) عبد الجلیل درجہ پنجم (۵) عبد الرحمن درجہ ہفتم (۶) سعید الدین درجہ پنجم (۷) فتح علی درجہ سوم (۸) محمد سعید مکی درجہ چہارم

(۸) یہ امر بھی بعض علماء اراکین کی خواہش پر نوٹ کیا جاتا ہے کہ محمد حسن نے بعد رزولیوشن متذکرہ بالا سننے کے رخصت ہوتے وقت یہ کہا کہ ہذا جہد من المد اسکو علما نے بہت توہین آمیز سمجہا ہے۔

(۹) مزید احتیاط کے لئے یہ بھی قرار پایا کہ اگر طلبہ جنکا کہ اخراج تجویز ہوا ہے وہ دار الاقامہ سے علیحدہ ہونے میں اظہار تمرد کریں تو مندرجہ ذیل ارکان کو اختیار

دیا جاتا ہے کہ وہ امن کے اخراج میں بپابندی قانون حکومت کارروائی مناسب کریں۔

مولوی محمد نسیم ایڈووکیٹ منشی اظہر علی صاحب وکیل۔ سید ظہور احمد صاحب وکیل ہائیکورٹ۔ منشی احتشام علی صاحب۔ آخر میں یہ بالاتفاق قرار پایا کہ اراکین انتظامیہ کا جناب ناظم صاحب موجودہ پر پورا اعتماد ہے اور اون کی خدمات کا بعد اظہار اپنے کامل اعتماد کے شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

دستخط۔ محمد ناظر حسن۔ نظام الدین۔ محمد احتشام علی محمد اعجاز علی۔ عبد الحی۔ محمد اسحاق پریسیڈنٹ عبد الرحیم عبد السلام۔ محمد ظہور الاسلام۔ محمد فضل حق۔ سیف الرحمن۔ شیخ محمد اسماعیل۔ احمد علی۔ کرنل محمد عبد المجید خان

جلسہ انتظامیہ ۲۷ مارچ ۱۹۱۴ء وقت ۵ بجے شام

صدر انجمن۔ جناب مولانا سیف الرحمن صاحب مدرس اول مدرسہ فتحپوری دہلی۔

(۱) بتحریک خلیل الرحمن ناظم ندوۃ العلماء و باتفاق حاضرین مولانا سیف الرحمن صاحب اس جلسہ کے صدر منتخب کئے گئے۔

(۲) مولوی حبیب الرحمن خان صاحب شروانی و مولوی حافظ فضل حق صاحب وغیرہ جن کے سپرد آخری فہمایش طلبہ کی گئی تھی آنہوں نے رپوٹ منسلکہ پیش کی۔

رپوٹ ارکان جو فہمایش طلبہ کو تشریف لیگئے تھے

(۳) بخدمت اراکین انتظامیہ

ہم ارکان حسب تجویز جلسہ نوزدہم جملہ طلباء اشترک کے پاس گئے اور اون کو جہاں تک امکان میں تہا۔ نرمی و دلجوئی کے ساتھ سمجہایا اور اون کو ترغیب دی کہ جلسہ انتظامیہ کے فیصلہ کو مان کر داخل مدرسہ ہو جائیں۔ اون کو یہ بہی اطمینان دلایا کہ کمیٹی تحقیقات ضرور مقرر ہوگا۔ اور اوس میں ایسے ارکان ہونگے جن پر طلبا اور ملک کو اطمینان ہو۔ لیکن سب نے بالاتفاق یہ کہا کہ ہم داخل دارالعلوم اسوقت تک نہیں ہوسکتے جب تک کہ اول جلسہ غیر جانبدار کمیٹی تحقیقات تجویز کرکے اعلان نہ کردیں۔ اپنی پوری قوت فہمایش میں صرف کرکے ہم لوگ ناکام واپس چلے آئین ۲۷ مارچ ۱۹۱۴ء وقت سہ پہر۔

(حبیب الرحمن۔ عبد الرحیم۔ محمد فضل حق۔)

(۴) یہ قرار پایا کہ علاوہ اون کو طالب علموں کے جن کے اخراج کی تجویز منظور ہوچکی ہے دیگر طلباء کو موقع دیا جائے کہ اگر وہ دو ہفتہ کے اندر دارالعلوم میں داخل ہونا چاہیں تو اون کو داخل کرلیا جائے۔

دستخط

شیخ محمد اسماعیل۔ عبد الحی۔ محمد احتشام علی۔ سیف الرحمن۔ عبد الرحیم۔ عبد السلام انصاری۔ حبیب الرحمن۔ سید ظہور احمد۔ محمد فضل حق۔ محمد ظہور الاسلام۔ احمد علی۔ محمد ناظر حسن۔ محمد خلیل الرحمان

شذرات

ڈاکٹر عبد الغنی اور افغانستان کی قید

عرصہ ہوا امیر صاحب نے ڈاکٹر عبد الغنی صاحب کو محض اس شبہ میں کہ وہ امیر صاحب کے خلاف سازش میں شریک ہیں زبانی حکم دیکر قید کردیا تہا ہمیں افسوس ہے کہ سالہا سال گذر گئے اور امیر صاحب نے ڈاکٹر صاحب کے متعلق کوئی حکم نہیں دیا اور نہ اون کا معاملہ عدالت میں پیش ہوا۔

کئی مرتبہ ڈاکٹر صاحب کے اہل و عیال کیجانب سے امیر صاحب کی خدمت میں اہل و عیال پر رحم کئے جانے کی درخواست پیش کی گئی لیکن کوئی سماعت نہیں ہوئی۔ اب معلوم ہوا ہے کہ انجمن حمایت اسلام لاہور کے اوستادون اور طلبا کرام نے ایک درخواست امیر صاحب کی خدمت میں بہیجی ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب کے بچون پر رحم کہائین اور اون کے قصور کو معاف کرکے رہا کردین۔ ڈاکٹر عبد الغنی صاحب کے معاملہ کو دیکہتے ہوئے ہمیں کہنا پڑتا ہے کہ حکومت افغانستان میں باوجود روشن خیال اور مدبر بادشاہ ہونے کے ابہی بہت کچہہ اندھیر ہے۔ معلوم نہیں امیر صاحب ڈاکٹر صاحب کے معاملہ کی طرف کیون توجہ نہیں فرماتے۔ اگر وہ مجرم ہیں تو سزا دیکر معاملہ یکسو کیا جائے ورنہ چہوڑ دیا جائے۔

زیادہ افسوس یہ دیکہکر ہوتا ہے کہ کابل کا نیم سرکاری اخبار سراج الاخبار بہی اس معاملہ میں بالکل خاموش ہے حالانکہ اوس کا فرض تہا کہ وہ اس کے متعلق کچہہ لکہتا اور امیر صاحب کو توجہ دلاتا کہ ڈاکٹر صاحب کا معاملہ امیر صاحب کے حضور میں پیش ہو۔ سراج الاخبار کو چاہئے کہ وہ حکومت کے محاسن بیان کرتا ہوا عیوب کو بہی ظاہر کیا کرے تاکہ انتظامی معاملات میں امیر صاحب پر حرف گیری کا موقع نہ ملے ہمیں امید ہے کہ معزز معاصر سراج الاخبار مذکورہ بالا سطور کو اپنے کالموں میں درج کرکے امیر صاحب کو اس طرف توجہ دلائے گا۔ تاکہ مسلمانان ہند کے اون جذبات میں جو امیر صاحب کی ذات سے عقیدت رکہتے ہیں کچہہ نقصان پیدا نہ ہو۔

ضلع بستی میں مسلمانوں پر ہندوؤں کے مظالم

مسلم گزٹ میں ضلع بستی کے مسلمانوں پر ہندوؤں کے مظالم کی داستان شائع ہوئی ہے جس میں سے اگر ایک حصہ بہی صحیح مان لیا جائے تو اس امر کا اندازہ آسانی سے ہوسکتا ہے کہ مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں میں کیسے ناپاک خیالات پیدا ہورہے ہیں۔ اور یہ کس اون میں مخالفت کی روح کیا کام کررہی ہے۔

مضمون مذکور سے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ عید ضحیٰ پر ہندوؤں نے مسلمانوں کو قربانی سے زبردستی روکنا چاہا تہا لیکن حکام کی مدد سے مسلمان قربانی کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہان کے ہندوؤں نے مسلمانوں پر ظلم و ستم کرنے شروع کردیے ہیں چنانچہ معاصر نے کہہ کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ بستی کے (۱) مسلمانوں کے کہیتوں اور مکانوں پر رام چندر کی جے کے نعرے لگاتے ہوئے ہندو چڑہ گئے اور خوب لوٹ مار کی (۲) کام کرنے والی اقوام یعنی چمار، نائی، دہوبی وغیرہ کو مسلمانوں کے کام کرنے سے روکدیا (۳) ایک شخص سے جو اس بیل دیکہنے دیکر اور صرف بیالیس روپیہ میں خرید کر گئو شالہ میں دیدئے (۴) مسلمانوں کا راستہ بند کردیا اور جو مسلمان اون کی طرف سے گذرا مار پیٹ کر اس کا مال چہین لیا (۵) مسجد میں سور کا گوشت ڈالا گیا (۶) دہنگ جگ جو ہندوؤں کا میلہ ہے وہ عموماً ستمبر میں ہوتا ہے وہ امسال دسویں محرم کو کیا گیا (۷) موضع برگدوا اور مہدیا کے تمام جلاہوں کو گاؤں سے نکالدیا۔

نامہ نگار بیان کرتا ہے کہ ان تمام واقعات کی رپوٹین بہی تہانون میں ہوئیں لیکن خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلا اب ۷ ۲-مارچ کو مسٹر شاکر علی بیرسٹر کے ذریعہ سے مجسٹریٹ ضلع بستی کے اجلاس میں ایک درخواست جس پر ۳۴۴ مسلمانوں کے دستخط تہے گذری لیکن ہنوز سرکاری تحقیقات شروع نہیں ہوئی۔

مذکورہ بالا واقعات نہایت افسوسناک ہیں ہمیں امید ہے کہ گورنمنٹ جلد اس معاملہ کی تحقیقات فرمائے گی۔ اور تحقیقات کے بعد مناسب احکام صادر فرماکر مسلمانوں کو شکریہ کا موقعہ دے گی۔ مسلمان نتائج کا بہت بے صبری کے ساتہہ انتظار کررہے ہیں۔

ریاست جودہ پور میں ایک مسجد کا افسوسناک حشر

یہ خبر ہم نے نہایت افسوس کے ساتہہ پڑہی ہے کہ ریاست جودہپور کے مقام کہاٹو دیہہ میں ایک پرانی جامع مسجد کہ جسکی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ وہ جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کے حکم سے ۹۶۸ھ میں تعمیر کی گئی تہی ہندوؤں نے مندر بنالیا ہے اور مسلمانوں کو وہاں اذان دینے اور نماز پڑہنے سے روکدیا ہے۔

مقام مذکور کے غریب مسلمانوں نے اس کے خلاف عدالت میں نالش کی لیکن افسوس ہے کہ کسی قسم کی دادرسی نہیں ہوئی اور مسجد بدستور ہندوؤں کے قبضہ میں ہے

اول تو ہمیں اس معاملہ میں حکام ریاست سے بہت زیادہ شکایت ہے کہ وہ اپنی مسلمان رعایا کے جذبات کی قدر کرنا کیا معنی اون کے معابد کی بہی توہین و تذلیل ہوتے ہوئے دیکہتے ہیں اور کوئی انتظام نہیں کرتے۔ دوسرے اپنی سیاسی انجمنوں کی حالت پر رحم آتا ہے کہ وہ کس روز اپنی خدمات ادا کرینگی۔ ہم دیکہتے ہیں کہ مسلم لیگ وغیرہ ہر سال اپنے سالانہ اجلاسوں میں زریں رزولیوشن پاس کرتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ کام کچہہ نہیں ہوتا، ایک معظم کا نامہ نگار بیان کرتا ہے کہ مسجد مذکور کے متعلق عدالت سے ناکامیابی کے بعد مسلم لیگ لکہنو اور پراونشل لیگ اجمیر کو بہی اس واقعہ کی اطلاع دیگئی۔ لیکن آجتک اونہون نے اس جانب توجہ نہیں کی اس سے زیادہ افسوسناک جمود اور کیا ہوسکتا ہے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ خدا مسلمانوں کو ہدایت فرمائے۔

ندوۃ العلما اور مولانا شبلی پر ایک معاصر کے خیالات

معاصر البشیر لکہتا ہے کہ معاصر الہلال اور وکیل میں بڑے زور شور سے ندوہ کے موجودہ ناظم پر اعتراض کیا گیا ہے۔ کہ اونہون نے آگرہ کے سفر خرچ کی بابت ندوہ سے پچاس روپیہ لئے لیکن ہمارے پاس ایسے بہت سے خطوط علامہ شبلی کے موجود ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ خود سفر خرچ ندوہ سے لیتے رہے ہیں حتی کہ جب کسی سفر کا اون سے حساب مانگا گیا تو اونہون نے حساب دینے سے انکار کیا ہم حیران ہیں کہ پہر مولوی خلیل الرحمان صاحب موجودہ ناظم کو پچاس سفر خرچ لینے پر کیون ہدف ملامت بنایا جاتا ہے جبکہ علامہ شبلی کو اس قسم کے سیکڑون روپیہ ندوہ سے مل چکے ہیں۔

آج علامہ شبلی اور اون کے متعلقین زور دے رہے ہیں کہ معاملات ندوہ کی تحقیقات کے لئے ایک آزاد کمیشن مقرر کیا جاوے۔ لیکن علامہ شبلی کا ایک خط ہمارے پاس موجود ہے کہ جب اون کے زمانہ میں خود اراکین ندوہ کی ایک کمیشن مقرر کئے جانے کا معاملہ پیش ہوا تو علامہ شبلی بہت برافروختہ ہوئے تہے اور اونہون نے مستعفی ہونے کی دہمکی دی تہی آخر یہ تغیر رائے کس بنیاد اور اصول پر ہے کہ اپنی معتمدی کے زمانہ میں خود اراکین ندوہ کمیشن کے تقرر پر اظہار ناراضی اور آج غیر اراکین ندوہ سے کمیشن مقرر کئے جانے پر اصرار ہماری درخواست ہے کہ علامہ شبلی اس کا جواب دیں تاکہ اون کے خطوط کو شائع کرنیکی نوبت نہ آئے۔

آج علامہ شبلی اور اون کے طرفدار زور دے رہے ہیں کہ ندوہ کا انتظام قوم کے ہاتہہ میں دیا جاوے لیکن ہمارے پاس علامہ شبلی کے ایسے خطوط موجود ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اپنے زمانہ معتمدی میں وہ بلا مشورہ اراکین جلسہ انتظامیہ از خود اساتذہ کا تقرر کرتے تہے۔ اون کو موقوف کرتے تہے۔ جب کوئی دوسرا رکن یا دوسرا معتمد اون کی اس خود مختارانہ کارروائی پر اعتراض کرتا تو وہ سخت برہم ہوتے تہے اور دوسرے معتمدین کو تحکمانہ لہجہ میں خطوط لکہتے تہے آخر ایسا کیون تہا اور کیون وہ اپنی ذات کے لئے وہ سب کچہہ گورنمنٹ کو جائز سمجہتے تہے۔

صفحہ دو کا اعلان ضرور پڑہئے

ملک شاہ سے خواجہ نظام الملک نے جب عمر خیام کی تصانیف کا تذکرہ کیا تو اوس نے حکم دیا کہ عمر خیام کو نیشاپور سے طلب کیا جائے ملک شاہ ان دنوں اصلاح تقویم کے خیال میں تہا۔

عمر خیام نے تقویم میں کیا اصلاح و ترمیم کی اسپر اس کتاب میں تفصیل سے بحث کی گئی ہے اول مولانا نے اقوام عالم میں سن و سال کے رواج پر بحث کی ہے جو حقیقت میں ایک دلچسپ بحث ہے اور قابل مطالعہ مضمون ہے اقوام عالم میں سن و سال کے رواج چاند اور سورج کی حرکت سے استخراج ایام سنین ماضیہ تاریخ و طریقۂ شمار سن ہجری و فارسی کی ابتدا فارسی ایام اور ماہ و سال کی تحقیقات - ایام کی وجہ تسمیہ وغیرہ نہایت جامعیت تحقیقات اور محنت سے لکہی گئی ہے۔

ملک شاہ کی حکومت میں سن شمسی کے حساب سے آمدنی وصول کیجاتی تہی اور خرچ کا حساب قمری مہینوں سے تہا - اس فرق سے ایک دن ایسا اتفاق ہوا کہ خزانہ میں خرچ کے واسطے ایک پیسہ بہی نہ رہا - تب تو ملک شاہ کو تشویش ہوئی اور ارادہ کیا کہ ایک مستقل سال قرار دیا جائے چنانچہ ملک شاہ نے اول اپنے زمانہ کے فقہا و علماء سے دریافت کیا - اس موقع پر مولانا نے حاشیہ میں اس امر پر بحث کی ہے کہ قمری سال کا ملکی ضرورت سے شمسی بنا لینا شریعت اسلامیہ کے خلاف نہیں ہے - چنانچہ آیات کلام مجید اور دوسری معتبر شہادتوں سے تفصیل کے ساتھ اس امر کو ثابت کر دیا ہے۔

ملک شاہ نے عمر خیام کو حکم دیا کہ مشاہیر منجموں کی رائے سے سن فارسی کی ترمیم کیجائے چنانچہ عمر خیام نے سات نامور حکما کے مشورہ سے ملک شاہ کے منشار کے موافق کامل تین سال کی محنت کے بعد اس مسئلہ کو حل کر دیا۔

عمر خیام کی تحقیقات کا نتیجہ یہ تہا کہ آفتاب اپنا سالانہ دورہ تین سو پینسٹھ دن پانچ ساعت اور انچاس دقیقہ میں طے کرتا ہے - اسلئے خیام نے یہ قاعدہ مقرر کیا کہ ہر چوتھے سال پر ایک دن بڑہایا جائے اور سات دوروں کے ختم ہونے پر آٹھویں دور پر بجائے چار کے پانچویں سال پر ایک دن زیادہ کیا جائے - اس حساب سے شمسی و قمری سال کا فرق پورے تینتیس برس میں نکل جاتا ہے - جب یہ مسئلہ حل ہو گیا تو عمر خیام نے اس سن کا نام سلطان جلال الدین ملک شاہ کے نام پر سن جلالی رکہا۔

آجکل جو انگریزی جنتری رائج ہے اوس میں آخری ترمیم گریگوری دوم کے تیرہویں پوپ نے کی ہے اس سال کا عملدرآمد ۱۵۸۲ء سے شروع کیا گیا تہا گریگوری نے جس قاعدہ سے کسر نکالی ہے اس قاعدہ کا گریگورین رول ہے۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ عمر خیام کے فضل و کمال اور تبحر علم ریاضی و ہیئت کا صحیح اندازہ اوس وقت ہو سکتا ہے جبکہ سن جلالی کا گریگورین رول سے مقابلہ کیا جائے انگریزی سال میں جو کسر چار صدیوں میں نکلتی ہے وہ عمر خیام نے تینتیس برس میں نکالدی تہی - اگر وہ زندہ رہتا تو جو کسر رہ گئی تہی وسے بہی دور کر دیتا - عمر خیام جس قابلیت کا شخص تہا دنیا میں ایسے لوگ مشکل سے پیدا ہوتے ہیں یہ بحیثیت ایک شاعر ہونے کے اگرچہ اس وقت زیادہ مشہور ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ شاعری اوس کا ذریعہ افتخار نہیں بلکہ اوس کے کمالات کا یہ ایک ادنیٰ نمونہ ہے - ایران میں ہزاروں نامور شاعر ہوئے ہیں لیکن فلسفیانہ خیالات کے اظہار سے خیام کا طرز نرالا ہے خیام کے ہر مصرعہ میں حکمت و فلسفہ بھرا ہوا ہے نظام عالم - اسرار کائنات - اور وجود و ہستی کے نکات جس دلربا طریقہ سے خیام ادا کرتا ہے وہ اوس کا حصہ ہے۔

مولوی عبدالرزاق صاحب نے عمر خیام کے واقعات نہایت محنت سے جمع کئے ہیں اور مذکورہ بالا تمام باتوں کو تفصیل سے دکہایا ہے شاعری کے عنوان پر بھی دلچسپ بحث کی ہے اور ساتھ ہی رباعیات بہی مختلف عنوانات سے درج کی گئی ہیں جن کا مطالعہ نہایت دلچسپی سے کیا جائیگا۔

عمر خیام کی مجموعہ رباعیات کے جو نسخے اسوقت پائے جاتے ہیں ان میں رباعیات کی تعداد میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے۔

ان نسخوں میں بہتر سے آٹھ سو ایک تک رباعیاں پائی جاتی ہیں لیکن مولانا کی اس تحقیقات سے ہمیں بالکل اتفاق ہے کہ عمر خیام کی رباعیات کی تعداد ایک ہزار تک پہونچ جاتی ہے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ عمر خیام کی رباعیات کی جسقدر تعداد اس وقت پائی جاتی ہے وہ حقیقتاً عمر خیام کا کلام نہیں بلکہ دوسرے شعراء کی رباعیاں بہی شامل ہوگئی ہیں اور یہ کہ عمر خیام کی رباعیات کی تعداد دسو ڈیڑہ سو سے زیادہ نہیں ممکن ہے کسی حد تک یہ خیال صحیح ہو لیکن کوئی وجہ ایسی نہیں پائی جاتی کہ جسکی بنا پر یہ کہا جا سکے کہ عمر خیام کی رباعیاں بہت کم تہیں یا وہ کم گو تہا - بہرحال یہ رائے قابل اتفاق نہیں یورپ میں عمر خیام کی رباعیوں کے معتبر نسخ اور تراجم موجود ہیں اور اون میں رباعیوں کی تعداد بہت زیادہ ہے - رباعیات کا اثر یورپ میں " کے عنوان سے رباعیات کے تراجم اور اس کی اشاعت پر بحث کی گئی ہے جس میں یورپ نے بہت زیادہ حصہ لیا ہے۔

آخر میں مولانا نے حکیم عمر خیام کے متفرق کلام، فضل و کمال، امام غزالی سے مناظرہ، مذہبی علوم علم نجوم، خانگی زندگی، اور موت کے عنوان سے تمام امور پر علیحدہ علیحدہ لکہا ہے اور تمام حالات کتابی خوبی و عمدگی سے لکہے ہیں اور کوئی بات جہاں تک ممکن ہے ہاتہ سے نہیں چہوڑی ہے۔

تاریخ اسلام

(۱۲)

نوح علیہ السلام

نوح پہلے نبی ہیں جو حضرت ادریس علیہ السلام کے بعد دنیا میں مبعوث ہوکر آئے تہے آپ نے لوگوں کو شرک سے ڈرایا اور راہ ہدایت کی طرف بلایا لیکن لوگوں نے آپ کی بات نہ سنی اور عذاب الٰہی میں مبتلا ہوئے - حضرت نوح کی شریعت نے آدم علیہ السلام کی شریعت کو منسوخ کر دیا اور جو باتیں ابتدائے عالم میں خداوند تعالیٰ نے ضرورتاً جائز قرار دی تہیں وہ شریعت نوح علیہ السلام میں منسوخ کر دی گئیں - آپ نے اپنی شریعت کی تبلیغ میں لوگوں کو بہت سے معجزے دکہائے - چنانچہ قوم کے طلب معجزہ پر آپ نے فارس کے ایک پہاڑ کو حرکت کا حکم دیا جو وہاں سے چلکر عرفات (واقع مکہ معظمہ) جا کہڑا ہوا - آپ کے بہت سے معجزے ہوئے - قوم نے آپ کو بہت تکلیف دی - لیکن آپ نے ایذائے قوم پر صبر کیا اور جب بہت زیادہ تکلیف اٹہائی تو قوم کے لئے بددعا کی جس نے قوم کو تباہ کر دیا - آپ کی عمر تمام انبیاء سے زیادہ ہوئی ایکہزار برس تک زندہ رہے - لیکن کوئی بال سفید نہیں ہوا - نجاری کا پیشہ کرتے تہے - چار سو برس کی عمر میں مبعوث ہوئے آپ کی بددعا سے جب قوم پر عذاب طوفان آنے والا تہا تو آپ نے حکم خدا سے ایک کشتی بنائی آپ کے لڑکے - سام - حام - یافث کشتی بناتے تہے اور آپ احکام الٰہی کی تبلیغ کرتے اور عذاب خدا سے ڈراتے تہے آخر قوم نہ مانی اور طوفان نمودار ہوا کشتی نوح چہہ سو گز لمبی اور تین سو گز چوڑی تہی (اوس زمانہ کا گز آدمی کے کندہے کے برابر ہوتا تہا -) ملک شام کے موضع وردہ کے ایک تنور سے طوفان نمودار ہوا - بعض کا خیال ہے کہ طوفان مسجد کوفہ یا سندھ سے نکلا۔

کتب تاریخ میں مذکور ہے کہ حضرت نوح کی بیٹی تنور میں روٹی پکانے گئی - دیکہا کہ اس کے اندر سے پانی نکل رہا ہے تو اسنے حضرت نوح کو اطلاع کی - حضرت نوح نے حکم دیا کہ سب لوگ کشتی میں سوار ہو جائیں - چنانچہ وہ سب لوگ جو ایمان لے آئے تہے کشتی میں سوار ہو گئے - حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بحکم خدا ہر جانور کا جوڑا کشتی میں لاکر رکہا اور کشتی پانی پر تیرنے لگی - پانی بڑہتا جاتا تہا اور کشتی اوپر ہوتی جاتی تہی فرشتے خدا کے حکم سے کشتی کی حفاظت میں تہے - کہ کہیں الٹ نہ جائے - زمین سے پانی نکل رہا تہا اور آسمان سے موسلا دہار بارش ہو رہی تہی غرض کہ اس طوفان عظیم میں تمام دنیا غرق ہو گئی اور جو چیزیں زمین پر تہیں - سب تلف و برباد ہو گئیں کشتی ۵ مہینہ تک پانی پر رہی یہ پانی چونکہ گرم تہا اس لئے کشتی کا روغن پگہلنے لگا - خداوند تعالیٰ نے حضرت نوح کو حکم دیا کہ اس نام سے دعا کرو واہیا شراہیا - اس دعا سے روغن جم گیا۔

واہیا شراہیا سریانی اسم ہیں جس کے معنی یا حی یا قیوم کے ہیں - توریت شریف میں بیان کیا گیا ہے کہ یہ دونوں اسم اسم اعظم ہیں - اسی اسم کو ابراہیم علیہ السلام نے آگ میں داخل ہونے کے وقت پڑہا تہا جس سے آگ بردًا و سلامًا ہو گئی تہی۔

طوفان جب ختم ہو گیا اور پانی سوکھ گیا تو کشتی مقام موصل کے جودی پہاڑ واقع زمین قبردی و بار بدی پر ٹہہر گئی یہ پہاڑ جزیرہ میں مشہور ہے - یہاں ایک گاؤں آباد ہو گیا - جسکو سوق ثمانین کہتے ہیں - حضرت نوح بحساب قمری تیرہ دن کم ایکسال تک کشتی میں رہے - حضرت نوح نے سب سے پہلے نماز کے وقت مقرر کئے اور دن و رات کو بارہ بارہ حصوں (گہڑیوں) پر تقسیم کیا آپ بالوں کے گہر میں رہتے تہے - آپ کی قبر مسجد کوفہ یا جبل اعمر یا شہر کرک متصل پہاڑ لبنان کے ہے۔

آئندہ سلسلہ نسل حضرت نوح کے بیٹوں سام حام - یافث سے چلی - باقی کشتی والوں کی نسل نہیں چلی - سام بعد طوفان وسط زمین میں جا رہے حرم شریف کے گرد یمن، حضرموت، عمان اور بحرین تک سام کا قبضہ تہا، سام کا بیٹا ارمد ارفخشد ہیں اور ارفخشد کی اولاد میں قحطان بن عاد ہے - قحطان کا بیٹا یعرب یمن میں جا کر آباد ہوا - سب سے پہلی عربی یعرب نے بولی - اسی کے زمانہ میں زبانیں الگ الگ ہو گئیں - سام کی اولاد میں ۱۹ - حام کی اولاد میں ۱۷ اور یافث کی اولاد میں ۳۶ زبانیں ہو گئیں - سام کی عمر چہہ سو برس کی ہوئی جمعہ کے دن انتقال کیا، حام سرخ و سفید رنگ کے آدمی تہے - اللہ نے اون کی اولاد کا رنگ بدل دیا - باپ کی بددعا سے یہ ساحل بحر پر اترے اون کو سودان کہتے ہیں - پانسو ساٹھہ برس کی عمر پائی یافث کی اولاد صقالبہ، برجان اور اشبان ہیں - اون کی آبادی روم کی زمین پر تہی - ترک و خزر یونان اور یاجوج و ماجوج انہیں کی اولاد میں ہیں یہ لوگ بت - سورج، چاند اور تاروں کو پوجتے تہے - یافث کا بیٹا ارفخشد چار سو پینسٹھ برس جیا اور ارفخشد کے بیٹا شالخ نے چار سو تیس برس کی عمر پائی - شالخ کا بیٹا عابر ہوا - علیٰ نبی کا نام ہود علیہ السلام ہے۔

تحدید ربٰو کی تحریک پر گورنمنٹ کی توجہ

صوبجات متحدہ کے گذشتہ اجلاس کونسل میں آنریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب نے تحدید ربٰو کے قانون کا مسودہ پیش کیا تھا جو ہندوستان کے افلاس و فلاکت کو دیکھتے ہوئے ایک نہایت ضروری و قابل توجہ مسودہ تھا لیکن افسوس ہے کہ مسودۂ مذکور مسترد کر دیا گیا اور اس کی مخالفت زیادہ تر ہمارے برادران وطن کے قایم مقاموں نے کی جن میں ایک دو ہندو آنریبل بھی شریک تھے۔ جو ہندوستان کی فلاکت اور اقوام ہند کی ناگوار حالت سے بہت زیادہ متاثر اور مفید تحریکات میں دلچسپی سے حصہ لیا کرتے ہیں۔ اب یہ معلوم ہوا ہے کہ گو آنریبل خواجہ غلام الثقلین کی تحریک رد کر دیگئی ہے لیکن گورنمنٹ ہند خود اسی اصول پر قانون سود میں کچھ اصلاح کر دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ چنانچہ اینگلو انڈین معاصر پانیر لکھتا ہے کہ یقین غالب ہے۔ قرض دہندہ اور مقروض کے معاملات داد و ستد کے قانون میں حد بندی کی کچھ اصلاح اس لحاظ سے عمل میں لائی جائے کہ جب عدالت سود کو بہت زیادہ خیال کرے تو کارروائی کرے۔

اب سے پہلے ہم کئی مرتبہ اس مسئلہ پر نظر ڈال چکے ہیں کہ شرح سود کے معین نہ ہونے کے اور مہاجنوں کے بے تعداد و بے حد سود لینے سے ہمارے ملک کو سخت نقصانات پہونچ رہے ہیں۔ اور بعض وقت اس کے ایسے خطرناک نتایج نکلتے ہیں کہ اون کی وجہ سے گورنمنٹ کو بہت زیادہ پریشانیاں اٹھانی پڑتی ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ گورنمنٹ ان خرابیوں سے ناواقف نہ ہوگی جو غیر معین شرح سود سے پیدا ہو رہی ہیں اور اون سے رعایا کو خطرات اٹھانے پڑتے ہیں۔ اسلئے ہمیں امید رکھنی چاہئے کہ گورنمنٹ کی ادنٰے توجہ سے اس کا قابل اطمینان نتیجہ نکلے گا۔

ہمارے ملک کی تمام تر کامیابی و ترقی کا انحصار زراعت اور تجارت پر ہے لیکن کاشتکار اور تجار سودخوار مہاجنوں کی غیر معین شرح سود سے اس قدر تکلیف و تنگی میں ہیں کہ اپنے کام کو ترقی دینا تو کجا خود گذر اوقات ہی مشکل ہو گئی ہے۔

پچھلے دنوں پنجاب لیجسلیٹو کونسل میں بھی آنریبل ملک محمد امین صاحب نے زمینداروں اور کاشتکاروں کی طرف سے فریاد پیش کی تھی کہ گورنمنٹ اون کی حالت پر رحم فرما کر شرح سود کو معین کر دے۔

ہندوستان اور مصر کی حالت پر اگر نظر ڈالی جائے تو باعتبار زراعت و تجارت یکسان صورت نظر آئے گی لیکن افسوس ہے کہ گورنمنٹ مصر نے سودخوارون کی دست درازی سے متاثر ہو کر قانون میں قابل اطمینان ترمیم کر دی ہے اور ہمارا ملک ابھی تک مصیبت میں مبتلا ہے کاش گورنمنٹ جلد اس جانب توجہ فرمائے اور ہمارے ملک کے غریب زمینداروں اور کاشتکاروں کو جو سودخوار مہاجنوں کی دست درازی کا شکار ہو رہے ہیں۔ اس بلا سے نجات دے تاکہ ہمارے ملک کی حالت سنبھل جائے اور رعایا سودخوارون کی زیادتی سے محفوظ ہو کر گورنمنٹ ہند کے حق مین دعائے خیر کرے۔

جامع مسجد کشمیر کی مرمت اور مہاراجہ صاحب

اب سے پہلے کشمیر کی جامع مسجد کے متعلق ہم ایک نوٹ لکھ چکے ہیں۔ اب یہ معلوم ہو کر خوشی ہوئی ہے کہ مہاراجہ صاحب کشمیر نے مسجد کی مرمت کی جانب توجہ فرمائی ہے۔ چنانچہ معاصر پیغام اخبار لکھتا ہے کہ کشمیر کے مشیر مال کی تحریک سے مہاراجہ صاحب کشمیر نے دو پیسہ فی روپیہ زمینداران کشمیر سے مالیہ کے ساتھ سری نگر کی جامع مسجد کی مرمت کے لئے وصول کرنے کی منظوری دیدی ہے اس کے علاوہ چالیس ہزار روپیہ جیب خاص سے بھی عطا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔

امید ہے کہ مہاراجہ صاحب کشمیر اپنے گرانقدر وعدہ کو ایفا فرما کر مسلمانان ہند کو شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں گے۔ تاکہ اس عظیم الشان تاریخی مسجد کی قابل اطمینان مرمت ہو جائے۔ اور مسلمانوں کا معبد آباد و قایم رہے۔

ممالک متحدہ امریکہ اور مکسیکو مین جنگ

مکسیکو اور امریکہ میں گذشتہ ہفتہ سے جنگ چھڑ گئی ہے۔ اس لئے قبل اس کے کہ موجودہ جنگ بیان کئے جائیں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مکسیکو کی مختصر تاریخ بیان کر دیجائے۔ تاکہ ناظرین مدینہ کو بصیرت تامہ حاصل ہو سکے۔

مکسیکو جنوبی امریکہ کی ایک خود مختار ریاست ہے جسکو سب سے پہلے سولہویں صدی عیسوی میں اہل ہسپانیہ نے دریافت کیا اور اپنی آبادی قایم کی جو ۱۸۲۲ء تک قایم رہی ۱۸۲۲ء مین مکسیکو نے ہسپانیہ سے تعلق قطع کر کے جمہوری حکومت قایم کی۔ بیس سال کے بعد مکسیکو پر زور ڈالا گیا کہ وہ اپنے مقبوضات کا ایک حصہ امریکہ کو دیدے۔

۱۸۶۴ء میں مکسیکو میں آسٹریا کی فوج داخل ہوئی اور اپنی حکومت قایم کر لی جو تھوڑے دنوں قایم رہی اور پھر مکسیکو خودمختار ہو گیا اوس وقت سے مکسیکو برابر خودمختار چلا آتا ہے۔ جس پر ایک پریسیڈنٹ حکومت کرتا ہے جو چند سال کے لئے انتخاب کیا جاتا ہے۔ اب سے چند سال پہلے مکسیکو کا پریسیڈنٹ مسٹر ڈویاز تھا جس نے ۱۹۱۱ء میں اپنے دشمنون سے تنگ آکر استعفٰی دیدیا اور پھر موجودہ پریسیڈنٹ مسٹر ہورٹا کے اشارہ سے قتل کر دیا گیا۔ مسٹر ہورٹا نے مسٹر ڈویاز کے قتل کے بعد مکسیکو کی پریسیڈنسی پر قبضہ کر لیا۔

مسٹر ولسن امریکہ کا پریسیڈنٹ مسٹر ہورٹا سے اس لئے ناراض ہے کہ وہ اوسکو دو منہ کا سانپ سمجھتا ہے چنانچہ کئی مرتبہ مسٹر ولسن نے مسٹر ہورٹا سے اوس کی بدانتظامی کی شکایت کی اور اوسکو پریسیڈنسی سے علیحدہ کرنا چاہا لیکن کامیاب نہوا۔ اب حال میں مسٹر ولسن کو ایک ایسا موقع مل گیا کہ وہ اوس سے مکسیکو کے پریسیڈنٹ مسٹر ہورٹا کو نیچا دکہائے۔ اور وہ حسب ذیل ہے۔ مکسیکو کی فوج نے حال میں ایک امریکن جہاز کو گرفتار کر لیا۔ جبپر امریکہ نے خواہش ظاہر کی کہ مسٹر ہورٹا اس نامناسب طرز عمل پر امریکہ سے معافی مانگے اور اظہار افسوس کر کے امریکن جہاز کی سلامی اتارے لیکن مسٹر ہورٹا نے اسکو منظور نہیں کیا اور امریکن جہازوں نے حملہ کر کے مکسیکو کے بندر ویرا کروز پر قبضہ کر لیا جسکی آبادی تیس ہزار ہے واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس جنگ سے امریکہ کی بڑی غرض یہ ہے کہ مسٹر ہورٹا کو زک دے۔ اور اپنے غصہ کو مسٹر ہورٹا پر اتارے۔ چنانچہ ہفتہ کی تار برقی خبروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ امریکہ کی فوج نے مکسیکو کو بہت نقصان پہونچایا ہے۔

اس ہفتہ کی تار برقی خبرین مظہر ہیں کہ یہ جنگ طوالت اختیار نہ کرے گی۔ اور دوسری سلطنتوں کی مداخلت سے جلد تصفیہ ہو جائیگا۔ امریکہ کے پریسیڈنٹ کا بیان ہے کہ مکسیکو ایک آزاد ملک ہے اور ہم اوس کی ایک جبہ زمین پر بھی قبضہ کرنا نہیں چاہتے۔ لیکن چونکہ مکسیکو میں امریکہ و یورپ کا بہت سا روپیہ لگا ہوا ہے۔ نیز یورپ و امریکہ کی رعایا بھی بہ تعداد کثیر آباد ہے اسلئے اوس کی حفاظت اور امن و امان قایم کرنا ضروری ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ پریسیڈنٹ کا یہ بیان نمایشی ہے۔ اصلیت صرف یہی ہے کہ مسٹر ولسن مسٹر ہورٹا کو نیچا دکہانا چاہتا ہے دیکھئے نتیجہ کیا نکلتا ہے۔ بظاہر تو امریکہ کے پریسیڈنٹ کی نیت اچھی معلوم نہیں ہوتی۔

عزیز بے مصری کی رہائی قید سے

عزیز بے مصری جن کے متعلق پہلے تار کے ذریعہ یہ خبریں آئی تہیں کہ ٹرکی کی عدالت سے اون کو سزائے قتل دیگئی ہے۔ اور پھر خبر آئی تھی کہ سزائے قتل ۱۰ سال قید کی صورت میں تبدیل کر دیگئی ہے اب یہ معلوم ہو کر مسرت ہوتی ہے کہ سلطان المعظم نے عزیز بے کو بالکل معاف کر دیا ہے اور وہ ٹرکی کی عدالت سے بری ہو کر نہایت عزت کے ساتھ اسکندریہ کو روانہ ہو گئے ہیں۔

عزیز بے کے واقعہ سے مصر و ٹرکی کے تعلقات میں جس اندیشہ کے پیدا ہو جانیکا خطرہ تہا۔ خدا کا شکر ہے کہ وہ آسانی سے دور ہو گیا اور کوئی ناگوار بدمزگی پیدا ہونے نہ پائی۔ خداوند تعالے سے دعا ہے کہ عزیز بے کو وہ تا دیر سلامت اور دولت عثمانیہ کا بہی خواہ رکھے۔

غازی انور پاشا کی قابل قدر خدمات

عربی معاصر الشعب رقمطراز ہے کہ انور پاشا اس وقت جس تندہی اور محنت سے فوجی اصلاح میں مصروف ہیں وہ بہت کچھ قابل قدر ہیں۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ ترکی فوج آجکل دن میں آٹھ گھنٹے فوجی تو عد کرتی ہے۔ تمام فوجی افسر دن میں بہت تھوڑی دیر آرام کرتے ہیں اور دن بھر فوجی قواعد سکھاتے ہیں۔

حال میں انور پاشا ایڈریانوپل کے فوجی مہکمات کا معائنہ کرنے گئے تھے۔ جہاں آپنے ایک ملاقات کے دوران مین فرمایا کہ میں اپنی تمام کوشش صرف اس امر میں صرف نہیں کر رہا ہون کہ عثمانی فوج سے اس عار کو دور کر دون۔ جس کا اوسے آخری جنگ میں سامنا کرنا پڑا ہے بلکہ میں اس کوشش میں ہون کہ اپنے ملک و قوم کو اوسی رفعت و عروج پر پہونچا دوں جو اوسے پہلے زمانہ میں حاصل تہی۔ مین نے پانچہزار افسرون کو موقوف کر دیا ہے۔ اسی طرح میں اب بھی یہ ارادہ کر رہا ہون کہ پانچہزار افسرون کو موقوف کر دون گا اگر وہ اپنے متعلقہ فرائض کو عمدگی سے انجام نہ دین گے۔ شاید آپ یہ کہین کہ میں نے پانچہزار خاندانوں کو بے روزگار کر دیا اور اتنے ہی خاندانوں کو اور کر دینے والا ہوں اور اسکو آپ میری سختی پر محمول کریں گے۔ مگر میں وطن کی ترقی کے لئے ہر ایسی کارروائی کرنے کے لئے تیار ہوں۔

دولتمندوں سے شفاخانوں میں دوا کی قیمت لیجائے گی

حال میں صوبجات متحدہ آگرہ واودہ کی گورنمنٹ نے ایک رزولیوشن شائع کیا ہے جس کا منشا یہ ہے کہ آیندہ خیراتی ہسپتالوں سے صرف غربا اور مستحق لوگ ہی مفت علاج کرا سکیں گے اور دولتمندوں سے دوا کی قیمت لیجائے گی۔

رزولیوشن بتلاتا ہے کہ جن لوگوں کی آمدنی ایک ہزار سالانہ یا اس سے زیادہ ہوگی وہ سرکاری خیراتی ہسپتالوں میں مفت علاج نہ کرا سکیں گے بلکہ اونہیں ہسپتالوں سے صرف نسخہ لکہکر دیدیا جائیگا۔ اور وہ قیمت دیکر شفاخانہ سے دوا خرید سکیں گے۔ اسی طرح اگر وہ ہسپتال میں رہ کر علاج کرائیں گے تو اون سے مکان کا کرایہ لیا جائیگا البتہ زنانہ ہسپتالوں کو بالفعل اس رزولیوشن سے مستثنٰی رکہا جائے گا کیونکہ ان ہسپتالوں سے عورتوں نے ابھی کامل طور پر فائدہ نہیں اٹھایا ہے رزولیوشن مذکور اس حیثیت سے تو بہتر ہے کہ سرکاری خیراتی شفاخانے عموماً دولتمند لوگوں کا زیادہ علاج کرتے تھے اور غربا کو سرسری نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ اس رزولیوشن سے غربا کو البتہ آرام و آسایش ملیگا

اور ساتھ ہی کارکنان شفاخانہ غربا کا علاج توجہ کے ساتھ کریں گے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ جو دولت مند غریب و مفلس شخص کی حیثیت اختیار کرکے سرکاری خیراتی ہسپتال میں جاکر علاج کراتا ہے اوسکو نکال دینا بھی مناسب نہیں اگر کوئی شخص بہ تکلف غریب بن جاتا ہے اور اپنی دولتمندی کا لحاظ نہ کرے تو اوس کی رعایت بھی ضرور کرنی پڑتی ہے۔

ٹرکی کے زوال کے اسباب

رسالہ ایشیاٹک ریویو میں مسٹر مہدی علی صاحب نے ایک طویل مضمون ٹرکی کے زوال کے اسباب پر لکھا ہے جس میں ایک جگہ آپ نے ظاہر کیا ہے کہ

اس سوال کا فیصلہ کرنا نہایت دشوار ہے کہ سلطان عبد الحمید خان یا جوان ترکوں میں سے کس کا عہد حکومت موجودہ تباہی کا ذمہ دار ہے۔ سلطان عبد الحمید خان جمہوریت کے خلاف پالیسی رکھتے تھے۔ کیونکہ اون کے نزدیک ٹرکی رعایا ابھی جمہوریت کی قابلیت نہ رکھتی تھی۔ سلطان ممدوح نے بیس سال پہلے مصر کی شہزادی نازلی خانم سے فرمایا تھا کہ اگر وہ (سلطان) اپنے ملک کو دستوریت عطا کردیں تو ٹرکی کے لوگ ایک دوسرے کا گلا کاٹنے لگیں گے اور سلطنت کے ٹکڑے ٹکڑے ہوجائیں گے۔

مضمون نگار لکھتا ہے کہ سلطان ممدوح نے نازلی خانم سے جو پیشگوئی کی تھی یا دستوریت عطا کرنے کے متعلق جو خیال ظاہر فرمایا تھا۔ وہ بالکل صحیح ثابت ہوا اور دستوریت قایم ہونے کے چند سال بعد ہی ٹرکی کا ایک بڑا حصہ ہاتھ سے نکل گیا۔ سلطان عبد الحمید خان اپنی طاقت قایم رکھنے اور سب کو اپنی مرضی پر چلانے کے شایق تھے یہاں تک کہ وہ مصر میں خدیوی اقتدار کو بھی شبہ کی نظروں سے دیکھتے تھے۔ مسٹر مہدی علی کا بیان ہے کہ مصر میں خدیوی اقتدار کو مٹانے کے لئے سلطان نے انگریزی قبضہ قایم ہونے میں مدد دی۔ جس کا ثبوت مسٹر موصوف کے نزدیک یہ ہے کہ بغاوت عربی پاشا کے وقت ترکی شاہ سلطان نے مصر نہیں بھیجی حالانکہ ترکی فوج اوس زمانہ میں نہایت آراستہ تھی۔

مضمون نگار آگے چلکر لکھتا ہے کہ سلطان عبد الحمید خان اپنی حکمت عملی سے ریاست ہائے بلقان میں ہمیشہ باہمی رقابت رکھتے تھے۔ اگر وہ اس وقت حکومت پر ہوتے تو بلقان کا اتحاد قایم نہ ہوسکتا۔

ایک جگہ مسٹر مہدی علی لکھتے ہیں کہ نوجوان ترکوں سے سب سے بڑی غلطی یہ ہوئی کہ انہوں نے قومیت کے فیلنگ کو ترقی دینی کی خاطر سپاہیوں کے دل سے مذہب اور اطاعت امیر المومنین کے قدیم عقیدہ کو کمزور کردیا۔ گذشتہ جنگ کا ایک واقعہ ہے کہ میدان جنگ میں ایک افسر نے ایک سپاہی سے کہا کہ آگے بڑھکر اپنے وطن کی حفاظت کیلئے لڑو۔ سپاہی نے جواب میں کہا کہ میں تو اسلام کیلئے سلطان کے حکم سے لڑتا رہا ہوں ورنہ میرا وطن تو اناطولیہ میں ہے جو کہ بہ بہی محفوظ ہے۔ بخارا ہرگز سمندر پار نہ جائیں گے۔ مسٹر مہدی علی نے ٹرکی کے زوال کے جو اسباب بتلائے ہیں ممکن ہے وہ بالکل صحیح ہوں لیکن ہم اون کی رائے سے قطعی طور پر اتفاق نہیں رکھتے۔ کسی شے کا مقابلہ اوس وقت ٹھیک ہوسکتا ہے جبکہ معائب و محاسن دونوں رخ دکھائے جائیں۔ مضمون نگار نے جس طرح عہد حمیدی کے محاسن اور نوجوان ترکوں کے معائب دکھائے ہیں اون کا فرض تھا کہ وہ عہد حمیدی کے معائب اور نوجوان ترکوں کے محاسن بھی دکھاتے تاکہ موازنہ صحیح طور پر ہوسکتا۔ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ نوجوان ترکوں سے غلطیاں ہوئیں اور اون کے مذہبی خیالات نہایت کمزور ہیں۔ لیکن اس سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا۔ کہ عہد حمیدی کے استبداد نے بھی ملک کو بہت کچھ نقصان پہنچایا اور نوجوان ترکوں نے بھی بہت سے اچھے کام کئے کیا مسٹر مہدی علی بتاسکتے ہیں کہ نوجوان ترکوں کی قوت کو توڑنے اور ملک میں بدامنی پیدا کرنے کی کوشش اختیار کس نے کی۔ قسطنطنیہ سے کام کر رہی تھی کاش مسٹر مہدی علی اس مقولہ پر عمل کرتے

عیبش اگر بگفتی ہنرش نیز بگو

معاصر زمیندار وغیرہ اور چندہ ہلال احمر کی رپورٹ

انجمن ہلال احمر قسطنطنیہ کی دوسالہ رپورٹ حال میں موصول ہوئی ہے جس میں منجملہ دیگر ممالک کے ہندوستان کا گیارہ لاکھ روپیہ بھی تفصیل سے درج کیا گیا ہے۔

اس رپورٹ میں معاصرین زمیندار، ہمدرد اور الہلال کا مرسلہ روپیہ درج نہ ہونے سے ہندوستان میں ایک بے چینی سی پیدا ہوگئی ہے مخالف اخبارات معاصرین مذکور سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ انہوں نے جو روپیہ بھیجا تھا وہ کہاں گیا اور اس رپورٹ میں کیوں درج نہیں ہے۔ قومی اخبارات کا یہ مطالبہ بالکل صحیح ہے اور ہمیں امید ہے کہ معاصرین مذکور اس کا تشفی بخش و قابل اطمینان جواب دیکر قوم کی بے چینی کو رفع کردیں گے۔

معاملہ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ معاصرین مذکور نے جو رقوم روانہ کی ہیں وہ یا تو دفتر انجمن ہلال احمر میں پہنچنے کے بجائے براہ راست حکومت کو وصول ہوئیں یا اس رپورٹ میں اندراج سے رہ گئیں۔ بہر حال جو کچھ بھی ہوا ہو معاملہ معمولی توجہ سے روبراہ آجائیگا اور شکوک و شبہات رفع ہوجائیں گے۔ اس موقع پر ہمیں سب سے زیادہ افسوس اس امر کا ہے کہ ہمارے معاصر اپنے عیوب کو دیکھنے کے بجائے غیروں کی طرف [illegible] زمیندار۔ الہلال۔ اور ہمدرد کی [illegible] قوم پر اعتراض اور شکوک و شبہات کئے جاتے ہیں لیکن اپنی طرف نہیں دیکھا بتلائے کہ اصل کی اس معاملہ میں قوم کے کسقدر مطالبات ہیں ہمارے کئی معاصر ایسے ہیں جن کی ہر سلسلہ قوم کا روپیہ اندراج رپورٹ میں نہیں ہے حالانکہ قوم کی انہوں نے

اپنے اخبارات میں روانگی دکھائی ہے وہ تمام و کمال درج نہیں بلکہ بہت کم تعداد درج ہے اس لئے معاصرین کو پہلے اپنے حساب کی جانچ پڑتال بھی کرنی چاہئے اگر وہ اس میں پورے اتریں اور اون کی وہ رقوم جو انہوں نے اپنے اخبارات میں روانگی کی حیثیت سے دکھائی ہیں رپورٹ میں تمام و کمال درج ہوں تو اونہیں حق ہے کہ وہ دوسرے معاصرین پر نکتہ چینی کریں ورنہ انہیں سب سے پہلے اپنا حساب صاف کرنا چاہئے تاکہ وہ قوم کے نزدیک دیانت دار سمجھے جائیں اور اس اعتراض کے مورد و مصداق نہ بنیں جو انہوں نے اس مسئلہ میں دوسروں پر کئے ہیں امید ہے کہ معزز معاصرین وطن، السلال، وکیل، زمیندار، اور ہمدرد وغیرہ اس جانب توجہ فرماکر قوم میں اپنا اثر قایم رکھنے کی کوشش فرمائیں گے۔

قرآن مجید کا ایک عجیب و غریب نسخہ

مسیحی مشنریاں آج اسلام کی ترقی کو دیکھکر جس ناگوار مدافعت کے لئے تیار ہو رہی ہیں اوس کا کچھ حال گذشتہ اشاعت میں لکھا جاچکا ہے اب حال میں معلوم ہوا ہے کہ مسیحی مشنریاں ایک عجیب و غریب چال چلکر اسلام کے خلاف ایک مواد جمع کر رہی ہیں جو مسلمانان عالم کیلئے بہت زیادہ موجب رنج و تکلیف ہوگا۔

۲۵ اپریل کو رائٹر ایجنسی نے تار کے ذریعہ اطلاع دی ہے کہ چند ہفتہ میں کیمبرج یونیورسٹی ایسے مسودات شائع کرے گی جن میں متن قرآن مجید کے اہم اختلافات موجود ہیں اور جو مشکوک و مشکوک صورت میں ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ مسودات ۱۸۹۵ء میں مسز اگنس لوئس سے خریدے گئے تھے۔ اور ڈاکٹر مانگانا نامی ایک عالم متعلقہ تعلیم گاہ شام و کلدان گذشتہ نومبر میں اوس کو پڑھ سکے ہیں۔ بعض عبارات بظاہر اوس وقت سے پہلے کے لکھے ہوئے ہیں۔ جب کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلعم کے کاتب وحی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے قرآن مجید کو مرتب کیا تھا مذکورہ بالا خبر جس قدر اہم ہے اوسی قدر عجیب و غریب۔ کیونکہ ہماری سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ مسودات کس قسم کے ہیں۔ اور کیا ہوسکتے ہیں۔

یہ بات مسلم الثبوت اور ناقابل تردید ہے۔ کہ جب قرآن کیبارہ مرتب ہوا تھا تو قرآن مجید کے جسقدر مسودات [illegible] وغیرہ میں پائے جاتے تھے وہ تمام جمع کرکے تلف کردئے گئے تھے۔ اور کوئی تحریر یا مسودہ ایسا باقی نہ رہا تھا جو تلف نہ کردیا گیا ہو۔ ایسی حالت میں کس بنیاد پر [illegible] [illegible] اسلام کے خلاف [illegible] کے ساتھ کہتے ہیں کہ مسیحیت کی یہ چال کارگر نہ ہوگی۔ کیونکہ قدیم مسودات کا حصول بالکل ناممکن خیال ہے۔ اور لامحالہ اس امر کا تسلیم کرنا ہوگا کہ قدیم مسودات کی شکل اختیار کرکے چال چلی گئی ہے۔ قرآن مجید ایک معجزہ ہے جس میں کوئی لفظی و معنوی اختلاف نہیں پایا جاتا اور نہ انشاء اللہ العزیز کبھی ثابت ہوسکے گا۔ قرآن مجید خود کہتا ہے کہ اگر یہ قرآن بجز اللہ کے کسی دوسرے کی طرف سے ہوتا تو لوگ اس میں کثرت سے اختلاف پاتے۔ اسلئے ہمیں اطمینان ہے کہ یہ چال بیکار جائے گی۔

نہر پنامہ کے افتتاح میں عظیم الشان نمائش

امریکہ میں حال میں ایک نہر تعمیر ہوکر مکمل ہوئی ہے جسکا نام نہر پنامہ ہے۔ یہ نہر بلحاظ اپنی لمبائی و چوڑائی کے دنیا بھر کی نہروں سے زیادہ لمبی چوڑی اور خوبصورت ہے۔ جس کی نظیر اس وقت دنیا میں نہیں پائی جاتی۔

اس نہر کے افتتاح پر جو آیندہ سال ہوگا ایک عظیم الشان نمائش بھی ہوگی۔ جس کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ نمائش اپنی نظیر آپ ہی ہوگی اور یہ کہ کرہ ارض پر اب سے پہلے ایسی عظیم الشان نمائش کبھی نہیں ہوئی۔ نمائش کی عظمت کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ اس کے مصارف کیلئے چار کروڑ روپیہ منظور کیا گیا ہے۔

نمائش کے چاروں طرف عظیم الشان خوبصورت محل تعمیر ہوں گے۔ سمندر کا کنارہ سبز۔ زرد اور پہاڑیوں کا دلکش منظر ہوگا۔ دو میل تک فارس کی بیل بوٹے دار چٹائی کا فرش بچھایا جائیگا روشنی کا خاص انتظام ہوگا۔ چاروں طرف بلند ستونوں کی قطاریں ہونگی۔ یہ تمام باتیں نمائش کی خوبی کا ہزارواں حصہ کہا جاسکتا ہے۔

نمائش کی ۶۳۵ ہیکٹیس ایکڑ زمین صرف ایسی ہوگی جسکو امریکہ کا مشہور مصور جولیس مختلف قسم کے رنگین بیل بوٹوں سے مرصع کرے گا۔ اس کے علاوہ انجنیری کا حیرت انگیز کام مصنوعی نظارے پیدا کرنے کی صنعت خصوصیت سے قابل دید ہوگی۔ پھولوں کی نمائش دکھانے کیلئے گیارہ فٹ اونچی عمارتیں بنائی گئی ہیں جن میں مصنوعی رنگ سے سرمہ لگا ہوا ہے۔

مختصر یہ کہ یہ نمائش دنیا کی ایک عجیب چیز ہوگی جس میں امریکہ اپنی تمام مصنوعات دکھائے گا جاپان اور چین بھی اپنی صنعتیں اس میں دکھائیں گے۔

دیکھئے اس نمائش میں ہندوستان کی بھی کوئی چیز شامل ہوتی ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو اس سے زیادہ ہمارے ہندوستان کے لئے اور کیا ہوگا۔

[illegible] خالی کردیا۔ (قسطنطنیہ ۲۹ اپریل) [illegible] کو تمام و کمال خالی کردیا ہے ٹرکی کیلئے ایک [illegible] (قسطنطنیہ ۲۹ اپریل) دولت عثمانیہ [illegible] اور [illegible] ڈریڈناٹ قسم کا جنگی جہاز تیار کرنیکی بابت گفتگو ہو رہی ہے

دہلی کا مقدمہ بغاوت

نمبر (۴)

دینا ناتھ پر جرح کئے جانے کا مسئلہ

جب دینا ناتھ کا بیان ہو چکا تو عدالت نے ملزموں کے وکلا سے کہا کہ اب دینا ناتھ پر جرح کریں۔ یہی حق ان ملزموں کو دیا گیا جن کے وکیل موجود تھے جواباً تمام وکیلوں نے کہا کہ چونکہ ہم نے ابھی تک کل کاغذات نہیں دیکھے اس لئے ہم جرح کے لئے تیار نہیں۔ بلراج کے بیرسٹر مسٹر بھگت نے چیف کورٹ کے ایک فیصلہ کا حوالہ دیکر کہا کہ کل کاغذات جو استغاثہ نے عدالت کے روبرو پیش کئے ہیں سوائے پولیس ڈائری کے ہمیں دیکھنے کی اجازت ہونی چاہئے ان کے بغیر ہمارا جرح کرنا فضول ہوگا۔ جو کاغذات ہمارے ہی قبضہ سے لئے گئے ہیں ان کو کیوں ہمیں دیکھنے کی اجازت نہیں ہو سکتی جبکہ وہ عدالت میں ریکارڈ کی صورت میں بھی پیش ہو چکے ہیں۔ سرکاری وکیل نے اس مستغاثہ کی مخالفت کی مسٹر بھگت نے دوبارہ جواب دیکر اپنے مطلب کو واضح کیا۔ مگر عدالت نے یہ درخواست نامنظور کردی۔ اس کے بعد عدالت نے اودھ بہاری سے پوچھا کہ تمہارا وکیل مسٹر عبدالرحمن حاضر نہیں۔ کیا تم خود کسی قسم کی جرح دینا ناتھ پر کرنا چاہتے ہو اس نے جواب دیا میں جرح کرنا نہیں چاہتا۔ مسٹر بھگت کے یہ سوال کرنے پر کہ کیا تم جرح اس واسطے نہیں کرنا چاہتے کہ کاغذات پیش کردہ استغاثہ تم نے کل نہیں دیکھے اور ان کو دیکھے بغیر پوری واقفیت سے قاصر ہو؟ تو جواب دیا کہ ہاں میں اسی وجہ سے دینا ناتھ پر جرح کرنا نہیں چاہتا۔

پولیس اور استغاثہ کی خواہش پر آئندہ یہ مقدمہ "بغاوت" کے بجائے "مقدمہ سازش" قرار دیا گیا۔

۲۸ اپریل کو لالہ ٹھاکر داس مالک پاپولر ڈسپنسری کی تقریر شہادت کا سلسلہ شروع ہوا۔ لالہ صاحب نے بیان کیا کہ جہاں تک میرا خیال ہے بسنت کمار سے زیادہ تر دینا ناتھ ملاکرتا تھا۔ اس کے علاوہ گربلدی لال بھی آیا تھا۔ اور ایک بنگالی بابو جس کا نام یاد نہیں ہے وہ بھی اکثر آیا کرتا تھا میں نے کبھی کبھی ایک دو آدمیوں کو اس سے بات چیت کرتے دیکھا ہے مگر میں ان کے نام نہیں جانتا۔

ملزموں کی شناخت اور اسکا نتیجہ

اسپر مسٹر براڈوے سرکاری وکیل نے تمام ملزموں کو کھڑا کیا اور گواہ سے پوچھا کہ ان میں سے آپ نے کن کن کو دیکھا ہے۔ گواہ نے کہا کہ میں نے ان میں سے بسنت کمار کے ساتھ کسی کو بھی نہیں دیکھا۔ اس کے بعد بیان کیا کہ دینا ناتھ عموماً ڈسپنسری کے باہر بازار میں کھڑا ہو کر بات چیت کیا کرتا تھا۔ باقی اشخاص ہمارے دفتر میں آکر ہمارے سامنے گفتگو کرتے تھے چونکہ دینا ناتھ وہی ہے جو ہماری ڈسپنسری کے سامنے کی گلی میں رہتا تھا۔ مگر اب چھ مہینے یا سال بھر سے اس نے دوسرا مکان بدل لیا ہے۔

گردھاری لال

گردھاری لال میرا دوست نہیں ہے مگر میں اسکو ہندو یتیم خانہ کا سپرنٹنڈنٹ ہونے کی وجہ سے جانتا ہوں وہ مجھ سے یتیم خانہ کے لڑکوں کے لئے دوائے لیجاتا تھا جو بالعموم مفت یا نصف قیمت پر دی جاتی تھی۔

بسنت کمار

۱۷ مئی ۱۹۱۳ء کی رات کو جبکہ بم چلا تھا میں اپنی ڈسپنسری میں موجود تھا بسنت کمار کے پاس کوئی بائسکل نہ تھی۔ مگر ۱۷ تاریخ کو دینا ناتھ اس کے پاس ایک بائسکل لایا تھا۔ شام کو چھ بجے کے قریب میں اور امرناتھ دفتر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ دینا ناتھ نے ڈسپنسری میں آکر بائسکل کو چبوترہ پر رکھا۔ اور بسنت کمار سے کہا کہ میں نے بائسکل یہاں رکھ دی ہے۔ چبوترہ دروازہ سے پانچ یا چھ انچ کے فاصلہ پر ہے۔ دینا ناتھ بسنت کمار کو ساتھ لیکر دروازہ کے باہر چبوترہ پر کھڑا ہو گیا۔ اور چند منٹ تک باتیں ہوتی رہیں۔ اس اثنا میں بسنت کمار نے بائسکل کو نیچے اتارا پہلے دینا ناتھ نیچے اترا تھا اس کے بعد میں نے ان کو نہیں دیکھا۔

بسنت کمار ہر روز شام کو سیر کے لئے جایا کرتا تھا۔ جب سے وہ نوکر ہوا تھا اس نے ہم سے پہلے ہی دن اجازت لے لی تھی کہ میں ہر روز گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ کے لئے سیر کرنے جایا کروں گا۔ وہ ہر روز شام کو چھ بجے کے قریب جایا کرتا تھا اس کی واپسی کے متعلق جہاں تک مجھے یاد ہے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ ۸ بج چکے تھے کہ میرے دوسرے شریک امرناتھ نے مجھ سے کہا کہ ۸½ بج چکے ہیں۔ میں نے اس سے یہ کہا کہ چونکہ بسنت کمار ابھی تک نہیں آیا اور مجھے بھی ایک دوست کو لینے کے لئے اسٹیشن پر جانا تھا۔ اس لئے اگر آپ ٹھہر جاتے تو اچھا ہوتا ہمیں باتیں کرتے کچھ دیر ہوئی تھی کہ بسنت کمار آگیا۔ اس نے دفتر کے پیچھے کمرے میں بائسکل رکھی تھی۔ اس کے بعد امرناتھ تو گھر چلا گیا مگر میں تھوڑی دیر بیٹھا رہا۔ پھر میں نے بسنت کمار سے پوچھا کہ یہ بائسکل کس کی ہے اور اندر کیوں رکھی ہے۔ بسنت کمار نے جواب دیا کہ یہ دینا ناتھ کی بائسکل ہے اور مجھے اپنے اندر رکھ دینے کے لئے کہا ہے۔ میں ۹ بجے کے قریب اسٹیشن پر چلا گیا۔ بم چلنے کی کیفیت مجھے ۱۸ کی صبح کو معلوم ہوئی میں نے اس سے پیشتر بسنت کمار کے پاس کوئی بائسکل نہیں دیکھی میں نے ۱۷ تاریخ سے پیشتر یا اس کے بعد اس کے پاس بائسکل کبھی نہیں دیکھی۔ جہاں تک مجھے یاد ہے۔ میں ۱۸ مئی کو کمرے میں چارپائی پر بیٹھا ہوا تھا کہ دوپہر کے وقت دینا ناتھ آیا اور ڈسپنسری کے پچھلے کمرے سے بائسکل لے گیا۔ اس کے بعد گواہ نے ان چیزوں اور تحریروں کی شناخت کی جو بسنت کمار کے کمرے سے تلاشی کے وقت برآمد ہوئی تھیں۔

گواہ سے وکیل بلراج کی جرح

اس کے بعد بھگت مدھوسودن نے جو ملزم بلراج کے وکیل ہیں پہلا کر داس سے جرح کی جس کے جواب میں گواہ نے کہا:-

امرناتھ نے مجھ سے پوچھا کہ گردھاری لال بسنت کمار کے متعلق آپ سے جو بات چیت کر گیا تھا کیا اس نے بلراج کے بابت آپ سے کچھ ذکر کیا تھا؟

گواہ:- مجھ سے گردھاری لال نے بلراج کا کوئی ذکر نہیں کیا اور نہ میں بلراج کو جانتا ہوں اور گردھاری لال کی سفارش کے بعد اور کسی کی سفارش کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ رات ۹ بجکر ۵ منٹ پر ایک گاڑی گوجرانوالہ سے آتی ہے میں ۱۷ تاریخ کو اس گاڑی پر گیا تھا۔ اس کے بعد وکیل ملزم کے سوالات جواب میں گواہ نے بیان کیا کہ میرا دوست اس گاڑی سے نہیں آیا۔ اس کے دوسرے دن وہ میرا دوست آگیا۔ اس کا نام ڈاکٹر سادا رام ایل۔ ایم۔ ایس میڈیکل پریکٹیشنر لاہور ہے وہ ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے ہیں مگر پریکٹس لاہور میں کرتے ہیں۔ اسوقت میری اور ان کی ملاقات کو تقریباً ایک سال ہو چکا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ وہ ۱۷ تاریخ کو آنے والے تھے میرے پاس کوئی تحریر نہیں ہے۔ میں ایک بیاہ میں ان کے ساتھ گیا تھا اسوقت انہوں نے کہا کہ میں ۱۷ تاریخ کو آؤں گا۔ میں پہلے آیا تھا اور وہ پیچھے آئے تھے۔ معتبر سنگھ کو میں نے کسی کے کہنے پر ملازم نہیں رکھا۔ وہ خود ہی آیا تھا ہاں میں نے سنا تھا کہ وہ بیمار (پرشوتم لال) مر گیا۔ جہاں تک مجھے یاد ہے۔ ۱۸ تاریخ کو جس وقت دینا ناتھ بائسکل واپس لے گیا ہے اتوار کا دن تھا بسنت کمار جب باہر جاتا تھا تو وہ شام کا وقت ہوتا تھا۔ اس وقت امرناتھ کمپوڈری کرتا تھا اور وہ نسخے بنا بھی دیتا تھا اور ان کو لکھ بھی لیتا تھا اور اگر میں ہوتا تو میں نسخہ لکھ دیتا تھا وہ بنا دیتا تھا عموماً ہر شام کو ایسا ہی ہوتا تھا۔ اس کے بعد سررشتہ دار نے گواہ کو بیان سنایا اور گواہ سے دستخط کرائے۔

بسنت کمار نے اپنے پلیڈر سے بات چیت کرنی چاہی۔ عدالت نے اجازت دیدی اور اس نے ان سے گفتگو کی۔

لالہ امرناتھ کی شہادت

اس کے بعد لالہ امرناتھ مالک ڈسپنسری کی شہادت ہوئی اور انہوں نے بھی قریب قریب وہی باتیں بیان کیں جو لالہ ٹھاکر داس بیان کر چکے تھے۔

گردھاری لال کی شہادت

میرا نام گردھاری لال ہے میرے والد کا نام نہال ہے۔ میری عمر ۴۱½ سال ہے میں ہندو یتیم خانہ کا سپرنٹنڈنٹ تھا۔ اب ہوشیارپور رہتا ہوں۔ میں بلراج کو جانتا ہوں۔ بالمکند کو بھی جانتا ہوں۔ بسنت کمار کو پاپولر ڈسپنسری کی وجہ سے جانتا ہوں۔

اس کے بعد گواہ نے تینوں ملزمین کی شناخت کی۔ میں پہلے ہندو یتیم خانہ کا سپرنٹنڈنٹ تھا۔ میں غالباً ۲۴ نومبر ۱۹۱۱ء تک رہا۔ میں ۲۲ جنوری ۱۹۱۱ء سے سپرنٹنڈنٹ پر ملازم ہوا ہوں۔

۲۴ نومبر ۱۹۱۱ء میں ڈی۔ اے وی ہائی اسکول بورڈنگ ہاؤس کی ایک برانچ کا ایک سپرنٹنڈنٹ ہو کر چلا گیا میرا خیال ہے کہ میں وہاں دو مہینہ رہا۔ ۱۹۱۲ء میں آخر اگست تک پھر یتیم خانہ میں رہا کیونکہ اس کا انتظام خراب ہو گیا تھا انہوں نے مجھے پھر بلا لیا تھا۔ میں ڈی اے وی کالج ڈسپنسری میں بھی کرتا رہا ہوں۔ میں نے بسنت کمار کو پاپولر ڈسپنسری میں ملازم کرایا تھا۔ میرے پاس بھائی بالمکند جی آئے تھے انہوں نے کہا کہ بسنت کمار مارا مارا پھرتا ہے۔ تم اسے یتیم خانہ میں رکھ لو تاکہ ایسا نہ ہو کہ یہ مسلمان یا عیسائی ہو جائے۔ میں نے ان سے کہا کہ چونکہ اس کی عمر زیادہ ہے لہذا ہم اسے نہیں رکھ سکتے۔ مگر پاپولر ڈسپنسری والوں نے مجھے کئی دفعہ کہا ہے اور انہوں نے ایک آدمی کی ضرورت بھی ہے میں اسے وہاں لے جاؤں گا۔ بھائی بالمکند نے یہ بھی کہا تھا کہ چونکہ پاپولر ڈسپنسری والے میری جان پہچان کے نہیں ہیں اس لئے میں نہیں لے جا سکتا۔ چنانچہ میں خود اسے وہاں لے گیا۔ میرے ساتھ میں بھائی بالمکند تھے اور نہ کوئی اور شخص تھا۔ کوئی اور شخص سے مراد ہندو یتیم خانہ کا کوئی آدمی ہے بلراج نے نہ مجھ سے کبھی بسنت کی سفارش کی اور نہ کبھی اسے ساتھ لیکر میرے پاس آیا۔

بلراج اور بسنت کمار

سوال۔ جب بھائی بالمکند نے بسنت کمار کا ذکر تم سے کیا تھا تو اسوقت بلراج کا کچھ ذکر آیا یا نہیں یہ سوال مسٹر براڈوے نے کئی مرتبہ پوچھا مگر کرر سہ کرر پوچھنے پر بھی گواہ نے اس کا جواب نہیں دیا۔ اور یہ کہا کہ اس سوال کی بابت مجھے سوچنے کا موقعہ دیا جائے لیکن وہ پھر بھی ساکت کھڑا رہا اور کچھ جواب نہیں دیا۔

بلراج کے متعلق اس سے پہلے کیا بیان دیا تھا

مسٹر براڈوے نے پوچھا کہ اس سے ایک ماہ پیشتر جب یہ سوال عدالت کی طرف سے پوچھا گیا تھا۔ تو اسوقت جو جواب آپ نے دیا تھا کیا وہ جواب آپ کو یاد ہے گواہ نے کہا مجھے یاد نہیں مسٹر براڈوے نے پھر مذکورہ سوال پوچھا تو گواہ نے یہ خود مسٹر براڈوے سے پوچھا کہ آپ بتائیے میں نے کیا بیان دیا تھا۔ مسٹر براڈوے نے پوچھا کہ کیا تم کو یاد ہے کہ تم نے مسٹر شو کے روبرو گذشتہ مارچ کو لاہور میں کچھ بیان دیا تھا

اس پر ردّ و قدح کے بعد گواہ نے کہا کہ میں نے بیان دیا ہے۔ مسٹر براڈوے نے پوچھا کہ وہاں آپ نے حلف اٹھانے کے بعد سچ بولا یا جھوٹ۔ اب گواہ نے کہا کہ میری سمجھ میں نہیں آیا۔

گردہاری لال کا بقیہ بیان
عدالت میں نمستے

مسٹر براڈوے نے پھر پوچھا کہ مجسٹریٹ کے روبرو ۹ مارچ کو جو بیان لاہور میں دیا تھا وہ سچ تھا یا جھوٹ۔ گواہ نے کہا کہ وہ بیان سچا تھا۔

مسٹر براڈوے نے پوچھا کہ جب آپ عدالت میں آئے تھے تو اوسوقت بالمکند کو نمستے کیا تھا کیا یہ ٹھیک ہے؟ گواہ نے کہا کہ ہاں میں نے نمستے کیا تھا۔ انگریز گڈ مارننگ کہتے ہیں مسلمان سلام کہتے ہیں۔ میں نے نمستے کیا تھا۔ مسٹر براڈوے نے پوچھا کہ کیا بالمکند نے آپ سے یہ کہا تھا کہ یا تو اسے یتیم خانہ میں داخل کردو ورنہ اسے کہیں ملازمت دلوادو۔ گواہ نے سوچنے کی مہلت مانگی۔

بلراج کی نسبت اچھی طرح یاد نہیں

بھائی بالمکند نے یہ کہا تھا کہ بلراج نے کہا ہے کہ بسنت کمار کو یتیم خانہ میں داخل کرادو لیکن بلراج نہ خود اوسکو میرے پاس لایا اور نہ اسکی سفارش کی کہ اسے ملازم کرا دیا جائے۔ ہاں بلراج کا نام بھائی بالمکند نے لیا تھا۔ پھر میں اسے پالو رڈ ڈسپنسری میں لے گیا۔ اور یہاں سے کہا کہ یہ بڑی عمر کا ہے اس لئے میں اسے یتیم خانہ میں داخل نہیں کرسکتا۔ علاوہ ازیں میں اس کی قومیت و دیگر باتوں سے واقف نہیں ہوں آپ اپنی تسلی کر لیجئے۔ میں نے امرناتھ سے ذکر کیا کہ یہ شخص مانگتا ہوا بھائی بالمکند کے پاس آیا تھا یہ غریب اور وہ ہندو یتیم خانہ میں لے آئے تھے۔ مگر بڑی عمر ہونے کے سبب اسے ہم ہندو یتیم خانہ میں داخل نہیں کرسکتے۔ اس واسطے میں اسے آپ کے پاس لایا ہوں۔ کیونکہ ایک آدمی کے لئے آپ نے مجھے کئی دفعہ کہا تھا۔ آپ اپنی تسلی کرلیں۔ میں اس سے ذاتی طور پر واقف نہیں ہوں۔ امرناتھ کے سامنے ممکن ہے کہ میں نے بلراج کا نام لیا ہو۔ مجھے اچھی طرح یاد نہیں کہ آیا میں نے بلراج کا نام ہی بالمکند کے نام کے ساتھ امرناتھ جی کے سامنے لیا یا نہیں۔

سنتو برہمن کا بیان

میرا نام سنتو ہے عمر قریباً ۱۸ سال ہے میں لاہور کے جنگڑ محلہ میں پیر بخش کے مکان پر برتن دھویا کرتا ہوں۔ جس میں لڑکے رہتے ہیں مجھے تین روپیہ ماہوارا ور کھانا ملتا ہے۔ خوشی رام کو دیکھکر پہچانا اور کہا کہ میں لڑکوں کو روٹی دیتا ہوں خوشی رام کی گرفتاری سے بیشتر اس کے پاس ایک مہمان آیا تھا۔ مجھے اس کا نام معلوم نہیں وہ ایک قمیض اور دھوتی پہنے تہا۔ میں نہیں جانتا وہ کشمیری تہا یا پنجابی اوس کا سر ننگا تہا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ اگر وہ میرے سامنے لایا جائے تو میں اسے شناخت کرسکوں گا یا نہیں۔ مجھے اس کے آنے کا حال اس طرح معلوم ہوا کہ میں اسے روٹی دیا کرتا تہا وہ غالباً پانچ سات دن تک خوشی رام کے پاس رہا۔ میں ان دونوں کے لئے کہانا ایک ہی دفعہ مگر علیحدہ علیحدہ برتنوں میں لیجاتا تہا وہ جوان اور مضبوط آدمی تہا اس کی داڑھی اور مونچھیں خوشی رام کی طرح تہیں۔ وکلائے صفائی نے جرح سے انکار کیا۔

ایک تصویر

مسٹر براڈوے نے سنتو کو ایک فوٹو دکھا کر پوچھا کہ تم نے اس قسم کا آدمی دیکھا ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا اور کہا کہ اس کے پاس بائیسکل نہ تھی۔ میں نے اسے خوشی رام کے مکان پر دیکھا تہا۔ وہ اس کی گرفتاری سے ایک دن پہلے چلا گیا تہا۔ اس تصویر میں داڑھی مونچھیں دونوں ہیں۔ مگر جب وہ مہمان تہا تو اسوقت جا ڑا ہو کا صفایا تہا۔

(۱۴۔ اپریل کی کارروائی)

مسٹر بل کی شہادت

حلفیہ بیان کیا کہ میں اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس ہوں۔ ۱۷۔ فروری کو مسٹر پیٹری نے مجھے ایک پارسل دیا اور کہا کہ اسے لاہور لے جاؤ۔ چنانچہ میں اوسے لیکر ۱۸ کی صبح کو لاہور پہونچ گیا۔ اور ممتحن کیمیائی کے سپرد کردیا۔ اونہوں نے شام کے پانچ بجے واپس دیدیا۔ جسے دہلی لاکر میں نے مسٹر پیٹری کے حوالے کردیا۔ جو پارسل مجھے ۱۸۔ کی شام کو ملا تہا۔ اس پر مہر لگی ہوئی تہی۔

مسٹر ٹروپ کی شہادت

مسٹر ٹروپ نے جو جنگلات کے محکمہ میں افسر ہیں بحلف بیان کیا کہ میں راش بہاری کو جانتا ہوں وہ میرے دفتر میں کلارک رہ چکا ہے اوس نے میرے دفتر میں قریباً ۵ سال تک کام کیا۔ میں اس کی تحریر بھی پہچان سکتا ہوں اس کے بعد سرکاری وکیل نے چند تحریریں دکھائیں جن میں سے بعض کی نسبت گواہ نے یہ کہا کہ یہ اسی کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہیں اور بعض کی بابت انکار کیا۔ تصویر دیکھکر کہا کہ یہ راش بہاری کا اوس وقت کا فوٹو ہے جب میں نے اوسے آخری مرتبہ دیکھا تہا۔

جرح سے انکار

جب وکلائے صفائی سے جرح کی بابت پوچھا گیا تو اونہوں نے نفی میں جواب دیا ملزموں نے بھی انکار کیا۔ منجانب استغاثہ کہا گیا کہ اگر جرح کرنی ہے تو کر لینی چاہئے اس لئے کہ یہ صاحب ہندوستان سے باہر جانے والے ہیں وکلائے صفائی نے کہا کہ ابھی کوئی ضرورت نہیں جب وقت آئیگا دیکھا جائیگا۔ ہم فی الحال جرح نہیں کرتے اس کے بعد اظہار پر گواہ کے دستخط ثبت کرائے گئے۔

بالادت جوشی کی شہادت

بحلف بیان کیا کہ میں ریسرچ انسٹیٹیوٹ ڈیرہ دون میں ملازم ہوں اور راش بہاری کو گذشتہ تین سال سے (یعنی میں جب سے انسٹیٹیوٹ میں ملازم ہوا ہوں) جانتا ہوں میں اس کا خط بھی اچھی طرح شناخت کرسکتا ہوں میں کبھی کبھی اوس سے ملا بھی کرتا تہا اس کے بعد گواہ نے بعض تحریروں اور راش بہاری کے فوٹو کی شناخت کی۔

سرکاری وکیل نے بجواب سوال عدالت کہا کہ آج اور گواہ پیش نہیں ہوسکتے اسکے بعد اجلاس برخاست کردیا گیا۔

(۱۶۔ اپریل کی کارروائی)

راجہ نربت سنگھ کا بیان

میرا نام نربت سنگھ ہے میرے والد کا نام مہاراج پرتاب سنگھ والی ایدر ہے۔ میں بالمکند اور بلراج کو جانتا ہوں۔ میری اور بلراج کی خط و کتابت ہوا کرتی تہی۔ میں اس کا خط پہچانتا ہوں۔ گواہ کو چند کاغذات دکہائے گئے جس کی نسبت اس نے کہا کہ میں انہیں پہچانتا ہوں یہ سب بلراج کے ہیں۔ دوسرا کاغذ ڈی اے وی ہائی اسکول کے ماسٹر بھائی بالمکند کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ ایک چٹھی کو دیکھکر کہا کہ اس کے انگریزی حصہ کو بلراج کا تسلیم کرتا ہوں۔ اردو حصہ اس کا نہیں ہے میں بالمکند کی چٹھیاں نہیں پہچانتا۔ فروری گذشتہ میں جب وائسرائے جودھپور تشریف لے گئے تو کیمپ کا منتظم میں تہا کوئی شخص بغیر پاس کیمپ میں نہیں جاسکتا تہا بالمکند کو پاس نہیں ملا تہا۔ وہ راجہ سنت سنگھ کی معرفت وائسرائے کے کیمپ میں جانے کے لئے پاس لینا چاہتا تہا مگر نہیں ملا گواہ کو کٹہرے سے نکل کر کرسی پر بیٹھنے کی اجازت دی گئی۔ اس کے بعد گواہ نے بلراج کو شناخت کیا۔

راجہ سنگت سنگھ کا اظہار

میرا نام سنگت سنگھ ہے میں مہاراجہ سر پرتاب سنگھ کا بیٹا ہوں۔ میں بلراج اور بالمکند کو جانتا ہوں یہ دونوں مجھے پڑھایا کرتے تھے اس لئے میں اونہیں پہچانتا ہوں۔ بلراج مجھے جودھپور میں پڑھاتا تہا۔ پھر میں لاہور کے ڈی اے وی سکول میں آیا۔ بالمکند مجھے اسکول میں بھی پڑھاتے تھے اور گھر پر بھی۔ بلراج اور بالمکند میرے علاوہ میرے دو چھوٹے بھائیوں ہنونت سنگھ اور ابھے سنگھ کو بھی پڑھاتے تھے۔ میں بلراج کا خط پہچان سکتا ہوں بلراج نے مجھے انگریزی پڑھائی تہی۔ میں اوس کا اردو کا خط نہیں پہچان سکتا ہوں۔ بلراج نے مجھے انگریزی پڑھائی تہی میں اوس کا اردو کا خط نہیں پہچان سکتا۔ اس کے بعد چند تحریریں پیش کی گئیں۔ گواہ نے کہا کہ یہ تحریر ۱۱۹ اور باقی چند تحریریں بھی بلراج کی ہیں۔ میں ٹائپ رائٹنگ جانتا ہوں۔ ہم جس کمرہ میں رہا کرتے تھے اس میں ٹائپ رکہا ہوا تھا۔ یہ ٹائپ رائیٹر بلراج کا تہا۔ ایک روز بلراج ایک آدمی کو ساتھ لایا اور ٹائپ رائٹر پر کچھ چھاپا۔ بلراج نے کہا کہ یہ ٹھیک نہیں چلتا۔ دوسرے آدمی نے کہا میں درست کردوں گا۔ میں نے اور ہنونت سنگھ نے ایک دن اس پر کچھ چھاپنے کی کوشش کی تھی۔ مگر بالمکند نے منع کیا۔ ہمارے لاہور پہنچنے کے وقت مشین کمرے میں موجود نہ تہی ٹائپ رائٹر ایک میز پر رکہا رہتا تہا۔ ہمارے جودھپور جانے سے قریباً ایک ہفتہ پیشتر کوئی شخص اسے وہاں سے اٹھا لے گیا۔ میں بالمکند کے دستخط نہیں پہچانتا اس کے بعد سرکاری وکیل نے گواہ سے بالمکند اور بلراج کی شناخت کرائی۔

مراد آباد میں مردہ زندہ ہوگیا

میں سالگرام ساکن مراد آباد پانچسال سے سستی نامردی جریان احتلام۔ کجی وغیرہ میں مبتلا ہو کر بظاہر زندہ مگر بباطن مردہ تہا۔ صدہا علاج کئے مگر فائدہ ندارد۔ آخر حکیم دوست محمد خان (خاندانی) کا خاندانی بکس اکسیر باہ (مردہ زندہ کرنیکی مشین) مشمولہ ۴۰ گولیاں و شیشی طلاء استعمال کی۔ حلفاً ایماناً لکھتا ہوں کہ تین یوم میں مجکو سب امراض سے آرام ہوگیا۔ جو لوگ مندرجہ بالا امراض میں مبتلا ہیں وہ بہت جلد حکیم صاحب سے بکس اکسیر باہ منگوا کر استعمال کریں حکماً آرام ہوگا۔ بکس اکسیر باہ کہنہ سے کہنہ سستی۔ نامردی۔ جریان۔ احتلام۔ سرعت۔ رقت۔ لا اولادی۔ ذیابیطس ضعف اعضاء رئیسہ وغیرہ کی ایک نہایت ہی مجرب المجرب لاثانی بےضرر دوا ہے۔ اگر باقاعدہ استعمال سے آرام نہ ہو تو قیمت واپس۔ قیمت بکس اکسیر باہ مبلغ ۵ مگر یکم مئی ۱۹۱۴ء تک ۴ رعایتی جلدی کریں گولیاں اکسیر امساک کی مجرب بے ضرر پر لطف تاثیر نخوذ فی درجن ۱۲ اکسیر دافع سوزاک و قرحہ جسے پرانا سوزاک قرحہ سوزش بول جلن کی نہایت ہی عمدہ دوا قیمت ۱۲ اکسیر مرگی۔ مرگی کی نہایت ہی مجرب المجرب دوا جس سے ہزاروں لوگوں کو آرام ہوا ہے قیمت ۵ پتہ حکیم مولوی دوست محمد خان (خاندانی) ڈاکخانہ آدمپور ضلع ہوشیارپور (پنجاب) تار کا پتہ حکیم دوست محمد خان ٹانڈہ۔ ہوشیارپور

مدینۃ النسوان

۱۶۹

اسلام کے احسانات عورتوں پر

(۴)

مذکورہ بالا آیات قرآنمجید مظہر ہیں کہ عورتوں اور مردونکے حقوق اپنی اپنی نوعیت سے مساوی ہیں مرد کو ہرگز یہہ اختیار نہیں ہے کہ اپنے حقوق سے زیادہ اون پر ظلم و ستم روا رکھے اسیطرح عورتوں کو اجازت ہے کہ اگر مرد اونکے حقوق ادا نکرتے ہوں تو وہ مردوں سے محاسبہ کریں اور اپنے حقوق حاصل کریں حضرت رسول مقبول صلعم اپنے اصحاب سے (اللہ تعالیٰ اون سے راضی ہو) فرمایا کرتے تھے کہ عورتوں کیساتھ جو بمنزلہ شیشہ کے ہیں نرمی کیا کرو۔

اب ہم ذیل میں اون مظالم و سختیوں پر نمبروار تفصیل سے بحث کرتے ہیں جو اسلام سے قبل عورتوں پر ہوتی تہیں اور اسلام نے اون کا استیصال کیا۔

(۱) یونان۔ ایران۔ عرب۔ ہندوستان، وغیرہ تمام ملک میں اسلام سے پہلے دختر کشی کی عام رسم تہی یعنی لڑکیوں کو مار ڈالنا ایک پسندیدہ رسم سمجھی جاتی تہی۔ اسلام نے سب سے پہلے اس رسم کو دنیا سے مٹایا اسلام سے اون بے رحم و ظالم ماں باپ کو جو اپنی لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیا کرتے تھے۔ خدا کے غضب اور عذاب دردناک سے ڈرایا۔ چنانچہ قرآنمجید میں ارشاد ہے و اذا الموؤدۃ سئلت بای ذنب قتلت (س تکویر ۳۰) اور جب اوس لڑکی سے جو زندہ گاڑ دی گئی تہی پوچھا جائیگا کہ وہ کس گناہ پر ماری گئی تہی۔

عرب میں لڑکیوں کا رکہنا جہالت اور حمیت کے غلبہ سے ایک سخت ذلت و اہانت تہی وہ کمبخت اپنی لڑکیوں کو یا تو پیدا ہوتے ہی مار ڈالتے تھے یا کچھہ دنوں پرورش کر کے زندہ زمین میں دفن کر دیتے تھے چنانچہ ارشاد باری ہے اذا بشر احدھم بالانثیٰ ظل وجھہ مسودا وھو کظیم یتواری من القوم من سوء ما بشر بہ ایمسکہ علیٰ ھون ام یدسہ فی التراب (س ۱۶، آیات ۶۰) اور جب اون میں سے کسی کو (تولد) لڑکی کی خبر دیجاتی ہے تو اوس کا منہ سیاہ ہو جاتا ہے اور دلمیں غمگین ہوتا ہے نا خوش خبر کے سبب جسکی اوسکو بشارت دیگئی ہے لوگوں سے چہپتا پہرتا ہے اس تردد میں کہ بے عزتی قبول کرکے اوسکو (دنیا میں) رہنے دے۔ یا اوسے مٹی میں دبا دے حضرت امام رازی اپنی تفسیر میں اس آیت کے متعلق فرماتے ہیں کہ عرب اپنی بیٹیوں کو مختلف طریقہ پر قتل کیا کرتے تھے بعض گڑہا کہود کر اوس میں دفن کر دیتے تھے بعض پہاڑ کی چوٹی سے پہینک دیتے تھے۔ بعض پانی میں غرق کر دیتے تھے اور بعض ذبح کر ڈالتے تھے اور یہ سب اس وجہ سے کہ آن کی غیرت و حمیت لڑکیوں کا رہنا گوارا نہ کرتی تہی نیز اس سبب سے بہی کہ لڑکیوں سے فقر و فاقہ کی نوبت پہنچے گی اور لڑکی کا نفقہ بہی واجب ہوگا اسلام نے ان تمام خرابیوں کو مٹا دیا اور آج دنیا میں یہ رسم گویا بالکل ہی مٹ گئی ہے اور یہ سب اسلام کا طفیل ہے۔

ترکی ٹوپیاں

مسلمان کے لئے ... ترکی و مصری ... ٹوپی

ہمارے یہاں خاص قسطنطنیہ اور مصر کے اسلامی کارخانوں کی ساختہ ترکی ٹوپیاں (جو ہماری قومی سیادت کا تاج اور ملکی تفوق کا سر ہیں) ہر قسم اور ہر سائز کی موجود ہیں امید ہے کہ برادران اسلام (بجائے ممالک غیر کی ٹوپیوں کے) اسلامی ساخت کی ٹوپیاں زیب سر فرما کر ہم خرما و ہم ثواب کے مصداق بنینگے؟

(نیز ہر قسم کی دیسی اور ولایتی ترکی ٹوپیان وغیرہ نہایت عمدہ اور نہایت ارزاں موجود ہیں)

ملنے کا پتہ

سلیم برادرس نیا چوک کانپور

نمبر ۱۴۰

اصلی عرق کافور

ہیضہ کی انمول دوا ہے کہیں ہیضہ پہیلا ہو تو دو چار بوند کہا لیا کریں پہر ہیضہ ہونے کا ڈر نہیں رہیگا اگر وقت پر دوا دی جائے۔ تو سو میں ننانوے آدمی بچتے ہیں عرق کافور گہر گرہست اور مسافروں کو ہمیشہ پاس رکھنا چاہئے۔

قیمت فی شیشی ۴/ محصول ڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵/

ایجنٹ لچھمی نرائن نجیب آباد ضلع بجنور

مطائبات

نوجوان مسلم سے خطاب

کبھی اے نوجوان مسلم تدبر بھی کیا تو نے؟ وہ کیا گردوں تھا تو جس کا ہے اک ٹوٹا ہوا تارا

تجھے اس قوم نے پالا ہے آغوش محبت میں کچل ڈالا تھا جس نے پاؤں سے تاج سر دارا

تمدن آفرین خلاق آئین جہاں داری وہ صحرائے عرب یعنی شتربانوں کا گہوارا

سماں الفقر فخری کا رہا شان امارت میں "بآب و رنگ و خال و خط چہ حاجت روئے زیبا را"

گدائی میں بھی وہ اللہ والے تھے غیور اتنے کہ منعم کو گدا کے ڈر سے بخشش کا نہ تھا یارا

غرض میں کیا کہوں تجھ سے کہ وہ صحرا نشیں کیا تھے جہاں گیر و جہاں دار و جہاں بان و جہاں آرا

اگر چاہوں تو نقشہ کھینچکر الفاظ میں رکھدوں مگر میرے تخیل سے فزوں تر ہے وہ نظارا

تجھے آبا سے اپنے کوئی نسبت ہو نہیں سکتی کہ تو گفتار وہ کردار، تو ثابت وہ سیارا

گنوا دی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی ثریا سے زمیں پر آسماں نے ہم کو دے مارا

حکومت کا تو کیا رونا کہ وہ اک عارضی شے تھی نہیں دنیا کے آئین مسلم سے کوئی چارا

مگر وہ علم کے موتی کتابیں اپنے آبا کی جو دیکھوں ان کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سیپارا

غنی روز سیاہ پیر کنعان را تماشا کن کہ نور دیدہ اش روشن کند چشم زلیخا را

(ڈاکٹر اقبال)

از ڈی۔ ایم۔ خان۔ محزون (مسافر کشمیر)

مرے مولیٰ مرے آقا محمد مصطفیٰ تم ہو رہے صلّ علیٰ لب پر کہ محبوب خدا تم ہو

تمہارے وصف میں قرآن اتارا حق تعالیٰ نے شفیع المذنبیں تم ہو تو ختم الانبیاء تم ہو

تمہارا ہی سہارا ہے گنہگاروں کو محشر میں رسول مجتبیٰ تم شافع روز جزا تم ہو

قیامت میں گنہگاروں کو حق سے بخشواؤ گے شہنشاہ رسل تم ہو شہ ہر دو سرا تم ہو

بھلا دے لاکھ کوئی ہم نہ بھولینگے رہ یثرب کہ جو گم کردہ راہ ہیں اون کے حضرت رہنما تم ہو

فدا ہوکر شب معراج حوروں نے کہا شہ سے کہ آب و رنگ جنت ہو ہمارے دلربا تم ہو

اندھیری گور کا دھڑکا نہ روز حشر کا کھٹکا مصیبت آئے امت پر تو بس مشکل کشا تم ہو

نہ بھولیں گے نہ بھولیں گے تمہارے دین کا رستہ حقیقت میں طریقت میں ہمارے پیشوا تم ہو

بس مردن نکیرین آ کے جب پوچھینگے مرقد میں تمہارا نام لب پر ہوگا محبوب خدا تم ہو

زلیخا دیکھتی تم کو تو یوسف کو بھلا دیتی یہی کہتی مرے یوسف محمد مصطفیٰ تم ہو

قیامت میں بھلا کیوں خوف ہوگا مجکو دوزخ کا مرے بخشانیوالے حب حبیب کبریا تم ہو

لبوں پر یا محمد یا محمد یا محمد ہے دم آخر زبان پر بھی مرے صلّ علیٰ تم ہو

تمہارا کام ہے مردہ کو قم کہکر جلا دینا مرے رشک مسیحا تم مرے معجز نما تم ہو

کسی کو بھی شفاعت کا نہ یارا ہوگا محشر میں بس اب بیچارۂ محزوں کے دلکا آسرا تم ہو

ہیوٹ انجنیرنگ اسکول لکھنؤ

(ڈی ۲)

چونکہ انجنیرنگ ڈیپارٹمنٹ و محکمۂ بندوبست میں نقشہ و پیمایش جاننے والوں کی ضرورت رہتی ہے لہذا اس اسکول میں انجنیری کے متعلق سب اوورسیری۔ نقشہ نویسی۔ اور امانت کے درجوں کی تعلیم دیجاتی ہے۔ زمانہ تعلیم ۱۵ ماہ مگر صیغہ امانت کے لئے صرف ۴ ماہ۔ طلباء انگریزی داں ہوں۔ یا اردو مڈل پاس۔ اگر مڈل پاس نہ ہوں تو ریاضی اور مساحت اچھی طرح سے جانتے ہوں۔ لوکل گورنمنٹ نے اس اسکول کی نمایاں ترقی دیکھکر اپنی خوشنودی اور سرپرستی سے اسکول کو معزز فرمایا۔ اور حکام گورنمنٹ کو توجہ دلائی کہ اس اسکول کے پاس شدہ طلباء کو حصول ملازمت میں امداد فرمائیں۔ اور سنہ ۱۹۱۴ء سے اس اسکول کا الحاق میونسپل سنیٹری انجنیرنگ کالج لندن سے بھی ہو گیا ہے۔ اور بجائے ۲۴ ماہ کے ۱۸ ماہ آس اسکول کے پاس شدہ انگریزی داں طلبہ کو لندن میں تعلیم دیجائے گی اور لندن کالج نے ۶ ماہ کی رعایت طلباء کے ساتھ منظور کی ہے۔ اردو یا انگریزی کے مفصل قواعد مع نقول لوکل گورنمنٹ آرڈر سارٹیفکٹ حکام وغیرہ آدہ آنہ کا ٹکٹ بھیجنے پر مل سکتے ہیں۔

المشتہر ہیوٹ انجنیرنگ اسکول لکھنؤ

Reg A 575

رجسٹرڈ (ایل) نمبر ۵۶۵

193

THE
AKHBAR MADINA BIJNOR

مسلمانوں کا واحد قومی تمدنی ادبی اخلاقی تاریخی اور سیاسی ہفتہ وار اخبار

قیمت سالانہ پیشگی تین روپیہ — ممالک غیر سے ۶ شلنگ

مدینہ

رئیس التحریر آغا رفیق بلندشہری

مالک و مہتمم محمد مجید حسن بجنوری

ضوابط اخبار مدینہ

(۱) تاریخ اشاعت مدینہ ۔ ہر ماہ انگریزی کی ۱، ۹، ۱۷، ۲۵ کو دفتر سے شائع ہوتا ہے (۲) پرچہ نہ پہونچنے پر دو ہفتے کے اندر دوسرا پرچہ مفت اس کے بعد ہر کاپی کے ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جائیگا (۳) بیرنگ خطوط کا سلسلہ مفقود ہے (۴) جواب طلب امور کے لئے مرسلہ ٹکٹ یا جوابی پوسٹ کارڈ آنا لازمی ہے (۵) مضامین اخبار کے متعلق خط و کتابت بنام رئیس التحریر کی جائے۔

شرح اجرت اشتہارات اخبار مدینہ بجنور

مقدار	اسال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

التماس ضروری

جن اصحاب کی خدمت میں بلاطلب یا بلاطلب اخبار مدینہ نمونۃً حاضر ہو وہ براہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں ورنہ دوسرا یا تیسرا پرچہ وی پی روانہ ہوگا جس کا وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہے۔ جو حضرات مدینہ کی امداد اپنی مستقل خریداری سے فرما رہے ہیں وہ اپنی قیمت ختم ہونے سے پہلے ہی بذریعہ منی آرڈر ارسال کرنے کی زحمت گوارا فرمائیں ورنہ وی پی بنام خریدار روانہ ہوگا اور مدینہ کو نقصان ہوگا۔

تمام درخواستیں و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و مہتمم اخبار مدینہ بجنور روہیلکھنڈ ہونی چاہئیں

تلغرافات

میکسیکو و امریکہ (واشنگٹن ۲۸ اپریل) دو ملکون کے مابین جنوبی امریکہ کی توسط اس وقت امریکہ کے نزدیک قابل قبول نہ ہوگی جب تک کہ یہ ہورٹہ کے اخراج پر مشتمل نہ ہو۔

دبعد کا تار) میکسیکو کے وزیر خارجہ نے واشنگٹن کے ہسپانوی سفیر کو بذریعہ تار سرکاری طور پر جنوبی امریکہ کے توسط کی قبولیت سے اطلاع دی ہے

(ویراکروز ۲۸ اپریل) امیر البحر فلیچر نے جنگی قانون کی رو سے برٹش کمپنی کی بعض عمارات پر قبضہ کرلیا ہے۔ کیونکہ جو کرایہ مانگا گیا تھا وہ بہت زیادہ تصور کیا گیا۔

(لندن ۲۸ اپریل) آئین پسند تو مولرینہ و پرو العبن ہوگئے ہین۔

(واشنگٹن ۲۰ اپریل) ویراکروز کا تار مظہر ہے کہ امریکن قونصل نے میکسیکو ی بناگزینون سے بھری ہوئی ایک ٹرین امریکن برعالون سے نجات کے لئے بھیجی ہے۔ قونصل کو خبر ملی ہے کہ جنرل معاس نے تین امریکنون کو سازشی قرار دیکر بندوق سے ہلاک کردیا۔ اور سات اور امریکن پھانسی دئے جانیکو ہین۔

(لندن ۲۰ اپریل) مسٹر جنا امریکن قنصل جنرل مونٹیری رپورٹ کرتے ہین۔ کہ نیڈرل سپاہ نے ۲۱ اپریل کو سفارت خانہ کا محاصرہ کرکے امریکن علم کو اتار دینے کا مطالبہ کیا۔ ۲۲ اپریل کو سفارت خانے مین گھس آئے اور سفارت گاہ کی تلاشی لی۔ پھر قونصل جنرل کو بازارون مین سے جنکے پیچھے لوگون کا انبوہ تھا پہلے توپ گاہ کو اور بعدہ محل کو لے گئے۔ وہان کورٹ مارشل کرکے باغیون سے سازش کے الزام مین قونصل جنرل کو قید کردیا۔ ۲۴ کو باغیون نے مونٹیری فتح کرکے قونصل جنرل کو رہائی دی۔ یہ خبر پریذیڈنٹ ولسن و مسٹر برئیان کو سخت ناگوار گذری ہے۔

(واشنگٹن ۲ اپریل) مسٹر برئیان نے جاپانی سفیر کو اجازت دیدی ہے کہ جو جاپانی میکسیکو سے نکلکر امریکہ مین عارضی طور پر قیام کرنیکے خواہان ہون۔ وہ امریکہ مین آسکتے ہین۔ لیکن انکے متعلق قانون تارکان وطن کو معطل رکھنا پڑیگا

(ویراکروز ۲۹ اپریل) تصدیق طلب رپورٹ کے مطابق چھ امریکن جو کاڈو بیرا جیل مین ڈالے گئے تھے۔ ہلاک کردئے گئے۔ اور ایک امریکن کساملسپام مین قتل کیا گیا۔

(لندن ۲۹ اپریل) جنوبی امریکہ کی جو ریاستین امریکہ و میکسیکو مین بیچ بچاؤ کرنا چاہتی ہین۔ انہون نے التوائے جنگ کی بھی درخواست کی ہے جسے امریکہ نے منظور کرلیا ہے

۱۹۸

(لندن ۲۹ اپریل) ڈزائیگل کے ایک پیغام سے منکشف ہوتا ہے کہ باغیون نے پاکڈ واس نیکراس پر قبضہ کرلیا اور ان کے کمانڈر نے دوستی کی علامت کے طور پر امریکن علم کی سلامی اتاری (ایسا ؟) ۲۹ اپریل) گرنزدولا اسبات پر متفق ہوگئے ہین۔ کہ اگر انکے مقبوضات پر حملہ نہ ہوا تو وہ خاموش رہکر محض تماشا دیکھتے رہینگے۔

(ویراکروز ۲۸ اپریل) بابربرداری کے جہازات جو جنرل فنسٹن کے ماتحت افواج کمک لارہے تھے۔ اور گزشتہ ہفتے کلیوسٹن سے روانہ ہوئے تھے۔ وہ یہان پہنچ گئے ہین۔ سپاہ ساحل پر اترنے پر بیرونی لائن پر مقیم ہوگی۔ امریکن امیر البحر فلیچر جو انتک سپاہ کرتے ہے تھے۔ علمبردار جہاز پر واپس آجائینگے۔ اور تمام بحری سپاہی بھی اپنے اپنے جہازون پر سوار ہوجائینگے۔

(واشنگٹن ۲۰ اپریل) امیر البحر عنف کرڈاک نے برٹش بحری سپاہیون کا ایک دستہ ٹمپکو سے چالیس میل کے فاصلہ پر اندرونی علاقہ مین ادرینچوبن کے انقد امریکنون کے بچانے کیلئے بھیجا ہے۔

(لندن یکم مئی) ایڈمرل فلیچر نے اس برٹش کمپنی سے دوستانہ سمجھوتہ کرلیا ہے۔ جسکا مال و اسباب اس نے ویراکروز مین عارضی طور پر مارشل لا کی رو سے ضبط کیا تھا۔

(واشنگٹن یکم مئی) مصالحین اب اسبات پر امادہ ہین کہ ممالک متحدہ اور ہورٹا کے متعلق تجاویز کی ابتدا کا کام ہاتھ مین لین۔ لیکن میکسیکو کے مختلف فریقون مین مصالحت کی امیدین بہت سرد پڑگئی ہین جرنیل کرانزا نے فریق میڈیرل کے ساتھ آشتی سے انکار کردیا ہے اور جرنیل والا کے ماتحت ۱۲۰۰۰ آدمیون کو حکم دیا ہے۔ کہ ٹمپیکو پر حملہ کرین امریکن قنصل مقیم ویراکروز نے خبر دی ہے کہ ۵۰۰ مزید غیر ملکی لوگ جن مین زیادہ تر باشندگان امریکہ ہین۔ شہر میکسیکو مین داخل ہوگئے ہین۔ اور روانہ نہین ہوسکتے۔ قنصل نے برٹش ایڈمرل اور برازیلی وزیر سے استدعا کی ہے۔ کہ وہ اپنے اثر سے کام لیکر مدرنظام تک ریل کا سلسلہ جاری کرادین۔ تاکہ پناہ گزین لوگ جاسکین۔

ٹرکی کی بحری فوج (قسطنطنیہ ۳۰ اپریل) معلوم ہوا ہے۔ کہ بابعالی نے سمرنا و مڈیلن کے لئے ان سے ایک اور ڈریڈناٹ طلب کیا ہے جس سے انکی تعداد تین ہوجائیگی چھ تباہ کن اور ۲ زیر آب چلنے والی کشتیان فرانس سے منگائی گئی ہین۔

میکسیکو
(۳ مئی) میڈ جنگ نے اعلان کیا ہے کہ بوجہ التوائے جنگ تمام فیڈرل کمانڈر جنگ بند کردین۔

حوادث و اخبار

دہلی۔ ہوا چار بجے شام کے ۲۶ اپریل کو بازار دہلی ماران دہلی مین حضر گبازیہ کی دکان پر ایک تارکو آگ لگائی گئی۔ جس کے اندر ایک بیٹھ بیٹھ گیا۔ ۔۔۔ زور کی آواز شل گولے کے نکلی۔ دور دور کے آدمی جمع ہوگئے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ بیٹھ پھٹا جو کہ ایک قریب کھڑے ہوئے سپاہی کے ٹکڑے ہوکر لگا اس کے کئی جگہ چھوٹے چھوٹے زخم ہوگئے اور خون بھی نکل آیا۔ تارکو مین ۔۔۔ آگ لگائی گئی تھی

حفاظت گاؤ کی کانفرنس! ولایت زمسٹر کے۔ ایس۔ جسا دالا کی تحریک پر ہندو سبھا کلکتہ نے عام جلسہ مین آئندہ دسمبر مین حفاظت گاؤ کی کانفرنس منعقد کرنیکا فیصلہ کیا ہے کانفرنس مذکور مین ہندوستان کے مختلف حصص کے بنجرا پولون گؤشالاؤن دگئو رکھشا سبھاؤن وغیرہ کے ڈیلیگیٹ مدعو کئے جائینگے

سخت قوانین پاس ہونیکا اندیشہ
اخبار بنگالی کو اندیشہ ہے کہ حال مین سازش اور قتل عمد کے دو مقدمات مین جو ناکامی ہوئی ہے اسکی وجہ سے شاید بنگال گورنمنٹ سخت قوانین پاس کرنے پر مجبور ہو۔

چھت اڑگئی! کلکتہ کے گزشتہ طوفان مین عدن باغ کے مقابل مین ایک ٹین کی چھت اڑ کر سڑک پر اگری۔ جس سے ہندو سٹینڈ کا ایک حصہ ٹوٹ گیا۔

سٹیشن کی تباہی! اسی طوفان مین چینا پٹی ریلوے اسٹیشن کی چھت بالکل اڑگئی۔ اور تمام کاغذات ضایع ہوگئے۔ سٹیشن مین پانی بھر گیا اور کام بمشکل چلایا جاسکا۔

زمیندار کا اپیل! اخبار زمیندار کی ضبطی کے اپیل کی تاریخ چیفکورٹ لاہور مین ۲۲ مئی مقرر ہوئی ہے۔ غالبا یہ پہلی ضمانت کی ضبطی کے متعلق ہے۔

ہائیکورٹ بہار کی لاگت! اندازہ کیا گیا ہے کہ بہار ہائیکورٹ کی عمارت پر ۱۰ لاکھ روپیہ خرچ آئیگا اور ایک چیف جسٹس اور چھ ججون کا تقرر ہوگا۔

ورود حضور والسرائے دو شنبہ کے روز شملہ پہنچ گئے۔

بارش کی حالت! ہفتہ مختتمہ ۳۰ اپریل کے خلاصہ بارش سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ شمال مشرقی ہند مین روزمرہ بارش ہوتی رہی لیکن باقی حصہ ملک مین عملی طور پر خشک سالی رہی۔ مقامی طور پر ۲ ۔۔۔ گزشتہ کو کشمیر اور گردونواح کی پہاڑیون پر بارش ہوئی اور جزیرہ نما اور بالائی برما پر کہین کہین چھینٹا پڑا۔ اس ہفتہ کی بارش آسام۔ بنگال اور بہار مین تقدر ۲۰ فیصدی اوسط سے زیادہ تھی اور بمبئی اور دکن مین اوسط سے ۲۰ فیصدی کم۔ عام طور پر اس موسم مین سندھ گجرات اور وسط ہند کے مغربی حصہ مین بارش نہین۔ باقی تمام قسمتون مین بارش ۲۰ فیصدی یا اس سے زیادہ کم تھی۔ آسام۔ اڑیسہ۔ صوبجات متحدہ۔ شمالی و مشرقی پنجاب۔ مشرقی راجپوتانہ۔ برار۔ صوبجات متوسط کے مشرقی حصہ اور مدراس کے شمالی حصہ مین بارش اوسط سے تقدر ۲۰ فیصدی کم تھی۔ بنگال بہار جنوب مغربی پنجاب صوبہ سرحدی۔ بلوچستان سندھ مغربی راجپوتانہ گجرات مشرقی وسط ہند مغربی صوبجات متوسط اور جنوب مشرقی مدراس مین ۲۰ فیصدی یا زیادہ بڑھی ہوئی ہے۔ باقی سب جگہ ۲۰ فیصدی یا زیادہ کم ہے۔

ہوڑہ مین طوفان! ۲ مئی کو کلکتہ مین پانی نہین پڑا البتہ ہوڑہ مین شدت کی بارش ہوئی۔ دو مال سے لدی ہوئی کشتیان دریائے ہوگلی مین غرق ہوگئین۔ اس سے علاوہ دو کشتیان جن پر مسافر سوار تھے وہ بھی غرق ہوگئی ہین۔

تحقیر عدالت! عدالت منصفی جبیرہ مین ایک مقدمہ کی سماعت کے دوران مین ایک راجپوت کی ٹوپی تیکھے کی رسی سے جو عقب جارہا تھا کر گئی۔ جسپر اس نے سپاہی کو کچھ کہا سپاہی نے جوتا ٹوکا تھا سخت جواب دیا۔ راجپوت لڑکے کو جوتے سے مارا۔ منصف نے راجپوت کو تحقیر عدالت مین دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔

سمن بنام مدعا علیہ عدالت دیوانی

مقدمہ دیوانی نمبر ۸ سنہ ۱۹۱۴ء

بعدالت اسسٹنٹ کمشنر صاحب بہادر کاشی پور ضلع نینی تال

ساگرام۔ سکھن لال آڑتی ساکن کاشی پور ضلع نینی تال مدعی۔

بنام

لچھن داس۔ چھجو رام موضع کوٹ عیسی خان تحصیل موگھا ضلع فیروزپور۔ مالک دکان گنگا رام۔ مہتاب رائے مدعا علیہ

دعوی والے مبلغ نوسو ۹۰۰ روپیہ کر حساب

جو کہ بتاریخ ۲۵ فروری سنہ ۱۹۱۴ء تمہارے اوپر عدالت ہذا مین۔ یہ دعوی دائر ہوا ہے اور واسطے مقابلہ کے تاریخ ۲۰ مئی سنہ ۱۹۱۴ء مقرر کی گئی ہے لہذا تم واسطے جواب دینے دعوی ہذا کے بتاریخ روز مذکورہ بالا بیشتر دوپہر دن کے عدالت ہذا مین بمقام نینی تال حاضر آؤ فقط

المرقوم ۲۸ اپریل سنہ ۱۹۱۴ء

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخبار مدینہ بجنور
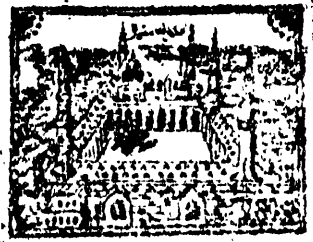
مورخہ ۱۱-جمادی الثانی ۱۳۳۲ہجری

مطابق ۸ مئی ۱۹۱۴ء روز جمعہ

جلد ۳ نمبر ۱۸

نظام الملک طوسی

(۴)

حکیم عمر خیام کے بعد مولانا نے نظام الملک طوسی کے دوسرے ہم مکتب حسن بن صباح کا تذکرہ کیا ہے۔ حسن بن صباح کی شخصیت کے متعلق ہم ذیل میں مولانا کی تمہید کے چند الفاظ درج کرتے ہیں۔

شہرت عام اور بقائے دوام کے دربار میں حسن صباح کی کرسی خواجہ نظام الملک اور حکیم عمر خیام سے مقدم ہے اور عظمت و جلال میں بھی یہ اپنے دونوں ہم مکتب دوستوں سے بڑھ کر ہے جس کی واضح دلیل یہ ہے کہ خواجہ نظام الملک کو الپ ارسلان نے اپنی گورنری خراسان کے زمانہ سے ترقی دینا شروع کی تھی اور جب مستقل حکمران ہوا تو وزارت کی سند اور نظام الملک کا خطاب دیکر وزیر اعظم بنا دیا اور ملک شاہ نے تو اپنی عظیم الشان سلطنت کا خواجہ کو مالک ہی بنا دیا تھا۔ اسی طرح خواجہ نے عمر خیام کو جاگیر دیکر معاش سے مطمئن کر دیا تھا جس کی بدولت وہ علمی تحقیقات میں مصروف ہو کر حکیم کہلایا۔ ان کے مقابلہ میں حسن صباح نے ناکامیوں کے بعد جو کامیابی حاصل کی وہ محض اوس کے فضل و کمال غیر معمولی دانشمندی خداداد ذہانت اور عزم بالجزم کا نتیجہ تھا۔ حسن بن صباح کی نسبت یہ مقولہ بالکل صحیح ہے۔

دیکھنا آپ کھڑے ہوں گے ہم آئیں گے پر
غیر سے چارہ نوازی کا تقاضا کیسا

غرض حسن صباح ایک ایسی غیر معمولی قابلیت ذہانت اور دانشمندی کا جامع تھا جس کی نظیر دنیا میں مشکل سے مل سکتی ہے۔ اسلام میں ایسے مدبر، دانشمند اور ذہین آدمی اگرچہ بہت پائے جاتے ہیں۔ لیکن حسن صباح کا درجہ بھی بہت بڑا ہے۔ یہی وہ شخص ہے جو تن تنہا اسمٰعیلیہ مذہب کی اشاعت کیلئے کھڑا ہوا اور اپنی طاقت سے ایک خوفناک فرقہ پیدا کر کے حکومت کے بہت سے زبردست قلعوں پر قبضہ کر لیا۔ حسن صباح کے اثر اور قوت کا یہ حال تھا کہ اوسکے مرید ایک ادنےٰ اشارہ پر قتل کر دینا اور خود اپنے ہاتھ سے اپنی زندگی کو فنا کر دینا ایک معمولی بات سمجھتے تھے چنانچہ مولانا نے ایک واقعہ لکھا ہے کہ

سلطان کی طرف سے ایک سفارت حسن صباح کو ڈرانے اور دھمکانے کے لئے گئی حسن نے سفارت کی پرواہی نہ کی اور واپسی کے وقت اوس سے کہا کہ میری طرف سے ملک شاہ سے کہدینا کہ وہ ہم کو پریشان نکرے ورنہ مجبوراً مقابلہ کرنا پڑے گا مگر یہ معلوم رہے کہ ملک شاہ کی فوج ہمارے مقابلہ کے قابل نہیں ہے کیونکہ ہمارے لشکر کا ہر سپاہی (مرید) جانبازی میں فرد ہے اوس کے نزدیک اپنی جان دینا اور دوسرے کی جان لینا دونوں کے ایک ہی معنی ہیں یہ کہکر حسن صباح نے بطور عملی ثبوت کے ایک مرید کو حکم دیا کہ خنجر مار کر مر جاؤ۔ دوسرے سے کہا کہ الموت (قلعہ) کی چوٹی سے اپنے تئیں گرا دو، تیسرے سے کہا کہ پانی میں ڈوب مرو۔ چنانچہ ایک ہی وقت میں حکم کے مطابق تینوں مرید اپنے شیخ پر قربان ہو گئے۔ اسی اثنا میں کسی شرعی حکم کی خلاف ورزی میں حسن کے سامنے اوس کے دو بیٹے پیش ہوئے۔ حسن نے ان کو درے لگائے جانے کا حکم دیا اور وہ اسی صدمہ سے تڑپ تڑپ کر مر گئے۔ چنانچہ ملک شاہ نے یہ حالات سنکر دو سال کے لئے فوجکشی ملتوی کر دی۔

مولانا نے عمر خیام کے حالات کی طرح حسن بن صباح کے حالات بھی نہایت قابلیت اور محنت سے جمع کئے ہیں جو نہایت معتبر ہونے کے ساتھ ہی دلچسپ بھی ہیں۔

شروع میں حسن صباح کا نسب نامہ درج کیا گیا ہے اس کے بعد نظام الملک عمر خیام اور حسن صباح کے معاہدہ مکتب کی تفصیل ہے جس کی رو سے نظام الملک نے حسن صباح کی خواہش پر اوسے ہمدان اور دینور کی حکومت پر نامزد کر دیا تھا لیکن حسن صباح چاہتا تھا کہ وہ نظام الملک کی حکومت میں شریک ہو کر رہے اسلئے وہ اس تقرر کو پسند نہ کرتا تھا اور کوشش میں تھا کہ کوئی موقع ملے تو نظام الملک کی عزت بادشاہ کے دل سے کم کر دی جائے۔ چنانچہ اس خیال سے حسن صباح نے کئی حملے نظام الملک کے انتظامات پر کئے جنمیں سے ایک حملہ نہایت زبردست تھا اگر نظام الملک حکمت عملی سے اوس کی خفیہ مدافعت نہ کرتا۔ مولانا نے یہ تمام واقعات نہایت تفصیل سے لکھے ہیں جن کے مطالعہ سے حسن صباح کی غیر معمولی ذہانت اور فضل و کمال کا پورا پورا اندازہ ہوتا ہے اس کے بعد حسن صباح کی ملازمت حکومت سے علیحدہ ہونے اور سیر و سیاحت کے حالات تفصیل سے درج کئے گئے ہیں، مصر میں حسن نے فرقہ اسمٰعیلیہ کی تعلیم پائی اور بعض خاص سیاسی معاملات میں حصہ لینے کے سبب مصر سے گرفتار کر کے قلعہ میں قید کر دیا گیا جس کا ایک برج اسی دن گر گیا اور حسن کی کرامت سمجھی گئی یہ تمام حالات نہایت دلچسپ ہیں اور ان کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حسن جیسے بے مایہ انسان نے کسقدر حیرت انگیز شہرت و ناموری حاصل کی اور اپنی مذہبی زندگی و اثرات کی بدولت وہ ایک طاقتور بادشاہ بن گیا۔

حسن صباح کی مذہبی زندگی اور فرقہ اسمٰعیلیہ کے حالات میں مولانا نے اسمٰعیلیہ مذہب کے شرعی احکام اور اون کی تاویلات کا بھی تذکرہ کیا ہے جو ایک قابل مطالعہ چیز ہے۔ مذہب اسمٰعیلیہ کی تعلیم و تربیت کے قواعد بھی شرح و بسط سے لکھے گئے ہیں۔ جن سے مذہب اسمٰعیلیہ کے اصول پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ حسن صباح کا لقب شیخ الجبل اور حشیش کا استعمال و جنت کی سیر کے عنوانوں میں تمام متعلقہ حالات نہایت دلچسپ ہیں۔ حسن صباح نے ایک جنت بنائی تھی جو اپنے خاص خاص مریدوں کو دیتا تھا۔ لوگ اس جنت کی خواہش میں قتل کرنا اور خود مر جانا ایک بڑی رحمت سمجھتے تھے۔ مولانا نے نہایت محنت و تحقیق سے حسن صباح کی جنت کے صحیح حالات جمع کئے ہیں۔ اور نہایت خوبی و تفصیل سے تمام حالات و واقعات لکھے ہیں۔ حسن صباح کی مستقل حکومت اور اشاعت مذہب کے عنوان سے وہ تمام حالات و واقعات جامع طور پر لکھے گئے ہیں۔ جو حسن صباح [illegible] ملکی و مذہبی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس عنوان میں تاریخی میٹر بہت زیادہ ہے۔ اس عنوان کے واقعات کی اہمیت سے حسن صباح کی قابلیت و تدبر کے اندازہ کرنے کا پورا موقع ملتا ہے۔

اس میں اون قلعوں کے حالات اور تفصیل بھی درج ہے۔ جو حسن صباح نے اپنی قوت سے حاصل کئے اور عرصہ دراز تک اون کو اپنے قبضہ میں رکھا۔

آخر میں حسن صباح کے جانشینوں کے حالات اور فرقہائے اسمٰعیلیہ کی تفصیل جامع طور پر لکھی گئی ہے جو اپنی نوعیت سے نہایت دلچسپ اور پر از معلومات ہے۔ اس کے بعد ایک نقشہ اون مشاہیر اسلام کا درج کیا گیا ہے جو حسن صباح کے مریدون کے ہاتھ سے قتل کئے گئے۔ اس نقشہ میں سن قتل نام مقتول نام قاتل اور مختصر کیفیت ہے۔

نظام الملک حسن صباح اور عمر خیام کے جامع حالات کے بعد دولت سلجوقیہ کی تاریخ ابتداء سے لیکر ملک شاہ تک کے حالات کی لکھی گئی ہے۔ جس میں اقوام ترک و تاتار کے جامع حالات لکھ کر دولت سلجوقیہ کی مختصر تاریخ طغرل بیگ کی فتوحات۔ طغرل بیگ کی ملکی تقسیم۔ اعراق اور عرب پر قبضہ ممالک روم پر حملہ۔ خلیفہ بغداد سے عزیزانہ تعلقات۔ طغرل بیگ کی سیرت اور الپ ارسلان کے عہد سلطنت کے تمام واقعات تفصیل اور تحقیقات سے نہایت دلچسپ طریقہ پر لکھے گئے ہیں۔ اس کے بعد خواجہ نظام الملک کی مستقل وزارت، اور قتلمش پر فوجکشی، عیسائی مقبوضات پر قبضہ، کرمان کی بغاوت، ملحدات کی فتح، جنگ قیصر روما نوس، بغاوت فضلویہ کے تمام وہ حالات جن کا تعلق خواجہ نظام الملک کی وزارت سے رہا ہے۔ تفصیل سے درج کئے گئے ہیں۔ یہ واقعات اس قدر دلچسپ ہیں کہ جی بار بار پڑھنے کو چاہتا ہے ان تمام واقعات سے خواجہ نظام الملک کے تدبر۔ دانشمندی اور سیاست سے واقفیت تامہ کا کافی اندازہ ہوتا ہے۔ اسی سلسلہ میں سلطان الپ ارسلان کے قتل کے حالات اور سیرت پر بحث کی گئی ہے۔ الپ ارسلان کی وفات نہایت درد انگیز اور عبرت خیز ہے۔ جس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کبر و غرور انسان کے لئے سزاوار نہیں۔ خواہ وہ کتنا ہی مقتدر انسان کیوں نہ ہو۔ الپ ارسلان کے حالات کے بعد ملک شاہ کی تخت نشینی جنگ قاورد بیگ اور خواجہ کی حکمت عملی۔ خواجہ کی رائے فوجی تخفیف پر ملک شاہ کو رومیوں کی تیدست چھوڑنا [illegible] سلم کا اجرا، فرقہ اشعریہ کے متعلق [illegible] خواجہ نظام الملک کے خطاب و القاب مہر وزارت خواجہ کی جاگیر [illegible] حکومت کی تنظیم و تشریح [illegible] عنوانات میں ہر ایک موضوع پر دلچسپ و صحیح حالات لکھے گئے۔ اور واقعات پر جو بحث کی گئی ہے [illegible] کی وسعت نظر اور محنت و تجسس کا پورا اندازہ ہوتا ہے۔

اس کے بعد خواجہ نظام الملک کے علمی شوق مدرسہ اعظم نظامیہ بغداد کی تعمیر اور علوم و فنون کی اشاعت کے حالات ہیں۔ جو تمام و کمال قابل مطالعہ اور خواجہ نظام الملک کی علمی زندگی کا آئینہ ہیں۔ مدرسہ نظامیہ بغداد ایک ایسی یونیورسٹی تھی جس کے مقابلہ میں آج کوئی ایسی ہی کامل یونیورسٹی پیش نہیں کی جاسکتی۔ یہ یونیورسٹی گو مذہبی تعلیم کے لئے موقوف تھی لیکن اس کے تعلیم یافتہ سیاست کے بھی ماہر ہوتے تھے۔

اس عنوان میں نظامیہ کا موقعہ۔ تعمیر مدرسہ نظامیہ۔ خزانۃ الکتب۔ نظامیہ کی وسعت۔ رسم افتتاح نظامیہ کا عملہ، سالانہ مصارف، کامیاب طلبا۔ نظامیہ کے نتائج و اولیات، درس نظامیہ۔ نظامیہ کی عمر، نظامیہ کے نامور شیوخ و علما کی فہرست، ماتحت مدارس۔ تمام امور پر نہایت پسندیدہ طریقہ سے بحث کی گئی ہے اور ہر ایک بات کو جامع طریقہ پر لکھا ہے۔ علمی زندگی رکھنے والوں کے لئے یوں تو تمام کتاب ہی قابل مطالعہ ہے لیکن نظامیہ کے حالات خصوصیت

قابل قدر ہیں کہ آجتک اس تحقیقات سے اسقدر مکمل حالات مدرسہ کے شائع نہیں ہوئے - آخر میں ملک شاہ کا جامع تذکرہ لکھا ہے جو اختصار اور جامعیت کا ایک قابلقدر نمونہ ہے - اسوقت تک نظام الملک طوسی کے متعلق ہم نے جو کچھ لکھا ہے وہ اوس کی باطنی خوبیون کے متعلق ہے - لیکن جس طرح یہ کتاب باطنی محاسن رکھتی ہے - ظاہری خوبیون سے بھی آراستہ ہے لکھائی چھپائی کی نسبت خود کچھ لکھنے سے بہتر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم پریس کا نام بتا دین کہ اس سے زیادہ عمدگی کا کوئی ثبوت نہیں یہ کتاب نامی پریس کانپور میں خاص اہتمام سے چھپی ہے سرورق پانچ رنگون سے چھاپا گیا ہے جس سے زیادہ عمدہ وخوبصورت کام لیتھو پریس پر نہیں ہوسکتا امدیہ منشی محمد رحمت اللہ صاحب کی قابلیت وحسن انتظام کا ایک قابلدید نمونہ ہے -

کتاب میں چار حسب ذیل تصاویر ہیں

(۱) نظام الملک طوسی (۲) عمر خیام (۳) حسن صباح (۴) ملک شاہ سلجوقی - یہ تصاویر نہایت محنت سے لیتھو پریس پر تیار کی گئی ہیں - جو بالکل صحیح مرقع ہیں - بعض اصحاب نے اعتراض کیا ہے کہ یہ تصاویر بلاک میں تیار ہوتیں - لیکن حقیقت یہ ہے کہ منشی محمد رحمت اللہ صاحب کے حسن نظم نے یہ تصاویر اس خوبی ونفاست سے تیار کی ہیں کہ اس سے زیادہ عمدہ بلاک بھی شاید تیار نہ ہوسکتا - اصل یہ ہے کہ ایک ایسی کتاب کے لئے جو لیتھو پریس کی چھپائی کا اعلیٰ نمونہ ہے موجب انتہائی مسرت ہیں ہاف ٹون تصاویر لگائی جاتین تصاویر کے خط وخال لباس اور تمام باتون کو علیحدہ علیحدہ مناسب رنگون میں دکھایا گیا ہے -

آخر میں سلطنت سلجوقی کے مقبوضات کا ایک مکمل نقشہ دیا گیا ہے جو مختلف رنگون میں چھاپا گیا ہے یہ نقشہ اعلےٰ ولایتی نقشون سے کم نہیں - غرض کہ جس طرح اس قابل قدر وبہترین تصنیف پر ہم مولوی عبدالرزاق صاحب کو مبارکباد دیتے ہیں - اوسی طرح منشی محمد رحمت اللہ صاحب مالک نامی پریس کو بھی مستحق مبارکباد خیال کرتے ہیں - کہ انہون نے کتاب کو کتاب کی حیثیت کے مطابق تیار کیا -

یہ کتاب دو قسم کے کاغذ پر شائع ہوئی - قسم اول عمدہ چکنا ایوری فنش کاغذ ہے جس کی قیمت دس روپیہ ہے - اور قسم دوم کی ۵ر جلدبندی نون کی بھی ۵ بندھی ہوئی ہیں اور غالباً تصاویر وغیرہ میں کوئی فرق نہیں ہے -

ہم ناظرین مدینہ سے سفارش کرتے ہیں کہ وہ اس کتاب کو ضرور خریدین انشاء اللہ العزیز وہ اس کتاب کے مطالعہ سے بہت محظوظ ہون گے - یہ کتاب اس لائق ہے کہ ہر ایک علم دوست اسکو خرید کر اپنی لائبریری کو زینت دے -

ملنے کا پتہ

مولوی عبدالرزاق صاحب تنگدہ بھوپال -

ٹرکی کیلئے ایک نیا خطرہ
جنگ کیلئے روسی تیاریان

روس دولت عثمانیہ کا ایک پرانا دشمن ہے

جو ہر وقت دولت عثمانیہ کے درپئے تخریب رہتا اور نقصان پہونچاتا ہے، جنگ بلقان کے زمانہ میں روسی باقاعدہ فوج خفیہ طور پر دشمنان ٹرکی کے ساتھ بطور والنٹیر کام کرتی رہی تھی اب معلوم ہوا ہے کہ روس اپنی بدنیتی سے ٹرکی کے خلاف کچھ انتظامات کر رہا ہے آستانہ علیہ کی تازہ ترین خبریں مظہر ہیں کہ دولت عثمانیہ نے بھی روسی تیاریوں سے متاثر ہوکر سرحد روس کی جانب اپنی فوجیں حفظ ما تقدم کے خیال سے روانہ کردی ہیں علاوہ ازیں دولت عثمانیہ کی توجہ اسوقت روس ہی کی جانب مائل ہے اور اس سے ٹرکی وروس کے تعلقات میں مزید کشیدگی پیدا ہوگئی ہے -

خداوند تعالےٰ ٹرکی کو حوادثات وآلام ناگہانی سے محفوظ رکھے اور وہ اپنی اصلاح کے کامون میں کوشان رہے -

صوبجات متحدہ میں مانع آمیزش اشیاء کا قانون

آخر ہندوستان میں جد وجہد کے بعد پورا ہوئے

صوبہ کی گورنمنٹ نے قانون مانع آمیزش اغذیہ کے متعلق قواعد نافذ کردئے ہیں - جن پر کم اپریل ۱۹۱۴ء سے عملدرآمد شروع ہوگیا ہے اس قانون کا منشاء یہ ہے کہ ایک انیٹل انسپکٹر جو ہیلتھ افسر میونسپلٹی ہوگا مقرر ہوگا - جو وقتاً فوقتاً خود یا شکایت پہنچنے پر زیر نگرانی میونسپل بورڈ بازارون، عمارات، دوکانات وغیرہ میں جہان اشیاء خوردنی بغرض فروخت موجود ہون یا رکھی جاتی ہون - معائنہ کریگا اس قانون کا نفاذ حدود میونسپلٹی لکھنؤ، بریلی، کانپور، الہ آباد اور بنارس میں - دودھ مکھن گھی وغیرہ کی بابت ہوچکا ہے -

مقامات مذکورہ بالا میں اشیاء خوردنی کی جانچ کے لئے مسٹر لیک موہن پرنسپل کیننگ کالج لکھنؤ کا تقرر ہوا ہے جو لوگ اپنی طرف سے جانچ کے لئے نمونہ بھیجین گے اون سے حسب ذیل اشیاء پر حسب ذیل فیس سرکاری لیجائیگی دودھ غذا کی جانچ کے لئے بیس روپیہ مکھن گھی تیل اور چربی کی جانچ کے لئے تیس روپیہ یہ فیس پیشگی خزانۂ سرکار میں داخل کرنی ہوگی -

جنوبی افریقہ کی تحقیقاتی رپورٹ

جو کام ایمانداری اور دیانت وانصاف سے کیا جاتا ہے اوس کے نتائج ضرور اچھے نکلتے ہیں -

جنوبی افریقہ میں جو کمیٹی ہندیوں کے معاملات کی تحقیقات کرنے کے لئے مقرر ہوئی تھی اوس کی نسبت اب سے پہلے بہت کچھ چہ میگوئیان ہوئی ہیں اور ایک صاحب نے تو اپنے ادعائے باطل میں رپورٹ کا خاکہ بھی کھینچکر رکھدیا تھا کہ تحقیقات کا نتیجہ اس سے باہر نہ ہوگا - لیکن حقیقت یہ ہے کہ تحقیقات عمدہ طریقہ پر ہوئی اور رپورٹ قابل اطمینان کیگئی ہے چنانچہ تازہ خبرون سے معلوم ہوا ہے کہ تحقیقاتی کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں ہندوستانیوں سے ہمدردی ظاہر کی ہے - تین پونڈ کے ٹیکس اور نشان انگوٹھا لگانے کے رواج کو دور کرنے پر زور دیا گیا ہے - ہندی شادیوں کے طریقہ کو اصلاح کی ضرورت سے مستثنیٰ بتلایا اور ظاہر کیا ہے کہ ہندوستانی بیویوں کو جو جنوبی افریقہ میں بود وباش رکھتی ہیں اپنے نابالغ بچوں کے ساتھ آنے کی اجازت دیجائے

اگرچہ ابھی تک پوری رپورٹ ہماری نظر سے نہیں گذری - لیکن جسقدر خبریں تار پر آچکی ہیں وہ قابل اطمینان ہیں اور ہمیں امید ہوتی ہے کہ جنوبی افریقہ کا معاملہ مناسب طریقہ پر ہندوستانیون کے حق میں فیصل ہوجائے گا - امید ہے کہ پیشگی رائے قائم کرنیوالے حضرات اس رپورٹ کو غور سے مطالعہ کرین گے -

جدید گورنر مکہ معظمہ اور حجاز میں شورش

حجاز میں ایک گورنر جنرل یا والی ٹرکی کی جانب سے رہتا ہے - جنوری گذشتہ میں ٹرکی نے مکہ معظمہ کے سابق گورنر احمد ندیم بک کو علیحدہ کرکے وہیب بک کو حجاز کا گورنر جنرل مقرر کیا ہے - وہیب بک البانیہ کے وزیر جنگ بھی ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ وہیب بک اگرچہ بہادر ہیں لیکن منتظم نہیں مصری مواد المؤید لکھتا ہے کہ کچھ دنون وہیب بک کی بد انتظامیوں کے سبب مکہ معظمہ کی فوجی بارگون اور شفاخانہ کے نزدیک ایک سخت ہنگامہ برپا ہوا - بدوؤن نے جدہ اور مکہ کے راستہ کو لوٹا اور مسافرون اور مال تجارت کو سخت نقصان پہنچایا آخر یہ ہنگامہ اور لوٹ مار اس شرط پر اختتام کو پہونچا کہ شریف مکہ کو بحال رکھا جائے - شریف مکہ کی بحالی پر بدوؤن نے لوٹا ہوا مال بھی واپس کردیا، اگر المؤید کے بیان کو صحیح مانا جائے تو اس موقع پر دو باتیں پیدا ہوتی ہیں ایک تو یہ کہ حجاز کے لوگ جدید نظم ونسق کو ناپسند کرتے ہیں - اور ٹرکی کے عمال اگر انتظامات کی کوشش کرتے ہیں تو حجازی لوگوں کی سرکشی اونہیں کامیاب نہیں ہونے دیتی - دوسرے شریف مکہ کو تمام حجاز اپنا قبلۂ آمال خیال کرتا ہے اور یہ صرف اس وجہ سے کہ شریف کی موجودگی اُن کی قتل وغارت گری کی معاون ہے -

کاش عرب بیدار ہون اور دنیا کی قومون کے ارادون کو دیکھیں کہ وہ اون کے لئے کیا کیا خطرات فراہم کر رہی ہیں - ہمارے نزدیک شریف مکہ کا عہدہ بحالت موجودہ بالکل ناموزون ہے اور تاوقتیکہ اس کی مناسب اصلاح نہ ہو اوس وقت تک حجاز کی حالت درست ہونی ناممکن

معزز معاصر زمیندار کی توجہ کے قابل

انجمن ہلال احمر قسطنطنیہ کی دو سالہ رپورٹیں

زمیندار کی مرسلہ رقوم کے مندرج نہ ہونے سے بعض خطرناک غلط فہمیان پیدا ہورہی ہیں - اب سے پہلے ہم ایک نوٹ میں لکھ چکے ہیں کہ ممکن ہے انجمن ہلال احمر سے فروگذاشت ہوئی ہو لیکن تاہم زمیندار کا فرض ہے کہ وہ اس الزام کے دور کرنے میں عجلت سے کام لے ورنہ اندیشہ ہے کہ کہیں زمیندار کے اثر واقتدار کو ٹھیس صدمہ نہ پہونچے - مسٹر ظفر علی خان مالک زمیندار اس وقت لندن میں مقیم ہیں بہتر ہے کہ وہ خود قسطنطنیہ جاکر اس کے متعلق تحقیقات کرین کہ زمیندار کی مرسلہ رقوم رپورٹ میں کیونکر درج ہونے سے رہ گئیں تحقیقات میں جو بات حاصل ہو وہ مسلمانان ہندوستان کے اطمینان کیلئے جلد سے جلد شائع کردین -

زمیندار کی عزت ہمارے دلمیں بہت زیادہ ہے اور ہم اوسکو مسلمانون کا ایک کامیاب اخبار خیال کرتے ہیں - اسلئے ہمارے نزدیک زمیندار کو اس معاملہ میں جلد معلومات حاصل کرکے شائع کرنیکی ضرورت ہے تاکہ غلط فہمی دور ہو، معزز معاصر ہمدرد کامریڈ اور الہلال سے بھی یہی عرض ہے کہ وہ بھی اس جانب جلد توجہ کرین -

یورپ میں ٹرکی حکومت کی تعریفی راگ

جب سے ٹرکی حکومت کے ارباب حل وعقد نے اپنی کمزوریون سے متاثر ہوکر اصلاح کا کام شروع کیا ہے اور بحری طاقت میں کسیقدر اضافہ کرلیا ہے اس وقت سے یورپ میں ٹرکی کے انتظامات اصلاح کے تعریفی راگ گائے جارہے ہیں، چنانچہ آسٹریا کے وزیر پارلیمنٹ نے ایک عظیم الشان مجمع میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ٹرکی مشرق کی ایک زبردست سلطنت ہے جس نے مسلسل وخطرناک لڑائیون میں نقصان عظیم اٹھاکر اپنی حالت کو درست کرلیا ہے - ہماری دلی تمنا ہے کہ ہم ٹرکی حکومت کو عمدہ حالت میں دیکھیں، وہ اپنے مقبوضات کو مستحکم بنائے اور ہر طرح سے ایک ترقی یافتہ سلطنت ہو - ایک زمانہ تہا کہ یورپ کی حکومتیں ٹرکی مقبوضات کی تقسیم کے خیالی پلاؤ پکا رہی تہیں - اور انتظامات شروع کردئے گئے تھے کہ باہمی تقسیم کرکے ٹرکی مقبوضات کو اپنی حکومتون میں شامل کرلیا جائے -

لیکن ٹرکی کی یکایک بیداری نے یورپ کے ہوش وحواس گم کردئے اور اونہیں مجبوراً اوسکی تعریف کے راگ گانے پڑے -

خداوند تعالےٰ ٹرکی کی حالت پر رحم فرمائے اور وہ ایک مستحکم حکومت بن جائے تاکہ آئندہ یورپ کو مسموم خیالی پلاؤ پکانے کا موقع نہ ملے -

اخبار مدینہ بجنور ۸ مئی ۱۴ء جلد ۳ نمبر ۱۸

معذرت

افسوس ہے کہ شہر مین بیماری کی زیادتی کے باعث جو پریشانی وافسردگی پیدا ہوگئی ہے اوس سے کارخانون اور موقت کام کرنیوالون کو سخت نقصان پہونچ رہا ہے تقریباً تین ہفتہ سی ہم بھی اس مصیبت مین مبتلا ہین ایک طرف دفتر کے کلرک کام چھوڑکر چلے گئے پریس کے آدمی دوسری طرف بیمار ہین یہ وہ تکالیف ہین جسکا اندازہ کام کرنیوالا خوب کرسکتا ہے ۲۲ اپریل اور یکم مئی کے پرچے بڑی مصیبت اور تکلیف سے نئے آدمیون کو فراہم کرکے شائع کئے گئے ہین اور اب بھی پریس پر نئے آدمی کام کررہے ہین ان مصائب کے سبب ۸ مئی کا پرچہ ۸ صفحہ پر شائع کیا جاتا ہے آئندہ انشاءاللہ پرچہ وقت پر شائع ہوگا اور حجم کی تلافی بھی کردی جائیگی۔

نیازمند منیجر اخبار مدینہ بجنور

(مدینہ)

دہلی کا مقدمۂ بغاوت

(۵)

جرح

گواہ نے وکیل صفائی کی جرح کے جواب میں کہا کہ میں پانچویں جماعت میں پڑھتا تھا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ مجھے پرائمری یا کون سی پانچویں میں بلراج انگریزی لکھنا سکھاتے تھے۔ میں نے بلراج کی لکھی ہوئی چٹھیاں کبھی نہیں دیکھیں بلراج کے وکیل نے ایک چٹھی دیکر گواہ سے پوچھا کہ کیا تم اسے پہچانتے ہو، گواہ نے کہا کہ ہاں یہ بلراج کی لکھی ہوئی ہے۔

. . . .

اسے پڑھنے کے لئے کہا گیا۔ گواہ نے رک رک کر پڑھا۔ پھر وکیل نے خط ۱۹۱۱ بھی پڑھنے کے لئے دیا گواہ نے اسے بھی صاف نہیں پڑھا اور کہا کہ میں نے بلراج کا جو خط دیکھا ہے وہ صرف صلاح تھی جو وہ میری کاپی پر دیا کرتے تھے۔ میں نے انہیں چٹھیاں لکھتے کبھی نہیں دیکھا۔ میں جب سے دہلی آیا ہوں چیف کمشنر کی کوٹھی پر ٹھہرا ہوں چٹھیاں میرے پاس پہلے نہیں لائی گئی تھیں جب میں یہاں آیا اس کے دوسرے دن مجھے چٹھیاں دکھائی گئیں۔ چٹھیوں کو میرے پاس پولیس کے سامنے لائے تھے۔ ایک چٹھی جو مجھے دکھائی گئی وہ لفافہ سمیت تھی۔ دہلی آنے سے پیشتر مجھے کوئی چٹھی نہیں دکھائی گئی۔ یہ چٹھی مجھے اور میرے چھوٹے بھائی کو بھی دکھائی گئی تھی۔ ان کے علاوہ مجھے اور کوئی چٹھی نہیں دکھائی گئی۔ میں نے چٹھی کو دیکھتے ہی پہچان لیا کہ وہ بلراج کی ہے۔ پولیس کے صاحب نے چٹھیاں دکھاتے وقت مجھ سے یہ نہیں پوچھا کہ کس کے دستخط اچھی طرح پہچانتے ہو۔ جودھپور سے دہلی آتے وقت رزیڈنٹ صاحب نے ہم سے کہا تھا کہ تمہارا (لاہور کا) مسٹر بلراج دہلی میں بم چلانے کے متعلق پکڑا گیا ہے۔ تم وہاں جاکر اس کے متعلق گواہی دینا۔ اس کے علاوہ مجھ سے کچھ نہیں کہا گیا۔ مجھ سے انہوں نے یہ نہیں کہا کہ تمہیں بلراج کے دستخط پہچاننے ہوں گے۔ چیف کمشنر کی کوٹھی پر مجھ سے یہ بھی پوچھا گیا کہ کیا تم نے ٹائپ رائٹر دیکھا تھا۔ یہ بات اسی کمرہ میں پوچھی گئی تھی جہاں ہم تینوں بھائی موجود تھے۔ میں مہینہ کے دن جانتا ہوں۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ ایک سال کتنے دنوں کا ہوتا ہے۔ پولیس والے صاحب نے پوچھا تھا کہ ٹائپ رائٹر کون لایا تھا میں نے کہا کاشی رام اونہوں نے پوچھا کہ کون آکر ٹائپ کرتا تھا میں نے جواب دیا کہ بلراج اور ایک اور آدمی دیوان مہیش داس نے اس موقعہ پر کہا کہ میں ہر تمام گفتگو کی نقل لیتا ہوں جو چیف کمشنر صاحب کی کوٹھی میں گواہ اور پولیس کے صاحب کے درمیان ہوئی۔ بجواب سوال عدالت گواہ نے کہا کہ بلراج کی ایک چٹھی ہمارے پاس ایک مرتبہ کشمیر سے آئی تھی اوس کے سوا اور کوئی چٹھی نہیں آئی۔

راجہ ہنونت سنگہ کی گواہی

اس کے بعد راجہ ہنونت سنگہ پسر مہاراجہ پرتاب سنگہ نے اظہار دیا جس پر صفائی کی طرف سے حسب ذیل جرح کی گئی ہے۔

بلراج کے وکیل آنریبل لالہ کاشی رام نے چند پوسٹ کارڈ اور چٹھیاں شناخت کے لئے دئے۔ گواہ نے کہا کہ میں سب کو نہیں پہچانتا۔ صاحب جسٹر نے ایک چٹھی دکھائی اور اس کے انگریزی حصہ کی نسبت پوچھا۔ گواہ نے کہا کہ مجھے علم نہیں۔ وکیل نے پوچھا کہ یہ دو نوں چٹھیاں جو آپ نے پہچانی ہیں پہلے آپ نے کبھی دیکھی ہیں یا نہیں۔ گواہ نے کہا کہ نہیں مگر میں نے انہیں اسوقت دیکھا تھا جب وہ مجھ کے لئے میرے سامنے رکھی گئیں۔ یہ چٹھیاں مجھے اوس ہی ہفتہ کے دن دکھائی گئیں ہم اوسوقت تینوں بھائی ایک جگہ کمرہ میں تھے۔ مجھے صرف دو چٹھیاں دکھائی گئی تھیں ان چٹھیوں کے دکھانے سے پیشتر مجھے علم نہ تھا کہ کس کا خط [illegible] لایا جائیگا۔ چٹھی میرے بڑے بھائی [illegible] کو ہنونت سنگہ کو اور آخر میں مجھے دکھائی گئیں [illegible] سنگہ نے بتایا کہ یہ بلراج کا خط [illegible] [illegible] [illegible] متعلق ذکر نہیں کیا [illegible] کے متعلق ان سے پوچھنے [illegible] آنریبل لالہ کاشی رام جی کی جرح ختم ہوئی اور اس کے بعد دیوان مہیش داس وکیل چند داس نے جرح کی عدالت ریخ کے لئے درخواست ہوئی

چندر بابو کی شہادت

میرا نام چندر بابو ہے۔ ذات کایستھ۔ میں ڈسٹرکٹ پلیگ آفیسر لدھیانہ کے دفتر میں کلارک ہوں۔ میں اودھ بہاری لال کو جانتا ہوں۔ وہ میرے چچا کا لڑکا ہے میری اس کی خط وکتابت رہی ہے۔ میں اس کے انگریزی دستخط پہچان سکتا ہوں۔ میں نے یہ ۹ پوسٹ کارڈ پولیس کو دئے یہ سب میرے نام اودھ بہاری کی طرف سے آئے تھے۔

مسٹر براڈوے نے ایک چٹھی دکھائی جو گواہ نے ۹ مارچ ۱۹۱۳ء کو اودھ بہاری کے نام بھیجی تھی اس کے بعد چند اور تحریریں شناخت کیں۔ اس مقام پر اودھ بہاری نے عدالت کو مخاطب کرکے کہا کہ کیا مجھے ان تمام کاغذات کے دیکھنے کی اجازت ہو سکتی ہے؟ چنانچہ مسٹر پٹری نے کاغذات اودھ بہاری کو کٹہرے کے اندر جاکر دکھا دیئے۔ عدالت نے اودھ بہاری سے پوچھا کہ کیا وہ کچھ سوالات کرنا چاہتا ہے؟ مگر اس نے انکار کردیا۔

بر ہمانند کی شہادت

مسٹر براڈوے نے پوچھا کہ کیا اردو میں گواہی دوگے یا انگریزی میں۔ گواہ نے کہا کہ اردو میں اس لئے کہ انگریزی میں مشق نہیں ہے۔ مجھے ۴ بجے کے قریب ۱۶ فروری کی صبح کو ایک سپاہی بلانے کے لئے گیا تھا اور یہ کہا کہ پولیس انسپکٹر آپ کو بلاتے ہیں۔ اس کے بعد گواہ نے وہ واقعات بیان کئے جو دہلی کے ملزموں کی گرفتاری تلاشی اور برآمدگی اشیا وغیرہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

۱۷- اپریل کی کارروائی

اجلاس کی باقاعدہ کارروائی شروع ہونے سے پیشتر لالہ کاشی رام صاحب وکیل صفائی نے یہ بحث اٹھائی کہ گواہوں کے بیانات استغاثہ طول طویل ہیں جن کا پڑھنا سخت دشوار ہے لہذا استغاثہ کو صرف وہی کاغذات پیش کرنے چاہئیں۔ جج پر اوسے پورا بھروسہ ہے۔ وکیل استغاثہ نے کہا کہ ہماری شہادت [illegible] [illegible] ہم نے تمام و کمال شہادت پیش کردی ہے۔ اب صفائی کا فرض ہے کہ وہ [illegible] کرے۔ عدالت نے کہا کہ استغاثہ نے اپنی تمام شہادت نسکا کاغذات پیش کردی ہے۔ وکلائے صفائی کو چاہئے کہ وہ تمام کاغذات [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] فریقین اپنے دعاوی کی تائید میں قانونی حوالے دیں۔ مگر عدالت کے فیصلہ نے بحث کو ختم کردیا۔ اس کے بعد برہمانند کا بقیہ بیان ہوا جو تلاشی و گرفتاری اور برآمدگی اشیا سے تعلق رکھتا ہے۔

مسٹر جیکسن کا تار

عدالت نے وکلائے صفائی سے پوچھا کہ کیا وہ گواہ پر جرح کریں گے انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ مگر لالہ گوپی ناتھ نے کہا کہ انہیں مسٹر جیکسن وکیل ماسٹر امیر چند کے پاس سے ابھی اس مضمون کا تار موصول ہوا ہے کہ وہ کل آئیں گے۔ لہذا ہم آج جرح نہیں کرسکتے۔ وکیل استغاثہ نے کہا کہ ہمیں فریق ثانی کی سہولت کا خیال رکھنا چاہئے۔ اگر وہ آج جرح نہیں کرسکتے تو انہیں کل جرح کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں [illegible] گواہ کو [illegible] [illegible] آجائے تو اس وقت ہم یہ کہیں گے کہ وکلائے صفائی کو موقع دیا گیا۔ مگر اونہوں نے اس سے کچھ فائدہ نہیں اٹھایا۔ لہذا حق کے طور پر نہیں بلکہ بطور رعایت ہم انہیں کل جرح کی اجازت دیتے ہیں عدالت نے لالہ گوپی ناتھ وکیل ماسٹر امیر چند سے کہا کہ وہ کل جرح کئے جانے کے متعلق باقاعدہ درخواست دیں۔

گلاب رائے کی شہادت

میرا نام گلاب رائے ہے۔ میں بابو کنہیا لال کے ہاں محرری کرتا تھا۔ میں اپنے مکان میں لیٹا ہوا تھا کہ ممتاز علی نقشہ نویس نے آکر مجھے آواز دی اور کہا کہ پولیس نے بندرہ معزز آدمیوں کو اور بھی بلایا ہے تم بھی چلنا۔ میں نے کہا کہ میں بھی چلا چلوں گا۔ میں کام اب بھی کرتا ہوں مگر کم البتہ میں بابو کنہیا لال سے ملتا رہتا ہوں یہ بات پندرہ فروری کی ہے۔ میں ۱۶ کی صبح کو ۴ بجے کوتوالی گیا۔ وہاں بہت سے آدمی تھے۔ میں نے اون سے پوچھا کہ ہمیں کیوں بلایا ہے اونہوں نے کہا کہ اس کی وجہ ہمیں معلوم نہیں اس کے بعد ہمارے نام لکھ لئے گئے۔ پھر ہمیں لالہ برہمانند۔ برج لال اور ایک اور صاحب کے سامنے کیا۔ جو مسٹر پٹری تھے۔ عدالت کے حکم پر گواہ نے مسٹر پٹری کو شناخت کیا۔ اس کے بعد ہم سب ماسٹر امیر چند کے مکان پر گئے اور انہیں یہ کہہ کر بلایا گیا کہ تمہارے نام کا تار آیا ہے امیر چند خود لالٹین لے کر آئے اور دروازہ کھولا تو اون سے کہا گیا کہ تمہارے نام تلاشی کا وارنٹ آیا ہے۔ اسوقت ماسٹر امیر چند نے سب کی تلاشی لی۔ جب ہم کوتوالی سے چلے تھے تو اوس وقت بھی میری اور سب کی تلاشی لی گئی تھی۔ میرے سامنے تمام مکانات بند کئے گئے اور اون پر مہر لگائی گئی۔ ایک سپاہی اوپر کی منزل میں مقرر کردیا گیا۔ اور چند اور سپاہی مکان کے سوائے پر تعین کردئے گئے۔ اس کے بعد مسٹر پٹری نے ماسٹر امیر چند سے انگریزی میں کچھ گفتگو کی۔ جس میں اودھ بہاری اور کوچہ بلاقی بیگم کے الفاظ آئے میں نہیں جانتا کہ وہ کیا گفتگو تھی۔ اس کے بعد ماسٹر امیر چند اور پٹری صاحب دونوں باہر چلے گئے اور امیر چند کا بھتیجا سلطان سنگہ رہ گیا۔ پٹری صاحب کے آنے پر سپاہیوں نے پہلے بالائی منزل کی تلاشی شروع کی۔ میں بھی اسوقت موجود تھا۔ برہمانند اور برج لال وغیرہ بھی تھے۔ ماسٹر امیر چند بھی موجود تھا تلاشی ان کے رو برو ہوتی رہی۔ جو کاغذ برآمد ہوتا تھا۔ اس پر میرے اور برہمانند کے دستخط کرائے جاتے تھے۔ مسٹر براڈوے نے دو تحریریں دکھائیں اور گواہ نے اپنے دستخط پہچان لئے اور کہا کہ یہ میرے ۱۶ فروری کے دستخط ہیں۔ بستہ پر بھی گواہ نے اپنے دستخط شناخت کئے۔ اور مختلف اشیا کو پہچانا۔ اس کے بعد مسٹر براڈوے نے کارڈبورڈ کا ایک بکس دکھایا۔ جسے دیکھکر گواہ نے کہا کہ اس کے اندر روئی اور اوسپر زرد دھبے تھے اور اس کے اندر کچھ گول گول چیز تھی۔ چنانچہ بکس کھولا گیا اور گواہ نے اشیا کی تصدیق کی۔ میرا خیال ہے کہ بکس توڑنے سے پیشتر اودھ بہاری بلایا گیا تھا۔ اس کے بعد ٹائپ رائٹر کو بھی شناخت کیا اور لفافوں اور متفرق کاغذوں کے متعلق بیان لکھایا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخبار مدینہ بجنور
مورخہ ۱۸-جمادی الثانی ۱۳۳۲ہجری
جلد ۳ نمبر ۱۹

جُداگانہ انتخاب

اب سے پہلے کئی مرتبہ ہم جداگانہ انتخاب کے مسئلہ پر نظر ڈال چکے ہیں۔ آج صوبجات متحدہ کے میونسپل نظم و نسق کی رپورٹ پڑھنے سے ہمیں ضرورت محسوس ہوئی کہ اس مسئلہ پر کچھ لکھیں اور برابر اوس وقت تک لکھتے رہیں جبتک کہ گورنمنٹ ہمیں جداگانہ انتخاب کا حق ندے۔

قبل اس کے کہ ہم اصل مسئلہ پر بحث کریں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میونسپل نظم و نسق کی رپورٹ کے شمار و اعداد پر ایک نظر ڈالیں تاکہ معلوم ہوسکے کہ جداگانہ انتخاب نہ ہونے سے مسلمانوں کے حقوق کسقدر تلف ہو رہے ہیں۔

رپورٹ زیر نظر مظہر ہے کہ اس سال صوبجات متحدہ میں ۹۷۳۶۸ شخص ووٹ دینے کے قابل قرار پائے اور انہوں نے اپنی طرف سے ۷۹۷ ممبرون کو انتخاب کیا جنمیں سے ۶۷۳ ہندو ۲۶۲ مسلمان اور ۸۲ دیگر اقوام کے ہیں، گورنمنٹ کے مقرر کردہ ممبروں کی تعداد اس سال ۲۹۶ تھی جنمیں سے ۱۰۸ ہندو ۱۰۷ مسلمان اور ۸۱ دوسری اقوام کے ممبر قرار پائے۔

مذکورہ بالا دونوں قسم کے ممبرون کی مجموعی تعداد ۱۱۹۳ ہوتی ہے جنمیں سے ۷۸۱ ہندو ۳۶۸ مسلمان اور ۴۴ دوسری اقوام کے ہیں۔

مذکورہ بالا شمار و اعداد سے یہ امر بلا کسی غور و تامل کے معلوم ہوسکتا ہے کہ پبلک نیابت میں ہندو مسلمان اقوام کے نمایندے کیا نسبت رکھتے ہیں اور یہ نسبت کہاں تک حق بجانب ہونے کے علاوہ حقوق کی محافظ ہوسکتی ہے۔

آج یہ مسئلہ مسلم ہے کہ اقوام غیر حکمران کے قومی حقوق کی حفاظت نیابت کے سلسلہ میں اسیوقت ممکن ہے جبکہ اون کا عنصر مساوی ہو ورنہ کسی فریق کی زیادتی دوسرے فریق کے حقوق کی پامالی کا یقینی سبب ہے۔

میونسپل بورڈ اور ڈسٹرکٹ بورڈ سے ہندو مسلمانوں کے جسقدر تعلقات ہیں اور اون کی ترقی و تعلیمی زندگی کا جتنا تعلق ان بورڈون سے ہے وہ کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ اسلئے ضرورت ہے کہ ہندو مسلمانوں کے حقوق مساوی رکھنے کے لئے ان بورڈوں میں دونوں قوموں کے قایم مقام مساوی ہوں لیکن ہم افسوس کے ساتھ دیکھتے ہیں کہ زیر نظر رپورٹ میں مسلمانوں کے قایم مقاموں کی تعداد بہت ہی قابل افسوس کمی رکھتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کے حقوق آئے دن تلف و پامال ہوتے رہتے ہیں۔

ایک ایسے زمانہ میں جبکہ جوش متعصب ہندو فرقون کی بدولت مسلمانوں کی حالت دن بدن سقیمہ ہوتی چلی جاتی ہے اور مسلمان فریق غالب سے ذلت و تکالیف اٹھاتے ہیں۔ یہ امر بہت کچھ افسوسناک ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا مسلمانوں کو پامالی سے بچانے اور اون کے تمدنی و تعلیمی حقوق محفوظ رکھنے کے لئے اصول مساوات پر عمل نکرے۔

ہمارے صوبہ کے میونسپل اور ڈسٹرکٹ بورڈون میں عموماً زیادہ حصہ ہندو ممبرون کا پایا جاتا ہے اور اس زیادتی سے مسلمان ممبرون کی رائے ہمیشہ کمزور رہتی ہے جس سے مسلمانوں کی ضروریات بہت کم پوری ہوتی ہیں۔ اور وہ دن رات تکالیف اٹھاتے اور بے زبان جانوروں کی طرح خاموش بیٹھے ہیں۔

تحقیقات سے اس کمزوری کا بڑا سبب یہ معلوم ہوا ہے کہ ہمارے صوبہ میں انتخاب کا جو طریقہ رائج ہے وہ نہایت لغو ہے جس کا بین ثبوت اس امر سے مل سکتا ہے کہ جن مقامات پر اسلامی آبادی زیادہ ہے وہاں بھی ہندو ممبرون کی زیادتی ہے کاش کہ گورنمنٹ اس مسئلہ پر ایک غائر نظر ڈالے اور اس دقت و تکلیف کے رفع کرنے کی کوشش کرے تاکہ ہندو مسلمانوں کی تمدنی و تعلیمی زندگی موجودہ کمزوریوں سے محفوظ رہ سکے۔

ہمارے پاس اس قسم کے بہت سے نظائر موجود ہیں کہ ہندو ممبرون کی زیادتی سے میونسپل اور ڈسٹرکٹ بورڈون میں مسلمانوں کو نقصانات کثیر اٹھانے پڑے ہیں اور اون کے بہت سے تعلیمی و تمدنی حقوق تلف و پامال ہوئے ہیں۔

اخبار ہندوستانی نے رپورٹ مذکور پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ رپورٹ کے شمار و اعداد مسلمانون کے اس مطالبہ کو رد کردیتے ہیں کہ اونہیں میونسپل اور ڈسٹرکٹ بورڈون میں مساوی نشستیں دیجائیں لیکن ہمیں افسوس ہے کہ اخبار مذکور نے اپنے دعوے یا ثبوت کی کوئی تشریح نہیں کی کہ آخر یہ مطالبہ کیونکر رد ہوجاتا ہے اور کس حیثیت سے ان کا اس قسم کا مطالبہ غیر صحیح ہے۔

یہ امر تو غالباً ہندوستانی کو بھی تسلیم ہوگا کہ باوجود ہندوؤں کی آبادی زیادہ ہونے کے حقوق میں اون کے لئے کسیقسم کی زیادتی نہیں ہے اور جن حقوق کا تعلق میونسپل و ڈسٹرکٹ بورڈ سے ہے اون میں ہندو مسلمانوں کی اغراض مشترک و متحد ہونیکے ساتھ ہی مساوی بھی ہیں۔ پھر ہندوستانی کی یہ منطق سمجھ میں نہیں آتی کہ اغراض مشترک ہونے کی حالت میں ۳۶۸ مسلمانون اور ۷۸۱ ہندو ممبرون کی تعداد کو کس طرح مناسب قرار دیا جا سکتا ہے کہ فریق مخالف کی زبردستی فریق کمزور کی آرائے سے کسی خاص حق یا شکایت پر اتفاق کرلیتی ہے۔ واقعات بتارہے ہیں کہ ایسا ہونا غیر ممکن ہے اور یہی وہ خرابی ہے جو غیر مساوی تعداد ہونے میں ایک فریق کو نقصان پہونچاتی ہے

جیساکہ ہم بیان کرچکے ہیں یہ تمام خرابیاں مخلوط انتخاب کا نتیجہ ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ گورنمنٹ صوبجات متحدہ اس امر پر غور فرمائے اور مسلمانوں کے نقصانات کو پیش نظر رکھکر مخلوط انتخاب کا طریقہ کو موقوف کرکے جداگانہ انتخاب کا حق عطا فرمائے تاکہ یہ تمام خرابیاں ایک ایک کرکے دور ہوجائیں۔

ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ مخلوط انتخاب میں جو گرماگرمی ہوتی ہے اوس کا نتیجہ اکثر فتنہ و فساد پر منتج نکلتا ہے اور اس قسم کے فسادات امیدواران کے بجائے رائے دہندون کو نقصان پہونچاتے ہیں گذشتہ الکشن کے موقع پر ہم نے دیکھا ہے کہ ہندو امیدواروں نے مسلمان رائے دہندوں پر ناجائز دباؤ ڈالکر اپنا کام نکالا ہے اور جن مسلمان رائے دہندوں نے رائے دینے سے انکار کیا اوس سے اپنا روپیہ وصول کرنے یا دوکاندار کو دوکان سے اٹھا دینے کی دھمکی دی ہے۔ ایسی حالت میں ظاہر ہے کہ صحیح انتخاب عمل میں نہیں آسکتا اور ہندو مسلمان مجبور ہوکر رائے دیتے ہیں، اور نہ قابل ممبر منتخب ہوکر پبلک کو نقصان پہونچاتے ہیں، اسی قسم کی بہت سی خرابیاں ہیں جو مخلوط انتخاب میں پائی جاتی ہیں، اس لئے ان تمام شکایات کا بہترین رفع دادہ یہی ہوسکتا ہے کہ جداگانہ انتخاب کے نافع طریقہ کو رواج دیا جائے تاکہ ہندو مسلمانوں کی باہمی کشمکش بھی جاتی رہے۔ اور قابل ممبر بھی انتخاب میں آسکیں۔

مخلوط انتخاب میں جو ممبر منتخب ہوتے ہیں جہاں تک ہمارا تجربہ اور مشاہدہ رہنمائی کرتا ہے ہم اوس کی بنا پر کہہ سکتے ہیں کہ اکثر اون میں ناقابل ہوتے ہیں۔ اور صحیح معنوں میں اون کو ایک بے حس مورت کہا جاسکتا ہے جو اجلاس کی کرسیوں پر بٹھادئے جاتے ہیں اور ہاں میں ہاں ملانے کے بجز کچھ نہیں جانتے۔

یہ ممبر عموماً دولت مند ہوتے ہیں جو روپیہ کے اثر سے یا قبضتاً پبلک کی رائے حاصل کرتے ہیں اور ممبری کی وجاہت و شخصیت کے لئے کوشاں رہتے ہیں ہم گورنمنٹ ہند کی خدمت میں ادب سے ملتجی ہیں کہ وہ ہمیں جداگانہ حق انتخاب عنایت فرمانے کے ساتھ ہی کوئی ایسی قید بھی امیدوار کے لئے رکھ دے۔ جس سے ناقابل و جاہل ممبر انتخاب میں نہ آسکیں۔ امید ہے کہ گورنمنٹ جلد اس مسئلہ پر توجہ فرمائے گی۔

جداگانہ انتخاب کے متعلق ہم آنریبل ڈاکٹر تیج بہادر سپرو کی رائے بھی اس موقع پر درج کرتے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ مسلمانونکو جداگانہ انتخابات میونسپلٹی و ڈسٹرکٹ بورڈون پر راضی ہوجانا چاہئے جس کے مفید ہونے کا ثبوت صوبہ کی کونسل کے انتخاب سے مل سکتا ہے۔

تاریخ اسلام

(۱۴)

ہود علیہ السلام

ہود علیہ السلام کا دوسرا نام عابر ہے آپ حضرت آدم علیہ السلام سے بہت مشابہ تھے۔ تجارت کرتے تھے اوس بن سام کی اولاد میں جب کفر و فسق بہت پھیل گیا تو خداوندتعالٰے نے آپ کو اون کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا۔ ارم بن سام کی اولاد نے آپ کو جھٹلایا اور بہت تھوڑے آدمی آپ پر ایمان لائے۔ ارم بن سام کی اولاد تیرہ قبیلے تھے جو یمن کی زمین پر پھیلے ہوئے تھے۔ ان کا بادشاہ عاد تھا اوس کی قوم کو عاد اولی کہتے ہیں۔ یہ چاند کو پوجتا تھا۔ بارہ سو برس حکومت کرکے مرگیا۔ اور اوس کا بڑا بیٹا شدید حکومت پر بیٹھا اوس نے پانسو اسی برس سلطنت کی۔ اوس کے مرنے کے بعد اوس کا بھائی شداد حکمران ہوا۔ حضرت ہود علیہ السلام نے شداد کو صراط مستقیم کی طرف ہدایت کی لیکن وہ نمانا اور کفر کی زندگی بسر کی۔ لیکن حضرت ہود علیہ السلام کو تکلیف نہ دی۔ بیان کیا گیا ہے کہ عاد بہت حلیم مزاج تھا۔ قوم عاد اولی کے آدمی بڑے لمبے تڑنگے تھے۔ ساٹھ گز کا قد تھا۔ سرخبہ کی مانند۔ تاریخوں میں ذکر کیا گیا ہے کہ قوم عاد کی ناک اتنی بڑی تھی کہ چڑیاں ناک میں گھونسلے رکھتی تھیں۔ ان کی مال دولت اونٹ تھا۔ اوس زمانہ کے اونٹ بڑے بڑے ہوتے تھے۔ یہ قوم اونٹ کا گوشت کہاتی اور پہاڑوں میں گھر بناکر رہتی تھی۔ قریب کے زمانہ میں ایک محقق آتا۔ قدیمہ کو قوم عاد کے ایک آدمی کا ایک دانت ملا۔ جو بختی اونٹ کی برابر تھا اسی طرح سے ایک شخص کو اوس زمانہ کے گیہوں کی بال ایک کوزہ میں دستیاب ہوئی جس کا وزن ایک من (عربی) بتایا جاتا ہے۔

توم عاد بت پرست تھی اور اپنی عظمت و قوت پر نازان۔ حضرت ہود علیہ السلام تیس برس کی عمر میں ان کی طرف ہدایت کے لئے بہیجے گئے۔ حضرت ہود نے ان کو خدا کی طرف بلایا اور توحید کی تعلیم کی جس کے جواب میں اونھوں نے کہا کہ من اشد منا قوۃ (ہم سے زیادہ طاقتور کون ہے۔ خداوندتعالےٰ نے اون کی کبر و معصیت پر اون کو عذاب میں مبتلا کیا۔ تین برس تک سخت قحط میں مبتلا رہے بیشمار جانور و آدمی تلف اندر موت ہوئے حضرت ہود علیہ السلام نے ان کے لئے بددعا کی۔ ایک ابر سیاہ آیا جس میں صاعقہ تہی۔ ایک عورت نے ابر کو دیکھا اپنی قوم سے کہا کہ ہود کا کہنا مانو ورنہ اس ابر کے عذاب سے تباہ و برباد ہوجاؤ گے لیکن قوم نے نہ سنا۔ اور تیز و تند ہوا نے تمام کائنات کو جڑ سے

بیروت کا ایک عظیم الشان اسلامی کالج

بیروت میں اب سے پہلے دو عظیم الشان کالج غیر قوموں کے ہاتھ میں تھے جنہیں ایک بڑی تعداد متعلمین کی تعلیم پاتی تھی۔ لیکن چونکہ ان کالجوں کے مصالح مسلمین و عثمانین کے خلاف تھے اس لئے ضرورت تھی کہ بیروت میں ایک اسلامی کالج کھولا جائے چنانچہ عرصہ بیس سال کا ہوا کہ بیروت کے ایک خادم اسلام شیخ احمد عباس ازہری نے ایک کالج کی بنیاد ڈالی جو بتدریج ترقی پذیر ہوتا رہا اور اب ایک قابل قدر کالج ہے لیکن چونکہ اس کے تمام مصارف ایک شخص واحد کے ہاتھ سے پورے ہوتے تھے اسلئے جو کامیابی اسکو ہونی چاہئے تھی وہ نہیں ہوئی اب معزز معاصر "جہان اسلام" سے یہ معلوم ہو کر خوشی ہوئی ہے کہ حضرت یوسف عزالدین ولی عہد دولت عثمانیہ نے کالج مذکور کی سرپرستی قبول فرمائی ہے۔ امید ہے کہ اب اس قومی کالج کی تمام کمزوریاں دور ہو جائیں گی۔ اور اس کا فائدہ عام ہو کر مسلمانان عالم کو بہت زیادہ نفع پہونچائے گا۔

اخبار جہان اسلام قسطنطنیہ کا اجراء

اب سے پہلے ہم اخبار "جہان اسلام" قسطنطنیہ کی تشکیل کا اعلان کر چکے ہیں۔ گذشتہ ہفتہ "جہان اسلام" دفتر میں موصول ہوا ہے یہ اخبار $\frac{20 \times 26}{8}$ تقطیع کے ۸ صفحات پر ہے جس میں علیحدہ علیحدہ عربی، اردو اور ترکی کے تین حصے ہیں۔ ٹائیٹل خوشنما رنگین ہے نظما دیدہ زیب ہیں مضامین عموماً مفید ہیں۔ لکھائی چھپائی صاف اور عمدہ ہے۔ لیکن اردو، عربی اور ترکی مضامین مختلف ہیں مسلمانان ہندوستان امید ہے کہ اس اخبار کو پسند کریں گے۔ قیمت آٹھ روپیہ سالانہ ہے۔ ہمارا ارادہ تھا کہ ہم اس اخبار کی ایک ایجنسی قایم کرلیں۔ لیکن افسوس ہے کہ کثرت مشاغل دنیاوی کاروبار کے سبب ہم اس ارادہ کو پورا نہ کرسکے۔ اس لئے جن احباب کرام نے ہمارے پاس نمونہ، خریداری، اور ایجنسی کی درخواستین بھیجی ہیں وہ اب براہ راست اخبار کے دفتر سے معاملہ طے کریں۔ "جہان اسلام" کا پتہ ذیل میں درج ہے۔ تمام خط و کتابت مولانا ابوسعید عربی ایڈیٹر جہان اسلام کے نام ہونی چاہیے۔

استنبول صندوق البوسطہ نمرہ ۱۷۴

استنبول کو ۲۰ پیسے میں لفافہ اور ایک آنہ میں کارڈ جاتا ہے۔ اردو میں خط لکھا جا سکتا ہے۔ قیمت بذریعہ شلنگ بھیجی جائے۔

چند بیش قیمت تازہ تصانیف

مولوی عبدالرزاق صاحب کانپوری نے جن کا نامی البرامکہ اور نظام الملک طوسی جیسی مؤثر تالیفات سے اردو علم ادب اور فن تاریخ میں ایک خاص وقعت رکھتا ہے حال میں چند تاریخی کتابیں اور تیار کی ہیں جنکی تفصیل ذیل میں درج ہے۔

(۱) تاریخ خوانین قصبہ جلال آباد ضلع مظفر نگر یہ کتاب تقریباً پانسو صفحات پر ہے اور ختم ہو گئی ہے غالباً جولائی تک پریس میں جائے گی اس کتاب میں نسب افغانان پر ایک مقدمہ ہے جو ڈیڑھ سو صفحہ پر ختم ہوا ہے اور علمی تحقیقات اردو زبان میں ایک نئی چیز ہے۔

(۲) چوتھی صدی ہجری کا ایک سفرنامہ مع اصل و ترجمہ و حواشی۔ یہ سفرنامہ چارسو صفحات پر ہے اور تیار ہو گیا ہے۔ پریس میں بھیجنے کے لئے کاتب صاف کر رہا ہے۔

(۳) سوانح عمری خلیفہ ہارون الرشید عباسی

(۴) سوانح عمری سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس یہ دونوں کتابیں زیر تصنیف ہیں البرامکہ تیسری مرتبہ چھپنے کے لئے پریس میں جانے والی ہے۔ مولانا فرماتے ہیں کہ اون کی طرف سے یہ اعلان کر دیا جائے کہ جو علم دوست حضرات اس کتاب میں اضافہ چاہتے ہوں وہ مطلع فرمائیں تاکہ خاص طور پر اس کا لحاظ کیا جائے۔ امید ہے کہ دوسرے معاصرین بھی اس اعلان کو درج کردیں گے۔

ایک سو برس کے سندی کی وفات

معزز معاصر جہان اسلام جسکا اردو حصہ ممتاز ہے۔ عبداللہ دولمو[illegible] ہندی بابا ایک بزرگ۔ با سفر[illegible] آخری [illegible] (دارنا طولی تواق) میں بوجہ ... رشتہ ... لوگوں کا ان پر ... اعتقاد تھا ... ہفتہ کے قریب ہوئے کہ فوت ہو گئے۔ ان کی وفات کی خبر جونہی امیر المومنین و خلیفۃ المسلمین مولانا السلطان المعظم کے سمع ہمایونی میں پہونچی فوراً اپنی طرف سے مامورین کو بھیجا اور کہا کہ نہایت عزت و احترام سے اون کو دفن کریں اور تمام مصارف اپنی جیب خاص سے عطا فرمائے۔ اور اون کو وہان کے قبرستان میں بہت ہی عزت کے ساتھ دفن کیا گیا۔

اون کی نسبت ایک عجیب قصہ مشہور ہے کہ اونہوں نے نوّے (۹۰) برس کی عمر تک شادی نہیں کی تھی۔ اتفاقاً اون کے ایک دوست جو کچھ عرصہ سے اون کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے۔ بیمار ہو گئے اون کی تیمارداری وہی کرتے تھے مگر بہ ہیرانہ کھانا پکانا اون کو دشوار معلوم ہوتا تھا۔ اوسوقت ایک عورت آئی اور کہنے لگی میں یہ خدمت اپنے ذمہ لیتی ہوں۔ بشرطیکہ اون کی صحت یا وفات کے بعد آپ مجھ سے شادی کرلیں۔ خیر اونہوں نے اوس کو منظور کرلیا۔ خداتعالے کی مرضی اون کے دوست فوت ہو گئے۔ اس عورت نے کہا کہ اب وعدہ وفا کیجئے۔ کہنے لگے کہ بھلا نوّے (۹۰) برس کا بڈھا کیا شادی کریگا۔ میں نے جوانی میں شادی نہیں کی اب بڑھاپے میں کیا شادی کروں۔ اس نے کہا آپ نے وعدہ کیا تھا آخر مجبور ہو کر شادی کرلی۔ خداتعالے نے اون کو اس سے ایک لڑکا عطا کیا۔ جواب وہ خوب جوان ہے ایک ثقہ شخص نے بیان کیا۔ جس وقت سقوط اڈرنہ ہوا۔ عالم اسلامی پر عموماً اور عثمانی پر خصوصاً وہ وقت نہایت ہی مصیبت کا تھا ہر ایک زبان پر اڈرنہ کا لفظ ہر ایک دماغ میں اوس کا تصور ہر ایک دل میں اوس کی یاد تھی لوگ ہر مجلس و ہر ... میں اڈرنہ اڈرنہ ہی کا ذکر کرتے تھے۔ چنانچہ اون کے پاس بھی لوگوں نے ذکر کیا فرمانے لگے اڈرنہ کا خوف نہ کرو۔ وہان سے مجھے فلان شخص حلوا بھیجیگا۔ خدا کی قدرت اڈرنہ کے استرداد کے وقت وہ شخص بھی فوج میں گیا جس کا آپ نے نام لیا تھا اور پھر اوس نے حلوا بھی بھیجا اور اونہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ سلانیک سے بھی مجھے حلوا آئے گا۔

خدا کی قدرت ... کہ سلانیک سے حلوا آوے وہ فوت ہو گئے ہیں تو اون کا صاحبزادہ موجود ہے۔ اگر اسکو حلوا آگیا تو بھی اون کی پیشگوئی پوری ہو جاوے گی۔

ان اللہ علی کل شیٔ قدیر۔

ہندوستان کے مسلمان غور سے پڑھیں

معزز معاصر جہان اسلام ممتاز ہے۔ حکومت سوڈان نے ... حج ... کے لئے ... عجیب و غریب قانون نافذ کیا ہے کہ جب کوئی شخص حج کا ارادہ کرے تو اس کو ... ضروری ہے کہ تنا ... دار سے اجازت حاصل کرے اگر قسمت سے اجازت مل جائے تو پھر ... روپیہ زر ضمانہ اور ٹیکس حج کے داخل خزانہ سرکار کرے۔ اگر بال بچے ساتھ ہوں تو ۴ سے ۱۴ برس کی عمر والے بچے کی طرف سے بھی ستّرہ روپیہ ادا کرے اور اس سے جو ... سکو علیحدہ رخصت نامہ حاصل کرنا ہوگا۔ اور اگر کوئی نوکر سوڈانی ساتھ لیجانا چاہے تو اس بات کی ضمانت دینی ہوگی کہ اسکو واپس لائے گا اور اگر مرگیا تو اس کی موت کی جہان وہ مرے سرکاری سند پیش کرنی ہوگی۔ پھر یہ بھی شرط ہے کہ سوڈانی حاجی سوائے بندر سواکن کے اور کسی بندر سے سوار نہ ہوسکیگا۔ اور کرایہ جہاز ۴۸ روپیہ ادا کرنا ہوگا۔

اگر ہمارے ایشیائی دماغ مسئلہ تثلیث کی باریکی تک نہ پہونچ سکنے کی طرح اس قانون حجاج کی باریکی کو نہ سمجھ کر اگر یہ یقین کرلیں۔ کہ اس رنگ میں منع حج کیا جاتا ہے تو وہ معذور ہوں گے ورنہ عاقل (عیسائی) حکومت سوڈان اس مسئلہ کو اگر کچھ اور سمجھی ہو تو ہم کو سمجھا دے۔

جدید البانیا کی مشکلات

قسطنطنیہ کا معاصر مذکور لکھتا ہے یہ تو سب کو معلوم ہے کہ تمام یورپ نے بالاتفاق البانیا کو خودمختار بنا دیا اور اس کی حدود بھی معین کردیں اس میں ایک قطعہ اپیرس جنوب البانیا میں واقع ہے جس کے اکثر باشندے یونانی ہیں۔ دول کی بات بظاہر پوری کرنے کے لئے یونان نے اپنا لشکر وہان سے ہٹا لیا لیکن اب بھی بہت سی افسر وہان موجود ہیں۔ اور مشہار والنسیر وہان بھیجے گئے ہیں جنہوں نے اپنا نام مقدس فوج رکھا ہے اون کی خودمختاری کا اعلان زیر افسری زوگرافوس سابق وزیر یونان کردیا گیا ہے۔ یورپ کی اب کوشش ہے کہ بلقان میں جنگ کی آگ بجھائے۔ اور امن و امان قایم کردے۔ آگ لگا دینا آسان ہے مگر بجھانا مشکل ہے۔ اب اپیرا کے باشندے البانی دیہات پر حملہ آور ہونے۔ گانون کو جلاتے اور لوگوں کو قتل کرتے ہیں۔ یہ لوگ لوٹ مار کرتے ہوئے کورجہ شہر میں پہونچ گئے ہیں۔ اور اوس کا محاصرہ کرلیا ہے۔ وہان کی قلیل فوج نے ان کے حملوں کو روکا۔ شہر کی گلیوں میں سخت لڑائی ہوئی اور خون کی نالیاں بہیں۔ البانی کہتے ہیں کہ انہوں نے باغیوں کو کورجہ سے نکال دیا۔ اور غدر کرنے والے کہتے ہیں کہ ہم نے شہر فتح کرلیا۔ اب حکومت البانیا نے اپنی تمام فوج کو اکٹھا کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ ان اپیرئون۔ یونانیوں کی سرکوبی کرے۔ والنٹیر اور حکومت البانیا کی فوج زیر کمان اسعد پاشا وزیر جنگ البانیا جمع ہوگئی ہے اب البانیوں کی آنکھیں کھلیں گی۔ اور یونان یا کسی کے سایہ سے نکلنے کا مزہ چکھیں گے۔ اگر البانی مسلمان خلافت کے ساتھ بدعہدی نہ کرتے تو آج وہ اسقدر ذلیل و خوار نہ ہوتے۔ اب تو وہ اپنے اون سرداروں کی نسبت جنہوں نے اونہیں اس وقت پر پہونچایا ہے یہ کہتے ہیں ربنا انا اطعنا سادتنا وکبرائنا فاضلونا السبیلا (اے رب ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کی اطاعت کی پس اونہوں نے ہم کو گمراہ کردیا۔)

جس قدر اسلامی سلطنتیں تباہ ہوئیں اور ان کا نام و نشان مٹا جکس ... کا بڑا سبب اس کے فرمانروا تھے۔ اللہ مسلمانوں کی آنکھیں کھول اور ان میں اپنی اس حالت زار سے متاثر ہونے کا احساس پیدا کر۔

رسالہ نقاد کی اشاعت میں تاخیر

ہمیں شاہ نظام الدین صاحب دلگیر ایڈیٹر رسالہ نقاد کی ایک پرائیویٹ تحریر سے یہ معلوم ہو کر نہایت افسوس ہوا ہے کہ اون کی والدہ ماجدہ اور بچہ کی علالت خطرناک سے رسالہ نقاد کی اشاعت میں خلاف معمولی دیر ہوئی ہے ہم دعا کرتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ دلگیر صاحب کی والدہ اور بچہ کو صحت عاجل عطا فرمائے اور وہ مطمئن ہو کر نقاد کے ذریعہ علمی اور ادبی خدمات میں مستعدی سے مصروف ہوں۔ خریداران نقاد کو تاخیر اشاعت کے سبب سے اگاہ و مطمئن رکھنا چاہیئے اور دعا کرنی چاہیئے کہ شاہ دلگیر کو جلد اطمینان نصیب ہو اور وہ نقاد کو بہتر ... بنا ...

نقاد ... ہیں

پھر میں اوسکی تلاش میں رہا۔ اور آخر اوسے ۹ مارچ کو گرفتار کر لیا۔ میں نے اوسے مکان میں گرفتار کیا تہا گواہ سے کوئی جرح نہیں کی گئی۔

گھاسی رام کا بیان

منولال کی تلاشی کے لئے میں بھی گیا تہا۔ مجھے جواہر لال نے دوکان سے بلایا تہا۔ اوس دن فروری کی ۱۶ تاریخ تھی۔ میرے ساتھ جواہرلال اور پولیس کے دو سپاہی تھے۔ منولال کے مکان پر پہنچکر اونہوں نے منولال کو آواز دی۔ کسی نے جواب دیا کہ منولال اندر نہیں ہے۔ پھر ہم اندر گئے۔ ایک شخص سے کہا کہ منولال کو بلاؤ۔ تھوڑی دیر کے بعد منولال کے چچا یا بھائی آ گئے۔ ہم اون سے دریافت کرتے رہے۔ اونہوں نے کہا کہ ہمیں خبر نہیں وہ کہاں گئے۔ گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ انتظار کرنے کے بعد انسپکٹر صاحب نے مکان کے اوس حصہ پر مہر لگا دی جس کی نسبت کہا گیا تہا کہ اوس میں منولال رہتا ہے۔ اوس کے بعد مکان پر پہرہ قایم کر کے ہم چلے گئے اور دوسرے دن جا کر تلاشی لی۔ اوس سے آگے گواہ نے تلاشی اور برآمد شدہ اشیاء کے متعلق بیان کیا۔ اور فہرست وغیرہ کو شناخت کیا۔ گواہ سے جرح نہیں کی گئی۔

دیبی سنگھ کی گواہی

میرا نام دیبی سنگھ ہے۔ میں ذات کا برہمن ہوں۔ میرا مکان حویلی جنگل کشور کھنڈ والی گلی میں ہے۔ منولال بھی اسی کوچہ میں رہتا ہے مجھے پولیس نے ۱۶ فروری کی شام کو بلایا تہا۔ میرے اور منولال کے مکان کا فاصلہ قریباً ۵۰ گز ہے۔ اس کے بعد گواہ نے قریب قریب وہی باتیں بیان کیں جو گھاسی رام کہہ چکا تہا۔ ایک لفافہ کی نسبت گواہ نے بیان کیا کہ ۴- اپریل کی صبح کو مجھے دا۔ وغیرہ کو کوتوالی بلا کر لے گئے تھے اور کہا تہا کہ اس پر دستخط کر دو۔ یہ لفافہ اوس دن کی تلاشی سے برآمد نہیں ہوا تہا۔ اگرچہ چند اوراق خطوط مکان کے نیچے والی منزل سے نکلے تھے۔ مگر یہ لفافہ جو اب دکھایا جاتا ہے اس دن نہیں نکلا تہا۔ کاغذ نکلے تھے۔ مسٹر آصف علی نے کہا کہ میں عدالت سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ گواہ کا یہ بیان بھی لکھ لے جو اس نے ایک لفافہ کے متعلق دیا ہے مجسٹریٹ نے جواب دیا کہ وہ بیان لکھ لیا گیا ہے۔ عدالت کے حکم سے گواہ نے منولال کو شناخت کیا۔ اسکے بعد لچھمن سنگھ اور حمیدالدین سب انسپکٹر وغیرہ کی شہادت ہوئی۔

رادھا موہن کا بیان

میں مشن کالج دہلی میں تعلیم پاتا ہوں۔ پولیس ۱۶- فروری کو میرے مکان پر آئی تھی۔ مسٹر بڈوی نے ایک لفافہ دکھا کر پوچھا کہ تم نے اسے کہاں پایا تہا۔ گواہ نے کہا میں نے اسے پھینک دیا تہا۔ مجھے خبر نہیں کہ اس لفافہ میں کیا تہا جب پولیس آئی تو میں گھبرا گیا۔ اور میں نے اوسے پھینک دیا

وہ لفافہ مجھے ہنونت سہائے نے دیا تہا۔ وہ میرا ہم جماعت اور دور کا رشتہ دار بھی ہے۔ اونہوں نے لفافہ دیتے وقت مجھ سے کہا تہا کہ تم اوسے اوسوقت تک اپنے پاس رکھو جب تک کہ میں طلب کروں۔ اوس کے بعد وہ اپنا مکان کرایہ پر دیکر سولن چلا گیا۔ میں نے اوسے نہیں کھولا۔ اس لئے کہ دیتے وقت اس نے کہا تہا کہ اس میں میرے بیچ کے کاغذات ہیں۔ میں نے ان کاغذات کو اس لئے پھینکا کہ میں نے خیال کیا تہا کہ خود میرے پاس تو کوئی مشتبہ چیز ہے نہیں ممکن ہے کہ پولیس اس لفافہ کے لئے آئی ہو۔ ہنونت سہائے نے مجھے اس کے چھپا رکھنے کی ہدایت نہیں کی تھی۔

اس کے بعد سمبھولال گواہ تلاشی اور گنگا سنگھ سب انسپکٹر کا بیان ہوا۔ جن پر کوئی جرح نہیں کی گئی۔

دینا ناتھ سرکاری گواہ لاہور میں

معلوم ہوا ہے کہ ۹- اپریل کی صبح کو دینا ناتھ لاہور کے اسٹیشن پر اترا۔ اس کے ہمراہ خان بہادر رحمت اللہ خان صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس ایک سب انسپکٹر اور دو سپاہی تھے۔

(۹- اپریل کی کارروائی)

ریورینڈ آلنٹ کی شہادت

گواہ نے بیان کیا کہ میں کیمبرج مشن دہلی کا افسر اعلیٰ ہوں۔ سینٹ سٹیفنز کالج دہلی اوسی کا ایک حصہ ہے ۱۸۸۱ء سے ۱۸۹۸ء تک میں اس کالج کا پرنسپل تہا۔ ہائی اسکول کالج سے بالکل علیحدہ ہے۔ گورنمنٹ کے ماتحت ہے۔ سکول ۱۸۵۲ء میں کالج سے پیشتر کھلا تہا۔ میں ۱۸۵۲ء سے ۱۸۹۵ء تک اسکول پرنسپل بھی رہا ہوں۔ میں نے امیر چند کو ۱۸۹۵ء سے نہیں دیکہا وہ اسکول کا نہیں بلکہ کالج کا طالب علم تہا اور ۱۸۸۱ء تک میرے سامنے کالج میں تہا وہ چند سال کے لئے ۱۸۹۸ء تک سکنڈ ماسٹر رہا ہے ۱۹۰۶ء کے پر آشوب زمانہ میں وہ سیاسی جلسوں میں شریک ہوا کرتا تہا۔ پنجاب گورنمنٹ نے میرے پاس رزولیوشن بھیجا تہا کہ امیر چند کو بحیثیت استاد ان جلسوں میں شریک نہ ہونا چاہئے اور میں نے اوسے تنبیہ بھی کردی تھی مگر اوس نے کچھ توجہ نہ کی اور وہ ۱۹۰۸ء کے بعد بھی جلسوں میں شریک ہوتا رہا ۱۹۰۸ء میں اسکول سے اس کا تعلق نہیں رہ گیا۔ ہم نے اسے پانسو روپیہ کا بونس دیا تہا۔ یہ چٹھی جو عدالت میں دکھائی گئی ہے میں نے ہی اس کے پاس بھیجی تھی۔ امیر چند نے مجھ سے کہا تہا کہ میں بہت بری حالت میں ہوں اور میرا سارا اندوختہ [illegible] میں مارا گیا ہے اور پولیس ہر وقت میری تاک میں رہتی ہے۔ اس لئے آپ ڈپٹی کمشنر سے میری سفارش کر دیں تاکہ میں پولیس کی نگرانی سے

آزاد ہو جاؤں۔ چنانچہ میں نے اسی یقین پر سفارش کردی تھی۔ مجھے اکثر مرتبہ امیر چند کے خط دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ دستخط با شبہ امیر چند کے ہیں۔ مگر باقی تحریروں کے متعلق میں کچھ نہیں کہہ سکتا کہ وہ اسی کی ہیں۔ گواہ نے چند تحریروں کو شناخت کیا۔ اور چند کی بابت لاعلمی ظاہر کی۔

جرح

لالہ رگھوناتھ سہائے وکیل کی جرح کے جواب میں گواہ نے کہا کہ مجھے یاد نہیں کہ میں نے امیر چند کے دستخط کتنے سال ہوئے دیکھے تھے۔ کم از کم میں نے چار سال سے اس کے دستخط نہیں دیکھا۔ میں حلفیہ نہیں کہہ سکتا کہ بلا شک و شبہ یہ امیر چند کی تحریریں ہیں۔

مراری لال کا بیان

میں پٹواری ہوں۔ میں ۱۱- مارچ کو گنگا سنگھ سب انسپکٹر کے ہمراہ ہنونت سہائے کی تلاشی کیلئے گیا تہا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ میں بطور گواہ یا [illegible] حیثیت سے بلایا گیا تہا۔ [illegible] کا مکان مقفل تہا۔ ایک چھوکری لڑکا جس کی عمر ۱۶ یا ۱۵ سال کے قریب تھی اوپر سے کنجی لایا۔ میں نے اور دوسرے گواہ نے پولیس والوں کی تلاشی لی۔ کچھ نہیں نکلا۔ سب انسپکٹر کے ساتھ دو سپاہی تھے۔ گنگا سنگھ سب انسپکٹر مکان کی تلاشی کے لئے گئے تلاشی کے بعد ایک فہرست بنائی گئی۔ جس پر میں نے دستخط کئے۔ جرح نہیں کی گئی۔ اس کے بعد رامچندر گواہ کی گواہی ہوئی اور اس نے بھی انہیں باتوں کا اعادہ کیا۔ جو مراری لال نے بیان کی تہیں۔

لچھمن سنگھ کی گواہی

میں کپڑے کی کوٹھی رکھتا ہوں سال بھر کا عرصہ ہوا کہ گنیشی لال کی تلاشی ہوئی۔ میں اسوقت بلایا گیا تہا۔ پولیس کے افسر لالہ گنپت رام۔ فتح محمد سب انسپکٹر اور ایک اور افسر تھے۔ جن کا نام مجھے یاد نہیں۔ مکان میں داخل ہونے سے پہلے ان کی جامہ تلاشی لی گئی تھی۔ جو اشیاء برآمد ہوئیں اون کی فہرست مرتب کی گئی۔ یہ فہرست ۱۰- مارچ ۱۹۱۳ء کی تلاشی کے وقت تیار ہوئی تھی۔ اس کے بعد گواہ نے چند تصویروں کو شناخت کیا۔ اس کے بعد گنپت رام کا بیان ہوا۔ اس نے بھی عموماً وہی باتیں بیان کیں جو لچھمن سنگھ کہہ چکا تہا۔ کوئی جرح نہیں کی گئی۔ پھر رام کشن طالب علم ہندو کالج دہلی کی گواہی ہوئی اور اوس نے چند تحریروں اور تصویروں کو شناخت کیا۔

جوالا پرشاد کا بیان

میں منصب [illegible] منیجر نارتھ ویسٹرن کمپنی میرٹھ کا بیٹا ہوں۔ ہماری کمپنی لمیٹڈ ہے۔ جو ۱۹ سال

سے تھوک اور خوردہ فروشی کا کام کرتی ہے۔ دہلی میں ہمارا کوئی ایجنٹ نہیں۔ چٹھی ۱۳۱ پی۔ میں نے ہنونت سہائے کے نام لکھی تھی۔ میرا ہنونت سہائے سے کاروباری تعلق ہے۔ میں نے ہنونت سہائے سے کچھ خریدا تہا وہ مجھ سے اس کی قیمت لینے آیا تہا اوسوقت اوس کے کہنے پر میں نے چٹھی لکھی تھی۔ جرح نہیں کی گئی۔ اس کے بعد ڈبلیو منرو فسٹ ایر کلاس ہندو کالج دہلی کی گواہی ہوئی جس نے سلطان چند اور اوس کی چند تحریروں کو شناخت کیا۔

بینی پرشاد چٹھی رساں

میں چٹھی رساں ہوں ۷۹۹ (گزٹ نمبر ل ۵۴) جو منولال کے نام کی ہے اس کی رسید میں نے شنکر دیال منولال کے چچا سے لی تھی۔ میں جانتا تہا کہ شنکر دیال منولال کا چچا ہے۔ اور دونوں ایک ہی مکان میں رہتے ہیں۔ اس لئے ان دونوں میں سے جس کسی کی چٹھی ہوتی تھی اور جو گھر پر موجود ہوتا تہا۔ میں اوسکو دے آتا تہا۔

جرح

بابو گردھاری لال وکیل کی جرح کے جواب میں کہا کہ منولال کو بارہ تیرہ سال سے جانتا ہوں چٹھی کبھی کبھی آتی تھی۔ میں نشست گاہ کی آہنی سلاخوں سے چٹھی اندر پھینک دیا کرتا تہا۔ مجھے معلوم نہیں وہ نشست گاہ کس کی ہے۔ تین چار مہینہ ہوئے ہیں منولال نے اسی جگہ چٹھی ڈالنے کو کہا تہا یہ چٹھی ۱۳۱ تاریخ کو دی گئی تھی اوس دن سامنے کی گلی میں آگ لگی تھی۔ سرکاری وکیل نے پوچھا کہ کیا تم رجسٹری کے متعلق بھی اسی طرح چٹھیاں دیا کرتے تھے۔ گواہ نے جواب دیا کہ نہیں وہ دستخط لیکر دئے جاتے تھے۔ اس کے بعد متصدی لال رامجس سکول کے ہیڈماسٹر کی گواہی ہوئی۔ انہوں نے رگھبر سہائے کے متعلق بیان لکھایا جو ان کے اسکول میں تعلیم پاتا تہا۔

لالہ امیر چند کی شہادت

میں کہ سی-آئی-ڈی ناگپور میں مترجم ہوں۔ میں انگریزی اچھی طرح جانتا ہوں۔ اردو سے بھی خوب واقف ہوں۔ ۱۹۰۹ء سے ترجمہ کا کام کرتا ہوں میں اس سے پہلے انسپکٹر جنرل پولیس ناگپور کے دفتر میں ہیڈ کلرک تہا۔ مجھے مسٹر ٹڑی نے گذشتہ فروری میں ترجمہ کرنیکے لئے بلایا تہا۔ میں نے کئی [illegible] مثلاً سرٹیفکیٹ بی اے کا جو ہندی میں ہے [illegible] کا پالیٹکس میں استعمال [illegible] انگریزی میں ترجمہ کیا۔ لالہ کاشی رام صاحب نے زور دیا کہ ہندی ٹریکٹ کے ترجمے اسوقت پڑھے جانے چاہئیں۔ مگر کچھ بحث کے بعد یہ تجویز ملتوی رہی اس کے بعد گواہ نے چند اور چٹھیوں کے ترجمہ کی بابت بیان لکھایا۔ لالہ کاشی رام نے عدالت سے درخواست کی کہ مترجم پر جرح اسوقت تک ملتوی کی جائے جبتک کہ ہم اصل اور انکا ترجمہ نہ دیکھ لیں۔ عدالت نے یہ منظور کر لی۔

لالہ رگھوناتھ سہائے کی جرح

لالہ رگھوناتھ سہائے وکیل کی جرح کے جواب میں گواہ نے بیان کیا۔ میں نے بعض جگہ پورا ترجمہ کیا ہے اور بعض جگہ صرف خلاصہ دیا ہے اس کے بعد مترجم نے عدالت کو یادداشت لکھادی کہ فلاں نظم لفظ بلفظ ترجمہ ہے اور فلاں صرف خلاصہ ہے۔ اس کے بعد گواہ نے کہا کہ میں نے خود یہ خیال کیا کہ ایچ ڈی سے مراد ہردیال ہے، وکیل نے پوچھا کہ جب ہری داس اور ہنونت داس کا مخفف بھی ایچ ڈی ہوسکتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ ہردیال ہی پورا نام سمجھا۔ گواہ نے کہا کہ میں کوئی اور نام بھی لکھ سکتا تھا۔ لیکن اوسوقت میں نے اپنے خیال کے مطابق ہردیال ہی لکھ دیا۔ مسٹر راس السٹن کے سوال کے جواب میں کہا کہ چونکہ میں نے دہلی کے ایک شخص ہردیال ایم۔ اے کا نام سن رکھا تھا جس کو میں ذاتی طور پر نہیں جانتا۔ اسلئے میں نے ایچ ڈی سے ہردیال سمجھ لیا۔

بلیشور پرشاد کا بیان

میں گورنمنٹ سکرٹریٹ صوبجات متحدہ کا مترجم ہوں میں نے الہ آباد یونیورسٹی سے بی۔ اے کی سند حاصل کی ہے میں اردو ہندی دونوں جانتا ہوں۔ اور ۷ اسال سے ترجمہ کا کام کرتا ہوں۔ میں ترجمہ کے لئے دہلی بلایا گیا تھا میں نے نظم "بھارت ماتا" کی فریاد" اور وہ نظم جس کا عنوان "وہ اسیر دام بلا ہوں" اور تیرے غم میں مبتلا ہوں۔ "بیداری کا احساس" ہردیال" وغیرہ کا ترجمہ کیا ہے۔ ایک نظم کے بعض حصص کا لفظی ترجمہ ہے۔ اور ترجمہ کئے ہوئے حصوں پر میں نے سرخ پنسل سے نشان کر دیا ہے۔ اس قسم کے مختصر بیان کی گواہی ختم ہوگئی جس پر کوئی جرح نہیں کی گئی۔

وضل امام سب انسپکٹر سی آئی ڈی دہلی کی شہادت

میں بڑی صاحب کے حکم سے ۵ مارچ کو شملہ گیا میں نے تاراد یوی کے ریلوے اسٹیشن پر طاعون کے رجسٹر کی پڑتال کی تو اس میں ۲۰۔ اگست کو دینا ناتھ اور اس کے بھائی بیجناتھ کے نرائن داس انسپکٹر ڈاکخانجات شملہ کے پاس آنے کا اندراج پایا یہ اصل رجسٹر یہاں ہے اور نمبر ۳ پر دینا ناتھ اور نمبر ۴ پر بیجناتھ کا نام درج ہے اسی رجسٹر کی جو نقل باہر جاتی ہے۔ وہ بھی عدالت میں موجود ہے اور اس پر پلیگ افسر کے دستخط بھی ہیں۔ دینا ناتھ کے ساتھ پورن چند ولد ٹھاکر داس بھی تھا یہ تینوں جالندھر سے شملہ میں لالہ نرائن داس انسپکٹر ڈاکخانجات کے پاس گئے تھے۔ اس کے بعد عدالت نے کہا کہ آئندہ چار دن کے لئے ایسٹر کی تعطیل ہے اب آئندہ اجلاس ۱۳۔ اپریل کو ہوگا۔

(۱۴۔ اپریل کی کارروائی)

لالہ سری رام داس کا بیان

میں دسمبر ۱۹۱۲ء میں کرشن کالج میں داخل ہوا تھا اور وہاں جون ۱۳ء تک تعلیم حاصل کرتا رہا دینا ناتھ بھی پڑھا کرتا تھا۔ میں لالہ سیتا رام کونٹسٹ کو بھی جانتا ہوں۔ وہ میرے اتالیق اور ایل۔ اے ایسوسی ایشن کے ممبر بھی تھے۔ اے۔ ایل اے سے مراد ایسوسی ایشن آف لندن اکاونٹس ہے اس کا امتحان دہلی میں ہوتا تھا۔ امتحان دسمبر میں ہوا تھا۔ امتحان کے پرچے اودھ بہاری اور کنور بہاری کرشن وکیل کی معرفت آئے تھے۔ یہ دونوں صاحب نگران تھے۔ دینا ناتھ نے اودھ بہاری کو منتخب کیا تھا یہ ایسوسی ایشن کا قاعدہ ہے اور امتحان کی درخواست پر بھی یہ لکھا ہوا ہے کہ دو نگران ہونے ضروری ہیں۔ میں دسمبر میں دہلی آگیا تھا۔ امتحان کی فیس ایک پونڈ ایک شلنگ تھی۔ دینا ناتھ اور بشمبر داس غالبا ۲۰ دسمبر کو دہلی آئے۔ امتحان تین دن کے بعد ہوا تھا۔ سیتا رام اس لئے دہلی آئے تھے کہ وہ ایسوسی ایشن کی طرف سے ممبر مقرر ہوئے تھے۔ امتحان دو جگہ ہوا تھا۔ پہلی مرتبہ میرے مکان پر ہوا۔ کیونکہ اس دن کنور بہاری کرشن کو عدالت جانا تھا لہذا پرچے سیتا رام کو دیدیئے گئے تھے۔ اودھ بہاری وہاں نہیں آئے تھے دوسرے امتحان میں بھی جو کنور بہاری کرشن کے مکان پر ہوا تھا اودھ بہاری نہیں آسکے تھے۔ ممکن ہے کہ وہ کہیں باہر ہوں۔ لیکن کمرے کے اندر نہیں آئے۔ دینا ناتھ نے اودھ بہاری سے اس مضمون کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا کہ امتحان ٹھیک طور پر ہوا دینا ناتھ اور بشمبر داس ۲۵۔ دسمبر کو چلے گئے تھے ان کے ساتھ میں بھی اسٹیشن تک گیا تھا۔ چونکہ گاڑی کے آنے میں دیر تھی اسلئے میں انہیں چھوڑ کر چلا آیا دینا ناتھ نے ایک دفعہ ماسٹر امیر چند کے پاس جانا چاہا تھا مگر میں نے روک دیا تھا۔ اس کے بعد گواہ نے اودھ بہاری اور ماسٹر امیر چند کو شناخت کیا اور آخرالذکر کی نسبت کہا کہ وہ چار سال تک میرے ٹیچر رہ چکے ہیں۔

رامچندر کی گواہی

میں ڈسٹرکٹ کورٹ میں اہلمد ہوں۔ مجھے خبر نہیں کہ آکاش پریس کب قایم ہوا۔ میرے والد نے بابو سری رام وکیل کے ہاں ریاست کا کام اکتوبر ۱۹۰۹ء تک کیا۔ میرے والد یکم اکتوبر ۱۹۰۹ء کو انتقال کر گئے اس کے بعد کام میرے سپرد ہوگیا مسٹر راڈوے نے ایک بہی کھاتہ دکھایا اور گواہ سے پوچھا کہ اس میں فروری کا مہینہ دیکھکر بتاؤ کہ ماسٹر امیر چند کو کوئی مکان کرایہ پر دیا گیا تھا گواہ نے کہا کہ میں ہندی نہیں جانتا یہ بہی کھاتہ میرے منشی نے لکھا تھا۔ لیکن بعد میں جو حساب کیا گیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کٹرا مشروع میں ایک مکان ماسٹر امیر چند کو دیا گیا۔ دسمبر ۱۹۱۳ء میں اس مکان کی تلاشی ہوئی تھی اسوقت بھی ہمارا بہی کھاتہ طلب کیا گیا تھا۔ مجھ کرایہ پنڈت گنیشی لال دیا کرتے تھے بہی میں انہیں کے نام سے کرایہ کی رقم جمع ہے۔ میں ہندی نہیں جانتا اس لئے کھاتہ دیکھکر نہیں بتا سکتا کہ گنیشی لال کے نام سے کون کون سے مہینے میں کرایہ جمع ہے میں اپنی یاد سے کہہ سکتا ہوں کہ فروری ۱۹۰۹ء ہوں ۱۹۰۹ء تک کرایہ امیر چند کے نام سے اور بعد سے فروری ۱۹۱۳ء تک گنیشی لال کے نام سے وصول ہوا۔

مسلمانوں کی مذہبی زبان

اسلام ہی دنیا میں ایسا پاکیزہ مذہب ہے جس نے اپنے ماننے والوں کو ہر قسم کی ضروریات کیا دینی اور کیا دنیوی نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کرکے ان کو صحیح جذبات کا حامل۔ پاکیزہ فطرت کا جامع اور نیک خیالات کا سرچشمہ بنا دیا ہے۔ لیکن جب ہم اس مقدس مذہب کی سچی تعلیمات کو مسلمان لینے کے بعد اپنے اندرونی کمزوریوں کو تاریخ کی روشنی میں زمانہ ماضیہ کے حالات کا مشاہدہ کرتے ہوئے دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانان ہند کے خیال میں وسعت ہے اور نہ اون کو اپنی عالمگیر مذہبی زبان کا خیال۔

وہ پاکیزہ زبان جو مسلمانوں کو عطا ہوئی ہے۔ جس طرح اپنی تمام خوبیوں میں جامع ہے۔ اوسیطرح اوس میں یہ عمدہ اور پاکیزہ اثر ہے کہ اوسکی بے نظیر خوبیوں کا اعتراف دنیا کے مدبرین کرتے چلے آئے ہیں۔ مدبرین و محققین یورپ قرآن مقدس کے متعلق بھی زبردست رائے رکھتے ہیں اوسکو دیکھتے ہوئے اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ کلام اللہ دنیا میں ہر حیثیت سے ایک ایسی مبارک کتاب ہے۔ کہ جس کی نظیر آج کسی مذہب اور فرقہ میں نہیں مل سکتی۔ مسلمانوں کی قدر و منزلت جب ہی ہوسکتی ہے جب وہ ہمت صادق اور عزم راسخ سے اسلام کے صحیح اصول پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔ اور اپنی مذہبی و قومی (عربی) زبان حاصل کریں کیونکہ اسی پاکیزہ زبان میں قرآن مقدس نازل ہوا ہے۔ ہمارے حضرت روحی فداہ کے ارشادات کا گرانبہا مجموعہ بھی اسی مبارک زبان میں ہے۔ اسلامی دنیا میں پنجوقتہ موذن کی آواز اشہد ان محمد رسول اللہ اسی پاکیزہ زبان میں بلند ہوتی ہے۔ اصول خداوندی۔ جو ہمارے لئے نازل ہو کر ہماری ہدایت کا سرچشمہ بنے ہیں اور ہر قسم کی ضروریات میں ہماری رہنمائی کرتے ہیں وہ بھی اس زبان میں ہیں۔

مختصر یہ کہ مسلمانوں کی قومی و مذہبی زبان عربی ہی اور یہی ایک ایسی مبارک زبان ہے کہ جس کے ذریعہ سے ہم غیر ممالک کے مسلمانوں سے اپنا مافی الضمیر ادا کرسکتے ہیں اس سے بہتر کوئی دوسری زبان نہیں کہ جس کے ذریعہ ہم دوسرے اسلامی ممالک کے مسلمانوں سے تبادلۂ خیالات کرسکیں۔

کیا مسلمانان ہند پر فرض نہیں ہے کہ وہ اپنی نواری مذہبی اور قومی ترجمان بننے کی عزت رکھنے والی عربی زبان حاصل کریں۔ اور کیا یہ امر قابل افسوس نہیں ہے کہ ہندوستان بھر میں جس میں کئی کروڑ مسلمان آباد ہیں ایک ہی عربی کا اخبار یا رسالہ موجود نہیں۔

عرصہ سے میرے دل میں یہ درد تھا کہ میں متفقان ملت کے سامنے اپنے اس خیال کا اظہار کروں۔ آج الفاسم رسالہ القاسم دیوبند نظر سے گذرا جس میں دیکھا کہ دارالعلوم دیوبند کی جانب سے جلد ایک ہوار رسالہ الرشید بنام سے نکلنے والا ہے کاش الرشید کے مدیر اس کے ضروری مقاصد میں یہ بھی اضافہ کردیں تو بہت ہی بہتر ہے کہ اس رسالہ میں عربی کا ایک حصہ ضرور ہو۔ اور اس میں وہ معرکۃ الآرا مضامین درج ہوں جو ممالک غیر کے مسلمانوں میں سفیر اور ترجمان کا کام دیں۔ ملک میں عربیت کا شوق پیدا ہو۔ اہل ہند کے سامنے مصر و قسطنطنیہ کی نئی نئی تحقیقات اپنے خیالات ان لوگوں پر اور ان لوگوں کے خیالات اس ملک کے مسلمانوں پر ظاہر ہوتے رہیں۔ امید ہے کہ جناب مدیر القاسم اس ضرورت کو محسوس فرماکر فوری توجہ مبذول فرمائیں گے۔ وما علینا الا البلاغ۔

محمد عبدالعزیز عفرلہ جنیدی ۱۳۳۲ھ

از دفتر رسالہ نظام المشائخ دہلی بخدمت اخبار مدینہ

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب اخبار مدینہ بجنور زاد عنایتکم! رسالہ نظام المشائخ نے اپنے حلقہ اثر میں کن ضروری و قابل قدر خیالات و معلومات کی اشاعت کی اور وہ کہاں تک اپنی غرض اجراء کو پورا کرنے میں کامیاب ہوا۔ یہ ایک سوال ہے جسکا حل ہونا ضروری تو کیوں نہیں لیکن ذرا دقت طلب البتہ ہے۔ اس بارے میں ہماری اپنی رائے تو کوئی چیز ہی نہیں۔ قدر دانوں، وخریداروں کی ستائش بھی چنداں سند نہیں ہوسکتی۔ ہاں ملکی و قومی اخبارات چونکہ عموما بجائے خود بھی مبصر اور اہل الرائے ہوتے ہیں اور مانتے ہیں پبلک اوپینین کا آئینہ مانے گئے ہیں۔ لہذا جو کلمات خیر ان کی زبان سے نکلیں خواہ وہ بے لاگ تنقید و استیعاب ہی کے رنگ میں ہوں۔ ہمارے لئے بہت کچھ وجہ تسلی اور موجب حوصلہ افزائی ہونگے۔ اب جبکہ ہم رسالہ کے اصول خدمت اور آیندہ کام کے پروگرام میں بعض ضروری اصلاحات اور تبدیلیاں کرنا چاہتے ہیں۔ جیسا کہ گزشتہ دو نمبروں کی اپیل موسومہ "غیرت و حمیت" سے آپ نے معلوم فرمایا ہوگا۔ اذلیس اہم اور مقام ہے۔ یہ امر کہ عام افراد ملک و ملت کو محترم معاصرین کے ذریعہ رسالہ کی گزشتہ خدمات۔ موجودہ حالت اور آئندہ ارادوں سے آگاہ کیا جائے۔ اور توسیع اشاعت میں تنقدسی سے کام لیا جائے۔ امید ہے کہ آپ بھی از راہ عنایت رسیم سرپرستانہ کو ملحوظ رکھکر اپنے جریدۂ گرامی کی کسی قریبی اشاعت میں اسطرف توجہ فرمائیں گے اور نظام المشائخ کی گزشتہ دس سالہ زندگی پر ریویو فرماکر خاکسار کو شکر گذاری کا موقع دیں گے۔ والتسلیم۔

محمد الواحدی۔ ایڈیٹر رسالہ نظام المشائخ۔ دہلی۔

نوٹ — اردو رسائل مین نظام المشایخ بحیثیت اپنی قابل قدر خدمات علم تصوف کے جو ممتاز درجہ رکھتا ہے اسکی تشریح کی ضرورت نہین۔ گذشتہ پانچ سال سے یہ ملکی پبلک مین وسیع ادبی وعلمی مضامین کے علاوہ تصوف کے ایک بیش قیمت ذخیرہ اردو مین جمع کر دیا ہے۔ روحانی خدمات کی تازگی صوفیانہ مذاق کی اشاعت اور بزرگان دین سے عقیدت کا نشوونما نظام المشایخ کی وہ خصوصیات ہیں جن کی نسبت دعوے سے کہا جا سکتا ہے کہ ہندوستان مین مشکل سے کسی دوسرے رسالہ کو یہ باتیں حاصل ہوئی ہونگی۔ ہم نظام المشایخ کو ایک بہترین رسالہ خیال کرتے اور اسکی دینی خدمات کا اعتراف کرتے ہیں اگر ہمارے ملک مین نظام المشایخ جیسے چند اور بہترین رسائل شایع ہونے لگین تو ہمین یقین ہے کہ ہماری دینی اخلاقی تمدنی اور معاشرتی کمزوریان دور ہوجاتین ہم دعا کرتے ہین کہ خداوند تعالی مضامین موصوف کے قابل ایڈیٹر و مالک ملا محمد الواحدی تاج کو تادیر سلامت رکھے کہ وہ اسی معزز رسالہ کو بہتر سے بہتر بنا کر ملک و قوم مین بہترین صوفیانہ جذبات کرنے مین کامیاب ہون۔ ”ایڈیٹر“

از دفتر انجمن ترقی اردو اورنگ آباد دکن

نشان ۱۱۱۷ مورخہ ۲۲ اپریل

جناب من۔ تسلیم

گذشتہ اجلاس انجمن ترقی اردو مین جو ۲۶ دسمبر سنہ کو بمقام آگرہ زیر صدارت جناب انریبل ..... بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ وکیل۔ ممبر ..... ہوا تھا حسب ذیل رزولیوشن بالاتفاق پاس ہوا تھا۔

رزولیوشن نمبر ۴ — یہ انجمن تمام مالکان اخبار و مطابع و دیگر مصنفین و اہل قلم سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنے اخبارات و رسائل و تالیفات انجمن کے دفتر مین ارسال فرمایا کرین تاکہ جدید ادبی تحریک کے متعلق جامع اور مکمل معلومات جمع کرنے مین مدد ملے۔

آپ کی خدمت مین اس رزولیوشن کی بنا پر التماس ہے کہ آپ جو کچھ شایع فرمائین اسکا ایک نسخہ دفتر انجمن مین ارسال فرماتے رہین تاکہ مفید مقصد انجمن کے پیش نظر ہے اوسمین اسکی توجہ و امداد سے کامیابی ہو سکے۔ اور نیز آپ کے مطبوعات انجمن کی رپورٹون کے ذریعہ سے ملک مین عام طور پر مشتہر ہو سکین۔ انجمن کی رپورٹ مین جہان اوسکی سال بھر کی کارگذاری کا بیان ہوگا وہان ارادہ ہے کہ رپورٹ کو خاص طور پر دلچسپ بنانے کیلئے اردو زبان کے متعلق ہر قسم کا ذخیرہ معلومات جمع کیا جائے تاکہ رپورٹ کے ناظرین کو اوسکے مطالعہ سے اپنی مادری زبان کے متعلق کافی واقفیت ہو جائے اور جن لوگون کو اپنے ملکی علم ادب کی ترقی اور نشو نما سے دلچسپی ہو اون کے لئے یہ رپورٹ بمنزلہ تاریخی سرمایہ کے بن جائے۔

لیکن کوئی کام ایک شخص کی کوششون سے سرانجام نہین پا سکتا اسلئے ناممکن ہے کہ اپکی توجہ اور عنایت کے بغیر مدد مقصد پورا ہو سکے بس امید ہے کہ از راہ نوازش وکرم و ہمدردی زبان اردو آپ اس قسم کی امداد دینے سے دریغ نہ فرمائین گے جسکی اس رزولیوشن مین آپ سے درخواست کیگئی ہے انجمن آپکی اس عنایت کی دل سے قدر کریگی اور آئندہ اجلاس مین جو رپورٹ پیش ہوگی اوسمین اس امداد و عنایت کا بہ تفصیل ذکر کیا جائیگا جو اس معاملہ مین اپ سے ملیگی۔

نوٹ — ہم مالکان اخبارات و رسائل سے یہ بھی التماس ہے کہ اس عریضہ کو اپنے اپنے اخبارون اور رسالون مین شایع فرما دین تاکہ عام طور پر تمام اہل قلم حضرات تک ہماری یہ گذارش پہونچ جائے۔

(انریری سکرٹری)

اسلام کا ایک نورانی خزانہ
الضیاء
ہفتہ وار

جس کی اشاعت قدیم مسلمانون کی ایک مشہور علمی جماعت اور جدید تعلیم یافتہ حضرات کے ایک روشن ضمیر ..... کی نگرانی میں یکم جون سنہ ۱۹۱۴ء سے ہوگی۔ حقوق دفتر اندکا ..... خاص ہوگا۔ و زیر سایہ ..... اس منزل مقصود کی راہ نمائی کریگا جو ایک زندہ رہنے والی ترقی پذیر قوم کیلئے ضروری ہے۔

مقاصد — (الف) امر بالمعروف (ب) نہی عن المنکر

ابواب — ۱۔ اقوام کے عروج و زوال پر تبصرہ ۲۔ تعلیم و تربیت۔ ۳۔ قرآن کے مقدس تعلیمات کی اشاعت۔ ۴۔ حقیقی ترقی کے وسائل کیا ہین۔ ۵۔ اسلام کی زندگی کیسی تھی اور کیسی ہونی چاہئے۔ ۶۔ اسلامی دنیا کی ترجمانی۔ ۷۔ ملک و قوم کے ہر قسم کے مسائل پر بحث و تنقید۔ ۸۔ حاکم و محکوم کے تعلقات باہمی کو خوشگوار بنانا۔ ۹۔ دنیا مین جہان جہان مسلمان آباد ہین اور جس حال مین ہین۔ انکے صحیح و مکمل حالات سے مسلمانان ہند کو اطلاع دینا۔ اور یورپ و امریکہ و افریقہ و ایشیا کے اہم واقعات کو پبلک کے روبرو لانا۔

اس غرض کے لئے ہر ہفتہ مین اور ہر نمبر مین یہ التزام ہوگا کہ ہر ایک ملک کے مشہور ترین اہل قلم کے مفصل مکاتبات شایع ہوا کرین گے جسکا خاص طور پر انتظام کیا گیا ہے اور اس خصوصیت کا یہ پہلا اسلامی ارگن ہوگا جسکے اپنے خاص نامہ نگار دنیا کے ہر بڑے حصہ مین موجود ہون گے۔

تقطیع — ۲۲×۱۸ اخباری کلان

ضخامت — ۱۲ صفحہ سے کم نہوگی اور جسمین ترقی اشاعت کے ساتھ ساتھ معقول اضافہ ہوتا رہیگا

قیمت سالانہ پیشگی تین روپیہ ششماہی ..... نمونہ کیلئے ..... ٹکٹ بھیجے۔ پتہ دفتر مجلس شرکت علمیہ نزد سرائے کوتوالی شہر لاہور۔

رگڑا اور پکوڑے

جناب شیخ کو پلاؤ خاص لندن کی	عجیب نسخہ ہے یہ ..... کے لئے
بہار ..... ہین تو بہتر ہے جینا مرنے سے	جو زندہ ہین تو فقط آپ کی خوشی کیلئے
تہذیب کے مریض کو گولی سے فائدہ	دفع مرض کے واسطے پل پیش کیجئے
تھے وہ بھی دن کہ خدمت استاد کے عوض	دل چاہتا تھا ہدیہ دل پیش کیجئے
بدلا زمانہ ایسا کہ لڑکا پس از سبق	کہتا ہے ماسٹر جی سے کہ بل پیش کیجئے
انتہا بھی اسکی ہے آخر خریدیں کب تلک	جھنڈیاں رومال مفلر پیرہن جاپان سے
(پتی) غفلت کی یہی حالت اگر قایم رہی	آئینگے غسال کابل سے کفن جاپان سے
ہم مشرقی کے مسکینوں کا دل مغرب میں جا اٹکا ہے	وان کنتر سب بلوری ہیں یاں ایک پرانا مٹکا ہے
اس دور میں سب مٹ جائیں گے ہان باقی وہ رہ جائیگا	جو قایم اپنی راہ پہ ہے اور پکا اپنی ہٹ کا ہے
اے شیخ و برہمن سنتے ہو کیا اہل بصیرت کہتے ہیں	گردون نے کتنی بلندی سے ان قومون کو دے ٹپکا ہے
یا باہم پیار کے جلسے تھے دستور محبت قایم تھا	یا بحث میں اردو ہندی ہے یا قربانی یا جھٹکا ہے
..... ان ہوئے مہذب لیکن مزا تو جب ہے	جنگل میں کہہ رہی تھی ..... یہ بھینی
تقریر کو گھڑی ہو گلو میاں کی بیوی	بردھان ہو سبھا میں بنی کی دھرم پتنی

کلام اکبر

لذت چاہو تو وصل معشوق کہاں	شوکت چاہو تو زر کا صندوق کہاں
کہتا ہے یہ دل کہ خودکشی کی ٹھہرے	خیر اسکو بھی مان لیں تو بندوق کہاں
شوق لیلائے سول سروس ..... مجنون کو	اتنا دوڑایا لنگوٹی کر دیا پتلون کو
جا پڑے ..... اڑ رہے ..... میں	جھٹکئے اب کوٹ کو تہ کیجئے پتلون کو
پھر ادب میں ..... پرستش	سڑک پہ مانگ ..... کی او ..... کی
نہیں ہے قدر ..... بس علم دین و تقوی کی	فقط ..... تو فقط شیخ جی کے ..... کی
سب ..... ہیں کہ ..... زبان اک	لیکن اسکو کیا کرین ملتا جو .....
شاہدان ..... نہیں مجکو قبول	ٹال دیتے ہیں یہ کہکر آپ کالا لوگ ہے

نظارۃ المعارف دہلی کے متعلق علامہ شبلی کی رائے

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار مدینہ بجنور۔ براہ کرم نظارۃ المعارف کے بارہ مین علامہ شبلی کی رائے اپنے قیمتی اخبار مین شایع فرما کر ممنون فرمائیے۔ خاکسار مرزا ..... دفتر نظارۃ المعارف القرآنیہ (دہلی)

نظارۃ المعارف القرآنیہ کے مقاصد قوم کے گوش گذار ہو چکے ہین اور میرے دل کی یہ بات ہے کہ مین ان مقاصد کو اہم المقاصد خیال کرتا ہون۔ اسکے ساتھ اسکا یقین بھی رکھتا ہون کہ موجودہ زمانہ مین مولوی عبید اللہ صاحب ہی صرف وہ شخص واحد ہین جو ان مقاصد کو انجام دے سکتے ہین۔ ان کی ذات خود ایک مدرسہ اور دار العلوم ہے وہ جہان بیٹھ جائین اس کو نظارۃ المعارف کہہ سکتے ہین۔ مین نے ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۱۳ء کو اسکا درس گاہ دیکھا ایک مختصر سا کمرہ فتحپوری کی مسجد کی حوالی مین ہے۔ جو داخل مسجد ہے۔ چند طلبہ اسوقت مصروف درس تھے۔ مین نے حیرت سے دیکھا کہ چند گریجویٹ جھکے ہوئے بیٹھ کر سبق پڑھ رہے تھے نہایت نفس کشی کا کام ہے بڑے شوق سے اس نفس کشی مین مشغول ہین۔ اس سلسلے سے بہت سی امیدین ہین۔ میرا جو خیال تھا کہ زمانہ حال کی ..... علماء پیدا کئے جائین اور انگریزی خوانون کو عالم بنایا جائے وہ ..... طریقہ پر ..... اور ..... خدا مولوی عبید اللہ صاحب موصوف کو جزائے .....

عرق پودینہ (۱)

یہ عرق پودینہ کی ہری پتیوں سے بنا ہے اور اسلئے اس کا رنگ اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے بدہضمی پیٹ پھولنا ڈکار آنا۔ متلی و ریاح وغیرہ کو دور کرتا ہے بچوں کیلئے اس سے بڑھکر اور کوئی دوا نہیں ہے قیمت فی شیشی آٹھ آنے (۸ر)

محصولڈاک ایک شیشی سے دو شیشی تک پانچ آنے (۵ر)

ایجنٹ لچھمی نرائن نجیب آباد (بجنور)

مجموعہ بابار مع نوشتہ قسمت

لیجیئے جس کتاب کے آپ عرصہ سے منتظر تھے خدا کے فضل و کرم سے اب چھپکر تیار ہوگئی۔ یوں تو یہ کتاب پہلے بھی کئی بار چھپی دوسرا ایڈیشن میں نئے نئے مضامین درج کئے گئے ہیں اب بھی وہ وہ مضمون درج کئے ہیں کہ جو کسی کے خواب و خیال میں بھی نہیں آسکتے۔ خداوند عالم کا میں لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں کہ اس کتاب کو پبلک نے نہایت ہی قدر کی نگاہ سے دیکھا۔ کتاب چھپنے نہیں پاتی کہ خریداری کے خطوں کا ڈھیر ہو جاتا ہے کیوں نہ پبلک اسکو قدر کی نگاہ سے دیکھے۔ اسکا ایک ایک مضمون اعلیٰ درجہ کا ہے کیونکہ نہایت ہی معتبر عربی۔ فارسی۔ ہندی۔ ناگری۔ انگریزی وغیرہ کتابوں سے مضمون اخذ کئے گئے ہیں مضمون بھی وہ ہیں کہ کوئی انسان ایسا نہیں ہے جسکے مفید مطلب نہو۔ یہ کتاب دیگر کتابوں کی طرح ایک دفعہ دیکھکر الماری میں رکھنے کے قابل نہیں ہے میں یقیناً کہتا ہوں کہ آپ اس کتاب کو ایک لمحہ کیلئے بھی اپنے پاس سے علیحدہ نہیں کرسکتے بلکہ شب کو سوتے وقت بھی آپ اسکو زیر تکیہ رکھکر سوئے گا۔ اور صبح کو اٹھتے ہی اس کتاب کا مطالعہ کرنا شروع کر دیجئیگا اب اسکے مضامین کو آپ ملاحظہ فرمائے اول تعبیر نامہ شبکو جو خواب دیکھے صبح کو فوراً اس کتاب میں تعبیر دیکھ لیجئے۔ دوم اسطونامہ یعنی سر سے اور پیر تک جو اعضا پھڑکے اوسکی نیکی اور بدی اس کتاب میں دیکھ لیجئے۔ سوم قیافہ شناسی یعنی ہر ایک شخص کی صورت دیکھکر اس کے افعالوں کا حال معلوم کر لینا۔ چوتھے فال نامہ حافظ شیرازی جس قسم کی فال دیکھنی ہو اس کتاب میں دیکھ لیجئے۔ پانچویں استخارہ برائے دریافت حال آئیندہ۔ چھٹے فال نامہ حضرت خواجہ خضر علیہ السلام۔ ساتویں جلد دل میں وہمی دریافت ہونے تولد فرزند میں منقول حضرت امام جعفر۔ آٹھویں دریافت روانگی سفر۔ نویں عمل ساعتہ قمر براہ۔ دسویں جیدہ اور دلپسند غزلیں۔ گیارہویں نوشتہ قسمت اس میں ۴۴ سوال ہیں اور چار ہزار چھیانویں جواب ہیں جو کہ نہایت ہی مستند اور صحیح ہیں۔ اگر آپ کے سوال کا جواب ایک بھی صحیح نہ نکلے تو آپ بلا تامل کتاب مذکور واپس کرکے اپنی پوری قیمت واپس منگا لیویں۔ یہ کتاب حضرت دانیال پر نازل ہوئی تھی جس کی اصلی کا بیان قسطنطنیہ مصر۔ مراکو۔ اٹالیہ۔ روس۔ لندن۔ جرمن چین وغیرہ کی مختلف زبانوں میں ابتک موجود ہیں۔ آپ صبح اٹھتے ہی اپنا سوال دیکھیے گا کہ آج کا دن ہمارے واسطے کیسا ہے یعنی بھاگوان ہے یا نحس ہے کیا ہماری عمر بڑی ہے۔ ہماری قسمت میں کیا لکھا ہے کیا کبھی ہم دولتمند ہوں گے۔ آجکل ہم خوش قسمت ہیں یا بدقسمت اس سال ہمارے ساتھ کیا واقعہ ہونیوالا ہے۔ کیا ہم اپنی مراد پاویں گے۔ شادی شبہ لگن ہے یا نہیں مقدمہ ہم جیتیں گے یا نہیں سفر مبارک ہے یا نہیں۔ غرض جو سوال آپ دیکھئے گا۔ انشاء اللہ یہ کتاب آپ کو فوراً جواب دیگی۔ بارہویں لطائف و ظرائف۔ یہ لطیفے رونوں کو ہنسانے والے ہیں تیرہویں قصہ کھدانیاں چھبیلی بھٹیاری کا قصہ یہ قصہ قابل دید ہے۔ چودھویں ایک روپیہ سے لکھپتی ہونا اس قصہ کو دیکھکر آپ کو بھی ضرور شوق تجارت کا ہوگا۔ پندرہویں حضرت آدمؑ سے حضرت رسول مقبول تک انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے حالات۔ سولہویں نہایت ضروری سوال و جواب یعنی سب سے پہلے دنیا میں کونسا درخت پیدا ہوا اور زمین کا کونسا ٹکڑا پیدا ہوا۔ قیامت کے روز سب سے پہلے قبر سے کون اٹھیگا۔ حضرت آدمؑ کے بعد اول لکھنا کسنے سکھایا۔ دوزخی لباس سب سے پہلے کس کو پہنایا جاویگا۔ قیامت کے روز حشر کے میدان میں سب سے پہلے کس سے حساب ہوگا۔ حضرت آدمؑ نے جنت میں داخل ہوکر اول کیا کھایا تھا۔ دنیا میں سب سے پہلے زلزلہ کب آیا۔ اذان سب سے پہلے کس نے دی۔ شراب و راگ باجہ سب سے پہلے کس نے ایجاد کیا۔ شیطان کے بعد سب سے پہلے کون دوزخ میں جاویگا۔ سب سے پہلے دنیا میں گندم کی کاشت کسنے کی۔ سب سے اول دنیا میں لباس کس نے پہننا شروع کیا۔ سب سے اول دنیا میں کس نے بنا۔ پیمانہ اور ناپ کس نے بنائے۔ دنیا میں سب سے پہلے سوت کاتنا کس نے شروع کیا۔ حشر کے میدان میں خداوند کریم سب سے پہلے کس پر نظر ڈالیگا۔ غرض کہ اسی طرح سے سوال و جواب ہیں جو ہر ایک مسلمان کو ضرور ہی یاد کرنے چاہیے ہیں۔ سترہویں مجرب اور آزمودہ نسخے جسمیں مقوی لذت ممسک وغیرہ نسخے درج ہیں جو ہر ایک جگہ بآسانی تیار ہوسکتے ہیں۔ اٹھارویں مسلمانی ہندوانی انگریزی کھانوں کی وہ وہ لذیذ ترکیبیں درج ہیں جو آجتک آپنے نہ کھائے ہونگے۔ انیسویں بیروزگار کو روزگار سے لگانیکی ترکیبیں ہر ایک شخص گھر بیٹھے ہزارہا روپیہ پیدا کرسکتا ہے مثلاً کلمی ہار کاغذ۔ جادو کا کاغذ۔ جادو کا قلم۔ جادو کی روشنائی۔ آتشبازی بنانا۔ شعبدہ بازی دکھانا۔ وغیرہ وغیرہ درج ہے غرض کہ یہ کتاب ایسی مفید مطلب ہے کہ کیا ادنیٰ اور کیا اعلیٰ سب ہی تو اوس کی خواہش کرتے ہیں کتاب کے مضامین کو آپنے ملاحظہ فرمایا کیا اب بھی کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ کتاب ہمارے مفید مطلب نہیں ہے کتاب مذکور آپکے مفید مطلب ہو تو ایک پوسٹ کارڈ لکھکر فوراً منگا لیجئے ورنہ پانچویں ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ اگرچہ اب کی دفعہ کتاب مذکور کی ضخامت بڑھ گئی ہے۔ لیکن میں نے قیمت وہی ایک روپیہ تین آنے مع محصول ڈاک رکھی ہے۔

خضاب زینت شباب اگرچہ آجکل خضابوں کے اشتہارات آپ کی نظروں سے بکثرت گذرتے ہوں گے۔ اگر آپ کو خضاب لگانے کا شوق ہے تو آپ ہر ایک اشتہار کو پڑھکر ضرور منگا کر استعمال کرتے ہوں گے گر جو بات آپ چاہتے ہونگے وہ آپ کو حاصل نہ ہوتی ہوگی۔ میں بھی بہت عرصہ سے خضاب بنانیکی کوشش میں لگا ہوا تھا۔ اس عرصہ میں سیکڑوں روپیہ خرچ کر ڈالے مگر خضاب ہی قبضہ میں نہیں آتا تھا لیکن میں خدا کے بھروسہ پر کوشش برابر کرتا رہا۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میری کوشش پوری ہوگئی۔ میں خدا کے فضل و کرم پر بھروسہ کرکے دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ میرا خضاب سب خضابوں سے اعلیٰ بنا ہے۔ صرف ایک شیشی کا خضاب مثل عرق کے ہے جو بہت جلدی بالوں کو سیاہ کر دیتا ہے اور جلد پر دھبہ وغیرہ نہیں لاتا۔ اگر آپ کو خضاب لگانیکا شوق ہے تو آپ صرف ایک شیشی منگا کر استعمال کریں اور قدرت خدا کا تماشہ دیکھیں۔ میں خدا کی ذات سے امید رکھتا ہوں کہ آپ میرے خضاب کو استعمال میں لاکر دوسرے خضاب کو کبھی ہاتھ نہ لگائیں گے۔ انشاء اللہ ہمیشہ میرا ہی خضاب لگایا کریں گے جہاں آپنے سیکڑوں روپیہ دیگر اشتہارات پر خرچ کر ڈالے ہیں وہاں ایک روپیہ میرے خضاب پر بھی خرچ کرکے دیکھ لیجئے اگر میری تحریر کے مطابق ہو تو آپ مہربانی کرکے سارٹیفکٹ عنایت کریں اگر میری تحریر کے خلاف ہو تو بقیہ خضاب واپس کرکے اپنی پوری قیمت واپس منگا لیویں۔ میں بلا کسی عذر کے آپ کی قیمت واپس کر دونگا۔ خضاب مذکور تین ماہ کی شیشی میں ہے جو عرصہ تک کام دیتی ہے شیشی کے ہمراہ ایک برش بھی روانہ کیا جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار +

المشتہر ایم صدیق سوداگر تاراچند دت اسٹریٹ نمبر ۹ کلکتہ

داد کی مجرب دوا۔ اگر آپ کو یا آپ کے کسی دوست احباب کو داد کی شکایت ہو تو ہمارے یہاں سے ایک ڈبیہ منگا کر استعمال میں لاویں۔ تین روز میں داد جاتا رہے گا۔ قیمت فی ڈبیہ ۴؍ ۱۹۱۴ء کی صدیقی جنتری منگا کر ملاحظہ فرمائیے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علامہ شبلی کا اسلام

(۱)

علامہ شبلی کی پرغضب زندگی نے جہاں دنیا کے انتظامات میں شور و شر پیدا کر رکھا ہے وہاں بد قسمتی سے اسلام بھی آپ کے تیشہ ستم بد اعتقادی، جدت پسندی، اور معنی آفرینی سے چکنا چور ہو رہا ہے۔

یوں تو شبلی صاحب کا نام بڑا ہے اور نئی روشنی کے انسان جو دین و مذہب سے کما حقہ تو کیا معمولی طور پر بھی واقف نہیں۔ شبلی کو علامہ ہی خیال کرتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ مولوی شبلی کا وجود کیا باعتبار شخصیت، ظاہراً اور کیا بحیثیت دین و مذہب اسلام کے لئے ننگ و عار ہے جو لوگ مولوی صاحب کی اصلی زندگی سے واقف ہیں انہیں تو یہ بتلانے کی ضرورت ہی نہیں کہ شبلی کس جامع حقیقت کے انسان ہیں لیکن وہ لوگ نہیں جانتے ندوۃ العلما کے موجودہ معاملات سے انکی دنیاوی شخصیت یا زندگی کا اچھی طرح اندازہ کر سکتے ہیں اور دینی زندگی کا اندازہ کرنے کے لئے ہم ذیل میں اپنے معزز دوست مولوی عماد الدین صاحب صدر مدرس مدرسہ خازن العلوم خورجہ (بلندشہر) کا مضمون پیش کرتے ہیں۔

مولوی عماد الدین صاحب نے علامہ خرافات نامہ سے ایک مطبوعہ پمفلٹ اس ہفتہ ہمارے پاس بھیجا ہے۔ جس میں مولوی شبلی کے اسلام پر بحث کی گئی ہے۔ اس پمفلٹ کی تمہید چھوڑ کر ہم صرف وہ مضمون درج کرتے ہیں جس کا عنوان "علامہ شبلی کا اسلام" ہے۔

ممکن ہے بعض لوگ خیال کریں کہ یہ زمانہ تکفیر کا نہیں ہے۔ لیکن ہم نہیں خیال کرتے کہ زمانہ احکام شریعت میں کیونکر مداخلت کر سکتا ہے جب ایک شخص کے عقائد اسلام حقہ سے بالکل جداگانہ ہیں اور اوس کے خیالات سے مذہب میں خرابیاں پیدا ہو رہی ہیں تو علماء اسلام کا فرض ہے کہ وہ مسلمانوں کو حقیقت سے آگاہ کریں اور عقائد میں خرابی پیدا ہونے سے بچائیں۔ مولوی عماد الدین صاحب کے مضمون کے بعد ہم اپنی رائے اس معاملہ پر لکھیں گے۔

علامہ شبلی مادہ کو قدیم کہتے ہیں جو کبھی فنا نہیں ہوسکتا اوس کی حرکت کو بھی قدیم کہتے ہیں اوس کے امتزاج کو اوس کا طبعی فعل جانتے ہیں امتزاج سے جو صور نوعیہ پیدا ہوئیں وہ سب قدیم ہیں۔ باقی مظاہر کائنات اوس کا لازمی نتیجہ ہیں جس کا حاصل یہ ہے کہ عالم کی کوئی شے بھی حق تعالے نے پیدا نہیں کی بلکہ بے شمار ذرات قدیم ذات میں علامہ کے نزدیک معاذ اللہ حق تعالے کی برابر کے شریک ہیں بلکہ حق تعالے کے وجود کے ماننے کی ضرورت صرف اس لئے ہے کہ مختلف قوانین قدرت کا باہمی ارتباط کس بنا پر قایم کیا جاوے۔

نیز علامہ کے نزدیک صفات باری کسی کی سمجھ میں نہیں آسکتی ہیں وہ ہمیں گفتگو کرنے کو بھی منع کرتے ہیں۔ نبوۃ اون کے نزدیک مکتسبہ ہے جو تدریجاً ترقی کرکے ہر شخص حاصل کرسکتا ہے جس سے عصمت انبیا کا بھی بطلان لازم آتا ہے نیز خاتمیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار بھی اس سے ظاہر ہے کیونکہ اس زمانہ میں بھی اس قول پر منصب نبوت حاصل ہوسکتا ہے۔

نبوۃ کی حقیقت علامہ کے نزدیک کمال قوۃ تمیز ہے۔ یہ نہیں کہ حق تعالے اپنے کسی خاص بندہ کو اپنے پیغام رسانی کے لئے مامور فرماتے ہیں۔

معجزات انبیاء کا بھی انکار ہے کیونکہ علت و معلول میں تخلف نہیں ہو سکتا۔ لہذا معجزہ بداہتہً باطل ہے۔

وحی کی حقیقت القا اور انکشاف و ادراک حقانی ہے۔ ملائکہ کا تو علامہ کے نزدیک وجود ہی ثابت ہی نہیں ہے کہ ان کو وحی رسانی پر رسد۔ حشر اجساد کا علامہ کو انکار ہے یہ اون کی عقل میں نہیں آتا کہ مردے بھی زندہ ہوجائیں۔ مگر ڈارون کے سمجھانے سے اتنا وہ مانتے ہیں کہ انسان جس طرح بندر سے ترقی کرکے انسان بن گیا ہے آئندہ اسی طرح اور ترقی کرکے کسی دوسری نوع کی طرف منتقل ہوجائے۔ اون کے نزدیک یہی معاد اور قیامت ہے۔

عذاب و ثواب حسی نہیں محض عقلی ہے یعنی روح کی سعادت یا شقاوت جو اعمال کا لازمی نتیجہ ہے۔ اور منفک نہیں ہوسکتی اوس سے مراد ہے گویا حق تعالے نہ اپنی نافرمانی پر عذاب دیتے ہیں نہ اپنی اطاعت پر انعام فرماتے ہیں نہ کسی کے گناہ کو معاف فرما سکتے ہیں نہ کسی کی توبہ قبول فرما سکتے ہیں۔

علامہ کے نزدیک عوام اہل اسلام کے عقائد اور ہوتے ہیں اور خواص اہل اسلام کے عقائد اور ہوتے ہیں۔ اب اس زمانہ میں علامہ کے نزدیک عوام کو بھی حقایق کی تعلیم دینی چاہئے۔ گویا اون کو گمراہ و ملحد بنا دینا چاہئے کیونکہ ظاہر ہے کہ عوام تو فہم حقایق سے قاصر ہیں۔ اسی بنا پر حضرت مولانا روم قدس سرہ فرماتے ہیں ؎

> سر پنہان است اندر زیر و بم
> فاش اگر گویم جہان برہم زنم

علامہ کے نزدیک عقائد میں ابن رشد فلاسفر اور ابو مسلم اصفہانی و قفال معتزلی کو امام بنانا چاہئے اون کے نزدیک عقائد بجائے ائمہ شریعت کے معتزلہ و فلاسفہ سے سیکھنا چاہئے۔

حضرات ائمہ متکلمین جو اکابر امت سے ہیں اور جن کو اجلۂ اولیاء کرام مثل حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ حضرت سیدنا عبد القادر غوث الاعظم قدس سرہ اپنا پیشوا مانتے ہیں اور ان کے مسائل کو اعتقادات حقہ کی معیار سمجھتے ہیں اون کی شان میں علامہ نے جو گستاخیاں کی ہیں وہ ناظر تالیفات علامہ پر مخفی نہیں۔

علامہ حضرت فخر رازی و غزالی رحمتہ اللہ علیہما کو اپنی عجب و نخوت سے ایک طفل مکتب سمجھتے ہیں۔ چنانچہ ان تمام معتقدات و خیالات کا ثبوت بتعیین صفحہ و کتاب تالیفات علامہ سے جدول میں نقل کیا گیا ہے۔ جو تحریر کی جاتی ہے۔

اولیاء کرام سے علامہ کو جو حسن ظن ہے اوس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ اپنی تالیف شعر العجم میں حضرت حافظ شیرازی قدس سرہ کو شرابخوار لکھا ہے اور لکھا ہے کہ بہت کثرت سے شراب پیتے تھے۔

علامہ کے انہیں خیالات و عقائد کی وجہ سے حیدرآباد دکن میں اون کی مخالفت میں اون کی تالیفات کے رد کے لئے مشاہیر علما و امرا کی انجمن قایم ہوئی چنانچہ اس انجمن نے ارکان ندوہ کو توجہ دلائی کہ علامہ کو ایسی تحریرات سے روکے۔ اور مولانا محمد شاہ فیصحی قادری نے بعض معتقدات علامہ کے رد میں اس انجمن کی طرف سے دو رسالہ شایع کئے ہیں۔ پٹنہ و رادرلکھنو میں بھی ایسی انجمنیں قایم ہوئیں اور اکثر علماء و ذی فہم حضرات اصحاب نے نفرت کا اظہار کیا۔

عبارت مع نام کتاب و نمبر صفحہ درج ذیل کیا جاتا ہے

خلاصہ عبارت	کتاب	صفحہ	عبارت منقولہ
عوام کے عقائد اور ہیں اور خواص کے اور ہیں۔ اس کا ثبوت	الکلام	۲	متاخرین میں سے جو لوگ اہل حقیقت تھے انہوں نے یہ طرز اختیار کیا تھا کہ درسی کتابیں عام مذاق کے موافق لکھتے تھے اور اپنے اصلی خیالات قصداً دوسری کتابوں میں ظاہر کرتے تھے جس کی نسبت یہ بھی تاکید کرتے تھے کہ عوام میں ظاہر نہ کی جائیں۔
عوام کو اس زمانہ میں حقایق کی	”	۵ و ۶	اب جدید علم کلام کے مرتب کرنے والے کا یہ کام ہے

خلاصہ عبارت	کتاب	صفحہ	عبارت منقولہ
تعلیم دینی چاہیئے	الکلام	۵ و ۶	کہ ان بزرگوں نے جن خزانوں کو سربمہر رکھا تھا اون کو وقف عام کردے۔
ابن رشد فلسفی اور ابو مسلم اصفہانی۔ معتزلی اور قفال معتزلی کو عقائد میں امام بنانا چاہئے۔	”	۶	اخیر میں تفصیل کے ساتھ ان بزرگوں کے نام بتا دینے بھی ضروری ہیں جو اس علم کلام کے ماخذ ہیں اور وہ یہ ہیں۔ ابو مسلم اصفہانی۔ قفال۔ ابن حزم۔ امام غزالی۔ راغب اصفہانی۔ ابن رشد۔ امام رازی۔ شاہ ولی اللہ۔
عالم قدیم ہے حادث نہیں عالم کے حدوث پر متکلمین کا استدلال صحیح نہیں اور یہ کہ حق تعالے کسی شے کو بغیر مادہ کے پیدا نہیں کر سکتے۔	”	۳۰	اس بنا پر عالم کو حادث کہنا صورت کے اعتبار سے صحیح ہے لیکن مادہ کے لحاظ سے صحیح نہیں ہے اور جب عالم کا حدوث ثابت نہیں تو استدلال بھی صحیح نہیں اس بنا پر یہ دعوے کرنا کہ عالم کے
	”	۴۲	لئے کوئی علت ضرور ہے صحیح نہیں کیونکہ عالم مادہ کا نام ہے اور مادہ کا حادث اور مخلوق ہونا ثابت نہیں ہوا!
	”	۴۴	یہ امر قطعی ہے کہ کوئی شے عدم محض سے وجود میں نہیں آسکتی اس بنا پر عالم کا مادہ قدیم ہے!
	”	۴۶	مادہ کی نسبت یہ ثابت ہو چکا ہے کہ وہ قدیم ہے۔ علوم جدیدہ نے یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ مادہ کے ساتھ حرکت بھی قدیم ہے۔ (ملاحدہ کے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے لکھا ہے)
	”	۵۴	ہمکو یہ تسلیم ہے کہ عالم قدیم ہے جیسا کہ خود مسلمانوں کے ایک بڑے فرقہ معتزلہ اور حکمائے اسلام یعنی فارابی ابن سینا اور ابن رشد کی رائے ہے ہم یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ مادہ کے اجزا مرکب ہیں، حرکت مادہ کی ذاتی صفت ہے۔
مادہ کی حرکت بھی قدیم ہے	”	۱۰۴	اس کے جواب میں یہ کہتے ہیں جس طرح مادہ قدیم ہے حرکت اور قوت بھی قدیم ہے

خلاصہ عبارت	کتاب	صفحہ	عبارت منقولہ
مادہ کو کسی طرح فنا نہیں	الکلام	۲۰	(ملاحظہ ہو صفحہ ۲۰- الکلام)
لوازم نوع خود بخود پیدا ہوگئیں حق تعالےٰ نے پیدا نہیں کیا	"	۴۰	لیکن یہ چیزیں خدا نے بالذات پیدا نہیں کیں، بلکہ صرف اوس نوع کو پیدا کیا، اور یہ چیزیں اوس کی لوازم ہونے کی وجہ سے آپ سے آپ پیدا ہوگئیں
خدا کے وجود کی ضرورت ... نظام عالم کے لئے ہے	"	۴۴	اصل یہ ہے کہ خدا کے وجود کی ضرورت ہے۔ وہ صرف اس لحاظ سے ہے کہ نظام عالم کا سلسلہ کس بنیاد پر قایم کیا جائے۔
صور نوعیہ بھی خدا نے پیدا نہیں کیں خود بخود پیدا ہوگئیں باقی تمام مظاہر کائنات بھی حق تعالےٰ نے پیدا نہیں کئے۔	"	۴۸	اس امر کے تسلیم کرنے کے بعد کہ مظاہر قدرت کا بڑا حصہ خود اشیاء کی صورت نوعیہ کا نتیجہ ہے یعنی اون کو بالذات خدا نے پیدا نہیں کیا بلکہ وہ صور نوعیہ کا لازمی نتیجہ تہیں جو خود بخود اون کے ساتھ پیدا ہوگئیں یہ بحث باقی رہجاتی ہے کہ صور نوعیہ کا خالق کون ہے؟ متقدمین حکمائے قدیم کے نزدیک یہی مسلم ہے کہ صور نوعیہ قدیم اور ازلی ہیں
خلق عالم میں خدا کو دخل نہیں، نہ خدا خالق عالم ہے	"	۴۹	صور نوعیہ کا قدیم ہونا جب خود اہل مذہب تک تسلیم کرتے ہیں تو اب صرف یہ بحث رہجاتی ہے کہ صور نوعیہ خود بخود پیدا ہوگئیں یا خدا نے پیدا کیں اہل مذہب اس بات پر کوئی دلیل نہیں قایم کرسکتے کہ صور نوعیہ خدا نے پیدا کیں، بلکہ یہ احتمال زیادہ قرین قیاس ہے کہ وہ خود بخود پیدا ہوگئیں۔ کیونکہ جب وہ قدیم اور ازلی ہیں تو اون کو بغیر کسی قوی دلیل کے معلول کہنا بالکل خلاف عقل ہے۔ حاصل یہ کہ اجزائے دیمقراطیسی قدیم ہیں اون کے ساتھ حرکت بھی قدیم ہے حرکت سے امتزاج پیدا ہوا۔ امتزاج نے مختلف صور نوعیہ پیدا کیں، باقی تمام مظاہر کائنات ان صور نوعیہ کے نتایج لازمی ہیں جب کہ خود اہل مذہب کو تسلیم ہے۔
نبوۃ صرف کمال قوۃ قدسیہ علویہ عملیہ کا نتیجہ ...			(الکلام صفحہ ۸۹ سے صفحہ ۱۰۱ تک ملاحظہ ہو) (وعلم الکلام صفحہ ۱۴۲)

خلاصہ عبارت	کتاب	صفحہ	عبارت منقولہ
خداوندی ہے جو کسی خاص بندہ کو منصب حق تعالیٰ عطا فرماتے ہیں یہ تبلیغ پیغام الٰہی پردہ حق تعالیٰ کی طرف سے ماموریتہا			
نبوۃ مکتسب ہے اسلئے انبیاء علیہم السلام معصوم نہیں ہو سکتے ہیں نہ آنحضرت صلعم خاتم النبیین ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ ہر زمانہ میں نبی کا ہونا ممکن ہے	[illegible]	[illegible]	ترقی کا سلسلہ خود انسان کی نوع میں قایم ہے یہانتک کہ قوائے عقلیہ، ذہن ذکاوت، صفائی باطن اور پاکیزہ خوئی میں ترقی کرتے کرتے انسان ملکوتیت کی حد تک پہونچ جاتا ہے یہی ترقی ہے جسکو ہم نبوت اور رسالت سے تعبیر کرتے ہیں۔

تاریخ اسلام

(۵)

حضرت صالح علیہ السلام

حضرت صالح علیہ السلام عبید بن عابر بن ارم بن سام یعنی حضرت ہود علیہ السلام کے پوتے ہیں حضرت ہود علیہ السلام کے سو برس بعد مبعوث ہوئے۔ آپ بڑے زاہد اور مرتاض تھے گھر نہیں بنایا - مسجدوں میں گذر کرتے تھے۔ قوم ثمود میں جب کفر و معصیت کا زور رہا تو آپ اون کی ہدایت کے لئے بھیجے گئے قوم ثمود میں قوم عاد کا ہی کچھ حصہ شامل تھا۔ اس زمانہ میں ایک عجیب و غریب لوہے کا بت تھا جس میں شیطان گھس کر بات چیت کیا کرتا تھا قوم ثمود و عاد اوسے پوجتے تھے۔ ثمود و عاد کے لوگ مقام حجر کے پہاڑوں میں گھر بنا کر رہتے تھے جو شام کا ایک علاقہ ہے خوش معاشرتھے مکانات تکلف کے اور عمدہ بناتے تھے جن کے کچھ آثار اب بھی شام کے پہاڑوں میں پائے جاتے ہیں حضرت صالح علیہ السلام نے اقوام ثمود و عاد کو خدا کی طرف بلایا لیکن کسی نے اس ہادی حق کی بات نہ سنی مجبور ہوکر آپ نے خدا سے دعا کی اور ایک اونٹنی خدا کے حکم سے معجزہ سے نکلی قوم نے اوس کے پاؤں کاٹ ڈالے اور گوشت بھون کر کہانے لگے ناقہ چلا کر صحرے میں گھس گیا ابو موسیٰ اشعری کی روایت ہے کہ میں نے صحرہ میں ناقہ کی جگہ کو ناپا یہ زمین سا ٹھہ گز تھی اس کے بعد قوم ثمود و عاد پر عذاب الٰہی نازل ہوا پہلے دن تمام قوم کے منہ زرد ہوگئے دوسرے دن سرخ اور تیسرے دن

کالے انوار کے دن ایک چنگھاڑ آسمان سے ہوئی تمام نافرمانوں کے دل پہٹ گئے اور گرگر مرگئے صالح علیہ السلام مسلمانوں کو لیکر مکہ معظمہ چلے آئے مسلمانوں کی تعداد چار ہزار تھی۔ قرآن مجید میں اس واقعہ کے متعلق ارشاد ہے۔ ویقوم ھذہ ناقۃ اللہ لکم آیۃ فذروھا تاکل فی ارض اللہ ولا تمسوھا بسوء فیاخذکم عذاب قریب فعقروھا فقال تمتعوا فی دارکم ثلثۃ ایام ذٰلک وعد غیر مکذوب ۰ فلما جاء امرنا نجینا صلحا والذین امنوا معہ برحمۃ منا ومن خزی یومئذ ان ربک ھو القوی العزیز واخذ الذین ظلموا الصیحۃ فاصبحوا فی دیارھم جثمین کان لم یغنوا فیہا (س ھود ع ۶) اور اے قوم یہ اللہ کی اونٹنی ہے۔ تمہارے لئے نشان سو تم اسے چہوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں کہاتی پہرے اور اوسے برائی سے نہ چہوڑو کہ تمہیں عذاب قریب پکڑ لے گا۔ پہر اونہوں نے اوس کے پاؤں کاٹ ڈالے۔ تب صالح نے کہا تین دن اپنے گہروں میں فائدہ اٹھا لو۔ یہ وعدہ جہوٹا نہ ہوگا۔ پہر جب ہمارا حکم آیا تو ہم نے صالح اور اوس کے ایماندار ساتہیوں کو اپنی رحمت سے بچا لیا اور اس دن کی رسوائی سے بہی، بیشک تیرا رب وہی زور آور غالب ہے اور ظالموں کو چنگہاڑ نے پکڑ لیا سو وہ صبح کو اپنے گہروں میں اوندہے پڑے رہ گئے۔ گویا وہاں کبہی نہ بسے تہے۔

حضرت صالح ۲۰ برس تک قوم ثمود و عاد میں رہے - ۲۸۰ برس کی عمر پائی - معتبر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ مکہ میں وفات پائی - اور حرم میں دفن ہوئے - بعض روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ رملہ میں دفن ہوئے۔

حضرت رسول مقبول صلعم سے روایت ہے کہ حضرت صالح اپنی اونٹنی پر حشر کے دن آئیں گے

رسالت

اس نام کا ایک ماہوار اردو رسالہ قابل ترین ایڈیٹروں کی ایڈیٹری میں کلکتہ سے شائع ہونے والا ہے۔ مضامین اخلاقی- مذہبی- تمدنی- تاریخی- ادبی- طبی- وغیرہ وغیرہ ہوا کرینگے۔ مقصد اعلےٰ توحید و رسالت کی ترویج ہے- خط عمدہ لکہائی و چہپائی اعلےٰ- حجم ۱۰۶ صفحہ نہایت لاجواب و قابل دید رسالہ ہوگا- قیمت باوجود بیشمار خوبیوں کے عام خریداروں سے مع محصول ڈاک ۱ عہ سالانہ لیجائے گی- پہلا نمبر نمونہ کے طور پر بلا قیمت روانہ ہوگا- مابعد ۱ کے ٹکٹ آنے پر-

ترسیل زر و ہمہ خط وکتابت اس پتہ پر ہونی چاہیے
مینیجر رسالت نمبر ۱۰۵ اسندر یٹی بازار- کلکتہ

شذرات

ترکی پارلیمنٹ کے افتتاح پر سلطان المعظم کی تقریر

۱۴ مئی ۱۹۱۴ء کو ترکی پارلیمنٹ کا پورے پونے دو سال کے سکوت کے بعد افتتاح ہوا پارلیمنٹ کا آخری اجلاس مختار پاشا کی وزارت میں ہوا تہا اور مختار پاشا ہی نے اگست ۱۹۱۲ء میں پارلیمنٹ کو شکست کر دیا تہا۔

۱۴- مئی کے اجلاس میں پارلیمنٹ کا افتتاح فرماتے ہوئے سلطان المعظم نے ایک نہایت دردانگیز تقریر پرحسرت لہجہ میں فرمائی۔ جسمیں گذشتہ دردناک واقعات کا ذکر فرماتے ہوئے اپنے ملک کی بدقسمتی پر اظہار رنج والم کیا- دوران تقریر میں ایک جگہ فرمایا کہ

فوجی شکستوں کے وجوہ و اسباب کی تحقیقات کا کام ایک فوجی کمیشن کے سپرد کیا جائیگا۔ تقریر میں ایک جگہ دول یورپ کے اوس برتاؤ پر جو اوس نے جزائر کے معاملہ میں عثمانی حکومت سے روا رکہا حضور سلطان المعظم نے اظہار افسوس کیا اور فرمایا کہ ان جزائر کا اثر براہ راست اناضول کی ترقی پر پڑتا ہے اس لئے گورنمنٹ اپنی شہنشاہی حقوق و فوائد کے تحفظ کے لئے اپنی توجہ ان جزائر پر ہمیشہ منعطف رکہیگی۔ سلطان المعظم نے اپنی تقریر میں اس امر پر بہت زور دیا کہ ملک کو جنگی نقصانات کی تلافی اور ایک زبردست بحری طاقت قایم کرنی چاہئے۔

سلطان المعظم کی تقریر سے یہ امر منکشف ہوتا ہے کہ اب ترکوں کو اپنی طاقت کے بنانے کی جانب توجہ ہو چلی ہے۔ اور وہ اس امر کو محسوس کرنے لگے ہیں کہ ٹرکی کی حیات و ممات اب صرف اسی امر پر ہے کہ گذشتہ راحملوں کو کبکر آیندہ کے لئے ایک ایسی شاندار بحری قوت کی بنیاد ڈالدے کہ یورپ کی بڑی سے بڑی قوت سے مقابلہ اوس کے لئے آسان ہوسکے۔ تاریخ اور واقعات مظہر ہیں کہ اسوقت تک ٹرکی کا نصب العین نہایت معمولی رہا ہے۔ اور وہ اتبک صرف ان امور کی جانب متوجہ رہی ہے جو اوس کے ملک کے لئے کچھہ زیادہ فائدہ مند نہیں لیکن ہاں ہمارے نزدیک ٹرکی کو جس چیز نے سب سے زیادہ نقصان پہونچایا وہ پارٹیوں کی گرم بازاری تہی- نوجوان ترکوں کی سلطنت ہوئیں لیکن وہ جس نصب العین پر کام کرنا چاہتے تہے مکار اعدا و دشمنان ملک نے انہیں موقع ندیا کہ وہ اوسکو عمل میں لاسکتے- بہرحال خوشی کا موقع ہے کہ اب ملک میں اختلافات باہمی کی زیادہ گرم بازاری نہیں اور واقعات گذشتہ نے ترکوں میں بیداری کے آثار پیدا کردیئے ہیں- خداوند تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ترکوں کو توفیق دے کہ وہ ترقی کے میدان میں کامیاب و کامران ثابت ہوں

اخبار عصر جدید میرٹھ

یکم مئی ۱۹۱۴ء سے آنریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب کی نگرانی اور خواجہ امیر احمد صاحب کی ایڈیٹری میں اخبار عصر جدید جاری ہوگیا ہے۔ اُردو اخبار کی دنیا میں عصر جدید غالباً دوسرا نمونہ ہے جو یورپ کے ڈھنگ پر نکلا ہے لکھائی چھپائی عمدہ۔ تقطیع موزوں کاغذ چکنا اور مائٹل پیج رنگین ہے - یہ تو اوس کی ظاہری خوبیاں ہیں باطنی محاسن کے لئے غالباً خواجہ غلام الثقلین صاحب بی - اے - ایل - ایل بی کی نگرانی کافی ضمانت ہوگی۔ اسوقت تک تین نمبر ہماری نظر سے گذر چکے ہیں جن کی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ مضامین عموماً مفید اور کارآمد ہیں۔ طرز تحریر بھی اچھا ہے اور ترتیب بھی پسندیدہ۔ معاملات پر رائے متانت اور سنجیدگی سے دیجاتی ہے۔ البتہ ۱۶ مئی کے پرچہ میں احمدی جماعت کے باہمی اختلاف پر یہ رائے دیکھکر ہمیں ضرور تعجب ہوا ہے۔

"احمدی جماعت کی خانہ جنگی اور بھی دلچسپ اور سب سے عجیب بات یہ ہے کہ وہ گروہ جو خواجہ کمال الدین صاحب کے ہمخیال ہو کر دیگر مسلمانوں سے بظاہر ملکر کام کرنا چاہتا ہے اور جس میں بہت سے تعلیم یافتہ احمدی لاہور وغیرہ کے شامل ہیں اون کو صاحبزادہ بشیر محمود کے فریق نے تقریباً ہر جگہ شکست فاحش دیدی ہے۔ اس فرقہ کی کارروائی اصول کے موافق ہے۔ جب احمدی جماعت کے اصول طبیعتوں میں راسخ نہیں ہوئے تو اوس کا بڑی اسلامی جماعت سے مل جانا خود کو فنا کر دینا ہے۔"

ہمارے نزدیک یہ رائے ابھی قبل از وقت ہونے کے علاوہ اس امر کے متعلق کافی معلومات نہ ہونے پر بھی مبنی ہے۔ ممکن ہے اس خیال کے اظہار میں کوئی خاص مصلحت ہو۔

عصر جدید ہفتہ وار ہے جو مع سرورق ۲۴ صفحات پر شائع ہوتا ہے۔ قیمت سالانہ [illegible]۔

عزیز بک مصری کے الزامات کی تفصیل

عزیز بک مصری جس کو دولت عثمانیہ نے پہلے دونوں گرفتار کر کے قتل کا حکم دیا تھا اور پھر سلطان المعظم کے حکم سے جان بخشی کی گئی تھی۔ ایک مصری باشندہ ہے جو دولت عثمانیہ کی فوج میں ملازم تھا اور جناب انور بک کے طرابلس سے واپس چلے آنے پر عرصہ تک طرابلس میں کام کرتا رہا ہے اس کی گرفتاری پر انگریزی و مسیحی اخبارات نے بہت کچھ دولت عثمانیہ پر دباؤ ڈالا تھا اور مصر میں ٹرکی کے خلاف نفرت پھیلانے کی کوششیں جاری تھیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ عزیز بک کی گرفتاری حق بجانب تھی اور اوس کے طرفداروں کی چیخ پکار خالی از علت نہ تھی۔ چنانچہ قسطنطنیہ کے معزز معاصر جہان اسلام نے عزیز بک کے معاملہ پر ایک دلچسپ نوٹ لکھکر بتایا ہے کہ عزیز بک دشمنان اسلام سے ملا ہوا تھا اور دولت عثمانیہ کو نقصان پہونچا رہا تھا۔ معاصر مذکور رقمطراز ہے۔

جب دولت علیہ نے عزیز بک کو گرفتار کیا تو مصر میں اجنبیوں کے شاہی ملازم اور بعض مصریوں نے گیدڑوں کی طرح چلانا شروع کیا۔ المؤید۔ المنار وغیرہ اخبارات مصر نے خلافت اسلامیہ کے ساتھ قلبی عداوت کا صاف الفاظ میں اظہار کیا اور المؤید نے تو یہانتک لکھدیا کہ عثمانی ہوائی جہاز جو ٹرکی سے پرواز کرتے ہوئے مصر آرہے ہیں۔ اون کی کسی طرح معاونت و آؤ بھگت نہ کی جائے۔

عزیز بک افسر بنغازی کی چند شکایت کی بنا پر جب دولت عثمانیہ کے فوجی محکمہ نے تحقیقات کی تو اوس پر نو جرم ثابت ہوئے منجملہ اون کے پانچ حسب ذیل ہیں۔

(۱) قبل از صلح ایک جاسوس حسین بیکی کو جو عربوں کے پاس قید تھا عزیز بک نے بلا اجازت چھوڑ دیا۔

(۲) زاویۃ العریانا کے سنوسیوں کو بلا سبب قتل کر دیا۔

(۳) مشورہ کی جنگ میں بلا اجازت پیچھے ہٹ آیا جس سے بہت سے مجاہدین و افسر شہید ہوگئے۔

(۴) جو روپیہ کہ فوجی اخراجات کے لئے بھیجا گیا تھا اوس میں سے تین ہزار اشرفی اپنے گھر بھیجدیں

(۵) عثمانیہ رعیت و ملت اسلامیہ میں تفرقہ پیدا کیا

معاصر مذکور کی تشریح سے معلوم ہوتا ہے کہ عزیز بک نے دولت عثمانیہ کا ملازم ہونے کے باوجود خیانت کی اور مخالفین سے ملکر سلطنت اسلامیہ کو نقصان پہونچایا۔ اس صورت میں اون اخبارات کی کیفیت کا اندازہ اچھی طرح ہو سکتا ہے جو ان امور سے واقف ہونے کے باوجود عزیز بک کی حمایت کر رہے تھے۔ خداوند تعالے نے مسلمانوں کو عموماً اور دولت عثمانیہ کو خصوصاً ایسے دوستوں سے بچایا ہے۔

طرابلس الغرب میں کیا ہو رہا ہے

طرابلس الغرب میں حضرت شیخ سنوسی مدظلہم اور اون کی کثیر جماعت جس اسلامی اخوت و شجاعت سے کام کر رہی ہے وہ بہت کچھ موجب اطمینان ہے خداوند تعالے اون کی ہمتوں میں برکت اور اون کے ارادوں میں وسعت عطا فرمائے۔ جہان اسلام کے تازہ پرچہ میں مجاہدین طرابلس کے دو خط شائع ہوئے ہیں جن میں چند معرکوں کی تفصیل درج ہے ذیل میں ہم اون کا خلاصہ درج کرتے ہیں۔ دشمن ۵ ماہ سے آخری اور فیصلہ کی جنگ کے ارادہ سے فوج جمع کر رہا تھا اس اثنا میں جب کبھی مجاہدین حملہ کرتے۔ دشمن کی فوج قتل ہوتی اور مال غنیمت ہاتھ آتا جب اطالیہ کا جو تھا وفد بھی (جو حضرت شیخ سنوسی کی خدمت میں صلح کے لئے حاضر ہوا تھا) ناکامیاب ہو کر واپس گیا تو اطالوی فوج کے ایک حصہ نے مقام عرقوب کے لشکر اسلام پر حملہ کیا۔ مجاہدین نے مقابلہ کر کے انکو پسپا کر دیا۔ اوس کے بعد برقہ کی طرف اطالوی جرار فوج نکلی مگر غازیان فی سبیل اللہ نے اوس کو بھی شکست دی۔ اور بہت سا مال غنیمت ہاتھ لگا۔

مقام مراوہ میں بھی ایک عظیم معرکہ ہوا جو ۱۲ گھنٹہ تک رہا۔ اس میں بہت سے اطالوی ہلاک ہوئے اور ہم کو مال غنیمت میں بہت سا گولہ بارود ملا اسی روز سپاہ غربی اسلامی کے ساتھ جنگ شروع ہوئی جو تین دن تک جاری رہی ہم نے پانچ مورچے اطالویوں سے چھین لئے اور بیشمار مال غنیمت حاصل کیا اس جنگ میں اطالوی ایک ہزار لاشیں چھوڑ گئے اطالوی فوج کا وہ حصہ جو اوس نے جبراً بھرتی کیا تھا مقابلہ کے وقت ہم سے آملا۔ مقامات ذیل ہم نے دشمن سے چھین لئے ہیں جن کا تاریخ وار بیان حسب ذیل ہے۔

عرقوب - ۱۵ - ربیع الثانی - برقہ - ۱۹ - ربیع الثانی - مراوہ - ۲۳ - ربیع الثانی - اس سلسلہ میں وہ اطلاع بھی موجب دلچسپی ہوگی جو مولانا نظام الدین السندی نے ایک پرائیویٹ خط کے ذریعہ مصر سے دفتر مدینہ میں ارسال فرمائی ہے کہ تعلق سے مصر کے اخبارات کے نام ایک سپیشل تار بدین مضمون موصول ہوا ہے کہ واقعہ جبل الاخضر میں عربوں اور اطالیوں کے درمیان ایک شدید معرکہ ہوا اطالیوں کے ایک ہزار سپاہی کام آئے عربوں کے صرف دو سو آدمی شہید ہوئے اور عربوں کے ہاتھ ذیل کا سامان آیا - ۵۸ خچر - دو ہزار [illegible] ۸۷ بندوقین - ۲۵۱ صندوق ذخیرہ (غالباً بندوق کی گولیاں) ایکہزار بوری سامان خوردنی یہ معرکہ غالباً ۱۳ یا ۱۴ جمادی الثانی کا ہے -

انجمن خدام کعبہ اور سید رشید رضا

انجمن خدام کعبہ (جو ایک خالص مذہبی انجمن ہے) نے پچھلے دنوں اعلان کیا تھا کہ وہ اپنی طرف سے ایک ماہوار رسالہ جاری کرے گی۔ مصر کے سید رشید رضا ایڈیٹر رسالہ المنار جن کی مذہبی و پالیٹکل زندگی کے متعلق ہم اس سے پہلے بہت کچھ لکھ چکے ہیں اس اعلان پر بہت بگڑ رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ انجمن خدام کعبہ کے روپیہ سے رسالہ کیوں نکالا جاتا ہے - ہندوستان میں استبداد پسند گروہ میں رشید رضا کی رائے کو بڑی اہمیت دیجا رہی ہے - لیکن حقیقت یہ ہے کہ رشید رضا کا اعتراض لغو ہے کوئی کام اور نیت ایک تکمیل و ترقی پر نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ اوس کی اشاعت کا پورا سامان نہ ہو - ہمیں افسوس ہے کہ رشید رضا نے انجمن خدام کعبہ پر بدگمانی کی اور خود اون الزامات و بدگمانیوں کا کچھ خیال نہیں کیا جو عالم اسلام میں اون پر عاید کی جا رہی ہیں - معزز معاصر عصر جدید کا یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ رشید رضا کی [illegible] میں بھی روحانیت بطور رسم کے اور پالیٹکس آٹے کے مانند ہے اور پالیٹکس بھی کیا پالیٹکس -

فرمانروائے دکن کی بیدار مغزی

رنڈیوں اور فاحشہ عورتوں کو شہر کی آبادی سے دور بسانے یا شہر کے کنارہ پر آباد کرنے کی جانب گورنمنٹ کی توجہ ہو چلی ہے اور ہندوستان کے اکثر شہروں میں اس پر عمل بھی کیا گیا ہے -

اب یہ معلوم ہو کر خوشی ہوئی ہے کہ دکن کی ریاست میں فرمانروائے دکن نے اس جانب توجہ فرما کر حکم دیا ہے کہ طوائفوں اور فاحشہ عورتوں کو شہر سے باہر نکال دیا جائے - یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ مسجدوں اور عبادتگاہوں کے قریب کوئی فاحشہ عورت نہ رہنی چاہئے بلکہ راگ وغیرہ کی تعلیم بھی نہ ہو -

موجودہ نظام دکن کی بیدار مغزی و دینداری اور پابندی شریعت بہت کچھ قابل قدر ہے - خداوند تعالے دوسرے والیان ریاست کو بھی توفیق دے - کہ وہ اپنی ریاستوں میں خلاف شریعت امور کو دور کریں - اور اصلاح و ترقی ملک میں ساعی ہوں -

چین میں اسلامی حکومت

معتلم جہان اسلام رقمطراز ہے چین میں انقلاب حکومت کے موقع پر مسلمانوں نے یوآن شکائی کو مدد دی گویا انقلاب سلطنت کا اصل باعث مسلمان ہی ہوئے مگر اب جبکہ یوآن شکائی پورے طور سے سلطنت پر قابض ہوگیا تو اوس نے مسلمانوں پر بجائے احسان کے سختی شروع کی اور محمد صالح آفندی کو جو چین میں سب سے بڑے عالم اور اخبار (آئی تو باؤ) کے ایڈیٹر ہیں قید کر دیا - اس پر صوبہ قانصو کے مسلمانوں نے شورش برپا کر دی اور تمام مسلمان فوجی افسران کی حمایت میں کھڑے ہوگئے - اسوقت تیس ہزار مسلح مسلمان مارنے اور مرنے پر آمادہ ہیں امید کیجاتی ہے کہ وہ صوبہ قانصو کو آزاد کرا لیں گے اور وہاں ایک خالص اسلامی سلطنت کی بنیاد پڑ جائیگی -

چینی اخبارات مسلمانوں کے جوش و خروش پر سفیہانہ حملے کر رہے ہیں مگر اس قسم کی باتیں مسلمانوں کے جوش کو اور ترقی دے رہی ہیں - اور وہ نہایت مستعدی سے صوبہ کو آزاد کرانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں -

مقامی حالات

تبادلہ - مولوی ناظم حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر جنہیں ہمارے ضلع میں تشریف لائے ہوئے کچھ زیادہ عرصہ نہیں ہوا افسوس ہے کہ کانپور کو تبدیل ہوگئی - آپ کی جگہ کانپور سے مولوی عبد الواحد صاحب تشریف لا رہے ہیں -

چندپوری کی ڈکیتی میں رام لال بہولی اور ہرمنیا سیشن سپرد ہوئے تھے صاحب سشن جج بہادر نے اب تحقیقات کل ملزموں کو بری کر دیا -

اعلان مشتہرہ المشیر ۴-اپریل ۱۹۱۷ء کی حقیقت کا اظہار

محترمی ایڈیٹر صاحب اخبار مدینہ دام لطفہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۴-اپریل ۱۹۱۷ء کو المشیر میں ایک اعلان منجانب مولوی عبید اللہ صاحب ناظر نظارۃ المعارف دہلی شائع ہوا تھا۔ چونکہ اوس کا مضمون خلاف واقعہ ہے اور اوس سے بعض غلط فہمیوں کا اندیشہ بلکہ یقین ہے اسلئے اوس کے متعلق یہ مضمون لکھکر آپ کی خدمت میں روانہ کرتا ہوں مہربانی فرماکر اسکو مدینہ اخبار میں درج فرمادیں اور تا خبر تشکر رہوں والسلام خاکسار سراج احمد عفی عنہ۔ دار العلوم دیوبند۔

۴-اپریل ۱۹۱۷ء کے المشیر میں مولوی عبید اللہ صاحب ناظر نظارۃ المعارف دہلی کا ایک ضروری اعلان نظر سے گذرا اس اعلان کو دیکھکر حیرت اور مسرت کے ساتھ تعجب ہوا کہ ناظر صاحب کو ایسے گول مول اعلان کی کیا ضرورت تھی جس سے عامہ ورید غلط فہمی اور نفس الامر کے خلاف واقعات کے ذہن نشین ہوجانے کا اندیشہ ہی نہیں بلکہ یقین ہے۔ کیا ضرورت پیش آئی جو کہ ناظم صاحب نے اپنا خط جو مولانا مولوی حبیب الرحمن صاحب مددگار مہتمم دار العلوم دیوبند کے نام ہے۔ نقل کرکے جو ناظرین کو کچھ سمجھانا چاہا ہے اس لئے ضرورت ہے کہ حالات کی اصلی صورت ظاہر کردی جاوے۔

اس اعلان سے ناظم صاحب کی غرض بجز اس کے اور کچھ نہیں معلوم ہوتی کہ حسابات جمعیۃ الانصار کی نادرستی اور معتقدات خلاف اہلسنت کا الزام جو اون پر قایم ہے اوسکو مٹادیں مگر کیا یہ صورت اس کی مٹانے کی ہوسکتی ہے۔

ناظم صاحب کو معلوم ہے کہ حساب جمعیۃ الانصار کا مطالبہ بارہا جلسہ انتظامیہ میں اون سے کیا گیا ہے۔ شملہ سے واپسی پر جو ۱۸ شعبان ۱۳۳۳ھ کو انہوں نے جلسہ انتظامیہ منعقد کیا تھا۔ کیا وہ بھول گئے کہ اراکین انتظامیہ نے حسابات جمعیۃ کے متعلق اون سے کیا کیا گفتگو کی تھی۔ کیا یہ یاد نہیں ہے کہ کھیلے حسابات کو مرتب کرکے پیش کرنے کی تاکید نائب ناظم کو ہوئی تھی اور جب نائب ناظم نے جلسہ منعقدہ ۲- ذیقعدہ ۱۳۳۳ھ کو پیش کرنا چاہا تو ناظم صاحب نے ان کو اس لئے سے روکا کہ [illegible] اون کو [illegible] نہ دیکھ لوں پیش نہوں چنانچہ آیندہ جلسہ انتظامیہ میں اوس کی پیشی [illegible] اور ناظم صاحب نے حسابات مجلد کی تمام رقوم پر پنسل سے کچھ لکھ کر نائب ناظم کے حوالہ کیا کیا کبھی اونہوں نے باوجود اون مستفسرات کے اون [illegible] صاف کرنے کی طرف توجہ فرمائی ہے منظور رقم مستعفی ہوگئے۔ مگر [illegible] بیسیوں مرتبہ دیوبند تشریف لائے ہیں لیکن کبھی اس کی طرف التفات نہیں کیا۔ اپنی عدم اطلاع کو ڈاک کی سستی پر محمول کرنا جب درست ہوتا کہ جب ناظم صاحب کو علم ہوتا یا اراکین کی طرف سے متعدد استفسارات نہ ہوتے اگر تسلیم کرلیا جاوے کہ ڈاک کی غلطی سے ایک خط نہ پہونچا یا دفتر سے ہی روانہ نہ ہوا تو کیا استعفی کے قبل آپ کو ان امور کا صاف کردینا اپنی ذمہ داری کی بنا پر ضرور نہ تھا۔

ناظم صاحب کو یہ بھی معلوم ہے کہ جلسہ سالانہ اہل شوریٰ دار العلوم دیوبند (الجامعۃ القاسمیہ) نے حسابات جمعیۃ آپ سے طلب کئے تھے۔ مگر اون کی خدمت میں بھی کوئی ایسا حساب پیش نہ کیا گیا جس کو وہ سمجھ سکتے اور اطمینان ہوتا ان حسابات کی نسبت کو ناظم صاحب خوب جانتے ہیں افسوس آپ کو اس وقت [illegible] کہ جب القاسم میں منظوری استعفا کے وجوہات شائع ہوئے۔ اس فکر کا اصلی علاج یہی تھا کہ ان امور سے فراغت حاصل فرماکر آپ جمعیۃ سے مستعفی ہوتے۔ وہ علاج تھا جو آپ نے مولانا حبیب الرحمن صاحب سے ظاہر کیا تھا کہ میں اس قدر رقم جلد ادا کردوں گا۔ یہ واقعہ غالباً ۱۳- ربیع الثانی ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۱-مارچ ۱۹۱۷ء روز یکشنبہ کا ہے۔

ناظم صاحب کے ذمہ کئی قسم کے مطالبات ہیں اور ہر قسم کے مطالبہ کے متعلق اون سے بارہا کہا گیا ہے مگر افسوس کہ القاسم میں جو صرف ایک مطالبہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اوس سے آپ کو خبر ہوئی اور اس سے پہلے کبھی نہ ہوئی۔ نہایت مجبوری سے اسوقت مطالبات کی تفصیل کی جاتی ہے۔

(۱) جمعیۃ الانصار کے حسابات کی صفائی اور جو رقوم آپ نے مجمل دکھائی ہیں اون کی توضیح وتفصیل (۲) دار العلوم کے لئے جو روپیہ آپ کو جلسہ مؤتمر الانصار میرٹھ میں وصول ہوا اوس کی ادا باوجود تقاضا اب تک نہوئی نہ اوسکی مقدار کی باضابطہ اطلاع دفتر دار العلوم میں کی۔
(۳) مطبع قاسمی کی رقم جو ایک معقول رقم ہے۔
(۴) القاسم کی قیمت کا روپیہ جو زیادہ مقدار میں باقی ہے۔
(۵) ہلال احمر کا مطالبہ یعنی کچھ رقم جو ناظم صاحب نے خرید کی تھیں اور نقد روپیہ اونکے طرف باقی رہا اوس رقم میں سے جو وہ بنک میں داخل کرنے کے لئے میرٹھ لیجاتے تھے اور کچھ نقد روپیہ ہمراہ لیجاتے تھے۔

ان مطالبات میں سے وہ کونسا مطالبہ ہے جس کی ناظم صاحب کو اطلاع نہیں اور جمعیۃ سے مستعفی ہوئے باوجود یکہ ایک سال گذر گیا کیا آپ نے ان کی طرف توجہ کی اب صرف ہلال احمر کے تقاضا پر یہ لکھا ہے کہ ایک مرتبہ جواب خط دیا ہے جو درج ذیل ہے۔ یہ خط بندہ کے نام ہے۔

از عبید اللہ عفی عنہ۔ بعد سلام مسنون آنکہ ہلال احمر کا روپیہ میں اسوقت نہیں بھیج سکتا۔ آپ مہربانی فرماکر اگر یہ روپیہ کہیں سے لیکر ادا کردیں تو میں آپ کو روپیہ پہونچا دوں گا۔ والسلام ۲- ذیقعدہ - ۳- اکتوبر - فتحپوری شنبہ کرے۔

دوسری بحث اعتقادات کے متعلق ہے۔ اس کی بابت ناظم صاحب نے اپنے اعلان میں اپنا مولانا حبیب الرحمان صاحب کے نام کا خط نقل کیا ہے۔ اور اوس میں صرف یہ جملہ دکھایا ہے کہ عقائد کے جس مسئلہ میں میرا اور جلسہ انتظامیہ کے بعض محترم اراکین کا نزاع رہا ہے۔ بحمد اللہ تمام اوس کا تصفیہ ہوگیا اور میں اپنی فروگذاشت سے واقف ہوکر اس غلطی سے رجوع کرچکا ہوں کاش واقعات یوں ہی ہوتے۔ یہ نزاع اب کا صرف بعض اراکین سے ہی ہوتا اور آپ نے اپنی فروگذاشت پر متنبہ ہوکر رجوع کرلیا ہوتا لیکن واقعات یہہ نہیں ہیں۔

مسئلہ متنازعہ میں آپکا اعتقاد تمام امت مرحومہ اور امت کے تمام فرقوں سے خلاف تھا بعض اراکین اور حضرت امیر الجمعیۃ سے بارہا آپکی مشافہۃً گفتگو ہوئی۔ مضمون یہ مسئلہ زیر بحث رہا۔ وہ لوگ اس مسئلہ کو امت مرحومہ کا اجماعی مسئلہ ثابت کرتے تھے اور آپ اپنی رائے سے ایک خیال [illegible] خلاف اجماع امت تھا مصر تھے کیا یہ نہیں ہوا کہ آپ نے اراکین سے گستاخی کی اور توبہ اور رجوع اور اعلان کا بہت زور سے تنبیہ کیا اور دوسرے وقت کہدیا کہ خیال تو دہی ہے صرف رفع نزاع اور مصالح کی اقتضا سے رجوع کرتا ہوں کبھی کہدیا کہ مجھ سے جو چاہو لکھوالو یہی حجۃ اور انبیاء کا یہ موقع نہ پڑا تاوقتیکہ میرا اطمینان نہ ہوگا۔ کبھی آپ نے کسی خاص محترم رکن سے یہ بھی کہا کہ مجھ سے غلطی ہوئی جو میں نے اپنے مدعا کو حجۃ اللہ البالغہ کی عبارت سے ثابت کیا۔ کبھی یوں بھی فرمایا کہ اب دلیل تلاش کرونگا۔ الحاصل اپنے اس مسئلہ کے متعلق جو گفتگو کی اور کبھی اصرار اور کبھی رجوع برنائے مصلحۃ کا صاف لفظوں میں اظہار کیا یہ ہیں [illegible] اس اعتقادی مسئلہ کے متعلق گفتگو اور بحث اور رجوع کی۔ ناظم صاحب نے اپنے اعلان مشتہرہ المشیر میں جو خط شائع کیا ہے اوس پر روانگی کی تاریخ ۱۴ مارچ ۱۹۱۷ء اور ۱۶- ربیع الثانی ۱۳۳۵ھ درج ہے۔ اس خط میں ظاہر کیا گیا ہے کہ اس سے پہلے ناظم صاحب اعتقادی مسئلہ کی فروگذاشت پر مطلع ہوکر رجوع کرچکے ہیں۔ یہ سراسر غلط اور محض غلط ہے۔ تفصیل اوس کی یہ ہے کہ ۱۲- ربیع الثانی ۱۳۳۵ھ کا لکھا ہوا خط ناظم صاحب کا ۱۴- ربیع الثانی (۱۱-مارچ ۱۹۱۷ء) کو بروز چہارشنبہ مولانا حبیب الرحمان صاحب امیر الجمعیۃ مددگار مہتمم مدرسہ دار العلوم دیوبند پہونچا اور تقدیر سے خط سے پہلے خود ناظم صاحب دیوبند پہونچ گئے۔ اس خط کی نقل بجنسہ درج ذیل ہے۔

از عبید اللہ عفی عنہ۔ بعد عرض سلام مسنون آنکہ کل سفر کا القاسم دیکھا مجھے ضرورت ہے کہ بعض استفسارات کا جواب حاصل کرنے سے پہلے کوئی کارروائی نہ کروں۔ اس لئے جلدی حاضر ہونے کا ارادہ ہے۔ ۱۲- ربیع الثانی۔

اوسی روز یعنی چہارشنبہ کو واپس تشریف لے گئے۔ پھر دسویں ربیع الثانی ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۴-مارچ ۱۹۱۷ء روز جمعہ ناظم صاحب دیوبند تشریف لائے اور اس فتوے کی وہ تمام عبارت ملاحظہ فرمائیں جو مفتی نے اون کے عقیدہ کے رد میں استدلالاً نقل کی تھی اور ۱۶- ربیع الثانی ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۴ مارچ ۱۹۱۷ء بروز شنبہ بوقت صبح کتب خانہ دار العلوم میں بیٹھکر مولانا حبیب الرحمن صاحب امیر الجمعیۃ سے یہ گفتگو کی تھی۔ میں سوچتا ہوں کہ کیا بات اختیار کروں۔ چار صورتوں میں سے کونسی صورت میرے لئے مناسب ہے۔ (۱) آیا اس مسئلہ میں سکوت کروں لیکن سکوت کب تک قایم رہ سکتا ہے۔ (۲) یا عوام لوگوں میں اسکو نہ پھیلاؤں۔ خواص کے سامنے ذکر ہوتا ہو۔ (۳) جو عبارتیں میرے خلاف نقل کی گئی ہیں اون کے مقابلہ میں دوسری عبارتیں [illegible] وہ دونوں [illegible] کے معنی ایسے بیان کئے جاویں جس سے مدعا منفی ثابت نہ ہو۔ (۴) مسئلہ کو تسلیم کرلوں۔ مگر تسلیم کے لئے [illegible] ضروری ہے اور وہ حاصل نہیں ہے۔ اب ناظرین انصاف سے فرماویں کہ تاریخ خط ناظم صاحب کا المشیر ۴-اپریل ۱۹۱۷ء میں شائع ہوا ہے۔ اوس کا مضمون کیونکر صحیح ہوسکتا ہے۔ اوس خط میں ۱۶- ربیع الثانی کو آپ دہلی میں بیٹھے ہوئے یہ ظاہر کراتے ہیں کہ عقیدہ کے متعلق فیصلہ ہوچکا۔ میں رجوع کرچکا ہوں۔ اور ۱۶- ربیع الثانی کی صبح کو آپ دیوبند میں تشریف رکھتے ہیں اور ابھی تک فیصلہ نہیں ہوا ہے اور جو خط پہلے آچکا ہے وہ ۱۲ ربیع الثانی کا لکھا ہوا ہے اور جو مضمون المشیر میں درج ہے وہ اوس میں نہیں ہے خط محفوظ ہے۔ ناظرین اس غلط بیانی سے ناظم صاحب کی جرأت کا اندازہ کرسکتے ہیں۔

ناظم صاحب نے ۱۶- ربیع الثانی کی شام کو دیوبند میں بعد عشاء مسجد دار العلوم میں طلبہ کے سامنے رجوع کا اظہار کیا۔ اگر آپ بجائے مضمون خط کے اس واقعہ کو لکھتے تو اصلیت سے آشنا ضرور ہوتا مگر افسوس ہے کہ آپ نے اسپر بھی پردہ ڈالنا چاہا۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ ناظم صاحب وہ اون کے ناداں دوست اعلان اور جہر سے کہتے تھے کہ اس مسئلہ میں جناب مولانا مدظلہم ہم خیال ہیں۔ مولانا مولوی غلام رسول صاحب مدرس دار العلوم نے ۱۵- ربیع الثانی مطابق ۱۳ مارچ ۱۹۱۷ء بروز جمعہ بعد نماز جمعہ مانپور جہاں اکثر مدرسین اور حضرت امیر الجمعیۃ موجود تھے حضرت مولانا مدظلہم سے اس مسئلہ کو دریافت کیا

مولانا نے مجمع میں فرمایا کہ غلط ہے مولوی غلام رسول صاحب نے عرض کیا کہ وہ لوگ (ناظم صاحب اور اون کے ہواخواہ) یہ کہتے ہیں کہ مولانا ہمارے ہم خیال ہیں حضرت مولانا مظلہم نے فرمایا کہ بالکل غلط ہے جو شخص اس مسئلہ کا قائل ہو باطل پر ہے مولانا مولوی حسین احمد صاحب مہاجر مدنی مدرس حرم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ابھی مدینہ طیبہ سے تشریف لائے تھے اور مولانا مدظلہم سے اون ملاقات بمقام خانہ پُر نور ہوئی تھی۔ یہ مسئلہ اور افترا سنا تو سخت پریشان ہوئے۔ حضرت مولانا مدظلہم نے ۱۸ - ربیع الثانی ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۴ - مارچ ۱۹۱۴ء بروز شنبہ بمقام دیوبند۔ اون سے فرمایا کہ مجمع عام طلبہ میں میری طرف سے اعلان کر دو کہ یہ مسئلہ غلط ہے اور میری طرف اس عقیدہ کا منسوب کرنا افترا محض ہے۔ جب ناظم صاحب کو اس کا علم ہوا تو خود بھی مجمع طلبہ میں اظہار حق کے لئے مجبور ہوئے۔

بعد نماز عصر مجمع عام طلبہ میں جنہیں کل یا اکثر مدرسین و مہتمم صاحب و مولوی حبیب الرحمن صاحب مددگار مہتمم دارالعلوم موجود تھے ناظم صاحب نے منبر مسجد کے پاس کھڑے ہو کر تقریر کی جس کا خلاصہ یہ تھا۔

میرا اور میرے بعض دوستوں کا ایک آیت کی تفسیر میں جو اختلاف تھا اگر اوس میں محمل حسن ظن کر لیا جاتا تو گنجائش تھی لیکن حسن ظن نہیں کیا گیا اس میں رجوع کرتا ہوں۔ آپ نے اس تقریر میں مسئلہ کو غلط ہرگز نہیں کہا اوس کی حقیقت بیان نہیں کی خلاف کی اہمیت کی، وضاحت نہیں کی۔ عام مجمع ہرگز اس سے زیادہ کچھ نہ سمجھ سکا کہ کسی آیت کی تفسیر میں ایسا اختلاف ہوگا جیسا ائمہ مفسرین یا مجتہدین میں ہوتا ہے۔ کیا واقعی ناظم صاحب کا اختلاف کسی آیت کی تفسیر میں تھا کیا کبھی ناظم صاحب نے متعدد مناظروں میں کوئی آیت قرآن شریف کی استدلال میں پیش کی تھی یا ایک جھوٹی یا اعتقادی مسئلہ میں۔

غرض ناظم صاحب کی اس حقیقت پوش تقریر سے مجمع بجز اسکے کچھ اور ہرگز نہ سمجھ سکا کہ ایک معمولی نزاع ہے جو لفظی نزاع سے زیادہ وقعت و اہمیت نہیں رکھتا۔ اس تاریکی کو مولوی شبیر احمد صاحب نے دفع کیا آپ کھڑے ہوئے اور مسئلہ کی حقیقت اور اختلاف کی حالت کو بیان کیا اور ثابت کیا کہ یہ مہتم بالشان اصولی مسئلہ ہے۔ نصوص قرآن اجماع امت احادیث رسول ایک طرف ہیں اور مولوی عبید اللہ صاحب ایک طرف اس تقریر کے بعد ناظم صاحب مجبور ہو کر پھر کھڑے ہوئے اور اپنے پہلے انداز میں کچھ کہنا شروع کیا تو جناب مہتمم صاحب دارالعلوم نے باواز بلند فرمایا کہ مولوی عبید اللہ صاحب ایسی گول مول تقریر سے کیا نفع پھر مولوی شبیر احمد صاحب اوس کی وضاحت کر چکے۔ اگر آپ کو اطمینان ہو گیا ہے تو جو کچھ کہئے صاف کہئے۔ اس پر آپ نے تفصیل کو خلاف مصلحت سمجھ کر فرمایا کہ جو مولوی شبیر احمد صاحب نے بیان فرمایا۔ اس سے رجوع کرتا ہوں بعدہ مولوی غلام رسول صاحب نے اور آن کے بعد مولوی حسین احمد صاحب نے مسئلہ کی تغلیط کی اور فرمایا کہ جو لوگ اس مسئلہ کی حضرت مولانا مدظلہم کی طرف نسبت کرتے ہیں کذاب اور مفتری ہیں۔ حضرت مولانا نے ہم سے خود ارشاد فرمایا ہے کہ ہم مجمع عام میں مسئلہ کی تغلیط اور اس افترا کی تردید کر دیں۔ ان سب کے بعد جناب مولانا مولوی حبیب الرحمن صاحب مددگار مہتمم کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ گو ہمیں مولوی عبید اللہ صاحب کی توبہ کی حالت معلوم ہے آج صبح ہی اپنے خیالات کا (جو اوپر نقل ہو چکے) اظہار کیا ہے۔ مگر جب وہ توبہ کرتے ہیں تو ہم کو اون سے اس مسئلہ میں مناقشہ کا کوئی حق نہیں ہے تو بہ جس درجہ کی ہے اوس کا معاملہ حق تعالی سے ہے۔ ہمارا نزاع اس مسئلہ میں اون سے منقطع ہو گیا۔ لیکن جس بات کا اعلان مجمع عام طلبہ میں ضروری ہے وہ یہ ہے کہ مولوی صاحب کے اور بھی بہت سے اعتقادات و خیالات اہل سنت کے مخالف ہیں ان باتوں کے علاوہ آن میں حریت مذموم اور آزادی رچی ہوئی ہے اون کی تعلیم و تربیت طلبا کو سخت مضر ہے دین کے اثر کو زائل کر دینے والی دنیا میں خوار بنا دینے والی ہے اگر کسی کو میرے اس قول میں تردد ہو تو بیان کرنے میں انشاء اللہ ثابت کر دوں گا۔

میں بہ تقاضائے دینی خیر خواہی اور بحیثیت اپنے منصب کے دارالعلوم دیوبند کے طلبا کو ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ کہ وہ نظارۃ المعارف میں مولوی صاحب کے زیر تعلیم و تربیت رہیں جو طلبا اس اعلان کے بعد داخل ہوں گے اون کا تعلق دارالعلوم دیوبند سے منقطع سمجھا جائے گا۔ ہاں جب مولوی صاحب کے اعتقادات اور طرز عمل کی طرف سے اطمینان ہو جاوے گا۔ تب اجازت دیجائے گی۔

۱۸ - ربیع الثانی ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۶ مارچ ۱۹۱۴ء کی صبح کو پھر جب آپ رخصت ہونے آئے تو پھر آخری مضمون عرض کر دیا تھا۔ کہ آپ یہاں کے طلبہ کو نہ لیں میدان وسیع ہے طلبہ بہت کچھ مل سکتے ہیں آپکو خود اسکی طرف توجہ نہیں کرنی چاہئے کیونکہ آپ جمعیۃ الانصار کے قواعد و ضوابط و مقاصد میں جمعیۃ کا اہم اور اعظم مقصد دارالعلوم کے اثر کے توسیع اور اُس کا بحال خود قایم رکھنا لکھ چکے ہیں۔ جب ہم عیاناً دارالعلوم کے قدیمی اثر کو آپ کی بدولت زائل ہوتا ہوا دیکھتے ہیں تو کیونکر گوارا کر سکتے ہیں۔

یہ ہے وہ توبہ اور رجوع جسکی جھلک المشیر ۴ - اپریل ۱۹۱۴ء میں اعلان کے ایک جملہ میں دکھائی گئی ہے۔ لیکن اس توبہ کے بعد کیا ہوا اس ناظرین کو ناظم صاحب کی گفتگو جو اس توبہ کے بعد بقول اون کے ایک محترم رکین کے ساتھ ہوئی تھی سُناتا ہوں۔ ناظم صاحب نے فرمایا کہ اب اس مسئلہ کو کسی نااہل کے سامنے بیان نکروں گا۔ ہاں کوئی اہل اور فہیم ہوگا تو بیان کروں گا توبہ سے قبل ۱۶ ربیع الثانی کی گفتگو جو اوپر بیان ہو چکی ہے اور یہ توبہ کے بعد کی گفتگو کو ملا کر ناظرین خود فیصلہ کریں اور سمجھ لیں کہ توبہ قایم ہے یا ٹوٹ گئی۔ ایسی توبہ سے الٰہی توبہ۔ رہا الجامعۃ القاسمیہ (اہل شوری دارالعلوم) کے سامنے مرافعہ کا موقع دیا جانا سو اوسکو منع کس نے کیا ہے چشم ما روشن دل ما شاد زبانی بھی کہدیا گیا اور اب پھر اوس کا اعادہ کیا جاتا ہے کہ بہت خوشی کے ساتھ مرافعہ کر سکتے ہیں اپنے مطالبات کی صفائی اور اعتقادات اور طرز عمل کے دلائل بیان کر سکتے ہیں اور اوس وقت اراکین انتظامیہ کو بھی موقع پورے طور پر اظہار واقعات اور اثبات و ابطال کا ملیگا یہ وہ بات ہے جس کی خواہش بعض محترم اراکین انتظامیہ نے ناظم صاحب سے کی تھی اور ناظم صاحب رضامند نہ ہوئے تھے بہر حال اب سہی ہم بہت خوش ہوں گے کہ تمام الزامات جناب اعتقادی و عملی سے آپ پاک صاف ہو جاویں اور ہم آپ کو اوسی اقتدار سے دیکھیں جیسے قبل انکشاف حالات دیکھتے تھے ناظم صاحب اگر ان باتوں کی صفائی اور اون طرز سے کرتے جیسے زبانی فرما گئے تھے اور دارالعلوم کی توہین کی مہمت کرتے گئے تھے اور اعتقادات کے متعلق اپنے جہل اور غلط فہمی میں مبتلا کر دولی تحریر طبع نہ کیئے تو ہم کو ان واقعات کے اظہار میں ابھی اور تاخیر کی گنجایش تھی اور اب بھی ہم نے وہی امور پیش کئے ہیں جنکا لکھنا اس تحریر میں ضروری تھا اور بہت باتوں کو اب بھی نظر انداز کر دیا ہے ہم منتظر تھے کہ آپ ہماری آخری درخواست قبول کرتے ہیں یا نہیں۔ لیکن افسوس آپ نے خود اسکو چھیڑا اور حقیقت چھپا کر بُری طرح چھیڑا۔

ہماری درخواست کہ ناظم صاحب جو کام کرنا چاہیں اوسکو ان شوائب و کدورات سے پاک کریں اور شریعت غرا کی تعریف لیا ہا و نہاد معاسواہا کو پیش نظر رکھیں۔ ائمہ سلف بزرگان دین خصوصاً امت۔ علمائے ربانیین کی محبت و ادب کو مشعل راہ اور بزرگان دیوبند قدس اللہ اسرارہم کے طریق عمل اور اصول کو اساس عمل بناویں فقط واللہ علی ما نقول والله الہادی والموفق

والیہ المرجع و ھو المستعان۔

خاکسار

سراج احمد عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

۱۶ - جمادی الثانی ۱۳۳۲ھ

چہار شنبہ

دہلی کا مقدمہ بغاوت

(۷)

وجیت پرشاد کا اظہار

میں سینٹ سٹیفن کالج دہلی میں کلارک ہوں۔ مسٹر براڈوے نے پہو کی رسید دکھائی جسے دیکھکر گواہ نے کہا کہ یہ رسید میں نے نہیں بلکہ سلطان چند کو دی تھی۔ سلطان چند اسوقت زسٹ ایر میں پڑھتا تھا۔ میں سلطان چند کو نہیں پہچانتا۔

مسٹر ٹو کی گواہی

میں دہلی کا پوسٹ ماسٹر ہوں مجھے ۱۶ - فروری ۱۹۱۴ء کو چیف کمشنر کے ہاں سے حکم ملا کہ ماسٹر امیر چند اور پریم داس (امپیریل بک ڈپو پریس دریبہ کلاں دہلی) اور وہ بہاری بی اے ... سروپ کے خطوط اور وہ تمام چٹھیاں جو امیر چند کی معرفت آئیں روک دی جائیں۔ یہ کارروائی ڈاکخانہ کے قواعد دفعہ ۲۶ کے رو سے کی گئی ہیں منولال کی چٹھیاں بھی روک لیں جو امیر چند کی معرفت موصول ہوئیں۔ میں نے یہ چٹھیاں مسٹر پٹری کے حوالے کر دیں۔ میں ان لوگوں کے نام کے ولایتی اخبار بھی روکتا رہا۔ اس کے بعد ماسٹر امیر چند ملزم نے پوچھا کہ کیا میں وہ چٹھیاں دیکھ سکتا ہوں جو میری معرفت منولال کے نام آئی تھیں۔ مجسٹریٹ نے کہا کہ وہ ابھی مسل میں شامل نہیں کی گئیں اس کے بعد مسٹر گلیا ڈی پیس انسپکٹر نے بیان کیا کہ میں ڈاکخانہ سے چٹھیاں لانے کے کام پر متعین تھا اور وہاں سے لیکر مسٹر پٹری کو دیدیا کرتا تھا۔ میں قریباً ایک ہفتہ ڈاکخانہ جاتا رہا۔

مسٹر ایچ فریزر نے بیان کیا کہ میں اسٹیشن سپرنٹنڈنٹ دہلی ہوں۔ مسٹر براڈوے نے ایک کتاب دکھائی جسے دیکھکر گواہ نے کہا کہ میں نے یہ کتاب مسٹر پٹری کو دی تھی۔

حکم چند کی گواہی

میں جے پور کا باشندہ ہوں اور وہاں کے محکمہ پبلک ورکس میں رام نواس گارڈن کا انچارج تھا۔ چھوٹے لال جو اس مقدمہ میں گرفتار ہے میرا لڑکا ہے وہ سینٹ کالج میں پڑھتا تھا۔ پچھلے سال اس نے ماہ مارچ میں ایف اے کا امتحان دیا تھا۔ مگر وہ سنسکرت میں فیل ہو گیا تھا۔ اس کے بعد ستمبر تک گھر رہا۔ پھر وہ جین بورڈنگ میں داخل ہو گیا۔ اس نے مجھ سے کوئی روپیہ نہیں لیا۔ وہ میرے خلاف مرضی بورڈنگ میں داخل ہوا تھا۔ میں نے اس سے کہا تھا کہ اچھا تو بورڈنگ میں داخل ہو جا گذر رہی گھر کا کر کھایا کرنا۔ اس نے جواب دیا کہ میں ان تین سال تک رہوں گا اور گھر روٹی کھانے نہیں

میں پنجاب کے محکمۂ تفتیش جرائم کا سب انسپکٹر ہوں مجھے ۲۶ فروری کو ایک پارسل ملا تھا جب میں دہلی سے دوسری صبح کو لاہور پہونچا اور مسٹر کیمیائی کے حوالہ کر دیا اور پھر اوسی روز لاہور سے روانہ ہو کر دوسری صبح کو دہلی پہونچا اور پارسل مسٹر پلڈری کے حوالہ کر دیا۔

مسٹر چارلس اسٹیڈ کا اظہار

میرا نام چارلس اسٹیڈ ہے میں ڈائرکٹر جنرل پولس کا فرسٹ اسسٹنٹ ہوں اس کے بعد گواہ نے دینا ناتھ وغیرہ ملزمان کی گرفتاری کے انتظام کے متعلق ایک طول طویل بیان لکھایا اور ظاہر کیا کہ مختلف مقامات سے فلاں فلاں اشیاء برآمد ہوئی تھیں جن کی عدالت میں تصدیق کی گئی اور لاہور کی کوتوالی میں مجسٹریٹ کے سامنے دینا ناتھ نے جو بیان لکھوایا تھا اوس کا اعادہ کیا اس کے بعد عدالت برخاست ہوئی۔

۱۶-اپریل کی کارروائی

مسٹر سٹیڈ کے بیان پر لالہ رگھوناتھ سہائے کی جرح

لالہ رگھوناتھ سہائے وکیل نے پوچھا۔

(س) سٹیڈ بورڈنگ ہوس کے کہانے کی کتاب دیکھکر بتا ئیں کہ کیا ۱۱ و ۱۲ فروری کو بھی خوشی رام کے مہمان نے وہاں کہانا کہایا تہا۔

(ج) ان تاریخوں پر کتاب سے کھانا کھانا ثابت ہوتا ہے۔

(س) جب پہلے آپ نے یہ کتاب دیکھی تہی تو کیا ۱۱ و ۱۲ فروری کو مہمان کی خوراک اس میں درج تہی۔

(ج) ہاں۔

(س) ۲۴ فروری ۱۹۱۴ء کے بعد آخنک دینا ناتہ سرکاری گواہ کس کے چارج میں رہا۔

(ج) خانصاحب رحمت اللہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کے چارج میں ہے۔

(س) مسٹر براڈوے سرکاری وکیل نے سوال کیا کہ دینا ناتہ کو ابتک پولیس کی سپردگی میں کیوں رکہا ہے۔

(ج) دینا ناتہ کی خواہش پر اور کلکتہ وغیرہ میں جو سرکاری گواہوں پر قاتلانہ حملہ وغیرہ ہوئے ان امور کو مدنظر رکہکر ایسا کیا گیا۔

(س) مجسٹریٹ صاحب نے پھر سوال کیا کہ فہرست میں جن اصحاب کے نام لبرٹی کے پرچوں کی روانگی درج ہے کیا آپ نے اون سے دریافت کیا ہے کہ پرچے اون کے پاس پہنچے یا نہیں۔

(ج) ہم نے اون اصحاب سے دریافت کیا بعض نے کہا ہمارے پاس پرچے پہونچے اور بعض نے کہا کہ نہیں پہونچے اور پولیس کی تحقیقات ہنوز اس بارہ میں جاری ہے۔

لالہ بہیکم سنگہ کی شہادت

میں پنجاب یونیورسٹی کا بی۔ اے ہوں اور آجکل بی۔ ٹی کلاس سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور میں تعلیم پاتا ہوں۔ میں ریاست جموں کا ہوں۔ اور اس ریاست کے بورڈنگ ہاوس لاہور میں رہتا ہوں جس کا نام سٹیڈ بورڈنگ ہوس ہے کیونکہ ریاست نے اسے اپنے روپیہ سے بنایا ہے عموماً ریاست جموں وکشمیر کے طلباء اسی میں رہتے ہیں باہر کے طلباء نہیں رہتے۔ لالہ خوشی رام ملزم ہمارے بورڈنگ ہوس میں نہیں رہتا تہا بلکہ ہمارے بورڈنگ ہوس کے سامنے ایک اور مکان ہے جس میں وہ رہتا تہا گواہ نے ملزموں کی قطار میں خوشی رام کو شناخت کیا۔ میں ماہ فروری ۱۹۱۴ء میں سٹیڈ بورڈنگ ہوس کا سپرنٹنڈنٹ تھا۔ لالہ خوشی رام ہمارے باورچی خانہ کا حساب ایک کاپی میں رکہا کرتے تھے۔ ایک حساب کی کاپی گواہ کو دکہائی گئی۔ جس کا نمبر ۸۱۶ تہا۔ اور اوس نے کہا کہ ہاں اسی قسم کا حساب ہم رکہا کرتے تہے۔ اور کہانے پینے کی حاضری نوکروں کی لگاتے تہے ایک دوسرا ایک ماہ کی ایک کاپی ہوتی تہی۔ اور ایک دن کی مہمان کی خوراک۔ ہر ایک ممبر کی حاضری کے ساتھ جمع کی جاتی تہی۔ ایک وقت کی حاضری کا نشان ½ لگایا جاتا تہا اور صبح وشام کی حاضری کا ایک نشان۔ اور اسی طرح مہمانوں کی خوراک اس میں وقت کے حساب زیادہ کیجاتی تھی۔ چنانچہ گواہ نے کاپی سے اس امر کو واضح کیا اس کاپی کی حاضریوں سے ظاہر ہے کہ خوشی رام نے بورڈنگ ہوس میں کہانا کہایا۔ ماہ فروری میں انباش چندر بسواس کاپی رسوئی خانہ کی رکہتا تہا پولس ہمارے بورڈنگ میں اس حساب کی کاپی کی دریافت کیلئے غالباً ماہ فروری میں آئی تہی پولیس نے باورچی خانہ کا حساب دریافت کیا اور انباس چندر سے حساب کی کتاب لے لی۔ انباس چندر نے اس کاپی پر اپنے دستخط کردئے تھے۔ ماہ فروری میں سنتو ہمارے ہاں نوکر تہا۔ اب نہیں ہے وہ برتن مانجہا کرتا تہا اور کمروں میں ہمارا کہانا لایا کرتا تہا۔ لالہ خوشی رام کو بہی وہی کھانا لاکر دیتا تہا لالہ خوشی رام کے نام ۱۱ و ۱۲ کو ایک خوراک پر اور ۱۳ و ۱۴ کو دو دو۔ ۱۵ کو ایک ۱۶ و ۱۷ کو دو دو۔ ۱۸ کو ایک خوراک اُس کے نام پر ہے۔ اور ان کا ایک ہفتہ ۱۱ سے ۱۸۔ فروری ۱۹۱۴ء تک ایک مہمان رہا۔ اس گواہ پر کوئی جرح نہیں ہوئی۔

انباس چندر بسواس کا بیان

میں فورتھ ائیر کلاس فورمن کرسچن کالج کا طالبعلم ہوں۔ میرا والد کشمیر ریاست کے دفتر مال میں ۲۰ سال سے کلارک ہے۔ لاہور میں میں اور بہیکم سنگہ کشمیر ریاست کے بورڈنگ ہوس میں رہتے ہیں بہیکم سنگہ قایم مقام سپرنٹنڈنٹ ہے میں خوشی رام کو صرف نام اور شکل سے جانتا ہوں گواہ نے ملزموں کی قطار کے نزدیک جاکر خوشی رام کو پہچانا اور کہا کہ غالباً یہی خوشی رام ہے میں اس کو اچھی طرح نہیں پہچان سکتا۔ خوشی رام ہمارے بورڈنگ ہوس کے مقابل ایک مکان میں رہتا تہا خوراک ہمارے بورڈنگ ہوس سے کہاتا تہا ماہ فروری میں باورچی خانہ کا حساب میرے پاس رہا۔ دوسرے مہینوں میں دوسرے طلباء یہ حساب رکھتے تھے یہ حساب کی کتاب جو مجھے دکھلائی جا رہی ہے۔ میرے ہی ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے اور بابت ماہ فروری ہے۔ ہمارا مشیر مین روزانہ رپورٹ دیا کرتا تہا کہ کس کے مہمان نے روٹی کہائی ہے میں خود لالہ خوشی رام کے مہمان کی بابت نہیں جانتا کہ وہ کون تھا یا اس نے کس کا مہمان بنکر روٹی کھائی سنتو کمہار کا لڑکا ہمارے ہاں برتن کھانڈے مانجتا اور باورچی خانہ سے روٹی لایا کرتا تہا۔ خانصاحب رحمت اللہ خان انسپکٹر پولیس نے یہ حساب کی کاپی مجھ سے لی تہی اور کاپی میرے ہاتھ کی ہے۔ آٹھ و گیارہ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ کو خوشی رام کے مہمان نے روٹی ہمارے باورچی خانہ میں کھائی۔ کسی شخص نے میرے روبرو خوشی رام کے مہمان کی بابت کوئی ذکر نہیں کیا۔ سوائے سنتو ملازم کے حوالوں کے جو اس نے خان صاحب رحمت اللہ خان کے سوالوں کے جواب میں دئے کسی اور شخص نے بہی اس مہمان کا نام ہمارے سامنے نہیں لیا۔

مجسٹریٹ کے سوال کے جواب میں کہا کہ یکم فروری ۱۹۱۴ء تک اس لئے خوراک کی کاپی میں کوئی اندراج نہیں کہ ان چہہ دنوں میں نہ تو کوئی ممبر ہمارے باورچی خانہ کا غیر حاضر تہا اور نہ کوئی مہمان کسی ممبر کا آیا۔

سرگوبند پرشاد گواہ

میں ڈپٹی پوسٹ ماسٹر دہرہ دون ہوں میں نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم سے رجسٹری ۲۲ جنوری ۱۹۱۴ء بنام منولال رسید نمبر ۹۱۷ [illegible] کی اور پولیس کے حوالہ کی۔

جگدیش رام کا بیان

میں ناجہ سٹیٹ نمبر ۸ سٹیٹ ہائی اسکول میں سائنس ماسٹر ہوں۔ میں جب میڈیکل کالج لاہور میں ۱۹۱۰ء سے ۱۹۱۲ء تک پڑھتا تہا تو ناجہ ہوس میں رہتا تہا۔ میں نے جون ۱۹۱۲ء میں میڈیکل کالج لاہور چھوڑ دیا اور ریاست کے ہائی سکول میں ملازمت اختیار کی۔ میں رگھبر شرما کو جانتا ہوں وہ میرے بھائی کا رشتہ دار ہے۔ رگھبر شرما کی بہن میرے بڑے بہائی سے بیاہی ہے۔ تقریباً ۲ سال ہوئے جب ہم ناجہ ہوس میں رہتے تھے رگھبر شرما وہاں دو آدمیوں کو لایا تہا کہ ان دو مہمانوں کے لئے میں اپنے گھر میں قیام کا انتظام نہیں کرسکتا آپ انہیں دو دن کے لئے یہاں ٹھہرنے دیں۔ میں نے یہ بات منظور کرلی۔ اور رگھبر شرما کے دونوں مہمان دو دن تک ہمارے ناجہ ہوس میں ٹھہرے رہے۔ ان میں سے ایک تو منی رام تہا جس کا نام مجھے اب معلوم ہوا ہے۔ منی رام کو عدالت میں بلایا گیا تو کہا کہ ایک یہ مہمان تہا اوس وقت میں نے منی رام سے اوس کا نام تک بھی دریافت نہیں کیا۔ دوسرا مہمان وہ تہا جس کا فوٹو مجھے دکھلایا جا رہا ہے۔ اور فوٹو سے میں اب جانتا ہوں کہ یہی مہمان رگھبر شرما کا تہا اور پولیس کے روبرو بھی میں نے یہی شہادت دی تہی۔ یہ فوٹو پہلے مجھے ضلع کی کچہری کیاتھ والے دفتر پولیس میں دکھایا تہا دوسرے سردار سکھا سنگہ صاحب سی۔ آئی۔ ڈی۔ افسر نے دکھایا تہا کسی نے جرح نہیں کی۔

منی رام کی گواہی

میں فوٹو گرافر ہوں اور ملتان میں کام کرتا ہوں۔ مجھے ملتان میں ایک شخص مسمی رگھبر شرما ملا تہا۔ (اسکو گواہ نے قطار ملزمان کے پاس دیکر شناخت کیا) تقریباً دو سال سے زیادہ ہوئے جب وہ ایک سادہو کو میرے پاس لایا تہا۔ مالک مکان برہمانند کی اجازت سے سادہو ہرداس نے میری دکان کے پہلو پر رگھبر شرما کو ٹھہرایا تہا۔ دس پندرہ دن بعد مجھ سے رگھبر شرما کی واقفیت ہو گئی اور پھر رگھبر شرما کی زبانی معلوم ہوا کہ وہ ہرداس کے واسطے سنسکرت کی کتابوں کا ترجمہ کر رہے ہیں۔ چنانچہ میں نے بہت سی کتابیں بھی رگھبر شرما کے پاس دیکھی تھیں تین ماہ ملتان میں ٹھہرکر رگھبر شرما واپس چلا گیا۔ اس عرصہ میں وہ کبھی مجھ سے فوٹو گرافی کی بابت پوچھا کرتا تہا اور چلتے وقت مجھ سے کہا تہا کہ اگر شہر میں یہاں آؤں تو کیا مجھے فوٹو گرافی سکہا دوگے۔ میں نے کہا ہاں میں سکہا دوں گا۔ آپ سنسکرت کے عالم ہیں۔ مجھے سنسکرت سکہلانا۔ رگھبر شرما نے لاہور پہونچکر مجھے اپنی خیر و عافیت کا خط ہندی میں لکہا تہا۔ پھر کا میں نے ہندی میں جواب دیا۔ کیونکہ میں صرف ہندی جانتا ہوں رگھبر شرما کا لاہور کا پتہ اوشدھالیہ لاہور رتہا۔ میں سال میں تین چار مرتبہ لاہور فوٹو گرافی کا سامان لالہ شنکرداس فوٹو گرافر یا کیشورام سے خریدنے آیا کرتا تہا اور کبھی ہردوار جاتے وقت بھی لاہور ٹھہرا کرتا تہا۔ دو سال ہوئے میں گرمی کے موسم میں ماہ بیساکھ یا جیٹھ میں ہردوار جاتے وقت لاہور ٹھہرا تہا۔ چٹھی کا پتہ مجھے رگھبر شرما نے مہیش اوشدھالیہ کا بتایا تہا اور کہا تہا کہ میں رائے مولراج ایم۔ اے کے پاس کام کرتا ہوں۔ چنانچہ میں جہانتک یاد پڑتا ہے اس موقع پر رگھبر شرما سے مہیش اوشدھالیہ میں ملا تہا۔ وہ مجھے اوس دن ناجہ ہوس میں لے گئے اور اپنے رشتہ دار جگدیش رام سے میری ملاقات کرائی۔ رگھبر شرما نے اندر جاکر دو شخصوں سے انگریزی میں پاس کے کمرے میں بات چیت کی وہ پنجابی معلوم ہوتے تھے۔ مجھے معلوم نہیں وہ

مدینۃ النسوان

اسلام کے احسانات عورتوں پر
(۵)

اوپر بیان کیا گیا ہے کہ عرب و عجم میں لڑکیوں کے مار ڈالنے کا عام دستور تھا یہ تو ایک خاص صورت تھی۔ لیکن تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام سے پہلے عموماً قتل اولاد بھی قدیم زمانہ سے ہوتا چلا آیا ہے افلاطون اور ارسطو جیسے نامی حکیم و فلاسفر قتل اولاد کے حامی تھے۔ ارسطو کا قول ہے کہ لنگڑے لولے لڑکوں کا پرورش پانا قانوناً روکنا چاہئے۔ اور جب کثرت اولاد آدم کو کم کرنا منظور ہو تو بچہ میں جان پڑنے سے پہلے اسقاط حمل کرنا چاہئے یونان میں عام دستور تھا کہ جب کسی کے ہاں بچہ پیدا ہوتا تھا تو وہ اوسکو غور سے دیکھتا تھا اگر وہ صحیح و تندرست ہے اور اوس کے تمام اعضا صحیح الخلقت ہیں تو پرورش کا انتظام کرتے تھے ورنہ پہاڑ میں پھینک دیتے تھے۔ اہل روما میں بھی ایسا ہی قاعدہ تھا جس کی کچھ کیفیت ہم ابتدا میں لکھ چکے ہیں روما میں بچہ کی پرورش باپ کی رائے پر موقوف تھی اگر باپ بچہ کی پرورش منظور کرتا تھا تو پرورش کی جاتی تھی ورنہ مار دیا جاتا تھا۔ قوم اورفس میں بھی یہی قانون تھا کہ بچہ کی پرورش باپ کی رائے سے وابستہ تھی۔ اگر باپ کی رائے میں بچہ ناقص یا ضعیف ہوتا تو اوسکو جنگلی جانوروں کی خوراک بنا دیا جاتا تھا۔ علاوہ دوسری قوموں کے چین اور ہندوستان میں قتل اولاد کا عام رواج تھا اور چین میں تو اب بھی کسی قدر اس کا بقیہ موجود ہے قرآن مجید نے اس رسم قبیح کو بیخ و بن سے اوکھاڑ کر پھینک دیا چنانچہ خداوند تعالےٰ فرماتا ہے وَلا تقتلوا اولادکم خشیۃ املاق نحن نرزقھم وایاکم ان قتلھم کان خطاء کبیرا (رکوع ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل) اور افلاس کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ انہیں اور تمہیں ہم رزق دیتے ہیں اون کا قتل کرنا بڑا گناہ ہے۔

مذکورہ بالا مصائب کے علاوہ اولاد کی جان پر ایک یہ آفت بھی تھی کہ بے رحم ماں باپ اونکو بتوں کی نذر چڑھاتے اور قربان کرتے تھے انگلستان و ہندوستان کے علاوہ جہاں انسانی قربانی کا عام دستور تھا۔ عرب میں بھی اس کا اثر پایا جاتا تھا چنانچہ [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ المنذر [illegible] بن [illegible] حیرہ کے بادشاہ نے غسان کے بادشاہ کی بیٹی کو عیسائی کے بت پر قربانی چڑھا دیا تھا۔ اسی [illegible] وقت کے [illegible] تھا کہ وہ اپنے دوستوں کے قتل کے کفارہ میں ہر سال منحوس ایام میں آدمیوں کی قربانی کیا کرتا تھا۔ اسی قسم کے بہت سے واقعات تاریخوں میں پائے جاتے ہیں۔ بعض قوموں میں یہ دستور تھا کہ اپنی اولاد کو صرف دینی کاموں کے لئے مخصوص کر دیا کرتے تھے چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ قالت امراۃ عمران رب انی نذرت لک ما فی بطنی محررا فتقبل منی (رکوع ۳ سورۂ آل عمران) (جب عمران کی عورت نے کہا کہ اے میرے رب جو کچھ میرے پیٹ میں ہے خالص آزاد میں نے تیری نذر کیا تو اوسے میری طرف سے قبول کر) لیکن عرب اس قسم کی نذر میں عموماً اولاد کا بالکل ہی کام تمام کر دیتے تھے چنانچہ ارشاد ہے وکذالک زین لکثیر من المشرکین قتل اولادھم شرکاؤھم لیردوھم ولیلبسوا علیھم دینھم (رکوع ۱۵ سورۂ انعام) اور اسی طرح اکثر مشرکین کی نظر میں ان کے شریکوں نے اون کی اولاد کا قتل کرنا عمدہ دکھلایا ہے تاکہ وہ انہیں ہلاک کریں اور اون کا دین اون پر مشتبہ کریں۔

رسالہ نقاد کی زندگی خطرہ میں

۱۵ مئی کی اشاعت میں شاہ دلگیر صاحب ایڈیٹر نقاد کی والدہ ماجدہ کی علالت کی خبر لکھی گئی تھی۔ افسوس ہے کہ ۱۹ مئی کو دلگیر صاحب کی والدہ کا انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دلگیر صاحب اپنے خط میں عام اطلاع کیلئے رقمطراز ہیں۔

آہ جس عزیز ترین وجود (والدہ ماجدہ مغفورہ) کی صحت یابی کے لئے آپنے مدینہ میں دعا مانگی تھی اور خریداران نقاد سے دعا کی استدعا کی تھی افسوس ہے کہ وہ مقبول نہوئی۔ کل ۱۹ مئی کو ظہر کی نماز کے وقت اُنہوں نے داعی اجل کو لبیک کہا اور خلد بریں کی راہ لی، یہ واقعہ میرے لئے اپنی نوعیت کے لحاظ سے کسی طرح لایق صبر نہیں، وہ نہیں مریں، میں مر گیا۔ اور میرے ساتھ ہی نقاد بھی۔ مہربانی ہوگی اگر آپ ان سطور کو پبلک کی اطلاع کے لئے مدینہ میں شائع فرما دیجئے کیونکہ میں دیگر اخبارات میں اطلاعات بھیجنے کے قطعی ناقابل ہوں اور اپنی گذشتہ خطاؤں کی معافی چاہتے ہوئے ہمیشہ کے لئے رخصت ہوتا ہوں۔

رنجور دلگیر۔ ۲۰ مئی ۱۹۱۴ء

ہم دعا کرتے ہیں کہ خداوند تعالےٰ رسالہ نقاد کو زندہ رکھے اور ایڈیٹر صاحب کی والدہ کے انتقال سے نقاد کی زندگی پر جو ناگوار اثر پڑا ہو وہ دور ہو جائے امید ہے کہ خریداران نقاد دعا کرینگے اور نقاد کی حیات باقی رکھنے کیلئے دلگیر صاحب کو مدد دینگے اردو میں عمدہ رسائل کی بہت ہی کمی ہے اور جس قدر موجود ہیں اونکا باقی رکھنا ضروری ہے۔

ایک اور روح فرسا صدمہ

ہمیں اپنے معزز دوست جناب مستفرد محزون ساکن گڑھی کشمیر کے ایک پرائیوٹ خط سے یہ معلوم ہو کر نہایت افسوس ہوا ہے کہ اون کی اہلیہ کا ۹ مئی ۱۹۱۴ء کو انتقال ہوگیا ہے مرحومہ نے تین لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں خدا پسماندگان کو صبر اور مرحومہ کو جنت نصیب فرمائے۔

مطائبات

کلام اکبر

بحث اس زندگی پر فاقوں کا نذکرنا ہے | یہ جینا کوئی جینا ہے کہ جس کے ساتھ مرنا ہے

حقیقت عشرت دنیا کی اگر معلوم ہو جاتی | طبیعت مثل عشرت میں بھی مغموم ہو جاتی
سلیقہ کا فری کا طرح اکبر نے نہیں پایا | وگرنہ دین میں اوس کی بھی اک دن دھوم ہو جاتی

پوچھا پروانہ سے کہ اے ناداں | آگ میں گر کے کیوں گنوتا ہے جاں
جل کے بولا کہ اے خرد دشمن | سن لے مجھ سے یہ معنیٔ روشن
شعلہ سے طالب وصال اچھا | یا اندھیرے میں پائمال اچھا

بہت دشوار ہے شائستۂ راہ طلب ہونا | نظارۂ حد میں رہنا شوق دل کا باادب ہونا
تڑپنے کا سلیقہ کیوں کیا تھا ثابت اس دل نے | تعجب کیا ہے اب بحر مصیبت منتخب ہونا

جیسا موسم ہے مطابق اوسکے میں دیوانہ ہوں | مارچ میں بلبل ہوں جولائی میں پروانہ ہوں

کہا بقراط سے دنیا میں کیوں آیا تو اے دانا | کہا اس نے کہ میں لایا گیا۔ مجھ کو پڑا آنا
کہا کیونکر بسر کی عمر۔ بولا ساتھ حیرت کے | کہا کیا جانا۔ بولا کچھ نہیں جانا یہی جانا

حسن فانی کے لئے میرا در دل وا نہیں | ناز کس بے بقا آنکھوں سے اب اٹھتا نہیں

خدا کی یاد میں جو مست ہیں بزرگ وہی اچھے | انہیں کمتر خیال عیش و جاہ و مال آتا ہے
پئے نفس کی خاطر گرد دنیا میں ستے گذرے | زمانے کے موافق وہ ہیں۔ جن کو حال آتا ہے

مقامی حالات

این حادثہ سخت است کہ گویند جوانمرد

نہایت حسرت و افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ ہمارے معزز عنایت فرما جناب حافظ خادم حسین صاحب رئیس اعظم و مختار عدالت بجنور کے اکلوتے صاحبزادہ منشی محمد عبد القیوم صاحب کا حافظ صاحب کی عدم موجودگی میں ۱۶ مئی ۱۹۱۴ء کو انتقال ہوگیا۔

بجنور میں یہ موت اپنی نوعیت کے لحاظ سے بہت کچھ موجب رنج و اندوہ ہوئی ہے مرحوم ۱۴ و ۱۵ مئی کی درمیانی رات کو بیمار ہوئے۔ ۱۵ کو دن بھر اور ۱۵-۱۶ مئی کی درمیانی رات کو نہایت بےچینی اور تکلیف رہی۔ ۱۶ مئی کی کرب و بےچینی اس قدر سخت تھی کہ دیکھی نہیں جا سکتی تھی۔ آخر ۳۶ گھنٹہ بخار کی سخت تکلیف کے بعد مرحوم نے ۱۶ مئی کو ½ ۱ بجے دن کے اپنی جان شیریں قابض الارواح کے سپرد فرما کر دنیا کے تعلق کو خیرباد کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم بڑی خوبیوں کے آدمی تھے۔ خلق، انکسار تواضع اور مروت کا سرچشمہ اور ملنساری کا معدن تھے۔ جس سے ملتے تھے خندہ پیشانی اور خلق سے ملتے تھے۔ ۳۶ گھنٹہ کی بیماری میں افسوس ہے کہ مرحوم نے ایک دفعہ بھی کسی سے دل کی بات نہ کی زبان بند اور ہوش و حواس مفقود تھے۔ ۲۳ سال کی عمر میں جناب حافظ خادم حسین صاحب کا یہ نونہال یا چشم و چراغ خاندان اپنے بوڑھے باپ اور عزیزوں کو مفارقت کا صدمہ دیکر کوچ کر گیا، حافظ خادم حسین صاحب کے لئے یہ ایک امتحان خداوندی تھا جسکی مصائب خدا ہی کو معلوم ہیں۔ چنانچہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون (سورۂ بقرہ پ ۲ ع ۳) اور کسی قدر خوف اور بھوک اور جانوں اور مالوں اور میووں کے نقصان سے ہم تم کو آزمائیں گے اور بشارت دے صابروں کو کہ جب اون پر مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم خدا کا مال ہیں اور اوسی کی طرف جانے والے ہیں۔

خدا کا شکر ہے کہ جناب حافظ صاحب نے اس امتحان خداوندی میں استقلال و صبر کو ہاتھ سے نہیں دیا اور جس استقلال و صبر کو کام فرمایا وہ اعجاز سے کم نہ تھا خداوند تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل بخشے۔

مجموعہ بابا مع نوشتہ قسمت

لیجئے جس کتاب کے آپ عرصہ سے منتظر تھے خدا کے فضل و کرم سے اب چھپکر تیار ہوگئی۔ یوں تو یہ کتاب پہلے بھی کئی بار چھپی مگر اس مرتبہ ... مضامین درج کئے گئے ہیں کہ پہلے بھی وہ مضمون درج کئے ہیں کہ جو کسی کے خواب و خیال میں بھی نہیں آسکتے۔ خداوند عالم کا میں لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں کہ اس کتاب کو پبلک نے نہایت ہی قدر کی نگاہ سے دیکھا۔ کتاب چھپنے نہیں پاتی کہ خریداری کے خطوط کا ڈھیر ہو جاتا ہے کیوں نہ پبلک اسکو قدر کی نگاہ سے دیکھے اس کتاب کا ہر مضمون اعلیٰ درجہ کا ہے کیونکہ نہایت ہی معتبر عربی۔ فارسی ہندی۔ ناگری۔ انگریزی وغیرہ کتابوں سے مضمون اخذ کئے گئے ہیں مضمون بھی وہ ہیں کہ کوئی انسان ایسا نہیں ہے جسکے مفید مطلب نہو۔ یہ کتاب دیگر کتابوں کی طرح ایک دفعہ دیکھکر الماری میں رکھنے کے قابل نہیں ہے میں یقینا کہتا ہوں کہ آپ اس کتاب کو ایک دم کیلئے بھی اپنے پاس سے علیحدہ نہیں کرسکتے بلکہ شب کو سوتے وقت بھی آپ اسکو زیر تکیہ رکھکر سوئے گا۔ اور صبح کو اٹھتے ہی اس کتاب کا مطالعہ کرنا شروع کر دیجئیگا اب اسکے مضامین کو آپ ملاحظہ فرمائے اول تعبیر نامہ جسکو جو خواب دیکھے صبح کو فوراً اس کتاب میں تعبیر دیکھ لیجئے۔ دوم اختلاج نامہ یعنی سر سے اور پیر تک جو اعضا پھڑکے اسکی نیکی اور بدی اس کتاب میں دیکھ لیجئے۔ سوم قیافہ شناسی یعنی ہر ایک شخص کی صورت دیکھکر اس کے اخلاق کا حال معلوم کرلینا۔ چوتھے فالنامہ حافظ شیرازی جس قسم کی فال دیکھنی ہو اس کتاب میں دیکھ لیجئے۔ پانچویں استخارہ برائے دریافت حال آئندہ۔ چھٹے فالنامہ حضرت خواجہ خضر علیہ السلام۔ ساتویں حمل والی عورت کے دریافت ہونے تولد فرزند میں منقول حضرت امام جعفر۔ آٹھویں دریافت روانگی سفر۔ نویں عمل ساعتہ قمر براہ۔ دسویں چیدہ اور دلپسند غزلیں۔ گیارہویں نوشتہ قسمت اس میں ۲۶۴ سوال ہیں اور چار ہزار چھیانوے جواب ہیں جو کہ نہایت ہی مستند اور صحیح ہیں۔ اگر آپ کے سوال کا جواب ایک بھی صحیح نہ نکلے تو آپ بلا تامل کتاب مذکور واپس کرکے اپنی پوری قیمت واپس منگا لیویں۔ یہ کتاب حضرت دانیال پر نازل ہوئی تھی جس کی اصلی کا پیان قسطنطنیہ مصر۔ مراکو۔ اٹالیہ۔ روس۔ لندن۔ جرمن چین وغیرہ کی مختلف زبانوں میں ابتک موجود ہیں۔ آپ صبح اٹھتے ہی یہ سوال دیکھئے گا کہ آج کا دن ہمارے واسطے کیسا ہے یعنی بھاگوان ہے یا نحس ہے کیا ہماری عمر بڑی ہے۔ ہماری قسمت میں کیا لکھا ہے کیا کبھی ہم دولتمند ہونگے۔ آیا ہم خوش قسمت ہیں یا بدقسمت اس سال ہمارے ساتھ کیا واقعہ ہونیوالا ہے۔ کیا ہم اپنی مراد پاویں گے۔ شادی شبہ لگن ہے یا نہیں مقدمہ ہم جیتیں گے یا نہیں سفر مبارک ہے یا نہیں۔ غرض جو سوال آپ دیکھئے گا۔ انشاءاللہ یہ کتاب آپ کو فوراً جواب دیگی۔ بارہویں لطائف و ظرائف۔ یہ لطیفے رونوں کو ہنسانے والے ہیں تیرہویں قصہ کمانبان چھبیلی بھٹیاری کا قصہ یہ قصہ قابل دید ہے۔ چودہویں ایک روپیہ سے لکھپتی ہونا اس قصہ کو دیکھکر آپ کو بھی ضرور شوق تجارت کا ہوگا۔ پندرہویں حضرت آدم سے حضرت رسول مقبولؐ تک انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے حالات۔ سولہویں نہایت ضروری سوال وجواب یعنی سب سے پہلے دنیا میں کونسا درخت پیدا ہوا اور زمین کا کونسا ٹکڑا پیدا ہوا۔ قیامت کے روز سب سے پہلے قبر سے کون اٹھیگا۔ حضرت آدمؑ کے بعد اول لکھنا کسنے سکھایا دوزخی لباس سب سے پہلے کس کو پہنایا جاویگا۔ قیامت کے روز حشر کے میدان میں سب سے پہلے کس حساب ہوگا۔ حضرت آدمؑ نے جنت میں داخل ہوکر اول کیا کھایا تھا۔ دنیا میں سب سے پہلے زلزلہ کب آیا۔ اذان سب سے پہلے کس نے دی۔ شراب و راگ باجہ سب سے پہلے کس نے ایجاد کیا۔ شیطان کے بعد سب سے پہلے کون دوزخ میں جاویگا۔ سب سے پہلے دنیا میں گندم کی کاشت کس نے کی سب سے اول دنیا میں کپڑا کس نے پہننا شروع کیا سب سے اول دنیا میں کس نے بنا۔ پیمانہ اور ناپ کس نے بنائے۔ دنیا میں سب سے پہلے سوت کاتنا کس نے شروع کیا حشر کے میدان میں خداوند کریم سب سے پہلے کس پر نظر ڈالیگا۔ غرض کہ اسی طرح سے سوال وجواب ہیں جو ہر ایک مسلمان کو ضرور ہی یاد کرنے چاہئے ہیں۔ سترہویں مجرب اور آزمودہ نسخے جیسے مقوی منہ دمسک وغیرہ نسخے درج ہیں جو ہر ایک جگہ بآسانی تیار ہوسکتے ہیں۔ اٹھارویں مسلمانی ہندوانی انگریزی کھانوں کی وہ وہ لذیذ ترکیبیں درج ہیں جو آجتک آپنے نہ کھائے ہونگے۔ انیسویں بیروزگار کو روزگار سے لگانیکی ترکیبیں ہیں۔ ایک شخص گھر بیٹھے ہزارہا روپیہ پیدا کرسکتا ہے مثلاً کلٹی مارکا غذ۔ جادو کا کاغذ۔ جادو کا قلم جادو کی روشنائی۔ آتشبازی بنانا۔ شعبدہ بازی دکھانا۔ وغیرہ وغیرہ درج ہے غرض کہ یہ کتاب ایسی مفید مطلب ہے کہ کیا ادنیٰ اور کیا اعلیٰ سب ہی تو اس کی خواہش کرتے ہیں جسکے مضامین کو آپنے ملاحظہ فرمایا کیا اب بھی کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ کتاب ہمارے مفید مطلب نہیں ہے کتاب مذکور آپکے مفید مطلب ہو تو ایک پوسٹ کارڈ لکھکر فوراً منگا لیجئے ورنہ پانچویں ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ اگرچہ ابکی دفعہ کتاب مذکور کی ضخامت بڑھ گئی ہے۔ لیکن میں نے قیمت وہی ایک روپیہ تین آنے مع محصول ڈاک رکھی ہے۔

خضاب زینت شباب

اگرچہ آجکل خضابوں کے اشتہارات آپ کی نظروں سے بکثرت گذرتے ہوں گے۔ اگر آپ کو خضاب لگانے کا شوق ہے تو آپ ہر ایک اشتہار کو پڑھکر ضرور تسلی کیا کرتے ہوں گے مگر جو بات آپ چاہتے ہونگے وہ آپ کو حاصل نہوتی ہوگی۔ میں بھی بہت عرصہ سے خضاب بنانیکی کوشش میں لگا ہوا تھا۔ اس عرصہ میں سیکڑوں روپیہ خرچ کرڈالے مگر خضاب ہی قبضہ میں نہیں آتا تھا لیکن میں خدا کے بھروسہ پر کوشش برابر کرتا رہا۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میری کوشش پوری ہوگئی۔ میں خدا کے فضل و کرم پر بھروسہ کرکے دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ ہم نے امیر الخضاب سب خضابوں سے اعلیٰ بنایا ہے۔ صرف ایک شیشی کا خضاب کس قدر کہ ہے جو بہت جلدی بالوں کو سیاہ کردیتا ہے اور جلد پر دھبہ وغیرہ نہیں لاتا۔ اگر آپ کو خضاب لگانیکا شوق ہے تو آپ صرف ایک شیشی منگا کر استعمال کریں اور قدرت خدا کا تماشہ دیکھیں۔ میں خدا کی ذات سے امید رکھتا ہوں کہ آپ میرے خضاب کو استعمال میں لاکر دوسرے خضاب کو کبھی پسند نہ کریں گے۔ انشاءاللہ ہمیشہ میرا ہی خضاب لگایا کریں گے جہاں آپنے سیکڑوں روپیہ دیگر اشتہاروں پر خرچ کرڈالے ہیں وہاں ایک روپیہ میرے خضاب پر بھی خرچ کرکے دیکھ لیجئے اگر میری تحریر کے مطابق ہو تو آپ مہربانی کرکے سارٹیفکٹ عنایت کریں اگر میری تحریر کے خلاف ہو تو بقیہ خضاب واپس کرکے اپنی پوری قیمت واپس منگا لیویں۔ میں بلا کسی عذر کے آپ کی قیمت واپس کردونگا۔ خضاب مذکور تین اونس کی شیشی میں ہے جو عرصہ تک کام دیتی ہے شیشی کے ہمراہ ایک برش بھی روانہ کیا جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر اے۔ ایم صدیق سوداگر۔ تاراچند دت اسٹریٹ ۹ کلکتہ

داد کی مجرب دوا۔ اگر آپ کو یا آپ کے کسی دوست احباب کو داد کی شکایت ہو تو ہمارے یہاں سے ایک ڈبیہ منگا کر استعمال میں لاویں۔ تین روز کے اندر جاتا رہے گا۔ قیمت فی ڈبیہ ۴/ر۔ ۱۹۱۴ء کی صدیقی جنتری ضرور ملاحظہ فرمائے۔

خطبہ

حضرت الامام الکبیر سیدی احمد الشریف السنوسی کا ترجمہ جو آپ نے اپنے اتباع و مریدین و جمیع مجاہدین کے روبرو دوام قتال و استمرار مقاومتہ ایطالیہ حتیٰ یحکم اللہ وھو خیر الحاکمین پر دیا تھا عامتہ المسلمین کے فائدہ کی غرض سے درج ذیل ہے

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ ہر ایک پر تم میں سے یہ بات مخفی نہ تھی کہ دولت علیہ عثمانیہ المظفرہ المنصور فی حرب الافریقیۃ الشمالیہ نے جب ایطالیہ بگوڑے منہزمہ مقہورہ مغلوبہ کے ساتھ صلح کی تو اس صلح میں صوبہ طرابلس و بنغازی کو خود مختاری دے دی تاکہ باشندگان ملک ہی ہر ایک طرح کا خود انتظام کریں۔ اور بعض لوگوں کو اس سے بدظنی پیدا ہو گئی اور اپنے تخیلات کے جولانگاہ کو بہت کچھ وسیع کر لیا۔ لیکن اگر ہم بامعان النظر دیکھیں تو اس نتیجہ پر پہونچیں گے ماضل صاحبکم وما غوا۔ دولت علیہ عثمانیہ الغالبہ و مظفرہ نے نہایت ہی مشکلات کے سبب ایطالیہ کے ساتھ صلح کر لی کیونکہ اس کو تحقیق طور معلوم ہو گیا تھا کہ حکومات بلقان عنقریب اس پر لوٹ پڑنے والی ہیں اور ان کا ارادہ ہے کہ مقام خلافت کو تباہ کر دیں گو دولت علیہ نے صلح کر لی ہے لیکن اس سے یہ لازم تو نہیں آتا کہ ہم بھی جو آپ خود مختار ہیں اپنے وطن عزیز اور عزو وقار نفس کی حفاظت نہ کریں اور اپنے دشمن دین کو فنا کرنے میں کسی قسم کی سہل انگاری سے کام لیں ہمارے ارادوں میں ثبات ہمارے اتفاق میں پختگی اور مدافعت وطن کی مساعی آخر دم تک جاری رہنے چاہئیں۔ شرعاً و عقلاً و عادۃً یہ کیسے جائز ہو سکتا ہے کہ اپنے وطن کی مدافعت نہ کریں اور اپنے شرف کی بقا اور حقوق کی حفاظت پر جان نہ دیں۔ تاریخ ہماری حقیقی زندگی اور ہماری مجد کا بقا اور ہمارے فخر کا دوام بقائے طرابلس کے ساتھ زیر لوائے اسلام ہے اور اسی طرح ہم یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ ہماری موت معنوی اور ہمارے شرف کی بربادی اور مجد کا زوال موقوف ہے اس مقدس ملک کے ہاتھ سے نکل جانے پر بلکہ ہم کو مستقبل اسلام کا بھی خوف لگا ہوا ہے کیونکہ دول یورپ کے مطامع دن بدن زیادہ ہوتے جاتے ہیں اور ان کی کوئی انتہا نہیں ان ایام میں ہم پر بعض باتیں اور بھی منکشف ہوئی ہیں۔ مستقبل میں ان کا نقاب ظاہر ہوگا اور اس میں کچھ شک نہیں کہ باریک پردہ کے پیچھے بہت سی سیاستیں چھپی ہیں جو مخفی رکھی گئی ہیں اور وہ عالیں سلمانوں اور خلافت اسلامیہ کے متعلق عنقریب ظاہر ہو جائیں گی۔ یہ جنگ مقدمہ ہے اور ان ہزاروں کا اور بعد ترتیب متیقن ہے۔ بنتوں کی جو آئندہ زیر عمل آنے والی ہیں لیکن انشاء اللہ اطالیہ خالی ہاتھ ... جائے گی اور جو کچھ اس نے بے حساب مال خرچ کیا اور لشکر عظیم برباد کیا وہ سب رائیگاں ہوگا۔ کیونکہ اس نے ہماری قوت کا اندازہ نہیں کیا ہے ہم وہ لوگ ہیں کہ جنگوں میں کبھی پیچھے ہٹنے سے واقف نہیں اور اس کی شہادت تاریخوں سے مل سکتی ہے اور ہم نسل ہیں ان اسلاف ابطال۔ بواسل (بہادر) کی جو میدان جنگ میں ایک دوسرے پر سابقت کرتے اور موت کا استقبال خندہ پیشانی اور انشراح صدر سے کرتے رہے ہیں اور یہ سب ان کی حفظ وطن بقاء عزت اور بقائے مجد کے لئے ہوتی تھی۔ انہوں نے اپنے بیرزوں سے عالم کو ہلا ڈالا۔ ان کی فتحمندی کے آگے زمین عاجز ہو گئی۔ ان کی فتوحات کے تذکرے صفحات تاریخ پر ادوار آئندہ والوں کی زبانوں پر تا بقائے دہر رہیں گے۔ اور ہمارے بزرگوں کے بہے ہوئے خون کی یہ زمین گرو ہے۔ اب کیا بسبب آمد زمانہ ہمارے شعور مر گئے۔ ہمارے احساس منتشر ہو گئے۔ ہماری عزتیں زائل ہو گئیں۔ ہماری ہمتیں پست ہو گئیں ہماری قوتیں کمزور ہو گئیں۔ یہاں تک کہ اطالیہ ... دین ہم کو غلام بنانے۔ ہمارے ملک کو فتح کرنے اور ہم کو ذلیل کرنے کی جرأت کر رہے ہیں جیسا کہ اندلس میں ہمارے برادران دین کے ساتھ سلوک کیا گیا ہے کیا ہم اس سے ناواقف ہیں ان کی عزتیں لی گئی تھیں ان کو ذبح کیا گیا۔ ان کو زندہ جلایا گیا۔ ان کو جبراً لنصرانیت پر مجبور کیا گیا۔ باوجودیکہ ان سے بہت سے حلفی وعدے کئے گئے تھے مگر کسی کا ایفا نہ ہوا۔ یورپین کے اصلاحی وعدے۔ مدنیت کے دعوے۔ اور تہذیب و ترقی کے اسباب مہیا کرنے کے دل خوشکن دہوکے وغیر ذٰلک من الاکاذیب والاباطیل ان سب باتوں کا مقصد صرف ممالک اسلامیہ کا لینا اور ان کو بےدین بنانا ہے۔ یہی قول اطالیہ کے ہیں جو وہ ہم پر پیش کرتی ہیں۔ کیا ہم جہاد چھوڑ دیں گے ... مجھد چونکہ ہم یادگار ہیں ان ابرار کی ہم کبھی ایسے دہوکہ دہ الفاظ سے دہوکہ نہیں کہائیں گے اور نہ ہی مدافعت وطن سے باز آئیں گے۔ تاکہ یورپ عموماً اور ایطالیہ خصوصاً اپنے فاسد ارادوں سے باز آ جائے اور کسی بنا دستاویز پر ... خلافت اسلامیہ کے تباہ کرنے اور اس کے ملکوں کو لے لینے اور بہت سے اہم جنگی مراکز پر قبضہ کرنے سے جو صدمہ اور رنج عامتہ المسلمین کو پہنچا ہے اس سے ہمارے دل زخمی ہیں۔ اور ہماری آنکھیں خون فشاں۔ ہم کو چاہئے کہ ہم تمام اور دین کے الفاظ کو ورد زبان رکھو۔ الانتباہ الانتباہ الامداد الامداد۔ السلاح السلاح چست و چالاک ہو جاؤ۔ تلواروں کو علم کر لو۔ اور بے نیام بندوقوں کو بھر لو۔ اور حفاظت دین و وطن اور اہل و عیال کے بچانے پر آمادہ کھڑے ہو۔ اور کوئی حیلہ قتال و جہاد فی سبیل اللہ سے تمہیں کا نہ نکلنے دو اور خائنین کو جو اجنبی حکومتوں کے طرفدار ہوتے ہیں اپنے پاس بھی نہ پھٹکنے دو۔ تم برگزیدہ امت ہو۔ قرآن و سنت کے حامل ہو اپنے اسلاف کی شجاعت۔ صبر و قناعت کا نمونہ دکھاؤ۔ جیسا کہ دنیائے اسلام تمہارے آباؤ اجداد کا نام فخر سے لیتی رہی ہے تم بھی ان صفات کا ثبوت دو۔ حیات چند روزہ ہے اور یاد رکھو موت وقت سے پہلے نہیں آئیگی۔ جو مصیبتوں پر صبر نہیں کرے گا۔ جو خدا کی راہ میں جہاد سے منہ موڑے گا سخت ذلتیں برداشت کریگا ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر وجاھدوا باموالکم وانفسکم فی سبیل اللہ ذٰلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون۔

(جہان اسلام قسطنطنیہ)

عید جلوس

قسطنطنیہ کے مناظر یوں ہی کیا کچھ کم شاندار ہیں کہ آجکل موسم بہار کی ابتدا۔ اور حضرت خلیفۃ المسلمین کے عید جلوس کی مبارک تقریب میں دلہن بنا ہوا ہے اور انتہائی درجہ پر آراستہ کیا گیا ہے۔ یکم جمادی الثانی جس کے انتظار میں بچوں۔ بچہ والوں اور جوانوں کو بہت کچھ تیاری کرنی پڑی تھی آخر وہ تاریخ آ گئی دو ایک دن پہلے مقامی اخبارات نے ضوابط و رواسم کی تشریحات لکھ دیں۔ سرکاری عمارات مسلمانوں کی دوکانیں۔ دفاتر۔ گھر سفارتخانے۔ جنگی جہازات۔ تجارتی جہازات کشتیاں سب ہی عثمانی پھریروں سے آراستہ کی گئی تھیں۔ جمعیت۔ معاونت ملیہ و معاونت بحریہ۔ نے اپنا کام جس خوبی اور جوش کے ساتھ انجام دیا ہے وہ ہر طرح قابل آفرین ہے ان دونوں جمعیتوں کی طرف سے کئی ہزار کم سن بچے اور لڑکیاں خوبصورت خوبصورت طوکریوں میں علامات چندہ کے بلیت (ٹکٹ) لئے شہر کے ہر ہر مقام پر مصروف دعوائے چندہ تھیں۔ نہایت ادب سے چندہ کا گول نشان جس پر مدافعت لکھا ہوا تھا۔ معطی کے کوٹ پر ایک ٹوپس (پن) کے ساتھ آویزاں کر کے چندہ کا بکس پیش کر دیا جاتا تھا جس میں ہر شخص کچھ نہ کچھ ڈال دیتا تھا۔ شکریہ کے الفاظ جس معصومیت اور محبت کے ساتھ ادا کئے جاتے تھے وہ ایک عجیب سرور و انبساط پیدا کرتے تھے یہ معصوم بچے اور بچیاں اگرچہ کم سن تھیں لیکن جس ترتیب اور ستودہ قلبی کے ساتھ اس قومی خدمت کو انہوں نے انجام دیا ہے وہ قابل تقلید مثال ہے۔ خصوصاً یہودی بچوں کا اس اسلامی خدمت میں دلچسپی لینا نہایت وقعت کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ آج معاونت ملیہ و جمعیت معاونت بحریہ کے دفاتر آدھی رات تک کھلے رہتے جہاں تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد چندہ جمع کرنے والے بچے اپنے اپنے صندوق خالی کرانے آتے رہے۔

مسلمانان ہندوستان کو بارگاہ خلافت سے جو روحی تعلق ہے اسکی بنا پر ہم نے آٹھ کروڑ مسلمانان ہند کی جانب سے اس مبارک رسم کی مبارکباد بارگاہ خلافت میں عرض کرنا فرض سمجھی۔ چنانچہ جو مبارکباد کا تار ہم نے بارگاہ خلافت میں پیش کرنے کا شرف حاصل کیا ہے وہ حسب ذیل ہے۔

ہندوستان کے آٹھ کروڑ صداقت شعار مسلمانوں کی طرف سے امیر المومنین حضرت شاہی کی تخت نشینی کی مبارک رسم کی مبارکباد عرض کرنے کا شرف حاصل کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ تا ابد تخت خلافت کو قایم رکھے۔

(جہان اسلام قسطنطنیہ)

عزیز علی بے کی معافی

جب عزیز علی مصری کو شاہی معافی عطا ہوئی تو بعض اخبارات نے لکھا کہ انگریزی سفیر کی کوشش سے اسکو معافی ملی ہے۔ ہمیں یہ پڑھکر سخت تعجب ہوا اور ہم نے اسکو باور نہ کیا کیونکہ ہم جانتے تھے کہ ایک سلطنت کے معاملات میں کسی طرح جائز نہیں ہو سکتا کہ کوئی اجنبی حکومت دخل دے۔ گو ہمکو یورپ کی سیاست کا کافی علم ہے اور مصر و سوڈان۔ تونس کریٹ۔ مراکش۔ ایران کے واقعات ہماری آنکھوں کے سامنے موجود ہیں تاہم ہم نے یقین نہ کیا اور سیدھے سیف الدولہ امیر الملت انور پاشا کے پاس گئے اور پوچھا کہ یہ جو مشہور کیا جاتا ہے کہ انگریزوں کے سفیر کے کہنے سے جناب سلطان معافی دی کیا یہ سچ ہے۔ فرمانے لگے بالکل جھوٹ ہے چنانچہ ہم نے فوراً ایک تار مصر کے مشہور قومی اخبار الشعب کو یہی الفاظ دیا۔

میں نے عطوفتلو انور پاشا سے ملاقات کی۔ انہوں نے عزیز بے کے بارے میں انگریزی سفیر کی مداخلت کو جھٹلایا اور صراحت کیساتھ بیان کیا کہ انہوں نے ہی حضرت سلطان کے حضور میں معافی کے لئے کوشش کی تھی۔

ابو سعید العربی
مالک اخبار جہان اسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علامہ شبلی کا اسلام

(۲)

خلاصہ عبارت	کتاب	صفحہ	عبارت منقولہ
تصدیق صفات باری ضروری نہیں بلکہ اوس بے مثل ذات کے گفتگو ہی نہ کرنی چاہئے۔	[illegible]	[illegible]	مولانا کی اصل تعلیم یہ ہے کہ خدا کی ذات و صفات کے متعلق کچھہ نہیں کہنا چاہئے (یہ نسبت مولانا کی طرف غلط ہے بلکہ مولف کا خود ذاتی عقیدہ ہے جیسا کہ اوس نے علم الکلام صفحہ ۱۶ پر کہا ہے۔
ایضاً	علم الکلام	۱۶	اس اعتراض کے جواب کے لئے لاعین ولا غیر کا پہلو اختیار کیا گیا۔ ... لیکن اس تنگ جادہ پر کیونکر قدم ٹھہر سکتا تھا آخر یہ ماننا پڑا کہ خدا ایک ہستی بسیط ہے اور تمام صفات کا [illegible] ہے
عذاب ثواب بدی اور نیکی کا لازمی اثر ہے حق تعالیٰ نہ اپنی نافرمانی پر عذاب دیتے ہیں نہ طاعت پر انعام فرماتے ہیں نہ گناہوں کو معاف فرما سکتے ہیں نہ توبہ کو قبول فرما سکتے ہیں اور عذاب و ثواب عقلی ہیں حسی نہیں	[illegible]	[illegible]	لیکن یہ عذاب و ثواب کی اصل حقیقت نہیں بلکہ اصل حقیقت کے عام فہم کرنے کا ایک پیرایہ ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ جس طرح عالم جسمانیات میں اسباب و علل اثر اور موثر کا سلسلہ ہے مثلاً سنکھیا قاتل ہے۔ گلاب محرک نزلہ ہے السقمونیا مسہل ہے۔ اسی طرح یہ سلسلہ روحانیات میں بھی قائم ہے نیک و بد جس قدر افعال ہیں اون کا نیک یا بد اثر روح پر مترتب ہوتا ہے۔ اچھے کاموں سے روح کو انبساط ہوتا ہے برے افعال سے انقباض آلودگی نجاست پیدا ہوتی ہے اور یہ وہ نتائج ہیں جو اوس سے جدا نہیں ہو سکتے فرض کرو ایک شخص نے کسی کی کوئی چیز چرائی اب اگر وہ شخص جسکی وہ چیز تھی
	الکلام	۱۲۹	معاف بھی کردے تو چوری کرنے سے اوس شخص کی عزت پر جو داغ آگیا وہ کسی حالت میں زائل نہیں ہو سکتا۔ غرض اچھے افعال سے جو سعادت کا اثر پیدا ہوتا ہے اور برے کاموں سے جو شقاوت حاصل ہوتی ہے اوسیکا نام عذاب و ثواب ہے اور یہ خود اون افعال کا لازمی اثر ہے۔
	[illegible]	[illegible]	(بشرح صدر یہی مضمون الغزالی صفحہ ۱۶۸ میں موجود ہے)
	الکلام	۱۴۰ و ۱۴۱	اسی طرح خدا گناہوں کے ارتکاب کو منع نہیں کرتا تاہم اون گناہوں کے ارتکاب سے روح کو جو صدمہ اور عذاب ہوتا
حشر اجساد کا انکار اور ہیولیٰ کا اقرار کہ ڈارون کی تھیوری کی ترتیب کے لحاظ سے نوع میں منتقل ہونا ممکن ہے اور اسی کو معاد یا قیامت کہتے ہیں۔	الکلام / [illegible]	۱۲۹ / [illegible]	(ملاحظہ ہو الکلام صفحہ ۱۳۰) بہرحال جب یہ ثابت ہوا کہ انسان پہلے جماد تھا جمادیت کے فنا ہونے کے بعد نبات ہوا نباتیت کے فنا ہونے کے بعد حیوان تو اس میں کوئی استبعاد نہیں معلوم ہوتا کہ یہ حالت بھی فنا ہو کر کوئی اور عمدہ حالت پیدا ہو اور اوسیکا نام دوسری زندگی یا معاد یا قیامت ہے ... اس لئے ضرور ہے کہ انسان جب فنا ہو تو اوس کا مادہ اور قوت کوئی دوسری صورت اختیار کرے اوسی کو ہم انسان کی دوسری زندگی یا معاد یا قیامت کہتے ہیں۔
حضرات اشاعرہ رحمہم اللہ کی توہین	الکلام / سوانح الغزالی	۸۳ / ۱۵۰ / ۱۶۰	اشاعرہ کی یہ شتر گربگی حقیقت میں نہایت تعجب انگیز معلوم ہوتی ہے۔ امام رازی اور اون کے مقلدین کی سینہ زوریاں تفریح طبع کی قابل ہیں۔ جواب میں بجز اسکے کہ سینہ زوریاں احتمال آفرینیاں تشکیکات اور تاویلات سے کام لیا جائے۔
	الکلام	۱۹۸	یہی طفلانہ استدلالات اور احتمالات ہیں جنہوں نے آج قوم کی قوم کو نظربندی اور بیسیوں دوراز کار باتوں کا معتقد بنا دیا ہے لیکن اشاعرہ ظاہرین کے سوا اور لوگ اس قسم کے دوراز کار خیالات سے کیونکر قائل ہو سکتے تھے۔
	[illegible]	[illegible]	متاخرین کا اگرچہ دفتر بے پایان موجود ہے۔ لیکن وہ بالکل اس مصرعہ کا مصداق ہے۔ ع شد پریشان خواب من از کثرت تعبیر ہا

حضرات یہ ہیں علامہ آخر الزمان کے معتقدات کیا اب اہل اسلام مذہب کی قید سے بالکل آزاد ہونا چاہتے ہیں کہ صریح عقائد اسلام میں تحریف ہو رہی ہے اور خاموش ہیں غور کیجئے اور ایک مرتبہ بتوجہ اس تحریر پر نظر کیجئے۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغ

بندہ عماد الدین غفرلہ

مرقومہ ۹ - جمادی الثانیہ ۱۳۳۲ھ

دنیا خواہ کچھہ کہے اور زمانہ سطحی خیال والوں کے نزدیک خواہ کسیقدر اسکی مخالفت کرے کہ ہر ایک مسلمان کے معتقدات پر کوئی شرعی حکم لگائیں لیکن ہمیں اس کا کچھہ ڈر نہیں ہے۔ دنیا میں صرف مذہب ہی ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو ایک کامل انسان بنا سکتی اور نہ ذات و خطرات میں سکون تام بخش سکتی ہے۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ایک ایسی پاک چیز کی بے حرمتی جو ہمارے تمام تعلقات کا مرکز ہے کسی اہل مذہب کو گوارا نہ ہو گی۔

آجکل خود رائی کی بدولت ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ مذہب میں تاریکیاں پیدا کر رہے ہیں اور معتقدات اہل مذہب کی نہ دراز کار اور نہ صرف یہ بلکہ خلاف احکام خدا تاویلات کر کے اہل مذہب کے صدق و یقین میں تنزلزل پیدا کر رہے ہیں پس کوئی وجہ نہیں کہ ایسی خود رائی اور آزاد خیالی کو روکنے کی کوشش نہ کی جائے۔

مولوی شبلی (خدا اون سے مسلمانوں کو بچائے) نے گذشتہ عرصہ میں دینی تالیفات کے ذریعہ جو خیالات خلاف معتقدات اہل سنت ظاہر کئے ہیں وہ مسلمانوں کیلئے بہت کچھہ نقصان رساں ہوئے ہیں لیکن ہمیں افسوس ہے کہ علماء اسلام نے اب تک اس طرف کافی توجہ نہ کی اور شبلی وارکانہ نے اپنی آزاد خیالی سے بہت کچھہ اپنا زہریلا اثر پہنچا دیا۔ اسکا شکر ہے کہ اب علماء نے اس جانب توجہ کی ہے اور شبلی کے معتقدات کو اون کی تالیفات سے اقتباس کر کے شائع کیا گیا ہے۔ کچھہ زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ ہم نے سیرۃ النبی کے موضوع پر ایک مضمون لکھتے ہوئے ظاہر کیا تھا کہ شبلی اس کام کے لئے ہرگز موزون نہیں ہیں کیونکہ اون کے عقائد متنزلزل اور خیالات تاریک ہیں لیکن ہمیں افسوس ہے کہ قوم نے اس جانب زیادہ توجہ نہ کی۔

مولوی عماد الدین صاحب کے مذکورہ بالا مضمون کے مطالعہ کے بعد اب ہر ایک شخص کا فرض ہونا چاہئے۔ شبلی جیسے شخص کی تالیفات سے بچے تاکہ اس قسم کی تالیفات کا مطالعہ عقائد پر برا اثر نہ ڈالے۔

مولوی عماد الدین صاحب نے مولوی شبلی کے جن عقائد پر بحث کی ہے وہ اب سے بہت پہلے ہمیں معلوم تھے اور غالباً اوس وقت تک ان تالیفات کا اکثر حصہ غیر مطبوع ہی تھا لیکن افسوس تک ہمیں ایسا موقع نہ مل سکا کہ ہم شبلی کے معتقدات پر تفصیل سے بحث کریں اور اہل اسلام کو اس کی تالیفات کے خطرہ سے محفوظ رکھیں۔

ہماری رائے میں اب خاموشی کا وقت نہیں ہے، ضرورت ہے کہ شبلی کے عقائد سے لوگوں کو بچائیں اور اوسکی تالیفات کے خطرات سے قوم کو آگاہ کر دیں۔

ہم بلا شبہ یہ رائے ظاہر کرنے پر مجبور ہیں کہ مولوی شبلی کے عقاید خلاف اہل سنت و جماعت ہیں اور اون کی تالیفات کا مطالعہ خطرناک ہے۔

پیسہ اخبار میں عبد القادر دہلوی کا ایک مراسلت شبلی کی تکفیر کے رد میں شائع ہوئی ہے۔ جس میں بجائے جامعیت سے بحث کرنے کے جدید الخیال لوگوں کی طرح فتوی تکفیر کا مذاق اڑایا گیا ہے۔ ایسے لوگوں کے جواب میں اتنا عرض کر دینا کافی ہو گا کہ جب تک دنیا باقی ہے مذہب کے احکام بھی باقی رہیں گے۔ احکام میں تبدیلی ناممکن اور تاویلات لغو کی گنجائش محال ہے مذہب کا حکم سب سے بالا ترہے اور نو خیال یا مذہب سے بیگانے اگر احکام مذہب کی وقعت نہ کریں تو مذہب کو اوس سے کچھہ نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ مذہب مذہب والوں کیلئے ہے۔

تاریخ اسلام

(۶)

ابراہیم علیہ السلام

(ترجمہ مولوی [illegible])

گانوں میں پیدا ہوئے ایک روایت ہے کہ دمشق کے مقام برزے میں جو ایک گانوں تھا یا مقام حران میں پیدا ہوئے۔ نمرود کا زمانہ تھا یہ ایک نہایت جابر بادشاہ تھا اوس کے خوف سے ماں نے آپ کو ایک تہ خانہ میں پرورش کیا تین برس تک تہ خانہ میں رہے۔ بعض تاریخوں سے یہ بھی ثابت ہے کہ آپ تہ خانہ میں سات برس تک رہے آپ روزانہ اس قدر بڑھتے تھے کہ کوئی دوسرا بچہ ایک مہینہ میں بڑھتا۔ ایک سال کی عمر میں بولنے لگے تب ایک دن تہ خانہ میں ماں سے پوچھا کہ میرا رب کون ہے، ماں نے جواب دیا کہ میں ہوں آپ نے دریافت کیا کہ تیرا رب کون ہے جواب ملا کہ میرا رب نمرود ہے آپ نے فرمایا کہ نمرود کا رب کون ہے ماں نے طمانچہ مار کر کہا کہ چپ ہو۔

آریہ مذہب کی تعلیم میں حیرت انگیز تغیر و تبدل

گذشتہ سال آریہ مذہب کے رکن عظیم مہاتما منشی رام گورنر گوروکل کانگڑی نے لبرلی ایک مشہور باغیانہ پرچہ کی کاپیوں کے ہمراہ ہمارے صوبہ کے لفٹنٹ گورنر بہادر کی خدمت میں ایک مراسلہ بھیجا تھا جس میں اپنی آرین اسپرٹ کا اظہار حسب ذیل الفاظ میں کیا گیا تھا۔

(اس پمفلٹ میں) آخری مغل بادشاہ کا حوالہ اور غازی بن سے اپیل اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ یہ پرچہ کسی ایسے شخص کا کام ہے جس میں کہ مسلمانوں کے جہاد کی روح بھری ہوئی ہے۔ اگرچہ (اس میں) گیتا اور ارجن کا حوالہ بھی دیا گیا ہے مگر ٹرکی کے زوال اور فارس کو زبردستی دبا بیٹھنے پر بڑے موٹے آنسو بہائے گئے ہیں، مجھے یہ تحریر کرتے ہوئے شرم آتی ہے کہ میرے اہل وطن میں سے ایک نے آریوں کی تعلیم کے خلاف یہ پرچہ تیار کیا ہے۔ اور میرا تمام سے استدعا ہے کہ ان گم کردگان راہ کو گناہ اور ناراستی کے راستہ سے صراط مستقیم پر لائے۔

اس خط میں سب سے اہم جو فقرات لکھے گئے ہیں وہ یہ ہیں کہ مہاتما جی ایسے افعال کو نہ صرف ناجائز خیال کرتے ہیں بلکہ آرین تعلیم کے خلاف بھی مانتے ہیں ایسی صورت میں ظاہر ہے کہ جب مہاتما جی کے نزدیک ایسے افعال خلاف مذہب ہیں تو وہ کسی دوسرے کو بھی اس قسم کی تعلیم دینا خلاف مذہب سمجھتے ہوں گے لیکن ہمیں افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ ایسا نہیں مہاتما جی اب سے سات سال پہلے اپنے اخبار ست دہرم پرچارک میں خود اس قسم کی تعلیم دے چکے ہیں چنانچہ معاصر اہلحدیث نے دہرم پرچارک مورخہ ۲۷-اپریل ۱۹۰۷ء سے حسب ذیل اقتباس اس ثبوت میں پیش کیا ہے۔

بنگالی بہا ئیو؟ یہ تمہاری آزمایش کا وقت ہے تمہارے لیڈر جانتے ہیں کہ ہر ایک قوم (جس میں قومی حمیت کا مادہ موجود ہے) تحریر اور تقریر کی آزادی کی بڑی قدر کرتی رہی ہے۔ اور اس بیش بہا حق کی حفاظت میں خون کی ندیاں بہائی جا چکی ہیں سارے ہندوستان کی عزت تمہارے ہاتھ میں ہے اٹھو جاگو یا ہمیشہ کے لئے گرے رہو اگر تم اب دب گئے تو یاد رکھو ہمیشہ کے لئے غلام ہی رہوگے اور آزادی کا مزہ چکھنا تمہارے لئے محال ہو جائیگا اب گورنمنٹ کا کوئی حق نہیں ہے کہ اس ملک میں حکومت چلانے کے لئے ہم سے مدد کی امید رکھے۔

ست دہرم پرچارک کے مذکورہ بالا اقتباس سے مہاتما جی کی وفادارانہ پالیسی کی حقیقت ظاہر ہو جاتی ہے اور معلوم ہو جاتا ہے کہ مہاتما جی کے نزدیک ۱۹۰۷ء میں جو چیز آریہ مذہب کا جزو تھا وہ ۱۹۱۳ء میں تبدیل ہو کر دوسری صورت اختیار کر چکا ہے معلوم نہیں یہ انقلاب یا تغیر و تبدل کیا نوعیت رکھتا ہے آریہ مذہب کے اصول میں صرف سات سال کے اندر یہ عظیم الشان تغیر اگر مذہبی تلون کا نمایاں ثبوت نہیں تو اور کیا ہے امید ہے کہ ہمارے آریہ دوست اس مسئلہ پر غور کریں گے کیا ہم امید کریں کہ ایسی حالت میں بھی مہاتما منشی رام جی لبرٹی کی اشاعت کا ذمہ دار کسی مسلمان ہی کو قرار دیں گے۔ جیسا کہ انہوں نے اپنی چٹھی بنام صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر میں ظاہر کیا ہے۔

مہاتما جی کا یہ انقلاب یا تغیر رائے اس امر کا ثبوت ہے کہ آریہ مذہب کے اصولوں کو ہر شخص اور کم از کم ایک مہاتما تو ضرور اپنی خواہش کے مطابق بدل سکتا ہے معاصر وکیل نے سچ کہا ہے کہ کیسی ناقابل رشک حالت ہے اوس مذہب کی جس کی باگ لالہ منشی رام جیسے تنگدل اور متعصب انسانوں کے ہاتھوں میں ہو۔

نواب میر صدر الدین حسینی خان صاحب بڑودہ کے صاحبزادہ کی روانگی یورپ

جناب نواب میر صدر الدین حسین خان صاحب رئیس اعظم بڑودہ کے ایک پرائیوٹ خط سے یہ معلوم ہو کر بڑی مسرت ہوئی ہے کہ اون کے بڑے صاحبزادہ **سید امین الدین حسین خان صاحب** علیگڈہ کالج سے انٹرنس پاس کر کے ۱۶ مئی ۱۹۱۴ء کو ریشبہ اگبوٹ مین تعلیم کے لئے لندن روانہ ہو گئے ہیں۔ نواب میر صدر الدین حسین خان صاحب ہندوستان کے مسلمان روساء میں جو اعلےٰ مرتبہ رکھتے ہیں وہ کسی تشریح کا محتاج نہیں ہے روساء میں بہت کم اور گویا نہ ہونے کی برابر ایسے لوگ ہوتے ہیں جو قومی فلاح و اصلاح اپنی زندگی کا نصب العین سمجھتے ہوں نواب صاحب موصوف نے مسلمانان ہندوستان کی اصلاح و فلاح کے لئے بیش قرار رقم خرچ کر کے اپنی تصانیف سے جو نفع اونکو پہونچایا ہے بہت کچھ موجب شکر گذاری ہے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ خداوند تعالے نواب صاحب موصوف کو باہیں خیر و خوبی عمر نوح عطا فرمائے اور اون کے صاحبزادہ کو کامیاب فرما کر صحت و سلامتی کے ساتھ وطن کو واپس لائے۔

مولوی شبلی کے عقائد

لیڈر میں علامہ شبلی کے اسلام پر ایک مضمون دو ہفتہ سے نکل رہا ہے اسی سلسلہ میں یہ خبر بھی دلچسپی سے پڑھی جائے گی کہ دہلی کے ایک صاحب نے مولوی شبلی کو ایک خط لکھکر اون سے ان عقائد کے متعلق سوال کیا جس کا جواب مولوی صاحب نے حسب ذیل الفاظ میں دیا ہے۔

(۱) جس کا یہ عقیدہ ہو کہ مادہ قدیم ہے اور خدا کا مخلوق نہیں ہے وہ ملحد اور زندیق ہے میں مادہ کو نہ قدیم بالذات تسلیم کرتا ہوں نہ قدیم بالزمان البتہ میں یہ مانتا ہوں کہ خدا کے تمام اوصاف قدیم ہیں الکلام میں اگر اس قسم کے اقوال مذکور ہیں تو وہ غیر مذہب والوں کے عقائد ہیں اور اس غرض سے نقل کئے ہیں کہ ان کا رد کیا جائے (۲) نبوت کے متعلق میرا یہ ہرگز اعتقاد نہیں ہے کہ وہ کسبی ہے اور ہر شخص نبی ہو سکتا ہے میں نبوت کو عطیہ الٰہی سمجھتا ہوں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء یقین کرتا ہوں اور جو شخص اس بات کا قائل ہو کہ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی نبی ہو سکتا ہے اوسکو مسلمان نہیں جانتا (۳) باقی عقائد وہی ہیں جو قرآن شریف اور احادیث سے ثابت ہیں میں عقیدۃً اور فقہاً دونوں لحاظ سے اہلسنت وجماعت سے ہوں اگر مولوی شبلی صاحب نے یہ رجوع کسی مصلحت سے نہیں بلکہ خلوص قلب اور عقیدت سے کیا ہے تو غالباً کسی مسلمان کو اب اون پر کسی اعتراض کی گنجایش نہوگی خدا کرے یہ رجوع صداقت پر مبنی ہو۔

روزنامچۂ سیاحت

۱۹۱۱ء میں آنریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب بی۔ اے نے دنیائے اسلام کے ممالک عراق۔ عرب۔ ایران۔ کاکیشیا۔ قسطنطنیہ، شام۔ حجاز اور مصر کی طویل سیاحت فرمائی تھی جس میں آپ نے ممالک مذکورہ کے تمدنی معاشرتی اور سیاسی حالات کو بچشم خود مشاہدہ کیا اور سفر کے تمام حالات بطور روزنامچہ درج کرتے رہتے تھے روزنامچۂ سیاحت اونہیں حالات کا ایک دلچسپ و قابل مطالعہ مجموعہ ہے، جس میں ممالک مذکورہ کے صحیح سوشل، پولٹیکل اور اقتصادی معاملات اور اون پر اپنی رائے نہایت وضاحت سے درج کیگئی ہے، روزنامچہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خواجہ صاحب نے تحقیقات حالات میں نہایت کوشش کی ہے اور جس قدر واقعات قلمبند کئے گئے ہیں وہ ممالک مذکور کی حالت کا صحیح خاکہ ہیں خواجہ صاحب کی رائے میں ممالک مذکور کی دینی و دنیاوی حالت نہایت کمزور ہے اور ہر جگہ کے مسلمان اپنی ضروریات سے غافل اور اسباب ترقیات کے حصول میں بے پروا نظر آتے ہیں اور یہی وہ سبب ہے جس سے آج دنیائے اسلام مصائب میں مبتلا ہے۔

ہم نے اس روزنامچہ کو بالاستیعاب پڑھا ہے اور اس معاملہ میں ہمیں خواجہ صاحب کی رائے سے بالکل اتفاق ہے کہ ممالک اسلامیہ کی کمزوری خود ہماری بے توجہی اور غفلت کا نتیجہ ہے اگر ہم اپنے عیوب کو دور کر دیں اور اصلاح و ترقی کی طرف متوجہ ہوں تو جلد ہماری حالت درست ہو سکتی ہے۔

اس ضخیم روزنامچہ کے پانچ حصہ ہیں پہلے حصہ میں عراق و عرب کے مقامات مقدس کے حالات اور وہاں کے نقائص دکھلائے گئے ہیں دوسرے حصہ میں مملکت ایران اور خصوصاً طہران کے حالات ہیں جو مخصوص طور پر قابل مطالعہ ہیں ایران کی حالت پر خواجہ صاحب نے جس تفصیل سے ریویو کیا ہے وہ نہایت دردانگیز ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اب ایران کی حالت ایک جاں بلب مریض کی سی ہے جس کا کوئی عضو بھی درد و تکلیف سے خالی نہیں، ایران کی ناگفتہ بہ حالت کو دیکھکر اور وطن کی سیاست کو پیش نظر رکھکر یہ کہنا پڑتا ہے کہ ایران کی کمزوریاں جزو فطرت بنگئی ہیں اور مشکل ہے کہ اون سے نجات میسر آسکے، تیسرے حصہ میں جنوبی روس۔ قسطنطنیہ بیروت اور دمشق کے حالات ہیں جو بہت سی مفید معلومات کے جامع ہیں چوتھے حصہ میں مدینہ منورہ ساحل شام کے بندرگاہوں اور مصر کے حالات ہیں،

آنریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب کو چونکہ سوشل پولٹیکل اور اقتصادی معاملات سے فطری دلچسپی ہے اس لئے اس روزنامچہ میں ان امور پر کافی روشنی ڈالی گئی ہے اور ممالک اسلامیہ کے مسلمان باشندوں کے تنزل کے اسباب اور دیگر تمام ضروری مسائل پر نہایت قابلیت سے بحث کر کے اصلاح و ترقی کے لئے قیمتی مشورے دئے گئے ہیں۔

یہ روزنامچہ جس قدر دلچسپ ہے اوسی قدر مفید معلومات سے لبریز ہے اور سب سے زیادہ خوبی اس میں یہ ہے کہ اس کی ترتیب اور تحریر واقعات میں کسی دوسری کتاب سے مدد نہیں لی گئی بلکہ صرف وہی باتیں لکھی گئی ہیں جو خود دیکھیں یا معتبر ذریعہ سے معلوم ہوئیں۔ ہمارے نزدیک اس کتاب کا مطالعہ دنیائے اسلام کے حالات سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے نہایت مفید ہے اور وہ اس سے ممالک اسلامیہ کے متعلق ایسی دلچسپ معلومات حاصل کر سکیں گے جو کسی دوسرے ذریعہ سے ناممکن ہے کتاب کی لکھائی چھپائی زیادہ اچھی نہیں جس کے لئے قابل مؤلف نے شروع میں عذر کیا اور اپنی مصروفیت کو پیش کیا ہے روزنامچہ کے چار حصص مکمل ہو کر شائع ہو گئے ہیں پانچواں حصہ ابھی باقی ہے چاروں حصص کا مجموعی حجم تقریباً پانچسو صفحات اور قیمت درجہ اول للعہ اور درجہ دوم کی عہ ہے جو نہایت مناسب قیمت ہے ملنے کا پتہ منشی تراب علیصاحب محرر آنریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب بی۔ اے ایل ایل بی وکیل ہائیکورٹ۔ کشمیری دروازہ میرٹھ شہر

اخبار جہان اسلام قسطنطنیہ

کے ۵ نمبر موصول ہو چکے ہیں ہر ایک نمبر اردو عربی اور ترکی کے قابل قدر مضامین پر مشتمل ہے فی پرچہ دو آنہ قیمت علاوہ محصولڈاک ہے براہ راست منگانے سے بہتر ہے کہ ہم سے منگائیں اور کم از کم سہ ماہی قیمت بھیجکر خریدار ہو لیں نمونہ کے لئے ۲ کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔ منیجر مدینہ بجنور

مقامی حالات

نتیجہ امتحان اردو مڈل ضلع بجنور

بجنور ۳۰ لڑکوں میں سے ۱۵ کامیاب ہوئے۔
نجیب آباد ۱۰ میں سے ۷- کرتپور ۱۰ میں سے ۷-
نگینہ ۱۴ میں سے ۸- نہٹور ۱۰ میں سے ۷-
سیوہارہ ۱۸ میں سے ۱۱ چاند پور ۴۳ میں سے ۲۶
دہامپور ۲۳ میں سے ۱۹ - شیر کوٹ ۱۸ لڑکوں میں سے ۷ کامیاب ہوئے۔

237

مدینۃ النسوان

اسلام کے احسانات عورتون پر

(۶)

(۲) عرب میں اسلام سے پہلے لڑکیون پر ایک ظلم یہ بہی ہوتا تہا کہ جب اون کے والدین مرجاتے تہے تو اون کے ولی مال و دولت کے لالچ میں نابالغ یتیم لڑکیوں سے نکاح کر لیتے تہے اور بالغ ہونے پر اون کے مال و دولت کو قبضہ میں لاکر اون کو نکال دیا کرتے تہے اسلام نے حکم دیا کہ یتیم لڑکیون سے اون کے ولی نکاح نہ کرین۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے فان خفتم ان لا تقسطوا فی الیتامیٰ فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ و ثلٰث و ربٰع فان خفتم الا تعدلوا فواحدۃ او ما ملکت ایمانکم (س النساء پ ۴) اور اگر تمہیں خوف ہو کہ یتیم لڑکیوں میں عدل نہ کر سکوگے تو سوائے اون کے عورتوں میں سے جو تمہیں پسند آئیں دو دو تین تین چار چار نکاح میں لاؤ۔ اور اگر یہ خوف ہو کہ عدل قایم نہ رکہہ سکوگے تو ایک ہی نکاح کرو۔ جو تمہارے ہاتہوں کا مال ہو (یعنی باندی)۔

(۳) بعض قوموں میں اسلام سے پہلے یہ عام دستور تہا کہ کثرت سے نکاح کرتے تہے۔ اور بہتی بیویون کو نکال دیا کرتے تہے۔ عرب میں آٹہہ آٹہہ دس دس عورتیں ایک ایک شخص کے پاس رہتی تہیں۔ یورپ کے بعض شہروں میں نکاحی بیوی کو معمولی سی بات پر نکال دیا جاتا تہا۔ اور یہی طلاق سمجہی جاتی تہی۔ ایک رسم یہ بہی تہی کہ باپ کے مرنیکے بعد بیٹا باپ کی بیویوں کا وارث سمجہا جاتا تہا اور وہ حسب خواہش اپنے نکاح میں لاتا تہا۔ اسلام نے ان تمام خرابیوں کو دور کرکے حکم دیا کہ زیادہ سے زیادہ چار عورتیں نکاح میں رکہی جائیں۔ اور وہ بہی اس صورت میں کہ اون میں عدل کیا جا سکے۔ اگر عدل نہ ہوسکے اور چاروں کے مصارف میں خرابی واقع یا تکلیف رونما ہو تو ایک سے زیادہ بیوی رکہنے کی اجازت نہیں ہے۔ چنانچہ خداوند تعالےٰ فرماتا ہے۔ فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ و ثلٰث و ربٰع فان خفتم الا تعدلوا فواحدۃ او ما ملکت ایمانکم (س النساء پ ۴) اون عورتوں میں سے جو تمہیں پسند آئیں دو دو تین تین چار چار نکاح میں لاؤ اور اگر یہ خوف ہو کہ عدل قایم نہ رکہہ سکوگے تو ایک ہی نکاح کرو یا جو تمہارے ہاتہوں کا مال ہو۔

اسلام نے اگرچہ زیادہ سے زیادہ چار عورتوں کو ایک ساتہہ نکاح میں رکہنے کی اجازت دی ہے جو قانون قدرت اور نظام عالم کے بالکل خلاف نہیں لیکن ہم دیکہتے ہیں کہ آج بعض قومیں خصوصًا یورپ کے باشندے اسلام کے اس حکم کو عورتوں کے حق میں خلاف انصاف خیال کرتے ہیں اسلئے ضرورت ہے کہ ہم مسئلہ نکاح و طلاق پر ذرا تفصیل سے نظر ڈالیں۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ فان خفتم الا تعدلوا فواحدۃ۔ یعنی تمہیں دو تین اور چار عورتوں تک نکاح کا اختیار تو ہے لیکن شرط یہ ہے کہ تم اون میں عدل کر سکو اور اگر تم کو یہ اندیشہ ہو کہ عدل نہ کر سکوگے۔ تو ایک عورت سے زیادہ نکاح کرنا ناجائز ہے۔ غرض اسلام نے اگرچہ چار عورتوں تک نکاح کی اجازت دی ہے لیکن ساتہہ ہی ایک ایسی قید بہی لگا دی ہے۔ جس سے ہر شخص کثرت ازدواج پر جرأت نہ کر سکتا ہے اور نہ کرسکے گا اور اسی کے ساتہہ یہ بہی فرمایا گیا ہے کہ تم عدل کرنے کی قوت نہیں رکہتے۔ اس تمام تعلیم کا منشا یہ ہے کہ جو شخص عدل کرنے پر پورا قادر ہو اوس شخص کے سوا کوئی شخص ایک عورت سے زیادہ نکاح نہیں کر سکتا۔

ضروری اطلاع

جن خریداروں کی سالانہ قیمت ختم ہوگئی ہے اون کے نام اس ہفتہ وی پی معہ اطلاعی کارڈ کے روانہ ہو رہے ہیں۔ امید ہے کہ معزز خریداران وی وصول فرماکر کارخانہ کی اعانت فرمائیں۔ نیازمند منیجر مدینہ

مطائبات

ایک آرزو

دنیا کی محفلوں سے اُکتا گیا ہوں یا رب! | کیا لطف انجمن میں جب دل ہی بجہہ گیا ہو!!

شورش سے بہاگتا ہوں، دل ڈہونڈتا ہے میرا | ایسا سکوت جس پر تقریر بہی فدا ہو

مرتا ہوں خامشی پر یہ آرزو ہے میری | دامن میں کوہ کے اک چہوٹا سا جہونپڑا ہو

آزاد فکر سے ہوں، عزلت میں دن گزاروں | دنیا کے غم کا دل سے کانٹا نکل گیا ہو

لذّت سرود کی ہو چڑیوں کے چہچہوں میں | چشمے کی شورشوں میں باجا سا بج رہا ہو

پتّوں کا ہو نظارہ، میری کتاب خوانی | دفتر ہو معرفت کا جو گل کہلا ہوا ہو

گل کی کلی چٹک کر پیغام دے کسی کا | ساغر ذرا سا گویا مجہکو جہاں نما ہو

ہو ہاتہہ کا سرہانا، سبزہ کا ہو بچہونا | شرمائے جس سے جلوت۔ خلوت میں وہ ادا ہو

مانوس اسقدر ہو صورت سے میری بلبل | ننہے سے دل میں اوس کے کہٹکا نہ کچہہ مرا ہو

صف باندہے دونوں جانب بوٹے ہرے ہرے ہوں | ندی کا صاف پانی تصویر لے رہا ہو

ہو دلفریب ایسا کہسار کا نظارہ | پانی بہی موج بنکر اُٹہہ اُٹہہ کے دیکہتا ہو

آغوش میں زمیں کے سویا ہوا ہو سبزہ | پہر پہر کے جہاڑیوں میں پانی چمک رہا ہو

پانی کو چہو رہی ہو جہک جہک کے گل کی ٹہنی | جیسے حسین کوئی آئینہ دیکہتا ہو

مہندی لگائے سورج جب شام کی دلہن کو | سرخی لئے سنہری ہر پہول کی قبا ہو

راتوں کو چلنے والے رہ جائیں تہک کے جسدم | امّید اون کی میرا ٹوٹا ہوا دیا ہو

بجلی چمک کے اون کو کٹیا مری دکہا دے | جب آسمان پہ ہر سو بادل گہرا ہوا ہو

پچہلے پہر کی کوئل، وہ صبح کی موذن | میں اوس کا ہم نوا ہوں وہ میری ہم نوا ہو

کانوں پہ ہو نہ میرے دیر و حرم کا احسان | روزن ہی جہونپڑی کا مجہکو سحر نما ہو

پہولوں کو آئے جس دم شبنم وضو کرانے | رونا مرا وضو ہو، نالہ مری دعا ہو

اس خامشی میں جائیں اتنے بلند نالے | تاروں کے قافلے کو میری صدا درا ہو

ہر دردمند دل کو رونا مرا رلا دے
بیہوش جو پڑے ہیں شاید انہیں جگا دے

سمن بغرض انفصال مقدمہ (آرڈر ۵۔ قواعد ۱۔ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۔ بعدالت مسٹر جے ایل ساتہے صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول ضلع بجنور

نیادر ولد ہرستہ قوم چمار ساکن معظم پور سیحان پرگنہ منڈاور کاشتکار موضع بازید پور پرگنہ منڈاور۔ فریق اول مدعی

لالہ کرن ڈری مل ولد شیب لال قوم بشنوئی ساکن حال بجنور محلہ قاضی پاڑہ زمیندار موضع بازید پور پرگنہ منڈاور مدعا علیہ فریق ثانی

بنام کرن ڈری مل ولد شیب لال قوم بشنوئی ساکن حال بجنور محلہ قاضی پاڑہ پرگنہ بجنور۔

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش تجویز ثانی بابت دفعہ ۱۴۲۔ ایکٹ ۱۹۰۱ء کے دائر کی ہے لہذا تمکو حکم ہوتا ہے کہ تم تاریخ ۲۰ جون ۱۹۱۴ء وقت ۱۱ بجے بمقام بجنور اصالتًا یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتہہ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوے کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو حاضر کرو۔ نیز جملہ دستاویزات جنپر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو اوسی روز پیش کرو۔ اور تمکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۶ ماہ مئی ۱۹۱۴ء جاری کیا گیا۔

شنبہو سرن اہلمد کلکٹری

(مہر عدالت) {دستخط اسسٹنٹ کلکٹر}

اطلاع (۱) اگر تم کو یہ اندیشہ ہو کہ تمہارے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہونگے تو تم عدالت ہذا سے سمن اس مراد جاری کرا سکتے ہو کہ جو گواہ نہ حاضر ہو وہ جبرًا حاضر کرایا جائے اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانے کا تم استحقاق رکہتے ہو اوس سے پیش کرائی جائے بشرطیکہ تم خرچہ ضروری عدالت میں داخل کرکے اس امر کی درخواست گذرانو۔

اطلاع (۲) اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہو تو تم کو لازم ہے کہ روپیہ مع خرچہ نالش عدالت میں داخل کرو تاکہ کارروائی اجراء ڈگری کی جو تمہاری ذات یا مال یا در صورت ضرورت دونوں پر ہو کرنا نہ پڑے۔

چونکہ مدعا علیہ تعمیل سمن سے عمدًا گریز کرتا ہے مدعی کی استدعا پر تعمیل سمن ذریعہ مشتہری اخبار لہذا حکم ہوا کہ سمن ہذا بغرض مشتہری اخبار مختار مدعی کو دیا جاوے

حوادث واخبار

ممالک متحدہ میں قحط - ممالک متحدہ آگرہ واودہ بدستور قحط کی مصیبت میں مبتلا ہے۔ قحط کی شدت روبہ ترقی ہے۔ اور مویشیون کی حالت ناگفتہ بہ ہو رہی ہے۔ امداد قحط کے کامون پر ایک لاکھ تریپن ہزار آدمی لگے ہوئے ہیں۔

تیس سال جیل میں - ایک شخص جو اپنی عمر کے پچاس سال میں سے تیس سال جیل میں بسر کر چکا ہے۔ کراچی میں پھر دہوکا دہی کے الزام میں گرفتار ہوا ہے۔

کانسٹبل کو سزا - کراچی چھاونی کی مسلح پولس کا ایک سپاہی ہریندین عدول حکمی کے جرم میں ایک ماہ قید کا سزایاب ہوا ہے۔

تار کی چھٹیاں - ہفتہ کے آخری روز کی تار کی چھٹیوں کے سسٹم کو ہندوستان سے آسٹریلیا و نیوزی لینڈ پر بھی وسعت دی گئی ہے۔ اور ہندوستان سے آسٹریلیا تک ۲۰ الفاظ کی تار کی چٹھی کی اُجرت نو روپیہ ۶ ہے اس سے ہر زائد لفظ کے آٹھ آنے لئے جائیں گے۔ اور نیوزی لینڈ کے لئے پہلے ۲۰ الفاظ کے دس روپیہ ۹ چارج ہوں گے۔ اور اس سے زائد ہر لفظ کے لئے ۹ آنہ۔

کنویں میں لڑکی - اخبار کشمیری حق پسند کے حوالہ سے لکھتا ہے کہ کنیا مہا ودیالہ جالندھر کی ایک تعلیم یافتہ نوجوان لڑکی نے کنویں میں گر کر جان دینی چاہی تھی لیکن بھگت نرائن کے عین وقت پر کنویں میں اترنے سے وہ بچالی گئی ہے۔ نیز معلوم ہوا کہ پہلے یہ لڑکی ایک گیہوں کے کھیت میں چھپ گئی تھی۔

کپورتھلہ میں ٹیکس - سُنا ہے کہ ریاست کپورتھلہ میں ہر ایک پیشہ ور پر ٹیکس لگایا گیا ہے یہاں تک کہ طوائف بھی ٹیکس سے مستثنیٰ نہیں کی گئی ہیں۔

ریل کا پٹری سے اتر جانا - ڈسٹرکٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ بھٹنڈہ ۲۲ مئی کو بذریعہ تار مطلع کرتے ہیں کہ کوٹ سنگہ والہ و بھٹنڈہ کے مابین دہلی کی مال گاڑی کی چند گاڑیان پٹری سے اتر گئیں۔ مسافر و ڈاک دیگر ٹرین میں منتقل کئے گئے۔ ۲۲ کی شام تک لائن کے صاف ہوجانے کی توقع کی جاتی تھی۔

بیمہ کمپنی کو دہوکا دینے کا مقدمہ - بنارس میں بیمہ کمپنی کو دہوکہ دینے کے جرم میں جن اشخاص کو سزا ہوئی تھی۔ ان کی طرف سے نظرثانی کی درخواست ہائی کورٹ الہ آباد میں پیش ہونے پر ملزمون کے کونسلی نے درخواست واپس لے لی۔ اس پر سرکاری وکیل نے کہا کہ میں اضافہ سزا کی درخواست پر زور دینا نہیں چاہتا تھا۔ بنابرین فریقین کی درخواستیں خارج ہوگئیں۔

پانچ لاکھ کا مقدمہ خارج - برٹش برما پٹرولیم کمپنی اور مسٹر ای۔ ایس مارکس (لندن) کے خلاف ایک جینی تاجر نے معاہدہ شکنی کی بنا پر پانچ لاکھ روپیہ ہرجانہ کا جو استغاثہ دائر کیا تھا وہ خارج ہوگیا خرچہ بھی ڈلفینڈنٹ اول کو ادا کرنا ہوگا۔

فقیر کے ۳۰ ہزار تماشائی - ۱۲ ماہ حال کا رنگون گزٹ اطلاع دیتا ہے کہ تقریباً ۴۰ سال کا عرصہ ہوا۔ ایک مشہور ہندو فقیر جس کا نام برہما ساری تھا۔ امرتسر سے رنگون آیا اور گلی نمبر ۳۴ میں ہندو آشرم میں ٹھیرا جہان پر کہ بہت سے لوگ اسے دیکھنے آئے گذشتہ منگل کو وہ رنگون سے تھنگانگیون چلا گیا جہان پر کہ اس نے اپنی جائے رہائش دیہان بنجر دی میں اختیار کی۔ یہان پر بہت سے ہندوستانی اور دیگر مذاہب کے لوگوں نے اس کی زیارت کی اور افواہ ہے کہ وہ شخص بالکل مٹی پانی اور سبز گھاس پر گذارہ کرتا ہے۔ برما ریلوے نے رنگون تھنگانگیون کے درمیان خاص ٹرینیں جاری کردیں۔ جو کہ ناظرین کو لمحوں میں پہنچا سکتی ہیں ہر ایک گاڑی تماشائیون سے پر ہوتی تھی اور جیسا کہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ تیس ہزار آدمیون سے زیادہ رنگون اور دیگر اضلاع سے ہفتہ و اتوار کو تھنگانگیون میں اس کے دیکھنے کے لئے وارد ہوئے۔

ہیروں کی دستیابی - ریاست میسور میں ایک عجیب افواہ مشہور ہے جبکہ کسمنڈلم میں ایک پختہ تالاب پانی کے ذخیرہ کے لئے کہود رہے تھے تو چند چمکدار اور نایاب ہیرے پائے گئے۔

ایسٹ انڈین ریلوے - ریلوے لہذا کی شاخ کلکتہ بردوان کی تعمیر شروع ہوگئی ہے جس کے دو سال کے اندر تیار ہوجانے کی توقع کی جاتی ہے۔

پانچ پاؤں کی گائے - ۲۱ مئی کو بمبئی میں سابن نیسرا نامی ایک ایسے فقیر کو انریری مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا گیا تھا۔ جو پانچ پاؤن کی گائے کو دکہا کر خیرات مانگ رہا تہا۔ ملزم نے جرم کا اقبال کیا اور چونکہ یہ اوس کا اول قصور تہا اسلئے دوبارہ ایسا قصور سرزد ہونے پر سخت سزا دیجائے گی۔ یہ تنبیہ کر کے اوس کو رہا کر دیا۔

بارش کی پیشنگوئی - مسٹر سوٹ کلیف ٹائمز آف انڈیا میں لکھتے ہیں کہ ۳۰ مئی سے ۱۰ جون تک قدرے بارش ہونے کا احتمال ہے لیکن برسات کا اصل موسم آخر ماہ جون سے شروع ہوگا۔ ہر موسم دحوادث کی جانب سے کہا گیا ہے کہ برسات کا دارومدار زیادہ تر تپش پر ہے۔ لیکن تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ یہ بات کوئی قابل اعتبار نہیں ہے۔

رہائی - پروفیسر رام مورتی کے تمغہ جات چرانے کے الزام میں اون ہی کے منیجر اور کہانا پکانے والے پر جو مقدمہ چل رہا تہا لیکن عدم ثبوت کے باعث دونوں بنگالی ملازم اور باورچی رہا کیا گیا۔

مسلمانوں کو ملازمت دی جائے - گورنمنٹ بنگال نے ۲۰ مئی کو ایک سرکلر جاری فرما کر حکم دیا ہے کہ چونکہ مسلمانون نے اب تعلیم حاصل کر کے عمدہ قابلیت پیدا کرلی ہے اس لئے چٹاگانگ ڈہاکہ۔ راج شاہی وغیرہ سب ڈویژنون میں مسلمانون کو پہلے سرکاری نوکریان مرحمت کی جائیں۔

ڈاکخانجات کے سیونگ بنک - گورنمنٹ ہند نے یکم اپریل سے سیونگ بنکون میں انفرادی امانتون کی مقدار بڑہادی ہے۔ جس کا اثر صرف بنگال ہی میں دیکھنے میں نہیں آیا بلکہ اون صوبہ جات میں جہان زیادہ بنکون کا دیوالہ نکلا۔ یہ اثر اور بھی نمایان ہے۔ ہر امانتدار کی سالانہ بچت کی شرح ۲۶۸ روپیہ بالاوسط معلوم ہوتی ہے۔ اگر ہندوستانیون اور یوروپیون دونوں کو ملا کر دیکھا جائے تو شرح مذکور ۱۳۰ روپیہ فی شخص تک پہنچتی ہے۔ مزید توضیح کے لئے یہ بیان کرنا بیجا نہ ہوگا کہ ۱۹۱۱ء اور ۱۹۱۲ء میں ہندوستان کے ڈاکخانوں میں ۱۵ لاکھ ۲۴۰ تھی جن میں ایک لاکھ اکتیس ہزار آٹھ سو بانوے یوروپین اور تیرا لاکھ ۶۸ ہزار ۹ سو ۴۹ ہندوستانی تھے۔ کل نولے ۱۹ کروڑ روپیہ جمع تھے۔

ڈاکخانہ کو چکمہ - نواکہاری کے ایک ڈاکخانہ سانڈوپ کے چٹھی رسان نے اپنے بعض رشتہ دارون کے نام چند مصنوعی منی آرڈر بہیجے جن کا روپیہ اونہوں نے وصول کرلیا۔ آخرش یہ فریب کہل گیا۔ ملزم نے کسی قدر اقبالی جرم کرلیا ہے۔ اور دو سو روپیہ اس کے مکان سے برآمد ہوا ہے۔

بندر کا عجیب استعمال - بابو دسراتہی چٹرجی نے چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ کے سامنے بیان کیا کہ جبکہ میں بازار سے گذر رہا تہا ایک شخص نے مجہ پر بندر پہینکا اور جیب میں مضطرب ہوا تو وہ میری تہیلی لے کر بہاگ گیا جس میں ۱۵ روپیہ موجود تھے۔ گو وہ گرفتار کیا گیا مگر اوس نے تہیلی ایک ساتہی کو دیدی تہی جو بہاگ گیا کورٹ انسپکٹر نے عدالت میں بیان کیا کہ بندر پہینک کر جیب کاٹنے کا یہ نیا طریقہ نکلا ہے ایسی ہی ایک واردات پہلے بہی وقوع میں آچکی ہے۔

سگرٹ نوشی - طلبہ میں سگرٹ اور بیڑی کے استعمال میں روزافزون ترقی کے متعلق قانونی کونسل مدراس کے گذشتہ جلسہ میں استفسارات کئے گئے۔ مدراس کی پبلک جماعتوں نے گورنمنٹ سے کم سنوں کی سگرٹ نوشی کے خلاف وضع قانون کی درخواست کی ہے۔ گورنمنٹ قبل ازین صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم کو لکہہ چکی ہے کہ وہ سکول کے احاطون اور کہیل کے میدانون میں طلبا کو سگرٹ پینے سے باز رکہیں۔ لیکن اس سے یہ برائی چندان دفع نہیں ہوئی لہذا اس بارہ میں بڑودہ کے نمونہ پر غیر سرکاری ممبرون نے ایک مسودہ قانون آئندہ کے جلسہ میں پیش کرنے کی تجویز کی ہے۔

لاٹھیوں کی ممانعت - کابلیون کا تشدد دن بدن کلکتہ میں بڑہ رہا ہے اور وہ اپنا قرضہ لاٹھیون سے وصول کرتے ہیں۔ اور اپنے شکار پر دن دہاڑے گلیون میں تشدد کرتے ہیں اور بعض پولیس والون کے سامنے بھی زدوکوب سے باز نہیں آتے۔ کمشنر پولیس نے بدیں وجہ روز پبلک کو بذریعہ نوٹس اطلاع دی ہے کہ وہ ایکسال تک لاٹھیان لیکر عام بازارون میں نہ نکلیں۔ کابلی اس حالت میں جبکہ اونکا یہ ہتھیار چھین جاویگا شاید تعدی اور بدلہ لینے سے باز آکر پرامن شہری بنجاوین۔

من موہنی شوقین مزاج توجہ فرمائیں لطف جوانی کا اٹھائیں یہ وہ شے ہے جس کی تلاش میں بڈھے اور جوان رات دن لگے رہتے ہیں اس کی ایک ایک گولی جواہرات سے بڑھکر ہے چند روز کے استعمال سے بدن کو فولاد بنادیتی ہے آدمی کیسا ہی نحیف سست اور کمزور کیون نہو ایک گولی دودہ کے ہمراہ کہانے سے آدہ گھنٹہ بعد وہ طاقت پیدا ہوتی ہے کہ بڈہے جوان کرامات کردیں۔ ایک بکس ایک آدمی کو ۲۴ مرتبہ اور ۲۴ آدمی ایک مرتبہ کافی ہے فائدہ نہو تو دلم دونے دینے کی شرط ہے اس سے لیں قیمت فی بکس للعہ۔ تین بکس ایک ساتھ لینے سے للعہ،

گورے اور خوبصورت ہونے کی دوا - یہ دوا ولایتی خوشبودار پہولون کی روح ہے اسکو ولایت کے ڈاکٹر نے بنا کر ابہی بہیجا ہے۔ ساتہ دن چہرہ اور بدن پر مل کر نہانے سے سیاہ رنگت بہی گلابی پہول کی مانند سرخ و سفید مخمل کے مانند قایم ہوجاتی ہے۔ سینا مانا کے داغ چہائیں۔ چیچک۔ جہریان۔ مہاسے وغیرہ سے جو چہرہ خوردہ اور بے رونق ہوجاتا ہے ان کو مٹاکر ایسی خوبصورتی آجاتی ہے کہ چہرہ چاند کی مانند چمکنے لگتا ہے ترکیب یہ ہے کہ بکلت ادویہ

مجموعہ نایاب مع نوشتہ قسمت

239

لیجئے جس کتاب کے آپ عرصہ سے منتظر تھے خدا کے فضل و کرم سے اب چھپکر تیار ہوگئی۔ یوں تو یہ کتاب پہلے بھی کئی بار چھپی دوسرا ایڈیشن میں نئے نئے مضامین درج کئے گئے ایسے بھی وہ وہ مضمون درج کئے ہیں کہ جو کسی کے خواب وخیال میں بھی نہیں آسکتے۔ خداوند عالم کا میں لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں کہ اس کتاب کو پبلک نے نہایت ہی قدر کی نگاہ سے دیکھا۔ کتاب چھپنے نہیں پائی کہ خریداری کے خطوں کا ڈھیر ہوجاتا ہے کیوں نہ پبلک اسکو قدر کی نگاہ سے دیکھے۔ اسکا ایک ایک مضمون اعلیٰ درجہ کا ہے کیونکہ نہایت ہی معتبر عربی۔ فارسی۔ ہندی۔ ناگری۔ انگریزی وغیرہ کتابوں سے مضمون اخذ کئے گئے ہیں مضمون بھی وہ ہیں کہ کوئی انسان ایسا نہیں ہے جسکے منفعت مطلب نہو۔ یہ کتاب دیگر کتابوں کی طرح ایک دفعہ دیکھکر الماری میں رکھنے کے قابل نہیں ہے میں یقیناً کہتا ہوں کہ آپ اس کتاب کو ایک لمحہ کیلئے بھی اپنے پاس سے علیحدہ نہیں کرسکتے بلکہ شب کو سوتے وقت بھی آپ اسکو زیر تکیہ رکھکر سوئے گا۔ اور صبح کو اٹھتے ہی اس کتاب کا مطالعہ کرنا شروع کردیجیگا اب اسکے مضامین کو آپ ملاحظہ فرمائے اول تعبیر نامہ شبکو جو خواب دیکھے صبح کو فوراً اس کتاب میں تعبیر دیکھہ لیجئے۔ دوم ارسطو نامہ یعنی سر سے اور پیر تک جو اعضا پھڑکے اسکی نیکی اور بدی اس کتاب میں دیکھہ لیجئے۔ سوم قیافہ شناسی یعنی ہر ایک شخص کی صورت دیکھکر اس کے افعالوں کا حال معلوم کرلینا۔ چوتھے فالنامہ حافظ شیرازی جس قسم کی فال دیکھنی ہو اس کتاب میں دیکھہ لیجئے۔ پانچویں استخارہ برائے دریافت حال آیندہ۔ چھٹے فالنامہ حضرت خواجہ خضر علیہ السلام۔ ساتویں جلد ولی ہمن دنحس دریافت ہوتے تولد فرزند میں منقول حضرت امام جعفر۔ آٹھویں دریافت روانگی سفر۔ نوین عمل ساعتہ قمر براہ۔ دسویں جدید اور دلپسند غزلیں۔ گیارھویں نوشتہ قسمت اس میں ۹۴ سوال ہیں اور چار ہزار چھیانویں جواب ہیں جو کہ نہایت ہی مستند اور صحیح ہیں۔ اگر آپ کے سوال کا جواب ایک بھی صحیح نہ نکلے تو آپ بلا تامل کتاب کو روانہ کرکے اپنی پوری قیمت واپس منگالیویں۔ یہ کتاب حضرت دانیال پیغمبر پر نازل ہوئی تھی جس کی اصلی کا پیان قسطنطنیہ مصر۔ مراکو۔ اٹالیہ۔ روس۔ لندن۔ جرمن۔ چین وغیرہ کی مختلف زبانوں میں ابتک موجود ہیں۔ آپ صبح اٹھتے ہی اپنا سوال دیکھئے گا کہ آج کا دن ہمارے واسطے کیسا ہے یعنی بھاگوان ہی یا نحس ہی کیا ہماری عمر بڑی ہے۔ ہماری قسمت میں کیا لکھا ہے کیا کبھی ہم دولتمند ہوں گے۔ آجکل ہماری قسمت ہے یا بد قسمت اس سال ہمارے ساتھ کیا واقعہ ہونیوالا ہے۔ کیا ہم اپنی مراد پاویں گے۔ شادی سب لگن ہے یا نہیں۔ مقدمہ ہم جیتیں گے یا نہیں سفر مبارک ہے یا نہیں غرض جو سوال آپ دیکھئے گا انشاء اللہ یہ کتاب آپ کو فوراً جواب دیگی۔ بارھویں لطائف وظرائف۔ یہ لطیفے دونوں کو ہنسانے والے ہیں۔ تیرھویں قصے کہانیاں جھبیلی بھٹیاری کا قصہ یہ قصہ قابل دید ہے۔ چودھویں ایکرو پیہ سے لکھپتی ہونا اس قصہ کو دیکھکر آپ کو بھی ضرور شوق تجارت کا ہوگا۔ پندرھویں حضرت آدم سے حضرت رسول مقبول تک انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے حالات۔ سولھویں نہایت ضروری سوال وجواب یعنی سب سے پہلے دنیا میں کونسا درخت پیدا ہوا اور زمین کا کونسا ٹکڑا پیدا ہوا۔ قیامت کے روز سب سے پہلے قبر سے کون اٹھیگا۔ حضرت آدم کے بعد اول لکھنا کس نے سکھایا۔ دوزخی لباس سب سے پہلے کس کو پہنایا جاویگا۔ قیامت کے روز حشر کے میدان میں سب سے پہلے کس حساب ہوگا۔ حضرت آدم نے جنت میں داخل ہوکر اول کیا کھایا تھا۔ دنیا میں سب سے پہلے زلزلہ کب آیا۔ اذان سب سے پہلے کس نے دی۔ شراب وراگ باجہ سب سے پہلے کس نے ایجاد کیا۔ شیطان کے بعد سب سے پہلے کون دوزخ میں جاویگا۔ سب سے پہلے دنیا میں گندم کی کاشت کس نے کی سب سے اول دنیا میں کپڑا کس نے پہننا شروع کیا سب سے اول دنیا میں کس نے بنا۔ پیمانہ اور ناپ کس نے بنائے۔ دنیا میں سب سے پہلے سوت کاتنا کس نے شروع کیا حشر کے میدان میں خداوند کریم سب سے پہلے کس پر نظر ڈالیگا۔ غرض کہ اسی طرح سے سوال وجواب ہیں جو ہر ایک مسلمان کو ضروری یاد کرنے چاہئے ہیں۔ سترھویں مجرب اور آزمودہ نسخے جیسے مقوی لذت ممسک وغیرہ نسخے درج ہیں جو ہر ایک جگہ آسانی تیار ہوسکتے ہیں۔ اٹھارویں مسلمانی ہندوانی انگریزی کھانوں کی وہ وہ لذیذ ترکیبیں درج ہیں جو آجتک آپنے نہ کھائے ہونگے۔ انیسویں بیروزگار کو روزگار لگانیکی ترکیبیں ہر ایک شخص گھر بیٹھے ہزاروں روپیہ پیدا کرسکتا ہے مثلاً ملمع کاری کاغذ جادو کا کاغذ جادو کا قلم جادو کی روشنائی آتشبازی بنانا شعبدہ بازی دکھانا۔ وغیرہ وغیرہ درج ہے مختصر کہ یہ کتاب ایسی مفید مطلب ہے کہ کیا ادنیٰ اور کیا اعلیٰ سب ہی لوگوں کی خواہش کے مطابق ہے یہ صرف مضامین کو آپنے ملاحظہ فرمایا کیا اب بھی کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ کتاب ہمارے مفید مطلب نہیں ہے اگر کتاب مذکور آپکے مفید مطلب ہو تو ایک پوسٹ کارڈ لکھکر فوراً منگالیجئے ورنہ پانچویں ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ اگرچہ اسکی دفعہ کتاب مذکور کی ضخامت بڑھ گئی ہے۔ لیکن میں نے قیمت وہی ایک روپیہ تین آنے مع محصول ڈاک رکھی ہے۔

خضاب رنگ ... شباب

اگرچہ آجکل خضابوں کے اشتہارات آپکی نظروں سے بکثرت گذرتے ہوں گے۔ اگر آپکو خضاب لگانے کا شوق ہے تو آپ ہر ایک اشتہار کو پڑھکر ... منگاکر استعمال کرتے ہوں ... مگر جو بات آپ چاہتے ہیں نتیجے وہ آپکو حاصل نہوتی ہوگی۔ میں بھی بہت عرصہ سے خضاب بنانیکی کوشش میں لگا ہوا تھا۔ اس عرصہ میں سیکڑوں روپیہ خرچ کرڈالے مگر خضاب ہی قبضہ میں نہیں آتا تھا لیکن میں خدا کے بھروسہ پر کوشش برابر کرتا رہا۔ خدا کالاکھ لاکھ شکر ہے کہ میری کوشش ... ہوگئی۔ میں خدا کے فضل وکرم پر بھروسہ کرکے دعوے کے ساتھ لکھتا ہوں کہ کم خدا میرا خضاب سب خضابوں سے اعلیٰ ... ہے۔ صرف ایک شیشی کا خضاب شل عرق کے ہے جو بہت جلدی بالوں کو سیاہ کردیتا ہے اور جلد پر دھبہ وغیرہ نہیں ... اگر آپ کو خضاب لگانیکا شوق ہے تو آپ صرف ایک شیشی منگاکر استعمال کریں اور قدرت خدا کا تماشہ دیکھیں۔ میں خدا کی ذات سے امید رکھتا ہوں کہ آپ میرے خضاب کے استعمال میں لاکر دوسرے خضاب کو کبھی ہاتھ نہ لگائیں گے ... ہمیشہ یہ ہی خضاب لگایا کریں گے جہاں آپنے سیکڑوں روپیہ دیگر اشتہاری خضابوں پر خرچ کردئے ہیں وہاں ایک روپیہ میرے خضاب پر بھی خرچ کرکے دیکھہ لیجئے اگر میری تحریر کے مطابق ہو تو آپ مہربانی کرکے سارٹیفکٹ عنایت کریں اگر میری تحریر کے خلاف ہو تو بقیہ خضاب واپس کرکے اپنی پوری قیمت واپس منگالیویں۔ میں بلا کسی عذر کے آپ کی قیمت واپس کردونگا۔ خضاب مذکور تین اونس کی شیشی میں ہے جو عرصہ تک کام دیتی ہے شیشی کے ہمراہ ایک برش بھی روانہ کیا جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار +

المشتہر ایم اے۔ ایم صدیق سوداگر۔ تاراچند دت اسٹریٹ ۹ کلکتہ

داد کی مجرب دوا۔ اگر آپ کو یا آپ کے کسی دوست احباب کو داد کی شکایت ہو تو ہمارے یہاں سے ایک ڈبیہ منگاکر استعمال میں لاویں۔ تین روز کے اندر جاتا رہے گا۔ قیمت فی ڈبیہ ۴ر۔ سنہ ۱۹۱۴ء کی صدیقی جنتری منگاکر ملاحظہ فرمائے۔

تلغرافات

معاملات البانیہ

(ڈورزو یکم جون) گورنمنٹ البانیہ نے بین الاقوامی کمیشن کے توسط سے دول سے بین الاقوامی دستہ سپاہ بھیجنے کی درخواست کی ہے۔

(ڈورزو ۳ جون) باغیوں نے کروجہ کے قصبہ پر حملہ کیا۔ وفادار افسران نے فوجی پولیس کے ۱۲۵ سپاہیوں کے ساتھ خفیف مدافعت کی۔ بعدہٗ یہ قلعہ کو مراجعت کر گئے۔ جہاں ان کا محاصرہ کر لیا گیا باغیوں نے قلعہ پر پانی بند کر دیا بعدہٗ افسران حکام اور ۳۰ فوجی سپاہیوں کو قلعہ سے نکل جانے کی اجازت دی۔ جو بلا کسی مزاحمت کے ڈورزو پہنچ گئے۔

(لندن ۴ جون) رویٹر کو معلوم ہوا ہے کہ گریٹ برٹن و جرمنی نے اس صورت میں کہ دیگر دول بھی ان کو خطرہ میں پاکر ڈورزو کو جنگی جہازات بھیجنے پر تیار ہوں اپنی گورنمنٹوں کی طرف سے جنگی جہازات روانہ کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔

(ڈورزو ۵ جون) بین الاقوامی متفقہ کمیشن باغیوں سے مصالحت کی گفتگو میں ناکام رہکر یہاں واپس آگئی ہے باغی کسی مسلمان کو پرنس البانیہ بنائے جانے پر مصر ہیں۔ گورنمنٹ نے ڈورزو میں فوجی قانون نافذ کر دیا ہے اور والیوں کو باغیوں کے خلاف مؤکر آراہونے کا حکم صادر ہوا ہے۔ چونکہ بعض لڑنے سے انکار کرتے ہیں اسلئے حکم مذکور منسوخ کر دیا جائیگا۔ آبادی مضطرب پریشان ہے۔ بہت سے جہازوں پر سوار ہورہے ہیں۔

دولت عثمانیہ

(برلن ۳ جون) بغداد ریلوے کا بغداد سویکی سیکشن تجارت کے لئے کھل گیا ہے۔ ریلوے کا یہ حصہ ۹۴ میل طویل ہے۔

میکسیکو و امریکہ

(الباسو ۲ جون) جنرل کرنزا نے ایک بیان شائع کرکے نیاگرا کے بیچ بچاؤ کرانے والوں پر معاملات میکسیکو کے نہ سمجھنے کا الزام لگایا ہے اور اسبات پر زور دیا ہے کہ انہیں باغیوں کی حکومت کو بھی تسلیم کرنا چاہئے جو اسوقت میکسیکو کے دو تہائی ملک پر قابض ہیں۔ اور چند ماہ کے اندر خود اس مسئلہ کا تصفیہ کرنے کے قابل ہوں گے باغی سپاہ کا سردار دوران انتخاب میں عارضی پریزیڈنٹ ہوگا۔

(مزاٹلدن ۴ جون) باغیوں نے شہر میکسیکو اور مغربی ساحل کے مابین رسل و رسائل کا سلسلہ منقطع کر دیا ہے۔ انہوں نے تولیاؤ مسخر کرکے گوادالا۔ جادرا کو جا گھیرا ہے کرنزا رپورٹ کرتا ہے

کہ ریاست ویراکروز میں باغیوں نے دو قصبوں کو فتح کر لیا ہے۔

متفرقات

عجیب مجرم۔ باسل سٹیشن کی پولیس و ریلوے حکام دو ماہ سے اس شخص کے متلاشی تھے۔ جو بے وقت سیٹی بجاکر ٹرینوں کو سٹیشن سے روانہ کر دیتا تھا۔ اس طرح ٹرینوں کو موجب خطر میں ڈالنے کا باعث ہوتا تھا اور سیٹیوں کیوجہ سے کئی ٹرینیں وقت معینہ سے پیشتر روانہ ہوگئیں جن کو واپس لانا پڑا بعض حالتوں میں یہ دیگر ٹرینوں سے ٹکرانے سے بال بال بچیں۔ ڈیلی ایکسپریس کے نامہ نگار جنیوا کے بیان کے مطابق آخرش مجرم کا پتہ لگ گیا یہ ایک کوا تھا جس نے سٹیشن کے اندر گھونسلا بنا رکھا تھا اس نے گارڈ کی سیٹی کی نقل سیکھ لی تھی فوجی پولیس کو اس کوے کو نشان بندوق بنانے کا حکم ہوا ہے۔

(صوفیہ ۴ جون) صوفیہ و دارنہ میں یونانیوں کے خلاف مظاہرہ کیا گیا۔ اول الذکر مقام میں مجمع یونانی علم اڑاکر ملے گیا بلکہ تاکو ریلیا نی گرجہ پر اثر رہا تھا۔ گورنمنٹ بلغاریہ نے اس حرکت کے لئے معافی مانگی۔ دارنا کے لوگوں نے دو یونانی گرجوں پر قبضہ کر لیا۔ بلغاری گورنمنٹ نے ایک اعلان شائع کرکے ظاہر کیا ہے۔ کہ یونان کے خلاف یہ مظاہرے اسلئے ہو رہے ہیں کہ یونان کے جدید مقبوضات میں بلغاریوں پر سخت تشدد ہو رہا ہے۔

(صوفیہ ۵ جون) یونانی سٹیمر قلوریڈا ۴۰۰ مسلمان پناہ گزینوں اور متعدد بلغاری مخبروں کے ساتھ امریکن علم اڑاتا ہوا دیدہ غاچ پہنچا ہے باشندے جوش میں بھرے ہوئے ہیں۔ دوکانیں بند ہیں۔ عوام الناس کے ایک مجلسہ نے جہاز سے بلغاریوں کی رہائی۔ ورنہ یونانیوں کو دیدہ غاچ سے خارج کئے جانے کا مطالبہ کیا۔

(دیدہ غاچ ۵ جون) خارج شدہ بلغاری رہا کر دیئے گئے جس سے مقامی خطرناک جوش تھم گیا۔

ہمدرد فضلا
[illegible]
منیجر دہلی سہ بجنور سے منگائیے۔

مسئلہ سود کی ترقی

سود کے متعلق میں نے اب تک چند ماہ سے پبلک کو کوئی اطلاع نہیں دی تھی۔ حالانکہ پبلک کا حق ہے کہ ان معاملات میں اُسکو باخبر رکھا جائے لہٰذا مفصلہ ذیل عرض کیا جاتا ہے۔

(۱) سود کے بارہ میں پہلی کارروائی یہ تھی کہ ۱۴-اپریل ۱۹۱۳ء کو لیجسلیٹو کونسل صوبجات متحدہ میں بجٹ کے موقع پر ایک تقریر کی تھی۔ جس کو چھاپ کر انگلستان اور ہندوستان کے خاص خاص عہدہ داروں اور اڈیٹروں کے پاس بھیجا تھا۔

(۲) ایک جلسہ پراونشل کانفرنس صوبجات متحدہ کا جو بمقام فیض آباد دسمبر ۱۹۱۳ء میں ہوا تھا۔ اس میں سب صوبہ کے منتخب قائم مقام موجود تھے۔ وہاں بالاتفاق یہ تجویز منظور ہوئی کہ سود کا قانون نہایت درجہ قابل اصلاح ہے اور اس سے کاشتکاروں۔ زمینداروں۔ کاریگروں۔ اور چھوٹی تنخواہ کے ملازموں کا بہت نقصان ہے مناسب ہے کہ گورنمنٹ اس کا انسداد فرمائے۔

(۳) تیسری منزل اس مسئلہ کی یہ تھی کہ اردو اور بعض انگریزی اخباروں نے میری بجٹ سپیچ کے متعلق اس مسئلہ پر بحث کرنی شروع کی چنانچہ بعض مضامین لکھے گئے۔ اور ۱۹۱۳ء کی رپورٹ میں جو حصہ پریس کے متعلق ہے اس میں بیان کیا گیا ہے کہ پریس نے اس سال سود کی اصلاح پر زور دیا۔

(۴) جنوری میں نے ۲۰ دسمبر ۱۹۱۳ء سے کام شروع کیا اور آخر جلسہ (اپریل ۱۹۱۴ء) تک تقریباً کوئی اجلاس کونسل کا ایسا نہیں ہوا جس میں مختلف سوالات سود کے بارہ میں نہیں کئے گئے۔ اُن کی تعداد ۳۰-۴۰ سے کم نہ ہوگی۔

(۵) اسی عرصہ میں زبان انگریزی میں تاریخ مسئلہ سود مرتب کی گئی جو ۱۲۸ صفحوں پر شائع ہوئی ہے اور دفتر عصر جدید میرٹھ سے مل سکتی ہے۔ اس کتاب میں قدیم مصریوں اور ہندؤں سے لیکر حال تک جس قدر قوانین سود کے متعلق ہوئے ہیں اُن سب کا ذکر ہے۔ جو جو دلائل خیر محدود سود کے حق میں بیان کئے گئے ہیں اُن کو توڑا گیا ہے۔ انگریزی اور اردو اخبارات اور گورنمنٹ کے نقشہ جات کا اقتباس دیا گیا ہے۔ مجکو افسوس ہے کہ اس کتاب کا اعلان کرنیکی فرصت نہ ملی۔ لیکن صوبجات متحدہ کے تمام ممبروں کو اور امپیریل کونسل کے تقریباً تمام ممبروں کو اور مشہور اردو اور انگریزی اخباروں کو اس کتاب کی ایک ایک جلد بطور ہدیہ بھیج چکا ہوں۔

(۶) ۱۴-مارچ ۱۹۱۴ء کو میں نے ایک مسودہ بنام قانون اصلاح سود "کونسل صوبجات متحدہ" میں پیش کیا۔ اس کے متعلق کونسل میں مسٹر آنریبل لفٹنٹ گورنر کی تقریر ملاکر دس تقریریں ہوئیں جن میں سے نصف تقریریں تائید اور نصف مخالفت میں تھیں۔ لیکن مخالف تقریروں نے بھی موجودہ سود کی سختی کو تسلیم کیا تھا۔ اس مسودہ کا منشاء یہ تھا کہ سادہ قرضوں میں عدالتوں کو صرف ۱۲ فی صد سالانہ اور کفالتی قرضوں میں ۹ فیصد سالانہ سود در سود کی ڈگری کا اختیار ہوگا اور کوئی عدالت سادہ قرضوں میں ۹ سال اور کفالتی قرضوں میں ۱۲ سال سے زیادہ کا سود نہ دلا سکے گی۔ اسوقت یہ مسودہ نامنظور ہوا تھا مگر مدراس سیلون کانفرنس میرٹھ وغیرہ بہت جگہ سے اصلاح قانون سود کا مطالبہ ہوا۔

(۷) اگلے دن یعنی ۱۵-مارچ ۱۹۱۴ء کو میں نے ایک دوسرا مسودہ قانون جس کا نام "قرضداروں کی منصفانہ دادرسی کا قانون" تیار کرکے سکرٹری کونسل کو بھیجدیا۔ اس میں میں نے عدالتوں کو سود کے گھٹانے کا اختیار دیا ہے۔ اول ۱۳ مارچ اس کے مباحثہ کے لئے مقرر ہوئی تھی بہت سے خانگی خطوط بھی اس کی تائید میں موقر ممبران گورنمنٹ اور دیگر ممبران کونسل کے نام روانہ کئے تھے لیکن مباحثہ ملتوی ہوگیا اور گورنمنٹ نے کہا کہ ہم اس پر غور کر رہے ہیں چنانچہ مسودہ ہنوز زیر غور ہے۔ نیز ۱۷-اپریل ۱۹۱۴ء کو جو حال کے بجٹ پر میں نے تقریر کی تھی اس میں میں نے بتایا تھا کہ موجودہ قانون کسی طرح قائم نہیں رہ سکتا یہ تقریر ۲۴ اپریل کے عصر جدید میں شائع ہو گئی ہے۔

(۸) حال میں ایک بڑا جلسہ کلکتہ میں ہوا جس میں ایک شہور بادری نادر دالا ڈیمرگل نے لیکچر دیا اور تمام خرابیاں جو سود کے غیر محدود ہونے سے ہوتی ہیں اور بالکل انہیں سے میرے مسودہ قانون مندرجہ دفعہ ۶ منمن ہذا اور دیگر امور کے متعلق رائے طلب کی۔

(۹) اخبار پانیر کی خبر سے اور جو خط مسٹر آنریبل جیمس مسٹن نے مجھے حال میں لکھا تھا اوس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسئلہ سود گورنمنٹ آف انڈیا میں زیر تجویز ہے۔ تائیدی تقریروں میں آنریبل راجہ کشل پال سنگھ بہادر کی تقریر مندرجہ عصر جدید ۸ مئی ۱۹۱۴ء اس قابل ہے کہ صاحبان اخبار اسکو نقل فرماویں۔

(۱۰) میں [illegible] کے ذریعہ نہایت زور کیساتھ صاحبان اخبار [illegible] پبلک کو تحریک کرتا ہوں کہ گورنمنٹ کے ہاتھ مضبوط کرنیکے واسطے اس معاملہ پر مضامین لکھیں اور جلسے کریں کیونکہ جب تک عام خواہش نہ معلوم ہو گورنمنٹ مجبور ہے [illegible] جہاں کہیں جلسہ ہوا کرے روداد جس اخبار میں درج کی جائے وہ پرچہ میرے پاس بھیجدیا جائے [illegible]

[illegible]

غلام [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسیحیت کا اسلام پر ایک اور حملہ

کیمبرج یونیورسٹی کا قرآن

مسلمانوں کو بیدار ہونیکی ضرورت ہے

گذشتہ اشاعتوں میں ہم اُن مسودات قرآن کا ذکر کرچکے ہیں جو کیمبرج یونیورسٹی عنقریب شائع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ یہ مسودات جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے موجودہ قرآن مجید سے کچھ مختلف ہیں اور ان سے معتقدات کے خلاف قرآن مجید میں ایک حیرت انگیز اختلاف رونما ہوتا ہے۔

اسلامی اخبارات میں کیمبرج یونیورسٹی کے اس اعلان سے ایک عجیب بے چینی اور جوش پیدا ہو گیا ہے اور وہ فرط عقیدت سے یورپ یا مسیحیت کے اس حملہ کو نہایت ناگوار خیال کرتے ہیں جو ایک حد تک بجا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اسلامی پریس کو ابھی ضبط و صبر سے کام لینے کی ضرورت ہے اور اس سے پہلے کہ ہم اون مسودات کو نہ دیکھیں۔ ہمیں اون کے متعلق کسی قسم کی تردید یا مدافعت کی کوشش سے باز رہنا چاہیئے۔

یہ امر تو ظاہر ہے کہ مسیحیت اسلام کی ترقی کو گوارا نہیں کرسکتی تیرہ سو برس سے اسلام مسیحیت کے حملوں کا نشانہ رہو رہا ہے لیکن خدا کا فضل و کرم ہے کہ اسلام بحیثیت مذہب مسیحیت سے کسی طرح نہ دب سکا۔ اب عرصہ سے یہ کوشش ہو رہی ہے کہ اسلام کی روح حیات (قرآن مجید) کو محرف ثابت کیا جائے تاکہ اوس کی ہستی کا چراغ ہی گل ہو جائے لیکن مسیحیت کی یہ کوشش قانون قدرت کے خلاف ہونے کے ساتھ ہی قطعی طور پر ناممکن ہی ہے۔ کیونکہ خداوند تعالےٰ نے صاف فرمایا ہے یریدون ان یطفئوا نور اللہ بافواھھم ویابی اللہ الا ان یتم نورہ ولو کرہ الکافرون۔ (سورہ توبہ پ ۱۰ ع ۱۱) وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور (قرآن) کو اپنے مونہوں سے بجھا دیں اور اللہ یہ چاہتا ہے کہ اپنے نور کو پورا کرے اگرچہ کافر ناخوش ہوں۔

اس لئے ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ مسیحیت کی یہ کوشش یقیناً بے سود ثابت ہوگی اور اسلام کا نورانی چہرہ مسیحیت کی اس قسم کی گرد و غبار سے پاک و صاف رہیگا اور ہمیشہ رہیگا خواہ تمام دنیا کے مخالفین اوس کی مخالفت میں اپنا کام کریں۔

قبل اس کے کہ کیمبرج یونیورسٹی کے مسودات شائع ہوں اور اون پر تبصرہ کیا جائے۔ ہم ذیل میں لنڈن ٹائمز کے اوس مضمون کا خلاصہ درج کرتے ہیں جو ان مسودات کے متعلق اس نے لکھا ہے تاکہ قارئین کرام کو کیمبرج یونیورسٹی کے قرآن کے مسودات کے متعلق مزید حالات معلوم ہوسکیں۔

لنڈن ٹائمز "قرآن شریف برلنی، وقتی؟ اور دی کیمبرج میں قرآن مجید کے متن میں اختلاف کا پتہ لگا یا گیا" کے عنوان سے لکھتا ہے۔

چند ہفتہ میں کیمبرج کا "یونیورسٹی پریس" چند ایسے نادر الوجود کاغذات شائع کریگا جو غالباً آٹھویں صدی عیسوی کے شروع یا ساتویں صدی عیسوی کے آخر میں مرتب ہوئے تھے اور جن میں قرآن کی عبارت سے مختلف عبارت موجود ہیں۔ یہ کاغذات ایک مسودہ کا جزو ہیں جسکو ڈاکٹر اگنیز لیوس نے ۱۸۹۵ء میں خرید کیا تھا اور جس میں بعد کی تحریرات اون چند خلاصجات پر مشتمل تھے جو عیسائی مقدسین نے ترتیب دئے تھے۔

پیرس میوزیم کے ماہرین فن کتابت نے ان مسودات کی تحریر کو نویں صدی عیسوی کے آخر کا لکھا ہوا قرار دیا ہے "یہودیہ جیلیم جیکو بائی" اور "دیٹر مینسی لس میری" کا متن شریانی زبان میں اوس مسودہ کے بڑے حصہ کے نیچے درج ہے مسٹر لیوس صاحب کی میم صاحبہ نے ۱۹۱۲ء میں اسکو سلسلہ موسومہ "ستودیا سنٹیکا" کے نمبر ۱ کے طور پر شائع کیا تھا۔

میم صاحبہ نے اپنے دیباچہ کے پانچ صفحون میں ۲۳۔ ایسے موقعوں کا حل لکھا۔ جن میں نیچے کی درج شدہ سطریں بے شبہ قرآن شریف کا حصہ ہیں اور "جوبلی لیوٹز میڈیکل سوسائٹی" کے سلسلہ مشرقیہ کے پلیٹ نمبر ۱ سے ۵ سے مثابہ ہے مسنر لیوس نے خیال کیا کہ وہ دو مسودوں کے اجزا ہیں۔ چنانچہ اونہوں نے اون میں سے ایک کا نام قرآن نمبر (۱) رکھا اور دوسرے کا قرآن نمبر (۲) مسنر مذکور نے ہر صفحہ سے چار سطریں نقل کردینے پر اکتفا کی یعنی ایک سطر شروع صفحہ کی۔ ایک آخر کی اور دو سطریں درمیان صفحہ کی یہ سطریں عموماً ایسی نہیں کہ ان سے اور کچھ اور نہیں لکھا تھا باقی سترہ یا اٹھارہ سطروں کو چھوڑ دیا تھا۔

یہ سلسلہ اس خیال سے عرصہ تک مالکہ کے گھر میں پڑا رہا کہ قدرتی طور سے ان سطور پر دیدہ ریزی کرنی بے سود ہے کیونکہ اول تو قرآن مجید میں اختلاف نہیں ہے۔ دوسرے یہ کہ وہ سطریں دوسری سطور (مکتوبہ عیسائی مقدسین) کے درمیان دھندلی تھیں ان وجوہ سے نومبر ۱۹۱۳ء تک یہ مسودہ اسی طرح پڑا رہا۔ آخر جب ڈاکٹر الیفونسی منگانا نے (جو ۳ سال موصل کی سیریوچالڈین سیمنری" میں سمیٹک زبانوں کے پروفیسر رہے ہیں۔) سلسلہ نمبر ۱ "سٹڈیا سنیٹیکا" پڑھنا شروع کیا تو حاشیہ کی اون متعدد علامات کو دیکھکر جو صحت کتابت کی بابتہ ہیں۔ ایک ہی نظر میں ڈاکٹر صاحب موصوف کو معلوم ہوگیا کہ جو سطریں پڑھنے میں نہیں آتیں وہ قابل توجہ ہیں ان علامات صحت میں بجز ایک علامت کے تمام علامات مفرد الفاظ کی صحت قدیم طرز ہجا سے متعلق ہیں مگر ڈاکٹر صاحب کے مطالعہ متن نے تعجب خیز نتائج پیدا کئے اور اپنے مطالعہ سے اونہوں نے یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچا دیا کہ صفحات تین یا زائد ذرائع سے ہیں اون میں سے بعض اس وقت سے پہلے کے ہیں جبکہ پیغمبر صاحب کی وفات ۶۳۲ء کے بعد محمد (صلعم) کے کاتب زید بن ثابت نے قرآن شریف کی ایک کاپی تیار کی اور نیز اوس وقت سے بھی پہلے کی ہیں جبکہ حضرت عثمان (رض) نے ۶۵۲ء میں کلام پاک کی کل سابقہ نقول اور اجزا کو تلف کرنے کا حکم دیا۔

ڈاکٹر منگانا نے جن ۵۳ صفحات کا مطالعہ کیا ہے اون میں کم از کم ۳۵۔ اختلافات کے پتہ لگا ہے اور ۷۔ ایسی آیات کہ جو قرآن میں پائی جاتی ہیں اور ان مسودات میں نہیں ہیں نیز یہ کہ ان صفحات کا بیشتر حصہ زید کی کتب سے بہتر ہے مثلاً ان صفحات میں سترہویں سورت کا شروع یہ ہے کہ حرم کے گرد ہم جھکے" نہ کہ یہ (جو موجودہ قرآن میں پایا جاتا ہے کہ) "جب ہم نے برکت دی"

امید کی جاتی ہے کہ کیا تعجب ہے کہ دنیا کی نہایت مشہور کتابوں میں سے ایک کتاب کی تاریخ میں ایک قابل تاسف کی کو ہم پورا ہوتا ہوا دیکھیں اور اوس نکتہ چینی کی ابتدا شروع ہوگئی ہے جو ہم کو اعظم رسول عربی کے اصلی خیالات سے قریب تر کردے گی۔

لنڈن ٹائمز نے اپنے مضمون میں جن خیالات کا اظہار کیا ہے ہم اون پر اسوقت تفصیل کے ساتھ بحث کرنی نہیں چاہتے۔ کیونکہ لنڈن ٹائمز نے جو کچھ لکھا ہے اپنی ذاتی معلومات کی بنا پر لکھا ہے۔ البتہ اس کی ضرورت ہے کہ مسلمان تیار ہو جائیں۔ اور اپنی مذہبی زندگی کا ثبوت دیں۔ وہ علمی ثبوت سے اطمینان دلائیں کہ غیر کی بیسود کوشش پر پانی پھر جائے اب وہ وقت آگیا ہے کہ مخالفین کی ماحاصل کوششوں سے اسلام کے اوس دعوے کو زندہ کیا جائے جو قرآن کریم میں نہایت زور کے ساتھ حسب ذیل الفاظ میں کیا گیا ہے۔

قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا (بنی اسرائیل پ ۱۵ ع ۱۰) تو کہہ اگر سب آدمی اور جن ایسا قرآن لانے پر جمع ہو جائیں تو اس کی مانند ہرگز نہ لاسکیں گے۔ اگرچہ بعض بعض کے مددگار ہوں۔

کیمبرج یونیورسٹی نے اگرچہ قرآن کے مثل لانے کا دعوی نہیں کیا ہے لیکن تحریف کی کوشش ممکن ہے کہ ایک دن شاید ایسا ہی ہو کہ مسیحیت قرآن کے مثل کا دعولے کرنے لگے۔

لنڈن ٹائمز کے آخری فقرات بہت زیادہ توجہ کے قابل ہیں اور ضرورت ہے کہ علما اسلام اون مسودات کے شیوع سے پہلے ہی اُن پر تبصرہ کرنے کیلئے تیار ہو جائیں تاکہ مسیحیت کی کوشش تحریف فتنہ عظیم کا سبب نہ بنے۔

ڈاکٹر منگانا یا مسز لیوس نے جو مسودات جمع کئے ہیں اون کی نسبت ہمارا یقین ہے کہ وہ اس زمانہ سے کچھ بھی تعلق نہیں رکھتے جن کا حوالہ ٹائمز نے دیا ہے۔

ہم منتظر ہیں کہ کیمبرج یونیورسٹی پریس سے وہ مسودہ شائع ہو تاکہ اوس کا معقول جواب جلد شائع کیا جائے۔ اور مسیحیت کی کوشش تحریف کی خامیاں طشت از بام کردی جائیں۔

کیا مسلمان اب بھی اپنے مذہب کی طرف سے ایسے ہی بے پروا رہینگے جس طرح کہ وہ اب تک رہے ہیں اور ارونہیں آج اپنی اس غفلت و بے پروائی کی بدولت مسیحیت کے ہاتھوں سے پورے تیرہ سو تیس برس بعد یہ دیکھنا نصیب ہوا ہے کہ وہ مسلمانوں کی روح حیات میں تحریف کا پتہ دے۔

لنڈن ٹائمز نے اپنے مضمون میں نمونتاً جس تحریف کا ذکر کیا ہے اوس پر غور کرنے سے معلوم ہوسکتا ہے کہ مسیحیت اپنے دعوے میں کسقدر غلط فہمی میں مبتلا ہے۔ جو الفاظ ٹائمز نے نقل کئے ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

سبحن الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ اسمیں برکنا حولہ نہ تو شروع سورت کے الفاظ ہیں اور نہ ان کا تعلق حرم سے ہے بلکہ مسجد اقصیٰ سے ہے۔

لنڈن ٹائمز کی یہ غلطی ایسی صریح ہے جس کی تشریح کی ضرورت نہیں اور کہا جا سکتا ہے کہ جب ایک اختلاف کی یہ صورت ہے تو بقیہ اختلافات کی نوعیت بھی ایسی ہی ہوگی جن کے لئے کسی طرح ضرر رساں نہیں بلکہ ڈاکٹر منگانا کی غلط فہمی ہے۔ آخر میں ہمیں یہ [illegible] ایک حد تک ضروری معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] یا مسیحیت قرآن مجید میں تحریف ثابت کرنے کی کوشش کے بجائے اگر اپنے مذہب کی روح حیات

(اناجیل کی اصلی صورت تلاش کرنے میں جد و جہد کرے تو بہت مناسب ہے کیونکہ آجتک بعض اناجیل اپنی اصلی زبان میں اوسکو دی گئی ہیں۔ صرف تراجم کی کھوکلی چٹان پر اسکے مذہب کی بنیاد قایم ہے۔

تاریخ اسلام

(۷)

لوط علیہ السلام

حضرت لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچا زاد بھائی ہیں۔ حضرت ابرہیم کو آپ سے بہت محبت تھی ایک مرتبہ دو میوں نے آپ کو قید کر لیا تہا۔ حضرت ابراہیم نے رومیوں سے لڑ کر آپ کو چھوڑایا تہا۔

علاقہ سدوم میں خبیث الفرد معصیت بہت زیادہ ہوگیا اور وہان کے لوگ لڑکوں سے خواہش نفسانی پورا کرنے میں بہت زیادہ بڑھ گئے۔ تو حضرت ابراہیم نے خدا کے حکم سے آپ کو سدوم میں بہیجا۔ جہاں آپ ۲۰ برس تک تبلیغ کرتے رہے۔ قوم نے معجزہ طلب کیا کہ ہم سے بغیر ابر کے پانی برسے۔ آپ نے خدا سے دعا کی اور میٹھا پانی بغیر ابر کے برسا اس معجزہ سے بعض مسلمان ہو گئے۔ اور بعض بدستور منکر رہے ایک کافر نے آپ سے سوال کیا کہ میرا بیٹا کہان ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تیرا بیٹا فلان مقام پر بہان سے تنومیل پر ہے وہ کافر یہ سن کر اپنا سے آیا۔

جب آپ کافروں سے بہت تنگ دل ہوئے تو خدا سے دعا کی اور مدد چاہی۔ خداوند تعالیٰ نے قوم پر عذاب نازل فرمایا۔ چند فرشتے خوبصورت لڑکوں کی صورت میں دوپہر کے وقت آپ کے گھر میں آ اترے۔ آپ کی بیوی نے قوم کو خبر دی کہ حضرت لوط کے پاس نہایت خوبصورت لڑکے آئے ہیں۔ اس قوم میں مرد لڑکوں سے اور عورتیں عورتوں سے خواہشات نفس پوری کرتے تھے قوم نے حضرت لوط سے کہا کہ ان لڑکوں کو ہمیں دیدو حضرت لوط نے فرمایا کہ میری لڑکیاں موجود ہیں ان کو لے جاؤ لڑکے میرے مہمان ہیں اون کو نہیں دے سکتا۔ اسکے بعد آپ کو معلوم ہوا کہ یہ لڑکے فرشتے ہیں۔ خداوند تعالیٰ نے عذاب نازل فرمانے سے پہلے حضرت لوط علیہ السلام کو حکم دیا کہ تم مع اپنی بیوی کے آبادی سے باہر چلے جاؤ۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے

قال یا قوم هؤلاء بناتي هن اطهر لکم فاتقوا الله ولا تخزون في ضيفي أليس منكم رجل رشيد۔ قالوا لقد علمت ما لنا في بناتك من حق وانك لتعلم ما نريد قال لو ان لي بكم قوة او اوي الى ركن شديد۔ قالوا يا لوط انا رسل ربك لن يصلوا اليك فاسر باهلك بقطع من الليل ولا يلتفت منكم احد الا امراتك انه مصيبها ما اصابهم ان موعدهم الصبح اليس الصبح بقريب فلما جاء امرنا جعلنا عاليها سافلها وامطرنا عليها حجارة من سجيل منضود۔ مسومة عند ربك وما هي من الظالمين ببعيد۔ (س ہود ۱۲ ع ۷)

لوط بولے اے قوم میری یہ بیٹیاں حاضر ہیں وہ تمہارے لئے زیادہ پاک ہیں سو اللہ سے ڈرو اور مجھے میرے مہمانوں میں رسوا نہ کرو کیا تم میں کوئی شائستہ آدمی نہیں بولے تجھے تو معلوم ہے کہ تیری بیٹیوں میں ہمارا کچھ حق نہیں اور جو ہم چاہتے ہیں تو جانتا ہے۔ بولا کاش کہ تمہارے مقابلہ میں مجھے قوت ہوتی یا میں کسی محکم آسرے میں جا بیٹھتا۔ فرشتے بولے اے لوط ہم تیرے رب کے رسول ہیں یہ تجھ تک پہنچ نہ سکیں گے سو کچھ رات گئے تو اپنے اہل کو لیکر نکل جا۔ اور تم میں سے کوئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے۔ اگر تیری عورت دیکھے گی اوس پر وہی مصیبت آتی ہے جو اون پر آئے گی اون کے وعدہ کا وقت صبح ہے کیا صبح نزدیک نہیں پھر جب ہمارا حکم آیا ہم نے وہ بستی الٹ دی اور اون پر کھنگر کے پتھر لگاتار برسائیں جو کہ تیرے رب کے پاس نشان دار تہیں اور یہ (لوط کی) بستی ظالموں سے کچھ دور نہیں۔

چنانچہ خدا کے حکم کے مطابق لوط علیہ السلام مع گھر والوں کے باہر چلے گئے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام آبادی کو الٹ دیا لوط علیہ السلام کی بیوی نے خلاف حکم خدا پھر کر دیکھا اور ہائے قوم کہا ایک پتھر اوس پر بھی گرا اور وہ بھی ہلاک ہوگئی۔

تاریخوں میں بیان کیا گیا ہے کہ چار لاکہ آدمی ہلاک ہوئے۔ یہ پانچ گاؤں کی آبادی میں سے چار ہلاک ہو گئے۔ ایک گاؤں جو ایمان لے آیا تہا بچ گیا۔ لوط علیہ السلام کی قبر قریہ کفر بریک میں ہے۔ مسجد خلیل دواقع شام سے ایک فرسخ پر غربی غار میں مسجد عتیق کے نیچے ساٹھ نبی مرسل مدفون ہیں۔

کمسن مجرموں کے لئے جدید عدالت

پیرس میں کمسن مجرمون کے لئے علیحدہ عدالت قایم کرنے کی متعلق ایک قانون اب سے غالبًا دو سال پہلے پاس ہوا تہا جس سے بچون کی حالت پر نہایت اچھا اثر پڑا۔ پہلے دنون ہندوستان میں بہی اس کی تحریک ہوئی کہ یورپ کے طریقہ پر یہاں بہی کمسن مجرمون کے لئے جداگانہ عدالت قایم کی جائے۔ چنانچہ حال میں بنگال گورنمنٹ نے اس جانب پیش قدمی کی ہے اور بچون کی عدالت کے عنوان سے ایک رزولیوشن شائع کیا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ یکم جون ۱۹۱۷ء سے کمسن مجرمون کے لئے ایک جدید عدالت اور نیت پور روڈ کلکتہ میں قایم ہوگی اس عدالت میں پندرہ سال سے کم عمر والے مجرمون کے مقدمات کی سماعت کے لئے تین مشترک پریذیڈنسی مجسٹریٹون کی مشترک بنچ کی نشست کی ضرورت ہوگی اور ایک مجسٹریٹ بہی مقدمہ کی سماعت کر سکین گے۔ مجسٹریٹ کو اختیار ہوگا کہ بغیر تمام شہادت کے سنے ہوئے مقدمہ کا فیصلہ کر دے۔ اس عدالت میں تماشائی عدالت سے خاص اجازت لئے بغیر داخل عدالت نہ ہو سکیں گے۔ اجلاس ۱۲ بجے دن سے پانچ بجے شام تک ہوا کرے گا۔ فیصلہ مجسٹریٹون کی کثرت رائے سے ہوگا۔ کمسن مجرمون اور ہتھیم ہونے کے بعد بنچ کے روبرو سزا سنا دینا نہ ہوا کرے گی۔

حضور گورنر بنگال نے اس اجلاس کے لئے جہت مقام کرنے کے لئے منظر رکھنے پیش کی مجرمون کے قید خانہ میں جدید قایم کیا ہے۔

یہ امر موجب مسرت ہے کہ گورنمنٹ کو کمسن مجرمون کی اصلاح و تادیب کا خیال ہوا ہے لیکن ہمیں رزولیوشن کے اس فقرہ کو دیکھکر افسوس ہے کہ ننھے مجرمون کو سزا (ہتکڑی) زیادہ مجسٹریٹون کے روبرو دیا جایا کرے گی ہماری رائے میں گورنمنٹ کو کمسن مجرمون کی سزا پر بہی مزید غور کی ضرورت ہے۔ بچون کی اصلاح کے لئے جس قسم کی سزا مناسب ہو وہی بہترین اصلاح ہو سکتی ہے۔ پیرس میں ننھے مجرمون کو جس قسم کی سزا دیجاتی ہے وہ نہایت مناسب ہے اور وہ یہ ہے کہ یا تو بچون کو والدین کی نگرانی میں دیدیا جاتا ہے یا کسی اخلاقی و تعلیمی مدرسہ میں بہیجدیا جاتا ہے چنانچہ پیرس کی عدالت میں ایک دفعہ ایک لڑکی چوری کے جرم میں گرفتار ہوکر آئی جس نے اقبال جرم کیا عدالت نے وجہ دریافت کی تو اوس نے بتایا کہ اوس نے مٹھائی کہانے کے لئے یہ چوری کی تہی عدالت نے اوسکو دو سال تک نگرانی میں رکہنے کی سزا دی۔ ہم امید کرتے ہیں کہ گورنمنٹ ہند بہی اس قسم کی عدالت قایم کرنے کے ساتھ ہی کمسن مجرمون کی سزا پر بہی غور و تامل سے کام لے گی۔ اور اس قسم کی سزائیں تجویز کرے گی جن سے بچون کی اصلاح ہو سکے۔

چوری کرنے میں جانوروں سے اعانت

افسوس ہے کہ ہمارے ملک میں اعلیٰ خیالات صنعت و حرفت وغیرہ پیدا ہونے کے بجائے جرایم اور عجیب و غریب نوعیت کے جرایم کی روز افزون ترقی ہو رہی ہے چنانچہ راستہ چلتے لوگوں سے مال چھیننے کا حال میں ایک عجیب و غریب واقعہ کلکتہ میں پیش آیا ہے اخبارات کا بیان ہے کہ بالو دستری نامی شخص نے مسٹر سوان ہو چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ اِلی بازار پولیس کورٹ کے سامنے گذشتہ پیر کو بیان کیا کہ میں راد ہا بازار سٹریٹ سے گذر رہا تہا اور میرے بٹوے میں ۹ روپیہ تہے کہ ایک بندر والے نے اپنا بندر مجہپر پہینکا جس سے میں گھبرا گیا اور بندر نے فورًا میری جیب سے میرا بٹوا نکال لیا اور ملزم کو دیدیا۔ ملزم نے وہ بٹوہ فورًا دوسرے شخص کے حوالہ کیا جو لیکر بہاگ گیا مگر لوگون نے تعاقب کرکے اسکو گرفتار کرلیا اور پولیس کے حوالہ کر دیا تلاشی پر معلوم ہوا کہ بٹوہ اوس کے پاس نہیں ہے۔ انسپکٹر صاحب کے ہی گر جی نے کورٹ انسپکٹر نے مجسٹریٹ کو بتایا کہ زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ ایک اسی قسم کا مقدمہ پہلے بہی پولیس میں آچکا ہے اور اب بندر کی مدد سے جیبیں کترنے کا نیا پیشہ پیدا کیا گیا ہے۔

کیا اس قسم کے واقعات واہیات نہ ہمارے لئے وجہ ننگ و عار نہیں ہیں۔ آہ جس ملک کے باشندون کی یہ حالت ہو اوس کی ترقی کی رفتار کیا ہوسکتی ہے۔ خداوند تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے اور اس قسم کے خیالات سے ہمارے ملک کو محفوظ رکہے۔ کاش اس قسم کے جرایم پیشہ لوگ اپنے دماغ کو بہترین کاموں میں صرف کریں۔

کوکین کے استعمال میں روز افزون ترقی

باوجودیکہ گورنمنٹ ہند نے ہماری خوشحالی حالت درست ہونے سے پہلے سے کوکین کی درآمد اور خرید و فروخت قانوناً بند کر دی ہے لیکن اس پر بھی جس قدر کوکین ممالک غیر سے ہندوستان میں آتی اور فروخت ہوتی ہے اوس کے بعض وہ شمار و اعداد جو اوس کی گرفتاری پر ظاہر کئے جاتے ہیں۔ حیرت میں ڈال دیتے ہیں۔ تعجب یہ ہے کہ گورنمنٹ ہند جسقدر اوسکی درآمد اور خرید و فروخت روکنے کی کوشش کرتی ہے اوسی قدر درآمد اور خرید و فروخت میں زیادتی ہوتی ہے۔ کوئی ہفتہ خالی نہیں جاتا کہ ہم کوکین کی ایک معقول تعداد کی گرفتاری کی خبر نہیں سنتے حال میں بنگال کے محکمہ کسٹم (چنگی) کو ایک جہاز پر کوکین کا شبہ ہوا تلاشی لی گئی کچھہ برآمد نہ ہوا۔ تلاشی کے بعد جہاز دوسری سمت چلا گیا۔ چونکہ مخبرون کو اب بھی شبہ باقی تھا اسلئے وہ بھی جہاز کے عقب میں لگے رہے۔ دوسرے مقام پر جاکر جہاز میں سے ایک صندوق دریا مین پھینکا گیا اور سرکاری مخبرون نے اوسکو گرفتار کر لیا اسی طرح محکمہ چنگی کے ملازمون نے پورٹ کمشنر کے گودام میں چند ایسے کھلونے گرفتار کئے جن کے اندر کوکین بھری ہوئی تھی۔

ان واقعات سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ جب کوکین جس کی خرید و فروخت قانوناً منع ہے اس کثرت سے ہندوستان میں فروخت ہوتی ہے تو وہ مسکرات جن کی کوئی ممانعت نہیں کسقدر فروخت ہوتی ہون گی۔

اصلاح تمدن و معاشرت کے حامیون کو اپنے ملک کی اس ناگوار و خطرناک حالت سے سبق لینا چاہئے۔ ہماری رائے میں ہمارے ملک کی یہ بدتر حالت بہت کچھہ اصلاح کے قابل ہے اور اوسکی اصلاح اسی صورت سے ممکن ہے کہ ہم کوشش بلیغ سے کام لیکر مسکرات کے مضرات تحریراً و تقریراً ظاہر کریں۔ اور ایسے لوگوں کو جو مسکرات کے عادی ہیں بہترین مشاغل اور کامون میں لگائیں ملک و قوم کی اصلاح باتوں سے نہیں ہوتی۔ قوم کی خرابیاں قوم قوم پکارنے سے دور نہیں ہو سکتیں۔ جو کام کرنے کا ہے وہ کرنے ہی سے پورا ہوگا۔ امید ہے کہ حامیان اصلاح قوم اس جانب توجہ فرمائیں گے۔

رامپور۔ راجوری میں ہندو و مسلمانوں کا اختلاف

رامپور۔ راجوری (کشمیر) میں پچھلے دنوں ہندو و مسلمانوں کے درمیان کچھہ جھگڑا ہوا تھا جس کے متعلق ہندو اخبارات بہت زیادہ جوش سے مضامین لکھہ رہے ہیں اور واقعہ کا تاریک رخ دکھاکر تمام الزام مسلمانون کے سر لگا رہے ہیں۔ چنانچہ اون کا بیان ہے کہ رامپور۔ راجوری میں ایک ملا آیا ہوا تھا جو جہاد کا وعظ کہکر مسلمانون میں اشتعال پیدا کرتا تھا ایک دن تقریباً پندرہ ہزار مسلمان ایک کھلے میدان میں جمع ہوئے اور نماز پڑھی۔ ملا صاحب نے نہایت پر جوش وعظ کہا۔ اس کے بعد دو ہزار مسلمان شہر پر ٹوٹ پڑے اور ہنود کی دوکانیں لوٹنی شروع کر دیں۔ جن ہندؤن نے مزاحمت کی وہ پیٹے اور زخمی ہوئے۔ تقریباً ۴ گھنٹے لوٹ مار کا بازار گرم رہا۔ کئی دوکانوں اور مکانوں کو مسلمانون نے جلا دیا۔ ہندؤن کا نقصان دو لاکھہ روپیہ سے زیادہ ہوا۔ اس کے مقابل ایک معتبر نامہ نگار کا بیان ہے کہ مولوی عبدالرحمان صاحب نومسلم کے وعظ کی ممانعت کے احکام دربار کشمیر سے جاری ہو چکے تھے۔ اور وہ جموں سے صرف اپنا اسباب لینے کے لئے راجوری گئے تھے جہان اونہوں نے دو تین دن قیام کیا اور ۱۴ مئی کو جمعرات کے دن نباہ کے علاقہ کی طرف چلے گئے۔ اور جس جمعہ کو راجوری میں فساد ہوا اوس روز اونہوں نے نماز جمعہ بمقام کہوڑا ادا کی جو راجوری سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ مولوی صاحب کے چلے جانے کے بعد رامپور راجوری کے مسلمانون نے نماز جمعہ عیدگاہ میں ادا کی۔ جہان بہت سے ہندو بھی بغرض فساد جمع ہو گئے تھے۔ مسلمانون نے صفیں درست کیں اور قرأت نماز شروع ہوتے ہی ایک نوجوان ہندو نے آگے بڑھکر امام صاحب کی سجدہ گاہ پر جوتہ رکہدیا اور قرأت قرآن کی ہندؤن نے بلند آواز سے نقلیں کیں لیکن مسلمان بدستور نماز میں مصروف رہے ہندوؤن نے نماز ختم ہونے سے پہلے ہی اینٹیں اور پتھر برسانے شروع کئے۔ نماز ختم ہونے کے بعد ایک مولوی صاحب وعظ کے لئے کھڑے ہوئے اس وقت مسلمانون نے ہندوؤن کو سمجہایا کہ تم ان حرکات ناشائستہ سے باز آؤ ہندو اتنا کہنے سے اور جوش میں آ گئے اور مسلمانون کو برا بھلا کہنا شروع کیا اور پتھر برسانے لگے آخر مسلمانوں کو بھی جوش آگیا اور وہ ہندوؤن کو پکڑنے کے لئے بڑھے۔ ہندو بھاگ کر شہر میں داخل ہو گئے ادہر مجبور ہو کر مسلمانون نے تحصیلدار کی خدمت میں جاکر عرض معروض کرنے اور تھانہ میں رپٹ لکھانے کا ارادہ کیا کہ ہندؤن نے انہیں راستہ ہی میں گھیر لیا۔ اور اس موقع پر خوب مارپیٹ ہوئی۔

مذکورہ بالا بیانات میں جو فرق ہے کسی تشریح کا محتاج نہیں ان بیانات سے ہم کسی صحیح نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتے۔ ممکن ہے مبالغہ سے کام لیا گیا ہو لیکن اتنا ضرور ثابت ہوتا ہے کہ مقامی ہندو مسلمانون میں مدت سے اختلاف چلا آتا ہے اور یہ اختلاف غالباً اون متعصب نوجوان آریون کا پیدا کیا ہوا ہے جو آج تقریباً تمام ہندوستان میں ہندو و مسلمانون کے تعلقات میں نہ صرف کشیدگی پیدا کرنے کا ثواب کما رہے ہیں بلکہ ہمارے ملک کی ترقیات میں بھی سد راہ بن رہے ہیں۔

مقامی ہندو عرصہ سے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے اور اپنا غبار دل نکالنے کے منتظر تھے چنانچہ انہون نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھایا اور یہ فساد رونما ہوا۔

امید ہے کہ مقامی حکام یا دربار کشمیر اصلیت واقعہ کی تحقیقات میں انصاف سے کام لیکر واقعہ کو روشنی میں لائے گا۔ اور مذہبی و قومی رعایات سے علیحدہ رہکر صحیح تحقیقات کے نتائج ظاہر کرے گا۔ اس موقع پر ہمیں نہایت افسوس کے ساتھہ یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہندو اخبارات نے یکطرفہ بیانات لکھکر تمام الزامات مسلمانون کے سر تھوپے ہیں اور ہندوؤن کو بالکل بری ٹہرایا ہے حالانکہ انصاف اسکا مقتضی تھا کہ جب تک صحیح واقعات نہ معلوم ہوتے کسی فریق کو ملزم قرار نہ دیا جاتا۔ بہرحال اسلامی اخبارات کا ضبط و صبر اور اعتدال قابل تعریف ہے کہ انہون نے اپنی طرف سے کسی فریق کے حق میں ناطق فیصلہ نہیں کیا۔ ہمیں امید ہے کہ ہمارے ہندو معاصر بھی اسکو پسند کریں گے۔ اور اپنی ناگوار روش کی تبدیلی اپنا بہترین فرض خیال کریں گے۔

مولوی شبلی کا دہریت سے رجوع

گذشتہ اشاعتون میں ہم نے مولوی شبلی کے عقائد کی بحث اٹھائی تھی اور ساتھہ ہی دوسرے اخبارات میں بھی اس کے متعلق مضامین نکلے ہم خوش ہیں کہ مولوی شبلی صاحب نے ان مضامین سے متاثر ہو کر دہریت سے رجوع کیا اور اپنے عقائد کا اعلان کیا ہے۔ اس ہفتہ معزز معاصر عصر جدید نے مدینہ اور دوسرے اخبارات پر اس معاملہ میں ایک خفیف نکتہ چینی کی ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ جب مولوی شبلی اپنے عقائد کا اعلان کرتے ہیں تو مزید شک و شبہ یا بحث مباحثہ کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ معاصر مدوح کے اس خیال سے ہم متفق ہیں اور اسی خیال سے ہم نے شذرات میں لکھہ دیا تھا کہ مولوی شبلی کے رجوع کے بعد غالباً اب کسی مسلمان کو شک و شبہ کی گنجائش نہ رہے گی۔

عصر جدید نے اپنے نوٹ میں یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ کفر کا حکم اسلام کا آخری حکم ہے اسلئے اس قسم کا حکم دینے میں بہت زیادہ غور و تامل کی ضرورت ہے۔ ہمیں افسوس کے ساتھہ کہنا پڑتا ہے کہ عصر جدید کے اس خیال سے ہمیں اتفاق نہیں۔ اسلام کے احکام کا مدار ظاہری حالت پر ہے۔ مولوی شبلی صاحب کی وہ تصانیف جن سے اون کے عقائد دکہائے گئے ہیں ایک عرصہ کی تالیف ہیں اور ہر ایک کتاب کی ہزارہا جلدیں شائع ہو چکی ہیں لیکن آج تک مولوی شبلی صاحب نے باوجود مطالبہ کے اپنے عقائد مندرجہ تالیفات سے رجوع نہیں کیا۔ اور آخر علماء کو اسوقت اس جانب توجہ کی ضرورت پیش آئی۔ اس موقع پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اکیا عرصہ کے بعد کیون توجہ کی گئی۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ مذہبی جماعت اونہیں پہلے اس قابل سمجھتی تھی کہ وہ ایک مذہبی درسگاہ کے ناظم رہیں اور نہ اب سمجھتی ہے۔ لیکن جب تک وہ ناظم ندوہ رہے مذہبی جماعت کا اون پر کچھہ اثر نہ پڑا لیکن اب جبکہ وہ ندوہ سے علیحدہ ہو گئے ہیں مذہبی جماعت ہرگز یہ نہیں چاہتی کہ وہ دوبارہ حصول نظامت ندوہ کی کوشش میں کامیاب ہوں کیونکہ اون کے عقائد قابل اطمینان نہیں۔

مولوی شبلی صاحب نے عقائد مندرجہ تالیفات خود سے اگرچہ رجوع کر لیا ہے اور اس لحاظ سے ہم اب مزید بحث و مباحثہ کی ضرورت خیال نہیں کرتے ہیں۔ لیکن اگر غور کیا جائے تو یہ رجوع ہی مولانا کے لئے ایک ایسی پیچیدگی کا موجب ہوا ہے جو ان کی دہریت اور الحاد کا ثبوت مزید ہے جو اصحاب اس بحث سے دلچسپی رکھتے ہوں ۲ کا ٹکٹ بھیجکر اس کے متعلق مطبوعہ پمفلٹ مولوی محمد عبدالعزیز صاحب جنیدی کوچہ بلاقی بیگم دہلی سے طلب کر لیں۔

ریلوے میں ایک خوفناک آتشزدگی

ریلوے میں جسقدر آتشزدگیوں کے واقعات اب تک ہوئے ہیں اون میں ۲۶ مئی گذشتہ کا واقعہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے غالباً پہلا اور ایک نہایت افسوسناک واقعہ ہوا ہے جس میں تین مسافر بالکل جلکر مر گئے اور ۲۶ بری طرح مجروح ہوئے ہیں۔ آتشزدگی کی کیفیت اخبارات سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ ۲۶ مئی کو مدراس ساوتہ مرہٹہ ریلوے ٹرین میں جبکہ وہ حسب معمول بنگلور سے میراج کو آ رہی تھی یکایک آگ لگ گئی۔ مسافروں کو آگ لگنے کی خبر اس طرح ہوئی کہ تیسرے درجہ کی دو گاڑیوں سے پہلے دہواں اور پہر شعلے بلند ہونا شروع ہوئے۔ پچھلے چند سال سے ریلوے ٹرینوں میں ایک زنجیر لگا دی گئی ہے جس سے مسافر اہم حادثات کی خبر گارڈ کو دے سکتے ہیں اور گاڑی فوراً رک جاتی ہے لیکن بدقسمتی سے اس ٹرین میں یہ سلسلہ ہی نہ تھا۔ بہرحال زیادہ شور و غل ہونے پر گارڈ کو اس وقت خبر ہوئی جبکہ کئی آدمی آگ کے شکار ہو چکے تھے اکثر مسافر جان بچانے کے لئے چلتی ٹرین سے کود پڑے تھے۔ ایک عورت مع اپنے بچے کے غسلخانہ میں چلی گئی تھی لیکن افسوس ہے کہ یہ عورت وہان بھی نہ بچ سکی اور غسل خانہ کی دیوارون میں سینہ کی چادریں لگی ہوئی ہونے کی وجہ سے آگ بہت جلد اوس میں اثر کر گئی اور عورت مع بچہ کے جلکر خاکستر ہو گئی۔ ان کے پاس تقریباً دو ہزار کا زیور بھی تھا جو ان کے ساتھہ ہی جلکر اون کی خاک میں مل گیا۔

یہ حادثات کیون ہوتے ہیں ریلوے گارڈون کی غفلت اور خطرہ سے آگاہ کرنیکے وسائل کی عدم موجودگی کے باعث۔ اسلئے ضرورت ہے کہ

شذرات

(از قلم شیخ نور الدین صاحب تاجر چرم گوجرانوالہ)

قبول اسلام

اخبار ہندوستان رقمطراز ہے کہ ضلع آباد احمد لائل پور کی کسی بستی میں ۲۷ ہندو مع عیال و اطفال کے مشرف باسلام ہو گئے ہیں فمن یرد اللہ ان یھدیہ یشرح صدرہ للاسلام (پ ۸ س الانعام ع ۱۵) جسکو اللہ ہدایت دینا چاہتا ہے اسکا سینہ اسلام کے واسطے کھول دیتا ہے۔ اگر اشاعت اسلام کا انتظام وسیع پیمانہ پر کیا جائے تو خاص ہندوستان ہی میں قبولیت اسلام کے دائرہ میں بے حد وسعت ہو سکتی ہے صرف اس بات کی ضرورت ہے کہ مسلمانوں میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے جس کا مطمح نظر تبلیغ و اشاعت اسلام ہو جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولئک ھم المفلحون (پ ۴ س آل عمران ع ۱۱) اور تم میں ایک گروہ ایسا بھی ہونا چاہئے جو لوگوں کو نیک کاموں کی طرف بلائیں اور اچھے کام کرنے کو کہیں اور برے کاموں سے منع کریں اور ایسے ہی لوگ اپنی مراد کو پہنچیں گے۔

روس کی مسلمان عورتیں

اخبار شعب رقمطراز ہے کہ شہر ترد وسیکل میں مسلمان عورتوں نے ایک علمی مجلس قایم کی ہے اس مجلس کے مقاصد و اغراض کی تکمیل کے لئے ایک عظیم الشان اجتماع ہوا جس میں تین سو خواتین شریک تھیں۔ کئی خواتین نے اس جلسہ میں اخلاقی و مذہبی امور پر تقاریر کیں۔ اس کے بعد ایک خاتون نے نہایت فصیح و بلیغ تقریر کی اور تمام مسلمان عورتوں کی توجہ تربیت اولاد و اطفال کی طرف منعطف کی۔ اس کے بعد خدیجہ بیگم نے کھڑے ہو کر اس بات کی ضرورت ظاہر کی کہ عورتوں کی اس قسم کی تعلیم کے لئے ایک درسگاہ قایم کی جائے۔ طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم ومسلمۃ۔

ایک خفیہ سوسائٹی کا انکشاف

مقدمہ سازش دہلی کے متعلق آرہ میں جو کاغذات پکڑے گئے ہیں ان سے ایک خفیہ سوسائٹی کا پتہ لگا ہے اور اس کے تین نوجوان ہندو ممبروں پر جن میں ایک کو سرکاری گواہ بننے کے لئے معافی کا وعدہ دیا گیا ہے۔ بدیں غرض مقدمہ چلایا گیا ہے کہ انہوں نے سال گذشتہ میں ایک سادہو اور ایک نوکر کو بمقام نیہچ مار ڈالا تھا۔ مخفی کمیٹیاں کرنے والے بجائے اصلاح بین الناس کے تفریق بین الناس کرتے ہیں اور امن کی زندگی اور عمدہ معاشرت میں فساد و اختلال برپا کرتے ہیں خفیہ کمیٹیاں حاکم و محکوم دونوں کے حق میں مضر ہیں۔ اسی بنا پر اسلام نے اپنے پیرووں کو خفیہ کمیٹیوں سے نہایت شدت کے ساتھ ممانعت فرمائی ہے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے انما النجوی من الشیطان (پ ۲۸ س المجادلہ ع ۲) کانا پھوسی خفیہ انجمنیں تو بس ایک شیطانی حرکت ہے دوسرے مقام پر ہے لاخیر فی کثیر من نجویھم (پ ۵ س النساء ع ۱۷) ان کی کھسر پھسر کمیٹیوں میں نیکی کا تو نام نہیں۔

مسلمانان آنار کسٹوں سے دور رہتے ہیں

اطراف و اکناف عالم میں انارکسٹ نہلسٹ وغیرہ مخفی انجمنیں اس لئے ہیں کہ جو کام علانیہ قانوناً نہیں کیا جا سکتا اس کو ان منصوبہ بازیوں کی مخفی سازش سے کیا جائے۔ بدقسمتی سے ہندوستان میں بھی اس قسم کی موذی سوسائٹیوں کا عنصر موجود ہے لیکن مسلمان ان کی شمولیت سے محترز و مجتنب رہنا اس بنا پر لازم و واجب جانتے ہیں کہ ہمارے سید و مولی نے ایسی مخفی انجمنوں میں شریک ہونے سے نہایت شدت کے ساتھ ممانعت فرمائی ہے۔

مے خواری کی مضرتیں

یوروپین نقطۂ خیال سے

یہ صحیح ہے کہ مے خواری کا رواج تہذیب و تمدن کے ساتھ ہمیشہ مہذب و متمدن قوموں میں رہا ہے لیکن اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ شراب کا استعمال بے حد مضر ہے اور اس سے معدہ اور جگر عموماً خراب ہو جاتا ہے۔ فالج استسقا جنون باثور تیغوس سرخ باد رعشہ تمام بیماری پھیپھڑے کی سوزش وغیرہ بیماریاں اکثر لاحق ہو جاتی ہیں۔ یہ امراض شرابخواروں کے سوا اوروں کو بھی ہوتی ہیں۔ لیکن ان کا علاج ممکن ہوتا ہے۔ شرابخوار جب ان امراض میں مبتلا ہو جائے تو اس کو اس کی زندگی کا آخری واقعہ سمجھنا چاہئے۔

بعض اشخاص مے خواری کی مضرتوں کے تو قائل ہیں لیکن صرف اس تسکین پر بیٹھے ہیں کہ تھوڑی مقدار میں شراب کا استعمال مضر نہیں۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ صحیح نہیں۔ شراب جب کم و بیش روزانہ پی جائے گی تو ایک مدت کے بعد جسم میں شراب کے سمی اجزاء نہایت کثرت کیساتھ پھیل جائیں گے۔ صرف فرق یہ ہوگا کہ زیادہ پینے والا بہت جلد اور کم پینے والا دیر میں متاثر ہوگا۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایسے نوجوان جو اپنے خیال میں نہایت اعتدال سے پیتے ہیں وہ عہد پیری میں نہایت مشکل و لاعلاج امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ لاغری دائمی نزدقام وجع مفاصل نقرس وغیرہ بیماریاں ان کو لاحق ہو جاتی ہیں جس سے ان کے جسم کا جوڑ جوڑ بند بند ہڈی ہڈی مبتلائے تکالیف آلام و عوارض ہوتی ہے۔

یورپ کے مشہور محقق چارلس ڈارون نے لکھا ہے کہ اپنے آبا و اجداد کے متواتر و قدیم تجربوں سے مجکو اب کامل یقین ہو گیا ہے کہ انسان کی موت جس قدر مسکرات کے استعمال سے ہوئی کسی دوسرے مرض و آفت سے نہیں ہوئی۔ کیمبرج کی تحقیقات نے شراب کو انسان کی بدترین غذا تسلیم کیا ہے۔

پروفیسر کریپلن جو جرمنی کی میونچ یونیورسٹی میں دماغی امراض کے پروفیسر ہیں وہ پچیس سال سے تحقیقات کر رہے تھے کہ مسکرات کا دماغ اور دیگر جسمانی اعضا پر کیا اثر پڑتا ہے؟ وہ کامل تحقیقات کے بعد جس نتیجہ پر پہنچے ہیں وہ یہ ہے کہ شراب شائستہ اقوام کو تباہ و برباد کر رہی ہے۔

مسیو کالاڈنی ممبر فرنچ اکاڈمی نے شراب کے نقصانات پر چند نوٹ لکھے ہیں جس میں ہم موثر نے باشندگان فرانس کو نصیحت کی ہے کہ وہ شراب کی اکثر کو روکیں اور خواہش کی ہے کہ شرابخانوں کی تعداد جہاں تک ممکن ہو کم کی جائے کیونکہ فرانس میں جس قدر مے خواری کی کثرت ہوتی جاتی ہے۔ بیماری جنون ضعف قویٰ اور خودکشی بھی اسی نسبت سے بڑھتی جاتی ہے۔

کیمبرج کا مشہور عالم ہرڈ لکھتا ہے کہ جزائر بالٹک اور قطب کے محققین کے ساتھ میں بھی اسکی شہادت دیتا ہوں کہ شراب انسانی زندگی کے لئے زہر قاتل اور صحت و عقل کی دشمن ہے۔

ایک مشہور یورپین مضمون نگار رقمطراز ہے کہ اگر تم شفاخانے بند کرنا چاہتے ہو تو شرابخانے بند کر دو۔ غور کرو اس مضمون نگار نے مختصر سی عبارت میں ان امراض کی فہرست ظاہر کر دی ہے جو شراب خواری کے نتائج ہیں۔

ڈاکٹر ابنڈرو جو ایک مشہور طبیب انگلستان کا قول ہے کہ ہمدیوں کی سائنٹیفک تحقیقات سے یہ نتیجہ نکلا ہے کہ الکحل کے ہولناک خطرات سے انسان اسی صورت میں کامل طور پر محفوظ و مصئون رہ سکتا ہے کہ شراب خانہ کے پاس تک بھی نہ بھٹکے اور دختر رز کو منہ تک نہ لگائے۔ چنانچہ اب مغرب میں اس کے نقصان عظیم تدریجاً محسوس ہو رہے ہیں اور چونکہ تمام مذہبی اثر سے ممکن نہیں وہ قوانین و ضوابط کے ذریعہ عمل میں لانی چاہتے ہیں مسٹر ڈانیال سکریٹری محکمہ بحریہ امریکہ نے حکم صادر کر دیا ہے کہ امریکن بیڑے میں ایکٹو سروس پر ہونے کی حالت میں کوئی شخص کسی وقت میں خواہ ڈیوٹی پر ہو یا اپنے مکان پر شراب کا استعمال نہ کرے اسی طرح مسٹر ونسٹن چرچل وزیر بحریہ انگلستان نے بھی اپنے بیڑے کے آدمیوں کو اجتناب استعمال شراب کے فوائد و ضوائد پر توجہ دلائی ہے۔

غور کرو شرابخواری وہ بدی ہے جو قدیم ایام سے تہذیب و تمدن کے ساتھ مہذب و متمدن اقوام میں چلی آئی ہے آج سائنس نے اسکی مضرات کو پایۂ ثبوت کو پہنچایا ہے تو یورپ اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ شراب انسان کے اخلاق و قویٰ کے واسطے سم قاتل کا حکم رکھتی ہے اور شراب کا استعمال قلیل مقدار میں بھی مضر ہے اس کے استعمال سے قطعی اجتناب و احتراز کرنا چاہئے اور اس کی تجارت بند کر دینی چاہئے۔ اسلام نے ساڑھے تیرہ سو برس پیشتر اس ام الخبائث کے متعلق یہی احکام نافذ کئے تھے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے یا ایھا الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطن فاجتنبوہ لعلکم تفلحون انما یرید الشیطن ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوۃ فھل انتم منتھون (پ ۷ س المائدہ ع ۱۲) مسلمانو! شراب قمار بت اور قرعہ کے تیر ناپاک شیطانی کام ہیں ان سے پرہیز کرو تاکہ تم فلاح پاؤ شیطان چاہتا ہے کہ تم میں آپس میں شراب و قمار بازی میں بغض و عداوت ڈال دے اور خدا کی یاد اور نماز سے تمہیں روک دے کیا اب باز آؤ گے؟

بعض لوگ جیلتہ یہ کہتے ہیں کہ اگر شراب اس قدر کم مقدار میں پی جائے کہ نشہ نہ ہو تو کیا حرج ہے۔ لیکن اسلام کا حکم عام ہے کہ ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے اسکی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے اور یہ بالکل صحیح ہے کیونکہ جس شے کی کثیر مقدار مضر ہوگی اسکی قلیل مقدار بھی یقیناً مضر ہوگی گو مقدار کثیر کا نقصان بہت جلد اور مقدار قلیل کا نقصان مدت مدید اور عرصہ بعید میں محسوس ہوگا۔ تاکید حرمت کے لئے اسلام نے نہ صرف شراب کا استعمال ہی حرام کیا بلکہ اسکی تجارت بھی ناجائز و ممنوع قرار دی ہے۔ چنانچہ کتب فقہ میں اس کے احکام کثرت کے ساتھ موجود ہیں۔

کیا یہ افسوس کی بات نہیں ہے کہ بعض نوجوان متفرنجین یورپ کی کورانہ تقلید میں مے نوشی سے خانۂ دنیا اور دین و ایمان برباد و ویران کر رہے ہیں؟ ان کو غور کرنا چاہئے کہ جب یورپ جیسے سرد براعظم میں لوگ شراب کے نقصانات کے قائل ہیں تو ایشیا میں جو نسبتاً بہت گرم ہے شرابخواری سے کس قدر نتائج سیئہ مترتب ہوں گے۔

نور الدین تاجر چرم گوجرانوالہ

اعلان

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے تیرہ چودہ ہزار روپیہ خرچ کر کے مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے۔ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز سے بلا نام صدر انجمن احمدیہ سے قرآن شریف کا ایک انگریزی ترجمہ مع نوٹس تیار کرایا ہے اسکے متعلق انجمن کے سوا اور جگہ بھی سنا ہے کہ روپیہ جمع کرنیکی کوشش کیجاتی ہے اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جو احباب اس کار خیر میں چندہ دینا چاہیں وہ براہ راست محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور کے نام بھیجا کریں۔ کیونکہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سوا اور کسی کو اس ترجمہ کے شائع کرنیکا حق نہیں ہے اگر کوئی شخص اس ترجمہ کی اشاعت کیلئے صدر انجمن کے سوا کسی اور جگہ روپیہ بھیجیگا تو وہ اپنے مال کو غیر ذمہ دار

دہلی کا مقدمہ بغاوت

(۹)

عبد الحمید ہوم منسٹر کپورتھلہ

سردار سکھا سنگھ میرے پاس ۱۰ فروری کو آئے اور مجھ سے کہا کہ پولیس کی مدد دی جائے میں مہاراجہ صاحب کے پاس گیا - مہاراجہ صاحب تشریف نہ رکھتے تھے مگر چونکہ ایسے کام میں مدد دینا ریاست کا فرض تھا میں نے ہیڈ افسر محکمہ پولیس کپورتھلہ کو لکھ دیا کہ جس قسم کی مدد درکار ہو وہ سب دیدی جائے۔ علاوہ پولیس کے ملٹری گارڈ لکسمی شو پریس کے گرد تعینات کر دیا گیا میں نے دو طلیٹیون کا نام خود تجویز کیا کہ میاں مبارک علی اور سردار میا سنگھ کو بطور گواہ لے لیا جائے۔ علاوہ ان کے میں خود بھی تلاشی کی نگرانی کرنے گیا کسی قسم کی کوئی شکایت لالہ جگنناتھ مالک پریس نے تلاش کے متعلق نہیں کی جہاں تک مجھے علم ہے کپورتھلہ میں بھی ایک چھاپہ خانہ ہے جو انگریزی ٹائپ سے چھاپتا ہے۔ اس کے بعد مسٹر ٹامسن سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ پنجاب کا بیان ہوا جنہوں نے کپورتھلہ پریس کے واقعات بیان کئے اور ٹائپ اور لبرٹی کے پرچوں کے متعلق شہادت دی اور کہا کہ لبرٹی کے خلاف نشان حروف کپورتھلہ پریس کے ٹائپ سے ملتے جلتے ہیں۔ ۴ بجکر ۲۰ منٹ پر اس گواہ کی شہادت ختم ہوئی۔ اور کل اس کا بیان اس کو پڑھکر سنایا جائے گا۔ اور اس کے دستخط کرائے جائیں گے۔ آج دونوں گواہوں کی شہادت لی گئی ۸۶ گواہ اب تک گزر چکے ہیں اور ۶۰ کے قریب اور ہیں ۲۴ یا ۲۵ - اپریل تک کل گواہ گزر جائیں گے۔

(۱۸ - اپریل کی کارروائی)۔

راجہ رام اسسٹنٹ انجینیر کا بیان

میں محکمہ تعمیرات عامہ کا اسسٹنٹ انجینیر ہوں اور پچھلے ۲۵ سال سے لالہ گجو مل کو جانتا ہوں۔ میں اول اول بمقام لاہور ۱۸۹۸ء میں سب ڈویژنل افسر تعینات ہوا تھا۔ میں لاہور میں ۸ برس تک مختلف اوقات میں سروس کرتا رہا میں پھر دہلی میں سب ڈویژنل افسر ہو کر فروری ۱۹۱۰ء میں آیا۔ اور مئی جون ۱۹۱۳ء تک اس عہدہ پر رہا تو پچھلے مہینہ - نہ تاریخ اور نہ سال یاد ہے۔ مگر اس قدر یاد ہے کہ ۲ سال گذرے لالہ گجو مل سمبر ۱۹۱۴ء میں گیا تھا ... میں بہاں دہلی ملا تھا اور کہا تھا کہ میرا تیسرا بیٹا دینا ناتھ گھر سے فرار ہو کر دہلی میں کسی جگہ ٹھہرا ہے اور اب مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ لالہ امیر چند کے پاس آکر ٹھہرا تھا لالہ گجو مل نے کہا تھا کہ لالہ امیر چند کے پاس آکر دینا ناتھ ٹھہرا ہے میں امیر چند کے والد حکم چند کا نام جانتا تھا - جب میں نے اخبارات میں پڑھا تو امیر چند کا نام معلوم ہوا ورنہ مجھے پہلے اتنا ہی معلوم تھا کہ لالہ حکم چند کے بیٹے کے پاس آکر دینا ناتھ ٹھہرا ہے - لالہ گجو مل نے مجھ سے درخواست کی کہ میں لالہ حکم چند کے مکان پر چلوں میں وہاں گیا تو دینا ناتھ کو وہاں موجود پایا - وہاں دو تین اور آدمی اور ایک دینا ناتھ بیٹھا ہوا تھا میں ملزموں کی شکل دیکھکر بتا سکتا ہوں کہ وہ کون تھا۔ گواہ نے ملزموں کی پچھلی قطار میں جا کر امیر چند کی طرف اشارہ کیا۔ اس کے بعد لالہ گجو مل اپنے بیٹے دینا ناتھ کو لیکر دہلی سے چلا گیا - میں دریبہ کلاں کے راستہ سے جامع مسجد کو گیا اور دینا ناتھ کی گلی کی طرف مڑا تھا - کوئی جرح نہیں کی گئی۔

رائے بہادر سلطان سنگھ

میرا نام رائے بہادر سلطان سنگھ سی - آئی - ای ہے میں دہلی کا باشندہ ہوں جو کچھ کہوں کا ایمان سے کہوں گا - پی ۲۷ چٹھی کے ذریعہ میں نے دوسو روپیہ کا چک ۶ - جنوری ۱۹۱۴ء کو لالہ امیر چند کو اپنے لڑکے رگھبیر کے معاوضہ تعلیم کا بھیجا تھا کہ لالہ اودھ بہاری بی - اے - بی - ٹی کو یہ رقم دیدی جائے - جس نے پچھلے ماہ میرے لڑکے کو پڑھایا تھا - امیر چند کی معرفت یہ رقم اس لئے دی تھی کہ اودھ بہاری کو انہوں نے بھیجا تھا - یہ رقم پچاس روپیہ مہینہ کے حساب سے ستمبر اکتوبر - نومبر - دسمبر ۱۹۱۳ء چار مہینوں کی فیس ہے - میرا لڑکا صرف حساب میں کمزور تھا اور چونکہ اودھ بہاری حساب میں ہوشیار سمجھا جاتا تھا اسلئے میں نے امیر چند ہیڈ ماسٹر اینگلو سنسکرت سکول دہلی کو لکھا تھا کہ اودھ بہاری کو جو اینگلو سنسکرت سکول میں حساب کا اوستاد تھا - رگھبیر کو حساب پڑھانے کے لئے مقرر کردو (صاحب مجسٹریٹ کے سوال کے جواب میں بھی گواہ نے اس بات کو واضح کیا) میں اودھ بہاری کو اس وقت بالکل نہ جانتا تھا جب تک کہ لالہ امیر چند نے اس کا مجھ سے تعارف نہیں کرایا تھا - اس لئے میں نے لالہ امیر چند کو استاد رکھنے کے لئے لکھا کیونکہ وہ بڑا صاف گو اور نیک چلن مشہور تھا - ۱۴ - فروری ۱۹۱۴ء تک وہ میرے لڑکے کا اتالیق رہا - ٹامسک کی پولٹیکل اکانومی میرے لڑکے نے کبھی نہیں خریدی کیونکہ یہ اس کا مضمون ہی نہ تھا - اور کتاب "ہندوستان کا اقتصادی انقلاب" میں نے کبھی نہیں دیکھی اور لڑکے نے مجھ سے کہا تھا کہ ہنونت سہائے نے آتے یہ کتاب دی تھی - میں نے ہنونت سہائے کو آج تک کبھی نہیں دیکھا - ہنونت سہائے میرے لڑکے کو فارسی پڑھایا کرتا تھا اور گنیش لال کو بھی لالہ امیر چند نے انٹروڈیوس کیا تھا - میں بالکل نہیں جانتا تھا کہ گنیشی لال پر کوئی مقدمہ چل رہا ہے میں نے امیر چند سے کہنے پر بلا کسی قسم کی تحقیقات کرنے کے کہ گنیش لال کون ہے اُسے اپنے لڑکے کا ٹیوٹر رکھ لیا تھا - ان فوٹوؤں میں سے منولال - رگھبیر سنگھ اور اودھ بہاری کو پہچانتا ہوں یہ فوٹو اس موقع کا ہے جب میں ۱۹۱۲ء کے ماہ اپریل میں انگلستان گیا تھا - یہ فوٹو میرے لڑکے رگھبیر سنگھ نے لالہ گنیشی لال کو پیش کیا تھا - میں گنیشی لال کو نہیں جانتا تھا اور میں یہ بھی نہیں جانتا کہ میرا لڑکا اُسے جانتا تھا یا نہیں - فوٹو کے بائیں طرف امیر چند بیٹھا ہوا ہے اور اس کے پاس ہی برج کشور ہے جو رگھبیر کو پہلے پڑھایا کرتا تھا اور ماڈل سکول میں استاد ہے - اس کے پاس ... جگل کشور بیٹھا ہوا ہے اور اس کے بعد بشیشر ناتھ کا فوٹو ہے - فرش پر سلطان چند بیٹھا ہوا ہے جگل کشور کا بیٹا جگدیش پرشاد ہے اور پھر راجندر میرا ایک رشتہ دار بیٹھا ہے - میرے لڑکے کی بائیں طرف اودھ نارائن ہے جو پہلے میرے لڑکے کو فارسی پڑھایا کرتا تھا اور اس کے بائیں طرف اودھ بہاری ہے اور اس کے دائیں طرف راستے کھڑا تھا - ... بیچ میں بیٹھے ہوئے ہیں - ان کے دائیں طرف گنیشی لال ہے میں منولال اور ہری ناتھ کو فوٹوؤں سے پہچانتا ہوں منولال کو میں جانتا ہوں کیونکہ وہ میرے لڑکے کا ہم جماعت تھا ۲۲ فروری کو جب کہ امیر چند اور منولال کی خانہ تلاشی ہوئی اسی دن منولال اور کشوری سرن ولد رائے بہادر جوتی پرشاد رئیس جگادھری میرے بیٹے کے ساتھ بیٹھے ہوئے اس کے پڑھائی کے کمرے میں بات چیت کر رہے تھے میں نے رات کے ۹ بجے بات چیت کرتے ان کو دیکھا منولال قدرے گھبرایا ہوا سا تھا میں نے کہا کہ اگر تمہارے گھر سے کچھ نہیں نکلا تب تو تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں - تھوڑی دیر کے بعد منولال چلا گیا اور میں نے اپنے لڑکے سے کہا کہ منولال سے کہدینا کہ پھر ہمارے مکان پر نہ آئے -

کاشی ناتھ

یہ پوسٹ کارڈ میں نے رکھا تھا - جو بلراج کے نام کا ہے اور مسٹر بیڑی کو بھیجدیا تھا - میں نے ۱۲۴ A اور بی اور ۱۶۱ (۱) ڈاکخانہ کا رجسٹر پولیس کے حوالہ کیا -

شہادت شیخ عبد القادر ایم اے

میں جالندھر شہر میں رہتا ہوں میں اپریل ۱۹۱۳ء میں لاہور میں قانون کے امتحان کی تیاری کر رہا تھا میں نے ایم - اے میں فلاسفی پڑھی تھی - میں فضل کریم طالب علم اسلامیہ کالج کو ۳ یا ۴ سال سے جانتا ہوں - وہ میرا اچھا دوست تھا - مجھ سے ایک دفعہ ایک سال گذرا فضل کریم نے ہنونت سہائے کا نام لیا تھا - مجھ سے کہا گیا کہ ہنونت سہائے یوپی کا ہے اور لالہ بنا لال پروفیسر اسلامیہ کالج کے ہاں ٹھہرا ہوا ہے - مجھے یاد نہیں کہ دہلی کی سکونت کا ذکر کیا ہو - ایک دن فضل کریم لاہور میں میرے پاس آیا اور مجھ سے کہا - ایک شخص ہنونت سہائے سے میری ملاقات ہوئی جو یہ زمانہ لاہور کے ایک دوست کے پاس ٹھہرا ہوا ہے - میں لالہ بنا لال کو جانتا ہوں - کیونکہ وہ اسلامیہ کالج میں پروفیسر ہیں ہنونت سہائے نے مجھ سے کہا کہ ہندوستان کی ضرورت یہ ہے کہ قومیت کی بنیاد پر کام کیا جائے اور اس مدعا کے حصول کیلئے ہمیں لوگوں کو رسالے چھپوا کر اور گفتگو کے ذریعہ تعلیم دینی چاہئے میں نے کہا کہ یہ کام اچھا ہے - پھر میں نے پوچھا کہ یہ مدعا کسطرح پورا کرنا چاہتے ہو - تو کہا کہ ہنونت سہائے کہتا ہے کہ ہمیں ایک آرگنیزیشن بنانی چاہئے جس کا مدعا یہ ہوگا کہ اعلیٰ تواریخی بزرگوں کی زندگیاں شایع کی جائیں اور لوگوں میں خاص قیمت پر فروخت کی جائیں - ہمارا مدعا اس سے یہ ہے کہ لوگوں میں تعلیم پھیلائیں اور ان کو ان کے حقوق سے آگاہ کریں - پھر فضل کریم نے مجھ سے کہا کہ میں نے ہنونت سہائے سے یہ کہا کہ میں اتنا غریب آدمی ہوں کہ اس کام کو نہیں کر سکتا - اس پر ہنونت سہائے نے جواب دیا کہ ہمیں کتابوں کے شایع کرنے سے چنداں تعلق نہیں تم خود ہی اس بات کو دیکھ لیں گے - ہمیں سوسائٹیاں بنانی چاہئیں جن کے تین اغراض ہوں گے - اول مقصد تو پمفلٹ چھاپنا - دوسرے گورنمنٹ کو ڈرانا اور تیسرے کام کرنے کیلئے روپیہ جمع کرنا - گواہ نے اس دلیل کا یہ جواب دیا کہ ایسی سوسائٹیاں بنانا احمقانہ کام ہے اور ہنونت سہائے کا مطلب خفیہ سوسائٹیاں بنانے سے ہے - جو گورنمنٹ کے خلاف کام کریں - فضل کریم نے اس بات کو مان لیا - پھر میں نے کہا کہ خفیہ سوسائٹیاں بنانا ہندوستانیوں کی طبیعت کے خلاف ہے - اس پر فضل کریم نے کہا کہ ہنونت سہائے کہتا تھا کہ ان خفیہ سوسائٹیوں نے یورپ کے ہر ایک ملک میں بڑا بڑا کام کیا ہے اور اس نے چین - فارس روس - انگلستان - کی مثال دیکر کہا کہ وہاں سوسائٹیوں نے بڑا کام کیا ہے میں نے کہا کہ تاریخ میں نے پڑھی ہے اور مجھے ایک بھی مثال ایسی نہیں ملتی جہاں خفیہ سوسائٹیوں نے کوئی کام کر کے دکھلایا ہو - اس کے بعد گواہ نے قریباً وہی باتیں بیان کیں جن کا حوالہ فضل کریم دے چکا تھا -

ممتاز علی متعلم اسلامیہ کالج لاہور

میں سیکنڈ ایر کا طالب علم ہوں میں نے سنا تھا کہ یونیورسٹی ہال پر لبرٹی کے پرچے لگائے گئے ہیں مگر میں نے خود نہیں دیکھے - اسی وقت فضل کریم کا ایک پیکٹ اس کے کالج کے پتہ پر آیا تھا جو اس نے جا کر دیدیا - فضل کریم نے کہا کہ لبرٹی کے پرچے آئے ہیں - میں نے کہا کہ ان کو تلف کر دو - پیکٹ یونیورسٹی ہال پر پرچے لگنے کے دو دن بعد آیا تھا مجھے یہ پیکٹ کالج کے لیٹر بکس میں ملا تھا اور اس پر پتہ ٹائپ کیا ہوا تھا میں نے صرف ایک لبرٹی کا پرچہ

مجموعۂ نایاب مع نوشتۂ قسمت

لیجئے جس کتاب کے عرصہ سے آپ منتظر تھے۔ خدا کے فضل و کرم سے اب چھپکر تیار ہوگئی۔ یوں تو یہ کتاب پہلے ہی کئی بار چھپی اور ہر ایڈیشن میں نئے نئے مضامین درج کئے گئے اب کے بھی وہ وہ مضمون درج کئے ہیں کہ جو کسی کے خواب و خیال میں بھی نہیں آسکتے۔ خداوند عالم کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں کہ اس کتاب کو پبلک نے نہایت ہی قدر کی نگاہ سے دیکھا۔ کتاب چھپنے نہیں پاتی کہ خریداری کے خطوط کا ڈھیر ہو جاتا ہے کیوں نہ پبلک اسکو قدر کی نگاہ سے دیکھے۔ اس کا ایک ایک مضمون اعلیٰ درجہ کا ہے کیونکہ نہایت ہی معتبر عربی۔ فارسی۔ ہندی۔ ناگری۔ انگریزی وغیرہ کتابوں سے مضمون اخذ کئے گئے ہیں۔ مضمون بھی وہ ہیں کہ کوئی انسان ایسا نہیں ہے جس کے مفید مطلب نہ ہو۔ یہ کتاب دیگر کتابوں کی طرح ایک دفعہ دیکھکر الماری میں رکھنے کے قابل نہیں ہے۔ میں یقیناً کہتا ہوں کہ آپ اس کتاب کو ایک لمحہ کیلئے بھی اپنے پاس سے علیحدہ نہیں کر سکتے بلکہ شب کو سوتے وقت بھی آپ اسکو زیر تکیہ رکھکر سوئے گا اور صبح کو اٹھتے ہی اس کتاب کا مطالعہ کرنا شروع کر دیگا۔ اب اس کے مضمون کو آپ ملاحظہ فرمائیے اول تعبیر نامہ۔ شب کو جو خواب دیکھے صبح کو فوراً اس کتاب میں تعبیر دیکھہ لیجئے۔ دوم ارسطو نامہ یعنی سرسے پیر تک جو اعضا پھڑکے اوسکی نیکی اور بدی اس کتاب میں دیکھہ لیجئے۔ سوم قیافہ شناسی یعنی ہر ایک شخص کی صورت دیکھکر اس کے افعالوں کا حال معلوم کر لینا۔ چوتھے فالنامہ حافظ شیرازی جس قسم کی فال دیکھنی ہو اس کتاب میں دیکھہ لیجئے۔ پانچویں علم استخارہ برائے دریافت حال آئندہ۔ چھٹے فالنامہ حضرت خواجہ خضر علیہ السلام۔ ساتویں جدول مین و کس دریافت ہونے تولد فرزند میں منقول حضرت امام جعفر۔ آٹھویں دریافت روانگی سفر۔ نویں عمل معائنہ قمر ہر ماہ۔ دسویں جیدہ اور دلپسند غزلیں۔ گیارہویں نوشتہ قسمت۔ اسمیں ۴۶ سوال ہیں۔ اور چار ہزار چھیانویں جواب ہیں) جو کہ نہایت ہی مستند اور صحیح ہیں۔ اگر آپ کے سوال کا جواب ایک بھی صحیح نہ نکلے تو آپ بلا تامل کتاب مذکور واپس کرکے اپنی پوری قیمت واپس منگا لیویں یا کتاب حضرت دانیال پر نازل ہوئی تھی جس کی اصلی کا بیان قسطنطنیہ۔ مصر۔ مراکو۔ اٹالیہ۔ روس۔ لندن جرمن جین وغیرہ کی مختلف سوانح میں اب تک موجود ہیں۔ آپ صبح اٹھتے ہی اپنا سوال دیکھیئے کہ آج کا دن ہمارے واسطے کیسا ہے یعنی بھاگوان ہے یا نحس ہے۔ کیا ہماری عمر بڑی ہے۔ ہماری قسمت میں کیا لکھا ہے۔ کیا کبھی ہم دولتمند ہوں گے۔ آجکل ہم خوش قسمت ہیں یا بد قسمت۔ اس سال ہمارے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔ کیا ہم اپنی مراد پا دیں گے۔ شادی سے فائدہ ہے یا نہیں مقدمہ ہم جیتیں گے یا نہیں۔ سفر مبارک ہے یا نہیں۔ غرض جو سوال آپ دیکھیئے گا۔ انشاء اللہ یہ کتاب آپکو فوراً جواب دیگی۔ بارہویں لطائف و ظرائف۔ یہ ہنسنے روتوں کو ہنسانے والے ہیں۔ تیرہویں قصہ کہانیاں چھبیلی بھٹیاری کا قصہ۔ یہ قصہ قابل دید ہے۔ چودھویں اگر دیمہ سے تکلیف ہو تو اس نسخہ کو دیکھکر آپ کو بھی ضرور شوق تجارت کا ہوگا۔ پندرہویں حضرت آدمؑ سے حضرت رسول مقبولؐ تک انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے حالات۔ سولہویں نہایت ضروری سوال و جواب یعنی سب سے پہلے دنیا میں کونسا درخت پیدا ہوا۔ اور زمین کا کونسا ٹکڑا پیدا ہوا۔ قیامت کے روز سب سے پہلے قبر سے کون اوٹھیگا۔ حضرت آدم علیہ السلام کے ابجد اول لکنا کس نے سکہایا۔ دوزخی لباس سب سے پہلے کس کو پہنایا جائیگا۔ قیامت کے روز حشر کے میدان میں سب سے پہلے کس سے حساب ہوگا۔ حضرت آدمؑ نے جنت میں داخل ہوکر اول کیا کہایا تہا۔ دنیا میں سب سے پہلے زلزلہ کب آیا۔ اذان سب سے پہلے کس نے دی۔ شراب و راگ باجہ سب سے پہلے کس نے ایجاد کیا۔ شیطان کے بعد سب سے پہلے کون دوزخ میں جاویگا۔ سب سے پہلے دنیا میں گندم کی کاشت کس نے کی سب سے پہلے دنیا میں گندم کی کاشت کس نے کی۔ سب سے اول دنیا میں کپڑا کس نے پہننا شروع کیا۔ سب سے اول دنیا میں کس نے بنا۔ پیمانہ اور ناپ کس نے بنائے۔ دنیا میں سب سے پہلے سوت کاتنا کس نے شروع کیا۔ حشر کے میدان میں خداوند کریم سب سے پہلے کس پر نظر ڈالیگا۔ غرض کہ اسی طرح سے سوال و جواب ہے جو ہر ایک مسلمان کو ضرور ہی یاد کرنے چاہئیں سترہویں مجرب اور آزمودہ نسخے جسمیں مقوی ملذذ و ممسک وغیرہ نسخے درج ہیں جو ہر ایک جگہ باسانی تیار ہو سکتے ہیں۔ اٹھارویں مسلمانی۔ ہندوانی۔ انگریزی کہانوں کی وہ وہ لذیذ ترکیبیں درج ہیں۔ جو آجتک آپنے نہ کہائے ہونگے۔ انیسویں بے روزگار۔ وال کو روزگار سے لگانے کی ترکیبیں۔ ہر ایک شخص گھر بیٹھے ہزاروں روپیہ پیدا کر سکتا ہے۔ مثلاً کمی دار کاغذ۔ جادو کا کاغذ۔ جادو کا قلم۔ جادو کی روشنائی۔ آتشبازی بنانا۔ شعبدہ بازی دکہانا۔ وغیرہ وغیرہ درج ہے۔ غرض کہ یہ کتاب ایسی مفید مطلب ہے کہ کیا اوسکے اور کیا اعلےٰ سب ہی تو اوس کی خواہش کرتے ہیں کتاب کے مضامین کو آپنے ملاحظہ فرمایا کہ اب بھی کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ کتاب ہمارے مفید مطلب نہیں ہے۔ کتاب مذکور آپ کے مفید مطلب ہو تو ایک پوسٹ کارڈ لکھکر فوراً منگا لیجئے۔ ورنہ پانچویں ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔ اگرچہ اب کی دفعہ کتاب مذکور کی ضخامت بڑھ گئی ہے۔ لیکن میں نے قیمت وہی ایک روپیہ تین آنہ محصولڈاک کمی ہے

خضاب زینت شباب

اگرچہ آجکل خضابوں کے اشتہارات آپ کی نظروں سے بکثرت گذرتے ہوں گے۔ اگر آپ کو خضاب لگانے کا شوق ہے تو آپ ہر ایک اشتہار کو پڑھکر ضرور منگا کر استعمال کرتے ہوں گے مگر جو بات آپ چاہتے ہوں گے وہ آپ کو حاصل نہ ہوتی ہوگی۔ میں بھی بہت عرصہ سے خضاب بنانے کی کوشش میں لگا ہوا تہا۔ اس عرصہ میں سیکڑوں روپیہ خرچ کرڈالے مگر خضاب ہی قبضہ میں نہیں آتا تہا۔ لیکن میں خدا کے بھروسہ پر کوشش برابر کرتا رہا۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میری کوشش پوری ہوگئی۔ میں خدا کے فضل و کرم پر بھروسہ کرکے دعوے کے ساتھ لکہتا ہوں کہ بحکم خدا میرا خضاب سب خضابوں سے اعلیٰ بنا ہے۔ صرف ایک شیشی کا خضاب مثل عرق کے ہے جو بہت جلدی بالوں کو سیاہ کر دیتا ہے اور جلد پر دہبہ وغیرہ نہیں آتا۔ اگر آپ کو خضاب لگانیکا شوق ہے تو آپ صرف ایک شیشی منگا کر استعمال کریں اور قدرت خدا کا تماشہ دیکہیں۔ میں خدا کی ذات سے امید رکہتا ہوں کہ آپ میرے خضاب کو استعمال میں لاکر دوسرے خضاب کو کبھی ہاتھ نہ لگائیں گے۔ انشاء اللہ ہمیشہ میرا ہی خضاب لگایا کریں گے جہاں آپنے سیکڑوں روپیہ دیگر اشتہاروں پر خرچ کرڈالے ہیں وہاں ایک روپیہ میرے خضاب پر بھی خرچ کرکے دیکہہ لیجئے اگر میری تحریر کے مطابق ہو تو آپ مہربانی کرکے سارٹیفکٹ عنایت کریں اگر میری تحریر کے خلاف ہو تو بقیہ خضاب واپس کرکے اپنی پوری قیمت واپس منگا لیویں بلا کسی عذر کے آپ کی قیمت واپس کردونگا۔ خضاب مذکور تین اونس کی شیشی میں ہے جو عرصہ تک کام دیتی ہے شیشی کے ہمراہ ایک برش بھی روانہ کیا جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی **ایک روپیہ**۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

داد کی تحریبی دوا اگر آپ کو یا آپ کے کسی دوست احباب کو داد کی شکایت ہو تو ہمارے یہاں سے ایک ڈبیہ منگا کر استعمال میں لاویں۔ تین روز کے اندر جاتا رہیگا۔ قیمت فی ڈبیہ ۴ر۔ ۱۹۱۴ء کی صدیقی جنتری منگا کر ملاحظہ فرمائیے۔

المشتہر:۔ اے۔ ایم۔ صدیق سوداگر۔ تاراچند دت اسٹریٹ ۹، کلکتہ

تلغرافات

معاملات البانیہ

(دوانا ۹ جون) ڈورزو کی پرائیوٹ مراسلات مظہر ہیں کہ وسط البانیا کی حالت بد سے بد تر ہوتی جاتی ہے۔ پرنس کے خلاف ایجیٹیشن ان اضلاع میں جواب تک وفادار سمجھے جاتے تھے پھیل گیا ہے۔ باغی مصر ہیں کہ بین الاقوامی کنٹرول کمیشن میں ترکی قایم مقام بھی ہونا چاہئے۔ خبر آئی ہے کہ گورنمنٹ البانیہ نے ایپیروٹوں کے مطالبات منظور کر لئے۔

معاملات مشرق قریبہ

(قسطنطنیہ ۸ جون) تہریس میں گو یونانیوں کی حالت بہتر ہوگئی ہے۔ مگر مارمورا اور ایجین کے ساحل ایشیائے کوچک پر مقدونیہ کے مسلمان پناہ گزین ان کو ملک سے نکال رہے ہیں۔

(قسطنطنیہ ۹ جون) اگرچہ کل مقدس تثلیث کی تقریب تھی تاہم تمام یونانی گرجے بند تھے۔ کیونکہ [illegible] ارک نے انہیں بند رکھنے کی ہدایت کردی تھی۔ ۱۸۹۱ء میں بھی یونانی گرجے تین ماہ بند رکھے گئے تھے۔ کئی وزراء نے ترکی وفد کو سلطنت میں یونانیوں کی نازک حالت کی طرف توجہ دلائی۔ جنہیں یقین دلایا گیا کہ اسکے انسداد کی کوشش کی جائیگی۔

(لندن ۱۰ جنوری) طلعت بے ترکی سفیر یونانیوں پر مظالم کی تحقیقات کرنے سمرنا گئے ہیں۔ نیز وہاں امن و امان قایم کرنے کی بہی کوشش کرینگے۔ باب عالی نے یونان کو اطمینان دلایا ہے کہ سلطنت عثمانیہ میں یونانیوں کی حفاظت جان و مال کی پوری سعی کی جائیگی۔

(صوفیہ ۱۰ جون) یوبیس پریکٹ اس وجہ سے موقوف کیا گیا ہے کہ اس نے عوام کو یونانی گرجے پر مسلط ہونے سے عین وقت پر باز نہ رکھا۔

(ڈورزو ۱۰ جون) بغاوت کو حتی الامکان جلد فرو کرنے کی غرض سے گورنمنٹ نے ایک ہی وقت میں تین اطراف سے پیش قدمی کرنے کی تجویز کی ہے۔ یعنی ایلبسو۔ ڈورزو اور دلونا کی سمتوں سے فوج باغیوں کے خلاف کوچ کرے گی۔ پیشقدمی مذکور اس ہفتہ میں شروع ہونے کی توقع کی جاتی ہے۔ باغی مقتدر کمیشن سے پھر باب گفتگو وا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پرنس ویرنسس نے آج البانوی سپاہ کا [illegible] یوکیا سپاہ نے انتہائی جوش سے خلوص عقیدت کا اظہار کیا۔

مکسیکو کی کیفیت۔ (واشنگٹن ۱۰ جون) گالوسٹن لوزیانا سے خبر ہے کہ باغیان مکسیکو کیلئے جہاز پر بندوقیں [illegible] مجلس [illegible] نے انکے بارکرنیکی ممانعت کردی۔

حوادث واخبار

برقی روشنی۔ ریلوے بورڈ نے تمام سرکاری ریلوں پر برقی روشنی کی ترویج کا فیصلہ کیا ہے لیکن اس کا رفتہ رفتہ انتظام ہوگا۔

بارش۔ کالیکٹ۔ کوچین۔ منگلور اور جزیرہ ساگر۔ باریسال وغیرہ سے بارش کی خبریں موصول ہوئی ہیں۔

لو لگنے سے اموات۔ ایک جہاز جو بوشہر سے بمبئی میں آیا تھا اوس کے تختہ پر ایک عورت مردہ پائی گئی۔ جب کپتان کو اس حادثہ کی رپورٹ کرنے گئے تو وہ بھی کمرہ میں مردہ ملا۔ کپتان کی لاش جرمنی بھیجے جانے کے لئے یوروپین جنرل ہسپتال میں تابوت میں بند کی گئی۔ متوفی جرمنی کا رہنے والا تھا۔

انتقال۔ مہاراجہ چہکہاڑی (وسط ہند) کا انتقال ہوگیا۔

ایک اور طبی تجویز۔ وزیر ہند نے یہ تجویز منظور کی ہے کہ جو افسران میڈیکل سروس ولایت سے ہندوستان میں وارد ہوا کریں گے تو اونہیں دو ماہ تک کلکتہ اور بمبئی میں گرم ممالک کی ادویات کا تجربہ حاصل کرنے کا موقع دیا جایا کرے گا۔

قبول اسلام۔ اخبار مشرق لکھتا ہے کہ جودھپور میں اکثر بنیاؤں نے بدین وجہ دین اسلام قبول کرلیا کہ ہندو بلیگ زدہ مردہ کے ساتھ جانے میں آنا کانی کرتے ہیں۔ بلکہ بعض اوقات ساتھ نہیں جاتے۔

عربی کا وظیفہ۔ گورنمنٹ ہند نے پنجاب کے مسٹر صدر الدین کو جو عربی وظیفہ ولایت میں تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے دیا ہے اوس کی سفارش گورنمنٹ پنجاب کے علاوہ گورنمنٹ ممالک متحدہ و آگرہ نے بھی کی تھی۔

بارش۔ یکشنبہ کی صبح کو لاہور میں اچھی بارش ہوئی۔ مزید بارش کے آثار ہویدا ہیں۔ موسمی حدت کم ہوگئی ہے۔

زنانہ کالج۔ گورنمنٹ مدراس نے یکم جولائی سے مدراس میں زنانہ کالج قایم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

سکولوں کی ترتیب۔ ممالک متحدہ آگرہ و اودہ کے سرکاری ہائی اسکولوں اور نارمل سکولوں کے مدارج کی ترتیب جدید کا معاملہ گورنمنٹ ہند کے زیر غور ہے۔

ایک خود فراموش شخص۔ ۴ جون کی شب کو ایک یوروپین کلکتہ میں آوارہ پھرتا ہوا پکڑا گیا۔ جب نام و پتہ پوچھا گیا تو وہ کچھ نہ بتا سکا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ اس کا حافظہ خراب ہوگیا ہے اوس نے بتایا کہ پنجشنبہ کی شام کو سیرامپور کے متصل سڑک پر میری آنکھ کھلی اور اس سے پہلے کی مجھے کوئی بات یاد نہیں رہی۔ وہ اپنا نام و پتہ بھی بھول گیا تھا تاہم اوسے کچھ دھندلی سی یاد آیا کہ میں پریس میں کچھ کام کیا کرتا تھا۔ پولس اسے اخبار انگلش مین کے دفتر میں لے گئی۔ جہاں ایک شخص نے پہچانا کہ یہ گورنمنٹ پریس میں ملازم تھا۔ خود فراموش شخص کا پتہ پوچھکر اوس کے مکان پر پہونچا دیا گیا جہاں سے یہ ایک روز پہلے سے مفقود الخبر تھا۔

سالگرہ کا جشن۔ آئندہ ۲۰ جون کو حضور وائسرائے اور ۲۲ جون کو اعلیحضرت شہنشاہ جارج پنجم کی مبارک سالگرہ کا جشن نہایت دھوم سے ہندوستان میں منایا جائے گا۔

پیسے نہ ملنے پر خودکشی کا ارادہ۔ بمبئی میں میر علی نامی ایک نوجوان یہودی نے حجامت بنوانے کے لئے اپنے والد سے ۲ آنے مانگے تھے جس کے نہ دینے پر نوجوان یہودی نے پارہ کی گولیاں کہاکر خودکشی کرنی چاہی۔ لیکن ہسپتال میں ملزم اچھا ہوگیا۔ مجسٹریٹ نے نیک چلنی کے لئے پانسو روپیہ کی ضمانت طلب کرلی۔

مہاراجہ بڑودہ کی فیاضی۔ مہاراجہ بڑودہ نے گذشتہ ۱۵ فروری کے اجلاس انجمن امداد باہمی میں ظاہر کیا تھا کہ پندرہ لاکھ روپیہ بدین وجہ علیحدہ کیا گیا ہے کہ تجارتی کاروبار کے لئے لوگوں کو بطور قرض دیا جائے۔ اب بڑودہ کے سرکاری گزٹ میں اوس کے متعلق قوانین شایع کئے گئے ہیں۔

بصرہ میں پلیگ۔ گورنمنٹ بمبئی کو پولیٹیکل رزیڈنٹ ترکی عربستان کی طرف سے ۲۹ مئی کو اس مضمون کا تار موصول ہوا ہے کہ صیغہ حفظان صحت بصرہ میں ۲۳ مئی کو پلیگ کے ۴ کیس دقوع میں آنے کی رپورٹ کرتا ہے۔ اور تحریک کی کہتا ہے کہ وہاں پلیگ موجود ہے۔ عازمان حج کی آمد ملتوی رہے۔ اس امر کا عام طور پر اعلان کردینا چاہئے اور سر دست عازمان حج کو بصرہ کا پروانہ راہداری نہ دیا جائے۔

گرفتاری۔ کلکتہ میں ایک مارواڑی کسی اور کے نام سے جھوٹا تار بھیجنے کے الزام میں ماخوذ ہوا۔

پیٹرولیم کے بھڑک اوٹھنے کا حادثہ۔ میمن سنگہ (بنگال) میں ایک پوسٹ آفس کلرک کی بیوی۔ لڑکا لڑکی۔ پیٹرولیم کے کنستر کے ایک سوراخ بند کرنے کے دوران میں کنستر کے پیٹرولیم کے بھڑک اوٹھنے سے سخت مجروح ہوئے۔ کلرک اور ایک ہمسایہ بھی جو اوس موقعہ پر موجود تھا۔ برے طور پر جل گئے۔

ولایتی ڈاک۔ پریزیڈنٹ بین الاقوامی ایوان تجارت قاہرہ نے ایوان تجارت بمبئی کو لکھا ہے کہ قاہرہ کی مجلس تجارت ہفتہ میں دو مرتبہ ہندوستانی ڈاک کے موید ہے۔ کراچی ایوان تجارت نے اس تائید کا شکریہ ادا کیا ہے۔

پتھروں کا برسنا۔ اخبار کیسری رقمطراز ہے کہ ٹریننگ کالج دہولیا کے حوض سے باورچی خانہ تک رات کے دس بجے پتھر برسنے لگتے ہیں۔ کمرے رہتے ہیں باوجودیکہ بڑے بڑے پتھر پڑتے ہیں لیکن چوٹ کسی کو نہیں آتی۔ ضعیف الاعتقاد اسکو بہوتوں کا کام سمجھتے ہیں۔

موٹر کاروں کا قانون۔ ہندوستان کے مختلف صوبجات میں موٹر کاروں کے متعلق قوانین بھی مختلف ہیں۔ گورنمنٹ ہند نے تمام ہندوستان کے لئے یکساں قواعد وضع کرکے لوکل گورنمنٹوں کو بطلب رائے بھیجے ہیں۔

ممالک متحدہ کی فصلات۔ ہمالیہ کے مغربی و وسطی دامنوں اور مرزاپور ڈسٹرکٹ بنارس میں بارش ہوئی۔ فصل بیج کاٹے جانے کے بعد دانہ نکالا جانا ختم ہوچکا ہے۔

میرٹھ میں سٹہ بازی۔ میرٹھ میں سٹہ بازی کا زور بڑھنے سے مقامی دکلا اس کے انسداد کے لئے غور کر رہے ہیں انہوں نے ایک جلسہ منعقد کرکے تجویز پاس کی جب تک ہوسکے گا اس نامراد مرض کا دفعیہ کیا جائیگا نیز قانونی چارہ جوئی سے بھی کام لیں گے۔

جدید بمبئی۔ گذشتہ ماہ اکتوبر میں گورنمنٹ بمبئی نے بمبئی شہر کو اور بھی شاندار بنانے کی غرض سے ایک کمیٹی منعقد فرمائی تھی جس نے اپنی رپورٹ سرکار کی خدمت میں روانہ کردی ہے جس میں برقی ریلوے اور زمین دوز ریلوے کی بھی رائے دی گئی ہے۔

دارجلنگ ریلوے۔ اس ریلوے لائن پر پہاڑ کا ایک ٹکڑا گر پڑنے سے ٹرینوں کی آمد و رفت میں حرج واقع ہوا۔

غبن کا مقدمہ۔ ڈک نامی ایک یوروپین پر لکھنؤ میں تغلب کا مقدمہ دائر ہے کہ ایک گھوڑا ایک ہزار روپیہ پر فروخت کرکے گھوڑے کے مالک کو صرف چھ سو روپیہ دئے۔

مفلسی پر موت کو ترجیح۔ موضع کالو کاٹھی ضلع فریدپور کا تمباکو فروش مفلسی کی وجہ سے مرنا چاہتا تھا لیکن اوس کے مرنے کے بعد اوسکے آٹھ سالہ بچہ کی کیا حالت ہوگی اس خیال سے اوس نے بچہ کو ہلاک کیا۔ اور پھر خود پھانسی پہ لٹکنے کو آمادہ ہوگیا لیکن مجسٹریٹ نے پھانسی کے بجائے اوسکو عمر بھر کے لئے کالے پانی بھیجدیا۔

سودیشی کی لہر۔ ایک مرہٹی اخبار نے لکھا ہے کہ ضلع کلنا کے ایک گاؤں میں شادی کی دعوت تھی پانچ میل سے زیادہ تک کے لوگوں نے دعوت میں حصہ لیا تھا لیکن یہ معلوم ہونے پر کہ کھانے میں ولایتی نمک کا استعمال کیا ہے۔ سب نے کہانے سے انکار کردیا۔

قیدیوں کی تعداد۔ بنگال کے قیدخانوں میں گذشتہ سال ۱۰ ہزار ۶ سو ۱۱ قیدی تھے اور ۱۹۱۲ء میں ۹۱۰۰ قیدی تھے۔

آتشزدگی۔ بمبئی میں ۸ جون کو ایک روئی کا ذخیرہ

مذہب کو ترقی میں دخل ہے اور ضرور ہے لیکن اسی حد تک کہ مذہب کی اصلیت موجود و قایم ہو۔

(۴) چونکہ مسلمانوں نے دینی بہتری اور اخروی نجات کو دنیوی ترقی اور تنزل کے ساتھ گڈمڈ کر دیا ہے اسواسطے اونھوں نے یہ تہیت و رہنمائی مذہب نہیں بلکہ خیالی بناء پر۔ لیکن اوسکو مذہبی یقین کرکے یا تو فقط دینداری و عبادت کو باعث نجات دنیوی بھی یقین کر لیا ہے اور یا دنیا کو ایسا حقیر تصور کر لیا ہے کہ اوسکی طرف زیادہ توجہ کو وہ عبث جاننے لگے ہیں۔ اس خیال کو گرہ میں باندھنے کا یہ نتیجہ ہوا ہے کہ تحصیل علوم دنیوی صنعت و حرفت تجارت وغیرہ امور باعث ترقی دنیوی کی حقارت عقیدتاً اون کے دلوں میں بیٹھ گئی ہے اور وہ صرف عبادات کے دلدادہ رہ گئے ہیں اور کاروباری غفلت اون پر چھا گئی ہے اور دل اون کے مر گئے ہیں اور مسلمان میدان ترقی میں سب ہار بیٹھے ہیں۔

لیکن چونکہ یہ ظلمت مذہب کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ خود پیدا کردہ ہے کچھ تشفی سی ہو جاتی اور تن مردہ میں جان سی آ جاتی اور اوس کے علاج کی تلاش میں مصروف ہونے کو دل چاہنے لگتا ہے نواب صاحب کے اس خیال سے ہم متفق نہیں کہ مسلمان صرف عبادت کے دلدادہ رہ گئے ہیں بلکہ اصل یہ ہے اسلام نے عبادت کے ساتھ ہی صنعت و حرفت اور تجارت وغیرہ کو بھی زندگی کا ایک ضروری شعبہ بتایا ہے چنانچہ نواب صاحب خود تسلیم کرتے ہیں کہ مسلمانوں کا یہ عقیدہ خیالی ہے جسکو اصلیت سے کوئی تعلق نہیں اور مسلمانوں کے اس خیالی عقیدہ کی وجہ ناقابل مصلحین کی وجہ سے ہے اگر مصلح قابل ہوتے تو ہرگز اس قسم کا عقیدہ پیدا نہ ہوتا۔

اسلام نے تجارت اور صنعت و حرفت سے معاش حاصل کرنے کو بہترین چیز قرار دیا ہے اور کوئی شخص جسکو اسلام پر کامل عبور حاصل ہے ہرگز اس قسم کا خیال ظاہر نہیں کر سکتا کہ اسلام نے اس قسم کا خیال ظاہر کیا ہو اور جب صورت یہ ہے تو اسلام کی ذات کو اس قسم کی خرابی کا ذمہ دار قرار دینا حقیقت کے خلاف ہے۔

نواب صاحب ظاہر فرماتے ہیں کہ مسلمان صرف عبادت کے دلدادہ رہ گئے ہیں لیکن اصل یہ ہے کہ مسلمان عبادات میں بھی سخت کمزور ہیں اور جس چیز کو وہ عبادت خیال کرتے ہیں وہ حقیقتاً عبادت نہیں (الا ماشاء اللہ)۔

میری رائے یہ ہے کہ مسلمانوں میں دنیوی ترقی کے فقط یہ دو راستے ہیں اولاً جس طرح ممکن ہو تمام دنیا کے مسلمانوں کو علوم جدیدہ [illegible] کی طرف مائل کیا جائے اور اس کے لئے جو جس [illegible] آجائے وہ وہی تدبیر اختیار کرے ثانیاً ممالک متمدنہ [illegible] اشاعت اسلام شروع کی جائے [illegible]

میرا قطعی [illegible] ہے کہ اگر موجودہ مسلمان علوم مغربی نہیں پڑھیں گے اور مغربی طریقہ سے تجارت و [illegible] صنعت و حرفت میں داخل نہ ہوں گے اور اپنی طرز معاشرت میں مہذب آزادی داخل نہیں کریں گے وہ ہرگز دنیوی ترقی نہیں کر سکیں گے بلکہ اس حالت سے زیادہ بدتر حالت میں مبتلا ہو کر اپنے تئیں مذہب کو ادبھی بدنام کریں گے۔

حاجی صاحب کی اس رائے سے ہمیں اتفاق نہ کرنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ علوم جدیدہ [illegible] جائیں اور ممالک متمدنہ میں اشاعت اسلام کی جائے لیکن ہمیں معلوم طرز معاشرت میں مہذب آزادی سے حاجی صاحب کی کیا مراد ہے۔ اگر مطلب یہ ہے کہ یورپ کی مہذب آزادی اور طرز معاشرت مسلمان اپنا نصب العین بنائیں تو ہم اس سے ہرگز متفق نہیں بلکہ اس قسم کی مہذب آزادی اقوام یافتہ مسلمانوں کی تباہی کا باعث ہوئی ہے اور اگر مقصد اس سے یہ ہے کہ امور سیاست صنعت و حرفت اور تجارت وغیرہ میں مشروعہ آزادی سے کام لیں تو کوئی وجہ اس کی مانعت کی نظر نہیں آتی۔

مضمون بہت بڑھ گیا ہے اور بحث کچھ باقی ہے اگر ایڈیٹر صاحب افادہ اس قدر کو کافی سمجھیں اور اپنی پرانی رائے پر اس مضمون کے مطالعہ کے بعد مکرر غور فرمائیں تو خیر ورنہ ہم اس موضوع پر مزید تفصیل سے لکھنے کے لئے بھی تیار ہیں۔

تاریخ اسلام

(۸)

حضرت اسماعیل علیہ السلام

ابراہیم علیہ السلام کی عمر ۸۰ یا ۸۶ برس کی تھی کہ حضرت اسماعیل حضرت ہاجرہ کے شکم مبارک سے پیدا ہوئے۔ حضرت ہاجرہ ابراہیم علیہ السلام کی بیوی سارہ کی جاریہ تھیں جن حضرت سارہ نے ابراہیم علیہ السلام کو ہبہ کر دیا تھا۔ ہاجرہ قبطی النسل تھیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اسماعیل علیہ السلام سے بہت محبت تھی کیونکہ بڑی امیدوں کے بعد آپ پیدا ہوئے تھے اور آپ کی وجہ سے آپ کی والدہ سے بھی زیادہ محبت ہوگئی تھی جو سارہ کو ناگوار ہوئی اور آخر اس رشک و رقابت نے اپنا رنگ دکھایا یعنی حضرت سارہ نے ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ ہاجرہ کو مع اون کے بچے کے یہاں سے کسی ایسے مقام پر پہونچا دو کہ میری آنکھیں ان کو نہ دیکھ سکیں۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا کے حکم سے ایسا ہی کیا اور ہاجرہ کو مع اسماعیل کے عرب کے ریگستان میں جہاں کوسوں آدمی کا پتہ نہ تھا چھوڑ آئے اور وہ مقام [illegible] ہوا جو آج تمام اسلامی دنیا کا مرجع و معبد ہے۔

حضرت ابراہیم نے ہاجرہ کو مع اسماعیل علیہ السلام کے لق و دق عرب کے میدان میں چھوڑ کر واپسی کے لئے رخ پھیرا اور دعا کی کہ اسے خداوند میں نے اپنی ذریت اور نسل کی تعمیل میں اپنے لخت جگر اسماعیل اور اوس کی بیکس ماں کو اس سنسان بے آب و گیاہ میدان میں تن تنہا چھوڑتا ہوں۔ ان کا تو ہی محافظ اور والی ہے۔

حضرت ہاجرہ اب تک حقیقت حال سے ناواقف تھیں۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام واپس ہونے لگے تو ہاجرہ نے دوڑ کر دامن پکڑ لیا اور نہایت درد انگیز آواز سے کہا کہ بیاسے شوہر کہاں جاتے ہو اور ہم کو کس پر چھوڑے جاتے ہو۔

ہاجرہ کے یہ الفاظ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے دل پر تیر و نشتر بنکر لگے۔ لیکن چونکہ آپ کو قدرت نے استقلال اور صبر عطا ہوا تھا حکم خداوندی کی اطاعت کے مقابلہ میں کسی عزیز کی محبت کا آپ پر اثر نہیں ہو سکتا تھا اسلئے آپ نے نہایت سکون و اطمینان کے ساتھ جواب میں فرمایا۔ ہاجرہ میں تم کو خداوند جل و علیٰ کے حوالے کرتا ہوں اور خدا ہی کی طرف سے میں ایسا کرنے پر مامور ہوں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جواب سنکر بی بی ہاجرہ نے دامن چھوڑ دیا اور ابراہیم علیہ السلام وہاں سے رخصت ہوئے۔

بیوی ہاجرہ چند روز تک تو اوس توشہ میں سے جس میں کھجوریں اور ایک مشکیزہ پانی تھا کھاتی پیتی رہیں جب وہ ختم ہو گیا تو سخت تکلیف اوٹھائی تمام اعضا کمزور ہو گئے اور شدت بھوک و پیاس سے دودھ بھی چھاتیوں میں نہ رہا۔ بھوک کی شدت سے حضرت اسماعیل روتے تھے روتے روتے آواز پڑ گئی تھی اور ہاجرہ بچہ کی بیقراری سے پریشان اور بدحواس تھیں کئی مرتبہ جنگل میں چل پھر کر پانی تلاش کیا لیکن افسوس ہے کہ پانی کا پتہ نہ ملا اور نہ کوئی آدمی نظر آیا۔ جب حضرت اسماعیل کی بھوک پیاس سے حالت خراب ہونے لگی تو ہاجرہ پھر دوڑیں کہ کہیں پانی ملے تو لاؤں اسی خیال سے قریب کے ایک ٹیلہ پر چڑھ گئیں لیکن پانی نظر نہ آیا جلدی سے پھر اتریں کہ ایک نظر پھر اپنے نور نظر کو دیکھ لیں اتر کر دیکھا کہ بچہ کی حالت بہت خراب ہے پھر اس خیال سے کہ میں اپنے پیارے بچہ کی [illegible] اپنی آنکھوں سے نکلتی ہوئی نہ دیکھوں۔ دوسری سمت کے ایک ٹیلہ پر چڑھ گئیں لیکن نہ کہیں جگہ پانی میسر آیا نہ اضطراب میں کمی ہوئی۔ اسی حالت اضطراب میں ہاجرہ ان دونوں ٹیلوں کے جو بالمقابل تھے سات مرتبہ دوڑیں یہی وہ دونوں ٹیلے ہیں جن کا نام آج کوہ صفا و مروہ ہے اور جن کے درمیان ہر حاجی کو سات مرتبہ دوڑنا پڑتا ہے یہ دوڑنا بھی ارکان حج میں سے ہے جس کا نام سعی ہے۔

ہاجرہ ساتویں مرتبہ کوہ صفا و مروہ کے درمیان مضطربانہ دوڑ رہی تھیں کہ رحمت خداوندی نے جوش مارا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ایڑیوں کی رگڑ سے بحکم خدا ایک چشمہ نمودار ہوا۔ ہاجرہ نے دور سے آخری مرتبہ اپنے بچہ پر اس خیال سے نگاہ ڈالی کہ اوس کی روح پرواز کر چکی ہوگی کہ اونہیں اس کی مرتبہ قدرت خدا کا مشاہدہ کرنا پڑا اور اون کی مایوس اور حسرت زدہ نگاہوں نے دیکھا کہ اسماعیل علیہ السلام کے پاؤں کے نیچے سے صاف پانی کا چشمہ بہہ رہا ہے۔ دوڑ کر چشمہ سے پانی پیا اور جان میں جان آئی۔ اس چشمہ کا پانی جس کو ہاجرہ نے اس خیال سے روک کر ایک حلقہ میں کر لیا کہ کہیں بہکر ختم نہ ہو جائے۔ یہی چشمہ آج چاہ زمزم کے نام سے مشہور ہے۔

شذرات

البانیہ میں اسلامی سلطنت کا خیال

البانیہ اگرچہ مسلمانوں کی بدبختی سے اسلامی حکومت کے سایہ سے محروم ہوکر عیسائی حکومت بن گیا ہے لیکن وہاں کے مسلمان اب بھی جد و جہد کر رہے ہیں کہ البانیہ اسلامی سلطنت رہے۔ چنانچہ مصری معاصر الشعب سے معلوم ہوا ہے کہ البانیہ کے مسلمانوں نے مقام [illegible] میں ایک مستقل اسلامی حکومت کی بنیاد ڈال دی ہے۔ اور سلطان سابق عبدالحمید خان کے بڑے لڑکے برہان الدین کو اپنا امیر مقرر کر لیا ہے۔

مذکورہ بالا خبر مسرت و لغزش کن ہے کیونکہ البانیہ جا چکا ہے اور اب اوس کا اسلامی حکومت بننا تقریباً ناممکن ہے کاش مسلمانان البانیہ اب سے کچھ پہلے اسلامیت کی قدر کرتے تاکہ اونہیں یہ روز بد دیکھنا نصیب نہ ہوتا۔

الضیاء

لکھنؤ سے یہ نیا اخبار ۵ جون ۱۹۳۱ء سے جاری ہوا ہے اسوقت تک دو نمبر ہماری نظر سے گذر چکے ہیں علاوہ دیگر اخباری اغراض کے قومی مسائل پر نہایت خوبی سے لکھتا ہے۔ ترتیب اور لکھائی چھپائی پسندیدہ ہے اخبار پر اگرچہ مولانا عبدالله عمادی کا نام نہیں۔ لیکن طرز تحریر اور ترتیب سے پتہ چلتا ہے کہ اخبار مولانا عمادی کے تجربہ کار ہاتھوں میں ہے۔ اور مولانا عمادی کا نام اخبار کی وقعت کے لئے کافی ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ ہمارے اس معاصر کو ترقی دے۔ اور دیر تک قوم کو اوس سے متمتع ہونے کا موقع دے۔

والعذر عند کرام الناس مقبول

کئی ہفتہ سے جدید پریسوں کی تیاری کی وجہ سے اخبار وقت پر شائع نہیں ہوتا جس کا ہمیں بہت افسوس ہے معزز معاونین سے ہم معافی چاہتے ہیں اور امید دلاتے ہیں کہ آیندہ ایسا نہ ہوگا کیونکہ پریسوں کا انتظام مکمل ہو کر باطمینان ہو گیا ہے۔ منیجر مدینہ

صلائے عام

خان بہادر میرزا ناصر علی صاحب دہلوی ایڈیٹر رسالہ صلائے

عام اُردو علم ادب کے وہ مشہور و درخشندہ ستارہ ہیں جنپر اُردو ادب جتنا فخر کرے کم ہے کئی سال سے آپ نے صلائے عام نام ایک موقت الشیوع رسالہ جاری کر رکھا ہے جو اپنی پیاری زبان اور اعلیٰ تخیل کی بدولت ہندوستان کا ایک بہترین و موقر رسالہ ہے۔

صلائے عام کے ذریعہ میر صاحب ممدوح نے اُردو میں جس پاکیزہ طرز تحریر کا نمونہ دکہایا ہے وہ نہ صرف قابل تقلید ہے بلکہ اس لایق ہے کہ اردو کے وہ تخیل نواز جن کا منتہائے خیال صرف دلخوش کن مسلسل اور دور از کار خیالات ہوتا ہے اوسکو اپنا نصب العین بنائیں اور وہ بہترین خیالات نثر میں ظاہر کریں جو تخیل کا اعلےٰ نمونہ ہونے کے ساتھ ہی معلومات عامہ سے پُر اور تحقیقات حقہ سے معمور ہو کئی سال سے صلائے عام کے بسندیدہ مضامین ہم دیکھتے ہیں اور نہایت شوق سے دیکھتے ہیں لیکن جی نہیں بھرتا اور دل یہی خواہش رکھتا ہے کہ اس طرز تحریر کے مضامین کا مطالعہ زیادہ کیا جائے۔

میر صاحب ممدوح کو ہم قابل مبارکباد سمجھتے ہیں کہ ہندوستان میں صرف اونہیں کا رسالہ اس لائق ہے کہ علم دوست دنیا اور ایڈیٹران اخبارات نہایت ذوق و شوق سے مطالعہ کرتے اور اردو کا ایک خالص ادبی رسالہ خیال کرتے ہیں۔ خداوند تعالےٰ میر صاحب کو عمر نوح عطا فرمائے کہ وہ ہماری اردو کے ایک لایق اہل قلم ہیں اور اون کا رسالہ اردو علم ادب کا مایۂ ناز۔

صلائے عام کے مضامین پر ہم کسی دوسرے وقت ایک مفصل ریویو لکہیں گے۔

ترکی طیاروں کا استقبال مصر میں

ترکی ہوابازوں نے جو طول سفر قسطنطنیہ سے مصر تک کا شروع کیا تہا۔

افسوس ہے کہ اوس میں کئی قابل ترین ترکی افسر موت کا شکار ہوئے۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ اون حادثات سے ترکی ہوابازوں کی ہمت میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اور اپنے سفر کو برابر جاری رکہنے کے لئے ترکی افسر ملتزم ہوتے رہے اور آخر اپنے ارادہ میں کامیاب ہو کر رہے۔

— گزشتہ ہفتہ کی ولایتی ڈاک سے معلوم ہوا تہا کہ سالم بک اور کمال بک کا ہوائی جہاز خیریت سے مصر پہونچگیا ہے جہاں اوس کا استقبال نہایت تزک و احتشام سے کیا گیا۔ حضرت خدیو معظم نے سالم بک اور کمال بک کو شاندار دعوت دی اور دولت عثمانیہ کو اوس کی کامیابی پر مختلف سوسائٹیوں انجمنوں کی جانب سے مبارکباد کے بے شمار برقی پیغام بہیجے گئے مصر کے اخبارات میں دونوں افسرون کی تعریف میں قصائد کثرت سے شائع ہو رہے ہیں۔

اس ہفتہ جہان اسلام کے نامہ نگار کی تحریر سے استقبال کے مفصل حالات معلوم ہوئے ہیں جو عجیب ہونے کے لحاظ سے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

مجلس اعانت الطیارئین مصر کے صدر پرنس عزیز پاشا نے اعلان کیا کہ عثمانی طیارہ پورٹ سعید پہونچ گیا ہے اور کل جمعہ کو سات بجے مصر جدیدہ (ہیلوپولیس) پہونچ جائیگا۔ اس اعلان کے شائع ہوتے ہی ایک مسرت انگیز حرکت محسوس ہوئی جمعہ کی صبح کو اندہیرے ہی سے لوگ مصر جدیدہ روانہ ہونے شروع ہوئے۔ راستے آدمیوں کی کثرت کی وجہ سے بند تہے۔ ٹرام ویز کے اسٹیشن بچوں بوڑہوں اور جوانوں سے کہچا کہچ بہرے ہوئے تہے ایک ایک ٹرام میں اسقدر آدمی سوار تہے کہ سانس لینا دشوار تہا ہر شخص کی یہی خواہش تہی کہ وہ سب سے پہلے پہونچے۔ امیر و فقیر کندہے سے کندہا ملائے ایک صف میں تہے اس بہیڑ بہاڑ میں اگر کسی کا کپڑا پہٹ جاتا یا پاؤں کچل جاتا تو وہ کہہ کر ٹال دیتا کہ لاباس ھذا الیوم عندنا یوما العید الاکبر (کچھ حرج نہیں آج ہماری بڑی عید ہے) ٹرام کے علاوہ موٹروں، بائیسکلوں، گہوڑوں اور دوسری قسم کی گاڑیوں کی کوئی گنتی نہ تہی آدمیوں کی کثرت کی وجہ سے مصر جدیدہ کا کشادہ میدان سرون کا جنگل نظر آتا تہا اور معلوم ہوتا تہا کہ تمام مصر میدان میں جمع ہو گیا ہے۔ میدان میں دہوپ کی تیزی تہی مگر طیارہ کی محبت میں اس کا کسی کو خیال تک نہ تہا جب کئی گہنٹہ گذر گئے اور ہوائی جہاز وقت پر نہ آیا تو صدر مجلس نے اعلان کر دیا کہ طیارہ مقام زقازیق (جو قاہرہ کے قریب ہے) ہوا کی وجہ سے اوتر گیا ہے۔ انشاء اللہ کل آئیگا یہ خبر منتظرین کے لئے ایک بجلی تہی۔ مجبوراً گہروں کو لوٹ گئے۔ دوسرے دن اسی جوش و ولولہ سے میدان میں اسی طرح محبان دولت عثمانیہ کا اجتماع ہوا اور تہوڑی دیر بعد روح الامین (جبرئیل علیہ السلام) کی طرح عثمانی ہوائی جہاز آسمان سے اوترتا ہوا نظر آیا جسکو دیکہتے ہی اللہ اکبر۔ اور لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کے نعرون سے مصر گونج اوٹہا۔ لوگ محبت بہری نظروں سے کبہی ہلال مقدس کے جہنڈے کو دیکہتے اور کبہی کرنل کے نور سالم بک کو۔ اور کبہی صاحب السیف خلیفۃ رسول اللہ (خداوند تعالیٰ نے صاحب سیف خلیفہ رسول اللہ سلطان محمد خان خامس کو زندہ رکہے) کے پُرجوش نعرے مارتے اور ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے غایت مسرت میں یعقوب و یوسف علیہما السلام کی طرح معانقہ کرتے ہوائی جہاز کے اوترنے کے بعد صدر مجلس نے اعلان کیا کہ طیارہ کل قاہرہ آئیگا۔ اور وہاں بہی جلسہ ہوگا۔ دوسرے دن بہی اسی محبت و شفقت کے ساتہ بے شمار خلقت مقام مقررہ پر پہونچی۔ تمام مصر میں اس تقریب پر خوشی منائی گئی لیکن مسیحی آبادی سوگ میں رہی ولن ترضیٰ عنک الیھود ولا النصاریٰ حتیٰ تتبع ملتھم۔

روس میں مسیحیت و اسلام کی کشمکش

روس میں مسلمانون پر ہمیشہ سے مظالم اور سختیاں ہوتی چلی آئی

ہیں۔ خوش قسمتی سے پچہلے چند سالوں میں بڑی جد و جہد کے بعد اکابر اسلام کی کوشش سے مسلمانون کو کچہہ حقوق مل گئے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ مسیحیت نہیں چاہتی کہ اسلام جیتا جاگتا نظر آئے۔ اور مسلمان ترقی و کامیابی کی راہ اختیار کریں۔ اس لئے وہ روسی مسلمانون کو تنگ کرنے اور تکلیف پہونچانے کے لئے آئے دن نئی نئی چالیں

چنانچہ مصری معاصر الشعب سے معلوم ہوا ہے کہ حال میں بعض متعصب لوگوں نے ایک نئی چال چلی ہے اون کا خیال ہے کہ مسلمان جو بکری کو چہری سے ذبح کرتے ہیں اون کا یہ فعل متمدن اقوام کے نزدیک ظلم ہے۔ اسلئے انہیں اس حرکت سے روکا جائے تاکہ چہری سے ذبح کرنے کے بجائے آئندہ مسلمان کلہاڑی سے سر پر مار کر کاٹ لیا کریں یہ لوگ اس کوشش میں ہیں کہ یہ تجویز قانونی صورت اختیار کرلے۔

مسلمان اس تجویز سے بہت برہم ہو رہے ہیں اور اوس کی مخالفت میں اپنی پوری طاقت صرف کردینا چاہتے ہیں۔ کیونکہ اس قسم کی تجویز اسلام کی سراسر توہین و ذلت ہے۔ چنانچہ موسیٰ بکلیف آفندی اور ضیاء الدین آفندی نے جو روس کے مسلمانون میں بہت بڑے عالم اور مجتہد ہیں اس کے خلاف نہایت سختی سے آواز بلند کی ہے اور گورنمنٹ تک اپنی آواز پہونچائی ہے۔ مگر ابہی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ خداوند تعالیٰ مسلمانون کی حالت پر رحم فرمائے

حلقۂ تصوف میں رقص و سرود

اب تک تو یہی مسئلہ مابہ النزاع چلا آتا تہا کہ مزامیر کے ساتہ قوالی جائز ہے یا ناجائز۔ فریق مخالف اس کے عدم جواز کی تائید میں لہو و لعب اور شیطانی وساوس و خطرات کو پیش کرتا تہا جو بالکل حق بجانب ہے لیکن اب یہ بحث مزامیر سے متجاوز ہو کر شبہہ و رقص و سرود تک پہونچ گئی ہے۔ جو امید ہے کہ فریق موافق مزامیر کے نزدیک مستحسن و جائز قرار دیجائیگی۔

اخبار وکیل کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ بریلی میں محمدی شاہ علیہ الرحمۃ کے مزار پر خانقاہ کے سجادہ نشین نے ایک مجلس رقص و سرود منعقد کی جسمیں ایک زاہد فریب رقاصہ گائی جبتک ہنگامۂ رقص و سرود گرم رہا لوگوں کا خوب اجتماع رہا لیکن اس کے بعد محفل فوراً منتشر ہو گئی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سجادہ نشین کی ارادت و عقیدت کی نسبت رقاصہ کی جاذبیت زیادہ تہی۔

افسوس ہے کہ خواہش نفسانی کے تابع لوگ مذہب کی آڑ میں ممنوع و حرام افعال کو بہی جائز و مستحسن سمجہکر کرتے ہیں اور تصوف کے بہترین مشرب کو بازیچۂ اطفال بنا رکہا ہے کاش وہ لوگ جو اپنے کو مذہب پرست خیال کرتے ہیں یا ارادتمندون کا آماجگاہ بنے ہوئے ہیں مذہب کی آڑ میں اس قسم کے افعال کرنے سے مجتنب رہ کر خارجی طور پر ہی اپنی خواہشات کو پورا کر لیا کریں تاکہ مذہب بہی بدنام نہو اور اون کی خواہشیں جو ہر طرح سے پوری ہوتی ہیں اس طرح پوری ہو جائیں۔ کاش مسلمانون کا یہ گروہ اپنے اخلاق شکن افعال سے تائب ہو کر صلاحیت و تقویٰ کو اپنا شعار بنائے۔

ایک عام اصلاحی کمیشن کی ضرورت

اخبار وکیل نے تحریک کی ہے کہ تمام قومی انسٹی ٹیوشنوں اور درسگاہوں کی اصلاح کیلئے ایک عام کمیشن کا تقرر عمل میں لایا جائے جو دوامی ہو اور یکے بعد دیگرے تمام قومی انسٹی ٹیوشنوں کا حساب کتاب دیکہتا رہے۔

اخبار مذکور کی رائے سے ہم اتفاق کرتے ہوئے قوم کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ اس جانب توجہ سے کام لے اور اپنے ایک ایسے فرض کی ادائیگی کیجانب متوجہ ہو جو اوسے اب سے بہت پہلے ادا کرنا چاہئے تہا۔

ہم اپنے تجربات کی بناء پر کہہ سکتے ہیں کہ قوم کے سرمایہ سے جو انجمنیں اور درسگاہیں جاری ہیں اون میں بہت سی ایسی ہیں جن کا باقاعدہ حساب و کتاب نہ ہونے سے قوم کا روپیہ بے جا صرف میں خرچ ہو رہا ہے۔ یا بہ نیت مستقل زندگی جیبوں میں جا رہا ہے۔ اور اگر جلد توجہ نہ کی گئی تو بہت ممکن ہے کہ لوگون کا آئندہ یہی ذریعہ معاش ہو کہ وہ قوم کے نام سے کوئی کام قایم کر کے قوم سے روپیہ وصول کریں۔ اور قومی فوائد پر خرچ کرنے کی بجائے اپنے مصرف میں لائیں۔

اخبار مذکور کی تحریک اور قومی درسگاہون اور انسٹی ٹیوشنون کی حالت پر جہانتک نظر ڈالی جاتی ہے اوس سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ قوم جلد اس جانب توجہ کر کے اپنے کامون کے حساب کتاب کی جانچ کرے کہ اوس کا روپیہ کس طرح خرچ ہو رہا ہے۔

وکیل کی تجویز تو معقول ہے لیکن دوامی کمیشن ہمارے نزدیک زیادہ مفید نہیں۔ ممکن ہے دوامی کمیشن سے اوس کی مراد یہ ہو کہ کمیشن کے ممبر ایک مقررہ وقت تک کام کریں اور وقت معینہ کے بعد اون کی جگہ دوسرون کا تقرر ہو اگر اخبار مذکور کی مراد یہی ہے تو البتہ یہ بہترین صورت ہے اور ہم ضروری سمجہتے ہیں کہ اس قسم کا دوامی کمیشن جلد قایم کیا جائے تاکہ ہماری درسگاہیں اور انجمنیں بہترین و قابل اطمینان حالت اختیار کر سکیں اور قوم کو اون پر کامل اطمینان ہو جائے۔

المنجلا
یعنی قسطنطنیہ کا وہ قابل دید اخبار جو اردو عربی اور ترکی زبانوں میں ہفتہ وار شائع ہوتا ہے
[illegible]

طوق آدم

(۱)

آپ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ میں رسالہ یا اخبار کے ہاتھ میں آتے ہی سب سے پہلے "ضرورت ہے" والے کالم کو کیوں پڑھتا ہوں اور ان میں اس قدر دلچسپی کیوں لیتا ہوں؟ میں اس کا جواب صرف یہ دے سکتا ہوں کہ اگر آپ میری جگہ پر ہوتے اور آپ کو بھی ایسا ہی تجربہ ہوتا تو آپ بھی ایسا ہی کرتے!

مجھے اس کے بیان کرنے میں ذرا بھی تامل نہیں کہ میری کالج کی زندگی ایک عجیب آزادی کے ساتھ گزری ہے! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں کبھی امتحان میں امتیاز کے ساتھ کامیاب نہیں ہوا! کبھی دینے کے بعد مجھے اپنی کامیابی کا یقین نتیجہ آنے سے پیشتر نہیں ہوا! مجھے کتاب کے نام سے بلا کسی استثنا کے نفرت تھی! اگر کبھی اخبار وغیرہ کے دیکھنے کی خطا مجھ سے سرزد بھی ہوتی تھی تو محض اس خیال سے کہ کسی نئے اشتہار کو معلوم کر سکوں! ریاضی سے مجھے اسی قدر لگاؤ تھا جس قدر ایک مسلمان کو ہو سکتا ہے! لاجک سے مجھے ایک ناقابل بیان الجھن ہوتی تھی اور فلاسفی سے مجھے بغض للّٰہی تھا! میں خود تعجب کرتا ہوں جب میں یہ سوچتا ہوں کہ میں نے بی اے۔ کا ڈپلوما کس طرح پا لیا!

متلون مزاجی مجھ میں اسی طرح بیا گئی تھی جس طرح لاحول سے شیطان! ہمیشہ ایک ہی چیز کو اچھا کہنا میری رائے میں اول درجہ کی جہالت تھی! میں کبھی فٹ بال ٹیم کے ساتھ کو رہ جاتا تھا اور کبھی سب کی استدعا پر بھی روزانہ کھیل میں شریک ہونے سے گھبراتا تھا! کالج کی زندگی نے مجھے "سیماب" کا خطاب دلوا دیا تھا اور میں اسی خطاب سے عام طور پر مشہور تھا! ایسی طبیعت اور ایسا دل لئے ہوئے میں نے ڈگری لینے کے بعد پیارے کالج کو خدا حافظ کہا! اب ایک بھری پری دنیا اپنی بیشمار دلچسپیوں کے ساتھ میرے سامنے موج زن تھی اور میں ناتجربہ کار ناواقف حیران۔ اسکے ساحل پر کھڑا سوچتا تھا کہ آنکھیں بند کرکے کود پڑوں یا نہیں؟

یہ اور سن لیجئے کہ میں اپنے فرسٹ ایر کے زمانہ میں اپنے جونیر۔ کم عمر دوست کے بار بار کہنے پر اسکے ساتھ بمبئی گیا تھا۔ میں کالج میں اسی سال پاس ہوکر شامل ہوا تھا اور وہ یعنی جیرالیسٹ انٹرنس میں تھا۔ آپ کو جیرالیسٹ کے سمجھنے میں دقت ہوگی مگر یہ ہی ایک خطاب سمجھ لیجئے جو اوسکو تیری جماعت کے زمانہ میں ملا تھا وجہ یہ تھی کہ وہ ایک روز اپنی ریڈر کے یاد کرنے میں بہ آواز بلند مشغول تھا اور سی (C) ایچ (H) آر (R) آئی (I) ایس (S) ٹی (T) جیرالیسٹ جیرالیسٹ یعنی عیسیٰ کی رٹ لگا رہا تھا کہ کسی بڑے طالب علم نے سن پایا اور بس اسی روز سے وہ جیرالیسٹ ہوگیا! اوس کے ساتھ مجھے اپنی عمر میں سب سے پہلے بمبئی جانے کا اتفاق ہوا یہ صاف ظاہر ہے کہ میں اسی کے یہاں مہمان رہا اور یہ بھی سمجھنا مشکل نہیں کہ اس کی والدہ اور اس کی نوعمر چھوٹی بہن نے مجھ سے پردہ نہیں کیا! بمبئی سے پردہ گلمرگ کے سرسے سینگ سے زیادہ مفقود ہے اور سچ یہ ہے کہ وہاں کے لوگ نہایت ترقی یافتہ اور آزاد خیال ہیں! میری رائے میں پردہ کیسی ہی معتدل شکل میں ہو ایک وحشیانہ حرکت ہے!

میں کبھی ایسی لغو اور فضول چیز کو کسی حالت میں موزوں نہیں سمجھ سکتا! ممکن ہے آپ اس معاملہ میں میرے ہمخیال نہ ہوں مگر آپ کی کمزوری کا جواب وہ سوائے آپ کے اور کوئی نہیں ٹھہرایا جا سکتا! مختصر یہ کہ اوس گھر میں جو راحت مجھے اس قلیل زمانہ میں ملی میں اوسکو کبھی نہ بھولونگا۔ اور اس گھر والوں کا بے حد خلق اور مہمان نوازی میرے دل و دماغ پر ہمیشہ نقش رہی! دماغ پر نقش ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس کے بعد میں جیرالیسٹ کے والدین کو ہمیشہ خط لکھتا رہا اور وہ انتہائے انسانیت کے ساتھ برابر جواب دیتے رہے! اور دل پر نقش کی وجہ یہ ہے کہ ...... خیر اس کی نسبت آگے چل کر معلوم ہوگا!

ہاں اس جملۂ معترضہ کو چھوڑئیے! میں نے جب کالج چھوڑا تو اپنا سامان وغیرہ ڈھونے سے فراغت حاصل کرتے ہی مجھے بمبئی کی لو لگی! میں نہیں کہہ سکتا ہوں مگر کوئی چیز تھی جو مجھے زبردستی لئے گئی! میں ایک ہوٹل میں ٹھیرا تھا۔ دن کو گشت لگاتا تھا، شام کو سمندر کے کنارے دل و دماغ کو تازہ کرنے جاتا تھا۔ مگر پھر بھی سوچتا تھا کہ آخر میں اس بحر ناپیدا کنار میں کود پڑوں یا نہیں؟

جیرالیسٹ کے والدین مجھ سے قریب قریب روز ملتے تھے، اور قریب روز مجھے اپنے مکان میں اوٹھا لیجانے پر مجبور بھی کرتے تھے! مگر میں خدا جانے کس کشمکش میں مبتلا تھا! میرے دل کو ایک گونہ تسلی بلاناغہ ہوتی رہتی تھی اور میری آنکھیں اپنا مشغلہ روزانہ کم از کم ایک مرتبہ ضرور پالیتی تھیں! مگر میں پھر بھی یہی سوچتا تھا کہ آخر میں اس تموج جادو فریب میں کود پڑوں یا نہیں؟

ایک ایک معمولی واقعہ بیان کرنا گویا داستان گو بننا ہے! اور سلسلہ وار کہتا جانا ایک دقیانوسی طریقہ ہے میں بلاتفریق ہر پرانی حرکت سے متنفر ہوں لہذا مختصر سن لیجئے کہ میں بھی آخرکار اس دلفریب بحر ذخار میں کودا، کودا اور آنکھیں بند کرکے کودا! دوسرے سال کے جاڑے میں میں اپنے ڈرائنگ روم میں جیرالیسٹ کی نوعمر بہن حمیدہ سے یعنی زنانہ اپنی بیوی سے یہ کہہ رہا تھا "پیاری! آج تو غضب کی سردی ہے۔ بدن کانپا جاتا ہے!"

(۲)

میں غالباً یہ کہہ چکا ہوں، اور میری صورت بھی ہر دیکھنے والے کو بتا سکتی ہے کہ میں مستقل مزاج نہیں ہوں! اور نہ خدانخواستہ کسی حالت میں کولہو کا بیل بننے کیلئے تیار ہوں کیونکہ مستقل مزاج اور کولہو کا بیل میری نظر میں ہر لحاظ سے مرادف نظر آتے ہیں! جس چیز کو میں آج پسند کرتا ہوں کوئی وجہ نہیں کہ کل بھی اسی کو پسند کروں! مجھے اس منطق کی صغریٰ و کبریٰ میں حد مشترک ہی مفقود نظر آتا ہے! جو شخص مستقل مزاجی کا حامی ہو وہ بشرط فرصت مجھ سے تبادلۂ خیالات کر سکتا ہے! خدا جانے یہ بوسیدگی کس دماغ کا نتیجہ ہے! ترقی کے معنی ہی یہ ہیں کہ زمانہ کے ساتھ برابر بڑھتے رہنا اور مستقل مزاجی کے معنی یہ ہیں کہ معاف فرمائیے۔ تھکے اونٹ کی طرح ایک جگہ ٹھہر جانا!

دراصل میرا مزاج اور میری طبیعت انگلینڈ کا موسم تھی! کوئی نہیں بتا سکتا کہ کل میری حالت کیا ہوگی۔ میں کس بات میں دلچسپی لونگا اور کس بات سے نفرت کرونگا! میں اس زندگی کا عادی تھا اور میرا اسکو چھوڑنا ایسا ہی تھا جیسا مچھلی کا پانی کو چھوڑ دینا! میں کبھی کسی ایک چیز کا مداح برابر نہیں رہا اور خدا کا شکر ہے کہ تقلید کی غلطی مجھ سے کبھی سرزد نہیں ہوئی۔ مگر سچ یہ ہے کہ میرے سسرال میں عادت کو ابھی نہیں پہچان پایا تھا۔ وہ میری گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے والی طبیعت کو پا گئی تھی! اور میں نہیں کہہ سکتا کیونکر وہ مجھے روز نئے رنگ میں جلوہ گر نظر آتی تھی! یہ ایک خاص چیز تھی جس سے میں کبھی نہیں اکتایا! وہی تھی صورت تھی جس سے میرا دل کبھی سیر نہیں ہوا! وہ میری طبیعت کے ساتھ ساتھ روزانہ پلٹ جاتی ہو یا کسی اور طرح، میں قطعی نہیں بتا سکتا کہ وہ مجھے متواتر چھ مہینے خوش اور مطمئن رکھنے میں کیونکر کامیاب ہوئی!

اوس کی صورت اگر میں مکمل و کماحقہ بیان کروں تو غالباً آپ یہ سمجھیں گے کہ میں اپنی بیوی کو رشک شیریں بنانا چاہتا ہوں۔ یا میں خود اوس کے پیچھے رشک قیس بنگیا ہوں! مگر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ قیس عامری اور فرہاد ایرانی میری نظر میں دونوں اول درجہ کے مخبوط الحواس تھے۔ میں ایسے عشق کو جہالت سمجھتا ہوں اور سچ یہ ہے کہ ایسے اندھی اور بہرے جذبہ عشق میں سوائے حیوانیت کے اور کچھ نہیں! شاعروں نے اوسکو چار چاند لگانے میں بہت کچھ ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگایا ہے، مگر سرے سے شاعروں ہی کی قوت میری نگاہ میں کچھ نہیں! میں نفس شاعری میں ہی کوئی بات قابل ستائش نہیں پاتا۔ شاعری اور دنیا کی اور بہت سی فضولیات سب ایک قطار میں ہیں! تضیع اوقات کے لئے اب دنیا نے شاعری سے زیادہ عجیب مشغلے ایجاد کر لئے ہیں! اگر آپ کی رائے اسکے خلاف ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ میں دنیا کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھوں آپ کی یا کسی اور کی آنکھوں سے دیکھوں! آپ یقین کیجئے موسیقی اور شاعری میں اگر کچھ اثر مانا جائے تو میں "واٹر پروف" کی طرح "میوزک پروف" یا "پوئٹری پروف" ہوں! آپ سمجھ سکتے ہیں کہ ہر کسی بات میں شاعری کرنی نہیں چاہتا اسلئے میرا یہ کہنا کہ حمیدہ میرے نکتہ خیال سے ترم خوبیوں اور حسن دلفریب سے آراستہ نظر آتی تھی کافی سے بھی زیادہ ہے! وہ میرے مزاج و طبیعت کے بالکل مطابق اور موزون تھی! البتہ اوس میں صرف ایک عادت تھی جو آخرکار میرے مزاج کے خلاف ثابت ہوئی!

وہ میرا ہی دل بہلانے کیلئے ہر روز نئی صورت و لباس میں جلوہ گر ہوتی تھی، یہاں تک تو نہایت اچھا تھا۔ لیکن وہ اس کے ساتھ ہی یہ بھی چاہتی تھی کہ میں روزانہ اسکی دلفریبی اور حسن کا اعتراف بھی کروں اور یہی غضب تھا! میں بارہا اس سے کہہ چکا تھا۔ اس کے سامنے شاعری کر چکا تھا کیونکہ میں ایسے الفاظ کو نظم ہی سمجھتا ہوں کہ وہ سب کی زیادہ میں سب سے زیادہ دلکش سب سے زیادہ دلفریب، نیچر کی انتہائی [illegible] یا نقش آخریں وغیرہ وغیرہ تھی اور ہے! لیکن اس کے معنی یہ نہیں ہو سکتے کہ میں ہمیشہ ان الفاظ کو طوطے کی طرح دہرایا کرتا! جب کبھی وہ خلوت میں ہوتی، ایک شعلۂ خود ستائی اوس میں بھڑک اٹھتا اور اوسوقت تک فرو نہ ہوتا جب تک کہ میں عملاً نہیں بلکہ قولاً۔ الفاظ میں اسکی مدح سرائی نہ کرتا۔ میں اسکو نہایت عزیز رکھتا تھا لیکن پھر بھی اب بازؔ آیا میرا نام۔ کالج کا خطاب "سیماب" تھا!

اس کے علاوہ حمیدہ اور ایک بات سے نفرت ہی رکھتی ہو کسی عورت کو میری زبان سے خوبصورت سننا برداشت نہیں کر سکتی تھی تو یا اپنی دلفریبی کی تعریف [illegible] سننے [illegible] دونوں [illegible] نہیں جو [illegible] طور پر ہر کی طبیعت [illegible] اور میں کسی عادت کے پابند ہونے سے [illegible] تھا جسقدر قطب شمالی قطب جنوبی سے ہے! وہ کسی اور کے حسن کی تعریف سننا نہیں چاہتی تھی، اور مجھے بعض اوقات بلا کسی وجہ کے اسکی دھن لگ جاتی تھی! تاہم ایسے لمحے جو ہماری خاموش اور مسرت انگیز زندگی میں باد صرصر کا طوفان کہے جا سکتے ہیں اکثر واقع ہوتے تھے! لیکن یہ آندھیاں بلا کسی ظاہری نقصان کے اوپر ہی اوپر اوتر جایا کرتی تھیں اور بہت جلد مطلع صاف ہو جاتا تھا!

ایک روز عین اسوقت جب کہ وہ اپنے ٹوائلٹ سے یا بالفاظ دیگر کنگھی چوٹی سے۔ فارغ ہو چکی تھی اور میرے سامنے کھڑی ہوئی اپنی دلفریبی اور حسن بے مثال کا اندازہ بڑے اندازہ میں کر رہی تھی، میں ایک باتصویر انگریزی میگزین دیکھ رہا تھا اور ایک ایکٹرس کی تصویر میری آنکھوں کے سامنے تھی! غالباً وہی شعلۂ خود نمائی اسکے اندر بھڑک اٹھا! اور اس نے میرے پاس آکر دیکھا تو مجھے ایک دوسری صورت کے نظارہ میں مشغول پایا! ممکن ہے کہ اس سے وہ شعلۂ خود نمائی اور زیادہ ہو گیا ہو! اسکی خبر اس کا مطلق علم نہیں تھا! میرے اوپر اوس تصویر کی تعریف کرنے کی خواہش آندھی کی طرح مسلط ہوتی جاتی تھی اور میں نے آواز کا رکھا اور کہا "پیاری حمیدہ" دیکھنا یہ ایکٹرس کسقدر خوبصورت ہے!"

(باقی آئندہ)

خون جو قیمتی ہمارے ملک ہندوستان میں کس طرح درست ہو سکتا ہے

ہمارا جوہر عشبہ مرکب چوب چینی وغیرہ استعمال کرنے سے پچاس سال میں ہزاروں مریض آتشک جو انگریزی سارسپریلا پی کر نا امید ہو بیٹھے تھے۔ وہ ہماری ان مرد و اکسیری بوٹیوں کے جوہر سے شفایاب ہوئے ہیں عیب خون میں کسی قسم کا مادہ فاسد مل جائے یا خون غلیظ ہو یا مسہ او جسم کے کسی حصہ پر ہو ۔ پھنسیاں اور خارش ہو ۔ بھگندر ہو بواسیر چہرہ پر بدنما داغ خارش خشک و تر ناک کان میں زخم ہوں یا بہتے ہوں درد رہے ۔ عورت کی صحت خراب رہے ۔ پانی جاری ہو یا اس مرکب کے استعمال سے تمام عوارض دور ہو جاتے ہیں ۔ خون پیدا ہو کر چہرہ سرخ ہو جاتا ہے ۔ اور ہر ایک دو دن ہو جاتی ہے ۔ قیمت فی شیشی ۱ اونس تین روپیہ (ستے) تین اونس [illegible] مفصل تعریف دیکھنی چاہو تو کتاب منگا لو۔

لاکھ روپے کا ایک سرٹیفکیٹ

عالیجناب آر اے ینگ صاحب بہادر سی ایس آئی کمشنر بہادر و سپرنٹنڈنٹ ریاستہائے پنجاب تحریر فرماتے ہیں حکیم غلام نبی ایک بہت کامیاب حکیم ہے خدا شکر ان لوگوں کو جو غریب اور مفلس ہیں مفت علاج اور امداد کرتا ہے ۔ میں ایک موجودہ کیس جانتا ہوں جس کو ڈاکٹر صاحبان نے لا علاج قرار دیکر جواب دیدیا تھا ۔ اوسکو اسنے تندرست کیا ۔ کسی طبیب کو ابتک یہ عزت حاصل نہیں ہوئی کیونکہ باوجودیکہ وہ سرکاری حکم سے نہیں رہے گر تندرست نے مجبور کیا اور سرٹیفکیٹ دینا پڑا ۔

مقوی اعصاب مرکب

نامردی اور نا توانی کی تلافی اس کے ذریعہ ہو سکتی ہے جو [illegible] اپنی جوانی کو [illegible] چکے ہوں اعضائے کار ڈھیلے پڑ گئے ہوں جس سے جوانی میں تمام قوتیں جاتی رہی ہوں ۔ پیشاب کے ہمراہ سفید مادہ نکلتا ہو ۔ مثانہ ضعیف ہو جانے سے منی ہر وقت گرتی ہو ۔ رفت دگرمی گردہ سے پانی کی طرح پتلی ہو کر بہتی رہتی ہو ۔ رگوں میں ردی رطوبت جمع ہو ۔ عضو خاص پیل [illegible] سے عضو کی ساخت بگڑ گئی ہو ناکارہ ہو گیا ہو ۔ دماغ کمزور ۔ معدہ بگڑ گیا ہو اور [illegible] خراب ہو جانے سے [illegible] ہو ۔ آنکھوں میں تھوڑی محنت سے اندھیرا ہو جاتا ہو ۔ چلنے پھرنے سے دل دھڑکتا اور سانس پھولتا ہو ۔ [illegible] وہ غم جاتا رہے [illegible] کم ہو گئی ہو تو یہ مرکب بہی مراد پوری کرتا ہے قیمت [illegible] شیشی چار روپیہ (للعہ)

پتہ: حکیم ڈاکٹر حاجی غلام نبی زبدۃ الحکماء شاہی سند یافتہ موچی دروازہ لاہور

کتاب مفت نذر ہے

ہر انسان اپنی زندگی کو تندرستی و آرام کے ساتھ گذارنا چاہتا ہے ۔ اگر تندرستی نہیں تو ایسی زندگی کو بے سود جانکر اس سے مرجانا بہتر ہے ۔ پس اگر تندرستی کے کامل بھیدوں سے آپ واقف ہو کر ہمیشہ تندرست و نوجوان بنے رہنا چاہتے ہو تو ہماری کتاب

کام شاستر

ہم سے بلا قیمت مفت منگوا کر مطالعہ کیجئے جو انگریزی اور گجراتی ۔ تامل ۔ مرہٹی ۔ تیلگو ۔ بنگالی وغیرہ مختلف زبانوں میں چھپی ہوئی موجود ہے ۔ اس کا محصول بھی ہم ادا کرینگے ۔ پتہ ذیل میں درج ہے

غیبی امداد آتنک نگرہ گولیاں مریض آئندہ دیدہ و دانستہ موت کے منہ میں جانے کا ارادہ ہرگز نہ کرے ۔ اس کے مقصد میں کامیابی بخشنے والی ہماری آتنک نگرہ گولیاں ۔ غیبی امداد اس کے حق میں ہے ۔ گولیاں ہر قسم کی کمزوری اور مادہ تولید کی خرابیوں کو دور کرکے اون کی زندگی کو آرام سے گذارنے والی ہیں ایک مرتبہ امتحاناً منگوا کر استعمال کرنے سے خود بخود اس کی تصدیق اور تجربہ ہو سکتا ہے نباتاتی اجزا سے مرکب ہیں فوراً اثر دکھاتی ہیں ۔ قیمت ۴۰ گولیوں کی ڈبیہ ایک روپیہ (عہ)

ایسے ہی ہمارا طلاء واجی کرن تیل ہماری علاج ہفتہ میں نامرد کو مرد بنا دیتا ہے قیمت فی شیشی [illegible] تیل ہر ایک کی فرمائش پر ایک روپیہ کمیشن دیا جائیگا

البم مذہبی اتہاس یعنی ۲۴ اعلیٰ ہنود رنگین کلاں ۔ اس البم میں ہندو دیوتاؤں بزرگ مہاتماؤں کے وہ فوٹو رنگین خوبصورت جدا جدا موجود ہیں کہ جن کے درشن سے آپ کا دل ہمیشہ شادمان و خوش رہے گا بکہ مکان میں رکھنے سے برکت رہا کرے گی ۔ قیمت خرچ ڈاک [illegible] ملنے کا پتہ

ویدشاستری منی شنکر گووند جی
شہر جام نگر ۔ کاٹھیاواڑ

ایجنٹ کا پتہ
لچھمی نرائن جنرل مرچنٹ نجیب آباد (بجنور)

ترکی ٹوپیاں

یعنی ترکی یا مصر وغیرہ اسلامی کارخانوں کی ساختہ ترکی ٹوپیاں

ہمارے یہاں خاص قسطنطنیہ اور مصر کے اسلامی کارخانوں کی ساختہ ترکی ٹوپیاں (جو ہماری قومی سیادت کا تاج اور ملکی تفوق کا سہرا ہیں) ہر قسم اور ہر سائز کی موجود ہیں ۔ امید ہے کہ برادران اسلام (بجائے ممالک غیر کی قوموں کے) اسلامی ساخت کی ٹوپیاں زیب سر فرما کر ہم خرما و ہم ثواب کے مصداق نہیں گے ؟ (نیز ہر قسم کی دیسی اور ولایتی ترکی ٹوپیاں وغیرہ نہایت عمدہ اور نہایت ارزان موجود ہیں)

ملنے کا پتہ
سلیم برادرس نیا چوک کانپور

شربت مفرح واقع الوبا

یہ شربت عمدہ قسم کے شیریں پانی سے ملاکر استعمال کیا جاتا ہے ۔ اس شربت سے طاعون زدہ کی گرمی فوراً رفع ہو جاتی ہے ۔ اور گرمی خشکی کو نہیں باکسی کشتہ سے ہو جاتی ہے ۔ اس کا قلع قمع ہو جاتا ہے ۔ اور دودہ کمی یا کسی دوا کی ضرورت نہیں رہتی حلق سے اترتے ہی آنکھ کھل جاتی ہے ۔ یہ شربت جس مریض کو مل گیا وہ چشم زدن میں اچھا ہو گیا ۔ علاوہ ازیں یہ شربت جملہ بخار ۔ آتشک ۔ فساد خون بواسیر ۔ تبخیر ۔ مالیخولیا ۔ اختلاج قلب ۔ تپ محرقہ میں نہایت مفید ثابت ہوا ۔ مرض تلبی کو بمنزلہ اکسیر ہے ۔ صغیر سن اطفال جو گرمی میں بھڑک جاتے ہیں اون کے لئے ایسا مسکن ہے کہ پھر دوا کی ضرورت نہیں رہتی اور بچوں کو راحت سے نیند آجاتی ہے ۔ اور خارش تر و خشک میں فائدہ رساں ہے ۔ بکثرت تیار رہتا ہے بایں ہمہ فی تولہ (۴) دو روپیہ خورد شیشی چار اونس ۶ ۔ دو اونس ۳ ۔ ایک اونس [illegible]

پتہ حکیم محمد حسن رضا سیوہارہ (بجنور)

من موہنی

شوقین مزاج توجہ فرمائیں لطف جوانی کا انعام یہ دوا جن کی تلاش میں بڑھے اور جوان رات دن لگے رہتے ہیں اسکی ایک ایک گولی جواہرات سے بڑھکر ہے ۔ چند روز کے استعمال سے بدن کو نولاد بنا دیتی ہے آدمی کیسا ہی نحیف شست اور کمزور کیوں نہو ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھا لیسے آدھ گھنٹہ بعد وہ طاقت پیدا ہوتی ہے کہ بڈھے جوان کو مات کردیں ۔ ایک بکس ایک آدمی کو ۴۴ مرتبہ اور ۲۲ ۔ آدمی ایک مرتبہ کافی ہے فائدہ نہو تو دام دونے دینے کی شرط ہے اس خوبی پر فی بکس ۱۲ ۔ تین بکس ایک ساتھ لینے سے للعہ

گورے اور خوبصورت ہونیکی دوا ۔ یہ دوا اول خوشبودار پھولوں کی روح ہے ۔ اسکو ولایت کے ڈاکٹروں نے بنا کر بہت اچھی بیچا ہے ۔ سات دن چہرہ اور بدن پر ملکر نہانے سے [illegible] گلاب کے پھول کی مانند [illegible] اور سفید مخمل کی مانند ملائم ہو جاتی ہے ۔ [illegible] داغ دھبے ۔ جھریاں ۔ مہاسے وغیرہ سے جو چہرہ خوردہ اور بے رونق ہو جاتا ہے اوسکو مٹا کر دیتی خوبصورتی آجاتی ہے کہ چہرہ چاند کی مانند چمکنے لگتا ہے تعریف یہ کہ رنگت اور خوبصورتی اور جو پیدا ہوتی ہے ہمیشہ قائم رہتی ہے یہ وہ پوڈر نہیں جسے بازاری عورتیں لگا کر صرف دو گھڑی چہرہ کو سفید کر لیتی ہیں قیمت فی تولہ عہ تین تولہ ایکساتھ لینے سے محصول معاف

المشتہر روشن چند مالک کوسوامی کمپنی متھرا

اعلیٰ درجہ کا خوشبودار کھانے کا تمباکو

ہم نے خاص طور پر ناظرین مدینہ کے لئے اعلیٰ درجہ کا خوشبودار کھانے کا زعفرانی تمباکو تیار کرایا ہے ۔ جو ذائقہ ۔ تیزی اور خوشبو میں اپنی نظیر نہیں رکھتا ۔ طلب فرما کر تجربہ کیجئے فی سیر قیمت دو روپیہ محصول ڈاک بذمہ خریدار ۔ ملنے کا پتہ

اسسٹنٹ منیجر دفتر مدینہ بجنور

بمبئی کے دو عمدہ اخبار

اتحاد مغربی ہندوستان کا اکیلا روزانہ اخبار ہے ۔ ۸ بڑے صفحوں پر شائع ہوتا ہے تازہ خبریں دینے میں انگریزی اخبارات کا ہمسر ہے اشتہار دینے کا بہترین ذریعہ ہے قیمت سالانہ مع محصول ڈاک للعہ ہے ۔

خانبہادر پنچ ہندوستان کا اکیلا ظرافت اخبار ہنسنے ہنسانے کی کل ۔ دل خوش کرنے کا بہترین ذریعہ اشتہار والوں کے لئے نعمت غیر مترقبہ قیمت سالانہ ع مع محصول ڈاک ۔ دونوں اخبار ۲ کے ٹکٹ آنے پر مفت روانہ کئے جاتے ہیں ۔

المشتہر
منیجر اتحاد و خانبہادر پنچ بمبئی نمبر ۹

مدینہ پریس بجنور میں باہتمام منشی محمد مجید حسن پروپرائٹر و منیجر و پرنٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا ۔

تلغرافات

معاملات البانیہ

[illegible] کے خلاف [illegible] (۱۴ جون) [illegible] یونان کے خلاف [illegible] مظاہرہ رد کر دیا گیا۔ رسالہ شہر میں گشت کر رہا ہے۔ سپاہ یونانی عمارات کی حفاظت پر مامور ہے۔

باغیوں سے نامہ و پیام۔ (ڈیورزو ۱۲ جون) [illegible] نامی سردار میں باغیوں سے گفتگو کرنے آیا ہے اسکی مساعی کے ناکام رہنے پر شنبہ کو باغیوں کے خلاف عام پیش قدمی کر دی جائے گی۔

البانیہ میں جنگ۔ (ڈیورزو ۱۵ جون) [illegible] معلوم ہوا ہے کہ باغیوں نے آج صبح [illegible] طرف سے ڈیورزو پر حملہ کیا۔ کرنل ٹامسن کمانڈر ڈچ پولیس ہلاک ہوا۔ جرمنی سیاحی سفارت گاہوں اور شاہی محل کی حفاظت کر رہے ہیں کیونکہ اس غرض کے لئے کوئی اور سپاہ موجود نہیں ابتدا میں معلوم ہوتا تھا کہ باغی شہر پر قابض ہو جائیں گے مگر مخالفین خود حملہ آور ہوئے۔ اور انہیں توقع ہے کہ وہ مزید یورشوں کا مقابلہ کر سکیں گے۔

(ڈیورزو ۱۵ جون) دن بھر خوب توپیں سر ہوئیں اور فائر ہوتے رہے سر لیس محافظ سپاہ کا خود سپہ سالار ہے۔

وانا کا ایک بے تار کا پیغام مظہر ہے کہ محافظین نے تین گھنٹوں کی لڑائی کے بعد حملہ آوروں کو ڈیورزو کے نواح سے پسپا کر دیا۔

البانیہ میں جنگ (ڈیورزو ۱۶ جون) سوا آٹھ گھنٹوں سے لڑائی ہو رہی ہے۔ کرنل ٹامسن بیرونی چوکیوں کے معائنہ کو جاتے ہوئے ہلاک ہوئے۔

(ڈیورزو ۱۶ جون) محاصرین نے آج چھ بجے صبح سے حملے شروع کئے۔

(لندن ۱۶ جون) کل ڈیورزو میں برابر جنگ ہوتی رہی۔ محاصرین بظاہر محصورین کو تھکا دینا چاہتے ہیں۔ انہوں نے منفرد [illegible] محصورین کی آتش باری کو روکنے کی غرض سے بھیجے ہیں موخر الذکر کے ۲ ہلاک اور سو مجروح ہوئے۔ باغیوں کا بہت نقصان ہوا ہے۔ شام کو سکون و خاموشی کا عالم طاری ہو گیا۔ الیسو سے [illegible] وارد ہو رہے ہیں۔ ساڑھے گیارہ بجے شب کے توپخانہ اور رائفلوں سے فائر شروع ہوئے۔ جنگی جہازات مخالفین کے مورچوں پر سرچ لائٹ (تیز روشنی) ڈالتے رہے۔ (ایچ ۔ ایم [illegible]) [illegible] بیان ہیچ کیا ہے۔

(ڈیورزو ۱۶ جون) معلوم ہوتا ہے کہ اٹلی نے البانیہ گورنمنٹ سے مطالبہ کیا تھا۔ یا تو کرنل ٹامسن ہٹائے جائیں یا انہیں موقوف کر دیا جائے کیونکہ کرنل نے ۱۵ جون کو کرنل موریچیو اور پروفیسر چیلیکو کو گرفتار کر لیا تھا۔

(لندن ۱۶ جون) ڈچ اخبارات کرنل ٹامسن کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ کرنل مذکور ڈچ فوجی پولیس کا کمانڈر تھا اور باغیوں سے آغاز جنگ میں مارا گیا۔ متوفی کرنل پہلے میدان میں گشت کرتے اور اپنی سواریوں کو مورچوں سے نکلکر حملہ آور ہونے کی بے فائدہ تحریص و ترغیب دیتے ہوئے ہلاک ہوا۔

(ہیگ ۱۶ جون) ڈچ پارلیمنٹ میں آج کرنل ٹامسن کو تعریف کے ساتھ یاد کیا گیا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ انکی موت سے فائدہ بھی ہوا ہے۔ اور نقصان بھی۔ فائدہ یہ کہ نیدرلینڈ کا نام دنیا میں عزت کے ساتھ لیا جائے گا۔ گورنمنٹ کرنل کی لاش کو ہالینڈ منگوا کر دفن کرنا چاہتی ہے۔

باغیوں کی مراجعت۔ (ڈیورزو ۱۷ جون) باغی آج محل سے ایک ہزار گز کے فاصلہ تک بڑھ آئے (بعد کا تار) پرنس کی سپاہ کو کمک پہنچ جانے پر اپنی تمام لائن پر پیچھے ہٹ گئے۔

دولت عثمانیہ و یونان

یونان اور ٹرکی میں احتمال جنگ۔ (سینٹ پیٹرسبرگ سے ٹائمز کو اس مضمون کا تار موصول ہوا ہے کہ ایم سازونوف اور سفیر رومانیہ دونوں شہارسٹ روانہ ہو گئے ہیں۔ جہاں ایک نہایت اہم کانفرنس یونان و ٹرکی کے مابین جنگ کو روکنے کی غرض سے منعقد کی جائے گی۔ جدید ترکی جنگی جہاز کا قسطنطنیہ میں ورود گویا اس لڑائی کے آغاز کا نشان ہوگا۔

یونانیوں پر تشدد۔ (ایتھنز ۱۲ جون) ایشیائے کوچک میں یونانیوں پر تشدد سے جو نازک حالت پیدا ہوئی ہے۔ اس پر غور کرنے کی غرض سے کل وزراء کا جلسہ منعقد ہوا۔ پبلک نہایت جوش میں ہے۔

گورنمنٹ یونان نے ایک سخت نوٹ قسطنطنیہ بھیجکر ٹرکی میں یونانیوں پر تشدد کے انسداد اور نقصانات کی تلافی کا مطالبہ کیا ہے۔ عام رائے نہایت مشتعل ہے۔ لوگ فوراً مستعدی سے کارروائی کرنے کی تحریک کرتے ہیں۔

(قسطنطنیہ ۱۲ جون) طلعت بے وزیر داخلیہ اعلان کرتے ہیں کہ ایولی میں افسوسناک واقعات ظہور پذیر ہوئے ہیں جو افسر ادائیگی فرائض میں قاصر رہے وہ موقوف کر دئے گئے ہیں وزیر موصوف تشدد کے بارہ میں یونانی بیانات کو مبالغہ آمیز بتاتا ہے۔

(ایتھنز ۱۲ جون) پبلک کا جوش روبترقی ہے۔ وزیر اعظم نے ایوان میں ہزار [illegible] خانمان آوارہ یونانیوں کے وارد ہونے کا اعلان کیا جو ترکی قلمرو سے خارج کئے گئے ہیں اور یہ کہ حالت نہایت سنجیدہ ہے تاوقتیکہ کیفیت تبدیل نہ ہو اس کے اور بھی ابتر ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ یونان صرف اظہار رنج و تأسف ہی کو کافی نہ سمجھے گا۔

(ٹول جیبز) مالی اصحاب سے مشورہ کرنے کے بعد گورنمنٹ نے حالت کے غیر متیقن ہونے کی وجہ سے بازار زر کو محدود کر دیا ہے۔

(الگزینڈریا ۱۶ جون) ۱۹۱۴ء کے تمام یونانی ملاحوں کو بحری فوج میں شامل ہو جانے کا حکم ہوا ہے۔

ٹرکی و یونان۔ (ایتھنز ۱۳ جون) ۶ سٹیمر جو گورنمنٹ نے کرایہ پر لئے تھے۔ یونانی پناہ گزینوں کو مسلسل طور پر جزائر ایجین میں لا رہے ہیں۔ ایم وینزیلوس وزیر اعظم نے ایوان میں اعلان کیا کہ ترکوں کا جور و تشدد تاریخ میں اپنی نظیر نہیں رکھتا وہ ان باشندوں کو ملک سے نکال رہے ہیں جو ہزاروں سالوں سے وہاں رہتے تھے۔ مزید براں ہزار [illegible] یونانی تھریس سے اور ۲۰ ہزار مخروج ایشیائے کوچک سے یونان میں پہنچ گئے ہیں ۵۰ ہزار دیگر یونانی ایشیائی ساحل پر روانگی کے موقع کا انتظار کر رہے ہیں۔

(قسطنطنیہ ۱۴ جون) اگرچہ بابعالی نے متواتر یقین دلایا ہے کہ وہ عثمانی یونانیوں کو ملک سے اخراج کی سعی کے انسداد میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھے گا تاہم یہ باور کرنے کے وجوہ موجود ہیں کہ گورنمنٹ تمام جنگی نقاط مثلاً نواح قسطنطنیہ دردانیال اور سمرنا سے یونانیوں کو نکالنے کی پالیسی کی طرف مائل ہے باب عالی کے خیال میں یونان سے تبادلہ آبادی کی تحریک کی تھی جسے یونان نے منظور کر لیا تھا۔ لیکن قبل ازیں کہ تحریک مذکور ترقی کرتی مسلمان تارکان وطن مقدونیہ کو آباد کرنے والی کمیٹی کی کارروائی سے یونانیوں کے خلاف جوش پھیل گیا۔

(قسطنطنیہ ۱۴ جون) یونانی سفیر نے ایک نوٹ پیش کر کے بابعالی کی توجہ سلطنت عثمانیہ میں یونانیوں سے بدسلوکی کی طرف منعطف کرائی ہے اور یہ کہ اگر موجودہ حالت جاری رہی تو اس کے نتیجہ کا یونان ذمہ وار نہ ہوگا۔

(ایتھنز ۱۴ جون) یونانی اخبار [illegible] لکھتا ہے کہ ٹرکی سے جنگ ناگزیر ہے۔

یونان و ٹرکی میں خطرۂ جنگ

(لندن ۱۴ جون) یونان و ٹرکی کے تعلقات میں کشیدگی کا اسی سے موازنہ ہو سکتا ہے کہ دول عظمیٰ ممالک کارڈف کے متعلق وسیع پیمانہ پر استفسارات کر رہے ہیں۔

(ایتھنز ۱۵ جون) گو ٹرکی نے یونانی نوٹ کا جواب نہیں دیا تاہم یہاں کے سرکاری حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ حسب دستور سابق مبہم مواعید سے کام لے گی۔ جو یونانی پبلک کی تشفی کا باعث نہیں ہو سکتے۔ یونان یونانی مہاجرین کو پھر اپنے اوطان میں آباد کئے جانے اور ادائیگی تاوان کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور سرگرمی سے بحری تیاریوں میں مصروف ہے۔

(قسطنطنیہ ۱۵ جون) طلعت بے تار دیتے ہیں کہ ایشیائے کوچک کے بہت سے مقامات میں وہ یونانی آبادی کو اطمینان دلانے میں کامیاب ہوئے ہیں۔

(لندن ۱۶ جون) بہت سے لوگ بحری اقتدار کو ٹرکی و یونان میں مختلف فیہ مسئلہ تصور کرتے ہیں۔ ٹرکی کے ڈریڈناٹ السوک اور [illegible] قریب بہ تکمیل ہیں۔ لیکن جنگ شروع ہو جانے سے ان سے کام نہ لیا جا سکے گا۔ فریقین کے پاس سرمایہ کی عدم موجودگی ممکن ہے کہ ان کو صلح و آشتی پر مائل کر لے۔

(قسطنطنیہ ۱۶ جون) ترکی اخبارات کی روش پر سکون ہے۔ جنین کا کہنا ہے کہ اگر یونان شور و غل مچانا چاہتا ہے تو بیشک مچائے ٹرکی اس سے متاثر نہ ہوگی۔

سرویہ کا خیال۔ (بلغراد ۱۵ جون) مجلس وزراء ٹرکی و یونان کی موجودہ حالت پر بحث کر رہی ہے کیونکہ یونان و سرویہ میں معاہدہ ہو چکا ہے جسکے رو سے موخر الذکر بھی جنگ کی صورت میں اپنی فوج کو حرکت میں لانے پر مجبور ہوگا۔ توقع کی جاتی ہے کہ دول امن کو بحال رکھنے کی کوشش کریں گے۔

ٹرکی اور یونان۔ (قسطنطنیہ ۱۶ جون) ٹرکی و یونان کی پوزیشن کی نسبت یہاں کے سرکاری حلقوں میں کچھ تاریک خیالات پھیلے ہوئے ہیں۔ مینین اور فوشہ سے جنگ کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ مینین کے ۸ باشندے شہر کی حفاظت کرتے ہوئے ہلاک ہوئے۔ (یہ دونوں مقامات ایشیائے کوچک میں سمرنا کے متصل واقع ہیں)

(مالٹا ۱۶ جون) گورنمنٹ یونان نے تمام یونانی ملاحوں کو روانگی کے لئے تیار رہنے کا حکم بھیجا ہے۔

ایران

روس ایران میں۔ (لندن ۱۶ جون) ہوس آف کامنز میں پوچھا گیا کہ کیا آذربائجان میں روسی ایجنٹ محصولات فراہم اور صرف کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ امر انگلستان و روس کے معاہدہ ۱۹۰۷ء کے خلاف ہے۔ سر ایڈورڈ گرے نے بجواب کہا کہ میں نے اس معاملہ پر روسی گورنمنٹ کو توجہ دلائی ہے اور تاوقتیکہ جواب موصول نہ ہو اس بارہ میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

غور سے پڑھئے
وی پی واپس کرنے سے کارخانہ کا بڑا نقصان ہوتا ہے۔ اطلاع نامہ پر خریداری منظور نہ ہونے کی صورت میں جلد جواب دینا چاہئے۔ اس ہفتہ وی پی روانہ ہو رہے ہیں وصول فرما کر کارخانہ کی اعانت فرمائے۔ منیجر مدینہ بجنور

تاریخ اسلام

(۹)

آب زمزم میں ہدایت کے علاوہ غذائیت بہی تہی۔ حضرت ہاجرہ اور اون کا پیارا بچہ اسماعیل ہمیشہ سے اسی ریگستان میں رہنے لگے جہاں آپ کا قیام تہا اس راستہ سے ملک شام کے سوداگر یمن کو جایا کرتے تھے اور یمن سے واپس ہوکر شام جاتے تھے اس سال تاجروں کا قافلہ آیا اور دور سے دیکہا کہ ایک مقام پر جانور اوڑ رہے ہیں۔ دیکہکر اونہیں تعجب ہوا کہ اس ریگستان میں جہاں پانی کا نشان نہیں جانوروں کا آنا کیا معنی۔ آخر ان میں سے ایک آدمی اوس طرف چلا جہاں بی بی ہاجرہ اور اون کا بچہ اسماعیل قیام پذیر تہے دیکہا کہ ایک حسین عورت اور اوس کا پیارا بچہ ایک چشمہ کے قریب موجود ہیں اوس نے قافلہ کے اندر جاکر خبر دی اور قافلہ والوں نے حاضر ہوکر بی بی ہاجرہ سے عرض کیا کہ اگر آپ اجازت دیں تو ہم بہی یہاں مکانات بناکر رہنے لگیں۔ بی بی ہاجرہ نے فرمایا کہ اگر تم آب زمزم پر مالکانہ قبضہ نہ کرو تو یہاں رہنے کی اجازت ہے۔ قافلہ والوں نے کہا کہ ہم یہاں اس بچہ (حضرت اسماعیل) کے تحت نشین ہونگے۔ اور جب یہ بڑا ہو جائیگا تو ہم اسکو اپنا سردار بنائیں گے۔ اس قرارداد پر یہ قافلہ یہاں بسنے لگا۔ اور اپنے تمام قبیلوں کو شام سے بلاکر یہاں آباد کر لیا اس قبیلہ کا نام جرہم تہا جرہم کی زبان عربی تہی۔ حضرت اسماعیل جب بالغ ہوئے تو نہایت فصیح عربی زبان بولنے لگے اور قبیلہ جرہم نے آپ کو اپنا سردار بنا کر اپنی آمدنی میں سے آپ کے لئے ایک حصہ مقرر کر دیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا کے حکم اور اپنی بی بی حضرت سارہ کی رضا جوئی کے سبب سے بی بی ہاجرہ اور اپنے پیارے بچہ اسماعیل کو اپنے سے جدا کر دیا تہا۔ لیکن اون کا خیال ہر وقت رہتا تہا اور سال میں کئی کئی مرتبہ اون کو دیکہنے آیا کرتے تہے۔ جب حضرت اسماعیل علیہ السلام بالغ ہوگئے۔

اسی زمانہ میں ایک رات حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں دیکہا کہ ابراہیم اللہ کے نام پر اپنے پیارے بیٹے اسماعیل کی قربانی کردو۔ صبح کو اس خواب سے آپ بہت پریشان اور متردد ہوئے اور شام تک اسی تردد و تفکر میں رہے۔ یہ ذی الحجہ کی آٹہویں تاریخ تہی اسی لئے اسلام نے اس دن کا نام یوم الترویہ (شک کا دن) رکہا ہے۔ آٹہویں کی رات کو خواب میں پہر وہی نظر آیا۔ صبح اوٹہکر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا کا شکر ادا کیا اور فرمایا کہ بندہ کا کلام تہیں کہ خدا کے حکم میں شک و شبہ کرے۔ اسی وجہ سے اس دن کا نام اسلام نے یوم عرفہ (علم و عرفان کا دن) رکہا ہے۔ یہ تمام دن انتظامات حکم الٰہی میں صرف ہوا۔ تیسری رات پہر وہی نظر آیا۔ اور آپ نے عزم کر لیا کہ صبح کو حکم خدا کی تعمیل کی جائے۔ چنانچہ آپ حکم خدا سے عرب کے ریگستان میں پہونچے حضرت اسماعیل نے باپ کو دیکہکر مراسم ادب و تعظیم ادا کئے۔ آپ نے فرمایا اسماعیل چہری اور رسّی لے آؤ۔ جنگل سے لکڑیاں کاٹ لائیں۔ حضرت اسماعیلؑ حسب الارشاد چہری اور رسّی لے آئے اور باپ بیٹے کوہ ثبیر کی طرف روانہ ہوئے۔

کوہ ثبیر کے جنگل میں پہونچ کر حضرت ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے کو حقیقت حال سے آگاہ کیا اور فرمایا کہ اسماعیلؑ خدا کا حکم یہی ہے کہ میں اوس کی راہ میں تم کو ذبح کروں۔ حضرت اسمٰعیل نے جواب دیا کہ خدا کے حکم میں دیر نہ کر لیجئے مبادا کوئی وسوسہ پیدا ہو اور تعمیل حکم الٰہی میں قصور ہو۔ میں خوش قسمت ہوں کہ میری یہ ذبح خدا کے حکم کے موافق اوس کے لئے قربان ہوتی ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ سنکر حضرت اسماعیلؑ کو اوس پتہر کے قریب لائے جو منیٰ میں واقع ہے اور جہاں ایام حج میں قربانی کی جاتی ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پتہر پر چہری تیز کرکے اسماعیل علیہ السلام کو بکری کی طرح پچہاڑا اور ذبح کرنے کے لئے چہری حلق پر رکہہ دی۔ فرشتوں نے پکارا اللہ اکبر اللہ اکبر حضرت اسماعیل علیہ السلام نے یہ آواز سنکر جواب دیا لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر حضرت ابراہیم نے مشافرمایا اللہ اکبر وللہ الحمد یہی پاک کلمے ہیں جو آج تک مقدس سنت ابراہیمی کے طور پر ارکان حج میں پکارے جاتے ہیں اور ہمیشہ پکارے جائیں گے۔

حضرت ابراہیم تیز چہری گردن پر پہیر رہے تہے لیکن چہری کام نہ دیتی تہی مجبور ہوکر آپ نے حلق کے بجائے گدّی پر پہیر دی کہ غیب سے ندا آئی کہ اے ابراہیم بس تو نے اپنا خواب سچا کر دیا اطاعت کا یہی منشا ہے اور فرمانبرداری اسی کا نام ہے جو تو نے دکہائی۔

حضرت ابراہیم اپنا کام کر چکے تہے اون کے خلوص و نیت کا اندازہ ہوگیا تہا اس لئے حکم خدا سے ایک مینڈہا لایا گیا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ حضرت ابراہیم کو اوسکی قربانی کا حکم ملا۔ مینڈہے کی قربانی کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام شاداں و فرحاں حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ہمراہ لیکر واپس آئے۔

یہی وہ مقدس رسم یا سنت ابراہیمی ہے جو اسلام نے عید اضحٰی میں ہر مسلمان صاحب توفیق پر فرض کی ہے اور جس کا ادا کرنا حکم الٰہی کا پورا کرنا ہے۔

انگلستان کے مشہور شہر برمنگھم میں آئندہ نابیناؤں سے تربیہ گاڑی کا کرایہ نہیں لیا جائے گا۔

شذرات

افغانستان میں اونی پارچہ کا کارخانہ

معزز معاصر سراج الاخبار کابل نے اپنی تازہ اشاعت میں کابل کے اونی پارچہ بافی کے کارخانہ کی مختلف عمارتوں اور مشینوں کے دلچسپ نظارہ اور امیر صاحب کی کارخانہ میں تشریف آوری کے حالات لکھے ہیں جو اس لحاظ سے بہت زیادہ موجب مسرت ہیں کہ افغانستان میں یہ بیداری کے آثار بہت کچہ امید افزا ہیں چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ یکم جمادی الثانی کو اعلیحضرت امیر صاحب اونی پارچہ بافی کے کارخانہ کو ملاحظہ فرمانے کے لئے کارخانہ میں تشریف لے گئے۔ کارخانہ کے انجن کو اپنے دست مبارک سے چلایا۔ اور اس کے بعد کارخانہ کی تمام کلوں کو غور سے ملاحظہ فرمایا۔ طیار شدہ کپڑوں کو دیکہکر امیر صاحب نے فرمایا کہ ان کپڑوں کو رواج دیا جائے۔ کارخانہ کے مزدوروں اور مستریوں کو شرف باریابی عطا فرمایا۔ اور سب کو مخاطب فرماکر کہا کہ تم نے کارخانہ کو کامیاب اور بافائدہ بنانے میں جو کوشش کی ہے وہ قابل اطمینان ہے اور ہم نے اوسکو منظور کر لیا ہے۔

اس کے بعد آپ نے سپرنٹنڈنٹ کارخانہ سے فرمایا کہ کارخانہ کے ملازموں کی تنخواہ میں اضافہ کیا جائے اور حسب حیثیت ترقی دی جائے اور ایک سیاہہ مرتب کرکے ہمارے سامنے پیش کیا جائے جس میں چار درجے قایم کرکے لوگوں کو ترقی دی جائے۔

چیف کورٹ میں اپیل زمیندار کی سماعت

معزز معاصر زمیندار نے ضبطی ضمانت و پریس کے متعلق جو اپیل چیف کورٹ پنجاب میں دائر کیا تہا اوس کی ۱۲ جون ۱۹۱۴ء کو چیف کورٹ کی سپیشل بنچ کے سامنے شروع ہوئی گورنمنٹ کی جانب سے دو وکیل مسٹر تیمین اور پنڈت شونرائن پیروکار تہے اور زمیندار کی طرف سے مسٹر فضل حسین، بدرالدین قریشی، منوہرلال، ڈاکٹر شجاع الدین۔ شیخ محمد بخش صاحبان بلیڈر، زمیندار کے پیروکار وکلا میں سے مسٹر فضل حسین نے تقریر کی اور اسی تقریر پر مقدمہ کی سماعت ۱۵ جون پر ملتوی ہوگئی۔ چیف جج نے حکم دیا کہ فیصلہ بعد کو سنایا جائیگا۔ پبلک کو اس مقدمہ کے فیصلہ کا نہایت بے چینی سے انتظار ہے۔

سال حال کی مطبوعات صوبجات متحدہ

۱۹۱۴ء کی پہلی سہ ماہی میں ہمارے صوبہ کی مطبوعات کی تعداد ۵۴۰ ہوئی ہے جس میں سے ۵۵ کتابیں انگریزی میں ۲۷۱۔ اردو۔ اور ۱۶۶ ہندی میں ۲ بنگالی و نیپالی ایک مرہٹی دو گورکہی۔ ۴ سنسکرت ۴ عربی۔ ۳ فارسی اور ۶ مرکب زبانوں میں شائع ہوئیں اسی عرصہ میں ۹۔ انگریزی ۲۔ اردو ۱۱۔ ہندی ۱۔ مرہٹی اور مرکب زبان میں موقت الشیوع رسالے جاری ہوئے۔ اردو کی مطبوعات میں سوانحعمریاں تین ناول ۱۱۔ تاریخ اور جغرافیہ ۱۳۔ زباندانی ۱۴ قانون ۱۔ طب ۳۔ مختلف ۱۸۔ نظم ۲۵۔ فلاسفی ۲۔ مذہب ۴۲۔ سائنس ۱۴۔ ہندی میں اٹلس کی ایک۔ سوانحعمریاں ۷۔ ڈرامہ و ناول ۲۲۔ تاریخ جغرافیہ ۱۲۔ زباندانی ۱۷۔ قانون ۲۔ طب ۴۔ مختلف ۴۴۔ نظم ۱۴۲۔ پالٹیکس ایک فلاسفی ایک۔ مذہب ۴۴۔ سائنس ۱۹۔

مذکورہ بالا اشعار و اعداد ثابت کرتے ہیں کہ ہندوستان میں علمی مذاق کی ابہی بہت کچہ کمی ہے۔ اور بیہودہ افسانے و خیال آرائیاں بدستور قایم بلکہ ترقی پذیر ہیں اس سے زیادہ افسوس کیا ہو سکتا ہے کہ اس ترقی و تہذیب کے زمانہ میں بہی کار آمد علوم و فنون کی طرف ہندوستانیوں کو توجہ نہیں اور قصہ کہانیاں اور شعر و سخن کو نہایت شوق سے دیکہتے ہیں کاش ہمارے ملک کے اہل علم بیکار شعر و شاعری اور قصوں کہانیوں میں اپنے وقت ضائع کرنے اور اپنی قوم کو بیکار رکہنے اور وقت گنوانے کے مشغلہ سے ہٹ کر مفید علوم و فنون پر تصنیف و تالیف کے لئے قلم اٹہائیں کہ ملکی و قومی ادبارکی داستان جو ہمارے کان سنتے سنتے کچہ اکتا سے گئے ہیں کچہ کم ہو ان سبکا تصنیف و تالیف پر نہ صرف یہی کہ وقت و قوت علم کو نقصان پہنچتا ہے بلکہ ملک و قوم کا بہت سا روپیہ بہی بیجا مصرف میں خرچ ہو جاتا ہے۔

مشہور قوم پرست مسٹر تلک کی رہائی

مسٹر تلک ایڈیٹر اخبار کیسری پونا جنکو ۶ سال کی بجرم بغاوت قید ہوئی تہی آخرکار ۱۹ جون ۱۹۱۴ء کو رہا کر دئے گئے۔ مسٹر تلک دو مرتبہ بجرم بغاوت سزایاب ہو چکے ہیں۔ پہلی مرتبہ ۱۸۹۷ء میں اون کو سزا ہوئی تہی۔ دوسری مرتبہ ۱۹۰۸ء میں گرفتار عمل میں آئی۔ آخری گرفتاری میں یہ الزام آپ پر قایم کیا گیا تہا کہ اونہوں نے اپنے اخبار کیسری میں بم کے متعلق ایک باغیانہ مضمون شائع کیا تہا۔ آپ کا مقدمہ دس دن تک رہا آپنے اپنے مقدمہ کی خود پیروی کی اور نہایت مدلل طریق پر اپنی مدافعت میں قانونی نقطہ سے پر تقریر کی لیکن عدالت نے اونہیں ملزم قرار دیکر چہ سال کی سزا اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کا حکم دیا اور آپ منڈلے جیل میں بہیجدئے گئے۔ مسٹر تلک رہا ہوکر پولس کی نگرانی میں نہایت خاموشی کے ساتہ دفعتاً پونہ ہوگئے جن کو اون کے اعزا و اقربا دیکہکر حیرت میں رہ گئے۔ مسٹر تلک نے اپنی زندگی کے آئندہ پروگرام کی نسبت فیصلہ کیا ہے کہ وہ جلد پونہ سے لندن جائیں گے اور وہاں سے جرمنی جہاں کئی سال تک قیام رہے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر موصوف نے ایام قید میں تین کتابیں تصنیف فرمائی ہیں جو پونہ سے شائع ہوں گی مسٹر موصوف اپنی بقیہ عمر کو تصنیف و تالیف میں بسر کرنا چاہتے ہیں۔ موصوف ہندوستان کے ایک قابل سیاست داں ہیں لیکن افسوس ہے کہ اون کی انتہاپسندی نے قوم کو اون کی

جدید فوجی انتظامات پر غازی انور بے کی رائے

غازی انور پاشا وزیر جنگ ٹرکی نے پچھلے دنون ایک یوروپین نامہ نگار سے اوس کے سوال کے جواب میں جدید فوجی انتظامات کے متعلق فرمایا کہ

ترک گذشتہ جنگ کی تکالیف اور ہزیمتوں سے سبق حاصل کر چکے ہیں اور اب وہ نہایت مستعدی سے اپنے کو قابل اطمینان طریقہ پر آراستہ کرنا چاہتے ہیں، فرانس نے جرمنی کی برابر فوج رکھنے کے لئے میعاد ملازمت دو سال کے بجائے تین سال کر دی ہے لیکن ہم چاہتے ہیں کہ ملازمت کی میعاد کو گھٹا کر ڈیڑھ سال کر دین تاکہ ہمارے نوجوانوں کی ممکن سے ممکن تعداد جلد فوجی مشق اور قواعد دفن جنگ سے آگاہ ہو جائے۔ سامان حرب کی کافی تعداد مہیا رکھنے کے ساتھ ہی ہم نے فوجیوں کی صحت کا بھی بہت کچھ انتظام کیا ہے گذشتہ سال ہماری فوج میں اموات کی تعداد زیادہ رہی اور اسکی وجہ یہ ہے کہ جنگ بلقان میں ہمارے جو لوگ قید ہوئے اون میں سے ایک معقول تعداد موت کا شکار ہو گئی اور رہائی کے بعد جو لوگ واپس آئے وہ بھی تکالیف سے جان بلب تھے چنانچہ یونان میں ہمارے ۲۸ ہزار قیدی تھے جنمین سے ۱۸ ہزار مر گئے۔ اور ۱۰ ہزار جان بلب واپس آ گئے۔

ہم نے بڑی بڑی تنخواہون کے افسرون کو موقوف کر دیا ہے اور اس تدبیر سے ہم اس قابل ہو گئے ہیں کہ اب اپنے نوجوان افسرون کو ابتدا میں بجائے دو سو کے چھہ سو قرش تنخواہ دے سکتے ہیں اور بصورت مقامات بعیدہ میں بھیجے جانے کے الاونس بھی اونھیں دیا جائے پنشن ملنے پر فوجی افسرون کو آیندہ ملکی عہدہ بھی مساوی تنخواہ پر مل سکین گے۔

نامہ نگار کا بیان ہے کہ غازی موصوف کوشش کر رہے ہیں کہ خالص عثمانی ترکون مین ترقی و فضیلت کی روح پھونکنے کے لئے ایک خاص جماعت پانچ لاکھ ترکون کی اناطولیہ میں مرتب کیجائے جو باقی عثمانیون میں اپنے خیالات پیدا کر کے اپنے رنگ میں اون کو بھی رنگ دے۔

اٹلی کا ایک جہاز عربون نے لوٹ لیا

خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ طرابلس الغرب میں عرب نہایت مستعدی اور دلیری سے اٹلی کا مقابلہ کر رہے ہیں اور اٹلی کو ساحل سے آگے نہیں بڑھنے دیتے تازہ ترین ولایتی ڈاک سے معلوم ہوا ہے کہ ۱۹ مئی ۱۹۱۴ء کو اٹلی کا ایک جہاز مقام بنی غازی میں طبروق کے قریب پایاب پانی مین پھنس گیا جسکو ساحل کے صحرائی باشندون نے نہایت آزادی و اطمینان کے ساتھ لوٹ لیا۔ اس خبر سے معلوم ہوتا ہے کہ اٹلی اسوقت تک پورے طور پر ساحل بھی اپنے قبضہ مین نہ لا سکی ہے۔

ہادی اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلعم پر ایک ناپاک حملہ

کراچی کی ایک بائیسکوپ کمپنی نے حال میں حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کے متعلق ایک نہایت ناپاک سلسلہ تصاویر دکھا کر ۴۰ کروڑ مسلمانان عالم کے جذبات کو عموماً اور ۷ کروڑ مسلمانان ہند کے قلب کو خصوصاً ایک ایسا صدمہ پہونچایا ہے۔ جس کی تلافی نہیں ہو سکتی اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ کمپنی مذکور نے سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کے زمانہ کے ایک فرضی جنرل ”عظیم“ نامی کے واقعات زندگی متحرک تصاویر کے ذریعہ اس طرح پر دکھائے ہیں کہ اون سے حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کی پاکیزہ و برگزیدہ ذات پر ایک کمینہ حملہ ہوتا ہے۔ یہ ایک فرضی قصہ ہے جس میں دکھایا گیا ہے کہ (معاذ اللہ) حضرت محمد صلعم کو جنرل عظیم کی بیوی سے عشق تھا لیکن عظیم کی موجودگی میں اوس کی عورت سے آپ اپنا حال ظاہر نہیں کر سکتے تھے اس لئے آپ نے عظیم کو ایک جنگ میں بھیجدیا اور کچھہ دنون بعد اوس کے مارے جانے کی خبر مشہور کر دی اور اس کے بعد محمد مصطفےٰ صلعم نے اوسکی بیوی کیجانب توجہ کی لیکن عظیم کی بیوی نے آپ کی ایک نہ سنی کچھ عرصہ بعد عظیم جنگ سے واپس آ گیا۔ اور اپنی بیوی کو کسی دوسری جگہ لے گیا۔ یہ ہیں وہ فحش و ناپاک واقعات جو کراچی کی کمپنی نے حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کی مبارک و پاکیزہ زندگی کے متعلق دکھائے ہیں اور مسلمانون کے قلوب کو مجروح کیا ہے کمپنی مذکور کے اس فحش تماشہ پر دوران تماشہ ہی میں بعض غیرتمند مسلمانون نے اعتراض کیا تھا۔ لیکن کسی نے توجہ نہ کی اور ختم تماشہ کے بعد کراچی کے ایک غیرتمند مسلمان سوداگر محمد ہاشم صاحب نے مالک کمپنی کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸ تعزیرات ہند عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا ہے اور زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کارروائی کرنیکی استدعا کی ہے مجسٹریٹ نے ۱۵ جون سماعت مقدمہ کیلئے مقرر فرمائی اور مالک کمپنی کو تا صدور احکام ثانی تصاویر مذکور کے تماشہ سے محترز رہنے کا حکم دیا۔

کمپنی مذکور کے اس کمینہ فعل سے کراچی کے مسلمانون میں عام طور پر جوش پایا جاتا ہے معلوم ہوا ہے کہ تماشہ کے دوسرے دن کچھ مسلمان جمع ہو کر کمپنی کے مکان پر حملہ کرنے کیلئے گئے تھے مگر اون کے جوش کو فرو کر کے روک لیا گیا۔ یہ بھی اندیشہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اگر تماشہ کو فوراً نہ روکا گیا تو کشت و خون کی نوبت پہنچ جانا کچھ بعید نہیں ہے، مقدمہ کی کارروائی ہم آیندہ ہفتہ درج کرین گے حکام سے ہمیں امید ہے کہ وہ اس معاملہ میں جلد مناسب فیصلہ فرما کر مسلمانون کو شکوری کا موقع دین گے۔

عزیز بے مصری کی سیاہ کاریان

ہمارے معزز دوست مولانا ابو سعید العربی ایڈیٹر اخبار جہان اسلام قسطنطنیہ نے گذشتہ ہفتہ حضرت شیخ سنوسی مدظلہ العالی کا وہ مطبوعہ گرامی نامہ ہمارے پاس بھیجا ہے جو ممدوح نے مخلصان قوم کے مطالبہ پر عزیز بے کے متعلق تحریر فرمایا ہے یہ گرامی نامہ ایک تفصیلی بیان ہے۔ جس سے عزیز بے کی تمام سیاہ کاریان طشت از بام ہو جاتی ہیں جو اوس نے ملک وملت فروشی کیلئے طرابلس الغرب میں انجام دی ہیں افسوس ہے کہ عدم گنجایش کے سبب ہم اسوقت تک اس گرامی نامہ کا ترجمہ ہدیہ ناظرین نہ کر سکے آیندہ ہفتہ انشاء اللہ اوس کا ایک حصہ درج کیا جائیگا۔

ایک محبت والی مان

معزز معاصر جہان اسلام نے لکھا ہے کہ کوونیا علاقہ جرمنی میں ایک عورت ایک سوداگر سے ناجائز تعلق رکھتی تھی۔ عورت کے پاس ایک پانچ سالہ بچہ بھی تھا جسکو سوداگر اپنے تعلقات میں مخل سمجھکر نا پسند کرتا تھا۔ اور عورت بھی خود اس سے نجات پانے کی خواہان تھی مگر اندیشہ تھا کہ اگر بچہ کو ہلاک کیا گیا تو خود بھی کہیں نہ پھنس جائے اس لئے اوس نے ایک رات بچہ کے پلنگ کے قریب انگیٹھی رکھکر آگ سلگا دی اور کمرہ کے تمام دروازے اور کھڑکیان بند کر کے چلی گئی انگیٹھی کی آگ سے بچہ کے بچھونے میں آگ لگنا لازمی تھی آگ لگی اور بچہ کو کباب بنا کر رکھہ دیا جب آگ کھڑکیوں سے باہر نکلی تو معلوم ہوا اور اوسکو فرو کیا گیا۔ بچہ کی لاش نکالی گئی اور پولیس کی تفتیش پر آخر ماں کو اقرار کرنا پڑا کہ سوداگر کو خوش رکھنے کے لئے یہ حرکت کی گئی تھی۔

ٹرکی و یونان میں احتمال جنگ

دو ہفتہ سے ٹرکی و یونان کے متعلق جو تار برقی خبرین موصول ہو رہی ہیں اون سے معلوم ہوتا ہے کہ ٹرکی و یونان کے تعلقات مین خطرناک کشیدگی پیدا ہو رہی ہے برقی خبرین اگرچہ نہایت مبہم ہیں اور اون سے صاف نہیں معلوم ہوتا کہ واقعہ کی اصلیت کیا ہے لیکن اسقدر ضرور معلوم ہوتا ہے کہ ٹرکی اپنے مستقبل کو کامیاب بنانے کیلئے اپنے ملک میں یونانیوں کی قوت کو کمزور بنانا چاہتی ہے اور اونہیں اون مقامات پر رکھنا نہیں چاہتی جہان بزمانہ جنگ اون سے کسی قسم کے نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہے چنانچہ برقی خبرین ظاہر کرتی ہیں کہ علاقہ تھریس اور ایشیا کوچک کے ہزار یونانی ہجرت کر کے یونان چلے گئے ہیں اور بہت سے جانے کو مستعد و تیار ہیں۔

یونان ٹرکی سے مطالبہ کر رہا ہے کہ یونانی رعایا پر مظالم ہو رہے ہیں ٹرکی مجرمون کو سزا دیتی اور قیام امن کی کوششوں میں مستعدی سے حصہ لیتی ہے لیکن کیفیت وہی ہے بلکہ اوس سے بھی بدتر۔

یونانیوں کی ہجرت اور ٹرکی ڈریڈناٹ کے عنقریب دردانیال میں پہونچنے کی خبر نے روس و رومانیہ کے قلوب پر ایک ایسا گہرا اثر کیا ہے کہ وہ ابھی سے ٹرکی و یونان کی جنگ کو روکنے کی تدابیر میں مصروف ہیں غرض یونان و ٹرکی۔ کی موجودہ کشیدگی اور روس و رومانیہ کے باہمی رشتہ ناطہ کے تعلقات و آمادگی ایک بڑے خطرہ کو ظاہر کر رہے ہیں۔ اگر خدانخواستہ ٹرکی و یونان میں جنگ چھڑ گئی تو یہ امر یقینی ہے کہ بلغاریہ ٹرکی کا ساتھہ دیگا اور بہت ممکن ہے کہ آسٹریا و ہنگری بھی بلغاریہ کی معاون ہون اور یونان کے ساتھہ روس و رومانیہ ہون۔

یونانیون کی ہجرت اور ترکی ڈریڈناٹون کے عنقریب دردانیال میں پہونچنے کی خبر نے یونان کی تکلیف و اضطراب کو بہت بڑھا دیا ہے۔ اور روس و رومانیہ بھی اس اضطراب سے خواہ مخواہ متاثر ہو رہے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ یونان خواہ کسی قدر مضطرب ہو وہ روس و رومانیہ کے بل پر اس کوشش میں ہے کہ اس موقع سے فائدہ اٹھا کر معاذ اللہ قسطنطنیہ میں فاتحانہ حیثیت سے داخل ہو اور خدانخواستہ ایسا ہونے پر یورپ اوس کے ارادہ میں مداخلت نہیں کر سکتا لیکن جب تک خداوند تعالیٰ مسلمانون کے ساتھہ ہے اور مسلمان اپنی قوت اور اسلامی قوت پر بھروسہ رکھتے اور مذہب کے احترام کو ضروری سمجھتے ہیں اوسوقت تک انشاء اللہ العزیز نہ یونان اپنے ارادہ میں کامیاب ہو سکتا ہے اور نہ یورپ اپنے ناپاک منصوبوں سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ خداوند تعالیٰ مسلمانون پر رحم فرمائے اور اپنی حفاظت میں رکھے۔ آمین ثم آمین۔

علیگڈہ کالج کے امتحانات کے خراب نتائج

نہایت افسوس کے ساتھہ لکھا جاتا ہے کہ امسال علیگڈہ کالج کے سالانہ امتحانات کے نتائج نہایت خراب نکلے ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

درجہ	کل تعداد طلبہ	پاس	فیصدی
میٹریکولیشن	۵۹	۲۴	۴۱
ایف اے	۱۸۰	۷۰	۴۲
بی اے	۱۳۴	۶۸	۵۱
ایم اے (پریویس)	۲۳	۱۴	۶۱
ایم اے (فائنل)	۱۹	۱۲	۷۵
بی ایس سی	۱۲	۳	۱۷
ایم ایس سی	۳	۱	۳۳

علیگڈہ کالج کی اعلیٰ حالت کو دیکھتے ہوئے مذکورہ بالا نتائج بہت کچھ موجب افسوس ہیں اور کہا جا سکتا ہے کہ امسال طلبہ کی تعلیم کیجانب یا اسٹاف کے کامون پر منتظم صاحب نے زیادہ توجہ نہیں کی بلکہ غیر ضروری کامون کی طرف زیادہ متوجہ رہے نواب حاجی محمد اسحاق خانصاحب جیسے منتظم و قانون پرست شخص کی موجودگی میں مذکورہ بالا نتیجہ بہت زیادہ قابل افسوس ہے کاش نواب صاحب گذشتہ سال کے سیاسی معاملات میں زیادہ حصہ لینے کے بجائے اپنے اصول کو پیش نظر رکھکر اپنے فرض کی ادائیگی مین کوشان رہتے۔ اور تمام وہ غیر ضروری سفر جو سیاست سے تعلق رکھتے ہیں کالج کی خدمات پر قربان کر دیتے تاکہ ہم آج ان نتائج پر افسوس کرنیوالے نہ ہوتے۔ کیا ہم امید کرین کہ آیندہ سال نواب صاحب ہمیں اپنی سیاست سے نجات دیکر ہماری تعلیم کو قابل اطمینان طریقہ پر چلانے کیلئے کامل مستعدی سے کام لیں گے اور کالج کے غیر ضروری امور میں مداخلت کرنے اور نامناسب بحث مباحثہ میں

طوق آدم

گزشتہ اشاعت سے آگے

"کیا خاک خوبصورت ہے ؟ مجھے تو اس میں کوئی خوبصورتی نہیں معلوم ہوتی" اوس نے کہا : وہ یہ چاہتی تھی کہ کہا کہ ایک مرتبہ غور کے ساتھ اسکو سرتاپا دیکھ تو لوں ؟ اور مجھ پر یہ بیجا سوالتہا کر اسے میری ان میں الٹی جانچ ، میں نے تصویر پر نظر جمائے ہوئے کہا " بھلا کیا کہتی ہو ! اس کی آنکھیں تو دیکھو ! اس کے بال تو دیکھو ... "

"غیر وہ ہزار حسینوں کی ایک حسین سہی ! مجھے کیا ؟ میں نہیں سمجھ سکتی تم ایسی فضول باتوں میں کیوں اپنا اور میرا دونوں کا سر پھرایا کرتے ہو ؟"

"سچ یہ ہے کہ اس کو دن گنا کوئی گناہ نہیں ہے ! میں صرف اپنی رائے ظاہر کرتا تھا ، اگر تم اس کے خلاف ہو تو یہ تمہاری ذاتی رائے ہے جس میں ممکن ہے کوئی اور وجہ بھی پوشیدہ ہو مگر اختلاف رائے کی وجہ سے ایسا نہیں ہو سکتا - کہ میں اپنی آزادانہ رائے ظاہر نہ کرسکوں اور سیکڑوں سوالات کو محض تمہاری ناپسندیدگی کی وجہ سے ایک کاک لگی ہوئی بوتل کی طرح اپنے میں بند رکھوں"

یہ بحث برابر بڑھتی چلی گئی نتیجہ یہ اور اس پر دونوں نے اپنی اپنی طبیعت کے مطابق ایک جن سوال اٹھایا نتیجہ یہ نکلا کہ اس مرتبہ یہ آندھی بلا نقصان عظیم کے نہیں اتری - حمیدہ نے بات بڑھ جانے پر اپنی ریشمی نقاب اوٹھائی اور خدا حافظ کہتی ہوئی چلی گئی - چند منٹ کے بعد موٹر گاڑی کے باہر جانے کی آواز سنی اور اوسوقت مجھے اپنے ایک پرانے کلاس فیلو کا فقرہ - جو وہ تمسخر کے طور پر ہمیشہ کہا کرتا تھا - یاد آیا کہ " شادی گرا اور برباد کیا ہے "

(۳)

پہلے روز تو میں اپنے اوسی خیال میں مستغرق رہا - میری نگاہ میں حمیدہ کی یہ دیدہ دلیری ناقابل عفو جرم ہوتی تھی مجھے اپنی حالت پر افسوس بھی تھا - افسوس اور بیحد افسوس - صرف اس بات کا افسوس کہ میں نے اپنی بیش بہا آزادی کو محض دو فتنہ زا آنکھوں دو دلکش رخساروں اور چند ایسی ہی دلفریب چیزوں کے عوض میں کیوں غارت کر دیا - میری رائے میں اوسوقت شادی زندہ دلان و دردسر خریدن سے زیادہ وقیع چیز نظر نہیں آتی تھی - میں مرحوم غالب کی رباعی کو غلط بلفظ صحیح سمجھ رہا تھا -

" آدم زن پہ شیطان طوق لعنت
سپر ننداز رزم بکریم وتذلیل
ولیکن در اسیری طوق آدم
گران تر آمد از طوق عزازیل "

درو نہیں دم میرے خیال ... میری سمجھ

طبیعت کا خیالات کے ساتھ ہوا ہو گیا تھا اس کے علاوہ کوئی وجہ نہیں تھی کہ جسکو میں کل پسند کرتا تھا - آج اسی کے لئے بیقرار نہ ہوتا - سچ یہ ہے کہ تنہائی کا رفتہ رفتہ پڑھنے والا اثر مجھے بے چین کئے دیتا تھا - نوکر کا تقاضا تھا کہ فرنیچر خاصا ہو دا ہے مرمت کی ضرورت ہے ؛ خادمہ کی ضد تھی کہ پہلے برتن دیکھ لئے جائیں وہ بھی ٹوٹ گئے ہیں - میں نہیں کہہ سکتا محض ایک حمیدہ کے نہ ہونے سے میں اپنے آپ کو کیسی مصیبت میں پاتا تھا میں اور ایسی فضولیات کا حساب وکتاب ناممکن قطعی ناممکن - میں کبھی ان واہیات باتوں کی طرف مشغول نہیں ہوا تھا - حمیدہ خدا جانے کس طرح ان سب سے بہرہ آتی ہوگی - مجھے تعجب تھا ! تاہم اب کیا کیا جائے ؟ حمیدہ کو واپس آنا چاہئے -

مجھے یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ وہ کہاں گئی کیونکہ کوچبان سے صرف اسقدر پتہ چل سکا تھا کہ وہ فلاں کے اسٹیشن پر آتری تھی ! بفرض محال اگر مجھے معلوم بھی ہوتا تو بھی اس کے پیچھے وارنٹ گرفتاری کی طرح ہر جگہ پہنچنا میرے دل و دماغ کے قطعی خلاف تھا ! خود جا کر خوشامد کرنا یا دو ایک کو درمیان میں ڈال کر اور زیادہ تشہیر کرنا مجھ سے قطعی ناممکن تھا ! سمجھ کیا جائے ؟ کچھ کیا جائے یا نہ کیا جائے ؟ حمیدہ کے بغیر اب مجھے زندگی ایک کالا پانی معلوم ہوتی تھی !

میں سوچتا رہا اور سوچتا رہا ! مجھے اس سے پہلے سوچنے کا اتفاق بہت کم ہوا تھا ! کیونکہ سوچنا میرے خیال میں ایک بہت ناز یبا بات ہے ، اس سے انسان کی پیشانی پر جھریاں پڑتی ہیں ، اس سے طبیعت پر ایک بار معلوم ہوتا ہے اس سے عمر زیادہ معلوم ہونے لگتی ہے ، اس سے آدمی بڈھا ہو جاتا ہے ! اور ؟ اور کیا نہیں - اس سے تمام نقصانات ہی نقصانات ہونے ہیں ! بہر حال بناہ مجبور لاچار ! سوچنا ہی پڑا ! نتیجہ یہ ہوا کہ ایک نئی خبر میرے دماغ میں بجلی کی روشنی کی طرح پرتو فگن ہوئی - میں فوراً اوٹھا اور ٹوپی سر پر رکھتا ہوا باہر نکل گیا -

جسقدر عرصہ میں گھڑی کی بڑی سوئی نے ۲۰ منٹ کا فاصلہ طے کیا اسی قدر عرصہ میں میں نے اپنا راستہ ختم کر لیا - ۲۰ منٹ کے اختتام پر میں .... روزانہ اخبار کے آفس میں منیجر سے نہایت تحمل کے ساتھ کہہ رہا تھا - اچھا تو آپ الفاظ کے حساب سے چارج کرینگے ؛ خیر جس طرح آپ چاہیں ! میں جو عبارت شائع کرانا چاہتا ہوں وہ ابھی لکھے دیتا ہوں - آپ ملاحظہ کرلیں -

منیجر نے میری عجلت کو تعجب کے ساتھ دیکھتے ہوئے ایک سادہ کاغذ اور قلم دوات میری طرف بڑھا یا میں نے کھڑے ہی کھڑے میز پر ایک ہاتھ ٹیک کر جھکے ہوئے لکھنا شروع کیا -

" ضرورت ہے "

ایک چھ مہینہ کے شادی شدہ شوہر کو اپنی حسین بیوی کی جو دو روز سے تبدیل مزاج کی غرض سے کہیں چلی گئی ہے آنکھیں سیاہ رنگ سرخ وسفید ، بال گھونگھر والے - قد درمیانہ ، عمر ۱۸ سال ، نام حمیدہ ! جو شخص مذکورہ بالا کو کسی طرح نمبر ۴۰ منزل نمبرا بائیکلا میں اپنے سامنے لے آئے گا - اس کو دو اشرفیاں بطور معاوضہ محنت نذر کی جائینگی - خط وکتابت کی ضرورت نہیں ہے نہ مزید حالات بتائے جا سکتے ہیں -

" بے چین شوہر - عبدالحی سیماب "

اچھی طرح یاد ہے کہ منیجر نے اس اعلان کو پڑھنے کے بعد میری طرف دیکھا - اور ایک عجیب مسکراہٹ جسکو غالباً کوشش خودداری کی - تحیروں میں جکڑے جانے کی وجہ سے مسکراہٹ ہی بکر رہ گئی ورنہ قہقہہ بننے کے لئے تیار تھی - آسکے ہونٹوں بلکہ تمام چہرے پر ظاہر ہوئی - میں نے اجرت بلا حجت نقد ادا کی اور خدا حافظ کہتا ہوا باہر تھا ! میرے باہر نکلتے ہی دو چار کلرکوں اور منیجر کے دل کھول کر ہنسنے کی آواز میرے کان میں آئی !

(۴)

میں جانتا تھا کہ حمیدہ ... روزانہ اخبار کو دیکھتی ہے ! مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ کل کے پرچے میں وہ اعلان شائع ہو گیا ہے ! مجھے اس کا بھی یقین تھا کہ حمیدہ ہر جدت آمیز بات کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھتی ہے - یہی وجہ تھی کہ میں نے ایسا اعلان ایک روزانہ اخبار میں کیا - کیا اور محض اس خیال سے کیا کہ حمیدہ اسکو پڑھے - میری حالت سے آگاہ ہو ، جدت آمیز خیالات کو پسند کرے ، اور چلی آئے آج دوسرا دن تھا مگر اب تک اس کا پتہ نہیں تھا ایسا نہیں ہو سکتا - کہ اس نے اخبار پڑھا ہی نہ ہو میں تو یہ سمجھا تھا کہ اوس نے کل ہی پڑھا ہوگا اور اگر اوس نے ان پیچھے کل ہی نہ پڑھا ہو تو آج میں تو کوئی شک ہی نہیں - اب دوپہر ڈھل چکی تھی - نصف سے زیادہ دن گذر چکا تھا اور میری تشویش بڑھتی رہتی تھی !

میں اپنے ڈرائنگ روم میں اسی خیال میں غلطاں پیچاں تھا - ڈوبا ہوا تھا کہ میرا نوکر کواڑ کھولکر اندر گھسا اور کہنے لگا حضور ایک شخص اور ایک نقاب پوش عورت آپ سے ملنا چاہتے ہیں میں فوراً سمجھ گیا کہ ہونہ ہو عزیز حمیدہ کا چچا زاد بڑا بھائی ہوگا جو حمیدہ کو لایا ہوگا - یا ممکن ہے جسکو حمیدہ اپنے ساتھ لائی ہو میں نے فوراً اندر آنے کی اجازت دی اور کرسی پر سے کھڑا ہو گیا ایک لمحہ کے اندر نہایت سرعت کے ساتھ مجھے خیال آیا کہ آخر میں کیوں کھڑا ہو گیا ؟ دروازہ کھلا اور جاہل شخص جو صورت سے کوئی دوکاندار معلوم ہوتا تھا اندر گھسا اور یہ کہتا ہوا گھسا - حمیدہ حمیدہ اندر آؤ - اوس کے پیچھے پیچھے ایک نوجوان عورت جس نے اب نقاب اوتار ڈالی تھی اندر آئی اوس کا چہرہ اوسکی بے باکی اوسکی وضع - غرض اوس کی ایک ایک بات بتا رہی تھی کہ وہ نہایت چلتی ہوئی عورت تھی - جہانتک میرا حافظہ اور قیافہ شناسی کام کرتی ہے میرے خیال میں وہ کوئی بازاری آوارہ گرد عورت تھی لانے والے نے میری طرف دیکھتے ہوئے کہا لیجئے یہ اب یہاں موجود ہیں یہ ہم کو ایک ہوٹل میں ملیں ہم کل سے اخبار پڑھکر تمام بمبئی ڈھونڈ ڈالا آج ہم کو ملی تو ہم نے فوراً پکڑ لیا - اس نے بہت کچھ شکایت کیا - تمہارا برائی کرتا ہے - خیر تم جانے یہ جانے - یہ خود کہیگا تم سنیگا - اب ہمارا معاوضہ - بس ہم چلا "

مجھے تعجب تھا ، حیرت تھی ، پریشانی تھی - میری زبان سے نکلا تم کہتے کیا ہو ؟ یہ عورت کون ہے -

وہ " یہ ہم کہتا ہے کہ تم نے اخبار میں لکھا جو کوئی اسکو لائیگا وہ دو گنی پائیگا - ہم کل ۱۲ گھنٹے تلاش کیا رات بھر اسی خیال میں رہا - آج برابر صبح کو ڈھونڈ رہا ہے - اوسکی آنکھیں سیاہ ہیں رنگ گورا ہے سرخی نہیں ہے تو وہ اس چار دن کی پریشانی میں جاتا رہا بال گھونگھر والا ہے - قد بیچ کا ہے عمر کون اس کا ۱۸ سال سے زیادہ بتا سکتا ہے ؟ نام اس کا حمیدہ ہے اس کی طرف کیوں ہے نا ؟ "

اس میں شک نہیں کہ اوس میں یہ سب باتیں تھیں مگر آخر اس جہالت کے معنی کیا وہ میری پیاری حمیدہ نہیں تھی - نہیں خدا نہ کرے ! میں نے جواب دیا " مگر یہ میری بیوی نہیں ہے "

وہ - (عورت کی طرف) " کیوں یہ کیا بات ہے ؟ "

عورت " کیا پیارے سیماب ! پیارے سیماب ! اب تم ایسے خفا ہو کہ پہچانتے تک نہیں - میں تمہاری بیوی نہیں ہوں - میں - حمیدہ ! میری طرف تو دیکھو "

ابتک مجھے استعجاب تھا مگر اس جواب پر وہ استعجاب غصہ سے بدل گیا - یہ نالائق عورت اور میری بیوی ؟ اس گستاخی کے معنی کیا ؟ یہ بدمعاشی یہ دغابازی - جعلسازی - غصہ بڑھ چلا - اور میرے منہ سے نکلا گستاخ عورت - اس بدتمیزی کے کیا معنی ...... "

میں فقرہ بھی ختم نہ کرنے پایا تھا کہ وہی لانیوالا شخص بولا - دیکھو سیٹھ بدتمیزی وغیرہ کا وجہ تنہائی میں پوچھو - وہ چلا گیا تھا اوس کا قصور ہے - سب کے سامنے ایسا مت کہو - آخر وہ تمہاری بیوی ہے

میں - (نہایت غصہ کے ساتھ) " یہ بدمعاش بیہودہ پاجی عورت میری بیوی کیوں ہونے لگی ... "

وہ " دیکھو سیٹھ ہم پر زبان مت چلاؤ - تم جانو تمہارا بیوی جانے - ہم سے کچھ مطلب نہیں ہے - تم اسے رکھو چاہے نکالو - مگر ہمارا دو گنی ہم کو دو ! بس "

مجھے غصہ تھا - پریشانی تھی - الجھن تھی سب کچھ تھا ! قطعی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ آخر کروں یا کیا کروں اتنے ہی میں دروازہ پھر کھلا ایک اور گنوار جاہل ایک عورت کا ہاتھ پکڑ کر کھینچتا ہوا اندر گھسا اور میری طرف دیکھکر بولا یہ لو یہ حمیدہ موجود ہے میں دو دن سے مارا مارا پھرتا تھا آج میں نے ایک

دوکان پر دیکھ پایا اور کھینچتا ہوا لایا، آنکھ، رنگ، بال، قد، غرضیکہ دیکھ لو۔ یہ تمہاری بیوی حمیدہ ہے کہ نہیں؟ اور میرا انعام ......"

اب میرے غصہ نے بھی مجھ سے بھاگنا شروع کیا۔ میں ساکت تہا، خاموش تہا، مبہوت تہا!

دوسری عورت "پیارے سیماب کیا اب بھی تم اپنی پیاری حمیدہ سے نہیں بولوگے؟"

پہلی عورت۔ "تو کون چڑیل ہے جو میرے شوہر کو اپنا شوہر بتاتی ہے؟"

دوسری عورت۔ "چل ہٹ! تجھ جیسی مکاروں نے ہزاروں دیکھ ڈالیں! سیماب میرا شوہر ہے یا تیرا؟" دونوں لانے والے (تقریباً ساتھ ہی ساتھ)

["بتایئے سیٹھ! آپ کا بیوی کون ہے؟"
["بولو صاحب! بولو! اتنہ بڑا لوک کا!"

گورنمنٹ کا قانون کیجئے، اپنے پوزیشن کا لحاظ سمجھئے، یکایک حیرت زدہ ہو جانا اس کی وجہ ٹھہرائیے، جو کچھ بھی ہو، میں نہیں بتا سکتا کہ کس خیال نے اس وقت مجھے دست درازی سے روک لیا! میری حالت عجیب تہی۔ میں حیرت زدہ بھی تہا اور پریشان بھی۔ خائف بھی تہا اور غصہ سے لرزاں بھی! میں نے گھنٹی بجائی۔ ملازم فوراً اندر تہا! میں نے کہا "دیکھو پولیس کو آواز دو اور ان سب بدمعاشوں کو اون کے حوالے کرو" ڈرائنگ روم سے نکلکر سونے کے کمرہ میں چلا گیا! مجھے خیال ہے کہ میں جاتے ہی پلنگ پر سر پکڑ کے بیٹھ گیا!

برابر والے کمرہ میں سے سب کے باہر جانے کی آواز میرے کان میں آئی، پھر کچھ تکرار اور تھوڑی دیر میں قطعی سناٹا! میں نے ارادہ کر لیا تہا کہ اب میں ڈرائنگ روم میں نہیں جاؤنگا۔ مجھے ڈر تہا کہ اگر اسی طرح دس پانچ زبردستی بیوی بننے والیاں ...... میرا سلسلہ خیال کواڑ کھلنے کی آواز سے ٹوٹ گیا، میں نے دیکھا تو پیاری حمیدہ ریشمین نقاب ٹھا لے ہوئے ایک عجیب شان دلربائی کے ساتھ میرے سامنے تہی!......!

تھوڑی دیر کے بعد۔ جس میں معمولی شکوہ و شکایات کا دفتر ختم ہو چکا تہا۔ وہ میری آغوش میں تہی! اسکا شعلۂ خود نمائی پھر بھڑک اٹھا، مگر میں اسکے بہلانے کے لئے کئی روز سے تیار تہا! اسوقت۔ اور صرف اسوقت مجھے معلوم ہوا کہ وہ دونوں بازاری عورتیں اور اوباش آدمی، حمیدہ ہی کے اشارہ پر آئے تھے اور عزیز نے اس کا انتظام کیا تہا! میری دو اشرفیاں تو بچ گئیں لیکن حمیدہ کو اس پلاٹ کے تیار کرنے میں دو گنیاں نظر کرنی پڑیں! آہ ... شریر ... شوخ ... پیاری حمیدہ!

وہ دن اور آج کا دن! میں دو باتوں میں پورا پورا اعتقاد رکھتا ہوں ایکتو یہ کہ اخبار کا "بدچرزمت ہے" والا کالم قابل فروگذاشت چیز نہیں! اور دوسرے یہ کہ مرحوم مرزا نے سچ کہا ہے۔

دیکن درا سیری طوق آدم
گران تر آمد از طوق عزازیل

سلطان حیدر جوش۔ (علیگ) در الناظر۔

دہلی کا مقدمہ بغاوت

(۱۱)

جو بنگالی ہمارے ہاں آیا تہا اوسی شکل کا تہا اور پاجامہ پہنے ہوئے تہا میں نے اوس بنگالی کو جب وہ جنوری میں آیا تین یا چار مرتبہ دیکھا پہلے دن اوس بنگالی کی مونچھ تہی۔ مگر جب آخری دفعہ دیکھا تو دو مونچھ تہی اور نہ ڈاڑھی وہ بنگالی ہمارے مکان پر نہیں رہتا تہا۔ مجھے معلوم نہیں کہ کہاں اترا ہوا تہا مگر میں نے اوسے اپنے مکان پر دیکھا۔ میں نے اوسے اودہ بہاری کے ساتھ دیکھا۔ مگر میں نے اوسے امیر چند کے ساتھ کبھی نہیں دیکھا دو نون دفعہ میں نے اوس بنگالی کو صبح کے وقت اپنے مکان پر اودہ بہاری کے ساتھ دیکھا میں اون دنوں جب وہ بنگالی دہلی میں تہا تو میں ۹ بجے سے ۴½ بجے تک سکول میں رہتا تہا میں نے اوس بنگالی کو اپنے مکان پر صبح کے وقت کھانا کھاتے دیکھا ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ رام لال اوس بنگالی کو جانتا تہا یا نہیں۔ مگر میں نے ایک یا دو مرتبہ رام لال کو بھی اوسی وقت اور اسی جگہ بنگالی کے پاس کھانا کھاتے دیکھا ہے۔ اودہ بہاری ہی بنگالی کے پاس بیٹھکر کھانا کھایا کرتا تہا۔ ایک فوٹوگراف کو دیکھکر کہا کہ یہ (داس بہاری) اوسی بنگالی کا ہے کہ جو ہمارے مکان پر تہا۔ میں اسوقت سے پہلے کبھی اس فوٹو کو نہیں دیکھا۔ میں ماہ اگست ۱۹۱۱ء میں مصوری پہاڑ گیا تہا۔ ہم ۳۵ دن لالہ گہبر سنگھ کے پاس ٹھیرے رہے اور وہاں گنیشی لال خستہ اور مسٹر ڈبلیو بیرسن بھی تھے اودہ بہاری کے پاس اس کا ایک دوست ملنے آیا کرتا تہا میں اوس دوست کو پہچانتا ہوں۔ بالمکند ملزم کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ یہ اودہ بہاری سے ملنے آیا کرتا تہا۔ میں اوسوقت بالمکند کا نام نہیں جانتا تہا۔ مجھے بالمکند کا نام اس مقدمہ کے دوران میں معلوم ہوا۔ بالمکند صرف ایک رات تک مصوری میں ٹھہرا تہا۔

میرے انٹرنس کے امتحان سے پہلے امیر چند کا بیان درست کیا کرتا تہا۔ میں منی لال ملزم کو اوس وقت سے جانتا ہوں جب میں سوم مڈل میں پڑھا کرتا تہا اون دنوں منولال فورتھ ائی میں پڑھتا تہا۔ سکول چھوڑنے کے بعد منولال ہمارے مکان پر بہت کم کبھی کبھی آیا کرتا تہا وہ مجھ سے ملنے نہیں آتا تہا میرے چچا امیر چند اور اودہ بہاری دونوں سے واقف تہا میں نہیں کہہ سکتا کہ ان میں سے کس سے ملنے آیا کرتا تہا ہنومنت سہائے ملزم کو میں نے اس مقدمہ سے پہلے دیکھا ہے وہ ہمارے مکان پر آیا کرتا تہا اور اودہ بہاری سے میں نے اُسے بات چیت کرتے دیکھا ہے۔ اس لئے کہہ سکتا ہوں کہ اوس سے ملنے آیا کرتا تہا۔ میں اپریل ۱۹۱۱ء میں انٹرنس کے امتحان میں بیٹھا تہا اور اپنے سکول سے میں اول رہا تہا اسلئے مجھے ایک سنہری تمغہ انعام میں ملا تہا۔ اسکے بعد گواہ نے چند تحریروں کی شناخت کی۔

اودہ بہاری کی جرح

س۔ تم نے کہا ہے کہ میں کئی سال تک تمہارے مکان پر رہا کیا ان سالوں کی تعداد بتا سکتے ہو۔

ج۔ تم چار سال رہے۔ یعنی جب ۱۹۰۵ء میں تم نے بی۔ اے پاس کیا تہا۔

س۔ کیا تم جانتے ہو کہ اس عرصہ میں ایکٹ ن کے لئے میں نے ایک مکان ہسپتال کے پاس کرایہ لیا تہا۔

ج۔ ہاں معلوم ہے مگر سال معلوم نہیں۔

س۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے بی۔ اے پاس کرنے کے بعد اینگلو سنسکرت اسکول میں ہی ایک کمرہ کچھ عرصہ کے لئے لیا تہا۔

ج۔ ہاں لیا تہا۔

س۔ میں وہاں کتنے دنوں رہا۔

ج۔ تقریباً تین یا چار ماہ۔

امیر چند کے سوالات

امیر چند نے زار زار رو کر سوال کئے۔

س۔ کیا میں تمہارا رشتہ دار ہوں۔

ج۔ ہاں تم میرے چچا ہو۔

س۔ میں تمہارا باپ ہوں یا چچا۔

ج۔ تم میرے منہ بولے باپ ہو۔

س۔ تو میں تمہارا چچا ہوں یا باپ۔

ج۔ میں تمہیں چچا کہا کرتا تہا مگر تم میرے منہ بولے باپ ہو۔

عدالت کے سوال کے جواب میں کہا

س۔ تم نے کہا ہے کہ میں نہیں کہہ سکتا کہ دینا ناتھ نے جو پہلے بیان میں ایک بنگالی کی شکل و شباہت بیان کی تہی۔ وہ اس بنگالی سے ملتی ہے یا نہیں۔ جسکو تم نے ماہ جنوری گذشتہ میں دیکھا تہا اس سے تمہاری کیا مراد ہے۔

ج۔ اس سے میرا یہ مطلب ہے کہ مجھے جیسی اوس بنگالی کی شکل مجھے یاد ہے میں نے بیان کر دی ہے۔ مجھے ٹھیک یاد نہیں۔ کہ دینا ناتھ نے اپنے بیان میں اوس کی کیسی شکل بیان کی تہی۔

س۔ کیا رام لال بھی تمہارے مکان میں رہتا تہا۔

ج۔ ہاں اوسوقت سے جب رام لال ہمارے ہاں رہتا تہا جب تک کہ اودہ بہاری نے مکان نے لیا تو رام لال اوس کے ساتھ رہنے لگا۔

سناٹے کا عالم

جس وقت امیر چند نے متبنی بیٹے سلطان چند سرکاری گواہ سے زار زار رو رو کر سوال کئے اور پوچھا کہ میں تمہارا باپ ہوں یا نہیں۔ اس وقت کمرہ عدالت میں ایک سناٹا سا چھا گیا۔ رونے کی آواز سے سب کے دل دہل گئے اور بیٹے کو باپ کے متعلق گواہی دیتے دیکھکر ایک عجیب حیرت کا عالم طاری ہوگیا۔ امیر چند کی چیخیں بند نہ ہوتیں اور رو رہا تہا۔ اور جب بلراج کے ساتھ ہتھکڑی لگے ہوئے گاڑی میں سوار ہوکر اس نے اپنے منہ پر دو ہتھکڑی ماری تو ہر ایک کہنے لگا کہ بیشک باپ کو اپنے بیٹے کی گواہی کا بڑا صدمہ گذرا ہے۔ غرض پاؤ گھنٹہ تک سناٹے کا عالم چھا رہا۔ جسکو زبان بیان نہیں کرسکتی۔ اور قلم معرض تحریر میں نہیں لا سکتا۔

آج بلراج کی طرف سے صرف لالہ کانشی رام وکیل پیرو کار رہے۔ آج گیارہ گواہ گذرے ہیں اور کل گواہوں کی تعداد ۲۰۵ تک پہونچ گئی ہے۔ یہ خیال ہے کہ شاید سنیچر تک یعنی ۲۵ ماہ حال تک گواہان استغاثہ کی شہادت ختم ہو جائے بعض کا خیال ہے کہ سشن کی عدالت میں یہ مقدمہ ۱۱ مئی ۱۹۱۴ء کو شروع ہوگا۔

(۲۲۔ اپریل کی کارروائی)

سلطان چند سرکاری گواہ کی وجوہ معافی

سلطان چند سرکاری گواہ کو معافی بخشنے کی وجوہ مجسٹریٹ نے حسب ذیل قلمبند کی ہے:۔

اول۔ سلطان چند کم سن نوجوان اور اسکی عمر محض ۱۷ سال ہے۔ اور شکل و شباہت سے اس سے بھی کم معلوم ہوتا ہے۔ دویم۔ اگر مجرم ہی تصور کیا جائے تو ابھی غالباً وہ دیگر ملزموں کے ہاتھوں میں محض ایک کٹھ پتلی رہا ہے۔ یا زیادہ تر انہیں کے سکھلانے پہلانے سے جو کچھ وہ کہتے تھے کرتا رہا ہے۔ سوم۔ کہ وہ اس شخص کی گواہی دیگر کے قابل ہے جو کہ مقدمہ ہذا کے لئے بڑی ضرورت کی ثابت ہوسکتی ہے اور کسی دوسرے ذریعہ سے حاصل نہیں ہوسکتی۔

بی۔ ڈی۔ کھنہ

گواہ نے بیان کیا کہ میں نے لاہور میں بمبئی ہندو ہوٹل کھول رکھا ہے۔ میں نے فلاں تہی سپرنٹنڈنٹ پولیس کے مانگنے پر اوس کے حوالے کر دی۔ یہ چٹھی جرنداس ملزم نے بھیجی تہی اور ہوٹل کے کھانے اور نرخ دریافت کئے تھے۔ اوس کا جواب جو گواہ نے بھیجا تہا وہ بھی شناخت کیا۔ کوئی جرح نہیں ہوئی۔

جگت سنگھ دوکاندار لاہور

مدینۃ النسوان

اسلام کے احسانات عورتوں پر

(۸)

(۴) عورتوں پر اسلام نے جسقدر احسانات کئے ہیں منجملہ اون کے ایک احسان یہ بہی ہے کہ عورتوں کو اسلام نے جملہ حقوق و اختیارات مردوں کے موافق عطا فرمائے اور تمام قابلیتوں میں اون کو مردوں کے مساوی قرار دیا ۔ چنانچہ خداوند تعالی نے فرمایا ہے لہن مثل الذی علیہن بالمعروف یعنی عورتون کا بہی حق ہے جیسا اون پر حق ہے موافق دستور کے دوسری جگہ ارشاد ہے للرجال نصیب مما اکتسبو وللنساء نصیب مما اکتسبن مرد کو حصہ ہے اپنی کمائی سے اور عورتوں کو حصہ ہے اپنی کمائی سے۔

اسلام کے قانون کو دیکہو اور انگلستان کی عورتوں کی موجودہ حالت پر نظر ڈالو کسقدر فرق نظر آئیگا - افسوس ہے کہ یورپ قوانین اسلام پر تو اعتراض کرتا ہے مگر خود اپنی حالت کو نہیں دیکہتا - آج انگلستان میں عورتیں کچہ حقیقت ہی نہیں رکہتیں - انگلستان کی عورتیں مردوں کی خودرائی کے تابع ہیں شادی کے بعد انگلستان میں عورت کی بہت سے احکام میں ذات ہی قایم نہیں رہتی اوس کی ذات خاوند میں ضم ہو جاتی ہے - وہ نہ اپنے نام سے نہ کوئی معاہدہ کر سکتی ہے اور نہ اوس کی وہ املاک و جائداد جو شادی سے پہلے اوس کے پاس تہی بعد نکاح اوس کے پاس رہ سکتی ہے بلکہ نکاح کے بعد اوسکی جائداد شوہر کی طرف منتقل ہو جاتی ہے اور شوہر کو اختیار ہوتا ہے کہ بیوی کی جائداد کو جس طرح چاہے صرف کر دے -

عورت کا نان و نفقہ اگرچہ انگلستان میں شوہر کے ذمہ ہے - لیکن قانون حکومت میں کوئی ایسی دفعہ نہیں کہ عورت شوہر سے قانونی طریقہ پر نفقہ حاصل کر سکے - یا نان و نفقہ کی نالش شوہر پر کر سکے مرد کو اپنی جائداد کا ہر طرح اختیار حاصل ہے خواہ وہ کسی کو دیدیں عورتیں کچہ نہیں کر سکتیں -

اسلام نے ان تمام باتوں کو صاف کر کے عورتوں کو مردوں کے برابر حقوق و آزادی عطا فرمائی ہے -

(۵) اسلام سے قبل یہودیوں اور یونانیوں میں نکاح ایک قسم کی خرید و فروخت کا سا معاملہ ہوتا تہا - کہ نکاح کرنے والا لڑکی کے باپ کو ایک معین رقم دیکر نکاح کر لیتا تہا قرآن مجید نے نکاح کو ایک عقد قرار دیا جو طرفین کے اختیار اور رضامندی سے ہوتا ہے اور زر مہر عورت کے باپ کو نہیں ملتا - بلکہ خود عورت کا حق ہوتا ہے - چنانچہ ارشاد باری ہے واتو النساء صدقاتہن نحلہ اور عورتوں کے مہر خوشی سے ادا کرو -

اسلام کے اس احسان نے عورتوں کی جس ناگوار و خطرناک حالت کو دور کر دیا ہے قابل تشریح نہیں اسلام سے پہلے عورتیں خرید و فروخت کیجاتی تہیں اور مرد جس عورت کو چاہتا تہا اوس کے باپ کو اوس کی قیمت ادا کر کے خرید لیتا تہا - عورت مجبور محض تہی اور مردہ بدست زندہ کا مصداق ہو کر وہ پسند کرے یا نہ کرے لیکن باپ کے فروخت کر دینے کے بعد اوسکو زبردستی مرد کے ساتہہ جانا پڑتا تہا -

نئے رنگ کی غزل

بیمار تیرا مورد آلام ہو گیا
کچہ کم ہوا جنوں تو سرسام ہو گیا

مے پی کے جام دیدیا زاہد کے ہاتہ میں
رسوا و خوار و خستہ و بدنام ہو گیا

دم بند کر کے نبض دکہائی طبیب کو
بولا وہ اس مریض کا انجام ہو گیا

او شاہ زمانہ آ گیا واعظ کا قول ہے
بولی جو گٹہلی بیر کی وہ آم ہو گیا

کوچے میں آنکہ خوب ہے چکر لگائیں گے
سیکل چلی گئی ہے تو آرام ہو گیا

انگلش میں ڈگری ملنے سے آ دو دگر گئی
کہتے ہیں اہل ہند کہ "اب شام ہو گیا"

بازو پہ پر لگا کے پری بنتے ہیں وہ
پوڈر لگانے شیخ بہی گلفام ہو گیا

توڑی جو محتسب نے صراحی تو کیا ہوا
ہر ٹکڑا اوس کا رند کو اک جام ہو گیا

رہن شراب ہوتی تہی پتلون رند کی
اب کوٹ بہی شراب کا نیلام ہو گیا

زاہد کو اب رہی ہے ضرورت وضو کی کیا
غوطہ دیا جو خم میں تو حمام ہو گیا

لنگڑا کے چل رہا ہے عصا ٹیکتا ہوا
اتنا ضعیف ہند میں اسلام ہو گیا

ڈاڑہی لگا کے مونڈنے اب تو اہتہ سے
جنٹلمنی کے شوق میں حجام ہو گیا

(نجیب)

مقامی حالات

موسم - اساڑہ کے دن خالی گذر رہے ہیں - بارش کا پتہ نہیں - ابر گہر کر آتے ہیں اور چلے جاتے ہیں - گرمی زوروں پر ہے - آموں کی فصل گرمی کی زیادتی سے وقت سے پہلے تیار ہو گئی ہے - تخمی اور دیسی آم کثرت سے آنے لگے ہیں - لیکن بارش نہ ہونے کی وجہ سے مزہ دار نہیں - خداوند تعالے جلد اپنے فضل و کرم سے باران رحمت نازل فرمائے

نجیب آباد - نجیب آباد کے قلعہ پتہر گڑہ میں ملٹری فوج کے ماتحت ہوڑے آباد ہیں جن کی بد اعتدالیوں سے متصلہ آبادی سخت نالان ہے حال میں ایک واقعہ کی وجہ سے جو خاکبا موضع برگہور میں وقوع پذیر ہوا تہا پولیس کو ہوڑوں کی تلاشی کی ضرورت ہوئی چنانچہ جون کو سب انسپکٹر پولیس نجیب آباد مع عملہ پولیس کے قلعہ کے دروازہ پر پہونچے اور ملٹری فوج کے افسر کو اطلاع دی - لیکن بجائے اس کے کہ احکام انتظامیہ کی تعمیل کیجاتی پولیس کو ہوڑوں نے زد و کوب کیا اور مجبوراً پولیس کو واپس آنا پڑا صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کو جب معلوم ہوا کہ ہوڑوں نے پولیس کو مارا اور تعمیل احکام انتظامیہ سے گریز کیا ہے تو آپ خود تشریف لے گئے اور ملٹری فوج سے مجرم ہوڑوں کا مطالبہ کیا آخر وہ ہوڑے حاضر کئے گئے - جن میں سے چار ہوڑوں کو شناخت کر کے حراست میں لے لیا گیا جن پر مقدمہ چلایا جائیگا -

ہمیں افسوس کے ساتہہ لکہنا پڑتا ہے کہ گورنمنٹ ہوڑوں کو ملٹری فوج کی ماتحتی میں دیکر اون کو انسانی اخلاق و عادات سے آراستہ کرنا چاہتی ہے لیکن نتائج برعکس نکلتے ہیں - کچہ زیادہ زمانہ نہیں گذرا کہ علیگڈہ کالج میں بہی ایک ایسا ہی واقعہ پیش آیا تہا جس پر عرض معروض کرنے کے بعد گورنمنٹ نے ہوڑوں کو علیگڈہ قلعہ سے دوسرے دون کو منتقل کر دیا - کاش گورنمنٹ اس معاملہ پر غور فرمائے - اور ہوڑوں کو انسانی آبادی سے دور مقام پر آباد کرے تاکہ رعایا اون کے ہاتہوں سے تکلیف و ضرر اوٹہانے سے محفوظ رہے -

میونسپل بورڈ اور چماروں کا مقدمہ گذشتہ ہفتہ ایک عجیب و غریب مقدمہ کا فیصلہ جناب مولوی عبد الحمید خان صاحب تحصیلدار بجنور کی عدالت سے ہوا ہے کیفیت مقدمہ یہ ہے کہ ایک چمار نے میونسپلٹی پر دفعہ ۳۴۲ و ۳۲۳ کا دعوی دائر کیا کہ میونسپلٹی کے جمعدار نے اوس کے سر پر لکڑی ماری زخم اور خون عدالت کو دکہایا گیا اور ظاہر کیا کہ جمعدار میونسپل بورڈ اوسے ناجائز طور پر گرفتار کر کے چیرمین صاحب کے پاس لے گیا تہا -

ہمیں افسوس ہے کہ میونسپل بورڈ بجائے اس کے کہ واقعہ کی تحقیقات کرتا غریب چمار اور اوس کے چار بہائیوں پر دفعہ ۳ ۵ ۳ کا مقدمہ قایم کر کے بنچ میونسپلٹی کے سپرد کر دیا بورڈ کے ممبروں نے جو خدا کے فضل و کرم سے قانون پیشہ ہیں چماروں کو جیل میں بہجوانے کا پورا پورا انتظام کیا تہا - لیکن حاکم پرگنہ نے دونوں مقدمات جناب مولوی عبد الحمید خان صاحب تحصیلدار بجنور کی عدالت میں بہیجکر انصاف و عدالت کا پورا پورا ثبوت دیا - میونسپلٹی نے جب روداد مسل دیکہی اور اوس سے افسوسناک حالات معلوم ہوئے تو آپ نے اپنے استغاثہ سے دست برداری دیدی اور چمار سے صلح کرنی چاہی - لیکن دست برداری منظور نہیں ہوئی - اور مقدمہ خارج کر دیا گیا -

کیا کہا جا سکتا ہے کہ ہمارے قایم مقام حق نیابت پوری طرح ادا کرتے ہیں اس سے زیادہ افسوسناک واقعہ کیا ہو سکتا ہے کہ ایک اہلکار کی جانبداری میں ہمارے قایم مقام اپنی حق نیابت کو بہول گئے اور پبلک کو جس کے وہ قایم مقام ہیں جیل کی ہوا کہلانے میں کچہ بہی نہ ڈرے - ہمیں اس موقع پر یہ کہنا پڑتا ہے کہ پبلک اپنے قایم مقام انتخاب کرنے میں ممبر کی شخصیت کو خوب جانچ لے کیونکہ ممبری کی تمنا رکہنے والوں کی بیشتر تعداد ایسی ہوتی ہے جو اپنی شخصیت کو نمایاں کرنے میں اپنی زندگی کو لگا دیتی ہے اور نیابت قوم کا خیال تک بہی نہیں ہوتا یہ واقعہ عبرت کے لئے کافی ہے -

جلسہ سالگرہ - ۲۲ جون ۱۹۱۳ء کی شام کو نرمکشی فہنشاہ معظم جارج پنجم کی سالگرہ کا جلسہ منعقد ہوا - جس میں مختلف مضامین پڑہے گئے - افسوس ہے کہ عدیم الفرصتی کے سبب ہم جلسہ میں شریک نہ ہو سکے -

اصلاح قوم کے لئے بہترین ذخیرۂ کتب

عالیجناب نواب میر صدر الدین حسین خان صاحب رئیس بڑودہ نے اپنی غریب و مفلس قوم مسلمانوں کی اصلاح کے لئے دینیات اخلاق - تمدن و معاشرت پر چہوٹی چہوٹی کتابیں شائع کر کے قوم پر جو احسان کیا ہے وہ ہر آئینہ قابل ستائش ہے نواب صاحب ممدوح کی یہ عام فہم پر اثر مدلل و مفید تالیفات اسقدر مقبول و دلچسپ اور معلومات سے پر ہیں کہ ہندوستان کے مسلمان اونہیں ہاتہوں ہاتہ لیتے اور اون سے فائدہ تام حاصل کرتے ہیں اسوقت تک نواب ص - م - نے تقریباً پچاس سائٹہ کتابیں تصنیف فرمائی ہیں ہمارا خیال ہے کہ اس قیمتی ذخیرہ کی بہت زیادہ اشاعت کی جائے اسلئے ارادہ ہے کہ نواب صاحب کی تالیفات میں سے ہر ماہ ایک رسالہ عمدہ کاغذ پر بہترین لکہائی چہپائی سے آراستہ کر کے شائع کریں - تاکہ مسلمان نواب صاحب کی تالیفات سے پورے طور پر فائدہ اوٹہا سکیں - اسلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جولائی ۱۹۱۳ء سے یہ سلسلہ شروع ہو جائے گا اور ہر ماہ ایک قیمتی تصنیف شائع ہوا کرے گی - ایک سال کے ۱۲ رسالوں کی قیمت ایک روپیہ چار آنہ (عہ) مقرر کی گئی ہے - ہر رسالہ مکمل اور دو ڈہائی جزو کا ہوگا - شائقین جلد درخواستیں بہیجیں اور اس منت عظمی کو حاصل کریں مساجد کے امام اور اسکولوں کے مدرسین اس جانب جلد توجہ فرمائیں اور اس ذخیرہ کی اشاعت میں مدد دیں -

المشتہر
محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ بجنور بیلکنڈا

کم خرچ بالا نشین

حسب ذیل ادویات ایک عرصہ کے تجربہ کے بعد محض رفاہ عام و نفع خلائق کیلئے لاگت کی قیمت پر دی جاتی ہیں۔ قیمتی دواؤں کے مقابلہ میں ایک مرتبہ ہماری کم قیمت ادویات کا بھی تجربہ کرکے دیکھئے۔

مفید العین سعید الجن۔ چھاجن اور پھوڑے کی دوا
ایک آنہ (۱؍) چار آنہ (۴؍)

دادکی عجیب الاثر دوا۔ ناصحی منجن
سوا آنہ ایک آنہ (۱؍)

نامجی رکرا ۔ حبوب تپ و لرزہ
۹ گولی ۱۰ اور ۱۰ گولی ؁

درد سر کی دوا بقیمت ایک آنہ (۱؍)

ان ادویات کے علاوہ مرادآبادی برتن اور ٹوپیاں گول سوتی ریشمی وغیرہ ہر قسم مرادآبادی ساخت کی ہمارے کارخانہ میں تیار ہوتی ہیں۔

پتہ ذیل سے طلب فرمائیں
محمد اسماعیل محمد موسیٰ کیپ مرچنٹ
بازار شاہی مسجد مرادآباد

اصلی پیپرمنٹ کا تیل

پیپرمنٹ کا درد۔ بدہضمی۔ اور ریاح کے فساد میں یہ ایک بہت مشہور دوا ہے۔ یہ پیپرمنٹ امریکہ سے منگایا جاتا ہے۔ ولایتی پیپرمنٹ سے کہیں بڑھکر بہتر اور مفید ہے۔ اسی پیپرمنٹ میں تارپین کا تیل ملا ایک کی تین شیشی بناکر لوگ بازار میں چار آنہ و چھ آنہ شیشی بیچتے ہیں۔ قیمت آدھا اونس شیشی ڈیڑھ آنہ۔ محصول ڈاک و پیکنگ ایک سے چار تک ۵ ؍

ادویات ہر جگہ دوکانداروں اور دوا فروشوں سے مل سکتی ہیں۔ ورنہ کارخانہ سے طلب کیجئے۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۴ و ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

پتہ ایجنٹ
کنور بہادر گپت سوداگر
بجنور

کلپاک یعنی ترکی اسٹائل انورون کی ٹوپی

ہمارے معزز احباب کے لئے زیادہ تعداد میں تیار ہوکر آگئی ہیں اون کی مانگ بہت زیادہ ہے اس لئے اگر آپ کا آڈر بہت جلد نہ آیا تو دوسرے چالان کا انتظار کرنا پڑیگا۔ اگر آپکو انور پاشا جیسی ٹوپی پہنے کا اشتیاق ہے تو آڈر آج ہی بھیج دیں۔ یہ کلپاک سیاہ خاکی و سبز کاہی نہایت خوشنما رنگ کی اور ہر سائز کی موجود ہیں۔ قیمت صرف چار روپیہ (للعہ) و تین روپیہ آٹھ آنہ فی ٹوپی۔

ایس۔ ایف چشتی اینڈ کمپنی۔
متصل دہلی لندن بنک فریقہ مینشن
ایجیشن ٹی ناربوش تہ ہ(مصر)
فریقہ امپیریل۔ ہرکہ۔
قسطنطنیہ

مرادآبادی برتن

ہم نے حال میں مرادآبادی برتنوں کا ایک کارخانہ کھولا ہے جس میں ہر قسم کے عمدہ روزمرہ کے استعمال کے برتن خوبصورت پائدار اور مناسب قیمت کے تیار ہوتے ہیں ایک مرتبہ مال منگاکر دیکھئے انشاءاللہ دوسرے کارخانوں سے مال عمدہ اور کفایت سے ملیگا۔

اگر آپ کو کھانے اور پینے کے عمدہ تمباکو کی ضرورت ہو تو وہ بھی ہمارے ہاں سے مل سکتا ہے۔

ہمارا پتہ یہ ہے
شیخ محمد موسیٰ اینڈ کو
محلہ رفعت پورہ
مرادآباد

تلغرافات

معاملات البانیہ

البانیا میں جنگ۔ (ڈورزو ۲۲ جون) باغیوں کے سرغناؤں کی درخواست پر پرنس البانیا نے دو روز کے لیے جنگ ملتوی کردی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ باغی اپنے آپ کو حوالہ کردینے پر مائل ہیں معلوم ہوا ہے کہ ڈچ افسر پرنس کے التوائے جنگ کی کارروائی کو ناپسند کرتے ہیں۔

(بعد کا تار) سرکاری سپاہ جو جنیا وقرالونا گذشتہ شنبہ سے باغیوں سے لڑ رہی ہے باغیوں نے آج اسے دریائے سیمینی کی طرف پسپا کردیا۔ میجر کرومن نے ایک شمیر سپاہ کو ڈورزو لانے کے لیے بھیجا ہے۔

البانوی باغیوں کی کامیابی۔ (لندن ۲۵ جون) البانوی باغیوں نے اسبان اور فیری کے قصبات پر قبضہ کرلیا۔ اور ڈچ افسر کو قیدی بنالیا۔

البانیا میں بدامنی (لندن ۲۶ جون) البانیا کی حالت روز بروز نازک ہوتی جاتی ہے ملکہ رومانیہ نے البانیا کی شہزادی کو لکھا ہے کہ وہ اپنے بچوں کو رومانیا بھیجدے۔ تاکہ وہ وہاں محفوظ و مصئون رہیں۔ جن قصبات کو باغیوں نے مسخر کرلیا ہے انپر ترکی علم لہرا رہا ہے۔

بلقان میں مشکلات۔ (لندن ۲۸ جون) سرایڈورڈ گرے نے مسلم لیگ کو لکھا ہے کہ وہ بلقان میں مکرر جنگ کے نقصانات کو بخوبی محسوس کرتے ہیں اور انگلستان دیگر دول کے اتفاق سے جنگ مذکور کو روکنے کے لیے حتی المقدور سعی کررہا ہے۔

(ڈورزو ۲۸ جون) چونکہ باغیوں نے گفتگوئے مصالحت کے لیے پرنس سے کسی انگریز کے بھیجے جانے کی درخواست کی تھی۔ پرنس نے امیر البحر برڈ ہرج کے ساتھ مشورہ کرنے کے بعد کرنل فلپ کو روانہ کیا تھا جو کل سہ پہر کو ڈورزو واپس آگیا ہے باغی اپنے مطالبات پر بدستور قایم ہیں۔ بالخصوص وہ مسلمان پرنس چاہتے ہیں۔ گویا اس نامہ و پیام کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔

(وائنا ۸ جون) البانیا کے لیے والنٹیرون کا دستہ مرتب کرنے کی غرض سے جو پرائیوٹ اپیل کی تھی اسپر دو ہزار البانوی والنٹیرون میں بھرتی ہونے پر آمادہ ہوگئے ہیں حکام نے اس دستہ کے مرتب کرنے والے کو تنبیہ کیا ہے۔

یونان و ٹرکی

یونان کیلئے جنگی جہاز (واشنگٹن ۲۴ جون) یونان پر پریزیڈنٹ ولسن کو تحریک کرتا ہے۔ کہ وہ دو جنگی جہازات کے فروخت میں مزاحم نہ ہو۔ پریزیڈنٹ ولسن نے کہا کہ میں بڑی خوشی سے ان کی فروخت پر رضامند ہوجاتا۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ یہ امن کی غرض سے خریدے جاتے ہیں۔

ٹرکی نے جہازات مذکور کے فروخت کیے جانے پر اعتراض کیا ہے۔

ہوس آف ریپریزنیٹو نے جنگی جہازات یونان کے پاس بیچنے کی اجازت کے حق میں ووٹ دیئے

ٹرکی و یونان کے تعلقات۔ بابعالی نے درِ دانیال میں سرنگیں لگانے کی تجویز منظور نہیں کی جس سے یونان سے قابل اطمینان تصفیہ کی توقعات اور بھی چمک اوٹھی ہیں۔

یونان و ٹرکی۔ (ایتھنز ۲۴ جون) یونان نے ٹرکی کی یہ تجویز مان لی ہے کہ جو یونانی پناہگزین سال ایشیائے کوچک پر متوقف رہے۔ ان کو پھر اپنے گھروں پر آباد کرا دیا جائیگا۔ اور معاوضہ بھی دیا جائیگا۔ جو یونانی اور ترک علیحدہ سے ٹرکی و یونان سے نکل گئے ہیں۔ ان کے جائدادون کے باہمی تبادلہ کی تجویز بھی جو ٹرکی کی طرف سے پیش ہوئی تھی۔ یونان نے مان لی ہے۔

یونان کے لئے جنگی جہاز۔ (واشنگٹن ۲۴ جون) سینیٹ نے امریکن جنگی جہازات یونان کے پاس فروخت کرنے کی اجازت دیدی ہے۔

(بعد کا تار) توقع کی جاتی ہے کہ جو جنگی جہازات یونان کے پاس فروخت کردئے گئے ہیں۔ وہ ایک ہفتہ میں یونان کو منتقل کردئے جائینگے۔ ان میں ایک جہاز اڈاہو نامی بحیرہ روم میں ہے۔

(قسطنطنیہ ۲۸ جون) مہاجرین کے متعلق ترکی نوٹون کا یونان نے جو جواب دیا ہے وہ دوستانہ پیرایہ میں ہے۔ تارکان وطن کے مسئلے کے حل کے متعلق ترکی کی تحریک سے اتفاق ظاہر کیا گیا ہے۔ اور توقع ظاہر کی ہے کہ آیندہ پھر ایسا حادثہ ظہور میں نہ آئیگا۔

مکسیکو میں جنگ و جدل

(اساڈ ۲۵ جون) جنرل ولا نے زکاٹیکاس پر قبضہ کرلیا۔

(بعد کا تار) زکاٹیکاس میں بہت سے قیدی اور سامان جنگ ہاتھ آیا۔ باغیوں کا سخت نقصان ہوا۔ دو جنرل بھی مارے گئے۔ فیڈرل والوں کے نقصان کا ہنوز علم نہیں ہوا۔

(دیناگرا ۲۵ جون) سردست کانفرنس ملتوی کی گئی ہے۔

مکسیکو کی حالت۔ (دیناگرا ۲۴ جون) امریکہ نے کرنزا، ہورٹا کے قایم مقامون کو باقاعدہ کانفرنس کے انعقاد کا مشورہ دیا ہے اور توقع ظاہر کی ہے کہ شاید یہ کانفرنس ہی مکسیکو میں قیام امن کا وسیلہ ہوسکے۔

جہان اسلام

ایک قابل دید قسطنطنیہ کا اردو۔ عربی اور ترکی کا ہفتہ وار اخبار جس کا مطالعہ ہر ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے قیمت فی پرچہ ۲ سالانہ ۱۰ر — منیجر اخبار مدینہ بجنور سے طلب کرو۔

ایک دنمیں نامرد کو مرد اور مردہ رگوں اور پٹھوں کو زندہ کرنیوالا

طلائے شباب آور

ایک سلائی سے اندھی آنکھ روشن کرنے والا

جواہر نور العین

ایکدنمیں زور دکھانے والی

حبوب شباب آور

حبوب آتشک — برق سوزاک — اکسیر خوشبو

ڈاکٹر نبی بخش خان (سابق میرین سرجن اینڈ میڈیکل افسر ہز میجسٹی امیر صاحب افغانستان حال پروپرائٹر شفاخانہ نسیم صحت لاہور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ حج

نائب قنصل جدہ کی رپورٹ

تازہ ترین انتظامات

اب سے پہلے مسئلہ حج کے متعلق ہم کئی آرٹیکل مختلف اوقات میں لکھ چکے ہیں سب سے آخری آرٹیکل میں ہم نے اپنے ایک نامہ نگار مقیم جدہ کی مراسلت پر لکھا تھا کہ عازمان حجاز کے سفر کو ایک مخصوص کمپنی کے ہاتھ میں دینے کی تیاریاں نہایت زور شور سے ہو رہی ہیں بمبئی اور جدہ کے ساحل پر اولیائے حکومت ایسی تدابیر و تجاویز اختیار کر رہے ہیں جو ایک مخصوص کمپنی کو ٹھیکہ دینے میں معین و مددگار ہوں۔

سفر حج چونکہ ایک خالص مذہبی سفر ہے اور مسلمانان عالم کا مقصد اس مبارک سفر سے صرف مذہبی احکام کی ادائیگی ہے اسلئے اس سفر کو سیاست سے متعلق سمجھنا یا اس سے کسی سیاسی پیچیدگی کا رونما ہونا قطعاً محال و ناممکن ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ ہماری گورنمنٹ بھی اس امر کو خوب سمجھتی ہوگی کہ حجاز کا سفر مذہبی ہوتا ہے اس لئے ہم کوئی وجہ نہیں پاتے کہ سفر حجاز کو ایک مخصوص کمپنی کے ہاتھ میں دینے سے ہم کسی سیاسی مقصد کی انجام دہی خیال کریں بلکہ واقعات اور مشاہدات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے غرض عازمان حجاز کی آسانی و راحت ہے جو انہیں غیر منتظم کمپنیوں کے ہاتھوں تکلیف دہ جہازات اور زیادہ کرایہ کے سبب اٹھانی پڑتی ہے۔ لیکن ہمیں افسوس کے ساتھ ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ بعض اوقات حکومت کی گہری تجاویز ہمارے مذکورہ بالا خیال میں ایک قسم کی تبدیلی پیدا کر دیتی ہیں اور ہمیں شبہ ہوتا ہے کہ ممکن ہے اس سے کوئی اور بھی غرض ہو۔

ذیل میں ہم ڈاکٹر شیخ عبد الرحمان صاحب ایم بی نائب قنصل مقیم جدہ کی وہ رپورٹ درج کرتے ہیں جو انہوں نے حال میں بھیجی ہے۔ اور بمبئی گزٹ میں شائع ہوئی ہے تاکہ اس سے اندازہ کیا جا سکے کہ اس قسم کی تجاویز کیا نوعیت رکھتی ہیں۔ ملاحظہ ہو

ڈاکٹر صاحب تحریر کرتے ہیں کہ اس سال کل ۱۰۴۳۱ ہندی و افغانی حاجی جدہ میں پہنچے بحر سمندر کے راستہ سے جانے والے کل دنیا کے کل حاجیوں کی تعداد ۱۹۱۲ء-۱۹۱۴ء میں ۷۳۲۹۵۵ تھی۔

ڈاکٹر صاحب کا بیان ہے کہ مکہ معظمہ میں پانی کی تو قلت نہیں مگر طبی اصول پر صفائی خاطر خواہ نہیں اور اسی وجہ سے ہزارہا حاجی پیچش میں مبتلا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اگر متمول مسلمان توجہ کریں اور اون کی فیاضی سے عمدہ پانی کی بہم رسانی اور مکہ معظمہ کے شوارع و مکانات کی صفائی کا بہتر انتظام ہو جائے تو اون بیماریوں کا قطعاً انسداد ہو سکتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب کا خیال ہے کہ جہازی بدانتظامی سے بھی حاجیوں کو سخت تکلیف پہونچتی ہے، جہاز والے باہمی اتفاق سے حاجیوں کے لئے کرایہ بہت گراں کر دیتے ہیں۔ اور پھر شرح کا مقررہ ہونا مزید بران ایک ہی جہاز کے ایک ہی درجہ کے ٹکٹ مختلف قیمت پر فروخت ہوتے ہیں گراں قیمت کے ٹکٹ عموماً مطوف اپنے ملک یا اپنے دلالوں کے ذریعے بیچتے ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ ہر سال بہ تعداد کثیر ہندوستان جاتے ہیں تاکہ ہندوستان کے لوگوں کو حج کی ترغیب دلائیں۔

ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ سال زیر بحث میں ۱۲۲ نادار حاجی بلا کرایہ بمبئی پہونچائے گئے۔ ۴۴ کو بمبئی پرشیا کمپنی لائی ایک سو کو خدیویہ کمپنی یا منسو کو گورنمنٹ نے پہونچایا اور باقی ماندہ کا کرایہ مختلف خیراتی فنڈوں سے دیا گیا۔

ڈاکٹر صاحب کی رائے ہے کہ واپسی جہازی ٹکٹ کی خریداری عازمان حجاز کیلئے ضروری ہونی چاہئے اور حاجیوں کی بہتری اسی میں ہے۔ کہ کسی معتبر اور ذمہ دار کمپنی کو آسائش حجاج کی طرف سے اطمینان کر لینے کے بعد حجاج کے سفر کا ٹھیکہ دیا جائے۔

ڈاکٹر صاحب کی مذکورہ بالا رپورٹ اور ہمارے نامہ نگار مقیم جدہ کا حسب ذیل بیان پیش نظر رکھنے سے اصل حقیقت پر روشنی پڑتی ہے نامہ نگار رقمطراز ہے۔

جہاز والوں نے اتفاق کر کے ابکی مرتبہ ساٹھ روپے سے کم کا ٹکٹ فروخت نہیں کیا اب سے پہلے اکثر حالتوں میں واپسی کا کرایہ جدہ سے بمبئی تک تیس روپیہ یا پچیس روپیہ ہوتا تھا۔ مگر اس سال خصوصیت سے اس خصوص زیادتی پر اصرار ہے۔ جو لوگ ایسی ٹکٹ کا ہونا ضروری خیال کرتے ہیں کیا بعید ہے کہ ان کا ہاتھ بھی اس زیادتی کرایہ میں کام کر رہا ہو۔ اس وقت زیادتی سے اون کا مقصد یہ ہے کہ آئندہ واپسی ٹکٹ کی منظوری حاصل کرنے کے بعد اس شرح کرایہ سے جو اسوقت مقرر کیا گیا ہے فائدہ اٹھایا جائے۔ یہ پھندے اسقدر دور سے ڈالے جاتے ہیں کہ پھنسنے والوں کو اس بات کا علم بھی نہیں ہوتا کہ ہم کس طرح جکڑ بند ہو گئے جہانتک مجھے معلوم ہوا ہے اس زیادتی کرایہ کے ساعی جدہ کی انگریزی قنصل کے نائب ہیں جو اس ذریعہ سے آئندہ کے لئے ایک حجت تیار کر رہے ہیں۔

ہم گورنمنٹ ہند کی خدمت میں بادب ملتجی ہیں کہ اگر حقیقتاً عازمان حجاز کی راحت رسانی اور آرام دہی اوس کا خیال ہے تو وہ اس کے لئے ایک مخصوص کمپنی کو ٹھیکہ دینے کے بجائے جیسا کہ اوس کا خیال ہے اس کا انتظام اس طرح پر کر سکتی ہے کہ جہاز ران کمپنیوں کی کافی نگرانی کرے اون کے ناکارہ اور تکلیف دہ جہازات کو حجاز کے سفر سے خارج کر دے شرح کرایہ مقرر کر کے جہاز ران کمپنیوں کو ایسا موقع نہ دے کہ وہ باہمی اتفاق سے عازمان حجاز کو تنگ کریں۔

اب اس موقع پر یہ مسئلہ باقی رہ جاتا ہے کہ نادار حجاج کو روکنے کے لئے واپسی ٹکٹ کی قید لگائی جائے یا نہیں جہانتک ہم نے اس پر غور کیا اوس کی صورت اس سے بہتر معلوم نہیں ہوتی کہ نادار حاجیوں کی نگرانی کیجائے اور جہاز کی روانگی کے وقت عازمان حجاز کی حالت اور مالی اثاثہ کی جانچ کر لی جائے کہ واپسی میں ان کو تکلیف تو نہو گی اسپر بھی اگر کچھ تعداد نادار حاجیوں کی ساحل حجاز پر رہ جائے تو اون کے لئے ایک فنڈ قایم کیا جائے جو دائمی ہو اور ہر عازم حجاز کے شرح کرایہ میں ایک معمولی رقم اس فنڈ کے لئے اضافہ کر دیجائے تاکہ ایسے نادار حاجی اپنے وطن پہونچائے جا سکیں اور اونہیں تکلیف نہو۔

ہم نے جو تجویز اوپر پیش کی ہے اوس سے ہماری غرض یہ ہے کہ گورنمنٹ سفر حج کے لئے جو ایک خالص مذہبی سفر ہے کوئی ایسی سخت قید لگانے کا خیال نہ کرے جس سے اوس کے منشا کے خلاف عام غلط فہمی پیدا ہونے کا اندیشہ ہو اور مسلم پبلک اس معاملہ میں کسی قسم کی سوء ظنی کا موقع پائے۔ ہم گورنمنٹ ہند کے مخلص ہیں اور چاہتے ہیں کہ گورنمنٹ ہند کا اثر مسلم پبلک کے قلوب میں روز افزوں ہو تاکہ حاکم و محکوم کے تعلقات ہمیشہ دوستانہ رہیں۔

ذیل میں ہم اون تازہ انتظامات کا ذکر کرتے ہیں جو بمبئی و پرشیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی نے عازمان حجاز کے لئے کیا ہے کمپنی مذکور نے عازمان حجاز کے لئے اول درجہ کے اسٹیمروں کے چلانیکا انتظام کیا ہے۔ یہ اسٹیمر پانچ پانچ ہزار ٹن وزنی بتائے جاتے ہیں جن میں آٹھ سو سے لیکر تیرہ چودہ سو مسافروں تک کی گنجایش ہے۔ اور مسافروں کے مزید آرام کے لئے بے تار خبر رسانی کے آلات بھی جہاز پر مہیا کئے گئے ہیں۔

گذشتہ سال گورنمنٹ ہند کا ارادہ تھا کہ حجاز کے سفر کا ٹھیکہ کمپنی کو دیدیا جائے اب جہانتک ہمیں معلوم ہوا ہے گورنمنٹ نے اس کے مضرات کو خیال کر کے یہ ارادہ غالباً ترک کر دیا ہے اور کمپنی مذکور خود اپنے طور پر اس کام کو کرنا چاہتی ہے اگر یہ صحیح ہے تو اس سے زیادہ خوشی کا اور کیا موقع ہو سکتا ہے حقیقت یہ ہے کہ گورنمنٹ اس قسم کے مذہبی معاملات میں کسی ناگوار شرط یا قید کو بہتر خیال نہیں کرتی لیکن خود ہم میں ایسے لوگ ہیں جو گورنمنٹ کو اسپر آمادہ کرتے ہیں۔

ہم گورنمنٹ سے امید رکھتے ہیں کہ وہ واپسی ٹکٹ کے معاملہ میں بھی کامل غور و خوض کے بعد کوئی فیصلہ کرے گی اور اس کے متعلق بھی مسلم پبلک کے جذبات کا خیال رکھے گی۔

کاش اسلامی جہاز ران کمپنیاں بھی اس موقع پر بیدار ہوں اور عازمان حجاز کے لئے بہترین جہازات بہم پہونچا کر سفر حج میں مزید آسانی پیدا کر دیں تاکہ ہر قسم کی وہ شکایات جو عازمان حجاز کو اس سفر میں پیش آتی رہتی ہیں پیدا نہ ہوں۔

تاریخ اسلام

(۱۰)

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عمر جب بیس سال کی ہوئی تو اون کی والدہ حضرت ہاجرہ کا انتقال نوّے برس کی عمر میں ہوا اور اسماعیل علیہ السلام نے اونکو سنگ اسود کے قریب دفن کر دیا۔ بعد وفات ہاجرہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خدا کا حکم ہوا کہ اوس لق و دق ریگستان میں جہاں تم اپنے پیارے اسماعیلؑ اور اونکی والدہ کو چھوڑ آئے تھے۔ خدا کے گھر کو اوسکی بنیادوں پر تعمیر کرو۔ واضح ہو کہ بیت اللہ جو ابتدا سے تمام مذہبی قوموں کا معبد رہا ہے دنیا میں پہلا گھر ہے جسکو حضرت آدم علیہ السلام نے تعمیر کیا تھا۔ اور جو مرور زمانہ سے مٹی کی تہ جمتے جمتے بالکل چھپ گیا تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جس وقت یہ حکم خداوندی ملا آپ ریگستان عرب میں پہونچے دیکھا کہ حضرت اسماعیلؑ چاہ زمزم کے قریب بیٹھے ہوئے تیر سیدھے کر رہے ہیں آپ نے فرمایا بیٹے مجھے خدا کا حکم ہوا ہے کہ میں اوس کا گھر اصل بنیادوں پر تعمیر کروں اس کام میں مجھے تیری امداد کی ضرورت ہے حضرت اسمعیلؑ باپ کا حکم سنکر کھڑے ہو گئے۔

تعمیر بیت اللہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بڑی دشواری پیش آئی کہ اصل بنیاد کا پتہ نہ تھا ہر چند تجسس کیا لیکن نشان معلوم نہ ہوا مجبور ہو کر آپ نے خدا سے دعا کی کہ اے اللہ میں کیونکر تیرے گھر کی تعمیر کروں بنیادوں کے نشانات تک کا مجھے علم نہیں خدا کے حکم سے ایک سخت آندھی چلی اور ریت کے وہ تمام تودے جو بیت اللہ کی بنیاد پر جمے ہوئے تھے ہوا نے اڑا کر صاف کر دئے اور بیت اللہ کی بنیادیں صاف نظر آنے لگیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیلؑ کے ساتھ بیت اللہ کی تعمیر شروع کی۔ حضرت اسماعیلؑ پہاڑوں سے پتھر لاتے اور اپنے والد کو دیا کرتے تھے اور وہ رکھتے جاتے تھے جب تعمیر اس قدر ہو گئی کہ حضرت ابراہیم زمین سے رکھنے کے ناقابل ہو گئے تو آپ نے ایک بڑے پتھر کو نیچے رکھکر اور

مردہ زندہ کرنے والا لاثانی روغن طلا

جن آدمیوں نے بچپن کی ناجائز حرکتوں سے یا جوانی کی مستی میں اپنے ہی ہاتھوں سے اپنا ستیاناس کیا ہوا ہو۔ اور تمام پٹھے کمزور سست ہوکر لاغری۔ کجی۔ کوتاہی پیدا ہوگئی ہو۔ ان کے لئے یہ روغن طلا سنگ پارس کی طرح اکسیر اعظم ہے۔ یہ روغن طلا تباہ شدہ رگوں پٹھوں کی سستی۔ ڈھیلاپن۔ لاغری۔ کجی۔ کوتاہی کو دور کرکے مُردہ بیکار اعضا کو پورے اصلی قد پر طاقتور زندہ کر دیتا ہے اور تمام رگ و پٹھے مانند فولاد سخت طاقتور ہو جاتے ہیں۔ ایک ہفتہ مالش سے اسقدر زبردست طاقت رجولیت پیدا کرتا ہے کہ ضبط کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ استعمال میں کسی طرح کی تکلیف یا سوزش ابھار نہیں ہوتا اور نہ پٹی باندھ کر بیکار بیٹھنا پڑتا ہے۔ یہ روغن طلا بہت سی لاثانی چیزوں کا بذریعہ پتال جنتر تیار کیا جاتا ہے۔ ہمارا دعوےٰ ہے کہ ہندوستان بھر میں کوئی آدمی ایسا اکسیر روغن پتال جنتر کے ذریعہ نہیں بنا سکتا۔ اگر ایسا اکسیر روغن طلا کسی اور حکیم ڈاکٹر کے پاس ہوتا تو دس بیس روپے قیمت سے کم نہ فروخت کرتا۔ مگر ہر ایک کے فائدے کے لئے اس روغن طلا کی ایک شیشی کی قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ عہ محصولڈاک سمیت لیجاتی ہے

منگانے کا پتہ:۔ شرم سنگھ۔ ایس۔ ڈبلیو۔ شہر سیالکوٹ

سو روپیہ دیا جاویگا اور سو روپیہ لیا جاویگا

ہماری مشہور کیمیاگر سنیاسی صاحب کی عطیہ اصلی گولیاں و روغن طلا سے عرصہ ۱۸ سال میں کئی ہزار لاعلاج آدمی صحت پاچکے ہیں اور بہت سے نئے گاہک جو آجکل کے اشتہاروں سے ڈرتے ہوئے ہمارے اس اشتہار کو بھی قابل اعتبار نہ جان کر یہ گولیاں یا روغن نہ منگاویں وہ ہمارے پاس آکر شرطیہ ہماری گولیاں و روغن طلا استعمال کریں۔ اگر مریض کو برابر تحریر اشتہار کے فائدہ نہ ہوگا تو سو روپیہ حرجانہ مریض کو دیا جاویگا۔ اور برابر تحریر اشتہار کے فائدہ ہونے پر سو روپیہ انعام مریض سے لیا جاویگا۔ یہ دعوےٰ اپنی صداقت اور کیمیاگر سنیاسی کی عطیہ لاثانی دوائی کے قابل تعریف پر تاثیر اکسیر ہونے کے کامل بھروسہ پر کیا جاتا ہے۔ اس پر بھی جنکو اعتبار نہ آئے وہ ہندو ہندو اور مسلمان مسلمان ہی نہیں +

نوٹ:۔ ہمارے سچے اشتہار کیمیاگر سنیاسی صاحب کی اکسیر دوائی کے اٹھارہ سال سے چھپتے دیکھ کر اور ان گولیوں و روغن طلا کی عالمگیر شہرت۔ ورحد سے زیادہ عزت و بکری سنکر آجکل بعض بے علم جاہل دھوکہ باز کمینے آدمیوں نے جھوٹے اشتہار سنیاسی کی دوائی کے نام سے چھپوانے شروع کر دیئے ہیں اسواسطے جھوٹے اشتہاروں کی فرضی سنیاسی کی نقلی بے اثر قوت کی دوائیوں سے بچنا چاہئے +

دو سو روپیہ ماہوار کمانے کے طریقے کی لاثانی کتاب

اس کتاب میں دو سو روپیہ ماہوار کمانے کے کئی طریقے ایسے ایسے آسان درج ہیں۔ کہ ہر ایک آدمی اس کتاب کو پڑھ کر دو سو روپیہ ماہوار بلا کسی مدد کے گھر بیٹھے کما سکتا ہے اور غریب آدمی تھوڑے عرصہ میں ہی بڑا دولتمند بن سکتا ہے۔ بلکہ ان پڑھ آدمی بھی سنکر دو سو روپیہ ماہوار آسانی سے کما سکتا ہے۔ اس کتاب میں دو سو روپیہ ماہوار کمانے کے کئی طریقوں کے علاوہ لاثانی آزمودہ اکسیر نسخے بھی ایسے ایسے سریع التاثیر واقعی اکسیر اعظم درج ہیں کہ سینکڑوں روپے خرچ کرنے پر بھی ایسے اکسیر نسخے اور دو سو روپیہ ماہوار کمانے کے ایسے طریقے کوئی نہیں بتا سکتا۔ قیمت ایک روپیہ (عہ) +

منگانے کا پتہ:۔ شرم سنگھ۔ ایس۔ ڈبلیو۔ شہر سیالکوٹ

خوشخبری ایک رئیس اعظم نے جو نامردی و سستی کی بیماری میں مبتلا تھے۔ ہماری قوت کی اکسیر گولیاں و روغن طلا شرطیہ استعمال کرکے بالکل تندرست ہوکر ہمکو ایک ہزار روپیہ نقد دیکر غریب پبلک کے فائدے کے لئے ایک ہزار کتاب مفت دینے کا ارشاد فرمایا ہے۔ اسواسطے جو صاحب قوت کی اکسیر گولیاں و روغن طلا دونوں دوائیاں تین روپیہ کی یا کوئی ایک ہی دوائی تین روپیہ کی منگا وینگے انکو اسی پارسل میں ایک کتاب مذکور دو سو روپیہ ماہوار کمانے کی مفت ارسال بھیجا ویگی + المشتہر شرم سنگھ۔ ایس۔ ڈبلیو۔ شہر سیالکوٹ

ہر ایک کے فائدے کا سچا اشتہار
میرا ایک حقیقی عزیز چار سال سے نامردی کی بیماری میں مبتلا تھا۔ میں نے سینکڑوں دوائیاں دیسی و انگریزی تیار کر کے استعمال
کیں۔ اور بھی تمام ملک کے بعض بڑے بڑے اشتہاری حکیموں و ڈاکٹروں سے کئی قسم کے روغن و گولیاں منگا کر استعمال
کیں اور بہت سا روپیہ خرچ کیا۔ مگر کسی دوائی سے بھی کچھ فائدہ نہ ہوا۔ آخر اتفاق سے ایک کیمیاگر سنیاسی صاحب مجھ کو ملے۔
جنہوں نے کمال خوشی سے رحم فرما کر اور میرے پاس رہ کر یہ قوت کی اکسیر گولیاں تیار کر وا کر استعمال کروائیں ان چالیس گولیوں کے
کھانے سے میں نے تمام بیماری اسکی جاتی رہی اور بہمہ وجوہ تندرست ہو گیا۔ اسواسطے ہر ایک کے فائدہ کیلئے قوت کی اکسیر گولیوں کے کل فائدے مشتہر کئے جاتے ہیں
قوت کی اکسیر گولیاں کے استعمال سے اور بھی ہزاروں آدمی نامردی و سستی جریان احتلام سرعت کی بیماری والے پورے پورے تندرست دوبارہ جوانمرد ہو گئے ہیں
قوت کی اکسیر گولیاں کے استعمال سے گیا گذرا لاعلاج آدمی نامرد سے مرد اور مرد سے جوانمرد بلکہ ساری عمر کے لئے کامل مرد ہو جاتا ہے
قوت کی اکسیر گولیاں سے جوانی و بچپن کی پیدا شدہ خرابیاں ضعف باہ۔ جریان۔ احتلام سرعت۔ کل امراض کا فائدہ ہوتا ہے
قوت کی اکسیر گولیاں سے دھات پیدا ہو کر اور گاڑھی ہو کر اولاد خوبصورت طاقتور پیدا کرنے کا مادہ پیدا ہو جاتا ہے +
قوت کی اکسیر گولیاں سے تندرست جوان کی قوت بھی آگے سے دگنی ہو کر آدمی لوہے کی لاٹھ کی طرح طاقتور ہمیشہ کیلئے ہو جاتا ہے
قوت کی اکسیر گولیاں سے قوت باہ اسقدر پیدا ہوتی ہے کہ بڑھاپے میں بھی قوت جوانی کی طرح برابر قائم رہتی ہے +
قوت کی اکسیر گولیاں سے سارے جسم کی کمزوریاں اور مثانے کا ضعف دور ہو کر پیشاب کا بار بار آنا رفع ہو جاتا ہے +
قوت کی اکسیر گولیاں سے آنکھوں و چہرے کی زردی دل کی دھڑکن و کمزوری دور ہو کر آدمی طاقتور شہ زور ہو جاتا ہے
قوت کی اکسیر گولیاں سے دماغی و جسمانی کثرت کار و بار سے بدن میں تھکاوٹ اور دماغ میں ضعف و کمزوری نہیں آتی ہے
قوت کی اکسیر گولیاں سے طالب علموں کے حافظہ کی کمزوری سستی رفع ہو کر ہر امتحان میں پوری پوری کامیابی ہوتی ہے
قوت کی اکسیر گولیاں کے برابر مقوی باہ اور ممسک دوائی کسی حکیم ڈاکٹر سے سو روپیہ خرچ کرنے پر بھی نہیں مل سکتی +
قوت کی اکسیر گولیاں بڑی بڑی اعلےٰ جنگلی پہاڑی بوٹیوں سے اور بیشمار قیمتی دوائیوں سے بڑی محنت سے بنائی جاتی ہیں
قوت کی اکسیر گولیاں کیمیاگر سنیاسی کی بتائی ہوئی سوائے ہمارے اور کوئی ایسی ایسی بوٹیوں وغیرہ سے ایسی اکسیر دوائی نہیں بنا سکتا
قوت کی اکسیر گولیاں سے عورتوں کی خفیہ بیماریاں سفید رطوبت کا آنا سیلان الرحم دل کی دھڑکن اعضا شکنی رفع ہو جاتی ہے
قوت کی اکسیر گولیاں سے عورتوں کے چہرے کی زردی بے رونقی رفع ہو کر چہرہ و بدن صاف کندن کی طرح ہو جاتا ہے +
قوت کی اکسیر گولیاں سے عورتوں کے بدن میں چستی مضبوطی ہمیشہ کے لئے اور تمام جسم طاقتور ساری عمر رہتا ہے +
قوت کی اکسیر گولیاں سے عورتوں کے بدن میں بیشمار قوت اور سارا بدن سخت جوانی کی طرح ساری عمر رہتا ہے +
قوت کی اکسیر گولیاں سے عورتوں کے جسم کی ساری کمزوریاں و سارے ضعف رفع ہو کر اولاد طاقتور پیدا ہوتی ہے +
قوت کی اکسیر گولیاں کے مفید اکسیر ہونے کے کئی ہزار سارٹیفکٹ ڈاکٹروں حکیموں رئیسوں اور عام لوگوں نے بھیجے ہوئے ہیں
قوت کی اکسیر گولیاں کی قیمت اگر چالیس گولیوں کی چالیس روپے رکھی جاتی تو بھی کم تھی۔ مگر شروع سے ہی ہر ایک
امیر غریب کے فائدے کے لئے ان چالیس گولیوں کی قیمت حسب الارشاد سنیاسی صاحب کے صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ علاوہ
کل محصولڈاک سمیت لیجاتی ہے۔ ان گولیوں کو ہر ایک موسم میں ہر ایک عمر کے آدمی اور عورتیں استعمال کر سکتے ہیں۔ بلکہ
گرمی کے موسم میں زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ کاغذ ترکیب استعمال ہمراہ گولیاں کے بھیجا جاتا ہے +
منگانے کا پتہ :-
شیرم سنگھ ایس ڈبلیو شہر سیالکوٹ (پنجاب)

دہلی کا مقدمہ بغاوت

(۱۲)

(۱۲۔۱۳ اپریل کی کارروائی)

مولراج سابق افسر جنگلات

میں ریٹائرڈ افسر جنگلات ہوں۔ میں ۲۲ فروری کو بالمکند کی خانہ تلاشی کے وقت کریالہ میں موجود تہا اس وقت بالمکند نہ تہا رام بہج اور امیر چند موجود تہے غلام حسین نے خانہ تلاشی کی۔ خانہ تلاشی سے کچہ کاغذات ملے گئے۔ یہ ایک تہیلے میں بند کئے گئے۔ اور مہر لگا کر بند کر دئے گئے۔ ۱۹۴ پی فہرست اس وقت تیار کی گئی۔ اس پر میرے دستخط ہیں میں چکوال ہی گیا۔ اگلے روز وہ تہیلا کہ جو پہلے دن سربمہر کیا گیا تہا کہولا گیا۔ رام بہج۔ امیر چند اور غلام حسین سب موجود تہے جو چیزیں برآمد ہوئیں اون کی فہرست تیار کی گئی۔ اس کے بعد گواہ نے حسب قاعدہ چند کاغذ وغیرہ کی شناخت کی اور اس کے بیان پر تلاشی کے متعلق خفیف جرح کی گئی اس کے بعد غلام حسین ساکن کریالہ کی شہادت بالمکند کی خانہ تلاشی کے متعلق ہوئی اور اس نے عموماً وہی باتیں بیان کیں جو پہلا گواہ کہہ چکا تہا۔

رام بہج سوار

میں پنشن خوار سوار ہوں۔ عمر ۷۰ سال ساکن کریالہ۔ بالمکند میرا دور کا رشتہ دار ہے۔ بالمکند کا پرداداا اور میرا دادا بہائی تہے۔ امیر چند بالمکند کے چچا کا نوکر ہے۔ بوقت تلاشی تہانہ دار اور پولیس والا صاحب موجود تہے میں شکل جانتا ہوں ان کا نام نہیں جانتا کہ کریالہ میں کوئی فہرست نہیں بنائی گئی۔ میرا نام فہرست پر لکہا ہوا ضرور ہے مگر یہ میرے دستخط نہیں ہیں۔ سرکاری وکیل نے پوچہا تو بڑے حیلہ بازی سے دستخط تمہارے کس طرح بنائے گئے گواہ نے جواباً کہا کہ ۲۲ فروری کو میں نے کوئی دستخط فہرست پر نہیں کئے میں نے صرف ایک ہی تہیلہ پر دستخط کئے کسی فہرست پر دستخط نہیں کئے۔ پہر دوسرے روز ۲۳ فروری کی صبح کو ہم سب چکوال گئے۔ ہمارے سامنے وہ سربمہر تہیلہ کہولا گیا اوس کی سب مہریں درست تہیں۔ میں بہی وہاں تہا۔ اوس دن بوری میں سے جو چیز صاحب نے اپنے پاس رکہی وہ فہرست میں درج ہے اور باقی کی چیزیں ہمیں واپس کر دی گئیں اور اس فہرست کی ایک نقل مجکو بہی دیگئی میں نے بلا تسلی کئے اس فہرست پر دستخط کر دئے تہے صاحب کے کہنے سے دستخط کئے تہے۔ پہر دوبارہ کہا کہ اس فہرست میں جو کچہ درج ہوا صحیح درج ہوا۔ جو پوسٹ کارڈ اور خط نکلے میں اُنہیں نہیں پہچان سکتا کوئی دو سال ہوئے جبکہ کریالہ میں طاعون تہا۔ اسوقت بالمکند کی شادی ہوئی تہی۔ نوکرے میں سارے کاغذ میرے روبرو ڈالے گئے ... کر کے رکہے گئے۔ تلاشی کے وقت ۲۲ فروری کو میں نے کوئی بے ایمانی نہیں دیکہی۔ اندر سے کاغذ میرے سامنے نکالے گئے۔ پڑہے گئے۔ اور جو کاغذ میرے سامنے پڑہے گئے وہی نوکری میں ڈالے گئے جو کاغذ بوری میں تہے وہ بہی نوکری میں ڈالے گئے سپاہی نے چوبارہ میں سے ۵ یا ۶ کاغذ لاکر صاحب کو دئے تہے جو صاحب نے نوکری میں ڈال دئے۔ سپاہی چوبارہ کے اوپر چہت پر تہے اونہوں نے کاغذ ہیڈ کانسٹبل کو دکہلائے اور ہیڈ کانسٹبل نے پڑہکر صاحب کو دئے اور صاحب نے نوکری میں ڈال دئے میں نے کوئی شکایت صاحب سے تلاشی کے بارہ میں نہیں کی جو ۵ یا ۶ کاغذ سپاہی نے صاحب کو دئے تہے وہ میں پہچان سکتا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ کاغذ اس فہرست میں درج ہیں یا نہیں۔ ۲۳ فروری کو میں چکوال گیا وہاں بہی میں نے تلاشی کی نسبت کوئی شکایت نہیں کی۔ بہائی پرمانند کا رشتہ ہمارے ساتہ دور کا ہے میں نہیں جانتا کہ بہائی پرمانند بالمکند کا کیا لگتا ہے۔ چچا ہوگا یا بہائی ہوگا۔

امیر چند ساکن کریالہ

امیر چند ولد سائیں دتا مل ذات اروڑا عمر ۳۲ سال سکنہ کریالہ ہوں اور دوکانداری کرتا ہوں جو کچہ کہوں گا ایمان سے کہوں گا۔ میں بالمکند کا نوکر نہیں۔ بہائی لکہی داس کا نوکر ہوں جو بالمکند کا چچا ہے وہ پندرہ یا سولہ سال ہوئے مرگیا اب ان کے گہر کا نوکر ہوں۔ لکہی داس دوکان نہیں کرتا تہا میں خود دوکان کرتا ہوں لکہی داس کی فصل وغیرہ کماتا ہوں۔ لکہی داس کا کوئی لڑکا نہیں ہے۔ اوسکی ایک لڑکی شادی شدہ ہے جو کریالہ میں نہیں رہتی وہ بیوہ ہے۔ میں اس کا نوکر ہوں جب وقت پولیس والا صاحب بالمکند کی تلاشی لینے آیا تہا میں موجود تہا۔ بالمکند وہاں نہیں تہا۔ رام بہج بہی وہاں تہا۔ مجہے معلوم نہیں کہ وہ دور کے رشتہ دار آپس میں ہیں۔ جب وقت کریالہ میں تلاشی ہوئی تو اشیاء برآمدہ تلاشی کی فہرست تیار ہوئی۔ جس پر میرے دستخط ہیں۔ رام بہج نے پہلے اور پہر میں نے دستخط کئے۔ چودہری غلام حسین اور بہائی مولراج دونوں گواہ موجود تہے۔ کریالہ میں رام بہج نے میرے سامنے فہرست پر دستخط کئے۔ رام بہج نے پولیس والوں کی تلاشی لی تہی رام بہج شروع سے اندر رہے۔ غلام حسین گواہ باہر کہڑا رہا اور مولراج اندر گیا۔ تہانہ دار صاحب پہلے باہر رہے اور پہر کچہ دیر بعد اندر چلے گئے۔ اس کے بعد گواہ نے تلاشی لئے جانے کی کیفیت بیان کی۔

نرائن داس سب انسپکٹر

میرا نام نرائن داس ہے۔ ذات برہمن۔ سب انسپکٹر پولیس ہوں۔ یہ فہرست میں نے کریالہ میں تیار کی تہی۔ رام بہج۔ امیر چند اور غلام حسین اور مولراج نے میرے سامنے فہرست پر دستخط کئے خاصکر رام بہج نے میرے سامنے دستخط کئے جو کاغذات کوٹہری میں سے نکلے وہ پڑتال کے بعد بوری میں ڈالے گئے۔ کسی چوبارہ کی تلاشی نہیں لی گئی۔ سرکاری وکیل کے اس سوال پر کہ آیا کوئی سپاہی چوبارہ سے کاغذ لایا رگہوناتہ سہائے نے اعتراض کیا عدالت نے منظور کیا۔ اس کے بعد گواہ نے کاغذات شناخت کئے۔ پہر لالہ رگہوناتہ سہائے وکیل کی جرح کے جواب میں گواہ نے کہا کہ میں نے کوئی کاغذ غور سے نہیں پڑہا جو کاغذات ملے اُنہیں بوری میں ڈالتا گیا۔ ۲۲ فروری کو بوری کے کاغذات کی فہرست اس لئے تیار نہیں کی گئی کہ دیر ہوگئی تہی اور مالک مکان بہی یہی چاہتے تہے کہ فہرست کل تیار ہو۔ اسیر وکیل نے سوال کیا کہ کیا فہرست کا تذکرہ آیا تہا۔ گواہ نے جواب دیا کہ رام بہج اور مولراج کی صلاح سے قرار پایا تہا کہ باقی کام کل کیا جائے۔ باقی کام سے اون کی مراد پڑتال سے تہی۔ فہرست کی بابت میں نہیں کہہ سکتا یہ بوری میں کاغذات بند کرنے سے پہلے طے ہوا تہا رام بہج اور امیر چند سے صرف پڑتال کا ذکر آیا تہا۔ فہرست کا کوئی تذکرہ نہیں ہوا۔ قرار پایا تہا کہ پڑتال چکوال میں ہوگی یہ تجویز صاحب نے پیش کی تہی۔

راما کرشنا کتب فروش

میں لاہور میں کتب فروش ہوں میں پچہلے دس سال سے کتب فروشی کا کام کرتا ہوں پولیس نے مجہے دینا ناتہ سرکاری گواہ کو نہیں دکہلایا۔ میں دینا ناتہ کو جانتا ہوں وہ کامرس کالج لاہور کا طالب علم ہے اور وہ مجہ سے کبہی کتابیں خریدا کرتا تہا۔ اکثر وہ نقد دام ادا کر کے کتابیں لے جایا کرتا تہا مگر کبہی کبہی وہ ایک سال سے ادہار بہی خریدا کرتا تہا۔ اس کے بعد گواہ نے چند کتابوں کے متعلق گواہی دی جو مختلف اوقات میں اوس کی دوکان سے خریدی گئی تہیں

مہاتما منشی رام

میں گروکل کانگڑی یونیورسٹی کا گورنر اور پرنسپل ہوں انقلابی رسالہ کی یہ کاپی مجہے موصول ہوئی تہی اس کا یہی طبق ہے جب یہ میرے پاس پہونچا تو میں نے سرکاری افسر کے پاس بہیج دیا نام یاد نہیں کہ کس کے پاس بہیجا۔ قابل اعتراض تہا۔ اس لئے میں نے سرکاری افسر کے پاس بہیجدیا۔ یہ رسالہ قدیمی آریہ تہذیب کے خلاف ہے۔ اس لئے اسکو میں نے سرکاری افسر کے پاس بہیجدیا۔ میں نے رسالہ کو اس وجہ سے ہی قابل اعتراض سمہا۔ یہ موجودہ گورنمنٹ کے خلاف تہا۔ اور قدیمی تہذیب کے خلاف تہا جو دیگر رسائل آئے وہ بہی نظر ڈالنے سے اسی قسم کے معلوم ہوتے تہے۔ چونکہ گروکل کا یہ قاعدہ ہے کہ کوئی ... ہی اپنے لڑکوں سے خط و کتابت نہیں کر سکتا جب تک وہ میرے ہاتہ سے نہ گذرے اس لئے میں کہہ سکتا ہوں کہ گروکل کے کسی طالب علم یا میرے پسر کے پاس کبہی کوئی ایسا پرچہ نہیں آیا اور جب کبہی ایسے پرچے میرے پاس آئے میں نے گورنمنٹ افسران کو بہیجدئے۔

انگریز گواہ کا بیان

میں محکمہ تفتیش جرایم کا ہیڈ کلرک ہوں ہمارے لبرٹی کے پرچے رفتہ رفتہ ہمارے محکمہ اور دفتر میں آتے رہے ہیں۔ میں اون پرچوں کی فہرست پیش کرتا ہوں جو ہمارے دفتر میں اس قسم کے موصول ہوئے۔ یہ فہرست میں نے تیار کی ہے جس میں سال اور مہینے سب کچہ درج ہیں کہ وہ پرچے کب آئے۔

برکت رام اکونٹنٹ

میں پبلک ورکس میں اکونٹنٹ ہوں۔ ۱۸ فروری کو جب دینا ناتہ کی خانہ تلاشی ہوئی میں موجود تہا میں اوس کے مکان کے قریب میں رہتا ہوں کتنی کتابیں اور چہٹیاں پولیس نے لی تہیں گواہ کا مختصر بیان اسی سلسلہ کے متعلق تہا۔

جگن ناتہ

میں ریلوے ڈیپارٹمنٹ میں کلرک ہوں میں ۲۰ فروری کو دینا ناتہ کی خانہ تلاشی کے وقت موجود تہا تین ٹرنک پولیس لے گئی تہی۔ بکسوں کو تالا لگا کر مہر لگائی گئی۔ دو ٹرنک تہے اور ایک بکس تہا۔ ۱۱ مارچ کو یہ بکس میرے روبرو کہولے گئے۔ مہر درست تہی اور فہرست اشیاء برآمدہ کی تیار کی گئی۔

فضل دین

میرا نام فضل دین ہے میں چوب فروش ہوں ۲۰ فروری کو پولیس نے خوشی رام طالب علم کی خانہ تلاشی کے وقت مجہے بلایا۔ خوشی رام گہر پر موجود تہا اور دوسرا گواہ ملک شاہ دین اور چودہری گجر بہی موجود تہے۔ کرم علی خان ہیڈ کانسٹبل کی خوشی رام نے خانہ تلاشی لی۔ کرم علی نے خوشی رام کے ساتہ گیا اور اندر سے کاغذ اور کتابیں نکالیں اور اون کی فہرست بنائی گئی۔ اس کے بعد شاہ دین گواہ نے بہی تقریباً وہی کہا جو پہلا گواہ کہہ چکا تہا۔

رام بہج گواہ کی درخواست

رام بہج گواہ استغاثہ نمبر ۱۳۷ نے جس کی شہادت کا خلاصہ اوپر ہو چکا ہے اور جس نے عدالت میں اپنے بیان میں کہا تہا کہ فہرست پر میرے دستخط نہیں میں نہیں جانتا کس نے کئے۔ ایک درخواست عدالت کے اوٹہتے وقت دی کہ میں نے اپنا بیان انہوں کے ڈر میں دیا تہا اور میرے ہوش حواس قائم نہ تہے۔ اس لئے میں اس بیان کو واپس لیتا ہوں اور میرے اس بیان میں یہ ترمیم کی

جانتے کہ فہرست پر میں نے ہی دستخط کئے تھے کسی دوسرے نے نہیں کئے۔

آج عدالت کی کارروائی ٹھیک دس بجے شروع اور ٹھیک چار بجے ختم ہوگئی۔ آج ۱۲ گواہ گذرے۔ اور کل گواہ گذرے۔ اور کل گواہ ۶۰ گذر چکے ہیں ۲۵-یا-۲۰ گواہ اور ہیں جو بمشکل دو دن میں ختم ہوں گے۔

۲۵-اپریل کی کارروائی

آج کارروائی عدالت شروع ہوتے ہی لالہ رگھوناتھ سہائے پلیڈر نے عدالت کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کرائی کہ گواہان استغاثہ کی تعداد ۹۶ تک پہنچ چکی ہے اور پہلے استغاثہ نے صرف ۷۰ گواہوں کی فہرست شامل کی تھی۔ لیکن اب اور بہت سے گواہ طلب کئے گئے ہیں زیر دفعہ ۲۰۴ ضابطہ فوجداری اور نئے گواہ بلا خاص اجازت عدالت نہیں لائے جاسکتے۔ اور وکیل سرکار کا فرض ہے کہ عدالت کے روبرو فہرست گواہان پیش اور گواہوں کے زیادہ کرنے کے کافی دلائل پیش کرے۔ مسٹر برا ڈوے نے جواباً کہا کہ مارس رولنگ دفعہ ۲۰۸ ضابطہ فوجداری کی رو سے ہم مزید گواہ پیش کرسکتے ہیں۔ مسٹر رگھوناتھ سہائے نے کہا کہ یہ تحقیقات اسی طرح برس دو برس تک جاری رہے گی اور کبھی ختم ہی ہوگی۔ عدالت نے کہا کہ کوئی مضائقہ نہیں اگر تفتیش پولیس اور تحقیقات اتنے یوم تک جاری رہے۔ لالہ رگھوناتھ سہائے نے کہا کہ ممکن ہے کہ ہم تحقیقات کے بعد استغاثہ پر التوا کے لئے درخواست کردیں اور کہیں کہ ثبوت کی تکمیل نہیں ہوئی۔ عدالت نے جواب دیا کہ ابھی ایسی درخواست کا کوئی سوال نہیں۔ دفعہ ۲۰۸ ضابطہ فوجداری کے مطابق عدالت کا اختیار ہے کہ گواہ طلب کرے یا نہ کرے۔ آنریبل کاشی رام نے بھی اسی معاملہ پر زور دیا۔ کہ استغاثہ کو گواہوں کی فہرست پیش کرنی چاہئے۔

مگر عدالت نے منہ جبا الاجواب دیکر گواہ کو بلالیا

لفٹننٹ کرنل ڈیوڈسن آئی-ایم-ایس سول سرجن لاہور

میں نے دہلی بم کے دو نعشوں کا طبی معائنہ کیا ایک مہا بیر اردلی وایسرائے صاحب کا اور دوسرے ایک شانزدہ سالہ لڑکے سورج بہان کا۔ گواہ نے مہابیر کے ضربات کی تفصیل دی۔ پہلے سر کے دو زخموں کا ذکر کیا۔ پھر دائیں بازو کے زخموں کا حال بتایا اور کہا کہ پٹھوں پر بہت ضربات آئی ہوئی تھیں۔ باقی بیان بھی اسی قسم کا تھا۔

مسٹر انسلی سرکاری وکیل نے وکلا صفائی سے کہا کہ چونکہ گواہ ولایت رخصت پر جانے والا ہے۔ اس لئے وہ سشن میں نہیں آسکے گا اور اس کی شہادت ایکٹ شہادت کے مطابق سمجھی جائیگی اگر جرح کرنی ہو تو اب کرلیں۔ وکلا صفائی نے کوئی جرح نہیں کی۔

سنتو پنکھا قلی

میں جنگلات کے دفتر میں سرکاری پنکھا قلی تھا۔ دو روپیہ ماہوار بابو راش بہاری ہی دیتا تھا میں راش بہاری بابو کا جوکا برتن کیا کرتا تھا۔ راش بہاری بابو ہمارے دفتر کا ہیڈ کلارک تھا بابو راش بہاری ایک سیٹھ کے مکان میں گھوسی محلہ میں رہتا تھا۔ راش بہاری کے پاس ایک ہری داس بابو بنگالی رہتا تھا جب تک میں چار یا پانچ ماہ راش بہاری کے پاس نوکر رہا۔ ہری داس بابو راش بہاری کے پاس ہی رہتا تھا نوکری چھوڑنے کے بعد میں نے ہری داس بابو کو صرف ڈیرہ دون کی حوالات میں دیکھا تھا جہاں پولیس نے مجھے اس بابو کو دکھایا تھا۔ پولیس نے پوچھا کہ تم ہری داس بابو کو پہچانتے ہو یا نہیں۔ میں نے کہا ہاں پہچانتا ہوں اور پھر میں نے اس کا نام ہوری لال بتایا۔ اس کے بعد میں نے آج اس بابو کو یہاں عدالت میں ہتکڑی لگے دیکھا ہے۔ میں مال گودام میں ہوری لال کے ساتھ پیدل گیا تھا۔ کیونکہ ہری داس بابو نے مجھے چلنے کو کہا تھا راش بہاری اسوقت اپنے مکان ڈیرہ دون گھوسی محلہ میں موجود تھا مال گودام میں پہنچکر ہری داس بابو نے مجھے ۲ پیسے دئے اور کہا کہ ٹھیلہ کرایہ کرلاؤ میں ٹھیلہ پر جسکو آدمی ہاتھ سے گھسیٹتے ہیں بابو نے تین یا چار لکڑی کے چھوٹے کبس رکھے تھے۔ میں بہر وابن کے ساتھ چلا گیا اس کے بعد مجھے معلوم نہیں کہ بابو ہری داس کہاں گیا۔ اور ٹھیلہ کہاں گیا۔

عدالت کے سوال کے جواب میں کہا کہ مجھے معلوم نہیں کہ ہری داس (مراد بسنت کمار سے ہے) سہارنپور اسٹیشن کس کام کے لئے گیا تھا۔ اس کے بعد ڈنکر داس کی شہادت ہوئی جس نے مکان کرایہ پر دے رکھا تھا اور کہا کہ راش بہاری بابو میرے مکان سے ۱۳-اگست ۱۹۱۲ء کو چلا گیا۔ اس کے بعد میں نے اوسے نہیں دیکھا۔

سیتا رام

میں سری سوامی پریس ڈیرہ دون میں جون ۱۹۱۱ء تا اکتوبر ۱۹۱۲ء منیجر کا کام کرتا رہا ہوں پنڈت کیشو رام سوامی اس پریس کا مالک تھا یہ پریس ۱۹۱۲ء میں منی سنگھ کے مکان میں تھا پنڈت کیشو رام میرے پاس ایک نوجوان بنگالی کو لایا تھا کہ اسے کام سکھلا دو (بسنت کمار کو ملزمون کی قطار سے شناخت کیا) وہ بنگالی تقریباً دو ہفتہ آتا رہا مگر باقاعدہ نہیں کبھی آتا تھا اور کبھی نہیں بابو کسی سے بات چیت نہ کیا کرتا تھا۔ پولیس کوتوالی ڈیرہ دون میں پولیس نے اس بابو کو مجھ سے شناخت کرایا تھا۔

بابو راجیندر ناتھ مکرجی

میں علی پور سشن کورٹ میں ہیڈ کلارک ہوں میں اپنے ساتھ یوگ وغیرہ منویانہ پرچہ اور ٹائپ لایا ہوں جو یوگ نانتر پریس سے برآمد ہوئے تھے سشن جج صاحب کے روبرو میں نے انہیں پارسل میں بند کیا تھا اور پھر انہوں نے اس پارسل کو میرے حوالہ کردیا اور اس وقت یہ سربمہر پارسل جون کا میرے قبضہ میں رہا ہے۔ عدالت نے پارسل کی مہرین بغور دیکھیں اور درست پایا پھر حکم عدالت سے یہ پارسل کھولا گیا اور اس میں سے یوگ اور اس کا مدعا برآمد ہوا۔

ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس

میں ممالک متحدہ کے محکمہ سی-آئی-ڈی میں ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس ہوں جو گورنمنٹ ممالک متحدہ کے پاس منویانہ پرچے وغیرہ آتے ہیں وہ میرے ہاتھ سے گذرتے۔ اور پہلا پرچہ میرے پاس وہ آیا جس کی سرخی ۱۰ مئی ۱۹۱۳ء ہے چیف سکرٹری گورنمنٹ نے یہ میرے پاس بھیجا تھا اور گورنمنٹ کے پاس لالہ منشی رام گورنر گورنر دکل کانگڑی نے یہ پرچہ بھیجا تھا اور گورنر کی چٹھی کی نقل سرکاری چٹھی کے ساتھ آئی تھی جس کے ساتھ منویانہ پرچہ آیا تھا میں نہیں جانتا کہ لالہ منشی رام نے کتنے پرچے گورنمنٹ کو بھیجے تھے۔ اور دوسرا پرچہ ماہ جولائی ۱۹۱۳ء کا ہے۔ تیسرا پرچہ منویانہ وہ ہے جس کی سرخی "لبرٹی ہے" اور جو نظم سے شروع ہوتا ہے ماہ نومبر ۱۹۱۳ء میں موصول ہوا تھا۔ اور چوتھا جنوری ۱۹۱۴ء میں آیا۔

مہاتما منشی رام کی چٹھی!!

چٹھی منجانب مہاتما منشی رام بخدمت جناب لاٹ صاحب بہادر صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ۔ (یہ چٹھی مسٹر سینلڈر گواہ استغاثہ نمبر ۲۵ ڈپٹی انسپکٹر جنرل خفیہ پولیس کے پاس بوساطت چیف سکرٹری لاٹ صاحب موصول ہوئی تھی) مضمون چٹھی حسب ذیل ہے۔

"جناب لاٹ صاحب بہادر"

یہ بڑا دردناک معاملہ ہے جس کے بارہ میں میں جناب کی خدمت میں تحریر کر رہا ہوں۔ میرا دل غمزدہ ہے اور مجھے یہ سنکر بہت صدمہ پہنچا ہے کہ ہندوستان میں ابھی گمراہ ہوئے آدمی موجود ہیں جو یہ نہیں سمجھتے کہ وہ کیا سخت نقصان فضول کارروائی شائع کرکے پہنچا رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے بے سمجھ اور ناتعلیم یافتہ لوگوں میں جوش پھیل رہا ہے منسلکہ سرکلر لفافوں میں ہمارے چار پروفیسروں یعنی رام دیو۔ ایم-سی سنہا۔ بالکرشن اور ہرش چندر کو بھیجے گئے تھے۔ رام دیو اور بالکرشن کو جو بھیجے گئے تھے۔ ان میں سے ہر ایک کے ساتھ دو لبرٹی کے پرچے تھے اور جو مسٹر سنہا اور ہرش چندر کو بھیجے گئے تھے ان کے ساتھ چار پرچے تھے۔ میں ان میں سے ایک پرچہ اپنے دوست کے پاس مع لفافہ بھیج رہا ہوں۔ اور اسی کے ساتھ درخواست کی ہے کہ آپ وایسرائے صاحب کی خدمت میں وقت پیش کردیں باقی کے گیارہ پرچے مع ایک لفافہ کے آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں اور امید ہے کہ ان نقصان پہونچانیوالون کا آپ پتہ لگائیں گے۔ ان لفافوں پر لاہور کے ڈاکخانہ کی مہر ہے۔ تمام پتے ٹائپ شدہ ہیں۔ اور اس پرچے کاغذ کے شائع کرنے والوں سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت احتیاط کی ہے کہ ان کا پتہ نہ لگے۔ آخری مغل بادشاہ کا حوالہ اور غازی پن سے اپیل اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ یہ پرچہ کسی ایسے شخص کا کام ہے۔ جس میں کہ مسلمانوں کے جہاد کی روح بھری ہوئی ہے اگرچہ گیا اور ہارجن کا حوالہ بھی دے رکھا ہے۔ ٹرکی کے زوال اور فارس کو زبردستی دبا بیٹھنے پر بڑے موٹے آنسو بہائے ہیں۔ مجھے یہ خیال تحریر کرتے ہوئے شرم آتی ہے کہ میرے اہل وطن میں سے ایک نے (آریہ یعنی آریوں کی تعلیم کے خلاف یہ پرچہ تیار کیا ہے اور پرماتما سے استدعا ہے کہ ان گمراہوں کو گناہ اور ناراستی کے راستہ سے راہ راست پر لائے۔

اسسٹنٹ کلارک ریسرچ آفس ڈیرہ دون

میں اسسٹنٹ کلارک فاریسٹ ریسرچ آفس ڈیرہ دون ہوں۔ میں ماہ مارچ ۱۹۰۹ء میں نوکر ہوا تھا۔ بابو راش بہاری ان دنوں کرن پور میں رہتا تھا اور بابو مندر ناتھ دے اور کنج بہاری گنگولی اور میں بھی وہیں رہتے تھے سنہ ۱۹۱۱ء میں دو ماہ کے لئے راش بہاری رخصت پر گیا تھا۔ اور رخصت سے واپسی پر مجھے معلوم نہیں کہ وہ کہاں آکر ٹھہرا۔ اس کے بعد میں نے راش بہاری کو پلٹن بازار گھوسی محلہ میں دیکھا۔ کیونکہ میں بھی اوسی گلی میں رہتا تھا۔ اس لئے کبھی کبھی راش بہاری سے ملنے جایا کرتا تھا۔ ایک چھوٹا لڑکا راش بہاری کے ساتھ رہا کرتا تھا راش بہاری نے مجھے کہا تھا۔ کہ اس کے لئے نوکری تلاش کردو۔ اوس لڑکے کا نام ہری داس تھا۔ جب میں اکتوبر ۱۹۱۲ء میں گھوسی محلہ میں گیا تو میں نے ہری داس کو وہاں دیکھا۔ اس کے بعد پھر ۱۹۱۲ء میں راش بہاری کے ساتھ دیکھا مہینہ یاد نہیں۔ (پھر بسنت کمار کو قطار ملزمان سے شناخت کیا) میں نے رگھبر شرما کو بھی ۱۹۰۹ء میں راش بہاری کے ساتھ کرن پور میں بیٹھے دیکھا۔ (ملزم کو شناخت کیا)

مکن اچاریہ

میں بی-ٹی سروے آفس میں کلارک ہوں۔ میں ۱۸۰۵ء سے ڈیرہ دون میں اسی دفتر میں ہوں میں راش بہاری سے کبھی کبھی اتفاقیہ ملا کرتا تھا۔ وہ دفتر جنگلات میں نوکر تھا۔ میرے پاس ڈاک میں ماہ جولائی میں لبرٹی نامی منویانہ پرچہ آئے تھے میں نے اس کی اطلاع اپنے دفتر کے افسر کو دی تھی۔ ... گواہ کا باقی بیان بھی اسی سلسلہ کے متعلق ہوا۔

آفتاب اجرام سماوی میں نافع عظیم ہے

ڈاکٹر بیکنزی نے طبی تجربون کی بنا پر یہ رائے قایم کی ہے کہ آفتاب کی شعاعین کھلے زخمون کو بہت جلد مندمل کر دیتی ہیں۔ ایک مریض کی ہڈیون میں تپ دق سرایت کر گیا تہا اور اس کی ران کی ہڈی میں ناسور ہو گیا تہا لیکن آفتاب کی شعاعون سے مہلک جراثیم ہلاک ہو گئے اور اس کو شفا حاصل ہوئی۔

اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ آفتاب سے ہم کو بے شمار فوائد پہنچتے ہیں موسم سرما میں سردی کے لئے آتشدان کا کام دیتا ہے۔ اشیا میں نشو و نما کی قوت پیدا کرتا ہے۔ ہماری آنکھون میں دیکھنے کی طاقت پیدا کرتا ہے۔ امریکہ میں دہوپ کی حرارت کو جمع کرکے وہ کام نکالے جاتے ہیں جو کوئلہ یا گیس سے نکل سکتے ہیں۔ اس کے بل پر دہوپ کے انجن چلائے جاتے ہیں۔ آفتاب کی شعاعین مہلک جراثیم کو مستاصل کرتی ہیں۔ جروح کا اندمال کرتی ہیں۔ آفتاب وہ سراج وہاج ہے جو کسی کے بجہائے سے بجہ نہین سکتا وہ عظیم الشان دارالشفا ہے جو امیر و غریب کو مفت دوا بہم پہنچاتا ہے۔

بعض اقوام نے آفتاب کے فوائد و عوائد کی بنا پر اسکو اپنا معبود سمجہا اور اس کی پرستش شروع کر دی۔ ہم آفتاب کے فوائد و عوائد کے تو معترف ہیں۔ پر اس کو قابل پرستش نہیں سمجھتے۔ ومن اٰیتہ اللیل والنھار والشمس والقمر لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی خلقھن ان کنتم ایاہ تعبدون

اور خدا کی قدرت کی نشانیون میں سے رات اور دن اور سورج اور چاند بہی ہیں۔ تو لوگو! تم سورج کو سجدہ کرنا اور نہ چاند کو اور اگر تم کو خدا کی عبادت کرنی ہے تو اللہ ہی کو سجدہ کرنا جس نے ان چیزون کو پیدا کیا ہے۔

خدا نے نہ صرف سورج اور چاند کو بلکہ تمام اشیاء عالم کو ہمارے اختیار میں کر دیا ہے کہ ہم ان سے متمتع ہون۔ اللہ الذی خلق السمٰوات والارض وانزل من السماء ماءً فاخرج بہ من الثمرات رزقاً لکم وسخر لکم الفلک لتجری فی البحر بامرہ وسخر لکم الانھر وسخر لکم الشمس والقمر دائبین وسخر لکم اللیل والنھر واٰتکم من کل ما سالتموہ وان تعدوا نعمت اللہ لا تحصوھا ان الانسان لظلوم کفار (پ ۱۳ س ابراہیم ع ۵)

اللہ ہی ایسا قادر مطلق ہے جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان کو پیدا کیا اور آسمان سے پانی برسایا۔ پھر پانی کے ذریعہ سے درختون کے پہل نکالے کہ وہ تم لوگون کی روزی ہے اور کشتیون کو تمہارے اختیار میں کر دیا تاکہ اس کے حکم سے دریا میں چلیں۔ اور نیز ندیون کو تمہارے اختیار میں کر دیا اور اسی طرح ایک اعتبار سے سورج اور چاند کو تمہارے اختیار میں کر دیا کہ دونون برابر چکر کہا رہے ہیں اور ایسا ہی ایک طرح سے رات اور دن کو تمہارے اختیار میں کر دیا اور جو کچہ تم کو اختیار تہا بقدر مناسب تم کو دیا۔ اور اگر خدا کی نعمتون کو گننا چاہو تو ان کو پورا پورا گن نہ سکو کچہ شک نہین کہ انسان بڑا ہی بے انصاف اور بڑا ہی ناشکر ہے۔

نور الدین تاجر چرم گوجرانوالہ

لجنۃ العلماء مراد آباد کا پہلا جلسہ

بتاریخ ۲۵- رجب ۱۳۳۱ھ مطابق ۲۰ جون ۱۹۱۳ء یوم جمعہ بعد نماز مغرب جامع مسجد مراد آباد میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ کا اعلان مقامی اخبارات اور اشتہارات و خطوط کے ذریعہ پہلے سے کر دیا گیا تہا چنانچہ وقت مقررہ پر جامع مسجد مراد آباد میں لوگ جمع ہونے لگے۔ اور تہوڑے عرصہ میں مجمع امید سے زیادہ ہو گیا۔ جناب منشی ایس ابن علی صاحب ایڈیٹر اخبار نیر اعظم مراد آباد کی تحریک اور جناب منشی اشفاق حسین صاحب منیجر اخبار المشیر کی تائید سے جناب مولانا مولوی ڈاکٹر سید محمد علی شاہ صاحب (جن کا اشاعت اسلام کے لئے انگلستان تشریف لیجانا تجویز ہوا ہے) صدر جلسہ قرار پائے۔

حسب الارشاد جناب صدر صاحب ممدوح جناب مولوی حکیم فرخ بیگ صاحب رکن لجنۃ العلماء مراد آباد نے تلاوت قرآن پاک کی۔ اس کے بعد صدر جلسہ نے اپنی فصیح و بلیغ تقریر میں قرآنی تعلیم کو کامل و مکمل اور دیگر مذاہب سے اسلام کو افضل ثابت کیا مضامین عالی تہے جس سے اہل علم حضرات بہت محظوظ ہوئے۔

مولانا مولوی ڈاکٹر سید محمد علی شاہ صاحب صدر جلسہ کی تقریر کے بعد ناظم لجنۃ العلماء مراد آباد نے مختصر تقریر میں انجمن کے قیام کی ضرورت اور اوسکے مقاصد بیان کئے جو طبع شدہ تہے۔

لجنۃ العلماء مراد آباد کے مقاصد حسب ذیل ہیں۔

۱ مسلمانان مراد آباد کو بذریعہ وعظ و رسائل کے اسلامی تعلیمات سے آگاہ کرنا۔

۲ مسلمانان مراد آباد کی مذہبی اصلاح کرنا۔

۳ نومسلموں کو اسلامی احکامات بتانا۔

۴ مذہبی ٹریکٹ (رسالے) شائع کرنا۔

اس کے بعد نماز عشاء ادا کی گئی۔ نماز عشاء کے بعد جناب مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب ... نے وعظ فرمایا۔

آخر میں ناظم لجنۃ العلماء مراد آباد نے صدر جلسہ اور حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔ اور جلسہ نہایت خیر و خوبی کیساتہ اختتام کو پہنچا۔

اسحاق بیگ

ناظم لجنۃ العلماء

مراد آباد

مطائبات

عدلِ جہانگیری

ایک دن "نورجہاں" بام پہ تہی جلوہ فگن
قصر شاہی میں کہ ممکن نہیں غیرون کا گذر
گرچہ تہی قصر میں ہر چار طرف سے قدغن
کوئی شامت زدہ رہ گیر ادہر آ نکلا
خاک پر ڈہیر تہا اک کشتۂ بے گور و کفن
غیرت حسن سے بیگم نے طمنچہ مارا

ساتہ ہی شاہ جہانگیر کو پہنچی جو خبر
غیظ سے آ گئے ابروئے عدالت پہ شکن
حکم بہیجا کہ کنیزان شبستان شہی
جاکے پوچہہ آئیں کہ سچ یا کہ غلط ہے یہ سخن!

نخوت حسن سے بیگم نے بصد ناز کہا
میری جانب سے کرو عرض بہ آئین حسن
"ہاں مجھے واقعہ قتل سے انکار نہیں
مجھ سے ناموس حیا نے یہ کہا تہا کہ "بزن"
اسکی گستاخ نگاہی نے کیا اس کو ہلاک
کشور حسن میں جاری ہے یہی شرع کہن"

مفتی دین سے جہانگیر نے فتوی پوچہا
کہ شریعت میں کسی کو نہیں کچہ جائے سخن
مفتی دین نے یہ بے خوف و خطر صاف کہا
شرع کہتی ہے کہ قاتل کی اڑا دو گردن"
لوگ اس حکم سے دربار میں تہرا اٹہے
پر جہانگیر کے ابرو پہ نہ بل تہا نہ شکن
ترکنون کو یہ دیا حکم کہ اندر جاکر
پہلے بیگم کو کرین بستۂ زنجیر و رسن
پہر اسی طرح اوسے کہینچ کے باہر لائین
اور جلاد کو دین حکم کہ "ہان تیغ بزن"

یہ وہی نورجہاں ہے کہ حقیقت میں یہی
تہی جہانگیر کے پردہ میں شہنشاہ زمن
اس کی پیشانی نازک پہ جو پڑتی تہی گرہ
جاکے بن جاتی تہی اوراق حکومت پہ شکن!
اب نہ وہ نورجہان ہے نہ وہ انداز غرور
نہ وہ غمزے ہیں، نہ وہ عربدۂ صبر شکن!
اب وہی پاؤن ہر اک گام پہ تہراتے ہیں
جن کی رفتار سے پامال تہے مرغان چمن!
ایک مجرم ہے کہ جس کا کوئی حامی نہ شفیع!
ایک بیکس ہے کہ جس کا نہ کوئی گہر نہ وطن!

خدمت شاہ میں بیگم نے یہ بہیجا پیغام
خوں بہا بہی تو شریعت میں ہے اک امر حسن
مفتی شرع سے پہر شاہ نے فتوی پوچہا
لوگ راضی ہیں، رضامند ہوں گر بچہ و زن
وارثوں کو جو دئے لاکہ درم بیگم نے
سب نے دربار میں کی عرض کہ "اے شاہ زمن
ہم کو مقتول کا لینا نہیں منظور قصاص
قتل کا حکم جو رک جائے تو ہے مستحسن

ہو چکا جب کہ شہنشاہ کو پورا یہ یقین
کہ نہیں اس میں کوئی شائبۂ حیلہ و فن
اٹہ کے دربار سے آہستہ چلا سوئے حرم
تہی جہاں نورجہاں معتکف بیت حزن
دفعتاً پاؤن پہ بیگم کے گرا اور یہ کہا
"تو اگر کشتہ شدی، آہ چہ می کردم من"!

(شبلی) (الہلال)

کلپاک یعنی ترک اعلیٰ افسرون کی ٹوپی

ہمارے معزز احباب کے لئے زیادہ تعداد میں تیار ہو کر آ گئی ہیں اون کی مانگ بہت زیادہ ہے اس لئے اگر آپ کا آڈر بہت جلد نہ آیا تو دوسرے چالان کا انتظار کرنا پڑے گا۔ اگر آپ کو انور پاشا جیسی ٹوپی پہننے کا اشتیاق ہے تو آڈر آج ہی بہیج دیں۔ یہ کلپاک سیاہ خاکی و سبز کاہی نہایت خوشنما رنگ کی اور ہر سائز کی موجود ہیں قیمت صرف چار روپیہ (للعہ) و تین روپیہ آٹہ آنہ فی ٹوپی۔

سول ایجنٹ ایس۔ ایف چشتی اینڈ کمپنی متصل دہلی لندن فبریقہ ہندوستان نیشنل ایجیٹیشن ڈی تاربوش قاہرہ (مصر) فبریقہ امپیریل ترکیہ

حوادث و اخبار

شاہ کی تاجپوشی - بمبئی سماچار ہندوستان کے پارسیون کو مشورہ دیتا ہے کہ وہ ہز میجسٹی شاہ ایران کو ان کی تاجپوشی پر ٹیلیگرام سے مبارکباد بھیجیں - نیز مشورہ دیتا ہے کہ پایہ تخت کو طہران سے ہٹا کے دارالسلطنت پرسیپولس کو منتقل کر دیا جائے - کیونکہ طہران اس وقت تمام وکمال ہندی اثر میں ہے -

ترکی ایرانی سرحد - سندہ گزٹ کو معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ کمشنر تبریز ابعد جا بستہ میں انگلو پرشین آئل کمپنی کے تیل کا چشمہ ترکی ایرانی سرحدی کمیشن نے ترکی قلمرو میں قرار دیا ہے جب ترک اس مقام پر قبضہ کرنے آئے تو بختیاری گروہون نے ان کو پسپا کر دیا -

حج کا موسم - حج کا موسم شروع ہوگیا ہے بمبئی سے تین جہاز حاجیوں کو لیکر بجانب جدہ روانہ ہوگئے ہیں - اول سٹیمر میں چار سو حاجی - دوسرے ہمایون جہاز ۱۵۱۴ حاجی اور تیسرہ خسرو سٹیمر میں ۳۱۷ حاجی یعنی کل ۲۰۸۵ حاجی روانہ ہوچکے ہیں - انکے علاوہ آیندہ ہفتہ میں دو دوسرے جہاز بھی روانہ ہونگے اب کی دفعہ زیادہ ہجوم نہیں ہوگا دیگر سہولتین بھی بہم پہونچائی جائینگی -

جدید ایرانی قنصل - بمبئی میں ایرانی قنصل کے منصب پر مسٹر رضا علی اکبر خان کا تقرر عمل میں لایا گیا ہے -

بارش کی پیشگوئی - مسٹر سونٹ کلف ۲ جون کے ایک مراسلہ میں تحریر کرتے ہیں کہ ۳۰ جون کے بعد سے برسات کا آغاز ہوگا اور ماہ جولائی کے اول ہفتہ میں سخت بارش ہوگی -

مسٹر تلک کی آئیندہ تجاویز - شب گذشتہ کو اپنے اعزاز میں ۱۰ ہزار آدمیون کے مظاہرہ میں مسٹر تلک نے ظاہر کیا میں نے ہنوز اپنے مشغلہ کا فیصلہ نہیں کیا کہ یقینی طور پر نہیں کہہ سکتا کہ میں جرمنی جاؤنگا یا نہیں - گذشتہ ۶ سال کے واقعات پر غور کرنے کے بعد میں اپنی آئندہ طرز زندگی تجویز کرونگا - پونا وغیرہ کی ایسوسی ایشنون نے مسٹر تلک کی یاد میں سپاس نامہ تو اضع کی اور بہوتون ہیکہ ہار پہنائے گئے -

ڈاکوؤن کی صفائی - مجسٹریٹ بادینال کے سامنے مقدمہ پیش ہے جس میں ۹ اشخاص پر ڈاکہ اور قتل کا الزام لگایا گیا ہے - ایک ملزم سرکاری گواہ بن گیا ہے جس نے اپنی شہادت میں بیان کیا کہ ہم نے ایک مسلمان دیہاتی کے مکان پر ڈاکہ مارا - نقب لگا کر مکان میں داخل ہوئے دیہاتی کو بیوی بچوں کے ساتھ سوتے پایا - دیہاتی کے بستر پر کروٹ لینے پر ایک ملزم اکو پہلے نیز دیا پھر کھینے والے آلہ کی ضرب سے اس کا کام تمام کر دیا - اس کی لڑکی اور لڑکے کا بھی جو پونک پڑے تھے کام تمام کر دیا گیا - مقتول کی بیوی جسم پر رضائی لپیٹ کر چلائی - گو وہ سخت زخمی ہوئی مگر مری نہیں - شور سے گاؤن والے جمع ہوگئے اور ڈاکو کوئی شئے لے بغیر بھاگ گئے - اسیسرون نے ڈاکوؤن کے مجرم ہونے کا فتوی صادر کیا -

مسٹر تلک کی رہائش - یہ افواہ بالکل غلط ہے کہ وہ خوشی سے ہندوستان چھوڑ کر جرمنی میں اقامت اختیار کرینگے - مسٹر ممدوح کو قدرے حرارت ہے لیکن عام طور پر اون کی صحت عمدہ ہے - لیکن اب آثار ضعیفی کے باعث سانس کے دو دانت گر گئے ہیں -

سپاری میں بچھو - ایک مرہٹی اخبار کا نامہ نگار سدہ پور علاقہ گجرات سے لکھتا ہے کہ یہاں سیٹھ نانالال جمنا داس کی دوکان پر سپاری کاٹتے ہوئے اوس میں سے ایک بچھو نکل پڑا تھا - اکثر لوگوں کو دکھایا گیا - اب متعدد سپاریون میں سے بچھو نکل رہے ہیں -

فیصل شدہ امر - مستند طور پر اعلان ہوا ہوا ہے کہ سکرٹری آف سٹیٹ ہند نے جدید دہلی کی تعمیر کے اخراجات کا تخمینہ جو گورنمنٹ ہند نے بھیجا ہے منظور کر لیا ہے - امید ہے کہ کلکتہ کے تبادلہ دارالسلطنت کے ناقابل مصالحت مخالفین اب تبادلہ پایہ تخت کو فیصل شدہ امر تصور کر کے مزید ایجی ٹیشن سے باز آجائینگے -

سزا - ایک یورپین جس نے ایک ہزار روپیہ کو گھوڑا بیچ کر مالک کو چھ سو روپیہ دئے تھے دو ماہ قید اور دو سو روپیہ جرمانہ کا سزایاب ہوا -

پریسیڈنٹ کی بریت - میونسپل کمیٹی بھیونڈی کے صدر مسٹر علی صاحب حاجی میان پر بمبئی میں بائیسکل چرانے کا الزام عاید کیا گیا تھا لیکن عدالت نے پریسیڈنٹ مذکور کو اعزاز کیساتھ رہا کیا - اور فیصلہ میں لکھا کہ محکمہ پولیس کیجانب سے اس پولیس کی تحقیقات ہونا ضروری ہے - نیز یہ بھی لکھا کہ کبھی ممکن نہیں کہ ایسا معزز شخص بائیسکل چرانے کا ملزم ہو -

نوابی خاندان کی خاص رعایت

ہائی کورٹ بمبئی نے ایک حکم جاری فرما کر ظاہر کیا ہے کہ نواب صاحب سچین (سورت) کی منظوری بغیر نوابی خاندان کے کسی ممبر انگریزی حکومت کی عدالت سے کوئی بھی ڈگری عدالت سچین کیجانب سے نہ دیجائیگی - اور نواب صاحب کی منظوری سے جو قرضہ لیا ہوگا اوسکی ڈگری صرف مال و متاع پر کی جائیگی -

امتحان انٹرنس کی کامیاب لڑکیاں

پنجاب یونیورسٹی کے گذشتہ امتحان میٹریکولیشن میں مندرجہ ذیل لڑکیان بھی پاس ہوئی ہیں - جسونت کور اوت بابا پردومن سنگھ بیدی ملتان - زینت النساء دختر دیا دلی تہا ٹہر بنت رائے بہادر کنج بہاری تہاپڑ - اصغری خانم بنت مسٹر جشن شاہ دین - لیلاوتی روچی رام بنت پروفیسر روچی رام ساہنی - بنت سلطان بخش - اور مس بی - ابن سین - موخر الذکر کے سوا سب دوسرے ڈویژن میں پاس ہوئی ہیں -

آتشبازی کے بھڑک اٹھنے سے نقصان

جہلم میں نہال لال موچی کا لڑکا آتشبازی سے جو ایک شی آگے پاس میں رکھے تھے کھیل رہا تھا کہ دفعتاً یہ بارودی سامان بھڑک اٹھا والدین اور ان کے پانچوں بچے کم و بیش زخمی ہوئے - دو لڑکوں کو ہسپتال لے جانا پڑا - جن میں ایک کی ٹانگ اور ایک کی آنکھ جاتی رہی ہے - پولیس تحقیقات کر رہی ہے -

سزا - بردوان کے مقدمہ دغابازی میں جس میں دو آدمی مصنوعی پولیس افسر بنکر لوگون کو لوٹتے پھرتے تھے عدالت نے حکم سنا دیا ایک کو مجموعی طور پر ۴ سال کی سزا ہوئی - دوسرے کو ایک جرم میں چھ ماہ قید ہو چکی ہے -

حج کا سوال - حج کے متعلق گورنمنٹ بمبئی کی جدید تجویز پر گورنمنٹ ہند لوکل گورنمنٹون سے خط و کتابت کر رہی ہے اور جلد اوس کی خط و کتابت شائع کی جائیگی -

امریکہ کی ایک نئی ایجاد کا تماشہ

پوریز سکیٹنگ رنک لاہور میں ۲۷ جون سے ۳۰ تک ہر شام کو ایک امریکن کمپنی کنیٹو فون کے ذریعہ سے تماشا کریگی جس میں تصویرین نہ صرف چلتی پھرتی نظر آئینگی بلکہ گاتی بجاتی بھی سنی جائینگی - جو مشہور مسٹر اڈیسن موجد کی ایک آخری ایجاد ہے اور قابل دید ہے اور ہندوستان میں اب پہلی مرتبہ آئی ہے -

غرقابی - اے - جی - مناوشن اف - بی - آئی - ایس - این - کمپنی ۲۴ جون کی شب کو دریا میں ڈوب مرا - یہ ایک سلاخ پر سہارا لگائے کھڑا تھا - سلاخ ٹوٹ گئی - اور یہ دریا میں جا پڑا گرتے گرتے اس نے جہاز اکا کے تیسرے انجنیر کو بھی پکڑ لیا - یہ بھی دریا میں جا پڑا - مگر بچا لیا گیا -

مقامی حالات

موسم - ہفتہ بھر کی سخت گرمی اور امس کے بعد خدا خدا کرکے ۳۰ جون و یکم جولائی کی درمیانی رات کو خفیف بارش ہوئی - ابر محیط آسمان ہے امید ہے کہ بارش ہوگی - آموں کی فصل گرمی کی زیادتی سے بہت جلد تیار ہوگئی قلمی آم قریب ختم ہیں - دیسی آم بھی کثرت سے گر رہا ہے -

اعزازی خطاب - نہایت خوشی کیساتھ لکھا جاتا ہے کہ جناب منشی محمد عالمگیر خان صاحب پنشنر تحصیلدار و آنریری مجسٹریٹ منڈاور کو بتقریب سالگرہ ملک معظم گورنمنٹ کی طرف سے خانصاحب کا اعزازی خطاب عطا ہوا ہے جس پر ہم صاحب موصوف کو مبارکباد دیتے ہیں -

مقدمہ جعل - لالہ چھونی لال جو ایک مشہور ساہوکار تھے اون پر عرصہ سے ایک مقدمہ جعل کا چل رہا تھا ۲۹ - جون کو جناب صاحب جائنٹ مجسٹریٹ بہادر کی عدالت سے اوسمیں اون کو دو سال قید محض کی سزا ہوئی - (معلوم ہوا ہے کہ آئیندہ ہفتہ اپیل دائر کی جائیگی) - افسوس ہے کہ لالچی لوگ مکر و فریب سے روپیہ کماتے اور مخلوق کو ستاتے ہیں لیکن مظلومون کی آہ بھی بیکار نہیں جاتی - عرصہ چھ ماہ سے زیادہ ہوا کہ ایک ایسا ہی مقدمہ جناب منصف صاحب کی عدالت میں بھی پیش تھا جس کے کچھ گواہ گذرے تھے - معلوم نہیں اس کا کیا حشر ہوا - ہماری رائے میں حکام عدالت مجرمین جعل کو پوری پوری سزا دیں - تاکہ آئیندہ اس قسم کے جرایم کے ارتکاب سے مخلوق کو عبرت ہو -

جلسہ سالگرہ حضور ملک معظم بمقام نگینہ

۲۴ جون ۱۹۱۴ء کو نگینہ میں بتقریب سالگرہ حضور ملک معظم خلد اللہ ملکہ جشن سالگرہ منایا گیا - حسب قرارداد کمیٹی جناب مفتی توسل حسین صاحب وکیل نے اہتمام گارڈن پارٹی و طعام مہمانان اپنے ذمہ لیا - چھ بجے کے بعد جلسہ شروع ہوا اور بصدارت جناب مولوی سید عین الدین صاحب بی - اے ڈپٹی کلکٹر و حاکم تحصیل نگینہ کامیابی کے ساتھ ہوا اور انعامات طلباء کو تقسیم کئے گئے - جلسہ کو کامیاب اور بارونق بنانے میں جناب رانی سرل کنواری صاحبہ رئیسہ شیر کوٹ ہوا میدہ نے بہت زیادہ حصہ لیا -

---

کھینگے کی دوا

کھینگا سخت اور بہت بڑا یا بہت دنون کا ہو جانے سے آرام نہیں ہوتا - مگر تھوڑے دن کا ورم رہتے ہی علاج برابر کرنے سے چھوٹ جاتا ہے - ڈاکٹر برمن کی دوا ایسے کھینگے کو آرام کرنے کا دعوی رکھتی ہے - دوا ایک ماہ تک کرنا چاہئے اس میں صرفہ بہت کم ہے - دوا ایک کھانے کی اور لگانے کی ملتی ہے جو کہ دو ہفتہ کے لئے کافی ہوتی ہے - قیمت کھانے کی دوا (۱۲ر) بارہ آنے - لگانے کی دوا (۴ر) چار آنے - محصول ڈاک ۵ر

ادویات ہر جگہ دوکاندارون اور دوا فروشون سے مل سکتی ہیں ورنہ کارخانہ سے طلب کیجئے -

ڈاکٹر ایس کے برمن ۴ و ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

ایجنٹ کنور بہادر گپت سوداگر بجنور

AKHBAR MADINA BIJNOR

مسلمانوں کا واحد قومی، مذہبی، ادبی، اخلاقی، تاریخی اور سیاسی ہفتہ وار اخبار

مدینہ

ایڈیٹر
آغا رفیق بلند شہری

مقام اشاعت
بجنور (الہند)

اطلاع - متعلق مضامین خط و کتابت بنام ایڈیٹر اخبار مدینہ ہونی لازم ہے

مالک و مہتمم
محمد مجید حسن بجنوری

شرح قیمت مدینہ

سالانہ ...... ۳ ... روپیہ
ششماہی ...... ۲ ... روپیہ
رؤساء سے .... ۶ روپیہ
قیمت ہر صورت میں پیشگی لیجاتی ہے

شرح اجرت اشتہارات مدینہ بجنور

مقدار	ایکسال	۶ ماہ	۳ ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	۱۵۰	۹۰	۵۰	۲۵	۱۰
نصف صفحہ	۹۰	۵۰	۳۰	۱۵	۶
ایک کالم	۵۰	۳۰	۲۰	۱۰	۴
نصف کالم	[illegible]	۲۰	۱۱	۶	۳

تمام خط و کتابت و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و مہتمم اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہو

تلغرافات

معاملات البانیہ

(لندن ۲۹ جون) ترخان پاشا وزیراعظم البانیا روما میں پہنچ گئے ہیں ان کے آنے کی غرض یہ ہے کہ اٹلی و آسٹریا ہنگری کو تحریک کریں۔ کہ وہ البانیا پر فوجی قبضہ کرلیں۔

(ڈرر و یکم جولائی) پرنس ب ڈو ڈ وہ کی طرف سے پھر تشویش انگیز تار موصول ہو رہے ہیں کہ مغلوب و مراجعت کنان باغی پھر شاہ مجتمع کر کے اسکی جانب بڑھ رہے ہیں۔

(ایتھنز یکم جولائی) جرمن برٹش فرنچ۔ اطالوی اور روسی گورنمنٹوں نے اس قرارداد کو جس میں وہ رعایات مندرج ہیں۔ جو ایپرٹوں کو عطا کیگئی ہیں۔ پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا ہے۔

ولی عہد آسٹریا کا قتل

(لندن ۳۰ جون) معلوم ہوتا ہے کہ آرچ ڈیوک فرڈیننڈ اور اس کی بیگم نے فائر ہونے کے بعد باہم گفتگو کی۔ اول الذکر نے آہستہ آواز سے کہا کہ صوفیہ بچوں کے لئے زندہ رہو یہ ولی عہد کے آخری الفاظ تھے۔

سراجیوو میں کئی سو آدمی گرفتار کئے گئے ہیں مسٹر ایسکو ئتھ نے ہوس آف کامنز میں آج صبح قیصر آسٹریا سے ووٹ ہمدردی کی تحریک کی۔

(وائنا ۳۰ جون) قیصر نے آج نئے ولیعہد آرچ ڈیوک چارلس اور آسٹریا و ہنگری کے وزرائے اعظم کو شرف باریابی عطا کیا۔

ولیعہد و ولیعہد بیگم کی لاشوں کو لانے کی غرض سے جہاز ون کا سکوڈرن روانہ ہوا ہے۔

(مسٹر و وچ آسٹریا ۳۰ جون) لاشوں کے یہاں پہونچنے پر بری و بحری اعزازات کو ملحوظ رکہا گیا شہر کی عمارات پر سیاہ پارچات جو سوگ کی علامت ہیں اڑ رہے ہیں۔ باجوں اور گھنٹوں کے شور میں تابوت جہاز پر رکہا گیا جہاز پہولوں سے ڈہنپا ہوا تہا۔ پھر تابوت جنگی جہاز میں رکہا گیا۔

(وائنا یکم جولائی) تین سو جرمن طلبا نے کل سربی سفارت گاہ کے سامنے مظاہرہ کیا بہت کچھ شور و غل مچانے کے بعد انہوں نے سربی علم کو جو علامت ماتم کے طور پر نصف بلندی پر اڑ رہا تہا جلا دیا۔ پولیس نے طلبا اور ان کے حامیوں کو بڑی مشکلوں سے منتشر کیا۔ ٹراونک کے مسلمانوں اور متمکنک لوگوں نے بھی سرویہ کے خلاف مظاہرہ کیا۔ جوش و خروش کے درمیان میں ایک پادری نے مجمع کی طرف فائر کر کے ایک آدمی کو زخمی کر دیا مجمع نے پادری کو مار ڈالنا چاہا مگر پادری گرفتار کر لیا تہا۔

بوسینیا و ہرزیگوینا میں سرویوں کے خلاف مزید ہنگامے ظہور میں آنے کی وجہ سے قانون نافذ کر دیا گیا ہے۔ ضلع سٹولاک میں سرویوں کے گرجے کو مجمع نے حملہ کر کے تباہ کر دیا وائنا کی سربی سفارت گاہ کے سامنے مسلمانوں و کیتھولکوں نے پھر مخالفانہ مظاہرہ کیا

آرچ ڈیوک فرڈیننڈ اور اس کی بیگم کی لاشیں ٹریسٹ میں پہونچ گئی ہیں۔ مقتول ولیعہد کے ایک پرانے وصیت نامہ سے معلوم ہوا ہے کہ وہ سب کچھ بچوں کے لئے چھوڑ گیا ہے

قاتل پرنزپ نے جو مدتوں سے بھوک بہت ... سے بیان کیا کہ مجھے اپنے انارکسٹ ہونے پر فخر ہے اس نے تسلیم کیا کہ بلغراد کے کوشاہی سے ملے مجھے بم اور ایک پستول ... اس نے کہا کہ میں بوسینیا کی تازہ مشتعل ... ڈیوک کو نشانہ بنانا چاہتا تہا مگر نوبی ضوابط کی سختی کی وجہ سے ایسا نہ کر سکا۔ کبا زیبر ... کے ظاہر کیا کہ میں کمیٹی کا ممبر ہوں جو سرویہ کو عظمت و طاقت بخشنے کے لئے جوش پھیلا رہی ہے

معاملات ایران

(لندن ۲۹ جون) اس سوال کے جواب میں کہ کیا مندرجہ عنوان اجارہ ایران میں ہمارے فوائد کے تحفظ کے بارہ میں جاپان کے فرائض اتحاد کو جس کے ساتھ انگلستان کی دوستی کا معاہدہ ہو چکا ہے بڑہانے والا نہ ہوگا۔ سر ایڈورڈ گرے نے کہا کہ میں نے اس بارے میں جاپان کو کچھ نہیں لکہا اگر میں یہ سمجھتا کہ ایران میں اجارہ تیل سے ہماری نسبت جاپان کی ذمہ داریاں بڑہ جائیں گی۔ تو میں ضرور جاپان سے خط و کتابت کرتا۔

انگلستان و روس کے معاہدہ اتحاد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اگر ایسے واقعات ظہور پذیر ہوں جو بظاہر ایران کی آزادی کے خلاف نظر آئے تو اس وقت انگلستان و روس کی گورنمنٹیں اسکی نسبت دوستانہ غور کریں گی۔ دونوں گورنمنٹیں معاہدہ میں آخر و تبدیلی کی خواہاں نہیں بلکہ موجودہ حالت پر معاہدہ کو کافی تصور کرتی ہیں۔

(لندن ۳۰ جون) ٹائمز نے ایران کی سویڈش فوجی پولیس پر جو نکتہ چینی کی تہی اور اسے ناکام بتایا تہا اسپر ایرانی سفیر نے ظاہر کیا ہے کہ فوجی پولیس جسے قائم ہوئے دو سال کا عرصہ گذرا ہے۔ اب پوری تربیت یافتہ اور بہمہ وجوہ کارآمد ہوگئی ہے۔ سفیر موصوف شیراز کی طرف اشارہ کرتا ہوا لکہتا ہے کہ وہ قیام امن میں ایران کی ہر طرح امداد و اعانت کر رہے ہیں۔

یونان و ٹرکی

(واشنگٹن ۳ جولائی) یونان نے امریکہ سے جو دو جنگی جہازات مسیسپی اور اڈاہو خریدے ہیں ان

جواہر نور العین
طلائے شباب آور
حب شباب آور
طلائے تریاقی
محبوب الشباب
تریاق بواسیر
اکسیر ...
ڈاکٹر شیخ ... خان سابق ... افغانستان ... لاہور

زبان عربی
اور
ہندوستانی مسلمان

مسلم انڈیا بابت ماہ جون ۱۹۱۴ء میں محمد احمد صاحب ایم اے ایل ٹی ایم پی ایچ ڈی ریفیوجسٹر بھوپال نے ایک زبردست مضمون اس موضوع پر لکھا ہے کہ مسلمانان ہند زبان عربی سے کسقدر نا بلد ہیں اور اس عدم واقفیت سے انہیں کس قدر نقصان پہونچ رہا ہے اور ان سب باتوں کا اصلی باعث کیا ہے۔ مولوی صاحب نے اس بات کو بہت شرح و بسط سے بیان کیا ہے کہ زبان عربی کی تعلیم کا وہ زور جو آج سے ایک سو سال بیشتر یہاں کے مکاتب میں تھا آج بالکل نہیں اور علماء کی تعداد دن بدن گھٹ رہی ہے اور باوجودیکہ گورنمنٹ نے ہر ایک صوبہ میں علوم مروجہ کی اشاعت کے ساتھ علوم مشرقیہ کی تعلیم کا بھی کچھ بندوبست کر رکھا ہے لیکن وہ پرانے طریقہ تعلیم کی طرز پر مروج ہونے کے باعث اس قدر ناقص دکھائی دیتا ہے کہ اول تو طلباء اس میں شامل ہوکر عربی پڑھنا پسند ہی نہیں کرتے اور جن طلباء کو کچھ تھوڑا بہت شوق بھی ہوتا ہے وہ انکا درکالمعدوم کا حکم رکھتے ہیں اور پھر ان کی لیاقت بھی کچھ اتنی زیادہ نہیں ہوتی کہ وہ عربی لٹریچر میں کافی دسترس رکھتے ہوں اور تمام باریکیوں اور رموز نکات کو سمجھ سکیں اس میں شک نہیں کہ اسلام میں زیادہ عالم و فاضل ہونے کی بجائے تقویٰ و پرہیزگاری میں اعلیٰ مرتبہ پانا نہایت ضروری ہے مگر اس بات سے یہ لازم نہیں آتا کہ علوم عربیہ کی تحصیل کوئی غیر ضروری امر ہے۔ بلکہ تعاونوا علی البر والتقوی کے باعث تقویٰ و پرہیزگاری میں علوم عربیہ کی تحصیل بہت کچھ مدد دے سکتی ہے۔ جناب مولوی محمد احمد صاحب نے اسی بات کو یوں واضح کرکے بیان کیا ہے کہ عرب سے لیکر مراکو تک تمام اسلامی ممالک میں عربی زبان ہی بولی جاتی ہے اس سے اس وقت تک وہاں کے مسلمان بھائیوں کے خیالات وغیرہ سے ہرگز واقف نہیں ہو سکتے۔ جب تک عربی میں پوری دسترس نہ رکھتے ہوں اور وہاں کے اخبارات کا مطالعہ نہ کیا کریں کیونکہ اسی عدم واقفیت کے نتائج ان کے آپس کے برادرانہ اور الفت بین تعلق بنکر کے تعلقات کے نقطے اور ان کی روحانی اور تمدنی بہبودی میں عدم تشکر کی صورت میں ظہور پذیر ہو سکتے ہیں علاوہ ازیں اسلامی لٹریچر کا بہت سا حصہ عربی زبان میں ہے اور ہندوستانی مسلمان اس سے بہرہ ور نہیں ہو سکتے۔ تاوقتیکہ وہ عربی زبان کو پورے طور پر نہ سیکھیں۔ قرآن کریم کی بڑی بڑی تفاسیر تاریخ اسلام فقہ اور سنت کی کتابیں سب کی سب عربی زبان میں ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کو آج اپنے مذہب کی باتوں سے ہی بہت کم واقفیت ہے یہ مانی ہوئی بات ہے کہ جتنی کتابیں عربی زبان میں لکھی گئی ہیں اور کسی زبان میں اتنی کتابیں لکھی نہیں گئیں جن دنوں بغداد میں خاندان عباسیہ کی حکومت تھی وہاں کتابوں کا اسقدر ذخیرہ موجود تھا کہ بے شمار اونٹ ان سے لادے جا سکتے تھے۔ یہ کتابیں دنیا کے ہر حصہ اور گوشہ سے لیکر جمع کی گئی تھیں۔ اور ان میں کا بہت زیادہ حصہ عربی زبان میں ترجمہ کیا گیا تھا مگر افسوس کہ ہلاکو خان کی امرکی کوشش سے ان کتابوں کا ایک بڑا ذخیرہ ضائع ہو گیا لیکن تاہم جو کچھ بھی اس کے برباد کن ہاتھوں سے باقی بچ رہا وہ ابھی تک بہت سی مہذب اقوام کے لئے باعث رشک ہے۔ اور ہلاکو خان کی تباہی خیز مظالم کو گذرے ہوئے ابھی بہت دیر نہ ہوئی تھی کہ اسلامی سپین میں کارڈوا کی شاہی لائبریری میں چار لاکھ عربی کتابیں محسوب ہوئیں اور ابھی اس بات کو بہت عرصہ نہیں گذرا کہ قاہرہ کی خدیوی لائبریری میں ایک لاکھ عربی کتابیں شمار کی گئیں لیکن یہ تمام خزائن ہندوستانی مسلمانوں کے لئے بالکل مقفل ہیں اور ہم بوجہ عربی سے نابلد ہونے کے ان سے بالکل محروم ہیں اس ناواقفیت اور اس بے پرواہی کی وجہ جہاں تک غور کیا جاتا ہے یہی معلوم ہوتی ہے کہ یہاں کے مکاتب اور مدارس میں عربی طریقہ تعلیم صحیح نہیں۔ گذشتہ زمانہ میں چونکہ علما کی بہت زیادہ عزت ہوتی تھی اسلئے عام طور پر عربی زبان بہت شوق سے پڑھی جاتی تھی۔ لیکن آج لوگوں کا ذریعہ معاش کچھ اور ہے اور عربی جاننے والوں کی اتنی قدر نہیں۔ ہاں اپنے طور پر اگرچہ بعض لوگوں کو اس کا شوق ہے مگر وہ نئے طریقہ تعلیم کے عادی ہونے اور پرانے طریقہ تعلیم سے متنفر ہونے کے باعث اپنے اس شوق کو پورا نہیں کر سکتے اور ان فضول و لغو محنتوں سے بہت گھبراتے ہیں جو گذشتہ زمانہ کی طرز پر آج بھی عربی خوان طلباء سے گردانوں کے رٹنے میں کرائی جاتی ہیں لوگ آج علم طور پر انگریزی طریقہ تعلیم سے بہت متاثر ہیں اور وہ ان ہی اصولوں پر عربی کی تحصیل بھی کرنا چاہتے ہیں مگر برخلاف اس کے مولوی لوگ سوائے اپنے طرز پر پڑھانے اور کچھ جانتے ہی نہیں اور یہی ایک بات ہے جو لوگوں کو عربی سے بیچھے ہٹا رہی ہے اور وہ اسے ایک مشکل زبان خیال کرتے ہیں۔

اس لئے لوگوں کو عام طور پر عربی کی تحصیل کی طرف ترغیب دلانے کے لئے نہایت ضروری ہے کہ طریقہ تعلیم بالکل بدل دیا جائے عربی گرامر پر سالہائے دراز صرف کرنے اور منطق پر بہت زور دینے کے بجائے عربی لٹریچر اور تاریخ زیادہ مفید ہو سکتی ہے۔ قاہرہ۔ بیروت اور ایشیائے کوچک میں جاکر دیکھو وہاں بالکل نئے طریقہ پر تعلیم دیجاتی ہے اور اس کے لئے ہر قسم کی آسانیاں مہیا کی گئی ہیں اور اگر غور کرکے دیکھا جائے تو وہاں جاکر انسان بہت آسانی سے اور تھوڑے عرصہ میں عربی سیکھ سکتا ہے اور وہاں صرف اردگرد کی بول چال سننے سے بہت جلد مشق ہو سکتی ہے۔

الغرض مسلمانان ہند کے لئے اپنی مذہبی زبان یعنی عربی سے واقف ہونا نہایت ضروری امر ہے اور ضرورت ہے کہ اس کے لئے اعلیٰ پیمانہ پر مروجہ اصول تعلیم کے مطابق مدارس میں تعلیم دیجائے اور انگریزی کے ساتھ عربی میں بھی طلبا کو دلچسپی لینے کی ترغیب دلائی جائے۔ تاکہ وہ اپنے سلف کی نادر یادگار دینی کتب عربی سے حقیقی فائدہ اٹھانے اور اس سے قرآن کریم کے سیکھنے میں اعانت حاصل کرنے کے قابل ہو سکیں۔

تاریخ اسلام

(۱۱)

اسحاق علیہ السلام

آپ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے چھوٹے بھائی تھے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے ۲۳ برس عمر میں چھوٹے تھے۔ اسحاق کے معنے ہنسنے والے کے ہیں۔ آپ نہایت حسین تھے اپنی والدہ حضرت سارہ علیہ السلام کا تمام و کمال حسن لائے تھے آپ کے دو بیٹے ہوئے۔ عیص بڑے بیٹے کا نام تھا اور یعقوب چھوٹے کا۔ عیص ابو الروم کہلاتے ہیں۔ اقوام بنی الاصفر اور ملوک یونان عیص کی اولاد ہیں۔ یعقوب علیہ السلام کو نبوت ملی۔ حضرت اسحاق کی عمر ۱۸۰ برس کی ہوئی۔ اپنے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس دفن ہوئے۔

یعقوب علیہ السلام

آپ حضرت اسحاق علیہ السلام کے چھوٹے بیٹے ہیں آپ اپنے دادا ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ ہی میں نبوت سے سرفراز ہو چکے تھے۔ آپ ابو الانبیاء کہلاتے ہیں کنعان کی زمین جس پر آپ کا قیام تھا دو پہاڑوں کے درمیان تھی۔ آپ کے معجزے سے پہاڑ پھٹ گیا۔ اور زمین کشادہ ہو گئی۔ آپ کی عمر ۱۴۷ برس کی ہوئی مورخوں کا بیان ہے کہ آپ کے بعد جس قدر انبیاء ہوئے بجز چند کے سب آپ ہی کی اولاد ہیں

حضرت یوسف علیہ السلام آپ کے بیٹے ہیں آپ ان کے پاس مصر میں سترہ برس تک رہے خداوند تعالیٰ نے آپ کا امتحان لیا۔ اور بصارت کو زائل کر دیا۔ آپ اس امتحان خداوندی میں صابر و شاکر رہے۔ اور کبھی کسی قسم کی شکایت نہیں کی۔

یوسف علیہ السلام

بیان کیا جاتا ہے کہ دنیا میں حسن کا آدھا حصہ تمام دنیا کو ملا ہے۔ چھٹا حصہ حضرت سلیمان کو اور تہائی حضرت یوسف علیہ السلام کو۔ آپ حسن میں چودہویں رات کے چاند تھے۔ پھل اور بقولی زیادہ استعمال کرتے تھے۔ تعبیر خواب میں بے مثل تھے۔ آپ کے معجزہ سے سوکھا درخت پھل لایا۔ نہایت کریم اور سخی تھے۔ آپ کا قصہ قرآن مجید میں تفصیل سے موجود ہے۔ ایکسو دس سال کی عمر پائی۔ آپ نے مرتے وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے آنے کی خبر دی۔

موسیٰ علیہ السلام بعد غرق فرعون جب مصر سے باہر چلے تو آپ کی لاش تابوت میں رکھکر اپنے ہمراہ مقام تیہ کو لے گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد یوشع نے آپ کی لاش کو نابلس میں دفن کر دیا۔

موسیٰ ابن میشا علیہ السلام

آپ حضرت یوسف علیہ السلام کے پوتے ہیں۔ موسیٰ ابن عمران صاحب خضر دوسرے ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہی موسیٰ ابن عمران اور صاحب خضر ہیں لیکن معتبر روایات سے معلوم ہوا ہے کہ موسیٰ ابن عمران کے مدتہا سال بعد آپ ہوئے۔

ایوب علیہ السلام

حضرت اسحاق کے بڑے بیٹے عیص کا ایک پوتا تھا جس کا نام اموص تھا حضرت ایوب علیہ السلام اموص کے پوتے ہیں۔ آپ کی ماں حضرت لوط علیہ السلام کی بیٹی تھیں آپ کے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ایمان لائے تھے۔ آپ کی زوجہ حضرت یوسف علیہ السلام کی پوتی تھیں۔ جو یوسف علیہ السلام سے بہت مشابہ تھیں۔ آپ بڑے دولت مند تھے بانسو غلام آپ کے پاس تھے۔ نبوت پر فائز ہوکر آپ نے حاکم شہر کو اسلام کی دعوت دی۔ حاکم نے کہا کہ اس چھت کو بغیر ستون کے قائم کر دو۔ آپ کے معجزہ سے ایسا ہی ہوا۔ بہت سے لوگ اس معجزہ کو دیکھ کر مسلمان ہو گئے۔ ایک مقام پر ریتلا میدان تھا لوگوں نے کہا یہاں پانی چاہئے۔ آپ کے معجزہ سے وہاں پانی ہو گیا۔ آپ مقام ثبنیہ اور جابیہ کے جو تمام

کے شہر میں بیمار تھے تو آپ نے صابر و شاکر تھے
شیطان نے خداوند تعالیٰ سے عرض کیا کہ اپنے
پیغمبر ایوب کا امتحان لے کر دیکھنا ہے یا نہیں
چنانچہ خداوند تعالیٰ نے امتحان لیا آپ کے بدن
میں کیڑے پڑ گئے تمام لوگوں نے نفرت کر کے آپ
کو چھوڑ دیا صرف آپ کی بی بی آپ کے ساتھ
رہیں آپ نے اس امتحان کو صبر و شکر سے پورا
کیا خداوند تعالیٰ نے ایک چشمہ پیدا کیا آپ اس
میں نہائے اور بالکل اچھے ہو گئے قرآن شریف
میں ارشاد ہے۔ واذکر عبدنا ایوب اذ
نادی ربہ انی مسنی الشیطان
بنصب وعذاب ارکض برجلک
هذا مغتسل بارد وشراب ووهبنا له
اهله ومثلهم معهم رحمة منا و
ذکری لاولی الالباب - وخذ بيدك
ضغثا فاضرب به ولا تحنث انا وجدنه
صابرا نعم العبد انه اواب -
(پ ۲۳ س ص ع ۴) اور ہمارے بندے ایوب کو
یاد کر جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ شیطان
نے مجھ پر ایذا اور تکلیف میرے
پیچھے لگا دی۔ اپنا پاؤں زمین پر مار یہ نہانے
اور پینے کو ٹھنڈا چشمہ ہے۔ اور ہم نے اوس کے
گھر والے اسے بخش دیئے۔ اور ان کے ساتھ اتنے
ہی اور یہ ہماری طرف سے مہربانی ہے اور عقلمندوں
کے لئے یادگار اور اپنے ہاتھ میں جھاڑو لے پھر اس
سے (اپنی عورت کو) مار اور قسم میں جھوٹا نہ ہو ہم
نے اسے صابر پایا اچھا بندہ پایا
آپ اٹھارہ برس تک تکلیف امتحان میں
مبتلا رہے اس کی تعداد میں اختلاف ہے۔ بعض تیرہ
لکھتے ہیں بعض تین برس اور بعض دو یا بیس برس

مسٹر تلک کی رہائی پر کلکتہ میں جلسہ

خیال تھا کہ مسٹر تلک کی رہائی سے جو نہایت خفیہ طریقہ پر ہوئی ہے
اس ملک میں کوئی شورش یا باغیانہ خیالات پیدا نہ
ہوں گے اور وہ عام شورش کی لہر جو اب سے پانچ
چھ سال اوّل مسٹر تلک وغیرہ کی تحریروں اور
تقریروں سے پیدا ہو گئی تھی اب اوس کا اثر بھی
نہ رہا ہو گا لیکن ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے
کہ ایسا ثابت نہیں ہوا اور بنگال میں مسٹر تلک کی
رہائی کے بعد پھر ایک حرکت شروع ہو گئی ہے جو
غیر مفید اور خطرناک آزادی کے رنگ کو پسند کرتی
ہے۔

مسٹر تلک نے بجائے خود گو اگرچہ اسوقت تک
اس قسم کی تحریکوں میں حصہ نہیں لیا اور نہ آپ
کا آئندہ صحیح نصب العین ظاہر ہوا ہے۔ لیکن
اون کے متعلق ملک میں کسی عام تحریک کا پیدا
ہو جانا بھی خطرہ سے خالی نہیں جس کو گورنمنٹ
خود محسوس کر رہی ہے۔

۲۶ جون ۱۹۱۴ء کو مسٹر تلک کی رہائی کی خوشی
میں جو جلسہ کلکتہ میں ہوا ہے اوس میں بعض تقریروں
کا حصہ نہایت گرم ہے جس کا خلاصہ ذیل میں درج
کرتے ہوئے ایک طرف ہم گورنمنٹ سے مستدعی ہیں
کہ وہ اس قسم کے اشتعال انگیز خیالات کو روکنے
میں نرمی و اخلاق سے کام لے۔ اور دوسری طرف
ابنائے ملک سے امید رکھتے ہیں کہ وہ خطرناک
طریقوں کو چھوڑ کر ملک کی سود و بہبود کے لئے شائستہ
اطوار و طرق کو اختیار کریں تاکہ حاکم و محکوم کے
تعلقات میں منافرت پیدا ہونے کے بجائے
اتحاد رونما ہو جو ہر آئینہ ہمارے ملک کے لئے
نہایت ضروری ہے۔

سول ملٹری گزٹ کا بیان ہے کہ کلکتہ کے
جلسہ میں شرکا کا غالب عنصر طالب العلم تھے جن کی
تعداد پلٹنوں تھی جلسہ کے صدر بابو شیام سندر چکر تی
تھے جلسہ کا افتتاح ایک نظم سے ہوا نظم کے بعد
مسٹر تلک کی ایک تصویر کو ہار پہنائے گئے اس کے
بعد صدر جلسہ نے تقریر کر کے سوالوں کو اہل جلسہ سے
متعارف کراتے ہوئے۔ بیان کیا کہ مجھ سے اکثر
اصحاب نے ایسے مظاہرہ کی سودمندی کی بابت
دریافت کیا جس کا نتیجہ مصائب میں اضافہ کرنے
کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ مگر میں نے اس کا کچھ
جواب نہیں دیا۔ مسٹر تلک کا نام ہی مظاہرہ کی
مخلصانہ نوعیت کی پوری ضمانت ہے مجھ سے
مسٹر کہا پارڈ کشنے جو مسٹر تلک کی رہائی کے لئے لندن
گئے تھے بیان کیا تھا کہ انگریز مسٹر تلک کے نام سے
کانپ اٹھتے ہیں اہل ہند مسٹر تلک سے زیادہ کسی
ہندوستانی کی توقیر و عزت نہیں کرتے۔ وہ آگ
جو ایک مدت تک ماند رہی، بی رہی اب ہندوستانی
کی جدوجہد کو پہلے سے زیادہ روشن کرنے کے لئے
آگئی ہے مجھ سے پوچھا گیا ہے کہ ہم لوگ مسٹر تلک
کی جنہیں گورنمنٹ نے قید کر دیا تھا عزت کیوں
کرتے ہیں۔ اس کا جواب کلکتہ کے دو اینگلو انڈین
اخبارات کی تحریر سے معلوم ہو سکتا ہے یہ اخبارات
خطابات کی فہرست پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں
کہ خطاب یافتوں میں غیر سرکاری اصحاب کا نام
شاذ نہیں اور ہم اس امر کو بخوبی جانتے ہیں کہ
ان اخبارات کے بعض نظر اینگلو انڈین حضرات
ہی ہوں گے اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جب گورنمنٹ
کو اینگلو انڈین حضرات ہی کا علم نہیں تو وہ
ہندوستانیوں کی عزت و فضیلت کیونکر کر سکتی
ہے جنہیں وہ بالکل نہیں جانتی بابو للت موہن داس
نے بیان کیا کہ مسٹر تلک کی مساعی جمیلہ صرف ہندوستانی
سیاست ہی تک محدود نہیں رہیں بلکہ انہوں نے
تمدنی اور مذہبی امور کے متعلق بھی خاص کوشش
کی ہے مقررین نے امید ظاہر کی کہ مسٹر تلک اپنا
سلسلہ جدوجہد برابر جاری رکھیں گے۔ اور
ان پر گورنمنٹ کی تہدید کا مطلق اثر نہ ہوگا۔
بابو چیندر ناتھ بنرجی نے کہا کہ ہم مسٹر تلک
کی عزت کرتے ہیں تو اس کی تشریح کی کچھ
ضرورت نہیں۔ ہم اون کی پرستش اس لئے
کرتے ہیں کہ وہ بھارت ماتا کے سپوتوں میں
سب سے اعلیٰ و افضل ہیں اور ہم اون کی عزت
اس لئے کرتے ہیں کہ گورنمنٹ نے اون کی بے عزتی
کی ہے اور انہیں قید کیا ہے اس بات کو پوشیدہ
رکھنے کی ہمیں کچھ ضرورت نہیں بلکہ ہر بات صاف
صاف کہہ دینی چاہئے۔ گورنمنٹ اور عوام الناس
میں قدرتی و فطری مخالفت ہے اگر گورنمنٹ کسی
امر کو رعایا کے نقطہ نظر سے نہیں دیکھتی تو رعایا
کو بھی ضرورت نہیں کہ وہ اسے گورنمنٹ کے
نقطہ نظر سے دیکھے۔ مسٹر تلک کے قید ہو جانے
سے ہندوستان کی قومی تحریک بالکل بیٹھ گئی
گئی ہے۔ اور لیڈروں کا اس جلسہ میں شریک نہ ہونا
اس امر کی کافی دلیل ہے کہ ہمارے لیڈر اس فضول
کوشش میں مصروف ہیں کہ ویسرائے کی میعاد
حکومت میں توسیع کیجائے۔

مذکورہ بالا خلاصہ تقاریر مظہر ہے کہ اس
قسم کے جلسوں کی غرض یہ ہے کہ گورنمنٹ کے
انتظامات پر ایک ایسی نکتہ چینی کی جائے کہ
اوس سے رعایا میں بدظنی و غلط فہمی پیدا ہو۔

لفٹنٹ گورنر پنجاب کا ایک قابل قدر سرکلر

اخبار وکیل لکھتا ہے کہ لفٹنٹ گورنر بہار نے نے تمام حکام کے نام
اس مضمون کا ایک سرکلر جاری فرمایا ہے کہ آیندہ ضلعی
افسروں کے آنے کے موقع پر اگر باشندے اپنی مرضی
سے معمولی پیمانہ پر آرائش وغیرہ کریں تو چنداں مضائقہ
نہیں۔ مقامی سرکاری افسروں کا اس بارہ میں
کوئی اشارہ نہ ہونا چاہئے۔ ایسے موقعوں پر افسروں
کی شرکت اور چندے خلاف ضابطہ ہیں کیونکہ
اس سے غلط فہمی پیدا ہونے کا اندیشہ ہے ہز آنر
نے اون قیمتی ڈالیوں کو بھی نامناسب قرار دیتے
ہوئے امید ظاہر کی ہے کہ معمولی ڈالیوں کو بھی ہر
طرح منسوخ کرنے میں کوشش کیجائے گی اور
کوئی افسر کسی قسم کی ڈالی قبول نہیں کرے گا۔

کاش ہمارے صوبہ کے صاحب لفٹنٹ گورنر
بہادر بھی اس سرکلر کی تقلید فرما کر ایک تعلمی حکم
اس بارہ میں صادر فرمائیں کہ حکام کی تشریف
آوری پر چندے اور سرکاری حکام کے اشارہ
سے آرائش وغیرہ کے کام کو انجام نہ دیں اور
ڈالیوں وغیرہ کو بھی قبول نہ کریں تاکہ وہ نقصانات
اور خرابیاں جو ان امور سے پیدا ہوتی ہیں بالکل
رفع ہو جائیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ڈالیوں کے
ذریعہ سے حکام کو نہایت آزادی سے رشوت
دیجاتی اور حکام کو اپنے مطلب کے لئے خوش
کیا جاتا ہے۔ اگر یہ رشوت بند ہو گئی تو امید ہے
کہ انصاف و عدالت میں بہت کچھ اضافہ ہو
جائے گا۔

انجیل کی اشاعت

گذشتہ ماہ مئی میں نینی تال میں برٹش
اینڈ فارن بائبل سوسائٹی کے تیسویں سالانہ جلسہ
میں جو سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی گئی۔ اس میں انجیل
کی اشاعت کے متعلق ذیل کے اعداد و شمار
خاص طور پر قابل غور ہیں۔
(۱) سنہ ۱۹۱۱ء میں انجیل کی ۷۰ لاکھ اشاعت ہوئی۔
(۲) سنہ ۱۹۱۲ء میں ۷۵ لاکھ انجیلیں شائع کی گئیں۔
(۳) سنہ ۱۹۱۳ء میں ۸۹ لاکھ ۵۸ ہزار ۲۳۲ جلدیں
تقسیم ہوئیں۔
(۴) ۱۵۔ ۱۰ لاکھ۔ ۵۶ ہزار ۱۲۸ جلدیں مکمل کتاب
مقدس کی تقسیم کی گئیں۔ ۱۲ لاکھ ۷۵ ہزار ۴۰
کتابیں عہد جدید کی چھپیں اور ۶۶ لاکھ ۷۶ ہزار
۹۱۴ کا بیان انجیل کے متفرق حصوں کی بانٹی
گئیں۔
(۵) ہندوستان کے تین صوبوں میں انجیل کی
دو لاکھ چالیس ہزار ۹۲۸ جلدیں تقسیم اور
فروخت ہوئیں۔ ان صوبوں کی ۴۲ بولیوں اور
لہجوں میں انجیل کے ترجمے ہوئے۔ یہاں ۲۹
عورتیں اور ۶۰ مرد سال بھر بلا ناغہ اشاعت
انجیل کا کام کرتے ہیں جن کی کوششوں سے انجیل
کی ۴۹ لاکھ جلدیں عام ہندوستانیوں کے ہاتھ
میں پہنچ چکی ہیں۔
(۶) پچھلے سال اشاعت انجیل میں دس لاکھ
زیادہ ترقی ہوئی۔ اور گذشتہ پندرہ سالوں
کی نسبت اب اس کی اشاعت مضاعف ہے۔
(۷) انجیل کے ترجمے ۵۶۴ زبانوں میں شائع
ہو چکے ہیں۔"

لیکن دوسری طرف ذرا مسلمانوں کی حالت
پر غور کرو۔ کیا ہم ان اعداد کے بالمقابل قرآن
کریم کی اشاعت پر بھی روشنی ڈال سکتے ہیں۔
کیا ہم نے آج تک ہمسایہ اقوام کی ان تبلیغی
کوششوں سے کوئی سبق عبرت حاصل کر کے
اپنے پاک مذہب کی اشاعت میں کوئی نمایاں حصہ
لیا؟ حیرانی اور تعجب کا مقام ہے۔ کہ دوسرے
مذاہب اگرچہ اپنے پیرووں کو ہرگز ہرگز اسبات
کی اجازت نہیں دیتے۔ کہ وہ عام لوگوں میں
اپنے مذہب کی اشاعت کریں۔ کیونکہ وہ صرف
ایک خاص قوم اور خاص وقت کے لئے مخصوص
تھے لیکن وہ باوجود اس ممانعت کے بہت بڑھ
چڑھ کر قدم مار رہے ہیں اور پوری قربانی و ایثار
سے کام لے رہے ہیں۔ اور مسلمان باوجود اشاعت
اسلام کے ذمہ دار ہونے کے اس طرف بالکل
متوجہ نہیں ہوتے۔ اور انہیں اپنے دین و مذہب
کی کوئی پرواہ نہیں۔ افسوس!

سخت ضرورت ہے

تین بچوں کی تعلیم کے لئے ایک ایسے مسلمان
انٹرنس پاس کی سخت ضرورت ہے۔ جو عمدہ
حساب جانتا ہو اور بچوں کی تعلیم و تربیت
سے بھی واقفیت رکھتا ہو۔
تنخواہ ۲۰ ماہوار اور رہنے کو مکان دیا
جائے گا۔
منیجر اخبار مدینہ بجنور

عیسائی فرقوں کا مقابلہ اناجیل آگ کی نذر

آریہ گزٹ رلوی ہے کہ جزیرہ فلپائن میں کیتھولک اور پروٹسٹنٹ عیسائیوں میں باہمی مقابلہ عجب لطف دکھا رہا ہے اول الذکر عیسائی فرقہ کا خیال تہا کہ انجیل کی عام اشاعت نہ کی جائے اور غیر کس و ناکس کے ہاتھ میں اسے دیجائے۔ لیکن آخر الذکر فرقہ عام اشاعت کا موئد تہا۔ چنانچہ اوس نے بائسکوپ تماشے کے ذریعہ سے تین دن کے اندر ۶ ہزار انجیلیں فروخت کیں جس کی صورت یہ تہی کہ جو شخص تماشا دیکھنے آتا تہا اوس کو ایک انجیل مفت دیجاتی تہی یا جو شخص ایک انجیل خرید کرتا تہا اوسے ایک دفعہ تماشا دیکھنے کا ٹکٹ مفت دیا جاتا تہا۔

کیتھولک فرقہ نے پروٹسٹنٹ فرقہ کی یہ چال دیکھکر خود بھی ایک چال چلی اور اعلان کیا کہ وہ بھی تماشا کرینگے۔ اور داخلہ کیلئے صرف بائبل دکھانا کافی ہوگا۔ تماشائی اور پادری لوگ تماشا گاہ میں پہونچ گئے لیکن وہاں تماشہ کا کوئی نشان نہ تہا۔ جب لوگوں کا ہجوم زیادہ ہوگیا تو بہت سے بنڈل میدان تماشا گاہ میں رکہہ دئے گئے ان بنڈلوں میں انجیلیں تہیں پادریوں نے دیکھتے ہی دیکھتے ان بنڈلوں میں آگ لگا دی اور لوگوں کے اوس اژدحام نے جو تماشا دیکھنے کے لئے جمع ہوا تہا بجائے تماشے کے انجیلوں کا ڈھیر جلتا ہوا دیکھا۔

مذکورہ بالا باہمی مقابلہ ثابت کرتا ہے کہ مسیحیت اناجیل کی اشاعت میں کس سرگرمی سے کام لے رہی ہے لیکن وہ جس قدر کوشش کرتی ہے اسی قدر ناکامی ہوتی ہے اور نہ صرف ناکامی بلکہ بے انتہا مالی نقصان اور حرج اوقات بھی۔

اسلام کے مبلغ غور کریں اور مسیحیت کو پیش نظر رکہکر کم از کم ہزارواں حصہ ہی کام کرنے کی طرف متوجہ ہوں۔

امیر بخارا کے افسوسناک حالات

مصر کا فارسی معاصر چہرہ نما امیر بخارا کے افسوسناک حالات میں لکہتا ہے کہ

پستی و تنزل کا احساس ہوجانے کے بعد اسوقت تمام ممالک اسلامیہ میں ترقی کی حرکت شروع ہوگئی ہے اور جابجا اسکول و مکاتب کے اجرا کی سعی ہورہی ہے لیکن افسوس ہے کہ امیر بخارا بدستور جمود و خمول کی زندگی بسر کررہے ہیں اور صرف یہی نہیں کہ بخارا اپنی قدیم حالت پر ہے۔ بلکہ اوس سے بھی بدرجہا بدتر ہوگیا ہے۔

امیر صاحب بخارا کو نہ علوم جدیدہ کی ترویج اور اصلاح معاشرت و تمدن کا خیال ہے نہ ملک و قوم کی ترقی کے وسائل فراہم کرنے کا۔ البتہ آنہیں یہ شوق ہے کہ روپیہ جمع کیا جائے چنانچہ اسوقت تک اونہوں نے جسقدر روپیہ جمع کیا ہے اوس کی نسبت اخبار مذکور کا بیان ہے کہ اسوقت دنیا میں شاید ہی کوئی بادشاہ امیر بخارا سے زیادہ دولت رکہتا ہو۔ بقول اخبار مذکور امیر صاحب کے خزانہ کی عمارت بہت پرانی عمارت ہے جسکی دیواریں پچاس گز لمبی ۲۰ گز چوڑی اور ۸ گز اونچی ہیں۔ اس مکان کے اندر چہت کے نیچے ایک اور عمیق تہ خانہ ہے جس میں ملکی و اجنبی طلائی سکوں کی ایک بڑی مقدار جمع ہے تہ خانہ کے باہر ایک لمبا رجسٹر امیر بخارا کے آبا و اجداد کے وقت سے رکہا ہوا ہے جس میں آمد و خرچ کا اندراج ہوتا رہتا ہے لیکن اسوقت تک اس رجسٹر میں جمع تفریق کرکے باقی نہیں نکالی گئی۔

امیر بخارا کی سالانہ آمدنی ریاست سے دس کروڑ منات ہے جس میں ڈیڑہ کروڑ وہ اپنے ذاتی مصارف کے لئے لیتا ہے۔ ایک لاکہ منات روس کو فوجی کنٹنجنٹ کے معاوضہ میں دیتا ہے اور چند سال سے ۲۵ ہزار منات ریاست کی فوج کو دیتا ہے۔ ان مصارف کے علاوہ اور کوئی صرف نہیں۔ اور بقایا تمام آمدنی داخل خزانہ ہوتی رہتی ہے۔

چہرہ نما کا بیان ہے کہ اب امیر بخارا کو اصلاح و ترقی کا کچہہ خیال پیدا ہوا ہے۔ لیکن بایں ہمہ ابھی ابتدا نہیں ہوئی دیکہئے ابتدا کس طرح ہوتی ہے۔

معزز معاصر ہمدرد جدید لباس میں

اب سے پہلے لکہا جاچکا ہے کہ معاصر ہمدرد آئندہ سے ٹائپ کے بجائے پتہر کے چہاپے پر چہپا کریگا چنانچہ یکم جولائی سے اس پر عملدرآمد شروع ہوگیا ہے۔ ہمدرد کا پہلا پرچہ عمدہ سفید چکنے کاغذ پر ۸ صفحہ کے حجم میں نکالا گیا ہے۔ لیکن اسی پرچہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمدرد کی یہ حالت عارضی ہے اور آئندہ معمولی کاغذ پر ۴ صفحہ کا شائع ہوا کریگا۔

ہمدرد کی یہ تبدیلی امید ہے کہ ملک میں نظر استحسان سے دیکہی جائے گی۔ اور وہ اپنے اس لباس میں ملک و ملت کی خدمت میں بہت کچہہ مستعدی سے کام لے گا۔ اسوقت تک ہمدرد کے مقبول عام ہونے میں جو خرابی تہی وہ غالباً ٹائپ کا عربی رسم الخط تہا جس سے ایک طرف تو مصارف کی زیادتی سے ہمدرد کی قیمت بہت زیادہ تہی اور دوسری جانب ٹائپ کی چہپائی سے غیر مانوسیت۔ اب چونکہ جدید تبدیلی سے یہ تمام خرابیاں رفع ہوگئی ہیں۔ امید ہے کہ ملک شوق و رغبت سے ہمدرد کی جانب ہاتہہ بڑہائے گا

یکم جولائی سے اسوقت تک جس قدر پرچے ہماری نظر سے گذرے ہیں وہ بہت کچہہ توقعات دلاتے ہیں اور ہمیں امید ہوتی ہے کہ ہمدرد اس لباس میں نہ صرف دوسرے روزانہ قومی اخبارات کے لگ بہگ ہوجائے گا بلکہ ہر طبقہ اور آبادی میں اپنے اثر کو وسیع کرنے میں بہی کامیاب ہوگا۔

معاصر موصوف نے یکم جولائی کی اشاعت میں اپنی پالیسی کی تجدید کرتے ہوئے ظاہر کیا ہے کہ وہ اپنے ناظرین کو وہی غذا دے گا جو ان کی صحت کے لئے مفید ہو۔ خواہ وہ کیسی ہی بد مزہ کیوں نہ ہو۔ اگر چٹ پٹی مزہ دار گرما گرم چاٹ کی ضرورت ہو تو اوس کی فرمایش کسی دوسری جگہ کرنی چاہئے۔ معلوم نہیں معاصر موصوف نے اس سے کونسی پالیسی کی تجدید کی ہے۔ ہمدرد کی گذشتہ زندگی کو پیش نظر رکہتے ہوئے ہمارے نزدیک یہ الفاظ معنی سے خالی نظر آتے ہیں۔ ممکن ہے معاصر موصوف کے نزدیک اس کے کچہہ معنی ہوں۔ بہرحال ہم دعا کرتے ہیں کہ خداوند تعالےٰ ہمارے معاصر کو کامیاب و مقبول عام فرمائے اور سچائی و نیک نیتی سے ملک و قوم کی خدمت کرنے کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین۔

لندن میں تبلیغ اسلام

قاری سرفراز حسین نے خواجہ کمال الدین صاحب کے مشورہ سے تبلیغ اسلام کا کام لندن میں شروع کردیا ہے۔ جس میں خدا کے فضل و کرم سے کامیابی کی صورت نظر آرہی ہے۔ چنانچہ قاری صاحب کے تازہ خط سے معلوم ہوا ہے کہ انہوں کی کوشش سے ایک انگریز خاتون نے اسلام قبول کیا ہے جس کا ذکر تمام ولایتی اخبارات نے کیا ہے۔ جن میں سے ڈیلی مرر کا بیان ہم ذیل میں درج کرتے ہیں

ڈیلی مرر ۹ جون کی اشاعت میں لکہتا ہے انگلستان کو مسلمان کرنے کی اسلامی مہم کل سے سہ پہر کو لندن میں شروع ہوگئی ہے مشنریوں میں سے اس مہم کے سرگروہ قاری سرفراز حسین صاحب ہیں جو حال ہی میں دہلی سے یہاں آئے ہیں اونہوں نے انگلستان کی پبلک کے سامنے اپنا لکچر کیکسٹن ہال میں دیا جہاں ان کا تعارف رائٹ آنریبل سید امیر علی نے جو پریوی کونسل کے سب سے پہلے ہندوستانی ممبر ہیں کرایا۔

اپنے لکچر کے خاتمہ پر قاری صاحب نے ایک عجیب و حیرت انگیز اعلان کیا اور وہ یہ تہا کہ ایک نوجوان انگریز عورت نے مذہب اسلام قبول کیا ہے مذکورہ نوجوان عورت اس کے بعد آگے بڑہی اور قاری (صاحب) کی ہدایت پر اس نے عربی زبان میں "کلمہ" پڑھکر اسلام قبول کیا اس پر بہت جوش کے ساتہہ اظہار مسرت کیا گیا اور مجمع نے نومسلمہ کے لئے دعا کی جس نے اپنا نام شائع کرنے کی اجازت نہیں دی

اس ملک میں سب سے زیادہ قابل ذکر قبول اسلام لارڈ ہیڈلے کا ہے جن کا اعلان گذشتہ سال کیا جاچکا ہے آپ آئرلینڈ کے رئیس اور جنوری ۱۹۱۳ء میں اوس آف لارڈز کے ممبر ہوئے ہیں۔ آپ ایک زمانہ میں ہندوستان میں سول انجنیر بہی رہ چکے ہیں۔

سرویہ و اسٹریا کے تعلقات میں کشیدگی

ولی عہد اسٹریا کے قتل سے جس کی نسبت کہا جاتا ہے کہ سرویہ کے اشارہ سے ہوئی ہے۔ اسٹریا و سرویا کے تعلقات میں بہت زیادہ کشیدگی پیدا ہوگئی ہے۔ سرویا آسٹریا کے ہاتہوں سے جسقدر مصائب اٹہا رہا ہے اوس کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ گذشتہ جنگ بلقان میں اوس نے بہت سا نقصان اٹہایا۔ لیکن البانیا میں اسٹریا نے اسے دخیل تک نہ ہونے دیا۔ واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ سرویا کو آسٹریا کے ہاتہوں سے جو مصائب اٹہانے پڑے ہیں اون کی تجاویز میں مقتول ولیعہد نہ صرف شریک تہا بلکہ اوسی کی تحریک سے سرویہ کو مصائب میں مبتلا ہونا پڑا تہا کیونکہ ولی عہد اسٹریا امور خارجیہ کا ضامن تہا۔ اور تقریباً تمام خارجی معاملات اوسی کے ہاتہوں سے انجام پذیر ہوتے تہے آخر سرویا نے مجبور ہوکر ولی عہد سے انتقام لیا اور ہمیشہ کے لئے اوسے بستر خاک پر سلا دیا ولی عہد کے قتل سے یورپ میں مختلف قسم کے خیالات ظاہر کئے جارہے ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ سرویہ کی اس حرکت سے نہ صرف اسٹریا کے حلیف اٹلی و جرمنی ہی ناراض ہوجائیں گے بلکہ تمام یورپ سرویہ کی اس غیر مناسب حرکت سے ناخوش ہوجائیگا اور سرویا نے جس مقصد کے لئے یہ ناشایستہ حرکت کی ہے وہ اوس میں کامیاب نہوگا۔

بعض اہل الرائے کا خیال ہے کہ سرویا کی یہ زبون حرکت یورپ میں ایک نئی حرکت پیدا کردے گی۔ اور ممکن ہے آیندہ اس سے ایک عالمسوز جنگ کے آثار ظاہر ہوں اور یورپ کی سرزمین پہر ایک دفعہ انسانی خون سے لالہ زار بن جائے۔ جہانتک ہمارا خیال ہے سرویا نے یہ حرکت غالباً البانیا میں اپنا اثر پیدا کرنیکے لئے کی ہے لیکن سیاست کی موجودہ رفتار ظاہر کررہی ہے کہ سرویا کی کامیابی توحداگانہ رہی ٹرکی و یونان کے تعلقات کی روز افزوں کشیدگی اوس کو مزید نقصان پہنچانے کا موجب ہوگی دیکہئے کیا نتیجہ نکلتا ہے۔

مطبوعات جدیدہ

عالم خیال — عرصہ ہوا مولانا شوق لکھنوی نے عالم خیال کے عنوان سے ایک دلچسپ نظم کے چار ترخ لکھے تھے جو مختلف موقت سائنشیوع رسائل میں شائع ہو چکے ہیں اس قیمتی نظم کا ہر ترخ بجائے خود نہایت پاکیزہ اور لطیف ہے پہلے ترخ میں دکھایا گیا ہے کہ عورت کا شوہر پردیس میں ہے اور وہ اوس کی یاد میں ہجر وال سے بے چین ہو رہی ہے دوسرے ترخ میں اوس نے اپنے شوہر کو خط لکھا ہے جس میں اپنی بیچینی اور کرب و اضطراب کا پورا نقشہ دکھایا ہے تیسرا ترخ شوہر کا خط ہے جس میں اوس نے وعدہ کیا ہے کہ بیس روز بعد وہ آئیگا چوتھے ترخ میں عورت کا انتظار دکھایا گیا ہے آج بیسواں دن ہے اور عورت خیال کر رہی ہے کہ آج مجھے کیا کرنا چاہیے۔ چاروں ترخ اسقدر دلچسپ اور لطیف جذبات کا نمونہ ہیں کہ اون سے فطرت انسانی کا پورا پورا اظہار ہوتا ہے یہ چاروں ترخ مسٹر پیارے لال شاکر اڈیٹر رسالہ العصر نے حال میں کتابی صورت میں شائع کئے ہیں جن کے ساتھ چار مشہور اہل قلم کے ریویو بھی ہیں جو علیحدہ علیحدہ ہر ترخ پر لکھے گئے ہیں حقیقت یہ ہے کہ جس طرح مولانا شوق کی نظم انسانی فطرت و جذبات کا اعلیٰ نمونہ ہے اوسی طرح یہ ریویو نظم کا آئینہ۔

مولانا شوق نے اس نظم میں اگرچہ ہندی شاعری کے جذبات و خیالات کا پورا پورا تتبع کیا ہے لیکن جس سادگی قابلیت اور عمدگی سے قدرتی جذبات اور فطری خیالات کو مسلسل طور پر نظم کیا ہے وہ ہر آئینہ قابل قدر ہے اور یہ مولانا شوق ہی کا حصہ ہے۔

شروع میں مسٹر شاکر کا ایک جامع مقدمہ ہے جس میں مسٹر موصوف نے مولانا شوق کی نظم کو نہ صرف اردو بلکہ تمام زبانوں میں ایک بہتر و افضل نظم قرار دیا ہے، ممکن ہے مسٹر موصوف کا یہ خیال کسی حد تک درست ہو اگر اوس میں مبالغہ نہیں کیا گیا ہے البتہ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اردو میں یہ نظم اپنا پایہ بلند رکھتی اور اپنی نوعیت کے اعتبار سے ایک پہلی نظم ہے جو یہ ثابت کرتی ہے کہ اردو زبان بھی اس وسعت سے خالی نہیں ہے کہ اوس میں ہم منتہم کے اعلیٰ خیالات اور پاکیزہ جذبات خوبی کے ساتھ ادا کئے جائیں رسالہ میں ایک تصویر بھی لگائی گئی ہے جو تخیل کا ایک سچا فوٹو ہے اور نظم کے خیالات کا پاکیزہ نمونہ امید ہے کہ یہ مختصر کتاب اردو علم ادب میں ایک عمدہ چیز سمجھی جائے گی۔ لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۶ ضخامت ۱۰۱ صفحہ

ملنے کا پتہ
مسٹر دیلنگ کمپنی لکھنؤ

مسلمانونکو دار الاسلام کیطرف دعوت

ہمارے بعض ہندی بھائیوں نے دریافت کیا ہے کہ کس قسم کے لوگ مقام خلافت میں آنے چاہئیں تاکہ ان کا وجود ملک و ملت کے لئے مفید ہو سکے ہم نمایندہ علم کی خاطر اپنی سمجھ کے مطابق لکھتے ہیں۔

تجارت — سب سے پہلی اور مقدم چیز تجارت ہے یہاں کی تجارت میں عظیم الشان فائدہ ہے اور مسلمانوں کے لئے یہاں کی تجارت میں کامیابی یقینی ہے کیونکہ قوم مسلمان ہے اور اسکو اب کافی سبق مل چکے ہیں۔ یورپ کی خلوت و جلوت کے جداگانہ اصول انہوں نے مشاہدہ کر لئے ہیں اور جب تک مسلمان کی دوکان سے کوئی چیز ملے نصرانی کی دوکان سے نہیں لیتے اور یہاں کے لوگ فلاح و فیاض ہونے کے علاوہ غیر ملکوں کے آئے ہوئے مسلمانوں کے غایت درجہ معاون و مددگار بھی ہیں۔ اور یہ احساس شریف تجارت کی کامیابی کی کلید ہے۔

ہندوستان کا مال مثلاً مرادآباد کے برتن بنارس کا ریشم کشمیری تیلیر۔ لکھنؤ کے چکن۔ دہلی کے زنانہ سلیم شاہی جوتے۔ آگرہ کے پتھر کے سامان۔ احمد آباد گجرات کے ایرے ایسی چیزیں کوشش کرنے سے رواج پا سکتی ہیں جو مال ہمیشہ ہندوستان سے یہاں آتا ہے اور جس میں فائدہ بہت بیان کیا جاتا ہے وہ کریانہ کا سامان رنگون کے چاول کلکتہ کی گونیاں چار وغیرہ ہے چاولوں کے لئے اگر کوئی رنگون کا مسلمان فوج کے لئے ٹھیکہ لے تو اسکو ٹھیکہ کا مل جانا بعید از قیاس نہیں ہے بلکہ اس کے لئے جہانتک ہوگا۔ ہم پوری کوشش کرینگے بدون کسی کمیشن یا اجرت کے وعدہ کرتے ہیں علیٰ ہذا اور بھی کسی قسم کا فوج کو سامان بہم پہونچانے کا کوئی ٹھیکہ لینا چاہے اور شرایط کو پورا کر سکے تو ٹھیکہ کا مل جانا ممکنات سے نہیں ہے اس کے سوا اگر سرمایہ دار مسلمان یہاں آویں اور ہر قسم کے کارخانے مثل چمڑا رنگنے کا فوجی سامان بنانے کا۔ دیا سلائی کا لوہے کی دیگ کا۔ بسکٹوں کا۔ آٹا پیسنے کا۔ کاغذ کا۔ لکڑی چیرنے کا بنالیں تو کیا تعجب کہ حکومت بھی کوئی قطعہ زمین انکو کارخانوں کے لئے مفت دیدے یہاں کی مقدس حکومت کو یہ کبھی خیال نہیں ہوگا کہ انہیں خزانوں کا آمنا بوجھ لادے تاکہ وہ سستا مال نہ تیار کر سکیں بلکہ ہر طرح سے ان کی ترقی کی خواہشمند ہوگی۔ اگر لوگ یورپ سے ہی مال منگوا کر یہاں فروخت کریں گو یہ کام ملک کی ترقی کے منافی ہے تاہم انکو فائدہ ہوگا علیٰ ہذا جاپان سے اگر مال منگوا کر فروخت کریں یا کمیشن پر کام کریں تو بھی فائدہ کی امید ہے۔

معدنیات — اگر مالدار و ذی ہمت لوگ معدنیات کے ٹھیکے شرکات بنا کر لے لیں تو خیر و برکت و ثروت مزید حاصل کر لیں گے یہاں کی معدنیات پر یورپ کے لوگوں کی رالیں ٹپکتی ہیں اور وہ سر پٹکتے ہیں کہ کسی طرح انکو یہ مل جائیں۔ لوہا۔ سیسا۔ تانبا۔ سونا۔ چاندی وغیرہ کی بے شمار کانیں ہیں۔ کوشش و ہمت کریں تو کوئی بڑی بات نہیں۔

ایک اور بھی راستہ تھوڑی سی پونجی سے کام کرنے کا ہے۔ کہ ترکی زبان سے واقفیت پیدا کر لینے کے بعد استانبول کے مضافات سے گھی۔ شہد۔ مرغیاں۔ انڈے لا کر شہر میں فروخت کریں تو اسکو فائدہ ہو سکتا ہے۔ اور کئی آدمی اس کام کو کرتے ہیں اور خوب فائدہ اٹھاتے ہیں۔

زراعت — زراعت کے لئے اناطولی کی زمین زرخیزی و زرریزی میں ضرب المثل ہے اگر ہندوستانی مسلمان شرکات بنا کر زمین قیمتاً لے لیں یا یوں آباد کرنے کے لئے حکومت سے لیں تو ان کو فائدہ حاصل ہوگا۔ بندوبست اگر دوامی نہیں تو بھی ایک عرصہ دراز تک متغیر نہیں ہوگا۔ اس حالت میں ان کو عثمانی رعیت بننے کی عزت حاصل کرنی ضرور ہوگی۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہو تو اجنبیوں کی مداخلت کا خوف رہتا ہے جو امور سلطنت رانی کے لئے مفید نہیں۔

طلباء — علوم جدیدہ کی تحصیل کے لئے طلباء کا یہاں آنا مفید ہے کیونکہ یورپ کے مقابلہ میں یہاں خرچ بہت کم اور بعض مدارس میں تو کھانا کپڑا جیب خرچ تک بھی سرکار سے ملتا ہے۔ لیکن یہاں تمام آنے والے اس بات کا خیال رکھیں کہ یہ مقام اسلام کا آخری قلعہ ہے ہماری رائے میں اگر ڈاکٹر عصمت اللہ بیگ آویں اور اپنی خداداد قوت کے کرشمے دکھاویں تو بہت ہی مفید ہوگا۔ اور اس آمدنی کا کچھ حصہ فی سبیل اللہ مقرر کر دیں۔

بس ہندے مخلص مسلمانوں کو یہاں ضرور آنا چاہئے اگر وہ یہاں آویں تو جہانتک ہمارے امکان میں ہوگا ان کی کامیابی کے لئے بدون کسی اجر کے کوشش کرینگے۔ کیونکہ ان اجری الا علی اللہ ہر وقت ہمارے پیش نظر رہتا ہے۔ (جہان اسلام)

نظارت حربیہ کا اعلان

نظارت حربیہ نے اخبارات کو حکم دیا ہے کہ پردہ اسلامی شعار اور ہماری حکومت کے قانون اساسی میں سے ہے اور خلافت اسلامیہ شرع شریف اور دین متین کی محافظ ہے لہذا حکم دیا جاتا ہے کہ پردہ نہایت ضروری چیز ہے اور قانون مطبوعات کے ذریعہ تمام اخبارات کو تنبیہ کیجاتی ہے کہ وہ اس کے خلاف کچھ نہ لکھیں یہ ہی اسلامی حکومت کی برکت یہاں عمل پہلے ہوتا ہے اور قرار (رزولیشن) پیچھے۔ مگر ہماری ہندوستان کی انجمنوں کے قرارات تو نہایت دلکش ہوتے ہیں مگر عمل کی جگہ صفر ہوتا ہے ایک دفعہ ناگپور کانفرنس کے موقع پر میں نے ارباب حل و عقد سے یہ کہا تھا کہ ایک میں بھی رزولیشن پیش کرتا ہوں۔ وہ یہ کہ کانفرنس نے آجتک جتنے رزولیوشن پاس کئے ان تمام پر نہیں نصف پر نہیں بلکہ ان کے چہلم حصہ پر عمل کرا لو۔ (جہان اسلام)

مسلمان ذرا غور کریں

۳۰ ملین فرنک

اس ہفتہ میں قسطنطین ملک یونان کی سالگرہ تھی یونانیوں نے اس موقع کو اظہار حمیت و فدائیت و خدمت وطن کے لئے غنیمت سمجھا اور ایک ہی دن کے اندر تیس ملین فرنک یعنی ڈیڑھ لاکھ اشرفی جمع کر دی تاکہ ایک ڈریڈ نوٹ امیرا طور قسطنطنیہ کے نام سے خرید کر کے حکومت یونان کی نذر کر دیں۔ مسلمانوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ یونانیوں نے جو امپراطور جہاز کا نام رکھا ہے یہ قسطنطین انکے بادشاہ کا نام ہے اور ان کا مقصد یہ ہے کہ اپنی دیرینہ آرزو کو پورا کریں یعنی مقام خلافت پر حملہ کر کے دوبارہ قسطنطنیہ میں نصرانی سلطنت قایم کریں۔ مسلمان جانتے ہیں کہ ان کا انتہائی مقصد و نصب العین یہی نقطہ ہے۔ پہلی دل میں تمنائیں تھیں اور اب عملی رنگ میں کوشش کی جا رہی ہے، یونان نے ایک پول (ٹکٹ) بنایا ہے۔ جسمیں ایا صوفیہ کا نقشہ اور قسطنطنیہ پر حملہ ہے آج تمام یونانی اپنی تمناؤں کو عملی لباس پہنانے کی منادی کر رہے ہیں اور اسکی بین ورودش دلیل یہ ہے کہ ایک دن میں ڈیڑھ لاکھ لیرا (پونڈ) جمع کر دیتا ہے۔ حالانکہ یونانی ایک حقیر و ذلیل قوم ہیں اور ان کی تعداد تیس لاکھ ہے۔ کیا مسلمانوں کے لئے غیرت کا مقام نہیں ہے کہ ایک چھوٹی سی جماعت مسلمانوں کی عظیم الشان قوم کو تہدید تبا دے۔ اور ان کے خلیفہ کو مقام خلافت سے نکالنے کی کوشش کرے اور کثرت عدد اسی حالت میں مفید ہوتی ہے کہ آپس میں اتحاد و اتفاق ہو اور دین و وطن کی حفاظت کے لئے جان و مال قربان کریں۔ یونانیوں کی اس کوشش کو عبرت کے ساتھ یاد کریں اور اپنے ہاتھوں کو جیبوں میں ڈالکر کچھ نکالیں۔ یرضی اللہ عنہم و ذکر فان الذکری تنفع المؤمنین۔

قابل توجہ معاونین مدینہ

معزز معاونین مدینہ آپکی توجہ کا بہت کچھ محتاج ہے مہربانی فرما کر توسیع اشاعت میں حصہ لیجئے اور کم از کم ایک ایک خریدار عنایت فرما کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائیے تاکہ ہم مدینہ کو بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش کامیاب ہوں۔ — منیجر اخبار مدینہ بجنور

اتفاقات زمانہ

ایک دلچسپ قصہ

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

جس روز سے دوکان میں یہ معلوم ہوا تہا کہ مقیط عبدالعزیز کا جانشین قرار پایا اُسی روز سے دوکان کا ایک ایک متنفس اُس کے آنے کے دن گن رہا تہا یہ ظاہر ہے کہ وہ اب شریک غالب تہا اور دوکان آیندہ اسی کی ہدایت اور پسند پر چلنے والی تہی!

حمیدہ بہی اپنی ظاہری مصیبت خاموشی کے ساتھ برداشت کر رہی تہی! تمام لڑکیوں کے طعن و تشنیع۔ تمسخر آمیز فقرے۔ پھبتیاں سب ہی کچھ سنتی۔ لیکن سنتی اور پی جاتی۔ میں تو میں۔ غالباً سارہ بہی جو اس کی تنہا مونس تہی۔ یہ نہیں بتا سکتی کہ وہ اوسوقت اپنے دل میں کیا کیا منصوبے باندھتی تہی۔ بہت ممکن ہے کہ اوروں کی طرح اوسکو بہی عبدالمقیط کی آمد کے ساتھ کسی انقلاب کی امید ہو تاہم اوسکی دلی امیدیں پردۂ راز میں نہیں اور ہیں!

مقیط نے حتی الامکان آنے میں بہت جلدی کی۔ مگر پہر بہی پہونچتے پہونچتے اسے کم و بیش ایک مہینہ لگ ہی گیا۔ سب جانتے تہے کہ مقیط نوجوان ہے۔ آزاد خیال ہے اور خوبصورت ہے۔ لیکن اس کا علم کسی کو نہ تہا کہ وہ دلکش اور بااثر بہی ہے۔ مقیط لمبس، روزا اعلی درجہ کا سوٹ پہنے۔ پلش ہیٹ لگائے ججے تلے قدم رکہتا ہوا دوکان میں داخل ہوا وہ بہی عجیب دن تہا کسی کو اوس کے آنے کی ٹہیک ٹہیک تاریخ معلوم نہ تہی مگر حمیدہ اب بہی قسم کہاتی ہے کہ رضیہ کو پہلے سے علم تہا اور اسی وجہ سے وہ اوس روز غیر معمولی طور پر آراستہ اور دلکش لباس پہنے ہوئے تہی جو کچھ بہی ہو مقیط سیٹھ اسماعیل کے ساتھ اندر گہسا۔ ہیٹ اتار کر ہاتھ میں لئے ہوئے اُس نے چاروں طرف نظر ڈالی۔ اور باتوں میں مشغول ہال کے بیچوں بیچ میں ٹہنچکر رکا۔ تو سب نے اچہی طرح مارک نہیں کر پایا تہا کہ اون کی تجسس آمیز نظر صنف نازک کے چہروں پر دوڑ لگائی ہوئی۔ حمیدہ کی شکل پر کسی قدر ٹہہری تہی، لیکن یہ سب نے دیکہ لیا اور اچہی طرح دیکہ لیا کہ اس نے آفس کے کمرے میں جانے سے پیشتر قصداً حمیدہ کو پہر دیکہا اور غور سے دیکہا!

حمیدہ خود دلکش آنکہوں سے دیکہ رہی ہو یا مقیط کی تیز اور گہری نظر کی گرمی اوس کے نرم اور گداز رخسارہ پر محسوس ہوتی ہو۔ کچہ بہی ہو اس قدر صاف معلوم ہو گیا کہ حمیدہ کی گردن مخروطی کے اندر کئی انچہ اونچی ہو گئی اور اوس کے چہرہ پر شباب کا خون بل مارنے لگا۔ رضیہ کی جو کچہ حالت ہوئی اوس پر سارہ آجتک جب کبہی یاد کرتی ہے بے ساختہ ہنس پڑتی ہے۔ مقیط کی آمد نے اس کے دل و دماغ پر وہی اثر کیا جو بلو چیک کی آمد نے نپولین پر کیا تہا!

ہوا کا رخ بدلتے ہی دوکان کے متعلقین کا رنگ بہی بدل گیا۔ سچ ہی یہ ہے کہ جب مقیط اپنے فرصت کے وقت حمیدہ کی میز کے قریب ادہر اودہر کی باتیں کرتا نظر آتا تہا تو کوئی وجہ نہ تہی کہ اور تمام نوجوان لڑکیاں جو اس سے پیشتر اس کا مضحکہ اڑاتی تہیں۔ اب اُسی طاقت پرستی کے اصول کے موافق ایک ایک کرکے اوس کی طرفدار نہ ہو جاتیں۔ مقیط کے طباع ہونے میں، اس کے کالج کے دوستوں میں سے ایک کو بہی اختلاف نہ تہا۔ اور وہ ایک ہی ہفتہ میں دوکان کے متعلقین اور اون کی ظاہری حالت سے اچہی طرح واقف ہو گیا۔ البتہ سارہ اس زمانہ میں بیماری کی وجہ سے چہٹی پر تہی اور اس پر مقیط کوئی رائے قایم نہ کر سکا۔

خود سیٹہ اسماعیل کے الفاظ ہیں کہ مقیط کے آنے سے دوکان کا کاروبار دگنا چمک گیا اور واقعہ بہی یہ ہے کہ دوکان کے عروج کا زمانہ اور اوس کی آمد ایک ہی تاریخ سے شروع ہوتے نظر آتے ہیں۔ اس نے در اصل پوری محنت کے ساتھ تمام معاملات میں خود دلچسپی لینی شروع کی اور خود ایک ایک الماری کا فوقتاً فوقتاً معائنہ کرنا شروع کیا سیٹہ اسماعیل کو اس کی موجودگی سے بڑا آرام ملا اور وہ کوئی کام بلا مقیط کی رائے کے کبہی کرنے کی جرأت نہیں کرتا تہا! رضیہ اب پہلا ہونے سے بہی زیادہ گر گئی تہی۔ اور اس کی کسی شکایت کو اسماعیل پوری ہمدردی کے ساتھ نہیں سنتا تہا۔ ایسی صورت میں سوائے خاموشی کے ساتھ اپنا کام روزانہ انجام دینے کے اور وہ کیا کرتی؟

ایک روز آفتاب ابر غلیظ کا اسیر ہو گیا تہا ہوا ٹہنڈی چل رہی تہی اور بارش ہلکی ہلکی پہوار کی صورت میں برابر جاری تہی اور ایسا سمان تہا کہ جس سے نوخیز طبیعت نوجوان طبیعت میں خواہ مخواہ رہ رہ کر گدگدی خود بخود محسوس ہونے لگے۔ ایسی بوندا باندی میں خریداروں کا ہر روز کے موافق آنا تو معلوم۔ اس لئے دوکان کے متعلقین تقریباً بیکاری میں وقت گذار رہے تہے۔ مقیط آفس سے نکلکر ہال میں آیا۔ اور وہاں سے ٹہلتا ہوا دروازہ تک پہونچا۔ وہ بہی اوسوقت ایک سگار سلگائے ایک ہاتھ پتلون کی جیب میں ڈالے ہال سے دروازہ تک اور دروازہ سے ہال تک، جا بجا ٹہل رہا تہا۔ کبہی کبہی حمیدہ کی میز کے پاس ٹہہر کر دو ایک باتیں بہی کر لیتا تہا ورنہ زیادہ سگار کے راکہ بنانے میں دہواں دہار کوشش کرتا تہا اسوقت اس کی طبیعت پر بہی بہیگی ہوئی ہوا کا پورا پورا اثر تہا وہ کچہ کہتا بہی تو مذاق آمیز لہجہ اور تبسم نما دہانہ کے ساتھ کہتا نہ عدد .... حمیدہ سے بلکہ کئی ایک سے اوس نے خطاب کیا۔ اور جن الفاظ میں، بلکہ جن تیوروں کے ساتھ انکو جواب ملا وہ افسوس ہے کہ میری کم علم کیوجہ سے تحریر کے محدود دائرہ میں نہیں آسکتا!

یہ وقت اور یہ کیفیت تہی جبکہ دروازہ کے قریب کسی کے بے تحاشا بہاگتے ہوئے سیڑہیوں پر چڑہنے کی آواز آئی! مقیط ٹہل تو رہا ہی تہا قدم بڑہاتا ہوا دروازہ میں تہا، دروازہ میں تہا کہ رکتے رکتے بہی بہاگ کر آنے والے سے ٹکرا گیا اب ایک عجیب توت مدافعت کے ساتھ دونوں ایک دوسرے سے الگ ہو گئے۔ الگ ہوگئے مگر نظریں مل گئیں۔ آنکہیں لڑ گئیں! مقیط ایک ناقابل بیان حیرت کے ساتھ جس میں حیرت کے ساتھ ہی ایک اور جذبہ بہی جہلک مار رہا تہا۔ سامنے والی تصویر انسانی کو دیکہ رہا تہا۔ اور اور سارہ۔ کیونکہ یہ آنے والی وہی تہی، خدا جانے کس خیال سے اپنی اٹہ جانے والی نگاہوں کو پلکوں کی زنجیروں میں باندہکر زمین پر گرا دینا چاہتی تہی! اُس کے بال بہلے ہوئے تہے۔ ریشمین ساری کا آنچل ڈہلک کر سینہ کے اُبہار اور شانوں کی رونق تمام سے گرنے سے بال بال بچ گیا تہا، بے تحاشا دوڑنے کی وجہ سے غیر معمولی سرخی چہرہ پر دوڑ گئی تہی، چہتری جو ایک ہاتہ میں تہی سیدہے کندہے پر گر گئی تہی، اور وہ کیفیت جو اسوقت یکایک مقیط سے ٹکرا جانے سے پیدا ہوئی تہی سونے پر سہاگے کا کام کر رہی تہی! میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ کیوپڈ کا تیر کونسی ادا کی صورت میں نازل ہوا۔ لیکن ہوا ضرور! مقیط کی بیتلی طبیعت یہ حالت دیکہتی اور دق، کو، جس کا خیال میں اڑا لین نے بہی بہت کم کیا، قایم رکہتی؟ وہ کچہ جہجکا مگر ساتہ ہی اُسکے ہاتہ قابو سے باہر ہو گئے اپنے سارہ کا ہاتہ اپنے ہاتہ میں لیتے ہوئے کہا "آئیے آئیے! اندر تشریف لائیے، (کسی قدر مسکراہٹ کے ساتہ) کیا صرف مینہ سے پناہ مقصود ہے یا کچہ خریدنے کے لئے تکلیف گوارا کی ہے؟"

"جی نہیں! میرا نام سارہ ہے" اُس نے جواب دیا۔ یہ جواب آپ ہی کو نہیں مقیط کو بہی نہایت مہمل معلوم ہوا۔ مگر سچ یہ ہے کہ ایک خادمہ جو محض اتفاق سے اپنے آپ کو کسی اور نظر سے دیکہے جانے پر موثر ہو رہی ہو۔ آقا کو سوا اس کے اور کیا جواب دیتی! آپ کو ماننا پڑے گا ایسے مہمل فقرے بڑے گہرے جذبات اور نہایت بامعنی اپنی تہ میں اکثر لئے ہوئے پائے گئے ہیں۔ "مقیط " میں آپ کا نام سنکر نہایت ممنون ہوا۔ آپ اندر تشریف ...."

حمیدہ نے اپنی میز پر سے بات کاٹ کر کہا "مسٹر مقیط! یہ سارہ وہی لڑکی ہے جس کا میں آپ سے اکثر ذکر کر چکی ہوں۔ یہ سوزہ او ...... [illegible]

[illegible]

وہ ہیں جواب تک چہٹی پر تہیں!"

"جی ہاں" سارہ نے آنکہیں جہکائے ہوئے اور آہستہ آہستہ اپنے ہاتہ کو کہینچنے کی کوشش کرتے ہوئے جواب دیا!

(۳)

ہمارا مقصد یہ نہیں کہ اس واقعہ کو شیرین فرہاد کی داستان بنا دیں! محض زمانہ کے اتفاقات کا بیان ہے! اول سے آخر تک سوائے اس کے اور کچہ نہیں! حمیدہ کا عبدالعزیز کی موت کے ساتہ گر جانا اور رضیہ کا بڑہ جانا۔ پہر مقیط کی آمد کے ساتہ معاملہ کا برعکس ہو جانا۔ یہ سب کچہ کیا تہا؟ محض اتفاق! مگر اسی نت نئے روپ بدلنے والے اتفاق نے رضیہ اور حمیدہ میں اچہے خاصے نفاق کی بنیاد ڈالدی تہی!

یہ صحیح ہے کہ دوسرے روز مقیط کے اشارہ پر حمیدہ سارہ کو اپنے ساتہ لیکر رات کا کہانا کہانے ایک پر تکلف اسٹوران میں گئی تہی۔ لیکن اُس وقت یکایک مقیط کا پہونچنا۔ مقیط سے اگر اُس وقت پوچہا جاتا تو محض اتفاق تہا! اب حمیدہ کا سارہ کو انٹروڈیوس کرانا۔ پرائیوٹ زندگی میں انٹروڈیوس کرانا۔ اور مقیط کا شریک دعوت ہونا اُسکی جیب میں اکسلزیر بائسکوپ کے ریزروڈ کلاس کے تین ٹکٹ موجود ہیں اور یہی حیرت انگیز اتفاق تہا! اور پہر ڈنر ختم ہوتے ہی باہر نکلنے پر ایک گاڑی کا موجود ہونا سب سے بڑا اتفاق تہا!

بائسکوپ کا لطف تینوں طبیعتوں نے اپنے اپنے مذاق کے موافق بالکل علیحدہ اٹہایا! حمیدہ مقیط کے خوش رکہنے کے لئے سب کچہ کر چکی تہی اور کر رہی تہی لیکن در اصل اُسکی طبیعت منغض تہی اس لئے اسکو تمام فلم نہایت روکہے پہیکے نظر آرہا مقیط کی طبیعت کا پارہ اس وقت بوائلنگ پوائنٹ سے بہی اوپر تہا اسلئے ایک ایک نظارہ اُسکو دلکش اور مسرت انگیز معلوم ہوتا تہا! اور سارہ کو نیند آرہی تہی اس لئے اوس کی نسبت ہم کوئی رائے نہیں لگا سکتے!

تماشہ ختم ہوتے ہی اسی گاڑی میں مقیط نے پہلے حمیدہ کو اُسکے گہر تک پہنچایا اور وہاں سے گاڑی چہوڑ کر پیادہ پا سارہ کو اُسکے مکان تک پہنچانے چلا کیونکہ سارہ اور حمیدہ کے مکان میں صرف دو تین مکان اور ایک چہوٹا سا پارک حائل تہا! سارہ نے مقیط کو اس تکلیف گوارا کرنے سے باز رکہنے کے لئے بہت کچہ کہا مگر مقیط کو خدا جانے اس تکلیف میں کیا لطف تہا کہ وہ نہ مانا!

راستہ میں جو معمولی باتیں۔ خاص جذبہ لئے ہوئے لہجہ میں۔ ہوتی رہیں انکا بیان کرنا تریب قریب فضول ہے۔ اور پارک میں ایک ناگی کے درخت کے نیچے ٹہہر کر باتیں ہوئیں انکا پتہ نہ یہاں ہے نہ وہاں ...... [illegible] اور کل مورخ اس گفتگو

[illegible]

البتہ ایک مصری شوائی شخص کی زبانی استقدر معلوم ہوسکا ہے کہ یہ گفتگو کسی لحاظ سے عجوبہ یا نرالی نہیں تھی - آج سے دو ہزار برس یا بیشتر ایک جوان گڈریہ بانسری بجانیوالے گڈریہ - اور ایک نوعمر لڑکی کے درمیان ہوا اپنے گھوڑون کو پانی پلانے لائی تھی - دریائے فرات کے کنارے پر قریب قریب یہی واقعہ پیش آیا تھا - الفاظ اور زبان میں چاہے کچھ بھی فرق ہو لیکن جذبہ وہی فرات کے کنارے پر بانسری بجانیوالے گڈریہ کا تھا!

اس کے پورے دو مہینہ بعد رضیہ اور حمیدہ کے نفاق کا خاتمہ ہوا اور وہ بھی محض اتفاق سے! یعنی نمبر منفیہ جسکو دو مہینہ پیشتر صرف ستارہ کہا جاتا تھا یہ میں جرتین لورنٹس جنگ رقابت کا خاتمہ ہوتا! کہا جاتا ہے کہ اس وقت سے حمیدہ رضیہ ستارہ میں ایسا اتحاد قایم ہوگیا ہے جو پہلے کے اتحاد ثلاثہ سے کہیں زیادہ مستحکم اور سچائی پر مبنی ہے! (سلطان حمید - جوش - در النا ظر)

زمین کے نیچے باغ

آجتک یہی خیال رہا ہے کہ کوئی پودا سرسبز نہیں رہ سکتا جب تک اس کو آفتاب کی حرارت اور روشنی نہ ملے - کیونکہ آفتاب کی حرارت اور روشنی ہی نباتات کو نشو و نما کی طاقت دیتی ہے - لیکن اب امریکہ میں ایک باغ زمین کے نیچے برآمد ہوا ہے جو سطح زمین سے ۵۰ فٹ گہرا ہے - اس میں کسی طرف سے آفتاب کی حرارت و تمازت کو دخل نہیں - اس کے پھل نہایت شیرین و لذیذ ہیں اس باغ میں ہر وقت ایک موسم ہوتا ہے جس پر نہ سردی کا اطلاق کیا جا سکتا ہے نہ گرمی کا - گویا نمونۂ فردوس بریں ہے - جس کی نسبت قرآن شریف نے فرمایا ہے لا یرون فیها شمسا ولا زمهریرا (یعنی اس باغ میں) موسم ایسے معتدل ہوں گے کہ وہاں ان کو نہ آفتاب کی تپش معلوم ہوگی اور نہ جاڑے کی سختی - اس باغ میں امریکہ کے تمام پودے پائے گئے ہیں - سائنس دان اصحاب تحقیقات کر رہے ہیں کہ یہ باغ کب بنا؟ کس نے بنایا؟ اور کن حالات میں بنایا؟

دنیا میں بے شمار مہذب و متمدن اقوام گذری ہیں جنہوں نے اپنی تہذیب و تمدن کا ڈنکا چاردانگ عالم میں بجا دیا تھا اونہوں نے بڑے بڑے کارنامے کئے - پہاڑوں کی چوٹیوں پر عالی شان مکان بنوائے جو آسمان سے باتیں کرتے تھے اور پھر وہاں کنوین بھی لگوائے زمین پر اپنے کارناموں کے نشان چھوڑے - حضرت محی الدین ابن عربی رحمتہ اللہ علیہ فتوحات مکیہ میں لکھتے ہیں کہ ایک عمارت کے کتبہ سے معلوم ہوا کہ تیس لاکھ سال سے بنائی گئی ہے -

اولم یسیروا فی الارض فینظروا کیف کان عاقبۃ الذین من قبلھم کانوا اشد منھم قوۃ واثاروا الارض وعمروھا اکثر مما عمروھا (پ ۲۱ س الروم ع ۵) کیا یہ لوگ ملک میں چلے پھرے نہیں - چلتے پھرتے تو دیکھتے کہ جو لوگ ان سے پہلے ہو گذرے ہیں ان کا کیا انجام ہوا وہ لوگ قوت میں بھی کہیں بڑھ کر تھے اور انہوں نے زمینیں بھی جوتیں اور زمین کو جس قدر ان لوگوں نے آباد کیا ہے اس سے بھی زیادہ ان لوگوں نے آباد کیا تھا -

(ع - ق - مشہدی - گوجرانوالہ)

ہندوستان میں مسئلہ خیرات

اس میں شک نہیں کہ ہندوستان میں طریقۂ خیرات نہایت ہی ضروری اور اصلاح طلب ہے کیونکہ آجکل اس ملک کی خیرات کا روپیہ ٹھیک طور پر استعمال نہیں ہوتا اگرچہ ہندو اور مسلمان اصحاب کی مذہبی کتابوں میں خیرات کے متعلق بہت ٹھیک ٹھیک اور واضح طور پر بیان کئے گئے ہیں - مگر ملک کی مذہبی تعلیم کی کمی کے باعث لوگ مذہبی اصولوں سے ہی ناواقف ہیں اور اس کے لئے ہم سوشیل اور تمدنی وغیرہ برائیوں میں پھنس گرا ذلاس کا شکار ہو رہے ہیں اگرچہ اس ملک کے لوگ دیگر مہذب اور تعلیم یافتہ قوموں اور ملکوں کی نسبت زیادہ فیاض اور رحمدل ہیں مگر افسوس ہے کہ ہماری قومی فیاضی اور خیرات ٹھیک طور پر ان طریقوں میں استعمال نہیں ہوتی جن سے قومی ترقی اور بہبودی بڑھے یورپ امریکہ اور جاپان جیسے مہذب اور آزاد ملکوں میں لوگ اپنی خیرات اور فیاضی کو تعلیم کی ترقی میں اور ان لوگوں کی امداد میں صرف کرتے ہیں جو اپنی معذوری کے باعث خود دیانتداری سے نہیں کما سکتے - مثلاً قومی مدرسوں کالجوں یونیورسٹی کی قایمی یا یتیموں اور محتاج بیواؤں کی پرورش میں ان مہذب ملکوں میں اس بات کی ہی بڑی پابندی ہے کہ ہمارے ملک میں سستی اور جہالت نہ پھیلے - اور اس لئے انہوں نے دو قاعدے قانوناً باندھ رکھے ہیں اول تو تعلیم اس مہذب ممالک میں ضروری اور مفت رائج ہے اسلئے کہ بغیر تعلیم کے نہ تو لوگ مذہبی پابندیوں اور نہ ملکی و قومی ترقی سے واقف ہو سکتے ہیں - اصل میں وہ اس مصرعہ کی عملی طور پر پابندی کرتے ہیں -

ع - کہ بے علم نتواں خدا را شناخت

اور اس لئے ان ممالک میں تعلیم بالکل مفت ہونے کے علاوہ لازمی بھی ہے یعنی ہر بچہ کو ۱۶ برس تک تعلیم ضرور ہی سرکار کی طرف سے تحصیل کرنی پڑتی ہے اور اس لئے علم کی روشنی سے وہاں کے لوگ منور ہو کر محب وطن علم دوست اور قوم کے خیرخواہ ہوتے ہیں اور اگر یورپین اقوام دیگر قوموں پر حکومت کر رہی ہیں تو اس کا بڑا ہی ایک سبب یہ ہے کہ اون کی تعلیمی ترقی بہت زیادہ ہے - دویم انہوں نے اپنے ملک میں بھیک مانگنا جرم قرار دے رکھا ہے - کیونکہ بھیک مانگنے سے انسان اور قوم سست بن جاتی ہے یورپ کے قریباً تمام ممالک میں بھیک مانگنا ایک جرم ہے اس لئے کوئی شخص بھی وہاں بھیک مانگ نہیں سکتا کیونکہ اس جرم کی سزا ۶ ماہ قیدی مگر ہندوستان میں نہایت افسوس کا مقام ہے کہ معاملہ بالکل برعکس ہے کیونکہ نہ تو یہاں تعلیم کی ترقی ہے اور نہ بھیک مانگنے میں کمی - ہندوستان میں تعلیم یافتہ اصحاب مشکل سے دو فیصدی ہوں گے اور ۹۸ فیصدی لوگ جاہل اور علم کی روشنی سے بے بہرہ ہیں اور اس لئے وہ حیوانوں کی سی زندگی بسر کر رہے ہیں - کیونکہ نہ تو انکو ملک اور قوم کی حالت اور اوس کی ضرورتوں سے واقفیت ہے اور نہ اوس کی ترقی اور بہبودی میں دلچسپی ہندوستان میں تو بھیک مانگنے کے متعلق یہ حالت ہے کہ مردم شماری ۱۹۱۱ء کے مطابق اس ملک میں ۵۲ لاکھ آدمی ایسے دکھائی دیتے ہیں جو صرف بھیک پر گذارہ کرتے ہیں اور اگر چار روپیہ ماہوار ایک آدمی کی خوراک اور پوشاک وغیرہ میں خرچ ہوتا ہے تو ہندوستان کو صرف ان بھکمنگوں کی پرورش کے لئے تقریباً ۲۵ کروڑ روپیہ سالانہ خرچ کرنا پڑتا ہے محتاج یتیم - اندھے - لولے - لنگڑے اور بیمار لوگ بھیک مانگیں تو اتنا اعتراض نہیں مگر آجکل بھیک منگوں میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جو جوان اور مضبوط ہیں - مگر دیانتداری اور کما کر کھانے اور محنت کرنے سے عاری ہیں اور جب ان جوان لوگوں کو مفت میں بلا محنت و مشقت کے تمام ضروریات زندگی صرف بھیک مانگنے سے میسر ہو جاتی ہیں تو یہ لوگ بالکل سست بنکر ملک اور قوم کے لئے ایک بڑا بھاری بوجھ بن رہے ہیں جن کا نتیجہ یہ ہے کہ جو لوگ اصلی خیرات کے مستحق تھے وہ خیرات سے محروم ہو رہے ہیں - یعنی قومی مدرسے اور کالج اور محتاج خانے کافی امداد نہ ملنے سے بہت ہی بری حالت میں ہیں اس میں شک نہیں کہ ہندوستان میں بھک منگوں کی بڑی بھاری تعداد کا یہ بھی باعث ہے کہ لوگوں کو دیانتداری سے کام کرنے کے ذریعے اور وسائل میسر نہیں ہیں یہ ملک کے ہر قسم کے کارخانجات صنعت و حرفت جن سے لوگ دیانتداری سے کما کر اپنی پرورش کرتے تھے آجکل بالکل معدوم ہو گئے ہیں اور ہم اپنی زندگی کی ضروریات کیلئے غیر اقوام کے محتاج ہو گئے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ہر سال اسی ملک سے ۵۴ کروڑ روپیہ غیر ملکوں - جرمنی - آسٹریلیا - اٹلی وغیرہ میں چلا جاتا ہے - جس سے ہندوستان آجکل نہایت مفلس بن گیا ہے اس افلاس ہی کے باعث قحط اور پلیگ یہاں کے مستقل اور بن بلائے مہمان بن گئے ہیں - جس سے ہر سال ۲۰ لاکھ ہندوستانی موت کا شکار ہو جاتے ہیں - قحط اور پلیگ میں ۲۰ لاکھ آدمی ہر سال مرنے سے ان کے یتیم بچے بھی اپنی ضروریات کا سامان بہم پہنچانے سے قاصر رہتے ہیں ان تمام برائیوں کا صرف یہی ایک علاج ہے کہ ہم صرف اپنی خیرات اور فیاضی کو صرف قومی مدرسوں اور کالجوں کی قایمی اور ترقی میں صرف کریں جس سے علم کی روشنی ملک کے تمام لوگوں میں پھیلے اور زندگی کی ضروریات کے لئے اپنے ملک کی پیداوار اور کارخانجات صنعت و حرفت سے پوری کیجائیں جس سے نہ صرف ہمارے ملک کا ۵۴ کروڑ روپیہ ہر سال نئے نئے کارخانجات صنعت و حرفت کی قایمی میں صرف ہو بلکہ ہندوستان کے مزدوری پیشہ لوگوں کو دیانتداری سے کمانے کے وسائل بھی حاصل ہوں - اس لئے ہمیں ان ہر دو سوشیل اصلاح کی ترقی میں کمر ہمت باندھ کر مستعد ہونا چاہئے -

(لالہ رام گنسا رام زمیندار ڈیرہ اسماعیل خان)

کلپاک

یعنی ترک اعلیٰ افسروں کی ٹوپی

ہمارے معزز احباب کے لئے زیادہ تعداد میں تیار ہو کر آگئی ہیں اون کی مانگ بہت زیادہ ہے اس لئے اگر آپ کا آرڈر بہت جلد نہ آیا تو دوسرے چالان کا انتظار کرنا پڑیگا اگر آپ کو انور پاشا جیسی ٹوپی پہننے کا اشتیاق ہے تو آرڈر آج ہی بھیج دیں - یہ کلپاک سیاہ خاکی و سبز کا ہی نہایت خوشنما رنگ کی اور ہر سائز کی موجود ہیں قیمت صرف چار روپیہ (للعہ) (تین روپیہ آٹھ آنے فی ٹوپی -

سول ایجنٹ ہندوستان

ایس - الف - چشتی اینڈ کمپنی متصل دہلی لندن بنک - فیر لقیہ نیشنل ایجنسی ڈی تاربوش قاہرہ (مصر) فیر لقیہ امپیریل - ہرکہ - قسطنطنیہ

مدینۃ النسوان

اسلام کے احسانات عورتون پر
(۹)

(۶) عرب میں جب تک اسلام کی روشنی رونما ہوئی تھی اوس وقت تک عورتون پر طلاق کے حیلہ کے ذریعہ ایک اور ستم یہ کیا جاتا تہا کہ طلاق کی دہمکی دیکر اون کو حبس کر لیتے تھے یا بالکل معطل چھوڑ دیتے تھے اور اس سے غرض یہ ہوتی تہی کہ عورتیں مجبور ہوکر اپنے مہر میں سے کچھہ چھوڑ دین۔ ایسا ہی ہوتا تہا کہ طلاق کے بعد عورتون کو زبردستی اپنے گھر میں رکھتے تھے تاکہ وہ کسی دوسرے سے نکاح نہ کر لین اور اس طرح کی ذلت ہو۔

اسلام نے ان تمام باتون کی ممانعت فرمائی ہے اور مطلقہ عورت سے مرد کو کچھہ واپس لینا کیا معنی اور اُلٹا دینا واجب و ضروری قرار دیا ہے چنانچہ ارشاد ہے ولا تمسکوھن ضرارا لتعتدوا ومن یفعل ذلک فقد ظلم نفسہ یعنی عورتون کو بند نہ کرو ستانے کے لئے اور جو کوئی ایسا کرے اوس نے اپنے حق میں برا کیا دوسری جگہ ارشاد ہے فاذا طلقتم النساء فبلغن اجلھن فلا تعضلوھن ان ینکحن ازواجھن اذا تراضوا بینھم بالمعروف یعنی جب طلاق دی تم نے عورتون کو اور وہ پہنچ چکیں عدت کو تو اب نہ روکو اون کو کہ نکاح کرلیں اپنے خاوندون سے جب راضی ہوجاوین آپس میں دستور کے موافق۔

ان احسانات کے علاوہ اسلام نے عورتون پر بڑے بڑے احسانات کئے ہیں جنکا تفصیلی تذکرہ ایک ضخیم کتاب کو چاہتا ہے اسلئے مذکورہ بالا پر اکتفا کرکے اس بحث کو یہیں ختم کئے دیتے ہیں۔ آیندہ ہفتہ سے انشاء اللہ العزیز اس عنوان میں نہایت مفید مضامین لکھے جائیں گے۔

رسید زر و شکریہ معاونین مدینہ

ہم اون معزز معاونین کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنہون نے از راہِ کرم اپنے زر قیمت سے کارخانہ کی اعانت فرمائی ہے کہ دوسرے حضرات بھی جلد کارخانہ کی ضروریات پر نظر رکھکر اپنے زر قیمت سے کارخانہ کو مدد دین لیکن بعض حضرات سے شکایت ہے جو باوجود ایک دو ہفتہ پہلے اطلاع دینے کے بھی وی پی واپس فرما دیتے ہیں اور کارخانہ کو نقصان پہونچاتے ہیں۔ ایسے حضرات کو چاہیئے کہ وہ اطلاعی خطوط پہونچنے پر اپنے ارادہ سے مطلع فرما دیا کریں۔ تاکہ کارخانہ وی پی کے خرچ کا زیر بار نہ ہو۔

اجرت اشتہار عہ

- جناب حکیم قاضی سید شفیق احمد صاحب سعہ
- جناب منشی قمر الدین صاحب ۶ر
- جناب حافظ اللہ بخش صاحب ٹھیکہ دار ۶
- جناب منشی ظفر احمد و منظور احمد صاحبان ٹھیکیدار ۶ر
- جناب مولوی عبد الحمید صاحب سیٹھہ ناظم انجمن ۶ر
- جناب وید شاستر شنکر گوند جی ہر
- جناب رمیش چندر صاحب اینڈ کو سے
- جناب شیخ محمد صبغت اللہ صاحب رئیس سے
- جناب منشی نیاز احمد صاحب سہارنپوری ۶ر
- جناب میر عبد العزیز صاحب پٹواری ۶ر
- جناب منشی قاضی عبد القدیر صاحب محافظ دفتر ۶ر
- زر اجرت مشتہری مقدمہ سعہ
- جناب ایس۔ ایف چشتی صاحب صہ
- جناب منشی محمد اسماعیل خان صاحب ۶ر
- جناب مولوی سید معز الدین صاحب ۶ر
- جناب سید نور خان صاحب زمیندار ۶ر
- جناب منیجر صاحب امرت دہار سے
- جناب میر عطا حسین صاحب سب انسپکٹر پولیس سعہ
- جناب سید محمد محسن صاحب رئیس سعہ
- جناب ماسٹر محمد حسین صاحب ۱۲ر
- جناب نواب میر غلام زین العابدین خان صاحب رئیس سعہ
- جناب سیٹھہ ابو محمد عبد الرحمان ابراہیم صاحب سے
- جناب منشی احمد حسن صاحب ٹھیکہ دار کمپنی سے
- جناب ڈاکٹر ایس کے برمن صاحب
- جناب رانی بہولکنواری صاحبہ رئیسہ سے
- جناب ماسٹر اسد اللہ خان صاحب کشمیری
- جناب حکیم محمد شفیع صاحب ۶ر

بابت اشتہار

- جناب حکیم ڈاکٹر عطا حسین صاحب قادری سعہ
- جناب منشی تبارک حسین صاحب ۱۲ماہ عہ
- جناب قاضی سید ظفر احمد صاحب رئیس سے
- جناب منشی عبد اللہ صاحب رئیس سے

بابت اشتہار دہلی

- جناب حکیم مولوی محمد حسن رضا صاحب نقیب سے
- جناب بابو عبد الصمد صاحب سپرنٹنڈنٹ محکمہ نمک ۶ر
- جناب سید شاہ غلام زین العابدین صاحب ۶ر
- جناب منشی نور احمد صاحب افسر دوم پولیس ۶ر
- جناب منشی محمد علاؤ الدین صاحب تہانہ دار سے
- جناب مولوی نذیر احمد صاحب پیش امام ۱۲ر
- جناب سید حافظ عبد الحی صاحب رئیس سے
- جناب مولوی گوہر احمد صاحب انسپکٹر پولیس سے
- جناب منشی محمد بخش صاحب ہیڈ کانسٹبل ۶ر
- جناب منشی محمد سراج الدین صاحب سرکل انسپکٹر سے

نیاز مند

محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ بجنور

پپیہے سے

پیاری چڑیا! پھر ذرا وہ ۔ پی کہاں کی دے صدا
درد کمہ بھری آواز میں محبوب کو پھر یاد کر
میری آواز حزین سے پھر صدا اپنی ملا
آف! یہ تنہائی کا عالم اور یہ سنسان رات
سو رہی ہے کیسی میٹھی نیند دنیا اس گھڑی
دم بخود اشجار، نباحت میں نہیں کوئی فتور

پھر اوسی انداز سے اک نغمۂ راحت فزا
خانۂ دل تیرا ویراں ہے اسے آباد کر
دل میں اہل درد کے پہر درد کا نشتر لگا
میں یہان موجود ہوں یا ہے فقط اک تیری ذات
دشت ہو میں جیسے ہو مردہ سی کوئی شے پڑی
بیٹھے ہیں دبکے ہوئے سب آشیانون میں طیور

ہے جگر کی ٹیس اور دل کے لئے دردِ نہان
دل دیا ہے تو نے کس کو اک ذرا سچ سچ بتا!
خوگرِ اندوہ تو کس کی ہے محرومِ وصال؟
دل جگر پر چوٹ ہے گو اشکِ خون جاری نہیں
زہر یہ وہ ہے اترتا جو نہیں تریاق سے
دل لگا جسکو ہو منظور وہ یون دل لگائے
حالت ایسون کی بھی ایسی ہوتی ہے اللہ کی شان
ہونے دیتا میں نہ یون تیرا کلیجہ داغ داغ
یاس ٹپکی پڑتی ہے کیون تیرے حالِ زار سے
دل نہ ہوتا ہو میں تو پھر بیقراری چاہیے
یاس کی تصویر ہے تو خود مجسم درد ہے

بول اُٹھنا اس گھڑی رہ رہ کے تیرا پی کہان
یاد میں تو کس کی ہے گرم نوا سچ سچ بتا!
کس کے دستِ ظلم سے ہے تیری ہستی پائمال!
میں نہ مانون گا کہ تجہپر بیخودی طاری نہیں
تیری راتیں وہ ہیں جو کٹتی نہیں عشاق سے
محویت کی طرز کوئی تجھسے آکر سیکھہ جائے
عشق کی یہ آفتیں اور تیری یہ ننہی سی جان
کون سے دلبر کا جو تیرے مجکو ملجاتا سراغ
دہو چکا ہے ہاتھ کیا معشوق کے دیدار سے
عاشقون کو ہان ذرا بے اختیاری چاہیے۔
ٹھنڈی سانسیں کہہ رہی ہیں دل ہی تیرا سرد ہے

آس ٹوٹی ہو تو چپکے چپکے تو فریاد کر
نا امیدی کے مگر انجام بد کو یاد کر

(خالد) (نقاد)

رشحات ریاض

بات دل کی زبان پہ آئی
آفت اب میری جان پر آئی
آرزو کیون زبان پہ آئی
آن کی زلف اڑکے کان پر آئی
کہنچتے ہی اڑ گئی وہ بادہ فروش
چہکی سے کب دکان پر آئی
ہوگئی اونچی آن کے بام سے آہ
آفت اب آسمان پر آئی
غیر کا ساز بن کے راز رہا
بات سب پاسبان پر آئی
روکے رکتا نہیں ہے سیلِ سرشک
اب تباہی مکان پر آئی
کی فرشتون نے جب صراحتِ جرم
ہنسی اون کے بیان پر آئی
جب چلی آسمان سے کوئی بلا
سیدہی میرے مکان پر آئی

آئی بوتل ہی میکدے سے ریاض
جب گھٹا آسمان پر آئی

دینیات

اخلاق، تمدن اور معاشرت کا ایک ماہوار مجموعہ

نواب بہیم صدر الدین حسین خان صاحب رئیس بڑودہ کی مقبول عام تصانیف میں سے ہر ماہ ایک مکمل رسالہ ہم عنقریب شائع کرنے والے ہیں

اس سے ہم مجموعہ دینیات اخلاق تمدن اور معاشرت کا لکھنا ممکن ہے

درخواست بہیجئے ہر رسالہ مکمل اور دو ڈہائی جزو کا ہوگا

سالانہ قیمت مع محصول ڈاک ۱۲ ؏

المشتہر منیجر اخبار مدینہ بجنور

حوادث واخبار

حاجیوں کی جدید سٹیمر۔ بمبئی پرشین سٹیم نیویگیشن کے ایجنٹ میسرس ٹرنر ماریسن کمپنی کی دوسری نئی سٹیمر اکبر نامی گذشتہ اتوار کو بمبئی وارد ہوگئی تہی۔ یہ جہاز حاجیوں کے استعمال میں لایا جائے گا۔

مہاراجہ جیسلمیر کا جانشین۔ چونکہ مہاراجہ جیسلمیر لاولد وفات پا گئے ہیں۔ اس لئے سردار جواہر سنگھ خلف سردار۔ ان سنگھ کو مسند نشین کیا گیا۔

اصلاح جیلخانہ۔ آئندہ ولایتی ڈاک میں گورنمنٹ اصلاح جیل خانوں کے متعلق اپنی تجویز گورنمنٹ ہند کی خدمت میں روانہ کرے گی۔

موتی کا بازار۔ پیرس کی خبروں سے منکشف ہوتا ہے کہ وہاں موتی کا بازار ہنوز مندا چلا جاتا ہے۔ ساڑھے تین لاکھ روپیہ قیمت کے موتی کا ایک ہار نیلام میں ایک لاکھ اسی ہزار روپیہ پر بکا اکتوبر و نومبر میں مزید دوامون سے ہار کے اور بہی گر جانے کا اندیشہ ہے۔

ہائیکورٹ بنگال میں کثرت مقدمات

عدالت العالیہ کلکتہ میں کثرت مقدمات کی وجہ سے قانونی کونسل بنگال کے آئندہ جلسہ میں ایک رزولیوشن کی تحریک کی جائے گی۔ کہ کلکتہ ہائیکورٹ سے جداگانہ ایک دیوانی عدالت کلکتہ میں قائم کی جائے۔ جو دس ہزار روپے تک کے مقدمات کی سماعت کرسکے۔

مقدس مقامات میں شکار۔ راجہ رشی کیس لا سکرٹری برٹش انڈین ایسوسی ایشن کلکتہ نے گورنمنٹ ممالک متحدہ آگرہ واودھ کو میموریل بہیجکر برج منڈل (متھرا) میں باوجود امتناع شکار وہاں شکار کہیلے جانے پر توجہ دلائی ہے۔ راجہ صاحب موصوف نے لکہا ہے کہ سلاطین مغلیہ نے بہی برج منڈل میں کبہی شکار کہیلنے کی اجازت نہیں دی۔ اور برٹش گورنمنٹ بہی اسی اصول پر عامل رہی ہے گورنمنٹ کو اس ممنوع رقبہ میں کسی کو شکار کہیلنے نہ دینا چاہئے۔ ابہی جنوری ۱۹۱۴ء میں گورا باہم ہوئے اور ایک سادہو کے امین شکار کی بنا پر فساد ہوچکا ہے۔ جس میں سادہو جان سے مارا گیا۔

ہندوستانی جج کی روانگی۔ آئندہ ۸ اگست کو مسٹر جسٹس سید حسن امام اور خان بہادر سرفراز حسین خان بمبئی سے پی۔ اینڈ او کمپنی کے جہاز کیلو ڈونیا پر بجانب انگلینڈ روانہ ہوجائیں گے۔

شرابی کا انجام۔ کلکتہ میں شام لال نامی ۲۵ سالہ شخص نے گھر میں رات ڈاکٹر بیانسی لے لی تہی پولیس کو اثنائے تحقیقات میں معلوم ہوا کہ اس شخص کا ایک ہفتہ تک متواتر شراب نوشی کرنے کے باعث دماغ چل گیا تہا۔

ہندوستانی طالب علم کو ڈبل وظیفہ مسٹر ایس رام کو جو کیمبرج یونیورسٹی میں ریاضی کے طالب علم ہیں۔ گورنمنٹ مدراس کی جانب سے وظیفہ ملنے کے علاوہ ۴۰ پونڈ کا ایک اور وظیفہ مرحمت کیا گیا ہے۔ مسٹر ممدوح مدراس میں ۲۰ روپیہ ماہوار پر کلارک تہے۔ ریاضی کی خداداد قابلیت کے باعث سے ان کو گورنمنٹ مدراس نے ولایت روانہ کیا ہوا ہے۔

مسجد لشکر پور کا معاملہ۔ (کلکتہ ۲۸ جولائی) ہز اکسلنسی گورنر نے کل صبح ۸ بجے مسجد لشکر پور کا معائنہ کیا۔ اس موقع پر بنگال مسلم لیگ اور مسجد کی ڈیفنس ایسوسی ایشن کے وفد نے ہز اکسلنسی کا استقبال کیا جس وفد میں آنریبل نواب علی چودہری آنریبل اے۔ کے فضل الحق نواب سراج الاسلام مولوی نجم الدین احمد۔ شیخ محبوب علی اور مسٹر مجیب الرحمن شامل تہے۔ آنریبل مسٹر بیڈن بیل اور صاحب کمشنر پریذیڈنسی ڈویژن نیز صاحب مجسٹریٹ ۲۴ پرگنہ و دیگر حکام موجود تہے۔

حاضرین میں قابل ذکر نام پرنس غلام محمد پرنس حلیم الزماں اور آنریبل مسٹر غلام حسین عارف سے تہے۔ آنریبل نواب سید علی چودہری نے وفد کی طرف سے ہز اکسلنسی کے روبرو مسجد لشکر پور کے واقعات بیان کئے۔ اور ساتہ ہی کہا کہ سب سے اول اس معاملہ پر ۱۹۰۸ء میں گورنمنٹ کی توجہ مبذول کرائی گئی تہی۔ بعد ازاں انہوں نے مسلمانان بنگال کی طرف سے پیش کئے ہوئے اس معاملہ کی مذہبی اہمیت پر زور دیا ہز اکسلنسی نے اپنے ہمدردانہ جواب کے دوران میں کہا بیشک میں اسے بخوبی سمجہتا ہوں لیکن کہا میرے خیال میں نواب شمس الہدیٰ صاحب اس بارہ میں احکام شرع سے واقف ہیں اس کے جواب میں کہا گیا کہ اس بارہ میں فیصلہ کرنا علماء کا کام ہے۔ ہز اکسلنسی ممبران وفد سے ہاتہ ملاکر رخصت ہوئے۔ راستہ میں دیگر مساجد کا بہی معائنہ کیا۔

مسلمان طلباء کے نہ ہونے پر حیرت

۱۰ جولائی کا تار کلکتہ سے مظہر ہے کہ شب پور انجنیرنگ کالج میں انعام تقسیم کرتے ہوئے لارڈ کارمائیکل نے اس بات پر حیرت ظاہر کی کہ کالج ہذا میں ایک بہی مسلمان طالب علم نہیں ہے۔

مجالس قرض امداد باہمی کی ترقی۔ گذشتہ پانچ سال میں ہندوستان میں مجالس قرض امداد باہمی کو نمایاں ترقی ہوئی ہے چنانچہ اون کی تعداد ۱۷۳۸ سے ۱۰۹۶۶ تک پہونچ گئی اور سرمایہ چالیس لاکھ ۸۰ ہزار روپیہ سے تین کروڑ ۴۰ لاکھ ۸ ہزار روپیہ تک بڑہ گیا۔ غیر زرعی سوسائٹیوں کی تعداد کل ہندوستان میں ۵۸۲ تہی جن میں ۲۰ فیصدی تنزل ظہور میں آیا۔

سورت میں سخت بارش۔ سخت بارشوں سے سورت میں سیلاب آگیا ہے۔

حکومت سے راجہ کوچین کی کنارہ کشی۔ تازہ خبروں سے منکشف ہوتا ہے کہ کوچین کا راجہ اگست کے پہلے ہفتہ میں حکومت سے کنارہ کش ہو جائیگے۔

بنک کو دہوکہ دینا۔ بمبئی میں دو اشخاص ایک بنک کو دہوکہ دیکر روپیہ وصول کرنے کے الزام میں ماخوذ ہیں۔

کوکین کی بندش۔ ریاست بڑودہ میں آیندہ یکم اگست سے ایک قانون کے ذریعہ کوکین وغیرہ نشی اشیاء کی آمد و رفت قطعی طور پر بند کردی جائے گی۔

حج اکبر بمبئی کا ۴ جولائی کا تار مظہر ہے کہ چونکہ امسال حج اکبر ہوگا۔ اس لئے بکثرت عازمان حج مجاز کو روانہ ہونے کی توقع ہے۔ حج اکبر چار سال کے بعد ہوا کرتا ہے۔ تین سٹیمر اب تک بمبئی سے جدہ روانہ ہوچکے ہیں امید ہے کہ اب کے ۲۰ - ۲۵ ہزار ہندوستانی مسلمان بیت اللہ کو روانہ ہوں گے۔

تقاوی کیلئے مزید عطیہ۔ قحط کے متعلق عطائے تقاوی کے لئے گورنمنٹ ہند نے ساڑہے لاکہ روپیہ بطور تقاوی منظور کیا ہے۔

ایک زمیندار کو سزا۔ سندھ کے ایک زمیندار کو ایک عورت کے ہلاک کرنے کے جرم میں جس نے اس کے ساتہ بہاگنے سے انکار کیا تہا۔ موت کی سزا ہوئی۔ مقتولہ حاملہ تہی۔ جج نے ریمارک کیا۔ کہ سندھ کے لوگ عورتوں سے ایسی سفاکی سے پیش آتے ہیں کہ جیسے وحشی حیوان بہی روا نہیں رکہتے۔

فصل خرما۔ بصرہ کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اب کے ترکی عربستان میں خرما کی فصل افراط سے ہوگی۔

مبارکبادی کے تار۔ مسٹر تلک کو اون کی رہائی کے متعلق ہندوستان کے مختلف مقامات سے مبارکبادی کے تار آنے کے علاوہ اکسفورڈ، ایڈنبرا اور نیویارک سے بہی پیغام مبارکبادی آئے ہیں۔ مسٹر تلک اخبار بمبئی میں سب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

ہندو بیوہ کی موت۔ بمبئی میں ایک بیس سالہ بیوہ کو اس کے بہنوئی نے بدین وجہ دہمکایا تہا کہ وہ ایک ہمسایہ کے ساتہ دہ کنایہ کررہی تہی وہ خوف سے ایک دن کوٹہڑی کے اندر پڑی رہی اور صبح کے چار بجے جبکہ وہ نل پکڑ کر تین منزل سے اتر رہی تہی اسوقت اس کا ہاتہ چہٹ گیا اور گلی میں جا پڑی۔ پولیس کے روبرو مرحومہ نے جو کچہ کہا تہا اوس کا اقرار کیا۔

ڈاک کے تہیلہ سے سرقہ۔ عدالت مشن بیجاپور میں دو میل گارڈوں پر تین بیمہ شدہ پیکٹوں سے نوسو اشرفیاں چرانے کا مقدمہ دائر ہے۔ ڈاک کے تہیلہ کو نیچے سے کاٹ کر ۹۰۰ اشرفیوں میں سے نوسو نکال لیں اور پہر تہیلہ کو سی دیا۔ مسروقہ اشرفیوں کا سراغ ملزمین میں سے ایک کے مکان پر ملا۔

مقامی حالات

بارش خدا کا فضل وکرم ہے کہ اس ہفتہ کافی بارش ہوگئی ہے جس سے تخم ریزی کا کام شروع ہوگیا ہے۔ بارش اگرچہ کچہ دیر سے شروع ہوئی لیکن عین موقع پر شروع ہونے سے امید کی جاتی ہے کہ امسال موسم برسات اچہا رہے گا اور خشک سالی سے کاروبار پر جو برا اثر پڑا ہے وہ جلد دور ہوجائے گا۔

تقاوی ۲-۳-۴ جولائی کو تقاوی تقسیم ہوئی۔ کاشتکاروں کا بڑا اجتماع تہا سید نظیر حسین صاحب نے تقاوی تقسیم کی۔

اعلان

مہربانی فرماکر وہ حضرات جنکی قیمت سالانہ اس ماہ میں ختم ہوگئی ہے بذریعہ منی آرڈر قیمت عنایت فرمائیں۔ وی۔ پی کی روانگی میں زحمت اور تکلیف کے علاوہ وا۔پسی سے نقصان کثیر ہی ہوتا ہے۔ منی آرڈر سے قیمت بہیجکر ہماری تکلیفوں کو کم کردیا [illegible] عنایت ہوگی۔ دفتر سے اطلاعی خطوط روانہ ہوچکے ہیں۔

منیجر اخبار مدینہ بجنور

فصلی بخار وطحال کی دوا

ڈاکٹر ایس کے برمن کی یہ دوا تیس برس سے سارے ہندوستان میں گھر گھر مشہور ہے اور بچہ سے ضعیف تک اس کے فائدہ سے آگاہ ہیں۔

(۱) یہ ملیریا کے کیڑوں کو ہلاک کرتی ہے۔

(۲) اسکے چار۔ پانچ ہی خوراک سے بخار کا آنا بند ہوجاتا ہے۔

(۳) یہ طحال کو فوراً گلا دیتی ہے اور خون کو گاڑہا بناکر قویٰ کو مضبوط کرتی ہے۔

قیمت	بڑی شیشی	چہوٹی شیشی
	۱۴؍	۸؍
محصول	۶؍	۵؍

ادویات ہر جگہ دوکانداروں اور دوافروشوں سے ملیں گی ورنہ کارخانہ سے طلب فرمائیے۔

ڈاکٹر ایس کے برمن ۵۰۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

ایجنٹ کنور بہادر گپت سوداگر۔ بجنور

تلغرافات

معاملات البانیہ

(بیگ ۹ جولائی) یہاں ایک مراسلت پہونچی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایپیروٹوں نے کورٹزہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ فوج افسر محفوظ ہیں۔ اور دونو تاجار رہے ہیں۔

(ایتھنز ۹ جولائی) کورٹزہ میں تین روز جنگ ہوتی رہی۔ آخری حملہ میں ایپیروٹوں نے البانیا والوں کو شکست دی۔ شہر میں امن ہے اور باشندے ایپیروٹوں کو گرمجوشی سے ویلکم کہہ رہے ہیں۔

ترکی و یونان

(ایتھنز ۹ جولائی) مہاجرین سے سلوک کے متعلق باب عالی کے ایک نہایت مصالحانہ نوٹ سے یونان کا اطمینان ہو گیا ہے۔ اور مزید دوستانہ تعلقات کا راستہ نکل آیا ہے۔

دولت ایران

(لندن ۹ جولائی) ہوس آف کامنز میں سر ایڈورڈ گرے نے کرنل بیٹ کے سوال کے جواب میں کہا کہ گریٹ برٹن نے یہ خواہش ظاہر نہیں کی کہ جولائن شمال ایران کو برٹش حلقہ اثر سے قریب یا باہر ساحل سے پیوستہ کرے گی۔ اس کی پٹری ضروری مختلف ہو۔

ولی اسٹریا کا قتل

(برلن ۱۰ جولائی) لوکلن نزیگر ایک ایسا شدہ آرٹیکل میں تحریر کرتا ہے کہ اگر سراجیوہ میں ولیعہد و ولیعہد بیگم آسٹریا کے قتل کا سرویہ کو ذمہ وار قرار دیا جائے۔ تو تمام مہذب دنیا اس بارہ میں آسٹریا کے ساتھ ہوگی۔ بالخصوص جرمنی۔ بلغراد (سرویہ) سے مطالبہ انصاف میں تامل نہ کرے گی۔

(پیرس ۱۰ جولائی) ٹائمز میں بلغراد کا ایک تار شائع ہوا ہے کہ آسٹرین سپاہ سرحد سرویہ پر مجتمع ہو رہی ہے۔

(وائنا ۱۰ جولائی) نیوز ویز نگبلاٹ مطراز ہے کہ ولیعہد و ولیعہد بیگم کے قتل میں سازش رکھنے والوں کی سزا کا عنقریب سرویہ سے مطالبہ کیا جائے گا۔

متفرقات

ملائے سمالی لینڈ کی مستعدی (عدن ۲ جولائی) ملا بیراؤ کی طرف بڑھ رہا ہے اور عدن سے ہندوستانی فوج طلب کیگئی ہے۔

(عدن ۸ جولائی) ملائے سمالی لینڈ کے پڑاؤ کی طرف بڑھنے کی نسبت ... نہیں ہوئی۔

قطب شمالی کی مہم۔ (اوٹاوا ۹ جولائی) خوف کیجاتا ہے کہ سٹیفنسن کے قطب شمالی کی مہم کے آٹھ ممبر جو جزیرہ ... میں تھے ہلاک ہوگئے ان میں سکاٹلینڈ کے ڈاکٹر فرانسس ڈانگسن بھی ایک آدمی تھا۔

روس میں اسلامی تعلیم۔ (سینٹ پیٹرزبرگ ۱۰ جولائی) ایک اسلامی کانگرس جس میں ابتائی وولگا روس کے چالیس سے زیادہ مسلمان ڈیلیگیٹ موجود تھے اس کا بیان اجلاس ہوا۔ اس سفید روسی سلطنت میں اسلامی مذہبی و دیگر فوائد کو ایک مرکز پر لانے کی اشد ضرورت محسوس کی ہے۔ تعلیمی مسائل کے بارہ میں کانگرس کا خیال ہے کہ عورتوں کے تعلیم یافتہ ہوئے بغیر مسلمانوں میں اشاعت تعلیم نہیں ہو سکتی۔

مصری مجلس۔ ٹائمز کے نامہ نگار قاہرہ نے مصری مجلس واضع آئین و قوانین کے پہلے سشن پر دلچسپ ریمارک کئے ہیں۔ اس کے بیان کے مطابق جدید مجلس قانون سازی کا طرز عمل اتنک قابل اطمینان رہا ہے۔ ایوان مذکور کے ۸۰ ممبروں میں سے ۴۹ زمیندار اور صرف ۸ وکلا ہیں۔ مجلس نے ۵۴ جلسوں میں بہت سا کام انجام دیا نامہ نگار مذکور شاکی ہے کہ مبعوثین وقت زیادہ ضائع کرتے ہیں اگر انہیں یہ معلوم ہو جاتا کہ یہ ایوان پارلیمنٹ نہیں۔ بلکہ محض مجلس شوریٰ ہے۔ تو گورنمنٹ بہت کچھ مطمئن ہو جاتی۔

میکسیکو میں مشکلات۔ (ویراکروز ۱۰ جولائی) امیر البحر عقب سر کرسٹوفر کراڈک میکسیکو گئے ہیں تاکہ برٹش سفیر سر لیونل کارڈن سے مشورہ کریں مشورہ مذکور کا مدعا غالبا یہ ہے کہ سفارت گاہ کی حفاظت کی غرض گارڈ بھیجنے کی موزونیت پر غور کیا جائے۔

(نوگالس ۱۰ جولائی) باغیوں نے گوادلاجارا کو مسخر کر لیا۔ اور پانچ ہزار سپاہی گرفتار کئے مزید براں سامان رسد۔ اسلحہ و گولی بارود کی بھی بہت سی مقدار ہاتھ آئی یہ میکسیکو میں دوسرے درجہ کا بڑا شہر ہے۔

(لندن ۱۰ جولائی) جنرل ولا کہتا ہے کہ میدان جنگ میں میری اور ہوئرٹہ کی باتیں ہو سکیں۔

ضبطی اسلحہ۔ (لندن ۹ جولائی) بارہ سو پونڈ قیمت کے اسلحہ لنڈنڈری میں ضبط ہوئے جنہیں فرنیچر کے طور پر لیجانے کا ارادہ تھا۔

لنڈنڈری میں جو اسلحہ معرض ضبطی میں آئے وہ دو سو رائفلوں اور گولی بارود پر مشتمل تھے ضبطی کو روکنے کی غرض سے والنٹیرز بسرعت تمام حرکت میں لائے گئے تھے مگر کمک عین وقت پر پہنچ گئی جس سے فساد وقوع میں نہ آنے پایا۔

ڈیلی ٹیلیگراف میں بلفاسٹ کا اس مضمون کا ایک تار شائع ہوا ہے۔ نیز دیگر ... ہیں کہ لندن کے بعض اخبارات کا یہ بیان کہ ... تین لاکھ کارتوس بلفاسٹ کے بردفیس جنٹلمینوں نے جو کوئلہ کے مزدوروں کا سا لباس پہنے ہوئے تھے۔ ساحل پر اتارا ہے اور یہ کہ ۴۲ کلکی توپیں پہونچی ہیں یہ تمام نا ے غلط ہیں۔

ہندوستانی جنوبی افریقہ میں (کیپ ٹاؤن ۷ جولائی) گورنمنٹ اور مسٹر گاندھی کے مابین جدید قانون متعلقہ رفع شکایات پر جو خط و کتابت ہوئی ہے اس میں مسٹر گاندھی نے اظہار اطمینان کیا ہے۔

انارکسٹ مارے گئے۔ (نیویارک ۶ جولائی) بم بناتے ہوئے ۴ انارکسٹ ہلاک ہوئے اور ۷ رہگذر زخمی ہو گئے۔ خیال ہے ان لوگوں کی مسٹر راک فیلر کے خلاف سازش تھی۔

کینیڈا میں ہندوستانی۔ (وکٹوریا ۶ جولائی) آج کاماگاٹا مارو کی اپیل متعلقہ جسٹس کورلیس خارج ہوگئی۔ عدالت کا فیصلہ یہ ہے کہ ایکٹ برٹش نارتھ امریکہ کی رو سے کینیڈا کو اختیار ہے کہ کسی انگریزی رعایا کو خارج کر دے یا اس کا داخلہ روک دے۔ چاہے اس کے متعلق سلطنت متحدہ ہی نے کیوں نہ ہو۔ ہندوستانیوں کے وکیل کی بحث کے ہر پہلو کو شکست حاصل ہوئی۔

وائسرائے کا عہد حکومت۔ (لندن ۶ جولائی) آج دار العوام میں سوالات پوچھے جانے کے وقت مسٹر اسکوتھ نے اعلان کیا کہ گورنمنٹ کا ارادہ ہندوستان میں وائسرائے کے عہد حکومت کے تسلسل کو منسوخ کرنے کا نہیں ہے۔

حدود تبت (پیکن ۶ جولائی) تبت کانفرنس کا اجلاس اسلئے ختم ہو گیا ہے کہ ڈیلیگیٹوں کا بہت سے امور پر اختلاف تھا جن میں تر ایک یہ بھی تھا کہ تبت کو علاقہ کوکونور کے متعلق جو کوہستان کوین سن کے جنوب میں ہے مطلق العنان خارجی تبت میں داخل کیا جائے۔ بحالیکہ چینیوں کو اس پر اصرار تھا کہ کوکونور کا علاقہ ہمیشہ کانسو کا ایک حصہ رہا ہے شاید وہ کیا درجہ حاصل رہے یہ امر بھی بحث طلب ہے چینیوں کا بیان ہے کہ جب کانفرنس کا اجلاس شروع ہوا تو ان کا خیال تھا کہ تبتی حد کا علاقہ گیا مدار ہے لیکن ہم رفتہ رفتہ آٹھ سو میل علاقہ چھوڑ چکے ہیں۔ یہاں تک کہ اب ہم دریائے سالوین کو حد مقرر کرنے پر رضامند ہیں۔

انڈیا کونسل بل (لندن ۶ جولائی) ڈیلی ٹیلیگراف لکھتا ہے کہ انڈین گورنمنٹ اس خیال سے متفق ہے کہ کم از کم دو ہندوستانی ممبر منتخب کئے جایا کریں۔ اگر ... متعینہ ... نہ ہوئی وممکن ہے کہ اس کے خلاف ... اٹھایا جاتا۔

مسٹر ہیشنگو نے ٹائمز میں ایک چٹھی درج کرائی ہے جس میں لکھا ہے کہ میں نے اس مسودہ کی ترتیب میں جو حصہ لیا اس کے لئے مجھے شرما ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔

خارج شدہ ہندوستانی (لندن ۸ جولائی) ٹوریوں سے ٹائمز کو تار پہونچا ہے کہ گورنمنٹ کینیڈا نے جہاز کاماگاٹا مارو کے ہندوستانیوں کے اخراج کے اخراجات ادا کرنے سے انکار کر دیا ہے کینیڈا کا قانون مالکان جہازات کو ناگوار اشخاص کی واپسی کے خرچ کا ذمہ دار ٹھہراتا ہے۔ گورنمنٹ اس واقعہ کو مثال عبرت بنانا چاہتی ہے۔ تاکہ پھر کینیڈا میں داخل ہونے کی کوئی ایسی کوشش نہ کی جائے۔

دگنا بلکہ چوگنا منافع

دار السلطنت دہلی کے مشہور معروف اخبار

ہمدرد

کے ناظرین کو یکم جولائی ۱۹۱۴ء سے بدین وجہ حاصل ہونیوالا ہے کہ ایک طرف اس کا رسم الخط بجائے عربی ٹائپ کے

مقبول عام نستعلیق میں بدل دیا گیا

ہے جس سے بمقابلہ سابق دگنے مضمون کی گنجایش پیدا ہو گئی ہے۔ دوسرے

قیمت میں بقدر نصف کی تخفیف

کر دی گئی ہے لہذا جن مقامات میں ہمدرد کی ایجنسیاں قایم ہو چکی ہیں وہاں کے لوگ

روزانہ ہمدرد بحساب ۲ فی پرچہ

ایجنسی سے خرید سکتے ہیں اور دیگر اصحاب بارہ روپے سالانہ چندہ مع محصولڈاک پر براہ راست دفتر سے منگا سکتے ہیں جس میں پرچہ گھر بیٹھے ملیگا اور کئی قسم کے دیگر فوائد حاصل ہونگے۔

رہا ہمدرد کا مقصد۔ اس کی نسبت مختصر لفظوں میں صرف یہ کہدینا کافی ہے کہ اس کا ہر ایک پرچہ

ملک و قوم کی خالص ہمدردی کی اسپرٹ سے لبریز

ہوتا ہے اور اس میں ہر فرقہ و طبقہ کے لوگوں کی فائدہ رسانی و دلچسپی کا سامان بہم پہنچانے کی کوشش کیجاتی ہے۔

آپ ایک پرچہ خریدیں یا دفتر سے نمونہ منگائیں

المشتہر۔ منیجر اخبار ہمدرد کوچہ چیلان دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ حج

سفرِ حجاز کے متعلق بمبئی گورنمنٹ کی تجاویز مسترد کردیگئیں

جدید تجاویز اور اظہار رائے کا موقع

گذشتہ سال جیساکہ اب سے پہلے لکھا جاچکا ہے بمبئی گورنمنٹ نے عازمان حجاز کی راحت و آرام کے لئے بخیال خویش حسب ذیل تجاویز قرار دی ہیں اور اون کو گورنمنٹ ہند کی خدمت میں بھیجکر منظوری چاہی ہے۔

(۱) حجاج کے جہازون کا ٹھیکہ صرف ایک کمپنی کو دیاجائے۔

(۲) تمام عازمان حجاز کے لئے واپسی کا ٹکٹ لینا لازمی قرار دیاجائے۔ گورنمنٹ ہندنے ان تجاویز کو لوکل گورنمنٹون کے پاس بھیجکر مسلمانون کی عام رائے طلب کی تہی۔

چونکہ تجاویز مذکورہ بالا عازمان حجاز کے لئے نہایت سخت اور تکلیف دہ تہین جیساکہ ہمارے گذشتہ مضامین سے واضح ہوا ہوگا۔ اس لئے عام رائے اس کے خلاف تہی۔ چنانچہ مسلمانان ہندوستان نے جابجا جلسہ کرکے گورنمنٹ کو اپنی رائے سے مطلع کیا کہ صرف ایک کمپنی کو ٹھیکہ دینے اور واپسی ٹکٹ کی شرط قرار دینے سے عازمان حجاز کو سخت تکلیف ہوگی اور قطع نظر اس کے کہ اس قسم کی شروط و تجاویز ایک نوعیت سے مذہب میں مداخلت کا حکم رکہتی ہیں۔ عازمان حجاز میں ایک قسم کی سوئظنی بہی اس سے پیدا ہوجائے گی۔

ہم گورنمنٹ ہند کے مشکور ہیں کہ اوس نے مسلمانان ہند کے عام جذبات کا خیال کرتے ہوئے بمبئی گورنمنٹ کی اون تجاویز کو جن کا جواب گورنمنٹ موصوف نے بذریعہ تار طلب کیا تہا اور جن کی منظوری کے یقین پر اوس نے ایک کمپنی کو ٹھیکہ کے لئے انتخاب بہی کرلیا تہا بالکل مسترد کردیا ہے۔

گورنمنٹ ہند نے گورنمنٹ بمبئی کی تجاویز کو مسترد کرکے مسلمانون پر جو احسان کیا ہے وہ ہر آئینہ قابل شکریہ ہے۔ اور امید ہے کہ اس سے عازمانِ حجاز میں جو تشویش پیدا ہوگئی تہی وہ بالکل دور ہوجائے گی۔ اب معلوم ہوا ہے کہ بمبئی گورنمنٹ نے اپنی تجاویز مسترد ہوجانے پر ازسرِنو جدید تجاویز پیش کی ہیں جن سے وہ بخیال خویش اپنی سابقہ تجاویز کی تلافی کرنا چاہتی ہیں۔

گورنمنٹ بمبئی نے جو نئی تجاویز پیش کی ہیں۔ ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

(۱) کسی ایک مخصوص کمپنی کو ٹھیکہ نہیں دیاجائیگا

(۲) واپسی کا ٹکٹ جبری نہیں ہوگا۔

(۳) بلگرم شپنگ ایکٹ مجریہ ۱۸۹۵ء (حاجیوں کے جہازوں کے ایکٹ) اور اس کے ماتحت نافذ کردہ آئین و قوانین اور ایکٹ تحفظ حجاج میں ترمیم کی جائے تاکہ حاجیوں کی ہندوستان سے روانگی اور جدہ تک سمندر کے سفر اور جدہ سے واپسی میں سہولتیں اور آسائشیں پیدا ہوجائین

(۴) نادار حاجیون کو سرزمین حجاز سے پھر ہندوستان پہونچانے کے متعلق جدہ میں بمبئی کی حج کمیٹی کے ماتحت ایک برطانوی ہندی ایجنسی کا قیام اور ایک فنڈ کا اجرا جس کی آمدنی سے نادار حاجیون کو جدّہ سے اون کے وطن تک پہونچایا جائے۔ گورنمنٹ ہند خود ہی اس میں ایک لاکہہ روپیہ دے گی۔

قبل اس کے کہ ہم تجاویز مذکورہ بالا کے متعلق اپنی رائے ظاہر کرین اتنا بیان کردینا ضروری سمجھتے ہیں کہ بمبئی گورنمنٹ کو مزید تجاویز پیش کرنے اور عازمان حجاز کے لئے اس قدر چکردار تجاویز اختیار کرنے کی کیا ضرورت پیش آئی ہے جہاں تک ہم اس معاملہ غور کرتے ہیں نتیجہ اس قسم کی تجا... [illegible] ... ہے کہ سفر حجاز کے لئے وہ وسائل ہم پہونچائے جائیں کہ عازمان حجاز ان کے خوگر و مستعد ہوکر گورنمنٹ کو خود ایسا موقع دین کہ وہ اون تجاویز کو اختیار کرے۔ جواب سے پہلے گورنمنٹ بمبئی کے پیش نظر تہین۔ اور جن کی منظوری کے لئے اوس نے بہت زیادہ کوشش کی

ہم تجاویز کی بحث میں یہ امر مفصل بتائیں گے کہ بمبئی گورنمنٹ مدت سے اس کوشش میں ہے کہ سفرحج کو ایک دائرہ میں لایاجائے۔ تاکہ آمد و رفت حجاج کے وسائل بالکلیہ اپنے ہاتہ میں رہیں۔

ہم نے اوپر اپنا جو خیال ظاہر کیا ہے خدا کرے وہ غلط ہو اور گورنمنٹ بمبئی کا مقصد اس قسم کی تجاویز سے ہرگز یہ نہ ہو کہ حجاج کی آمد و رفت کے وسائل میں تنگی پیدا کی جائے بلکہ غرض یہ ہو کہ عازمان حجاز راحت و آرام سے اپنے اس مذہبی مقدس فرض کو ادا کرسکین۔ ذیل میں ہم بمبئی گورنمنٹ کی تجدید تجاویز پر نظر ڈالکر بتانا چاہتے ہیں کہ اگرچہ یہ تجاویز بظاہر نہایت خوشنما ہیں لیکن حقیقت میں یہ بہی عازمان حجاز کے لئے سختی و تکلیف سے خالی ہیں۔

پہلی تجویز البتہ نہایت معقول و مفید ہے اور مسلمانان ہند کی خواہش بہی یہی ہے کہ کسی مخصوص کمپنی کو ٹھیکہ نہ دیاجائے لیکن اس کے ساتہ یہ کہنا بہی غالبًا بیجا نہ ہوگا کہ حجاج کو کسی خاص پالیسی کے ذریعہ اس قسم کے پہندے میں پہانسنے کی بہی کوئی کوشش نہ کی جائے۔ کہ وہ اپنا روپیہ نمایش و دعاوی راحت پر قربان کرکے مصیبت و صعوبت دونون میں مبتلا ہون۔ اور یہ آزادی حجاج کے لئے وبال جان ثابت ہو۔ دوسری تجویز بہی مسلمانان ہند کے مطالبات کے عین موافق اور خواہش کے مطابق ہے لیکن جب ہم دیکہتے ہیں کہ اس طریقہ سے ایک اور بڑا نقصان یا خطرہ لگا ہوا ہے۔ توہمیں اس تجویز سے بہی اتفاق کرنے کی کوئی ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔ اور وہ خطرہ یہ ہے کہ واپسی کا ٹکٹ اگرچہ جبری اور ضروری نہ ہوگا۔ لیکن واپسی ٹکٹ کی شرح اس قدر کم کردیجائے گی کہ عازمان حجاز واپسی ٹکٹ لینا اپنے لئے نافع خیال کرین گے۔ چنانچہ جب ہم ذیل کی شرح قیمت پر نظر ڈالتے ہیں توہمیں اپنے خیال کے درست ہونے میں بالکل شبہ نہیں رہتا۔ اور یہ امر درجہ یقین تک پہونچ جاتا ہے کہ اگرچہ گورنمنٹ بمبئی اپنی تجویز مین اس امر کی صراحت کرچکی ہے کہ واپسی کا ٹکٹ جبری نہ ہوگا لیکن واپسی کی شرح اسقدر کم ہوگی کہ لوگ خواہ مخواہ واپسی کے ٹکٹ کو پسند کرین گے۔ اور بتدریج واپسی ٹکٹ کا اوسط اسقدر بڑہ جائیگا کہ ایکدن گورنمنٹ بمبئی کے ہاتہ میں یہ ایک کامل ثبوت واپسی ٹکٹ کے جبری و ضروری ہونے کا ہوگا۔ اور چند سال بعد اس تجویز کا نتیجہ بہی وہی حاصل ہوگا جو مسترد شدہ تجویز کا تہا یا جواب سے پہلے گورنمنٹ بمبئی کی ذاتی خواہش تہی۔

اس سال کی شرح ٹکٹ حسب ذیل شائع کی گئی ہے۔

اوقات	یکطرفہ	دوطرفہ
۲۶ ستمبر تا ۲۵ اکتوبر	۱۲۰ روپیہ	۱۵۰ روپیہ
۲۶ اگست تا ۲۵ ستمبر	۱۱۰ روپیہ	۱۴۰ ″
یکم اگست تا ۲۶ اگست	۹۰ ″	۱۲۰ ″
یکم اگست سے پہلے	۷۵ ″	۱۰۰ ″

جہانتک ہمیں معلوم ہوا ہے بمبئی گورنمنٹ اگرچہ واپسی کے جبری ٹکٹ کو پسند نہیں کرتی لیکن واپسی ٹکٹ کی شرح کی ۲۵ فیصدی زیادتی کی لازمی شرط کا نتیجہ یقینًا یہی ہوگا کہ عازمانِ حجاز کو مجبورًا واپسی ہی کا ٹکٹ لینا پڑے گا۔ ہرچندکہ واپسی کا ٹکٹ شرح قیمت کی کمی کے باعث عازمان حجاز کے لئے مفید ہے اور اس سے اون کے مصارف میں ایک معقول تخفیف ہوجاتی ہے لیکن موجودہ تجویز میں واپسی ٹکٹ کی شرح میں صرف پچیس فیصدی کی زیادتی کا لازمی قرار دیا جانا خالی از مضرت نہیں اور نتیجہ کے لحاظ سے بمبئی گورنمنٹ کی سابقہ مسترد شدہ تجویز اور موجودہ تجویز دونون کا منشا ایک ہی نکلتا ہے۔

تیسری تجویز یعنی جہازون کے ایکٹ اور قانون تحفظ حجاج میں ترمیم کیا جانا اس کے نتائج و ثمرات اگر وہی ہون جو معاصر ریکانے حسب ذیل الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں تو خالی از منفعت نہیں اور امید ہے کہ ان سے عازمانِ حجاز کو بہت کچہہ فائدہ ہوگا۔ (۱) ہرحاجی کے واسطے جہاز پر جو کم سے کم جگہ مقرر کی گئی ہے اوسکو بڑہایا جائے۔

(۲) حجاج کے جہازون کے کم سے کم وزن یعنی ۵۰۰ ٹن کو بڑہاکر دو ہزار ٹن کردیا جائے جس کو انجام کار ڈہائی ہزار ٹن تک بڑہا دیاجائے۔

(۳) جہازران کمپنی روانگی کے بندر سے عدن تک پہونچانے کے وقت کے تعین کی نسبت ہرایک مسافر سے معاہدہ کرے اور معینہ وقت سے دیر ہوجانے کی صورت میں کمپنی ہرمسافر کو ایک مقررہ تاوان اداکرے جو بطور امانت کے پہلے ہی وصول کرلیا جائیگا۔

(۴) جہازون کی روانگی کے اعلان کے بارہ میں کمپنیون کے لئے لازمی قرار دیاجائے کہ وقت معینہ پر جہاز کی روانگی عمل میں آئے۔

(۵) مسافرون کی صحت اور آرام کے متعلق بہ چند تجاویز مجوزہ ترمیم میں آئین گی۔

مذکورہ بالا تجاویز یا ترمیمات نہایت معقول ہیں۔ لیکن ان میں جو بات ہمارے دل میں کہٹکتی ہے وہ یہ ہے کہ جہازون کے وزن میں اضافہ کیاجائے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ مسلمانون کے جہازات جو عمومًا معمولی اور بہت کم وزن کے ہیں بیکار ہوجائین گے اور حجاج کے لئے مسلمانون کے جہاز کام نہ آسکین گے بلکہ عازمان حجاز کا سفر مسلم کمپنیون کے ہاتہ سے نکلکر بالکل نومسلم کمپنیون کے ہاتہ میں چلا جائیگا۔ جو ہر آئینہ ایک خطرناک بات ہے۔

امید ہے کہ اس تجویز پر مسلمانان ہند زیادہ غور کرکے اپنے خیالات سے گورنمنٹ ہند کو مطلع فرمائین گے۔ تاکہ آئیندہ اس سے اونہیں کسی خطرہ یا نقصان کا شکار نہ ہونا پڑے۔

چوتہی تجویز یعنی نادار حاجیون کو وطن پہنچانے کے لئے بمبئی حج کمیٹی کے ماتحت ایک برطانوی ہندی ایجنسی قایم کی جائے۔ اور ایک فنڈ کہولا جائے۔ جس سے اس مقصد کی تکمیل ہو۔ بظاہر یہ تجویز نہایت معقول ہے لیکن ضرورت ہے کہ اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے سے پہلے اس امر کا قابل اطمینان انتظام کرلیا جائے کہ اس فنڈ کے بہروسہ پر نادار حاجیون کی تعداد نہ بڑہتی جائے کیونکہ جب نادار آدمیون کو معلوم ہوگا کہ اون کے لئے ایک فنڈ کہل گیا۔ تو اون کی تعداد روزافزون ہوگی اور پہر فنڈ اون کی مدد کرنے کے ناقابل ہو جائیگا۔ اسکے ہم یہ رائے ظاہر کرچکے ہیں کہ جہاز کی روانگی سے پہلے حجاج کو دیکہ لیاجائے۔ کہ اون میں کس قدر نادار ہیں اگر تعداد زیادہ ہو تو اون کی روانگی روک دی جائے یا انہیں اس قابل بنا دیاجائے کہ وہ بلامدد غیرے سفر حج کو پورا کرسکین گے۔

اگر اس کا انتظام نہ کیاگیا تو یہ امر یقینی ہے کہ

نادار حاجیوں کی کثرت ہو سے گذر جائے گی اور پھر حج کمیٹی نیز گورنمنٹ کو مجبوراً کوئی ایسا ذریعہ اختیار کرنا پڑے گا جس سے عام عازمان حجاز تنگی میں مبتلا ہوں گے۔

مذکورہ بالا تجاویز گورنمنٹ ہند کے پیش نظر ہیں اور گورنمنٹ نے اون کو بغرض استصواب تمام لوکل گورنمنٹوں کے پاس بھیجدیا ہے کہ مسلمانان ہند ان تجاویز پر کافی غور کرنے کے بعد اس کے متعلق کوئی رائے گورنمنٹ کو دینگے۔ تجاویز نہایت خوشنما ہیں لیکن ان پر غور کرنے سے خطرات معلوم ہوتے ہیں اگر اس موقع پر مسلمانان ہند نے کوتاہی سے کام لیا اور غور و خوض کے بعد رائے ظاہر نہیں کی تو اندیشہ ہے کہ آئندہ بعض تکالیف کا سامنا کرنا پڑے اور یہ سفر حج موجب مشکلات بن جائے۔

آخر میں ہم مکرر یہ عرض کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ یہ موقع نہایت اچھا ہے جلد سے جلد تجاویز مذکورہ بالا پر غور کیا جائے اور اپنی رائے سے گورنمنٹ کو آگاہ کیا جائے تاکہ گورنمنٹ ہند مسلمانان ہند کے خیالات سے پورے طور پر آگاہ ہوسکے۔ اور آیندہ شکایت کا کوئی موقع نہ رہے۔

تاریخ اسلام

(۱۲)

ذی الکفل علیہ السلام

آپ ایوب علیہ السلام کے بیٹے ہیں ارض روم کی طرف آپ کو خدا نے اپنا رسول بنا کر بھیجا آپ کا نام بشر ہے بہت سے آدمی آپ پر ایمان لائے جہاد کا حکم آپ کو ملا آپ کی دعا سے قوم کی عمر بڑھ گئی۔ آپ شام میں رہتے تھے پچھتر برس کی عمر پائی مقام کفل میں جو نیپلس کے علاقہ میں ہے۔ دفن ہوئے۔

شعیب علیہ السلام

آپ کا لقب خطیب الانبیا ہے۔ آپ مدین بن ابراہیم کی اولاد میں سے ہیں آپ کی والدہ حضرت لوط علیہ السلام کی لڑکی تہیں۔ آپ مقامات مدین وایکہ کی جانب مبعوث ہوئے تھے۔ زبان عربی تہی۔ آپ اندہے تھے لیکن آخر عمر میں خدا کے حکم سے آنکھوں میں نور پیدا ہوگیا تہا۔ آپ کی قوم کافر تہی آپ نے خدا کے احکام سے اون کو آگاہ کیا اور فرمایا کہ اموال تجارت میں نیک نیتی و دیانت سے کام کرو۔ کم نہ تولو۔ برابر ناپو۔ لیکن قوم نے آپ کی نصیحت نہ سنی۔ اور خدا کے حکم سے اوسپر زلزلہ آیا اور وہ سب مر گئے۔

آپ کے معجزہ سے مدین کے درمیان مصر و شام کی ریت دور ہٹ گئی۔ پتھر تانبا بن گئے جب آپ پہاڑ پر چڑہنے کا قصد فرماتے پہاڑ جھک جاتا۔ اور آپ اوپر چڑہ جاتے۔

آپ کی قوم میں جو بادشاہ گذرے ہیں اون کے نام ابجد۔ ہوز۔ حطی۔ کلمن۔ سعفص۔ قرشت ہے۔ آپ کے زمانہ میں کلمن بادشاہ تہا جسوقت قوم پر زلزلہ آیا آپ مع مومنین کے مکہ معظمہ تشریف لے گئے ایک سو چالیس سال کی عمر پائی آپ کی قبر مکہ معظمہ یا قریہ حنطین واقع صفدلہ میں ہے۔

خضر علیہ السلام

آپ کا نام الیا بن ملکان ہے۔ آپ سام کی اولاد میں سے ہیں آپ کا معجزہ یہ تہا کہ جس جگہ آپ بیٹہتے وہ جگہ ہری ہو جاتی۔ اس لئے آپ کا نام خضر ہوگیا۔ موسیٰ علیہ السلام کے ساتہی آپ ہی ہیں۔ بعض مورخوں کا بیان ہے کہ حضرت شعیب علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل کی ہدایت کے لئے آپ مبعوث ہوئے۔ تاریخ مسعودی کا بیان ہے کہ آپ سکندر کے خالہ زاد بہائی ہیں۔ ذوالقرنین کے لشکر کے افسر تھے آپ نے آب حیات پی لیا تہا اسلئے اسوقت تک زندہ ہیں اور گم کردہ راہ لوگوں کی رہنمائی کرتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ آپ فارس والیاس کی اولاد سے ہیں۔ فارس والیاس بنی اسرائیل کے دو قبیلے تہے بعض کا قول ہے کہ الیاس علیہ السلام دریا میں اور خضر علیہ السلام خشکی میں رہتے ہیں۔ اور دونوں زندہ ہیں۔

موسیٰ علیہ السلام

لاوی بن یعقوب علیہ السلام کی اولاد سے ہیں آپ کے والد کا نام عمران ہے۔ قرآن مجید میں آپ کا حال اور فرعون سے جھگڑا بالتفصیل سے بیان ہوا ہے قارون آپ کا چچا زاد بہائی تہا کیمیا بنایا کرتا تہا۔ آپ نے اوس سے کہا کہ مال کی زکوٰۃ دو لیکن اوس نے انکار کردیا آپ نے اوس کے حق میں بد دعا کی اور وہ زمین میں دہنس گیا آپ کے حقیقی بہائی ہارون علیہ السلام ہیں جن کو خدا نے موسیٰ علیہ السلام کی خواہش پر آپ کا وزیر بنا کر فرعون کی ہدایت کے لئے بہیجا تہا۔ حضرت ہارون علیہ السلام آپ سے ۳ یا ۴ برس بڑے تہے۔ نہایت خوبصورت فصیح و بلیغ اور موٹے تازے تہے۔ حضرت ہارون کی عمر ایکسو تیئس برس کی ہوئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پہلے انتقال ہوا۔ مقام حران میں دفن ہوئے۔ بعض مورخوں کا بیان ہے کہ آپ کے جنازہ پر چالیس ہزار آدمی صرف ہارون نام کے تہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عمر ایکسو بیس برس کی ہوئی۔ آپ کی قبر بیت المقدس میں لال ٹیلے کے قریب ہے۔ مسلم و بخاری میں آیا ہے کہ شب معراج میں حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا گذر آپ پر ہوا۔ آپ کھڑے ہوئے نماز پڑہ رہے تہے۔

یوشع بن نون علیہ السلام

آپ حضرت یوسف علیہ السلام کے پوتے کے بیٹے ہیں جس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر علیہ السلام کی تلاش میں نکلے آپ ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہمراہ تہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد آپ مقام اریحا کے نبی ہوئے آپ کے زمانہ میں جبارین کی لڑائی سے آفتاب غروب ہونے لگا تہا۔ آپ نے دعا کی۔ سورج پہر لوٹ آیا اور اپنی پوری روشنی سے قایم رہا۔ آپ نے تمام ملک شام فلسطین سے لیا تہا۔ نابلس تک آپ کی حکومت تہی۔ ۲۸ اٹہائیس برس حکومت کی ایک سو بیس برس کی عمر پائی۔ مقام جبل افرائیم یا قریہ صفدلہ کے گاؤں میں یا معرۃ النعمان میں دفن ہوئے۔

حزقیل علیہ السلام

حضرت یوشع کے بعد کالب خلیفہ ہوئے کالب کے بعد اون کا بیٹا شانوتس حکمران ہوا۔ شانوتس کے بعد حزقیل علیہ السلام بنی اسرائیل کے نبی ہوئے۔ آپ کے زمانہ میں خداوند تعالےٰ نے موتی کو زندہ کیا۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے الذین خرجوا من دیارھم وھم الوف حذر الموت فقال اللہ موتوا ثم احیاھم۔ یہ لوگ مقام داوردان وبا میں چار ہزار یا تیس ہزار یا ستر ہزار مر گئے تہے حضرت حزقیل کا ان پر گذر ہوا تو آپ نے دعا کی کہ اے خداوند ان کو زندہ فرما آپکی دعا مقبول ہوئی اور سب کے سب زندہ ہوگئے اور مدت تک زندہ رہے اور عرصہ کے بعد اپنی طبعی موت سے مرے ان لوگوں کے منہ پر موت کا نشان تہا۔

شذرات

ترکی جہاز سلطان عثمان اور یونان

جس روز سے ترکی نے جہاز سلطان عثمان اول خرید کیا ہے یونان کو ایک دم چین نصیب نہیں ہوا اوس کی حالت سے معلوم ہوتا ہے کہ سلطان عثمان اول ایک کانٹا ہے جو یونان کے پہلو میں کھٹک رہا ہے تازہ ترین ولایتی ڈاک سے معلوم ہوا ہے کہ یونانیوں میں ایک عام اضطراب ہے جو جہاز سلطان عثمان اول سے پیدا ہوگیا ہے۔ اور وہ اس فکر میں ہیں کہ جہاز سلطان عثمان کو ترکی نہ پہونچنے دیں چنانچہ اون کا ارادہ ہے کہ جسوقت جہاز سلطان عثمان تیار ہوکر استنبول روانہ ہوگا۔ یونانی اوسکو اپنے سمندروں سے گذرنے دینے کے بجائے اوس کا استقبال تارپیڈو کشتیوں سے کرینگے اور بخیال خویش اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کرکے دریا میں ڈبو دینگے، یونانیوں کا یہ بہی ارادہ ہے کہ عثمان اول کی روانگی سے پہلے ہی یونان ترکی سے جنگ شروع کر دیگا تاکہ ناطرفدار حکومتیں سلطان عثمان کو روک لیں اور ترکی اوس سے جنگ میں کام نہ لے سکے۔

ہمیں ترکی کی حالت پر بہت زیادہ افسوس ہوتا ہے کہ وہ سنبہلنے کی کوشش کرتی اور ذلت و ادبار سے نکلنے کے لئے سعی کرتی ہے۔ لیکن احباب اوسکو ابہرنے نہیں دیتے۔ یونان کے ارادوں کو دیکہتے ہوئے یہ کہنا غالباً بیجا نہ ہوگا کہ یونان جس طاقت کے بہروسہ پر کام کر رہا ہے وہ وہی طاقتیں ہیں۔ جو ترکی کی سخت دشمن ہیں اور ہرگز نہیں چاہتیں کہ وہ یورپ میں اپنی قوت باقی رکہہ سکے۔ یورپ کی اس حالت کو دیکہتے ہوئے کون کہہ سکتا ہے کہ ترکی میدان ترقی میں گامزن ہوسکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ترکی اسوقت تک نہ ابہر سکی اور دن بدن ضعیف ہوتی گئی۔ اسوقت تک تو یہی تہا کہ یورپ کی وہ طاقتیں جو ترکی کی دشمن ہیں خفیہ طریقہ پر ترکی کی ترقی میں سد راہ تہیں لیکن اب علانیہ مخالفت کی جاتی ہے اور اوسکے کاموں میں روک پیدا کی جاتی ہے ایسی حالت میں بجز اس کے اور کیا کیا جاسکتا ہے کہ خداوند حقیقی سے دعا کی جائے کہ وہ اپنے پاک و برگزیدہ رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام لیواؤں کو مصائب و آفات سے محفوظ رکہے اور دشمنان اسلام کو ذلیل و رسوا بنائے۔

حضرت شیخ سنوسی اور حکومت اٹلی

پچھلے دنوں عربی اخبارات سے معلوم ہوا تہا کہ حضرت شیخ سنوسی مد ظلہ العالی کے عزیز سید ادریسی سنوسی حج کعبہ کا ارادہ رکہتے ہیں اور آجکل اسکندریہ میں مقیم ہیں۔ انگریزی اخبارات سید ادریسی کے قیام اسکندریہ کو مشتبہ نظروں سے دیکہتے ہیں اور اون کا خیال ہے کہ آپ کا قیام اسکندریہ پر معنی ہے۔

اس ہفتہ کی ولایتی ڈاک سے معلوم ہوا ہے کہ سید ادریسی نے عزم حج کو ترک کر دیا ہے اور وہ عنقریب آستانہ تشریف لیجانے والے ہیں جہاں تک معلوم ہوا ہے اوس کی بنا پر کہا جاتا ہے کہ آپ کا یہ سفر اس غرض پر مبنی ہے کہ دولت عثمانیہ اور اٹلی کے درمیان اتحاد و اتفاق کے جو نامہ و پیام ہو رہے ہیں آپ اون کے متعلق آستانہ سے معلومات حاصل کریں۔

اسی سلسلہ میں پاینیر کا نامہ نگار لکہتا ہے کہ طرابلس میں اطالوی اب تک باوجود کوشش عظیم کے شیخ سنوسی کو اپنا مطیع نہیں بنا سکے کفرہ اور جغبوب وغیرہ شیخ سنوسی کی حکومت بدستور قایم ہے اس لئے اٹلی کو مناسب ہے کہ وہ شیخ سنوسی سے مصالحت کرے ورنہ طرابلس کا انتظام اٹلی سے کسی طرح نہ ہوسکے گا۔

اسی کے متعلق حال میں برٹش گورنمنٹ نے طویل نامہ و پیام کے بعد یہ اعلان کیا ہے کہ وادی کفرہ جسکی ملکیت کا معاملہ زیر بحث تہا دراصل برقہ کی

حدود میں شامل ہے جو معاہدۂ لاسین پر دستخط ہو جانے کے بعد اٹلی کے قبضہ میں آ چکا ہے۔

نامہ نگار مذکور لکھتا ہے کہ مصر میں سید ادریس کا نہایت تپاک سے استقبال ہوا ہے اور وہ قصر راس التین میں خدیو المعظم کے مہمان کی حیثیت سے فروکش ہیں اور حسن اتفاق یہ کہ آجکل خدیو کے بھائی پرنس محمد علی اٹلی میں شاہ اٹلی کے مہمان ہیں نامہ نگار کو جس قدر معتبر ذرائع سے مصالحت کی خبریں ملیں ہیں اون میں حسب ذیل شرائط مصالحت کے لئے بیان کی گئی ہیں۔

(۱) شیخ سنوسی کو اپنی وادیوں کی حدود کے اندر کامل اختیارات حاصل ہوں گے۔

(۲) ایک سالانہ خراج وہ اٹلی کو ادا کریں گے۔

(۳) ملک پر جس قسم کا ٹیکس چاہیں گے آزادی سے عاید کریں گے۔

(۴) تجارت میں انہیں پوری آزادی حاصل ہوگی۔ مگر اسلحہ، بارود اور غلاموں کی تجارت ممنوع ہوگی۔ اور اس سے مستثنیٰ سمجھی جائیگی۔

(۵) انہیں گورنر جنرل کا خطاب دیا جائیگا۔ اور اس کے لئے انہیں پانچہزار سالانہ تنخواہ اٹلی کی طرف سے ملا کریگی۔

ممکن ہے کہ نامہ نگار پانیر کو یہ خبر معتبر ذریعہ سے حاصل ہوئی ہو۔ اور اوس کے نزدیک اس کی کچھ اصلیت ہو۔ لیکن اون اعلانات کو دیکھتے ہوئے جو اسونت حضرت شیخ سنوسی کی جانب سے شائع ہوئے ہیں مصالحت کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ ہمیں یقین ہے کہ شیخ سنوسی جو ایک خدا پرست قانع۔ صابر۔ اور متوکل بزرگ ہیں کبھی کمزور شرایط پر مصالحت نہ کریں گے۔

واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت مصر اور انگلستان کو اس مصالحت سے بہت زیادہ دلچسپی ہے اور اسکی وجہ غالبًا یہ ہے کہ اس قسم کی مصالحت سے مصر کی حدود بندی آسانی سے ہوسکے گی کیونکہ اب تک بجز سواحلی مقامات کے غیر معین ہے لیکن ہمیں یہی امید ہے کہ شیخ سنوسی دوسروں کے فائدہ کے لئے ملک و ملت کی عزت کو نہ ڈبوئیں گے۔

افسرونکے اردلیوں کے انعام

ہم دیکھتے ہیں کہ جب کوئی شخص ضلع کے کسی افسر یا عام محکموں کے افسر سے نجی پر ملاقات کرنے جاتا ہے تو اردلی اپنا انعام لئے بغیر رسائی نہیں ہونے دیتے اور یہ قاعدہ ایسا عام ہوگیا ہے کہ کوئی جگہ اور کوئی محکمہ اس سے خالی نہیں جس سے ضرورت مند اور خواہشمند ملاقات اشخاص کو نہ صرف تکلیف ہوتی ہے بلکہ بہت کچھ خرچ بھی کرنا پڑتا ہے ضرورت تھی کہ گورنمنٹ اس جانب توجہ کرتی۔

اب معلوم ہوا ہے کہ صاحب لفٹنٹ گورنر نے اس جانب توجہ فرمائی ہے اور اپنی ایک چٹھی میں تحریر فرمایا ہے کہ افسروں کے اردلیوں کو انعام دینے کے قاعدہ کو توڑا جائے آپ نے اس قاعدہ کو قابل اعتراض قرار دیتے ہوئے سرکاری افسروں کی توجہ پنجاب گورنمنٹ سرکلر نمبر ۔ مورخہ ۱۰۔ نومبر ۱۹۱۱ء کی جانب منعطف کی ہے اور تاکید فرمائی ہے کہ پبلک پر یہ امر روشن کردیا جائے کہ گورنمنٹ اس طریق کو قابل اعتراض سمجھتی ہے۔

پچھلے دلوں صاحب ممدوح نے حکام کو ڈالیاں دینے اور سرکاری افسر کی آمد پر آرائشگی وغیرہ کرنے کے متعلق بھی ایسا ہی خیال ظاہر فرمایا ہے۔ ہم صاحب ممدوح کی بیدار مغزی کا اعتراف کرتے ہوئے دوسرے صوبجات کی گورنمنٹوں سے مستدعی ہیں کہ وہ بھی اس جانب توجہ فرمائیں تاکہ محکوم اقوام کے قلوب میں گورنمنٹ ہند کی وقعت میں اضافہ ہونے کے ساتھ ہی حاکم و محکوم کے باہمی تعلقات میں استحکام ہو اور ہر خواہشمند افسروں سے بلا روک ٹوک بغیر کسی وقت و تکلیف یا حرج کرنے کے مل سکے۔

ترکی بیڑہ کی اعانت کرنیوالوں کیلئے نشان

ڈاک تازہ ولایتی سے معلوم ہوا ہے کہ عثمانی حکومت میں ترکی بیڑے کی اعانت کے لئے زور شور سے چندہ ہو رہا ہے۔ اور یکمشت رقم کے علاوہ بہی خواہان ملک و قوم ماہوار عطیات سے بھی گران قدر اعانت کر رہے ہیں حکومت نے اون لوگوں کے مکانات پر جو ماہوار چندہ دیتے ہیں ایک نشان لگانا تجویز کیا ہے یہ نشان ایک حلقہ کی مانند ہے جس کے اندر جہازی لنگر اور لایف بلٹ ہے۔ باہر کی طرف اوپر کے حصہ میں ہلال اور ستارہ اور حصہ زیرین میں جہازی رسہ لٹکا ہے۔

عثمانی قوم اگر ملک و قوم کی بہتری کے لئے اسی طرح ساعی رہی اور یقین ہے کہ انشاء اللہ ضرور رہے گی تو امید ہے کہ جلد ٹرکی حکومت کے دن پھر جائیں گے۔ خداوند تعالےٰ اوسکو دشمنوں کے مکر و فریب سے محفوظ رکھے اور عثمانیوں کو توفیق و ہدایت دے کہ وہ اسلام و حکومت کی خدمت پر کمربستہ رہیں

لیڈی ہارڈنگ کا انتقال پرملال

یہ خبر نہایت رنج و افسوس کے ساتھ سُنی جائے گی کہ ہمارے نیک دل حضور وایسرائے بہادر کی لیڈی صاحبہ نے لندن میں انتقال فرمایا۔

لیڈی صاحبہ پچھلے دنوں سوء مزاج کے باعث ولایت تشریف لے گئی تھیں اور گذشتہ ہفتہ کو آپ پر ایک نہایت نازک اپریشن کیا گیا تھا۔ اپریشن کے بعد حالت قابل اطمینان ظاہر کی گئی تھی لیکن ۱۱۔ جولائی کے حسرتناک واندوہ افزا تار سے معلوم ہوا کہ لیڈی صاحبہ اپریشن کے عمل سے جانبر نہ ہوسکیں اور داعی اجل کو لبیک کہا۔

حضور وایسرائے بہادر سے ہمیں اس حادثۂ قیامت زا میں دلی ہمدردی ہے اور ہم دعا کرتے ہیں کہ خداوند تعالےٰ آپ کو صبر و تسکین بخشے۔

ہوائی ریل کا ایک اور موجد

آج کی اشاعت میں کسی دوسری جگہ ہوائی ریل کے حالات تفصیل سے درج کئے گئے ہیں جو فرانس کے مشہور سائنس دان و موجد عائل بیشل نے بنائی ہے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ مقام برمنگھم واقع انگلینڈ میں بھی ایک سائنس دان نے ہوائی ریل تیار کی ہے اس موجد کا نام انسین ہے۔ اس نے جو گاڑی تیار کی ہے وہ زمین پر ایک لائن پر چلتی ہے اوس کے اوپر ایک تار لگا ہوا ہے جس سے ٹرین کے آگے اور پیچھے کا حصہ بندھا ہوا ہے یہ ریل اسی تار کے ذریعہ سے چلتی ہے۔ یہ گاڑی ابتدا زمین پر پوری رفتار سے چلتی ہے اور پھر اچھل کر ہوا میں دوڑنے لگتی ہے۔ جس کی رفتار ہوا میں پہونچکر فی گھنٹہ ۸۰ میل ہو جاتی ہے۔

جیسا کہ ہوائی ریل کے تفصیلی مضمون میں بیان کیا گیا ہے۔ اس قسم کی ریلوے مکمل ہو جانے کے بعد ڈاک لانے اور پہونچانے کا کام دے سکیں گی اور ممکن ہے کچھ عرصہ بعد آدمیوں کے لانے اور پہونچانے کا کام بھی دے سکیں۔

ایک ہمدرد اسلام کی نصیحت افغانستان کو

معزز معاصر سراج الاخبار کابل میں مسٹر عزیز احمد قریشی مقیم گلاسکو (واقع انگلینڈ) کی ایک چٹھی شائع ہوئی ہے جس میں ممدوح نے افغانستان کو ایک قابل قدر نصیحت کی ہے۔ لکھا ہے کہ

اے افغانستان تم کیوں غافل ہو کیا تمہیں معلوم نہیں کہ روس بلی کی طرح گھات لگائے بیٹھا ہے کہ تمہاری ذرا نگاہ چوکے اور وہ تم پر حملہ کردے۔ اے افغانستان ہشیار ہو۔ خواب غفلت سے بیدار ہو۔ اپنی فوج کو درست کر۔ اسے جدید قواعد جنگ سکھلا۔ عمدہ اسلحہ مہیا کر۔ بار برداری کا انتظام کر۔ اپنے ملک میں ریلوے لائن جاری کر۔ سڑکیں بنا۔ توپ و تفنگ۔ گولہ بارود اور سامان رسد و ذخائر جنگ کی فراہمی کی فکر کر۔ جنگ کے لئے تیار رہ۔ ورنہ یاد رکھو کہ تمہاری اس غفلت شعاری سے روس فائدہ اٹھا کر نہایت آسانی سے تم پر حملہ کردے گا۔ کیونکہ وہ آسانی کے ساتھ پانچ لاکھ فوج سے ہرات پر چڑھائی کرسکتا ہے افسوس موجودہ حالت میں مذکورہ بالا چیزوں میں سے تم کسی چیز کے مالک نہیں یعنی نہ تمہارے پاس کافی ہتھیار ہیں نہ بار برداری کا انتظام ہے نہ ریل ہے نہ عمدہ سڑکیں ہیں۔ اور نہ تم مجروحین جنگ کی مرہم پٹی کر سکتے ہو تمام روسا اور سربرآوردگان افغانستان کا فرض ہے کہ خانہ جنگیوں۔ سازشوں اور ملکی بدنظامیوں کو بالائے طاق رکھکر اپنے بادشاہ کی مدد کریں۔ اور اس کے ساتھ دلی عقیدت اور خلوص دیں اور دشمن کو اپنے ملک پر ظالمانہ دستبرد کا ہاتھ بڑھانے کا موقع نہ دیں۔

امید ہے کہ امیر صاحب کابل ان امور پر کافی توجہ فرمائیں گے اور دشمنان اسلام سے اپنے ملک کو محفوظ رکھنے کے وسائل کی فراہمی اپنا ضروری فرض قرار دیں گے۔

مطبوعات جدیدہ

کرۂ ارض یا جغرافیہ منظوم

کلام نظم جس قدر مرغوب طبع ہوتا ہے اوس کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ منظوم کلام منثور سے جلد یاد ہو جاتا ہے۔ اسلئے ضرورت تھی کہ ہمارے ملک کے شعراء گل و بلبل کے بے نتیجہ افسانے اور ہجر و وصل کی خیالی داستانیں چھوڑکر اون علوم و فنون کے نظم کرنے کا کام انجام دیتے جو آجکل زیر تعلیم ہیں اور جن کا ازبر کرنا ایک امر اہم سے کم نہیں، خدا کا شکر ہے کہ اب ہمارے شعراء نے اس جانب توجہ کی ہے جس سے امید ہوتی ہے کہ جلد نظم میں علوم و فنون کا ذخیرہ تیار ہو جائیگا۔

ہماری پیش نظر اس وقت ایک جغرافیہ منظوم ہے جس کا نام کرۂ ارض ہے اس بہترین نظم جغرافیہ کے ناظم جناب منشی ہرسہائے صاحب پیشکار عدالت کلکٹری ہیں۔ جغرافیہ کو ہم نے بالاستیعاب پڑھا ماشاء اللہ خوب لکھا ہے جغرافیہ کا نظم کرنا جسقدر مشکل کام ہے اوس سے ایک شاعر ہی خوب واقف ہوسکتا ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اس مشکل پر قابل ناظم نے کامل فتح پائی ہے۔

نظم کی خوبی اور برجستگی قابل داد ہے اور جغرافیہ میں جسقدر امور کا بیان ضروری ہے وہ نہایت صفائی و سلاست سے نظم کئے گئے ہیں جسپر ہم قابل ناظم کو داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

لکھائی۔ چھپائی اور کاغذ معمولی ہے۔ قیمت ۳ر۔ مصنف سے ملتا ہے۔

جہان اسلام

مسلمانان قسطنطنیہ نے ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے اردو عربی اور ترکی میں اخبار جہان اسلام جاری کرنیکی کوشش کی ہے۔ مسلمانان ہندوستان اور قسطنطنیہ کے تعلقات میں اتحاد پیدا کیا جائے۔ اس لئے مسلمانان ہندوستان کے لئے اس اخبار کا مطالعہ نہایت ضروری ہے ہم نے خاص طور پر اس [illegible]

ہوائی ریل

(ایک گھنٹہ میں ۳۰۰ میل کی رفتار)

ایک عظیم الشان اختراع

قوۃ دفع کے نتائج محیرہ

فرانس کے ایک مشہور مخترع و موجد نے ایک ایسی ریل طیار کی ہے جو موجودہ صدی کا سب سے بڑا محیر العقول معجزۂ علم سمجھی جائیگی۔ فاصلے کی تکالیف کو دور کرنے اور وقت کی طاقت کو مغلوب کرنے والے آلوں میں کوئی بھی اس ریل کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ یہ ایک معلق ہوا پر چلنے والی ریل ہے جو فی منٹ ۵ میل تک مسافت طے کرے گی۔

عام ریلوں کی طرح اس میں سٹیم سے مدد نہیں لی گئی ہے۔ جس طرح یورپ میں سٹیم کی جگہ برقی طاقت سے اب کثرت کام لینے لگے ہیں۔ اور اسکو ہر جگہ قدرت کی سب سے بڑی طاقت تسلیم کرتے ہیں۔ اسی طرح ہوائی ریل میں بھی برق ہی کا اعجاز کام کرتا ہے۔

اس ریلوے کا نام Levitated Railway ہے۔ اس کا موجد ایک فرانسیسی ہے جس کا پورا نام عمائل بیشیل Emile Bachelet ۲۲ سال تک امریکہ کے سرکاری محکمہ تیرات میں ملازم رہ چکا ہے

۲۲ سالہ جہاد علمی

بیشیل کو ایک بار خیال ہوا کہ اگر ہم ثقل کو اس طرح اپنے اختیار میں کرنا چاہیں کہ وہ وسط ہوا میں بغیر کسی محسوس سہارے کے معلق رہے تو ایسا کیونکر کرسکتے ہیں؟ اس خیال میں وہ ۲۲ سال تک غلطاں و پیچاں رہا۔ گو اس کی جد و جہد سخت عرق ریز و جانفشاں۔ اور اس کے مقابلہ میں نتائج ہمیشہ مایوس کن اور بہت شکن رہے تاہم اس نے کبھی بھی سر رشتۂ صبر و استقلال ہاتھ سے نہ دیا اور اپنی کوششوں کو برابر جاری رکھا یہاں تک کہ بالآخر وہی ہوا جو ہر مستقل و مسلسل کوشش کے لئے وعدہ کیا گیا ہے، یعنی فرانسیسی اخبارات نے اس کی کامیابی کا اعلان ایک غلغلہ انداز کے ذریعہ کردیا۔

ایجاد کی روح

قدرت نے مقناطیس میں قوت دفع و جذب دونوں رکھی ہیں جن کو اصطلاح میں علی الترتیب Attraction اور Repulsion کہتے ہیں۔ یعنی جس طرح مقناطیس اپنی کشش کی طاقت سے کسی شئے کو اپنی طرف کھینچ سکتا ہے۔ اسی طرح اسے پیچھے بھی ہٹا سکتا ہے۔

انسان نے مقناطیس کی قوت جاذبہ کو دریافت کرلیا۔ اور اس سے فائدہ بھی اٹھایا۔ چنانچہ قطب نما اسی کا صدقہ ہے۔ جس کی برکت سے بڑے بڑے طوفان خیز اور ناپیداکنار سمندروں کے قلب کو چیرتے ہوئے جہاز گذر جاتے ہیں۔ لیکن اس کی قوت دافعہ عرصہ تک مخفی رہی۔ بعضوں کو علم ہوا بھی تو بیشیل سے پہلے کسیکو اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق نہ ملی۔

بیشیل پہلا شخص ہے جس نے اس معطل قوت کی طرف توجہ کی، اور ۲۲ سال شب ہائے تنہائی اور روز ہائے امید پر ماتم کرنے کے بعد وہ آج تمام عالم سے خراج تحسین لے رہا ہے۔ فنعم اجر العاملین۔

ریل کا نظام

بیشیل کی ریل میں نہ تو انجن ہوتا ہے اور نہ معمولی پہیئے ہیں، نہ دندانہ دار پہیوں کا کوئی مربوط و باہم وابستہ سلسلہ ہے اور نہ وہ احتکاک (رگڑ) جو بیجان جسم میں حرکت پیدا کردیتی ہے۔

پھر یہ ریل کیونکر چلتی ہے؟

گاڑی ایک پٹری پر رکھی رہتی ہے۔ اس پٹری میں خم ہوتے ہیں جن میں مقناطیس کی قوت دفع بھری ہوتی ہے۔ جب چلانا مقصود ہوتا ہے تو ایک بٹن کو دبا دیتے ہیں، جس کے بعد قوت دافعہ کی رو گاڑی میں ساری ہو جاتی ہے۔ اور گاڑی اس کے دھکے سے ہوا میں بلند ہوجاتی ہے۔ گاڑی کے ہوا میں بلند ہونے کے بعد قوت دافعہ کا کام ختم ہو جاتا ہے۔

لیکن صرف گاڑی کے اچھل جانے سے نہ تو اصلی مقصد پورا ہوسکتا ہے اور نہ اس کے لئے یہ ایجاد کسی قابل تحسین اعجوبگی یا ندرت کی مستحق ہے۔ اس لئے درحقیقت ایجاد کا اصلی کمال اس کے بعد سے شروع ہوتا ہے۔

موجد نے یہ انتظام کیا ہے کہ گاڑی کے ہوا میں بلند ہونے کے بعد اسے مقابرقی رو لگاتی ہے۔ جس کے سہارے پر وہ تھمی رہتی ہے۔ لیکن دیکھنے والا کو یہ سہارا نظر نہیں آتا۔

لیکن برقی رو بھی صرف اسی قدر کرسکتی ہے کہ اسے گرنے نہ دے آگے بڑھنے کا سوال پھر بھی باقی رہجاتا ہے۔

اس کے لئے موجد نے یہ انتظام کیا ہے کہ تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر سولینائڈ مقناطیس کے ہوتے ہیں۔ گاڑی کی رفتار جب مزید قوت کی طالب ہوتی ہے تو فوراً ان میں قوت پہنچائی جاتی ہے اور اس قوت کی وجہ سے گاڑی برابر آگے بڑھتی رہتی ہے۔

ہوائی ریل کا نمونہ

لندن کے عین وسطی حصہ میں ایک عالیشان عمارت کے اندر ہوائی ریل کا نمونہ رکھا گیا ہے۔ گرافک کا نامہ نگار خاص اپنے مشاہدہ کو نہایت دلچسپ طرز سے بیان کرتا ہے۔ یہ نمونہ ہلکا سا قریباً ۵ سیر تختہ وزن کے برابر ہوگا۔ اس کی گاڑیاں سگار کی طرح گاؤ دم شکل کی ہیں تاکہ حرکت کے وقت ہوا سے زیادہ رگڑ نہ پیدا ہو۔ گاڑیاں زمین سے دو فٹ فاصلہ پر برقی آلے کی پیچ در پیچ تاروں کے سہارے برقائم رہتی ہیں۔ جب برقی بٹن کو دباتے ہیں تو فوراً گاڑیاں ایلومینیم کے تاروں سے علیحدہ ہوکر ہوا میں معلق ہوجاتی ہیں۔ اس کے بعد الہ دافع (پروپیلر) کے ذریعہ حرکت کرنے ہی تیر کی طرح اس تیزی سے دوڑنے لگتی ہیں کہ انسانی نظر ان کا پیچھا نہیں کرسکتی۔

شرح رفتار

اس قسم کی ریل گاڑیوں میں نہ تو خود گاڑیاں کوئی وزن رکھتی ہیں نہ سڑک کوئی مقاومت (Resistance) کرتی ہے اور نہ پہیوں اور ان کی رگڑ کا جھگڑا ہے اس لئے یہ کہنا بالکل بجا ہوگا کہ رفتار کی سرعت کا دار و مدار پھر ہوا کی مقاومت پر ہے جہاں ہوا کا فشار اور دباؤ Pressure یا تصادم کم ہوگا وہاں یقیناً اس کی رفتار بھی زیادہ ہوگی۔ اور جہاں یہ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک زیادہ ہوگی۔ اسی کے تناسب سے رفتار میں بھی کمی ہوتی جائے گی۔

خیر یہ تو اصولی بحث تھی۔ سوال یہ ہے کہ اس وقت تک اس کی رفتار کا اوسط کیا رہا ہے؟ اسوقت تک جسقدر تجربے ہوچکے ہیں ان کی بنا پر موجد کا اندازہ یہ ہے کہ اس ریل کی شرح رفتار ۳۰۰ میل فی گھنٹہ ہوگی۔

(مراسلات اور مسافر)

موجد نے اسوقت تک جو نمونہ پیش کیا ہے۔ وہ صرف نامہ بری کے لئے موزوں ہے۔ چنانچہ خود موجد کو بھی اس کا اعتراف ہے۔ وہ اس ریل کو صرف ڈاک کے لیجانے کے لئے پیش کرتا ہے۔

البتہ اس کا دعوے ہے کہ یہ نظام اصلاً مسافروں کے لے جانے سے بھی عاجز نہیں ہے۔ اس میں کسی قدر اضافہ و ترمیم کی ضرورت ہوگی اسکے نزدیک جن گاڑیوں پر مسافروں کو لیجانا ہو ان میں ایک پٹری کے بدلے دو پٹریاں اور سولینائڈ کے بدلے آلہ محرک Motor اور ہوائی دافع Aerial Propeller لگانا چاہئے۔

پیرس سینٹ پیٹرزبرگ تین گھنٹوں میں

ہوائی ریل کے ذریعہ پیرس سے پیٹرزبرگ میں جن کا باہمی فاصلہ ۱۲۰۰ میل ہے، صرف ۱۰۰ گھنٹہ کے اندر جاسکتے ہیں۔ اسی طرح ہوائی ریل لندن سے برکش تک ۵ گھنٹوں میں پہنچ جائے گی۔ یہاں کی مہتمہ سے ایک خط کا جواب تین گھنٹہ کے اندر آسکیگا۔

ہوائی ریل کا مستقبل

اس کا موجد اس بات کا مدعی ہے کہ اگر پروپیلر مضبوط ہوا اور برقی طاقت کافی پیمانہ پر طیار ہو گئی تو ہوائی ریل کے ذریعہ فی گھنٹہ ۶۰۰ میل تک جاسکتے ہیں، یعنی اس کی رفتار ایک منٹ میں ۱۰ میل ہوگی اس کا خرچ بھی بہت کم ہوگا۔ یعنی ۳۰۰ میل تک آدھ سیر وزن لیجانے میں صرف ۲ پیسہ خرچ ہوتا ہے۔

(الہلال)

اطلاع عام نسبت زر قیمت مسدس حاذق

ناظرین باتمکین کو یاد ہوگا کہ مارچ ۱۹۱۳ء میں اخبارات وکیل امرتسر۔ وانفان پشاور۔ مدینہ بجنور۔ مخبر عالم مراد آباد۔ نیر اعظم مراد آباد۔ و سرمہ روزگار آگرہ وغیرہ میں ایک اعلان منجانب نفضل حسن خان صاحب صابری قادری سب ایڈیٹر دبدبہ سکندری رامپور شائع ہوا تھا کہ مسدس پروفیسر حاذق رامپوری جس کی قیمت ۱۲ ہے۔ اس کی کل جلدوں کا زر قیمت ترکی فنڈ میں داخل کیا جائے گا۔ چنانچہ مسدس مذکور الموسوم بہ محاربۂ ترک با اطالیہ ۲۹ مارچ کو چھپکر لکھنؤ نولکشور پریس سے دفتر اخبار دبدبۂ سکندری میں آگیا تھا جسکا ثبوت موجود ہے کل ۱۵۰۰ جلدوں کا ویو (حسب تحریر منیجر نولکشور پریس) ۱۱ لعہ کا لکھنؤ سے روانہ ہوا تھا۔ ولو پہنچنے سے بیشتر سب ایڈیٹر صاحب ممدوح کی تحریرات راقم کو ملی تھیں کہ ایکہزار کے آرڈر خریداری آچکے ہیں۔ اس کے بعد سے آج تک سب ایڈیٹر صاحب ممدوح نے باوصف ہزار تقاضانہ تعداد جلد بتائی نہ ایک جلد بحیثیت حق تصنیف راقم کو مرحمت فرمائی۔ اسپر بندہ نے انکے والد صاحب جناب فاروق حسن خان صاحب قادری ایڈیٹر دبدبۂ سکندری کو ایک عریضہ شکایتاً ارسال کیا تھا۔ کہ تعداد جلد مسدس نہ بتاتے ہیں اور ایک نسخہ مجھے نہ بھیجنے میں کیا حکمت ہے۔ حساب سمجھا دیجائے اور قیمت اجلاد مسدس اب میں اپنے ہاتھ سے دونگا جسکے جواب میں ممدوح نے نہایت غصہ سے تحریر فرمایا کہ ہم نصر شاہ خان صاحب مہتمم چندہ ہلال احمر رامپور سے رقم اجلاد مسدس فیضا کا وعدہ کرچکے ہیں (بالکل غلط) اور اگر آپ چاہتے ہیں تو مابعد ۔ روپیہ بھیجکر سب جلدیں منگا لیجئے۔ مگر حساب خرچ ہی نہ دکھایا گیا۔ اسی روز راقم نے جواباً لکھدیا کہ رقم آپ ہی اپنے ہاتھ سے نصر شاہ خان صاحب کو دیجئے مگر حساب خرچ تو سمجھا دیجئے۔ لیکن ہرگز باوجود ہزار الحاح جواب ۔ ملا۔ بنا چاری منیجر نولکشور سے دریافت کر ... حساب خرچ اور تعداد جلد معلوم ہوئی۔ اسکے بعد ۲۲ جولائی ۱۹۱۳ء کو اخبار مدینہ بجنور میں راقم نے

یہ معاملہ شائع کرایا۔ اور اس پر ایک مضمون مولوی قیام الدین صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی علی گڈھ کالج کیطرف سے مدینہ میں شائع ہوا۔ ایڈیٹر صاحب مدینہ کی طرف سے بھی ایک نوٹ دربارہ نمایش چھپا مگر بے سود ثابت ہوا کہ نجاست … آخر جب راقم تعطیل سرما میں ماہ جنوری ۱۹۱۲ء رامپور گیا۔ اور وہاں کے اعیان اور حکام سے شکایت کی تو انہوں نے راقم کو ملامت کی کہ تم نے جو اس پاک اور مقدس صابری اخبار کے ہاتھوں مسدس کی مٹی خراب کی۔ اب صبر کرو۔ قصہ مختصر چند معزز احباب مثل نواب قدرت علیخان صاحب میونسپل افسر وغیرہ نے اس کے تصفیہ کا وعدہ فرمایا اور راقم چلا آیا۔ معاملات چٹھیاں جو تین مہینوں کو راقم دے آیا تھا سب ایڈیٹر صاحب نے ان سے زہوکہ دیکر حاصل کرلیں۔ اور اس بل پر ایک عرصہ دراز کے بعد ۲۷۔ اپریل سن رواں کے مطلع اخبار دبدبہ سکندری پر چھپے ہیں۔ اور بقول شخصے مردہ یا تو ہوتا ہی نہ تھا یا ہوا تو کفن پھاڑ کے۔ الٹے اس خاکسار کو لوٹا تھا جیسے کہ حاذق کی شکایات اور غلط بیانی محض لایعنی ہے اور یہ کہ حاذق ہم سے اپنے مصرف کے لئے مانگتا تھا۔ اور ہمارے تدین پر سرکار ریاست تک کو اعتماد ہے۔ بغرض محال اگر حاذق کہا بھی جاتا تو بے شرمی سے اپنی رقم۔ مگر یہ تو نہ کرتا کہ دوسرون کی رقم کہا جاتا۔ خیر بہرحال بمدت ہمارے مہربان میدان میں تو آئے لیکن بہتر یہ تھا کہ جس اخبار مدینہ بجنور میں میرا مضمون شکایت درج ہوا تھا کاش آپ ادبی معزز اخبار کے مطلع پر نمایان ہوتے۔ کیونکہ آپکے وہ پچھتر روپیہ سالانہ ہفتہ وار نورانی اخبار کو بجز چند مخلصین و مریدین کے اور دیکھ کون سکتا تھا۔ فی الجملہ آپ نے بڑے زور سے اپنی صفائی کے ثبوت میں ڈنکے کی چوٹ یہ حساب پیش کیا ہے۔ جو درج ذیل ہے۔ ناظرین بغور ملاحظہ فرمائیں۔

تفصیل حساب آمد و خرچ مسدس ۱۵۰۰ جلد

آمد از فروخت کابینہ مسدس تعدادی ۹۲۰۔ اجلاد فی جلد ۱۲ — ۱۳؎

خرچ بابت طبع اشتہارات آرڈرین ۱۰۰ فیصدی ۲ — للعہ

اجرت اشتہارات جو پیران کلیر شریف وغیرہ میں تقسیم ہوئے۔ ۲۰۰ فیصدی — ۱۲

ایکہزار لفافے جو بنا بر روانگی آرڈرہا خریدے گئے فیصدی ۵ — ۸

ٹکٹ پوسٹ جو وقتاً فوقتاً خریدے گئے جو وی پی اور لفافون کی روانگی میں کام آئے۔ للعہ

لیبل و کاغذ برائے پیکٹون کے لئے — ۷

مصارف آمد و رفت لکھنؤ مع کس کا سو روپیہ اک و کرایہ انٹرکلاس و کرایہ سواری — (دو کس مسدس چھاپنے کو دینے کے واسطے لکھنؤ گئے تھے)

بابت بلٹی قیمت طلب جو نولکشور پریس لکھنؤ سے آئی دئے گئے — ۲

کرایہ بیلہ — ۲

محصول بلٹی جسمیں ۴۰۰ جلدیں رائے کوٹ ضلع لودھیانہ رائے ولی محمد خان صاحب کو روانہ ہوئیں ۶؎

نقد داخل ہلال احمر فنڈ رامپور — (لیکن تاریخ ادخال ندارد)

میزان کل ۱۳ — للعہ

لیجئے ہمارے مقدس بیشیرو ایڈیٹر فاروق حسن خان صاحب نے توخفا ہوکر خرچ کے … روپیہ جو راقم سے طلب کئے تھے اب للعہ ہوگئے۔ اس کے بعد تحریر فرماتے ہیں کہ رائے ولی محمد خان صاحب موصوف نے بتدریج چھ سو روپیہ چندہ میں بھیجے تھے جو وقتاً فوقتاً دبدبہ سکندری میں شائع ہوتے رہے ہیں اور یہ کہ صاحب ممدوح نے ان ۴۰۰ جلدوں کی قیمت … روپیہ علیحدہ نہیں بھیجی یہ جلدیں اسی چھ سو روپیہ کی رقم سے گئیں۔ معقول۔

سب ایڈیٹر صاحب کا میرے پاس ایک خط موجود ہے کہ آج فلاں تاریخ رائے صاحب نے … روپیہ کا منی آرڈر بطلب ۲۰۰ جلد مسدس ہمارے پاس بھیجا سوائے اس کے ۲۴ جنوری ۱۹۱۲ء تک راقم نے وحید الدین خان صاحب احمد جو ڈیشل سے (جن کے پاس فہرست چندہ ہلال احمر کا رجسٹر ہے) لکھکر دریافت کیا تو ممدوح نے تمام رجسٹر از اول تا آخر دیکھ کر بتایا کہ بابت قیمت مسدس ایک حبہ آج تک ہمارے یہاں داخل نہیں ہے۔

حال کے ایک اور خط سے بھی معلوم ہوا کہ آج تک بھی کوئی حبہ جمع نہیں ہے۔ جب چھ سو روپیہ مرسلہ رائے ولی محمد خان صاحب بتدریج حسب چندہ میں لکھے جاتے رہے تو منجملہ رقم مذکور … روپیہ مسدس میں لکھے جانے ضرور تھے لیکن ایسا نہیں ہوا جو صاحب چاہیں وحید الدین خان صاحب احمد جو ڈیشل سے دریافت فرمالیں۔ اب ذرا تفصیل خرچ میں ٹکٹ پوسٹ للعہ روپیہ کی رقم ملاحظہ ہو۔ پھر لکھنؤ کی آمد و رفت کا خرچ دو کس واسطے دینے مسدس کے (برائے انطباع) … ملاحظہ ہوں۔ (حالانکہ آپ اسی زمانہ میں ناؤ ندتی کیٹی میں لکھنؤ تشریف فرما ہوئے تھے جسکا خرچ ۲ کس مسدس پر ڈالا گیا ہے۔) اور میں نے آپ سے کب کہا تھا کہ آپ لکھنؤ سے اشاعت فرمائیں۔

خیر صاحب یہاں تک تو منجملہ ۱۵۰۰ جلدوں کی ۹۲۰ جلد کی آمد و خرچ کا لیکھا جوکھا برابر رہا۔ باقی کچھ جلدیں مفت تقسیم فرمائی گئیں۔ آپ اب ۵۵۵ جلدیں موجود بتاتے ہیں جنکی نسبت تحریر فرماتے ہیں کہ حاذق کی رقم کے ترک ہوگئے ہیں اسلئے … روپیہ بھیجکر حاذق ہم سے یہ جلدیں منگالے معقول ہزارہا اشتہارات تقسیم ہوئے اخبارات میں اعلان چھپے۔ ایک سال سے زیادہ ہونے آیا ابھی ۵۵۵ جلدیں باقی ہیں حالانکہ آپ کا خط موجود ہے کہ ایک ہزار کے آرڈر تو قبل از طبع ہی آگئے تھے۔

ناظرین دیکھیں ہمارے صابری قادری بیشیرو کس طرح وہ رکھ … کے ساتھ ترکوں کی پونے چار سو روپیہ کی قومی رقم کو چٹ کرگئے۔

میں نے رامپور جاکر چند احباب کو در پردہ دس دس پانچ پانچ جلدون کے خریدنے کیواسطے بھیجا مگر جواب ملا کہ ایک جلد بھی باقی نہیں ہے۔ بہرحال غنیمت ہے کہ آپنے اتنی جلدون کا اقرار تو کیا میری رائے میں تو آپ ان جلدون کو بھی کہیں خرچ میں ڈال دیتے تو کوئی آپ کا کیا کرتا۔ آپ فرماتے ہیں کہ حاذق کی شکایت میری پوزیشن پر بدنما داغ ہے زبان جائے آپ کی پوزیشن کے۔ بہتر یہ ہے کہ اگر آپ اپنے جامہ پوزیشن کے بقیہ حصہ کو داغ سے پاک رکھنا چاہتے ہیں تو ان ۵۵۵ بقیہ جلدون کو اپنے شکنجے لطف سے رہائی دیکر معزز اخبارات زمیندار لاہور۔ ہمدرد دہلی یا مدینہ بجنور کو سپرد فرمادیں تاکہ قوم کی خاطر یہ معزز فدایان قوم اخبارات تکلیف گوارا کرکے بعد فروخت رقم چندہ ہلال احمر میں دیدیں اس سے آپ کا بقیہ پوزیشن تو صاف ہوجائے گا۔ مگر تعجب ہے کہ بقتضائے (آنرا کہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک) جب آپ کا دامن دیانت پاک تھا تو آپ ناب قدرت علیخان صاحب کی جنت صحبت سے جہان کہ آپ بلاناغہ مدت سے ورزش کو آیا کرتے تھے میری صورت دیکھکر کیون میری ایام حاضری تک روپوش رہے اور بلانے سے بھی نہ آئے۔ جسپر نواب صاحب موصوف ہمیشہ سے ہنسکر فرماتے تھے کہ تم نے ہمارے دوست کو بھگادیا۔

یقین ہے کہ معزز قومی اخبارات بھی اس پر مزید روشنی ڈالینگے اور راقم اور قوم کو ممنون منت فرمائینگے تاکہ دنیا فرقہ رہبران قوم کی حالت سے واقف رہے۔

احقر حاذق ازالموڑہ

ممالک اسلامیہ کی خبریں

مسیحیوں کے وحشیانہ مظالم سے تنگ آکر اس ہفتہ میں اشقودرہ سے اور (۳۵۰۰) البانیون نے ہجرت کی جنکو ملب روانہ کیا گیا ہے۔ زمینات اور دیگر ضروریات بہم پہونچا دینے کا حکومت محلیہ کو حکم دیا گیا ہے۔

مجاہدین مراکش نے ایک اسپانی جنرل کو گرفتار کرلیا ہے حکومت اسپانیا اس کے فدیہ میں ۲۵ ہزار ریال دینے پر آمادہ ہے لیکن مجاہدین دو تو بیس چار ہزار بندوقین پانچ ملین کارتوس طلب کررہے ہیں۔

یونان کی شرارت۔ یونان کو جزیرہ کریٹ ہی جو اسکی یورپین برادری کی مدد کے سبب بدون جنگ مل گیا تھا اس کے لئے کافی تھا مگر وہ اپنی جبلی شرارت و مسیحی برادری کی مدد کے گھمنڈ پر اپنے ظرف سے باہر ہورہا ہے مقتول شاہ یونان نے سلانیک کی مساجد سے قرآن شریف کے نسخون کو منگواکر ایک میدان میں کہنوا دیا۔ اور پھر گھوڑے پر سوار ہوکر اسکی ٹاپون سے کلام الٰہی کو روند دایا خیر وہ اپنے اس کفر و ظلم کی سزا پا رہا ہوگا مگر اس کا قسطنطین بیٹا باپ سے بھی آگے بڑھکر نکلا۔ اس نے بعض مسجدون کو پائیخانے بنوادیا۔ بعضون میں سور کے گوشت کا بازار بنادیا۔ اور بعض میں اپنی فاحشہ عورتون کا چکلہ بنادیا اور جو جو یہ ظلم کررہا ہے انسانیت اسپر لعنت کرتی ہے۔ یورپ نے جزیرہ ساقز و مدلی یونان کو انصاف کے بجائے مسیحی برادری کی پاسداری کی دولت علیہ نے دول یورپ کو اس فیصلہ پر نظر ثانی کرنے کی طرف توجہ دلائی اور کہا کہ تم نے وعدہ کیا تھا کہ ایشیائی مقبوضات کی حفاظت کا وعدہ و اطمینان دلاتے ہیں۔ مگر یہ حفاظت کیسی کہ ہمارے ایشیائی مقبوضات کی کلید یعنی ساقز و مدلی دونون جزیرے یونان کو دیتے ہو ابھی تک یہ معاملہ طے نہیں پایا تھا کہ یونان نے ہر دو جزیرون کو الحاق کرنے کا اعلان کردیا۔ ہم صلح و امن کی بے حد قدر کرتے ہیں مگر اپنے حقوق کی حفاظت بھی ضروری ہے۔ خواہ اس کے لئے جان و مال ہی کیون نہ قربان کرنا پڑے دیکھا جائے کہ پردۂ غیب سے کیا ظہور میں آتا ہے۔ وکل ات قریب۔

دار الخلافہ۔ اس ہفتہ میں بڑا اہم واقعہ یہ ہے کہ گذشتہ جمعہ کو تھا کہ جس روز حضرت سلطان محمد فاتح نے حسب بشارت سید الرسل لتستفتحن القسطنطنیہ فنعم الامیر امیرھا و نعم ذلک الجیش قسطنطنیہ میں مظفر و منصور داخل ہوکر قسطنطنیہ کو کفر و شرک کی نجاست سے پاک کرکے دار الاسلام بنایا اور ایاصوفیا سے تمام عبادت غیر اللہ کی چیزین نکالکر باہر پھینکدین اور اسکو جامع مسجد بناکر پہلا جمعہ اوس میں پڑھا اور موذن کو حکم دیا کہ یہ گھر مدتون تک معبودان باطل کا پرستش گاہ رہا ہے۔ تم چڑھ جاؤ اسکے میناروں پر اور آسمان قسطنطنیہ میں خدائے واحد کی توحید کی آواز کو گونجا دو۔ پھر خطیب کو تلوار دے کرکے کہا اسکو بجائے عصا کے پکڑو۔ موذنوں نے (اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ) سنکر مومنوں کو مسرور کیا یہ دن سلطنت کی عید کا ہے انشاء اللہ آیندہ ہفتہ میں اس کے حالات لکھینگے۔ واللہ ولی التوفیق و المعین۔ (جہان اسلام)

اغلاط العوام

مصنفہ حکیم الامۃ حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی دوبارہ مدینہ پریس بجنور میں نہایت صحت اور صفائی کیساتھ چھپکر طیار ہوگئی ہے۔ انتظار کرنے والے حضرات اب طلب فرمائیں۔ ایک جلد طلب کرنے والے ۱؎ کے ٹکٹ اور چار جلد کے لئے ۴؎ کے ٹکٹ بذریعہ ڈاک ارسال فرماویں۔

محمد محسن۔ محمد صالح۔ چوک مراد آباد

ایک ہزار کا نوٹ

خدا نے حکم دیا کہ :-

وہ فرشتے جو زمین پر جانا چاہتے ہوں حاضر ہوں۔ فوراً ایک درجن فرشتے حاضر ہو گئے - لیکن اُن میں سے دو منتخب کئے گئے۔

تم اس کاغذ کے پرزون کو لو - اور زمین پر جاؤ۔ فرشتے اون کاغذون کو جن پر نقش و نگار بنے ہوئے تھے غور سے دیکھتے اور بار بار خداوند کی طرف بھی نظریں اُٹھاتے تھے۔

کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے ؟ یہان آسمان پر تو یہ ایک گل بوٹے دار کاغذ کا پرزہ ہے لیکن زمین پر یہی چیز انسانون کی آسودگی ہے - یہ کاغذ روپیہ ہے ایک پرزہ ایک ہزار کی قیمت کہتا ہے - اس کو تم زمین پر لیجاؤ اور اوس انسان کو جو تمہارے خیال میں سب سے زیادہ حاجت مند ہو دیدو۔

فوراً ہی دونوں فرشتے غائب ہو گئے اور شام کو وہ پھر حاضر ہوئے - خداوند نے سوال کیا۔

اچھا میرے فرشتو بیان کرو کہ ایک ہزار کے نوٹ کا تم نے کیا کیا ؟ پہلے فرشتے نے کہا۔

میں زمین پر چلا جا رہا تہا کہ ایک شکستہ حال فقیر نظر آیا وہ نہایت ہی کثیف اور بدن پر میلے کچیلے چیتھڑے لگائے ہوئے تہا - اُس کے سر کے بال چہرہ پر بکھرے ہوئے تھے جن سے بھوک اور مایوسی ظاہر ہوتی تہی - شاید اوس نے دو دن سے روٹی کا ایک ٹکڑا بھی نہیں کہایا تہا اور وہ ایک لاٹھی کے سہارے سے چلتا تہا۔

فرشتے ہم آواز ہو کر چلائے :-

بدقسمت مفلوک الحال کیڑا !

میں نے اُسے ایک ہزار کا نوٹ دیدیا ، میں خیال کرتا ہون کہ میں نے اُس کے ساتھ بہت بڑی بہلائی کی -

سب فرشتوں نے تحسین کی ، تم نے بہت اچہا کیا۔ خداوند نے کہا نہین -

میرے فرشتے تم نے روپیہ کو خراب جگہ رکھا اور تم نے میرے دوسرے فرشتے ایک ہزار کا نوٹ کس کو دیا ؟

دوسرے فرشتے نے بیان کیا -

میں ایک بڑے شہر میں پہونچا وہان میں نے ایک نہایت ہی حسین اور طرح دار نوجوان کو دیکہا وہ نہایت بیش قیمت لباس پہنے تہا - چمک دار جوتا تہا ، اور بانکی ٹوپی اوڑھے تہا ، اُسکے تمام حرکات و سکنات سے غرور و تمکنت ظاہر ہوتی تہی لیکن اوس کی جیبون میں سوائے خطوط کے جن میں اُسکے قرض خواہوں نے تقاضے کئے تہے ایک پائی بہی نہ تہی اور اس کا معدہ بہی خالی تہا - مجھے اس کی حالت پر ترس آیا اور ایک ہزار کا نوٹ دیدیا -

اس پر بہی فرشتون نے کہا ، تم نے بہت اچہا کیا مگر خداوند نے انکار کیا۔

میرے فرشتے تم نے بھی روپیہ کو خراب جگہ رکہا ، اچہا آج سے ایک سال کے بعد پھر زمین پر جانا اور دیکہنا کہ ایک ہزار کے نوٹوں اور اون دونوں انسانون کا کیا حشر ہوا۔

پورے ایک سال کے بعد وہ فرشتے پھر زمین پر گئے اور شام کو پھر خداوند کے عرش کے سامنے حاضر ہوئے۔

خداوند نے سوال کیا -

میرے دوسرے فرشتے ، پہلے تم بیان کرو کہ تمہارا رنگیلا نوجوان جس نے ہزار کا نوٹ پایا تہا کیا کرتا ہے ؟

فرشتے نے مسکرا کر جواب دیا -

وہ نوجوان تو بڑا بدمعاش ہے ، سال بہر تک وہ اُسی ایک ہزار کے نوٹ سے بڑے عیش و عشرت کے ساتھ زندگی بسر کرتا رہا اور آج تک اُس نے وہ نوٹ نہیں بہنایا -

یہ کس طرح ؟

اس طرح کہ وہ نوجوان صبح کو روزانہ ایک نئے ہوٹل میں جاتا ہے اور کہانا کہا کر قیمت ادا کرتا جاتا ہے اور خانساماں نوٹ کا روپیہ پورا ادا نہیں کر سکتا اور جہک کر نہایت ادب سے کہتا ہے کہ میں التماس کرتا ہوں کہ کہانے کی قیمت دوسرے وقت ادا کر دیجئے گا - اسی طرح وہ شام کے کہانے پر بھی کرتا ہے - اوس نے درزی کو بھی کچھ نہیں دیا ہے کیونکہ اوس کے پاس نقد روپیہ نہیں ہے وہ اپنے حجامت ساز کا بھی قرضدار رہتا ہے اور مکان کا کرایہ بھی ادا نہیں کرتا - باوجود اس کے سب لوگ اوس کا اعتبار کرتے ہیں اور خفیف رقمین قرض بھی دیدیتے ہیں اور خوشامد کرتے ہیں۔ کیونکہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ بڑا آسودہ حال شخص ہے جس کے پاس کم از کم ایک ہزار کا نوٹ ہر دم موجود رہتا ہے - میرا خیال ہے کہ وہ لوجوان بڑھا ہو جائے گا اور ہمیشہ فراغبالی سے زندگی بسر کرے گا - اور وہ ہزار کا نوٹ کبھی نہیں بہنایا گیا

اس بیان پر فرشتے ہنسنے لگے اور خداوند نے دوسرے فرشتے سے کہا -

اور تمہارے مفلوک الحال فقیر کا کیا ہوا کیا وہ بھی ایسی ہی اچھی طرح اوس ہزار کے نوٹ کے ذریعہ سے زندگی بسر کرتا ہے -

فرشتہ نے افسوس کے لہجہ میں جواب دیا - مجھے جلد گھر کو واپس جانا چاہئے - کیونکہ وہ بھی میرے ساتھ آیا ہو گا - جب میں روانہ ہوا ہون اوس وقت وہ پھانسی پر لٹکایا گیا ہے - یہ سنکر سب فرشتے تھرا گئے - خداوند نے کہا -

کہے جاؤ۔

جب اس مفلس کو ایک ہزار کا نوٹ ملا تو وہ بے حد خوش ہوا - اور فوراً بازار کہانا خریدنے گیا - اور نہایت عمدہ اور نفیس غذائین کہائین اس کے بعد جب اوس نے قیمت ادا کرنے کے لئے وہ نوٹ پیش کیا تو ہوٹل کے مالک نے اسکو پولیس کے حوالہ کر دیا اور بدقسمت آوارہ گرد کو کوتوالی میں لے گئے کئی روز تک اُس سے دریافت کرتے رہے کہ یہ نوٹ اوس نے کہان سے پایا اس مفلس نے کہا کہ یہ نوٹ مجھے ایک فرشتہ نے دیا ہے - اس جواب پر لوگوں نے ایک فرمائشی قہقہہ لگایا -

چند روز کے بعد پولیس اس نتیجہ پر پہونچی کہ یہ نوٹ تین مرتبہ کے قتل کا نتیجہ ہے ، اور اوسپر خون کے چھینٹے بہی نظر آنے لگے اور اون کی تعداد اتنی ہی تہی جتنی مرتبہ اوس مفلس نے ڈکیتی کی تہی اوس لاٹہی پر بہی خون کے نشان پائے گئے - کئی گواہ بھی فراہم ہو گئے جنہون نے قاتل کو مقتول کے گھر کے آس پاس چکر کاٹتے دیکہا تہا ، آخر کار اوس بدقسمت کو موت کی سزا دی گئی - اور پہانسی پر لٹکا دیا گیا -

یہ ہے ہزار روپیہ کا نوٹ - ایک اُس کے ذریعہ سے زندگی کے لطف اُٹھاتا ہے اور دوسرا موت کے نذر ہوتا ہے لیکن ہزار روپیہ کا نوٹ ہر حال میں ہزار کا نوٹ قایم رہتا ہے -

(ترجمہ) (محمد مہدی در ظل السلطان)

ہجرۂ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم)

جب کہ آمادۂ خوں ہو گئے کفار قریش لاجرم سرور عالم نے کیا عزم سفر
کوئی نوکر تھا ، نہ خادم ، نہ برادر ، نہ عزیز ، گھر سے نکلے بھی تو اس شان سے نکلے سرور
اک فقط حضرت بوبکر تہے ہمراہ رکاب اُن کی اخلاص شعاری تہی جو منظور نظر
رات بھر چلتے تہے ، دن کو کہیں چھپ رہتے تہے کہ کہیں دیکھ نہ پائے کوئی آمادۂ شر
چونکہ سو اونٹ کا انعام تہا قاتل کے لئے آپ کے قتل کو نکلے تہے بہت طالب زر
انہی لوگوں میں سراقہ خلف جعشم تھے جن کو فاروق[1] نے کنگنے تھے پہنائے تہے گہر
تین دن رات رہے ثور کے غاروں میں نہاں تہا جہان اثر رب واتعمی کی حکومت کا اثر
بیم جان - خوف عدو - ترک غذا - سختی راہ ان مصائب میں ہوئی اب شب ہجرت سے سحر

یاں مدینہ میں ہوا غل کہ رسول آتے ہیں راہ میں آنکھ بچھانے لگے ارباب نظر
لڑکیاں گانے لگیں ذوق میں آکر اشعار نغمہ ہائے "طلع البدر" سے گونج اُٹھے گھر
ماں کی آغوش میں بچے بھی مچل جانے لگے ! نازنینان حرم بھی نکل آئیں باہر
آل نجار[2] چلے شہر سے ہو کر تیار زرہ و جوشن و چار آئینہ و تیغ و سپر !

دفعتاً کوکبۂ شاہ رسل آ پہنچا غل ہوا صَلِّ علیٰ خیر اناس و بشر
جلوۂ طلعت اقدس جو ہوا عکس فگن دفعتاً نار شعاعی تھا ہر اک تار بصر
طور سے حضرت موسیٰ کی صدا آتی تھی آج اک اور جھلک سی مجھے آتی ہے نظر !

سب کو تھی فکر کہ دیکھیں یہ شرف کس کو ملے میہماں ہوتے ہیں کس اوج نشیں کے سرور ؟
سینے کہتے تھے کہ خلوت گہ دل حاضر ہے ! آنکھیں کہتی تہیں کہ دو اور بھی طیار ہیں گھر !

ہاں مبارک تجھے اے خاک حریم نبوی آج سے تو بھی ہوئی خاک حرم کی ہمسر !
صل یارب - علیٰ خیر نبی و رسول !
صل یارب - علیٰ افضل جن و بشر !

[1] جب ایران فتح ہوا اور کسری کے ملبوسات اور موتیوں کے ہار غنیمت میں ہات آئے تو حضرت عمر نے حضرت سراقہ کو پہنا کر دیکھا تہا - کیونکہ یہ بہت جامہ زیب تھے۔

[2] نجار کا خاندان آنحضرت سے ننہالی رشتہ رکہتا تہا -

دینیات

اخلاق ، تمدن اور معاشرت کا

ایک ماہوار مجموعہ

نواب میر صدر الدین حسین خان صاحب رئیس اعظم بڑودہ کی مقبول عام تصانیف میں سے ہر ماہ ایک مکمل رسالہ ہم عنقریب شائع کرنے والے ہین اس سے بہتر مجموعہ دینیات اخلاق تمدن اور معاشرت کا ملنا ناممکن ہے جلد درخواست بھیجئے ہر رسالہ مکمل اور دو ڈہائی جزو کا ہو گا - سالانہ قیمت مع محصول ڈاک عہ رہے -

المشتہر - محمد مجید حسین منیجر اخبار مدینہ
بجنور (روہیلکھنڈ)

حوادث و اخبار

نئی دہلی سے گڈہ۔ کلکتہ سے میرٹھ تک اور میرٹھ سے رڑکی تک چھوٹی پٹری کی ریل بنانے کے لئے منظوری مل گئی ہے۔

شہنشاہ آسٹریلیا کو گواہی میں طلب کرنا۔ حال ہی میں کیسو کالینگم نامی ایک شخص سخت نشہ کی حالت میں ہونے کے باعث کوسو کی پولیس عدالت میں پیش کیا گیا تھا۔ جہاں ملزم نے شہنشاہ آسٹریلیا کو بطور گواہ پیش کرنے کی درخواست دی۔ مجسٹریٹ نے کہا کہ وہ کیسے طلب کئے جا سکتے؟ ملزم نے جواب دیا کہ آپ ہی سمجھ سکتے ہیں۔

جیل کی تقسیم۔ گورنمنٹ مدراس نے تجویز کیا ہے کہ بار بار کے سزا یافتہ قیدیوں کے لئے علیحدہ جیل خانہ بنایا جائے اور نئے ملزم علیحدہ رکھے جائیں۔

چار سال کی لاش۔ مرہٹی ہمعصر سیاجی بیجے رقمطراز ہے کہ موضع دیل وارڈ واقعہ مہی کانٹھا ایجنسی سے آدھ میل کے فاصلہ پر مہادیو کا ایک مندر ہے۔ جہاں بشیشر انند سرسوتی ایک سادھو رہتے تھے۔ اون کو وفات پائے چار سال کا عرصہ ہو چکا تھا۔ لیکن ان کی سمادھی تعمیر کرنے کی غرض سے جب وہ اس جگہ کو کھود رہے تھے تو سوامی بشیشر انند کی لاش جوں کی توں برآمد ہوئی۔ ذرا بھی سڑی گلی ہوئی نہ تھی۔

کھانے کی چیزوں کی احتیاط وغیرہ۔ اتوار کے روز لاہور میں ڈھنڈورہ پٹوایا گیا۔ کہ اگر کوئی شخص کھانے کی چیز پتوں کے بجائے ردی میں رکھکر فروخت کرے گا تو میونسپل کمیٹی کی طرف سے اوس پر جارہ جوئی کی جائے گی۔

حج کمیٹی کو امداد۔ گورنمنٹ ہند نے گورنمنٹ بمبئی کی اس تجویز کو کہ حجاج کمیٹی بمبئی کو ایک لاکھ کی امداد دیں شرط دیجائے کہ اسی قدر رقم تمام ملک کے مسلمان مہیا کریں تسلیم کیا ہے۔

لندن میں بیگم بھوپال۔ ہمعصر سانحہ ورمان رقمطراز ہے کہ ہز ہائینس بھوپال لندن کی سیاحت کے لئے تشریف لے گئی ہیں۔ اور فی الحال حضور ممدوح گروس وینچر ہوٹل میں قیام پذیر ہیں۔

بیمہ کی رقم۔ قلابہ واقعہ بمبئی میں پچھلے دنوں جو سلک میں آگ لگی تھی۔ اوس کے بیمہ کی رقم پون کروڑ کے قریب ہے اور یہ تمام بیمہ انگلینڈ میں لور پول کی کمپنیوں کے ذریعہ کیا گیا تھا۔

حجاموں کی اجرت میں اضافہ۔ جمبوسر (کاٹھیاواڑ) میں دھوبی۔ درزی۔ نجار اور دیگر پیشہ وروں کے مانند ہندو و مسلمان حجاموں نے بھی ایک پنچایت میں قرار دیا ہے کہ داڑھی مونچھ کی حجامت کا ایک آنہ لڑکوں کی حجامت چھ پائی۔ اور بال کاٹنے پر دو آنے وصول کیے جائے گا۔ بیوہ عورتوں کی حجامت کا چھ پائی وصول کیا جائے گا۔

الہ آباد میں بارش۔ یہاں شنبہ کے ۸ بجے صبح سے ۷ جولائی کے آٹھ بجے صبح تک مسلسل بارش ہوتی رہی تھی۔ اب تک ۸ انچ مینہ برس چکا ہے۔ قحط زدگان ممالک متحدہ کی حالت بہت کچھ سنبھلتی نظر آتی ہے۔

بارش سے لائن کا نقصان۔ نواح جالندھر میں ۲ و ۳ جولائی کو سخت بارش سے نارتھ ویسٹرن ریلوے کی جدید تعمیر شدہ ڈبل لائن کئی مقامات سے بہ گئی۔ دریائے بیاس کے علاوہ اس کے متصل ندی بھی چڑھ گئی تھی ریلوے پلوں کو نقصان پہونچانے کے علاوہ بہت سے مویشی بہ سیلاب میں بہ گئے۔ نقصان جان کی بھی رپورٹ ہوئی ہے مگر معلوم نہیں کہاں تک؟ ہمیرا اور دہلوان کے ریلوے سٹیشنوں کے متصل پلوں کو سخت ضرر پہونچا۔ اگر یہ امر پہلے سے معلوم ہو جاتا۔ تو بمبئی میل پل کے ٹوٹنے سے بہن میں گر پڑتی اور سخت نقصان جان وقوع میں آتا۔ غرض یہ کہ رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت۔

پسماندگان سردار محمد ایوب خاں مرحوم۔ جن کا اپریل گذشتہ میں لاہور میں انتقال ہوا تھا اون کے پسماندگان بدستور ہندوستان ہی میں رہیں گے اور گورنمنٹ ہند نے ان کو کچھ وظائف عطا کئے ہیں جو ابھی معلوم نہیں کہ کس قدر ہیں۔

سمندر میں طوفان۔ کئی جہازات جو بمبئی کراچی کو آرہے تھے اور جن میں پی۔ اے۔ او۔ کمپنی کا سٹیمر ڈنٹا بھی داخل ہے۔ سمندر کے طوفان خیز ہونے کی وجہ سے ان کے ورود میں توقف واقع ہوا ہے۔ لیکن یہ سب جہاز بخیر و عافیت ہیں۔

جنگلی آدمی۔ رپورٹ ہوئی ہے کہ ایک پیمائش کنندہ جماعت نے مسٹر لیمز کی سرکردگی سے جنگلات ٹراونکور میں ۵۰ میل مربع رقبہ ایسا دریافت کیا ہے جس کا اب تک کسی کو علم نہ تھا۔ رقبہ مذکور میں انہیں تیرہ ایسے زن و مرد ملے جو بالکل جنگلی اور وحشیانہ حالت میں تھے یہ بانسوں کے پتے لباس کے بجائے جسم پر لگائے ہوئے تھے اور کوئی زبان نہ جانتے تھے۔

ممبر کونسل کا انتخاب۔ ڈسٹرکٹ و میونسپل بورڈ لکھنؤ ڈویژن کو گورنمنٹ ممالک متحدہ کی طرف سے ہدایت ہوئی ہے کہ وہ آنریبل رائے بہادر گنگا پرشاد ورما کے بجائے ۲۹۔ اگست سے پیشتر پراونشل قانونی کونسل کے لئے کسی ممبر کا انتخاب عمل میں لائے۔

ناجائز کوکین رکھنے پر سزا۔ کلکتہ میں ایک مسلمان کو ۲۱ ہزار روپیہ کی ناجائز کوکین رکھنے پر ایک سال قید سخت کی سزا ہوئی۔

پیداوار طلا۔ گذشتہ ماہ جون میں میسور کی کانہائے کولار سے مندرجہ ذیل سونا نکلا تھا۔ کان میسور سے کل ۱۹۰۴۸ اونس چمپین ریلیفس ۸۴۴۸۔۱۱ اونس۔ نندی ڈرگ ۴۶۵۸ اونس اور بالاگھاٹ کی کان سے ۱۲۹۔ اونس سونا برآمد ہوا تھا (روئٹر کی یہ خبر بالکل غلط ہے)

ہندوستان میں بارش۔ گذشتہ ۵ جولائی کی صبح کے ۸ بجے تک ۲۴ گھنٹہ کے اندر مندرجہ مقامات پر کم و بیش بارش ہوئی تھی۔ حصار۔ انبالہ۔ دہلی۔ آگرہ۔ مین پوری۔ جہانسی۔ کانپور۔ الہ آباد۔ کراچی۔ جے پور۔ اوکانہ۔ سورت احمد آباد۔ اندور۔ اورنگ آباد۔ مدراس۔ بنگلور۔ بہاؤنگر۔ نوساری اور ناگپور میں ایک ہفتہ سے بارش کی کمی ہے۔

ڈاک پر ڈاکہ۔ گذشتہ جمعہ کو سٹیشن لالانی ضلع تپسرا (بنگال) کے نزدیک ڈاک پر ڈاکہ پڑا تھا۔ لٹیروں نے ڈاک کے ہرکارے کو بری طرح زدوکوب کیا۔ وہ ہسپتال میں زیر علاج ہے۔

مسٹر مظہر الحق قسطنطنیہ میں۔ مسٹر مظہر الحق بیرسٹر ایٹ لا جو پچھلے دنوں کانگرسی ڈیپوٹیشن کے ساتھ ولایت گئے تھے۔ لندن سے قسطنطنیہ پہنچے۔ جہاں ہلال احمر۔ نیشنل ڈیفنس ایسوسی ایشن وغیرہ کے ممبروں نے آپ کا استقبال کیا وزرا رتیاک اور گرمجوشی سے ملے

اسلامی سخاوت۔ بمبئی کی کچھی میمن قوم کے ایک مرحوم سیٹھ حاجی اسماعیل حاجی یوسف احمد اپنے ایک وصیت نامہ کی رو سے ۶۰ ہزار روپیہ اپنے وارثوں میں تقسیم کرنے کے بعد پونے دو لاکھ روپیہ اسلامی تعلیم کے لئے اپنے موصی کو لکھ گئے ہیں۔

مسٹر مظہر الحق کی آمد۔ آئندہ ۲۶ جولائی کو پی۔ اینڈ۔ او۔ کمپنی کے جہاز پرشیا میں مسٹر مظہر الحق کے علاوہ مسٹر ایس۔ ایم حسن اور متعدد پارسی اور ہندو بھی آرہے ہیں کہ بمبئی کے چیف جسٹس بیسل سکوٹ بھی اسی جہاز میں ہیں۔

موٹر کا حادثہ۔ گذشتہ پیر کو جب کہ چار آدمی پونا سے موٹر میں بمبئی آرہے تھے اوس وقت گھاٹ پر موٹر ایک درخت سے ٹکرا گئی جس کے باعث سواریوں کے سخت چوٹ آئی۔ زخمی شدہ لوگوں میں ایک بیودی کالج اور دوسرا میڈیکل کالج کا طالب علم ہے۔

ہندوستانی طالب علم کو ڈبل وظیفہ۔ مسٹر ایس راما کو جو کیمبرج یونیورسٹی میں ریاضی کے طالب علم ہیں گورنمنٹ مدراس کی جانب سے وظیفہ ملنے کے علاوہ ۴۰۰ پونڈ کا ایک اور وظیفہ مرحمت کیا گیا ہے۔ مسٹر ممدوح مدراس میں ۲۰ روپیہ ماہوار پر کلارک تھے ریاضی کی خداداد قابلیت کے باعث سے ان کو گورنمنٹ مدراس نے ولایت روانہ کیا ہوا ہے۔

لارڈ ہارڈنگ کی وایسرائے کی توسیع۔ پارلیمنٹ میں وزیر اعظم صاحب نے ایک سوال کے جواب میں بیان کیا۔ گورنمنٹ کا یہ ارادہ ہرگز نہیں ہے کہ وایسرائے ہند کی میعاد کی توسیع کے قاعدہ کو منسوخ کیا جائے۔ (اس انفاخ کی صلاح اخبار ٹائمز نے دی تھی۔ مگر لبرل گورنمنٹ اسے منسوخ کرنے کو تیار نہیں۔ اس لئے لارڈ ہارڈنگ کی وایسرائی میں توسیع امید غالب ہے۔

ترکی قالین۔ ہمعصر الہلال رقمطراز ہے کہ دولت عثمانیہ نے تمام ترکی قالین بافوں کو بڑے بڑے کارخانوں کی صورت میں منتظم کر دینے کی تجویز کی ہے اور اس کا انتظام ہو رہا ہے۔ ترکی قالین تمام عالم میں صدیوں سے مشہور ہیں لیکن یورپ کے دخانی کارخانوں نے جو شکست تمام صنائع قدیمہ کو دی ہے اس سلسلہ میں یہ نفیس صنعت بھی گمنام ہو گئی تھی لیکن اب دولت عثمانیہ کی اس تازہ کوشش سے امید ہوتی ہے کہ یہ صنعت از سر نو زندہ ہو کر قدیم عظمت و شہرت حاصل کرے گی۔

علیگڈہ کالج میں ہز آنر کی تشریف آوری۔ ہفتہ عشرہ سے اکثر اخباروں میں یہ خبر شائع ہو رہی تھی کہ نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر ۱۷ و ۱۸ جولائی کو علیگڈہ اس غرض سے تشریف لے جانے والے ہیں کہ شیعہ و سنی کے درمیان جو اختلافات کچھ عرصہ سے پیدا ہو گئے ہیں ان کی اصلاح کی کوشش فرماویں گے اس خبر کی تردید ۷ جولائی کے انگریزی اخباروں میں ہز آنر کی طرف سے کی گئی ہے ہم اس خبر کو پڑھ کر خوش ہو اسلئے کہ ہمارے نزدیک اس موقع پر علیگڈہ جا کر ان مذہبی اختلافات پر رائے زنی کرنا زیادہ مناسب نہ ہوتا اگر اس خبر کے شائع ہوتے ہی اس کی تردید کر دی جاتی تو زیادہ بہتر ہوتا۔ اس حالت میں اکثر انگریزی اخباروں کو مخالفانہ رائے زنی کا موقع نہ ملتا۔ ہمارے ناظرین کو یہ سنکر اطمینان ہوگا کہ ہز آنر کا دورہ علی گڈہ کالج محض اسلئے ہوگا کہ وہ کالج کی مالی حالت کو بچشم خود ملاحظہ فرماویں۔ اور اگر ضرورت ہو تو سالانہ امداد میں کچھ اضافہ کریں۔

مقامی حالات

بارش۔ خدا کا فضل و کرم ہے کہ اس ہفتہ کئی روز کی سخت گرمی کے بعد نہایت کافی بارش ہوئی جس سے بہت کچھ فائدہ پہونچیگا۔ بارش ہونے سے موسم نہایت خوشگوار ہو گیا ہے۔ فصل انبہ کو سخت گرمی نے خراب کر دیا۔ بعض درختوں پر پھلوں کے اندر کیڑے بھی پڑ گئے ہیں۔

مولا بخش ملازم مدینہ پریس دورہ میں

۱۲۔ جولائی ماہ حال سے مولا بخش ملازم مطبع مدینہ ضلع میں ان احباب کی خدمت میں دورہ کر رہا ہے جن کے چندہ قیمت اخبار مدینہ کی میعاد پوری ہو چکی ہے [illegible]

(بقیہ مضمون صفحہ ۹)

دل جواہو رہا تھا۔ شی تو دو پہری سے جہز رہی تھی۔ اب شندیہ کی اینٹھن بھی شروع ہو گئی اینٹھوں کا گرنا تھا کہ حمیدہ بالکل ہی بیٹے آس ہو گئی بدحواس ہوکر بچہ کو گود میں اٹھا لیا۔ اور ڈگمگائی میں آن کھڑی ہوئی بچہ کا اٹھانا تھا کہ اوس اللہ کے بندہ نے بلکنا شروع کیا۔ بہتیرا ہی بہلایا مگر تو بہ کس باپ کا بچہ تھا۔ جون جون چمکاتی تھی اور ڈگمگا ہوتا تھا۔ تھپکا دودھ دیا۔ بہلایا پھسلایا کبھی کلیجہ سے لگایا سب ہی کچھ کیا مگر اس کی چیخم دہاڑ نہ تھمی! ہائے ممتا اس برس بھر کی جان پر اپنی جوان جان قربان تھی اس بھول کے رونے میں سب بھول گئی۔۔ اخدا کر کے صبح ہوتے ادہر مینہ تھما ادہر ہوا کم ہوئی۔ بچہ نے بھی دم لیا تو ذرا جان میں جان آئی۔ ایک ٹوٹی ہوئی کھٹولی اور سے لائی۔ بھیگی ہوئی رضائی اس پر بچھائی۔ اور بچہ کر کلیجہ سے لگا کر اگنائی میں لیٹ گئی۔ بچہ ہلکان ہو کر چپ ہوا۔ ادہر لوری آدہر ماں کا پکھوا دودھ منہ میں لیتے ہی گلے میں ہاتھ ڈالکر سو رہا۔ اللہ اللہ بچہ کا کلیجہ سے لگ کر سونا تھا کہ وہ رات بھر کی مصیبت و پریشانی کچھ بھی یاد نہ رہی میاں کی بے اعتنائی باپ کی ناپروائی اپنی تنہائی۔ سب بھول گئی۔ ماں تا کے جوش میں زور زور سے بھیجتی تھی اور کہتی تھی۔

میں کیا کسی کی پرواکرتی ہوں۔ اللہ میرے بچہ کی عمر میں برکت دے۔ میرا میاں تو یہ ہے۔

زندگی کی تمام خوشیاں اور جوانی کی بہاریں اوس ننھی سی جان پر نثار تھیں۔ اوسی کے دم کے ساتھ عمر کی تمام آرزوئیں اور ارمان لگے ہوئے تھے۔ لپٹ رہی تھی اور لپٹا رہی تھی۔ چمٹ رہی تھی اور چمٹا رہی تھی۔ حمیدہ مظلوم اسی طرح قربان ہو رہی تھی کہ برابر کی مسجد سے اذان کی آواز آئی۔ اٹھی درود شریف کا جزدان بچہ کے پاس لاکر رکھا۔ وضو کیا اور نماز پڑھنے کھڑی ہو گئی۔

(مولانا۔ اشد الخیری الدہلوی در فانوس خیال)

لوح زمردین

اگر آپ کو فن خوشخطی میں کامل بننے کی خواہش ہے تو آپ ہمارے کارخانہ سے کتاب لوح زمردین فوراً منگوائیے۔ طالبعلموں کے لئے یہ کتاب نہایت ضروری اور کارآمد ہے آجتک نسخ و نستعلیق سکھانیکے لئے اس قسم کی مکمل اور باقاعدہ کوئی کتاب تیار نہیں ہوئی۔ ۱۲ کے ٹکٹ بھیجکر ذیل کے پتہ سے طلب فرمائیں

پتہ۔ مینیجر اخبار مدینہ بجنور۔

کلپاک

یعنی ترک اعلیٰ افسروں کی

ٹوپی

کے لئے زیادہ تعداد میں ... کی مانگ بہت زیادہ ہے اس سے ... کا آڈر بہت جلد آیا تو دوسرے چالان کا انتظار کرنا پڑے گا۔ اگر آپ کو انور پاشا جیسی ٹوپی پہننے کا اشتیاق ہے تو آڈر آج ہی بھیجدیں یہ کلپاک سیاہ خاکی و سبز کاہی نہایت خوشنما رنگ کی اور ہر سائز کی موجود ہیں۔ قیمت صرف چار روپے (للعہ) و تین روپیہ آٹھ آنے ٹوپی۔ (للعہ)

سول ایجنٹ ہندوستان

ایس۔ ایف۔ چشتی۔ اینڈ کمپنی متصل دہلی لندن بنک۔ فریقہ نیشنل ایجنسن ڈی تار بوش قاہرہ (مصر) فبرلقہ۔ امپیریل۔ ہرکہ۔ قسطنطنیہ

دن آ گئے

موسم برسات میں کسی کو تھوڑا بہت بارش کے مرطوبیت کی وجہ سے کھانسی ہو جایا کرتی ہے اور دن رات کسی وقت چین نہیں لینے دیتی۔ کف نہیں نکلنے کی وجہ سے ایک قسم کی غرغراہٹ ہوا کرتی ہے۔ اور کھانستے کھانستے جان ذیق میں آ جاتی ہے۔ اس لئے کہ شروع ہوتے ہی فوراً اسکی تدبیر کرنی چاہئے۔ جو نہایت آسان ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ ڈاکٹر ایس کے برمن کے کف کھانسی کے دوا کی ایک شیشی لیکر گھر میں ڈال رکھئے۔ جو دو تین ہی خوراک میں آرام کر دیتی ہے۔

قیمت شیشی کلاں عہ و شیشی خورد ۸ر محصول شیشی کلاں ۲ر و شیشی خورد ۵ر اور دیانتدار ہر ایک دوکاندار اور دوا فروشوں سے ملیگی۔ ورنہ کارخانہ سے ہی طلب فرمائیے

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۶ - ۵ اسٹریٹ تاراچندت کلکتہ

ایجنٹ کنور بہادر گپت سوداگر۔ بجنور

ایک دنمیں نامرد کو مرد اور مردہ رگوں اور پٹھوں کو زندہ کرنے والا

ایک سلائی سے اندھی آنکھ روشن کرنے والا

ایکدنمیں زور دکھانے والی

طلائے شباب آور

جواہر نور العین

حبوب شباب آور

[illegible]

طلائے فرنگی

حبوب اکسیر

برکاتی سرمہ

اکسیر مجرب

[illegible]

ڈاکٹر بہی بخش خان (سابق میڈیکل افسر و ہیڈ ڈاکٹر مسیحی امیر صاحب افغانستان ... نسیم صحت ...)

تلغرافات

لیڈی ہارڈنگ کی وفات

(لندن ۱۲ جولائی) ریوٹر ایجنسی نہایت تاسف سے ظاہر کرتی ہے کہ لیڈی ہارڈنگ اہلیہ محترمہ حضور وایسرائے ہند تازہ اپریشن (عمل جراحی) سے انتقال ہوگیا۔

(لندن ۱۲ جولائی) لیڈی میوکس کو جو آنجہانی لیڈی ہارڈنگ کی ہمشیرہ ہیں۔ ملک معظم۔ ملکہ معظمہ۔ مادر ملکہ الگزنڈرا اور شاہی خاندان انگلستان کے دیگر ممبروں کی طرف سے ہمدردی و تعزیت کے تار موصول ہوئے۔

(لندن ۱۲ جولائی) لیڈی ہارڈنگ کی لاش نرسنگ ہوم سے لندن میں لیڈی میوکس کے مکان پر منتقل کی گئی ہے۔ سہ شنبہ کو وایسرائے کے بھائی وائکونٹ ہارڈنگ کے کنٹس سینٹ سونہہ پارک نبشوسرسٹ میں تدفین عمل میں آئے گی۔ لندن میں بھی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔

(لندن ۱۴ جولائی) کل جبکہ لیڈی ہارڈنگ کی لاش پونے ایک بجے بعد دوپہر کے پنشورسٹ میں دفن ہوگی۔ ٹھیک اسی وقت ملک معظم کی اجازت سے محل سینٹ جیمز کے رائل گرجا میں بھی میموریل سروس ادا کی جائے گی۔

معاملات البانیہ

(روما ۱۱ جولائی) پرنس البانیا نے گورنمنٹ روما سے امن قایم کرنے کی غرض سے البانیا میں سپاہ بھیجنے کی درخواست کی ہے۔ آسٹریا ہنگری و اٹلی پرنس کی اس درخواست کے موید ہیں۔

(لندن) ۱۱ جولائی) کورٹزہ۔ مضافات کے دیگر مقامات پر ایپیروٹوں کے قابض ہونے سے وہ تمام علاقہ جو انہوں نے معاہدہ لندن کے مطابق خالی کر دیا۔ پھر ان کے قبضہ میں آگیا ہے یونانی افسر ایپیروٹوں کے سپہ سالار ہیں۔ البانیا کی حالت روز بروز مخدوش ہوتی جاتی ہے۔

(ڈرز و ۱۵ جولائی) گو دلونا کی حفاظت کی کوشش کی جارہی ہے۔ لیکن اس کا ہاتھ سے نکل جانا یقینی نظر آتا ہے۔ ڈرزو کی قسمت بھی نہایت مشتبہ ہے۔

یونان کو اس بات سے انکار ہے کہ یونان کی باقاعدہ سپاہ ایپیروٹوں کے ساتھ ملکر البانیا والوں سے مصروف پیکار ہے۔

جنوبی افریقہ

(جوہانسبرگ ۱۵ جولائی) مسٹر گاندھی عنقریب انگلستان روانہ ہونے والے ہیں۔ ان کی مساعی جمیلہ کی کامیابی کی خوشی میں انکو بہت سی دعوتیں دی گئیں۔ ایک الوداعی ڈنر میں جو مسٹر گاندھی کے اعزاز میں دیا گیا تھا۔ اور جس میں چار سو مہمان معہ یورپین قایم مقاموں کے موجود تھے۔ مسٹر گاندھی نے کہا کہ اختلافات کا تازہ تصفیہ فریقین کے لئے موجب اعزاز و مسرت ہے لیکن اس تصفیہ کو آخری تصور نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اس سے ہندوستانیوں کو ہر ایک شے جس کے وہ مستحق ہیں عطا نہیں کی گئی۔ موجودہ کوتاہیوں اور استقام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سپیکر نے کہا کہ آیندہ بھی انہیں ہمدرد دوست یورپینوں سے امداد و اعانت کی بہت کچھ توقع ہے۔

مکسیکو و امریکہ

(واشنگٹن ۱۴ جولائی) برازیل کے سفیر متعینہ مکسیکو نے مسٹر برئیان کو تار دیا ہے کہ جنرل ہورٹا کے بحق سینیر کار بیحال آج بالکل مستعفی ہونے کی توقع کی جاتی ہے۔

(ویراکروز ۱۴ جولائی) ویراکروز و مکسیکو کے مابین شکستہ لائن کی درستی کا کام شروع ہوگیا ہے۔

متفرقات

آسٹریا و سرویہ۔ (بڈاپسٹ ۱۶ جولائی) وزیر اعظم نے سراجیوو میں ولیعہد و ولیعہد بیگم آسٹریا کے قتل سے سرویہ کے تعلق کے بارہ میں بجواب سوال کہا کہ آسٹریا و سرویہ کے تعلقات کا واضح و صاف ہوجانا ضروری ہے یہ سوال ہنوز زیر غور ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ کیا تجاویز اختیار کی جائیں گی۔ گورنمنٹ قیام امن کو ضروری تصور کرتی ہے اور جو حکومت جنگ کو حصول امن کا آخری ذریعہ نہیں کرتی۔ وہ گویا دراصل حکومت ہی نہیں۔

بلغاری قرض۔ (صوفیہ ۱۶ جولائی) ایوان میں آج دو کروڑ پونڈ کے پانچ فیصدی قرض پر بحث ہوئی۔ جو ایک جرمن سنڈیکٹ نے صنعتی مراعات پر بہم پہونچانے پر آمادگی ظاہر کی ہے دوران بحث میں نہایت سخت شور و غل مچا مخالف فریق اور سوشلسٹوں نے قرض ہذا کو ملک کے لئے مہلک و مضر بتا کر سختی سے مخالفت کی۔ مگر مسودہ پاس ہوگیا۔

بلگیریا کا حصول قرض (صوفیہ ۱۸ جولائی) شاہ بلگیریا نے اس مسودہ پر دستخط کر دئے۔ جو ایوان سے جرمن سنڈیکیٹ سے قرض لینے کے متعلق پاس ہوا تھا۔

رومانیا کی سرحدی شورش۔ (بکارسٹ ۱۱ جولائی) سرحد رومانیا کی خونریز لڑائی میں پانچ بلغاری سپاہی کام آئے۔

سمرنا میں کورٹ مارشل (قسطنطنیہ ۲۰ جولائی) سمرنا میں کورٹ مارشل نے تین مسلمانوں کو موت اور چار کو حبس دوام کی سزا دی ہے ان پر ایک بیرونی گاؤں میں یونانیوں کو قتل و زخمی کرنے کا الزام لگایا گیا تھا۔

تازہ خبرین

اسٹیمر کمپنی کا جہاز "جدہ" جس کا پہلا نام "پیلوان" تھا۔ کراچی سے یکم اگست کو جدہ کیطرف روانہ ہوگا۔ شرح کرایہ حسب ذیل ہے۔

اول درجہ	ماعہ
دوسرا درجہ	لعہ
سیلو نلو زست کلاس	سہ
ڈاک	للعہ

بمبئی پرشیا اسٹیمر کمپنی کا جہاز "رحمانی" حاجیوں کو لیکر ۱۵ اگست کو کراچی سے جدہ کی جانب روانہ ہوگا۔ شرح کرایہ ڈاک کے لئے فی کس سہ ہے کھانا اس میں شامل نہیں ہے۔

امیر مینائی کی بیوہ کا انتقال۔ افسوس ہے کہ منشی امیر احمد مینائی مرحوم کی بیوہ کا ۲۹ جون ۱۹۱۴ء کو ایک طویل علالت کے بعد رامپور میں انتقال ہوگیا۔

ہزآنر کا دورہ۔ ہز آنر لفٹنٹ گورنر نے ۱۰ جولائی کی صبح کو کرنال کے مقامی دفاتر اور انسٹی ٹیوشنوں کا معائنہ فرمایا۔ بے قاعدہ دربار میں میونسپلٹی و لوکل بورڈ کے مشترکہ ایڈریس کا جواب دیا۔ شب کو یہاں سے روانہ ہوکر ۱۱ کی صبح کو لدھیانہ وارد ہوئے مسٹر لیگن کمشنر اور شیخ اصغر علی ڈپٹی کمشنر نے سٹیشن پر استقبال کیا ہز آنر نے لودھیانہ پہونچتے ہی جیل۔ ہسپتال اور کچہری کا ملاحظہ فرمایا۔ سہ پہر کو خان بہادر عبد الغفور خان سشن جج کی گارڈن پارٹی میں شامل ہونے والے تھے۔

مسٹر مظہر الحق انگلستان سے قسطنطنیہ ہوتے ہوئے ہفتہ کی شام کو بانکی پور پہونچ گئے۔ آپ کا اسٹیشن پر معقول استقبال کیا گیا امید کی جاتی ہے کہ آپ جلد سے جلد ایک عام جلسہ میں اپنے سفر نیز کانگرس کے وفد کا حال بیان کرین گے۔

سورت کے ایک ہسپتال میں ایک پارسی نے ۰۰۰ ۷ روپیہ سول سرجن کو دئے کہ جب تک میں زندہ رہوں اُسوقت تک میں اس روپیہ کے سود سے فائدہ اٹھاؤں گا۔ اور مرنے کے بعد یہ ساری رقم ہسپتال کے کام میں لائی جائیگی۔

ٹرانسوال کا کوئلہ۔ جی۔ آئی۔ پی ریلوے نے ایک لاکھ ٹن ٹرانسوال کا کوئلہ سال آیندہ کے لئے خریدا ہے۔

کشتی پر فساد۔ بارکپور (کلکتہ) میں بنگال پولیس کے برج بہاری اور سکھ رجمنٹ کے ایک سابق سپاہی بنگوا نداس کے مابین کشتی ہوئی سو خر الذکر پچھڑ گیا۔ مگر اس کے حامیوں نے سمجھا کہ کوئی فریب کیا گیا ہے۔ ان میں سے ایک مدد کے لئے آگے بڑھا۔ دوسرے فریق کے لوگ بھی نکلے دونوں میں لڑائی ہوپڑی۔ پانچ چھ سکھ ایسے سخت زخمی ہوئے کہ ہسپتال پہونچائے گئے۔ بازاروں میں حفظ امن کے لئے مسلح پولیس تعینات کرنی پڑی۔

انتخاب گزٹ صوبجات متحدہ

۱۸ جولائی ۱۹۱۴ء

رخصت۔ مسٹر اے۔ پی۔ کالٹ جوائنٹ مجسٹریٹ کو چھ ہفتہ کی مزید فرلو۔ ۳۰ جولائی یا اس کے بعد سے مسٹر اے۔ ایچ۔ ڈے۔ بی ہملٹن۔ اسسٹنٹ کمشنر گڑھوال کو تین ماہ کی رعایتی۔ ۵ جولائی یا اوس کے بعد سے مسٹر پی۔ بی برایلی ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس کو تین ماہ کی رعایتی ۲۔ اگست سے مسٹر آر۔ جی ہیرسٹ۔ اسسٹنٹ کنسرویٹر جنگلات گورکھپور کو دو ماہ چھبیس روز کی رعایتی۔

تقرری۔ مسٹر ایم۔ ایل۔ ارکس سپرنٹنڈنٹ پولیس فرخ آباد۔ بجائے مسٹر پی۔ پی۔ برایلی کے قایم مقام ڈپٹی انسپکٹر جنرل۔

واپسی۔ بابو گوپال داس کمر بھی قایم مقام اڈیشنل سب جج میرٹھ بعد اختتام قایم مقامی مظفر نگر منصفی کے منصف۔

تبادلہ۔ مسٹر سی۔ ایل۔ والک قایم مقام جوائنٹ مجسٹریٹ مراد آباد سے گڑھوال کے اسسٹنٹ کمشنر۔ مسٹر شمس الحسن منصف مظفر نگر منصفی سے نگینہ کے اڈیشنل منصف۔

مقامی حالات

موسم نہایت خوشگوار ہے۔ بارش خاطرخواہ ہورہی ہے۔ اگر ایام برسات اسی طرح گذرے تو انشاء اللہ خشک سالی کا اندیشہ جاتا رہیگا۔ اس ہفتہ میں قریب قریب روزانہ بارش ہوتی رہی۔ الحمد للہ علیٰ ذلک۔

۱۸۔ ماہ حال کے گزٹ سے یہ دریافت ہوکر خوشی ہوئی کہ جناب مسٹر شمس الحسن صاحب منصف مظفر نگر سے منصفی نگینہ پر تشریف لارہے ہیں۔

پبلک چاندپور کی فریاد۔ ہمارے چاندپور کے چند نیند میونسپل سکرٹری صاحب کی قابلیت کیوجہ سے ہمارے ٹیکس کی تجویز بھی انوکھی عمل میں آئی ہے۔ پیشہ وروں پر آن کی آمدنی کی بنا پر ٹیکس قایم کیا گیا ہے اور اوسپر اعتراض ہوکر کمی بیشی عمل میں آگئی۔ اب بعد کو ایک انوکھی منطق کی رو سے ذرائع آمدنی پر علیحدہ ٹیکس قایم کیا جارہا ہے۔ مثلاً کمہاروں پر یا تانگہ کرایہ کرنے والوں پر انکی آمدنی کے لئے ٹیکس قایم ہوگیا۔ اب انکے حیوانات پر گاڑی پر کہ ذریعہ حصول آمدنی کا ہے ٹیکس

بسم اللہ الرحمن الرحیم
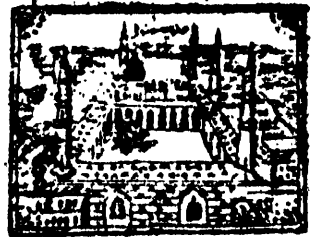
تبلیغ اسلام کی ضرورت

پچھلے دنون مصر کے مقتدر معاصر المؤید نے "الغارۃ علی العالم الاسلامی" کے عنوان سے ایک مسلسل مضمون جو تقریباً ۲۰ نمبرون میں ختم ہوا تہا فرانس کے مشہور مسیحی رسالہ "عالم اسلامی" سے نقل کیا تہا۔ اس مضمون میں مسیحی مشنریون کی اوس کانفرنس کی تفصیلی کیفیت درج تہی۔ جو مقام لکہنو، میں دو ڈہائی سال ہوئے منعقد ہوئی تہی۔ اور جس میں عیسایت کی تبلیغ اور اسلام کے استیصال پر نہایت زبردست مضامین پڑہے گئے تہے اور اس اہم مسئلہ پر مسیحی مدبرون نے بحثیں کی تہیں۔

معاصر موصوف کے یہ سلسل مضامین پڑہکر ایک فاضل ادیب مقیم لندن کی رگ حمیت جوش میں آئی اور وہ مسلمانان عالم کو اسلام کی حفاظت کا کام کرنے اور غفلت سے متنبہ کرنے کے لئے اوٹہا۔ ۱۲ ستمبر ۱۹۱۲ء کے المؤید میں فاضل ادیب کا ایک مطول مضمون اس کے متعلق نکلا ہے جو آپ نے لندن سے بہیجا ہے۔ یہ مضمون چونکہ نہایت دلچسپ ہے اس لئے اوس کا اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

ادیب ممدوح رقمطراز ہے۔

مسلمانون نے المؤید کے اوس مضمون کا مطالعہ کیا ہوگا جس میں مسیحی مشنریون کی کانفرنس کے انعقاد کی کیفیت درج تہی میں اسوقت اوس کے متعلق کچہہ لکہنا چاہتا ہون اور اس موضوع کے اختیار کرنے کی اصل وجہ یہ ہے کہ آج مسیحیت اسلام کے مٹانے اور ضرر پہونچانے میں جسقدر کوشان ہے وہ ایک خطرناک صورت اختیار کرتی جاتی ہے۔

مسیحی مشنریون کے وہ کنائس جو ممالک اسلامیہ میں قایم ہیں اون کا مقصد صرف یہی کہ اسلام کو صفحہ ہستی سے مٹایا اور مسیحیت کو معراج ترقی پر پہونچایا جائے۔ اسوجہ سے مسیحی مشنریان مسلمانون کی گذشتہ تاریخ سے خاص طور پر تعلق رکہتے ہیں اور اون کے ذریعہ سے اپنے مقصد کی تکمیل میں کوشان ہیں۔

غرض مسیحی مشنریان بڑی جد و جہد سے کام لے رہی ہیں اور یہ کام کہ مسیحیت کے اثر کو انتہا درجہ پر پہونچایا جائے۔ نہایت اہمیت سے انجام دیا جارہا ہے۔

میں اس موقع پر مسیحیت کی گرمجوشی، استقلال اور ہمت کی ایک نظیر پیش کرتا ہون جس سے اس امر کا اندازہ اچہی طرح ہوسکے گا کہ وہ اسلام کے مقابلہ میں کس قدر جد و جہد کر رہی ہے۔

گذشتہ ماہ گرما میں مجہے قصبہ کرومر میں جانے کا اتفاق ہوا یہ ایک چہوٹا سا قصبہ ہے جس میں تقریباً ۴۰۰۰ ہزار آدمی رہتے ہیں۔ لیکن اس میں بہی ایک ایسی جمعیت یا انجمن قایم ہے جو تبلیغ مسیحیت کرنے والوں کی مالی امداد کے لئے روپیہ فراہم کرتی ہے۔ اس انجمن کا ایک ماہوار جلسہ ہوتا ہے جس میں صرف چندہ کی تحریک ہوتی ہے۔ اگست کے جلسہ میں مجہے بہی شرکت کا موقع ملا اور میں نے دیکہا کہ چندہ کی تحریک سے ۶۲ پونڈ (۹۴۵ روپیہ) جمع ہو گئے اور یہ چندہ اس امداد کے علاوہ ہوتا ہے۔ جو ریلوے اسٹیشنون مکانون ہوٹلون اور رہگذر، ون وغیرہ پر صندوق کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔

مسیحیت کی یہ کوششیں دیکہکر مسلمانون کی بے پروائی حقیقت میں افسوسناک بلکہ خطرناک ہے اور اس کا الزام نہ صرف علمار اسلام پر ہے بلکہ اون سے زیادہ اسلامی اخبارات اس الزام کے مستحق ہیں افسوس ہے ہمارے اسلامی اخبارات پر کہ اونہیں ابہی تک اس امر کا احساس ہی نہیں کہ مسیحیت کی یہ کوششیں اسلام کی جان پر کیا بنادین گی اور اون کے وہ کثیر التعداد اخبارات ورسائل جو مخصوص طور پر مسیحیت کی تبلیغ اور ردوابطال اسلام کا کام کر رہی ہیں مسلمانون کو کس درجہ پر پہونچا دین گے۔

علمار اسلام (اور اسلامی اخبارات) کی وہ حمیت وغیرت دین کیا ہوئی جو قرن اولی میں پائی جاتی تہی میرا فرض ہے کہ میں ایسے موقع پر جبکہ اسلام کے لئے خطرہ کا وقت ہے علمار اسلام اور اسلامی اخبارات کو متنبہ کرون کہ وہ اپنے فرائض سے غافل نہ رہے اور مستعدی سے تبلیغ اسلام کا کام انجام دیں۔

مسلمانو! بیدار ہو اور سلف کے قدم بقدم چلو ہمارے اسلاف تبلیغ و اشاعت اسلام پر اس قدر حریص تہی کہ اونہیں اپنی زندگی کا لطف اسی کام کی انجام دہی میں ملتا تہا جس طرح ہمارے سلف تبلیغ اسلام اور مخالفون کے شکوک و شبہات اور افتریات کے ازالہ و رفع کا کام انجام دیتے چلے آئے ہیں اوسی طرح ہمارا فرض ہے کہ ہم آن سے زیادہ اس خدمت کو انجام دیں۔

آج اسلام جس کمزور حالت میں ہے اوس سے اندیشہ ہوتا ہے کہ اگر اسکو کسی حال پر چہوڑ دیا گیا اور اپنے نوجوانون اور آیندہ نسلون کی حفاظت نہ کی گئی تو اسلام ایک ایسی مضطرب کیفیت اختیار کرے گا جس کا خطرہ نہایت قوی ہے۔ اور جس کا انجام و مآل موت ہے۔

علمار اسلام اور اسلامی اخبارات متنبہ ہون جمود و خمول کی زندگی چہوڑ دین اور حمیت وغیرت دینی سے کام لین مسیحیت جس طریقہ پر کام کر رہی ہے اوس کے نتائج تبلا رہے ہیں کہ اگر علماء اسلام اور اسلامی اخبارات تبلیغ و اصلاح کے کام سے اسی طرح غافل رہے تو ہماری آیندہ نسلین شکوک و شبہات میں مبتلا ہوکر اور ہمارے ہاتہ سے نکل کر مسیحیت کے نذر ہوجائین گی۔

مسلمانوں کی ابتدائی اور موجودہ حالت پر ایک مبصر نظر ڈالکر دیکہے تو اوسے اوس حیرت انگیز انقلاب پر جو دونون زمانون کے درمیان پایا جاتا ہے۔ کچہہ بہی حیرت نہ ہو گی کیونکہ اسلام کا ابتدائی زمانہ جس پاک طریقہ کا جامع تہا اور جو اخلاص۔ حمیت، وغیرت دین اور اتحاد و وطن پرستی اوس وقت پائی جاتی تہی وہ اب بالکل مفقود ہے۔ مسلمان اسوقت اخلاص اتحاد و وطن پرستی اور حمیت وغیرت دین سے خالی ہیں اور اسی وجہ سے یہ دن بدن ضعیف ہوتے چلے جاتے ہیں۔ مسلمانون کے قلوب سے قرآن مجید کی وہ محبت اور کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ عظمت نکل گئی ہے۔ جو قرون اولی میں پائی جاتی تہی۔ اور یہی ایمان و اسلام کا حقیقی سرچشمہ ہے۔ جس کے مفقود ہونے سے ضعف ایمان و اسلام ظاہر ہے۔

سب سے زیادہ افسوسناک امر جو آجکل مسلمانون میں پایا جاتا ہے اور جس نے مسلمانون کو نہایت کمزور اور ذلیل بنادیا ہے وہ یہ ہے کہ ان میں سے نہ صرف اتحاد اسلامی ہی مفقود ہے۔ بلکہ وہ اوس وطنیت جس سے بہرا ہی جو ارتقار قوم کے لئے ضروری ہے اور جو آجکل مسیحیت میں کامل طور پر موجود ہے۔

افسوس ہے اوس قوم پر جس کی حالت یہ ہو کہ اوس نے ابتدائی زندگی سے لیکر ہمیشہ ترقی کی ہو اور اب اختلاف میں مبتلا ہوکر شخصیت اور مصلحت شخصیہ کو پسند کرنے لگی ہو۔ بلاد اسلامیہ سے لیکر تمام دنیا مین آج مسلمانون کی حالت جیسی ناگفتہ بہ حب الذات میں مبتلا ہے اوس قدر کسی قوم کی نہیں۔

یہی وہ ضعف اور عیب ہے جس کی وجہ سے مسلمان فلاح یاب توم نہیں نہ وہ کوئی مہتم بالشان کام انجام دے سکتی ہے نہ کسی چیز کی ایجاد میں اوسے اعانت مل سکتی ہے اور نہ وہ شرکت و اتحاد سے اپنی زندگی کو بہترین زندگی بنانے میں کامیاب ہوسکتی ہے۔

اسوقت ہمارے سامنے مصر کی "مؤتمر الاسلامی" موجود ہے۔ جو عرصہ سے قایم ہے لیکن مسلمانون کی بے توجہی اور نااتفاقی سے وہ اپنے مقاصد کو حسب ضرورت و خواہش پورا نہ کرسکتی ہے۔

ایہا المسلمون! مسلمانون کی موجودہ ناپاک و کمزور اور غیر مستقل زندگی اور مسیحیت کی چالاکی و چابکدستی نے مجہے مجبور کیا ہے کہ میں مسلمانون کو غفلت سے متنبہ کرون تاکہ وہ کہیں چندے اور اسی غفلت میں رہ کر دین و دنیا سے ہاتہ نہ دہو بیٹہین۔ اور پہر اسلام کی ہستی ایک ایسے خطرہ میں مبتلا ہوجائے جس سے مخلصی اور نجات دشوار ہو۔

اب مجہے اس موقعہ پر یہ بیان کرنا ہے کہ وہ کونسی شے ہے جس کا ذکر مسلمانون کے قلوب میں اثر کرے۔ اور انہیں اسلام کی خدمت پر آمادہ کردے کیا مسلمان اس امر سے متنبہ ہوسکتے ہیں کہ جس طرح اون کے اسلاف حمیت وغیرت دین کی بدولت نیک نامی اور عزت و آرام سے زندگی بسر کرگئے اور آجکل کے مسلمان اون سے معرا ہونے کی وجہ سے ذلیل زندگی بسر کر رہے ہیں اوسی طرح مسلمان اون سے کام لین کیا مسلمانون کو اس امر سے عبرت ہوسکتی ہے کہ مسیحیت آج مسلمانون کو اپنی جانب کسطرح کہینچ رہی ہے اور مسلمان کہنچے چلے جارہے ہین اور اسلام کی پناہ سے دور ہوکر مسیح کی پناہ ڈہونڈ رہے ہیں۔

کیا وہ حروب صلیبیہ جن میں مسیحیت نے اسلام کے معابد کو جگرخراش تصادم سے پامال کیا تہا مسلمانون کے تنبہ کے لئے کافی ہوسکتی ہیں۔

حرب طرابلس الغرب جنگ بلقان اور مراکش کی خون رلا دینے والی تباہی مسلمانون کے لئے کیا کوئی نتیجہ خیز عبرت پیدا کرنے والی ہے۔ جس سے وہ غفلت کی زندگی سے متنبہ ہوکر اسلام کی صحیح زندگی اختیار کرسکیں۔ موخر الذکر واقعات وہ ہیں جن سے اسلام کی زندگی کا خاتمہ مقصود تہا اور آیندہ بہی ہے لیکن افسوس ہے کہ مسلمان عبرت نہیں پکڑتے۔ اور مسیحیت جسقدر اسلام کی رفتار کو اپنے لئے خطرناک خیال کرتی ہے۔ مسلمان اوسی قدر غافل ہوتے جاتے ہیں۔

کیا میں امید کرون کہ مسلمان اس مسئلہ میں تاریخی۔ جغرافی اور اعتقادی حیثیت سے ایک وسیع معلومات حاصل کرکے تبلیغ کی ضرورت کو مقدم سمجہیں گے۔ اور اس اہم کام کی انجام دہی کو اپنی زندگی کا فرض اولین خیال کرینگے۔

ادیب ممدوح نے اپنے مضمون مین جن باتون پر روشنی ڈالی ہے وہ اس حیثیت سے کہ واقعات ہیں مزید تشریح کے محتاج ہیں۔ حقیقت میں مسلمانون کی بے پروائی و غفلت ہے۔ آج اسلام پر جو تباہی ہے اوس کی نوعیت نہایت خطرناک پہلو اختیار کرتی جاتی ہے۔

ممدوح نے ایک جگہ "مؤتمر الاسلامی" مصر کے مسلمانون کی بے رغبتی کا بہی اظہار کیا ہے جو نہ صرف افسوسناک امر ہے بلکہ آٹہہ آٹہہ آنسو رلا دینے والا واقعہ ہے۔

آہ! ہندوستان کی حالت اس سے بہی زیادہ غم افزا ہے یہان جو انجمنیں کچہہ کام کرنے

والی ہیں۔ نمخدا ترس طالب شہرت خود پسند مغرور لعد اسلام کی ذلت از رہن زندگی کے فرمان قرآن کی زندگی کے در پے ہیں۔ خداوند تعالے مسلمانون کی حالت پر رحم فرمائے۔ اور ایسے ظالم بے حیا جفا کار اور دشمن اسلام و مسلمان نما مسلمانون سے اسلام کو محفوظ رکھے جو خدمت اسلام کرنے والے لوگون کی زندگی کو ہدف ملامت بنا کر عاقبت کی تاریکی کے خواہان ہین۔ اللھم احفظنا من شرور اعدائنا۔

اگر اس موقع پر یہ بھی بیان کر دیا جائے تو مناسب ہوگا کہ انہیں اسباب سے متاثر ہو کر ہمارے مکرم دوست خواجہ کمال الدین صاحب و اعوانہ نے انگلستان میں تبلیغ کے کام کو شروع کر دیا اور ایک سال سے نہایت خوبی کے ساتھ ادا کر رہے ہیں اور امید ہے کہ جلد اون کی کوششیں کامیاب ہونگی۔

لیکن ہمیں افسوس کے ساتھ یہ بھی کہنا پڑتا ہے کہ اول تو ہم اپنا فرض ادا نہیں کرتے اور جب کوئی کام کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اوس کی مخالفت کی خاکی ہے۔

خواجہ صاحب کی مخالفت بھی اسی بنا پر ہو رہی ہے اور ناعاقبت اندیش جس طریقہ پر خواجہ صاحب کے کام میں روڑا اٹکا رہے ہیں وہ بہت کچھ افسوسناک ہے۔ ایسی حالت میں بجز اس کے کہ ہم یہ دعا کریں کہ خدا ہماری قوم کو ہدایت دے۔ اور خواجہ صاحب کو اون کے کامون میں برکت عطا فرمائے۔ اور کیا کر سکتے ہیں۔

تاریخ اسلام

(۱۳)

الیاس علیہ السلام

آپ ہارون علیہ السلام کے بیٹے عیزار کے پوتے ہیں مقام بعلبک کے پیغمبر تھے بعلبک کی آبادی بعل نام ایک بت کی پرستش کرتی تھی۔ یہ بت بیس گز طویل تھا اوس زمانہ کے اجب کی بیوی جس کا نام اربیل کافر تھا۔ اور نہایت سخت تھی۔ انبیاء کو قتل کرنا اور نیک آدمیوں کو ستانا اوس کا کام تھا حضرت یحیی بن ذکریا علیہ السلام کو اسی کمبخت نے قتل کر دیا تھا۔ اس عورت سنے بڑی عمر پائی۔ سات شاہوں سے یکے بعد دیگرے شادی کی اور ۷۰ بچے پیدا ہوئے۔ الیاس علیہ السلام نے اس کے لئے بد دعا کی تین برس کا سخت قحط پڑا۔ مویشی ہلاک ہونے لگے لیکن اس پر اس کا کچھ اثر نہیں ہوا۔ ایمان سے پھر بھی محروم رہی۔ حضرت الیاس علیہ السلام نے شاگرد حضرت الیسع علیہ السلام کو ساتھ لیکر وہان سے چلدیئے اور الیسع کو اپنا خلیفہ بنا کر خود آسمان پر تشریف لے گئے۔ سورخ طبری کا بیان ہے کہ آپ نفخ صور تک زندہ رہیں گے۔

الیسع علیہ السلام

آپ کو ابن عجوز بھی کہتے ہیں آپ حضرت الیاس کے عہد بنی اسرائیل کے نبی ہوئے لوگ آپ پر ایمان لائے۔ چار سو برس تک زندہ رہے۔ مقام تستر میں وفات پائی۔ اور وہیں دفن ہوئے۔ بنی اسرائیل کا ادبار اون کے معاصی و کفران کے سبب برابر بڑھتا رہا ایک بادشاہ نے ان پر تسلط ہو کر تابوت چھین لیا اور مقام بابل کو لے گیا۔ تابوت تین گز کا طویل اور دو گز کا چوڑا تھا۔ شمشاد کی لکڑی کا بنایا گیا تھا۔ اوس پر سونے کا ملمع تھا۔ اوس کے اندر ایک طشت تھا جس میں لوح کے ٹکڑے حضرت موسی علیہ السلام کا عصا و نعل اور حضرت ہارون علیہ السلام کا عمامہ تھا۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے بقیۃ مما ترک آل موسی و آل ھارون

یونس علیہ السلام

آپ کو ذوالنون صاحب الحوت بھی کہتے ہیں آپ بعد حضرت شعیب اسلیمان (؟) الیاس علیہم السلام کے بعد مبعوث ہوئے مقام موصل کے قریب مقام نینوی ہے۔ دونون مقامات کے درمیان دجلہ ہے۔ آپ اسی جگہ مبعوث ہوئے دجلہ کا حکمران ماجب بن ارشاد تھا اس کی قوم و رعایا بت پرست تھی آپ نے ۵ برس تک بت پرستون کو اسلام کی دعوت دی لیکن ایک نے بھی اسلام قبول نہ کیا آپ نے پانی سے آگ نکال کر معجزہ دکھایا کسی نے نہ مانا اور کوئی ایمان نہ لایا۔ بعض مورخون کا بیان ہے کہ آپ ۳۳ برس تک دعوت دیتے رہے صرف دو شخص ایمان لائے۔ آپ نے ہر چند کوشش کی کہ لوگ کفر و معاصیت سے باز آکر ایمان لے آئین لیکن کچھ نتیجہ نہ نکلا۔ آخر مجبور ہو کر لوگون کو عذاب سے ڈرایا۔ اس کا بھی اون پر کچھ اثر نہ ہوا اور آپ اپنے بچون اور بیوی کو لیکر شہر سے چلے گئے اوس وقت لوگون کو خیال آیا کہ اب عذاب آنے والا ہے۔ چنانچہ کا بادل دھوان دار گھر ون کی چھت تک آگیا۔ لوگ توبہ کرنے لگے۔ مظالم سے باز آئے اور شہر سے باہر نکل کر سجدہ میں گر پڑے اور ایمان قبول کیا۔ عذاب اوٹھا لیا گیا۔

حضرت یونس علیہ السلام کو ایک مچھلی نے جو بلاد ہند کی طرف سے آئی تھی اور بقول بعض بحر روم ہی میں نگل لیا۔ قرآن مجید میں یہ قصہ تفصیل سے موجود ہے۔ آپ کی قبر جبل صیہون یا ارض موصل یا قریۂ حلحول یا کوفہ میں ہے۔

شموئیل علیہ السلام

آپ حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد لاوی کے خاندان سے ہیں عرصہ تک واقع ساحل بحر درمیان مصر و فلسطین میں عمالقہ نام ایک قوم رہتی تھی آپ ان کی ہدایت کے لئے بھیجے گئے تھے آپ ۱۰ برس تک اس قوم میں رہے عمالقہ کا بادشاہ جالوت تھا جو بنی اسرائیل پر غالب آکر حکمران بن گیا تھا۔ بنی اسرائیل نے خداوند تعالے سے عرض کیا ابعث لنا ملکا نقاتل فی سبیل اللہ۔ اے خداوند ہمارے لئے ایسا بادشاہ بھیج کہ ہم تیرے راستہ میں جہاد کریں۔ خداوند نے اون کی خواہش کے مطابق طالوت کو اون کا بادشاہ مقرر کیا۔ طالوت یعقوب علیہ السلام کی اولاد سے تھا لوگوں میں ان کے متعلق اختلاف ہوا۔ بہت کچھ بحث رہی فیصلہ نشان خداوندی پر ٹھہرا آخر خدا کے حکم سے فرشتے طالوت پر تابوت لیکر نازل ہوئے اور تابوت کو طالوت کے سامنے لا کر رکھدیا اس نشان سے تمام لوگ متفق الرائے ہوگئے اور طالوت نے جالوت پر چڑھائی کی طالوت کے ساتھ تین سو تیرہ آدمی تھے جن میں حضرت داود علیہ السلام کے والد ایشیا بھی تھے۔ ایشیا کے تمام بیٹون میں داود علیہ السلام سب سے چھوٹے تھے۔ شموئیل علیہ السلام کو وحی ہوئی کہ جالوت کو یہی قتل کریں گے۔ زمین کے خلیفہ ہون گے۔ جب جالوت حسب وحی داود علیہ السلام کے ہاتھ سے قتل ہوا تو طالوت نے اپنی بیٹی کا نکاح حضرت داود علیہ السلام سے کر دیا جالوت زمین غور واقع موضع بیسان میں قتل ہوا طالوت کے بعد داود علیہ السلام خلیفہ ہو گئے۔ طالوت نے چالیس برس تک حکومت کی شموئیل باون برس زندہ رہے۔ آپ کی قبر بیت المقدس کے قریب ہے۔ طالوت کی قبر دمشق میں سفح جبل کاسیون پر ہے۔

شذرات

مقدمۂ قتل میں ایک پیسہ اور ایک پائی جرمانہ

ضلع ہزارہ کے صاحب مجسٹریٹ بہادر نے ایک مقدمۂ قتل میں حال میں جو قابل قدر فیصلہ کیا ہے وہ ہر آئینہ ایک قابل تقلید مثال ہے اور اگر حکام گورنمنٹ ہند نے احتیاط کے ساتھ اس مثال پر آئندہ عمل کیا تو امید کیجاتی ہے کہ زنا کاری وغیرہ امور غیر مشروع و حرام کے ارتکابات میں بہت کچھ کمی ہو جائے گی۔

واقعہ اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ ضلع مذکور کا ایک شخص صبح کے وقت جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر گھر میں داخل ہوا۔ کلہاڑی اوس کے ہاتھ میں تھی گھر میں داخل ہو کر اوس نے دیکھا کہ اوس کے بڑے بھائی کی بیوہ ایک زمیندار سے مخلوط ہے حالت بدفعلی ہی میں شخص مذکور نے زمیندار پر حملہ کیا اور کلہاڑی سے اوسکو مار ڈالا۔ اور ساتھ ہی ایک استرہ سے بیوہ کی ناک کاٹ ڈالی۔

پولیس نے شخص مذکور کا دونوں جرمون میں چالان کر دیا۔ صاحب مجسٹریٹ بہادر نے ملزم کو ایک مقدمہ میں ایک پیسہ اور دوسرے میں ایک پائی کی سزا دی۔

حقیقت یہ ہے کہ ایک شریف و باحمیت انسان کے لئے اس سے زیادہ کونسا موقع اشتعال کا ہو سکتا ہے اسلئے صاحب مجسٹریٹ کا فیصلہ نہایت معقول ہے۔ امید ہے کہ دوسرے حکام بھی ایسے موقع پر اس فیصلہ کو پیش نظر رکھیں گے۔

اورنیٹ بنک لاہور کی ناکامی

کئی سال ہوئے لاہور کے مسلمانون نے اورنیٹ بنک قایم کیا تھا جو طرز کار کی نوعیت سے ایک خالص اسلامی بنک شمار کیا جاتا تھا اس کا سرمایہ کئی لاکھ روپیہ تھا اس کے منیجر ایک بیرسٹر صاحب تھے جنہون نے اپنا کام چھوڑ کر بنک کے کاروبار کو پسند کیا تھا۔

ہمیں تعجب تھا کہ اور بنکون کے ساتھ اس کا دیوالہ کیون نہیں نکلا کیونکہ اول تو مسلمانون کو سودی معاملات قطعاً حرام ہیں اور بنک کا کام بالکل سودی ہوتا ہے دوسرے عام بنکون کی حالت کو دیکھتے ہوئے اورنیٹ بنک کی حالت کچھ زیادہ اچھی نہ تھی۔ لیکن ہمارا یہ تعجب زیادہ دن تک نہ رہا اور آخر اورنیٹ بنک بند ہو کر رہا۔

ممکن ہے مسلمان اس بنک کے ناکامیاب ہونے پر رقت کے آنسو بہائیں اور کوشش کریں کہ بنک دوبارہ قایم ہو جائے لیکن ہمارے نزدیک بنک کا ٹوٹنا بجائے افسوس کے موجب مسرت ہے اور یہ اس واسطے کہ مسلمان کسی طرح بھی ناجائز ذرائع اور وسائل یا محرمات امور کو اختیار کر کے ترقی نہیں کر سکتے۔ اسلام میں سود قطعاً حرام ہے اور اس کی حرمت مسلم ہے ایسی حالت میں مسلمانون کا حرام و ناجائز وسائل اختیار کرنا اور اون کے جواز پر اصرار کرنا بہت کچھ افسوسناک ہے اور یہی وجہ ہے کہ مسلمان اس قسم کے ارتکابات میں نقصان اٹھاتے ہیں۔

اورنیٹ بنک کا ٹوٹنا مسلمانون کے لئے ایک ایسی عبرت ہے کہ وہ اس سے بیدار ہون اور امور شرع کی عزت و حرمت اپنا نصب العین قرار دیں خداوند تعالے نے مسلمانون کے لئے حرام چیزون میں برکت نہیں رکھی اور وہ خدا کے منشاء کے خلاف کسی طرح بھی دنیاوی ترقی حاصل نہیں کر سکتے۔

مسلمانون کے لئے یہ امر باعث شرم ہے کہ وہ خلاف شریعت امور کو اپنا ذریعہ ترقی خیال کرتے ہوئے احکام خدا و رسول کی بیحرمتی کرتے اور گویا خدا سے جنگ باندھتے ہیں مسلمانون عبرت پکڑو اور اس قسم کے نقصانات کو سبق عبرت جانو۔

ہمیں اورنیٹ بنک کے ٹوٹنے کا ذرہ بھر افسوس نہیں بلکہ اس نوعیت سے مسرت ہے کہ جن لوگون نے حکم خدا کے خلاف اپنی ترقی خیال کی خدا نے انہیں عبرت کا سبق دیا کہ اون کا خیال ہرگز صحیح نہیں ہے ترقی وہی ہے جو خدا کے حکم کے مطابق ہے۔

جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کیلئے قانون

جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کے لئے جو قانون زیر ترتیب تھا آخر وہ ہندوستانیوں کے حقوق کے موافق ۲۰ جون کو پاس ہوگیا۔

قانون کا مسودہ ۔ ۷ جون کو یونین پارلیمنٹ میں پیش کیا گیا جو ۹ جون کو سینٹ میں تیسری دفعہ منظور ہوکر پاس کر دیا گیا جیساکہ ہمارا خیال تھا جنرل بوتھا کی گورنمنٹ نے اس مسئلہ کو تدبر سے صاف کر دیا جس سے ہندوستانیوں کی کم و بیش تمام شکایات رفع ہوگئیں، اس قانون کی رو سے حسب ذیل امور نہایت آسانی کے ساتھ طے کر دئے گئے ہیں۔

(۱) تین پونڈ کا وہ ٹیکس جو نٹال میں ہر ایک ہندوستانی سے وصول کیا جاتا تھا موقوف ہوگیا۔

(۲) ہندوستانی اپنے ملک اور مذہب کے دستور کے موافق شادی کرانے کے مجاز ہیں، اور منکوحہ بیوی کے داخلہ جنوبی افریقہ کی مشکل دور کیگئی جو عدالت عالیہ کے پچھلے سال کے فیصلہ سے عاید ہوگئی تھی، مسٹر گاندھی اور مسٹر پولک اس مسودہ کو قابل اطمینان خیال کرتے ہیں۔ اور امید کیجاتی ہے کہ مزید امور بھی عمدہ طریقہ پر حل ہو جائیں گے۔

مسجد لشکر پور کا معاینہ

مسجد لشکر پور (کلکتہ) کے متعلق جسقدر روداد اتبک پیش آچکے ہیں۔ درج ہوتے رہے ہیں تازہ حالات بتلاتے ہیں کہ پچھلے دنون انجمن دفاع مساجد و عمارات دینیہ نے ایک وفد لارڈ کارمائیکل گورنر کلکتہ کی خدمت میں لیجانے کی تجویز کی تھی لیکن گورنر صاحب نے وفد کو باریابی کی اجازت نہیں دی اور یہ تجویز ناتمام رہی۔

گورنر بہادر نے فرمایا ہے کہ وفد پیش ہونیکی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہم نے قانون اسلام کے متعلق کافی اطلاعات حاصل کر لی ہیں۔

اب معلوم ہوا ہے کہ ۳۔ جولائی ۱۹۱۶ء کو صاحب ممدوح خود مسجد لشکر پور کو دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے اور وہاں بنگال مسلم لیگ اور انجمن دفاع مساجد و عمارات دینیہ کے ممبروں سے ملاقات فرمائی۔

ہمیں امید ہے کہ لارڈ صاحب موصوف مسجد لشکر پور کے معاملہ میں مسلمانوں کے جذبات کا پورا پورا خیال رکھکر کوئی فیصلہ فرمائیں گے۔ اور مسلمانوں کو اپنے قابل قدر فیصلہ سے شکرگزاری کا موقع دیں گے۔

اس موقع پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر مساجد و عمارات دینیہ کے متعلق اس طرح کا طرز عمل جیساکہ ایک سال ادھر سے اختیار کیا گیا ہے ہمارے لئے کہاں تک مفید ہو سکتا ہے۔ ہم جہانتک اس معاملہ پر غور کرتے ہیں یہ طرز عمل کسی نتیجہ کا خیز نظر نہیں آتا۔ بلکہ بقول معزز معاصر ہمعصر جدید ہم یہ مناسب سمجھتے ہیں کہ کوشش و تحریک کیجائے [illegible]

کہ مساجد و عمارات دینیہ کے متعلق ایک قانون طیار ہو اور جس قدر جلد ممکن ہو قانون تیار کرانے کی تحریک کی جائے۔ اور اس کی بڑی ضرورت اسوجہ سے ہے کہ موجودہ طرز عمل کی رفتار دن بدن سست ہوتی چلی جارہی ہے اور ہم یقین کے ساتھ کہتے ہیں کہ اگر قانون بنوانے کیطرف جلد توجہ نہ کی گئی تو ہم بہت نقصان اٹھائیں گے کیونکہ ہمارا جوش ہمیشہ اسی طرح باقی نہیں رہ سکتا۔

امید ہے کہ ممبران لیجسلیٹو کونسل اس جانب جلد توجہ فرمائیں گے۔ اور جسقدر جلد ممکن ہوگا۔ مساجد و عمارات دینیہ کے لئے قانون بنوانے کے متعلق کوشش و تحریک سے کام لیں گے۔

مسئلہ سود کے متعلق گورنمنٹ کا سرکلر

اب سے پہلے کئی مرتبہ لکھا جا چکا ہے کہ آنریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب کی تحریک تحدید ربوا مسترد ہونے کے بعد گورنمنٹ اپنی جانب سے سود کے متعلق ایک قانون بنانیکا ارادہ رکھتی ہے چنانچہ گورنمنٹ ہند کی ایک تازہ چٹھی سے جو اوس نے لوکل گورنمنٹوں کے نام بغرض اظہار رائے بھیجی ہے معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ ہند جلد ہی قانون کے بنانے کی ضرورت خیال کرتی ہے۔

گورنمنٹ ہند نے اپنی چٹھی بھیجکر لوکل گورنمنٹوں سے اس معاملہ میں یکم نومبر تک رائے طلب کی ہے چٹھی میں درخواست کیگئی ہے کہ کوئی ایسا طریقہ سوچا جائے جس سے سود خوار مہاجن دیوانی عدالتوں کو اپنی خواہش کے مطابق سود کی ڈگریاں حاصل کرنیکا آلہ نہ بنا سکیں بلکہ عدالتوں کو اختیار حاصل ہو کہ وہ دعوے کے تمام نشیب و فراز اور اصل زر قرض پر غور کرنے کے بعد سود کی ڈگریاں صادر کریں۔

جہانتک معلوم ہوا ہے گورنمنٹ ہند اس قانون کو انگلستان کے نمونہ پر بنانا چاہتی ہے بہرحال جو کچھ بھی ہو گورنمنٹ کی توجہ سے امید ہے کہ سود خواروں کی سختی میں بہت کچھ کمی ہو جائیگی۔

ایک شدید بحری حادثہ — دو جہازوں کا تصادم

پچھلے دنوں دریائے سینٹ لارنس میں دو جہازوں کا خطرناک تصادم ہوا جن میں سے ایک کا نام ”ایمپرس“ تھا اور دوسرے کا ”اسٹوارسٹیڈ“ اول الذکر آئرلینڈ کا ایک عمدہ جہاز تھا۔ جو موخر الذکر سے ٹکرا کر ٹوٹ گیا۔ اور بہت سے مسافر غرق ہوگئے۔

ولایتی ڈاک سے حادثہ کی تفصیل حسب ذیل معلوم ہوئی ہے۔ جہاز ایمپرس مقام کیوبک (شریبیا) سے ۱۴۲۷ مسافر لے کر لیورپول کی طرف روانہ ہوا۔ ۱۹۰ میل راستہ طے کیا تھا کہ شب کے وقت کہر کی زیادتی کی وجہ سے اور یہ ٹکر کھا گیا [illegible] لیکن اسی اثنا میں [illegible]

کا ایک جہاز سامنے سے آرہا تھا جس کا نام اسٹوارسٹیڈ ہے۔ ایمپرس کے کپتان کا بیان ہے کہ اوس نے دو میل کے فاصلہ سے ایمپرس کو دیکھا اور بے تار خبر رسانی کے ذریعہ اپنے وجود سے مطلع کیا۔ ایمپرس کا خیال تھا کہ اسٹوارسٹیڈ داہنے ہوکر نکل جائیگا۔ اسٹوارسٹیڈ کا بیان ہے کہ میں نے اس اطلاع پر عمل کیا۔ لیکن خود ایمپرس سامنے آگیا۔ بہرحال جب دونوں جہاز قریب ہوئے تو غالباً دونوں نے ایک دوسرے کی کترا کر نکل جانے کی کوشش کی لیکن کہر بہت زیادہ تھا اور انجن پوری قوت میں تھے۔ ایمپرس نے اسٹوارسٹیڈ کو اپنے داہنے چھوڑنے کی کوشش کی اور اس نے جہاز کا رخ اور زیادہ بائیں جانب کر دیا۔ اسٹوارسٹیڈ بجائے اس کے کہ داہنی جانب کو نکل جاتا سیدھا بڑھتا چلا آیا اور عین اوس وقت جبکہ ایمپرس داہنی طرف مڑنے کی وجہ سے اسٹوارسٹیڈ کے سامنے عرض میں آگیا تھا بخط مستقیم بڑھ کر اس کے درمیانی حصہ کے سامنے پہنچ گیا۔ دونوں جہاز ٹکرائے مگر بالمقابل ہوکر نہیں ٹکرائے کیونکہ اسٹوارسٹیڈ سیدھا آرہا تھا اور ایمپرس اس کے عرض میں آگیا تھا اگر دونوں کو انسان فرض کرلیں جو لیٹے ہوئے تھے تو صورت حادثہ یوں ہوئی کہ اسٹوارسٹیڈ کے سر کی ایمپرس کے سینہ سے ٹکر لگی اور پچھلی جانب کی دیوار کا تختہ املے کے چھلکے کی طرح ٹوٹ کر الگ ہوگیا، ایمپرس نے اس حادثہ کی اطلاع کی اور دو کشتیاں مدد کے لئے آموجود ہوئیں لیکن ان کا پہونچنا بے مفید ہوا تھا۔ ۔۔۔ نے ایمپرس کو بالکل برباد کر دیا تھا۔ جہاز کا ایک تہائی حصہ ٹوٹ گیا تھا جس کی وجہ سے ڈوبنے میں بہت کم وقفہ لگا صرف چار کشتیاں اتاری جاسکیں جن میں ۴۴۴ آدمی سوار ہوگئے اور بچ گئے اور باقی ۱۰۲۳ انسان ڈوب گئے۔ ٹکرانے کے ساتھ ہی ایمپرس کے پچھلے حصہ کی دیوار بالکل ٹوٹ گئی یہ وہ حصہ تھا جس کے اندر انجن کا گھر تھا اور اس کے بعد ہی مسافروں کے داخلی کمرے تھے حادثہ رات کے وقت ہوا تمام لوگ بے خبر بستروں پر لیٹے تھے ٹکر کا اثر سب سے پہلے انجن پر ہوا۔ اس کے سامنے کا تختہ ٹوٹ کر الگ ہوگیا اور پانی نے اندر پہونچ کر انجن کو بیکار کر دیا اس کے ساتھ ہی وہ حصہ پھٹا جو جہاز کے اندرونی کمروں کے بالمقابل تھا اس کے اندر کے تمام مسافر یا تو اندر ہی مرگئے یا پانی کے سیلاب میں غرق ہوکر بہ گئے۔

کمشنر سندہ کی عدالت میں ایک دلچسپ مذہبی مقدمہ

جوڈیشل کمشنر سندہ کی عدالت میں مذہبی نوعیت کے ایک دلچسپ مسئلہ کا مقدمہ پیش ہے جو اپنی نوعیت کے لحاظ سے ایک عجیب و غریب مقدمہ ہے معاصر [illegible] نے اس مقدمہ کے جو حالات [illegible] جب [illegible] خیال [illegible] ذیل میں لکھے جاتے ہیں،

معاصر موصوف لکھتا ہے کہ مقدمہ مذکور میں سوال یہ ہے کہ اگر کوئی متمول ہندو مسلمان ہو جائے تو قانون اسلام یا ہندو شاستر کی رو سے اس کے بیٹوں کو جن میں سے کچھ ہندو رہے ہوں اور کچھ مسلمان ہوگئے ہوں اوس کی جائداد پر بعد اوس کی وفات کے دعویدار ہونے کا حق حاصل ہے یا نہیں۔ اس مقدمہ میں ہندو مسلمان دونوں بیٹے مقدمہ کے فریقین ہیں۔

مقدمہ میں دو ہندو بیٹوں (بھول و گورکھ داس) نے دو مسلمان بیٹوں (شیخ غلام و شیخ محمد صدیق) پر اپنے باپ کی جائداد سے جو تہائی حصہ کی تقسیم اور دخل پانے کا دعویٰ کیا۔ اپیلانٹ کا باپ موزرل دراصل ایک ہندو زمیندار تھا جو ۱۸۹۱ء میں مسلمان ہوگیا تھا۔ شیخ احمد نام رکھا گیا اس کے ایک بیٹے گورکھ داس نے جائداد میں سے ایک حصہ کی بابت دعویٰ دائر کیا اور اتفاقی ڈگری صادر ہوکر اوس کے مطابق جائداد تقسیم ہوگئی اور شیخ احمد اور اوس کے چاروں بیٹوں جن میں سے گورکھ داس اور بھول ہندو رہے تھے اور شیخ غلام محمد صدیق اپنے باپ کے ساتھ مسلمان ہوگئے تھے ان میں سے ہر ایک کو ۱/۵ حصہ جائداد دلایا گیا۔ شیخ غلام اور شیخ احمد نے اپنی جائداد کو مشترک رکھا۔ ۱۹۱۰ء میں شیخ احمد کا انتقال ہوگیا تب بھول نے ایک دعویٰ (جسکا یہ مقدمہ اپیل ہے) دائر کیا کہ جائداد مندرجہ عرضی دعوے میں سے اوسکو شرع محمدی کی رو سے ۱/۳ حصہ بحیثیت ایک بیٹے کے دلایا جائے۔ اہم ترین تنقیح طلب یہ امر تھا کہ مدعی اپنے مسلمان باپ کا وارث ہوسکتا ہے یا نہیں۔ اور اس تنقیح کی تجویز کا تمام خصوصیت کے ساتھ ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۵۰ء کی توضیح پر ہے۔ اپیلانٹ کو ایکٹ مذکور کے دیباچہ پر بھروسہ ہے اور اوس کی دلیل یہ ہے کہ اس ایکٹ کا مقصد کسی فریق کو اوس کے حقوق وراثت سے ایک ایسے موقع پر جہاں ایک فریق مسلمان اور دوسرا ہندو ہو شرع محمدی یا شاستر کی وجہ محروم نہیں ہے جب کہ وہ ان قوانین کا نفاذ ہونے کی حالت میں اس میں کامیاب ہوتا وہ اس کی تائید میں جلد (۱۱) الہ آباد کے صفحہ (۱۰) کی رولنگ پیش کرتا ہے۔

مدعا علیہ نمبر (۱) اس ایکٹ کے نفاذ پذیر حصہ پر بھروسہ رکھتا ہے اور کہتا ہے کہ ایکٹ کا مقصد صرف اوس شخص کے حق کی حفاظت کرنا ہے جس نے اپنے مذہب کی پوری پابندی نہ کی ہو یا برادری سے خارج کر دیا گیا ہو نہ کہ دوسرے اشخاص کی۔ وہ یہ بھی کہتا ہے کہ مدعی شرع محمدی کی رو سے ”کافر“ ہے اور اپنے مسلمان باپ کا وارث نہیں بن سکتا۔ مسٹر وزیر و سب جج نے دعوے ڈگری کیا اور مدعی کو ایک ۲ حصہ دلایا مگر [illegible]

مسالہ زر

(از مسٹر عبد الوالی صاحب بی۔ اے ایڈیٹر معلومات)

ہر شخص سمجھتا ہے کہ زر سے مطلب اشرفی روپیہ پیسہ ہے کند ذہن آدمی کو بھی اس کے سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر تمدن اور تجارت کی ترقی نے زر کی ایک نئی صورت پیدا کی ہے کہ بغیر اشرفی اور روپیہ کے بھی آدمی زردار رہ سکتا ہے۔ اس کے سمجھنے کے واسطے تھوڑی توجہ درکار ہے۔

موجودہ زمانہ میں وعدہ زر بھی زر کی صورت رکھتا ہے۔ اس کے ذریعہ سے کاروبار دنیا اسی طرح چلتے ہیں جیسے زر کے ذریعہ سے بلکہ حال کی تجارت میں اصل زر کا لین دین بہت کم ہوتا ہے جو کچھ کاروبار ہوتا ہے۔ صرف وعدۂ زر سے ہوتا ہے۔ انہیں وعدۂ زر کی کثرت اس درجہ ہوگئی ہے کہ اس کی وجہ سے دنیا میں ایک نیا کاروبار شروع ہوگیا جس کا نام بنک ہے اور مسئلہ زر کو اس نے ایک پیچیدہ مسالہ بنا دیا ہے۔

تمدن کے اولین دور میں خرید و فروخت تبادلہ کے ذریعہ سے ہوا کرتی تھی۔ مثلاً کسی کو اگر ایک بیل کی ضرورت ہے اور اس کے پاس اناج ہے تو وہ بازار میں اناج لیکر جائیگا اور اوس شخص سے گفتگو کریگا جسکو اناج کی ضرورت ہے اور بیل لیکر بازار میں آیا ہے اول الذکر شخص کو بیل لینا ہے اور آخر الذکر کو اناج۔ اب ان دونوں شخصوں میں یہ طے پائیگا کہ کس قدر اناج کے بدلے میں بیل دیا جائے اس بات کو طے کرکے بیل اور اناج کا تبادلہ ہوجائیگا۔ ظاہر ہے کہ یہ صورت کس قدر تکلیف دہ ہے۔ ممکن ہے کہ کسی خاص وقت میں بیل والے کو اناج کی ضرورت یا اناج والے کو بیل کی ضرورت نہ ہو۔ اس حالت میں دونوں کو تکلیف ہوگی۔ تمدن نے ایک ایسی چیز ڈھونڈ ہی جس سے دنیا کی ہر چیز کا تبادلہ ہوجائے اور جس شخص کے پاس وہ چیز موجود ہو وہ دنیا کی ہر چیز خرید سکے۔ کبھی زمانہ میں یہ عام چیز جس سے ہر چیز خریدی جاسکتی ہے۔ مویشی تھے کیونکہ ہر شخص کو تمدن کے اوس دور میں مویشی کی ضرورت تھی اور مثل اناج کے سڑنے گلنے والی چیز بھی نہ تھی۔ لیکن جب تمدن نے ترقی کی تو یہ معلوم ہوا کہ جاندار چیز عام تبادلہ کے واسطے موزون نہیں ہے۔ ضرورت یہ معلوم ہوئی کہ عام تبادلہ کی چیز ایسی ہو جو آسانی کے ساتھ ایک جگہ سے دوسری جگہ جاسکے۔ ہر شخص اوس کا لینا منظور کرے۔ جلد ضائع نہ ہو اور قیمت اوس کی مستقل ہو۔ ان صفات کی چیز سوائے سونا اور چاندی کے اور کوئی نہیں مل سکتی۔ اس لئے اسی کو عام تبادلہ کی چیز قایم کردیا۔ اور حکومتوں نے اس کے سکے بنائے۔

جس وقت تمدن کی یہ صورت تھی کہ ایک قوم ایک محدود جگہ میں رہتی تھی اسکو دوسری جگہ اور دوسری قوموں سے تعلق نہ تھا۔ تجارت بھی منفرد حلقوں میں محدود تھی اس وقت تک عام تبادلہ کی یہ صورت ہر ضرورت کو بآسانی پورا کردیتی تھی لیکن جب سے تجارت بین الاقوام قایم ہوئی اور ایک ملک کا مال ہزاروں کوس کے فاصلہ پر دوسرے ممالک میں آنے جانے لگا۔ اوس وقت سے یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ کوئی ایسا طریقہ ہو کہ روپیہ لد کے ایک جگہ سے دوسری جگہ نہ جائے۔ کیونکہ یہ وقت اور زحمت سے خالی نہیں ہے۔ نتیجہ یہ ہوا زر کی نئی صورت پیدا ہوئی۔ وعدہ زر یعنی نوٹ۔ چک۔ بل۔ ہنڈی وغیرہ۔

اب اس بات کے سمجھانے کی کوشش کیجاتی ہے کہ وعدہ زر کیا ہے۔

یہ ظاہر ہے کہ زر کی خرید و فروخت نہیں ہوسکتی کیونکہ اس کے بدلے میں بھی زر ملیگا۔ مثلاً اگر کوئی شخص پانچ روپیہ بیچنا چاہتا ہے تو اوسکو پانچ روپے ایک آنہ کوئی نہیں دیگا اور نہ اس کے بدلہ میں وہ چار روپیہ پندرہ آنے لینا منظور کرے گا مگر کوئی شخص اگر سو روپیہ اس وقت دے اور کہے کہ سال بھر کے بعد ایک سو چھ روپے ہم اس کے بدلہ میں لیں گے تو بہت ایسے آدمی ہوں گے جو اسکو منظور کرلیں گے۔ اس طرح سو روپیہ ایک سو چھ روپے کو فروخت ہوا۔ صرف فرق یہ ہوا کہ ایک سال کے بعد قیمت ملے گی۔ یا اسکو یوں کہو کہ وعدہ ایک سو چھ روپیہ کا ایک سال کے بعد سو روپیہ نقد پر بکا۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ایک شخص لکھنؤ میں سو روپیہ دیتا ہے اور کہتا ہے کہ کلکتہ میں اس کا ایک بھائی ہے اسکو یہ روپیہ ملجائے۔ ایک شخص ہے پوسٹ آفس اس نے کہا اچھا لاؤ ہمارا روپیہ کلکتہ میں ہے۔ ہم اپنے آدمی کو لکھے دیتے ہیں وہ دیدے گا۔ لیکن اس کے معاوضہ میں ایک روپیہ تم ہم کو دو یعنی سو روپیہ کا وعدہ ایکسو ایک میں بکا۔ مگر شرط یہ ہے کہ سو روپیہ کلکتہ میں دیا جائے۔ اب ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ وعدہ زر کی قیمت ایک صورت میں زر نقد سے زیادہ ہے۔ اور دوسری صورت میں زر نقد سے کم ہے۔ کیونکہ ہم نے دیکھا ہے کہ ایک شخص نے ایکسو ایک روپیہ دیکر سو روپیہ کا وعدہ لیا۔ اور یہ بھی ہم نے دیکھا کہ سو روپیہ ہم نے دیکر ایکسو چھ روپیہ کا وعدہ لیا۔ مگر اس لین دین میں دو چیزیں شامل ہیں وقت اور فاصلہ موجودہ وقت میں جو حالت تجارت کی ہے اس میں یہ دونوں چیزیں ضروری ہیں یعنی ایک ملک کا مال دوسرے ملک میں جو ہزارہا میل کے فاصلہ پر ہے جاتا ہے۔ اور مال کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہونچنے میں مہینہ سوا مہینہ صرف ہوتا ہے۔ نولفظ ۱۶۔ ادھار کی مثل مشہور ہے۔ ہر تاجر جو اپنا مال بیچتا ہے وہ یہی چاہتا ہے کہ اسکو روپیہ فوراً مل جائے اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے بنک قایم ہوگئے۔

فرض کرو کہ حافظ پیر بخش تاجر چرم نے دس ہزار روپیہ کا چمڑا ولایت جان اسمتھ کمپنی کے پاس روانہ کیا اس کے پاس کاغذات موجود ہیں جس سے معلوم ہو کہ واقعی اس قیمت کا چمڑا روانہ کردیا گیا۔ تجارت کا دستور یہ ہے کہ تین مہینہ کے بعد مال پانے والا قیمت ادا کرتا ہے۔ اگر اس کی ساکھ ہے۔ حافظ جی کو روپیہ کی ابھی ضرورت ہے۔ حافظ جی ایک بنک میں جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے اتنا مال بیچا ہے اور یہ کاغذات ہیں بنک کا منیجر کاغذات دیکھتا ہے اور حافظ جی سے کہتا ہے کہ آپ بہصدی ۶ زر ناد ہم کو ڈسکاونٹ دو تو روپیہ ابھی دیدیں۔ حافظ جی راضی ہو کر ایک کاغذ جان اسمتھ کو لکھتے ہیں کہ دس ہزار روپیہ الہ آباد بنک کو بمیعاد گذرنے پر دے دیا جائے الہ آباد بنک نو ہزار نو سو روپیہ حافظ جی کو دے دیتا ہے۔

حافظ جی کی تحریرات ولایت میں الہ آباد بنک بھیجتا ہے اور اس کا ایجنٹ یہ تحریر یا بل آف اکسچینج اور اس کے متعلق کاغذات لے کر جان اسمتھ کمپنی کے پاس جاتا ہے۔ کمپنی مذکور کا منیجر کاغذات دیکھکر اس بل کو منظور کرتا ہے اور اسپر لکھدیتا ہے "منظور" اسکو کہتے ہیں ہنڈی سکارنا۔ اگر ولایت کے بازار میں جان اسمتھ کی ساکھ بہت اچھی ہے تو یہ بل یا ہنڈی مثل زر نقد کے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ جانے لگی۔ کیونکہ ہر شخص کو یقین ہے کہ جب اس کا وقت پورا ہوجائے گا۔ زر نقد مل جائیگا۔ الہ آباد بنک کو لندن کے ایک بنک کے دس ہزار روپیہ دینا تھے کسی حساب میں اس کے ایجنٹ نے یہ بل اس بنک کو دیدیا اور اوس نے منظور کرلیا۔ ڈسکاونٹ دو مہینہ کا منہا کرکے اس طرح بیس ہزار کا حساب طے ہوگیا۔ بغیر اس کے کہ دس ہزار روپیہ ہندوستان سے جاتا اور دس ہزار ولایت سے ہندوستان آتا۔ یہ ایک سادہ مثال ہے مگر اصلی بل آف اکسچینج لکھدیا جاتا ہے اور بنک اوسکو سکار دیتے ہیں۔

اس کے علاوہ ایک اور بھی صورت ہے کہ گورنمنٹ بڑی بڑی رقمیں اون کو جو سال میں آمدنی ہونیوالی ہے اسکی بنا پر بل جاری کردیا کرتی ہیں اور ان کا اعتبار اور ساکھ چونکہ معمولی بنیوں سے زیادہ ہے اس لئے بازار میں یہ ہنڈیاں مثل زر نقد کے چلتی ہیں ان کو [illegible] کہتے ہیں۔ اخباروں میں [illegible] دیکھتے ہیں۔ کہ وزیر ہند نے اتنے فائننس بل جاری کئے۔ وزیر ہند یہ کیوں جاری کرتے ہیں یہ دوسرا مسئلہ ہے کسی اور موقع پر اسپر بھی بحث کی جائے گی۔

غرض یہ ہے کہ ایک صورت وعدہ زر کی تو یہ ہے جو مثل زر نقد کے کاروبار میں مدد کرتی ہے اس کے علاوہ دو صورتیں اور ہیں۔ چک اور نوٹ۔

نوٹ۔

چک کی صورت قانوناً اور رواجاً بالکل بل آف اکسچینج کی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ اوس میں وقت کا جو نہیں ہوتا یعنی بل میں تحریر ہوتا ہے کہ تین مہینہ کے بعد اور چک میں عند الطلب۔ چک تحریر کرنیوالے کی اور اس کی جس کے نام چک لکھا گیا ہے۔ ساکھ بازار میں پوری ہے تو چک بھی مثل زر نقد بازار میں گشت کرتی رہتی ہے اور کسی کو اس کے منظور کرنے میں عذر نہیں ہوتا۔

نوٹ کی صورت سمجھنے کے واسطے اس بات کی ضرورت ہے کہ پہلے ہم بنکنگ یا مہاجنی کاروبار کی حقیقت دریافت کریں جس طرح تمدن نے ایک عام تبادلہ کی چیز یعنی زر کی ضرورت پیدا کی تھی۔ اسی طرح ترقی تجارت نے اس بات کی ضرورت بتائی کہ کوئی ایسی صورت ہو کہ قابل اعتبار کفالت پر کاروباری آدمی کو روپیہ وقت پر مل جائے تاکہ کاروبار میں زحمت نہ ہو۔ یہ بھی دیکھا گیا کہ ملک یا قوم کے بہت سے منفرد تجار کے پاس بہت روپیہ زائد از ضروریات ہے جو کہ نہ اون کے واسطے ذریعہ آمدنی ہوتا ہے نہ دوسروں کے کام آتا ہے۔ جو اس کے ذریعہ سے فائدہ اٹھاکر اسے مع کچھ اضافہ کے واپس کرسکتے ہیں ایک شخص جس کے پاس خود روپیہ اچھی مقدار میں تھا وہ کھڑا ہوا اوس نے اون زردار آدمیوں سے کہا کہ تم اپنا روپیہ ہمیں قرض دو۔ جس وقت تمہیں ضرورت ہو ہم سے واپس لینا۔ اس میں تمہیں دو فائدہ ہیں ایک یہ کہ جب تم روپیہ واپس مانگو گے تو کچھ اضافہ کے ساتھ واپس دیا جائیگا۔ مثلاً اگر اوس وقت دس ہزار دوگے تو سال بھر کے بعد جب روپیہ واپس ہوگا تو بجائے دس ہزار کے دس ہزار تین سو واپس ملیں گے۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ تم اپنے روپیہ کی حفاظت کرنے میں جو زحمت ہوتی ہے اور صرف پڑتا ہے اس سے بچوگے بات نہایت معقول تھی۔ دس ہزار روپیہ اس مالدار آدمی نے اس شخص کے سپرد کیا۔

اس نے اپنا کاروبار اس طرح شروع کیا کہ دس ہزار روپیہ اس نے لوگوں کو قرض دیا۔ مگر اس طریقہ سے کہ پانچ ہزار تو نقد دیا اور ۵ ہزار کے اوس نے نوٹ بنائے اور یہ کہا کہ جس وقت تم چاہو اس کا روپیہ بنک میں آکر لے سکتے ہو۔ لوگوں کو بھی کوئی عذر نہیں ہوا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ہر وقت وہ روپیہ دے سکتا ہے۔ اب بہی کھاتے میں اس نے حساب یوں لگایا۔

خرچ		آمد	
قرض شخص مذکور	۱۰۰۰۰	نقد زر	۵۰۰۰
نوٹ	۵۰۰۰	یافتنی از زرمنداران	۱۰۰۰۰
	۱۵۰۰۰		۱۵۰۰۰

اس طرح سے دس ہزار سے ۱۵ ہزار کا کاروبار شروع ہوگیا جب ۵ ہزار کے نوٹ اس مہاجن

کے چلنے لگے تو اس نے پانچ ہزار کے نوٹ اور پیلائے اور حساب یوں کیا۔

نقد نزد خود ۵۰۰۰ قرض شخص مذکور ۱۰۰۰۰
باقی از قرضداران ۱۵۰۰۰ نوٹ ۱۰۰۰۰
۲۰۰۰۰ ۲۰۰۰۰

اسی طرح اس نے اپنا کاروبار پچاس ہزار کا کر لیا۔ بنک کے کاروبار کا یہ ایک محدود جزو ہے جو مختصراً بیان کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ بنک کے اور کام بھی ہیں جن کو اختصار سے بیان کرنے کے واسطے بھی مستقل طویل مضمون کی ضرورت ہے۔ یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ ہر بنک اپنے نوٹ جاری نہیں کرتا کیونکہ اس کے واسطے بہت بڑی ساکھ کی ضرورت ہے یہ جزو بنک کے کام کا صرف اس وجہ سے بیان کیا گیا کہ نوٹ جس نوعیت کا وعدہ زر ہے اس کی کیفیت معلوم ہو۔ بنکوں کے علاوہ حکومتیں بھی اپنے ساکھ اور اعتبار پر نوٹ جاری کرتی ہیں۔ بلکہ ہم لوگ ہندوستان میں صرف انہیں نوٹوں کو جانتے ہیں۔ یہاں کسی بنک کا نوٹ سکہ کی طرح نہیں چلتا۔ البتہ انگلستان میں بنک آف انگلینڈ نوٹ گورنمنٹ کرنسی نوٹ کی طرح چلتا ہے۔

اسلام افریقہ میں

اسلام مُردوں کو زندہ کرتا ہے حیات ابدی بخشتا ہے حیوانوں کو انسان بناتا ہے۔ ظلمت سے نور میں لاتا ہے اپنی ذاتی قوت روحانیت سے بڑھتا ہے بے سیف و سنان فتح یاب ہوتا ہے اس وقت افریقہ میں حیرت انگیز ترقی کر رہا ہے۔ بڑی سرعت سے پھیل رہا ہے لاکھوں افریقی حلقۂ اسلام میں داخل ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ اس کے فیوض و برکات سے اُن کے اخلاق میں نمایاں ترقی ہو رہی ہے۔ پہلے شرک و بت پرستی میں مبتلا تھے۔ اب توحید و خدا پرستی کے دلدادہ ہیں۔ پہلے غلاظت و نجاست میں آلودہ رہتے تھے۔ اب طہارت و نظافت کو دوست رکھتے ہیں۔ پہلے سحر و نیرنگ پر فریفتہ تھے۔ اب اون سے مجتنب۔ پہلے محنت کو ذلت۔ اور کاہلی کو عزت سمجھتے تھے۔ اب اس کے خلاف تن آسانی اور بیکاری کو عار سمجھتے ہیں۔ پہلے نوشت و خواند سے ناآشنا تھے۔ اب اون میں لکھنے پڑھنے کا شوق پیدا ہو گیا ہے۔ مدارس و مکاتب موجود ہیں۔ بعض سیکڑوں میل کا سفر طے کر کے جامع ازہر میں تعلیم حاصل کرنے کو جاتے ہیں۔ تفسیر و حدیث حکمت و فلسفہ سیکھتے اور فارغ التحصیل ہو کر واپس آتے ہیں اور وہی علوم اپنے بھائیوں کو بھی سکھاتے ہیں پہلے نشہ میں سرشار رہتے تھے اب شراب سے اجتناب کرتے ہیں۔ قدرتی صاف پانی پیتے۔ اور تندرست رہتے ہیں۔ پہلے انسانوں کا گوشت کھانا اور اون کو بھینٹ چڑھانا اُن کے ہاں جائز تھا۔ اب یہ دونوں خلاف انسانیت کام متروک و حرام سمجھے جاتے ہیں۔ پہلے ننگے پھرتے تھے۔ اب لباس اور پردہ کو ضروری سمجھتے ہیں۔ پہلے بہت سی عورتیں رکھتے تھے۔ اب اکثر ایک بی بی پر قناعت کرتے ہیں۔ پہلے فسق و فجور میں مبتلا تھے۔ اب عفت اور تقوے کے گرویدہ ہیں۔ پہلے جرائم کی سزا احکام کی شگون طبائع پر موقوف تھی۔ اب مجرم بحکم شرع شریف سزا پاتا ہے۔ پہلے ضیف کا اکرام نہیں کرتے تھے اب مہمان نوازی کو فرض سمجھتے ہیں سچ بولتے ہیں۔ اور جھوٹ سے متنفر ہیں۔

اُن کی عورتیں پہلا سبق جو اپنی اولاد کو دیتی ہیں وہ یہ ہوتا ہے کہ ہمیشہ سچ بولو اور اس پر بجا طور پر فخر کرتی ہیں کہ اون کے بچے ہمیشہ ناراستی سے مجتنب رہتے ہیں۔

افریقہ کے مسلمان معماری کے عادی تھے۔ اب مسجدوں کی ضرورت نے ان کو فن تعمیر سے آشنا بنا دیا ہے۔

الغرض یہ سب اسلام کا فیض ہے اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ جس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ میں نے ان سطور میں اسلام اور اس کی تاثیر کی جو تصویر کھینچی ہے وہ کوئی فرضی تصویر نہیں۔

دیکھئے باسورتھ اسمتھ صاحب جو ایک انصاف دوست اور حق پسند مولف ہیں۔ اپنی کتاب "محمد و محمدن ازم" میں اس کے متعلق کیا شہادت دیتے ہیں۔ اُن کی رائے میں اسلام نے افریقہ کو سب سے زیادہ فائدہ پہونچایا ہے۔ اور اسلام ہی اس کے لئے موزون مذہب ہے وہ کہتے ہیں اگر پوچھا جائے کہ افریقہ کو مسیحی اقوام نے زیادہ فائدہ پہونچایا یا اسلام نے۔ تو جواب میں کہنا پڑے گا کہ اسلام نے اگر پھر سوال کیا جائے کہ وسیع پیمانہ پر اہل افریقہ کے دلوں پر قبضہ کرنے اور ان کی وحشت کو دور کرنے کے لئے عیسائی مذہب زیادہ موزون و مناسب ہے یا تاریخ محمدی تو ان کی تاریخ۔ جغرافیہ قومیت وجنسیت کے خاص حالات کے لحاظ سے ہم جواب دیں گے کہ دین محمدی ہی موزون ہے۔ خود افریقہ کا نقشہ اس سوال کا آدھا جواب ہے۔ اس پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے معلوم ہو جائیگا کہ تقریباً سارا افریقہ مسلمان ہو گیا ہے۔ بعض قبائل جو پہلے عیسائی تھے خود بخود رضا و رغبت سے مسلمان ہو گئے ہیں۔

آنحضرت سے مشرق و مغرب فیض یاب ہوئے ہیں

یہ منصف مزاج مصنف لکھتا ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اگر ہجرت سے پہلے قریش شہید کر ڈالتے تو مشرق و مغرب دونوں گمراہی میں رہتے۔ عرب ستان اور اس کے [illegible] جوانب کے ملکوں میں آدمی کی قربانی۔ دختر کشی، خونی مخاصمات، کثرت ازدواج، غلاموں میں ظلم و تعدی، مے نوشی قماربازی کی قبیح عادات اور مذموم رسومات جنکو آپ نے ممنوع اور موقوف کر دیا برابر جاری تہیں مغل تاتاری اور ترک دنیا کے سرسبز و خوش وضع شہروں کو غارت اور ویران کر ڈالتے تھے (جیسا کہ تاریخ شاہد ہے) اور وہ چیز (اسلام) حاصل نکرتے جس نے ان کی درست طبائع کو کسی قدر ملایم بنایا اور ان کی فتوحات کو نرا شر اور محض ضرر ہونے سے بچایا (اسلام ہی کا فیضان تہا کہ تخمیناً دو سو سال تک مغلیہ خاندان کے نہایت روشن خیال ہمدرد اور نیک طبع سلاطین ہندوستان پر حکمران رہے۔ اور ایسی عمارتیں بنائیں جو اب تک آن کی یاد کو تازہ کر رہی ہیں اور جن کی نظیر با این ہمہ ترقی تمدن دنیا میں کمیاب ہے) اگر آپ نہوتے خوشحالی اور وسطی افریقہ میں مورس اور منیا ندگو کی نیم تہذیب و تمدن کی جگہ نیالس اور اشیانٹی قبیلوں کا بہیمی توحش پایا جاتا۔ یورپ کے تاریک زمانہ دوچند بلکہ سہ چند تاریک تر ہو جاتے۔ کیونکہ عرب جنہوں نے اپنے علوم و فنون، زراعت و حکمت اور دیگر فضائل کے ذریعہ سے معصیت اور جہالت کی عالمگیر ظلمت میں نور افشانی کی۔ اندلس اور یورپ کے لئے ابن رشد اور ابن سینا کو پیدا کیا۔ الحمرا و القصر جیسی عمارتیں بنائیں۔ ریگستانوں میں پڑے بھٹکتے ہوتے۔ عیسائیت جو مشرق میں بگڑ کر اوہام باطلہ کا مجموعہ بن چکی تہی، اور زیادہ بگڑ جاتی اور تعریف کی میں گر جاتی جس طرح اب ملک حبش میں گری ہوئی ہے۔

اسلام قابل محبت و توقیر ہے

اسلام نے اکل لحم بشر اور انسانی قربانی کو محال کر دیا ہے۔ علم کا شوق پیدا کر دیا ہے۔ فحش گانے ناچنے۔ شراب پینے اور جوا کھیلنے کو نہ صرف ممنوع قرار دیا۔ بلکہ ایک بڑی حد تک موقوف کر دیا ہے۔ وہ پاکیزہ خیالات سکھاتا ہے۔ قریب الفہم اور اعلیٰ درجہ کی الہیات کی تعلیم و تلقین کرتا ہے۔ اس لئے اسلام اس لائق ہے کہ مسیحی مذہبی مطابع نفرت کی بجائے اس سے محبت رکھیں اور تحقیر کے عوض اس کی توقیر کریں۔

پیغمبر اسلام کی شخصیت

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ان اشخاص کی طولانی فہرست کے ساتھ جن کو بنی آدم بالاتفاق بزرگ مانتے ہیں مقابلہ کیجئے گو میں تسلیم کرتا ہوں۔ کہ آپ کی طبیعت میں بالانفراد کوئی ایسی صفت نہیں کہ جس میں کوئی نہ کوئی آپ پر سبقت نہ لے گیا ہو۔ مگر جب میں آپکے جملہ صفات اور تمام کارناموں پر بحیثیت مجموعی نظر ڈالتا ہوں کہ آپ کیا تھے۔ آپ نے کیا کیا۔ آپ کے پیرووں نے جن میں آپ نے زندگی کی روح پہونکی تھی۔ کیسے کام کر دکھائے۔ تو آپ مجھے سب سے برتر، بزرگتر۔ اور اپنی نظیر آپ ہی دکھائی دیتے ہیں۔

قرآن کریم معجزہ ہے

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی قسمت سے جو تاریخ عالم میں علی الاطلاق عدیم المثال ہے امت۔ سلطنت۔ اور ملت کے بانی ہیں باوجود امّی ہونے کے آپ ایک ایسی کتاب لائے جو نظم قوانین و تعلیم اخلاق میں توراۃ، انجیل اور دیگر صحف آسمانی کی جامع ہے جسکو دنیا کا چھٹا حصہ پاکیزگی و صفائی عبارت۔ حکمت اور صداقت کا معجزہ مانتا ہے یہی ایک اعجاز تہا جس کا آپ نے دعویٰ کیا۔ جسکو اپنا دوامی معجزہ ظاہر فرمایا اور بلاریب وہ معجزہ ہے۔

آپ خدا کے رسول ہیں

آپ نے ابتدا سے انتہا یعنی بعثت سے رحلت تک اپنے کو صرف نبی کہا۔ اس سے سرمو تجاوز نہ کیا اور میں یہ اعتقاد کرنے کی جرأت کرتا ہوں کہ نہایت اعلیٰ درجہ کے فیلسوف بختہ مغز اور سچے عیسائی ایک دن بالاتفاق تصدیق کریں گے کہ آپ خدا کے رسول ہیں۔

تجار یورپ کا پیام افریقہ

جو پیغام یورپ کے تاجر صدیوں تک اہل افریقہ کو پہونچاتے رہے ہیں وہ غارتگری، جفاکاری، خودغرضی اور بدعہدی کا پیغام تہا۔

ڈاکٹر لونگسٹن کا مقولہ

افریقہ کی پرتگال کے ساتھ پانسو سال سے تعارف و شناسائی ہے۔ اس مدت مدید میں اہل افریقہ نے پرتگال سے صرف بندوق کی نال سے شراب بنانے کا فن اور انسان فروشی کا راسخ اعتقاد سیکھا ہے۔ آدمی کی خرید و فروخت اون کا اصلی عقیدہ نہیں۔

سرور عالم کی سچی پیشینگوئی

عیسائی افریقہ میں اسلام کی ترقی کو روکنے کے لئے سعی بلیغ کر رہے ہیں زر کثیر صرف ہو رہا ہے مگر کچھ پیش نہیں جاتی محال ہے کہ ان کو کامیابی ہو۔ کیونکہ مشیت ایزدی یہی ہے کہ افریقہ مسلمان ہو جائے۔ آنحضرت نے تیرہ سو برس پہلے یہ الہام ربانی اپنی زبان معجز بیان سے فرمایا تہا کہ اہل افریقہ مسلمان ہو جائیں گے۔ مومنین کی جماعت کو بڑہائیں گے۔ علامہ ابو محمد الحسین بن مسعود البغوی کی وفات ۵۱۶ھ میں ہوئی ہے۔ انہوں نے اپنی تفسیر معالم التنزیل میں زیر آیہ کریمہ ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ایک حدیث صحیح بسند متصل نقل کی ہے جس کا آخری حصہ یہ ہے:- مِنْ آدَمَ إِلَيْنَا ثُلَّةٌ وَمِنِّي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُلَّةٌ وَلَا يَسْتَتِمُّهَا إِلَّا السُّودَانُ مِنْ رُعَاةِ الْإِبِلِ مِمَّنْ قَالَ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ (ترجمہ) حضور

آدم سے ایک بڑی جماعت داخل اسلام ہو کر داخل بہشت ہوگی۔ جس کی تشریح کیل افریقہ کے سیاہ انعام۔ اونٹ چرانے والے کلمہ گوئی کرینگے۔ دیکھئے یہ پیشگوئی جو ایک ہزار تین سو سال پہلے کی گئی تھی کس طرح پوری ہوئی۔

ہند میں اسلام بوڑھا ہو رہا ہے

افسوس صد افسوس کہ ہند کے علما کی نااتفاقی۔ بے پروائی۔ کج بحثی اور باہمی بغض و عناد کی وجہ سے ہندوستان میں اسلام پیر و ناتوان ہو رہا ہے۔ اگر یہ باتفاق کوشش کرتے تو تمام ہندوستان میں اسلام کا نور پھیل جاتا۔ اور متحدہ بیت المال قایم ہوکر باقاعدہ زکوٰۃ و صدقات کی مد میں لاکھوں روپے فراہم ہو جاتے جو اشاعت و حمایت اسلام کے کام میں صرف ہوتے اور اس کا لازمی نتیجہ تھا کہ یورپ امریکہ اور جاپان میں بکثرت اسلام پھیلتا مگر علماء کو اپنا فرض منصبی یاد ہی نہیں بازپرس اُخروی سے بے خوف ہیں۔ معلوم نہیں خدا و رسول کو کیا جواب دینگے عذاب الیم سے کس طرح نجات پائیں گے۔ مگر خدائے کریم کا شکر ہے کہ عربوں کی سرگرم کوششوں سے اسلام افریقہ میں قوی بازو اور نوجوان ہو رہا ہے۔ یہاں کے نقصان کی تلافی وہاں ہو گئی ہے۔

اللھم زدنی قوتہ وشبابہ واھد علماء نا واصلحھم لانک تعلم اذا فسد العالم فسد العالم (وکیل)

گورنر مکہ و شریف میں مخالفت

ہمارے معزز نامہ نگار نے مکہ معظمہ سے حسب ذیل چٹھی ارسال کی ہے۔

گذشتہ چٹھیوں میں اس بات کو مفصل بیان کر چکا ہوں کہ چونکہ شریف مکہ اور وہیب بک گورنر کے درمیان مخالفت پیدا ہو گئی ہے اس لئے شریف کے طرفدار عرب جدہ اور مکہ اور مدینہ کے مسافروں پر ڈاکہ مارتے رہتے ہیں۔ اور ایک یا دو دفعہ سلطانی فوج کے ساتھ بھی ان کی مڈبھیڑ ہوئی ہے۔ مگر اس موقعہ پر ان سے کوئی قابل ذکر کارروائی ظہور میں نہیں آئی۔ تاحال شریف اور گورنر میں صفائی نہیں ہوئی۔ گورنر موصوف کی دلی خواہش یہ ہے کہ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ اور مکہ جدہ کے مابین ریل جاری ہو جائے۔ کیونکہ یہ ریل نہ صرف مسلمانوں کی آسایش کی باعث ہوگی۔ بلکہ اس سے اسلامی دنیا میں تمدن اور تہذیب کی ایک خوشگوار جھلک نظر آنے لگے گی۔ غرض آپ جانتے ہیں کہ یہ ریل بہت جلد جاری ہو جائے۔ یہ بات کسی سے مخفی نہیں کہ اگر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے مابین ریل جاری ہو جائیگی تو اس سے بیشمار مادی اور معنوی فوائد حاصل ہوں گے اس سے بڑھکر اور کیا فائدہ ہو سکتا ہے کہ اس کے ذریعہ دنیا بھر کے مسلمان کمال آزادی اور امن کے ساتھ حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف ہو سکیں گے۔ کامل بک سابق گورنر حجاز نے بڑی کوشش سے روساء قبائل کو مکہ معظمہ و مدینہ منورہ اور مکہ و جدہ کے مابین ریلوے لائن کی تعمیر پر رضامند کرکے ان کے ساتھ اس بات کا عہد کیا تھا۔ کہ ہر سال حج کے موقعہ پر اونٹوں کے کرایہ کی جو تمہیں آمدنی ہوتی ہے اس کے عوض تمہیں کافی جاگیریں دیجائینگی۔ غرض گورنر موصوف نے اس لائن کی تعمیر کا پختہ ارادہ کر لیا اور مختلف مقامات میں سامان بھی فراہم ہونے لگا مگر بدقسمتی سے صاحب موصوف کو مستعفی ہو دینے کی ضرورت پیش آئی اور آپ کے حجاز سے تشریف لیجاتے ہی اس بارہ میں روساء قبائل سے خط و کتابت منقطع ہو گئی مگر چونکہ آپ اعلےٰ درجہ کے مدبر اور سیاست دان ہونے کے علاوہ اہل حجاز کی عادات و اخلاق سے واقف تھے اسلئے باب عالی نے آپکو دوبارہ گورنر حجاز بنا دیا۔ آپ نے دوبارہ حجاز میں آتے ہی لائن مذکور کی تعمیر کی تیاری شروع کی اور روساء عرب کو بھی جو آپ کے بعد کسی قدر اپنے پہلے خیال سے پھر گئے تھے اپنا ہم خیال بنایا۔ اس لئے تعجب نہیں کہ آپ کی اس کوشش کا بہت جلد نتیجہ نکلے۔ شریف بھی اگر اپنی اسی ضد پر قایم رہے تو تعجب نہیں کہ آپ کی جگہ حیدر بک شریف بنائے جائیں۔ اس سے کسی کو انکار نہیں ہے کہ اہل حجاز بخوبی جانتے ہیں کہ یہ لائن خود ان کے آرام و آسایش کی موجب ہوگی۔ نیز اس لائن کے فوائد ایسے نہیں کہ اسلامی دنیا سے مخفی رہیں۔ روئے زمین میں کوئی ایسا اسلامی اخبار نہیں۔ جس نے اس لائن کی اہمیت پر زور نہیں دیا۔ دولت عثمانیہ بھی اس لائن کی تعمیر کو غیر معمولی اہمیت دے رہی ہے بلکہ اسکو ملکی فرض اور اسلامی دنیا کی آسایش و آرام کا قومی سبب خیال کرتی ہے۔ آجکل اس بات پر گفت و شنید ہو رہی ہے کہ مکہ معظمہ میں ایک مجلس شوریٰ منعقد کی جائے جو مسلمانان عالم کے حالات پر غور کرتی رہے۔ لیکن میرے خیال میں اس کے انعقاد سے پیشتر مناسب ہے کہ ہر ایک اسلامی شہر میں مسلمان روساء و علماء کی ایک ایک جمعیت منعقد کیجائے اور یہ جمعیتیں اپنے نمایندے مکہ معظمہ کو بھیجیں۔ اور جب مکہ معظمہ میں نمایندے پہونچ جائیں تو یہ مجلس شوریٰ منعقد کی جائے۔ نیز اس مجلس کے انعقاد کے وقت ضروری ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کی موجودہ حالت پر غور کیا جائے۔ اور اس مجلس کو دنیائے اسلام کی بہبودی و فلاح کا سبب قرار دیا جائے اس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ ممالک اسلامیہ کی ہر ایک جمعیت شب و روز اپنے فرائض کی ادائیگی میں مصروف رہے گی۔ اور رفتہ رفتہ یہ جمعیتیں محض اسلامی ترقی اور مسلمانوں کو خواب غفلت سے بیدار کرنے کے لئے صحرا نوردی کی ہزارہا تکلیفیں اٹھاکر مسلمانوں میں باہمی اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کی کوشش کرینگی۔ امید ہے کہ بہت جلد مکہ معظمہ میں یہ مجلس شوریٰ منعقد کی جائے گی۔ (حبل المتین) (ادب)

مجاہدین طرابلس الغرب

اخبار تقدم رقمطراز ہے کہ حکومت حلب نے یہ تجویز پاس کی ہے کہ حلب میں طرابلس الغرب و رو میلیا کے مہاجرین موجود ہیں ان کو ولایت کے مختلف علاقوں میں بھیجا جائے۔ چنانچہ علاقہ "عمر" کی طرف بہت سے طرابلسی مہاجرین روانہ کردئے گئے ہیں۔ ہر وقت ولایت حلب میں جو مہاجرین موجود ہیں ان کی تعداد ۵۰۰ ۸ سے کم نہیں ہے (الاقبال)

مسلمانان جاوا کی ذہنی و دماغی ترقی

مسلمانان جاوا میں دماغی نشو و نما کے آثار رشد و مد سے ظہور پذیر ہو رہے ہیں۔ اونہوں نے بہت سے مدرسے نئی طرز پر بنائے ہیں جن میں گرامر الہیات۔ جغرافیہ۔ تاریخ۔ ریاضی اور دوسرے علوم کی تعلیم دیجاتی ہے جاوا کے مسلمان تعلیمی ضروریات سے پورے طور پر آشنا ہو گئے ہیں اور اس بات کو بخوبی سمجھ گئے ہیں کہ تعلیم کے بغیر ترقی ناممکن ہے انہوں نے ایک نہایت وسیع ایسوسی ایشن قایم کی ہے جو تمام اسکولوں کا انتظام و اہتمام کرتی ہے ڈچ گورنمنٹ اس معاملہ میں مسلمانوں کی بالکل مدد نہیں کرتی اس لحاظ سے اون کی موجودہ حالت کو دیکھتے ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ اونہوں نے بہت کچھ ترقی کرلی ہے بلکہ ہمارے پاس یہ کہنے کے وجوہ موجود ہیں کہ ڈچ گورنمنٹ بجائے مدد دینے کے مسلمانوں کی اس ترقی میں سنگ راہ ہو رہی ہے۔ چنانچہ درسی کتابیں اس کی بغیر اجازت رایج نہیں ہو سکتیں۔ اسی طرح کتابوں کے انتخابات کا انتظام بھی ڈچ گورنمنٹ کے ہاتھ میں ہے۔ ان موانع کو مدنظر رکھتے ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانان جاوا اپنی ضروریات کے مطابق تعلیمی ترقی نہیں کر سکتے۔ موجودہ اجرا شدہ مدارس دوسرے مضامین پر عربی کو ترجیح دیتے ہیں اس لئے یہاں کے اکثر باشندے عربی سے واقف ہیں۔

یہاں بہت سے عرب تجارت کرتے ہیں اور اون میں سب سے شریف، و قوم پرست سید محمد اور سالم طالب تاجر ہیں جو تمام اسلامی ضروریات میں عموماً اور عرب قوم کی حوائج میں خصوصاً مدد کرتے رہتے ہیں۔

جمعیۃ التعاون

یہاں ایک نئی ایسوسی ایشن قایم کی گئی ہے جس کے ایک ہزار ممبر ہیں اور ہر شخص کو جو اس جماعت کا ممبر ہوتا ہے آٹھ آنے فیس داخلہ دینے پڑتے ہیں۔ اس کے ممبروں نے ہلال کو اپنا طغرا امتیاز بنالیا ہے اور اپنے تمام مال و اسباب پر ہلال کی علامت بطور نشان تجارت استعمال کرتے ہیں اگرچہ ڈچ گورنمنٹ اس جماعت کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتی مگر انہیں کسی کام سے روک بھی نہیں سکتی۔

سولو کی گورنمنٹ نے اسلامی معاملات میں نہایت دلچسپی لی ہے گورنر چونکہ مسلمان ہیں۔ اسلئے وہ ہر جمعہ کو شریک نماز ہوتے ہیں اور جلالت مآب سلطان المعظم کا نام خطبہ میں پڑھواتے ہیں اور اسلامی اتحاد و اتفاق کی تاکید کیا کرتے ہیں موجودہ زمانہ میں مسلمانان جاوا آزادی کے حد دلدادہ ہو گئے ہیں اور جدید تعلیم حاصل کرنے کا مصمم ارادہ کر چکے ہیں۔

طرابلس و بلقان کی جنگ سے اونہوں نے سیاسی معاملات میں بھی کافی دستگاہ حاصل کرلی ہے۔ بہت سے طالب علموں کو قسطنطنیہ اور دوسرے مقامات میں بغرض تعلیم بھیجا ہے۔

گورنمنٹ بمبئی کا قابل تقلید نمونہ

گورنمنٹ بمبئی نے تمام مجسٹریٹوں کے نام ایک حکم نافذ فرما کے کمال ترحم و تلطف کا ثبوت دیا ہے۔ حکم اس قابل ہے کہ دیگر تمام صوبجات کی گورنمنٹیں بھی اس کا تتبع کریں۔ اور وہ حکم یہ ہے:۔

بہت سی ایسی مثالیں ملاحظہ میں لائی گئی ہیں جن میں ماخوذین جب مرتبہ گرفتار ہوئے ان کو جرمانہ کی سزا دی گئی۔ جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں ان کو سزائے قید دیدی گئی۔ گورنمنٹ مناسب سمجھتی ہے کہ اگر ایسے اشخاص جرمانہ ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں تو بموجب دفعہ ۵۶۲ تعزیرات ہند کے ان سے ضمانت نیک چلنی لے کر ان کو رہا کر دیا جائے۔

خداوند تعالےٰ بھی اپنے بندوں کے بہت سے گناہوں سے درگذر فرماتا ہے چنانچہ قرآن کریم میں ہے وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم و یعفوا عن کثیر (پ ۲۵ س الشوریٰ ع ۴) اور لوگو! تم پر جو مصیبت پڑتی ہے تو تمہاری اپنی ہی کرتوت سے اور خدا تمہارے بہت سے قصوروں سے درگذر کرتا ہے۔

نور الدین تاجر چرم گوجرانوالہ

اطلاع

جن حضرات کی خدمت میں اخبار مدینہ کی سالانہ قیمت کے متعلق دفتر سے اطلاعی خطوط جاری ہو چکے اور ہو رہے ہیں وہ براہ کرم اعانت سالانہ سے بذریعہ منی آرڈر جلد مشکور کی کا موقع دیں یا وی پی

عربوں کی غیرت اور قابل قدر حمیت

عربی ساحر البرازیل رہودی جینرو برازیل (دو تتمہ امریکہ) سے

عربوں نے حال میں جو غیرت و حمیت دکھائی وہ البتہ بہت کچھ قابل داد ہے۔ پچھلے دنوں برازیل کے اطالوی باشندوں نے بائسکوپ کے ذریعہ فتح طرابلس کا تماشہ دکھانا چاہا تھا۔ عربوں کو جب اس کا علم ہوا تو انہوں نے مقامی حاکم سے مطالبہ کیا کہ وہ اطالیوں کو اس فساد انگیز حرکت سے روکے لیکن افسوس ہے کہ حاکم نے اس کی پروا نہ کی اور یہ جواب دیا کہ ہمارے شہروں میں ہر قوم اور ہر مذہب والے کو کامل آزادی حاصل ہے۔ اس لئے ہم اطالیون کو اوس آزادی سے فائدہ اٹھانے سے نہیں روک سکتے جو انہیں قانوناً حاصل ہے۔ عرب یہ سنکر خاموش ہو رہے۔ اور اوس وقت کے منتظر جبکہ یہ تماشا ہو چنانچہ جس روز یہ تماشا ہونیوالا تھا بہت کثرت سے اطالوی اور امریکن لوگ جمع ہوئے ابھی پردہ اٹھنے نہ پایا تھا کہ تقریباً ۵۰ مسلح عربوں نے جن کے ہاتھوں میں بندوقیں تھیں اطالیون پر حملہ کیا اور تماشا گاہ میں آگ لگادی اور بلند آواز سے سرکاری منتظم کو مخاطب کرکے کہا کہ اطالیون کو اس تماشہ کے دکھانے سے روکا جائے ورنہ ابھی خون کی ندیاں بہ جائیں گی۔ چنانچہ کوتوال نے یہ حالت دیکھکر اطالیوں کو تماشہ سے روک دیا اور عرب حکومت عثمانیہ کی فتحمندی کا نعرہ لگاتے ہوئے اپنے مکانوں کو چلے گئے

کتے کی وفاداری

فرانس کا ایک نوجوان اپنے کتے سے اس قدر تنگ آیا کہ اس نے اسے دریائے سین میں غرق کرنے کی ٹھان لی چنانچہ اس نے ایک کشتی کرایہ پر لی اور کتے سمیت اس میں سوار ہو کر منجدھار میں پہونچا وہاں جاکر اس نے کتے کو دریا میں پھینکدیا۔ کتا بہت کوشش کرتا کہ کسی طرح کشتی میں سوار ہو جائے لیکن اس کا آقا اسے ہر بار دریا میں پھینکدیتا۔ ایسا کرنے میں کشتی جو الٹی تو وہ خود بھی دریا میں گر پڑا اور چونکہ وہ تیرنا نہیں جانتا تھا اسلئے یقیناً غرق ہو جاتا لیکن کتے نے اسے کپڑوں سے پکڑکر اس وقت تک بچائے رکھا حتی کہ چند ملاحوں نے ان کی مدد کو آکر انہیں اس آبی قبر سے بچا لیا۔

آنحضرت صلعم کا دستی نامہ مبارک معہ مہر و دستخط

جو مالک بحرین منذر بن ساوی کے نام ترغیب اسلام کیلئے لکھا تھا مع جواب ساوی جسکی برکت سے اوس ملک کے ہزارہا منکروں نے اسلام قبول کیا ہمراہ کتاب شمائل النبوی مترجم جسمیں آپکے اخلاق و عادات درج ہیں تختی کلاں صفحات ۲۲۹ ہدیہ ۱۲ — **حل کلیات اردو مرزا غالب** دہلوی قیمت ۸ — **حل نکات** مرزا بیدل قیمت عہ **حل قصائد خاقانی** مخلوکو ریس بی۔ قیمت عہ کتابوں کے نام ہی سے معلوم ہوسکتا ہے کہ کس قدر جگر کاوی کی گئی ہے پتھروں کو پانی کرکے بہا دیا۔ محصول بذمہ خریدار۔

خواجہ علی احمد انصاری بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

زینت النسواں

حضرت زرقا کی بے مثل دلیری

زرقا بنت عدی کوفہ کی ایک عورت تھی جس نے جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مدد کی تھی۔ امیر معاویہؓ نے ایک دن اپنے درباریوں سے کہا کہ تم میں کوئی زرقا کا کلام یاد رکھتا ہے سب نے کہا ہم سب کو یاد ہے۔ امیر معاویہؓ نے کہا تو تم اوس کے بارہ میں کیا مشورہ دیتے ہو۔ ان لوگوں نے اوس کے قتل کی رائے دی۔ انہوں نے کہا یہ بدترین مشورہ ہے کیا یہ مجھ جیسے شخص کے شایان شان ہے کہ لوگوں میں یہ چرچا ہو کہ میں نے خلافت حاصل کرنے کے بعد ایک عورت کو قتل کر دیا؟ پھر اونہوں نے اپنے میر منشی خاص سے صوبہ دار کوفہ کے نام حکم لکھوایا کہ میرے پاس زرقا کو اوس کے ذی محرم اور اوس کی قوم کے شہسوار ورں کی معیت میں نہایت پردہ داری اور حفاظت کے ساتھ بھیجدو جب گورنر کے پاس حکم پہنچا۔ وہ زرقا کے پاس گیا اور حکم سنایا اوس نے کہا میں نافرمانی نہیں کرتی لیکن اگر امیر المومنین نے مجھے اختیار دیا ہے تو میں اس شہر سے نہیں ٹلتی اور اگر شاہی حکم ہے تو اطاعت کے لئے حاضر ہوں گورنر نے زرقا کو ہودج میں سوار کرایا۔ یمنی چادر کا اوس میں پردہ لگایا۔ جب وہ امیر معاویہ کے دربار میں آئی۔ تو اونہوں نے نہایت گرمجوشی سے خیر مقدم کیا۔ مزاج پرسی کی، راستے کے حالات پوچھے زرقا نے کہا نہایت آرام سے آئی ہوں، ہودج میں اس قدر آسائش تھی جس قدر پردہ نشین عورت کو حجلہ میں اور بچہ کو گہوارے میں ہوتی ہے۔ امیر معاویہ نے کہا میری یہی ہدایت تھی، تم کو خبر ہے کہ میں نے تم کو کس لئے بلایا ہے۔ اوس نے کہا مجھے کیا خبر، دلوں کا حال تو صرف خدا جانتا ہے، امیر معاویہ نے کہا میں نے اس لئے بلایا ہے کہ تم سے یہ پوچھوں کہ کیا تم جنگ صفین میں سرخ اونٹ پر سوار ہو کر دونو صفوں کے درمیان لڑائی کی آگ نہیں بھڑکا رہی تھیں؟ اوس نے کہا ہاں زمانہ میں اس قسم کے انقلابات ہوتے ہیں۔ واقعات دہشت کو پیدا کرتے ہیں۔ امیر معاویہؓ نے کہا۔ سچ کہتی ہو۔ کیا تمہیں وہ خطبہ یاد ہے جو تم نے اوس روز دیا تھا۔ اوس نے کہا مجھے یاد نہیں۔ امیر معاویہؓ نے کہا لیکن مجھے یاد ہے۔ تم نے کہا تھا "لوگو! تم ایسے فتنہ سے گھرے ہوئے ہو جس نے تم پر تاریک پردہ ڈال دیا ہے۔ جس نے تم کو راہِ اعتدال سے ہٹا دیا ہے۔ تو یہ کیسا اندھا دھند فتنہ ہے کہ کوئی کسی کی بات نہیں سنتا نہ اپنے ہانکنے والے کا مطیع ہوتا ہے۔ لوگو! چراغ سورج کے سامنے نہیں جلتا ستارے چاند کے مقابل نہیں چمک سکتے۔ خچر گھوڑے سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ کنکری پتھر کے ہم وزن نہیں ہوسکتی (یعنی امیر معاویہؓ حضرت علیؓ کی ہمسری نہیں کرسکتے) لوہے کو صرف لوہا زم کرسکتا ہے۔ ہشیار ہو جاؤ۔ حق اپنے گم شدہ متاع کو ڈھونڈ رہا تھا۔ تو اب اوس نے اوس کو پالیا، اے مہاجرین اور اے انصار صبر کرو۔ اختلاف کے زخم بھر گئے۔ انصاف کا کلمہ جمع ہو گیا۔ حق باطل پر غالب آیا۔ کوئی جلدی نہ کرو۔ خدا اپنی مشیت کو پورا کرے گا۔ خبردار عورتوں کی زینت مہندی اور مردوں کی آرائش خون ہے۔ صبر کا نتیجہ آخر میں بہتر ہوتا ہے۔ ہاں لڑائی کی طرف جھکو آگے بڑھو پیچھے نہ ہٹو۔"

پھر امیر معاویہؓ نے کہا کہ حضرت علیؓ نے جو خونریزیاں کیں تم ان سب میں شریک تھیں کیا تم کو اس سے مسرت ہوتی ہے؟ زرقا نے کہا بے شک، مجھے تو آپکی اس بات سے خوشی ہوتی ہے۔ اگر میں اسکو عمل میں لائی تو اوس مسرت کا کیا کہنا۔ امیر معاویہؓ نے کہا حضرت علیؓ کی یہ وفاداری جو تم نے انکی وفات کے بعد قائم رکھی مجھ کو اس محبت سے زیادہ عزیز ہے جو تم ان کی زندگی میں ان کے ساتھ کرتی تھیں تم مجھ سے اپنی حاجت طلب کرو۔ اوس نے کہا میں نے قسم کھالی ہے کہ میں نے جس امیر کے خلاف مدد دی ہے اوس سے کوئی چیز نہ مانگوں گی اور تم جیسا شخص تو بغیر سوال کے دیتا ہے۔ امیر معاویہؓ نے کہا سچ ہے۔ اس کے بعد انہوں نے اوسکو ایک قطعہ زمین جاگیر میں دیا جسکی آمدنی پہلے سال دس ہزار درہم ہوئی اور اوسکو مع ہمراہیوں کے نہایت عزت و احترام کے ساتھ رخصت کیا۔ (ذوالاسلام)

قومی نظم

از فکر بلیغ عالیجناب نواب میر صدر الدین حسین خان صاحب صدر رئیس اعظم بڑودہ

چھوڑ اوصاف حمیدہ تو جو دل آزار ہو — پر غضب تجھ پر نہ کیوں پھر کافر و دیندار ہو
حق پرستی کے نشے میں ہر کوئی سرشار ہو — یاد سے رب کی نہ غافل اب کوئی زنہار ہو
جہل و کج فہمی کا جس کے قلب کو آزار ہو — گر مسیحا آئیں بھی اچھا نہ یہ بیمار ہو
تو اگر معروف ہمت اے دل بیدار ہو — تجھ پہ آساں کام ہونا ممکن و دشوار ہو
ہو نہ رسوا تو زمانہ گر نہ بدکردار ہو — چاہئے گر تحسین عالم سے، تو خوش اطوار ہو
ہو اثر یارب جو میری آہ آتشبار ہو — جہل کا سر کاٹنے کو برق کی تلوار ہو
گر تو میاں ہے قوم کا مخدوم اور سردار ہو — ہاں کمر کو باندھ خدمت کے لئے تیار ہو
گلشن عالم میں مہکا کر مثال بوئے گل — تیری خوشبو سے معطر ہر در و دیوار ہو
علم وہ لیلیٰ دیں ہے شوق میں جس کے قدم — سر بصحرا خاک چھانے حال مجنوں وار ہو
قوم میں بیکار رہتا ہے شریفوں کا گروہ — ہم شریف اوسکو سمجھتے ہیں کہ جو بیکار ہو
خلق کہتی ہے کہ مسلم کی نشانی ہے یہی — غافل و کم ہمت و نالایق و بیکار ہو
ہو اگر سودا انہیں تو ہو فقط سودائے دیں — شوق ہو مجھ کو تو ہاں شوق لقائے یار ہو
ہم نے ٹھانی ہے کہ لیں تم سے جواب اسکا ضرور — تم ہو بے غیرت جہاں میں یا کہ غیرت دار ہو
ہے خزاں سے حسن سیرت، اسمیں وہ حسن لا — پھر خریداروں کی تیرے گرمئی بازار ہو
صحبت بد کا نتیجہ بد ملے گا اے رفیق — ہم نے مانا تم بڑے ذی فہم ہوشیار ہو
تیری عزت سے عزیز خلق ہو جائیں گے ہم — اے شریعت تو ہماری طرہ و دستار ہو
سکتے جو محبوب خلایق ہیں وہ مطعون جہان — چشم عبرت سے تماشا یا اولو الابصار ہو
تیرے اخلاق ذمیمہ نے کیا عالم تباہ — خلق اور خالق کا دل تجھ سے نہ کیوں بیزار ہو
داغ بدنامی کو دھو اشک ندامت سے ضرور — نیک نامی کے لئے آمادہ و تیار ہو
ہم شریعت سے لقب پو ہیں تو کہدے گی ضرور — کور باطن، تیرہ دل گمراہ و ناہنجار ہو
اپنی خامی پر نظر کر اپنے عیبوں پر نگاہ — اپنی غفلت دیکھ اے غافل ذرا ہشیار ہو
ہوں وہ میں تیرے عیب اپنا عیب اگر اظہار ہو — جس کے اپنا عیب ہر عاری کو ننگ و عار ہو

جو مسلمان ہم کو کہتے ہیں غلط کہتے ہیں وہ
صدر اپنا حال حق گویوں سے استفسار ہو (صدر)

رباعیات طالب بنارسی

محنت سے گل بخت کھلا کرتا ہے
محنت سے زر و مال ملا کرتا ہے
محنت سے ہے انسان نصیبوں کا دھنی
کاہل ہے جو قسمت کا گلا کرتا ہے

سردار بھی تقدیر بنا دیتی ہے
زردار بھی تقدیر بنا دیتی ہے
بے پر کی اڑاتے ہیں مقدر والے
پردار بھی تقدیر بنا دیتی ہے

حوادث و اخبار

بمبئی سے عازمان حج کی روانگی - (بمبئی ۱۴ - جولائی مرسلہ انجمن خدام کعبہ بمبئی) ٹرنر مارین اینڈ کمپنی کا سٹیمر اکبر کل ۱۲۱۷ مسافران حجاز کے ساتھ بمبئی سے جدہ روانہ ہوگیا - ان میں سے ۸۶۶ مرد ۲۴۴ عورتیں ۱۲ لڑکے اور ۹ - لڑکیاں اور ۵ شیر خوار بچے ہیں - یہ اکثر بنگال - سندہ - بہار او جاوا کے مسلمان ہیں - پنجاب مدراس و ہندوستان کے کم لوگ اس جہاز پر گئے - اکبر اچھا جہاز ہے - جہاز روانگی کی اعلان کردہ تاریخ کے تیسرے دن روانہ ہوا ہے - کرایہ چالیس سے ۴۵ روپیہ تک - عرب سٹیمر ۱۵ جولائی کو روانہ ہوگا یہ چارسو آدمیوں کو لیجانے کی گنجایش رکھتا ہے کرایہ چالیس روپیہ - کمنڈ والی سٹیمر ۲۰ جولائی کو جائے گا یہ سات سو آدمیوں کی گنجایش رکہنے والا اچھا جہاز ہے - کرایہ ۴۵ روپیہ - اس کا مالک حجاج کا ہمدرد ہے -

نئی تہذیب کا کرشمہ - کلکتہ میں جندن کماری نامی ایک عورت جدید طرز کے چولہے پر کہانا پکا رہی تہی - لیکن جو وقت وہ اوس میں تیل بھرنے لگی تو یکایک وہ بھڑک اٹہا - جندن کماری کے کپڑوں میں آگ لگ گئی - جس کے باعث وہ دوسرے دن تک جانبر نہ ہوسکی -

تبت میں جنگ و جدل - مشرقی تبت کی لڑائیوں میں جو سات چینی گرفتار کئے گئے تہے - اونہیں ڈلائی لامہ نے دو ہفتہ قید رکہکر چین کو واپس بہیجدیا - چین و تبت کی سڑک پر کہتے ہیں چینی سپاہ کے پاس آذوقہ افراد سے موجود ہے -

مسند نشینی - ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے ۹ - جولائی کو جیسلمیر نئے مہاراجہ کو مسند نشین کیا - متوفی مہاراجہ کے اس جانشین کا انتخاب عام طور پر پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے -

سرکاری قرضہ - گورنمنٹ ہند نے جدید قرضہ کے لئے جو اعلان کیا تہا اوس میں سے ۴½ کروڑ روپیہ بنگال بنک نے دینا قبول کیا ہے -

کنوئیں پر جھگڑا - علیگڈہ کے رنعت گنج میں ایک کنواں ہے جس پر چہوٹا سا ایک مندر بہی ہے - لیکن کنوئیں سے پانی لینے کے لئے ہندو مسلمانوں میں قدرے بے مزگی پیدا ہوگئی ہے - ایک دن تو معاملہ طول پکڑنے کو ہوگیا تہا - لیکن اب فساد کا اندیشہ نہیں رہا ہے -

جسٹس شرف الدین بطور چیف جسٹس - بنگالی ہمعصر نایک رقمطراز ہے - کہ کلکتہ میں افواہ اڑ رہی ہے کہ مسٹر جسٹس شرف الدین ریاست حیدرآباد میں جسٹس کے عہدے پر مقرر ہوں گے - اور آپ کی بجائے نواب شمس الہدیٰ کا تقرر عمل میں لایا جائیگا - اور نواب صاحب کی جگہ آنریبل ڈاکٹر دیوی پرشاد سرب ادہکاری کا تقرر ہوگا - اور آنیبل مسٹر امیندرناتہ والیس چانسلر کی خدمت انجام دینگے -

استقلال - صیغۂ آثار قدیمہ میں ایک نئے مستقل اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کی آسامی منظور ہوئی ہے - جسپر مولوی ظفر حسن جواب تک عارضی طور پر اس عہدہ کے فرایض بجالاتے تہے مستقل کئے گئے ہیں -

نمایش تصاویر - اورنٹیل ارٹ کی انڈین سوسائٹی آئندہ موسم سرما میں دہلی میں تصاویر کی نمایش منعقد کرنیکا ارادہ رکہتی ہے اور ریورنڈ مسٹر اینڈریوز تفاصیل نمایش کے انتظام میں مصروف ہیں -

استقلال - مسٹر جسٹس حسن امام بجائے مسٹر جسٹس سٹیفن کے مستقل جج ہائیکورٹ کلکتہ ہوگئے -

ہندوستان میں بارش - ۱۶ - جولائی کا تار شملہ سے مظہر ہے کہ شمالی ہندوستان کو چہوڑکر باقی ہر جگہ اچھی بارش ہوگئی ہے - پنجاب میں مزید بارش ہونے کا احتمال کیا جاتا -

خودکشی - مدراس میل کا نامہ نگار اوٹکمنڈ سے لکہتا ہے کہ چند جنگلی لڑکیوں نے ایک برقی کارخانہ کی جہیل میں گر کر خودکشی کرلی -

غرق آبی کا سخت حادثہ - بہاونگر سے خبر موصول ہوئی ہے کہ جام نگر سے بجانب کچھ ایک کشتی جارہی تہی اوس میں ۲۰ مسافر اور قدرے سامان تہا لیکن بدقسمتی سے وہ غرق ہوگئی اور مسافروں میں سے صرف ایک لڑکا بچا ہے - دوسرے آدمیوں کا کچھ پتہ نہیں ملا -

لیڈی ہارڈنگ کی تدفین - لیڈی ہارڈنگ مرحومہ کی رسم تجہیز و تکفین ۱۵ ماہ رواں کو عمل میں آئی - تدفین کی سروس فارڈ کوسب پیرس میں ہوئی جس میں مقتدر اصحاب لارڈ کریو - لارڈ اانی - منجانب شہنشاہ معظم و ملکہ معظمہ اور کرنل فیلڈ منجانب مادر ملکہ الگزنڈرا موجود تہے تابوت پہولوں سے لالہ زار تہا ان میں وہ ہار بہی تہے جو مادر ملکہ الگزنڈرا ملکہ ناروے اور پرنس وکٹوریہ نے بہیجے تہے - سر فضل بہائی کریم نے بہی ایک ہار بہیجا تہا - محل سینٹ جمیز کے شاہی گرجے کی میموریل سروس میں ایک بڑی جماعت شامل ہوئی - سر برآوردگان میں سے ملکہ الگزنڈرا بیوہ ملکہ روس شہزادی وکٹوریہ - لیڈی کریو - مسٹر و مسز اسکوئیتھ لارڈ کرزن - لارڈ لینسڈون - مسٹر بالفور لارڈ و لیڈی امپتھل - سر فابیٹ وڈولس سر جارج برڈوڈ موجود تہے اور ہندوستانی طلبا کی ایک کثیر جماعت بہی موجود تہی - کیس بشپ ڈ نماز پڑہائی جو نہایت موثر تہی -

یونان کا رویہ - جب قسطنطنیہ کے مسلمانوں کو یہ افسوسناک حقیقت معلوم ہوئی کہ یونان نے جزائر مدلی و ساقز کا الحاق کرلیا ہے تو اونہوں نے فوراً عثمانی بیڑہ کی تقویت کے خیال سے جوتہے ڈریڈناٹ سلطان سلیم اول کی خرید کے لئے چندہ جمع کرنا شروع کردیا - ٹرکی کے سرکاری حلقوں میں یہ خبر مشہور ہے کہ وزارت حربیہ اور ڈریڈناٹ خریدنے کے خواہاں ہیں اون سے اون کے لئے گفتگو بہی شروع کردی ہے -

جدید قرض - معلوم ہوا ہے کہ آجکل بعض غیر حکومتیں حکومت عثمانیہ کو جنگی ٹیکس پر تین کروڑ پونڈ قرض دینے کی آمادگی ظاہر کررہی ہے -

ٹرکی و بلغاریہ میں مخالفت - قسطنطنیہ کی تازہ ترین خبروں سے پایا جاتا ہے کہ دریائے مریچ کے بعض جزائر کے متعلق مخالفت پیدا ہوگئی ہے - اوس کے رفع کرنے کے لئے ایک مخلوط وفد بہیجا گیا ہے جو اسبات کی تحقیقات کرے گا کہ جزائر حقیقت میں کس حکومت کے ماتحت ہیں -

مسٹر گوکہلے کی صحت - پونا میں ولایت سے جو خطوط موصول ہوئے ہیں ان سے پایا جاتا ہے کہ مسٹر گوکہلے کی صحت و ترقی ہے - چنانچہ اونہوں نے حال میں پبلک سروس کمیشن کے دو جلسوں میں شرکت فرمائی -

مسز اینی بیسنٹ کا روزانہ اخبار - مسز اینی بیسنٹ کا نام مدراس سٹنڈرڈ کے مالک پبلشر و پرنٹر کے طور پر سرکاری کاغذات میں درج ہوا ہے -

مسٹر تلک سے مکالمہ - اخبار امرت بازار پترکا کے ایک قایم مقام نے مسٹر تلک سے ملاقات کی تہی اس مکالمہ کے درمیان مسٹر تلک نے کہا کہ بابو موتی لال گہوش کو میرے ساتہ جیسی محبت ہے ویسی بہت تہوڑے لوگوں کی ہے - مسٹر تلک نے کہا کہ اگر جیل میں مجھے کتابیں پڑہنے کو نہ ملتی تو چہ سال کا عرصہ جیل میں گذارنا دشوار دشوار ہوجاتا -

صدر کے لئے اظہار پسندیدگی بمبئی کا مسلم ہیرلڈ اخبار بہی انجمن اسلامیہ بمبئی کی صدارت کے لئے آنریبل مسٹر ابراہیم رحمت اللہ کے انتخاب کرنے کی تجویز پر اظہار خوشنودی کرتا ہے -

وزیر جوناگڈہ کی وفات - شیخ محمد بدرالدین سی - آئی - ای - بہائی مدار المہام جوناگڈہ نے گذشتہ چودہ جولائی کو انتقال کیا ہے - آپ کی پیدائش ۱۸۳۵ء جوناگڈہ میں ہوئی تہی - نواب صاحب جوناگڈہ کے بہی آپ قریبی رشتہ دار تہے اور مرحوم کے نام پر بہاؤ الدین کالج جوناگڈہ میں جاری ہے -

حاجیوں کے جہاز کی روانگی !! - بمبئی ۱۷ - جولائی سٹیمر بدری آج سہ پہر کو ۶۴۳ حاجی سوار لے کر روانہ ہوا - جن میں زیادہ تر بنگال اور بخارا کے مسلمان تہے - تمام دن زور کی بارش ہوتی رہی - جس سے حاجیوں کو بہبارہ کے شیڈ اور گودی میں تکلیف پیش آئی - میسرز ٹرنر مارلین کا سٹیمر اسلامی (نہ کہ ہمایوں) ۲۰ جولائی کو روانہ ہوگا - اس کے تہرڈ کا کرایہ ۳۵ روپیہ ہے - سٹیمر کمنڈ وا بہی ۲۸ کو روانہ ہوگا -

پروانہ راہداری کی ممانعت - کراچی ۱۸ جولائی بغداد میں طاعون کی تین وارداتیں ہوجانے کی وجہ سے گورنمنٹ بمبئی نے اس طرف کو جانے والے حاجیوں کے لئے راہداری کے پروانے صادر کرنے کی ممانعت کردی ہے -

امتحان بی - ٹی کے نتائج - پنجاب یونیورسٹی کے امتحان بیچلر آف ٹیچنگ میں سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور کے ۵۵ امیدوار کامیاب ہوئے ہیں جن میں ۹ مسلمان ہیں - ان کے علاوہ ۲ پرائیوٹ ہندو امیدوار بہی کامیاب ہوئے ہیں -

ریاست پٹیالہ میں آریہ سماجیوں کی گرفتاری ایک قابل اعتراض کتاب چہاپنے کے متعلق ریاست پٹیالہ نے جن ۸۰ آریہ سماجیوں کو گرفتار کرکہا ہے ان کی حمایت میں مختلف آریہ سماجیں ریاست کے خلاف آواز بلند کررہی ہیں اور مقدمہ کو ریاست سے باہر منتقل کرنے پر زور دے رہی ہیں -

شاہ ایران کی تاجپوشی - کلکتہ کے ایرانی قنصل خانہ میں شاہ ایران کی تاجپوشی کے متعلق جو مراسم ادا کی جائینگی - ان میں شرکت کرنے کی غرض سے ایرانی قنصل سردار داؤد خان پنجشنبہ کے روز شملہ سے روانہ کلکتہ ہوئے -

ریل کی آمدنی - ہندوستان کی تمام سرکاری و غیر سرکاری ریلوں کو یکم اپریل سے ۴ جولائی تک سال گذشتہ کے اس عرصہ کی نسبت ۷۸۱۲۲۶ روپیہ زیادہ آمدنی ہوئی -

---

ضروری اطلاع - اردو علم ادب کا شہرۂ آفاق ماہواری رسالہ "نظام" جسکو نامی گرامی انشاء پرداز اور شعرا ہند نہایت سرگرمی سے دلچسپ بنانے میں مصروف ہیں جس میں تمام اردو و انگریزی رسالوں کے چیدہ چیدہ مضامین درج کئے جاتے ہیں - تاکہ نظام کے خریداروں کو کسی اور رسالہ اخبار خریدنے کی ضرورت نہ رہے - اس میں علاوہ نظم و نثر کے ایک حصہ مطبع کلام کا بہی درج کیا جاتا ہے تاکہ شعرا نامدار کو طبع آزمائی کا موقع مل سکے - سالانہ قیمت ۱۲/ ہے - اور نمونہ ۶/ میں دیا جاتا ہے - آج کل منیجر صاحب نظام کے برادر زادہ پیدا ہونے کی خوشی میں صرف ایک روپیہ سالانہ لیا جاویگا - شائقین پتہ ذیل پر رعایتی قیمت تک خطوط بہیجکر فائدہ اٹہائیں -

منیجر رسالہ نظام لودیانہ

آپ کو سچے مونس و غمخوار کی تلاش ہے

دار السلطنت دہلی کے مشہور و معروف روزانہ اخبار

ہمدرد

کی مستقل خریداری فرمائیں جو ایک اعلیٰ درجہ کے روزانہ پرچہ کی تمام ضروری صفات سے آراستہ ہونیکے علاوہ

خالص ہمدردی بلکہ قوم کی سپرٹ سے معمور ہے

ہمدرد زندگی کی ہر لائن مین آپ کا تجربہ کار مشیر ثابت ہوگا۔ ہر ایک مشکل کے حل کرنے مین آپکو مدد دیگا۔ آپ کا خالی وقت گذارنے کیلئے بہترین سامان تفریح مہیا کریگا۔ نہایت دلچسپ طریقہ سے ضروری معاملات کے بارہ میں آپ کی معلومات بڑھائیگا۔ اور ملک اور قوم کا درد سب کے دل میں پیدا کرکے ہندوستانیوں کو ترقی یافتہ اقوام کی مجلس میں سر بلند ہونے کے قابل بنائے گا۔ ان خدمات کو زیادہ وسعت و سہولت سے انجام دینے کیلئے اب ہمدرد مقبول عام خط نستعلیق میں نکلنے لگا ہے۔

مضمون کی گنجایش دگنی سے زیادہ بڑھنے کے ساتھ قیمت میں بقدر نصف کے تخفیف کر دی گئی ہے۔

آپ اپنے ہان کی ایجنسی سے اب روزانہ ہمدرد ایک پیسہ فی پرچہ

کے حساب سے خرید سکتے ہیں یا ۱۲ روپیہ سالانہ چندہ مع محصول ڈاک میں براہ راست دفتر سے منگا سکتے ہیں۔

المشتہر

منیجر اخبار ہمدرد دہلی

لوح زمردین

اگر آپ کو فن خوشخطی میں کامل بننے کی خواہش ہے تو آپ ہمارے کارخانہ سے کتاب لوح زمردین فوراً منگوائے۔ طالبعلمون کے لئے یہ کتاب نہایت ضروری اور کارآمد ہے۔ آج تک نسخ و نستعلیق سکھانے کے لئے۔ اس قسم کی مکمل اور باقاعدہ کوئی کتاب تیار نہیں ہوئی۔

ایک جلد کے لئے ۲۰ کے ٹکٹ بھیجکر ذیل کے پتہ سے طلب فرمائین۔

منیجر اخبار مدینہ بجنور (ر دیہلکھنڈ)

کلپاک

یعنی ترک اعلےٰ افسروں کی ٹوپی

ہمارے معزز احباب کے لئے زیادہ تعداد میں تیار ہوکر آگئی ہیں ان کی مانگ بہت زیادہ ہے اس لئے اگر آپ کا آڈر بہت جلد آیا تو دوسرے چالان کا انتظار کرنا پڑیگا اگر آپ کو انور پاشا جیسی ٹوپی پہننے کا اشتیاق ہے تو ذرا آج ہی بھیجدین یہ کلپاک سیاہ۔ خاکی و سبز کا ہی نہایت خوشنما رنگ کی اور ہر سائز کی موجود ہیں۔

قیمت صرف چار روپے (للعہ) و تین روپے آٹھ آنے ٹوپی (سے)

سول ایجنٹ ہندوستان

ایس۔ ایف چشتی۔ اینڈ کمپنی منصل دہلی لندن بنک۔ فبریقہ نیشنل ایجیشن ڈی تار بوش قاہرہ (مصر) فبریقہ ایمپیریل ہرکہ۔ قسطنطنیہ

دِن آگئے

موسم برسات میں سبھی کو تھوڑا بہت بارش کی مرطوبیت کیوجہ سے کھانسی ہو جایا کرتی ہے اور دن رات کسی وقت چین نہیں لینے دیتی۔ کف نہ نکلنے کی وجہ سے ایک قسم کی غرغراہٹ ہوا کرتی ہے۔ اور کھانستے کھانستے جان ذیق میں آجاتی ہے۔ اس لئے کھانسی ہوتے ہی فوراً اس کی تدبیر کرنی چاہئے جو نہایت آسان ہے اور وہ یہ ہے کہ ڈاکٹر ایس کے برمن کے کف کھانسی کی دوا کی ایک شیشی لیکر گھر میں ڈال رکھئے۔ جو دو تین ہی خوراک میں آرام کر دیتی ہے۔

قیمت شیشی کلاں عہ، و شیشی خورد ۸؍ محصول شیشی کلاں ۶؍ و شیشی خورد ۵؍ ادویات ہر ایک دوکاندار اور دوا فروشوں سے ملے گی ورنہ کارخانہ سے ہی طلب فرمایئے۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵-۶ اسٹریٹ تاراچند دت کلکتہ

ایجنٹ۔ کنور بہادر گپت سوداگر بجنور

تلغرافات

معاملات البانیہ

(لندن ۲۸ جولائی) باغیان البانیا دعل کے نام ایک چٹھی میں پرنس ولیم آف وینڈ کو واپس طلب کرنیکا مطالبہ کرتے ہیں۔ دو روز تک شہر کو تباہ کرنے اور اگر جنگی جہازات نے گولہ باری کی۔ تو باشندگان دورزو میں سے ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑنے کی دہمکی دیتے ہیں۔

معاملات آسٹریہ وسرویہ

(برلن ۲۴ جولائی) یہاں سرکاری حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے۔ کہ آسٹریا ہنگری و سرویہ میں اگر کوئی لڑائی وقوع میں آجاوے۔ جسکے امکان سے انکار نہیں کیا جاتا۔ تو اسکا اثر صرف اسی مقام تک محدود رہنا چاہئے۔

(بڈاپسٹ ۲۴ جولائی) کونٹ ٹزا وزیر اعظم نے ایوان میں دوران تقریر میں کہا۔ کہ بیرونی حالت اب ایسی نہیں کہ اس کے اہم صورت اختیار کرنے کو یقینی یا غلب تصور کیا جائے۔ کیفیت مذکور بالکل غیر متیقن ہے۔ لیکن اس کا پُرامن ذرائع سے تصفیہ ہوسکتا ہے۔ اگرچہ سخت پیچیدگی پیدا ہونے کا بھی احتمال ہے

حکومت ایران

شاہ ایران کی تاجپوشی (طہران ۲۱ جولائی) شاہ کی تاجپوشی کی مراسم حسب دستور شان و شوکت سے عمل میں آئے۔ شاہی جلوس بازاروں میں سے گذرا۔ شاہ نے مجلس کے سامنے حلف اٹھایا۔ اور جامع مسجد میں دعا مانگی۔

(لندن ۲۱ جولائی) سر ایڈورڈ گرے نے آج ہوس آف کامنز میں بجواب سوال کرمان شاہ کی کیفیت کے متعلق کہا کہ اس بارہ میں روس کی توجہ منعطف کرائی گئی تھی۔ کہ آزادانہ تجارت کے انصرام کے لئے کرمان شاہ کے روسی قونصل کو راستہ کھلا رکھنے کے لئے ایرانی گورنر جنرل کی تجاویز کی امداد و اعانت کرنی چاہئے۔ اسپر روس نے خاص ہدایات بھیجنے کا وعدہ کیا ہے۔ شمالی ایران میں روسی ایجنٹوں کے وصولی ٹیکس کے بارہ میں کہا کہ روسی قونصلوں نے روسی رعایا سے محصولات وصول کئے ہیں جو روسی حفاظت میں ہیں وصول شدہ روپیہ روسی بنک میں رکھا گیا ہے لیکن حساب موجود ہے ایرانی خزانہ سے کچھ نہیں لیا گیا۔

(طہران ۲۳ جولائی) ایم مونارڈ بلجین خزانچی اعظم ایران مستعفی ہوگیا۔

متفرقات

بلگیریا و رومانیا۔ (صوفیہ ۱۸ جولائی) بلگیریا نے رومانیا سے دانی طبہ پر سرحد کے تازہ حوادث کے متعلق بین الاقوامی تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔

جنگی جہازوں کی نقل وحرکت (لندن ۲۸ جولائی) اخبارات اعلان کرتے ہیں۔ کہ ۲۹ جنگی جہازات اور ذکرو زر پورٹ لینڈ میں تمام شب کو ملا لیتے اور کئی ہفتوں کے لئے آذوقہ بار کرتے رہے افواہ ہے کہ انہیں بحر شمالی کے کسی مقام پر جانیکا حکم ہوا ہے۔ چیف سنسر نے جہازوں کی نقل وحرکت کی معمولی فہرست شائع نہیں کی۔

شاہی روانگی کا التواء۔ ملک معظم جارج پنجم نے پولیٹکل نازک حالت کی وجہ سے گڈ وڈ تشریف لے جانے کا ارادہ ملتوی کردیا۔

سخت ناقابل اطمینان حالت۔ (لندن ۲۸ جولائی) انتظار کی حالت طاری ہے۔ ایک لحظہ کی خبر سابقہ خبر کو کالعدم کرجاتی ہے۔ صلح یا جنگ کے امکانات پر بحث کرنا محال ہے صرف یہی کہا جاسکتا ہے کہ جس قدر لحظے تاخیر ہوں اتنا ہی بہتر ہے آسٹریا ہنگری سرویہ پر حملہ کرنے کے لئے آمادہ ہے۔ اگر روسی سپاہ نے سرحد سے عبور کیا تو جرمنی ضرور مداخلت کرے گی۔ اور جس آفت مہیب کا سر ایڈورڈ گرے نے اپنی تقریر میں اندیشہ ظاہر کیا ہے وہ قریب الوقوع نظر آئے گی۔

جرمنی کا جواب۔ ریوٹر ایجنسی کو اطلاع ملی ہے کہ برلن نے ظاہر کیا ہے کہ گو کانفرنس کے بارہ میں وہ سر ایڈورڈ گرے کی تجویز سے دلی ہمدردی رکھتی ہے۔ تاہم وہ اس قسم کی کانفرنس سے کسی قسم کی کامیابی کی توقع نہیں رکھتی کیونکہ آسٹریا ہنگری اپنی پالیسی کو کانفرنس سفرا کی عدالت کے سامنے پیش کرنے پر رضامند ہوگی۔ جرمنی کے خیال میں بہ نسبت کانفرنس کے دول کے مابین گفتگو زیادہ مفید ثابت ہوگی۔

روس کا رویہ۔ روس نے اگرچہ سر ایڈورڈ گرے کی تحریک اصولاً قبول کرلی ہے تاہم وہ وائنا سے براہ راست تبادلہ خیالات کو بھی جاری رکھنا چاہتا ہے۔

آسٹریا کے عزائم۔ لندن کے سفارتی حلقہ میں بیان کیا گیا ہے کہ آسٹریا ہنگری و روس کسی قسم کے سمجھوتے پر پہونچ گئے ہیں۔ جو اول الذکر کے اس صاف و واضح وعدہ پر مبنی ہے کہ اسٹریا یا سرویہ کو فتح کرنا اور اس پر مستقل قبضہ رکھنا نہیں چاہتا۔ ممکن ہے کہ آسٹریا بلغراد و دیگر اہم مقامات پر قبضہ کرنے کے سرویہ کو پھر غور کرنے کا موقعہ دے۔

اعلان جنگ۔ (لندن ۲۸ جولائی) آسٹریا نے اعلان جنگ دیدیا ہے۔ (بعد کا تار) اسٹاک اسچینج کے بند ہونے کے بعد لندن میں اعلان جنگ کی خبر پہونچی۔

جرمن و روسی افواج نے سرحد کے ریلوے سٹیشنوں کو اپنی حفاظت میں لے لیا ہے۔

جرمن جنگی بیڑا۔ (برلن ۲۸ جولائی) کیل اور ولہلمشاون میں بیڑا مجتمع ہوگیا ہے سیونگ بنکوں پر امانت رکھنے والوں کے دباؤ میں کمی نہیں آئی۔

قومی گیت (برلن ۲۵ جولائی) آسٹروی سفارتگاہ کے سامنے صدہا مظاہرہ کنندگان نے قومی گیت گایا۔ سفیر آسٹریا نے مجمع کا شکریہ ادا کیا۔

آسٹریا کی بحری و بری سپاہ۔ (سٹنجی ۲۵ جولائی) رگوسہ سے آسٹروی سپاہ کی نقل وحرکت کی اہم خبریں موصول ہوئی ہیں۔ آسٹریا کے ۲۲ جنگی جہازات خلیج کنار و میں مجتمع ہیں۔

تبادلہ دار الصدر۔ (لندن ۲۵ جولائی) ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ سروی دار الصدر بلغراد سے کراسجو جیکو اکس کو منتقل ہوگیا ہے۔

روسی فوجی نقل وحرکت۔ (سینٹ پیٹرزبرگ ۲۵ جولائی) زار نے مجلس وزرا کا فیصلہ منظور کرلیا ہے۔ اور فوجی نقل وحرکت کا آغاز ہوگیا ہے۔

یورپ کی مخدوش حالت۔ (لندن ۲۵ جولائی) سفرا جو چھٹیاں منانے باہر گئے ہوئے تھے۔ دفعتاً حالت کے نازک ہوجانیکی وجہ سے اپنے اپنے مقام پر واپس آرہے ہیں مسٹر ایف ای۔ اکلنڈ نے آج شفیلڈ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یورپ کی حالت آئرلینڈ سے بھی نازک ہوگئی ہے۔ کوئی شخص نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس بڑی جنگ کا کیا نتیجہ ظہور میں آئیگا۔ اور کسقدر مصیبت پھیلے گی

جنگ چھڑ گئی۔ (لندن ۲۹ جولائی) ایک خفیف سی امید ہے۔ کہ آسٹریا و روس کی براہ راست گفتگو ممکن ہے۔ کہ یورپ کو آتش جنگ میں مبتلا ہونے سے محفوظ رکھے اسی اثنا میں جرمنی بری و بحری احتیاطوں میں مصروف ہے۔ اہل پیرس بھی خاموشی سے جنگی تیاریوں میں مصروف ہیں برٹش ڈاک یارڈ آجکل نہایت سرگرم ہے

اعلان جنگ پر سینٹ پیٹرزبرگ میں چیرز دئے گئے۔ برٹش و فرنچ سفارت گاہوں کے سامنے مظاہرے ہوئے۔ مگر پولیس نے ان کو روک دیا۔ بدامنی پیدا نہیں ہوئی۔

برلن میں جنگ کے خلاف سوسلسٹوں کے جلسہ کی تقریریں گانے کے شور میں ناپید ہوگئیں۔ انٹرڈن لن ڈن میں حب الوطنی کا بہت بڑا مظاہرہ ہوا۔

ٹائمز رقمطراز ہے کہ انگلستان کے خانگی اختلافات کا جلد تصفیہ کیا جانا لازمی ہے۔ تاکہ گریٹ برٹن کی تمام قوم بالاتفاق بین الاقوامی نازک حالت اور خطرہ کا مقابلہ کرسکے۔ سردست تبادلہ گورنمنٹ کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوا ہے۔

ٹائمز کو ڈرزو سے اس مضمون کا تار پہونچا ہے کہ آسٹریا نے ایڈواری کی ناکہ بندی کرلی ہے۔

سٹاک اکسچینج کی ابتری۔ (نیویارک ۲۹ جولائی) اعلان جنگ نے سٹاک کے بازار میں پریشانی پھیلادی ہے۔ گیہوں کے بازار میں ایسے نظارے دیکھنے میں آئے جو ۱۸۹۸ء کے بعد سے نہ دیکھے گئے تھے۔ بارہ ملین بشل کا سودا ہوا۔ قیمت دس سنٹ فی نرخ سے بڑھ گئی۔ قہوہ و روئی کا بازار درہم برہم ہوگیا۔

(نیویارک ۲۹ جولائی) کنسولز آج ½ ۹ تک گر گئے۔ دیگر سٹاک کا نرخ ظاہر نہیں کیا گیا۔

(بعد کا تار) گورنمنٹ اب کنسولز کو خرید رہی ہے جس کا نرخ اب ½ ۷۰ ہے۔ اب تک تین چھوٹے دیوالوں کی رپورٹ ہوچکی ہے۔

کنسولز کا بازار ۱۰ کے نرخ پر بند ہوا۔ تبادلہ زر کی کیفیت سخت ابتر ہے۔ پیرس کے بنکوں پر چکوں کی بھی سرد بازاری ہوگئی ہے۔

آج کا دن سٹاک اکسچینج کی تاریخ میں تاریک ترین دن تھا۔ اس طرح عالمگیر طور پر کاروبار کی مسدودی نظیر نہیں دیکھی گئی۔

سر ایڈورڈ گرے کے آج ہوس آف کامنز میں خاموش رہنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ابتک مصالحت و امن کے لئے کوشش کررہے ہیں۔ ہر جگہ گتھیاں بڑھ رہی ہیں۔

(وائنا ۳۰ جولائی) نیم سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ سرویہ والوں نے سیمز کا پل جو بلگریڈ سے شمال کی طرف چند میل ہے۔ کل صبح توڑ دیا ہے آسٹریا کی فوج نے سرویہ والوں کے مورچوں پر گولہ باری کی اور دشمن کو اپنے مورچے خالی کرنے پر مجبور کیا۔

سینٹ پیٹرزبرگ۔ (۳۰ جولائی) جنگ کا جوش بڑھ رہا ہے۔ ہزاروں روسیوں نے بہان اور وڈیو میں جلوس نکالا۔ اور انگلستان و فرانس کو چیرز دئے۔ بیس ہزار روسیوں کی ایک جماعت نے سرویہ کے افسروں کی شان میں جو بلگریڈ روانہ ہورہے تھے چیرز دئیے۔

برلن۔ (۳۰ جولائی) جرمن فوجیں روسی فوجوں کے جواب میں دریالن کی طرف بڑھ رہی ہیں کیونکہ وائنا اور بلگریڈ میں خبروں کا سخت احتساب کیا جارہا ہے۔ سوائے سرکاری تاروں کے تاکہ آسٹریا و سرویا کے واقعات کی ذرا خبر باہر نہ نکل سکے۔

ریوٹر کو اطلاع ملی ہے کہ روس کی حسب ذیل فوجیں موبلائز ہورہی ہیں۔ ۳۲ آرمی کارپس رکیف۔ اوڈیسا۔ ماسکو اور قازان میں۔ جو کہ بالکل آسٹریا کی سرحد پر ہیں نہ کہ جرمنی کی سرحد پر۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ سود پر گورنمنٹ ہند کی توجہ

تقریباً دو تین سال سے آنریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب شرح سود کے معین کئے جانے کی مفید کوشش میں مصروف ہیں اب سے پہلے دو مرتبہ آنریبل موصوف اس کا مسودہ لوکل گورنمنٹ کی کونسل میں بھی پیش کر چکے ہیں جو غالباً سود خوار اور سود خواروں کے معاونوں کی زیادتی رائے سے مسترد ہو گیا۔ اسی اثنا میں خواجہ صاحب موصوف نے انگریزی میں ایک ضخیم کتاب تاریخ مسئلہ سود لکھکر گورنمنٹ اور پبلک کی خدمت میں پیش کی ہے جسمیں مسئلہ سود کی تاریخ تفصیل سے بیان کئے جانے کے بعد سود کے متعلق موجودہ قانون پر اقتصادی حیثیت اور ملک کی حالت کے اعتبار سے بحث کیگئی ہے اور دکھایا گیا ہے کہ سود کی شرح اور اس کے قانون میں کس طرح اصلاح ہو سکتی ہے۔

آنریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب نے جس ہمدردی اور اخلاص کے ساتھ اس اہم خدمت کو انجام دیا ہے وہ ہر آئینہ قابل شکریہ ہے اور اگرچہ صوبہ کی کونسل نے خواجہ صاحب کی محنت و کوشش کی کسی خاص وجہ سے قدر نہیں کی۔ لیکن چونکہ خواجہ صاحب نے نہایت دلسوزی کے ساتھ ملک و قوم کی ردی اور عبرتناک حالت کو دور کرنا چاہا ہے اس لئے آپ کی کوشش انشاء اللہ العزیز بے سود نہ رہے گی۔ اور اس مبارک تحریک کا نتیجہ انشاء اللہ ملک و قوم کے لئے فائدہ سے خالی نہ رہے گا جس کا اندازہ گورنمنٹ ہند کی موجودہ توجہ سے بخوبی ہو سکتا ہے

جیسا کہ اب سے پہلے ہم کئی مرتبہ لکھ چکے ہیں کہ گورنمنٹ ہند ارادہ کر رہی ہے کہ ہندوستان میں بھی مسئلہ سود کے متعلق ایک ایسا قانون بنایا جائے جو شرح سود کو معین کر دینے کے ساتھ ہی سود کی موجودہ سختیوں کو بھی دور کر دے۔ چنانچہ اب اس کے متعلق گورنمنٹ ہند کوشش کر رہی ہے۔ اور امید ہے کہ جلد اس کے متعلق گورنمنٹ ہند لوکل گورنمنٹوں سے استصواب کر کے کوئی کارروائی کرے گی۔

قبل اس کے کہ ہم آج اس موضوع پر تفصیل سے بحث کریں اور گورنمنٹ کے پیش کردہ امور پر ایک گہری نظر ڈالیں۔ مناسب سمجھتے ہیں کہ اپنے معزز معاصر پائنیر کے خیالات متعلق سود کا خلاصہ بھی پیش کر دیں جو اس نے حال کی کسی اشاعت میں ظاہر کئے ہیں تاکہ یہ امر اچھی طرح واضح ہو سکے کہ سود کا موجودہ قانون نہ صرف رعایا کی تباہی کا موجب ہے بلکہ ملک بھی اس سے تباہ ہو رہا ہے اور پبلک کے اخلاق و عادات پر اس کا خطرناک اثر پڑ رہا ہے۔

معاصر موصوف رقمطراز ہے۔

ہندوستان میں شرح سود کے لئے کوئی قانون نہیں ہے مہاجن اور قرضدار کے درمیان جو معاہدہ ہوتا ہے اسی پر عدالت بھی کاربند ہوتی ہے معاہدہ میں کثرت سے ایسی رقم سود کی مقرر کی جاتی ہے جو اصل سے کئی گنی زیادہ قرضدار کی تباہی کا باعث ہوتی ہے ۱۸۹۵ء میں بمبئی کے ساہوکاروں کے کاغذات دیکھنے سے پتہ چلتا تھا کہ دکن کے کاشتکاروں کی تباہی کے باعث ساہوکار ہیں۔ اسی خیال سے ۱۹۱۲ء میں گورنمنٹ کو کاشتکاروں کی حفاظت کے لئے قانون بنانا پڑا۔ اس قانون سے بمبئی کے کاشتکاروں کی محافظت ضرور ہوئی لیکن چونکہ معاہدہ کا قانون رخنہ ڈالتا ہے جس سے عدالتیں مجبور ہو کر ساہوکاروں کے موافق ڈگریاں دیدیتی ہیں۔ یہی کیفیت قریب قریب کل ہندوستان کی ہو رہی ہے ملک کے روشن خیال اصحاب نے اور نیز لوکل گورنمنٹوں کو اچھی طرح اس سود کے نقصانات ظاہر کرنے میں کوئی بات اٹھا نہیں رکھی اور گورنمنٹ ہند کو اس کی اطلاع دیدی گئی۔ اسلئے گورنمنٹ ہند مسئلہ سود کے متعلق ذیل کی باتوں پر غور کر رہی ہے اور وہ خیال کرتی ہے کہ اس مضرت سے بچانے کے لئے یہ مناسب ہوگا ہے۔

(الف) شرح سود معین کر دیجائے۔

(ب) سود کی رقم معین کر دیجائے۔ جو قابل وصولی ہو۔

(ج) عدالتوں کو اختیارات حاصل ہوں کہ وہ فریقین کے معاہدوں کو فسخ کر کے شرح سود قایم کریں۔

پائنیر نے گورنمنٹ ہند کی جن تجاویز کو ظاہر کیا ہے وہ اگرچہ سود خواروں کی بے ایمانیوں اور شرارتوں کی کافی روک تھام نہیں کر سکتیں۔ لیکن موجودہ سختیوں میں ان تجاویز سے بہت کچھ کمی ہو جائیگی اور اگر ان تجاویز کے موافق عدالتوں نے معاملات سود میں انصاف کو پیش نظر رکھکر کام کیا تو امید ہے کہ بہت زیادہ نفع قرضداروں کو پہونچیگا اور وہ سود در سود کی ایسی گران رقموں سے جو انہیں بالکل دبائے ہوئے ہیں بہت کچھ ہلکے ہو سکیں گے۔ گورنمنٹ ہند کی اول الذکر تجویز یعنی شرح سود کا تعین ایک ضروری چیز ہے جو ہندوستان کی حالت کو دیکھتے ہوئے نہایت ہی مناسب ہے۔ جہانتک ہم دیکھتے ہیں ہندوستان کی ریاستیں اور رؤسا کی تباہی و بربادی شرح سود کے عدم تعین کیوجہ سے ہوئی ہے حال میں ایک واقعہ ایسا عبرتناک ہماری نظر سے گذرا ہے کہ ہم اسکو پیش نظر رکھتے ہوئے شرح سود کے تعین کو قانون سود کا جزو اعظم خیال کرتے ہیں ایک حاجتمند نے ایک مہاجن سے معاملہ کیا شرح سود کا تعین ہو کر رجسٹری کے لئے کاغذ لکھا گیا۔ لیکن قبل اس کے کہ کاغذ رجسٹری ہو مہاجن اضافہ سود پر مصر ہے اور تاوقتیکہ سود نہ بڑھایا جائے معاملہ کرنے پر تیار نہیں آخر حاجتمند کو مہاجن کی خواہش پوری کرنی پڑی اور سود بڑھا کر روپیہ حاصل کیا گیا۔ جس میں ایک یہ شرط بھی درج کی گئی کہ روپیہ ایک سال کے اندر لیا جائے گا۔ اگر قبل از میعاد ادا کیا جائیگا تو سود پورے ایک سال کا لیا جائے گا۔

مذکورہ بالا واقعہ کو دیکھتے ہوئے شرح سود کا معین کیا جانا اور ساتھ ہی سود کی میعاد کو غیر ضروری قرار دیا جانا نہایت ضروری ہے آنریبل خواجہ غلام الثقلین نے اپنے مسودہ میں سب سے زیادہ زور صرف اسی امر پر دیا تھا کہ شرح سود کو معین کیا جائے تاکہ سود در سود کی ڈگریوں سے ہندوستانی پبلک کسی قدر مطمئن ہو سکے۔

دوسری تجویز گورنمنٹ ہند کی یہ ہے کہ سود کی رقم معین کر دیجائے جو قابل وصولی ہو۔ یہ تجویز بھی نہایت ضروری و انسب ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ گورنمنٹ قانوناً سود کی ایک بڑی سے بڑی رقم معین کر دے تاکہ وہ قرضدار پر گران نہ ہو اور قابل وصول بھی ہو جائے۔ نیز آسانی سے قرضدار ادا کر سکے۔

اس تجویز میں ایک خوبی یہ بھی ہے کہ مہاجنوں کے ایک اور فریب و شرارت کا اس سے سدباب ہوگا اور وہ یہ ہے کہ مہاجن سود کا مطالبہ بڑھانے کے لئے میعاد مقررہ گذر جانے کے بعد بھی کاغذ کے مطالبہ کو روکے رکھتے ہیں اور میعاد گذر نے پر بھی نالش نہیں کرتے اس تجویز سے یہ شرارت دفع ہو جائے گی اور شرح سود نیز رقم سود معین ہو جانے سے مہاجن کو میعاد گذرتے ہی اپنا مطالبہ وصول کرنے کی طرف توجہ کرنی پڑے گی۔

تیسری تجویز یعنی عدالتوں کو معاہدہ بے فسخ کا اختیار ہوگا۔

بظاہر یہ تجویز نہایت اچھی معلوم ہوتی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ مذکورہ بالا دو تجویزوں کی موجودگی میں اس کی بظاہر ضرورت نہیں رہتی۔ اور سب سے بڑی خرابی اس تجویز میں یہ ہے کہ عدالت غالباً اس معاملہ میں بعض اوقات اپنے اختیارات کے موافق عمل نہ کر سکے گی کیونکہ اندیشہ یہ ہے کہ سود خواروں کے معاون بھی بہت سے لوگ ہیں جو سود خواروں کے خلاف عمل کرنا نہیں چاہتے۔ غرض یہ ہے کہ اس تجویز سے یہ امر بہتر معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ ہند شرح سود پر زیادہ زور دے اور سود کی اس قدر کم شرح مقرر کرے کہ کسی کو گراں باری نہ ہو سکے۔ ہماری رائے میں شرح سود کی انتہائی رقم ۶ یا ۹ رہنی چاہئے جیسا کہ عام بنکوں میں گورنمنٹ ہند کیلئے رائج و مقرر ہے۔

اگر شرح سود نیز رقم سود کا قابل اطمینان تقرر ہو گیا تو ہمیں یقین ہے کہ گورنمنٹ کو آخری تجویز سے کام لینے کی انشاء اللہ العزیز ضرورت نہ پڑے گی اور تمام معاملات آسانی سے طے پا جائیں گے۔

گورنمنٹ ہند نے اس کے متعلق جو سرکلر لوکل گورنمنٹوں کے پاس بھیجکر استصواب کیا ہے۔ امید ہے کہ ہمارے وطنی بھائی معاملہ پر خوب غور فرما کر اپنی آرائے سے گورنمنٹ کو مطلع فرمائیں گے۔ تاکہ سود کی بے جا سختیوں سے ہمارا ملک محفوظ و مامون رہ سکے۔

آخر میں ہمیں گورنمنٹ ہند کی خدمت میں یہ عرض کرنا ہے کہ لوکل گورنمنٹوں سے جو آرائے اس کے پاس پہونچیں وہ ان پر کافی غور وخوض فرمائے اور سطحی نظر سے دیکھ بھال کر کوئی فیصلہ نہ فرما دے کیونکہ جہانتک مسئلہ سود سے تعلق ہے اس کے رائے دہندوں میں ایک عنصر وہ بھی ہوگا جو سود خواروں کا طرفدار یا خود سود خوار ہے۔ اور ہمارا خیال ہے کہ آرائے کا بیشتر حصہ ایسے ہی لوگوں کی رائیں ہوں گی۔ اور مصیبت زدہ سود کی تباہی کا مزہ چکھے ہوئے لوگ بہت کم ہونگے اس لئے گورنمنٹ کا فرض ہونا چاہئے کہ وہ کثرت رائے پر نظر نہ فرمائے بلکہ وقعت رائے اور ملکی حالت پر نظر رکھکر فیصلہ کرے۔ امید ہے کہ گورنمنٹ ہند اس جانب ضرور توجہ فرمائے گی۔

تاریخ اسلام

(۱۴)

داؤد علیہ السلام

آپ یہودہ کی اولاد میں سے ہیں۔ خلق اور مروت مزاج میں بہت زیادہ تھی خوش آواز اور پاک دل تھے۔ خداوند تعالٰی نے آپ کو اپنا خلیفہ بنا کر قوت بخشی اور حکمت عطا فرمائی۔ بیت المقدس میں حکمران تھے آپ پر زبور خداوند تعالٰی کی جانب سے نازل ہوئی زبور عبرانی زبان میں تھی جس کے بچاس صحیفے ہیں۔ آپ زبور کو نہایت خوش آوازی سے پڑھتے تھے انسان جن اور وحش وطیور سننے کو جمع ہو جایا کرتے تھے۔ آپ کی خوش آوازی کر پانی رک جاتا اور ہوا بند ہو جاتی تھی۔ حکماء کا خیال ہے کہ نغمہ باجے اور راگ آپ ہی کی آواز سے نکالے گئے ہیں۔

نیر ایسٹ کا مطالعہ مسلمان طلبہ کے لئے

مطبوعہ گیگ رقمطراز ہے کہ کچھ مدت ہوئی بنگال اور پنجاب گورنمنٹ کے متعلق یہ شکایت سننے میں آئی تھی کہ ہر سکول اور کالج میں اخبار نیر ایسٹ لندن کا داخلہ لازمی قرار دیا گیا ہے تاکہ مسلمان طلبہ کو اس کے مطالعہ سے اسلامی دنیا کے متعلق صحیح معلومات بہم پہونچانے کا موقع ملے۔ معلوم ہوتا ہے کہ صوبہ متحدہ کی گورنمنٹ نے بھی اس قسم کا ایک حکم جاری کیا ہے لیکن ہم نہیں سمجھ سکتے کہ ان گورنمنٹوں کے ارباب حل و عقد کا اس بے سود جد و جہد سے کیا مطلب ہے کیا عوام کے اس خیال کو صحیح مان لینا چاہئے کہ وہ اسلامی سیاسیات کے متعلق مسلمان طلبہ کے خیالات میں اس ذریعہ سے تبدیلی پیدا کرنا چاہتی ہیں، اگر ایسا نہیں ہے تو کیا وہ اپنے احکام کے ساتھ براہ نوازش اس امر کی بھی تشریح فرماویں گے کہ غریب اور امن پسند مسلمان طلبا کو نیر ایسٹ جیسے اخبار کے مطالعہ کی کیوں ترغیب دیجاتی ہے جو ان کے قومی فوائد کے حق میں زہر قاتل کا حکم رکھتا ہے۔ اور جس کا سوائے اس کے اور کوئی مقصد ہی نہیں کہ ترکون کا اور عام اسلامی دنیا کا صرف تاریک پہلو دنیا کے سامنے پیش کرے۔

گورنمنٹ ہند کی یہ خواہش کسی سے مخفی نہیں کہ طلبہ کو سیاسیات سے الگ رہنا چاہئے۔ لیکن یہ بھی عجیب بات ہے کہ ایک طرف تو بار بار طلباء کو ملکی معاملات میں دخل نہ دینے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ اور دوسری طرف اون کے لئے نیر ایسٹ جیسے بدخواہ اسلام سیاسی پرچہ کا مطالعہ ضروری قرار دیا جاتا ہے کچھ زیادہ زمانہ نہیں گذرا کہ کلکتہ یونیورسٹی کے تین لکچراروں کے برطرف کر دینے کا محض اس بنا پر حکم دیا گیا کہ وہ سیاسیات سے تعلق رکھتے ہیں لیکن اب یونیورسٹی کے لکچرار تو بجائے خود رہے معمولی طالبعلمون کو بھی سیاسیات کے مطالعہ کی ہدایت کی جاتی ہے ہم ذمہ دار حکام سے دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ اون کے قول و فعل میں اس تضاد اور دورنگی کی کیا وجہ ہے اور خزانہ عامرہ سے اس میں روپیہ صرف کرنا کہان تک جائز اور مناسب ہے۔

معاصر مذکور نے گورنمنٹ کے ارباب حل و عقد سے جو امور دریافت کئے ہیں اور سیاسیات کے مطالعہ کے متعلق جو شبہات پیش کئے ہیں۔ امید ہے کہ عمال گورنمنٹ اس جانب جلد توجہ فرما کر قابل اطمینان جواب عنایت فرمائیں گے۔ تاکہ گورنمنٹ ہند کا طرز عمل رعایا کے قلوب میں کوئی خطرناک خیال پیدا نہ کرے۔

ٹرکی کی جنگی تیاریان

ایک عربی معاصر اخبار اکلیر سے ناقل ہے کہ اوس کا نامہ نگار مقیم آستانہ ایک مضمون میں لکھتا ہے کہ آجکل ترک جنگ کی تیاریون میں نہایت شد و مد سے مصروف ہیں۔ یہ تیاریاں اسقدر زور دست ہیں کہ اب سے پہلے بلقان کی جنگ کے موقع پر بھی ایسی تیاریان نہیں ہوئیں، اپریل گذشتہ میں یہ تیاریان اسقدر زور پر تہیں کہ معلوم ہوتا تہا جنگ اب چھڑنے ہی والی ہے۔ وزارت جنگ نے بڑے بڑے جہازات کرایہ پر لیلئے ہیں تاکہ فوج اور سامان رسد و حرب کے نقل و حمل میں آسانی ہو۔ دردانیال کی طرف ابہی سے بہت سی فوج معہ سامان حرب بھیجدی گئی ہے، اناطولیہ سے جسقدر سامان آتا ہے وہ سب کا سب دانیال اور اوس کے اطراف میں فراہم کر دیاجاتا ہے۔ اسٹیشن مدحت پاشا پر ہزارون من سامان موجود ہے جو جہازون کے ذریعہ سے دردانیال روانہ کیا جائے گا۔ غرض موجودہ حالت کو دیکھتے ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ ترکی و یونان کی جنگ اٹل ہے۔

ٹرکی کا ایک پوشیدہ خزانہ

یورپ کے اخبارات کو سینٹ پیٹرزبرگ سے معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ روس نے ترکی کے ایک فوجی افسر یوسف احمد بک کو اس امر کی اجازت دی ہے کہ وہ کریمیا میں سونے کے مدفون صندوقوں کی تلاش کریں اگر یہ صندوق نکل آئیں گے تو آدھا سونا گورنمنٹ روس لے لیگی اور آدھا صاحب موصوف کو دیا جائے گا۔ اس سونے کے مدفون ہونے کا واقعہ یہ ہے کہ جنگ کریمیا میں جب ترک شہر سفاسٹپول میں محصور ہوگئے تو سپہ سالار کے پاس سونے کی ایک بڑی مقدار تہی جسے اوس نے اس خیال سے کہ کہین دشمن کے ہاتھ نہ آجائے زمین میں دفن کرا دیا۔ کہا جاتا ہے کہ اس خزانہ میں سونے کے دس تھیلے ہیں جن کی مجموعی قیمت ڈہائی لاکھ پونڈ ہے اس کے علاوہ اور بھی بہت سی چیزین ہیں۔

مسٹر مظہر الحق اور ٹرکی کی سیاحت

مسٹر مظہر الحق حال ہیں ٹرکی وغیرہ کی سیاحت کرکے اپنے وطن بانکی پور پہونچے ہیں۔ جہان آپ نے اخبار بہاری کے نامہ نگار سے بیان کیا کہ

قسطنطنیہ دنیا میں سب سے خوبصورت شہر ہے۔ ترک یورپ کے مہذب انسان کہلاتے ہیں اور مجھے اسکی صداقت میں ذرا بھی کلام نہیں کہ ترک روئے زمین پر مہذب اور شائستہ ترین قوم ہے ٹرکی اسوقت اصلاح و ترقی میں مصروف ہے جنگ اٹلی و بلقان نے ترکون پر بہتر ڈالا ہے کہ وہ زیادہ اولوالعزم ہوگئے ہیں۔ اور ٹرکی آئندہ ترقی و اصلاح کا اونہیں بہت زیادہ خیال ہوگیا ہے۔ سلطان ٹرکی کی باریابی کا شرف مجھے ذاتی طور پر حاصل ہوا وہ بڑے زمرہ شناس ہیں اور ہمیشہ اسی خیال میں رہتے ہیں کہ جس طرح ہوسکے ملک کے لئے کوئی کار نمایان کیا جائے وہ اصلی معنوں میں بادشاہ کہلانے کے مستحق ہیں اور بادشاہ کا لفظ ان کیلئے [illegible] پر جس قدر بھی فخر کرے کم ہے۔ میں وزیر اعظم

اور دیگر وزراء و امراء سے بھی ملا تھا وہ بھی بدرجہ کمال روشن خیال ہیں وہ زمانہ کے نشیب و فراز کو بخوبی جانتے ہیں۔ اور قابل قدر ناظم ہیں وہ موجودہ زمانہ میں پرلے درجہ کے دیانت دار ہیں۔ ٹرکی میں سودیشی کی تحریک زور شور پر ہے۔ دار الخلافہ میں کئی کالج ہیں۔ جہان تحقیق الحقیقت کا سلسلہ تعلیم بھی جاری کر دیا گیا ہے۔

عورتوں کی بابت مسٹر موصوف نے نامہ نگار سے بیان کیا کہ ٹرکی کی عورتین نہایت آزاد زندگی بسر کرتی ہیں۔ وہاں ہندوستانی کی طرح پردہ کا بالکل نام و نشان تک نہیں وہان سنی شیعہ کا کوئی سوال نہیں۔

اس کے بعد بیان کیا کہ ترکون کی یہ رائے ہے کہ جب تک ہندوستان کے ہندو مسلمان۔ ہندو مسلم کا سوال نہ چھوڑین گے اوسوقت تک ان کی ترقی ناممکن ہے۔

ہندو یونیورسٹی

اس ہفتہ کے اہم معاملات میں سے ہندو یونیورسٹی کی منظوری ہے جو حسب ذیل شرائط پر منظور ہوئی ہے۔

اس یونیورسٹی کا نام بنارس ہندو یونیورسٹی ہوگا اور بجائے صرف امتحان لینے والی یونیورسٹی کے تعلیمی یونیورسٹی ہوگی۔ اوس میں طلباء کی رہائش کا انتظام ہوگا۔ لاٹ صاحب بہادر صوبجات متحدہ اس یونیورسٹی کے چانسلر ہون۔ اور ان کو عام اختیارات نگہداشت و تقرر حاصل ہون نیز صاحب موصوف کو یہ اختیار بھی حاصل ہونا چاہئے کہ اگر ضرورت سمجھیں تو یونیورسٹی کے اسٹاف میں تقرری و برخاستگی بھی عمل میں لائیں ممتحن مقرر کرین۔ وائس چانسلر اور پرووسٹ کا تقرر پسند فرمائین اور سنٹ میں ۵ ممبر نامزد فرمائین معیار تعلیم قایم رکھین۔ حسابات کا معائنہ فرمائین۔

معاصر ہندوستانی کا بیان ہے کہ گورنمنٹ ہند ان شرائط پر مجوزہ یونیورسٹی کو نیاضانہ امداد دینے کے لئے تیار ہے۔ چنانچہ ۲۸ جولائی کو الٰہ آباد میں ایک کانفرنس اس کے لئے منعقد ہوئی ہوگی۔ جس میں ہز آنر سر جیمس مسٹن بہادر مہاراجہ دربھنگہ اور سر ہارکوٹ بٹلر شریک ہونگے۔

مطبوعات جدیدہ

مقامات مقدسہ کے نقشے ملک محمد الدین صاحب ایڈیٹر رسالہ صوفی گذشتہ سال سفر حج سے اماکن مقدسہ مقامات متبرکہ کے بہت سے نقشے اپنے ہمراہ لائے تہے جن میں سے حسب ذیل نقشے تیار ہوکر بغرض اظہار رائے ہمارے پاس پہونچے ہیں

حرم مدینہ منورہ کا سطحی نقشہ یہ بیش قیمت قابل قدر نقشہ ایک ترک انجنیر نے موقعہ کی پیمائش کرکے پیمانہ سے تیار کیا ہے۔ جس میں اون تمام ستونوں کو جو مسجد نبوی میں پائے جاتے ہیں مختلف رنگوں میں ایک گول دائرہ کی صورت میں دکہایا ہے۔ حضرت رسول مقبول صلعم کے عہد مبارک میں مسجد کی جسقدر حد تھی اسکو سبز رنگ سے دکہایا گیا ہے۔ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ اور دوسرے خلفا کے زمانہ میں مسجد نبوی کی تعمیر میں جسقدر اضافہ ہوا ہے ان سب کو قابل انجنیر نے مختلف رنگوں میں علیحدہ علیحدہ نمایان کیا ہے۔ باب الرحمۃ، باب السلام۔ باب النساء، باب جبریل، باب مجیدی وغیرہ تمام دروازے نہایت صحیح پیمانہ سے تیار کئے گئے ہیں۔ حضرت رسول کریم صلعم کا روضۂ مبارک اور حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے اصلی مقامات صاف دکہائے گئے ہیں۔ مخزن اور مکتب کے کمرے بستان فاطمہ، بیر (چاہ) فاطمہ اور دوسرے تمام ضروری مقامات، ممبر۔ محراب النبی صلعم۔ محراب عثمان، کبریہ۔ وغیرہ سب واضح طور پر نمایان کئے گئے ہیں۔

مذکورہ بالا نقشہ ایک قابل قدر نقشہ ہے اور کہا جاسکتا ہے کہ اب سے پہلے ایسا کوئی نقشہ حرم مدینہ منورہ کا تیار نہیں ہوا اوس نقشہ کو سامنے رکھنے سے تمام مقامات پیش نظر ہوجاتے ہیں اور ہر ایک چیز کی مقدار معلوم ہوجاتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ملک محمد الدین صاحب نے یہ ایک قابل قدر کام کیا ہے۔ یہ نقشہ نہایت عمدہ صاف اور رنگین ہے۔ پشت پر کپڑا اور اطراف میں رول لگا ہوا ہے قیمت بااین ہمہ خوبی عہ، زیادہ نہیں۔

نقشہ کعبۃ اللہ بیت اللہ شریف کا فوٹو سیاہ ریشمی غلاف اور اس پر سنہری حروف نہایت صاف نقشہ ہے فوٹو میں غلاف کے حروف نہایت اچھی طرح سے پڑھے جاتے ہیں حطیم حجر اسود اور جائے طواف کو نہایت صاف دکہایا گیا ہے۔

مدینہ منورہ کا نظارہ اس نقشہ میں پورے شہر کا نظارہ دکہایا گیا ہے حرم کے مینار آبادی اور باغات وغیرہ سب صاف نظر آتے ہیں۔

مکہ معظمہ میں نماز جمعہ کا نظارہ ایام حج میں حرم مکہ معظمہ میں نماز جمعہ کا ایک دلچسپ قابل دید نظارہ ہے یہ فوٹو نماز کے بعد خطبہ کے وقت لیا گیا ہے۔ سامنے حرم ہے اور اس میں لاکھون نمازی نماز میں مصروف ہیں۔

منا میں حاجیوں کے کیمپ میدان منا میں حاجیون کے کیمپ اور مسجد خیف کے سامنے دلچسپ نظارہ ہے بکہ [illegible]

نقشہ رمی جمار شیطان کو کنکر مارنے کا ایک دلچسپ نظارہ حجاج کا ازدحام اور اس رسم حج کی ادائیگی۔

میدان عرفات حج کے دن میدان عرفات کا نظارہ حجاج کے خیمے حاجیون کا اجتماع جبل رحمت بڑاہی صاف خوشنما

جنت المعلیٰ مکہ معظمہ کے ایک گورستان کا نظارہ جس میں حضرت خدیجہ حرم رسول اللہ صلعم اور حضرت آمنہ والدہ ماجدہ حضرت رسول اللہ صلعم کے مزارات کے فوٹو بھی ہیں۔

جنت البقیع مدینہ منورہ کا ایک قبرستان جس میں اہل بیت امہات المومنین حضرت رسول اکرم صلعم کی لڑکیون اور حضرت عثمان غنی اور صحابہ و تابعین کے مزارات

کعبۃ اللہ مکہ معظمہ کا یہ ایک دوسرا نقشہ ہے جس میں

ڈالتا اور تکلیف دہ حالت سے اپنے آپ کو لے جاتا ہے۔ کامیابی اور فتح ابھی کوسون پر ہوتی ہے۔ اور مایوسی ٹھیک بیلو مین۔ لیکن وہ باوجود ہر یاس و ناامیدی کے بہی سوز دل سے برابر چلا جاتا ہے۔ اگرچہ بہت سی رکاوٹیں اسے روکتی اور اوس کے حوصلہ مین خلل ڈالتی ہین۔ اگرچہ بہت سی مایوسیان اوس سے مقابل ہوتی اور اوس کی مزاحمت کرتی ہیں۔ اگرچہ اوس کا دل بہت دفعہ یاس گہر کر پشیمان ہوتا اور نرم پڑ جاتا ہے لیکن دل کی آگ اوس کی گرمجوشی کو ٹھنڈا نہیں ہونے دیتی۔ دل کی روشنی اوس ظلمت سے آسے بچاتی ہے۔ جو راہ میں حائل ہوتی ہے۔

من از لطف صبا دادم سپاس نگہت جانان
وگرنہ کے گذر بودے سحرگاہان ازین سویت

دل سوزی ہی وہ آگ ہے جو تمام پردون منافرت اور منافقت کو چیرتی ہوئی تیر کی طرح نکل جاتی ہے۔ دل سوزی ہی وہ آتش ہے جو بڑے بڑے جہال تعصب کو بھسم کرتی اور بڑی بڑی منافرتی جھاڑیون کو خاک سیاہ کرکے رہتی ہے۔ دلسوزی ہی وہ تدبیر ہے جو مدولیت سے لفظ بفضل خدائے کریم ... بہدف ہوتی ہے۔ دلسوزی ہی وہ علاج ہے جو دیرینہ امراض کے واسطے مجرب شمار ہوتا ہے۔ دل سوزی ہی وہ ٹرین ہے جو ایک آسانی کے ساتھ منازل مقاصد کا منہ دکھاتی ہے۔ یہ وہ جادو ہے جو گاہ گاہ ہی خطا ہوتا۔ اور کبھی کبھی بھسٹری بڑا تا ہے۔ تعصب اور خود غرضی قومون ہی کو نہیں کہاتی بلکہ افراد ملک کو بھی خاک سیاہ کردیتی ہے۔ حسد و بغض۔ ترک و خودغرضی کا اگر کوئی جذبہ مقابلہ کرسکتا ہے تو وہ صرف دل سوزی اور خلوص ہی ہے۔

اگر کسی فرد قوم ملک کو اپنی قوم اور اپنے ملک سے واقعی دل سوزی خلوص اور محبت ہے۔ تو وہ درمیانی منافرتوں اور منافقتون کی کوئی پرواہ نہیں کرتا اور نہ اس پر اون فراصحات کا کوئی اثر ہوتا ہے۔ وہ ہمیشہ حاسین کی نظر سے مشترکہ اغراض کو دیکھتا اور اون کی خلوص اور دل سوزی کے ساتھ جذبہ داری کرتا ہے۔ تمام اطرافی باتین ایسے مہاتما دل کو کسی شک و شبہ اور وہم میں نہیں ڈال سکتی ہیں آس کا ضمیر روشن ہوتا ہے۔ اور اوس کا دماغ شفاف وہ ان نکتہ چینیوں اور اون اعتراضات کی بھی نیک تاویل کرتا ہے۔ جو اون پر ترا پہلو رکھتی ہیں۔ اگرچہ عام لوگ ایسا دل و دماغ نہیں رکھتے لیکن ایسے خاص دل و دماغ رفتہ رفتہ ایسے عامی دلون کو بھی اپنے ساتھ دلسوزی میں لے آتے ہیں۔

حافظا تو ختم کن کہ ہنر خود عیان شود
با مدعی نزاع و محاکا چہ حاجت است

دشمن اور مخالف کبھی دلائل اور بحث مباحثہ سے ایک نہیں ہوسکتے ہٹیلے ہوتے دل کبھی نرم نہیے نہیں ٹہرتے۔ گشیدہ ضمیر کبھی ظاہری باتون میں نہیں آتے۔ تقریرون اور لیکچرون سے بعض دفعہ بجائے مصالحت کے عداوت اڈا جاتی ہے۔ وکیل بازی اکثر دفعہ جھگڑے پیدا کرکے رہتی ہے وہی دل جو اون وسائل سے بھی قابو میں نہین آتے آشتی۔ خلوص اور دلسوزی سے خودبخود گرویدہ ہوجاتے ہیں اور ان میں محبت و پریم کی زبردست روح پہونک جاتی ہے۔

محبت اور پریم ہی ایک ایسی طاقت ہے جو تمام قسم کی مخالفتون اور منافقتوں کا سد باب کرتی اور ان حملون اور یورشون کو روکتی ہے جو تمام اطراف سے وقتاً فوقتاً حائل اور حملہ آور ہوتی ہیں سب سے پہلے دلوں میں خلوص اور دلسوزی پیدا کرو اور پھر ایک دوسرے کی حالت کا جائزہ لو۔ تعصب کا بہت ہی ناس ہوگا جب دلوں میں خلوص اور دلسوزی روشن ہوگی۔ یہ وہ فلسفی ہے جسپر ٹھنڈے دل سے بحث ہونی چاہیئے۔

صدق دل سے دعائیں بہی کرو کیونکہ قادر مطلق سب کچھ سنتا ہے۔ اور ساتھ ہی دل سوزی سے کام بہی کئے جاؤ۔ بڑے بڑے بول اس چرخ نیلگون کے نیچے نہ بولو۔ کیونکہ یہ گنبد بھی جواب میں کچھ کہنے کی طاقت رکھتا ہے وہ اگرچہ خود بولتا سنائی نہیں دیتا لیکن اوس کے راز دان زبان دوسرون کے منہ مین بولتی اور جواب دیتی ہے دل سوزی سے آسمان کی باتین سنو۔ کہ تمہاری نسبت لوگ کیا کہہ رہے ہین اور تمہاری محبت کیا کچھ بڑھتی ہے۔ اگر اپنی ہی غلطیون سے تمہارا نرخ دن بدن گھٹ رہا ہے تو تمہاری ذلت کے دن نزدیک ہیں۔ تمہیں زمانہ اون ہاتھون سے سزا دیگا جو بہت ہی ناخوش آئیند اور سخت ہیں۔ ایک دوسرے سے بڑھنے کے جنون میں اصلیت نہ گنواؤ۔ یہ سوچنے کی باتین ہیں۔ سوچو۔

قدمت شمر طریقہ رندی کہ این نشان
چون راہ گنج بر ہمہ کس آشکار نیست

آداب رسالت

حضرت رسول خدا صلعم کی نسبت قرآن پاک میں آیا ہے "انک لعلیٰ خلق عظیم" یعنی تیرے اخلاق بہت بڑے ہیں۔ اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ جن اخلاق کی خداوند جل وعلا خود ہی تعریف و توصیف فرماتا ہے وہ کیسے کتنے اچھے اور کس قدر پاکیزہ اخلاق ہونگے اسلئے اگر ہم دنیا میں انسان کامل بننا چاہتے ہیں۔ عقبیٰ میں ثواب آخرت کے امیدوار ہیں اور خدا کی نظروں میں پسندیدہ ثابت ہونے کی ضرورت سمجھتے ہیں۔ تو ہمارا فرض ہے کہ ہم انہیں اخلاق کی پیروی و پابندی کریں۔ جن کو خدا نے پسند کیا ہے۔

امیدواران نجات اور خاصۃً منازل عرفان طے کرنیوالوں کو چونکہ حضرت رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اخلاق حسنہ کی پیروی کرنے کی ضرورت ہے۔ لہذا ہم مختصراً یہ بھی بتائے دیتے ہیں کہ حضرت پیغمبر صلعم کے خصائل و اخلاق کیا تھے یا آپ نے کن اخلاق کی ہدایت فرمائی ہے تاب خود اپنی زبان ہدایت ترجمان سے ارشاد فرماتے ہین۔

"مجھے میرے پروردگار نے نو باتوں کی ہدایت فرمائی ہے۔ لہذا اونہیں باتون کی ہدایت میں تم کو کرتا ہوں۔ مجھے خدا تعالے نے حکم دیا کہ

(۱) میں ظاہر و باطن اور حاضر و غایب میں خلوص کو ہاتھ سے نہ جانے دون۔

(۲) رضامندی اور برہمی دونوں حالتوں میں انصاف ہاتھ سے نہ موڑ ون۔

(۳) افلاس و غنا دونوں وقتوں اور حالتوں میں میرا ارادہ اچھے ہی کامون کا رہے۔

(۴) جو مجھ پر ظلم کرے اسے معاف کردون۔

(۵) جس نے مجھے کچھ دینا اپنے اوپر حرام کرلیا ہو اسے دوں۔

(۶) جس نے مجھ سے تعلقات قرابت منقطع کرلئے ہون۔ اس سے تعلقات پیدا کرون اور بڑھاؤں۔

(۷) میری خاموشی غور و خوض میں گذرے۔

(۸) میری گفتگو ذکر الٰہی سے خالی نہ ہو۔

(۹) اور میری نظر ہمیشہ عبرت حاصل کرنے کے لئے ہو۔

ان تعلیمات و اخلاق کو بشرایت سے علاقہ نہیں یہ طریقہ درحقیقت اور تزکیہ نفس کی باتیں ہیں ان نو باتون میں ولایت اور مجاہدہ نفس کے تمام ابواب و آداب اس طرح سمیٹ کے جمع کردیئے گئے ہیں۔ کہ گویا دریا ایک کوزے میں بند کردیا گیا ہے اور دعوے سے کہا جاسکتا ہے کہ جو شخص ان نو باتون پر عمل کرے اور ان کی پابندی کا لحاظ رکھے وہ بغیر اور کسی مجاہدہ اور ریاضت کے ولی کامل بن جائیگا۔

اس کے علاوہ حضرت رسالت روحی فداہ اخلاق و آداب کی یہ تعلیم فرماتے ہیں۔ "میں تمہیں ان باتون سے منع کرتا ہون فضول بق بق و زق زق نہ کرو۔ اسراف اور فضول خرچی سے باز رہو۔ کسی معاملہ میں زیادہ پوچھ پاچھ نہ کیا کرو۔" آپ نے یہ بہی ہدایت فرمائی ہے۔ کہ عام شاہراہون پر نہ بیٹھا کرو اور اگر اس کی پابندی نہیں کرتے تو جب تک وہاں بیٹھے رہو نظر نیچی رکھو۔ سلام علیک علانیہ اور زور سے کرو۔ جنہیں راستہ بھول گیا ہو اونہیں راستہ بتاؤ۔ نابینا اور ضعیف لوگون کو سہارا دو۔

یہ بھی ارشاد رسالت ہے "مشکیزون کے دہانے باندہ دیا کرو۔ برتنوں کو ڈہک دیا کرو۔ دروازے بند کرلیا کرو۔ رات کو خدا کا نام لیکر چراغ گل کردیا کرو کیونکہ شیطان بند دروازے نہیں کھولتا۔ مشکیزون کے بندھے ہوئے دہانوں اور ڈھکے ہوئے برتنوں کو نہیں کھولتا۔"

ایک دفعہ آپ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے دریافت فرمایا "تمہیں بتاؤ سب سے بدتر کون شخص ہے؟" سب نے عرض کیا "ارشاد" فرمایا "جو اکیلا بیٹھ کر کہائے۔ مہمان کے کھلانے سے باز رہے۔ اور اپنے غلام کو کوڑے سے مارے۔" پھر فرمایا "اور بتاؤ ان سے بہی بدتر کون ہے؟" عرض کیا گیا "ضرور ارشاد ہو۔" فرمایا "وہ جو لوگوں سے بغض کرے اور لوگون کے دل میں اوس کیطرف سے بغض ہو۔"

ضروری اور لازمی تعلیمات نبوت میں سے یہ ہے کہ "زکوٰۃ دیدے کے اپنے مال کو مضبوط کرو۔ صدقہ دیدے کے اپنے بیمارون کا علاج کرو اور بلاؤن کا مقابلہ دعا سے کیا کرو۔" اخلاقی ارشادات نبوت میں سے یہ بھی ہے کہ "جو دولت تہوڑی اور ضروریات کے لئے کافی ہو اوس دولت سے بہتر ہے جو زیادہ ہو اور لہو و لعب کی طرف راغب کرے۔"

اس کے علاوہ ارشاد ہوتا ہے "اوپر والا (یعنی دینے والا) ہاتھ نیچے والے (یعنی لینے والے) ہاتھ سے اچھا ہے۔ اور فیاضی پہلے اپنے متعلقین کے ساتھ کی جائے۔ جو عیال دار ہو۔" آپ یہ بھی حکم فرماتے ہیں "اپنی باتون کے درمیان میں توبہ کرنے (استغفار کہنے) کا ذکر کرو۔ اور اپنی مرادین بر آنے کے لئے لوگون سے چھپ چھپ کے خدا سے دعا کیا کرو۔" ارشاد ہوتا ہے "اچھا دوست وہ ہے۔ کہ جب تم اوسے یاد کرو تو تمہاری مدد کرے۔ اور جب تم اوسے بہول جاؤ تو تمہیں یاد کرے۔"

جناب سرور کائنات صلعم یہ بھی ارشاد فرماتے ہین "ابن آدم کو میرے مال۔ میرے مال کی رٹ لگی رہتی ہے۔ حالانکہ اوس کا مال صرف اوسی قدر ہے۔ جسے اوس نے کہایا اور ہوگیا۔ پہنا اور آزمایش میں بڑا۔ بخشا اور اوس کے ہاتھ سے چلا گیا۔" یہ بھی ارشاد ہوتا ہے "عنقریب تم میں امارت کی حرص پیدا ہوگی۔ لہذا خوش نصیب ہے دودھ پلانے والی اور بدنصیب ہے۔ وہ جس نے بچہ کا دودھ بڑھا دیا ہو۔" یعنی لوگون کو فیض پہنچانے والا نہ فیض پہنچانے والے سے اچھا ہے۔

ارشادات نبوت میں سے یہ بہی ہے۔ کہ "غضبناک حاکم دو شخصوں کے درمیان انصاف نہیں کرسکتا" ارشاد ہوتا ہے "اگر تم پر رمز حقیقت آشکارا ہوجائے تو تم کسی چیز کی آرزو نہ کرتے اور جس شخص کو خود اپنی قدر معلوم ہوگئی وہ ہلاکت سے بچ گیا" یہ بہی ارشاد ہوتا ہے کہ "نہ کبھی راستہ باز محتاج ہوا اور نہ کبھی وہ محروم رہا جس نے دوستی اور خلوص سے" آپ نے یہ بہی حکم دیا ہے کہ "علم کو تحریر کے ذریعہ سے مقید کیا کرو۔" اور فرمایا ہے "ایک دن آڑ دے کے اپنے دوست سے ملا کرو۔ اس سے محبت بڑھتی ہے۔"

اگرچہ اخلاق و آداب کے متعلق بہت سے ارشادات

حقوق ہیں۔ مگر یک انسان کو مقام کامل بنا دینے اور مراحل عرفان طے کرا دینے کے لئے یہ کافی ہیں۔ غور سے دیکھا جاوے تو یہ تھوڑی باتیں نہیں ہیں۔ ان پر عمل کرنا اتنا بڑا مجاہدہ نفس ہے کہ ایک معمولی شخص کے ولی بنا دینے کے لئے اکسیر کا کام دے سکتا ہے۔ (صوفی)

انگلستان میں اشاعت اسلام

(۱)

(جناب مولوی صدر الدین صاحب کا خط)

جنابمن۔ ہندوستان میں بہت سے اہل دل مسلمان ہیں جو چشم براہ ہوتے ہیں کہ ولایت کے کسی انسان کے مشرف باسلام ہونے کی خبر آئے۔ خدا اسی تو ہے اپنے قلوب کی مسرت کے لئے سامان خود پیدا کر دیتا ہے ورنہ ہم تو بیان خوب محسوس کرتے ہیں کہ انسان کی طاقت میں یہ بالکل نہیں رکھا گیا کہ صدیوں کے مانے ہوئے مذہب جیسے جذبۂ مقدسہ کو کسی کے دل سے نکال دے۔ انگلستان کے حالات کا مشاہدہ کرنے سے اپنی بے بسی اور عاجزی کا اور بھی یقین بڑھ جاتا ہے اور آستانۂ الوہیت پر جبین نیاز رگڑنے کا سامان پیدا ہو جاتا ہے۔ اس ملک کے شہروں اور دیہات میں یہ بات گہرے طور پر مرکوز ہے کہ آباؤ اجداد کے رسم و رواج اور ان کے خیالات کو ترک نہیں کرنا چاہئے۔ گویا کہ قرآن کریم کی اس آیۂ کریمہ کی یہ قوم زندہ تصویر ہے:

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَاۗؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَـيْـــًٔـا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ

اگر کبھی مجھے موقعہ ملا تو شاید بالتفصیل عرض کر سکوں کہ قومی اطوار قومی رسوم اور آبائی خیالات کی سلاسل میں کس قدر یہ قوم جکڑ بند ہے پھر یہ کیا یہ انسان سے ہو سکتا ہے کہ ایسی قوم کے دلوں سے ایک مذہبی جذبہ کو نکال کر دوسرے اعتقاد کا بیج لگا سکے۔ جبکہ ان کے معمولی خیالوں کو تبدیل کرنے میں گورنمنٹ بھی عاجز رہ جاتی ہے۔

غرض ایک طرف یہ قوم دوسری طرف ہمارے جیسے کم بضاعت اور عاجز کارکن اور تیسری طرف عاشقان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا منتظر رہنا کہ کب کسی شخص کے اسلام قبول کرنے کی خبر آتی ہے۔ تمام کے تمام امور خدا تعالیٰ کے حضور میں الحاح کے ساتھ دعائیں کرنے کا سامان ہو جاتے ہیں۔

اس ہفتہ بھی اللہ تعالیٰ کی محض غریب نوازی سے ایک انگریز مسٹر بیک ناظر رسالہ اسلامک ریویو و مسلم انڈیا لوائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے آیا۔ اور انہوں نے اپنا نام الامین تجویز کیا لیکن الامین اس دنیا نے صحیح معنوں میں صرف ایک ہی انسان کو پیدا کیا ہے۔ اسلئے ذرا سے تغیر کو جائز قرار دیکر ان کا نام امین رکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنی برکات کے دروازے کھولے۔ اسلام ان کے لئے برکت ہو۔ اور وہ مسلمانوں کے لئے برکت ہوں۔ آمین۔

ایک اور کیفیت ہے جس کا بیان کرنا تو بہت مشکل ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ بہت سے دل جو توحید کے پھیلانے کے لئے درد رکھتے ہیں اور جو ہمارے سرکار محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشق ہیں وہ اس کے ذکر سے ہی اس کیفیت کو محسوس کر سکیں گے۔ اور جن کا مقام اس محبت میں بلند ہے ان کے لئے تو یہ تذکرہ وہ کیفیتیں بھی پیدا کریگا جو ہم نے یہاں محسوس نہ کی ہوں وہ کیفیت پیدا کرنے والی کیا چیز تھی؟ وہ اذان تھی! اور اذان ہے جو کبھی دنوں سے سکان واکنگ کے کانوں میں پہونچ رہی ہے کیا کوئی نرالی اذان ہے؟ یقیناً اہل وجدان کے لئے نرالی اذان ہے ایک بڑا مضبوط وجیہ انگریز ہے۔ عثمان البدی اوسکا نام ہے۔ گھر کا امیر ہے۔ عشق محمد میں مخمور ہے۔ مسئلہ توحید پر مسرور ہے آواز بلند اور گلو خوش رکھتا ہے وہ مسجد میں کھڑا ہو کر سرزمین تثلیث میں اللہ اکبر کا نعرہ بلند کرتا ہے۔ اور انگریزی لہجہ کو ساتھ شامل کر کے لطف کا خود ہی اندازہ لگالیں جب وہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے کلمات اخلاص کے ساتھ ادا کرتا ہے۔ بے اختیار اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ منہ سے نکلتا ہے۔ دل سرور سے بھر جاتا ہے۔ اللھم زد فزد۔ آمین۔

تیسرا امر جو عرض کرنے کی قابل ہے وہ یہ ہی کہ اس اتوار کو خواجہ صاحب نے ایک لطیف لکچر دیا۔ جس کا عنوان "مذہب کی غرض" تھا اوس کے بعد راقم نے ایک سرمن انجیل شریف سے سنایا اوس کا ذکر تو علیحدہ کرنا چاہئے۔ لیکن کیفیات کا حصہ جو اس اتوار کو محسوس کرنے میں آیا وہ یہ ہے کہ تین صفوں کی نماز باجماعت ادا ہوتی ہے۔ خانۂ خدا آباد نظر آتا ہے۔ اسلامی اخوت کا صحیح نقشہ مشاہدہ میں آتا ہے مصری۔ عربی۔ ہندوستانی۔ رومی اور انگریزی مرد اور عورتیں نماز ادا کرتے ہیں۔ ایک مادہ پرست انسان تو اس مسجد کو ناممکن سمجھتا ہے لیکن خدا کا زبردست ہاتھ معجزہ نمائی کر رہا ہے۔ والسلام۔

خاکسار صدر الدین از واکنگ

(۲)

(قاری سرفراز حسین صاحب کا خط)

اس پندرہواڑے کی کارروائی یہ ہے کہ میں برابر ہائڈ پارک میں لیکچر دیتا رہا۔ اور جیسا کہ خواجہ صاحب اپنے کسی مضمون میں تحریر فرما چکے ہیں کہ بیان کا کام زیادہ تر ملاقاتوں اور خط و کتابت سے طے ہوتا ہے۔ میں بھی ملاقاتوں اور خط و کتابت میں مصروف رہا جس کا نتیجہ نہایت عمدہ رہا جیسا کہ آگے چلکر معلوم ہوگا۔ خدا کے فضل و کرم اور آستادی ڈاکٹر آرنلڈ صاحب کی کوشش سے یہاں کے علمی اور روحانی سوسائٹیوں میں باریابی شروع ہو گئی ہے۔ یہ حضرات بالطبع خاطر اسلام کے فلسفہ اور الٰہیات پر میری تقریر سنتے ہیں۔ اب تک جن صاحبوں سے اتفاقیہ طور پر ملاقاتیں ہوئیں۔ اور جنہوں نے خاص طور پر اسلام کی خوبیوں پر میری تقریریں سنی ان کے نام نامی یہ ہیں مسٹر میڈ ایڈیٹر روحانی کوئسٹ معمر بزرگ ہیں۔ بے انتہا قابل ہیں۔ جملہ مذاہب کے فلسفہ اور تصوف سے خاص رغبت ہے۔ صاحب تصنیف ہیں۔ برسوں میڈم بلیوٹسکی اور مسز اینی بسنٹ کے ساتھ رہے ہیں۔ ان سے دو ملاقاتیں بڑی دیوان دیار ہوئیں جن میں اللہ کے فضل و کرم سے میں نے اسلام کی روحانیت اور تصرف کی فضیلت جملہ دیگر مذاہب کے تصوف پر ثابت کی اس کا یہ عمدہ نتیجہ ہوا کہ کل رات کو انہوں نے ممبران (انجمن طالبان حق) کا جلسہ کیا اور مجھ سے تصوف اسلام پر لکچر سنا مفصل ذکر آگے آئیگا۔

(۲) مسٹر ہربرٹ بروز نہایت عالم فاضل معمر بزرگ ہیں۔ تھیوسوفکل سوسائٹی کے دلدادہ و شیدا رہے ہیں مگر تسکین قلب نہ ہوئی۔ جب مجھ سے جو اون کے شاگردوں کی برابر ہی ہیں اسلام کی روحانیت کے فضائل سنے تو بے انتہا مائل ہوئے اور دوبارہ مفصل ملاقات اور مطول گفتگو کے لئے یاد فرمایا ہے۔

(۳) مسز اسٹوارٹ مشہور مصنفہ ہیں اور بہت کچھ لکھ پڑھ چکی ہیں بہت سا وقت رومن کیتھولک مذہب کی روحانیت کو تحقیق اور ظاہر کرنے میں صرف کیا ہے پہلی ہی ملاقات میں حسن اسلام سنکر اس قدر خوش ہوئیں اور اس قدر التفات فرمایا کہ ازراہ کرم ۳۰ جون کو پرائیٹ ہوم میں یاد فرمایا اور وہاں جن مشہور بزرگ سے خاص طور پر ملوایا۔ (بعین الفاظ کہ یہ بزرگ فلسفہ مذاہب سے بہت دلچسپی رکھتے ہیں اور تم سے مذہب اسلام کے تصوف کی باتیں سننے کے لئے تمہارے منتظر بیٹھے ہیں) ان کا نام نامی مسٹر فریڈرک پالک سیرونٹ ہے۔

(۴) سر فریڈرک پالک سیرونٹ۔ یہ بزرگ انگلستان کے نہایت مشہور قانون دان ہیں۔ نہایت مہربانی اور اخلاق سے آدھ گھنٹہ تک اسلام کی روحانی برکات کا بیان مجھ سے سنتے رہے بیچ میں خود کوئی فارسی کا تصوف کا شعر پڑھ دیتے تھے دوبارہ شرف ملاقات بخشنے اور مطول گفتگو کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔

(۵) میڈم ژان ملیر یہاں کے مشہور اعلےٰ طبقہ کی لیڈیز کلب موسومہ بہ "لی سیم کلب" کی شاخ فلسفہ و تصوف کی پریزیڈنٹ ہیں۔ یاقوت کا حال ملنے سے معلوم ہوتا ہے۔ ہزاروں مرد عورتوں سے اچھی ہیں۔ مسز اینی بسنٹ کے لکچر میں جو انکی صدارت میں اس کلب میں یوگ فلاسفی پر ۸ جون کو ہوا۔ مہربانی فرماکر مجھے بھی معہ دعوت چائے یاد فرمایا اور اب یہ مزید عنایت فرمائی ہے کہ ۹ جولائی کو اپنے کلب کے سالانہ ڈنر میں مجھے فلسفہ اسلام پر وعظ کہنے کی عزت بخشی ہے۔ اور ڈنر پر بھی بلایا ہے۔ کل شب کو میرا وعظ تصوف اسلام پر مخدومی مسٹر میڈ صاحب کے دولت خانہ پر ممبران کوئسٹ سوسائٹی کے سامنے ہوا اس میں چیدہ چیدہ قابل لیڈیز اور جنٹلمین جنہوں نے مذہب فلسفہ۔ روحانیات وغیرہ کے مطالعہ میں عمریں صرف کی ہیں موجود تھے۔ مشہور و معروف معمر فاضل بزرگ ڈاکٹر دالش مرتاج تھیسک جہ ج بھی تشریف فرما تھے۔ لیکچر اور سوال و جواب میں پورے ۲ گھنٹے صرف ہوئے۔ چیدہ چیدہ آیات کلام مجید (مثلاً وفی انفسکم افلا تبصرون۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ من کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ واضل سبیلا وغیرہ) سے استدلال کرکے برکات حیات انسانی اور تقرب بارگاہ الٰہی حاصل کرنے کے مضامین جہاں تک مجھ سے ہو سکا بیان کئے تصوف اہل ہنود منصوصاً ویدانت اور بدھ ازم سے مقابلہ کرکے ذات صفات فنا اور بقا وغیرہ کے مضامین اپنی محدود معلومات سے بیان کرکے اسلام کی فضیلت سہل الحصول ہونا ثابت کیا اس کے بعد سوال و جواب نہایت دلچسپ اور معنی خیز رہے۔ اہل ہنود کے مسئلہ تناسخ۔ عیسویت کے اصول گناہ اور کفارہ۔ بدھ مذہب کے اصول نروان اور عیسیوں اصولوں پر اصولی بحث ہوئی۔ عمر بھر میں میرا یہ پہلا موقعہ کسی مجمع میں ایسے قابل لوگوں سے اصولی مکالمہ کا تھا اور خود میرا دل تنا رہا تھا کہ کیا میں اور کیا میرا مبلغ علم مگر یہ محض تائید غیبی ہے اور بزرگان دین کی جوتیوں کا صدقہ ہے۔ کہ ہر بات میں عہدہ برآئی ہو رہی ہے۔ مگر میری خوشی اور وجدان کی کوئی حد باقی نہیں رہی جب تقلید کے آخر میں ڈاکٹر دالش صاحب نے ایک روحانی کیفیت میں آکر اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ "میں حضرت محمد کے لئے رائے دیتا ہوں۔" مجھ پر باوجود اپنے بار معاصی کے ایک کیفیت طاری ہے جو بیان سے باہر ہے اور دل کہہ رہا ہے کہ قیامت میں میرے آقائے نامدار حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ضرور شفاعت کر دیں گے۔ اور فرماویں گے کہ یوں تو یہ کسی قابل نہیں ہے۔ مگر ایک دفعہ یہ ملک عیسویت میں جاکر ہمارے نام کے دوٹ دلوا آیا تھا

یہ نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جا ہے

برادران اسلام! میں اپنے خدا و رسول سے بالکل راضی ہوں اور کسی صاحب کو اپنے معاملہ میں کوئی تکلیف نہیں دینا چاہتا۔ ۱۰ جون کے پیغام

میں جو میری نسبت یہ لکھا ہے کہ یہ شخص منگرا یجوٹیڈ ہے نہ کسی دینی درسگاہ کا تعلیم یافتہ ہے اور نہ اسے قوم نے منتخب کیا ہے۔ یہ سب باتیں بالکل سچ ہیں۔ میں خود معترف ہوں بقول شاعر ؎

یہ کیا کہا کہ بڑھ جاؤ کیا تمہاری بات
ہم آپ کہتے ہیں ہم کیا ہیں کیا ہماری بات

ہمارے واسطے چندہ کرنے کی کوئی صاحب تکلیف نہ اٹھائیں بلکہ اپنے چندے قوم کے گریجویٹوں، دینی درسگاہوں کے تعلیم یافتہ اور قوم کے منتخب کردہ مشنری صاحبوں کی نذر کریں میں خوش میرا خدا خوش۔ مگر بارے خدا قوم جلد ایسے حضرات کو روانہ فرمائے۔ نہیں معلوم اس قدر دیر کیوں لگائی جاتی ہے۔

ڈاکٹر منگانا صاحب کی عنقریب شائع ہونے والی کتاب (بابت تحریف قرآن) کی نسبت بھی میں نے تحقیقات کی اور کیمبرج کی [illegible] صاحبہ سے جو اکثر انگلستان کی باہر رہتی ہیں۔ دو معزز بزرگوں کے ذریعہ سے جن تک رسائی سر تھیوڈور مارلین صاحب کی عنایت سے حاصل ہوئی۔ سلسلہ جنبانی کی۔ لیڈی صاحبہ کی طرف سے اطلاع ملی ہے کہ وہ اصلی اوراق جن کی نسبت دعویٰ کیا گیا ہے کہ یہ ان شریفوں میں سے کسی ایک کے ہیں۔ جن کے ضائع ہونے کا حکم حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے صادر فرمایا تھا مگر جو در اصل تلف ہونے سے محفوظ رہ گئے اور جن کے برطبق موجودہ قرآن شریف میں تحریفات ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے آجکل [illegible] نمائشگاہ لیپزک میں رکھے ہوئے ہیں اور اکتوبر ۱۹۱۴ء سے قبل واپس نہ آئیں گے۔ سلسلہ اسٹوڈیا سائی ٹیکا جس کا حوالہ ڈاکٹر منگانا کی کتاب میں دیا گیا ہے۔ برٹش میوزیم کے عظیم کتب خانہ میں موجود ہے۔ استادی ڈاکٹر آرنلڈ صاحب کی سفارش سے میں اس کتب خانہ کا ممبر ہو گیا ہوں اور سلسلہ مذکور کی کتابوں کا مطالعہ شروع کر دیا ہے۔ انشاء اللہ ڈاکٹر منگانا صاحب کی کتاب شائع ہوتے ہی اسکی کافی خدمت کر دی جائے گی۔

خاکسار سرفراز حسین قادری دہلوی
لندن۔ جمعہ ۳ جولائی ۱۹۱۴ء

دنیا کا سب سے خوبصورت ڈاکخانہ

نیو یارک دار الحکومت امریکہ کا ڈاکخانہ جو ابھی حال میں تیار ہوا ہے دنیا میں اپنی طرز کی سب سے اعلےٰ عمارت ہے۔ اس عمارت پر بارہ لاکھ پونڈ صرف ہوئے ہیں۔ اس کی پانچ منزلیں ہیں۔ اس عمارت کے سامنے ۲۰ ستون ہیں۔ جن پر جنتوں کی تصاویر کندہ ہیں۔ ان ستونوں کی بلندی ۵۳ فٹ اور موٹائی ۵ فٹ ہے۔ ان ستونوں پر یہ الفاظ کندہ ہیں "اس عمارت میں برف، بارش، گرمی اور تاریکی کا گذر نہیں" ٹھیک لاکھ پچیس ہزار فٹ مکعب سنگ مرمر، ۱۸ ہزار ٹن لوہا۔ ۷۰ لاکھ اینٹیں دو لاکھ مربع فٹ شیشہ۔ اس عمارت میں صرف ہوا ہے۔ اس کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس کی بنیاد زمین پر نہیں ہے بلکہ تمام عمارت لوہے کے شہتیروں اور ستونوں پر قایم ہے۔ شہر نیو یارک میں کہ سب سے زیادہ روشن عمارت ہے۔ صدر دروازہ سے گھسکے ایک بہت بڑا ہال ہے جو ۳۰۶ فٹ لمبا اور ۱۶۰ فٹ چوڑا ہے۔ مگر باوجود اس وسعت کے بیچ میں کوئی ستون نہیں ہے جو جگہ کو گھیرے کا کمروں کے درمیان جو پلاستر کر رکھا ہے وہ معمولی طور پر دیکھنے سے پلاستر معلوم ہوتا ہے لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہے بلکہ گورنمنٹ مدت سے یہ تجویز سوچ رہی تھی کہ کوئی ایسی تدبیر کی جائے جس سے بد دیانت ملازمین کی حرکتیں معلوم ہوتی رہیں۔ چنانچہ اس عمارت میں اسبات کا انتظام کیا گیا ہے کہ پوسٹل انسپکٹر جنرل اوپر بیٹھا ہوا تمام ملازمین کے کاموں کی دیکھ بھال کرتا رہتا ہے مگر اسے کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ (زمیندار)

حامداً و مصلیاً و مسلماً

سوال اول۔ کیا فرماتے ہیں علمائے ہندوستان اس مسئلہ میں کہ دار الاسلام کسکو اور دار الحرب کسکو کہتے ہیں دار الاسلام میں سلطنت اسلام کی ہونا لازمی ہے۔ یا کا زئی۔

سوال دوم۔ علمائے متقدمین و علمائے متاخرین اس ہندوستان کو دار الحرب کہتے ہیں یا دار الاسلام اگر دار الاسلام تھا تو کب سے کونسی تاریخ تک دار الحرب کونسی تاریخ سے کونسی تاریخ تک اور کونسے دلائل سے اسکا ثبوت ہوتا ہے۔

سوال سوم۔ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی کی مجموعۂ فتاویٰ عزیزیہ اردو مطبوعہ مطبع کنز العلوم حیدرآباد دکن ۱۳۱۱ھ کی صحیح و قابل عمل ہے یا نہیں اگر ہے تو مذکورہ مجموعہ کے صفحات ۴۵ و ۴۸ و ۱۰۴ و ۲۷۰ و ۳۴۳ وغیرہ میں جو فتوے مرقوم ہیں قابل عمل ہیں یا نہیں ان پر غور کرتے ہوئے یہ ہندوستان دار الحرب ہے یا نہیں۔ علمائے اہل اسلام سے اس اُجرت دیا کے اہل اسلام گذارش کرتے ہیں کہ نمبر وار بے تعصبانہ انصاف جواب باصواب بذریعہ اخبار ہذا ارقام فرما کر ممنون و مشکور ہوں۔ فقط

از حکم جماعت اہل اسلام اٹول پٹ۔ ضلع کوئمبتور
شاہ محمد اسماعیل شطاری حنفی مذہب امام مسجد کلاں۔

نقشہ اوقات افطار و سحور بابت رمضان المبارک ۱۳۳۲ھ

(مرتبہ کارکنان دفتر اخبار مدینہ بجنور)

تاریخ رمضان المبارک	تاریخ انگریزی	احتیاطی وقت افطار گھنٹہ	احتیاطی وقت افطار منٹ	احتیاطی وقت سحور گھنٹہ	احتیاطی وقت سحور منٹ
یکم رمضان	۲۶ جولائی	۷	۲۷	۴	۵
۲	۲۷	۷	۲۷	۴	۵
۳	۲۸	۷	۲۶	۴	۶
۴	۲۹	۷	۲۶	۴	۷
۵	۳۰	۷	۲۵	۴	۷
۶	۳۱	۷	۲۵	۴	۸
۷	یکم اگست	۷	۲۴	۴	۸
۸	۲	۷	۲۳	۴	۹
۹	۳	۷	۲۳	۴	۱۰
۱۰	۴	۷	۲۲	۴	۱۱
۱۱	۵	۷	۲۱	۴	۱۱
۱۲	۶	۷	۲۱	۴	۱۲
۱۳	۷	۷	۲۰	۴	۱۲
۱۴	۸	۷	۱۹	۴	۱۳
۱۵	۹	۷	۱۸	۴	۱۳
۱۶	۱۰	۷	۱۷	۴	۱۴
۱۷	۱۱	۷	۱۶	۴	۱۵
۱۸	۱۲	۷	۱۵	۴	۱۵
۱۹	۱۳	۷	۱۴	۴	۱۶
۲۰	۱۴	۷	۱۳	۴	۱۷
۲۱	۱۵	۷	۱۲	۴	۱۸
۲۲	۱۶	۷	۱۱	۴	۱۸
۲۳	۱۷	۷	۱۰	۴	۱۸
۲۴	۱۸	۷	۹	۴	۱۹
۲۵	۱۹	۷	۸	۴	۲۰
۲۶	۲۰	۷	۷	۴	۲۱
۲۷	۲۱	۷	۶	۴	۲۱
۲۸	۲۲	۷	۵	۴	۲۱
۲۹	۲۳	۷	۴	۴	۲۲
۳۰	۲۴	۷	۲	۴	۲۲

نقشہ مذکورہ بالا میں ریلوے ٹایم سے اوقات درج کئے گئے ہیں۔ یہ نقشہ نہایت احتیاط سے بنایا گیا ہے۔ اسلئے اس سے کام لینے کے لئے گھڑیوں کو ٹھیک درست کرکے کام لیں۔ گھڑیاں روزانہ تار گھر کی گھڑی سے ملائی جائیں تاکہ وقت ٹھیک رہے۔

نقشہ بالا کے اوقات متعلقات بلند شہر۔ میرٹھ مظفر نگر۔ سہارنپور۔ رہتک۔ حصار۔ رامپور (ریاست) ہانسی۔ ریاست دوجانہ۔ کرنال۔ دہلی۔ سرسہ۔ بجنور۔ اور مراد آباد سے بالکل مطابق ہیں۔ کراچی والے اس نقشہ کے اوقات سے ۴۴ منٹ پیچھے۔ حیدرآباد سندھ ۴۰ منٹ پیچھے۔ ملتان ۲۶ منٹ پیچھے۔ بمبئی ۲۱ منٹ پیچھے۔ لاہور ۱۴ منٹ پیچھے۔ اجمیر اور امرتسر ۱۳ منٹ پیچھے۔ جے پور پندرہ منٹ پیچھے۔ انبالہ ۷ منٹ پیچھے۔ بھوپال ۶ منٹ پیچھے۔ حیدرآباد دکن ۲۰ منٹ پیچھے کام لیں۔ اور علیگڈھ والے ۳ منٹ پہلے۔ آگرہ و متھرا ۴ منٹ پہلے۔ اٹاوہ ۵ منٹ پہلے۔ بانس بریلی ۶ منٹ پہلے۔ نینی تال فرخ آباد۔ جبلپور۔ کالپی اور قنوج ۸ منٹ پہلے۔ ہمیرپور ۹ منٹ پہلے۔ باندہ کانپور اور مدراس ۱۰ منٹ پہلے۔ فتحپور۔ لکھنؤ ۱۲ منٹ پہلے۔ فیض آباد۔ بردوانی ۱۴ منٹ پہلے۔ بہرائچ ۱۵ منٹ پہلے۔ الہ آباد ۱۶ منٹ پہلے۔ مرزاپور۔ بنارس ۲۱ منٹ پہلے۔ پٹنہ ۲۹ منٹ پہلے۔ کلکتہ ۴۴ منٹ پہلے۔ اس نقشہ کے اوقات سے کام لیں۔

غالب و خسرو کے کلام کی جمع و ترتیب

یہ امر باعث مسرت ہے کہ یہ ترقی قوم غالب و خسرو مرحوم کا کلام جمع و ترتیب میں لانا چاہتی ہے۔ جس کے لئے مولوی سید حسن صاحب بلگرامی نے ڈیڑھ ہزار روپیہ ماہانہ کا وعدہ کیا ہے اور یہ کام نواب حاجی محمد اسحاق خان صاحب آنریری سکرٹری علیگڈھ کالج کے سپرد کیا گیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہماری کمزوری اور علمی پستی کا ایک بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ہم اپنے اسلاف کے کارنامے اور ذخیرۂ علوم و فنون کو طاق نسیان میں رکھے بیٹھے ہیں اور نہ صرف یہی بلکہ اوس کو تباہ و برباد ہوتا بھی دیکھتے ہیں لیکن ہمیں مطلقاً اس کا احساس نہیں ہوتا کہ یہ ذخیرہ کیا چیز ہے اور ہم اس سے کیا منافع حاصل کر سکتے ہیں۔

غالب اور خسرو ہندوستان کے دو ایسے شخص گذرے ہیں کہ اگر یورپ میں یہ پیدا ہوتے تو زندگی ہی میں ان کے متعلق ہزاروں صفحات لکھ دئے جاتے اور ان کے کلام کی اب تک جلدیں کی جلدیں زینت کتب خانہ ہو جاتیں۔ لیکن افسوس ہے ہندوستان نے ان کی کچھ بھی قدر نہ کی۔

غالب اور خسرو کی شاعری ہمارے لئے مایۂ ناز ہے اور ہم اسپر جس قدر فخر کریں کم ہے۔ اور یہ ہماری بد بختی ہے کہ ہم نے ایسے افراد کے کلام کو اب تک جس نظر سے دیکھنا چاہئے تھا نہیں دیکھا۔ اور جیسی اوس کی عزت و قدر کرنی چاہئے تھی نہ کی۔

خدا کا شکر ہے کہ اوس نے ہمیں اب کچھ احساس عطا فرمایا ہے اور ہماری حالت رو باصلاح ہے۔ ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہم کو اپنے اسلاف کی ذخیرہ تصانیف سے مستفید ہونیکا پورا پورا موقع عنایت فرمائے اور جس کام کا ہم ارادہ کر رہے ہیں اوس میں پوری کامیابی عطا ہو کیونکہ یہ کام نہ صرف ملک و قوم کی خدمت ہے بلکہ اپنی پیاری زبان اور اپنے قومی ملک کی بھی۔ جسپر ہم کو بہت کچھ فخر حاصل کرنے کا موقع ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رمضان المبارک میں دارالعلوم دیوبند کی ضروری عرضداشت مسلمانوں کی خدمت میں

سال کے ۱۲ مہینوں میں رمضان المبارک ہی وہ مہینہ ہے جس میں خداوند عالم کی خاص رحمت بندوں پر مبذول ہوتی ہے۔ شیاطین مقید کر دیئے جاتے۔ جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے۔ اور جنت کے دروازے کھلے رہتے ہیں یہ صیام و قیام لیل کا مہینہ ہے۔ یہ صبر و سکون کا مہینہ ہے جس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو شہر عظیم الشان فرمایا ہے۔ باوجود عالم کے تمام افراد سے سخاوجود بالخیر میں برتر و بالا ہونے کے آپ اس ماہ مبارک میں اوس ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے تھے جو بارش کی بشارت لاتی ہے اور پژمردہ دلوں کو شگفتہ۔ ناکاموں کو باکام بنا دیتی ہے۔ ایک حدیث کے الفاظ یہ ہیں اذا دخل شہر رمضان اعطے کل اسیر واعطے کل سائل۔ (جب رمضان کا مہینہ آتا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک قیدی کو رہا فرما دیتے تھے۔ اور ہر ایک سائل کو فرما دیتے تھے) ہر ایک نیکی کا ثواب اس میں دوگنا ہو جاتا ہے

فضائل مذکورہ بالا کی بنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقتدا کو ضروری اور موجب فلاح سمجھنے کی وجہ سے مسلمان بھی اس ماہ مبارک میں اپنے دست کرم کو کشادہ کر دیتے ہیں۔ اہل دولت اس ماہ میں زکوٰۃ ادا کرنے کو پسند کرتے ہیں مسکینوں مسافروں۔ یتیموں اور بیواؤں کے ساتھ سلوک کرتے ہیں مساجد میں افطاریاں بھیجتے کھانے تقسیم کرتے۔ صاحب ثروت طرح طرح سے فرض و نفل صدقات ادا کرتے ہیں جو صاحب ثروت نہیں وہ بھی ہر ممکن کوشش سے کچھ نہ کچھ صدقہ و خیرات کرتے ہیں۔ اس موقع سے بہتر کونسا موقع ہے کہ مسلمانوں کی خدمت میں ایک اسلامی عرضداشت پیش کی جائے۔

مسلمانو! دارالعلوم دیوبند اسلامی و مذہبی مرکز ہے۔ اسلامی خدمات کا وہ متکفل ہے مدارس اسلامیہ کا اصل اصول ہے۔ قرآن و حدیث کی خدمت اوس کا اصلی کام ہے۔ علما باعمل سلایق و فایق۔ مستعد و کارگزار۔ مدرس۔ واعظ۔ مناظر۔ محرر و مقرر تیار کرنا اوس کا فرض ہے۔ اوس میں روئے زمین کے طلبا تعلیم پاتے ہیں ۵۰۰ طلبہ کم و بیش اوس میں موجود رہتے ہیں۔

ممالک غیر حجاز و یمن۔ شام و عراق چین و چین سمرقند و تاشقند۔ روس و ٹلی تک کے طلبہ اس کا شہرہ سنکر آتے ہیں اور یہ سب طلبا عام مسلمانوں کے مہمان ہیں اون کی مہمانی آپ کے ذمہ ہے۔

اس لئے ہماری درخواست ہے کہ

اس ماہ مبارک میں جب آپ زکوٰۃ و صدقات فرض یا نفل ادا کریں تو دارالعلوم کی عام اسلامی خدمات اور مہمانان رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم (طلبہ علوم دین) کی مدارات کو پیش نظر رکھکر کچھ حصہ اپنی زکوٰۃ و صدقات کا اسکو بھی عنایت کیجئے

ہم یہ نہیں کہتے

کہ آپ زکوٰۃ و صدقات وغیرہ کل کی کل سمیٹ کر یہاں بھیجدیجئے۔ ہم غرض یہ کہتے ہیں کہ مقامی مدارس و انجمنوں۔ مساکین و یتیمی اور حاجتمندوں کو بھی دیجئے۔ مگر دارالعلوم کو بھی یاد رکھئے۔ اوسکو بھی حصہ بقدر جثہ کا قاعدہ یاد رکھکر عطا فرمائے۔ اور اس فیض عام میں حصہ دار بنجائیے۔

اور یہ بھی خیال فرمائیے کہ اگر طلبا کے لئے سامان تعلیم بہم نہ پہونچایا اون کے لئے سہولت و آسانی پیدا نہ کی گئی اور اس طرح علم دین میں کمی۔ مذہبی و اسلامی شان میں انحطاط ہوا تو اوس کے جواب دہ بھی مسلمان ہی ہوں گے۔

طلبا دارالعلوم کے سالانہ اخراجات کے لئے اس ماہ مبارک میں ببتی ہزار روپیہ فراہم کرنا ہندوستان کے کثیر التعداد مسلمانوں سے کچھ بھی دشوار نہیں۔

خدام دارالعلوم نہایت شکرگذار اور تہ دل سے دعاگو ہیں اون حضرات کے جنہوں نے ہماری مختصر یاددہانی پر پچھلے سال اس ماہ مبارک میں ارجہ فراکم ایک معقول مقدار اس مد میں عطا فرما دی۔ جس کی توجہ سے اس سال نسبتاً بہ سہولت اسانی سے برداشت ہوں گے۔ واللہ الموفق وما علینا الا البلاغ۔

الملتمس۔ خادم اہل اسلام (مولوی) محمد احمد عفی عنہ مہتمم دارالعلوم دیوبند۔ ۲۹ شعبان ۳۲ء

نشتر یاس مرزا واجد حسین صاحب یاس کے کلام معجز نظام کا پہلا حصہ نشتر یاس کے نام سے حال میں چھپکر شائع ہوا ہے ہم نے اس مختصر دیوان کو نہایت شوق سے پڑھا اور بیساختہ ہماری زبان سے واہ نکلی حقیقت یہ ہے کہ آپ کا جو شعر ہے تیر و نشتر ہے زبان میں نزاکت تخیل میں تازگی وجدت پائی جاتی ہے۔

مرزا صاحب اگرچہ عظیم آباد کے رہنے والے ہیں لیکن کلام بتاتا ہے کہ آپ زبان پر ایسا ہی عبور رکھتے ہیں جیسا کہ ایک قابل اہل زبان کو ہوتا ہے آپ کی زبان نہایت شستہ طرز بیان پسندیدہ اور محاورات پاکیزہ ہیں۔

اساتذہ کی غزلوں پر جو غزلیں آپنے لکھی ہیں حقیقت یہ ہے کہ خوب لکھی ہیں۔

دیوان کے شروع میں یاس صاحب کی ہاف ٹون تصویر اور جناب مسٹر حامد علی خان بیرسٹرایٹ لا کے قلم کا لکھا ہوا یاس صاحب کا مختصر تذکرہ ہے اسکے بعد ماہیت شاعری پر یاس صاحب نے ایک قابل مطالعہ مضمون لکھا ہے لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ مناسب ہے صفحے ۴۸ قیمت ۸ مرزا واجد حسین صاحب یاس جھوائی ٹولہ لکھنؤ کے پتہ پر ملے گا۔

حوادث و اخبار

ملاقات۔ مہاراجہ کپورتھلہ عنقریب حضور نظام کی ملاقات کو جانے والے ہیں۔

آثار قدیمہ۔ ٹیکزیلا کی مزید کھدائی کے لئے سیغہ آثار قدیمہ سے ۲۰ ہزار روپیہ منظور ہوا ہے۔

چلتی ٹرین کے چور۔ کراچی کے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ پولیس نے پورا بور سٹیشن کے متصل تین آدمیوں کو چلتی ٹرین میں چوری کرتے ہوئے دیکھکر فائر کئے۔ ایک چور ہلاک اور دوسرا مجروح ہوا تیسرا بھاگ گیا۔ مجروح گرفتار کر لیا گیا ہے۔

روشنی کا مینار۔ راس ابیر (خلیج عدن) کا روشنی کا مینار آگ سے جل گیا۔

کلارکوں کے لئے جدید قاعدہ۔ ہمدم سندھ گزٹ رقمطراز ہے۔ کہ اب تک گورنمنٹ کی طرف سے سرکاری دفاتر میں بغیر کسی تحقیقات کے کلارک ملازم رکھے جاتے تھے۔ لیکن حال میں ایک نیا قاعدہ جاری کیا گیا ہے۔ کہ نیک چلنی کی بابت پولیس کا سارٹیفکٹ پیش کرنے پر کوئی کلارک سرکاری ملازمت میں لیا جائیگا۔

جہازی کمپنی کی مشکلات۔ پی۔ او۔ کمپنی کا بیں سٹیمر سالسٹ اول تو ولایتی ڈاک لیکر توقف سے بمبئی میں وارد ہوا۔ اور اول مشکل یہ واقع ہوئی کہ ولایتی ڈاک روانہ کرنے کے لئے کمپنی مذا کے پاس کوئی جہاز نہ تھا۔ کولمبو تار دیکر مولٹا ہوا جہاز بلا یا گیا۔ لیکن بمبئی میں آنے پر جہاز کے ہندوستانی خلاصیوں نے ہڑتال کر دی ہے۔ جس کے باعث دوسرے خلاصیوں کا انتظار کیا گیا۔

مسلمان کو اعلے عہدہ۔ گورنمنٹ ہند نے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ آرکیولوجیکل سروے کے جدید مستقل عہدہ کے لئے منظوری عطا کی ہے کہتے ہیں کہ اس منصب پر اول ہی مولوی ظفر حسن کا تقرر عمل میں لایا جائے گا۔

کشتی کی غرق آبی۔ بیلگاؤں کے گوکاک قصبہ میں سخت بارش سے سیلاب آگیا۔ ایک کشتی دریائے گھٹاپ رواسے گذرتی ہوئی ڈوب گئی بہت آدمی غرق ہو گئے صرف ۴ بچائے جاسکے۔

موسم۔ گذشتہ دوشنبہ کی موسمی رپورٹ سے منکشف ہوتا ہے کہ پنجاب راجپوتانہ و گجرات میں مزید بارش ہوئی۔ بنگال و بہار میں قلیل اور دیگر مقامات میں عام طور پر اچھی بارش ہوئی۔ ہنوز باران رحمت کی توقع کی جاتی ہے۔

عطائے وظیفہ۔ ممالک متحدہ کے مسٹر ایایک برنی جو علیگڈھ کالج کے ممتاز گریجویٹ ہیں ان کو حضور نظام نے یورپ میں اقتصادی تعلیم کی غرض سے وظیفہ عطا کیا ہے

ذیابیطس کی تحقیقات کیلئے عطیہ۔ جس معطی نے گورنمنٹ مدراس کو مرض ذیابیطس کی تحقیقات کی غرض سے پچاس ہزار روپیہ عطا کیا ہے۔ وہ راجہ صاحب تہاپورم ہیں۔ جن کا گورنر مدراس نے باجلاس کونسل شکریہ ادا کیا ہے۔

حیوانوں پر بے رحمی کا انسداد۔ حیوانات پر بے رحمی کے تدارک واقعی انسداد کے بارہ میں گورنمنٹ ہند نے ایک مراسلت اس ہفتہ سکرٹری آف سٹیٹ ہند کو بھیجی ہے۔

پھر مسز اینی بسنٹ بطور ٹرسٹی۔ سنٹرل ہندو کالج کو ہندو یونیورسٹی سوسائٹی کے سپرد کرنے کی بابت نئے سرے سے ٹرسٹیوں کا انتخاب ہوا ہے۔ ایک ٹرسٹی کے سبکدوش ہونے کی وجہ مسز ممدوح کا پھر ٹرسٹیوں میں انتخاب کیا گیا ہے۔

جسٹس حسن امام کی روانگی۔ آنریبل جسٹس سید حسن امام یکم اگست کو بانکی پور اپنے وطن وارد ہو کر ۸ کو ولایت روانہ ہو جائیں گے۔

شاہی کمیشن میں مسٹر گوکھلے۔ آمدہ ولایتی ڈاک سے معلوم ہوا ہے۔ کہ گذشتہ ۹ جولائی کو مسٹر گوکھلے نے پبلک سروس کمیشن کے اجلاس میں حصہ لیا تھا۔

آغاز روزہ۔ افسوس ہے کہ بمبئی میں سنی مسلمانوں کا کوئی رہبر نہ ہونے سے انہیں اب کی دفعہ پہلا روزہ رکھنے میں سخت مشکل کا سامنا کرنا پڑا۔ حالانکہ شیعوں نے باہر سے چاند کے نکلنے کی خبر منگا کر ۲۲ جولائی سے روزے رکھنے شروع کر دئے ہیں۔

مسٹر مظہر الحق کی سیاحت کا نچوڑ۔ پٹنہ کے مسٹر مظہر الحق حال میں لندن اور قسطنطنیہ کی سیاحت فرما کر واپس آئے ہیں۔ آپ نے موجودہ ترکوں کی بابت کہا ہے کہ ترک یورپ کے مہذب انسان کہلاتے ہیں اور ترک میں بھی بڑے مہذب دنیا میں ترکوں کی مانند اور کوئی قوم مہذب نہیں ہے۔ یہ قوم اسوقت اپنے ملک اور قوم کی اصلاح کر رہی ہے۔ ترک اٹلی و بلقان سے شکست کھا کر اور بھی محنتی اور جفاکش ہو گئے ہیں قسطنطنیہ میں میں نے سلطان المعظم سے ملاقات کی۔ آپ بڑے ہی قابل شخص ہیں۔ اور اپنے فرائض کو بخوبی سمجھتے ہیں۔ ٹرکی میں چاروں طرف سودیشی کی دہوم ہے۔ اور نہ وہاں شیعہ و سنی کا جھگڑا ہے اور نہ پردہ ہے۔ ترک عورتیں آزادی سے باہر نکلتی ہیں۔ ترکوں کا کہنا ہے کہ جب تک ہندوستان میں ہندو مسلمانوں کی نااتفاقی ہے۔ اوس وقت تک وہ ملک کبھی ترقی یاب نہیں ہو سکتا۔ پھر بھی ہندوستان کے اکثر مسلمان۔ ہندو مسلمانوں میں بدمزگی موجود رہنے ہی سے مسلمانوں کی بہبودی خیال کرتے ہیں۔

تعلیمی ممبر کا دورہ۔ آنریبل سر ہارکوٹ بٹلر بنارس سے سیدھے شملہ واپس آگئے۔ جہاں وہ ۵ اگست کو دورہ پر روانہ ہوں گے۔ بھوپال میں ۹ سے ۸ تک ٹھیریں گے۔ پونا میں ۱۲ تک قیام کرینگے بمبئی چوڑہ ۱۴۔ بانکی پور ۱۶ سے ۱۸ تک اور کلکتہ میں ۱۹ سے ۲۴ تک ٹھیریں گے۔ ۲۴ کو مراجعت فرمائے شملہ ہوں گے۔

مقامی حالات

بارش کا سلسلہ اس ہفتہ بھی بدستور سابق رہا۔ غالباً کوئی دن بارش سے خالی نہیں گیا۔ تدرے حبس کے بعد بارش ہو جانے سے موسم نہایت خوشگوار معلوم ہونے لگتا ہے۔

رمضان المبارک کا چاند۔ ۲۹ شعبان المعظم مطابق ۲۴ جولائی کو گہرا ابر ہونے کے باعث کسی کو نظر نہیں آیا۔ تاہم اکثروں نے باہر سے خبر آنے کے انتظار میں ۲۵ جولائی کو روزہ رکھا جن میں سے بعض نے خبر نہ ملنے پر روزہ کھول لیا۔ اور بعض نے نفلی روزہ کی نیت سے روزہ کو پورا کیا۔ البتہ ۲۵ جولائی کی شام کو چاند کی روشنی اور اونچائی دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ چاند ضرور کل کا ہے۔

لیکن سلسلہ تراویح سب مسجدوں میں ۲۵ جولائی سے ہی شروع کیا گیا۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہوا۔

صاحب سشن جج بہادر کے اجلاس سے ڈکیتی گنج کے مقدمہ میں ۲۴ جولائی کو رام لعل ۔ بہوا نیداس ۔ سہوا دہنور ساکنان شہباز پور اور نتہو ساکن پدم پور ۔ متعلق تھانہ منڈاور ۔ اور سوہن ساکن جہالو ۔ بہوا سنگا ڈیہ ساکن کرپور اور ہربنسا ساکن تمر پور تھانہ بجنور کو دس دس سال اور سلگا و جھبن کو ۷-۷ سال قید سخت کی سزا کا حکم سنایا گیا۔ اور کنہیا بری ہوا۔

آنحضرت صلعم کا دستی نامہ مبارک معہ مہر و دستخط

جو مالک بجر بن منذر بن ساوی کے نام ترغیب اسلام کے لئے لکھا تھا۔ مع جواب ساوی جس کی برکت سے اوس نے مع ہزاروں لشکروں کے اسلام قبول کیا۔ ہمراہ کتاب شمائل النبوی مترجم جس میں آپ کے اخلاق و عادات درج ہیں تقطیع کلان صفحات ۲۴۶ ہدیہ ۱۲ آنہ

حل کلیات اُردو مرزا غالب بڑی قیمت عہ

حل نکات مرزا بیدل قیمت عہ

حل قصائد خاقانی مدخل کورس بی۔ اے قیمت ایک روپیہ (عہ)

کتابوں کے نام سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کسقدر جگر کاوی کی گئی ہے۔ تیھروں کو پانی کر کے بہا دیا۔ محصول بذمہ خریدار۔

پتہ۔ خواجہ علی احمد۔ انصاری بٹالہ۔ ضلع گورداسپور (پنجاب)

کلپاک
یعنی ترک اعلیٰ افسروں کی
ٹوپی

ہمارے معزز احباب کے لئے زیادہ تعداد میں تیار ہو کر آ گئی ہیں۔ اون کی مانگ بہت زیادہ ہے اسلئے اگر آپ کا آڈر بہت جلد آیا تو دوسرے چالان کا انتظار کرنا پڑے گا۔ اگر آپ کو انور پاشا جیسی ٹوپی پہننے کا شوق ہے تو آڈر آج ہی بھیج دیں۔ یہ کلپاک سیاہ خاکی و سبز۔ کاہی نہایت خوشنما رنگ کی۔ اور ہر سائز کی موجود ہیں۔

قیمت صرف للعہ و تین روپیہ ۸ فی ٹوپی

سول ایجنٹ ہندوستان

ایس۔ ایف چشتی۔ اینڈ کمپنی متصل دہلی لندن بنک۔ فبرلقیہ۔ نیشنل کمیشن ڈی تاربوتس قاہرہ (مصر) فبرلقیہ امپیریل۔ ہرکہ۔ قسطنطنیہ۔

داد کا مرہم

دیکھئے جناب مہاراجہ صاحب ریاست شنکر پور ضلع بھاگلپور سے کیا لکھتے ہیں

یہ دوسرا موقع ہے کہ آپ کے داد کے مرہم نے جادو کا اثر دکھایا۔ جس سے میں نے ہر وقت کی پریشانی سے نجات پائی میں مشکور ہوں۔

اس کے استعمال کرنے والے سب ہی جناب مہاراجہ صاحب کی طرح مداح ہیں کیونکہ دوا ہی تین مراتب کے استعمال سے بغیر کسی تکلیف کے ایک دم اچھا کر دیتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۴ آنہ

محصول ڈاک ۴ آنہ۔ ایک سے چھ تک ۵ آنہ

ادویات ہر ایک جگہ دوکانداروں اور ہمارے ایجنٹوں سے ملے گی۔ ورنہ کارخانہ سے طلب فرمائے۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبرہ ۵ و ۶

تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

ایجنٹ کنور بہادر گپت بجنور۔

ڈاکٹر نبی بخش خان (سابق میڈیکل افسر ... افغانستان) پروپرائیٹر شفاخانہ نسیم صحت لاہور

THE
AKHBAR MADINA BIJNOR

جلد ... نمبر ...

مسلمانوں کا واحد قومی مذہبی ادبی اخلاقی تاریخی اور سیاسی ہفتہ وار اخبار

مدینہ

ایڈیٹر
آغا رفیق بلند شہری

مالک و مہتمم
محمد مجید حسن بجنوری

مقام اشاعت
بجنور (ہندستان)

شرح قیمت مدینہ

سالانہ ... ۳ روپیہ
ششماہی ... ۲ روپیہ
رؤساء سے ... ۶ روپیہ
قیمت ہر صورت میں پیشگی لیجاتی ہے

اطلاع - متعلق مضامین خط و کتابت بنام ایڈیٹر اخبار مدینہ ہونی لازم ہے

ضروری

شرح اجرت اشتہارات مدینہ بجنور

مقدار	ایکسال	۶ ماہ	۳ ماہ	ایکماہ	ایک بار
پورا صفحہ	۱۵۰	۹۰	۵۰	۲۵	۱۰
نصف صفحہ	۹۰	۵۰	۳۰	۱۵	[illegible]
ایک کالم	۵۰	۳۰	۲۰	۱۰	۴
نصف کالم	[illegible]	۲۰	۱۲	[illegible]	[illegible]

تمام خط و کتابت و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و مہتمم اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہونی چاہئے

تلغرافات

یورپ مین جنگ

(لندن ۲ اگست) مجلس وزرا کا پہلا اجلاس جو فی زمانہ صدی کا سب سے اہم شمار ہوگا منعقد ہو رہا ہے۔ سلطنت بے صبری سے منتظر ہے کہ انگلستان کیا حصہ لیتا ہے ایک بہت بڑا مجمع مجلس وزرا کے ممبرون کے آنے کی کیفیت دیکھنے کے لئے موجود تہا۔ جلسہ سے پہلے جرمن سفیر سپلس لیچنوسکی صیغہ خارجہ میں آیا تہا۔

(مالٹا ۳۔ اگست) بحیرہ روم کا بیڑا جنگی کارروائی کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ ڈسٹرائر لپوری تیزی سے فرنچ بیڑے کے ساتہ شریک ہونے کے لئے روانہ ہوئے دیگر جہازات بہی جا رہے ہیں۔ انفلکس۔ ایل۔ ویلوتہ۔ اور ڈبلن گو مالٹا مین مقیم ہین مگر یہ روانگی کے لئے ہر وقت تیار ہونگے۔

(سٹاک ہوم ۳۔ اگست) جرمن و روسی بیڑے الینڈ کے متصل معروف جنگ۔ روسی خلیج فنلنڈ میں دہکیل دیئے گئے ہیں۔

(بعد کا تار) جرمنی جزائر الینڈ پر قابض ہو گیا ہے ماہیگیر رپورٹ کرتے ہیں کہ ایک بہت بڑا روسی جنگی جہاز وہان ریت میں دہس گیا ہے۔

(برلن ۳۔ اگست) ایک مخالف ڈریڈنوٹ ایک قسم کا جہاز) متصل انڈرناچ دکہایا گیا۔ دشمن کے آلات پرواز ڈورین اور کلوگنی کے مابین نظر آئے۔ (برلن ۳۔ اگست) مخالف ہوائی جہاز کلوگنی کے متصل دریائے رائن پر دکہائی دئے۔

(لندن ۳۔ اگست) یہ خبر تصدیق طلب ہے کہ جرمنی نے دلسن لائن کا ایک جہاز گرفتار کر لیا ہے چالیس ملین فرنک جو جرمنی بہیجے جانے کو تہے پیرس میں روک لئے گئے۔ پیرس میں ہزارون عورتین بطور فوجی نرسون کے اپنی خدمات پیش کر رہی ہین گرینڈ ڈیوک نکولس روسی افواج کا کمانڈر انچیف مقرر ہوا ہے۔

(برلن ۳۔ اگست) ۵ بجے صبح) سرکاری بیان شائع ہوا ہے کہ جرمن ریپریزنٹیشن کے جواب میں فرانس نے جو کچھ کہا ہے وہ ناقابل اطمینان ہے مزید برآن فرانس سپاہ کو حرکت میں لایا ہے۔ بنابرین ہر لحظہ جنگ کے وقوع مین آنیکا اندیشہ ہے۔ بیان ہذا میں روس پر عین حالت امن میں جرمنی پر حملہ آور ہونیکا الزام لگایا گیا ہے۔ جس سے روس کے صلح جوئی و امن و امان کے وعدون کا بطلان ثابت ہو گیا ہے۔

(برلن ۳۔ اگست) رپورٹ ہوئی ہے کہ کروزر اگسبرگ لیبو پر گولہ باری کر رہا ہے اور بندرگاہ جل رہا ہے۔

بلجیم کا الٹی میٹم۔ (لندن ۳۔ اگست) ۱۲ بجکر ۵۵ منٹ پر) اخبارات رقمطراز ہیں کہ جرمنی نے بلجیم کو الٹی میٹم بہیجا ہے کہ وہ دوستانہ معاہدہ کرے تاکہ بلجیم میں جرمنی کو کارروائی کی سہولت ہو جائے۔ دو شنبہ کی صبح کو جواب مانگا ہے۔

بعد کا تار منظہر ہے کہ نیم سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ بلجیم نے جرمنی کی تجویز منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے اور وہ بے تعلقی پر قایم رہنا چاہتا ہے۔ (بعد کا تار) بلجیم نے جرمن الٹی میٹم کو نامنظور کر دیا۔

(مالٹا ۳۔ اگست) یہان فوجی قانون نافذ ہو گیا ہے۔

(وائنا ۳۔ اگست) لٹرینن زیٹ بیورو رقمطراز ہے کہ دریائے ڈرن پر سخت لڑائی ہوئی۔ سربی سپاہ دریائے مذکور کو عبور کرنا چاہتی تہی جس کی آسٹریا کی سرحدی گارڈ نے مزاحمت کی۔

(پیرس ۳۔ اگست) فرنچ اخبارات لکہتی ہیں کہ گریٹ برٹن ضرور مداخلت کرے گا۔ اور بہر حال فرنچ اس مہم کے افسر ہون گے۔

آلات پرواز کے اڑنے کی مسلسل پرواز سے ہوا گونج رہی ہے جو سرحد کی طرف جا رہے ہیں۔

ما یحتاج زندگی کی قیمت بڑہا کر فائدہ اٹہانے کی کوشش کرنیوالون کو سخت سزا دیجاتی ہے ایفل ٹاور پر گذشتہ شب آلات پرواز کو دیکہنے کے لئے برابر روشنی کی جاتی رہی۔

(۳۔ اگست ۵ بجے ۲۰ منٹ صبح) ڈیلی میل تحریر کرتا ہے کہ لگزمبرگ پر حملہ گویا انگلستان کو براہ راست للکارنے کے برابر ہے۔

ہمیں معلوم ہوا ہے کہ جرمن گورنمنٹ کو متنبہ کر دیا گیا ہے کہ اگر ایک جرمن سپاہی نے بلجیئن سرزمین پر قدم رکہا۔ تو برٹش صیغہ بحری الفور جرمنی کے خلاف معرکہ آرا ہوگا۔

جرمن اسٹاف کا تار منظہر ہے کہ ایک فرنچ ڈاکٹر جس نے مٹز کے پانی کو جراثیم ہیضہ سے آلودہ کرنا چاہا تہا۔ اور ایک فرنچ جماعت جس نے کرچم کی سرنگ کو ڈائنامیٹ سے اڑانے کی کوشش کی تہی۔ یہ سب کورٹ مارشل کے بعد گولہ سے اڑا دئے گئے۔

(انتورپ ۳۔ اگست) کاروبار بند ہے اور فوجی قانون نافذ کر دیا گیا ہے۔

(۵ بجے ۲۰ منٹ شام) سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ فوج کل نصف شب سے حرکت میں لائی جائے گی۔

(لندن ۳۔ اگست) ایک بجکر ۵۰ منٹ صبح) ویلز کے تمام اضلاع کے قایم مقامون کے جلسہ کارڈف میں قرار پایا کہ بیرونی خدمات کے لئے رجمنٹ سواران مرتب کی جائے۔

کوئنز کا جہاز دیکسن خوبرسنوئل جا رہا تہا۔ گرفتار کر کے گسزاون بہیجا گیا۔ بڑے بڑے جنگی جلوس سینٹ پیٹرز برگ کے بازارون سے گذر رہے ہیں پولیس و سپاہ کا کوئی فرد نظر نہین آتا۔ زار و زارینہ محل کے بالاخانہ پر نمودار ہوئے۔ جبکہ مجمع نے قومی گیت گایا۔ گرجے کل لوگون سے معمور تہے جن میں حاضرین نے روسی فتح و نصرت کی دعا مانگی۔

(لندن ۳۔ اگست) فرانس نے بلا اشتعال فرانس کے خلاف جرمنی کی جنگی کارروائیون پر اعتراض کیا ہے۔ فرنچ پارلیمنٹ کا اجلاس آج منعقد ہوگا۔ روسی ڈوما ۸۔ اگست کو منعقد ہوگی۔

(ساڑہے تین بجے صبح) ڈیلی میل رقمطراز ہے کہ معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ شب برٹش مجلس وزرا کے اجلاس کے خاتمہ پر بہی گریٹ برٹن جنگ سے بے تعلق تہا۔

ڈیلی میل کو لس پلماس سے اس مضمون کا تار موصول ہوا ہے کہ دو جرمن جنگی جہازات جزائر کناری کے نواح میں نمودار ہوئے ہیں۔

گورنمنٹ نے گریٹ برٹن کے بے تار پیغام رسانی کے سٹیشنون کا چارج لے لیا ہے۔

(۱/۲ ۱۲ بجے صبح) بل فورٹ کے نواح میں جرمن گرداوری میں مستعدی دکہا رہے ہیں اور اس مقام پر حملہ آور ہیں۔

برلن کا تار منظہر ہے کہ روسی سفیر کو پروانہ راہداری مل گیا ہے۔

(۱۲ بجے ۵۳ منٹ صبح) فرنچ بنکون میں امانت رکہنے والون کو زر امانت کی محدود مقدار نکالنے کی اجازت دیگئی ہے۔

اعانت بہر نو آبادیات کی آمادگی (اوٹاوا ۳۔ اگست) مجلس وزرا کے اہم جلسہ نے بحری فوج محفوظ کے سپاہیون کو طلب کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ انبار کی حفاظت کی غرض سے خاص تجاویز اختیار کی گئی ہین۔ نو آبادی بہمہ وجوہ اپنے فرائض ادا کرنے پر آمادہ ہے۔

(۲ بجے ۱۵ منٹ بعد دوپہر) کنیڈا نے بحری سپاہ محفوظ کے افراد کو طلب کیا ہے۔

اسٹریلیا کسی قدر سپاہ کو حرکت میں لا رہا ہے

(لندن ۳۔ اگست ۱/۲ ۱۱ بجے صبح) کنیڈا آسٹریلیا اور نیوزیلینڈ کی گورنمنٹیں بالاتفاق کارروائی کر رہی ہیں۔

ملبورن کا تار منظہر ہے کہ آسٹریلین جنگی جہازات نہایت سرگرمی سے تیاریون میں مصروف ہیں بری و بحری افواج کی کانفرنس ہو رہی ہیں

جنگ میں برطانیہ کی موجودہ حالت

(لندن ۲۔ اگست) (۶ بجکر ۱ منٹ شام) آج سہ پہر کو پریوی کونسل نے صرف مالی معاملات پر غور کیا۔ سنا گیا ہے کہ حضور ملک معظم نے التوا کے اعلان پر دستخط کر دیئے ہیں۔

ایک خاص گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ معاملات کی حالت نازک ہونے کیوجہ سے عمارت بحری تمام بے تار کے تار برقی سٹیشنون کی نگرانی کرے گی۔ جن میں وہ غیر ملکی جہاز بہی شامل ہیں جو اسوقت انگریزی سمندرون میں ہین۔

(۸ بجکر ۵ منٹ رات) وزارت کا اجلاس ڈیڑہ گہنٹہ تک ہوتا رہا جو وقت وزرا رخصت ہوئے تو اون کے چہرون پر فکر کے آثار نمایان تہے

(۱۲ بجکر ۵ منٹ رات) معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ پارلیمنٹ سے پانچ کروڑ پونڈ محافظتی قرضہ کی درخواست کرے گی۔ وزارت کا اجلاس پہر کل ہوگا۔ جس کے بعد مسٹر ایسکوئتھ پارلیمنٹ کے روبرو بیان دیگر۔

اخبار ڈیلی نیوز اب تک ایسی بات پر زور دئے جا رہا ہے کہ چاہئے کچہ ہو انگلستان کو الگ رہنا چاہیئے۔

ڈیلی کرانیکل لہر لوگون کو ترغیب دیتا ہے کہ وہ جو کچہہ بہی وزارت کا فیصلہ ہو اس کی تائید کرین دوسرے اخبارات انگلستان کی مداخلت لازمی سمجہتے ہیں۔ ڈیلی کرانیکل لکہتا ہے کہ علی طور پر یہ بات یقینی ہے کہ وزرا نے کل مداخلت کا فیصلہ کر لیا ہے۔ یہ بہی افواہ ہے کہ وزارت کے ۲ ممبرون نے کثرت رائے سے یہ فیصلہ ہو جانے پر استعفیٰ دینے کی دہمکیان دین۔

(بعد کی خبر) لندن کے حصہ ویسٹ اینڈ مین نہایت پرجوش نظارے دیکہے گئے۔ جب وزرا رخصت ہونے لگے تو ہجوم نے بڑے زور سے تالیان بجائین اور سپاہیون لوطاحون کو بہی چیرز دئے۔

صیغہ جنگ کی طرف سے حکم دیا گیا ہے کہ تمام ٹریننگ کیمپ بند کر دئے جائین اور ٹیریٹوریل فوج صدر مقام کی طرف لوٹ آئے۔ ریل سے ایک جہاز بحیرۂ شمالی میں اس غرض سے روانہ ہوا ہے کہ ماہیگیر بیڑہ کو واپس بلا لائے۔

(ایک بجکر ۳ منٹ رات) جملہ ویسٹ اینڈ میں جو جوش و خروش ہو رہا تہا اس کا نتیجہ آخر یہ ہوا کہ قصر بکنگم کے باہر بہت سے لوگ جمع ہوگئے اور انہون نے "خدا ہمارے ملک معظم کو سلامت رکہے" "برطانیہ حکومت کرتا رہے" اور مارسیلز۔ گیت گائے۔ لوگون کے بار بار تالی بجانے پر حضور ملک معظم اور ملکہ معظمہ برآمدہ نمودار ہوئے اور لوگون نے اس زور سے چیرز دئے کہ گونج پیدا ہو گئی۔

علامات سے ظاہر ہوتا ہے کہ تمام فریقون مین مصالحت ہونے کا اعلان ہونے والا ہے مسٹر رڈمونڈ واپس لنڈن پہونچ گئے ہین۔

(۳ بجکر ۲۵ منٹ صبح) حصہ ویسٹ اینڈ کو نظارے ایسے تہے کہ بوئرون کی لڑائی کے بعد ان کی نظیر دیکہنے میں نہیں آئی۔ بازارون میں ہزار ہا جوش سے بہرے ہوئے لوگ پہر رہے تہے۔ اخبارات کے خاص ایڈیشن حیرت خیز سرعت کے ساتہ شائع ہوتے تہے اور لوگ بڑے شوق سے خرید کر انہیں گیس لیمپون کی روشنی میں پڑہ رہے تہے۔ جو وقت ٹیریٹوریل فوج بازار سٹرینڈ میں سے گذر رہی تہی تو لوگون نے بڑے جوش سے چیرز دئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلام کا مستقبل

یورپ کی نظر میں

پچھلے دنون فرانسیسی قنصل نے مولائے مراکش کو روئے زمین کا نقشہ دکہاتے ہوئے ظاہر کیا تہا کہ اسلامی مقبوضات کا اس قدر حصہ مسیحیت نے حاصل کر لیا ہے اور اب بہت تہوڑی زمین باقی ہے جس پر اسلام حکمران ہے۔

فرانسیسی قنصل کے خیال کو پیش نظر رکہ کر یورپ کی اوس تقسیم باہمی کو بہی آگے رکہئے جو اوس نے بخیال خویش ممالک اسلامیہ کی قطع برید کر کے آپس میں حصّے لگا رکہے ہیں اون کوششون کو بہی دیکہئے جو مسیحیت اسلام کے اثر کو مٹانے میں کر رہی ہے لیکن با اینہمہ یورپ کے مدبرین "پان اسلام ازم" کے خطرہ سے کسی وقت غافل نہیں۔

ممالک اسلامیہ میں خصوصاً اور مسلمانان عالم میں عموماً جہان کوئی زندگی بخش حرکت پیدا ہوئی یورپ کے جسم میں لرزہ پڑ گیا اور "پان اسلام ازم" کے خواب نظر آنے لگے۔ اس وقت ہم اپنے مضمون میں دو باتون پر بحث کرنا چاہتے ہیں جو گویا یورپ کی نظر میں بہت زیادہ خطرناک ہیں۔

(۱) مستقبل اسلام۔

(۲) اخوت و ہمدردی۔

اسلام کے مستقبل کی نسبت آپ سے پہلے ہم کئی مرتبہ لکہہ چکے ہیں۔ لیکن ہم آج اوس موضوع پر یورپ کے نقطہ خیال سے کچہہ لکہنا چاہتے ہیں تاکہ ہمین اپنی حالت کا اچہی طرح سے اندازہ ہو سکے۔ کہ حقیقتاً ہم کیا ہیں اور ایک حکمران و طاقتور قوم ہماری نسبت کیا خیال رکہتی ہے اور ہم اوس سے اس وقت تک پورے طور پر واقف نہیں جو ہمارے لئے بہت کچہہ خطرناک ہے۔ "فیوچر آف اسلام" کے مصنف کا خیال ہے کہ کسی قوم کے مستقبل پر نظر ڈالنے کے لئے اس امر کی ضرورت ہے کہ سب سے پہلے دو چیزون پر غور کیا جائے۔

(۱) کثرت آبادی۔

(۲) شادابی ملک۔

مصنف مذکور اپنی کتاب میں لکہتا ہے کہ ممالک اسلامیہ کی آبادی اور شادابی پر نظر ڈالنے سے پہلے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مرکز اسلام پر نظر ڈالی جائے۔ چنانچہ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ملک عرب بحیثیت شادابی اور کثرت آبادی کے بقول سٹرامس بہدون نہایت اچہی حالت میں ہے ایام حج میں اس امر کا اندازہ آسانی سے کیا جا سکتا ہے کہ مکہ معظمہ میں غیر ممالک کے مسلمانون سے قطع نظر خود عرب کے باشندے کسقدر کثرت سے حج کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ ایام حج میں حجاج کی حالت کیفیت اور کثرت کو دیکہکر یہ فیصلہ آسانی سے کیا جا سکتا ہے کہ اسلامی آبادی کی حدود اون حدود سے وسیع تر ہیں جو مؤلفان جغرافیہ نے ہم کو بتائی ہیں۔

جدہ عرب کا ایک مشہور شہر ہے۔ جسے اسلامی آبادی و شادابی کے لحاظ سے خلاصہ عالم اسلامی کہنا بے جا نہیں ہے۔ یہان کے باشندون میں علاوہ خاندانی عربون کے ایک گروہ کثیر اون لوگون کا ہے جو اون بے شمار حاجیون کی اولاد ہیں۔ جو عرب کے مقدس شہرون میں عمر بسر کرنے یا مقدس موت حاصل کرنے کے لئے عرب کی سرزمین ہی میں رہجاتے ہیں اور وطن کو ہمیشہ کے لئے ترک کر دیتے ہیں۔ مذکورہ بالا وجوہ سے فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ مرکز اسلام بحیثیت کثرت آبادی و شادابی ملک نہایت اچہی حالت میں ہے اور اسی نسبت سے معلوم ہو سکتا ہے کہ دوسرے مقامات کے مسلمانون کی حالت بہی بہت زیادہ اچہی ہے۔ اور اس لحاظ سے ان کا مستقبل کامیاب۔

فیوچر آف اسلام کے مصنف کے مذکورہ بالا خیالات مظہر ہیں کہ یورپ کی نظر میں اسلام کے مستقبل پر اجتماع ایام حج سے کافی روشنی پڑتی ہے۔ اور یہ اجتماع ایسا ہے کہ ممالک اسلامیہ اور مرکز اسلام کی شادابی اس سے عیان ہوتی ہے۔

آگے چلکر یہی مصنف لکہتا ہے کہ اسلام کی ابتدائی حالت پولٹیکل اور اکالو میکل یعنی ملک داری و انتظامی تہی۔ اسلئے اوس کی ترقی و کامیابی یقینی تہی۔

ان تمام خیالات سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حج ایک ایسا اسلامی رکن ہے جس میں دوسری اقوام کے لئے بخیال یورپ ایک ایسی تحریک یا اتحاد بغرض استیصال مسیحیت کا فرض انجام دیا جاتا ہے جو دوسری اقوام کے لئے بہت کچہہ خطرناک ہے۔

اخوت و ہمدردی جو اسلام کی بہترین تعلیم اور مسلمانون کا ایک پاکیزہ دستور العمل ہے یورپ کے اس خیال کا تقویت بخش ہوا ہے اور وہ اس نتیجہ پر پہونچا ہے کہ مسلمانون کا باہمی اتحاد یا دنیائے اسلام کے مسلمانون کا باہمی اجتماع (ایام حج) میں بہت کچہہ خطرناک ہے۔ اور اندیشہ ہے کہ کہیں کسی وقت یہ قوم ملکر غیر اقوام کی تباہی کا موجب نہ بنے۔

یورپ کے اس واہمہ کی بنا پر بعض حلقون میں یہ غلط خیال پیدا ہو گیا ہے کہ یورپ "پان اسلام ازم" کے خطرہ سے محفوظ رہنے کے لئے سفر حج کے وسائل کو تنگ کرنا چاہتا ہے تاکہ مسلمانان عالم کا اجتماع نہ ہو سکے اور وہ تبادلہ خیالات سے محروم رہیں یہ خیال ہر چند کہ بالکل لغو ہے اور ہمارا ہرگز ایسا خیال نہین کہ کوئی حکومت محض واہمہ کی بنا پر ایسا کر سکے گی اور یہ کہ گذشتہ سال سے سفر حج کیلئے جو تجاویز ہو رہی ہیں وہ صرف حجاج کی آسانی اور آرام پہونچانے کے لئے ہیں۔ لیکن اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا ہے کہ حکومت کے بعض عمال کی سخت گیری اس قسم کے شبہات کو مبادل بہ یقین کر دیتی ہے جس کے نتایج ہمیشہ نقصان رسان ہوتے ہیں۔

جہان تک ہم اس امر پر غور کرتے ہیں یورپ اور مسلمانان عالم دونون ایک حد تک غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ یورپ کا یہ خیال ہی عاری از صحت ہے کہ مسلمانان عالم کی تحریک اتحاد یا مکہ معظمہ میں اجتماع ایک خطرناک صورت رکہتا ہے اور یہ کہ وہ آئندہ باہمی اتفاق سے غیر اقوام کو نقصان پہونچائین گے۔ باصاف الفاظ میں مسیحیت کا استیصال کرین گے۔ اور مسلمانان عالم بہی اس خیال میں اصابت سے دور ہیں کہ یورپ مسلمانان عالم کے مذہبی ارکان میں مداخلت کرنا چاہتا ہے اور سفر حج کو شرائط کی تنگیون سے محدود بنا رہا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلام کا مستقبل ہرگز خطرناک نہیں۔ مسلمان منصف و عدل گستر حکمران قوم کی وفادار رعایا رہنا اور اطاعت ایک مذہبی حکم خیال کرتے ہیں اسلئے مسلمانون کی جانب سے عیسائی قوم کا بدظن رہنا یا اون کے مستقبل سے اندیشہ رکہنا ایک دور از قیاس امر ہے۔

اسلام ایک ایسا سادہ مذہب ہے جس میں فساد و فتنہ کا استیصال کر دیا گیا ہے اور ابتدائے اسلام سے لیکر اسوقت تک اوس کے احکام میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی ہے اور نہ آئندہ ممکن ہے۔ اسلام نے جو ترقی حاصل کی اور غیر مذاہب نے اوس کا حلقہ اطاعت گردن میں ڈالا وہ اوسکے پسندیدہ ارکان صداقت و پاکیزگی۔ اور کرم و بخشش کی وجہ سے ہے۔ اسلام نے کسی وقت یہ حکم نہیں دیا کہ بے جا طریقہ پر غیر قومون کو ستاؤ بلکہ ہر ایک بات میں عدالت و انصاف پیش نظر رکہا گیا ہے۔

تاریخ اسلام پر نظر ڈالو اور غور کرو کہ اسلام کو اسلام کے مستقبل کی نسبت میں بالکل لغو اور صداقت اپنی صداقت و پاکیزگی کی بدولت ترقی پذیر ہوا یا بخیال یورپ نمائشی سیاست اور جبر و اکراہ سے۔ ہم دعوے کے ساتہہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ تاریخ اسلام میں ایک نظیر بہی ایسی نہ مل سکے گی کہ اسلام دوسری قومون کے لئے غضب بنکر اون کی تباہی کا موجب ہوا ہو بلکہ کثرت سے ایسی مثالیں ملیں گی کہ اسلام نے عام رحمت سے مخلوق خدا کو نفع پہونچایا لیکن بدبختی سے انسانون نے خدا کی رحمت سے خود فائدہ نہ اوٹہایا اور اپنے ہاتہون آپ تباہ ہوئے۔ پس جس طرح اسلام کی ابتدا سادہ اور پُر امن رہی ہے اوسی طرح اوس کا مستقبل بہی پُر امن رہے گا۔

مسلمانان عالم چند روز سے صدیون کی غفلت اور تباہی بخش زندگی سے نکلکر حقیقی زندگی حاصل کرنے کی طرف متوجہ ہوئے ہیں اور کوشش کر رہے ہیں کہ اون کا ضعف و افلاس دور ہو۔ اون کی مذہبی کمزوریان رفع ہون اور وہ دوسری قومون کی طرح زندہ قوم بن جائین۔

افسوس ہے کہ مسلمانون کی یہ حرکت جو ابہی نہایت خفیف ہے یورپ کے لئے سوہان روح بن رہی ہے اور وہ خواہ مخواہ کے دور از کار خیالات کی بنا پر فرضی خطرہ کا شکار ہونا چاہتا ہے۔ اسلام جس صداقت و پاکیزگی کو دنیا میں لے کر آیا اور اپنی جس رحمت و برکت کو پہیلایا وہ بہت کچہہ قدر کے قابل ہے اور یہی وہ کشش ہے جو لوگون کو اپنی طرف کہینچ رہی ہے اور خدا کے فضل و کرم سے قیامت تک اسلام اس کشش صداقت کا جامع رہے گا اور حقیقت و صداقت کے متلاشی اسلام میں داخل ہو کر اوس سے سیراب ہون گے۔

اسلام کا وسطی زمانہ اگرچہ بہت کچہہ کمزور رہا ہے اور اشاعت و تبلیغ کا وہ فرض جو اسلام نے ہر ایک مسلم پر لازم کیا ہے بہت کچہہ بے پروائی و غفلت کا شکار رہا۔ لیکن موجودہ دور کے مصائب و مصاعب نے مسلمانون کو بیدار کر دیا ہے اور وہ اپنے اس فرض کی ادائیگی کی جانب متوجہ ہو چلے ہیں۔ خداوند تعالے اونہین کامیاب فرمائے۔ اور اون کی ہمتون میں برکت عطا کرے۔

یورپ میں تبلیغ و اشاعت اسلام کا کام ترقی پذیر ہے ہندوستان و افریقہ وغیرہ میں اس فرض کی ادائیگی کی جانب توجہ ہو چلی ہے چنانچہ پادری کا ینزک کہتا ہے کہ اسلام افریقہ میں نہایت سرعت کے ساتہہ پہیل رہا ہے اور جدہر اوس کا اثر پہیلتا ہے وہان وہ عمدہ خصائل و فضائل کی بدولت استحکام قبول کرتا ہے اگر افریقہ میں اسلام کی یہی تیز رفتاری رہی تو یقین ہے کہ عیسائیت کا وہان سے بالکلیہ استیصال ہو جائے گا اور نہ صرف یہی بلکہ مسیحی مشنری ذلیل ہمیشہ ناکامیاب رہین گی۔

غرض اسلام کا مستقبل یورپ کے نقطہ نظر سے بہی اور شاہدات موجودہ کے اعتبار سے بہی انشاءاللہ العزیز کامیاب رہے گا لیکن وہ خطرات جو یورپ

تاریخ اسلام

(۱۵)

لقمان علیہ السلام

لقمان نام کے دو بزرگ گذرے ہیں جنہیں سے ایک کا پورا نام لقمان ذحکیم بن عنقایہ ہے یہ حبشی النسل تھے۔ خداوند تعالے نے ان کو حکومت عطا فرمائی تھی۔ نبی نہ تھے ایک مورخ کا بیان ہے کہ یہ آزار کی اولادیں سے تھے ایکہزار برس کی عمر پائی حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں تھے اور خیاطی کا کام کرتے تھے۔ بعض مورخ کہتے ہیں کہ چرواہے تھے۔ دوسرے لقمان بن عادہیں جو قوم عاد کے بقیہ میں سے ہیں آپ کو نبوت ملی۔ آپ کی عمر ۳ ہزار برس کی ہوئی بنی آدم میں آتنی عمر کا کوئی نبی دوسرا نہیں ہوا۔

شعیا علیہ السلام

شعیا علیہ السلام کے والد کا نام تحف یا امصیا ہے۔ آپ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسی علیہ السلام کے تشریف لانے کی بشارت دی۔ جنانچہ بیان کیا کہ میں نے دو سوار دیکھے ... روشن ہوگئی ہے اور جن میں سے ایک گدہے پر اور دوسرا اونٹ پر سوار ہے سادل الذکر حضرت عیسی اور موخرالذکر حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ نے اپنی قوم کو راہ ہدایت کی طرف بلایا اور احکام خداسے آگاہ کیا۔ لیکن قوم نے نہ مانا۔ اور آپ کو مار ڈالنا چاہا۔ آپ قوم میں سے نکل کر چلدئے راستہ میں ایک درخت دیکھا کہ وہ درمیان سے شق ہوگیا ہے آپ اوس میں چھپ گئے لیکن کرتے کا دامن درخت سے باہر نکلا رہ گیا شیطان نے قوم کو آگاہ کیا۔ کہ حضرت شعیا علیہ السلام فلاں درخت میں چھپے ہوئے ہیں قوم نے درخت کو آرے سے چیر ڈالا آپ کے بھی دو ٹکڑے ہوگئے

ارمیا علیہ السلام

حضرت شعیا کے بعد مبعوث ہوئے آپ کے والد کا نام خلقیا ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حضرت خضر آپ ہی ہیں۔ قوم بنی اسرائیل نے مذہب میں قسم قسم کی خرابیاں اور بدعات پیدا کرلی تہیں۔ خداوند تعالے نے اون کی ہدایت کے لئے آپ کو بہیجا اور آپ نے احکام خداسے قوم کو آگاہ کیا۔ لیکن قوم نے آپ کی بات نہ سنی تو خدا کی طرف سے وحی نازل ہوئی۔ کہ اب یہ قوم ہلاک ہونے والی ہے۔ چنانچہ بخت نصر بادشاہ مقام بابل سے چہ لاکھ نیزے لیکر ان پر چڑھ آیا آسمان سے بجلی گری۔ حضرت ارمیا بحکم خدا جان سے بچنے لگے ہے بخت نصر نے بیت المقدس کو ویران کردیا۔ چالیس ہزار علماء توریت کو قتل کیا اور ۷۰ ہزار بچے قید کرکے غلام بنائے۔ یہ تمام بچے انبیاء علیہم السلام کی اولادمیں سے تہے اس واقعہ میں بنی اسرائیل بالکل تباہ ہوگئے۔

حضرت ارمیا مصر میں مقیم تہے کہ ان پر وحی آئی اور خدانے ظاہر کیا کہ ہم بیت المقدس کو آباد کرین گے۔ آپ اس وحی کے بعد گدہے پر سوار ہوکر مقام ایلیا میں آئے اور یہاں ویرانہ دیکھکر فرمایا انی یحیی ھذہ اللہ بعد موتھا بس اس کی تباہی کے بعد اسکو آباد کردیں گا یہ فرماکر آپ نے گدہے کو باندہ دیا اور ایک ایک مقام پر سو رہے خدا کے حکم سے فرشتہ قابض الارواح نے گدہے اور آپ کی روح قبض کرلی اور ایکسو برس تک آپ مع اپنے گدہے کے مردہ رہے۔

آپ کی اس عارضی وفات کے ۷۰ برس بعد فارس کے بادشاہ یوشک کو خدا نے بہیجا اور وہ ۳۰ برس کی مدت میں مقام ایلیا کو آباد کیا۔ جب دوبارہ زندہ ہوئے تو ایلیا کو خوب آباد و پر رونق دیکھا۔ بعض مورخوں کا بیان ہے کہ عزیز علیہ السلام کے قصہ میں جس سانحہ کا ذکر ہے وہ آپ ہی تہے

دانیال علیہ السلام

دانیال نام کے دو بزرگ گذرے ہیں ایک دانیال اکبر یہ حضرت ہود و صالح علیہ السلام کے درمیان میں تہے۔ انہیں نے خدا کے حکم سے دنیا ... ... اس کام میں ان کے ساتھ کام کیا۔ مورخوں کا بیان ہے کہ آپ قوم عاد کی لڑائیوں میں تہے۔

آپ کی قبر عراق میں ہے ابو موسی عشری کے زمانہ میں لوگوں نے آپ کی ناک ... جو ایک گز لانبی تہی حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت تہی آپ نے ناک کو کفن دیکر نماز پڑہی اور دفن کردیا دوسرے دانیال اصغر آپ زمانہ بخت نصر میں تہے۔ علم نجوم و رمل میں کامل تہے۔ بخت نصر آپ کو اور اولاد انبیا علیہم السلام کو مقام بابل میں لے گیا۔ بخت نصر نے ایک خواب دیکھا جس کی تعبیر لوگ نہ دے سکیں۔ حضرت دانیال علیہ السلام نے تعبیر بتائی۔ بخت نصر آپ کا معتقد ہوگیا۔ اور آپ کو سجدہ کیا بخت نصر کے مرنے کے بعد آپ مقام ایلیا کو تشریف لے گئے اور مقام یا سوس واقع خورستان میں وفات پائی۔

عزیز علیہ السلام

آپ ہارون علیہ السلام کی اولادمیں سے ہیں بعض علماء کا بیان ہے کہ آپ نبی نہ تہے عالم تہے۔ بعض کا قول ہے کہ سو برس کے مرنے کا واقعہ (جس کا بیان حضرت ارمیہ کے حالات میں ہوا) آپ ہی کا واقعہ ہے انہیں علماکا قول ہے کہ جب مرکر آپ پھر زندہ ہوئے تو آپ کی اولاد بوڑہی ہوگئی تہی آپ کی داڑھی سیاہ تہی لوگ آپ کو دیکھ کر خفا کہنے لگے۔ چالیس برس کی عمر میں آپ کی وفات اول ہوئی۔ سو برس تک مردہ رہے۔ اور پھر بھی ... ... کہ جنت میں نہ کتا ہے نہ گدہا۔ مگر اصحاب کہف کا کتا اور حضرت عزیز علیہ السلام کا گدہا جسکو مار کر خدانے پھر زندہ کیا۔ جنت میں موجود ہوں گے۔

آپ کے آخر ایام میں فارس کی حکومت شام سے نکل کر یونان روم میں آگئی تہی۔ جبل طور پر آپ کی قبر ہے جو بیت المقدس کے مشرق میں واقع ہے آپ کی وفات کے بعد شمعون جو حضرت ہارون علیہ السلام کی نسل سے تہے۔ بیت المقدس کے والی اور بنی اسرائیل کے متولی ہوئے۔

زکریا علیہ السلام

آپ کے والد کا نام برخیا ہے آپ یہودا یا حضرت سلیمان کی اولاد سے ہیں۔ نجاری یا اینٹ بنانے کا پیشہ کرتے تہے۔ بخت نصر کی وفات کے بعد جب بنی اسرائیل کا بقیہ ایلیا میں آکر آباد ہوا۔ تو اوس نے طرح طرح کی بدعتیں پیدا و جاری کین۔ خداوند تعالے نے اون کی ہدایت کے لئے آپ کو بہیجا آپ بنی اسرائیل کو ہدایت فرماتے۔ گناہوں سے روکتے اور شرعی سزا دیتے تہے۔ آپ کی بیوی اور عمران کی بیوی دونوں بہنیں تہیں۔ یہ عمران حضرت مریم علیہا السلام کے والد ہیں۔ حضرت زکریا علیہ السلام حضرت مریم علیہا السلام کے کفیل تہے۔ آپ نہایت خوبصورت تہیں۔

حضرت مریم علیہا السلام کی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ آپ بیت ... میں جیسا کہ قرآن مجید میں حضرت ... علیہ السلام اور حضرت زکریا کا واقعہ اس طرح ہے ان اللہ اصطفی آدم و نوحا و آل ابراہیم و آل عمران علی العلمین الخ (پ ۳ سورہ آل عمران ع ۱۲) بیشک اللہ نے آدم کو اور نوح کو اور ابراہیم کی اولاد کو اور عمران کی اولاد کو سارے جہان کے اوپر برگزیدہ کیا ہے یہ اولاد ہیں ایک دوسرے کی اور اللہ سنتا جانتا ہے جب عمران کی عورت نے کہا کہ اے میرے رب جو کچھ میرے پیٹ میں ہے خالص آزاد میں نے تیری نذر کیا تو اوسے میری طرف سے قبول کر تو سنتا جانتا ہے پہر جب وہ لڑکی جنی تو بولی کہ اے میرے رب میں نے تو لڑکی جنی ہے اور اللہ خوب جانتا ہے جو وہ جنی اور بیٹا ایسا نہیں ہوسکتا جیسی وہ بیٹی تہیں۔ اور میں نے اوس کا نام مریم رکہا ہے اور میں اوسکو اور اوسکی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔ پہر اوس کے سب نے اوسے اچہی طرح قبول کیا۔ اور اچہی طرح بڑہایا اور زکریا کو اوس کا کفیل بنایا۔ جب کبہی اوس کے پاس زکریا محراب میں آتا تو اوس کے پاس کچہ کہانا رکہا ہوا پاتا۔ زکریا نے کہا اے مریم یہ کہانا کہاں سے تیرے پاس آتا ہے وہ بولی یہ اللہ کے پاس سے آتا ہے بیشک اللہ جسکو چاہے بے حساب رزق دے۔ اسی موقعہ پر زکریا نے اپنے رب سے دعا کی کہا اے میرے رب اپنی طرف سے مجھے پاک اولاد بخش بیشک تو دعا سنتا ہے پہر جب زکریا محراب میں کہڑا نماز پڑہ رہا تہا فرشتوں نے اوسے اوسے آواز دی کہ کہا کہ اللہ تجہے خوشخبری دیتا ہے یحیی کی جو خدا کے کلمہ (یعنی عیسی علیہ السلام) کا مصدق ہوگا اور ایک سید ہوگا۔ اور عورتوں سے برطرف رہے گا۔ اور ایک نبی ہوگا نیکوں میں سے زکریا نے کہا اے میرے رب میرے لڑکا کیونکر ہوگا اور میری حالت یہ ہے کہ میں بڈہا ہوں اور میری عورت بانجہ ہے فرمایا اسی طرح اللہ جو چاہے سو کرتا ہے۔ کہا اے میرے رب مجہے کوئی نشانی دے فرمایا تیری نشانی یہ ہے کہ تو تین دن لوگوں سے نہ بول سکیگا صرف اشارہ کرے گا۔ اور اپنے رب کو بہت یاد کرتا رہ اور صبح و شام تسبیح کر۔

حضرت یحیی علیہ السلام پیدا ہوئے اور حضرت زکریا علیہ السلام کی زندگی ہی میں قتل ہوئے۔ جس وقت یحیی علیہ السلام قتل ہوئے حضرت زکریا علیہ السلام ایلیا کے درختوں میں چلے گئے ایک درخت نے پکار کر آپ کو بلایا جب آپ اوس کے قریب گئے وہ پہٹ گیا اور آپ اوس میں چہپ گئے شیطان نے قوم کو آپ کا پتہ بتلا دیا اور قوم نے اوس درخت کو آرے سے چیر ڈالا۔ آپ کے بہی درخت کے ساتہ دو ٹکڑے ہوگئے۔ اس وقت آپ کی عمر ۱۰۰ برس کی تہی۔ مورخوں کا بیان ہے کہ آپ حضرت عیسی علیہ السلام کی ولادت کے بعد قتل ہوئے اور مقام صخرہ ایلیا میں منارہ ارواح کے نیچے دفن ہیں۔

شذرات

چٹوں کی چوری کا شرمناک جہگڑا

ہم نے اوس شرمناک جہگڑے کو نہایت افسوس کے ساتہ سنا جو صاحب وکیل و السفیار کے مابین چند روز سے ہو رہا ہے وکیل کہتا ہے کہ السفیار کے مالک منشی عبدالکریم صاحب مزمل نے (جو منشی علی بخش صاحب مرحوم مالک اخبار وکیل کے ایک قریبی عزیز ہیں) اخبار وکیل کے خریداروں کی چٹیں ناجائز طریقہ پر حاصل کیں اور ان سے کام لیا۔

منشی عبدالکریم صاحب کا بیان ہے کہ وکیل کے ایڈیٹر نے ازراہ تعصب ایسا الزام لگایا ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ ہم نے چٹیں نہیں حاصل کین۔ اصل یہ ہے کہ منشی عبدالکریم صاحب مزمل کی شان سے یہ امر بالکل بعید معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے بزرگ و محترم منشی علی بخش صاحب مرحوم کے اخبار وکیل کے خریداروں کی چٹیں ناجائز طریقہ پر حاصل کریں اور اون سے خود فائدہ اٹہائیں۔

واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ منشی عبدالکریم اس الزام سے بری ہیں اور وکیل کا یہ الزام صرف جوش رقابت کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے جو وکیل جیسے اخبار سے بہت کچہ بعید ہے۔

یورپ کی طاقتیں باہم ٹکرانے کو ہیں

اہرین سیاست عرصہ دراز سے جس عالمگیر اہل جنگ کا خواب دیکھ رہے تھے اب اوس کا وقت آگیا ہے اور یورپ کی طاقتیں باہم ٹکرانے کو ہیں۔

ناظرین مدینہ کو معلوم ہوگا کہ سرویہ اور آسٹریا کے تعلقات میں بہت دنوں سے کشیدگی چلی جاتی ہے پچھلے دنوں جو ولیعہد آسٹریا کے قتل کا واقعہ پیش آیا ہے وہ اسی کشیدگی کے نتائج میں سے ہے ولیعہد کے قتل کے بعد اسٹریا نے ایک یادداشت سرویہ کے نام اس مضمون کی روانہ کی۔ کہ سرویہ ولیعہد اسٹریا کے قاتلوں کو نیز مقام سراجیوو کے سازش کرنے والوں کو سخت ترین سزا دے اور جن جن متعلقات میں آسٹریا کے خلاف تحریک مخالفت جاری ہے اوسکو بند کیا جائے اور یہ تمام اصلاحیں اسٹریوی عہدہ داروں کی شرکت سے عمل میں لائی جائیں اور جن سرویٰ عہدہ داروں کے نام اسٹریا پیش کرے۔ سرویہ اون کو فوراً برطرف کردے۔ ان امور کا جواب فوراً دیا جائے ورنہ فوج حرکت میں لائی جائے گی۔ اور اس معاملہ میں کسی کی مداخلت قبول نہ کی جائے گی۔

سرویہ ایک چھوٹی سی ریاست ہے اور اسٹریا ایک بڑی سلطنت۔ لیکن چونکہ سرویا روس کا ہم مذہب و ہم قوم ہے اس لئے روس اوس کا معاون ہے چونکہ آسٹریا کی یادداشت پہونچنے پر روس نے ظاہر کیا ہے کہ اگر اسٹریا کی طرف سے جنگی کارروائی عمل میں آئی تو روس الگ تھلگ نہ رہے گا۔ اس اعلان کے بعد روس نے اپنی فوجوں کو نہ صرف تیاری کا حکم دیا ہے بلکہ حرکت بھی شروع ہوگئی ہے روس انگلستان اور فرانس تینوں ایک طرف ہین اور آسٹریا۔ جرمنی۔ اور اٹلی ایک طرف تھے اس اتحاد باہمی سے روس کے مقابلہ میں جرمنی آسٹریا کے ساتھ ہوگا اور اٹلی بھی۔ اور ان کے مقابلہ میں روس کے ساتھ انگلستان و فرانس ہونگے جرمنی افواج میں بھی حرکت شروع ہوگئی ہے اور یورپ میں اس سے ایک عام بےچینی پیدا ہوگئی ہے بنکوں کے ٹوٹنے کی خبرین آرہی ہیں بازار کا نرخ بہت کچھ گر گیا ہے اور یہان تک اوس کا اثر پڑا ہے کہ ہندوستان کے بنکوں کا نرخ بھی سرکاری کاغذن کے لئے بہت گھٹ گیا ہے۔

تازہ ترین خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ حالت نہایت نازک ہے روسی اور جرمنی افواج اور بیڑے نقل و حرکت میں مصروف ہین اور جیسا کہ پچھلے ہفتہ کی خبروں سے معلوم ہوچکا ہے اسٹریا کے اعلان جنگ کر دینے سے جرمنی و روسی افواج نے سرحدی اسٹیشنوں کو اپنی حفاظت میں لے لیا ہے۔ اسٹریا و سرویہ کی فوجوں میں معمولی چھیڑ چھاڑ بھی ہو چکی ہے۔

برطانیہ مصلحت کے لئے کوشش کر رہا ہے۔

لیکن ظاہری حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید برطانیہ کی پالیسی اس موقع پر کامیاب نہ ہو۔

بہر حال اگر جنگ ہوئی تو یہ جنگ ایک عالمگیر جنگ ہوگی۔ اور یورپ کی طاقتوں کے وہ غبار جو مدتوں سے دل میں تھے اس جنگ میں خوب نکلیں گے۔ لیکن اس جنگ کے عام نقصانات سے قطع نظر دور افتادہ ہندوستان بھی مضرات سے محفوظ نہ رہے گا۔ کیونکہ جرمنی و آسٹریا ہی سے ہندوستان کی زیادہ تجارت ہے۔ اور بحالت جنگ درآمد و برآمد میں بہت کچھ کمی ہو جائے گی۔

ایک سو پینتالیس برس کا ایک سپاہی

معاصر سراج الاخبار ایک عثمانی اخبار سے ناقل ہے کہ موضع باندازی واقع نیکدہ و نوشہر میں ایک سپاہی ایک سو پینتالیس سال کی عمر کا موجود ہے جس کا نام عمر آغا ہے یہ سپاہی نہایت لطیفہ گو اور خوش مذاق ہے۔

عثمانی اخبار کا نامہ نگار جس نے یہ اطلاع دی ہے لکھتا ہے کہ شخص مذکور کے دیکھنے کے لئے بہت سے آدمی آتے ہیں۔ میں بھی دیکھنے گیا۔ جسوقت اوس کے مکان پر پہونچا دیکھا کہ وہ وضو کر رہا ہے کچھ دیر بعد اوس نے بجہت بیان کیا کہ اسوقت میری عمر ۱۴۵ سال کی ہے۔ خدا کے فضل و کرم سے میرے دو لڑکے ہیں ایک کی عمر ۹۰ سال کی ہے اور دوسرے کی ۷۰ سال نامہ نگار کا بیان ہے کہ عمر آغا نہایت جسیم ہے قدیم وضع کی ایک ٹوپی اوس کے سر پر ہے۔ عمر آغا کا دماغ نہایت صحیح ہے اور باوجود اس قدر عمر ہو جانے کے عقل خراب نہیں ہوئی۔

موضع مذکور کی آب و ہوا بھی نہایت عمدہ ہے

ہز ہائینس آغا خاں بحیثیت شاہ البانیہ

یورپ جس قدر البانیہ کی آزادی کا متمنی تھا افسوس ہے کہ آزادی حاصل ہونے پر یورپ کو اسقدر سکون۔ اطمینان۔ اور خوشی نصیب نہیں ہوئی جس قدر کہ وہ چاہتا تھا اور البانیہ خودمختار و آزاد ہوتے ہی خونریزی اور فتنہ و فساد کا مرکز بن گیا۔

جب سے پرنس ویڈ البانیہ کا حکمران قرار دیا گیا ہے البانیا میں ایک دن بھی خطرہ و خوف اور فتنہ و فساد سے خالی نہیں گذرا آزادی کے عاشق البانی ویڈ کو اپنا حاکم تسلیم کرنے میں پس و پیش کرتے ہیں اور حریت کے خواہاں ہیں حقیقت یہ ہے کہ ایک حریت پسند و بہادر قوم کے لئے ایک ایسے حکمران کی ضرورت ہے۔ جو قومیت اور مذہب میں متحد ہو۔ پرنس ویڈ نہ البانی قوم میں سے ہے اور نہ مسلمان اس لئے البانی اوس سے سخت متنفر ہین۔ اور اوس کی حکومت کو کسی طرح تسلیم نہیں کرتے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ البانیا کا حکمران ایک ایسا مسلم پرنس مقرر کیا جائے جو موجودہ اسلامی حکومتوں میں سے کسی سے تعلق نہ رکھتا ہو یا ٹرکی کا کوئی اعلیٰ افسر یا شاہی خاندان کا رکن ہو۔ تاکہ البانی بغاوت سکون سے مبدل ہو جائے۔

اول الذکر تجویز کو پیش نظر رکھکر معزز معاصر حبل المتین نے رائے دی ہے کہ ہز ہائینس سر آغا خان کو البانیا کی حکومت دیدیجائے جس سے تمام مشکلات حل ہو جائیں گی اور البانی بھی راضی ہو جائیں گے۔

معاصر موصوف کی تجویز تو معقول ہے لیکن کلام اس میں یہ ہے کہ البانی ایک ایسے مسلم حکمران کو پسند بھی کرلین گے جو ان کے نزدیک مذہباً اسلام سے برائے نام تعلق رکھتا ہے۔ اور جس کی سیاست البانی قوم کی حریت کے بالکل منافی ہے لیکن باینہمہ ہمارا خیال ہے کہ اگر سر آغا خان کو انتخاب کرلیا گیا۔ اور اونہوں نے بردباری و حریت جائز کو پیش نظر رکھکر کام کیا تو ہمیں امید ہے کہ البانی پرنس ویڈ سے آپ کی حکومت کو ایک حد تک پسند کرین گے۔ اور موجودہ فتنہ و فساد اگر بالکل نہیں تو بہت کچھ زائل ہو جائیگا۔ لیکن اس تجویز سے دوسری تجویز بہرحال عمدہ اور بہتر ہے۔

کابل میں داخلہ کیلئے پاسپورٹ کی ضرورت

پانیر کا نامہ نگار ہیں خبر کا ذمہ دار ہے کہ امیر صاحب کابل نے حکم جاری فرمایا ہے کہ کوئی شخص کابل میں بغیر پاسپورٹ کے داخل نہ ہوسکے گا خواہ وہ ہندوستانی ہو یا کابلی اس قسم کے پاسپورٹ پشاور سے پوسٹماسٹر صاحب افغانستان سے ملا کرین گے۔

نامہ نگار کا بیان ہے کہ امیر صاحب کو اس حکم کے دینے کی ضرورت اس وجہ سے پیش آئی ہے کہ پچھلے دنوں کابل میں دو ایسے شخص گرفتار کئے گئے جن کے پاس افغانستان کے فوٹو تھے۔

اگر نامہ نگار پانیر کا خیال صحیح ہے اور امیر صاحب کا حکم اسی خیال پر مبنی ہے تو ہم اس حکم کو بہترین سیاست خیال کرتے ہیں ایک بیدار مغز اور قابل ترین بادشاہ کا اصول یہی ہونا چاہئے کہ اپنے ملک کو اجانب کی سازشوں سے محفوظ رکھے تاکہ اوس سے خطرات پیدا نہ ہوں امید ہے کہ معزز معاصر سراج الاخبار اس حقیقت پر کچھ لکھے گا۔

فیض آباد میں معزز مسلمانوں کا ڈیپوٹیشن

فیض آباد میں کئی سال سے عید اضحیٰ کی قربانی پر جھگڑا چلا آتا ہے۔ پچھلے سال مقامی حکام کی سختی سے وہاں کے مسلمان کسی طرح بھی اپنے مذہبی فرض کو ادا نہیں کرسکے۔

۱۲ جولائی ۱۹۱۴ء کو مسلمانوں کا ایک جلیل القدر ڈیپوٹیشن جس میں آنریبل سر راجہ صاحب محمود آباد مسٹر وزیر حسن مولوی محمد نسیم صاحب منشی احتشام علی صاحب اور دیگر اور ہمدردان قوم شامل تھے۔ ابودیا کی قربانی کے معاملہ میں مشورہ کرلے کے لئے فیض آباد اون پیجرا تو بھیجا گیا تھا تاکہ باہمی مصالحت و قرارداد سے یہ جھگڑا ہمیشہ کے لئے طے ہو جائے۔

ڈیپوٹیشن نے وہاں کیا کیا۔ اس کا حال ابھی معلوم نہیں البتہ ڈیپوٹیشن نے دوران قیام فیض آباد میں مسلمانوں کی تعلیمی حالت پر نظر ڈالی اور سر راجہ صاحب محمود آباد نے اون کی تعلیمی اصلاح کے لئے دس ہزار روپیہ کا گرانقدر عطیہ دیکر محمڈن ایجوکیشنل فنڈ قایم کیا اس فنڈ میں راجہ سید ابوجعفر صاحب نے بھی دس ہزار نقد دیا اور متفرق طور پر بھی ایک ہزار چندہ ہوا ہے۔ امید ہے کہ اس فنڈ سے مسلمانان فیض آباد کی تعلیمی پستی بہت کچھ دور ہو جائیگی۔

ایک عجیب طریقہ سے معشوق حاصل کیا گیا

عاشقی کے کرشمے اس وقت تک مختلف صورتوں میں ظاہر ہو چکے ہیں لیکن حال میں پیرس میں جو واقعہ ہوا ہے وہ بھی اپنی نوعیت سے نرالا ہے۔

ولایتی اخبارات کا بیان ہے کہ پیرس کی ایک نوجوان لڑکی پر ایک پڑوسی کا دل آگیا تھا لیکن لڑکی ایک ڈاکٹر سے جو اوس کے مکان کے قریب ہی رہتا تھا محبت رکھتی تھی۔ آخر لڑکی ایک دن ڈاکٹر کے ساتھ بھاگ نکلی جسوقت یہ خبر نوجوان عاشق کو معلوم ہوئی وہ بھی ایک خالی طمنچہ لے کر اون کے تعاقب میں روانہ ہوا۔ اور ایک ہوٹل میں دونوں کو جالیا اور دروازہ پر کھڑا ہو کر جیب میں سے خالی طمنچہ جس میں گولی نہ تھی اور اون کے باہر آنے کا انتظار کرنے لگا۔ جسوقت ڈاکٹر اور لڑکی باہر نکلے نوجوان نے طمنچہ اپنے سینہ پر رکھکر فائر کیا اور بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑا۔ لڑکی نے جب یہ حادثہ دیکھا تو دوڑ کر نعش سے لپٹ گئی۔ اور معافی کی خواستگار ہوئی۔ ڈاکٹر اپنی دواؤن کا بکس لینے کے لئے ہوٹل میں گیا مگر جب وہ بکس لیکر باہر آیا تو اوسے یہ دیکھکر سخت حیرت ہوئی۔ کہ اوس کا معشوق اور رقیب دونوں ہاتھ میں ہاتھ ڈالے کھڑے ہین۔

طرابلس الغرب کے مجاہدین کی حالت

ہرچند کہ ٹرکی نے بعض سیاسی مصالح سے مجبور ہوکر طرابلس الغرب کو اٹلی کے حوالہ کردیا ہے لیکن خدا کا شکر ہے کہ وطن پرست و غیور مجاہدین اس وقت تک اپنے عزیز وطن کا حصہ کثیر اطالویوں سے بچائے ہوئے ہیں اور وطن و ملت کی جانب سے کامیاب مدافعت کررہے ہین لیکن ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اگر گورنمنٹ اس کے مخالف نہیں ہے تو کیا وجہ کہ مسلمانان ہندوستان اون کی امداد سے بالکل غافل ہیں کیا اون کی امداد مسلمانان ہند کے نزدیک اوسی وقت تک فرض تھی جب تک کہ ٹرکی مجاہدین طرابلس کے ساتھ رہی اور اب جبکہ وہ حقیقت میں امداد کے زیادہ محتاج ہیں امداد و اعانت کے قابل نہ رہے۔

[illegible] ہمارے کانوں میں جو شور

[illegible] ... کرنا چاہئے ... وہ نہیں ... رجوع کہ ... معاملہ ... ناکامی اور ذلت نصیب ...

ہندوستان میں مسلمانوں کا دور حکومت

اخبار ہند کے نام لالہ ساگرچند نے لندن سے ایک چٹھی لکھی ہے جس میں ہندوستان کی گذشتہ تاریخ پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

پچھلے زمانہ میں ہندو پجاری بڑا ظلم کیا کرتے تھے۔ تب گوتم بدھ نے آ کر پجاریوں کا سر توڑا اور ہر چھوٹے بڑے کے سامنے علم کا پرچار کیا اور ہندوستان چند ہی سالوں میں تمام قوموں کا سرتاج بن گیا مگر پھر پجاریوں نے چند صدیوں بعد سر اٹھایا اور غریبوں کو علم سے محروم رکھنے لگے چنانچہ جب (مورخ) البیرونی ہندوستان کی سیر کرنے آیا تو وہ لکھتا ہے کہ برہمن لوگ علم کی کنجی اپنے ہاتھ میں رکھتے تھے۔ برہمنوں نے ایک مسلمان عالم (البیرونی کو سنسکرت سکھانے سے انکار کر دیا۔ اگر کوئی غریب ویدوں سے ایک دو ہجن یاد کر لیتا تو پجاری اس ڈر سے کہ کہیں علم اس غریب کے بھائی بندوں میں نہ پھیل جائے اس کی زبان کاٹ ڈالتے تھے خدا کی مہربانی ہے مہاراج شنکر اچاریہ آئے اور انہوں نے بتوں کو توڑ کر پھینک دیا اور پجاریوں کو اپنے مضبوط پاؤں تلے روند ڈالا اور جانوروں کی قربانی کا خاتمہ کیا اور غریبوں کے لئے علم کا دروازہ کھولا۔ یہی کام مہاراج رامانج اور سری سبھ تنیہ نے کیا مگر پجاریوں نے پھر چالاکی کی اور دغابازی سے زور پکڑا عورتوں کو ان کے زیور سے پہنے کے واسطے ستی کی رسم کے مطابق جلانا شروع کیا اور تمام ملک میں اودھم مچایا اس زمانہ خدا نے مسلمانوں کو ہندوستان بھیجدیا مسلمانوں نے آ کر نیچ ذات کے لوگوں کو آزادی اور برادرانہ محبت کا پیغام دیا اور پجاریوں کی سرکوبی کی۔ کیا مذکورہ بالا شہادت سے متعصب آریہ مورخ ہندوستان میں اسلامی حکومت کی عدالت کو تسلیم نہ کریں گے۔ اور ہندوستان میں عہد اسلام کی سختی و ظلم کا رونا برابر روتے رہیں گے۔

لجنۃ العلماء مراد آباد

یہ امر باعث مسرت ہے کہ ہمارے علمائے مذہب میں اب کام کرنے کی حرکت شروع ہو گئی ہے اور ان کا وہ جمود و خمول جو اب سے پہلے دنیائے اسلام کو بہت کچھ نقصان پہونچا چکا ہے۔ بہت کچھ دور ہو چکا ہے۔

ہمیں یہ معلوم ہو کر بے حد خوشی ہوئی ہے کہ ہمارے دوست مولوی مرزا اسحاق بیگ صاحب جو ایک ہونہار اور قابل شخص ہیں مسلمانوں کی عام ضروریات کو پیش نظر رکھ کر نیز ہندوستان میں تبلیغ اسلام کے اہم کام کو انجام دینے کے لئے "لجنۃ العلماء" نام سے ایک انجمن قائم کی ہے جس کے مقاصد مسلمانوں کی اصلاح اور تبلیغی کاموں میں علماء سے کام لینا ہے

یہ انجمن اگرچہ ایک مقامی انجمن ہے اور اس کے کاموں کا دائرہ بھی مقامی لیکن اگر تمام اضلاع ہند میں اس قسم کی انجمن قائم ہو گئیں تو ان سے مسلمانوں کو بہت کچھ فائدہ پہونچے گا۔ انجمن مذکورہ کے قواعد و ضوابط مولوی صاحب موصوف نے خسرو منزل برتس آڈ مراد آباد کے پتہ سے مل سکتے ہیں۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ خداوند تعالے ہمارے دوست کی کوششوں میں برکت اور اصل مقصد میں کامیابی عطا فرمائے۔

شاہ ایران کی رسم تاجپوشی

خدا کا شکر ہے کہ وہ تخت ایران جو ۱۹۰۹ء سے خالی پڑا تھا اور جس کے حصول کے لئے محمد علی شاہ معزول نے بہت کچھ ملک و قوم فروشی کی آخر پورے چھ برس خالی رہنے کے بعد اوس پر ۲۱ جولائی ۱۹۱۴ء کو سلطان احمد شاہ قاچار جلوہ افروز ہوئے۔

محمد علی شاہ کی بدولت ایران کو بیقدر صدمات بہم اٹھانے پڑے ہیں اون سے ایران کا نازک ترین جسم لہولہان ہو رہا ہے اور بہت سے اوس کی حیات حقیقی سے بھی مایوس ہو گئے ہیں کیونکہ اطباء اوس کے علاج سے مایوس اور اوس کی تشخیص ناقص رہی ہے۔

سلطان احمد شاہ قاچار جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے ایک ہونہار نوجوان ہیں اور امید کی جاتی ہے کہ آپ کی فراست ایران کے لئے مفید ثابت ہو گی لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایران اسوقت تپ دق کے مریض کی مانند ہے جس کا علاج اتباع نے ناممکن قرار دیا ہے لیکن بایں ہمہ اگر معالجہ اور اصلاح قابل ترین ہاتھوں سے ہوا اور مرض کو آخری درجہ تک نہ پہونچنے دیا جائے تو امید ہے کہ یہ جان بلب یا زندگی سے مایوس جسم حیات حقیقی حاصل کر سکے۔

اسلام نے مایوسی کو ذلت اور کفران نعمت قرار دیا ہے اس لئے ہمیں خداوند تعالے سے امید رکھنی چاہئے کہ وہ ہمارے حال پر رحم فرمائے گا۔ اور ہمارے حکمرانوں کو بصارت و بصیرت علی وجہ التمام بخش کر ہماری کمزوریوں اور ذلتوں کو دور کر دے گا۔

ایران کی آئندہ زندگی۔ اب سلطان احمد شاہ قاچار کے ہاتھوں میں ہے اگر سلطان موصوف اصول حکمرانی سے واقف ہیں اون کے مشاہدات نے انہیں اصلاح و فلاح قوم و ملک کا سبق پڑھایا ہے تو ہمیں امید رکھنی چاہئے۔ کہ ایران کا زائل شدہ جاہ و جلال اور شوکت و وقعت ایک دفعہ انشاء اللہ ہمارے سامنے ہو گی۔

سلطان احمد شاہ نے گذشتہ چھ سال کے اندر ایران کی دردناک حالت اگر مشاہدہ کی ہے۔ اگر اپنے ظالم و ناخدا ترس باپ محمد علی شاہ کی قوم فروشی کے حالات اونہوں نے دیکھے ہیں تو انہیں اپنے ملک کی اصلاح و فلاح کے لئے ایک ایسا طریقہ اختیار کرنا چاہئے جو کامیاب ثابت ہو اور محبت و وفاداری سے بہتر غالباً کوئی ایسا طریقہ نہیں جو ان کے کامیابی بخشنے کا ذمہ دار ہو۔

ایران کی حالت دستوریت کی مقتضی ہے اور قدرت نے دستوریت قایم کر کے اس اقتضا کا ثبوت دیا ہے۔ اس لئے سلطان احمد شاہ کو چاہئے کہ وہ دستوریت کی اہمیت کو پیش نظر رکھیں اور دستوریت کا یہی فرض ہونا چاہئے کہ وہ تمام تر ذمہ داری ۱۸ سالہ نوجوان شاہ کے سر نہ رکھیں بلکہ شاہ کی ذمہ داریاں اپنی خیال کر کے اصلاح و فلاح کے کاموں کو انجام دیں۔ جون ۱۹۰۹ء یعنی عزل محمد علی شاہ کے بعد سے اگرچہ سلطان احمد شاہ تخت ایران کے جائز مالک تھے۔ لیکن اسوقت سے ۲۱ جولائی تک آپ کی بادشاہی برائے نام تھی ۲۱ جولائی سے آپ باقاعدہ حکمران قرار دئیے گئے اور تمام شاہانہ اختیارات آپ کو حاصل ہوئے ہیں اب آپ اپنے حکم سے حسب چاہیں پارلیمنٹ کو موقوف یا بند کر دیں اور جدید انتخاب کا حکم دیں۔ جنگ و صلح کا اعلان آپ اپنے اختیارات سے کر سکتے ہیں۔ ضرورت پیش آنے پر بحالت التوار مجلس شوری آپ اپنے حکم سے مجلس کو فوراً طلب کر سکتے ہیں۔ اور بغیر کسی منظوری کے لشکرکشی کا حکم دے سکتے ہیں کوئی بین الاقوامی معاہدہ آپ کے دستخط بغیر نہیں ہو سکتا۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ خداوند تعالے سلطان احمد شاہ کو اپنے اختیارات سمجھنے اور اون سے صحیح طور پر کام لینے کی توفیق عنایت فرمائے تاکہ ایران کی برگشتہ قسمت زوال سے نکل کر عروج پر پہونچے۔

مطبوعات جدیدہ

کلیات عنبر

اگرچہ اس زمانہ میں خود رو شاعروں کی بدولت ان شعر کی عظمت کو ایک ناقابل بیان صدمہ پہونچ چکا ہے لیکن اب بھی یہ انجمن خوشگو اور پختہ مغز شعرا سے خالی نہیں ہے۔ اور باعث مسرت ہے کہ ان پاکیزہ نفوس سے فن شعر کی ہستی باقی اور شائقان شعر و شاعری کے لئے ذوق و دلچسپی کا موجب بنی ہوئی ہے۔ منشی سنت لال صاحب گورکھپور کے ایک معزز رئیس و وکیل ہیں جو فطرتاً شعر و شاعری سے رغبت رکھتے اور اپنے پسندیدہ کلام سے مجلس شعر کو گرم رکھتے ہیں حال میں موصوف نے اپنے کلام کا مجموعہ شائع کیا ہے جو لکھائی چھپائی کی عمدگی اور کاغذ کی نفاست کے علاوہ بکیفیت روانی کلام اور پاکیزگی تخیل ایک قابل دید مجموعہ ہے۔

اس کلیات میں فن نظم کی اکثر اصناف پائی جاتی ہیں جن پر سرسری نظر ڈالنے سے ہم اس نتیجہ پر پہونچتے ہیں کہ آپ کا کلام آمد سے خالی نہیں جو ایک شاعر کا انتہائی کمال ہے زبان کے لحاظ سے آپ کا کلام قدیم شعرا سے بہت کچھ مناسبت رکھتا ہے۔

اردو نظموں کے علاوہ فارسی نظمیں بھی پائی جاتی ہیں۔ اور مولوی رحمانی احمد صاحب عباسی کی تقریظ سے یہ معلوم ہو کر کہ آپ خاندانی شاعر ہیں کلام کی پختگی بہت کچھ قابل قدر ہے۔ کلیات کے اول میں منشی صاحب موصوف کی ہاف ٹون تصویر اور آخر میں مصنف کے بڑے بھائی کا مخمس کریما بھی درج ہے جو ایک قابل مطالعہ نظم ہے۔

کلیات کی بعض غزلیں اور دلچسپ نظمیں بلحاظ آمد مضامین اور بے ساختگی نہیں بہت پسند آئیں اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ منشی سنت لال صاحب فارسی و اردو نظم پر پوری قدرت رکھتے ہیں اور پختہ مشق شاعر ہیں۔

کلیات کی تقطیع ۲۲×۲۶/۸ اور حجم تقریباً ۲۰۰ صفحہ ہے۔ قیمت کتاب پر درج نہیں۔ مصنف صاحب سے ملے گا۔

دو سو برس کی جنتری

منشی حشمت علی خان صاحب سابق انسپکٹر حال امین حلقہ، ریاض الحسن صاحب انسپکٹر مدرسہ ٹون کلکتہ نے حال میں دو سو برس کی ایک جنتری تیار کی ہے۔ جو ایک گول مختصر دائرہ میں ہے اور ہر وقت پاس رکھی جا سکتی ہے۔ قاعدہ نہایت آسان اور ترتیب قابل قدر ہے۔ اسوقت تک جو جنتریاں اس قسم کی تیار ہوئی ہیں آن میں یہ جنتری کامیاب اور کارآمد کہی جا سکتی ہے قیمت معلوم نہیں مصنف سے ذیل کے پتہ پر ملے گی۔

نمبر ۵۔ علی پور روڈ کلکتہ۔

زکات التجارت

نانول اگروال مالک قیصر ہند ایجنسی لودیانہ نے تجارت کے عنوان پر مختصر رسائل کا ایک سلسلہ شروع کیا ہے زکات التجارت اوسی سلسلہ کا ایک رسالہ ہے۔ جس میں تجارت میں کامیاب ہونے کے نکتے اور ترکیبیں عمدہ طریقہ پر درج کی گئی ہیں۔ ملک کو ایسی کتابوں کی سخت ضرورت ہے مگر ساتھ ہی کتابوں کا کم قیمت ہونا بھی لازمی تھا کہ ہر ایک شخص مطالعہ کر سکے۔ قیمت ۵ ر حجم ۵۶ صفحے۔ مذکورہ بالا پتے سے ملے گی۔

طلوع و غروب کی دائمی جنتری

جناب منشی مرتضیٰ حسین صاحب سالک نے حال میں طلوع و غروب کی ایک کارآمد دائمی جنتری تیار کی ہے جو ممالک ایشیا۔ افریقہ۔ اور بعض حصہ یورپ کے لئے بھی کارآمد ہے۔ جنتری محنت سے ترتیب دیگئی ہے آجکل یعنی رمضان المبارک کے زمانہ میں کسی جنتری کا پاس رکھنا ہر ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے طلوع و غروب کے مقامی اصلاحات نہایت خوبی سے ظاہر کر دیئے گئے ہیں۔

یہ جنتری ایک ورق پر ہے اور قیمت عام شائقین سے صرف تین پائی۔ ملنے کا پتہ مرتضیٰ حسین صاحب سالک نوگزہ اسٹریٹ میرٹھ شہر۔

الندوہ

خدا کا شکر ہے کہ دارالعلوم ندوۃ العلماء کا ماہوار علمی تاریخی اور مذہبی رسالہ

الندوہ جو عرصہ سے دستیاب نہ ہو سکا اصل میں کی شخصی کمزوریوں اور دوسری خرابیوں کے باعث بند تھا جولائی سے اس کی مستقل اشاعت کا انتظام کیا گیا ہے جس کی ترتیب کا کام محمد کریم الدین خان صاحب کے سپرد ہوا ہے جولائی کے رسالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر مزید توجہ کی گئی تو رسالہ اپنی اصلی شان پیدا کر لیگا۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ الندوہ کو تا دیر باقی رکھے۔

شذرات

مملکت چین میں سیلاب

دریائے پکینگ اور سی کیانگ آجکل زوروں پر ہے۔ کئی گاؤں غرق ہو گئے ہیں۔ ہزاروں آدمی بے خانماں ہو گئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ نصف صدی سے کبھی ایسا سیلاب نہیں آیا۔

اولا یرون انہم یفتنون فی کل عام مرۃ او مرتین ثم لا یتوبون ولا ھم یذکرون (پ ۱۱ س التوبہ ع ۱۶) کیا یہ لوگ اتنی بات بھی نہیں دیکھتے کہ وہ ہر سال ایک بار یا دو بار مبتلائے مصیبت ہوتے رہتے ہیں۔ اس پر بھی نہ تو توبہ ہی کرتے ہیں اور نہ نصیحت ہی پکڑتے ہیں۔

آتشبازی نے دولہا کو جلا دیا

سبحان گڑھ واقع بیکانیر نے ایک بنئے کے لڑکے کی شادی تھی۔ برات کے موقع پر آتشبازی چھوڑی گئی۔ گرد پڑا۔ اس سے دولہا کے جسم میں آگ لگ گئی۔ وہ دیکھتے دیکھتے ہی جل گیا اور گھر جاتے ہی دم نکل گیا۔ جہلم میں ایک موچی کا لڑکا آتشبازی سے جو ایک مٹی کے باسن میں رکھی تھی۔ کھیل رہا تھا۔ دفعتاً یہ بارودی سامان بھڑک اٹھا۔ والدین اور ان کے بچے کم و بیش زخمی ہوئے۔ دو لڑکوں کو ہسپتال بھیجنا پڑا۔ جن میں ایک کی ٹانگ اور دوسرے کی آنکھ جاتی رہی۔

غور کرو آتشبازی کیسی خطرناک چیز ہے۔ آتشبازی کے باعث سے اکثر اتلاف جان و مال کے واقعات وقوع میں آتے رہتے ہیں مگر لوگ متنبہ نہیں ہوتے اور اب تو شب برات جیسی متبرک رات میں مسلمان آتشبازی جیسی قبیح و مہیب رسم کو فرض و واجب سے کم نہیں سمجھتے۔ لاکھوں روپیہ ہر سال آگ کی نذر ہو جاتے ہیں۔ مسلمان غور نہیں کرتے کہ تبذیر سے وہ شیطانی اخوت کے سلسلہ میں منسلک ہو جاتے ہیں جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے۔

وآت ذا القربیٰ حقہ والمسکین وابن السبیل ولا تبذر تبذیرا ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین وکان الشیطان لربہ کفورا ہ (پ ۱۵ س بنی اسرائیل ع ۳) اور رشتہ دار اور غریب اور مسافر ہر ایک کو اس کا حق پہنچاتے رہو۔ اور دولت کو بے جا اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ہی ناشکرا ہے۔

ڈاکٹر اے۔ ایم لو

انگلستان کے ایک نوجوان سائنس دان نے موٹر کار انجنیروں کے ایک جلسہ میں بیان کیا میں عوام الناس میں اپنی ایک ایجاد کا حال پہلی پہل بیان کرنے والا ہوں۔ یہ ایک آلہ ہے جس کی بدولت بجلی کے ذریعہ سے مسافت بعیدہ سے دیکھنا ممکن ہے۔ اگر آلہ مذکورہ ٹیلیفون کے ساتھ شامل کر دیا جائے تو دو شخص جو دور بیٹھے ہوئے باہم گفتگو کرتے ہیں ایک دوسرے کو دیکھ بھی سکیں گے۔ اخبار ڈیلی نیوز کے قائم مقام نے ڈاکٹر لو سے ملاقات کی ڈاکٹر صاحب نے کہا اگرچہ یہ آلہ عجیب و غریب ہے لیکن بالکل سادہ ہے۔ مجھے کامل یقین ہے کہ کسی نہ کسی دن۔ خواہ وہ دن میری زندگی کے بعد ہی آئے۔ لیکن آئیگا ضرور۔ اس دن لوگ جہاز میں بیٹھے ہوئے کسی ملک کا ہزاروں میلوں کے فاصلہ پر نظارہ دیکھ سکیں گے۔ جو بے تار کی بجلی کے ذریعہ سے انہیں نظر آسکے گا۔ اس زمانہ کے لوگ کہیں گے کہ ہمارے آبا و اجداد جب مختلف مقامات میں ہوتے تھے۔ کیا ان بیچاروں کو اتنا علم بھی نہ تھا کہ ایک دوسرے کو بغیر ریل میں سفر کئے ایک ہی مقام پر دیکھ سکیں۔

پرواز کی بلندی بتانیوالی گھڑی

فن پرواز کے ماہرین کو یوں تو بے شمار خطرات کا مقابلہ کرنا پڑتا تھا۔ مگر ایک ایسی گھڑی کے فقدان سے جو پرواز کی اونچائی بتا سکے۔ وہ سخت مشاکل ز تکالیف میں مبتلا ہوتے تھے۔ لیکن اب سوئیزرلینڈ کے ایک باشندہ نے ایک ایسی گھڑی ایجاد کی ہے جو شکل و قد میں تمام گھڑیوں کے برابر ہے۔ اس پر نظر ڈالنے سے طیارچی کو وقت کے علاوہ بلندی پرواز بھی معلوم ہو سکتی ہے۔ بلاشبہ اس آلہ کی ایجاد سے موجد نے فن پرواز کو ابتدائی مدارج سے نکالنے میں بہت بڑی امداد دی ہے۔

اقرا وربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم (پ ۳۰ س العلق) پڑھ اور تیرا رب بڑا اکرم ہے جس نے علم سکھایا قلم سے سکھایا آدمی کو جو نہ جانتا تھا۔

مختلف قسم کے پرندوں اور ایک دریا کی دریافت

مسٹر روز ویلٹ سابق صدر جمہوریہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کا نام موجودہ زمانہ کے ممتاز محققین میں شمار ہوتا ہے۔ تھوڑا عرصہ گزرا ہے کہ آپ مع اپنے لڑکے کے سائنسدانوں کے ایک گروہ کو ہمراہ لے کر تحقیق انکشاف کے لئے برازیل گئے تھے۔ اس سفر سے واپس آکر آپ نے ایک ملاقات کے دوران میں اپنی کامیابی سفر کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا کہ سائنسدان ہمراہیوں کو مختلف اقسام کے پرندے۔ دودھ پلانے والے کیڑے۔ مچھلیاں دو ہزار کی تعداد میں ملے ہیں۔ ان میں بعض اقسام ایسے بھی ہیں جن سے آجتک سائنسدان ناواقف تھے۔ مسٹر روز ویلٹ نے برازیل کے ایک دور و دراز حصہ میں ایک دریا بھی دریافت کیا ہے جو آج تک جغرافیہ دانوں کو معلوم نہ تھا۔ دریائے منکشفہ بہت بڑا تھا۔ دریائے پتیاجوس اور مڈیرا کے درمیانی علاقہ میں واقع ہے اور آگے جا کر دریائے مڈیرا سے مل جاتا ہے۔ اس کا طول کوئی ایک ہزار میل کے برابر ہوگا۔ وما یعلم جنود ربک الا ھو (پ ۲۹ س المدثر ع ۱۵) اور تمہارے پروردگار کی مخلوقات کے لشکروں کا حال اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ مسٹر روز ویلٹ کو اس سفر میں بے حد مصائب و مصاعب پیش آئیں خود بیمار ہو گئے۔ کئی ہمراہیوں نے داعی اجل کو لبیک اجابت کہا۔ لڑکا غرق ہوتے ہوتے مشکل سے بچا۔ مگر انہوں نے صبر و استقلال کو ہاتھ سے نہ چھوڑا جو ہر ایک کامیابی کا زینہ ہے۔ اور بالآخر کامیاب ہوئی۔ یا ایھا الذین امنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون (پ ۴ س آل عمران ع ۲۰) مسلمانو! صبر کرو۔ اور ایک دوسرے کو صبر کی تعلیم دو۔ اور آپس میں ملکر رہو اور اللہ سے ڈرو۔ تاکہ آخر کار تم اپنی مراد کو پہنچو۔

ازالۂ حافظہ

کلکتہ میں ایک یورپین کا یکایک حافظہ جاتا رہا۔ اسے آوارہ گردی میں گرفتار کیا گیا۔ تو کہنے لگا کہ ایک روز خواب سے بیدار ہونے پر مجھے اپنی گذشتہ زندگی کے تمام واقعات بھول گئے۔ یہاں تک کہ اپنا نام اور پتہ بھی یاد نہیں!! شاید کبھی وقت کسی چھاپہ خانہ سے تعلق تھا!! تحقیقات مزید سے معلوم ہوا کہ وہ ایک زمانہ میں اخبار امپائر کے دفتر میں کام کرتا تھا۔

غور کرو خداوند تعالےٰ نے انسان کو عالم صغیر بنایا ہے اور اس کے اندر تمام موجودات عالم کے مظاہر مختلف اعضا و جوارح اور قویٰ و جذبات کی شکلوں میں ودیعت رکھے ہیں۔ یہ سب چیزیں خدا کے فضل و کرم ہی سے قائم و برقرار رہتی ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی زائل ہو جائے یا کسی میں فتور آجائے یا کسی قسم کا ہرج مرج واقع ہو تو انسان ضعیف البنیان ان کی بحالی پر قدرت نہیں رکھتا۔ صدق اللہ العلی العظیم۔ ولو نشاء لطمسنا علیٰ اعینھم فاستبقوا الصراط فانی یبصرون ولو نشاء لمسخنٰھم علیٰ مکانتھم فما استطاعوا مضیا ولا یرجعون (پ ۲۳ س یٰسٓ ع ۴) اور ہم چاہیں تو ان کی آنکھوں پر جھاڑو پھیر دیں اور پھر یہ رستہ کی طرف دوڑیں تو کہاں سے دیکھ پائیں اور اگر ہم چاہیں تو یہ جہاں ہیں وہیں ان کو مسخ کر کے مثلاً پتھر یا اپاہج بنا دیں پھر نہ تو ان سے آگے ہی جاتے بن پڑے اور نہ لوٹتے ہی بن پڑے۔

نور الدین تاجر چرم گوجرانوالہ

داد کا مرہم

دیکھئے جناب مہاراجہ صاحب ریاست سنکرپور ضلع بھاگلپور سے کیا لکھتے ہیں

یہ دوسرا موقع ہے کہ آپ کے داد کے مرہم نے جادو کا اثر دکھلایا۔ جس سے میں نے ہر وقت کی پریشانی سے نجات پائی۔ میں مشکور ہوں۔

اس کے استعمال کرنے والے سب ہی جناب مہاراجہ صاحب کی طرح مداح ہیں۔ کیونکہ دوا ہی تین مراتب کے استعمال سے بغیر کسی تکلیف کے ایک دم اچھا کر دیتا ہے۔

قیمت فی ڈبیہ ۴ر
محصولڈاک ۴ر
ایک سو ڈبیہ تک ۵ر

او دوا ہر ایک جگہ دوکانداروں اور ہمارے ایجنٹوں سے ملے گی۔ ورنہ کارخانہ سے طلب فرمائیے۔

پتہ

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

ایجنٹ لنور بہادر گپت۔ بجنور

لوحِ زمرّدین

اگر آپکو فنِ خوشخطی میں کامل بننے کی خواہش ہے، تو آپ ہمارے کارخانہ سے کتاب لوحِ زمردین فوراً منگوائیے۔ طالبعلموں کیلئے یہ کتاب نہایت ضروری اور کارآمد ہے آجتک نستعلیق نسخ و تعلیق سکھانیکے لئے اس قسم کی مکمل اور باقاعدہ کوئی کتاب تیار نہیں ہوئی۔ ۴ر کے ٹکٹ بھیجکر ذیل کے پتہ سے طلب فرمائیں۔

محمد مجید حسین منیجر اخبار مدینہ بجنور

نواب میر صدر الدین حسین خانصاحب کا ایک خط

مکرمی و مخلصی جناب حکیم [illegible] علی خانصاحب زاد لطفہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ - مزاج شریف -

عنایت نامہ پہونچا کوائف مندرجہ سے آگاہی بخشی - خاکسار کی ناچیز کوششوں اور تالیفات کی آپ کی نگاہ میں جو قدر و قیمت ہے اور انکی اشاعت کا جو ذوق و شوق دل میں بھرا ہے - اسے دیکھکر کمال درجہ مسرت حاصل ہوتی ہے - اور میں کس زبان سے اس کا شکریہ ادا کرون - ہر چند کہ میرا جی بھی چاہتا ہے کہ میں آپ کے نیک ارادون کی تکمیل میں خاطر خواہ حصہ لون اور امداد پہونچاؤن - لیکن میری مجبوریان آپ کو معلوم نہیں -

اصل تو یہ کہ میرے اخراجات کثیر ہیں ماہوار چارسو روپیہ کا خرچ میرے مکان کا ہے - دوسرے کورٹ کچہریوں میں برسون سے مقدمے چل رہے ہیں اون کے اخراجات غیر معین ہیں اور مجھہ پر سخت دشوار ہیں - تیسرے میرے تین فرزند جو مصروف تعلیم ہیں - وہ علیگڈھ میں آٹھوین اور نوین جماعت میں پڑھ رہے ہیں - اور بڑے صاحبزادے سید امین الدین حسین نے انٹرنس علیگڈھ میں پاس کر لیا - اون کو ۱۴ مئی سن رواں کو میں نے ولایت بھیجدیا ہے - ماہوار تین سو روپیہ کا خرچ صرف وہان کی (لندن کی) تعلیم کا ہے - چار سال کے بعد وہ یہان واپس آوینگے بعد فراغ انشاء اللہ تعالی -

پھر صاحبزادون کی شادیون کی فکر علاوہ اذین ایک بڑا بوجھ ہے کیونکہ - لکھنو اور سہسوان میں بڑے دولتمند گھرانے میں اون کی نسبت ٹھہری ہے - پنجم میرے بڑے بڑے مکانات بوسیدہ اور پرانے مرمت طلب ہیں اون کی ہرسال مرمت کرنی لازمی ہے ورنہ وہ کھنڈر ہو جائین - اور پھر اونہیں تعمیر کرنا امر دشوار ہے - خصوصاً موسم بارش میں اون عمارات کی شکستگی کا مجھے سخت صدمہ ہوتا ہے - اگر بچون کی شادیون تک یہ عمارات اسی نہج سے سڑتی گرتی رہیں تو اون کی بیبیون کو لاکر کہان بٹھلاؤنگا - ششم اپنی تصانیف کا ذخیرہ بڑھتا جاتا ہے - اون کے چھپوانے اور شائع کرنے کی فکر مزید بران ہے - اسی ذخیرہ میں سے سات حصے علم اخلاق کی کتاب - مطبع کریمی بمبئی نے اپنی قدردانی سے چھپوائی ہے - اسی طرح بارہ نسخے جنکے نام حسب ذیل ہیں - مولانا حسن نظامی صاحب کے رسالہ نظام المشائخ کے مہتمم نے مجھہ سے لئے ہیں -

اصول شرافت - جوہر شرافت - گوہر شرافت تعلیم شرافت - علم طریقت کی پہلی اور دوسری کتاب اور علاج حسد - علاج خود بینی - اصلاح المسرفین - اصلاح المذنبین - اصلاح الغافلین وغیرہ اسی طرح مولوی آغا رفیق صاحب بلندشہری ایڈیٹر اخبار مدینہ کو پانچ رسالے بھیجے ہیں جن کے نام حسب ذیل ہیں -

اصول توحید - نسیم توحید - شمیم توحید - علاج نادانی - ایوان علم - اگر کتب مندرجہ بالا چھپکر شائع ہو جائیں تو بڑی تسلی حاصل ہو - اگر اسی طرح اہل قدردان بھی اس بوجھ کو تقسیم فرمائین اور قومی ہمدردی میں حصہ لیا کرین تو ثواب میں شامل ہوں اور مجھے زیر بار احسان فرماوین - مگر افسوس کہ ارباب ثروت نے اس طرف ہرگز توجہ نہ کی جنہوں نے اس قومی خدمت میں مجھے تنہا چھوڑ دیا ہے اور تنہا شخص سے کسی خدمت کی انجام دہی نہیں ہوسکتی علاوہ ازین خاکسار کی تصانیف کی گجراتی زبان میں اشاعت کرنے کی سخت ضرورت ہے اس کام کے لئے بھی ایک قدردان ہمدرد خدائے تعالے نے پیدا کر دیا ہے اور وہ امریلی کاٹھیاواڑ میں عادلجی دہنجی صاحب ہیں - علم اخلاق کی پہلی کتاب سے ساتوین کتاب تک جو مطبع کریمی بمبئی سے شائع کی ہے اس کا ترجمہ گجراتی میں صاحب موصوف نے شائع کیا ہے - اور ولی کی پہچان وغیرہ کا ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے مگر یہ ایک شخص تمام تصانیف کے شائع کرنے کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا - ابھی اور قدردانون کی توجہ درکار ہے - مجھے اپنی معذوری و مجبوری کا احوال لکھنا اگرچہ مناسب نہیں اور لکھتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے مگر کیا کرون جبکہ میرے قدردان احباب میری تصانیف کی اشاعت کے لئے خود بے چین ہیں اور مجھہ سے امداد کے خواہشمند ہیں - اگر میں اون پر اپنی مجبوری کا اظہار نہ کرون تو وہ مجھہ سے رنجیدہ ہوتے ہیں کہ کیا سبب ہے جو ہم تو آپ کی تصنیف کی اشاعت پر اسقدر متوجہ ہیں مگر خود آپ اس سے پہلو تہی فرماتے ہیں - بس پھر مجھے اپنا احوال لکھے بغیر چارہ ہی نہیں - جو لوگ کہ میرے احوال سے بخوبی واقف ہیں - خواہ وہ دوست ہوں یا دشمن - مگر وہ قلیل آمدنی اور کثیر اخراجات اور میرے شوق اور میرے شغل دیکھکر اور مجھے اپنے بزرگون کے نام و نمود کو قایم رکھنے کی فکر میں مصروف پاکر - حیران رہتے ہین - اسلئے کہ یہ تمام کام میرے حوصلہ و ہمت سے نہایت افزون اور بلند و بالاتر ہیں - بزرگون کو تو وقت ایسا ملا کہ انہون نے جوہر شجاعت و مردانگی دکھلائے اور اس ریاست میں سرداری و افسری لشکر کی حاصل کی اور بہت عروج پایا - اور رئیس بھی ایسے سردار و سپاہ کے قدردان ہے کہ جاگیرین انعام میں بخشیں لیکن وہی جاگیر اب ہمارے خاندان کے بائیس حصہ دارون میں تقسیم ہوئی - وہ بائیس حصہ دار خاندانی عزت کو برقرار رکھنے میں میرے شریک نہیں ہیں صرف یہ بوجھ مجھی کو اوٹھانا پڑا ہے - ؎

قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند

انسان میں اگر شجاعت کا جوہر نہ ہو تو غیرت کا جوہر تو ضرور ہونا چاہئے - مجھے غیرت پیدا ہوئی کہ میں اون کے نام کو کیون مٹنے دون - اون کی عزت و نمود کو برقرار رکھنے میں میرے اخراجات بڑھے ہوئے ہیں - اگر میں بے غیرت ہوتا تو اپنے خاندانی عزیزون کی طرح نوابی کے اعزاز اور نشان ریاست کو گنوا دیتا - مگر الحمد للہ کہ مجھے اپنی قلیل آمدنی پر اس بارہ میں ایک حد تک کامیابی ہوئی ہے اور آیندہ ہونے کی امید ہے - اس لئے کہ میں نے نیو ڈالی ہے کہ جس سے موروثی عزت برقرار رہے - مٹ نہ جائے کیونکہ بہت سے گھر امراء و روسا کے تباہ ہو چکے ہیں - بس ایک ہندو ریاست میں مسلمان کا با اعزاز رہنا مسلمانون کی عزت ہے اور حقیر و ذلیل ہو جانا مسلمانون کی ذلت ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ جو اپنی عزت نہ کرے گا آدمی کر قوم کی عزت بھی عزیز ہوگی - لہذا قومی خدمت کی فکر بھی خاکسار کو لاحق ہے - بس حمایت قوم و حمیت اسلامی دل میں درد مند ایسے شخص کو حاصل نہیں جو خود اپنی عزت کی پروا نہیں کرتا - اور جو غیرتمند نہیں - جس خیال میں بندہ شب و روز پریشان رہتا ہے اس خیال کی تائید کرنے و تقویت دینے کے عوض میرے خاندانی ارکین و اعزا - اس کے توڑنے کی فکر میں مصروف ہیں - میری ترقیان اون کی نظرون میں مثل خار کے کھٹکتی ہیں - کاش وہ بھی بزرگون کی عزت کو تھامتے - اگر مجھے باز رکھکر وہ اس کوشش میں مصروف رہتے - مگر نہیں - اون کے پاس بجائے غیرت و حمیت کے حسد کا جوہر رہگیا ہے - وہ اسی میں خوش ہیں کہ ہماری طرح یہ بھی ہو جائے - خیر ہر جگہ یہی ہوتا ہے تو اسے رہنے دیجئے - اب اون لوگون کی طرف نظر کیجئے جو ہر قومی کامون میں چندہ لینے آتے ہین - وہ میرے اخراجات یا آمدنی سے واقف ہیں مگر ناپ کے موافق چندہ بڑے تشدد سے مانگتے ہین - چنانچہ جامع مسجد بڑودہ کی تعمیر کے لئے میرے ہمسر و ہم رتبہ روساء سے دو سو روپیہ چندہ لیا تو مجھہ سے چار ہزار روپیہ لئے - لیکن خدا کے فضل و احسان کو دیکھئے کہ وہ ایسی مشکلات میں جو ہمیشہ در پیش رہتی ہیں - میری امداد کرتا ہے - اسلئے کہ میں اوسپر بھروسا رکھتا ہون اور وہ مالک حقیقی میری عزت و شرم رکھتا ہے اور مجھے ہر موقع و محل پر سرخرو کرتا ہے علیگڈھ وغیرہ سے برائے تحصیل چندہ جب کوئی ڈپوٹیشن آتا ہے تو پہلے اس خاکسار ہی کو پوچھتا آتا ہے - بقول شخصے

خانۂ انوری کجا باشد

کا مصداق میں ہون -

اب میں اپنی پریشانیون کا دفتر جو بہت طول داستان ہے بند کرتا ہون - تاکہ آپ کی عزیز اوقات میں خلل واقع نہ ہو - ؎

افسردہ دل افسردہ کند انجمنے را

راقم

خادم قوم - میر صدر الدین حسین

نوٹ

ہم نے انتظام کیا ہے کہ نوابصاحب ممدوح کی جملہ تصانیف نہایت عمدہ طریقہ پر شائع کرین - جس کی صورت یہ قرار دیگئی ہے کہ ہرماہ ایک رسالہ چھاپ کر شائع کیا جائے اگر حامی اسلام حضرات اس جانب توجہ فرمائیں اور اس بیش قیمت ذخیرہ کو جو دین و دنیا دونون کی بہتری کا ذریعہ ہے خرید فرمائیں تو باعث شکرگذاری ہوگا قیمت بارہ پرچون کی مبلغ ایک روپیہ چار آنہ معہ محصولڈاک ہے ہرماہ ایک مکمل رسالہ ملیگا - درخواستین اس پتہ پر ہون -

منیجر اخبار مدینہ بجنور

(روہیلکھنڈ)

آنحضرت صلعم کا دستی نامۂ مبارک

معہ مہر و دستخط جو مالک بحرین منذر بن ساوی کے نام ترغیب اسلام کے لئے لکھا تھا - مع جواب ساوی جس کی برکت سے اوس نے مع ہزارون منکرون کے اسلام قبول کیا - ہمراہ کتاب شمائل النبوی مترجم جس میں آپ کے اخلاق و عادات درج ہیں تختی کلان صفحات ۲۴۶ ہدیہ ۱۲ سر

حل کلیات اردو مرزا غالب دہلوی قیمت عہ

حل نکات مرزا بیدل قیمت عہ

حل قصائد خاقانی مدخلہ کورس بی - اے قیمت ایک روپیہ (عہ)

کتابون کے نام سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کسقدر جگرکاوی کی گئی ہے - پتھرون کو پانی کرکے بہا دیا محصول بذمہ خریدار -

پتہ

خواجہ علی احمد - انصاری - بٹالہ -

ضلع گورداسپور - پنجاب

افسانۂ معدلت

سلاطین ہند کا انصاف

اکثر جہود اخبارات مسلمان سلاطین ہندوستان کے فرضی مظالم کی کہانیاں سنایا کرتے ہیں۔ مگر حال میں جنگ سیال لاہور و آزاد کا نپور نے شہنشاہ جہانگیر کے عدل و انصاف کا ایک عجیب قصہ لکھا ہے جسے ہمارے دوست حکیم منظور حسین صاحب منظر دہلوی کی طبع موزون نے ایک دلکش نظم کے قالب میں ڈھالا ہے ہم ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں۔

جب جہانگیر ہوا صاحب تاج و اورنگ — آصف جاہ بنایا گیا نائب افسر
ملک پنجاب کی قسمت پڑی اوسکے ہاتھوں — شہر لاہور کا حاکم تھا با سطوت و فر
تھا اسی عہد میں اک شخص نہایت بوڑھا — غمزدہ یاس زدہ کیونکہ نہ رکھتا تھا پسر
گر الہ نے آخر سنی اوس کی فریاد — بخشا فرزند اوسے ماہ جبیں رشک قمر
جام اب اوس کی مسرت کا جو لبریز ہوا — جامۂ ہوش و خرد سے ہوا بوڑھا باہر
زہ شادی سے وہ رقصاں ہوا اثنائے راہ — اسی عالم میں گئی۔ کالی شب تا بہ کمر

شور شادی سے منغص ہوا عیش آصف — چونک کر نیند سے بولا یہ ہے کیا شور و شر
عرض کی خادم خدام نے جملہ رو داد — یعنی بوڑھے کی مسرت سے پے تولید پسر
آصف جاہ کو تھا پرزہ غضب سے آتش — بولا۔ ہاں! لاؤ اسیوقت وہ فرزند و پدر
الغرض لائے گئے ملزم و معصوم دو ان — دل کو پکڑے ہوئے حاضر ہوا بدبخت پدر
سانپ کی طرح سے بل کھا کے یہ آصف نے کہا — سے بچا سوئے جو آغوش لحد میں یہ پسر
گوشۂ چشم تھا آصف کا اجل کا پیغام — تن سے فی الفور جدا ہو گیا معصوم کا سر

شہرہ رکھتا تھا زبس شاہ جہانگیر کا عدل — دہاک بیٹھی ہوئی تھی ہند میں اسکی یکسر
امر یہ موجب تسکین تھا بوڑھے کے لئے — اکبرآباد وہ جا پہونچا بحال مضطر
اپنی محرومیٔ قسمت کا وہ سارا قصہ — شہ کو رو رو کے سناتا رہا با دیدۂ تر
سن کے افسانۂ غم کانپ اوٹھے شاہنشاہ — دیا فرمان کہ تیار ہو سامان سفر
پیاری بیگم سے کہا تم نہ چلو گی پنجاب — اے مری نورجہان رکھتا ہوں میں عزم سفر
الغرض شاہ جہانگیر و روح انصاف — پہونچے لاہور میں با کوکبۂ [illegible]

منعقد ہو گیا دربار بہ شان عالی — جس میں حاضر ہوئے ماتحت رعایا افسر
شاہ و بیگم [illegible] یہ فرمانے لگے — فرض میرا ہے کہ آرام تمہیں دوں یکسر
ہم نے آصف کو اسی پر تو کیا ہے مامور — تاکہ وہ عدل پہ باندھے رہے دن رات کمر
عرض کرنے لگے آصف کہ بجا ہے ارشاد — حاکم آرام رعایا کو دے جان تک دیکر
مسکرا کر یہ کہا شاہ نے سچ ہے یہ سخن — ہاں اسی بات میں ہے راز حکومت مضمر
اب بتاؤ کہ اگر کوئی سیہ دل حاکم — نیند میں اپنی خلل پڑنے سے ہو کر مضطر
کردے سر کو کسی معصوم کے پیکر سے جدا — کیا سزا کا نہ سزاوار ہے وہ خیرہ سر
سن کے یہ بات پتہ کی گئی جان آصف — دل میں بولا نہیں اب خیر قضا ہے سر پر

شاہ بولے کہ سنو واقعۂ حسرت و غم — آرزومند پسر کو دیا قدرت نے پسر
انتہا کوئی خوشی کی نہ رہی والد کی — فرض کر لو کہ مسرت سے پھرا اسکا سر
لیکن اس سے جو پڑا خواب میں حاکم کے خلل — چونک کر آنکھ کھلی اوس کی بحال مضطر
اس خطا پر کیا جو رنگ پسر کو اس نے — آہ و زاری رہا کرتا ہوا ہر چند پدر

اب جہانگیر نہ تھا شیر تھا اک بپھرا ہوا — بولا بیگم سے سزا دیجئے اسکو کیونکر؟
جوش غصہ سے لرزتے ہوئے بیگم نے کہا — اور کیا اس کی سزا اوس کا اڑا دیجئے سر
بیچارہ شہ۔ لیکن سنا ہے یہ جب اس مجرم کی — ذمہ داری وہ کرا اوس کے کسی دوست نے سر
طیش میں آ کے کہا نورجہان نے فی الفور — ہوتا گر میرا برادر تو میں خود کاٹتی سر

گر پڑا پاؤں پہ اب شاہ کے قاتل مجرم — اپنی جان بخشی کی درخواست کی اسنے رو کر
اہل دربار نے بھی اس کی سفارش چاہی — بولے۔ جو ہو گیا سو ہو گیا اب کیا ہے مفر
کرم و عفو پہ اپنے ہی نظر رکھیں حضور — نہ شہنشاہ کریں اُسکے قصوروں پہ نظر
خود یہ بوڑھے نے بھی رو کر کہا اے شاہنشاہ — قتل سے انکے نہیں بچتا مرا نور نظر
مقتضا جو کہ تھا انصاف کا وہ ہو ہی چکا — بخشدیں انکو تو اصلا نہیں کچھ خوف و خطر

جان آصف کی بچی سب کو یہ امید بندھی — ہاں جہانگیر کے چہرہ پہ تھی اب سب کی نظر
بولے وہ گھور کے بیگم کو کہ تم سنتی ہو — اپنے الفاظ تمہیں یاد ہیں کیا مرتا سر

بیگمی چتون غضب آلود نظر چہرہ سرخ — نازنین نورجہان کانپ رہی تھی تھر تھر
بولی غصہ سے یہ ظالم نہیں میرا بھائی — ایسی بیدادگری کا کی نہیں ہیں تو خوگر
بھائی ہو سکتا نہیں نورجہان کا آصف — قلب میں رحم نہیں اسکے تو اک ذرہ بھر
وہ ستمگر کہیں ہو سکتا ہے فرزند غیاث — اس قدر جور پہ جس شخص نے باندھی ہو کمر

اب جو دیکھا تو نہ تھی ہاتھ میں شہ کے شمشیر — لے لیا تھا اسے بس نورجہان نے بڑھ کر
اسی اثنا میں تڑپ بجلی کی دیکھی سب نے — جسکی ضو سے ہوئی ہر شخص کی بس خیرہ نظر
پھر جو دیکھا تو تڑپتا تھا زمیں پر آصف — تن پڑا تھا کہیں اس کا تو کہیں اس کا سر

یاد ایام کہ حکام پہ تھا حاکم عدل
آن کے انصاف میں پالیسی نہیں تھی مضمر

(الناظر)

منیۃ النسواں

میاں اور بیوی کے تعلقات

آجکل ہر انسان اپنی زندگی آزادی سے بسر کرنا چاہتا ہے۔ مردوں کا تو یہ حال ہے کہ وہ خود مختار ہیں کسی کے بس میں نہیں جو چاہیں کریں لیکن عورتوں بیچاریوں کو یہ کہاں نصیب ہو۔ وہ تو دوسروں کے بس میں ہوتی ہیں۔ اسیر بھی ہوں پر ہزار قسم کی مصیبتیں پڑتی رہتی ہیں اگر تقدیر سے میاں عقلمند اور سمجھدار ملا تو بیوی بیچاری اپنی زندگی کا لطف کچھ اٹھا لے گی اور اگر مرد بدقسمتی سے کچے کان کا ملا تو بیوی کی زندگی وبال جان ہو جاتی ہے۔ میری رائے میں ہمیں لڑکے کی شادی جب کرنی چاہئے جب وہ خوب بالغ ہو جائے اچھے برے کی تمیز خود کر سکے اور اپنا خرچ آپ برداشت کر سکے شادی ہوتے ہی فوراً دولہا دولہن کو علیحدہ کر دینا چاہئے۔ جس میں میاں اور بیوی دونوں محبت اور موافقت سے رہیں اور اپنی زندگی آزادی سے بسر کریں اور ساس نندوں کی تکلیفوں سے بچیں اکثر یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ جب نئی نئی شادی ہوتی ہے تو ایک دو ماہ تک دولہا دلہن دونوں محبت موافقت سے رہتے ہیں لیکن بعد میں ساس اور نندیں دولہا کو بیوی سے بدظن کرنے کی کوشش کرتی ہیں ہر وقت سکھاتی بہکاتی ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس میں دونوں کے نفاق پڑ جاتا ہے یہ رنج بڑھتے بڑھتے آپس میں بڑھ کر دلوں میں فرق پڑ جاتا ہے۔

غرض ان دونوں کی زندگی وبال جان ہو جاتی ہے تمام عمر کا رونا ہو جاتا ہے۔ پھر اس رنج کی گرہ کا کھلنا مشکل ہو جاتا ہے۔

انگریزوں میں دیکھو کیا اچھے قاعدے مقرر ہیں کہ لڑکا جب بالغ ہوتا ہے اور جہاں اسکی شادی ہوئی اسکو فوراً اپنے سے علیحدہ کر دیتے ہیں تاکہ دونوں اپنی زندگی کا لطف اٹھائیں یہی وجہ ہوتی ہے کہ وہ آپس میں آخر دم تک ایک دوسرے پر جان دیتے ہیں اور کس خوبصورتی اور محبت سے اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔ ہمارے یہاں اس کے بالکل برعکس ہے اگر کسی روز میاں کو بیوی سے خوش ہو کر بولتے ساس نندوں نے دیکھ لیا تو اس روز قیامت آ گئی ساس کو یہ کہنے کو جگہ مل گئی کہ خدا معلوم میرے لڑکے کو کیا کر دیا ہے جو بیوی کا غلام بن گیا۔ اتنا خیال نہیں کرتیں کہ یہ بھی تو کسی کی لاڈلی ہے۔ اس نے ہمارے لڑکے کی خاطر اپنے ماں باپ چھوڑے کل عزیزوں کو چھوڑا اگر یہ بھی اس کا نہ ہوا تو کون ہوگا۔ اگر یہ بھی اس کی بات نہ پوچھے گا تو اس بیچاری کا دل کیا کہے گا۔ پھر یہ کس کی ہو کر رہے گی۔ ہمارے یہاں یہ سخت عیب ہے کہ میاں بیوی میں محبت موافقت کرانے والے بہت کم ہیں۔ ان میں نااتفاقی کرانے والے گھر ہی میں پیدا ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے ہم لوگوں کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ اور اسی نااتفاقی کی وجہ سے ایک دوسرے کو نفرت

حوادث واخبار

ہندوستان مین جنگ کا اثر

(کلکتہ ۳- اگست) رائل بحری سپاہ محفوظ کے متعلق بالخصوص افسرون کو جو بی- آئی اور پی- او- جہازی کمپنیون سے لگاؤ رکھتے ہیں- حاضر ہونے کا حکم ہوا ہے- بصورت جنگ یہ باربرداری کے جہازون پر تعین کئے جائین گے اور ان سے دیگر مناسب کام لئے جائین گے-

فرنچ قونصل کلکتہ کو فرانس میں عام فوجی نقل وحرکت کی سرکاری طور پر اطلاع پہونچی ہے فرنچ فوج محفوظ کے سپاہیون اور دیگر فرنچ اشخاص کو جو فوجی ضوابط کے تابع ہیں- اپنی نسبت فرنچ قونصل کو رپورٹ کرنے کا حکم ہوا ہے-

(رنگون ۳- اگست) یہان کے لوگون میں جنگ کی خبرون سے نہایت جوش پھیل رہا ہے اخبارات کے دفاتر کو خبرون کے شائقین گھیرے رہتے ہیں- کیتھولک گرجون میں امن کے لئے دعائین ہوئین اور جنگ کی صورت میں مقتولین- مجروحین کے لئے دعا مانگی گئی- اشیائے خوردنی ساڑھے بارہ اور بعض صورتون مین ۱۵ فیصدی گران ہوگئی ہیں-

آسٹرین قونصل رنگون نے اعلان کیا ہے کہ تمام آسٹرین اور ہنگرین کو فورًا فوج کے ساتھ شامل ہو جانا چاہئے- رنگون کی جرمن نو آبادی نے قونصل جنرل بمبئی سے بذریعہ تار دریافت کیا ہے کہ انہیں کیا طرز عمل اختیار کرنا چاہئے؟ اس اثنا میں ۵۰ جرمن رخت سفر باندھکر جواب کا انتظار کر رہے ہیں- صیغہ بحر نے فوج محفوظ کے متعلقین کو حاضر ہونے کا حکم دیا ہے- رنگون میں احتیاطی تجاویز اختیار کی جارہی ہیں- اور تمام حفاظتی مقامات پر سپاہ متعین ہو رہی ہے-

(کلکتہ ۳- اگست) معلوم ہوتا ہے کہ جنگی خبرون سے والنٹیرز کی نقل وحرکت میں گویا نئی جان پڑ گئی ہے- اکسچینج اس وجہ سے بند کر دیا گیا ہے کہ خوف پھیلانے والون کو زیادہ کارستانیون کا موقعہ نہ ملے سرکاری کفالت ناجات کی بڑے نام قیمت ۹۴ روپیہ ہے- اکسچینج کے بارہ میں گورنمنٹ ہند کے اعلان پر سر برآوردہ تاجرون نے اظہار اطمینان کیا ہے- پریزیڈنٹ یورپین ایسوسی ایشن نے ولایت کے حکام کو بذریعہ تار ہندوستان کے انگریزون کی سچی وفاداری کا یقین دلایا ہے- فرنچ قونصل کراچی کو بھی فرانس کی عام فوجی نقل وحرکت کی اطلاع موصول ہوئی ہے- کراچی کے مالکان جہازات وایجنٹون کو ہدایت کی گئی ہے- کہ آئندہ ان کے جہازات صرف دن کو بندرگاہ میں داخل ہوا کرین-

ہندوستان مین فوجی احتیاط

شملہ کا یکم اگست کا تار مظہر ہے کہ قومی جوش وخروش کے زمانہ میں اس کثرت سے بے سروپا افواہیں اڑا کرتی ہیں کہ جن کی تردید ذمہ دار حکام کے لئے مشکل ہوجاتی ہے- ہندوستان میں صرف ان مقامات میں جن کا اعلان ہوچکا ہے- فوجی احتیاطون پر عمل کیا گیا ہے- مزید کارروائیون کے بارہ میں افواہیں بے بنیاد ہیں چنانچہ کہا جاتا ہے کہ ششم پونا ڈویژن کو مصر بھیجا جائیگا- حالانکہ یہ بالکل غلط ہے-

(کراچی یکم- اگست) یورپ سے براہ طہران تار کے سلسلہ میں وارنا کے مغرب میں خلل واقع ہوا ہے-

(مدراس یکم- اگست) نارتھ جرمن لائڈ کمپنی کے مدراس کے ایجنٹ کو ہدایات موصول ہوئی ہیں- کہ وہ کلمبو سے انگلستان یا کسی اور مقام پر لیجانے کے لئے مسافرون کو ٹکٹ نہ دے-

(بمبئی یکم اگست) سرکاری کاغذات کا جولائی کا نقصف ۹۴ روپیہ ایک آنہ پر ہوا اور گشت کے لئے ساڑھے ۹۴ روپیہ پر بازار بند ہوا- گیہون کا نرخ ۳ فی صدی بڑھ گیا ہے-

(کلکتہ ۲- اگست) آسٹرین قونصل جنرل کلکتہ نے اس مضمون کا اعلان شائع کیا ہے کہ گورنمنٹ آسٹریا نے ان لوگون کی خطائیں معاف کردی ہیں جو جبری فوجی خدمت سے بچنے کے لئے بھاگے ہیں یا بری وبحری سپاہ سے مفرور ہوئے ہیں- بشرطیکہ وہ فورًا فوج میں بھرتی ہونے پر آمادگی کی رپورٹ کرین- کرنل یگہہ کمانڈنگ کلکتہ لائٹ ہارس نے بذریعہ اخبارات تندرست وتوانا یورپینون سے اپیل کی ہے کہ وہ کسی نہ کسی والنٹیر دستہ میں داخل ہوجائیں- براعظم یورپ کے تارون میں سخت تاخیر واقع ہو رہی ہے- صرف ایسٹرن ٹیلیگراف کمپنی کام کرتی ہے- براعظم یورپ کے بعض مقامات میں تار توڑ ڈالا گیا ہے یہان کے صیغہ تار میں بہت سا کام جمع ہوگیا ہے کاروباری وسرکاری تارون کی تعداد بڑھ گئی ہے آج افواہ اڑ رہی تھی کہ جرمن جہازون کو نی الفور کلکتہ سے بے تعلق بندرگاہون میں چلے جانے کے احکام موصول ہوئے ہیں حالانکہ افواہ مذکور بالکل غلط ہے- جرمن وآسٹرین سفارتگاہون کو اس بارہ میں کوئی ہدایت موصول نہیں ہوئی- آج کلکتہ کے دفتر تار میں بہت سے آسٹرین وجرمن یورپ کو تار بھیجتے دیکھے گئے ان میں سے بعض نے وطن کو اپنی خدمات پیش کی ہیں-

کلکتہ میں افواہین- ۲- اگست کو کلکتہ میں جو بہت سی افواہیں اڑ رہی تھین- ان میں یہ افواہ بڑے زور دن پر تھی کہ انگلستان نے جرمنی کے خلاف اعلان جنگ دیدیا ہے- اس امر کو بر معنی تصور کیا جاتا ہے کہ تین اگست کی دوپہر کے بعد سے ریوٹر کا کوئی تار یورپ کی حالت کے متعلق نہیں پہونچا- اسی تاریخ کو دس بجے صبح کے کرنسی آفس کلکتہ میں انتہا درجہ کا جوش وخروش دیکھنے میں آیا بہت سے آدمی زیادہ تر مارواڑی تھے- کرنسی آفس کے باہر فراہم ہوئے- دروازہ کھلتے ہی سب نے اندر حملہ کردیا- جہان خزانچی وکلرک شام کو دیر تک ادائگی زر میں مصروف رہے- اور نوٹون کے معاوضہ میں طلائی ونقرئی سکے دیتے رہے- گورنمنٹ ہند نے اعلان کیا ہے کہ آج سے لنڈن پر دس لاکھ پونڈ کے ہفتہ وار فروخت ہوا کرین گے- چاک کی فروخت ملتوی کردی گئی ہے-

بمبئی میں احتیاط- افسر بندرگاہ بمبئی نے نوٹس دیا ہے جو جہاز اسکی اجازت کے بغیر روانہ ہوگا اسپر قلعون سے گولہ باری کی جائے گی- اور یہ کہ آج سے بندرگاہ میں جو روشنیان کی جاتی ہیں ان میں سے کوئی ایک یا کئی ایک بجھادی جاسکیں گی- نیز ان ضوابط کا اعلان ہوا ہے جو جہازون کو بندرگاہ میں ملحوظ رکھنے ہون گے-

وایسرائے کی طرف سے یقین دلایا جانا موجودہ نازک حالت کی وجہ سے وایسرائے نے ولایت کو اس مضمون کا تار بھیجا ہے- کہ اہل انگلستان ہندوستان کی موجودہ سپاہ گورہ وہندوستانی کے ہر سپاہی وہر توپ پر بھروسہ کرسکتے ہیں- ضرورت واقع ہونے پر انگلستان کو کسی دشمن کی مدافعت کے لئے اہل ہند کی وفاداری پر کامل بھروسہ کرنا چاہئے- حضور وایسرائے ۴- اگست کی شب کو دہرہ دون سے شملہ روانہ ہونے والے تھے

بمبئی سے عازمان حج کی روانگی (بذریعہ تار) بمبئی یکم اگست مرسلہ مسٹر شوکت علی سکرٹری انجمن خدام کعبہ) اسٹرین لائڈ سٹیمر میر نیبا آج سویز کو روانہ ہوگیا- انجمن خدام کعبہ کے وفد کے دو ممبر میسرز عبدالرحمن صالح محمد (کراچی) شیخ احمد جان دہلوی اور بوہرہ قوم کے تقریبًا ۵۰ اور عازمان حجاز اس جہاز میں روانہ ہوئے ہیں- میسرز عبدالرحمن صالح محمد وشیخ احمد جان سویز- حیفہ- بیت المقدس- بیروت دمشق ومدینہ کے راہ حجاز کی کیفیت دریافت کرین گے- بھر وفد کے بڑے حصہ سے شامل ہوجائین گے- جو کامران جدہ سے مکہ کو جائیگا-

متولیوں کی تجویز نامنظور- یکم اگست کا تار کلکتہ سے مظہر ہے کہ یہان کی مسجد دیفنس ایسوسی ایشن نے ایک تجویز کی رو سے متولیان مسجد کانپور کے اس رویہ کو ناپسند کیا ہے- جو اوس نے مسجد ہذا کے مشرقی حصہ کی تعمیرات کے بارہ مین اختیار کیا ہے-

البٹیمٹم کا موقع اور مداخلت کی تحریک

فرنچ اخبارات آسٹریا کی حرکت پر سخت ناراض ہیں جس نے الٹیمیٹم کا ایسا وقت تجویز کیا ہے جبکہ پریزیڈنٹ فرانس ایم پوئنکاری اور وزیر خارجہ ایم دیومیانی سکنڈنیاویہ میں سفر کر رہے ہیں- اور جبکہ انگلستان کی توجہ تمام وکمال مسئلہ السٹر نے اپنی طرف مبذول کر رکھی ہے اور روس میں ایکون کا طوفان بدتمیزی برپا ہے- ان کے خیالات میں سرویہ اس ذلت کا متحمل نہ ہوگا- یہ اتفاق ثلاثہ (روس فرانس وانگلستان) کو مداخلت کی تحریک کرتے ہیں-

سربی فوجی افسرون کی گرفتاری (بذریعہ ڈسپیچ ۲۶ جولائی) سربی فوجی افسر جنرل پوٹنک اور چار افسر کل شب ہنگری میں گرفتار کئے گئے- یہ سرویہ کو واپس جارہے تھے جنرل پوٹنک یہ سنکر کہ وہ قیدی ہے- بہت حیران ہوا- اس نے کہا کہ مجھے معلوم نہ تھا کہ جنگ کی حالت پیدا ہوگئی ہے

سرجیمس میسٹن کا دورہ- ہز آنر لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ نے ۲۵ جولائی کو کانپور میں رن دیوی کے مندر کا معائنہ کیا جسے سنیٹری سڑک میں لے لینے کا ارادہ ہے مگر ہندو اس میں مزاحم ہیں ہنگامہ مسجد کانپور کی برسی کے روز مسلمانون نے قبرستان میں جاکر فاتحہ پڑھا-

کلپاک

یعنی ترک اعلیٰ افسرون کی

ٹوپی

ہمارے معزز احباب کے لئے زیادہ تعداد میں تیار ہوکر آگئی ہیں- ان کی مانگ بہت زیادہ ہے- اس لئے اگر آپ کا آرڈر بہت جلد نہ آیا تو دوسرے چالان کا انتظار کرنا پڑے گا- اگر آپ کو انور پاشا جیسی ٹوپی پہننے کا اشتیاق ہے تو آرڈر آج ہی بھیج دیں- یہ کلپاک سیاہ خاکی وسبز کاہی نہایت خوشنما رنگ کی- اور ہر سائز کی موجود ہیں-

قیمت صرف للعہ وتین روپیہ آٹھ آنہ ٹوپی-

سول ایجنٹ ہندوستان

ایس- ایف چشتی- اینڈ کمپنی متصل دہلی لندن بنک قبرلغیہ نیشنل ایجیشن ڈی تاریوش قاہرہ (مصر) قبرلغیہ امپیریل ہرکہ قسطنطنیہ

تلغرافات

آسٹریا و سرویہ کی جنگ

روس، فرانس اور جرمن کی آویزش

(لندن - ۲۸ جولائی) رپورٹ ہوئی ہے کہ آسٹریہ اور روس کی باہمی گفتگو منقطع ہوگئی ہے - قیصر جرمنی اور زار کے درمیان بحث مباحثہ کی ہنوز کسی قدر امید باقی ہے -

ڈیلی میل کو ماشا سے اس مضمون کا تار پہنچا ہے کہ گولہ باری کے بعد بلغراد میں آگ لگ گئی - اور محل کو نقصان پہونچا -

(ماش ۲۹ جولائی) بیان کیا گیا ہے کہ احتیاطاً سپاہ حرکت میں لائی گئی ہے - جہازی کارخانہ نہایت سرگرمی سے کام کر رہا ہے جس میں تمام شب کام ہوتا رہتا ہے - رخصتیں منسوخ کر دی گئی ہیں -

(سینٹ پیٹرسبرگ ۲۸ جولائی) روسی خیال کرتے ہیں کہ پاسہ پھینکدیا گیا ہے - اور صرف معجزہ ہی اب جنگ کو روک سکتا ہے جنگ کی صورت میں زار سپہ سالار ہوگا -

سربی افسروں کے میدان جنگ کو جانے کے وقت انکو میں حب الوطنی کے جوش و خروش کا اظہار ہوا - ان افسروں کو کندھوں پر چڑھا کر بازار سے لے گئے - اور ان کی ریلوے گاڑی پھولوں سے بھر دی گئی -

بحر اسود میں روشنی بجھا دی گئی ہے -

(لندن - ۲۹ جولائی) سینٹ پیٹرسبرگ کا ایک پیغام مظہر ہے کہ بلغراد کے جنوب میں سمیڈرود کے متصل توپخانہ کی جنگ ہوئی -

جرمنی میں جنگ کا انتظار - ریوٹر کا نامہ نگار متعینہ برلن اطلاع دیتا ہے کہ اس جگہ لوگ جنگ کے منتظر ہیں - لوگ سیونگ بنک سے دھڑا دھڑ روپیہ نکال رہے ہیں اور طلائی سکے بازار سے غائب ہو رہے ہیں - کاروباری آدمی خوف زدہ ہیں اور بنکوں کی طرف سے قرضہ کی درخواستیں ہو رہی ہیں اجناس خوراک کی شرح میں یکایک اضافہ ہو گیا ہے اور غیر ملکی لوگ شہر چھوڑ چھوڑ کر جا رہے ہیں - اجناس خوردنی کے بھاؤ میں دس سے بیس مارک تک اضافہ ہوا ہے -

(لندن ۳۰ جولائی) صیغہ بحریہ نے ویلز کے کوئلہ کی کانوں کے مالکوں سے درخواست کی ہے کہ وہ اپنے ذخائر کو محفوظ رکھیں -

(وائنا - ۳۰ جولائی) سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ بلغراد جل رہا ہے - مراسلے مظہر ہیں کہ بلغراد سے کل کی اتوار سے مکرر آتش فشانی پر آسٹرین اتواپ نے ہی جواب دیا - اور شہر پر گولہ باری کے اثنا میں شب کے ایک بجے میگزین بھڑک اٹھا - سربون نے الصباح پل کو توڑ دینے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوئے -

آسٹرین توپخانہ نے محصول خانہ کی طرف سے فائروں کے جواب میں محصول خانہ کو منہدم کر ڈالا - مگا شہر کے مختلف حصص میں ایک ہی وقت میں آگ بھڑک اٹھی - افواہ ہے کہ نیو سرویہ میں سخت ہنگامہ برپا ہوا ہے کیونکہ غیر سرٹی عناصر نے فوج میں داخل ہو کر لڑنے سے انکار کر دیا ہے -

برلن سے منحوس خبریں - (لندن ۳۱ جولائی -) وائنا کے اخباری تاروں سے منکشف ہوتا ہے - آسٹروی سپاہ نے دریائے ڈینوب کو دو مقامات بلغراد و سمندریہ سی عبور کیا - موخر الذکر مقام پر سخت لڑائی ہوئی - آسٹروی سپاہ اب ؟ وسٹر بلٹسا اور بنس کی طرف بڑھ رہی ہے لیکن ہنوز ان تاروں کی سرکاری طور پر تصدیق نہیں ہوئی - جرمنی و روس کا رویہ دلچسپی کا مرکز بن رہا ہے گو اس امر کی کہ جرمنی نے روس کو الٹیمیٹم بھیجا ہے سرکاری طور پر تردید ہوگئی ہے - جرمنی نے صرف روسی سپاہ کی نقل و حرکت کی وجہ دریافت کی تھی روس میں سپاہ محفوظ کی طلبی کے حکم نے برلن کی طاقت صبر و تحمل طاق کر دی حکم مذکور سے گذشتہ شب برلن میں سرکاری طور پر یہ مراد لیجاتی تھی کہ جرمنی کو ایسی حالت میں للکارا گیا ہے - جبکہ وہ صلح و امن کے لئے اپنی پوری قوت صرف کر رہی ہے - ایسے احکام جرمنی کو بھی جواباً ویسی ہی تجاویز اختیار کرنے پر مجبور کریں گے - برلن میں بیانات تار پر رکاوٹ و احتساب کا اثر نمایاں ہو گیا ہے - چنانچہ گذشتہ شب ریوٹر کا ایک تار حکام ٹیلیگراف آفس نے لینے سے انکار کر دیا - برٹش صیغہ بحریہ نے ویلز کے مالکان کانہائے کوئلہ کو مطلع کیا ہے کہ انکا کوئلہ کا تمام ذخیرہ ممکن ہے - کہ صیغہ بحریہ کے کام میں آ جائے -

بلغراد پر گولہ باری - بلغراد سے کل کی آئی ہوئی چٹھیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ۲۹ تاریخ کی رات کو ۱۱ بجے آسٹریا والوں نے بلغراد پر دوسرا حملہ کیا اس موقعہ پر دریائی مورچہ سیملن کی طرف سے شدت کی گولہ باری کی گئی - گولہ باری رات کے ۲ بجے تک ہوتی رہی جس سے بعض عمارات کا نقصان ہوا - سرویہ کی توپوں نے بہت کم جواب دیا - آسٹریا کے ایک اگنبوٹ کو سخت نقصان پہونچا آسٹریا والوں نے اس بات کی کوشش کی کہ دریا کو عبور کر جائیں لیکن ہر حال میں انہیں رفلوں اور مشین کی توپوں کے ذریعہ سے پیچھے ہٹا دیا گیا لڑائی تڑکے چار بجے تک جاری رہی - سرویہ والوں کا کچھ نقصان - امید تھی کہ کل دوپہر کے وقت دار السلطنت پر پھر حملہ ہونے والا تھا (معلوم ہوتا ہے کہ مندرجہ بالا تار وائنا کے شائع شدہ سرکاری پیغام سے پہلے کا ہے -)

دنیا بھر میں جہازوں کی آمد و رفت کا انتظام درہم برہم ہو گیا ہے - جہاز اس لئے رکے ہوئے ہیں کہ کوئی ان کا بیمہ نہیں کرتا - اس مطلب کے تار آ رہے ہیں کہ بعض جہازوں کی روانگی ملتوی کر دی جائے اور بعض بہت جلد منزل پر پہونچ جائیں - یورپ کے چھوٹے ملکوں میں غیر معمولی کارروائیاں ہو رہی ہیں - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک دنیا ہی جنگ پر جھکی ہوئی ہے -

(برلن ۳۱ جولائی) قیصر ولیم نے مارشل لا کا اعلان کر دیا ہے -

روس میں جنگی تیاری - (لندن ۳۱ جولائی) دار العوام کے التوا سے پہلے مسٹر ایسکویتھ نے کہا کہ میں نے جرمنی کے ذریعہ سنا ہے کہ روس نے اپنی بری و بحری فوج کی عام تیاری کا اعلان کر دیا ہے جس کی وجہ سے جرمنی میں مارشل لا کا اعلان ہوا ہے اور اگر روس میں تیاری کا سلسلہ عام اور اسی طرح جاری رہا - تو جرمنی کو بھی فوجی تیاری کرنی پڑے گی -

(برلن ۳۱ جولائی) اس جگہ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ روسیوں نے آسٹریا میں اس ریلوے پل کو رہنے کے لئے راغب کرنے کی کوشش کر رہا ہے تاکہ وہ جرمنی کو روس کے خلاف ان حالات میں کارروائی کرنے دے کہ جرمن بیڑا بحر شمالی سے نیچے کی طرف نہ آنے پائے -

(لندن یکم اگست) اٹلی کا رویہ جو ابتک غیر متیقن ہے ممکن ہے کہ آخر وقت میں نہایت اہم ثابت ہو اخبار ٹربیونہ کو معلوم ہوا ہے کہ اطالوی مجلس وزرا نے فوجی تجاویز کے متعلق ہنوز کوئی فیصلہ نہیں کیا -

جرمنی میں فوجی قانون کانسٹی ٹیوشن کے ۶۸ پیرگراف کے مطابق نافذ کر دیا گیا ہے -

پیرگراف مذکور فوجی تجاویز پر مشتمل ہے یعنی ریلوے لائنیں - چوکیاں اور صیغہ تار - فوجی نگرانی میں رکھی جائے اور یہ کہ سپاہ کی نقل و حرکت کی خبریں شائع نہ ہوں -

بلجیم بھی سپاہ کو حرکت میں لا رہا ہے -

توقع کی جاتی ہے کہ نائب امیر البحر سر جان جلیکو یکم ستمبر سے پیشتر بیڑہ کی کمان لے لیں گے -

آسٹرا اور بیرونجات کے ڈالشیرز نے اپنی خدمات انگلستان کو پیش کی ہیں -

ایک روسی فرمان میں فنلینڈ کی حالت جنگ کا اظہار کیا گیا ہے اور انگلستان و روس کے مابین جہازوں کی آمد و رفت مسدود ہو گئی ہے -

سوئٹزرلینڈ بھی سپاہ کو حرکت میں لا رہا ہے لفٹننٹ جنرل سانڈرڈ چ سپاہ کے کمانڈر انچیف مقرر کئے گئے ہیں -

(پیرس یکم اگست) ۲۵ جولائی سے جرمنی اپنے سرحدی قلعہ جات کو مستحکم و مسلح کر رہی ہے اور ٹیوں وائل اور میٹز کے مشرق میں اس نے بہت سی فوج مجتمع کر لی ہے سرحد کے متصل گشت کرنیوالے دستے متعین کئے گئے ہیں سڑکیں سپاہ سے بند ہیں - سیاحوں کی موٹر کاریں ضبط کیجاتی ہیں بعض ریلوے لائنیں کاٹ ڈالی گئیں - اور جہاں سے یہ کاٹی گئی ہیں وہاں جلد چلنے والی توپیں نصب کی گئی ہیں تین فرنچ لوکوموٹو روک لئے گئے ہیں -

فرنچ سپاہ کی نقل و حرکت (لندن یکم اگست) فرانس نے فوج کی عام نقل و حرکت کا حکم نافذ کیا ہے جو نصف شب سے شروع ہوگی -

جرمن الٹی میٹم (روما یکم اگست) نیم سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جرمنی نے روس و فرانس کو الٹی میٹم دیدیا ہے -

برلن میں سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ روس کے نام جرمن الٹیمیٹم کی میعاد آج دوپہر کو ختم ہو جائیگی یہ امر روز بروز زیادہ واضح ہوتا جاتا ہے کہ اٹلی الگ تھلگ رہے گی -

اٹلی کی بے تعلقی (لندن یکم اگست) سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ اٹلی بے تعلق رہے گا -

(لندن یکم اگست) سینٹ پیٹرسبرگ ٹائمز کو اطلاع پہنچی ہے کہ گذشتہ پنجشنبہ کو سپاہ کو عام طور پر حرکت میں لانے کا فیصلہ ہوا ہے جس سے چالیس لاکھ سپاہی میدان جنگ کے لئے تیار ہو جائیں گے -

قیصر جرمنی کی تقریر - (برلن یکم اگست) قیصر جرمنی نے محل کے بالا خانہ سے ایک تقریر کے دوران میں کہا کہ جرمنی کے لئے ایک تیرہ و تار دن طلوع ہوا ہے تلوار زبردستی ہمارے ہاتھ میں دیدی گئی ہے اگر امن ناممکن ثابت ہوا تو امید ہے کہ ہم تلوار کو اس طرح استعمال کرنے کے قابل ہونگے کہ ہمارے اعزاز و وقار میں فرق نہ آئے جنگ بڑی بڑی قربانیاں طلب کرتی ہیں ہم مخالفین کو بتائیں گے کہ جرمنی پر حملہ کرنیکا کیا نتیجہ ہوتا ہے - خدا کے آگے زانو ادب طے کرو اور اس سے ہماری بہادر فوج کیلئے امداد چاہو - قیصر کی یہ اسپیچ نہایت جوش و خروش سے سنی گئی -

قیصر جرمنی نے تمام جرمن سپاہ کو حرکت میں لانیکا حکم دیا ہے -

جنگ کی پہلی گولی - (برلن ۲ - اگست) روسی سرحد پر جنگ کی پہلی گولی سر کر دی گئی - کل سہ پہر کو ایک گشت کنان دستہ نے جرمن دستہ گرداوری پر پرشکشن کے متصل جرمن سرحد کے اندر تین سو گز کی مسافت پر فائر کئے - جبکا جرمن سپاہیوں نے بھی جواب دیا - کسی جان کا نقصان نہیں ہوا -

جرمنی کا حملہ فرانس پر - (لندن ۲ - اگست) جرمنی نے فرانس پر فرانس پر بمقام سیرہ حملہ کر دیا ہے (بعد کی خبر) ریوٹر ایجنسی کو ایک سرکاری اعلان اس مطلب کا موصول ہوا ہے کہ جرمن فوج لونگوی کیطرف بڑھی چلی جا رہی ہے - برلن کی خبریں مظہر ہیں کہ ایک مضبوط روسی دستہ میں کاسک لوگ اور توپیں شامل ہیں - بیالا کے قریب جرمنی پر حملہ آور ہوا ہے - اس کے بعد کی خبریں آنی بند ہو گئی ہیں -

مقامی حالات - ۳ - اگست کو شام کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یورپ میں بساطِ جنگ بچھ گئی

یورپین طاقتوں کے مُہرے دوڑنے لگے

(۱)

جیسا کہ خیال تھا کہ آسٹریا و سرویا کی جنگ ایک عالمگیر جنگ کا پیش خیمہ ہوگی۔ ایسا ہی ہوا اور ایک طرف سے آسٹریا کی مدد کے لئے جرمنی نے کھڑے ہو کر روس و فرانس کو اعلان جنگ دیدیا اور دوسری جانب سرویا کی امداد کے لئے روس کھڑا ہوا اور اوس کے ساتھ فرانس و انگلستان بھی۔

انگلستان نے ہر چند کوشش کی کہ معاملہ مصالحت سے طے ہو جائے یا جنگ کا دائرہ آسٹریا و سرویا تک ہی محدود رہے لیکن افسوس ہے کہ روس و جرمنی کی تیز مزاجی نے انگلستان کو اس معاملہ میں کامیاب نہ ہونے دیا اور آخر اوس کو بھی روس و فرانس کا ساتھ دینے اور اپنے مقبوضات کی حفاظت کرنے کے لئے اعلان جنگ کرنا پڑا۔ جیسا کہ اب سے پہلے کئی مرتبہ کہا جا چکا ہے کہ یورپ میں بیرون مسیح کی چھ بڑی طاقتیں ہیں جن میں سے تین تین طاقتوں کا باہمی اتحاد ہے روس فرانس اور انگلستان ایک طرف اور اٹلی جرمنی آسٹریا دوسری طرف ہے مذکورہ بالا باہمی قوتوں کے اتحاد کا یہ منشا ہے کہ اگر روس انگلستان اور فرانس میں سے کوئی دوسری تین طاقتوں میں سے کسی ایک پر حملہ کرے تو تینوں تو مل کر اوس کی مدافعت کریں گی اور اوسی ہی تینوں تو تینوں باہم نبرد آزما ہوں گی ہے چنانچہ جنگ میں جرمنی آسٹریا اور اٹلی ایک طرف ہے اور روس۔ فرانس۔ انگلستان دوسری طرف۔ اول الذکر اتحاد میں سے جرمنی اور آسٹریا میدان جنگ میں آ چکے ہیں۔ لیکن اٹلی نے اس بنا پر الگ تھلگ رہنے کا اعلان کیا ہے کہ معاہدہ اتحاد کی رو سے میرا شریک ہونا

اوس وقت ضروری ہے جبکہ آسٹریا یا جرمنی پر کوئی دوسری طاقت حملہ کرے اور اس حالت میں کہ آسٹریا و جرمنی نے خود پیشقدمی کی ہے۔ میری شرکت لازمی نہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اٹلی اس وجہ سے شرکت نہیں کرتا کہ اگر وہ شریک ہوا تو اوسکو اپنا وہ بیڑہ جو طرابلس الغرب کے سواحل پر قابض ہے۔ ہٹانا پڑے گا اور اس حالت میں طرابلس الغرب کا وہ لقمہ تر جو اوس کے گلے میں اٹک رہا ہے اور ہزار ہزار کوشش پر بھی نیچے اتر کر ہضم ہونے میں نہیں آتا۔ منہ سے باہر نکل جائے گا اور متواتر و مسلسل تین سالہ کوشش بیکار جائے گی۔

موجودہ جنگ کی اصل بنا کیا ہے یہ ایک طویل داستان ہے لیکن واقعات پر نظر رکھتے ہوئے اختصار کے ساتھ بنائے جنگ پر کچھ لکھنا مناسب معلوم ہوتا ہے تاکہ ناظرین مدینہ اس کے مطالعہ کے بعد واقعات و حالات جنگ سے دلچسپی حاصل کر سکیں۔

سنجق نووی بازار جنگ بلقان سے پہلے ترکی مقبوضات میں ایک مقام تھا جس پر آسٹریا مدت سے خار کھائے بیٹھا تھا اور وجہ اس کی یہ تھی کہ آسٹریا سنجق نووی بازار کا راستہ حاصل کر کے جنوب و مشرق میں اپنے لئے جگہ نکالنا اور سالونیکا پر قبضہ کر کے ایک بندرگاہ حاصل کرنا چاہتا تھا۔ تاکہ بحر ایجین میں اوس کے لئے ایک راستہ حاصل ہو جائے۔ گذشتہ جنگ بلقان میں آسٹریا کی یہ خواہش بالکل خون ہوگئی کیونکہ سنجق نووی بازار پر سرویہ نے اور سلانیک پر یونان نے قبضہ کر لیا۔

آسٹریا نے جب دیکھا کہ میری خواہشیں یونان و سرویہ کے قبضہ سے پامال ہوگئیں تو اوس نے ایک عجیب چال چلی۔ یعنی یہ کہ سرویہ کو بھی اس کے ارادوں میں کامیاب نہ ہونے دیا۔ اور سنجق نووی بازار پر اوس کا قبضہ بھی کچھ زیادہ فائدہ اوسے نہ دے سکا۔ سرویہ چاہتا تھا کہ بندرگاہ دروز پر قبضہ کر کے اپنے لئے بحر ایڈریاٹک میں ایک راستہ حاصل کرلے تاکہ اوسے سمندر میں بھی کچھ حصہ مل جائے اور اپنے بحری مقاصد کی تکمیل میں اوسے آسانی حاصل ہو۔ کیونکہ اس وقت تک سرویا کے پاس بحری حیثیت سے ایک انچہ جگہ سمندر میں حاصل نہ ہونے کے سبب کچھ بھی ساز و سامان منگانے کے لئے وہ آسٹریا کا محتاج ہے جو اوسے بحری چنگی کے نرخ سے ہمیشہ نقصان پہونچانے کی قدرت رکھتا ہے آسٹریا نے سرویا کو نقصان پہونچانے اور بحر میں حصہ پانے کی مخالفت میں کانفرنس سفرا میں اس معاملہ کو اس طرح پیش کیا کہ اگر دروز پر سرویا کا قبضہ رہا تو البانیہ کی مجموعی ہیئت قائم نہ رہ سکیگی اور یورپ کا وہ دعوے پورا نہ ہوگا جو البانیہ کے قلمرو عثمانی میں داخل ہونے کے وقت

اوس کی آزادی و خود مختاری کے متعلق کیا جاتا تھا۔ اول تو آسٹریا کا مطالبہ صحیح تھا دوسرے یورپ نے دیکھا کہ اگر دروز پر سرویا کا قبضہ رہا تو آسٹریا جنگ کے لئے تیار ہے اس لئے مصلحتاً یورپ نے دروز کو البانیہ سے جدا نہ کیا اور سرویہ کو دروز سے محروم کر دیا۔

سرویہ آسٹریا کے اس مزاحمانہ فعل سے بہت کچھ اوس کا دشمن ہو چلا اور چونکہ اس مزاحمت میں ولی عہد آسٹریا کی تجاویز شامل تھیں اس لئے اوس نے یہ بہتر خیال کیا کہ ولی عہد کو مار ڈالا جائے تاکہ ایک طرف اس کھٹکتے ہوئے کانٹے سے نجات ملے اور دوسری طرف آسٹریا کے لئے آیندہ کوئی قابل حکمران میسر نہ آنے کے سبب ذاتی مقاصد آسانی سے تکمیل پذیر ہوں۔

قتل ولی عہد کے بعد جیسا کہ گذشتہ اشاعت میں لکھا جا چکا ہے۔ آسٹریا نے سرویہ سے چند مطالبات متعلق قتل ولی عہد پیش کئے جن میں سے سرویا نے کچھ قبول کئے اور باقی سے اعراض کیا آسٹریا کے معمر بادشاہ نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا اور یہ سمجھ کر کہ آسٹریا کے لئے مستقبل میں عمدہ حکمران نہ ملنے سے ملک کی جو حالت ہوگی اور جو صورتیں پیش آئیں گی اون سے اپنی زندگی ہی میں کیوں نہ مقابلہ کر لیا جائے اوس نے سرویہ کو جنگ کا الٹی میٹم دیدیا۔

روس اور سرویہ چونکہ نسلاً سلانی قوم سے ہیں نیز مذہباً بھی یونانی گرجے کے ماننے والے علاوہ ازیں سرویہ سے روس کے بہت سے فوائد بھی وابستہ ہیں اس لئے روس سرویہ کی مدد کے لئے تیار ہوا اور حقیقت یہ ہے کہ روس ہی کی تحریک سے سرویہ نے جنگ قبول کی ورنہ سرویہ کیا چیز ہے کہ آسٹریا کے مقابلہ میں ٹھہر سکے۔

روس کا اعلان جنگ کرتے ہی اوس کے دونوں ساتھی فرانس و انگلستان نے بھی کچھ پس و پیش کے بعد اعلان جنگ کر دیا۔

جرمنی فرانس کا تقریباً ایک صدی سے سخت دشمن ہے اسی طرح فرانس جرمنی کا دشمن ہے کیونکہ اب سے پورے ۴۴ برس پہلے فرانس صوبجات الساس اور لورین کو ایک جنگ میں ضائع کر چکا ہے۔ اس لئے لازمی تھا کہ اس موقعہ پر جرمنی آسٹریا کا ساتھ دے۔ اور فرانس سے اپنی پرانی عداوت کا غبار نکالے۔

غرض یہ کہ موجودہ جنگ ایک ایسی جنگ ہے جس میں علاوہ دوسرے امور سیاست کے قومیت کو زیادہ دخل ہے اور ایک اعتبار سے یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ یہ جنگ جرمنی اور سلانی قوم کی ہے۔ کیونکہ آسٹریا میں بجز ہنگری کے جرمن نسل کے باشندوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور اسی طرح سلانی قوم بھی زیادہ آباد ہے اس لئے جرمنی اور سلانی قوم اپنی قومیت برقرار رکھنے کے لئے حقیقتاً باہم نبرد آزما ہیں۔

موجودہ جنگ کو ارباب سیاست گردو پیش کے حالات اور سنین ماضیہ کے واقعات پیش نظر رکھنے سے عالمگیر جنگ کا خطاب دے رہے ہیں۔ جو حقیقتاً بالکل صحیح ہے۔ آج دنیا میں صرف ایک مسیحی قوم ہے جس کی سیاست کا جال تمام دنیا پر پھیلا ہوا ہے اور اسی طرح اوس کے مقبوضات کی وسعت ہے اس لئے دنیا کا بہت کم حصہ ایسا ہے جس پر غیر اقوام حکمران ہیں اس اعتبار سے کہا جا سکتا ہے کہ دنیا کے اعظم ترین حصہ پر مسیحیت حکمران ہے۔ اور مسیحیت کی طاقتوں کا باہمی تصادم حقیقت میں ایک عالمگیر جنگ ہے۔ تازہ ترین خبروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ روس فرانس انگلستان اٹلی جرمنی اور آسٹریا کے دوسری چھوٹی چھوٹی مسیحی ریاستیں بھی اس جنگ میں حصہ لینے پر مستعد ہیں چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ مانٹی نگرو سرویا کا طرفدار ہے۔ اور نہ صرف طرفدار بلکہ جنگ میں شریک بھی ہو گیا ہے۔ یونان بظاہر اسوقت تک خاموش ہے لیکن یقین ہے کہ وہ بھی سرویہ کا ساتھ دیگا بلغاریہ اگرچہ سلانی قوم سے ہے لیکن اوس پر آسٹریا کے احسانات بہت ہیں۔ نیز یونان سے عداوت ہونے کے سبب وہ یقینی طور پر سلانی قوم کی پروا نہ کرکے آسٹریا کا ساتھی ہوگا۔ رومانیا اگرچہ خود لڑنے کی کوشش نہ کرے گا لیکن چونکہ اوسکو روس سے ہر وقت خطرہ لگا رہتا ہے۔ اگر روس نے اوس کو مجبور کیا تو خیال ہے کہ وہ آسٹریا کا ساتھ دے۔ کیونکہ ایسی سے بلغاریہ اور سرویا کی قوت شیون دیکھی جائے گی۔ اور روس کا فرض ہوگا کہ سرویا اور بلغاریا کو نقصان پہنچائے ہالینڈ و بلجیم نے اگرچہ غیر طرفداری کا اعلان کیا ہے۔ لیکن تازہ خبریں مظہر ہیں کہ جرمنی ہالینڈ کے مقبوضات پر حملہ کر رہا ہے اسلئے بہت ممکن ہے کہ یہ دونوں بھی مجبوراً جنگ میں شریک ہوں۔ سویڈن نے بھی غیر جانبداری کا اعلان کیا ہے جاپان نے ظاہر کیا ہے کہ حسب معاہدہ امداد باہمی انگلستان کا ساتھ دے گا۔ نیوزیلینڈ نے بھی برطانیہ کے لئے افواج کی فراہمی کا وعدہ کیا ہے۔ ڈنمارک و ناروے بھی ناطرفداری کا اعلان کرتے ہیں۔ آسٹریلیا بھی برطانیہ کے ساتھ جنگ کے لئے تیار ہے۔

ٹرکی بظاہر الگ تھلگ رہے گی اور بہتری اسی میں ہے کہ ٹرکی اس موقع پر بالکل خاموش رہے۔ لیکن تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ ٹرکی بھی تیاریاں کر رہی ہے لیکن نہ کسی قوت کے ساتھ شرکت کی غرض سے بلکہ اس لئے کہ ہاتھ سے گئے ہوئے مقبوضات کو واپس لے لے۔ چنانچہ بعض ارباب سیاست کا بیان ہے کہ یونان بھی تیاریوں میں مصروف ہے اور بہت ممکن ہے کہ یورپ کے جنگی تلاطم میں ٹرکی بھی حرکت کرے اور بلغاریہ سے راستہ لے کر سالونیک پر حملہ کرکے اوس پر قبضہ کرے۔

غرض مذکورہ بالا بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ یورپ

تاریخ اسلام

(۱۶)

یحیٰی علیہ السلام

آپ حضرت زکریا علیہ السلام کے بیٹے تھے خدا کے سچے اور سچے زاہد تھے نہایت خوبصورت اور خوش آواز تھے آپ نے عمر بھر شادی نہیں کی دیکھ لیا اور کوئی سوالیہ بھی خداوند تعالیٰ نے آپ کو سید حصور فرمایا ہے آپ نامرد نہ تھے جیسا کہ اوس زمانہ کے لوگوں کا خیال تھا لیکن باین ہمہ عورتوں سے دور رہتے تھے۔ آپ کے زمانہ میں بنی اسرائیل قوم کا اجیب نام بادشاہ تھا۔ آپ کے حکم کے بغیر وہ کوئی کام نہ کرتا تھا۔ ایک دفعہ اوس نے چاہا کہ اپنی بیوی کی بیٹی میں کچھ تصرف کرے۔ آپ نے اوسکو اس ناجائز حرکت سے منع فرمایا لیکن لڑکی کی ماں نے اپنی لڑکی کو خوب آراستہ کرکے اجیب کے پاس بھیجدیا لڑکی کی ماں سخت کافر اور ظالم و قتالہ تھی۔ لڑکی جب اجیب کے پاس پہونچی تو اوس نے اجیب کو شراب پلائی۔ اور اجیب نے نشہ کی حالت میں لڑکی کی طرف ہاتھ بڑھایا لڑکی نے اجیب سے کہا کہ ایک شرط پوری کرو تو تمہاری خواہش پوری کردوں اور وہ شرط یہ ہے کہ یحیٰی (علیہ السلام) کا سر کاٹ کر ایک طشت میں میرے سامنے لایا جائے اجیب نے کہا یہ فرمایش پوری نہیں ہوگی۔ اور کچھ فرمایش کر۔ لڑکی نے کہا یہی فرمایش پوری ہونے پر خواہش پوری ہوسکتی ہے۔ اجیب نے مجبور ہوکر حکم دیا کہ یحیٰی (علیہ السلام) کا سر کاٹ کر طشت میں لایا جائے۔ حضرت یحیٰی علیہ السلام نماز میں مشغول تھے کہ لوگ اون کا سر کاٹ لائے اور طشت میں رکھکر پیش کیا۔ آپ کا سر باتیں کرتا تھا آخر سر کو ایک گڑھا کھود کر گھر میں دفن کردیا اور جہاں سر دفن کیا تھا وہاں سے خون کا فوارہ نکلنا شروع ہوا۔ جس سے تمام گھر بھر گیا اور گھر سے باہر نکل کر بہنے لگا صبح کو اجیب نے حکم دیا کہ خون پر مٹی ڈالی جائے لیکن مٹی ڈالنے سے بھی خون کم نہ ہوا۔ اور مٹی کے اوپر بھی جاری ہوگیا۔ یہان تک کہ خون بہتے بہتے شہر کی فصیل تک پہونچ گیا اور لڑکی اور اوس کی ماں خدا کے حکم سے زمین میں دھس گئی۔

مورخون کا بیان ہے کہ حضرت یحیٰی علیہ السلام کی موت پر سورج رویا اور صبح و شام کی شفق سرخی آپ کی وفات کے دن سے ہے۔

حضرت یحیٰی علیہ السلام نہایت زاہد و بردبار تھے عمر بھر کسی گناہ کا خیال نہیں کیا۔ آپ کے قتل کے بعد بابل کے بادشاہ خردوش نے ایلیا پر چڑھائی کی اور مقام مذکور کا محاصرہ کرلیا۔ محاصرہ کے زمانہ میں ایک بوڑھیا شہر سے باہر نکلی اور خردوش کے لشکر سے کہا کہ اے لوگو اگر تم شہر میں فاتحانہ طور پر داخل ہونا چاہتے ہو تو ایک کام کرو۔ اپنے لشکر کے چار حصے بناؤ اور خدا سے دعا کرو کہ ہم تیرے برگزیدہ نبی حضرت یحیٰی علیہ السلام کے خون کا بدلہ لینا اور اس شہر کو خون کے عوض فتح کرنا چاہتے ہیں۔ اس دعا سے یہ فصیل گر جائے گی۔ لشکر نے بڑھیا کے کہنے کے مطابق کی اور فصیل گرگئی بڑھیا نے خردوش کے لشکر کو وہ جگہ بتائی جہان حضرت یحیٰی علیہ السلام کا سر مدفون تھا لوگوں نے دیکھا کہ خون جوش مار رہا ہے۔ بادشاہ نے یہ دیکھکر کہا کہ مین ساکنان شہر اور اجیب کے لوگوں کا خون اسقدر بہاؤنگا کہ خون شہر سے نکلکر میرے لشکر کے قیام کی جگہ تک پہونچے۔ چنانچہ ستر ہزار آدمیوں کو ذبح کیا اور باقی لوگوں کو بھی اون کے مویشی کے خندق میں بھرکر قتل کردیا۔ یہان تک کہ خون جائے قیام لشکر تک پہونچا۔ اس کے بعد خردوش بابل کو واپس آیا۔ اس جنگ میں بنی اسرائیل کا خاتمہ ہوگیا اور دنیا پر اون کا نام و نشان نہ رہا۔ اور ایلیا بھی بالکل ہی تباہ ہوگیا۔ کچھ لوگ حضرت عمر بن خطابؓ کے زمانہ میں ایلیا میں رہتے تھے۔ جب مسلمانوں نے اوس کو فتح کیا تو دوبارہ آباد کیا گیا اور بعد فتح جب جامع دمشق تیار ہوئی تو اوس میں ایک غار نکلا۔ زید بن واقد نے ولید بن عبدالملک کو غار دکہایا اور چراغ لیکر اندر گئے۔ دیکھا کہ اوس کے اندر ایک کیسہ ہے جس کا عرض و طول تین گز ہے اوس میں ایک صندوق نظر آیا جسکو کھولنے سے سر یحیٰی علیہ السلام برآمد ہوا۔ سر بالکل اپنی حالت پر تھا کچھ تغیر و تبدل مرور زمانہ کا اوس میں نہیں ہوا تھا۔ آخر اوسکو وہیں دفن کردیا اور اوسپر ایک قبر بنادی۔ سر یہاں مدفون ہے اور جسم مبارک فلسطین یا بیت المقدس میں دفن ہے۔

کتاب الانس کے مصنف نے حضرت ابن عباسؓ سے ایک روایت نقل کی ہے کہ آنحضرت صلعم کو بذریعہ وحی معلوم ہوا کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ یحیٰی علیہ السلام کے عوض ستر ہزار مارے گئے اتنے ہی تمہارے نواسون کے عوض مارونگا۔ واللہ اعلم۔

بمبئی سے عازمان حج کی روانگی

بمبئی ۸- اگست (مرسلہ مسٹر شوکت حسین سکرٹری انجمن خدام کعبہ) ٹرنر ماریسن اینڈ کمپنی کا سٹیمر خسرو آج جدہ روانہ ہوگیا اسپر ۴۲۴ مسافر سوار ہیں جو ۳۱۰ مردون ۱۰۰ عورتون ۵ لڑکون آٹھ لڑکیون ایک بچہ پر مشتمل ہے۔ میزان ۴۲۴ عازمان حجاز کا راستہ بالکل محفوظ ہے براہ سویز جانے کی ضرورت نہیں۔ تختہ جہاز کا کرایہ اور اشیائے خوردنی کا نرخ چڑھ گیا ہے۔ جہاز سماٹرا ۲۲- اگست کو روانہ ہوگا۔ ٹرنر ماریسن کا جہاز فورانی تقریباً اشاعین کو جائیگا۔

شذرات

مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن

مسلمان زمیندار دن ٹیکس اداکرنے والون اور اخبار نویسوں میں سے حسب ذیل اصحاب کثرت رائے سے مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن کے ممبر منتخب ہوئے ہیں۔

طبقۂ زمینداران

(۱) نواب زادہ محمد ابراہیم خان صاحب رئیس جہانگیر آباد (بلندشہر)

(۲) مسٹر ابو العاص صاحب اسسٹنٹ سکرٹری مسلم لیگ۔

(۳) ڈاکٹر سید الظفر خان صاحب رئیس مرادآباد و پروفیسر میڈیکل کالج لکھنؤ۔

(۴) سید عبدالودود صاحب رئیس جلال نگر (بریلی)

(۵) مسٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب رئیس لوڈہ گاؤن۔ (علیگڈھ)

(۶) منشی احتشام علی صاحب رئیس کاکوری (لکھنؤ)

(۷) مولوی سید طفیل احمد صاحب رئیس منگلور (سہارنپور)

(۸) حاجی صالح خان صاحب شروانی رئیس بھیکم پور (علی گڈھ)

(۹) پیرزادہ عبدالرشید خان صاحب سجادہ نشین حضرت قلندر صاحب پانی پت

(۱۰) سید مسعود الحسن صاحب کربلائی رئیس ترکی پور (بلندشہر)

طبقۂ ٹیکس ادا کنندگان

(۱) مولوی قاسم علی صاحب منصوری ایم ایس سی- پروفیسر اسلامیہ کالج پشاور۔

(۲) عبدالنعیم خان صاحب سب ڈویژنل افسیر نہر اٹاوہ۔

(۳) مولوی محمد وجیہہ صاحب ڈپٹی کلکٹر مارہرہ کی

(۴) رشید خان صاحب آرزو- پروپرائٹر تاج مینوفیکٹری دہلی۔

(۵) مولوی فصیح الدین صاحب تاجر صدر بازار میرٹھ۔

(۶) مولوی رؤف الحسن صاحب مختار عدالت ضلع مظفرنگر۔

(۷) مولوی منظور النبی صاحب تاجر لٹھہ سہارنپور

(۸) سید نثار حسین صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ انہار علیگڈھ۔

(۹) قاضی عبدالولی خان صاحب مجاہد طرابلس ایڈیٹر الانس پریسیڈنٹ مسلم لیگ پشاور۔

(۱۰) مولوی سخاوت علی صاحب ایم- اے- ایل ایل- بی- پریسیڈنٹ انجمن اسلامیہ لکھنؤ۔

اسلامی اخبارات

(۱) الہلال کلکتہ (۲) البشیر اٹاوہ
(۳) زمیندار لاہور (۴) وکیل امرتسر
(۵) ہمدرد دہلی (۶) ابزرور لاہور
(۷) عصر جدید میرٹھ (۸) نیر اعظم مرادآباد
(۹) حبل المتین کلکتہ (۱۰) انسٹیٹیوٹ گزٹ علیگڈھ

ہمیں افسوس ہے کہ طبقۂ زمینداران و ٹیکس اداکنندگان نے اس جانب بہت کم توجہ کی اور فہرست میں بہت کم نام درج ہوئے۔ اسلامی پریس کا انتخاب قابل اطمینان ہے انسٹیٹیوٹ گزٹ اور کامریڈ کے ووٹ برابر آئے تھے۔ قرعہ ڈالنے پر انسٹیٹیوٹ کا نام برآمد ہوا۔ اس لئے انسٹیٹیوٹ گزٹ انتخاب میں آیا اور کامریڈ رہ گیا۔

دارالعلوم دیوبند کی امداد کا اپیل

دارالعلوم دیوبند ہندوستان کی وہ مشہور دینی درسگاہ ہے جو عملی حیثیت سے ایک کامیاب درسگاہ کہی جاسکتی ہے اوس کی عمر کے گذشتہ سال جس قدر قابل قدر اور لایق فخر گذرے ہیں۔ اوس سے ہندوستان کے وہ تمام اصحاب بخوبی واقف ہیں۔ جن کے قلب میں مذہب کی وقعت اور مذہبی علوم و فنون کی عزت اور اون کے رواج کی رغبت ہے۔

دارالعلوم مذکور جس اعتدال اور خوبی سے کام کررہا ہے وہ ہرآئینہ قابل قدر ہے اور ہمیں امید ہے کہ اوس کا نصب العین بطریق عمل مستقبل میں بہترین نتائج پیدا کرے گا۔

گذشتہ ہفتہ دارالعلوم کی جانب سے اپیل امداد شائع کیا گیا ہے۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ اوس کے مطالعہ کے بعد مسلمانان ہند اپنی پاک کمائی میں سے مخصوص طور پر ماہ رمضان المبارک میں کہ اس کا اجر نہایت وسیع ہوتا ہے دارالعلوم کی امداد فرمائیں گے۔ اور زکوٰۃ و صدقات کا کچھ حصہ دارالعلوم کو بھی مرحمت فرماکر بہترین مصرف مین اپنے روپیہ کو دین گے۔ دارالعلوم کے سالانہ مصارف کا اندازہ بیس ہزار روپیہ ہے۔ اگر توجہ کی گئی تو رمضان المبارک میں اسقدر رقم کا فراہم ہوجانا کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔

دولت عثمانیہ کے جہازات برطانیہ نے جنگ کیلئے لے لئے

جیسا کہ خیال تھا ٹرکی کے وہ دونون جہاز جو لندن میں تیار ہورہے تھے اور جن کے نام سلطان عثمان و رشادیہ ہیں۔ برطانیہ نے جنگ کے لئے حاصل کرلئے ہیں اور یہ ایک عمل ایک قاعدہ کے مطابق ہے۔ یعنی جنگ کی حالت میں جسقدر جہازات کارخانہ میں تیار ہوتے ہیں سلطنت اون کو لے لیتی ہے۔ بظاہر اس میں کوئی حرج نہیں معلوم ہوتا لیکن خطرہ یہ ہے کہ یونان جو ٹرکی کی مقبوضات کا ایک حصہ لیکر بہت کچھ مغرور ہوگیا ہے اور ٹرکی سے دوبارہ جنگ کرنے کے لئے تیاریان کررہا ہے۔ اگر اس موقعہ پر ٹرکی پر حملہ کردے تو ٹرکی کی بحری طاقت کو

سلطان عثمان و رشادیہ ہونے سے سخت نقصان پہونچیگا اسلئے ضرورت ہے کہ برطانیہ عثمان کو یقین دلا دے کہ وہ یورپ کی جنگ ختم ہونے تک ٹرکی کے خلاف کوئی حرکت نہ کرے یا اوس کے ایسا کرنے پر برطانیہ ٹرکی کی حمایت کرے ہمیں امید ہے کہ برطانیہ اس معاملہ پر غور کرے گی اور ٹرکی کی قوت و مصالح کو بھی پیش نظر رکھے گی۔

انجمن خدام کعبہ کی عملی زندگی

انجمن خدام کعبہ کی نسبت اردو اخبارات میں بہت کچھ اعتراضات شائع ہوتے رہے ہیں اور مختلف قسم کی بدگمانیاں اوس سے متعلق ظاہر کی جاچکی ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ ایک کارآمد انجمن ہے اور ہم اوس کی نسبت ابتدا ہی سے عمدہ خیال رکھتے ہیں۔ ہندوستان میں اسوقت تک ہزاروں انجمنیں خودرو گھاس کی طرح قایم ہوئیں اور صفحہ ہستی سے محو ہوگئیں اور اسوقت بھی اون کی ایک کافی تعداد موجود ہے لیکن عمل کے لحاظ سے شاید فی صدی دس بھی شکل سے پیش کی جاسکتی ہیں۔ ورنہ کم و بیش تمام انجمنیں نسخۂ شکم کی تیاری کا ذریعہ ہوتی ہیں۔ لیکن انجمن خدام کعبہ اس کے خلاف ابتدا ہی سے کارکن اور ذاتی مقاصد و منافع سے نفور رہی ہے۔ سب سے بڑا اعتراض اس وقت تک انجمن خدام کعبہ پر یہ تھا کہ اوس نے کیا کیا خدا کا شکر ہے کہ انجمن مذکورنے کافی انتظام ہوجانیکے بعد عملی زندگی میں قدم رکھدیا ہے چنانچہ امسال مسٹر شوکت علی سکرٹری انجمن خدام کعبہ حجاج کی آسانی و فراہمی سامان وغیرہ کے لئے مستقل طور پر بمبئی میں مقیم ہیں اور ہر طرح کی آسائش حاجیوں کو بہم پہونچا رہے ہیں اخبارات میں جہازوں کی روانگی خرچ ٹکٹ وغیرہ بار بار شائع کی جارہی ہیں انجمن کے کارکن بمبئی کے سٹیشنوں پر حاجیوں کو لینے اور مسافرخانوں میں پہونچانے کا کام خوبی سے انجام دے رہے ہیں۔ حاجیوں کو ٹکٹ دلانا اور بہترین جہازات کا اون کے لئے مشورہ دینا انجمن کا خاص کام ہے غرض سکرٹری صاحب انجمن نے امسال جو کام کیا وہ بہت کچھ قابل قدر اور لائق شکریہ ہے دوسرا کارنامہ انجمن کا یہ ہے کہ وہ اپنی کوشش سے ایک وفد نہر زبیدہ کی اصلاح کے لئے مکہ معظمہ بھیج رہی ہے جو پچھلے ہفتہ روانہ ہوچکا ہے اس وفد کے مصارف ارکان وفد خود اوٹھائیں گے اور انجمن کو زیر بار نہ ہونے دیں گے۔

یہ امر بھی موجب مسرت ہے کہ انجمن نے "خدام کعبہ" نام سے ایک ماہوار رسالہ بھی جاری کردیا ہے جس میں قیمتی مضامین کے علاوہ انجمن کے متعلق تازہ معلومات ہوا کریں گی رسالہ کا پہلا نمبر شائع ہوگیا ہے جو بحیثیت خوبصورتی اور ترتیب برا نہیں اور امید ہے کہ آئندہ ایک قیمتی رسالہ ثابت ہوگا۔ ہم مسٹر شوکت علی صاحب کو مبارکباد دیتے ہیں کہ انہوں نے جو کام شروع کیا ہے وہ نہایت نافع ہے اور شکر ہے کہ اون کی کوششیں بارآور ہو رہی ہیں۔

دولت عثمانیہ کا اعلان غیرجانبداری

گذشتہ ہفتہ کی تاریخی خبروں سے یہ معلوم ہوکر گونہ تشویش ہوئی تھی کہ ٹرکی فوجی تیاریوں میں معروف ہے اور بلغاریہ سے کسی معاملہ پر گفتگو کررہی ہے لیکن ۸۔ اگست کے آمدہ تاروں سے یہ معلوم ہوکر بیحد مسرت ہوئی کہ ٹرکی نے اس جنگ سے بالکل الگ تھلگ رہنے کا اعلان کیا ہے اور ظاہر کیا ہے کہ اوس کی فوجی تیاریاں محض حفظ ماتقدم کے طور پر ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ترکوں نے اسوقت نہایت دانشمندی سے کام لیا کیونکہ اگر وہ جنگ میں شریک ہوتے تو لامحالہ انہیں جرمنی کا ساتھ دینا پڑتا کیونکہ جرمنی اب سے پہلے کئی مرتبہ ترکوں کو مدد دیچکا ہے اور اس صورت میں ظاہر ہے کہ مسلمانوں کو ایک بڑی مشکل کا سامنا کرنا پڑتا۔

ہمیں امید رکھنی چاہئے کہ ترک اس موقع پر نہایت دانشمندی سے کام کریں گے اور اس وقت تک جنگ سے بالکل علیحدہ رہیں گے۔ جب تک کہ یہ جنگ ختم نہیں ہوجاتی یا اوس پر مخالفانہ حملہ نہیں ہوتا۔

حسین قاتل مجرم نہیں ہے

کچھ زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ فرانس کے وزیر مال کی نسبت اخبار نگاروں نے بہت زیادہ خلاف لکھا تھا۔ اور اپنے اخبار میں ایڈیٹر نگاروں نے دھمکی دی تھی کہ وہ عنقریب وزیر مال کے متعلق چند خفیہ مگر خطرناک خطوط شائع کرے گا۔

وزیر مال کی بیوی مسز کیلاکس نے ایڈیٹر نگاروں کی زیادتی و دھمکی سے متاثر ہوکر اور اپنے شوہر کے خلاف مضامین پڑھ کر ایڈیٹر نگار کو گولی سے ہلاک کردیا۔

اس مجرمانہ فعل کے خلاف فرانس کی عدالت میں مقدمہ دائر ہوا اور آخر عدالت نے مجرمہ کی بریت کا حکم صرف اس بناپر صادر کیا کہ وہ نہایت حسین ہے۔

مسز کیلاکس ایک نہایت خوبصورت اور حسین عورت ہے جس کے حسن کی وجہ سے فرانس کے بڑے بڑے لوگوں نے عدالت سے اوس کی سفارش کی تھی۔ واقعی حسن بڑی چیز ہے اور اس کا اثر یہاں تک ہے کہ حکام عدالت تک اوس کی چمک سے اندھے ہوکر حسین مجرمہ کے موافق فیصلہ کرتے ہیں۔ ممکن ہے یہ فیصلہ اس نتیجہ پر پہونچائے کہ یورپ میں اخلاقی زوال شروع ہوگیا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ مجسٹریٹ کے لئے یہ امر نہایت دشوار تھا۔ کہ وہ ایک ایسی حسین قاتلہ کے خلاف فیصلہ سنائے جو مہ جبیں ہونے کے علاوہ نہ صرف عدالت کے دل و دماغ پر اپنے حسن سے فتح پاچکی تھی بلکہ مقامی معززین کے قلوب پر سکہ بٹھائے ہوئے تھی۔

لینڈن کے برہنہ ناچ کا واقعہ ابھی بھولا نہ ہوگا جس کے خلاف عدالت میں مقدمہ دائر ہونے پر انگلستان کے وزراء اور دیگر معززین و ارکان حکومت تک نے برہنہ ناچ کو فطرت کے موافق اور دلچسپیوں کا ایک معمور خزانہ بتایا تھا۔ اس لئے حسین قاتلہ کو معاف کردینا کوئی بڑی بات نہیں۔

اموال کی درآمد و برآمد پر جنگ کا اثر

موجودہ جنگ سے درآمد و برآمد یعنی ہندوستان میں غیرممالک کا مال آنے اور ہندوستان سے ممالک کو مال جانے میں بڑی دقت پیش آئیگی اور یقینا ہرحال کہا جاسکتا ہے کہ درآمد و برآمد دونوں بند ہوجائینگی کیونکہ غیرممالک سے جو چیزیں جن ممالک سے زیادہ تر آتی ہیں وہ مصروف جنگ ہیں اسی طرح ہندوستان کا مال بھی زیادہ تر انہیں ممالک کو جاتا تھا جو اسوقت جنگ میں مبتلا ہیں۔

درآمد و برآمد کے رکنے کا قدرتی نتیجہ یہ ہونا چاہئے کہ درآمد کا مال یعنی مصنوعات یورپ گران ہوجائے اور برآمد کا مال سستا کیونکہ باہر سے مال نہ آنے کے سبب مال میں بہت کچھ کمی واقع ہوجائے گی اور اس کے لئے گرانی لازمی اور برآمد کا مال ہندوستان میں رکا رہے گا۔ اور زیادتی و موجودگی مال ہمیشہ نرخ کو ارزاں کردیتی ہے، لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ جنگ ابھی پورے طور پر شروع بھی نہیں ہوئی اور اجناس خوردنی پر گرانی آگئی ہماری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ اجناس ہمارے ملک میں پیدا ہوں اور اس صورت میں کہ اُن کی برآمد رک جائے وہ ہمارے لئے گران ہوجائیں۔ یہ اثنا اثر عجیب تشویش پیدا کررہا ہے اور رعایا پریشان ہورہی ہے۔ اجناس کی موجودہ گرانی پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اوس قوم کے اتفاق کا نتیجہ ہے جس کے ہاتھ میں اجناس خوردنی کی تجارت ہے۔

گورنمنٹ ہند کو اس جانب فوری توجہ کرنی چاہئے تاکہ اجناس کی ناجائز گرانی سے رعایا کو تکلیف نہ ہو اور جنگ کے متعلق اون کے دل و دماغ میں توحش و پریشانی کے آثار پیدا نہ ہوں۔ جہانتک ہمیں معلوم ہوا ہے۔ تجارت کے صدر مقامات میں اجناس کا نرخ مانگ نہ ہونے اور برآمد کے یکلخت رک جانے سے روزانہ گھٹ رہا ہے اس لئے یقین کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ چھوٹے شہروں کی گرانی اجناس متفقہ کارروائی کا نتیجہ ہے جو ہرطرح سے مضرت رساں ہے۔

مسٹر مظہر الحق اور مسز اینی بسنٹ

اخبار مشرق نے ۴۔ اگست کی اشاعت میں مسٹر مظہرالحق اور مسز اینی بسنٹ کا باہمی مقابلہ کیا ہے اور دکھایا ہے کہ دونوں میں سے ایک بھی مسلمانوں اور ہندوؤں کا بہی خواہ نہیں ہے اور دونوں کی زندگی ہندو مسلمان قوموں کے لئے مظہر ہے۔ اس مضمون میں مشرق نے مسٹر مظہرالحق کے جن کاموں پر تنقید کی ہے اُن میں سے اہم وہی مسجد کانپور والا واقعہ ہے جسپر اخبار موصوف ابتداء سے مسلمانوں کے جذبات کے خلاف مشورہ دیتا رہا ہے۔ اس کے علاوہ جن دوسرے امور پر بحث ہے وہ کم و بیش عامیانہ ہیں البتہ مسلم لیگ اور کانگرس کی بحث کہ وہ غالباً اس مضمون کا نیپ ہے۔ یہ امر طے ہوچکا ہے کہ مسلم لیگ اور کانگرس ابتداءً یعنی سرسید کے زمانہ تک دو جداگانہ چیزیں اس لحاظ سے تھیں کہ اون کا نصب العین علیحدہ علیحدہ یا روش جداگانہ تھی لیکن اب جبکہ وہ زمانہ نہیں رہا اور مسلمانوں میں قوت علم و عمل پیدا ہوگئی ہے مسلم لیگ کو آگے بڑھنا چاہئے لیکن اب سوال یہ ہے کہ مسلم لیگ کے نصب العین میں کس قسم کی ترمیم کی جائے۔ یہی مسئلہ دو پارٹیوں میں مابہ النزاع ہے۔ ایک پارٹی جس میں مسٹر مظہرالحق ہیں مشورہ دیتی ہے کہ مسلم لیگ کو کانگرس کے ساتھ جانا چاہئے۔ دوسرا فریق چاہتا ہے کہ مسلم لیگ اپنی جگہ سے ایک انچ نہ سرکے بلکہ پرانی روش میں بھی مزید آرائش کے لئے خوشامدپسندی کے جوہر کو شامل کرلے یہ گروہ بہت تھوڑا ہے اور غالبا مشرق اسی کا طرفدار ہے۔

ہم اسوقت مسٹر مظہرالحق کے کاموں سے بحث کرنا نہیں چاہتے۔ کیونکہ یہ بحث طویل ہوجانے کے ساتھ ہی بے فائدہ بھی ہے۔ البتہ یہ کہنا ضروری ہے کہ مشرق نے جو الزامات مسٹر مظہرالحق پر لگائے ہیں اور اون کی گذشتہ زندگی کو قوم سے علیحدہ ثابت کرنے میں زور لگایا ہے کیا اس کے خلاف مستبد اور قدیم الخیال لوگوں میں سے جو ترقی کی جانب ایک انچ بڑھنا مسلمانوں کی زندگی کے خلاف اور اسباب و ذرائع ترقی کو مسلمانوں کے لئے خطرناک سمجھتے ہیں۔ بہترین شاہد پیش کرسکتا ہے۔ ہم مسٹر مظہرالحق کے ہرایک خیال کو صائب اور اون کی ہرایک رائے کو مستحکم خیال نہیں کرتے لیکن وہ جس اخلاص و عقیدت سے قوم کے لئے کچھ کرتے ہیں وہ بہت کچھ شکریہ کا مستحق ہے کم ازکم دوسرا طبقہ بھی اسی طرح کچھ کوششیں کرکے دکھائے۔ خواہ وہ کسی غرض پر ہی مبنی کیوں نہ ہو۔

تازہ تار — لیج پر جرمن تسلط

پانیر کو لندن سے ۱۲۔ اگست کو یہ اطلاع پہونچی کہ "یہ امر یقینی معلوم ہوتا ہے کہ لیج کا قصبہ اب جرمنی کے قبضہ میں آگیا ہے۔ بلجین لشکر اسکو روکنے کے قابل نہ ہوسکا اور جرمن فوج قلعوں کو چیرتی ہوئی شہر میں پہنچ گئی قلعہ جات جرمن پیشقدمی کے راستے میں اب بھی

اردو میں غیر زبانوں کے غیر مانوس الفاظ

اردو اخبارات میں بحث اٹھائی گئی ہے کہ آیا اردو میں غیر زبان کے غیر مانوس الفاظ شامل کئے جائیں۔

یہ بحث انجمن ترقی اردو کے سکرٹری پر ایک حیثیت سے تنقید ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ جو ترجمہ انگریزی وغیرہ الفاظ کا سکرٹری نے ترقی اردو کے نام سے پیش کیا گیا ہے وہ انہوں نے غالباً اپنی طرف سے پیش نہیں کیا۔

بہرحال جو کچھ بھی ہو بحث فائدہ سے خالی نہیں لیکن اس وقت تک بحث کا جو طریقہ رکھا گیا ہے وہ تعصب پر مبنی اور ایک بے نتیجہ بحث ہے، مسٹر قطاد عصر جدید نے پیش شدہ الفاظ پر تنقید کی ہے لیکن ساتھ ہی سکرٹری ترقی اردو پر بھی آوازہ کسا ہے لیکن کسی نے آج تک یہ نہیں لکھا کہ اگر مولوی عبدالحق کا ترجمہ غلط ہے تو صحیح ترجمہ کیا ہونا چاہئے۔ اگر اس خاموشی کا منشاء یہ ہے کہ انگریزی کے الفاظ بدستور اردو میں رہنے چاہئیں تو اردو کی اوس سلاست کے تمام کی کیا ذمہ داری ہو جنکی نسبت پیکہا جاتا ہے کہ عربی کے اون الفاظ کی موں سے اردو کی سلاست جاتی رہے گی۔ ہم اردو میں نہ انگریزی الفاظ کو پسند کرتے ہیں نہ عربی اور سنسکرت کو لیکن دریافت طلب امر یہ ہے کہ آخر اردو کو کامل بنانے کی صورت کیا ہوگی۔ کیا یہی کہ باہمی تنقید کیجائے اور اعتراضات کو سفر بحث کے مقابلہ میں بدنما بھدا اور ثقیل بتایا جائے۔

ہم خواہشمند ہیں کہ اردو کو شائستہ فصیح اور سلیس بنایا جائے لیکن اوس کا طریقہ یہی ہے کہ جو الفاظ غیر زبانوں کے اردو میں داخل ہیں یا داخل کئے جارہے ہیں اون کا فصیح ترجمہ اردو میں کرکے دکھایا جائے اور ہماری رائے میں یہ ترجمہ ایسا ہو کہ مفرد ترجمہ مرکب نہو جائے بلکہ مفرد ہی رہے تاکہ اردو کی فصاحت میں خرابی پیدا نہو۔

اردو چونکہ ایک مرکب زبان ہے اسلئے ہماری رائے ہے کہ اگر انگریزی عربی اور سنسکرت کے عام فہم اور فصیح الفاظ اردو میں شامل ہو جائیں تو کچھ حرج نہیں ہے اور اسی لحاظ سے ہم مولانا ابوالکلام آزاد کی کوشش کو برا نہیں سمجھتے بلکہ اون لوگوں کے مقابلہ میں بہترین کوشش خیال کرتے ہیں جو اردو میں خواہ مخواہ انگریزی الفاظ داخل کرتے ہیں اور اردو کو انگریزیت کا لباس پہنانا چاہتے ہیں۔

اخبار ہمدرد کا کامیاب دور جدید

جیسا کہ خیال تھا کہ ہمدرد کا دور جدید جسمیں اوس نے اپنا سم تبدیل کرکے نستعلیق خط اور پتھر کی چھپائی اختیار کی ہے کامیاب ثابت ہوگا۔ خوشی کا موجب ہے کہ ہمدرد کے موافق ہمارے ہم عصر اس میں کامیاب ہو [illegible] ہمدرد کے سنجیدہ پرچے ہم نے دیکھے ہیں ہمدرد بحیثیت مجموعی اور ملک کا سب سے نمونہ ثابت ہوئے ہیں

اور یہی وجہ ہے کہ وہ اسوقت خاصی ترقی کر رہا ہے اور پبلک اوس کو بہت شوق سے پڑھتی ہے۔

ہمدرد اس وقت اردو کے تمام ہمعصر اخبارات سے زیادہ اور کار آمد مضامین۔ خبریں اور دلچسپ معلومات فراہم کرتا ہے اور جسقدر خبریں تار سے وقت تک اوسے ملتی ہیں وہ کئی کئی ضمیمون کی صورت میں شائع کر دیتا ہے اس لحاظ سے اوس کا حجم بسا اوقات ۸۰۰ صفحہ تک پہنچتا ہے۔ ہمدرد کی یہ ترقی۔ کامیابی اور ہر دلعزیزی ہمارے معزز دوست میر جالب صاحب دہلوی اسسٹنٹ ایڈیٹر ہمدرد کی قابلقدر کوششوں کا نتیجہ ہے ہم مسٹر محمد علی کو ایسا مبارکباد دیتے ہیں کہ انہیں ہمدرد کے دور جدید کے لئے ایک ایسا لائق جرنلسٹ ملگیا ہے جس کی عمر کا بیشتر حصہ اخباری دنیا میں گذرا ہے اور جس نے ملک کے اکثر وسیع و مشہور اخبارات کو ایڈٹ کیا ہے ہمیں امید ہے کہ ہمدرد میر جالب صاحب کی مزید توجہ سے اور بھی زیادہ دلچسپ ہر دلعزیز اور قابلقدر ہو جائیگا۔

مجاہدین البانیا کی کامیاب کوششیں

معزز معاصر جہان اسلام رقمطراز ہے کہ مجاہدین البانیہ کی فوج کے سپہ سالار حسن جمال بک نے آستانہ علیہ میں اپنے ایک رشتہ دار کو خط لکھا ہے جسے اخبار تصویر افکار نے چھاپا ہے۔ ہم بھی اسی دلچسپی کے لئے شائع کرتے ہیں۔

روزانہ جہاد کی مصروفیت کیوجہ سے میں آپکو خط نہ لکھ سکا تھا اب چند دنوں سے مقام دراج میں ہوں اوریہیں سے یہ خط لکھتا ہوں۔ دراج میں ہم کو فتح عظیم حاصل ہوئی۔ اس کے خارجی قلعہ پر (ہم نے) قبضہ کرلیا ہے اور نظام دار ستو میں بھی (ہم) داخل ہو گئے ہیں۔ پرنس ڈو ڈیڈ (شاہ البانیا) مع الیسوروں کے بھاگ گیا۔ اور دو پانسو لاشیں میدان میں چھوڑ گیا۔ اوس کی چندہ مہ فوج بھی بھاگ نکلی۔ پھر (ہم نے) البیصان کی طرف ۰۰ ۷ سپاہی بھیجے۔ جن کے ساتھ قبائل جرمقہ موقرہ۔ کوکس اور کنے جن کی تعداد دو ہزار تھی شامل ہوگئے اور اس فوج نے شہر البیصان کو ۴ گھنٹہ کی جنگ کے بعد فتح کرلیا۔ پرنس ڈو ڈیڈ کے مددگار ۵۰ مقتول چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ ہم نے دو دو ہزار سپاہی خائن اسماعیل کمال وعزیز کی سرکوبی کے لئے روانہ کئے ہیں جو انشاءاللہ ضرور کامیاب ہوں گے۔ غالباً چند دنوں تک ہمیں مقام اونیا کے قریب جنگ جاری رکھنی پڑے مگر ہمارے مستقبل ارادوں کے سامنے یہ باتیں کچھ بھی وقعت نہیں رکھتیں۔ ہم ضرور فائز المرام ہونگے۔ یورپ کا گرگہ پرنس ڈو ڈیڈ جس طرح چاہے دول کے جہازات کی حمایت میں رہے لیکن یہ آخری ضرب ہی کہ سر کو توڑ دے گی۔ جب ڈو ڈیڈ نے پرنس کی حمایت کے سپاہ گندہ جمعیت کو اکٹھا کر لیا تھا مگر کبھی خفیف نہ مراد و

ناکام رہا۔ آخر میں آپ کو ایک نہایت ہی افسوسناک اور دل ہلا دینے والی خبر سناتا ہوں کہ مجاہد کبیر عارف حکمت بک سخت زخمی ہو کر پانچ دن کے بعد فوت ہوگئے۔ آہ افسوس تو اس بات کا ہے کہ اس شہید کی کوششوں کے ثمرہ کو وقت آجتک نہ دیکھا۔ انشاءاللہ آئندہ خط میں فتح و نصرت کی خوشخبری سناؤں گا۔

مسلم آزار فلم کا تماشہ بمبئی میں بند

کراچی میں جس تماشہ سے مسلمانوں کے جذبات کو صدمہ پہونچا تھا اور جس کی [illegible] کمشنر نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ اس تماشہ کا تعلق حضرت محمد صلعم سے نہیں ہے خواہ یہ فیصلہ کیا ہی ہو اور تماشہ کا تعلق حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کی ذات پاک سے ہو یا نہ ہو بہر نوع بمبئی گورنمنٹ کا یہ حکم قابلقدر ہے کہ یہ تماشہ بمبئی میں نہ دکھایا جائے ہم بمبئی گورنمنٹ کے اس حکم کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور باادب گورنمنٹ ہند کی خدمت میں ملتجی ہیں کہ وہ اپنی رعایا کے معتقدات و جذبات کا ہر وقت پورا پورا خیال رکھے اور جس چیز کے متعلق بحیثیت اعتقاد شبہ پیدا ہو جائے یا جس سے اندیشہ فساد ہو اوس کو قطعاً روک دے۔ کیونکہ یہی وہ اصول ہیں جن سے حاکم و محکوم کے تعلقات میں استحکام و یکجہتی پیدا ہوتی۔ اور حکومت کو فائدہ پہونچتا ہے۔

حضرت امام غزالی کا ایک خط اپنے شاگرد کے نام

مذکورۃ العنوان رسالہ مسلمانوں کے مطالعہ کے لئے ایک نہایت مفید و کار آمد رسالہ ہے جو دارالعلوم دیوبند نے شائع کیا ہے اور اشتہار تک مولوی عماد الدین صاحب ناظم مطبع قاسمی دارالعلوم دیوبند ضلع سہارنپور سے دو پیسہ کا ٹکٹ محصول ڈاک کے لئے بھیجنے پر مفت مل سکتا ہے۔

ضروری عرض

جن معزز خریداران مدینہ کی خدمت میں اطلاعی خطوط کے بعد سالانہ قیمت کے وی۔ پی دفتر سے روانہ ہوچکے ہیں وہ براہ کرم کارخانہ کی ضروریات کو ملحوظ فرما کر وی۔ پی وصول کرکے کارکنان مدینہ کو ممنون احسان فرمائیں۔ اگر کسی صاحب نے کسی وجہ سے وی۔ پی امانت میں رکھا ہو تو وہ یاد فرما کر چھڑوا لیں تاکہ واپسی سے کارخانہ کو نقصان کا بار نہ ہو۔ اور جن حضرات کی خدمت میں دس ہفتہ میعاد ختم ہونے پر اطلاعی خطوط روانہ ہوئے ہیں وہ ملاحظات مدینہ سے بذریعہ منی آرڈر جناب کا شکریہ کا موقع دینے کی مہربانی

مدینۃ الرسول

مدینہ منورہ یا مدینۃ الرسول جس کو طیبہ بھی کہتے ہیں اور جو ہجرت سے پہلے یثرب کہلاتا تھا سطح بحر سے قریبًا ۶۱۹ میٹر بلند ہے اور وہ مشرق کی جانب ۳۹ درجہ اور ۵۵ دقیقہ کے طول پر اور خط استوا سے شمال کو ۲۴ درجہ اور ۵۵ دقیقہ کے عرض پر واقع ہے موسم گرما میں اس کی حرارت ۲۸ درجہ تک پہونچ جاتی ہے اور سرما میں دن کو صفر کے اوپر ۱۰ درجہ تک اور رات کو صفر کے نیچے ۰ درجہ تک اتر آتی ہے۔ سردی کے ایام میں اکثر دیکھا گیا ہے کہ صبح کے وقت پانی ظروف میں جم جاتا ہے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ لفظ یثرب مصری کلمہ اتریبس سے بگڑ کر بنا ہے اگر یہ صحیح ہے تو ہمیں غور کرنا چاہئے کہ مدینہ کو عمالقہ نے مصر سے نکلنے کے بعد بنایا اور ان کی یہودیت سے اس قول کی بھی تائید ہوتی ہے کہ حضرت موسیٰ نے فلسطین کو جاتے ہوئے ایک جماعت کو بھیجا تاکہ اس جانب کے حالات دریافت کریں جب وہ لوگ اس طرف پہونچے اور ان کو حضرت موسیٰ کی خبر وفات سے اطلاع حاصل ہوئی تو انہوں نے شہر اتریبس بنا کر اس میں اقامت اختیار کی اس قول کی بناء پر مدینہ کی آبادی ۱۶۰۰ قبل مسیح یا ۲۲۲۲ قبل ہجرت شروع ہوتی ہے۔ اس بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر لفظ طیبہ قبل ہجرت مدینہ کا نام تھا تو قطعاً یہ بھی مصری لفظ ہے۔

مدینہ منورہ جو ضلع کا صدر مقام ہے اب تک صوبہ حجاز میں شامل تھا لیکن اب مستقل کمشنری قرار دیا گیا ہے یہاں کی عنان حکومت دو اعلیٰ افسروں کے ہاتھ میں ہے ایک کو شیخ الحرم اور دوسرے کو محافظ (گورنر) کہتے ہیں۔ فوجی طاقت آخر الذکر کے قبضہ میں ہے۔

قرب وجوار کے جو مقامات مدینہ کی حکومت میں شامل ہیں ان میں ینبع۔ کور۔ دومۃ الجندل۔ ذوالرمہ۔ وادی القری۔ مدین۔ فدک قابل ذکر ہیں مدینہ میں شریف مکہ کا ایک وکیل (ایجنٹ) رہتا ہے جو اہل عرب کے معاملات کی نگرانی کرتا ہے۔

مدینہ ایک وادی میں واقع ہے جو شمال سے جنوب کی طرف گئی ہے یہاں اکثر مکانات پتھر کے ہیں جو اطراف مدینہ سے فراہم کیا گیا ہے۔ مکانات کی تعداد قریبًا ۱۲ ہزار ہے طرز تعمیر جدہ و مکہ معظمہ کے مکانات کی مانند ہے۔ لیکن مکانات مختصر اور سڑکیں تنگ ہیں۔ خصوصًا حرم کے اطراف میں نہایت گنجان آبادی ہے حالانکہ ضرورت تھی کہ حرم کے گرد وسیع میدان ہوتا تاکہ شہر کی نفاست بڑھتی اور حرم تک آمد و رفت

میں سہولت ہوتی۔ لیکن خلافاً لولہ شوق سے لوگ دور دور کے فاصلے سے تقرب حاصل کرنے پر مجبور کیا۔ چونکہ مدینہ کی اکثر گلیان تنگ ہیں اس لئے زقاق (کوچہ) کے نام سے مشہور ہیں، مثلاً زقاق الحجر، زقاق الخیاطین۔ زقاق البدور۔ زقاق الکبریت زقاق مالک ابن انس الخ

لیکن باین ہمہ مدینہ کی گلیاں صاف ستھری ہیں۔

بازار مدینہ منورہ کا بازار باب المصری سے حرم شریف تک تقریباً ۵۰۰ میٹر کے طویل سلسلہ میں ایک تنگ راستہ کے اندر واقع ہے۔ جہان زمانہ حج اور ماہ رجب میں (جو اہل عرب کے دستور کے مطابق باہمی ملاقات کا زمانہ ہے) غیر معمولی اجتماع ہوتا ہے۔ مدینہ منورہ کی تجارت کا مدار زیادہ تر خارجی مصنوعات پر ہے خاصکر جاوہ۔ ہندوستان۔ اناطولیا۔ اور شام کا مال بکثرت آتا ہے۔ اونی۔ سوتی اور ریشمی پارچہ جات دریان۔ قالین۔ عبائین۔ نہایت گران قیمت پر فروخت ہوتی ہیں لیکن باین ہمہ حجاج بطور تبرک یا روزمرہ کی ضروریات کے لحاظ سے ان چیزون کو نہایت رغبت سے خریدتے ہیں۔ یہان کی تجارت میں خرما ایک نمایان حیثیت رکھتا ہے۔ کیونکہ مدینہ کے گرد و نواح میں بکثرت باغ اور نخل استان ہیں۔ جہان تقریباً ستر قسم کا خرما پیدا ہوتا ہے۔ بہترین قسم عنبری۔ عجوہ۔ حلیبی برنی اور تسکری ہے۔ آخر الذکر نہایت لذیذ اور شیرین ہوتا ہے ایک اور قسم سبح ہے جو طرانہ خیف میں مدینہ اور الحمراء کے درمیان پیدا ہوتا ہے۔

خرما بیچنے والے اکثر اوقات بعض اقسام خرما کے متعلق موضوع روایات واحادیث بیان کرکے عام لوگون کو خریداری کی ترغیب دیتے ہیں۔ خرما ایک خاص پیمانہ سے ناپ کر فروخت کیا جاتا ہے جس کا وزن ۶۰۰ درہم ہے چاول کے لئے علیحدہ پیمانہ ہے۔ جس کا وزن تین سو درہم ہوتا ہے۔ روغن زرد رطل کے ذریعہ سے فروخت ہوتا ہے جو ۱۲ اوقیہ کا ہوتا ہے۔ اور اردب ۱۲۰ اقہ کا۔

کتب خانے مدینہ منورہ میں متعدد کتب خانے موجود ہیں جن میں سب سے زیادہ قابل قدر **شیخ الاسلام عارف حکمت** کا کتب خانہ ہے جو باب جبرئیل کے قریب ایک خوش منظر مقام پر واقع ہے اور حسن انتظام و حسن ترتیب کے لحاظ سے نہایت ممتاز ہے۔ کتب خانہ کے اندر گران قیمت ایرانی قالین کا فرش ہے۔ وسط صحن میں وضو کے لئے نل لگے ہوئے ہیں اس کتب خانہ میں ۵۴۴۰ نادر اور بیش قیمت کتابیں موجود ہیں۔ منجملہ ان کتابون کے فارسی اشعار کا ایک مجموعہ ہے جو فن خطاطی کا اعلیٰ نمونہ قرار دیا جاسکتا ہے صنعت تحریر کا حیرت انگیز کمال ہے کہ حروف علیحدہ کاٹ کر چسپان کئے گئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس صنعت کے ماہر جب چاہتے تھے حروف کو کاغذ سے جدا کرکے دوسرے کاغذ پر چسپان کر دیتے تھے۔

دوسرا کتب خانہ **سلطان محمود** کا ہے جو باب السلام میں واقع ہے۔ یہان ۴۵۶۹ کتابیں ہیں۔ یہ کتب خانہ اگرچہ زیادہ وسیع نہیں لیکن باین ہمہ مرتب منتظم اور خوبصورت ہے۔ ایک کتب خانہ **سلطان عبدالحمید اول** کا بھی ہے جس میں کتابون کی تعداد ۱۶۵۹ ہے۔ ایک کتب خانہ **بشیر آغا** کا زقاق الخیاطین میں ہے۔ یہان ۲۰۶۳ کتابیں ہیں۔ ایک اور کتب خانہ ہے جہان زیادہ تر مذہب امام مالک کی کتابیں ہیں ان کے علاوہ اور بھی کتب خانے ہیں جن کی تفصیل غیر ضروری ہے۔

اماکن متبرکہ و مزارات مدینہ منورہ اور اس کے قرب وجوار میں بکثرت مقدس تاریخی مقامات موجود ہیں۔ جن اجمالی تذکرہ حسب ذیل ہے۔

(۱) مسجد قبا جو مدینہ منورہ سے ۵ کیلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے یہ سب سے پہلی مسجد ہے جو عہد اسلام میں تعمیر ہوئی۔ جب آنحضرت صلعم مکہ معظمہ سے ہجرت فرماکر مدینہ تشریف لائے تو اس مسجد کو تعمیر فرمایا۔ دوبارہ سلطان عبدالحمید اول نے اسکو از سر نو تعمیر کیا۔ مسجد کے وسط میں ایک قبہ ہے جو اس مقام پر تعمیر کیا گیا ہے جہان آنحضرت صلعم کی ناقہ نے قیام کیا تھا۔

(۲) **مسجد حضرت حمزہ** یہ مسجد مدینہ منورہ سے جانب شمال وادی احد میں واقع ہے۔ احد کو تاریخ اسلام میں نہایت شہرت حاصل ہے کیونکہ یہان ۱۵ شوال سنہ ۳ھ کو کفار قریش اور مسلمانون کے درمیان مشہور معرکہ کارزار پیش آیا تھا۔ جو مسلمانون کے لئے ایک زبردست آزمایش کا موقع تھا اس معرکہ میں آنحضرت صلعم کے عم محترم حضرت سیدنا حمزہؓ نے شہادت پائی اور جناب سرور کائنات کے دندان مبارک شہید ہوئے یہان ایک مقام "قبہ السن" کے نام سے مشہور ہے علما خیال ہے کہ اس مقام پر آنحضرت کے دندان مبارک ساقط ہوئے تھے۔ اختتام جنگ پر اہل مدینہ نے ارادہ کیا کہ شہداء کو دفن کرنے کے لئے مدینہ منورہ لے جائیں۔ لیکن آنحضرت نے منع فرمایا اور حکم دیا کہ ہر شخص اپنے مصرع (قتلگاہ) میں دفن کیا جائے۔ اس بنا پر حضرت حمزہ بھی اس میدان میں دفن کئے گئے اور وہان ایک گنبد تعمیر کیا گیا۔ جو قبۃ **المصرع** کے نام سے مشہور ہے۔ ان کی قبر کے پاس ۷۰ سے زیادہ ان جان نثاران ملت کے مزارات ہیں غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے۔ وادی کے اختتام پر جانب شمال جبل احد واقع ہے جو اگرچہ اس کوہستانی سلسلہ میں داخل ہے جو سرزمین عرب کو قطع کرتا ہوا چلا گیا ہے لیکن باین ہمہ وہ ایک ممتاز اور جداگانہ حیثیت رکھتا ہے اس کا طول مشرق سے مغرب تک ۶ کیلومیٹر ہے۔

(۳) **بقیع** جسکو بقیع الغرقد بھی کہتے ہیں مسلمانون کے نزدیک یہ مقام نہایت مقدس اور معدن خیر و برکت ہے کیونکہ یہان خاندان رسالت کے اکثر گرانمایہ جواہر اور تقریباً دس ہزار صحابہ کرام مدفون ہیں۔ منجملہ اہل بیت یہان حضرت امام زین العابدین کا مزار مبارک بھی ہے اور حضرت عباسؓ کے مقبرہ میں حضرت امام محمد باقر و امام جعفر صادق رضی اللہ عنہما مدفون ہیں۔

مدینہ میں حسب ذیل مساجد ہیں۔ مسجد الرایہ مسجد الفتح۔ مسجد ذو القبلتین۔ مسجد السقیا مسجد الغمامہ۔ (جو منارہ بیں ہے) مسجد علی۔ (جو قبا کے راستہ میں واقع ہے) مسجد السابدہ (بقیع کے جانب شرق) مسجد الاحزاب (کوہ سلع کے دوسری طرف بیرون باب شامی) مسجد عروہ۔

وسائل آب اہل مدینہ زیادہ تر کنوین کا پانی استعمال کرتے ہیں جو یہان بکثرت پائے جاتے ہیں اور جن میں بعض کو تاریخی اہمیت حاصل ہے۔ مثلاً بیر الاعواف۔ بیر ابن مالک بیر النقویم۔ بیر العبابیہ۔ بیر بضیعہ۔ بیر التبویرہ بئیر فاطمہ۔ بیر عروہ۔ آخر الذکر دونون کنوئیں نہایت ممتاز ہیں۔ زمانہ گذشتہ میں امراء و سلاطین کو ان کا پانی بطور ہدیہ بھیجا جاتا تھا۔ بیر رومہ جسکو اوائل اسلام میں حضرت عثمان ابن عفانؓ نے خرید کر عام مسلمانون کے لئے وقف کر دیا۔ بیر اریس جسکو بیر خاتم بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ آنحضرت صلعم کی انگوٹھی جو خلیفہ ثالث کے دست مبارک میں تھی۔ اس کنوین میں گر پڑی تھی یہ انگوٹھی علی الترتیب حضرت عثمان تک پہونچی تھی۔ جس سے احکام و فرامین پر مہر کرتے تھے۔ اور اوس پر محمد رسول اللہ منقوش تھا۔

لیکن اہالی مدینہ زیادہ تر **عین الزرقاء** نام چشمہ کے پانی سے فائدہ اٹھاتے ہیں جو مسجد قبا کے جانب مغرب واقع ہے۔ اس کا پانی نہایت شیرین و لذیذ ہے۔ اس چشمہ کو مروان ابن الحکم نے حضرت معاویہؓ کے ایام خلافت میں جاری کیا تھا اور اس پر اوائل عہد سے آجتک سلاطین و امراء اسلام کی توجہ مبذول رہی۔ اس چشمہ کا سلسلہ ایک دوسرے چشمہ تک منتہی ہوتا ہے۔ جو عین النبی کے نام سے مشہور ہے اور جس کے اوپر ایک مضبوط و مستحکم نہر کے ذریعہ سے مدینہ منورہ تک آتا ہے اور وہان سے بکثرت شاخیں نکل کر اہالی مدینہ میں پھیلا دی گئی ہیں جس کے لئے چند خزانہ آب تعمیر کئے گئے ہیں جو سطح زمین سے ۱۰ میٹر نشیب میں واقع ہیں۔ بہشتی یہان سے پانی بھر بھر کر شہر میں لے جاتے ہیں۔ بعض اوقات لوگ پختہ سیڑھیون کے ذریعہ سے سرچشمہ تک چلے جاتے ہیں وہان ٹونٹیاں ہیں جن سے گھڑے صراحیان بھر لیتے ہیں یہی سبب ہے کہ مدینہ منورہ کا پانی نہایت صاف و پاکیزہ ہے۔ اسی بنا پر یہان مکہ معظمہ منی اور جدہ کے مانند متعدد امراض نہیں پائے جاتے۔

مذکورہ بالا چشمہ کی تعمیر و تجدید میں اکثر امراء اسلام نے حصہ لیا۔ دولت عثمانیہ کے عہد اولین میں یہ چشمہ خراب ہو گیا تھا۔ ایک زمانہ تک اہل مدینہ نہایت تکلیف اٹھاتے رہے آخرکار **سلطان سلیمان** نے سنہ ۹۳۲ھ میں اس کو از سر نو تعمیر کیا لیکن جب سنہ ۹۹۰ھ میں سیلاب نے اس کو پھر برباد کر دیا تو دوبارہ **سلطان مراد خان** نے اس کی درستگی پر توجہ کی اور بیر الفقیہ بالی (ایک کنوان) کو خرید کر اسکے ساتھ شامل کر دیا اس کے بعد سنہ ۱۱۱۱ھ میں **سلطان مصطفیٰ خان** کے حکم سے بیر الفقد بھی اس میں شامل کیا گیا بعد ازان سنہ ۱۲۲۲ھ میں **سلطان سلیم** نے اسکو تعمیر کیا لیکن جب وہابیون نے مدینہ منورہ کا محاصرہ کیا تو اسکو برباد کر دیا۔ جب یہ فتنہ فرو ہو گیا تو محمد علی بادشاہ **خدیو مصر** نے اس کی مرمت کی اور چند روز بعد سلطان **عبدالحمید خان** ثانی نے از سر نو اسکو درست کیا۔ چنانچہ اب یہ چشمہ اہل مدینہ کے لئے نہایت منفعت بخش ثابت ہو رہا ہے۔

مدینہ منورہ کے نواح میں علاوہ عین الزرقاء کے عین کہف (ایک چشمہ کا نام) ہے جو جبل سلع کے غربی جانب واقع ہے اور عین خیف جو مدینہ کے بالائی حصہ سے جاری ہوا ہے اور عین الوادی جو حضرت حمزہؓ کی قبر کے متصل واقع ہے اور عین السلطان جس کا پانی کھاری ہے۔ اس کا رخ قبا سے مدینہ کی طرف ہے۔ جو نالیون کو خس و خاشاک سے صاف کرتا ہوا مدینہ کے باغات میں جاتا ہے۔

مدینہ منورہ کے باغات مدینہ منورہ کے شمالی جانب شہر پناہ کے متصل بکثرت باغات موجود ہیں جو خاص خاص نام سے مشہور ہیں مثلاً حدیقۃ الداؤدیہ۔ حدیقۃ الزکی وغیرہ اندرون شہر میں بھی باغات موجود ہیں۔ خصوصاً شہر کا شرقی حصہ زیادہ قابل اعتنا ہے اور قبا کی جانب ذوالحلیفہ و عوالی کثرت زراعت و باغات کے لحاظ سے ممتاز مقامات ہیں۔ آخر الذکر فواکہ کے اعتبار

مشہور ہیں ... بکثرت کا پیدا ہوتے ہیں۔ فواکہ پیدا ہوتے ہیں۔ شفتالو۔ کرمکلہ۔ کھوبنی۔ کنہ نما بہنڈی۔ خطمی۔ بیگن۔ کدو۔ تربیا۔ خرفہ۔ پالک۔ کرفس۔ باقلا۔ ترہیزہ۔ خربزہ۔ آلودو انار۔ انگور۔ لیموں۔ کیلا۔ کھجور۔ نارنگی۔ چکوترہ۔ گاجر زرد۔

مدینہ منورہ کے اطراف میں وادیاں بھی ہیں بارش کے موسم میں یہ جاری ہوجاتی ہیں ہیں اور ان کا پانی باغات میں پہونچتا ہے۔ یہ وادیاں زیادہ تر پست حصہ میں پائی جاتی ہیں۔ بعض اوقات جب سیلاب زیادہ آتا ہے تو یہ وادیاں شہر کے لئے مضرت بخش ثابت ہوتی ہیں چنانچہ **حضرت عثمان** کے عہد خلافت میں وادی مہزور میں اس بلا کا سیلاب آیا کہ مدینہ کے در و دیوار کے منہدم ہوجانے کا خطرہ پیدا ہوگیا اس خطرہ کو محسوس کرکے حضرت عثمان نے بیر مدری کے قریب دو دیواریں تعمیر کرنے کا حکم دیا اور اس طرح سیلاب کا رخ وادی بطحان کیطرف پھر گیا اور مدینہ تباہی سے محفوظ رہا۔ دوبارہ ۱۵۶ھ میں خلیفہ **ابوجعفر منصور** کے عہد حکومت میں بکثرت سیلاب آیا خلیفہ کے حکم سے روک تھام کی گئی اور سیلاب کا رخ دوسری طرف پھیر دیا گیا۔ اسکے بعد ۱۳۲۲ھ میں وادی النعناۃ میں سیلاب آیا اور شہر کا شمالی حصہ مدینہ منورہ سے **جبل احد** تک غرق ہوگیا ہے اور وسائل آمد و رفت چھ ماہ تک منقطع رہے۔ بعدازاں ۱۳۲۵ھ میں بھی خوفناک سیلاب آیا اور جبل احد کے قریب نصف میٹر عمق تک اس کا اثر محسوس ہوا۔

آبادی اور وجہ معاش

مدینہ منورہ کی آبادی تقریبا ساٹھ ہزار ہے ان میں ایک معقول تعداد ان مہاجرین کی بھی شامل ہے جو ترک وطن کرکے مدینہ منورہ میں آباد ہوگئے ہیں اور جو زیادہ تر ہندوستانی ترکی مغربی مصری وشامی مسلمان ہیں۔

منجملہ مدینہ کے مشہور خاندانوں کے اسعد کا خاندان جو سادات سے ہے نہایت مشہور ہے اسی طرح مغاربہ کا خاندان جو عائلہ بری کے نام سے مشہور ہیں۔ اور عائلہ السمہودی جو اہل مصر سے ہیں۔

مدینہ منورہ کے اکثر معزز اشخاص گورنمنٹ ٹرکی یا خدیو مصر کے وظیفہ خوار ہیں اور ایک گروہ کثیر کی معاش کا مدار حرم نبوی کی خدمت پر ہے جنہوں ... ہیں ... کے محاصل کے لئے نہایت ... خیال کیا جاتا ہے اکثر اشخاص رہ نما ہیں جو قابل زیارت مقامات کی سیر کرانے کا فرض ادا کرتے ہیں اکو مزورین کہتے ہیں اور یہ بعینہ ان خدمات کو ادا کرتے ہیں جو مکہ معظمہ میں مطوفین سے متعلق ہیں۔ بعض اشخاص معمولی درجہ کے تجارت پیشہ ہیں اہل مصر غلہ کی تجارت کرتے ہیں جو قصیر کے راستے لایا جاتا ہے۔

عادات و اطوار

اہل مدینہ سیر و تفریح کے دلدادہ ہیں شہر کے باہر کسی باغ یا **نزہت گاہ** میں جاکر قدرت کے دلفریب مناظر سے خوب لطف اٹھاتے ہیں۔ منگل اور جمعہ کے روز بعد نماز عصر علیحدہ علیحدہ ٹولیاں بناکر شہر کے باہر جاتے ہیں اور شام کو واپس جاتے ہیں، بعض اوقات اپنے ہمراہ ناشتہ لیکر شہر کے قریب کسی باغ میں چلے جاتے ہیں اور صبح سے شام تک لطف صحبت اٹھاتے ہیں۔

ایک دستور مدینہ منورہ میں یہ بھی ہے کہ ہر شخص متاہلین میں ذیقعدہ کی شب کو گیہوں کی ایک خاص مقدار روضۂ منورہ پر بطور ہدیہ بھیجتا ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ گیہوں کو دھوکر اور پاک و صاف کرکے کپڑے کی ایک عمدہ و نفیس تھیلی میں بھر لیتے ہیں۔ اور حجرہ کے پاس جاکر **آنحضرت** صلعم کے ساتھ ندا کرتے ہیں۔ اور اس تھیلی کو حجرہ کے اندر رکھ دیتے ہیں روضۂ مبارکہ کے مجاور اسکو اٹھا لیتے ہیں اور امرا اور اہل دولت کو بطور تبرک ہدیہ دیتے ہیں

اہل مدینہ نہایت فیاض طبع شریف النفس اور مہمان نواز ہیں نو وارد اور اجنبی زائرین کا نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ استقبال کرتے ہیں۔ اور انکو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان خاص خیال کرکے اپنے گھر لیجاتے ہیں اور نہایت خلوص و محبت سے فرائض ضیافت ادا کرتے ہیں مہمان جب تک ان کے یہاں رہنا چاہے بے تکلف رہ سکتا ہے۔ اس خدمت پر وہ کسی معاوضہ کے طالب نہیں ہوتے۔ اور بعض اوقات ان کو جو معاوضہ دیا جاتا ہے وہ ان کی خدمات کے مقابلہ میں ناکافی ہوتا ہے گھر کی عورتیں خانہ داری کے فرائض انجام دیتی ہیں اور کثرت کار و بار سے مطلق نہیں گھبراتیں بلکہ نہایت مستعدی سے مصروف رہتی ہیں۔ مہمانوں کی خاطر تواضع میں مردوں کی اعانت کرتی ہیں اور ہمیشہ صاف ستھرا لباس پہنے مصروف نظر آتی ہیں۔

مدینہ منورہ میں دستور ہے کہ جب بچے کی عمر چالیس دن کی ہوجاتی ہے تو اسکو نہلاتے ہیں اور نہایت خوبصورت ونفیس سفید لباس پہناکر عطر لگاتے ہیں اور روضۂ منورہ پر لیجاتے ہیں خادم اسکو حجرۂ مبارک کا پردہ اٹھاکر دعائے خیر و برکت کرتے ہیں، اس رسم کے ادا ہوجانے پر بچے کو واپس دیا جاتا ہے جو اسکو لیکر شاداں و فرحاں پلٹ آتی ہے۔

باقی آئندہ

اجتماع اسلامی کا ایک موقع

حرم میں نماز جمعہ کا نظارہ

چلا عجم سے عرب کو جو کاروان حجاز — گذر گئے لب ساحل سے تشنگان حجاز
دکھایا کوہ یلملم نے جب نشان حجاز — پکارنے لگے لبیک عاشقان حجاز
پہنکے خلعت احرام جب حرم کو چلے
فرشتے راہ میں سر پہ لئے قدم کو چلے

برہنہ سر پئے تعظیم حرمت کعبہ — چلے ادب سے غلامان حضرت کعبہ
جو دور سے نظر آئی عمارت کعبہ — تو آنکھیں ہوگئیں قربان رفعت کعبہ
خدا کے گھر میں جو بندوں کا قافلہ پہونچا
اچھلکے عرش پہ ہر دل کا ولولہ پہونچا

وہ روز جمعہ لقب جس کا سید الایام — وہ اجتماع کثیر و جماعت اسلام
نہ گن سکے کوئی وہ مجمع خواص و عوام — عرب سے تا بہ عجم اور ہند سے تا شام
مصلیوں کی مصلوں پہ بیشمار صفیں
قطاریں لاکھوں کی اور وہ کئی ہزار صفیں

ہجوم خلق وہ اور جوش زائران حرم — وہ لامکاں کی طرح وسعت مکان حرم
وہ منبر اور وہ خوش لحن خطبہ خوان حرم — منارے اور وہ گلدستۂ اذان حرم
اذان وہ گنبد افلاک جس سے گونج اٹھے
فلک سے تا کرۂ خاک جس سے گونج اٹھے

دلوں میں گھر کرے وہ صوت دلستان خطیب — وہ لحن اور وہ شیرینی زبان خطیب
وہ لہجۂ عربی اور وہ لسان خطیب — وہ قرأتیں وہ خوش آہنگی بیان خطیب
چلے نصیبوں کے دل پر چھری مقال ایسے
فرشتے حال میں آجائیں سنکے قال ایسے

نماز جمعہ وہ اللہ اکبر اور وہ سجود — مکبروں کی صدائیں وہ اور قیام و قعود
زمین پہ رحمت باری کا وہ فلک سے ورود — وہ آگے عبد کے ہر سمت جلوۂ معبود
جدھر کو جھک گئے قبلہ جھکا نظر آیا
خدا کے گھر میں خدا ہی خدا نظر آیا

جہت وہی، وہی سمت ایک ہر چہار طرف — وہ جوق جوق پس و پیش بستہ صف بر صف
دعا کو ہاتھ جو اٹھنے لگے مراد بکف — فلک پہ کھل گیا باب قبول عز و شرف
صدا یہ آئی کہ بخشے گناہ بخشدے
کرم سے سب کے سفید و سیاہ بخشدے

غلاف کعبہ وہ مشکیں لباس نورانی — ردائے رحمت و دامان ظل سبحانی
مقام خاص نزول فیوض رحمانی — اگر ہو رات تو دن ہو وہ نور افشانی
اٹھے جو آنکھوں سے غفلت کا سر بسر پردہ
دکھائے لاکھوں تماشے وہ چھپکے در پردہ

خدائے دیر وہی اور رب کعبہ بھی — اسی کو قبلہ نما کہئے اور قبلہ بھی
طواف اسی کا اسی کے لئے ہے عمرہ بھی — نماز اوسکی حج اوس کا اسی کو سجدہ بھی
نقاب میں بھی فروغ تہ نقاب وہی
حجاب میں بھی شفق اسکی آب و تاب وہی

(شفق) (مساوات)

کلام اکبر

سنا یورپ میں ہر قاصد پیام جنگ لایا ہے — بحمد اللہ اب خون شہیداں رنگ لایا ہے
بہت کیں سختیاں بلقانیوں نے بیگناہوں پر — بالآخر چرخ انکے سر کو زیر سنگ لایا ہے
خدا کی پالیسی کی شرح مستقبل میں دیکھیں گے — عبث یہ مدعی پولیٹکل فرہنگ لایا ہے
انبساط دل کو کافی ہے صدا اللہ اکبر کی — یہ کیوں اس بزم میں مطرب بابِ چنگ لایا ہے

تلغرافات

یورپ مین جنگ

اعلان جنگ۔ شملہ مین جو اعلان جنگ شائع ہوا ہے اس کا مضمون یہ ہے۔ چونکہ مجھے چارلس بیرن ہارڈنگ آف پنشورسٹ گورنر جنرل ہند اور بحیثیت عہدہ نائب وسیرالبحر کا ان معلومات سے جو مجھے موصول ہوئی ہیں اطمینان ہوگیا ہے اس لئے میں اعلان کرتا ہون کہ ہز میجسٹی اور جرمنی کے مابین جنگ شروع ہوگئی ہے۔

گزٹ میں اعلان۔ غیر معمولی گزٹ ہند میں جس پر سر جیمس کاکس کے دستخط ہیں یہ اعلان مشتہر ہوا ہے۔ عام اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے کہ ہز میجسٹی اور جرمنی کے درمیان جنگ شروع ہوگئی ہے ایک گزٹ بہ دستخط میجر جنرل برڈوڈ میں اعلان کیا گیا ہے کہ بعض دول غیر میں جنگ کے جو حالات پیدا ہوئی ہے اس کے لحاظ سے گورنر جنرل با جلاس کونسل والنٹر کے کسی کور یا اس کے حصہ کو اصلی فوجی خدمات کیلئے طلب فرما سکتے ہیں۔

(لندن ۴- اگست) سوتہ شیلڈز سے خبر پہنچی ہے کہ فلم برو ہیڈ سے پرے سخت گولہ باری کی آواز مسموع ہوئی ہے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ بحری جنگ ہو رہی ہے۔ لیکن جرمن سفیر انگلستان و جرمنی کی بحری لڑائی کی خبر سے منکر ہے۔

کوپن ہیگن کے تار مظہر ہیں کہ تمام جرمن بیڑا نہر کیل سے گذر کر بحر شمالی میں داخل ہوا ہے۔

(لندن ۴- اگست) سالونیکا کی مراسلت سے معلوم ہوتا ہے کہ اسٹرویون نے سربی سرحد پو سر نیواٹز- سمندریہ- بلغراد- لوبنٹزا اور کراگور پر حملہ کیا- اور یہ کہ وہ ہر جگہ پسپا کئے گئے- اور خاص سربی علاقہ کے ایک انچ پر بھی قبضہ نہیں ہو۔

(لندن ۴- اگست) فرنچ ذریعہ سے یہ تصدیق طلب خبر موصول ہوئی ہے کہ ہوا باز گاروس نے ٹول میں ایک زپلین پر حملہ کیا- اور زپلین (آلہ پرواز) کو تباہ کر دیا- ایم گاروس اور زپلین میں جو آدمی تھے۔

(لونیوائل ۴- اگست) ایک جرمن ہوا باز نے شہر پر ۳ بم پھینکے جن سے کچھ نقصان نہ ہوا۔

گریٹ برٹن کا الٹی میٹم (لندن ۴- اگست) برطانیہ نے جرمنی کو الٹی میٹم بھیجا ہے اور اس میں فرانس کی طرح بلجیم کی بے تعلقی کا یقین دلانے کے لئے نصف شب تک کی مہلت دی ہے جرمنی نے بلجیم کو ایک اور الٹی میٹم بھیجا ہے جرمنی بزور شمشیر اپنی تجاویز پر عمل کرانے پر تیار ہے۔

(لندن ۴- اگست) سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ جرمنی نے بلجیم پر دھاوا کر دیا۔

(۴- اگست) فرنچ سفیر متعینہ برسلز نے اپنی گورنمنٹ کو اطلاع دی ہے کہ تین جرمنی ڈسٹرائر (ایک قسم کا جہاز) بلجیم میں داخل ہوئے ہیں- اس طرح اس کی بے تعلقی کا خاتمہ ہوگیا۔

(لندن ۴- اگست) ٹرکی کی فوجی نقل و حرکت بہایت معنی خیز متصور ہوتی ہے۔

(برلن ۴- اگست) پارلیمنٹ جرمنی نے جنگ کے لئے ۲۵ کروڑ پونڈ قرض لینے کی منظوری صادر کی۔

(روما ۴- اگست) رپورٹ ہوئی ہے کہ جرمنی نے اٹلی سے اپنی بے تعلقی کو ترک کرنے کی اپیل کی تھی مگر اٹلی نے نہ مانا۔

(برلن ۴- اگست، جرمن لشکر نے سٹوچوڈو- رینڈلن اور کالسز پر قابض ہوگیا ہے۔

(۴- اگست) موجودہ کوائف کو خلاصۃً یون بیان کیا جا سکتا ہے کہ روسی و جرمن حدود پر صرف جھڑپیں ہوئی ہیں- جرمن بظاہر تین شہرون پر قابض ہوگئے ہیں- دسیون کے متعدد چھوٹے چھوٹے حملون کی رپورٹ ہوئی ہے- چونکہ روسی فوجی نقل و حرکت نہایت سستی سے ہو رہی ہے- اور ہنوز ادہ چند ہفتون تک مکمل نہیں ہو سکتی- اس لئے جرمنی کو براہ لگزمبرگ و بلجیم فرانس پر حملہ کرنے کا موقعہ ملے گا۔

ڈیلی ٹیلیگراف لکہتا ہے کہ لارڈ کچنر کا سکرٹری جنگ مقرر کیا جانا اغلبات سے ہے۔

جرمن سفیر پروانہ راہ داری لے کر کل شام پیرس سے روانہ ہوگیا ہے۔

بلجیم تیار ہے۔ (برسلز ۴- اگست) چیمبر آف ڈپیٹیز میں تقریر کرتے ہوئے شاہ بلجیم نے کہا اگر ہمیں اس ملک پر حملہ کرنے والون کا مقابلہ کرنا پڑا تو ہم اس کے لئے مسلح اور بڑی سے بڑی قربانی کرنے کے لئے آمادہ ہیں- ہمارا سب سے بڑا فرض یہ ہے کہ پوری سختی کے ساتھ مقابلہ کرین اور اپنے ملک کی بہبودی کی خاطر دلیری اور اتفاق کیساتھ مقابلہ پر آئین۔

(لندن ۴- اگست) جرمن حکام کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ نہر کیل میں انگلستان کے جہازات کو محض پولیس نے روکا ہوا ہے- خواہش صرف اس بات کی ہے کہ ان کے منزل مقصود کو بدلا جائے ان کے سامان میں کسی قسم کی دست اندازی کا ارادہ نہیں۔

سفارتی تعلقات کا انقطاع (پیرس ۴- اگست) فرانس و جرمنی کے مابین سفارتی تعلقات منقطع ہوگئے ہیں۔

انگلستان نے ٹرکی سے جنگی جہازات لیلئے

(لندن ۴- اگست) سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ برٹش صیغہ بحر نے ۲ جنگی جہازات حاصل کئے ہین ایک تو تیار ہے دوسرا تیار ہو رہا ہے- یہ انگلستان میں ٹرکی کے لئے بن رہے تہے- اور دو ڈسٹرائر چلی کے ملئے تیار کئے جا رہے تہے- یہ جنگی جہازات ایجنکورٹ اور ایرن کے نامون سے موسوم کئے جائیں گے- اور ڈسٹرائرد مشہور بحری افسرون کے نام پر بروک اور فولکنر سے موسوم ہون گے۔

آسٹریا کی شکست۔ نش کا ایک تار مظہر ہے کہ سربون نے بلغراد سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر اسٹروی رجمنٹون اور توپخانون کو سخت نقصان پہنچا کر پسپا کر دیا۔

سربی مقاومت (لندن ۵- اگست) سربی سپاہ بلغراد میں استقلال سے آسٹروی لشکر کی مزاحمت کر رہی ہے

جرمنی کی پسپائی- (سینٹ پیٹرز برگ) سرحد کے بہت سے حصے پر روسی سپاہ کی جرمن لشکر سے مڈ بھیڑ ہوئی ریلاوز رجمنٹ کے سامنے جرمن مراجعت پر مجبور ہوئے- اور انہون نے بہت سے علاقہ کے دیہات جلا ڈالے۔

سوئٹزرلینڈ کی بے تعلقی میں مداخلت

(پیرس ۵- اگست) سرحدی قصبہ ایم موٹ ولیایر سے اطلاع پہنچی ہے کہ جرمن وہان بہی سوئٹزرلینڈ کی بے تعلقی میں مخل ہوئے ہیں۔

رومانیا کی بے تعلقی- (بخارسٹ ۵- اگسٹ) سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ رومانیا بے تعلق رہیگا۔

ہلاکت- (لندن ۶- اگست) مسٹر اسٹائین کو جبکہ وہ فرانس مین آنے کے لئے سرحد سے گذر رہے تہے- جرمن دستے نے مار ڈالا۔

جرمن لشکر کی آمد- (برسلز ۵- اگست) جرمن لشکر کل ۹ بجے صبح سے ۲۰ منٹ پہلے تین دستون میں گینج- ہنری- چیپل- اور ڈولن میں داخل ہوا- پہلے وہ وائس میں پہنچے اور دریائے میوز کے دہنے کنارے پر متوقف ہوئے بلجیئن جو بائین کنارے پر مقابلہ کے لئے موجود تہے وہ دریا پر پیپون کا پل بنانے میں مزاحم ہوئے- سواران رسالہ میں سخت لڑائی ہوئی- بلجیم والے زیادہ فائدہ میں تہے کیونکہ وہ لیج کے قلعون سے بہی مستفید ہوتے تہے- جرمنی کی طرف سے ان قلعون کی حوالگی کا مطالبہ تہا جو نامنظور کیا گیا- ہنری چیپل سے جو جرمن دستہ لیج پر بڑہا تہا- اسے بلجیئن سپاہ نے روک لیا۔

لیج کی طرف جرمن پیشقدمی (لیج ۵- اگست) جرمن پیشقدمی میں پلون اور ریلوے لائنون کی وجہ سے رکاوٹ عاید ہو رہی ہے یہ شمال کی طرف جا کر ٹلا ورگ میں ڈچ (ہالینڈ) کی بے تعلقی میں بہی مخل ہوئے- دریائے میوز کو انہون نے مقام ایسڈن سے عبور کیا دسوان کور ہسڈن میں ہے- ساتوان وردسز اور چہٹا غیر معلوم مقام میں ہے- وائز اور ارنبٹو میدان میں واقع ہیں- رپورٹ ہوئی ہے کہ جرمن لشکر نے اون شہرون پر گولہ باری کی- ایک لاکہ جرمن سپاہی لیج کی طرف کوچ کر رہے ہیں- ایک جرمن ہوا باز ہلاک ہوا۔

باشندون کا فرار- (برسلز ۵- اگست) وائز کے باشندے اسٹرچیٹ کو بہاگ گئے ہین- جرمن سپاہ نربٹز ریوجیپس اور ہیوم میں پہنچ گئی ہے میوز کے بعض قلوجات جل رہے ہیں۔

جرمنی کو شکست- (برسلز ۶- اگست) خبر پہونچی ہے کہ بلجیم لشکر نے لیج کے متصل جرمن سپاہ کو شکست دی- اس لڑائی میں بہت بلجیم زخمی ہوئے۔

جنگ جاری ہے- مسٹرچٹ ۵ اگست) سرحد بلجیم پر جنگ جاری ہے توپ کے سرہونے کا شعلہ نمایان ہے- آلات پرواز اوپر اڑتے نظر آتے ہیں- جرمن گہوڑے جو آج صبح زین کسے شہر میں داخل ہوئے تہے وہ لوٹ مار کر کے لئے جبکہ جرمن سپاہی دریائے میوز پر پیپون کا پل باندہ رہے تہے- ان پر بلجیم سپاہ نے فائر کئے اور سخت نقصان پہنچایا- لیکن جرمن دریا کو پایاب عبور کر گئے۔

جرمن سپاہیوں کا فرار۔ برسلز کا تار مرسلہ ۶- اگست مظہر ہے کہ گیارہوین بلجیم دستہ نے لیج میں ہفتم جرمن دستہ کا اس تیزی سے تعاقب کیا کہ جنرل کمانڈنگ نے ان کو قلعہ کی زد میں ٹہر جانے کا حکم دیا- بہت سے جرمن سپاہی ہالینڈ کو بہاگ گئے۔

جرمن ہوا باز کی ہلاکت- ایک بلجیئن ہوا باز نے لیج میں جرمن آلہ پرواز پر حملہ کر کے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے اور پہر اپنے راستے پر چلا گیا- جرمن ہوا باز ہلاک ہوا۔

جاپانی بیڑہ بحری سفر کے لئے تیار ہے۔

شہروں پر گولہ باری (برلن ۶- اگست) سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے- جرمن زرہ پوش جہازون نے بحیرہ روم میں ساحل الجیریا کے بعض قلعہ بند شہرون کو تباہ کر دیا۔

بحر شمالی میں گولہ باری (لندن ۵- اگست) ساحل بحر کے تفرج گاہون میں بحر شمالی کی طرف سے سخت گولہ باری کی آواز مسموع ہوئی۔

بحری معرکہ آرائی (۵- اگست) کرک مل کا تار مظہر ہے کہ ارکنیز کے پرے مشرق میں بحری معرکہ آرائی ہوئی سہ پہر کو گولہ باری کی مسلسل آواز مسموع ہوتی رہی- تفاصیل کا ہنوز علم نہیں ہوا۔

۱۹ جرمن جہازوں کی غرقابی یا گرفتاری

نیوز کو نہائی سے اطلاع ملی ہے کہ ۱۹ جرمن جہازات بحر شمالی میں یا تو غرق کر دئے یا گرفتار کر لئے گئے۔

جرمن جہاز غرق ہوا- (لندن ۵- اگست) صیغہ بحر نے اعلان کیا ہے کہ برٹش ہلکے کروزر ایمفیون نے جرمن سرنگ بچھانے والے جہاز کوئنگن لوئس کو آج دوپہر کو غرق کر دیا۔

برٹش کروزر غرق ہوگیا- (لندن ۶- اگست) صیغہ بحر اعلان کرتا ہے کہ برٹش کروزر ایمفیون آج ایک تہ آب سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہوگیا- پے ماسٹر لیج اور ۱۳۰ سپاہی غرق ہوئے کپتان ۱۶- افسر اور ۱۳۵ سپاہی بچا لئے گئے۔

وائسرائے کو تار۔ جنیورد وائسرائے کو ولایت سے اس مضمون کا پرائیویٹ تار موصول ہوا ہے کہ ساحل ٹو ہیر کے ہیرے اُپلیسا لڑائی کے بعد جرمن بیڑہ بھاگ رہا ہے۔

بہادری کا اعتراف۔ (لندن ۹ اگست) ہید بینڈ میں بلجین سپاہ کی بہادرانہ معرکہ آرائیوں کی تعریف کی جاتی ہے اور ڈچ ناظرین بلجیم سپاہیوں کی بہادری کی دہر داؤ کی تصدیق و توثیق کرتے ہیں

حوالگی۔ جرمن دستہ گرد اور ہی جلد لیری میں اپنے آپ کو ڈچ اور بیٹ دیہات میں بلجیم فوج کے حوالہ کر دیا۔

جرمن لشکر کو دھکا۔ چہار شنبہ کو ۸ ہزار جرمن بیج کے سامنے صف آرا تھے۔ بیج کی سپاہ تیس ہزار آدمیوں پر مشتمل تھی۔ اعلان ہوا ہے کہ شاہ بلجیم سوا لاکھ سپاہ کے ساتھ لووین میں موجود ہے۔ شاہ نے ایک اعلان میں ظاہر کیا ہے کہ بلجیم کا عزم ہے کہ جہانتک ممکن ہو جرمن لشکر کو روکے رہے۔

جرمن لشکر کی واپسی (برسلز ۷ اگست) بیج میں سکون ہے جرمنی فوج سر دست پیچھے ہٹ گئی ہے۔

برٹش سفارت گاہ برلن کا محاصرہ

(برلن ۷ اگست) انگریٹ برٹن و جرمنی میں اعلان جنگ ہونے پر ایک گروہ نے برٹش سفارت گاہ برلن کو گھیر کر کھڑکیاں توڑ ڈالیں۔ چالیس آدمی جو برٹش رعایا سے ہیں قلعہ میں مقید کئے گئے۔

جرمن کروزروں کی روانگی۔ (روما ۸ اگست) جرمن کروزر گوئیلن اور بریسلو موسیقی نوازدستوں کے ترانہ موسیقی کے شور میں میسینا سے روانہ ہوئے۔

درخواست التوائے جنگ (برسلز ۷ اگست) وزیر جنگ اعلان کرتا ہے کہ جرمنی نے ۲۴ گھنٹے التوائے جنگ کی درخواست کی ہے اور وہ تسلیم کرتی ہے کہ ۲۴ ہزار سپاہی جنگ کے ناقابل ہیں۔

فرنچ بری کامیابی (لندن ۸ اگست) پیرس کا ایک پیغام مظہر ہے کہ فرنچ سپاہ سرحد سے گذر کر السیس میں پہونچ گئی ہے۔ اور اوس نے سخت لڑائی کے بعد التکرچ پر قبضہ کر لیا۔ اور مراجعت کنان جرمنوں کا تعاقب کیا۔ اور ملہوسن کی سمت بڑھتے گئے۔ سپاہ کی یہ کامیابی نہایت شاندار تھی۔

بری جنگ کی کیفیت (بعد کا تار) پیرس کا تار مظہر ہے کہ فرنچ دستہ ہراول التکرچ میں جمعہ کی شب کو وارد ہوا۔ مورچوں کے عقب میں جرمن بریگیڈ مدافعت کے لئے موجود تھا۔ جسے فرنچ سپاہ نے سنگینوں کی سخت لڑائی کے بعد شکست دی جرمن بے ترتیبی سے بھاگے۔ فرنچ رسالہ نے تعاقب کر کے مفروروں کو سخت نقصان پہونچایا۔

پیرس میں فتح پر خوشی۔ (لندن ۹ اگست) پیرس کا تار مظہر ہے کہ جب کہ ملہوسن میں فرنچ سپاہ کے داخل ہونے کا سرکاری طور پر اعلان کیا گیا تو اوسپر پیرس میں بڑی خوشی اور مسرت ظاہر کی گئی کہ جرمن سرزمین پر فرانس کو فتح نصیب ہوئی نیز لوگ خوش تھے کہ السیس میں پہنچ گئی

فرنچ جنرل کا اعلان۔ جنرل جوفری فرنچ کمانڈر چیف نے حسب ذیل اعلان شائع کیا ہے "السیس کے فرزندو۔ ۴۴ سال کے رنجدہ انتظار کے بعد فرنچ سپاہ پھر آپ کی سرزمین میں بیدار ہوئی ہے۔ جو انتقام کے عالیشان کام کی پیشرو ہے۔"

فرانس کا سرکاری اعلان۔ (لندن ۹ اگست) پیرس میں سرکاری اعلان سے معلوم ہوا کہ التکرچ میں فرنچ فوج نے جس بہادری کا ثبوت دیا وہ نہایت حیرت انگیز تھا چنانچہ انہوں نے نہایت جوش سے جرمنوں پر حملہ کر کے بزور سنگین انہیں مورچوں کی پہلی صف سے نکال دیا۔ مورچوں کی دوسری لائن انہوں نے خود بلا مقابلہ حوالے کر دی۔ فرنچ رسالہ فوراً تعاقب میں روانہ ہوا۔ اور تاریکی شب تک مفروروں کا پیچھا نہ چھوڑا۔ علی الصباح فرنچ لشکر نے پیشقدمی کر کے جرمن واقع ملہوسن پر قبضہ کیا۔

خدا ہماری مدد کرے۔ (برلن ۵ اگست) قیصر جرمنی نے ایک اعلان شائع کر کے اہل جرمنی سے ہر طرف سے دشمنوں کے بیرحمانہ حملوں کو پسپا کرنے کی درخواست کی ہے۔ اعلان ان الفاظ پر ختم ہوتا ہے کہ "خدا ہماری مدد کرے۔"

فرنچ تصرفات (پیرس ۷ اگست) فرنچ لشکر دک اور سوسٹن وک پر قابض ہو گیا ہے

روسی نقصانات۔ (لندن ۷ اگست) روسیوں کو جنگ میں سخت نقصان اٹھانا پڑا ہے جرمن رسالہ وار بالن کے متصل کیا رٹی پر حملہ آور ہوا۔

جرمن سرکاری رپورٹ (برلن ۷ اگست) بلجیم میں لڑائی کے متعلق سرکاری بیان کا خلاصہ یہ ہے۔ دستہ ہائے ہراول چہار شنبہ کو بلجین سرحد سے گذرے۔ ایک چھوٹے سے دستہ نے بڑی بہادری سے لیج میں طرح جنگ ڈالی۔ رسالہ کے کچھ سوار لیج میں بلجین کمانڈر کو گرفتار کرنے کے ارادہ سے داخل ہوئے کمانڈر مذکور بھاگ کر بچ گیا۔ قلعہ جو جدید نمونہ کا ہے۔ اسپر یورش کامیاب نہ ہوئی۔ ہماری سپاہ ابتک مخالفین سے معرکہ آرا ہے۔ یہ تاریخ میں بہادرانہ کارنامہ کا بے نظیر نمونہ اور نیز ہماری سپاہ کی بہادری کا ثبوت ہے۔

شاہ بلجیم کا اعلان۔ شاہ موصوف نے سپاہ کے نام ایک اعلان میں ظاہر کیا ہے۔ لیج نے سپاہ کا کلاہ افتخار آسمان تک پہنچا دیا ہے۔ تم جرمنی کے ساتھ لڑائی میں بمنزلہ ہراول کے ہو۔ ہم فرانس کے فتحمندانہ کوچ کے منتظر ہیں۔

جرمن ڈسٹرائر کی تباہی (لندن ۸ اگست) برسلز کا پیغام مظہر ہے کہ ایک جرمن ڈسٹرائر جو ہوئیاسے مبوگ شمال کی طرف سے پایاب عبور کر کے قابل ہوا تھا۔ بلجین رسالہ نے حملہ کر کے اسے بالکل شامل کر دیا۔

حملہ شاہانہ کا انتظار۔ (لندن ۹ اگست) برسلز سے اطلاع پہونچی ہے کہ کل بلجین سپاہ حملہ شاہانہ کی منتظر رہی۔ لیکن ۷ بجے صبح تک بالکل امن و امان رہا۔ جرمنی نے ایک ارجنٹ تار بلجیم کو بھیجکر آئندہ انتقام لینے کی دھمکی دی ہے

(روما ۷ اگست) جرمن وزیر گیبن اور برلیس لا میسینا سے روانہ ہو گئے۔ بینڈ باجا توپی گیت بجا رہا تھا۔ دریائے الیبن میں ایک چھ ہزار ٹن کا انگریزی رابل شیمر سرنگ کی وجہ سے غرق ہو گیا۔

(لندن ۷ اگست) آج ایک سرکاری پریس بورڈ (دفتر) بحری اور بری لڑائی کی خبریں بہم پہنچانے کے لئے قایم ہوا ہے۔

(لندن ۹ اگست) سویڈن اور ناروے نے بے تعلقی کا باہمی اعلان کر دیا ہے۔ اور اس بات کا اقرار کیا ہے۔ کہ موجودہ جنگ میں وہ ایک دوسرے کے ساتھ نہ لڑیں گے۔

برلن میں نظارہ۔ (برلن ۷ اگست) جسوقت برطانیہ کلاں اور جرمنی میں اعلان جنگ ہوا تو ایک ہجوم نے انگریزی سفارت کے گرد جمع ہو کر کھڑکیاں وغیرہ توڑ ڈالیں۔ چالیس آدمی انگریزی رعایا کے قلعہ میں رکھے گئے ہیں

اٹلی انگلستان سے لڑائی پر آمادہ نہیں

کل لندن میں ۵ ہزار آدمیوں کے ہجوم نے انگریزی اور اطالوی جھنڈے لہراتے ہوئے اٹلی کی سفارتگاہ میں چیرز دئے۔ اخبار ڈیلی میل اور سٹنڈرڈ اپنی ایڈیٹوریل مضامین میں لکھتے ہیں کہ اٹلی علیحدہ نہیں رہ سکتا۔ اسے اتحادیوں سے ساتھ ملنا ہی پڑیگا

(روما ۸ اگست) جرمنی اور آسٹریا کیطرف اٹلی کو برسر پیکار کرنے کے لئے غیر معمولی بار ڈالا جا رہا ہے۔ اس سے ملکی مقبوضات کا وعدہ کیا گیا تھا۔ لیکن اوس نے یہ کہکے انکار کر دیا کہ قوم انگلستان اور فرانس کے خلاف لڑنے کی اجازت نہیں دیتی۔ ہر چند کہ رکاوٹیں پیدا کی گئی ہیں۔ تاہم اٹلی میں جا بجا جلسے منعقد ہو رہے ہیں۔ جن میں جرمنی والوں کے وحشیانہ سلوک کے خلاف لاطینیوں اور انگلوسیکسن قوم کے اتحاد کا اعلان کیا گیا ہے۔

ایک سفیر کی مشکلات۔ (لندن ۸ اگست) انگلستان اور فرانس میں جرمن سفیر دل کیساتھ روانگی کے وقت جس قسم کا اچھا سلوک کیا گیا ہے اس کے مقابلہ میں فرانسیسی سفیر متعینہ برلن کا بیان ہے کہ جرمنی والوں نے مجھے ہالینڈ اور بلجیم میں جانے کی اجازت نہیں دی بلکہ جبراً ڈنمارک بھیجدیا۔ اس ۲۴ گھنٹہ کے سفر میں میرے پاس خوراک وغیرہ کچھ نہ تھی۔ جب میں ہنر کیل میں سے گذر رہا تو سپاہی ٹرین کے اندر گھس آئے اور روالور لیکر میرے سر پر کھڑے ہو گئے۔ سرحد کے قریب پہنچنے پر اسے حکم دیا گیا کہ اخراجات سفر ادا کرے۔ ورنہ گاڑی روک دی جائے گی۔ چک بھی نامنظور کر دئے گئے۔ سفارتگاہ کے سٹاف اور ایک روسی ڈپلومیٹ نے جو اس پارٹی کے ہمراہ تھا۔ دو سو پونڈ کی رقم مہیا کرنے میں مدد دی۔

جرمن نو آبادی پر قبضہ لندن ۹ اگست گولڈ کوسٹ کی انگریزی اخبار نے مسٹر امکورٹ کے زیر ہدایت جرمن کو گولائن میں مقام لوم پر قبضہ کر لیا ہے کسی قسم کا مقابلہ نہیں ہوا۔ ساحل سے اکیس تیس کیلو میٹر شمال کیطرف ٹوگولینڈ پر بھی اسیوقت قبضہ کر لیا گیا۔

(لندن ۹ اگست) سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ فرانسیسی شمالی ٹوگولینڈ میں داخل ہو گئی ہیں۔

نہر سویز میں جہازات (الہ آباد ۹ اگست) پاینر کا ایک تار لندن ۷ اگست مظہر ہے کہ مسٹر اے جے کوری نے دارالعوام میں بیان کیا کہ معلوم ہوا ہے۔ تمام سٹیمر نہر سویز میں رکے ہوئے ہیں۔ سوال کیا گیا یا ہنری کمپنی مقیم پیرس اپنے دفتر واقع لندن کو اس قسم کا اختیار دے سکتی ہے کہ مطالبات وصول کرلے۔ بندر سعید میں جہازوں کو گذر جانے کی اجازت بذریعہ تار بھیجی ہیں۔ مسٹر آکلینڈ نے جواب دیا کہ معاملہ زیر غور ہے۔

مانٹی نگرو سرویہ سے مل گیا

(لندن ۸ اگست) مانٹی نگرو نے آسٹریا کے وزیر کو پاسپورٹ دیدیا ہے۔

(لندن ۹ اگست) مسٹر چرچل نے ڈچس آف کفاٹ کی طرف سے جو جہاز دینے کی تجویز ہوئی تھی۔ اسے منظور کر لیا ہے۔ یہ ہسپانی جہاز خواتین لنیڈ کی طرف سے دیا جانیوالا ہے۔

(نیویارک ۹ اگست) ۵ ہزار پانسو جرمن اور دس ہزار آسٹریا اور سیکڑوں ولندیزی ریزروسٹ جو یورپ نہیں جا سکے انہیں حکم دیا گیا ہے کہ ممالک متحدہ میں واپس جاکر ہدایات کے منتظر ہیں۔

آنحضرت صلعم کا دستی نامہ مبارک معہ مُہر

و دستخط جو ملک بحرین منذر بن ساوی کے نام ترغیب اسلام کے لئے لکھا تھا مع جواب ساوی جس کی برکت سے اوسنے مع ہزاروں منکروں کے اسلام قبول کیا۔ ہمراہ کتاب شمائل النبوی مترجم جس میں آپ کے اخلاق و عادات درج ہیں تختی کلاں صفحات ۲۴۶ ہدیہ ۱۲ ؍

حل کلیات اُردو مرزا غالب دہلوی قیمت عہ؍

حل نکات مرزا بیدل قیمت عہ؍

حل قصائد خاقانی مخلہ کورس بی اے قیمت عہ؍

کتابوں کے نام سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کسقدر جگر کاوی کی گئی ہے۔ پتھروں کو پانی کر کے بہا دیا۔ محصول بذمہ خریدار۔

پتہ خواجہ علی احمد انصاری بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

برٹش ایمفیون (۷ - اگست) سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ ایمفیون گرداب ہی کے موقعہ پر ایک سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گیا۔ یہ اس سے پہلے جرمن سرنگ بچھانے والے جہاز کو غرق کر چکا تھا۔

جانوں کا نقصان سرنگ کے پھٹنے سے ہوا۔ تلف شدگان میں بیس جرمن قیدی تھے۔ ڈسٹرائرون نے زندوں کو بچایا اور ان کو لے گئے۔

جہاز تیس آدمیوں سمیت ڈوب گیا (لندن ۶ - اگست) ایک تار پیڈو بوٹ جو جرمن کا معلوم ہوتا تھا ایسبرگ منشٹ (ڈنمارک) کے پرے آتشگیر مادہ کے بھڑک اٹھنے سے غرق ہو گیا۔ تیس آدمی غرق ہوئے۔

دو جہاز لڑتے ہوئے غرق ہو گئے (لندن ۷ - اگست) ڈیلی میل میں ٹیشن کا تار شائع ہوا ہے کہ روسی جنگی جہاز اسکالا اور جرمن جنگی جہاز المن دونوں کے دونوں دیبائی دی کے پرے لڑتے ہوئے غرق ہو گئے۔

جرمنی کو شکست فاش (برسلز ۵ - اگست) سرکاری اعلان سے مترشح ہے کہ فلیمون کے متصل سخت جنگ ہو رہی ہے۔ جرمنوں کو کامل شکست ہوئی اور وہ لیج پر بدر حملہ کرنے کی جرأت نہ کر سکے۔

بالمقابل حملے - (برسلز ۶ - اگست) سرکاری اعلان مظہر ہے کہ بلجیم نے مقابلہ میں جرمن افواج پر متواتر حملے کر کے لیج کے نواح میں جرمن متعدی پر پانی پھیر دیا۔ لیج کے قلعہ جات کو عملاً کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

شاہ بلجیم میدان جنگ میں - دشاہ البرٹ خود فریج و بلجین سپاہ کی کمان لینے کیلئے میدان جنگ کرنے گئے۔

جرمن نقصان مال و جان - (لندن ۶ - اگست) برسلز کے اخبارات لکھتے ہیں کہ جرمن سپاہیوں کے نقصان کی تعداد آٹھ ہزار ہے۔ مزید براں ان کی سات توپیں ہی ہاتھ آئیں۔ گرفتہ سو زخمی جرمن برسلز پہونچے ہیں۔

سرنگوں کے اڑنے سے نقصان جان (لیج ۷ - اگست) بارہ سو زخمی جرمن میدان جنگ سے اٹھائے گئے۔ جرمن لشکر سرنگوں کے رقبہ سے گذرا اور سرنگوں کے اڑنے سے جرمن پلٹنیں ہلاک ہو گئیں۔

بے باکانہ حملوں کی مدافعت - (برسلز ۷ - اگست) آج سہ پہر کو جرمنوں نے بھی زور کے لیج پر حملہ کیا۔ تمام شب توپیں چلتی رہیں۔ الحزاج بہادری سے لڑتے ہوئے شہر میں داخل ہو گئے۔ مگر بلجین سپاہیوں نے ان کا تیہا کر دیا۔

بلجیم کی سرکاری رپورٹ - (برسلز ۶ - اگست) بیان مفصلہ ذیل سرکاری رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ لیج کے میدان جنگ میں ۲۵ ہزار بلجین سپاہ موجود تھی۔ جو ۵ - اگست کو ایک وسیع محاذ پر ناظر و منصرف تھی۔ یہ چالیس ہزار جرمن سپاہیوں کے حملوں کو بڑی بہادری تحمل و استقلال سے رد کرتی رہی اس کے بعد انہوں نے حملہ کیا جو ہر طرح کامیاب ثابت ہوا۔ جرمن سپاہی ہالینڈ کے قلمرو میں بھاگ گئے۔ بلجین سپاہیوں نے چھ سو جرمن زخمی میدان جنگ سے اٹھائے۔ دسواں جرمن آرمی کور غالباً آج شب کو حملہ آور ہو گا۔

روس آسٹریا میں گھس آیا - (لندن ۱۰ اگست) برسلز کا تار مظہر ہے کہ لیج یا لیگ کی قسمت غیر متیقن نظر آتی ہے۔ جرمن شہر میں داخل ہوتے دیکھے گئے جو قلعہ جات کے مابین واقع ہے۔ انہوں نے سول حکام کو دھمکی دی کہ اگر قلعے حوالے نہ کر دیئے جائیں گے۔ تو وہ شہر پر گولہ باری کرینگے کہتے ہیں کہ جرمنوں نے بعض مقامی وسا کو بطور یرغمال نظر بند کر لیا ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ بلجیم قلعے حوالے کرنے کے بجائے انہیں اڑا دینے کو ترجیح دیگا۔

جرمن مورچہ بندی - (برسلز ۱۰ - اگست) جرمن براہ اشرازٹ (لگزمبرگ) فرانس کیطرف بڑھ رہے ہیں۔ دریائے اور نیمی کے خلاف پیشقدمی رک گئی ہے۔ جرمن اپنے آپ کو مورچہ بند کر رہے ہیں۔

لیگ کے قلعے محفوظ ہیں - (لندن ۱۰ اگست) بلجیم کے سرکاری ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ قلعہ جات لیگ ہمہ وجوہ محفوظ و مصئون ہیں۔ بلجین سپاہ اعظم شہر کی طرف بڑھ رہی ہے۔ جہاں ایک لاکھ ۲۰ ہزار جرمن موجود ہیں۔ قلعہ جات خود شہر کیطرف توپوں کا منہ نہیں پھیر سکتے۔ یہ افواہ کہ تین ہزار سپاہی قید کرئے گئے ہیں بے بنیاد ہے۔

عید الفطر کیلئے نادر تحفہ

خالص اسلامی ترکی ٹوپی - ساخت قسطنطنیہ و مصر

ایسے متبرک روز عید کو اسے استعمال کر کے رشتۂ اخوت اسلامی کو مضبوط کیجئے۔

ترکی ٹوپی - ہر قسم کی ملایم و چٹائی کے ہر رنگ و ہر سائز کی مبلغ عہ سے تے روپیہ تک قیمت کی موجود ہیں۔

کلپاک الور یا خالوتی - خاکی سبز کاہی و سیاہ رنگ کی قیمت للعہ و سیعہ

عید کارڈ نہایت خوشنما ترکی عید کارڈ جن میں سلاطین عثمانیہ والئے ترک افسروں کے رنگین فوٹو قسطنطنیہ و مصر کی مشہور عمارات و مساجد کے نقشے وغیرہ قیمت ۲ و عہ درجن

خادم قوم

ایس - ایف چشتی اینڈ کمپنی - دہلی - نمبر لفیہ هرکہ ہمایونی ہمولاتی نیس قسطنطنیہ - نمبر لفیہ ینشنل ایجیشین - ڈی نار بوش - قاہرہ مصر

ایک دمیں نامرد کو مرد اور مرد کو اور بھی زیادہ مرد کرنیوالا

طلائے شباب آور

ایکدم میں نور دکھانے والی

حبوب شباب آور

ایک سلائی سے اندھی آنکھ روشن کرنے والا

جواہر نور العین

[small print illegible]

طلائے فریدی — حبوب الشباب — بریانی سورالش — اکسیر حرکت ہاۃ

ڈاکٹر نبی بخش خان (سابق میڈیکل افسر ہز ہائینس امیر صاحب افغانستان) مالک دواخانہ شفاخانہ نسیم صحت لاہور

Regn. A: 578

جلد ... نمبر ...

THE

AKHBAR MADINA BIJNOR

مسلمانوں کا واحد قومی مذہبی

ادبی اخلاقی تاریخی و سیاسی ہفتہ وار اخبار

مدینہ

ایڈیٹر
آغا رفیق بلند شہری

مقام اشاعت
بجنور (الہند)

اطلاع - متعلق مضامین خط و کتابت بنام ایڈیٹر اخبار مدینہ ہونی لازم ہے۔

مالک و مہتمم
محمد مجید حسن بجنوری

نرخ قیمت مدینہ

سالانہ --- ۳ روپیہ
ششماہی --- ۲ روپیہ
رؤساء سے --- ۶ روپیہ
قیمت ہر صورت میں پیشگی لیجاتی ہے

شرح اجرت اشتہارات مدینہ بجنور

مقدار	ایکسال	۶ ماہ	۳ ماہ	ایکماہ	ایکبار
پورا صفحہ	۱۵۰	۹۰	۵۰	۲۵	۱۰
نصف صفحہ	۹۰	۵۰	۳۰	۱۵	[illegible]
ایک کالم	۵۰	۳۰	۲۰	۱۰	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	۲۰	۱۱	[illegible]	[illegible]

ضروری

تمام خط و کتابت و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و مہتمم اخبار مدینہ بجنور روہیلکھنڈ ہو

حوادث و اخبار

امپیریل انڈین ریلیف فنڈ کیلئے حضور وائسرائے کی اپیل

ہز اکسلنسی حضور وائسرائے کی طرف سے مندرجہ ذیل اپیل شائع ہوئی ہے " برٹش سلطنت کو موجودہ جنگ میں مجبوراً شریک ہونا پڑا ہے ہندوستان میں ایک سپاہ مرتب کی جا رہی ہے تاکہ وہ آخر سے بحر خاطر سلطنت میں حصہ لے سکے۔

سپاہ مذکور بہت بڑی ہوگی اس میں ہندوستانی ریاستوں کی بھی بہت سی فوج شامل ہوگی۔

جو سپاہی دانہر ہندوستان سے جنگ پر جائیں گے ان کے اہل و عیال کو تکلیف میں مبتلا ہونا پڑے گا بدقسمتی سے جنگ کے نتائج کے طور پر ان میں بیوگان اور یتامی کا پایا جانا بھی ممکن ہوگا۔

پس اس غرض سے بہت بڑے سرمائے کی اشد ضرورت ہے لہذا بلا توقف فراہمی سرمایہ کی کوشش ہونی چاہئے بنا بریں ایک مرکزی کمیٹی قائم کی جائیگی جس کا میں پریزیڈنٹ ہوں گا کمیٹی مذکور وائسرائے گورنران بنگال بمبئی و مدراس کمانڈر انچیف ممبران اکزکٹو کونسل مقامی گورنمنٹوں کے اعلی افسروں اور مندرجہ ذیل والیان ریاست پر مشتمل ہوگی۔ ہزہائینس مہاراجہ بیکانیر۔ بیگم صاحبہ بھوپال۔ مہاراجہ گوالیار نظام حیدرآباد۔ مہاراجگان اندور۔ جے پور۔ جودھپور۔ کشمیر۔ کوٹہ۔ میسور۔ پٹیالہ۔ ریوان۔ اودے پور مرکزی کمیٹی کے زیر نگرانی ایک منتظم کمیٹی مقرر کیجائیگی۔ دیگر مقامات میں اس کی شاخیں بھی ہونگی۔

میں پورے بھروسہ کے ساتھ والیان ریاست امراء در وسا سوداگروں اور یورپین و ہندوستانی باشندگان ہند سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنی استطاعت کے مطابق مدد کرنے اور جنگ کے ہر قسم کے مصائب کو گھٹانے اور جو سپاہی سلطنت کے فوائد اور امن و امان کو محفوظ و سلامت رکھنے کے لئے لڑائی میں بہادرانہ وار موت سے ہمکنار ہوں گے ان کے کنبوں کی تکالیف اور مصیبتوں کو کم کرنے کی غرض سے آگے بڑھیں۔

امپیریل انڈین ریلیف فنڈ کے لئے سرمایہ مندرجہ ذیل بنکوں اور ان کی شاخوں میں فراہم ہو سکتا ہے جنہوں نے مہربانی سے اس غرض سے وصولی چندہ پر آمادگی ظاہر کی ہے بنک بنگال کلکتہ بنک بمبئی بنک مدراس۔ الائنس بنک شملہ و دہلی۔

سر۔ اے۔ کرنے مہربانی سے اس فنڈ کا خزانچی ہونا منظور کیا ہے۔ (۱) مسٹر ایف۔ ڈبلیو جانسٹن اور (۲) میجر جان میکنزی جائنٹ سکرٹری آنریری مقرر کئے گئے ہیں۔

تمام خط و کتابت میجر جان میکنزی (آو السریگل لاج شملہ) کے نام ہونی چاہئے۔

ہارڈنگ پنشورسٹ

ولایتی ڈاک بمبئی ۱۷۔ اگست۔ پی۔ اینڈ او کمپنی کا جہاز عربیا اتوار کو صبح پورٹ سعید پہونچا۔ اس میں ۷۔ اگست کی ولایتی ڈاک آنی چاہئے تھی۔ لیکن چونکہ یہ سیدھا جبل الطارق سے مالٹا چلا آیا جہاں پر کہ اسے سلامتی سفر کا انتظار کرنا پڑا ہوگا۔ سپرنٹنڈنٹ اینڈ او کمپنی کا خیال ہے کہ وہ ارسیلز یا برنڈزی نہیں جا سکتا۔

عازمان حج کو ضروری اطلاع (تار بمبئی ۱۸۔ اگست) مرسلہ مسٹر شوکت علی سکرٹری انجمن خدام کعبہ) اب بہت کم حاجی بمبئی آتے ہیں۔ کم سے کم کرایہ ساٹھ روپیہ ہے۔ جو عید الفطر کے بعد کثرت حاجیوں کے فراہم ہو جانے پر بڑھا دیا جائیگا ٹرنر ماریسن اینڈ کمپنی دلالوں کے ذریعہ سے عازمان حج کو معمولی کرایہ کے المضاعف پر آمد و رفت کا ٹکٹ لینے پر مائل کر رہی ہے۔ تمام حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے عازمان حج کو زور سے اور نیز قطعی طور پر مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ امسال حج کا ارادہ ملتوی کر دیں۔

کاروبار کی مسدودی۔ چیف کورٹ پنجاب نے اسپرانڈ یا رئیل اسٹیٹ کمپنی لیمیٹڈ لاہور کے کاروبار کو لازمی طور پر زیر نگرانی ڈسٹرکٹ جج لاہور بند کئے جانے کا حکم دیا ہے۔

جنگ اور نرخ اشیاء۔ روزانہ اینگلو انڈین لکھتا ہے کہ دوشنبہ کو لاہور کے بازاروں میں بہت سی تفتیش و تحقیقات کے بعد معلوم ہوا کہ اعلان جنگ سے اشیاء کی گرانی کی جو ہوا چل پڑی تھی۔ اس کا اب خاتمہ ہو گیا ہے۔ تمام مایحتاج زندگی کا نرخ تقریباً حسب معمول ہے۔ نرخ کے بڑھانے کے متعلق سوداگروں کا باہمی اتفاق نہیں معلوم ہوتا۔ اس قسم کی کارروائی کا فوراً انسداد کیا جائیگا۔ بیرونی کھانڈ کی قیمت البتہ بڑھ گئی ہے اور دیا سلائیوں کی قیمت المضاعف ہو گئی ہے۔ ان کے سوا دیگر ضروریات زندگی معمولی قیمت پر فروخت ہوتی ہیں۔

جہازات کاروبار کا جانا (کلکتہ ۱۱ اگست) ایڈوکیٹ جنرل کی درخواست پر ہائیکورٹ نے وارنیبر اور ہنسفل نامی سٹیمروں کو بار جہاز اتارنے کی اجازت دے دی۔ بعدہٗ جہازات مذکور بطور جنگی مال غنیمت کے روک لئے گئے۔

جہازوں کی آمد و رفت میں التوا۔ میجریز کمپنی جہاز رانی کے ایجنٹ پانڈی چری کو اس مضمون کی ہدایت موصول ہوئی ہے کہ کمپنی کے جہازوں کی روانگی بوجہ جنگ ملتوی کر دی گئی ہے گویا پانڈی چری سے فرانس۔ اسٹریا اور انڈو چائنا سے براہ راست آمد آمد و رفت کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ رنگون میں بھی بہر نوع جہازات کی روانگی جہازات سردست معطل ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ ان کی آمد و رفت عنقریب جاری ہو جائیگی۔

مسٹر گاندھی کی آمد۔ جنوبی افریقہ کے جو ہندوستانی لیڈر مع قبیلہ اور دوستوں کے پچھلے دنوں لندن وارد ہوئے تھے ان کے دوستوں کی جانب سے اطلاع دی گئی ہے کہ وہ ماہ رواں کے آخری تاریخوں میں ہندوستان وارد ہو جائیں گے۔

کردنی خویش آمدنی پیش۔ سندہ گزٹ لکھنؤ کے مور کوٹیہ کی بابت لکھتا ہے کہ وہ حال میں رات کو بندوق سے ایک بلی کو نشانہ اجل بنانا چاہتے تھے۔ لیکن خود ہی اجل کا نشانہ ہو گئے۔

حیدرآباد دکن بیرون دروازہ یاقوت پورہ نواب شوکت جنگ حسام الدولہ بہادر کی ڈیوڑھی میں ۲۷ شعبان المعظم ۱۳۳۲ھ مطابق ۲۲ جولائی ۱۹۱۴ء کو انجمن وفاق ایرانیان کی جانب سے بصدارت ایکجا آغا شہزادہ نادر سید علی مرزا صاحب تعلقدار اعلے حضرت سلطان احمد شاہ قاچار شاہ ایران کی تاجپوشی کا جلسہ منعقد ہوا ہر قوم کے امراء عہدہ داران سرکاری اور تجار شریک جلسہ تھے تقریباً پانسو آدمیوں کا مجمع ہوا تقاریر ہوئیں اور شعراء نے قصائد سے حاضرین کو محظوظ کیا۔ (شیخ ابو القاسم حسام العلماء سکرٹری دار الاخبار حسامیہ) (حیدرآباد دکن)

لارڈ کچنر کی تجاویز (کلکتہ ۱۸۔ اگست) اخبار سٹیٹسمین کے نام لندن کا ایک خاص تار مورخہ ۱۵ ماہ رواں جو راستہ میں کسی وجہ سے رک گیا تھا۔ مظہر ہے کہ اخبار ٹائمز میں لارڈ کچنر کی تجاویز پر جو مضمون شائع ہوا ہے وہ بظاہر با خبر ذریعہ کی بنا پر لکھا گیا ہے۔ اس میں مذکور ہے کہ ہمارا مقابلہ کروڑ مسلح جوانوں سے ہے جن کا مدعا سوائے ہمارے کچلنے کے اور کچھ نہیں۔ فرانس نے اپنے سبھی جوانوں کو جنگ میں ڈال دیا ہے اور جو کچھ اس نے کیا اس سے بڑھکر نہیں ہو سکتا۔ روس کے پاس محافظت کے لئے بہت بڑی طاقت ہے۔ لیکن حملہ کے متعلق اس کی طاقت آزمائی نہیں گئی۔ ممکن ہے۔ ہم جرمن حملہ کو پسپا کر سکیں۔ لیکن اس کے پیچھے بہت سی جرمن ریزرو فوج ہے جرمنی اپنی جد و جہد کو آخر دم تک جاری رکھے گا۔ اگر صلح کے وقت فرانس کمزور۔ روس غالب اور انگلستان ناقابل توجہ ہوا۔ تو شرائط میں ہم اپنی آواز ویسی ہی رکھیں گے جو ہماری تلوار کے وزن کے مساوی ہو اسلئے ہمیں عارضی طور پر فنون صلح کو نظر انداز کر کے پوری کوشش سے معاملہ جنگ کی طرف متوجہ ہونا چاہئے جس میں ہم ایک حق بجانب معاملہ کے تحفظ کی کوشش کر رہے ہیں۔ لارڈ کچنر کی تجویز کی بنا یہ ہے کہ طویل جنگ کیلئے تیاریاں کیجائیں تاکہ جب دوسری طاقتیں تھک جائیں تو انگلستان جنگ جاری رکھ سکے صلح اگر ہوگی تو ہماری ہی شرائط پر ہوگی اگر متحدہ فوجیں شکست یاب بھی ہو جائیں ہمیں جنگ جاری رکھنے کے لئے تیار رہنا چاہئے کیونکہ ہم اپنی حریت اور یورپ میں اپنی ہستی برقرار رکھنے کی لئے لڑ رہے ہیں۔ اسلئے لارڈ کچنر کا ارادہ ٹیر ٹوریل فوج کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کا ہے یعنی ایک تو وہ جو باہر جانیکے لئے تیار ہو اور ایک وہ جو اپنے پیشہ ایسا کرنے کی وجہ سے کرنے معذور ہو۔ ان کا یہ ہرگز ارادہ نہیں کہ نیم پختہ فوج کو اس جنگ میں ڈالا جائے بلکہ اول کو اس قسم کی تربیت دیجائیگی کہ وہ ریگولر فوج کیطرح لڑ سکے۔ دوسرے حصہ کو ملکی تحفظ کے لئے تیار کیا جائیگا پہلی نئی فوج چھ ماہ کے عرصہ میں میدان جنگ کیلئے تیار ہو جائیگی۔ اس کے بعد ممکن ہے دوسری اور بعد ازاں تیسری فوج کی ضرورت پڑے اس آرٹیکل کے خاتمہ پر مذکور ہے جب تک پبلک سپرٹ اچھی ہے والنٹری اصول پر

اعتراض کرنا غیر ضروری ہے لارڈ کچنر صرف یہ چاہتے ہیں کہ قومی تحفظ کی خاطر سب لوگ ہتھیار اٹھائیں اور جنگ میں ایسے طریق پر لڑ کر دکھائیں کہ جو انگلستان کی عظمت اور اوس کے اصول کہ مبنی بر انصاف ہونے کے شایان شان ہو۔

کلام اکبر

برٹش گورنمنٹ نہی خوشگوار ۔۔ رہے امن قائم لڑائی نہ ہو
مگر کیا کرے جب ہو جرمن کو ضد ۔۔ کسی طرح ان سے صفائی نہ ہو
یہ امید ہے جرمنی بھاگ جائے ۔۔ برائی کا بدلہ بھلائی نہ ہو
ڈپلومیٹ سلامت رہیں انکے میں ۔۔ دائی سے کسٹ کرا کائی نہ ہو
غریبوں کی چٹنی رہے برقرار ۔۔ گران یا نمک اور کھٹائی نہ ہو
بچے سلطنت ترک کی جنگ سے ۔۔ کہیں اس طرف بھی چڑھائی نہ ہو
گورنمنٹ انگلش ہے ہم سے خوش ۔۔ اسے ہم سے بے اعتنائی نہ ہو
سمندر کی لہر دبی ہو گئی جیب ۔۔ جہاں میں کم اسکی برائی نہ ہو
نہ گھبراؤ اکبر یہ ممکن نہیں
خدا ہو اور اوسکی خدائی نہ ہو

مقامی حالات اس ہفتہ میں ۱۸ سے ۲۱۔ اگست تک بارش روزانہ کم و بیش ہوتی۔ بجنور میں عمدہ۔

جلسے وفاداری گورنمنٹ۔ ہمارے ضلع کی رعایا بھی اپنی محسن برٹش گورنمنٹ کی وفاداری اور عقیدت کے اظہار میں جلسے کر رہی ہے۔ چنانچہ مسلمانان بجنور نے بھی ۱۸۔ اگست کو ایک بڑا جلسہ کر کے گورنمنٹ کی ہر ممکن خدمت جانثاری کیلئے تیار رہنے کا اظہار کیا اور فتح و نصرت کی دعا مانگی۔

عید الفطر کیلئے نادر تحفہ

خالص اسلامی ترکی ٹوپی۔ ساختہ قسطنطنیہ و مصر

ایسے متبرک روز عید کو اسے استعمال کر کے رشتہ اخوت اسلامی کو مضبوط کیجئے۔

ترکی ٹوپی۔ ہر قسم کی ملایم و چٹائی استردار ہر رنگ و ہر سائز کی مبلغ ایک روپیہ سے تین روپیہ تک قیمت کی موجود ہیں۔

کلپاک۔ انور پاشا ٹوپی خاکی سبز۔ کاہی و سیاہ رنگ کی قیمت ۸ روپے۔

عید کارڈ نہایت خوشنما ترکی عید کارڈ جن میں سلاطین عثمانیہ و اعلے ترک افسروں کے رنگین فوٹو قسطنطنیہ و مصر کی مشہور عمارات و مساجد کے نقشے وغیرہ قیمت ۶ و ۸ درجن۔

خادم قوم:۔ ایس۔ ایف چشتی۔ اینڈ کمپنی۔ دہلی۔ فبرلقیہ۔ ہرکہ ہمایونی۔ معمولاتی فیس۔ قسطنطنیہ۔ فبرلقیہ نیشنل ایجنسیں۔ دی تاربوش۔ قاہرہ مصر۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یورپ

میں بساطِ جنگ بچھ گئی

یورپین طاقتوں کے مہرے دوڑنے لگے

(۲)

اب ہم ذیل میں یورپین طاقتوں کے مفصل حالات بیان کرتے ہیں تاکہ ناظرین مدینہ معلوم کر سکیں کہ ہرایک حکومت کیا اثر رکھتی ہے اور اوسکی کتنی قوت ہے۔

سرویا۔ سرویا کے باشندے سلافی نسل سے ہیں سلافی آبادی یورپ میں سب سے زیادہ ہے، بلقان۔ روس اور ہنگری کی آبادی کا بیشتر حصہ سلافی ہے۔ گیارہویں صدی عیسوی میں سربیوں نے یونانیوں سے مقابلہ کرکے اپنی قوم کو آزاد کرالیا اور اس کے بعد تقریباً تین سو برس تک خود مختار حیثیت میں رہ کر خوب ترقی کی اور ممالک ہنگری۔ البانیا۔ مقدونیہ۔ بلغاریہ اور رومانیہ کو اپنے زیر اثر کرلیا۔

سرویا کے بادشاہ دوشان کے انتقال کے بعد جو ۱۳۵۵ء میں ہوا سرویا میں اختلافات پیدا ہوگئے اور حکومت دو حصوں میں منقسم ہوکر جنوبی وشمالی حصص قرار پائے یہ وہ زمانہ تھا کہ ترک یونان کے ایشیائی مقبوضات پر قابض ہونے کے بعد یورپ میں قدم بڑہا رہے تھے جس زمانہ میں سرویا کے دو حصے ہوئے اس زمانہ میں سلطان مراد اول نے اڈریانوپل کو اپنا دارالحکومت قرار دیا تھا اسی زمانہ میں سربیوں اور یونانیوں نے ملکر ترکوں پر حملہ کیا لیکن شکست فاحش کھائی اور جنوبی سرویہ ومقدونیہ نے اپنے مقبوضات پر سلطان کی حکومت کو تسلیم کرلیا ۱۳۸۹ء میں سرویہ کا شمالی حصہ بوسینیا۔ اور البانیا نے سلطان سے جنگ کی اور شکست کھاکر سلطان کی اطاعت قبول کی اور آخر ۱۷۰۹ء میں ترکوں نے سرویا کو باضابطہ اپنی حکومت میں داخل کرلیا ۱۸۰۴ء میں سربیوں نے بغاوت وشورش پہیلائی اور اپنی سرکشی وشرارت سے اتنا زور باندہا کہ مجبوراً ترکوں کو اسکی نیم خودمختاری تسلیم کرنی پڑی اور پہر چند روز بعد سرویہ بالکل آزاد ہوکر خودمختار ہوگیا۔

سرویہ کے آزاد ہوجانے پر اوسکی حرص ملک گیری بڑھی اور اوس نے ارادہ کیا کہ سمندر میں اپنا راستہ نکالے تاکہ اس دقت تک جو کمزوری اوسی دریا میں راستہ حاصل ہونے سے ہے وہ جاتی رہے سرویہ کے لئے سمندر میں اگر کوئی جگہ مل سکتی تہی تو وہ بحر ایڈریاٹک تہا لیکن اسٹریا کو یہ امر ہرگز گوارا نہ تہا کہ ایک سلافی قوم کی حکومت سمندر میں راستہ حاصل کرکے قوت حاصل کرے اور پہر ہنگری جو سلافی قوم سے ہے اور جو جبراً اسٹریا کے حلقۂ اطاعت میں داخل ہوئی ہے اسٹریا سے سرویا کی قوت کے بل پر سرکشی کرکے اوسے نقصان پہونچائے۔

جس وقت اسٹریا نے مقامات بوسینیا و ہرزی گوینا کا الحاق کیا اوس وقت سرویا کی حالت اضطراب نہایت سخت تہی اور خطرہ تہا کہ سرویہ واسٹریا اس موقع پر ٹکراجائیں گی۔ ایکسال تک یہ خطرہ رہا لیکن معاملہ رفت وگزشت ہوجانے کے بعد سرویہ نے کوشش کی کہ نووی بازار کے علاقہ میں سے جو سرویہ اور مانٹی نگرو کے درمیان واقع ہے سرویہ کو اس قدر جگہ مل جائے کہ مانٹی نگرو وسرویہ کی سرحد مل جائے لیکن اس کی یہ کوشش بہی رائیگان گئی۔

گذشتہ جنگ بلقان میں بہی سرویہ اسی وجہ سے شریک ہوا تہا۔ کہ اگرچہ اسٹریا کی مدافعت سے وہ ہرزی گوینا اور بوسنیا کے معاملہ میں ناکامیاب رہا ہے لیکن اس جنگ میں اوسکی تلافی البانیہ کے الحاق سے کافی طور پر ہوجائیگی لیکن سرویا کی یہ کوشش بہی کامیاب نہوئی اور اسٹریا کا اثر غالب رہا۔ اور اگرچہ سرویا کو ممالک مفتوحہ میں سے ایک معقول حصہ دیاگیا لیکن سمندر کی طرف نکلنے کا راستہ اوسی جنگ بلقان میں بہی نہ مل سکا اور البانیا کا علاقہ سرویا کے ساتھہ ملحق ہونے کے بجائے اسٹریا کی کوشش سے ایک خودمختار ریاست قرار پایا۔ مذکورہ بالا واقعات سے سرویہ آسٹریا کا ایک پرانا دشمن ہوگیا ہے اور اسی دشمنی کا یہ نتیجہ تہا کہ اوس نے ولیعہد اسٹریا کو قتل کرادیا۔

سرویا کی کل آبادی ۲۵۔ لاکھہ ہے فوجی خدمت ہرایک شخص پر لازمی ہے اور ۲۱ سال کی عمر سے ۴۵ سال کی عمر تک ہرایک شخص کو فوج میں داخل ہونا پڑتا ہے فوج کی تعداد بحالت امن ۴۵ ہزار رہتی ہے لیکن ضرورت کے وقت یہ تعداد ۲ لاکھ ۲۰ ہزار تک پہونچ سکتی ہے۔

اسٹریا۔ اسٹریا یورپ کی چھہ مشہور سلطنتوں میں سے ایک ہے جو تحریری معاہدہ سے جرمنی اور اٹلی کے ساتھہ شریک ہے۔ اسٹریا اور ہنگری (جو اسٹریا کا ایک صوبہ یا ریاست ہے) کی مجموعی آبادی ۴ کروڑ ۵۲ لاکھ ۲۳ ہزار ہے اسٹریا۔ ہنگری۔ بوسینیا اور ہرزی گوینہ کے ہر مرد پر جو ۱۹ سے ۲۴ سال تک کی عمر کا ہو فوجی خدمت لازمی ہے فوج اور بیڑہ کی تعداد حسب ذیل ہے۔

فوج میدان ۱۳۶۰۰۰۰ ملیر بیت یافتہ ۱۶۸۰۰۰۰

ہوانیڈ ۲۲۰۰۰۰ لینڈ وہیر ۲۴۰۰۰۰

فوج کی مجموعی تعداد ۳۵۰۰۰۰۰ (پینتالیس لاکھہ)

چھوٹے ڈریڈناٹ ۲۔ آہن پوش کروزر ۳۔ کروزر ۶ تباہ کن کشتیاں ۱۴ تارپیڈو ۴۳ تہ آب چلنے والی کشتیاں ۶۔ مجموعی میزان ۷۸۔

جرمنی۔ جرمنی کی آبادی تقریباً ۵ کروڑ ۸۰ لاکھہ ہے خود شاہ جرمن افواج کے سپہ سالار ہیں زمانۂ امن میں جرمنی کی خودمختار ریاستوں بویریا۔ سیکسنی۔ اور ورٹمبرگ کی فوجیں اپنے اپنے حکمرانوں کے ماتحت ہوتی ہیں مگر بحالت جنگ تمام فوج کا افسر اعلیٰ قیصر جرمن کو مانا جاتا ہے۔ جرمن رعایا کے ہر مرد کے لئے جو ۱۷ سے ۴۵ سال تک کی عمر کا ہو فوجی خدمت لازمی ہے فوج اور بیڑہ کی تعداد حسب ذیل ہے۔

فوج میدان ۱۵۰۰۰۰۰

مستحفظ ۲۵۰۰۰۰

لینڈ وہیر ۱۸۰۰۰۰۰

لینڈ سٹرم ۸۰۰۰۰۰

مجموعی میزان تینتالیس لاکھہ پچاس ہزار (۴۳۵۰۰۰۰) ڈریڈناٹ کلاں ۱۴۔ چھوٹے ڈریڈناٹ ۲۱۔ آہن پوش کروزر ۹۔ کروزر ۴۹۔ تباہ کن کشتیاں ۱۳۳ تہ آب چلنے والی کشتیاں ۲۴۔ مجموعی میزان ۲۴۰۔

اٹلی۔ اٹلی کی آبادی ۳ کروڑ ۲۵ لاکھہ ہے فوجی تعداد حسب ذیل ہے۔

فوج میدان ۲۵۰۰۰۰

غیر محدود رخصت پر ۴۷۵۰۰۰

ملیشیا ۳۲۰۰۰۰

اٹریٹوریال ملیشیا ۲۲۰۰۰۰۰

مجموعی میزان بتیس لاکھہ بیس ہزار (۳۲۲۰۰۰۰) بیڑہ حسب ذیل ہے ڈریڈناٹ ۱۔ چھوٹے ڈریڈناٹ ۸۔ آہن پوش کروزر ۱۰۔ کروزر ۶ تباہ کن کشتیاں۔ ۲۸۔ تارپیڈو ۴۶ تہ آب چلنے والی کشتیاں ۱۶ مجموعی میزان ۱۱۵۔

روس روسی حکومت کا رقبہ ۸۶ لاکھہ ۶۰ ہزار مربع میل ہے۔ مجموعی آبادی ۱۳ کروڑ ۵۰ لاکھہ کے قریب ہے۔ روس میں علاوہ دوسری قسم کی فوجوں کے ایک کاسک لوگوں کی فوج ہے جنکو فوجی شرائط پر کاشتکاری کے لئے زمین سپرد ہے اور اس کے عوض میں وہ عمر بہر کیلئے اس شرط کے پابند ہیں کہ عندالضرورت فوراً میدان جنگ میں حاضر ہوں۔ فوج اور بیڑہ کی تعداد حسب ذیل ہے۔

فوج میدان ۲۹۰۰۰۰۰

مستحفظ ۱۰۶۴۰۰۰

سرحدی بٹالین ۴۱۰۰۰

کاسک ۱۵۰۰۰۰

قدیم مستحفظ ۱۲۴۵۰۰۰

مجموعی میزان چون لاکھہ (۵۴۰۰۰۰۰)

روسی فوج اپنے ملک کے کسی حصہ میں مشکل سے جمع ہوسکتی ہے۔ چھوٹے ڈریڈناٹ ۸۔ آہن پوش کروزر ۶۔ کروزر ۲۰۔ تباہ کن کشتیاں ۹۵ تارپیڈو ۸۔ تہ آب چلنے والی کشتیاں ۲۱

مجموعی میزان ۱۴۸

فرانس۔ فرانس کی آبادی ۳ کروڑ ۸۵ لاکھہ ہے فوجی خدمت لازمی ہے فوج اور بیڑہ کی تعداد حسب ذیل ہے۔

فوج میدان ۱۴۰۰۰۰۰

مستحفظ ۱۱۰۰۰۰۰

قدیم مستحفظ ۲۰۰۰۰۰۰

مجموعی میزان پینتالیس لاکھہ (۴۵۰۰۰۰۰)

چھوٹے ڈریڈناٹ ۲۰۔ آہن پوش کروزر ۲۲۔ کروزر ۱۰ تباہ کن کشتیاں ۸۴۔ تارپیڈو ۲۰۰ تہ آب چلنے والی کشتیاں ۶۹۔

مجموعی میزان ۳۹۵

برطانیہ۔ برطانیہ کے مقبوضات کا رقبہ ایک کروڑ ۲۰ لاکھہ مربع میل ہے اور آبادی ۴۰ کروڑ کے قریب ہے۔

فوجی تعداد تمام مقبوضات میں ۷۹۹۰۵۷ ہے لیکن تقریباً سترہ لاکھہ ضرورت کے وقت فراہم کی جاسکتی ہے۔ بحری طاقت کے لحاظ سے برطانیہ دنیا میں درجہ اول کی حکومت ہے بیڑہ کا شمار حسب ذیل ہے۔

ڈریڈناٹ ۱۷۔ چھوٹے ڈریڈناٹ ۴۲۔

آہن پوش کروزر ۳۴۔ کروزر ۷۹۔

تباہ کن کشتیاں ۲۰۱ تارپیڈو ۲۶۔

تہ آب چلنے والی کشتیاں ۶۹

مجموعی میزان ۴۶۸

مذکورہ بالا شمار واعداد پیش نظر رکہنے چاہیئں تاکہ متخاصمین کی قوت کا اندازہ کرنے میں کافی مدد ملے۔

جیساکہ بیان کیا جاچکا ہے ان قوتوں میں سے اٹلی اس وقت تک ناطرفدار ہے اور اس ناطرفداری سے جرمن وآسٹریا کی قوت میں ایک قابل ذکر کمی آگئی ہے اور ہرچند کہ جرمنی کا بیڑہ دنیا میں دوسرا درجہ رکہتا ہے لیکن ادہر اٹلی کی ناطرفداری اور برطانیہ کی شرکت روس سے جرمنی کا بیڑہ بظاہر نہایت کمزور نظر آتا ہے۔

ریوٹر کے قایم مقام کا بیان

(لندن ۱۶ اگست) ریوٹر کا قایم مقام جو دردانیال سے جمعہ کو مٹیلین پہونچا ہے بیان کرتا ہے کہ جرمن کروزر گوبین بریسلا شب دوشنبہ ڈارڈ نلز میں داخل ہوکر دمہی

تاریخ اسلام

(۱۷)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

آپ کا رنگ نہایت سُرخ و سفید اور قد میانہ تھا۔ نہایت متوکل و متواضع تھے نہ کبھی گھر بنایا نہ جوتا پہنا نہ کوئی چیز اپنے پاس رکھی نہ کوئی پیشہ کیا اور نہ کپڑے جمع کئے۔ صرف ضرورت کے موافق کپڑے پر قناعت کرتے تھے۔ اور یہی حال کہانے کا تھا کہ ایک وقت سے زیادہ کا کہانا آپ کے پاس نہوتا تھا۔ سیاحت سے شوق تہا زمین میں سیر کیا کرتے تھے۔ جہاں رات ہوئی وہیں آرام کر لیا سنگ کو تکیہ بنا لیتے۔ آپ مُردوں کو زندہ اور ابرص و اکمہ کو اچھا کردیا کرتے تھے۔ دریا کے پانی پر چلتے تھے اور پاؤں تر نہ ہوتے تھے۔

حضرت مریم علیہا السلام دس سال کی تہیں جبرئیل علیہ السلام نے خدا کے حکم سے روح پہونکی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام حمل میں رہ گئے لوگوں نے مریم علیہا السلام پر تہمت لگائی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے گہوارہ میں جواب دیا۔ انی عبد اللہ اتانی الکتاب وجعلنی نبیا میں خدا کا بندہ ہوں خدا نے مجہپر کتاب نازل کی اور اپنا نبی بنایا ہے۔

اس کے بعد آپ ننہیں ہوئے اور عام بچوں کی طرح رہے آٹہویں دن آپ کی ختنہ ہوئیں اور یسوع نام رکہا گیا تیس برس کی عمر میں آپ پر وحی نازل ہوئی حضرت جبرئیل علیہ السلام دس بار اترے اور انجیل آپ کو سپرد کی۔

اس زمانہ میں ملک شام میں قیصر روم کی حکومت تہی۔ بادشاہ کا نام قسطنطین تہا اس سے پہلے ہیرودس بادشاہ تہا اوس نے حضرت مریم اور عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنا چاہا یہ دونوں مصر کو چلے گئے اور ۱۲ برس وہاں رہے۔ یوسف ایک شخص آپکے ہمراہ تہے دونوں لکڑیاں لاتے اور بازار میں فروخت کرکے اپنی عمر بسر کرتے تہے قرآن شریف میں بیان کیا گیا ہے کہ جب بادشاہ نے ان کو مارڈالنا چاہا تو فرشتوں نے ان کو مقام ربوہ میں پہونچا دیا جیسا کہ ارشاد ہے و اوینا ھما الی ربوۃ ذات قرار ومعین ربوہ سے مراد غالباً دمشق ہے کہ آپ ایلیا سے دمشق چلے آئے تہے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خبر مشہور ہوئی تو یہود ڈرے کہ وہ نبی آگیا جس کا ذکر کتب سابقہ میں ہے۔ اور یہ ادیان سابقہ کو مٹاویگا یا اون میں اصلاح کرے گا۔ اس لئے انہوں نے تہیہ کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مار ڈالنا چاہئے۔ چنانچہ انہوں نے جمع ہوکر ایک مکان میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گہیر لیا لیکن خدا کے حکم سے حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کو مکان کے روزن سے نکال کر آسمان پر اٹہا لے گئے اور ایک دوسرے آدمی کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہمشکل کردیا یہود نے اوسکو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سمجہکر صلیب پر کہینچا یہ شخص تین گہڑی متوفی رہ کر مرفوع ہوگئے۔ چنانچہ خداوند تعالی ارشاد فرماتا ہے۔ انی متوفیک ورافعک الیّ۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ۱۲ بارہ حواری تہے روئے زمین میں پہیل گئے اور مخلوقات کو توحید کی طرف بلانے لگے اور اوس دین حقیقی الٰہی کی تعلیم کرنے لگے جو حضرت آدم علیہ السلام سے چلا آتا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر فرشتوں کے ساتھ عرش الٰہی کے قریب اڑتے پہرتے ہیں چنانچہ حدیث معراج میں بیان کیا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام رسول اللہ صلعم کو چوتہے آسمان پر ملے۔

آپ کے رفع کے بعد حضرت مریم علیہا السلام چہہ برس تک زندہ رہیں۔ ترپن سال کی عمر ہوئی بعض مورخوں کا بیان ہے کہ آپ رفع سے پہلے مریں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع کے بعد بہت سے بزرگ خدا نے مامور فرمائے کہ وہ لوگوں کو ہدایت کرتے اور دین الٰہی کی تعلیم دیتے تہے چنانچہ جرجیس شمعون وغیرہ بزرگان دین پیدا ہوئے۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ حضرت عیسیٰ السلام کے بعد حضرت رسول خدا صلعم کے سوائے کوئی نبی نہیں آیا آپ ہی آخر الانبیاء اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد تشریف لائے کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

پیغام خدا نخست آدم آورد ۔ انجام بشارت ابن مریم آورد
باجملہ رسل نامہ بے خاتم بود ۔ پیرایہ خاتم آورد

شذرات

وزارت حربیہ عثمانیہ کے ارادے

معزز عربی معاصر الشعب رقمطراز ہے کہ وزارت حربیہ عثمانیہ نے ایک تازہ اعلان کے ذریعہ سے آئندہ کے لئے حسب ذیل پروگرام شائع کیا ہے۔

کون نہیں جانتا کہ گذشتہ ہولناک کارزار کے بعد ہمیں رومیلیا اغیار کے حوالے کرنا پڑا اس مصائب آفرین خونی لڑائی میں اعداء نے ہماری لاکہوں عورتوں اور بچوں کو سخت بے رحمی سے بلا دریغ قتل کردیا۔ نیز ہمارے پاک وطن اور محترم بزرگوں کی قبروں کو اپنی نجس جوتیوں کے تلے روندا۔

اس زمانہ میں جس مصیبت ناک مصیبت نے ہم پر احاطہ کیا ہے آج سے ۳۵ سال قبل ہمارے بزرگ بہی اسی قسم کی تباہی کا شکار ہو چکے ہیں کیا یہ مصائب جو صدیوں سے ہم پر نازل ہو رہے ہیں۔ ہماری تنبیہ کے لئے کافی نہیں اب حکومت اور قوم دونوں کا فرض ہے کہ ان ہلاکت انگیز حالات کی روک تہام کے لئے متحد ہو جائیں۔ اس کے اسباب پر غور کرنے سے معلوم ہوجائے گا کہ یہ قوم کی اپنی ہی غفلت کا نتیجہ ہے۔ اس کے افراد کی ناقابلیت اور فن حرب سے ناآشنائی ان تکالیف کا اصلی سرچشمہ ہے۔ سپہ سالاروں افسروں اور سپاہیوں کے ادائے فرائض سے قاصر ہونے کی اس کے سوا کوئی وجہ نہیں کہ ان کے لئے بچپن سے لازمی تربیت کا سامان نہیں کیا گیا۔ یہ ایک بدیہی امر ہے کہ مضبوط اور ہوشیار قومیں ہی زبردست اور قابل کار افواج پیدا کرسکتی ہیں۔

تم اس حقیقت سے غافل نہیں ہوسکے کہ سلطان عثمان کے فرزندوں نے صرف چارسو خیموں سے ایک ایسی عظیم الشان سلطنت کی بنیاد ڈالی تہی جس کے زبردست روئین تن اور پاک دل باشندوں کی تعداد دس کروڑ تہی جو اپنے سرداروں کے مطیع اور خدا سے ڈرنے والے تہے۔ رات دن سواری۔ تیراندازی اور شمشیر زنی کے لئے تیار اور مستعد رہتے تہے ان کو عورتوں کی طرح گھر کے کونے میں چہپ کر بیٹھنے اور قہوہ خانوں کی مجلس آرائیوں سے سخت نفرت تہی۔ ان کا کوئی ایسا بچہ نہ تہا جو سات سال کی عمر تک پہنچ جائے اور سواری و تیراندازی میں مہارت نہ رکہتا ہو۔

اگر ہمارے موجودہ بچے اپنے محترم اجداد کے نقش قدم پر چلیں، اپنے دلوں کو علوم ومعارف کی روشنی سے منور کریں اپنے جسموں کو ورزش سے قوی بنائیں تیراندازی میں ایسی مشق بہم پہونچائیں کہ اون کا کوئی نشانہ خطا نہ جائے ہر ایک کام میں استرضائے الٰہی کو ملحوظ رکہیں۔ رضائے الٰہی اور خدمت وطن کی راہ میں کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کریں ہر ایک مشکل کو سہل اور رنج کو راحت سمجہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم تمام دنیا پر غالب نہ آجائیں۔ جن تکالیف کا آج ہم خود نشانہ بنے ہوئے ہیں یہ ہمارے دشمنوں کو نصیب ہوں اور وہ اوس ایثار کی آگ سے جو ہمارے سینوں میں شعلہ زن ہو جلکر خاک سیاہ ہوجائیں۔

ہمارے خلیفہ اعظم نے حکم دیا ہے کہ ممالک جوانب میں انجمنیں قائم کی جائیں جو ہمارے موجودہ ابنائے وطن میں وہی جوش وہی ولولہ اور وہی تہور پیدا کردیں جو ماضی میں ہمارا طغرائے امتیاز تہا اسلئے ہم عنقریب تمام مدارس اور یونیورسٹیوں میں ایسی انجمنیں قائم کرنے والے ہیں جو بچوں کو ابتدا ہی سے ورزش سواری اور اسلحہ کا استعمال سکہلائینگی اس کے متعلق کل ضروری سامان حکومت کی طرف سے بہم پہونچایا جائے گا یونیورسٹیوں اور مدارس سے باہر بہی ہر ایک پیر و برنا کا فرض ہے کہ وہ اس مقصد کی تکمیل کے لئے ایک جمعیت مہیا کرے۔

حکومت بندوقوں اور گولیوں کے علاوہ ان کی تعلیم کے لئے اپنے فوجی افسروں کو بہی متعین کرنے کے لئے آمادہ ہے جو لوگ اس مہتم بالشان وسیلہ حیات کے لئے کوشش کرینگے۔ وزارت جنگ ان کی شکر گذار ہوگی اور انہیں چاندی یا نکل کے تمغے عطا کرے گی۔

جو نوجوان ان انجمنوں کے قیام میں ساعی ہوں گے ان کو حسب ذیل حقوق عطا کئے جائینگے۔

(۱) اگر وہ ۱۸ سال کی عمر کے بعد بہی فوج میں ملازمت کریں گے تو انہیں جس رجمنٹ میں ان کی خواہش ہوگی داخل کردیا جائیگا۔

(۲) اگر وہ پسند نہ کریں گے تو اون کو حجاز یا یمن کی طرف نہ بہیجا جائیگا۔

(۳) ان کو دوسروں سے چار ماہ قبل ادنیٰ افسری یعنی سپاہیوں کا افسر کے درجہ پر ترقی دیدی جائے گی۔

(۴) ایک سال سے بعد اگر وہ چاہیں گے تو ان کو فوجی محکمہ میں شامل کرلیا جائیگا

(۵) اگر وہ فوجی خدمت کو عمدگی سے انجام دیں گے تو ... کے بعد انہیں دو ماہ کی رخصت دیدی جائے گی۔

(۶) امید کی جاتی ہے کہ عثمانی قوم ان انجمنوں کے قیام میں سرگرم کوششیں عمل میں لائے گی۔ جن افراد کو اس مقصد کی تکمیل میں حصہ لینا ہو وہ سب سے پہلے وزارت حربیہ سے ضروری معلومات حاصل کریں تاکہ اونہیں انجمنوں کے قائم کرنے میں کسی قسم کی دقت نہ ہو یہ درست ہے کہ ان ایام میں لہو ولعب اور قہوہ خانوں میں تضیع اوقات کرنا گناہ عظیم ہے۔ اب ہمیں اپنے اوقات فراغت کو اپنے عزیز وطن کی خدمت میں صرف کرنا چاہئے سات سال سے ستر سال کی عمر تک ہر ایک شخص کو ورزش سے اپنے بازو مضبوط کرنے چاہئیں اور نشانہ اڑانے میں کامل مہارت حاصل کرنی چاہئے تاکہ عند الضرورت آسانی سے دشمنوں کی مدافعت کرسکے ہم انشاء اللہ العزیز آئندہ سال لاکہوں قوی اور تنومند افراد قوم کو بغداد شام ارض روم۔ ادرنہ۔ قونیہ اور تمام اطراف مملکت سے آتے ہوئے دیکہیں اور انہیں سلطان المنعم (خلد اللہ ملکہ) کی بارگاہ میں پیش کرسکیں گے۔ خدا ہم سب کو خدمت وطن کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جامع مسجد کمیٹی کی ایک شرمناک حرکت

پچھلے دنوں معزز معاصر ہمدرد نے جامع مسجد دہلی کے انتظام کے متعلق نمازیوں کی شکایات پر ایک آرٹیکل لکہا تہا جس سے متاثر ہوکر کمیٹی نے شکایات کے دور کرنے کا ...

وعدہ کیا بلکہ کمیٹی کا ایک جلسہ کرکے عملی حیثیت سے بہی دکہلایا کہ کمیٹی انسداد شکایات کے لئے بالکل تیار ہے - شکایت یہ تہی کہ جامع مسجد میں موسم گرما کے لئے سائبان (شامیانہ) وغیرہ کا بالکل انتظام نہیں جس سے نمازیون کو دہوپ اور پتہر کی تپش سے سخت تکلیف اوٹہانی پڑتی ہے -

ہمیں افسوس کے ساتہہ لکہنا پڑتا ہے کہ جامع مسجد کی کمیٹی اور امام صاحب ایک طرف تو مسٹر محمد علی کی تحریک کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور دوسری طرف ایک ایسی شرمناک حرکت کے مرتکب ہوتے ہیں جو مسلمانان ہند کے لئے بہت کچہہ موجب رنج وملال ہوگی یعنی یہ کہ چیف کمشنر صاحب دہلی کی خدمت میں شکایت پہونچائی جاتی ہے کہ

"مسٹر محمد علی (ایڈیٹر ہمدرد وکامریڈ) جامع مسجد میں ایک گروہ ساتہہ لیکر آتے ہیں اگر کوئی واقعہ پیش آئے تو ہم ذمہ دار نہیں"

کیا جامع مسجد کمیٹی کی یہ حرکت کسی نوعیت سے بہی قابل تحسین شمار کی جاسکتی ہے - ہم نہایت افسوس کے ساتہہ لکہتے ہیں کہ جامع مسجد کی کمیٹی نے اس معاملہ میں ایک ایسے شرمناک جرم کا ارتکاب کیا ہے جو اسلام میں بہت زیادہ موجب تعزیر ہوسکتا ہے ہے کیا جامع مسجد کی کمیٹی بتا سکتی ہے کہ وہ اپنا فرض ادا کرنے کے بجائے گورنمنٹ کا فرض ادا کرنے کی طرف اسقدر عجلت سے کیون بڑہی - اوسے چاہئے تہا کہ وہ نمازیوں کی شکایات فوری طور پر دور کرتی اور جس اہم ذمہ داری کے لئے کمیٹی قایم کی گئی ہے اوسکو انجام پر پہونچاتی - اگر مسٹر محمد علی جامع مسجد میں گروہ لیکر آتے ہیں تو گورنمنٹ اس کا انتظام خود کرسکتی ہے - تمہیں اس خطرہ سے خوف کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے لیکن جو کام تمہارے کرنے کا ہے وہ تمہیں کرنا چاہئے - کیا ایک اسلامی معابد کی کمیٹی انتظامیہ کی یہ حرکت خالص اسلامی شان کی مظہر ہے کیا وہ حقیقتاً جامع مسجد کا انتظام دلسوزی سے کرتی ہے اگر نہیں تو کیا وجہ ہے کہ مسلمانان دہلی جو ہر طرح اس کی اہلیت رکہتے ہیں دست اندازی کرکے کلہ کن لوگون کی کمیٹی نہبنائیں اگر مسلمانان دہلی اس طرف متوجہ نہ ہوئے تو اندیشہ ہے کہ کچہہ دنون بعد تکالیف کے سبب جامع مسجد کو نمازی چہوڑدین - اور وہ صرف کمیٹی کے جلسہ کا میدان رہ جائے -

موجودہ جنگ اور یورپ کی اقتصادی تباہی

ڈیلی نے انگلشمین سے ایک دلچسپ شمار و اعداد متعلق مصارف جنگ درج کئے ہیں جن سے یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ موجودہ جنگ یورپ کے لئے بہت تہوڑی مدت میں اقتصادی تباہی کا موجب بن جائیگی - چنانچہ انگلشمین رقمطراز ہے کہ اگر موجودہ جنگ چہہ ماہ تک جاری رہی تو برطانیہ عظمی کو ایک ہزار ملین پونڈ یعنی ۱۵ - ارب روپیہ کا زیر بار ہونا پڑے گا - جنگ جنوبی افریقہ میں فی آدمی ایک پونڈ یومیہ خرچ آتا تہا - لیکن وہ افریقہ کا علاقہ تہا - اور یہ یورپ کی سرزمین ہے - علاوہ ازیں اوسوقت کی نسبت اب حالات میں بہت کچہہ تبدیلی ہوچکی ہے - فرانس وجرمنی کی لڑائی میں جو ۱۸۷۰ء میں ہوئی تہی جرمن افواج کا خرچ فی سپاہی ۶ شلنگ روزانہ (ایک شلنگ بارہ آنہ کا ہوتا ہے) اور فرانسیسی سپاہیون کا ۱ شلنگ ۴ پنس یعنی ۱۲۴ روزانہ تہا)

اسٹریا نے اندازہ لگایا ہے کہ اوس کا خرچ ایام جنگ میں ۱۰ شلنگ فی آدمی ہوگا حساب سے اگر اوس کے ۲۰ لاکہ آدمی چہہ ماہ تک لڑتے ہیں تو اوس کو ۱۸۰ کروڑ پونڈ یعنی ۲ - ارب ۷۰ کروڑ روپیہ خرچ کرنا پڑیگا - اسی طرح جرمنی کے چالیس لاکہ سپاہیون پر ۶ ماہ کے وقفہ میں پانچ ارب چالیس کروڑ روپیہ خرچ آئیگا -

مذکورہ بالا شمار واعداد سے معلوم ہوسکتا ہے کہ موجودہ جنگ علاوہ دوسری قسم کے نقصانات کے صرف اقتصادی حیثیت سے کسقدر نقصان رسان جنگ ہے -

اس موقعہ پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر جنگ نے طوالت اختیار کی اور ۶ ماہ میں کوئی قابل اطمینان فیصلہ نہ ہوا تو یقیناً طوالت جنگ کے ساتہہ مصارف بہی بڑہیں گے - اور اس حالت میں ظاہر ہے کہ مصارف کی رقم بہت کچہہ اضافہ پذیر ہوجائیگی پس کیا کوئی سلطنت اس قدر مصارف کے بعد اپنی سیاسی حیثیت کے علاوہ اقتصادی وغیرہ حالت کے اعتبار سے زندہ رہ سکتی ہے یا نہیں - ماہرین سیاست کا خیال ہے کہ اس قدر مالی نقصان اوٹہانے کے بعد سلطنتون کی حالت میں ایک ایسا نمایان فرق یا کمزوری پیدا ہوجائے گی کہ اسکو دیکہتے ہوئے سلطنتون کی زندگی ایک خطرناک زندگی ہوگی -

زہر خورانی کا ایک افسوسناک واقعہ

کشمیری راوی ہے کہ موضع ہوکن تحصیل جہلم میں زہر خورانی کا ایک نہایت افسوسناک واقعہ پیش آیا ہے جو اپنی نوعیت کے لحاظ سے پہلا واقعہ ہے - واقعہ کی تفصیل یہ ہے کہ موضع مذکور میں نور بیگم نامی ایک عورت اور اوس کا خاوند رہتے تہے - عورت مذکور کا تعلق دلاور خان ایک شخص سے ناجائز طریقہ پر تہا دلاور خان چاہتا تہا کہ کسی طرح نور بیگم کے خاوند کا جہگڑہ پاک ہوجائے تو اوس اطمینان سے اپنی نفسانی خواہشات کے پورا کرنے کا موقع ملے - چنانچہ اس خیال سے اوس نے نور بیگم کو بہکایا اور زہر خورانی پر آمادہ کردیا -

ایک دن نور بیگم کا خاوند شام کے وقت مکان پر آیا اور نور بیگم سے کہا کہ روزہ افطار کرنے کے لئے شربت بنادے نور بیگم نے شربت بنایا اور اوس میں زہر ملا کر خاوند کو دیدیا جس کو اوس نے شدت پیاس کی حالت میں پی لیا چونکہ معدہ خالی تہا اسلئے زہر نے جلد اثر کیا اور کچہہ ساعت بعد وہ تڑپ تڑپ کر مرگیا - لاش ڈاکٹری معائنہ کے لئے جہلم میں لائی گئی ہے - اور زہر خورانی سے مجرم گرفتار ہوکر کے چالان کردئے گئے ہیں -

حضور نظام کی شاہانہ نوازش

یہ امر بہت کچہہ موجب مسرت ہے کہ حیدرآباد دکن کے جدید نظام اپنی حکومت کا نہایت خوبی سے انتظام کررہے ہین اور اپنے حسن دخلق ورعایا نوازی سے انہون نے رعایا کے قلوب میں اس قدر گہر کرلیا ہے کہ اس وقت تک کسی دوسرے حکمران کے لئے رعایا کے قلوب میں اس قدر عزت ووقعت حاصل نہیں ہوئی -

پچہلے دنون خبر آئی تہی کہ حضور نظام نے اپنے وزیر نواب سالار جنگ بہادر کو جو اسوقت تک امتحاناً عارضی طور پر وزارت عظمی کی خدمات انجام دے رہے تہے مستقل طور پر وزارت عظمی کا عہدہ عنایت فرمادیا ہے - اب حال میں معلوم ہوا ہے کہ حضور ممدوح نے یکم اگست ۱۹۱۴ء کو کنگ کوٹہی حیدرآباد میں ایک عظیم الشان جلسہ دربار منعقد فرماکر جناب نواب سالار جنگ بہادر کو ایک قیمتی خلعت سے سرفراز فرمایا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ یہ خلعت جواہر نگار ہے جس کی قیمت ایک لاکہہ روپیہ ہے - اسی دربار میں آپ نے اعلان فرمایا کہ نواب سالار جنگ کو دس ہزار روپیہ ماہوار تنخواہ ملا کرے گی -

حضور نظام کی حکومت جس قدر فیاض - عدل گستر اور حقوق ومردم شناس ہے - دعوے کے ساتہہ کہا جاسکتا ہے کہ بہت کم ایسی ریاستین ہون گی - حضور نظام نے نواب سر سالار جنگ بہادر کو جو خلعت مرحمت فرمایا ہے وہ اپنی نوعیت سے ایک ایسا خلعت ہے جو اس وقت تک کسی ریاست نے اپنے کسی عہدہ دار یا رکن حکومت کو نہیں دیا اسی طرح جو تنخواہ حضور نظام کی طرف سے نواب سر سالار جنگ کو ملتی ہے وہ دیسی ریاستون کے ارکان حکومت کو تو کیا حکومت انگلشیہ کے بہی دو چار عہدہ دارون ہی کو ملتی ہوگی -

ہم خداوند تعالے سے دعا کرتے ہیں کہ وہ نوجوان حضور نظام کو باین خیر وخوبی تا دیر قایم وبرقرار رکہے اور ملک وقوم کو آپ سے مستفیض ہونے کا موقع عنایت فرمائے -

موجودہ جنگ کے متعلق جرمنی کپتان کا بیان

جرمنی جہاز "کمار" جسکو برطانوی عمال حکومت نے کلکتہ میں روک لیا ہے اوس کے کپتان نے اخبارات کلکتہ کے قایم مقامون سے اون کے استفسار پر بیان کیا ہے کہ

جرمنی کے لئے - انگلستان - فرانس اور روس سے لڑنا لازمی ہوگیا ہے اور اب وہ اپنے ارادون کو کسی طرح بہی نہیں بدل سکتا - جرمنی کی فوج فرانس اور روس کی فوجون سے بدرجہا بہتر وعمدہ ہے اور اگر روس وفرانس کی فوجیں متحد ہوکر بہی جرمنی فوج کا مقابلہ کریں تب بہی جرمنی اون کا مقابلہ نہایت اچہی طرح سے کرسکتا ہے - جرمن فوج اس قدر تیار اور مرتب ہوگئی ہے کہ اوس کی تیاری کا اندازہ ان لوگون کو بمشکل ہوسکتا ہے جنہون نے اوسکو دیکہا نہین جرمنی کا جنگی بیڑہ نہایت مکمل ہے اوس کے اوس کے جہازات بالکل نئی طرز کے ہین اور ان جہازون کا سامان جنگ بہی کسی طرح دوسری طاقتون کے جہازات سے کم نہیں - اسی طرح اوس کا ہوائی بیڑہ اس قدر عمدہ اور مکمل ہے کہ کسی دوسری حکومت کے پاس نہیں -

انگلینڈ کو نقصان اوٹہاکر معلوم ہوگا کہ یہ جنگ بہت سخت ہے کہ اب سے پہلے اوسے ایسی سختی میں مبتلا ہونے کا کبہی موقع پیش نہ آیا ہوگا - انگلستان کے پاس کوئی قابل ذکر بری فوج نہیں ہے - رہی بحری طاقت سو اوسکی نسبت یہ ہے کہ اگر انگلستان کا بیڑہ خلیج فنلینڈ میں داخل ہوگیا تو اوس کے ٹکڑے ٹکڑے ہوجائیں گے اور پہر جرمنی (یقیناً) انگلستان میں اپنی فوج اتار دیگا - اگر اسٹریا کی فوج بہی ایسی ہی اچہی ہوجیسی کہ جرمنی کی ہے تو ابہی سے یہ سمجہہ لینا چاہئے کہ نتیجہ یقینی ہے - اس کے بعد کپتان مذکور نے بیان کیا کہ بدقسمتی سے جرمنی کی طرح اسٹریا میں ایک قوم نہیں ہے بلکہ اوس کی مقبوضات میں کئی قومیں آباد ہیں اور یہ کہنا بہت مشکل ہے کہ بعض حالتون میں نتیجہ کیا ہوگا اس زمانہ کی جنگون میں بہت سی باتین خلاف توقع پیش آتی ہیں مثلاً روس وجاپان کا معاملہ - لیکن یہ تو مانی ہوئی بات ہے کہ جرمنی بہی ایسا ہی خلاف توقع ثابت ہوگا - جیسا کہ جاپان - اس کے بعد کپتان نے ظاہر کیا کہ مجہہ سے زیادہ افسوس جنگ کے ہونے اور اسمیں انگلستان کے شریک ہونے کا کسی کو نہو گا لیکن باوجود تمام باتون کے ہیں جرمنی کے متعلق کوئی مایوس کن رائے نہیں رکہتا -

سرکاری وپریسیڈنسی بنکون میں روپیہ کی تعداد

موجودہ جنگ کے اعلان ہونے پر چونکہ خزانہ سرکاری اور بنکون سے روپیہ کا دیا جانا بند ہوگیا ہے اس لئے عام طور پر یہ خیال کیا جارہا ہے کہ خزانون اور بنکون میں روپیہ نہیں رہا ہے اور اس خیال سے لین دین والون میں ایک بےچینی پیدا ہورہی ہے لیکن حسب بیان ٹائمز آف انڈیا یہ خیال باطل ہے اور بنکون میں اس وقت کافی روپیہ موجود ہے چنانچہ وہ لکہتا ہے کہ ماہ جون ۱۹۱۴ء کی آخری تاریخ پر سرکاری خزانون اور پریسیڈنسی بنکون کی تحویل میں ۴۸۱۸۵۴۹۷۳ یعنی اڑتالیس کروڑ اٹہارہ لاکہ چون ہزار نوسو تہتر روپیہ تہا - اور اس کے بعد بنکون میں اور روپیہ جمع ہوا مرف

مقصد اول

فصل اول تعریف خلافت نصب خلیفہ شرائط خلافت طرق انعقاد خلافت حقوق خلیفہ و رعیت بریکدیگر فصل دوم لوازم خلافت خلاصہ فصل سوم آیات قرآنیہ سے حقیقت خلفاے راشدین کا ثبوت فصل چہارم احادیث متعلقہ خلافت راشدہ کی تخریج فصل پنجم فتن کا بیان جسمین عجیب و غریب نکات ہین فصل ششم روایات تفسیریہ متعلق خلافت فصل ہفتم دلائل عقلی حقیت خلفاے راشدین سے کے فصل ہشتم دلائل عقلی و نقلی شیخین کے افضل امت ہونے کے۔

مقصد دوم

نکات دقیقہ مآثر حضرت صدیق مآثر حضرت فاروق مآثر حضرت ذی النورین مآثر حضرت مرتضیٰ ان مآثر مین خلفاے اربعہ کی اسلامی خدمات جو انھون نے عہد سالت مین کین اور انکے وہ جلیل الشان کارنامے جو زمانہ خلافت مین ان سے ظاہر ہوے بیان کیے ہین اور ایسے ایسے نفیس مباحث لکھے ہین جو اس کتاب کے سوا کسی دوسری کتاب مین نہین مل سکتے فی الحقیقت یہ مضامین اسی کتاب کا حصہ ہین

آج سے چالیس برس پہلے جمال الدین خان صاحب مرحوم مدار المہام ریاست بھوپال نے بڑے اہتمام سے اس کتاب کو طبع کرایا تھا لیکن افسوس ہے کہ اول تو وہ بالکل نایاب ہوگئی دوسرے زبان اسکی فارسی ہے جسمین نصف کے قریب عربی عبارات ہین پھر مضامین ایسے دقیق کہ اگر اصل کتاب بغیر ترجمے کے شائع کیجاے تو شاید فیصدی دس مسلمانون کو بھی فائدہ نہ ہو لہذا ناچیز مدیر النجم بہت محنت سے اس کا ترجمہ صاف اور ضرورت کے مقامات پر حاشیہ لکھکر اصل مع ترجمہ کے اپنے مطبع عمدۃ المطابع مین چھپوانا شروع کی ہے

مصری کتابون کے طرز پر اصل کتاب سیدھی سطرون مین حاشیہ پر ہے اور ترجمہ وسط مین پوری کتاب ۲۰×۲۶ کلان کے پیمانہ پر اسی جز مین اندازہ کیگئی ہے چار حصہ کرکے شائع کیجائیگی جس مین سے دو حصے شائع ہوچکے اور الحمدللہ کہ ترجمہ کو اہل علم نے نہایت قدر دانی کی نظر سے دیکھا۔

یہ کتاب چار قسم کے کاغذ پر طبع ہو رہی ہے۔

اول سفید دیسی اسکی قیمت آٹھ روپیہ۔

دوم حنائی دیسی قیمت اسکی نو روپیہ۔

سوم زرد دیسی قیمت اسکی دس روپیہ

چہارم سفید ولایتی قیمت اسکی پندرہ روپیہ

ہر حصہ کی قیمت کل قیمت سے چہارم بعد کامل چھپ جانیکے اگر کچھ جلدین باقی بچگئین تو ان سب قیمتون مین اضافہ کیا جائے گا

یادداشت اس کتاب کا ایک ترجمہ غیر حامل الاصل لاہور دفتر اخبار وطن سے شائع ہوا ہے جس مین لکھائی چھپائی کاغذ کے خراب ہونیکے علاوہ بڑی خرابی یہ ہے کہ ترجمہ نہایت غلط بلکہ تحریف کی حد تک پہونچ گیا ہے کوئی صفحہ اغلاط سے خالی نہین جا بجا سطرونکی سطرین اصل کی چھوڑ دی گئی ہین اندیشہ تھا کہ اس ترجمہ سے اس عالیشان کتاب اور اسکے برگزیدہ مصنف کی جلالت و عظمت کو صدمہ پہونچ جاتا۔ تمام کتابین اس پتہ سے طلب فرمائیے

بخدمت شریف مدیر النجم (عمدۃ المطابع لکھنو

النجم لکھنو

ایک علمی مذہبی اسلامی رسالہ یا آسمان علم و دین کا چمکتا ہوا تارہ

جو لکھنو عمدۃ المطابع سے ہر ہجری مہینے کی ۷، ۱۳ تاریخ کو شائع ہوتا ہے النجم کے نام اور اسکی مذہبی خدمات سے شاید اب کوئی مسلمان ناواقف ہو النجم کے مقاصد یہ ہین کہ اسوقت اسلام پر جو ہر طرف سے اندرونی و بیرونی حملے ہو رہے ہین انکا مہذب و متین جواب دیکر اسلام کی حقانیت کا اظہار کیا جائے اور مسلمانونکو جو بیخبری اپنے مقدس مذہب کے بالخصوص تعلیمات سے یوماً فیوماً بڑھتی جاتی ہے اسکا علاج کیا جاے عقائد و اعمال شرعیہ کی ترویج کیجاے اسلامی تعلیمات مسلمانونکے کانون تک پہونچائی جائین جن لوگون نے النجم کو دیکھا ہے وہ جانتے ہین کہ ایک دینی معلم مذہبی ناصح ربانی واعظ سے جو فوائد حاصل ہوسکتے ہین وہ النجم سے حاصل ہو رہے ہین ملحدین آریہ عیسائی شیعہ مرزائی غرض ہر مذہب و ملت کیطرف سے متعدد رسائل و اخبار اپنے اپنے مذہب کی حمایت مین نکل رہے ہین اور ہر ایک اپنے اپنے حوصلہ کے موافق دین خدا پر حملے کرتا ہے مگر ان سب کے مقابلہ مین مسلمانون کا خاصکر اہلسنت و جماعت کا خالص مذہبی رسالہ یہی النجم ہے النجم کا حجم کم از کم ۳۶ صفحہ ہوتا ہے پیمانہ ۲۰×۲۶ کاغذ ولایتی اعلیٰ قسم کا کتابت اور چھپائی نہایت نفیس باوجود اسکے سالانہ چندہ صرف تین روپیہ ششماہی عہ ۲ برادران اسلامی سے امید ہے کہ وہ اپنے اس مذہبی صحیفہ کی دل سے قدر کرین گے اور اسکی خریداری کو دینی خدمت اور اپنی سعادت کا ذریعہ سمجھین گے **ایک عظیم رعایت** جو اصحاب النجم کی خریداری کی درخواست ۲۷۔۲۸۔۲۹ رمضان المبارک کو روانہ کرین گے ان اصحاب کے نام النجم صرف دو روپیہ سالانہ چندہ مین جاری کردیا جائے گا یہ رعایت آج تک کبھی نہین کیگئی ناظرین اس موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دین۔

ناچیز محمد عبدالشکور مدیر النجم (عمدۃ المطابع لکھنو)

یہ سب کتابین عمدۃ المطابع دفتر النجم سے طلب فرمایئے

مدینۃ الرسول

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

اہل مدینہ کسی میت پر نالہ و بکا نہیں کرتے۔ بلکہ جنازہ کے ہمراہ باب الرحمۃ میں داخل ہوکر حجرہ شریف کے مقابل جاتے ہیں اور وہاں جنازہ رکھکر علیحدہ ہو جاتے ہیں پھر نماز جنازہ ادا کرتے ہیں اور باب جبریل سے باہر لاکر بقیع کے مشہور قبرستان میں دفن کرتے ہیں۔

اس موقع پر تکبیر و درود پڑھتے جاتے ہیں۔ بعد ازان میت کا عزیز خاص باب الرحمۃ پر رک جاتا ہے اور میت کے اعزا و احباب یہان آکر رسم تعزیت ادا کرتے ہیں۔ یہ نہایت پرانا دستور ہے سب سے پہلے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی وفات کے موقع پر ان کے برادر عزیز امام حسین علیہ السلام نے باب البقیع پر توقف فرماکر تعزیت کو قبول کیا تھا۔

مدینہ منورہ کا رمضان | اہل مدینہ کی عادت ہے کہ رمضان المبارک میں مغرب سے ایک گھنٹہ قبل حرم شریف میں جاکر روضہ کے قریب جمع ہوتے ہیں اور دن کا باقی حصہ تلاوت قرآن مجید یا درود شریف کے ورد میں گذارتے ہیں۔ جب افطار کی توپ چلتی ہے تو ہر شخص کے یہان سے ایک سینی آتی ہے جس میں حلوا - پنیر - پراٹھا - خرما - روغن زیتون اور اسی طرح کی دوسری چیزیں جو افطار کے لئے مناسب ہیں آتی ہیں - اس موقع پر اکثر اوقات زائرین بھی مدعو کئے جاتے ہیں - جو کچھ بچتا ہے فقراء و مساکین پر تقسیم کر دیا جاتا ہے -

قریبًا ۱۵ منٹ میں افطار سے فارغ ہوکر نماز مغرب ادا کرتے ہیں۔ اس کے بعد ہر شخص اپنے اپنے مہمانون کو لیکر گھر جاتا ہے جہان باہم جمع ہوکر رات کا کھانا کھاتے ہیں۔ کھانے کے بعد مسجد جاتے ہیں اور نماز عشا سے فارغ ہوکر تراویح میں مشغول ہوجاتے ہیں۔ لیکن تراویح کی ایک جماعت نہیں ہوتی - بلکہ پچاس یا ساٹھ جماعت پر منقسم ہوجاتے ہیں - ہر جماعت کے لئے علیحدہ امام ہوتا ہے جس کے سامنے مختلف وضع قطع کے دو شمعدان رکھ دئے جاتے ہیں - ہر شخص کو اختیار ہے خواہ کسی امام کی اقتدا کرے - کیونکہ ہر امام مختلف مقدار میں قرآن مجید سناتا ہے -

امام کے روبرو جو شمعدان رکھے جاتے ہیں ان کے متعلق عزت و احترام کے خاص خاص مراسم ادا کئے جاتے ہین - یعنی طلائی و نقرئی شمعدان روضۂ مبارک کے خزانہ میں محفوظ ہین جن کو اس موقع پر باہر نکالتے ہین اور تراویح کے بعد بدستور خزانہ میں پہونچا دیتے ہیں - امرا و اعیان اس موقع پر خصوصیت سے مدعو کئے جاتے ہیں - جن میں سے ہر شخص نہایت فخر و مباہات سے شمعدان کو اٹھاکر اندر لیجاتا ہے اور اس عزت کو اپنے لئے باعث خیر و برکت خیال کرتا ہے - مسجد کے متعلق جو فراش ہیں ان کا شیخ امراء کو مدعو کرتا ہے -

نماز عید مسجد نبوی میں ادا کرتے ہین - حنفی اور شافعی امام نماز پڑھاتے ہیں - نماز و خطبہ سے فارغ ہوکر آنحضرت صلعم کے مزار مبارک پر حاضر ہوتے ہیں - اس کے بعد اپنے اپنے گھر دن کو چلے جاتے ہیں اور عید کا پورا دن لطف و مسرت سے گذارتے ہین -

مدینہ منورہ کے گذشتہ آثار | اوائل اسلام میں مدینہ نہایت گلزار و پرفزا مقام تھا - نیز مادی و ادبی حیثیت سے ترقی یافتہ و متمدن مقامات مین شمار ہوتا تھا - مدینہ میں بکثرت باغات موجود تھے - جن کی وجہ سے شہر ترو تازہ و شاداب رہتا تھا حضوصًا شہر کا شمالی و مشرقی حصہ نہایت سرسبز و خوش منظر تھا -

سب سے زیادہ لطف فریب و دلکش مقام وادی عقیق تھا جس کو خوبصورت مکانات دلچسپ مناظر - فرحت بخش آب و ہوا لطیف فواکہ تر و تازہ پھول اور خوشگوار موسم نے نہایت ممتاز بنا رکھا تھا - یہان کے اکثر باغات آنحضرت صلعم کی ازواج کے قبضہ و تصرف میں تھے -

وادی عقیق کے مشہور مقامات میں سے زغابۃ اضم غابۃ حصیر خلیفہ اور جنجانتہ قابل ذکر ہیں - جو حضرت عبد اللہ ابن زبیر اور ان کی اولاد کی ملکیت میں تھے - ایک اور مقام حمراء اسد تھا جہان اہل قریش کے مکانات تھے - دوسرا خانہ جو علویوں کے قبضہ میں تھا - منجملہ مشہور مقامات کے ثنیۃ الشریدہ - اعزا العرس - البیدا - بھی ہیں یہان شرفاء قریش کے مکانات ہیں - خصوصًا کہ معظمہ کے مقابل جبل عیر کے دامن میں زیادہ آبادی تھی - جبل عیر کے دوسری طرف ایک مشہور مقام جمّار ہے اور اس کے مقابل مدینہ منورہ سے چار میل کے فاصلہ پر ضفیرہ کی طرف حرۃ الوبرۃ ہے - یہان عروہ بن زبیر کا ایک محل ہے - جو قصر العقیق کے نام سے مشہور ہے اور کنوان بھی - جسکو بیر عروہ کہتے ہیں مذکورۂ بالا قصر کے حصہ زیرین کے متصل اور جمّار کے مقابل ایک مقام ہے جسکو عرصہ کہتے ہیں - یہان سعید ابن العاص کا مشہور و معروف قصر تھا جو اوس زمانہ کے فن عمارت کا اعلے ترین نمونہ تھا اوس کے آثار اب تک موجود ہیں سعید ابن العاص حضرت معاویہ کی طرف سے مدینہ منورہ کے عامل (گورنر) تھے -

ابو قطیفہ شاعر نے اپنے ایک شعر میں اس قصر کو الواب جیرون (دمشق) پر فضیلت دی ہے - اس سے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ یہ قصر کس رتبہ کا ہوگا - کیونکہ دمشق اوس زمانہ میں دولت بنی امیہ کا دار الخلافۃ اور تہذیب و تمدن کا مرکز تھا - آج بھی ارض شام میں دمشق باعتبار آب و ہوا اور دلفریب مناظر کے اپنا نظیر نہیں رکھتا " جو مسافر جنوب کی طرف سے دمشق جاتے ہیں ان کو غوطہ سے گذرنا پڑتا ہے جو نہایت مشہور تاریخی مقام ہے جسکو عربی شعرا جنت سے تشبیہ دیتے ہیں اسی طرح جو مسافر مغرب کی طرف سے دمشق میں داخل ہوتے ہیں ان کو مرج ملتا ہے جو نہایت فرحت بخش سیرگاہ ہے - منجملہ وادی عقیق کے مشہور ایوان و قصور کے حسب ذیل نہایت مشہور ہیں جن کے آثار و علامات اب تک موجود ہیں جو وادی عقیق کی گذشتہ عظمت و شوکت کا پتہ دیتے ہیں -

وقصر عاصم - قصر محمد بن عیسٰی - قصر یزید بن عبد الملک بن المغیرہ - قصر جعفر بن سلیمان - قصر ابی ہاشم قصر عتبہ بن عمرو بن عثمان بن عفان قصر عنبہ بن سعید بن العاص - قصر عبد اللہ بن ابی بکر بن عثمان بن عفان - قصر خارجہ - قصر عبد اللہ بن [illegible] - قصر مروان بن الحکم -

غالبًا مدینہ مین سب سے پہلے حضرت عثمان بن عفان نے پختہ عمارات کی طرف توجہ کی چنانچہ انہوں نے اپنا گھر پتھر اور چونے سے تعمیر کرایا - اور اس کے دروازہ کے لئے سال وعرعر (سرو کوہی) کا استعمال کیا - وادی القریٰ و حنین میں حضرت عثمان کی جو جائداد تھی اس کا تخمینہ ان کی وفات کے بعد ایک لاکھ دینار کیا گیا - حضرت عثمان کے اصحاب کی مدینہ منورہ میں وسیع جائدادیں اور کشادہ مکانات موجود تھے حضرت سعد بن وقاص نے وادی عقیق میں ایک پختہ و بلند مکان تعمیر کیا جس کا صحن نہایت وسیع و کشادہ تھا بالاخانے پر کھڑکیاں تھین - اسی طرح مقداد نے مدینہ منورہ سے کسی قدر فاصلہ پر جو مکان تعمیر کیا وہ اندر و باہر سے پختہ تھا -

مدینہ منورہ میں پختہ مکانات اور بلند عمارات کی تعمیر کا سلسلہ خلفائے الراشدین کے بعد دور بنی امیّہ کے عہد میں شروع ہوا کیونکہ جب خلافت بنوامیّہ کے ہاتھ آئی - تو انہون نے سیاسی مصالح کے لحاظ سے یہ طریقہ اختیار کیا - کہ قریش خصوصًا مہاجرین و انصار کے معزز طبقہ کو انعام و اکرام سے اپنا مرہون منت بنالیا اس سے اون کا مقصود یہ تھا کہ ملک کے سر برآوردہ و صاحب اثر اشخاص کو اپنا ہم آہنگ بنالین اور دولت و ثروت کی کثرت ان کو عیش و عشرت میں مصروف کردے تاکہ کسی کو انتظام حکومت میں مداخلت کا خیال نہ پیدا ہو - چنانچہ یہ طریقہ نہایت سودمند ثابت ہوا - دولت کی فراوانی نے آرام و راحت کے سامان مہیا کردئے اور لوگون نے عادات و اطوار میں خورد و نوش و لباس میں بنوامیہ کی تقلید شروع کردی -

اور خوبصورت مکانات پر فضا باغات فرحت فزا مناظر نے مدینہ کو نہایت خوش نما نزہت گاہ بنادیا لیکن جب رفتہ رفتہ حکومت کو انحطاط ہوا اور زمانہ نے رخ بدلا تو عیش و طرب کا یہ تمام سامان افسانہ ہوگیا -

مدینہ منورہ کی شہر پناہ | جب عربی خلافت کے کمزور ہو جانے پر مدینہ کے امن و امان اور تمدن میں فرق آگیا - اور بادیہ نشین عرب کے پیہم حملون نے شہر کو غیر محفوظ بنا دیا تو عضد الدولہ ابو شجاع وزیر الطائع اللہ نے ۳۶۰ھ میں مدینہ کے لئے ایک شہر پناہ تعمیر کی جو زمانہ دراز تک [illegible] کی حفاظت کا ذریعہ رہی ہے - لیکن پانچوین [illegible] ہجری کے وسط میں اس کی دیوارین جا بجا سے [illegible] طلب ہوگئیں - اسوقت فرمانروائے موصل کے وزیر جمال الدین نے از سر نو مرمت کی اس کے بعد ۵۵۸ھ میں سلطان نور الدین زنگی نے اسپر کسی قدر اضافہ کیا - بعد ازان ملک صالح بن قلاؤن نے ۷۵۵ھ میں اور سلطان قائتبائی نے ۸۸۱ھ میں اور سلطان سلیم فرمانروائے ترکی نے ۹۳۹ھ میں اس شہر پناہ کی تعمیر و تجدید میں حصہ لیا - اس کے بعد خدیو مصر محمد علی پاشا نے اسکو تعمیر کیا اور اس میں باب مصری کا اضافہ کیا آخر مین سلطان عبد العزیز مرحوم نے ۱۲۸۵ھ میں اسکی تجدید کی اور اس کو ۲۵ میٹر بلند کیا اور ۴۰ برج شہر کی حفاظت اور بیرونی حملہ کی مدافعت کے لئے تعمیر کئے یہ شہر پناہ اب تک موجود ہے جو باب العنبریہ کے راستہ میں واقع ہے یہان ذخائر جنگ کی کافی مقدار موجود ہے - ہر برج پر توپ بندوق اور اسلحہ جنگ موجود ہیں جس سے اہل بادیہ کی روک ٹوک مقصود ہے جو ہمیشہ حرم پر حملہ کرتے رہتے ہیں - مذکورہ بالا دیوار کے علاوہ ایک اور بیرونی دیوار ہے جو جا بجا سے مرمت طلب ہے لیکن اسکو کوئی خاص اہمیت حاصل نہیں ہے -

باب المصری و باب العنبریہ کے درمیان ایک بڑی وادی ہے جس کا نام مناخہ ہے اس کا عرض ۴۰ میٹر ہے - چونکہ اکثر حجاج اپنے اونٹ یہان بٹھاتے ہیں اسلئے اس کا نام مناخہ رکھدیا گیا اسی جگہ حجاج قیام بھی کرتے ہیں - مصر سے ہر سال جو محمل آتا ہے اس کا قیام بھی آخر تک مناخہ میں رہتا ہے - مناخہ کے باہر کثرت سے مکانات ہیں ان میں سے جو عام شاہراہ پر ہیں وہ زیادہ خوشنما ہیں اب یہ شاہراہ جس پر مدینہ منورہ کا اسٹیشن واقع ہے **شارع رشادی** کے نام سے مشہور ہے - یہان مصری تکیہ بھی ہے جس کے سالانہ مصارف گورنمنٹ مصر ادا کرتی ہے - یہان غربا کو روزانہ شوربا تقسیم ہوتا ہے اور ترکی فوج کی بارک ہے ان عمارات کو خاندان خدیو کے مورث اعلیٰ **ابراھیم باشا** نے تعمیر کیا تھا -

(باقی آئندہ)

بمبئی گورنمنٹ گزٹ میں اعلان ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے دشمن کے جہازون کو جو بندرگاہ میں ہیں روانگی کے لئے مہلت دینے سے انکار کردیا ہے یہ اب مستقل طور سے روک لئے جائین گے -

نقشہ یورپ

میدان جنگ میں قیصر جرمنی کی روانگی (لندن)

۱۸ اگست ما بعد تار مظہر ہے کہ ساڑھے چار بجے صبح کی برلن میں یہ اطلاع پہونچی ہے کہ قیصر جرمنی آج صبح ہیڈکوارٹر سٹاف کے ساتھ مینز کو روانہ ہو گیا ہے۔

جرمنی کو جاپان کا الٹی میٹم (ٹوکیو ۱۸ اگست)

جاپان نے جرمنی کو الٹی میٹم بھیجا ہے کہ مشرق بعید میں امن وامان کو محفوظ رکھنے کے لئے جیسا کہ جاپان و انگلستان کے باہمی عہدنامہ کا مقصود ہے۔

جاپان جرمنی کو مشورہ دیتا ہے کہ وہ تمام مسلح جہاز کو جاپانی اور چینی سمندروں سے واپس طلب کرے۔ یاؤ کو غیر مسلح کرکے کیاؤ جو جاپان کو اس تجویز پر حوالے کرے کہ وہ آخرش چین کے حوالے کر دیا جاوے گا

جاپان نے ۲۳ اگست کی دوپہر تک جواب مانگا ہے اگر یہ مشورہ بلا شرط قبول نہ کیا گیا۔ تو جاپان ضروری کاروائی میں تامل نہ کرے گا۔

آنیوالی عظیم لڑائی

ایک خاص تار بنام پائنیر مورخہ ۱۹ اگست، رائے ظاہر ہے کہ جرمن رسالہ ابھی انٹورپ سے ۳۰ میل کے فاصلہ پر ہے اور پیادہ فوج کی صرف ایک پلٹن نے دریائے میوز کو عبور کیا ہے عام طور خیال کیا جاتا ہے کہ ایک بہت بڑی لڑائی ہونے والی ہے جو شاید آج ہی شروع ہو جائے۔ لیکن ماہرین کرنیلون کو اس بارہ میں شبہ ہے آیا جرمنی کا حملہ بلجیم کے راستہ ہوگا یا لکسمبرگ کے راستہ۔ نمور لی ایژ کی لائن پر زور آتا میز تک دس لاکھ سے زائد آدمی شریک جنگ میں یہ بات ظاہر کیجاتی ہے کہ جرمنی والوں کیلئے وقت ست

تلغرافات

یورپ میں جنگ

دو ٹوک فیصلہ - دریائے میوز کے جنوب میں فرنچ معرکہ آرائی نے بہت بڑا رقبہ صاف کردیا ہے تاکہ وقتیکہ فرنچ اور بلجیین سپاہ باہم ملکر جارحانہ حملہ نہ کرے دو ٹوک فیصلہ نہیں ہوسکتا

آسٹرو فرانس کی کشیدگی (لندن ۱۰- اگست) فرانس و آسٹریا کشیدگی تعلقات کا سرکاری طور پر اعلان ہوگیا ہے دونوں کے سفرا ایک دوسرے کی دار السلطنت سے رخصت ہو رہے ہیں -

جرمن تہ آب کشتیوں کا حملہ (لندن ۱۱ اگست) میو بحر اعلان کرتا ہے کہ جرمن تہ آب چلنے والی کشتیوں نے کاہ بڑے بیڑے کے ایک کروزر اسکوڈرن پر حملہ کیا مگر انگلستان کے کسی جہاز کو نقصان نہ پہونچا - دشمن کی ایک تہ آب چلنے والی کشتی غرق ہوگئی -

روس فرانس و انگلستان (لندن ۱۰- اگست) نش کا تار مظہر ہے کہ روس فرانس و انگلستان کی تائید میں - سرویہ میں بہت بڑا جوش پہیل رہا ہے -

گولہ باری - (لندن ۱۰- اگست) دو آسٹرین کروزروں نے ڈنٹی داری پر گولہ باری کی اور ان پہاڑوں کو گہیر لیا جہاں باغندے پناہگزین ہیں -

آسٹریا کے ارادے (پیرس ۹- اگست) اس تیقن ہے کہ آسٹریا کی فوجی نقل و حرکت کا ایک حصہ فرنچ سرحد کے خلاف ہے - وزیر خارجہ فرانس نے آسٹروی سفیر سے حتی الامکان جلد آسٹریا کے ارادے سے آگاہ کئے جانے کی درخواست کی ہے

مانٹی نگرو کی چیرہ دستی (سینٹ پیٹرس برگ ۹- اگست) مانٹی نگرویوں نے سبزا پر قبضہ کرلیا - جو بحر ایڈریاٹک پر واقع ہے - نیز نواح کے دو قصبوں پر متصرف ہوگیا ہے -

آسٹریلیا کی فوجی اعانت منظور (مالبورن ۸- اگست) امپیریل گورمنٹ نے آسٹریلیا کی ۲۰ ہزار سپاہی بطور کمک بھیجنے کی درخواست منظور کرلی ہے

جرمن منصوبوں کی ناکامی (لندن ۱۰- اگست) مبصرین متفق ہیں کہ بلجیین سپاہ نے منتخب جرمن لشکر کا جس استقلال اور بہادری سے مقابلہ کیا - اس نے جرمن منصوبے خاک میں ملا دئے اور جس سے فرانس کو بھی اپنی سپاہ بلجیین لشکر کے ساتھ شامل کرنے کا موقع مل گیا - سر رونز کا توقف جرمن کامیابی کے اتفاقات کو کم کر رہا ہے اور ہم بچے ہاتھ ہے نتیجے مولی نکالا جا رہا ہے - جبکہ جرمنی فرنچ علاقہ میں گرمجوشی سے پیشقدمی کرکے مقابلہ

ہو رہی ہے - عام خیال ہے کہ جرمنی پیرس پر حملہ آور ہونا چاہتی تہی - دوسری طرف روسی لشکر بہی سرحد پر کچھ آگے بڑھ آئیگا - دیگر امور سے قطع نظر لیگ میں بلجیین سپاہ کی سخت مدافعت اور فرنچ لشکر کے السیس میں داخل ہوجانے کے اخلاقی نتائج نہایت گران قدر تصور کئے جاتے ہیں جنہوں نے جرمن کے ناممکن المغلوب ہونے کے متعلق عام تصور کا بالکل استیصال کر دیا ہے -

خیالی فنون حرب پر عمل - تمام بیانات متفق ہیں کہ لیگ کے میدان جنگ میں جرمن پرانے خیالی فنون جنگ پر عمل پیرا ہوئے اور سپاہ کے عام دستوں کو قلعہ جات پر سامنے سے حملہ کرنے کے لئے بہیجا -

جرمنوں کی بے گولہ باری (لندن ۱۱ اگست) ایک انگریزی اخبار کا نامہ نگار جو لیگ پر جرمنوں کے بیجے حملے کے موقعہ پر موجود تہا - رقمطراز ہے کہ جرمنوں کی گولہ اندازی بے عیب نہی - گولے قلعہ کی دیواروں پر جاکے پھٹتے تہے - اور انہوں نے قلعہ قلیروں کے نگاہوں سے غائب ہونے والی اتوا پ کی گاڑیوں کے پرخچے اڑائے چنانچہ قلیروں سے آتش فشانی بند ہوگئی - جرمن لشکر نے قریب سے حملہ کیا لیگ کے باشندے کی زبان پر یہ الفاظ تہے - کہ "انگریز کب مدد کو آتے ہیں"

ناکام حملہ - (لندن ۱۱- اگست) جرمنوں نے شب یکشنبہ کو قلعہ سیرنگ (لیگ) پر نہایت بے باکی سے حملہ کیا - مگر پسپا ہوئے - ان کے مقتولین کا اندازہ آٹھ سو کیا جاتا ہے -

آتش فشانی و حملے - (لندن ۱۱ اگست) لیگ سے لڑائیوں کی جزوی خبریں موصول ہوتی ہیں - جرمن ینطا ہر بہت بڑی سپاہ سے شہر پر قابض ہیں وہ شہر کے گرد قلعوں کے حلقہ کو گہیرنے کے قابل ہوگئے ہیں اور اب قلعوں کو نہ صرف ہولناک آتش فشانی بلکہ بہادرانہ حملوں سے بہی مسخر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں - مدافعین بہی جرات و شجاعت کا اظہار کر رہے ہیں - اور قلعوں سے نکل نکل کر حملے کرتے ہیں - نقصان جان بکثرت ہوا ہے -

بہاری لشکروں کا مقابلہ - ہر لحاظ جرمن لشکر کے دشمن کے جنگل میں گرفتار ہونے کا احتمال ہے - بائیس جرمن و آسٹروی آرمی کروزر کو جن میں سے ہر ایک کور چالیس چالیس سپاہیوں پر مشتمل ہے - فرانچ و بلجیین ۲۴ آرمی کورزوں سے بلجیم اور ۲۱ لورین میں مقابلہ کرنا پڑےگا - ہر دو لشکر بہمہ وجوہ تیار ہیں - فرنچ فوج بلجیم ہوکر بلجیین سپاہ کے شریک حال ہوگئی

ٹرکی و بلگیریا (لندن ۱۱- اگست) سرویا و مانٹی نگرو آسٹریا کے خلاف متحد ہوجانے سے دیگر بلقانی ریاستوں کی نسبت بلغاریہ بڑی

دلچسپی پیدا ہوگئی ہے - بالخصوص ٹرکی کا سپاہ کو حرکت میں لانا نہایت حیرت انگیز متصور ہوتا ہے - اگرچہ اس نے اب تک براہ راست لڑائی میں شمولیت کا میلان ظاہر نہیں کیا تاہم وزیر اعظم بلگیریا کا یہ اعلان کچھ کم معنی خیز نہیں کہ بلگیریا اپنی بے تعلقی کو قایم رکھنا چاہتا ہے - تاہم وہ اپنی سرحد پر کسی حملہ کے خلاف تجاویز اختیار کرنے پر مجبور ہے - ایک ترکی فرمان شائع ہوا ہے - جس میں ترکی وزیر جنگ کو تین ملین پونڈ مزید قرض جنگی اخراجات کے لئے لینے کی اجازت دی گئی ہے -

ٹونگو لینڈ پر قبضہ (پیرس ۹- اگست) گرینڈ پوپو واقع ڈہومی کی فرانسیسی قلعہ بند فوج ایک برٹش کروزر کی مدد سے جرمن ٹونگو لینڈ پر قبضہ کر رہی ہے -

جرمن فوجی نقل و حرکت (لندن ۱۱ اگست) سرکاری صیغہ پریس کا بیان ہے کہ تین جرمن آرمی کور زاب تک لیج کے سامنے ہیں رسالہ دو ڈویژن لونگریس میں ہیں اور دیگر جرمن لشکر دریائے امیمی پر مورچہ بند ہے لگر سبرگ کی ایک بڑی جرمن سپاہ اب بلجیین سرحد پر پہونچ گئی ہے -

جرمن دستہائے گرداوری مارس گڈن اور ارلو میں ہیں -

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

ایک المانی کے پاس سے جو بلجیین میں گرفتار ہوا ہے ایک نقشہ ملا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی کو ۴- اگست کو برسلز اور ۵- اگست کو للی پہونچ جانے کی توقع تہی -

آسٹروی سپاہ السیس میں - (لندن ۱۱- اگست) سرکاری صیغہ پریس اعلان کرتا ہے کہ یہ باور کرنے کی وجہ موجود ہے کہ جرمن سپاہ کا بہت بڑا حصہ مغربی سرحد پر تہیون ول اور لیج کے مابین منقسم ہے اور لورین میں نسبتہً کم سپاہ ہے آثار سے ظاہر ہوتا ہے کہ آسٹروی سپاہ السیس میں داخل ہوگئی ہے -

جنگ عظیم کا پیش خیمہ (لندن ۱۲ اگست) جرمنی نے لیج کے مغرب میں ہسری کے ضلع کی باقاعدہ گرداوری کی - رسالہ کی دیکھ بہال کے دستوں کے عقب میں پیدل سپاہ بہی ہے - یہ نمویہ کی طرف بڑھ رہے ہیں - نور کے اوپر آلات پرواز اڑ رہے ہیں اور ٹرلی مونٹ کے متصل رسالوں میں بہی کچھ جہڑپ ہولی جہہ ہزار جرمنوں نے اتوا پ کے ساتھ لانڈن پر جو لیج کے مغرب میں ۴ میل کے فاصلہ پر ہے - قبضہ کرلیا - یہ نقل و حرکت اور کارروائیاں بظاہر بڑی لڑائی کی پیش خیمہ ہیں -

مار پر تسلط - (لندن ۱۱- اگست) بلجیین لشکر پھر لانالان پر متصرف ہوگیا -

فرنچ و جرمن دستوں میں لڑائی (لندن

۱۲- اگست) فرانس کی ایک سرکاری مراسلت میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ بلی سے بلفورٹ تک تمام لائن (خط) محفوظ ہے - جرمنوں کی صرف معدودے چند جماعتیں بیچ میں تاریکی میں داخل ہوسکیں - فرنچ اور جرمن دستوں میں خفیف لڑائیاں وقوع میں آئیں - جن میں فرنچ سپاہیوں نے اپنی برتری ثابت کر دکہائی -

جرمن پیشقدمی - (لندن - ا بجے بعد دوپہر) جرمن افواج لیج سے بلجیم کے قلب کی طرف بڑھ رہی ہیں - جرمن رسالہ پیشقدمی کر رہا ہے - متحدہ افواج کے محاذ میں عام طور پر دستہائے رسالہ میں جنگ ہی ہو رہی ہے -

جرمنی کی جنگ کا خاکہ - (لندن ۱۲ اگست) ٹائمز کا فوجی مبصر نتیجہ نکالتا ہے - جرمنی نے السیس لورین کے ریج لنڈ میں اجتماع سپاہ کا خیال بالکل ترک کر دیا ہے - بجائے اس کے نامور کی سمت سے پیشقدمی شروع کی ہے - جہاں سے وہ اپنی مجتمع سپاہ کے دستے ادہر اودہر بہیج سکتی ہے - اس طرح کسی سمت میں متحد ہوکر معرکہ آرا ہوسکتی اور مخالفین کو سخت ضرب پہونچا کر سختی سے ان کا تعاقب کر سکتی ہے اور فرنچ لشکر کے نظم و نسق میں بے ترتیبی و انتشار پہیلا سکتی ہے -

فوجی نقل و حرکت کا اخفا - سرکاری صیغہ پریس مظہر ہے کہ جنگ کے اس حصہ میں لڑائی کی کسی اہم خبر کی توقع نہیں کی جاسکتی برٹش سپاہ یا ان اقوام کے افواج کی نقل و حرکت جن کے ساتھ برٹش لشکر شامل ہونا چاہتا ہے - ظاہر نہیں کی جاسکتی نیز دشمن کی کارروائیاں بہی جنگ کے گہرے گہر میں مخفی ہیں -

گولہ باری - (لندن ۱۲- اگست) مناسٹرچ کے تار سے مترشح ہوتا ہے کہ تمام صبح سخت گولہ باری کی آواز ٹونگرس کی سمت سے مسموع ہوتی رہی -

بلجیین اعلان (لندن ۱۲- اگست) سرکاری بلجیین اعلان سے منکشف ہوتا ہے کہ جرمنی کے بیشتر دستے پیچھے اپنے بڑے لشکر کی طرف ہٹ رہے ہیں سوائے اس کے کوئی امر قابل اظہار نہیں -

فرانس کی اعانت - معلوم ہوا ہے کہ فرانس نے چار آرمی کور بلجیم کی امداد کے لئے اپنے لشکر سے جدا کر دئیے ہیں اور چند دنوں میں سخت لڑائی کی توقع کی جاتی ہے -

آسٹریا کی فوجی کمک - ٹائمز کا فوجی نامہ نگار تخمینہ کرتا ہے کہ غالباً ۲ لاکھ جرمن سٹرز اور تہونول کے مابین فراہم ہیں - ایک آسٹروی آرمی کور نزلیش کے راستہ سے جرمنوں کی اعانت کو آرہا ہے -

ملہوسن سے فرانس کی مراجعت (لندن ۱۱- اگست) جرمنوں نے ملہوسن پر حملہ کیا - جسپر

فرنچ لشکر نے بوجہ قلت انتظام کے ساتھ مراجعت کی اور ایک مضبوط مقام میں پاؤں جما کر دشمن کا حملہ روکا - شمال السیس کا علاقہ ہنوز فرانس ہی کے قبضہ میں ہے -

جرمن کروزر دردانیال میں (لندن ۱۱- اگست) سرکاری دفتر پریس کا ایک بیان مظہر ہے کہ یقین کرنے کی معقول وجہ ہے کہ جرمن کروزر گیبن اور برسلا نے دردانیال میں پناہ لی ہے اور ان کا ساز و سامان اتار دیا گیا ہے اس طرح پر تجارت قریب قریب پورے طور سے معطل ہو گئی ہے -

(بعد کی خبر) جرمن کروزر گیبن اور برسلا دردانیال میں داخل ہو گئے اور وہ غیر ملکی سٹیمروں کی تلاش میں ہیں -

آسٹریا و انگلستان کے مابین جنگ (لندن ۱۱- اگست) سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ نصف شب سے آسٹریا و انگلستان کے مابین حالت جنگ پیدا ہو گئی ہے -

اعلان جنگ کس نے دیا - (شملہ ۱۴ اگست) گریٹ برٹن و آسٹریا کے مابین جنگ کے متعلق جو سرکاری اطلاع موصول ہوئی ہے اس میں یہ نہیں بتایا گیا کہ در اصل کس طاقت نے پہلے اعلان جنگ دیا ہے - مگر فرض کیا جاتا ہے کہ گریٹ برٹن نے بخلاف فرانس آسٹریا کی کارروائی سے مجبور ہو کر اعلان جنگ کر دیا ہوگا - آسٹریا سے جنگ ناگزیر ہو گئی تھی متخاصمین میں سے کوئی بھی دوسرے کے جہازات کو اپنے بندرگاہوں سے روانگی کے لئے مہلت نہ دے گا -

جرمن پسپا ہوئے (لندن ۱۳- اگست) ایڈٹ کوہنن پر پھر قابض ہونے کے لئے جرمن حملہ کو روسیوں نے پسپا کر دیا -

ناکہ بندی - (لندن ۱۲- اگست) آسٹریا نے مانٹی نگرو کی ناکہ بندی کر لی اور جرمن سفیر مانٹی نیگرو سے روانہ ہو گیا -

گولہ باری - (لندن ۱۲- اگست) مانٹی نیگرو کی لشکر کٹارو پر گولہ باری کر رہا ہے -

(لندن ۱۲- اگست) سرکاری صیغہ پریس مظہر ہے کہ چھبیس وین جرمن آرمی کور کے بہت بڑے حصہ کا جائے قیام معلوم ہو گیا ہے - ظاہر ہے کہ جرمن سپاہ کا بڑا حصہ لی اتبر اور لگزمبرگ کے مابین مجتمع ہے - جنگ کا مشرقی منظر اور سرحد جہاں تک جرمنی کا تعلق ہے نسبتاً کم سپاہ رکھتی ہے -

محاصرہ کی اتواب - (لندن ۱۳- اگست) بلجیئن اعلان سے منکشف ہوتا ہے کہ ۱۱- اگست کو مراجعت کرنے کے بعد جرمنوں نے کل سے پھر پیشقدمی کا سلسلہ شروع کیا ہے - بلجیئن لشکر نے لڑائی ہیلیٹ کے شمال مغربی کھلے میدان میں لڑا اور اپنی جگہ پر قایم رہا دس ہزار سپاہ نے اس میں حصہ لیا تھا - اب جرمنی شمال لی اتبر میں محاصرہ کی اتواب نصب کر دی گئی ہیں -

قلعوں پر گولہ باری - (۱۳- اگست) برسلز میں بیان کیا جاتا ہے کہ جرمنوں نے لی اتبر کے قلعوں پر گولہ باری شروع کر دی قلعے بھی اس کا خوب زور و شور سے جواب دے رہے ہیں - قلعہ کی آتش فشانی دریائے میوز کے عبور کرنے میں بہت بہت مارج ہوئی -

معرکہ آرائی - ایک جرمن ڈویژن رسالہ و پیدل بلجیئن سے معرکہ آرا ہوا

السک کی حالت (لندن ۱۳- اگست) پیرس میں السک کے ان بے شمار نقصانات کی اطلاعوں سے بالکل انکار کیا جاتا ہے - سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ فرانس ایک خاص قوت سے اپر السک پر قبضہ کئے ہوئے ہیں -

فرانسیسیوں کا السک سے صفایا

برلن میں سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ السک دشمن سے بالکل صاف ہو گیا ہے اور پندرہ سو فرانسیسی قید کئے گئے ہیں -

۱۴- اگست - فرانس کے وزیر جنگ کا بیان ہے کہ اب تک جو لڑائیاں ہوئی ہیں وہ محض سرحدی جھڑپیں ہیں - وہ بریگیڈ جو ملوسن کو جرمن جاسوسی کے انتظام کو درہم برہم کرنے کے لئے بھیجا گیا تھا - اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر واپس پہونچ گیا ہے - جرمن فوج کی چودھویں کارپس نے پندرہویں کے چند ڈویژن کے فرانس کی لائن مدافعت پر حملہ کیا - مگر ناکام رہے -

جنگ کے متعلق قیاسات - (لندن ۱۴ اگست) جبکہ جرمن بیڑہ کے بڑے حصہ کی نسبت یہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ جرمنی میں منتظر احکام ہے دوسری طرف برٹش بیڑہ باہر جنگ کے لئے آمادہ و تیار ہے - جرمنی کا یہ ارادہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر خشکی و تری میں ایک ہی دفعہ حملہ ہو - تو وہ پوری قوت سے ان کا مقابلہ کر سکے - خشکی پر بڑی لڑائی ایک ہفتہ سے زیادہ دنوں تک ملتوی نہیں کی جا سکتی -

بلجیئن اعلان - بلجیئن ہیڈ کوارٹر میں اعلان ہوا ہے کہ کل مطلق لڑائی نہیں ہوئی - گرداوری و دیکھ بھال کے دستہ کو دور تک دشمن کا سراغ نہ ملا - جس سے قیاس کیا جاتا ہے کہ جرمن دستے عطف عنان کر کے بڑی سپاہ سے جا شامل ہوئے -

بلجیئن کامیابی - (لندن ۱۴- اگست) سرکاری صیغہ پریس اعلان کرتا ہے - کہ بلجیم والوں نے جرمن رسالہ کو اسطرح مشرق کی سمت دھکیلا کہ اب ہیلیٹ اور میلیز کے مابین رسالہ مذکور کا کوئی نشان نہیں ملتا -

فرنچ سپاہ بلجیم پہونچ گئی (لندن ۱۴- اگست) بلجیم اخبارات لکھتے ہیں کہ فرنچ سپاہ اب بلجیم میں پہونچ گئی ہے اور تمام فوج پیشقدمی کے لئے تیار ہے -

متحدہ افواج کی نقل و حرکت - (لندن ۱۴- اگست) بلجیئن گورنمنٹ اعلان کرتی ہے کہ آیندہ بلجیئن و فرنچ افواج متحدہ کی نقل و حرکت کی کوئی خبر شائع نہ کی جائے گی -

(لندن ۱۵- اگست) فرنچ وزیر جنگ کا بیان ہے کہ فرنچ سپاہ بلجیئن علاقہ میں داخل ہو گئی ہے اور وہ پوری طاقت سے گیملوکس کی طرف بڑھ رہی ہے -

سرویہ پر آسٹریا کا حملہ - (لندن ۱۵- اگست) نش کی سرکاری مراسلت مظہر ہے کہ شب پنجشنبہ کو بہت سی آسٹروی سپاہ نے تمام سربی سرحد پر شب خون مارا مگر سخت لڑائی کے بعد پسپا ہو سا نوں کا بہت بڑا نقصان ہوا - تاہم دشمن دریائے سیوکو عبور کرنے میں کامیاب ہو گیا اور راس سے جنا شہر پر قبضہ کر لیا - سخت لڑائی کے بعد وہ دریائے ڈرنیہ کو بھی عبور کر گیا - سربی لشکر ایک بڑی لڑائی کے لئے فراہم ہو رہا ہے - جس کا آج شب احتمال ہے -

آسٹروی کی مزاحمت - (لندن ۱۵- اگست) آسٹرویوں نے بمقام لوڈ وئیز سے دریائے ڈرنیہ کو عبور کیا جہاں ان کی مزاحمت ہو رہی ہے -

آسٹرین لائڈ سٹیمر غرق ہو گیا - لندن ۱۴ اگست - آسٹرین لائڈ سٹیمر بیرن گاٹش بحر اطلانٹک میں غرق ہو گیا - ڈیڑھ سو آدمیوں کا پتہ نہیں ملتا - غرقابی کی وجہ معلوم نہیں ہوئی -

جرمن سٹیمر کی گرفتاری - (لندن ۱۴ اگست) سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ گورنمنٹ نیا سا لینڈ کا مسلح سٹیمر گونڈ واسن ناگہانی طور پر جھیل کے مشرقی ساحل پر جرمن سٹیمر دشمن کے سر پر جا پہونچا اور اسے گرفتار کر لیا - جرمن سٹیمر کے انجن اور توپیں اتار لی گئی ہیں کپتان انجنیر وغیرہ قید کر لئے گئے -

جرمن جہاز تباہ ہو گیا - (لندن ۱۵ اگست) ٹائمز میں ایک سپاہی کی ایک چٹھی شائع ہوئی ہے جس میں نینی کے قریب ایک فرانسیسی طباچی کے دو بمبوں سے ایک جرمن زیلپن کے حالات ہیں -

یونان اور ٹرکی - (لندن ۱۶- اگست) یونان نے ٹرکی سے اس کی فوجی تیاری کے متعلق کیفیت طلب کی ہے اگر جواب شافی نہ ملا تو وہ بھی فوجی تیاری کا حکم دے گا -

ٹرکی میں فوجی بھرتی - سندہ گزٹ کراچی کو خبر ملی ہے - کہ ٹرکی میں لوگوں کو لازمی فوجی خدمت پر مجبور کیا جا رہا ہے -

آسٹریا سے جنگ - شملہ کا ایک نامہ مظہر ہے کہ سابقہ شاہی اعلانوں میں جہاں کہیں جنگ کے متعلق جرمنی کا ذکر آیا ہے اس میں آسٹریا ہنگری کی سلطنت کا فقرہ اضافہ شدہ سمجھنا چاہیے -

بویریا کی فوج کو شکست - (۱۶- اگست) فرانسیسیوں نے حدود لورین پر اہر کورٹ اور سیرتی کے مقام پر بویریا کی آرمی کور کو شاندار شکستیں دی ہیں - دشمن بہت سے زخمی اور زندہ چھوڑ کر بھاگ گیا - فرانسیسی واسکس اور بالائی السیس میں سے بڑھے چلے جا رہے ہیں اور انہوں نے تھین پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے - فرانسیسی آلات پرواز نے مقام میز کے گرد اڑ کر ہیبتین شیڈوں پر بم گرائے اور گو جرمنی والوں نے ان پر دو سو گولیاں چلائیں لیکن وہ صحیح سلامت فرڈن میں جا پہونچے - ڈیپارٹمنٹ میں فرانسیسیوں نے جرمنوں کو باہر نکال دیا ہے

روس کی فوجی تیاری - روس کی فوجی تیاری غیر معمولی سرعت سے جاری ہے - اور ایک ہفتہ کے عرصہ میں اس کا ٹڈی دل جرمنی کی حدود کا رخ اختیار کرے گا - اس عرصہ میں اگر جرمنی فرانس کو شکست نہ دے سکا - تو اس کے لئے عجیب وقت کا سامان ہوگا کیونکہ پھر روس کو جرمنی میں داخل ہونے کا کھلا رستہ مل جائے گا -

آنیوالی عظیم الشان لڑائی - (۱۶ اگست) گورنمنٹ فرانس نے ایک اعلان کے رو سے لوگوں کو آنیوالی عظیم الشان لڑائی کے لئے تیار کیا ہے - چونکہ لاکھوں آدمی شریک جنگ ہیں اور میدان ۲۵۰ میل تک پھیلا ہوا ہے - اس لئے ہفتہ بھر یا زیادہ عرصہ تک کوئی خاص نتیجہ پیدا نہیں کیا جا سکتا - لوگوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ چپ چاپ ان واقعات کے منتظر رہیں -

(بعد کی خبر) ڈیلیٹ میں اعلان ہوا ہے - جرمن فوج ایریشاٹ کی طرف بڑھ رہی ہے - ہفتہ کے روز بینڈن اور ٹرلی مونٹ کے قریب ہلکی لڑائیاں ہوئیں اور میوز کے کنارہ پر فرانسیسیوں اور جرمنوں کے درمیان بھی یہ اس آنیوالی عظیم لڑائی کا پیش خیمہ ہے جس کے آثار حسب ذیل ہیں - جرمن فوج لی اتبر سے ملوسن تک پھیلی ہوئی ہے اور شمال میں غیر معمولی طور پر کثیر ہے ان کا ہراول دریا اور ہتھ کے ساتھ ساتھ اور پھر سرحد فرانس پر پھیلا ہوا ہے - جہاں سے لونگوی برٹی کے علاقہ میں سے ہو کر گذرا ہے اس فوج نے بڑے حصہ نے دریائے اورنہا اور میٹز اور سار برگ کے درمیان مورچہ بندی کر کے مستحکام کر لیا ہے - لورین میں فرانسیسیوں کا مقابلہ جرمن میمنہ لشکر سے ہو رہا ہے -

ٹرکی کے خلاف شکایت - ترک دردانیال میں نہایت خود مختارانہ طور پر کارروائی کر رہے ہیں اور اتفاق ثلاثہ (انگلستان - فرانس - روس) اور اٹلی کے جہازات کو عرصہ تک روکے رکھتے ہیں -

جہاز کی گرفتاری - (لندن ۱۵- اگست) آسٹرین لائڈ سٹیمر میریشاد الگزنڈریہ کے متصل گرفتار کر کے افسران بندرگاہ کے حوالے کیا گیا -

(لندن ۱۶- اگست) روسیوں نے آسٹرویوں کو کیسبا اور اس کے نواح کا علاقہ خالی کرنے پر مجبور کر دیا -

تجارتی راستون کی حفاظت

(لندن ۱۴ اگست) تجارتی راستون کے تحفظ کے بارہ مین سرکاری صیغہ پریس کا جو بیان قبل ازین شائع ہو چکا ہے وہ ان الفاظ پر ختم ہوتا ہے - صیغہ بحر صرف بحر شمالی کے بارہ کے تحفظ کا یقین نہیں دلا سکتا جہان جرمنون نے بے سروپا سرنگین بچھا رکہی ہیں اور جہان نہایت سخت بحری جنگ ہو رہی ہے -

تشریح - مندرجہ بالا پیغام کے پہلے فقرہ مین جس بیان کا حوالہ ہے اس مین یہ ظاہر کیا گیا تہا کہ جرمن کروزر گوبین اور بریسلا نے ڈارڈ نیلز مین پناہ لی ہے اور یہ کہ اس طرح تجارت کی حفاظت تقریبًا کامل طور پر یقینی ہو گئی ہے - البتہ صیغہ بحر انگلستان بحر شمالی کے مامون و مصئون ہونے کی ذمہ داری نہین کرتا -

جرمن دہمکی - (لندن ۱۴ - اگست) جرمن کیلیز مین داخل ہو گیا ہے انہون نے مزید مزاحمت کی صورت مین روسی آبادی کا قلع قمع کر دینے کی دہمکی دی ہے -

روسی کامیابی (لندن ۱۴ - اگست) روسی آسٹریون کو سخت نقصان پہونچا کر خارج کرنیکے بعد قبضہ سرکل (دا قع گلیشیہ) پر قابض ہو گئے ہین روسیون نے دریائے بگ کے دوسرے کنارہ تک تعاقب کیا اور پلوں اور نیز ایک محراب دار پل کو توڑ ڈالا -

بلغاریہ کی بے تعلقی - بلغاریہ نے روس کو یقین دلایا ہے کہ وہ انتہا درجہ کی بے تعلقی برقرار رکھے گا -

جرمنی و آسٹروی جہازون کی گرفتاری

(لندن ۱۴ - اگست) ۴۳ - جرمن اور ۱۲ - آسٹرین سٹیمر روسی بندرگاہون مین گرفتار کئے گئے ہین

جاپان میں جرمن - جرمن باشندے ٹوکیو و یوکوہاما مین بنا بر روانگی فراہم ہو گئے ہین کیونکہ انہیں جاپان و جرمنی کے مابین جنگ چہڑ جانے کا احتمال ہے -

لی ایز کے قلعے محفوظ ہیں - (لندن ۱۳ اگست) لی ایز کے قلعون کو کوئی گزند نہین پہونچا - کل کی لڑائی جنگ ہلین سے موسوم کی جائے گی دن بہر لڑائی ہوتی رہی شام کو بلجئین لشکر نے ہلین اور ڈیلک کے مابین میدان صاف کر دیا - تمام علاقہ کشتون اٹا پڑا ہے - بلجئم سپاہ پیارکے ایک حصہ کے قدم اکہڑتے نظر آئے - مگر فورًا کمک بہیجدی گئی

حملہ کی کیفیت - (۱۳ - اگست) جرمن سپاہ نے ہیلن کے سامنے بلجئین مورچون پر حملہ کیا - جرمن توپخانہ نے بلجئین سپاہیون کو شہر مین پناہ گزین ہونے پر مجبور کیا - بلجئین لشکر کمک کے پہونچ جانے سے جرمنون پر باوصف ان کی تعداد کی زیادتی کے فتح حاصل ہوئی - شہر کا بہت نقصان ہوا ہے -

فتح کی تصدیق (لندن ۱۵ - اگست) بلجئم کی سرکاری مراسلت جنگ ہیلن مین بلجئین فتح و نصرت کی تصدیق کرتی ہے جسقدر جرمن سپاہیون نے اس لڑائی مین حصہ لیا ان مین سے ۳/۲ کام آگئے - کچھ جلد چلنے والی توپین بہی جو موٹر کارون پر نصب نہیں بلجیم کے ہاتہ آئین -

من موہنی

شوقین مزاج توجہ فرمائیں تکلف جوانی کا اٹہائیں یہ وہ شے ہے جس کی تلاش میں بڈہے اور جوان رات دن لگے رہتے ہین اس کی ایک ایک گولی جواہرات سے بڑھکر ہے - چند روز کے استعمال سے بدن کو فولاد بنا دیتی ہے آدمی کیسا ہی نحیف سست اور کمزور کیون نہ ہو ایک گولی دودہ کے ہمراہ کہانے سے آدھ گھنٹہ بعد وہ طاقت پیدا ہوتی ہے کہ بڈہے جوان کو مات کر دین - ایک بکس ایک آدمی کو ۲۴ مرتبہ اور ۴۸ آدمی ایک مرتبہ کافی ہے فائدہ نہ ہو تو دام دو نے دینے کی شرط ہے - اس خوبی پر فی بکس ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ) تین بکس ایک ساتہ لینے سے (للعہ)

گورے اور خوبصورت ہونیکی دوا - یہ دوا ولایتی خوبصورتوں کی روح ہے اسکو ولایت کے ڈاکٹر نے بناکر ابہی ابہی بہیجا ہے سات دن چہرہ اور بدن پر ملکر ملنے سے سیاہ رنگت بہی گلاب کے پہول کی مانند سرخ اور سفید ململ کی مانند ملایم ہو جاتی ہے - سیتا ماتا کے داغ جہائیں جہیب جہریان مہاسے وغیرہ سے جو چہرہ خوردہ اور بے رونق ہو جاتا ہے اون کو مٹا کر ایسی خوبصورتی آجاتی ہے کہ چہرہ چاند کی مانند چمکنے لگتا ہے تعریف یہ ہے کہ رنگت اور خوبصورتی اس سے پیدا ہوتی ہے - ہمیشہ قایم رہتی ہے - یہ وہ پوڈر نہین ہے جیسے بازاری عورتین لگا کر گہڑی دو گہڑی چہرہ سفید کر لیتی ہیں - قیمت فی بوتل ۸/ تین بوتل ایک ساتہ لینے سے محصول معاف - المشتہر

رمیش چندر اینڈ کو سوامی گہاٹ متھرا

شربت مقوی اعضاء

[illegible]

اس شربت کے استعمال سے وہ اعضاء قوی ہو جاتے ہیں جنکی کمی سے مردانہ [illegible] [illegible]

طلائے نادر

جب لڑکا اپنی بیوقوفی سے بگاڑ بیٹہے ہو تو اسے آزمائیے - قیمت فی تولہ [illegible]

حب دافع جریان و احتلام

ان گولیوں سے جریان کمزوری - درد کمر - سرعت - نسیان وغیرہ دور - قیمت ۲ ہفتہ ایک روپیہ (عہ)

حب دافع سیلان الرحم

[illegible] - ۲ ہفتہ دو روپیہ [illegible]

دوائی مدر ایام ماہواری

اس سے عورات کو مقررہ ایام باقاعدہ [illegible] قیمت دو ہفتہ دو روپے (عہ)

حب دائمی قبض

[illegible] قبض دور ہو جاتی ہے - [illegible]

سنون مستحکم دندان

[illegible] دانت مضبوط - [illegible] ۴ تولہ [illegible]

روغن اعجاز

[illegible] قیمت ۲ تولہ (عہ)

سر کا خوشبودار تیل

[illegible]

سرمہ میر اکرامانی

[illegible]

تریاق السعال

[illegible]

حب ذیابطیس

[illegible]

حب طحال

[illegible]

المشتہر حکیم ڈاکٹر حاجی غلام نبی زبدۃ الحکما [illegible] لاہور

ٹرکی ٹوپیاں

[illegible]

ہمارے یہان خاص قسطنطنیہ اور مصر کے اسلامی کارخانون کی ساختہ ٹرکی ٹوپیان (جو ہماری قومی سیادت کا تاج ملکی تفوق کا سہرا ہین) ہر قسم اور ہر سائز کی موجود ہیں - امید ہے کہ برادران اسلام (بجائے ممالک غیر کی ٹوپیون کے) اسلامی ساخت کی ٹوپیان زیب سر فرماکر ہم خرما و ہم ثواب کے مصداق بنیں گے نیز ہر قسم کی دیسی اور ولایتی ٹرکی ٹوپیان وغیرہ نہایت عمدہ اور نہایت ارزان موجود ہیں -)

ملنے کا پتہ

سلیم برادرس نیا چوک کانپور

شربت مفرح دافع الوباء

یہ شربت عمدہ قسم کے شیرین پانی میں ملاکر استعمال کیا جاتا ہے - اس شربت سے طاعون زدہ کی گرمی فورًا رفع ہو جاتی ہے اور گرمی خشکی کو مین یا کسی کشتہ سے ہو جاتی ہے - اوس کا قلع قمع ہو جاتا ہے اور دودہ گہی یا کسی کی ضرورت نہیں رہتی - حلق سے اترتے ہی آنکہ کہل جاتی ہے - یہ شربت جس مریض کو مل گیا وہ چشم زدن میں اچھا ہو گیا علاوہ ازین یہ شربت جملہ بخار آتش فشا دخون بواسیر - تبخیر - مالیخولیا خفقان قلب - تپ محرقہ میں نہایت مفید ثابت ہوا مرض قلبی کو بمنزلہ اکسیر ہے - صغیر سن اطفال جو گرمی میں بہڑک جاتے ہیں اون کے لئے ایسا مسکن ہے کہ پہر دوائی ضرورت نہیں رہتی اور بچون کو راحت سے نیند آجاتی ہے اور خارش تر و خشک میں فائدہ رسان ہے -

بکثرت تیار رہتا ہے - باین ہمہ فی بوتل (عہ) خورد شیشی چار اونس ۶/ دو اونس ۳/ ایک اونس ۱/

ملنے کا پتہ

حکیم محمد حسن رضا سیوہارہ بجنور

روگ کا گھر کھانسی اور مہاراجہ صاحب کا شکریہ

نمبر ۵۰

جناب مہاراجہ صاحب نیو ڈیوڑی - بولا نگر ضلع سنبل پور سے تحریر فرماتے ہیں -

آپ کے روانہ کردہ کھانسی کی دوا کے لئے مین مشکور ہون اس دوا سے میری کہانسی بالکل دفع ہو گئی مجھے رات خوراک سے زائد پینے کی نوبت ہی نہین آئی - کہانسی مجھے بہت دنون سے تکلیف دے رہی تہی اسوجہ سے دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہون - بلغم کے دفع کرنے اور کہانسی کے دور کرنے کے لئے یہ ایک ہی دوا ثابت ہوئی -

قیمت

شیشی کلان ۱/ شیشی خورد ۸/

محصول ڈاک شیشی کلان ۶/ شیشی خورد ۵/

ادویات ہر ایک جگہ دوکانداروں سے اور ہمارے ایجنٹون سے ملے گی ورنہ کارخانہ سے طلب فرمائے - **پتہ**

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

ایجنٹ کنور بہادر گپت بجنور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلۂ حج

(۱)

ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب نائب قنصل جدہ کی رپورٹ پر ہم کسی گذشتہ اشاعت میں بحث کرچکے ہیں اسی رپورٹ پر ہمارے معزز دوست مسٹر شوکت علی سکرٹری انجمن خدام کعبہ نے ایک مفصل مضمون لکھا ہے جس میں ڈاکٹر عبدالرحمٰن کے تجربات و خیالات پر ایک تنقیدی نظر ڈالی گئی ہے اور تجاویز پیش کی ہیں کہ سفر حج کو گورنمنٹ کی مداخلت سے محفوظ رکھنے کے لئے ایک کمیٹی بنائی جائے جو عازمان حجاز کی دشواریوں کے انحلال کا انتظام کرے۔

ہمارا ارادہ تھا کہ ہم مسٹر شوکت علی کا مضمون اپنے کالموں میں درج کرکے مسئلہ حج پر ایک تفصیلی نظر ڈالیں اور موجودہ حالات و واقعات کو پیش نظر رکھکر اپنی رائے ظاہر کریں کہ جولائی کے آخری ہفتہ میں ہمارے پاس بمبئی سے ایک دعوت آئی کہ ہم ۹۔ اگست ۱۹۱۴ء کے جلسہ انجمن ضیاءالاسلام میں شریک ہوکر "آل انڈیا مسلم ٹرسٹ بغرض امداد حجاج" پر غور کریں۔

اس دعوت کے ساتھ ہی ایک پمفلٹ بھی تھا جس میں ایم جیون جی صاحب کی اسکیم و تجاویز درج تھیں اور جن کو انجمن ضیاءالاسلام نے منظور کرنے کے بعد فیصلہ کیا تھا کہ ان تجاویز کی نقل تمام مسلم انسٹیٹیوشنوں۔ انجمنوں اور لیڈروں کے پاس بھیجی جائے نیز گورنمنٹ کی خدمت میں بھی تاکہ مسلمان اسپر کامل غور کریں اور گورنمنٹ اس میں مسلمانوں کی مدد کرے۔

ہمیں افسوس ہے کہ ۹۔ اگست ۱۹۱۴ء کے جلسہ میں ہم شرکت نہ کرسکے۔ کیونکہ اوسوقت ہمارے لئے بمبئی کا سفر نہ صرف دشوار بلکہ ناممکن ہی تھا اس لئے اس اشاعت سے ہم اس مسئلہ پر تفصیلی نظر ڈالتے ہیں اور اس معاملہ میں ذاتی رائے ظاہر کئے دیتے ہیں لیکن قبل اسکے کہ ہم تفصیل سے اس مسئلہ پر بحث کریں مناسب سمجھتے ہیں کہ مسٹر شوکت علی کا مضمون اور ایم جیون جی کی اسکیم کا ترجمہ ہدیہ ناظرین کردیں تاکہ ادن کے مطالعہ کے بعد ہماری رائے دلچسپی سے مطالعہ کی جاسکے۔

مسٹر شوکت علی "مسئلہ حج اور گورنمنٹ کی تجویز" کے عنوان سے رقمطراز ہیں۔

جب سے ڈاکٹر عبدالرحمٰن وائس قونصل جدہ نے اپنی رپورٹ شائع کی ہے اسوقت سے تمام ملک میں اس مسئلہ حج پر بحث شروع ہوگئی تھ جبکہ میں دہلی سے انجمن خدام کعبہ کی طرف سے بمبئی میں حاجیوں کو تمام امکانی مدد دینے کی غرض سے آرہا تھا۔ تو مجھ سے نہ صرف ہماری انجمن کے ان ممبروں ہی نے جنھیں قدرتی طور پر اس بات کی تمنا تھی کہ سیکڑوں ہزاروں غریب اور امیر مسلمان اس محترم فریضۂ حج کو ادا کریں۔ بلکہ اور دوسرے لوگوں نے بھی درخواست کی کہ میں ڈاکٹر عبدالرحمان کے بیانات کی تحقیقات کروں۔ کیونکہ اس قسم کی کوئی اطلاع ان لوگوں نے نہیں دی تھی جو خود سال گذشتہ حج کے لئے گئے تھے۔ میں نے نہایت ہی بے تعصبی کے ساتھ اصل واقعہ کو معلوم کرنے کے واحد مقصد سے انسپکٹران مہاز کے مالکوں حاجیوں کے دلالوں۔ دلالوں کے گرداں معلمین مکہ شریف اور جدہ کے باشندوں اور بہت سے ایسے حاجیوں سے جن کو حج کے متعلق بہت کافی معلومات ہے۔ ملاقاتیں کیں جو کچھ معلومات میں حاصل کرسکا میں اوسی کو بیباک کی اطلاع کے لئے بغیر کسی حیلہ یا حاشیہ کے پیش کرتا ہوں کیونکہ میری ذاتی رائے میں مسلمان معاملہ کو سیدھا کرلے اور سلجھانے کے لئے سچ سے زیادہ اور کچھ نہیں چاہتے۔

بہت سے غیر سرکاری اصحاب جن سے میں ملا وائس قونصل کے متعلق سخت الفاظ استعمال کرتے ہیں اور بعض ایسی باتیں بھی کہتے ہیں جو اصل مسئلہ سے کوئی تعلق نہیں رکھتیں اور اس لئے میں ان کو نظرانداز کرتا ہوں یہ لوگ ان پر بہت سے الزامات لگاتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ وہ واقعات کو مبالغہ کے ساتھ پیش کرتے ہیں تاکہ ہندوستانی مسلمانوں کی حج کو جانے کی ہمت توڑی جائے اور وہ ترکی گورنمنٹ کی طرف سے لوگوں کے دلوں میں بدگمانیاں پیدا کرتے ہیں اس کے علاوہ واقعات پر حاشیہ چڑھا کر اس طرح پیش کرتے ہیں کہ ایک معمولی آدمی جسکو اصل واقعات کا علم نہیں ہے وہ یہ سمجھے کہ یہ سب کچھ قصور ترکی حکومت ہی کا ہے جبکہ در اصل حقیقت واقعہ یوں نہیں ہے مثال کے طور پر کامران کے قرنطینہ متعلق جو کچھ کہا گیا ہے اسکو لیجئے۔ اگر ترکوں کو اس معاملہ میں پورے اختیارات حاصل ہوتے تو انہوں نے اس کا کبھی کا خاتمہ کردیا ہوتا۔ مگر موجودہ حالت میں وہ بالکل بے اختیار ہیں یہ قرنطینہ حفظان صحت کی ایک بین الاقوامی کمیٹی کے حکم کے مطابق قایم کیا گیا تھا۔ جس میں ہر حکومت کے قایم مقام شریک تھے اور جسکے احکام کا اتباع ترکی گورنمنٹ کو بغیر کچھ کئے کرنا لازمی تھا میں نے خود حجاج کو ڈاکٹروں اور دیگر افسران کے جو یونانی اور زیادہ تر غیر مسلم ہیں طرز عمل کی شکایت کرتے سنا ہے۔ عام حاجی اسباب کو سمجھنے سے قاصر ہیں کہ کیوں ترکی گورنمنٹ اس نازک کام کو انجام دینے کے لئے مسلمان آدمیوں کی خدمات حاصل کرنے سے معذور ہے وہ بیشک ترکوں کو بھلا برا کہتے ہوں گے مگر ادن کو کیا معلوم کہ ترکوں کو بین الاقوامی کمیٹی کے احکامات پر عمل کرنا پڑتا ہے اور اس میں ان کی کوئی آواز نہیں ہے۔

وائس قونصل کی رپورٹ سے ایک معمولی آدمی کے دماغ میں یہ خیال جمیگا کہ بیچارے حاجیوں پر باوجودیکہ وہ ہیضہ اور اسی قسم کے امراض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ کامران میں ظلم توڑے جاتے ہیں اور کامران ترکی حکومت میں ہے جو نتیجہ اس سے مترتب ہوتا ہے وہ ظاہر ہے۔

دوسری مثال لیجئے۔ حامرہ کے سیلاب میں جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے۔ بیشک آدمی بہ جاتے ہیں مگر نہ کہ اتنے جتنے وائس قونصل نے بیان کئے ہیں کہ ۴۰ کے قریب آدمی ڈوب گئے تھے اس قسم کا کوئی واقعہ اس ملک میں صدیوں سے تو ہوا نہیں بیشک طاعون۔ ہیضہ اور سیلاب خدا کی طرف کے امراض ہیں اور انپر سلطنت خواہ کتنی ہی طاقتور کیوں نہو کبھی قدرت نہیں رکھ سکتی۔

حج کے زمانہ میں مکہ شریف میں ۵ لاکھ کے قریب حاجی ہوتے ہیں وہ لوگ جنہوں نے ہندوستان میں مذہبی ہجوم دیکھے ہیں اس بات کا تخمینی اندازہ کرسکتے ہیں کہ باوجود قابل افسران کی موجودگی اور انتظامات کے کافی ذرائع کے اسوقت بہ کسر قدر مشکل بلکہ ناممکن ہوتا کہ حفظان صحت کے کافی انتظامات کئے جاسکیں۔ میں بنارس میں سرکاری افسر کے طور پر تین برس رہا ہوں۔ ماگھ کے میلے کے زمانہ میں الہ آباد گیا ہوں۔ عرسوں کے زمانہ میں میں نے پیران کلیر اور اجمیر میں بھی قیام کیا ہے کاش کہ ڈاکٹر عبدالرحمٰن میرے ساتھ ان مواقع پر حفظان صحت کے متعلق رپورٹ کرنیکے لئے موجود ہوتے۔ ابھی کل پانچ ہفتے گذرے ہیں کہ اجمیر میں درگاہ شریف کے گرد و نواح کی حفظان صحت کی حالت ایسی تھی کہ ہر آدمی کے بیمار ہونے کا احتمال ہوسکتا تھا۔ پانی شوربہ کی طرح گاڑھا تھا۔ مگر کسی آدمی نے شکایت نہیں کی کیونکہ ایسے موقع پر اور ایسے مجمع میں جسمیں کثرت سے غربا شریک ہوتے ہیں حفظ صحت کا انتظام نہیں ہوسکتا۔ بردوان اور حیدرآباد میں کیونکر سخت سیلاب آیا تھا اور ہندو مسلمانوں کے دوسرے میلوں مثلاً الہ آباد کے ماگھ میلے میں۔ بنارس۔ ہردوار۔ اجمیر۔ پاک پٹن اور پیران کلیر وغیرہ مقامات میں ہیضہ ہوا تھا۔ سمندر میں ٹیٹانک اور امپرس آف آیرلینڈ جیسے جہازات تباہ ہوئے اور ریلوے میں تصادم ہوئے جیسے کہ غازی آباد کے قریب ہوا اور ان سب کا نتیجہ یہی تھا کہ انسانوں کی جانوں کی سخت تباہی ہوئی۔ اسی لئے حیدرآباد اور بردوان کی طرف کا رخ نہیں کرنا چاہئے۔ بنارس الہ آباد۔ اجمیر وغیرہ کے میلوں کو بند کرنا چاہئے اور کسی آدمی کو سمندر یا خشکی کے راستہ سے سفر نہیں کرنا چاہئے آخر حسب ذیل الفاظ کا مطلب کیا ہے؟۔

"اگر ہندوستانی مسلمان عرب آنے کا ارادہ کریں تو ان کو اپنے مذہبی فرائض ادا کرنے کے علاوہ تمام تکلیفات اور صعوبتیں یہاں تک کہ موت تک کے لئے تیار ہوکر آنا چاہئے"۔

مذکورہ بالا طرز کی تنبیہ سے سوائے لکھنے والے کے اندرونی خیالات اور جذبات کے اظہار کے اور کوئی دوسری بات ظاہر نہیں ہوتی۔ مسلمان اس بات کی شکایت کرتے ہیں کہ ہم بچے نہیں ہیں اور عرب کے حالات سے ہرگز ناواقف نہیں ہیں مسلمان سفر کی صعوبتوں سے بخوبی واقف ہیں اور خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ عرب جیسے ریگستانی اور غیرآباد ملک میں سفر کرنا کچھ ہنسی کھیل نہیں ہے۔ بہت سے تعلیم یافتہ مسلمانوں کا جن سے میں نے اس معاملہ کے متعلق گفتگو کی ارادہ ہے کہ وہ آیندہ سال حج کرنے جائیں اور ان کا یہ جانا تنبیہ کے لئے نہ ہوگا بلکہ آسانیاں بہم پہونچانے اور مشکلات کو حل کرنے کی غرض سے ہوگا۔ دنیا کے ہر گوشہ کے مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ حجاز کی حالت کو درست کرنے کے لئے اپنی تمام کوششیں صرف کریں اور متعینہ ترکی افسروں کو اس معاملہ میں کافی مدد دیں جن کی پریشانی کے لئے اپنی ذاتی تکلیفات بہت کافی ہیں۔ میں خیال کرتا ہوں کہ آیندہ سال بہت سے سربرآوردہ مسلمان اس ارادہ سے حج کرنے جائیں گے کہ وہ خود واقعات کو دیکھیں اور اصلاح کی اسکیم پر غور کریں پانی کے غیر محفوظ ذخائر کے متعلق جو جو خرابیاں ہوجاتی ہیں وائس قونصل کا کہنا بجا ہے۔ ہماری انجمن کا ارادہ ہے کہ اس کی رپورٹ کرنے کے لئے ایک مسلمان انجنیر بھیجے۔ نہر زبیدہ ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کافی پانی دے سکتی ہے۔ بشرطیکہ اس زمانہ میں جب کہ حج کا وقت نہو اس کو کافی طور سے محفوظ کرلیا جائے۔ چند پانی کے ذخائر مہیا کرنے کی ضرورت ہے۔ پانی صاف ہونے کے بعد پشتیوں یا نالوں کے ذریعہ سے تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ لازمی واپسی ٹکٹ کے اجارے کے متعلق تمام قوم نے علی اور مشترک طور پر اسکے خلاف فیصلہ کیا ہے۔

اگر کوئی آدمی غور سے دیکھے تو اسکو معلوم ہوگا کہ ۴۰ برس قبل اس کام کا بیشتر حصہ ایک مسلمان کے ہاتھ میں تھا اور اسوقت "مسئلہ حج" کا وجود بھی نہ تھا یہ مسئلہ اوس روز سے نمایاں ہوا جب سے وہ "بمبئی اسٹیم نیویگیشن کمپنی" جسکے مالک شیرازی خاندان امین التجار تھے انہوں نے ٹرنر مارسین کمپنی کے ہاتھ اپنی کمپنی کو فروخت کیا۔ میں ٹرنر مارسین کے متعلق بہت زیادہ صفائی سے کام لوں گا۔ یہ لوگ اس ملک میں تجارت کرنے کی غرض سے آتے ہیں اور اس طرح وہ جتنا زیادہ نفع ممکن ہو اٹھانا چاہتے ہیں

اخبار مدینہ بجنور | جلد ۴ | نمبر ۳۴ | ۵ | ۹ شوال المکرم ۱۳۳۲ھ | مطابق | یکم ستمبر ۱۹۱۴ء

محاربات یورپ

لوکل گورنمنٹ نے مطلع فرمایا تہا کہ اخبارات کے لئے سرکاری طور پر جنگ کی خبریں بہیجی جایا کرینگی چنانچہ ۲۶ اگست ۱۹۱۴ء سے گورنمنٹ نے یہ سلسلہ شروع کردیا ہے جو مذکورہ بالا عنوان سے درج کیا جاتا ہے۔ یہ سلسلہ اس لحاظ سے نہایت مفید اور قابلقدر ہے کہ اس میں مقامات کی تشریح اور واقعات جامع ہونگے۔ ہم گورنمنٹ ہند کے مشکور ہیں کہ اوس نے باہم انتظام سے اخبارات اور پبلک کیلئے ایک بہترین سلسلہ قایم کرکے جنگ کے صحیح حالات سے آگاہی کا موقع دیا ہے امید ہے کہ ناظرین مدینہ اس سلسلہ سے جنگ کے صحیح اور مسلسل واقعات پڑہ سکینگے (ایڈیٹر)

(۱)

یورپ کی فوجی حالت

یورپ کی نسبت چند سالون سے یہ بیان کیا جارہا ہے کہ وہ ہتہیار بندون کا ایک میدان ہے یورپ میں خاص سلطنتیں برطانیہ اعظم فرانس روس جرمنی آسٹریا و اٹلی ہیں۔ برطانیہ اعظم بوجہ مملکت جزائر فوج کی آراستگی میں اپنے کو اوس سر گرم مقابلہ سے علیحدہ رکہہ سکا ہے جس کی وجہ سے براعظم کے قریب قریب کل سلطنتون کو اپنے سب سے اچھے نوجوانون کو اور اپنی قومی آمدنی زیادہ تر صرف کرنی پڑی ہے۔

جرمنی نے ابتدا اس فوجی ساز و سامان کے دوڑ کی چال ڈالی ہے دوسری طاقتون کو مجبور کیا ہے۔ فرانس اس کا حریف اور خاندانی دشمن چند سالون سے رہا ہے۔ ۱۸۷۰ء میں ان دونوں ملکون میں ایک جنگ ہوئی جسمیں جرمنی کو فتح ہوئی اور اوس نے میدان جنگ میں فرانس والون پر بہت زیادہ فوقیت دکہلائی۔

سلطنتون کا دو جماعت میں تقسیم ہونا

حال ہی بڑی سلطنتون نے دو جماعت قایم کرلی ہیں یعنی جرمنی آسٹریا۔ اور اٹلی ایک طرف بمقابلہ فرانس۔ روس اور برطانیہ اعظم۔ جرمنی کی مستقل فوج یورپ میں سب سے زیادہ جری اور طاقتور ہے اور اوس کی تعداد ۰۰۰۰ ۲۲۵ ہے اور آسٹریا کی فوج قریب ۰۰۰۰۰ ۱ کے نیز اٹلی کی بہی قریب دس لاکہ کے ہے۔

انکی فوجی طاقت

حریف جماعت میں سے فرانس کی مستقل فوج ۵۵۰۰۰۰ ہے۔ روس کی ۱۲۰۰۰۰۰۔ برطانیہ اعظم کی مستقل فوج تخمیناً قریب ۲۵۰۰۰۰ کے ہے۔ لیکن اوس کے پاس نہایت ہی طاقتور جنگی جہازون کا بیڑا ہے جسکا استحکام اس قدر قایم رکہا گیا ہے کہ کسی دوسری دو قومون کے بیڑون کو شکست دے سکے۔

ان ہندسون کے علاوہ جن سے مستقل فوجون کی تعداد ظاہر ہوتی ہے یورپ کی کل بڑی طاقتون کے پاس بڑی تعداد رزرو فوج کی ہے جو جنگ کے وقت میں طلب کی جاسکتی ہے اور جس کی تعداد کئی کروڑ کی ہوجاتی ہے۔

چند سالون سے جرمنی میں جنگی جوش شدت سے کے ساتہ موجزن رہا ہے۔ جرمنی بذات خود نیز بذریعہ اپنے دمساز آسٹریا کے ہمیشہ چہیڑ چہاڑ میں پیش قدمی کرتا رہا ہے ۱۹۰۸ء میں آسٹریا نے جرمنی کی مدد سے روس کی جنگی حالت کی بے سرو سامانی سے اس طرح فائدہ اوٹہایا کہ ممالک بوسینیا و ہرزی گوونیا کو باضابطہ طور سے اپنے ملک میں شامل کرلیا حالانکہ یہ کام برلن کے عہدنامہ کے بالکل خلاف تہا۔

بنائے جنگ

خاص واقعہ جس سے کہ اس جنگ میں عجلت ہوئی وہ یہ ہے کہ ۲۸ جون ۱۹۱۴ء کو شہنشاہ آسٹریا کا ولیعہد بوسنیا میں قتل کیا گیا۔ آسٹریا کی گورنمنٹ نے یہ بیان کیا کہ اس قتل کی سازش سرویا کے باشندون نے اپنے ہی ملک میں کی تہی اور ۲۴ جولائی کو آسٹریا نے سرویا کے پاس ایک الٹیمیٹم (آخری شرائط) بہیجا۔ جو اس قسم کی نہیں کہ جن کو کوئی خود مختار سلطنت قبول نہیں کرسکتی تہی۔ قبل روانگی سرویہ اس الٹی میٹم کو آسٹریا نے جرمنی کے پاس بہیجا اور شہنشاہ جرمن نے اسکو پسند کیا۔ سرویا کے لئے یہ شرائط نہایت ہی باعث ذلت تہین۔ لیکن سرویہ نے اس اندیشہ سے کہ جنگ بلقان کے بعد بہت جلد اوسکو ایک اور جنگ میں مبتلا نہ ہونا پڑے بلا کسی قید کے منجملہ ۱۳ کے ۱۱ شرائط منظور کرلین

آسٹریا کا بیجا حملہ سرویا پر

آسٹریا کی نیت صلح کی نہ تہی اور اوسنے ۲۸ جولائی کو سرویا پر اعلان جنگ کرہی دیا۔ نقشہ کے دیکہنے سے معلوم ہوگا کہ سرویا کسقدر چہوٹا ملک ہے اور یہ بات صاف ظاہر ہے کہ آسٹریا کا یہ ارادہ تہا کہ سرویا کو پامال کرکے اوسکو اپنے ملک میں ملا لے جیسا کہ وہ ۶ برس پہلے اس کے قریب کی ریاستین بوسینیا و ہرزی گوینا کو اپنے زیر حکومت لائی تہی چونکہ روس اور سرویہ ہم قوم ہیں لہذا روس نے سرویہ کی طرفداری کی اور جنگ کے رفع کرنے کی کوشش کی۔

سلطنتوں کا فریق بننا

اسی اثنا میں جرمنی نے اپنی فوج فرانس کی سرحد پر جمع کرنی شروع کی۔ انگلستان نے حتی الامکان کوشش کی کہ عام جنگ ہونے نہ پائے۔ لیکن اس مقصد میں اوسکو کامیابی نہیں ہوئی۔ جرمنی اور آسٹریا نے فرانس روس اور سرویہ کے خلاف جنگ کا اعلان کیا۔

اٹلی نے جو جرمنی کا دوسرا رفیق ہے جرمنی کا ساتہ جنگ میں شریک ہونے سے اس بنا پر انکار کردیا کہ آسٹریا کی کارروائی خلاف انصاف ہے اور یہ کہ اس لڑائی کے لئے کوئی صحیح اور معقول عذر نہیں ہے۔

انگلستان نے کیوں جنگ کا اعلان کیا

جونہی کہ جرمنی نے جنگ کا اعلان کیا یہ ظاہر ہوگیا کہ اوس کا یہ ارادہ تہا کہ صلح پسند سلطنت بلجیم کی جنگ میں بے تعلقی قایم نہ رہنے دے کیونکہ اوسکے ملک میں ہوکر جرمنی کو فرانس میں داخل ہونیکے لئے زیادہ آسانی تہی بہ نسبت اوس راستہ کے جو جرمنی اور فرانس کی سرحد پر ہے اور جسپر مضبوط قلعے بنے ہیں۔ حسب معاہدہ جرمنی کے لئے لازم تہا کہ بلجیم میں داخل نہ ہو اور انگلستان پر بہی یہ لازم تہا کہ ایسے حملہ کے وقت بلجیم کی حفاظت کرے۔ انگلستان نے جرمنی کی خلاف ورزی پر اعتراض کیا مگر بے فائدہ۔ جرمنی نے بلجیم پر حملہ کرنے میں اصرار کیا اور انگلستان کو مجبوراً ۵ اگست کو جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کرنا پڑا۔ پہلے ہفتہ کے اندر لڑائی کس طرح بڑہتی رہی اس کا حال یورپ کا نقشہ دیکہنے سے اچہی طرح سمجہ میں آسکتا ہے۔

سرویا اور آسٹریا

سرویا جو آسٹریا کے جنوب میں ہے آسٹریا کے ملک سے اوتر میں دریائے ڈینیوب سے اور پچہم میں دریائے ڈرینہ کے ذریعہ سے علیحدہ ہے پہلی گولی لڑائی کی سرویا ہی میں چلی تہی اور سرویا ہی میں پہلی بڑی لڑائی ہوئی ہے۔ آسٹریا والے یہ اقرار کرتے ہیں کہ اون کو شکست ہوئی ہے اور عارضی طور سے سرویہ والون کے خلاف کارروائی کرنا ترک کردیا ہے۔

آسٹریا اور روس کی سرحد

آسٹریا کی مشرقی سرحد روس سے ملی ہوئی ہے اور روس کی فوج نے اس طرف آسٹریا پر کچہہ حملے کئے ہیں۔ کوئی بہاری لڑائی نہیں ہوئی۔ لیکن چہوٹی چہوٹی لڑائیان سرحد پر ہوئی ہیں۔ جن میں روسیوں کو فتح ہوئی ہے۔

جرمنی کی مشرقی سرحد پر لڑائیان

جرمنی کی کل مشرقی سرحد کی طرف سے روس حملہ کرسکتا ہے اور بہت بڑی روسی فوج شمال و مشرق کی سرحد کی جانب سے جرمنی میں داخل ہوئی ہے۔ بمقام کمبین اور اسکے گرد نواح میں لڑائیاں ہوئین جن میں روسیون نے جرمن والون کو بہگا دیا اور اون کی بہت سی توپیں چہین لین۔ اور جرمنی کی فوج کے آدمی مار ڈالے روسیون نے شہر کمبین پر قبضہ کرلیا۔ اور بڑے ریلوے جنکشن انستربرگ کو بہی لے لیا ہے روسیون نے ملک جرمنی میں اچہی طرح قدم جمالیا ہے اور یہ امید کی جاسکتی ہے کہ اون کی فوج ملک پرشیا کے اندر مستعدی سے داخل ہوگی۔ جرمنی اور روس کی جنوبی سرحد کی لڑائیون کی خبر کم ملی ہے لیکن روس غالباً یہ توقع رکہتا ہے کہ جرمنی اور آسٹریا میں جو پول باشندے ہیں جرمنی اور آسٹریا سے منحرف ہوجائینگے۔

پولینڈ

پولینڈ بڑا ملک ہے جو کسی زمانہ میں سرسبز اور خود مختار تہا اوس کے برے دن آگئے اور وہ روس اور جرمنی اور آسٹریا میں تقسیم ہوگیا سب سے بڑا قطعہ روس کے حصہ میں آیا۔ روس نے لڑائی کا اعلان ہونے کے بعد روسی پولینڈ کے باشندون کو اور نیز آسٹریا و جرمنی کے پولینڈ کے باشندون کو روسی سلطنت کے اندر سلف گورنمنٹ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ پول کے باشندے بہادر اور محب وطن ہیں اور روس کی گورنمنٹ کی اس مہربانہ کارروائی سے روس کے لئے جرمنی اور آسٹریا دونو پر حملہ کرنا بہت آسان ہوجائیگا۔

فرانس اور جرمنی کی سرحد

بقیہ سرحد جہان بہت زیادہ لڑائی کی امید ہے جرمنی کی مغربی جانب ہے جو فرانس اور جرمنی کی فوجون کا میدان جنگ ہوگا یہان دونون فوجین ایک دوسرے کے مقابل سرحد پر جنوب میں سوئٹزرلینڈ سے شمال میں ہالینڈ تک پہیلی ہیں اور اندازاً دس دس لاکہہ فوج ایک ایک طرف ہے۔

چند سالون سے فرانس کو جرمنی کے دوسرے حملہ کا خطرہ تہا اور اسی وجہ سے اوس نے بہت سے مستحکم قلعے جرمنی کی سرحد پر بنائے جس سے جرمن لوگون کو فرانس میں بڑہنے میں بہت دقت ہوگی۔

بقایا داراصحاب

اور وہ حضرات جنکی سالانہ قیمتین ختم ہوگئی ہیں بذریعہ منی آرڈر روپیہ بہیجدین یا وی پی کی اجازت دین کارخانہ کو آجکل روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔

منیجر

مدینہ بجنور

مدینۃ الرسول

(۴)

ابواب مدینہ | مدینہ منورہ میں متعدد دروازے ہیں جن کے علیحدہ علیحدہ نام ہیں۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) باب المجیدی۔ الباب الشامی۔ باب الکوفہ۔ باب العنبریہ۔ باب قوبہ۔ باب العوالی۔ باب الجمعہ۔ ان دروازوں سے عام طور پر آمد و رفت رہتی ہے۔ لیکن جب حجاج میں وبا پھیل جاتی ہے تو دروازے بند کر دئے جاتے ہیں۔ صرف باب مجیدی سے حرم تک آنے کی اجازت دیجاتی ہے۔ زائرین اندر داخل ہوکر زیارت کرتے ہیں۔ اور ایک دوسرے دروازہ سے چلے جاتے ہیں۔ کسی قافلہ کو اندر آنے کی اجازت نہیں ہوتی۔ اس احتیاط کی وجہ سے مدینہ ہمیشہ متعدی امراض سے محفوظ رہتا ہے۔ لیکن چونکہ اس موقع پر زائرین کے لئے حرم کا صرف ایک دروازہ کھولا جاتا ہے اسلئے نہایت خوفناک کشمکش رہتی ہے ایک دوسرے پر گرتا ہے۔ ایک جماعت اندر جانا چاہتی ہے دوسری باہر آنے کے لئے جد و جہد کرتی ہے۔ اس ازدحام میں اکثر کمزور آدمی کچل کر مرجاتے ہیں۔

مدارس | مدینہ منورہ کے مدارس چنداں قابل تذکرہ نہیں ہیں اگرچہ قریباً ۱۷ مدرسے موجود ہیں جن میں معمولی تعلیم دیجاتی ہے خود حرم شریف میں بعض علماء حدیث۔ تفسیر۔ فقہ کا درس دیتے ہیں۔ لیکن اب اوائل ۱۳۳۲ھ میں خاص سلطان کے حکم سے مدینہ یونیورسٹی کا سنگ بنیاد رکھا گیا ہے۔ امید ہے کہ آیندہ زمانے میں یہ یونیورسٹی اسلامی علوم و فنون کا سرچشمہ ثابت ہوگی۔ یونیورسٹی کا افتتاح جس سر و سامان سے ہوا اوسکی کیفیت ایک فرانسیسی اخبار کے بیان کے مطابق حسب ذیل ہے۔

مدینہ منورہ کا دار العلوم | سرزمین مدینہ میں یکم محرم الحرام ۱۳۳۲ھ مطابق ۲۹ نومبر ۱۹۱۳ء کو قسطنطنیہ کے ایک مخصوص وفد نیز زائرین و معتقدین کے ایک کثیر مجمع کے سامنے ایک عظیم الشان دار العلوم کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اس کے لئے جو موقع تجویز ہوا ہے وہ شہر کے بجانب مشرق اس مقام پر واقع ہے جسے "گھوڑ دوڑ کا میدان" کہتے ہیں اور جس کی بابت روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم اس مقام پر عربی گھوڑوں کی دوڑ کراتے تھے۔

سولہ ہزار ایکٹ (تقریباً نٹ) مربع آراضی یونیورسٹی کی ابتدائی عمارت کے لئے تجویز ہوئی ہے علاوہ ازیں ایک باغ بھی جو قریباً چیاسی ہزار ایک مربع جو مشہور و معروف وادی عائشہ میں شہر سے بیس منٹ کی مسافت پر واقع ہے۔ یونیورسٹی کی آمدنی کے لئے وقف کر دیا گیا ہے یہ بھی تجویز ہے کہ عنقریب اس باغ میں ایک مدرسہ فن زراعت اور دوسرا صنعت و حرفت کی تعلیم کے لئے کھولا جائے۔

فرمان سلطانی کے بموجب ۱۱ جمادی الاولی ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۷ اپریل ۱۹۱۴ء کو مدینہ یونیورسٹی کا افتتاح ہوا۔ اس درسگاہ کا نصب العین ایسے طلباء کا طیار کرنا ہے جو "اسلام کی صداقت اور اوسکی تعلیم" کی دنیا میں اشاعت کرسکیں یونیورسٹی مذکور میں حسب ضرورت متعدد کالج ہوں گے اور ایک پرائمری و ایک سکنڈری اسکول بھی ملحق ہوگا۔

دار العلوم کے متعلق ایک جمعیت اصلیہ ہوگی جس کا صدر دفتر قسطنطنیہ میں رہیگا اور کونسل انتظامیہ کا اجلاس مدینہ منورہ میں ہوا کرے گا۔

جمعیت اصلیہ زیر صدارت وزیر اوقاف دس ممبروں پر مشتمل ہوگی۔ جمعیت کے اولین ممبر سلطانی حکم کے مطابق منتخب ہوں گے بعد ازاں کسی ممبر کے استعفاء دینے یا انتقال کرجانے پر بقیہ میں اس جگہ کے لئے اس امیدوار کا تقرر ہوگا۔ جس کا انتخاب جمعیت اصلیہ کے دو تہائی ممبر کی تائید و شیخ کی منظوری سے عمل میں آئیگا تمام رزولیوشن کثرت رائے سے پاس ہواکریں گے اور جمعیت موصوفہ یونیورسٹی کے تمام معاملات پر حاوی ہوگی۔

کونسل انتظامیہ میں حسب ذیل اشخاص شریک ہوں گے۔ شیخ الحرم النبوی۔ گورنر مدینہ۔ ناظم یونیورسٹی ڈائرکٹر سکنڈری اسکول۔ نیز تین وہ ممبر جن کو جمعیت اصلیہ علمائے مدینہ میں سے منتخب کرے گی اور آخر میں ایک یا متعدد پروفیسر جن کی شرکت ضروری سمجھی جائے گی۔ تمام رزولیوشن کثرت رائے سے پاس ہواکریں گے۔

یونیورسٹی کا انتظام اور اندرونی نظم و نسق اس ضابطہ کے مطابق ہوگا۔ جو خاص اس مقصد کے لئے مرتب کیا جائے گا۔ جمعیت اصلیہ کا فرض ہوگا کہ یونیورسٹی کا اندرونی ضابطہ تجویز کرے۔ نصاب تعلیم کو مرتب کرے اور اس میں ضروری ترمیمات اور تبدیلیاں کرتی رہے۔ نیز سالانہ بجٹ کے متعلق ضروریات کا لحاظ کرتے ہوئے منظوری دے۔ ان وسائل کو اختیار کرے جن سے کہ پاس شدہ تجاویز اور منظور شدہ فیصلہ جات کی تکمیل ہوسکے۔ آمد و خرچ کی نگرانی رہے اور اس کا لحاظ رکھے کہ اخراجات کا مصرف مفید ترین ہو۔ مزید براں کونسل انتظامیہ و ناظم دار العلوم کے درمیان جو اختلافات رونما ہوں ان کا تصفیہ کرتی رہے۔ پروفیسروں اور ڈائرکٹروں کا تعین کرے اور حسب ضرورت ان کو برخاست کرے۔ دفتری عہدہ داروں کو نامزد کرے اور ان کو ان کے فرائض منصبی سے آگاہ کرے یونیورسٹی کو جو عطیات ملیں ان کی وصولیابی کرے۔ اور اسکی نگرانی رہے کہ یہ رقوات دار العلوم میں صرف ہوں۔ اور ان کا مصرف باقاعدہ ہو۔

کونسل انتظامیہ کے فرائض منصبی حسب ذیل ہوں گے۔

(۱) اولاً یہ کہ جمعیت اصلیہ کے فیصلہ جات کی تعمیل کرے۔

(۲) ثانیاً یہ کہ اس کا خیال رکھے کہ جمعیت مذکور کے احکام پر عملد آمد ہوتا رہے۔

(۳) ثالثاً یہ کہ یونیورسٹی کے کام کی دیکھ بھال کرے اور تیسرے مہینہ اس مضمون کی ایک مفصل رپورٹ جمعیت اصلیہ کو ارسال کرتی رہے۔

(۴) رابعاً یہ کہ یونیورسٹی کی ترقی و حسن انتظام کے لئے جو اصلاحات ضروری معلوم ہوں اون کو جمعیت اصلیہ کے سامنے پیش کرتی رہے اور اس عنوان پر ناظم جو تجاویز پیش کرے اس پر بحث و مباحثہ کرتی رہے۔

(۵) خامساً یہ کہ اگر باستثنائے پروفیسران کے کسی تقرر یا برخاستگی کے معاملہ میں خواہ وہ شخص یونیورسٹی میں کوئی منصب رکھتا ہو۔ ناظم سے اختلاف رائے رکھتا ہو اور اس کے متعلق کوئی درخواست گذرے یا کوئی اعتراض کیا جائے تو کونسل انتظامیہ پر لازم ہوگا کہ اس اختلاف کی علت غائی کی تفتیش کرے۔ اور اسباب اختلاف کے دفعیہ کی کوشش کرے۔

کونسل انتظامیہ کی وہ تجاویز جنکو جمعیت اصلیہ میں پیش کرنے کی تاریخ سے تین ماہ کی میعاد منقضی ہوجائے اور کوئی فیصلہ ان کی نسبت نہ کیا گیا ہو لیکن اسکی اطلاع کونسل انتظامی کو نہ دیگئی ہو پاس شدہ تصور کی جائیں گی۔

پروفیسران یونیورسٹی کو اس خاص مضمون یا علم میں جسکی تعلیم ان کے ذمہ ہوگی تجربہ حاصل ہوگا اور وہ ان تمام صفات سے متصف ہوں گے جن کا ہونا یونیورسٹی کے مقصد و منتہائے خیال کی تکمیل کے لئے ضروری ہے۔

جمعیت اصلیہ بہت جلد طلباء کے داخلہ کے متعلق قواعد مرتب کرنے والی ہے کہ یونیورسٹی کی عطا کردہ اسناد وہی قدر و قیمت رکھیں گے جو کلیۃ عثمانیہ میں دوسرے مدارس یا کالجوں کی اسناد کو مناسب مدارج حاصل ہے تعلیم زبان عربی میں ہوگی یونیورسٹی کی آمدنی میں اس کے سوا اس آمدنی کے جو بصیغہ عطیات جائداد وغیرہ ہوگی۔ وزیر اوقاف کا سالانہ عطیہ بمقدار دس لاکھ باسٹھ (ایک لاکھ ۳۵ ہزار روپیہ) کے شامل ہوگا۔

جمعیت اصلیہ آنریری ممبران و نیز ان اشخاص کے تقرر کی مجاز ہوگی جن سے یونیورسٹی کے نشو و نما میں مدد ملنے کی امید ہو۔

گورنمنٹ عثمانیہ نے منفرداً اسی ہزار ترکی پونڈ (دس لاکھ اسی ہزار روپیہ) یونیورسٹی کے افتتاحی اخراجات کی کفالت کے لئے مرحمت فرمائے ہیں۔

اخیر میں اس درسگاہ کے بانی اسلامک اسپرٹ کا تذکرہ خالی از دلچسپی نہ ہوگا جمعیت اصلیہ قسطنطنیہ کے ممبروں میں ہم کو ہندوستان کے دو مسلمانوں کے نام نظر آتے ہیں۔ ایک تو مسٹر ظفر علی خان ایڈیٹر اخبار زمیندار دوسرے ڈاکٹر مختار احمد انصاری جنہوں نے مسلمانان ہندوستان کے اس طبی مشن میں کام کیا تھا جو بزمانہ جنگ بلقان بھیجا گیا تھا۔ اس کے سوا تیس ممبروں کی ایک کمیٹی اس غرض سے منتخب ہوئی ہے کہ مختلف اسلامی ممالک میں مدینہ یونیورسٹی کے لئے چندہ جمع کرے کمیٹی مذکور عرب۔ مراکش۔ الجزائری۔ افغانی روسی۔ ہندوستانی۔ کردستانی اور ترک باشندوں پر مشتمل ہے۔ یہ ممبران مختلف الاقوام حجاج میں سے منتخب کئے گئے ہیں۔ جو رسم افتتاح کے موقع پر موجود تھے تاکہ یہ حضرات واپسی وطن پہنچ کر اپنے ملک میں ایسی سب کمیٹیوں کا تقرر کریں گے۔ جو اس اسلامی کام کے لئے چندہ فراہم کریں گی۔

شیخ عبد العزیز شاویش جو سابق میں اخبار اللواء کے چیف ایڈیٹر تھے اور جو مصری جماعت احرار کے شیرازہ اتحاد کے منتشر ہوجانے پر (جس کے متحد کرنے میں شیخ موصوف نے بہت کچھ کوشش کی تھی) استنبول چلے آئے تھے۔ مدینہ یونیورسٹی کے بانی ہونے کے مستحق ہیں۔

انجمن اتحاد و ترقی کا اعتماد حاصل کرنے کے بعد جس کے شیخ موصوف پرجوش ممبر ہیں۔ اونہوں نے یونینسٹ جماعت کو اس کا یقین دلایا کہ وسط حجاز میں مسلمانوں اور عربوں کے واسطے ایک عظیم الشان تعلیمی درسگاہ کی بنیاد بالعموم تمام دنیا کے مسلمانوں خصوصاً عربوں کی ہمدردی کو نوجوان ترکوں کے ساتھ وابستہ کرنے میں مدد دے گی۔

مدینہ روانہ ہونے سے قبل شیخ موصوف نے خلیفۃ المسلمین سے خاص طور پر ملاقات فرمائی۔

حمام | مدینہ منورہ میں دو ترکی حمام ہیں ایک سلطان سلیمان قانونی کا جو شہر کے اندر واقع ہے۔ دوسرا اس خہ میں۔

تکیہ یا رباط | یہاں آٹھ لنگر خانہ بھی ہیں ایک حکومت مصر کی طرف سے ہے جس کو تکیہ مصریہ کہتے ہیں لیکن اکثر لنگر خانوں کی آمدنی نہایت قلیل ہے جو مصارف کے لئے کافی نہیں ہوتی۔

اخبار | ۱۹۱۰ء میں یہاں سے ایک اخبار بھی ترکی اور عربی زبان میں شائع ہوتا تھا جس کا نام المدینۃ المنورہ تھا۔

(الندوہ)

ملفوظات حاجی بغلول

معززمعاصر ہمدرد میں ایک سلسلہ مضامین

تجاہل عارفانہ کا سلسلہ جس میں وقتاً فوقتاً ایک فرضی شخص حاجی بغلول کی زبانی بہت سے معاملات سیاسی وغیرہ طے ہوتے ہیں۔ اور لیڈران قوم کی تاریک حالت دکہائی جاتی ہے۔ یہ سلسلہ جس قدر مسرت خیز ہے اسی قدر دلچسپ و پر ظرافت بھی ہے۔

اس سلسلہ کے جس قدر مضامین ۱۹۱۳ء میں شائع ہوئے ہیں وہ بصورت کتاب مذکورۃ العنوان نام سے شائع کئے گئے ہیں۔

قیمت ۴/ ملنے کا پتہ

دفتر ہمدرد دہلی۔ کوچہ چیلان

کارزار یورپ

فرنچ کامیابی - جاپان و جرمنی کے درمیان اعلان جنگ - اٹلی و آسٹریا کی کشیدگی، جرمنی کی ہزیمت - انگریزی فوج نے جرمنی کی بہترین سپاہ کو تباہ کردیا

جنگ پر آمادگی - (لندن ۱۸۔ اگست) باوجود متواتر شکستوں کے جرمن بظاہر لی ایژ کے شمال و جنوب میں برابر ڈٹے رہتے ہیں۔ فریقین لشکر وں کی ہنوز باہم مڈبھیڑ نہیں ہوئی۔ لیکن متحدہ افواج مورچوں میں جنگ کے لئے تیار ہیں۔

دھوکا - بلجیم میں سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ بروسلز پر یورش کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ شمال بلجیم میں جرمن نقل و حرکت محض دھوکا ہے۔

نمور کا مستحکم مقام - لی ایژ کی اصلی کیفیت کے متعلق کوئی تازہ سرکاری خبر مشتہر نہیں ہوئی تاہم ظاہر کردیا گیا ہے کہ نمور کا جو لی ایژ سے بھی زیادہ مستحکم مقام ہے۔ ہنوز سامنا باقی ہے۔

تبادلہ گورنمنٹ کا باعث - بلجین حکام کا بیان ہے کہ دشمن کی کامیابی کی وجہ سے نہیں بلکہ جنگی وجوہ سے گورنمنٹ انٹورپ کو منتقل کی گئی ہے۔

قلعہ جات لی ایژ محفوظ ہیں - (لندن ۱۸۔ اگست) سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ قلعہ جات لی ایژ اب تک محفوظ اور مصئون ہیں۔

تصدیق طلب افواہیں - زور شور سے افواہ اڑ رہی ہے کہ لی ایژ کے قلعے مسخر ہو گئے۔ مگر یہ افواہیں تصدیق طلب ہیں۔

مدافعت میں سرگرم - (لندن ۱۹۔ اگست) فرانس کی سرکاری مراسلات مظہر ہیں کہ لی ایژ کے قلعے ہنوز بدستور مدافعت میں سرگرم ہیں۔

فرنچ و بلجین افواج سے علیحدگی - (لندن ۱۹۔ اگست) ڈیلی میل کے نامہ نگار بروسلز نے تار ذیل بھیجا ہے - ۱۸۔ اگست ۷ بجے شام - قلعہ لی ایژ کی تسخیر کی افواہوں کے متعلق میں آنا کہہ سکتا ہوں کہ کل شام تک تو وہ بدستور مدافعت میں سرگرم تھے۔ اگرچہ وہ فرنچ و بلجین افواج سے جدا ہو گئے تھے۔

بلغاری افسر (لندن ۱۹۔ اگست) بروسلز کا تار مظہر ہے کہ یہاں بیان کیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ بلغاریہ نے بلغاری افسروں کو جن کی خاصی تعداد

بلجیم میں اجازت دی ہے کہ اگر وہ چاہیں تو بلجین لشکر میں داخل ہو سکتے ہیں۔

حالت بدستور - [illegible] شمال [illegible] بدستور ہے - جرمن [illegible] بدستور ہے۔

عبور دریا کی کوشش میں ناکامی (بعد کا تار) جرمنوں نے ہر دنیانٹ کے متصل دریائے میوز کو عبور کرنے کی کوشش کی۔ مگر فرنچ توپخانہ نے پسپا کر دیا۔

قیاسات - خبریں نہ آنے کی وجہ سے مبصرین اس بات پر خیالات ظاہر کر رہے ہیں - کہ آیا جرمنی پوری قوت سے بلجیم یا لورین میں مہلک ضرب لگانے پر آمادہ ہے یا نہیں۔

جرمنی کی متواتر درخواستیں - اس بات کی تصدیق ہو گئی ہے کہ جرمنی نے بلجین سپاہ کے گذرنے کے لئے تین راستوں کی متواتر درخواست کی اور یہ بھی کہا کہ اثنائے لڑائی میں جرمنی کو کوئی رنج نہ ہوگا اور یہ کہ جرمنی اختتام جنگ پر بلجیم کی کامل آزادی وخودمختاری کی ذمہ دار ہوگی مگر شاہ بلجیم نے ان درخواستوں کو یکے بعد دیگرے نامنظور کر دیا۔ یورپ کے دیگر مقامات میں بھی کہتے ہیں کہ جرمنی نے ایسی ہی کوشش کی تھی۔ مگر کامیابی نہ ہوئی سترہ روز سے سپاہ کے رک جانے سے جرمنی اپنی مشکلات سے بخوبی واقف ہے۔

جرمن بھاگ نکلے (لندن ۱۸۔ اگست) پیغام مطابع مظہر ہے کہ جرمنی والے شمال السیس میں فرانسیسی پیشقدمی کی سخت بے ترتیبی سے بھاگ نکلے اسکی تصدیق مال غنیمت کی کثیر مقدار سے ہی ہوتی ہے۔ جو قبضہ میں پائی گئی ہے جرمن نقصانات سابقہ تخمینہ سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہیں۔ فرانسیسی وادی برودچ میں برابر پیشقدمی کر رہے ہیں۔

۱۹۔ اگست فرانسیسی سپہ سالار نے تار دیا ہے کہ [illegible] ہم نے وادی [illegible] کے [illegible] پر قبضہ کر لیا ہے

السیس کی طرف سرابربرگ کی جنوبی جانب دشمن نے توپخانہ کی مدد سے زبردست موچہ بنایا تھا۔ فرانسیسیوں نے کل سے ہر کو انہیں پیچھے دھکیل دیا۔ گذشتہ چار دنوں میں فرانسیسی [illegible] نے بڑا تباہ کن اثر ڈالا ہے - ۱۸۔ اگست - الجیری تیر نشانہ بازوں نے جنگ ملہوسن میں بہت قابل قدر کام کیا۔ مشہور ترلوس نے جرمن مورچوں میں قیامت برپا کر دی ہے۔

طیاروں کی دوڑ دھوپ (لندن ۱۹۔ اگست) ایک جرمن طیارہ نے فرانسیسی علم اڑاتے ہوئے لونیول پر تین بم پھینکے - جن سے بالکل خفیف نقصان ہوا۔

۱۹۔ اگست - بلجیم والوں نے ایک جرمن طیارہ کو پکڑا ہے - جس میں ایک افسر پرواز کر رہا تھا جس کی ہر دو ٹانگیں کوئی ہوئی تھیں اس نے فوراً اپنا ریوالور کھینچا - اور فائر کرنے کے لئے تیار ہو گیا۔ اس کے پاس کچھ خفیہ راز کے کاغذات تھے۔

بحری جنگ - (لندن ۱۹۔ اگست) پیغام مطابع مظہر ہے کہ کل برطانوی جہازات باربرداری اور جرمن ہر اول جہازوں میں ایک جھڑپ ہوئی کسی قسم کے نقصانات کی اطلاع نہیں آئی بحیرہ شمالی کے جنوبی حصہ میں کچھ دوڑ دھوپ سی پائی جاتی ہے۔

روسی اجتماع مکمل ہو گیا - (لندن ۱۸۔ اگست) روسی جنرل سٹاف نے اطلاع دی ہے کہ فوجی اجتماع بالکل مکمل ہو گیا ہے۔ اور ہم اسی دشمن کی پیشقدمی بالکل مسدود ہے۔

روسی و سربی فتوحات (لندن ۱۸۔ اگست) روسیوں نے جرمن ملک کے ۵ پوائنٹس پر قبضہ کر لیا ہے اور سیکڑوں آدمیوں کو قید کر لیا ہے۔

۱۹۔ اگست - پیٹرس برگ کی سرکاری [illegible] سے سربی فتح [illegible] کی تصدیق [illegible]

فوج کی تعداد اسی ہزار تھی۔

زار روس ماسکو میں - زار کے ورود ماسکو پر گھنٹے بجائے گئے۔ شاہی گاڑیاں پر ہجوم کوچوں میں سے آہستہ آہستہ گذریں - ہر ایک گرجا کا پادری اپنے مذہبی جھنڈے اور نشان لئے کھڑا ہوا تھا۔ عوام میں سخت جوش موجود تھا۔

ٹرکی کی بے تعلقی (لندن ۱۸۔ اگست) ٹرکی نے برطانیہ کلاں کو پھر اس بات کا یقین دلایا ہے کہ وہ بالکل بے تعلق ہے۔

کبوتروں پر آفت (لندن ۱۹۔ اگست) حکام ان تمام کبوتروں کو جو غیر ملکی اشخاص مقیم انگلستان سے تعلق رکھتے ہیں تلف کر رہے ہیں یقین کیا جاتا ہے کہ جرمنی والوں نے برسوں ان کبوتروں کو تربیت دیکر اس قابل بنا دیا ہے کہ وہ بحیرہ شمالی کو اڑ کر عبور کر سکتے ہیں۔

فساد پھیلانے کی کوشش - اخبار سٹینڈرڈ کا نامہ نگار مقیم دانسا جو زیورچ میں ہو چکا ہے لکھتا ہے کہ مصر ہندوستان وسط ایشیا - الجیریا - اور مراکش میں فساد پھیلانے کے لئے قاصد روانہ کئے گئے ہیں۔ اغلب خیال کیا جاتا ہے کہ انڈیا میں مزدور پیشہ لوگوں کے اندر تحریک پھیلانے کی بھی کوشش کی جائے گی - یہ دیکھنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ جب سے جنگ شروع ہوئی جنوبی افریقہ کے مزدور پیشہ لیڈروں میں سے ایک برلن میں ہے۔

حضور پرنس آف ویلز کے فنڈ کی رقم اب ڈیڑھ ملین سٹرلنگ تک پہنچ گئی ہے۔

روانگی کا حکم - جو فرانسیسی دستہ پچھلے دنوں سنتوطری میں تھا - اسے اب سٹنجی جانے کا حکم دیدیا گیا ہے تاکہ اگر ضرورت پڑے وہ علاقہ مانٹی نگرو کے تحفظ میں مدد دے۔

گولہ کوسٹ پر لڑائی - (لندن ۱۹۔ اگست) [illegible]

روسی اعلان - سینٹ پیٹرز برگ کا ایک اور تار مظہر ہے کہ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اب روسی فوج آسٹریا و جرمنی کی سرحد پر پیشقدمی کر رہی ہے۔

برسلز پر تسلط (لندن ۲۱۔ اگست) جرمنی نے برسلز پر قبضہ کر لیا ہے۔ بعد میں بڑے بڑے جرمن دستے وہاں پہونچ گئے۔

دیگر جرمن تصرفات - (لندن ۲۱۔ اگست) جرمن الوسٹ اور وٹرن پر بھی متصرف ہو گئے ہیں اور ہر لحظہ ان کے گنٹ میں پہونچنے کی توقع کی جاتی ہے۔ لوگ اوسٹنڈ کو بھاگ گئے ہیں۔

جنگی ٹیکس - جرمنوں نے صوبہ لی ایز کے باشندوں پر دو ملین پونڈ جنگی ٹیکس لگایا ہے۔

مزید وصولیت - لی ایز سے جرمنوں نے پانچ ما... لونا ... ۱۰۰۰ ... کرلئے ہیں۔

جہازوں کی آمد و رفت (لندن ۲۲۔ اگست) فی الکسٹون اور اوسٹنڈ کے مابین جہازات تبک آتے جاتے ہیں۔

جرمن سپاہ کا برسلز میں داخلہ (لندن ۲۲۔ اگست) بقول نامہ نگار ڈیلی نیوز جرمن ۴۰ ہزار سپاہ کے ساتھ برسلز میں داخل ہوئے۔ جو موٹر کار ریل سکین الگو پکڑ کر اور سپاہیوں کو سوار کرکے بھیجدیا۔ لشکر کا زیادہ حصہ اوسٹنڈ اور زیبرگ کی طرف جا رہا ہے۔ برٹش قنصل نے اوسٹنڈ کی برٹش رعایا کو وہاں سے چلے جانے کی ہدایت کی ہے۔

اسلحہ لے لینا - بلجیم کے دیہاتی رقبوں کے برگو ماسٹروں نے ملکی گارڈ کو نہتا کر دیا ہے تاکہ وہ پر امن باشندوں کو نقصان نہ پہونچا سکیں۔

جرمن پیشقدمی - بلجیم کی جرمن افواج فرانس کی طرف براہ اڈری نارڈ بڑھ رہی ہے۔

نمور پر گولہ باری - (لندن ۲۲۔ اگست) جرمنوں نے نمور پر گولہ باری شروع کر دی ہے۔ دشمن کے دستے افواج کی زد سے باہر دریائے میوز کو عبور کر رہے ہیں۔

لیسر و نمور کے قلعے - (۲۳۔ اگست) وزیر عدالت کا بیان ہے کہ بلجیمن سپاہ نہایت عمدہ حالت میں ہے۔ لیسر و نمور کے تمام بلجیمن قلعے ابتک دشمن کی مزاحمت کر رہے ہیں۔

فرنچ پیشقدمی کی رکاوٹ - (لندن ۲۴) لورین میں ... جرمن آرمی کورز نے فرنچ پیشقدمی کرنے والے دستوں کو روک دیا اس کے بعد بھاری جرمن ... فرنچ فوج سے زیادہ تھی چھ دن تک لڑائی رہی آخر فرنچ فوج مراجعت پر مجبور ہوئی۔

مال یغما - ملوسن کو مسخر کرتے ہوئے جرمنوں نے توپ اور ایک ہزار جرمن سپاہی فرنچ سپاہ نے اسیر کئے۔ سنگینوں کے سخت حملوں سے جرمنوں کو رائن کی طرف پسپا ہونا پڑا۔

آسٹریا اور اٹلی میں کشیدگی - (لندن ۲۴۔ اگست) آسٹریا اور اٹلی میں کشیدگی بہت کچھ بڑھ گئی ہے۔ آسٹریا اٹلی پر الزام لگاتا ہے کہ اس نے اڈریاٹک میں متحدہ دول کو جہازی سہولتیں بہم پہونچائی ہیں۔ کہ عنقریب ان میں بھی اعلان جنگ کا اندیشہ ہے۔

آسٹروی اعلان - آسٹروی فوجی نقل و حرکت کے صیغہ کا اعلان شائع ہوا ہے جس میں ہر شخص کو جو اسلحہ اٹھانے کے قابل ہو۔ نیز جو خاص فصل کاٹنے میں مصروف ہیں۔ ان سب کو جنگ میں حصہ لینے کے لئے طلب کیا ہے۔

برسلز میں جرمن اعلان - شہر برسلز میں جرمن کمانڈر نے اعلان چسپاں کیا ہے کہ حالات کے اقتضا سے جرمنی ٹیکس لگانے پر مجبور ہوئی ہے۔ اور باشندوں سے درخواست کی ہے کہ وہ ہتھیار ختم کر دیں۔ ورنہ کمانڈر سخت تجاویز اختیار کرے گا۔ جرمن فوج شہر برسلز سے باہر خیموں میں مقیم ہے۔

انٹورپ کی حالت - شنبہ کو انٹورپ میں امن و سکون تھا لیکن آدھی رات کے بعد تمام شہر بارود کے دھوئیں سے بھرا ہوا تھا۔

قریب الوقوع جنگ عظیم - (۲۴۔ اگست) فرنچ وزیر خارجہ کا تار ہے کہ تمام لائن پر فریقین کی افواج کی مڈبھیڑ ہو گئی ہے۔

مشرقی پرشیا میں جنگ - (لندن ۲۴) گذشتہ ۶ دن میں مشرقی پرشیا میں جان توڑ کر فریقین نے جنگ کی جنگ کا سامنا ... میل تک پھیلا ہوا تھا۔ جرمن فوج کی پسپائی ابتر تھی۔ جرمن آبادی گاؤں چھوڑ کر شمالی جانب جا رہے ہیں۔ روسیوں کا بیان ہے کہ جرمن پسپا ہو کر دریائے انگریپ عبور کر رہے ہیں۔ روسیوں نے جونز برگ اور ملبرگ اور لبرگ مولڈ و پر قبضہ کر لیا ہے اور جرمنوں نے نیڈنبرگ کو خالی کرنے سے پیشتر اس کو آگ لگا دی۔

سرویہ کی فتح - گورنمنٹ آسٹریا نے بھی شکست درینہ کو تسلیم کیا ہے۔

مشرق بعید - (لندن ۲۴۔ اگست) برلن میں سرکاری اعلان شائع ہوا ہے کہ جرمنی نے جاپانی سفیر متعینہ جاپان کو مطلع کیا ہے کہ وہ جاپانی مطالبات کا کوئی جواب دینا نہیں چاہتی۔

بحری مسائل - (لندن ۲۴۔ اگست) آسٹروی جنگی جہاز زینی کی غرقابی کی تصدیق نہیں ہوئی۔

جرمنی کو آسٹروی امداد - (〃) جو دو آسٹروی آرمی کورز جو فرانس پر حملہ میں جرمنی کی اعانت کی غرض سے بھیجی تھی وہ واپس آ گئی ہے تاہم ۷ ہزار آسٹروی سپاہ محاصرہ کی توپوں کے ساتھ اسوقت سٹراسبرگ میں ہے۔ سخت لڑائی ہو رہی ہے۔

(〃) مبصرین کا خیال ہے کہ کم از کم ۷ جرمن آرمی کورز جن کو جرمن سپاہ کی روح کہنا چاہئے فرنچ سپاہ سے مصروف پیکار ہیں۔ خیال ہے کہ یہ لڑائی چند روز تک جاری رہے گی۔

مدافعت کی پہلی لائن کی تسخیر - قلعہ جات نمور کی مدافعت کی پہلی صف جرمنی نے مسخر کر لی تھی جسکی وجہ سے دول متحدہ کو اپنی سپاہ کا ایک حصہ سمبر لائن سے واپس کرکے سرحد فرانس پر بھیجنے کی ضرورت لاحق ہوئی ہے۔ (بعد) نمور مفتوح ہو گیا۔ ۳ لاکھ جرمن بسمت جنوب چارلیروئی کی طرف روانہ ہوئے۔

جرمنی کا نقصان (لندن ۲۵۔ اگست) چارلیروئی کی جنگ نہایت خونریز تھی۔ جرمن رسالہ کا ہر جگہ فرنچ رسالہ و پیدل سپاہ نے مقابلہ کیا۔ فریقین کی طاقت مساوی تھی۔ جرمنوں نے انڈ... یبوز اور جوسٹ کو مسخر کرنے کی سعی کی تھی مگر ... ہوئے۔

جرمنی میں روسی پیشقدمی - (〃) روسی جرمنی سرحد میں ۰۴ میل تک بڑھ آئے ہیں ان کا ارادہ ہے کہ ۳۰۰ میل کی مسافت طے کرکے برلن پہونچ جائیں۔ اب روسیوں کو ایسے ضلع سے گذرنا پڑے گا جو جھیلوں اور دلدلوں سے بھرا ہوا ہے اور دہنی جانب ایک بڑا قلعہ بھی ہے۔

بلجیمی نقصانات - بلجیم سپاہ کے کل نقصانات کی تعداد دس ہزار تک پہونچ گئی ہے۔

غرق شدہ جہاز - جہاز آف ونچسٹر نے جرمنوں نے غرق کر دیا ہے۔ اہیر میں جرمنی کا ایک نیا اور مشہور جہاز تھا۔

شملہ - ۲۵۔ اگست - گزٹ کی ایک خاص اشاعت میں اعلان کیا گیا ہے کہ جاپان و جرمنی کے مابین جنگ جاری ہے

فرانس کی مالی امداد بلجیم کو (لندن ۲۴۔ اگست) علاوہ فوجی امداد کے فرانس نے ایک کروڑ پونڈ بھی بلجیم کو ضروریات جنگ سے عہدہ برآ ہونے کے لئے دیئے ہیں۔

ہتھیار لے لئے گئے - (لندن ۲۴۔ اگست) بلجیم کے دیہاتی حلقوں کے برگو ماسٹروں نے سول گارڈ (پولیس) سے ہتھیار لے لئے ہیں تاکہ صلح جو شہریوں پر (جرمنوں کا) غصہ نہ اترنے پائے۔

جرمن ہوائی جہاز انٹورپ پر - (لندن ۲۵۔ اگست) ایک زمین (جرمن ہوائی جہاز) نے تین بم انٹورپ میں پھینکے کچھ نقصان جائداد کو پہونچا اور لوگوں کو بھی صدمات پہونچے۔ اس پر فیر کئے گئے مگر وہ بچکر نکل گیا۔ متحدہ افواج کی عام حالت اچھی ہے۔

لارڈ کچنر کی اول نئی فوج تیار ہے - (〃) لارڈ کچنر نے دارالامراء میں بیان کیا کہ ٹیر یٹوریل سپاہ کی ۷۰ پلٹنوں نے بیرون ملک خدمت ادا کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ پہلی نئی فوج عملاً مکمل ہو گئی ہے۔

مون پر انگریزوں اور جرمنوں کا مقابلہ (لندن ۲۵۔ اگست) مون پر انگریزی فوج نے اپنے سے زیادہ تعداد کی جرمن سپاہ کا مقابلہ کیا۔

انگریزی فوج کا نقصان - (لندن ۲۵۔ اگست) مسٹر اسکوئتھ نے دارالعوام میں اعلان کیا کہ جنرل فرنچ اندازہ کرتے ہیں کہ گذشتہ ... کی لڑائی میں انگریزوں کا نقصان ۲ ہزار مقتول و مجروح ہوا۔

روس و آسٹریا کا مقابلہ (لندن ۲۶۔ اگست) آسٹریوں کو تارنا پول اور تہرکاؤ کے پاس سخت مقابلہ کے بعد پسپا کر دیا گیا۔ دریائے سیریخ کی طرف سے اب روسی فوج بڑھ رہی ہے۔

نامسی کا حملہ (〃) پرشین گارڈ کا حملہ نامسی پر ناکام رہا۔ بلجیم کی سپاہ انٹورپ کو چھوڑ رہی ہے میلن دوبارہ لے لیا گیا ہے۔ جرمنوں حوالی ورڈ پر ہٹا دیا گیا ہے۔

آسٹریوں کا نقصان - (〃) خبر دی گئی ہے کہ سرویوں نے آسٹریوں کو کمال پریشانی کے عالم میں سرحد ڈیوبوڈش کے پار مار بھگایا۔ دشمن کا نظام بالکل درہم برہم ہو گیا۔ تقریباً ۲۰ ہزار قتل و زخمی ہوئے۔ ۸ ہزار قیدی پکڑے گئے۔

پرنس فریڈرک کا قتل - ایک مستند ذریعہ سے خبر دی گئی ہے کہ پرنس فریڈرک لیوپولڈ سپہ سالار امپیریل گارڈ لڑائی میں مارے گئے۔

اٹلی اور آسٹریا - (لندن ۲۵۔ اگست) باوجود انکے بیان کیا جاتا ہے کہ آسٹروی افواج اطالوی سرحد پر مجتمع ہو رہی ہیں۔ اور ستر ہزار آدمی السبرگ اور ٹرنٹ پر جمع ہیں۔

البانیہ - تمام غیر ملکی افواج سقوطری سے روانہ ہو گئی ہیں۔

جرمنی میں لڑکوں کی فوج (لندن ۲۶۔ اگست) جرمنی میں جتنے لڑکے ۱۶ سے ۱۹ سال تک کے ہیں انہیں قواعد اور نشانہ بازی سیکھنے کا حکم ملا ہے اور پنشن یافتہ فوجی افسروں سے تعلیم کا کام لیا جائیگا۔

کیاچاؤ میں جرمنوں کی احتیاطیں - (لندن ۲۵۔ اگست) نیویارک میں سنگاؤ سے ایک تار یہ مضمون پہونچا ہے کہ قیصر ولیم (فرمانروائے جرمنی) کی جانب سے ایک مرموز پیام جو کیاؤ چاؤ کی متعینہ جرمن سپاہ کو انتہائی حد تک اپنی پوزیشن کے بچانے کی ہدایت کرتا تھا جمعہ کی شام کو ساری فوج کے سامنے پڑھا گیا۔ سپاہیوں نے گرم جوشی سے سنا جرمنوں نے تمام اونچی ملوکی عمارتوں اور بلندیوں کو جو حملہ آور بیڑہ کے لئے نشانہ باندھنے کے لئے کار آمد ہو سکتی تھیں ڈینامیٹ سے اڑا دیا۔ نیز انہوں نے ریلوے پل کو جو ان کے زیر اجارہ علاقہ کی سرحد پر واقع تھا توڑ ڈالا ہے اور چینی مواضع کو جو ان کی عملداری کے اندر تھے زمین کے برابر کر دیا ہے۔ ان مواضع کے باشندوں کو کسی قدر معاوضہ دے دیا گیا ہے۔

جرمن جہاز کی غرق آبی (لندن ۲۷۔ اگست) انگریزی کروزر ہائی فلائر نے جرمن آہن پوش نارڈ یوشر ولہیم ڈر گروس کو غرق کر دیا۔

انگریزی فوج (〃) سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ انگریزی بحری فوج ساحل اوسٹنڈ پر اتاری گئی

انگریزی فوج کی حالت (〃) کل جرمنوں کی کثیر تعداد کے ساتھ ہماری فوجیں شاندار طور پر مقابل رہیں جنرل فرنچ فوج کی بہادری اور خوبی کی تعریف کرتے ہیں۔ رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اندہ

۱۲
394
کتاب مفت نذر ہے
کام شاستر
سرمایہ عمر
معجون کایاپلٹ
طلاء تریاقی
ہولاس اولاد

حوادث واخبار

حیدرآباد دکن کے عام جلسہ میں تیرہ ہزار آدمی موجود تھے اور مطعبہ امت زندہ باد منعقد ہوا تھا روانہ کیا گیا۔ ۱ ہزار روپیہ دیا۔ حضور نظام خود جلسہ میں شریک نہ ہو سکے تاہم انہوں نے ایک لاکھ روپیہ بھیجا دیا۔ اس سے پہلے وہ ایک لاکھ روپیہ پرانس آف ویلز کے فنڈ میں مرحمت فرما چکے ہیں۔

خواجہ کمال الدین صاحب ۲۰۔ اگست کو انگلستان سے عازم ہندوستان ہوئے۔

سندھ میں ایک لاکھ روپیہ چندہ ہوا ہے اس کے علاوہ میر خیرپور نے بھی ایک لاکھ روپیہ عطا کیا ہے۔

ہوائی جہازون کے متعلق ایک مسودہ قانون **عنقریب** امپیریل لیجسلیٹو کونسل میں پیش کیا جائیگا تاکہ موجودہ قانون کو برطانیہ کے قانون کی مانند بنا لیا جائے بالخصوص سرحد پار سے ہندوستان میں آنے والے ہوائی جہاز والات پرواز کو قابو میں رکھنے کا پورا انتظام کیا جائے۔

احاطہ مدراس میں امپیریل ریلیف فنڈ کی مقدار ۱۲ لاکھ کے لگ بھگ ہے۔ ہز ایکسلنسی گورنر اس فنڈ کو مضبوط بنیاد پر قائم کرنے کی خاطر ڈاکٹر لندن سے تین روز کے لئے مدراس آنے والے ہیں۔

احاطہ بمبئی کے چندہ امداد مصیبت زدگان جنگ کی مقدار سوا آٹھ لاکھ ہو گئی ہے اور ہر فرقہ و طبقہ آبادی میں سرگرمی سے روپیہ کی فراہمی جاری ہے۔

کلکتہ میں حکام نے دکانداروں کو مصنوعی طور سے اجناس خوراک کا بھاؤ بڑھانے سے روکنے کی جو تدابیر اختیار کی ہیں ان کے باوجود سننے میں آیا ہے کہ غلہ و دیگر اشیائے خوراک کو روک کر مہنگے داموں پر بیچنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں کلکتہ میں غلہ و چارہ کی کمی کے نشانات ہیں اور دیگر اطراف میں بھی دکاندار اشیا کی بہم رسانی مصنوعی طریقہ سے محدود کر رہے ہیں تاکہ بعد میں بھاؤ بڑھا دیں۔

ہز ہائینس مہاراجہ میسور نے اخراجات جنگ میں مدد دینے کے لئے ۵۰ لاکھ روپیہ کی رقم گورنمنٹ ہند کو پیش کی ہے۔

انڈین میڈیکل سروس کے امتحان مقابلہ کا نتیجہ جو یکم اگست کو ختم ہوا تھا نکل آیا ہے اس امتحان میں ۲۸۔ امیدوار شریک ہوئے تھے امتحان کے کل نمبر ۵۱۰۰ تھے۔ ان تیرہ امیدوارون میں جو سرکاری ملازمت حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں صرف ایک مسلمان ہے۔

بابو گنگا پرشاد ورما متوفی کے بجائے راجہ رامپال سی۔ آئی۔ ای (رائے آنریبلی) قانونی کونسل ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کے زائد ممبر منتخب کئے گئے۔

کلکتہ کے میسرز روڈا اینڈ کمپنی کی دکان سے حال میں ۵۰ پستول اور ۴۶ ہزار کارتوس چرائے گئے تھے اور اس کے ساتھ ہی کمپنی کا ایک بنگالی ملازم بھی بھاگ گیا تھا ۳۰۔ اگست کو محکمہ تفتیش جرائم کے آدمیون نے غالباً اس سرقہ کے متعلق ۱۲ مکانات کی تلاشی لی اور چار بنگالی نوجوانون کو گرفتار کیا۔

دشمن کے تین تجارتی جہاز جو جنگ چھڑنے سے پیشتر کلکتہ سے روانہ ہوئے تھے ان کا کچھ پتہ نہیں چلتا۔ ان میں سے دو جرمن تھے اور ایک آسٹروی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یا تو یہ جہاز گرفتار کر لئے گئے ہیں یا ڈبو دئے گئے ہیں یا کسی غیر جانبدار بندرگاہ کو نکل گئے ہیں۔

مارسیلز (فرانس) میں ایک ہزار طالبون نے فرانسیسی فوج میں شریک ہونے کے لئے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔

ڈیل کے والیان ریاست نے بھی جنگ کے لئے اپنی فوجی اور مالی خدمات پیش کی ہیں۔ ہز ہائینس راجہ بلاسپور و راجہ سکیت۔ کونسل آف ریجنسی چمبی۔ وائی گرامی۔ راجہ نالاگڑھ و راجہ بار آندھ راجہ دہامی۔ مہاراجہ سونیت و رانا کنگرو دربار سیر۔

پریوی کونسل کا ایک حکم مدین سشمول شملہ میں شائع ہوا ہے کہ سابقہ اطلاعات کے خلاف ذیل کی اشیا انگلستان سے ہندوستان جزیرہ قبرص اور مصر کو بھیجی جا سکینگی۔ گیہون اور گیہون کا آٹا۔ جو۔ جئی۔ زندہ ڈا اور جو خوراک کے کام میں لائے جا سکتے ہیں۔ مکھن۔ پنیر۔ انڈے۔ شکر تمام قسم و نامعات دودھ منجمد وغیر منجمد وغیرہ۔

امپیریل انڈین ریلیف فنڈ میں اب تک کل ۱۳۔ لاکھ ۲۸ ہزار ۲۲۰ روپیہ جمع ہو چکا ہے۔

مقامی حالات

موسم۔ وبائی امراض کی شکایت کسیقدر باقی ہے ۷۔ ستمبر کو خفیف ترشح ہوا بارش کی ضرورت ہے۔ نگینہ کے مشہور رئیس سید آل علی صاحب کا پٹنہ میں انتقال ہوا۔

وفاداری اور چندہ کے جلسے ضلع میں مختلف مقامات پر برٹش گورنمنٹ سے اظہار وفاداری اور امپیریل انڈین ریلیف فنڈ کے متعلق جلسے ہوئے برطانیہ کی فتح و نصرت کیلئے دعائیں مانگی گئیں اور چندہ فراخدلی سے دیا گیا بجنور کے جلسہ میں چندہ کی مقدار تقریباً بیس بائیس ہزار تک ہو جائیگی ہم امید کرتے ہیں کہ باشندگان ہند عموماً اور رعایائے ضلع بجنور خصوصاً اس موقع پر گورنمنٹ کو ہر قسم کی ممکن مدد دینے کیلئے مستعد رہینگی اور فراخدلی سے مالی مدد دیکر برٹش افواج کے زخمیون اور پس ماندگان کی امداد میں شریک ہوگی۔

ہوائی جہاز کی افواہ بجنور میں ہوائی جہاز کے دیکھنے کی افواہ زور و شور سے پھیل رہی ہے اس قسم کی افواہیں بالکل لغو ہیں اسوقت ہندوستان میں کوئی ہوائی جہاز اسطرح نہیں پرواز کرتا اور مخالف جہازون کی آمد تو بالکل ناممکن ہے کیونکہ اس قدر پرواز قطعی محال ہے۔

کارزار یورپ

رائٹر ایجنسی کا بیان

بحر شمالی میں سرنگیں (لندن ۲۸۔ اگست) بحر شمالی کی سرنگون سے دو چھوٹے جہازات یعنی دو برٹش ٹرالر اور تین بے نقص جہازات ٹکرا کر غرق ہو گئے۔ گرمسبی کے اعلان سے معلوم ہوتا ہے کہ دریائے ٹائن کے دہانہ سے ۳۰ میل کے فاصلہ تک سرنگیں بچھی ہوئی ہیں۔

پانچ جرمن جہازات کی غرق آبی (لندن ۲۹۔ اگست) برٹش بیڑہ نے ہیلیگو لینڈ کے متصل تین جرمن کروزر اور دو ڈسٹرائر غرق کر دئے۔ کسی برٹش جہاز کا نقصان نہیں ہوا۔

سب سے باکمانہ لڑائی۔ (لندن ۲۹۔ اگست) کل کی بحری لڑائی سب سے باکمانہ و سرد بازی ناشناختہ امور کا اچھا نمونہ تھی مطلع آب سے بیشتر سرلمون بھی سونی تھیں جن کے مواقع کا صرف جرمنون ہی کو علم تھا۔

جہاز میلڈی برگ کا انجام (لندن ۲۹۔ اگست) دو جرمنی کروزر بوگنا تر اور برلا کروزر میلڈی برگ کو ریت میں دھنسا ہوا دیکھ کر اس پر گولہ باری کی۔ دوسری طرف سے بھی جواب ملا۔ روسی گولون نے میلڈی برگ کے آگے کے حصہ کو تباہ کر دیا۔ کپتان بھاگ گیا کچھ افسر اور متعلقین جہاز گرفتار ہوئے۔

لودین کو آگ لگا دینا (لندن ۲۹۔ اگست) بلجین سپاہ سے شکست کھا کر جرمنون نے لودین کو جلا کر ہم سطح ارض کر دیا۔

جرمن جہاز کی تباہی (لندن ۲۹۔ اگست) دلہلم ڈیر گروس نامی جرمن جنگی جہاز ریو ڈی اورو (شمالی مغرب افریقہ) میں کوئلہ لے رہا تھا جبکہ ہائی فلائر جنگی جہاز نے اسے دیکھا۔ گولہ باری سے اول الذکر میں آگ لگ گئی اسیر ہائی فلائر آتش فشانی بند کر کے جرمن جہاز کی مدد کو پہونچا۔ جرمن جہاد براینٹ ستکا شات رجمبٹ کا لفٹنٹ ڈین بھی مقید تھا۔

دو برطانوی جہاز غرق ہوگئے لارڈ کو اطلاع ملی ہے کہ جہاز نیانگا جنوب ٹیٹرف اور ویرا جنوبی اٹلانٹک میں غرق ہوگئے ہیں۔

ایک سوداگر جہاز ان و یرا نیانگا اور ایک انگریزی ماہی گیر کشتی کے ملاحان اہل جہاز کو ردس پاس لیکر پہونچا ہے ان کے جہازون کی دلہلم دو گروس نے غرق کر دیا ہے۔ یہ سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا ہے کہ تا حال ۲۲۶ جرمن اور آسٹروی کشتیان گرفتار کی جا چکی ہیں۔

برطانوی بسالت۔ پانچہزار جرمن رسالہ نے دو تونون سے ۷۰۰ برطانوی پیادہ فوج پر حملہ کیا انگریزی سپاہ نے ۷ گھنٹے تک نہایت جانفشانی سے دشمن کا مقابلہ کیا۔ آخر کار بقیہ تین سو سپاہی جن میں سے اکثر زخمی تھے اعلی ترتیب میں کمرے کی طرف پیچھے ہٹ گئے۔

بسرعت مراجعت (لندن ۳۰۔ اگست) دشمن نے ہوائی جہازات رسالہ اور جلد چلنے والی توپ سے مسلح موٹر کارون کے ساتھ جن موٹرون کی تعداد معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی کے پاس کافی سے زیادہ ہے بہرحمی سے متحدہ افواج کو رفتار مراجعت کو تیز کرنے پر مجبور کر دیا۔ اب معلوم ہوا ہے کہ برٹش سپاہ کو بہر بہادرستی کی بہو نچ گئی ہے۔

ناقابل عفو گناہ۔ لوبین سیکن میں برلن سے جو پیغام پہونچا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ برٹش پاکو مستاصل کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا گیا تھا کیونکہ فرانس کے ساتھ انگلستان کی شرکت جرمنی کی نگاہ میں ناقابل عفو گناہ ہے۔

پیرس میں تیاریاں (لندن ۳۱۔ اگست) پیرس کے نواح میں ہزارون گز تعہ کی انواب کے لئے راستہ بنانے کے لئے اڑائے جا رہے ہیں۔

لودین کی تباہی پر ناراضی۔ (لندن ۳۱) لودین کی تباہی پر امریکہ میں سخت ناراضی پھیلی ہوئی ہے اخبارات جرمن طریقون کا جاپانی طریقون سے مقابلہ کرتے ہیں جس سے سنگ ٹاؤ کی ناکہ بندی کا نوٹس دیدیا تھا۔

مفرورین کا بیان (لندن ۳۱۔ اگست) لودین کے مفرورین باشندون کو جبکہ وہ جلتے ہوئے گھرون سے بھاگ رہے تھے نشانہ بندوق بنانے کی ہولناک کیفیت بیان کرتے ہیں ایکسو زندہ جل گئے بعض اپنا بناوٹیں گر پڑنے سے کہ گویا وہ مر گئے ہیں بچ گئے وہ صدہا عورتیں جو غیر معلوم مقام کو بھیجی گئی ہیں ان کی کچھ کیفیت معلوم نہیں ہوئی۔

افغانستان کی بے تعلقی۔ ہز ایکسلنسی وائسرائے کو ہز مجسٹی امیر افغانستان کا ایک خط موصول ہوا ہے جس میں ہز مجسٹی نے ہز ایکسلنسی کے اس مشورہ سے کہ موجودہ جنگ کے دوران میں افغانستان کامل بے تعلقی کو ملحوظ رکھے پورے طور پر اتفاق ظاہر کیا ہے کیونکہ انگلستان کی حفاظت کا تیقن دلانے کے علاوہ اس جنگ سے اوس کے فوائد کو ذرا بھی ضرر پہونچنے کا اندیشہ نہیں۔ چنانچہ ہز مجسٹی امیر نے کامل بے تعلقی کو ملحوظ رکھنے کا عزم مصمم فرمایا ہے۔

پیرس میں تیاریاں۔ (لندن یکم ستمبر) فرنچ سفیر اعلان کرتا ہے کہ پیرس کے مورچے بند کیمپ کا ڈیفنس (تحفظ) درجہ تکمیل کو پہونچ گیا ہے۔

حاجیوں کے ٹکٹ لینے میں تخمیناً آمدنی یہ ہوگی۔

اوسطاً ۱۵۰۰۰ حاجیوں پر بشرح ۱۰۰ فی ٹکٹ بحساب ۵ فیصدی کی دلالی

۵۰۰۰ حاجیوں کے اسباب پر ۵ فیصدی آمدنی سے جملہ ساٹھ ہزار

چونکہ موجودہ طریقہ میں بلاضابطہ دلالوں کا تقرر ہوتا ہے جو حاجیوں کے لئے مفید ہونے سے زیادہ نقصان دہ ہوتا ہے اور چونکہ دلالی ٹرسٹ نے اپنے ذمہ لے لی ہے۔ اسلئے ٹرسٹ کو امید ہے کہ گورنمنٹ ٹرسٹ کے فائدہ کے لئے تاکہ ٹرسٹ کا کام اچھی طرح ہو۔ دلالوں کے تقرر کے موجودہ طریقہ کو بالکل بند کر دیگی۔ اس کے علاوہ گورنمنٹ ٹرسٹ کو ایک سالانہ معقول عطیہ سے بھی کم ازکم ۱۰ سال تک مدد کرے گی۔ جب تک امید ہے کہ ٹرسٹ اپنی قوت پر کھڑا ہو سکے۔

یہ صرف اس اسکیم کا خاکہ ہے جو میں نے ایسی اہم مسائل پر غور کر کے کھینچا ہے جس میں تمام دنیائے اسلام متعلق ہے۔ جب اس کا تفصیلی خاکہ تیار ہوجائیگی تو اوسکو اختیار ہوگا کہ جو ضروری ترمیم وہ ہم یا اضافہ کرے۔

خاتمہ میں میں پورے طور پر امید کرتا ہوں کہ جو اسکیم میں نے بنائی ہے اگر وہ بہت جلد پوری ہوگئی تو اس سے ایسی آل انڈیا مسلم اسٹیم نیویگیشن کمپنی کا قایم ہونا بہت آسان ہوجائے گا۔ جسکے پاس اول درجہ کے اسٹیمر ہوں گے اور جو ہمارے ہم مذہبوں کو یعنی حجاج کو کم سے کم کرایہ اور زیادہ سے زیادہ آرام کے ساتھ پہنچا سکینگے کیونکہ بہت سے مقتدر مسلمانوں نے اس اسکیم میں حصہ لینے پر آمادگی ظاہر فرمائی ہے۔

دستخط۔ اے۔ ایم۔ جیوانجی۔ بمبئی

یادداشت

مذکورہ بالا اسکیم انجمن ضیاء الاسلام کے سامنے مسٹر اے۔ ایم جیوانجی نے بغرض غور پیش کی انجمن کے جلسہ نے اسکو تین اجلاسوں میں کامل غور کر کے باتفاق رائے پسند کیا اور یہ بھی طے کیا کہ یہ جملہ انجمن مسلم جماعتوں اور لیڈروں کے پاس بھیجی جائے اور نیز گورنمنٹ کی خدمت میں بھی تاکہ مسلمان اس پر کامل غور فرمائیں اور گورنمنٹ اس میں مدد فرمائے۔

مسٹر ایم ٹی قادر بھائی پریسیڈنٹ
مولوی عبدالرؤف خان سکرٹری
انجمن ضیاء الاسلام بمبئی

معزز معاونین

جنگ کی وجہ سے کاغذ کی گرانی اور دیگر مصارف کی زیادتی سے کارخانہ کو روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ امید ہے کہ آپ اپنی قیمتیں جلد بھیجکر مشکور فرمائیں گے۔

نیازمند۔ منیجر اخبار مدینہ بجنور

تاریخ اسلام

(۱۹)

عرب کا جغرافیہ

قبل اس کے کہ ہم رسول خدا محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک حالات زندگی شروع کریں مناسب سمجھتے ہیں کہ جاہلیت عرب کے حالات اور جغرافیہ پر ایک نظر ڈالیں تاکہ قارئین کرام کو معلوم ہو سکے کہ آنحضرت صلعم کی تشریف آوری کس حالت میں ہوئی اور آپ نے اس نظام میں کیا کیا۔

عرب بر اعظم ایشیا میں ایک جزیرہ نما ہے جس کا بالائی حصہ خشک ہے اور باقی تین طرف میں سمندر ہے۔

عرب کا کل رقبہ ۱۲ لاکھ مربع میل ہے اور آبادی تخمیناً ایک کروڑ ہے۔ آب و ہوا کے لحاظ سے عرب نہایت گرم و خشک ہے۔ عرب باشندے دو قسم کے ہیں ایک گروہ وہ لوگ جو شہروں میں رہتے اور مہذب شائستہ اور امن پسند ہیں دوسرے خانہ بدوش جنکا پیشہ لوٹ کھسوٹ ہے انکو اعراب کہتے ہیں۔ اور یہ بڑے جفاکش ہیں۔ اونٹ۔ گھوڑے۔ بھیڑ اور بکریاں ان کی جائداد ہیں۔ حرفت اور صنعت کے لحاظ سے عرب کوئی قابل ذکر ملک نہیں گھوڑے بکریاں اور اونٹ یہاں کی تجارت ہے۔ عورتیں بالوں کے کپڑے اور خیمے بنتی ہیں۔ بحرین کے سواحل پر موتی نکلتے ہیں۔ عرب کے شہروں میں باہمی تجارت البتہ معقول ہے یہاں سے باہر جانیوالی اشیاء میں قہوہ کھجور اور گوند وغیرہ ہیں۔

عرب کے مشہور پہاڑ حسب ذیل ہیں۔ فاران۔ ابوقبیس۔ حرا۔ جبل ثور۔ یہ پہاڑ مکہ معظمہ میں ہیں کوہ احد مدینہ منورہ میں۔ کوہ سینا جسکو قرآن شریف میں طور سینا اور طور سینین کہا گیا ہے شمالی کوشہ میں بحیرہ قلزم پر واقع ہے۔

عرب میں شریعت کی دو بڑی کتابیں نازل ہوئیں یعنی توریت و قرآن شریف اور یہی دونوں ان کے شرف کی ہے۔

ملک عرب پانچ حصص پر منقسم ہے یمن۔ حجاز۔ عقاقہ۔ نجد۔ اور یمامہ بعض لوگ بحرین کو بھی صوبہ قرار دیتے ہیں مگر دراصل یہ عراق کا حصہ ہے۔

یمن کا صوبہ نہایت سرسبز اور زرخیز ہے اس کا دارالخلافہ شہر صنعا ہے جو ایک پرانا اور خوبصورت شہر ہے قدیم زمانہ میں اس کا نام غزال تھا سکندر اعظم نے ہندوستان سے واپسی کے وقت اس صوبہ کو فتح کرنے اور وہاں دارالخلافہ بنانے کا ارادہ کیا تھا لیکن یہ ارادہ پورا ہونے سے پہلے موت کا شکار ہوگیا۔

یمن میں حسب ذیل چھوٹے چھوٹے صوبے ہیں۔

حضر موت مشہور بستان مخزون شہر ان۔

حجاز نجد اور تہامہ کے درمیان میں ہے اور اسی سبب سے اس کو حجاز کہتے ہیں اس صوبہ کی شہرت کی بڑی وجہ یہ ہے کہ اس میں مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ واقع ہیں۔

تہامہ اس صوبہ کی زمین بالکل ریگستان ہے سخت لوچ اور گرمی پڑتی ہے اور اسی وجہ سے اس کو تہامہ کہتے ہیں۔

یمامہ اسکی شہرت کی وجہ یہ ہے کہ مسیلمہ کذاب جس نے نبوت کا دعوے کیا تھا اسی صوبہ میں پیدا ہوا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ اول کی خلافت میں جہنم فی النار ہوا۔

نجد اسکی شہرت کی بڑی وجہ یہ ہے کہ عبدالوہاب مشہور نابتعلق اسی صوبہ کا متوطن تھا۔

عرب کی آزادی

اس مختصر جغرافیہ کے بعد عرب کی آزادی پر اختصار کے ساتھ کچھ لکھا جاتا ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ عرب کے باشندے اپنی نوعیت کے لحاظ سے دنیا میں ایک جداگانہ حیثیت رکھتے ہیں۔

عرب دنیا کا ملک دنیا میں ایک ایسا ملک ہے جو اس وقت تک کسی بادشاہ کا حقیقی طور پر مطیع نہیں ہوا بلکہ اس کا حقیقی بادشاہ صرف خدا ہے۔ ایک مشہور مورخ واشنگٹن ارونگ اپنی کتاب تاریخ محمدی میں لکھتے ہیں کہ آغاز تاریخ سے ساتویں صدی عیسوی تک عرب ان داخلی اتحاد سے بالکل محفوظ رہا۔ جنہوں نے ممالک ایشیا کو تہ و بالا کیا اور یورپ و افریقہ کو متزلزل کر دیا تھا۔ بہت سی حکومتیں ان ممالک میں قایم ہوئیں اور مٹ گئیں۔ نئے نئے خاندانوں کا دور دورہ رہا مگر عرب کی حدود اربعہ میں کوئی تغیر نہ ہوا۔ عرب اپنی اصلی حالت پر قائم رہا۔ اور اگرچہ اس کے صوبہ جات میں وقتاً فوقتاً کچھ تغیر ہوتا رہا مگر اندرون ملک وہی آزادی رہی جو قدیم سے چلی آتی تھی یعنی اوس کی خانہ بدوش قوموں نے اپنی اکڑی ہوئی گردن کو غلامی اور اطاعت کیلئے کبھی نہ جھکایا۔ مسٹر گاڈفری ہیگنس اپنی کتاب اپالوجی فار محمد میں لکھتے ہیں کہ انصاف کے ساتھ مکافات صرف اہل عرب ہی کی قسمت میں ہوئی۔ جو اولاد حضرت اسمعیل ہیں اور قسمت میں موردیہ سے مراتب اعلیٰ ہیں ان لوگوں کی دنیاوی تقدیر پر ابتک خدا کی مہر لگی ہوئی ہے۔ اسمعیل کی اولاد سے تمام دنیا کو لرزہ آتا تھا اور ادن کے ہتھیار دن کو سب ہی کرتے تھے مگر انہوں نے نہ کبھی سجدہ کیا اور نہ لرزے اور مجھے امید ہے کہ آئندہ بھی وہ کبھی ایسا نہ کریں گے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ ادن کا کوئی حقیقی دنیاوی بادشاہ نہیں جسکے زوال کا خطرہ ہو بلکہ خدا ہی ان کے ملک میں حکومت کرتا ہے اور ہرچند کہ اس وقت ٹرکی عرب پر قابض ہے لیکن وہ بھی اپنے کو خادم الحرمین ہونا ایک فخر خیال کرتی ہے نہ کہ بادشاہ ہونا۔

شذرات

حضور وائسرائے بہادر ہند کے صاحبزادہ کا زخمی ہونا

۳ ستمبر ۱۹۱۴ء کے تار سے یہ افسوسناک خبر معلوم ہو کر نہایت رنج و صدمہ ہوا کہ ہمارے عدل پرور نصفت پسند ہز اکسلنسی حضور وائسرائے بہادر کے صاحبزادے لفٹنٹ ہارڈنگ موجودہ جنگ میں زخمی ہوگئے ہیں۔ ہمیں حضور وائسرائے بہادر سے اس افسوسناک واقعہ میں پوری ہمدردی ہے اور ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ جلد صاحبزادہ صاحب موصوف کی شفا کی خبر ہمارے سننے میں آئے۔

معلوم ہوا ہے کہ حضور وائسرائے بہادر کے دوسرے صاحبزادے بھی جنگ میں وطن عزیز کی طرف سے مدافعت کے لئے شریک ہیں۔

دارالسلطنت فرانس کی جنگی اغراض سے تبدیلی

۵ ستمبر کے تاروں سے معلوم ہوا ہے کہ فرانس نے جنگی اغراض سے اپنے دارالسلطنت پیرس کو ترک کر کے مقام بورڈو کو اپنا دارالحکومت قرار دیا ہے شہر بورڈو دریائے گیرون کے کنارے پیرس سے [illegible] میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

اس تبدیلی سے اگرچہ فرانس کی رعایا میں کوئی تشویش و بیچینی پیدا نہیں ہوئی ہے لیکن حکام نے مشورہ دیا ہے کہ چونکہ پیرس موجودہ جنگ کا مرکز بنتا جاتا ہے اس لئے بہتر یہ ہے کہ پیرس کے باشندے دوسرے مقامات کو چلے جائیں چنانچہ اس مشورہ کی بنا پر پیرس کے باشندے دوسرے مقامات کو روانہ ہو رہے ہیں۔ رائٹر ایجنسی کا بیان ہے کہ پیرس سے بکثرت لوگ نقل مکان کر رہے ہیں جس سے انہیں خوراک کی مشکلات سے نجات میسر ہوگی لوگوں کا ہجوم کثیر ریلوے سٹیشنوں کے باہر جمع ہے۔ بہت سے بحری راستہ سے جا رہے ہیں۔ پیرس سے باہر جانے والی سڑکیں۔ موٹر کاروں۔ چھکڑوں اور بائیسکلوں وغیرہ سے بھری ہوئی ہیں۔

فرانس کے دارالسلطنت کی تبدیلی کو برطانیہ نے بھی پسند کیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ یہ تبدیلی نہایت اہم جنگی اغراض پر مبنی ہے۔ جس سے فرانس اور برطانیہ کے لئے جرمنی ارادوں کو ملیامیٹ کرنے میں بہت کچھ مدد ملے گی بیان کیا گیا ہے کہ فرانس نے پیرس کے مستحکم قلعوں اور مورچوں پر ایسی توپیں لگائی ہیں جو جرمنوں کو پیرس سے سولہ میل دور رکھیں گی اور انکو ادن کے ارادوں میں کامیاب نہونے دیں گی۔

فرانس کی یہ دور اندیشی نہایت مفید ثابت ہوگی اور امید کی جاتی ہے کہ پیرس کے قرب و جوار میں ایک ایسی عظیم الشان جنگ ہوگی جس میں فرانس و برطانوی سپاہ نہایت مستعدی سے جرمنوں کے حملوں کا جواب دیگی۔ تبدیلی دارالسلطنت کو

امپیریل انڈین ریلیف فنڈ کے متعلق سرکاری درخواست

۴ - ستمبر ۱۹۱۴ء کو ایک مطبوعہ درخواست ہز آنر لفٹننٹ گورنر ممالک متحدہ کی جانب سے ہمیں موصول ہوئی ہے ہمیں امید ہے کہ ہمارے صوبہ کے رہنے والے احباب اس درخواست پر توجہ فرماکر "سلطنت کے متعلق ہند کے سرمایہ امداد" میں دل کھولکر چندہ دینگے - اس چندہ سے اون سپاہیوں کے بال بچوں اور متعلقین کی تکلیف اور مصیبت دور کی جائے گی - جو اپنے پیارے ملک کی حفاظت کی خاطر دشمنوں سے لڑنے جا رہے ہین -

یہ ایک ایسا وقت ہے کہ باشندگان ہند اپنی ہمدردی اور وفاداری سے گورنمنٹ برطانیہ کی خاطر خواہ مدد کرین اور جس طریقہ پر ہوسکے اپنی مال امداد اپنی جان کو برطانیہ کی خدمت میں صرف کرنے کے لئے مستعد و تیار رہیں -

ہز آنر ممدوح کی درخواست حسب ذیل ہے -

عالیجناب نواب وائسرائے بہادر کی اجازت سے میں ممالک متحدہ کے ہر درجہ اور مذہب اور فرقہ کے رہنے والوں سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ امپیریل انڈین ریلیف فنڈ (سلطنت کے متعلق ہند کا سرمایہ امداد) میں مدد دین -

جیساکہ عالیجناب نواب وائسرائے بہادر کے پیغام میں بتایا گیا یہہ سرمایہ اس غرض سے قایم کیا گیا ہے کہ اون کل لوگون کی مدد کی جائے جن کو خاص اس لڑائی سے یا کسی طرح اوس کی وجہ سے نقصان پہنچیگا جس میں اسوقت ملک انگلستان شریک ہے اور خاصکر اون سپاہیون کے بال بچون اور متعلقین کی تکلیف اور مصیبت دور کی جائے جو ملک ہند کے باہر سمندر پار سلطنت کی حفاظت کے لئے جا رہے ہیں -

اس سرمایہ مین مدد کے واسطے ہر طرح کا کام جو کوئی شخص اپنی خوشی سے کرے بہت پسند کیا جائیگا - مجھہ کو یہ دیکھ کر خوشی ہوگی کہ ان ممالک کے ہر حصہ اور ہر ضلع اور ہر شہر اور ہر قصبہ میں ایک ایک مقامی کمیٹی اس غرض سے قایم کی جائے کہ وہ چندہ وصول کرے اور وہان کے لوگون کو جو سخی دل ہیں یہہ سمجھا دے کہ کن کامون کے لئے چندہ وصول کیا جا رہا ہے - اگر ہر کمیٹی کے چیرمین یا سیکرٹری صاحب چندہ دینے والون کے نام اور اوس روپیہ کا حساب جو چندہ میں دیا جائے میرے پاس بھیجیں گے تو میں اس کا بندوبست کردون گا کہ وہ مناسب طور پر مشتہر کر دئے جائین اور فوراً عالی جناب نواب وائسرائے بہادر کے روبرو پیش کر دئے جائین -

اس غرض سے کہ حساب پیچیدہ نہ ہونے پائے یہ درخواست کی جاتی ہے کہ کل چندہ بنگال بنک کی یا ایلائینس بنک شملہ کی کسی شاخ میں جنرل فنڈ (سرمایہ عام) کی مدمین جمع کر دیا جائے - خاص اس صوبہ کے متعلق علیحدہ سرمایہ قایم نہیں کیا جائیگا -

اس بارہ میں ممالک متحدہ کے رہنے والون کی وطنی محبت اور فیاضی پر جو ہمیشہ سے مشہور ہے مجھے پورا پورا بھروسہ اور اعتماد ہے -

جے - ایس - میسٹن

لفٹننٹ گورنر - ممالک متحدہ

مقام نینی تال - مورخہ ۲۱ - اگست ۱۹۱۴ء -

ہز مجسٹی امیر کابل اور اصول اسلام کی پابندی

یہ امر دیکھکر بیحد مسرت ہوتی ہے کہ ہز مجسٹی امیر کابل اصول اسلام کے نہایت پابند ہیں اور جیساکہ چاہئے اون کا احترام کرتے ہیں محترم ہمعصر سراج الاخبار افغانیہ نے امیر صاحب کے متعلق ایک تازہ واقعہ لکھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے - کہ امیر صاحب کابل اسلام کے ایک حقیقی بادشاہ ہیں اور حکمرانون کے لئے جو اصول اسلام نے مقرر کئے ہیں اون کے پورے پابند ہیں -

معاصر مذکور رقمطراز ہے کہ حال میں اعلٰحضرت امیر حبیب اللہ خان تاجدار افغانستان بنفس نفیس دارالقضا میں تشریف لے گئے قاضی شہر کرسی عدالت پر متمکن تھے اور مقدمات فیصل ہو رہے تھے امیر صاحب وہان پہونچے اور جہان عام لوگ بیٹھتے ہیں اوسی صف میں خود بھی بیٹھ گئے - قاضی صاحب نے اون کی تعظیم کی اور نہ خود امیر صاحب اسکے خواستگار ہوئے - کچھہ وقفہ کے بعد امیر صاحب نے قاضی صاحب سے کچھہ شرعی مسائل دریافت فرمائے اور جاتے وقت تمام حاضرین عدالت کو پانچ پانچ روپیہ اور ایک ایک تھان عنایت فرماتے ہوگئے -

موجودہ جنگ مین ٹرکی کے ارادے

ہرچند کہ دولت عثمانیہ نے اپنی طرفداری کا اعلان کر دیا ہے اور کئی بار اس کی تجدید بھی کی جاچکی ہے لیکن ماہرین سیاست کا خیال ہے کہ ٹرکی کی جنگی تیاریان ظاہر کرتی ہیں کہ وہ جنگ میں ضرور شریک ہوگی چنانچہ مصری معاصر المقطم کو اس کے متعلق جو معلومات حاصل ہوئی ہیں وہ اس نے حسب ذیل الفاظ میں بیان کی ہیں -

حکومت عثمانیہ نے جرمنی کے دو کروزر گوبن اور برسیلا خرید کرکے اوس کمی یا بحری نقصان کو پورا کر لیا ہے - جو اسے جہازات سلطان عثمان اول اور رشادیہ کو برطانیہ کے لے لینے سے پہنچا تھا ان جہازات کی خریداری کی علت غائی یہ ہے کہ دولت عثمانیہ دردانیال سے بحر اسود میں نکل کر روس پر حملہ آور ہو - تاکہ روس ادہر متوجہ ہوجائے اور جرمنی اس موقع سے فائدہ اٹھائے - اس مہم کو انجام دینے کے بعد دوسری مہمون میں یہ بیڑہ کام آئیگا - جس کی نسبت تازہ خبرین مظہر ہیں کہ دولت عثمانیہ نے تہریس میں دو لاکھہ فوج جمع کر لی ہے جو مسلح ہے اور توپون اور ذخائر جنگ سے مکمل ہے اس جنگ سے اوس کی غرض یہ ہے کہ وہ اپنے گئے ہوئے ممالک کو یونان وغیرہ سے واپس لے

معلوم ہوا ہے کہ ٹرکی مدبرون کے خیالات آیندہ جنگ کے متعلق مختلف ہیں بعض کی رائے ہے کہ فی الحال جنگ شروع نہ کی جائے - بلکہ موجودہ جنگ کی حالت دیکھکر دولت عثمانیہ کو جنگ میں شرکت کرنا چاہئے - اگر آسٹریا اور جرمن کو اس جنگ مین غلبہ ہو تو دولت عثمانیہ کو یونان پر حملہ کر دینا چاہئے اور بصورت فرانس انگلستان اور روس کی کامیابی کے دولت عثمانیہ کو آخر تک غیر جانبدار رہنا چاہئے -

دوسرا فریق کہتا ہے کہ جنگ فوراً شروع کردی جائے اور اسی فریق کی رائے کو غلبہ ہے -

اسکے بعد معاصر موصوف لکھتا ہے کہ ٹرکی میں جنگ کے اندیشہ سے بنکون کی حالت روز بروز خراب ہوتی جاتی ہے - رعایا کے مطالبات سے چھوٹے چھوٹے بنک ٹوٹ گئے ہیں - اور عثمانی بنک نے تو روپیہ کی ادائگی قطعی طور پر بند کردی ہے - اور حالت یہانتک نازک ہوگئی ہے کہ ایک بنک کی شاخ پر روپیہ طلب کرنے والون نے حملہ کرکے دروازے توڑ ڈالے - ان خطرات کی وجہ سے عثمانی بنک کی تمام شاخین مقام غلطہ میں منتقل کردی گئی ہیں -

اگر مذکورہ بالا بیانات کو صحیح مانا جائے تو یہ امر قوی ہوجاتا ہے کہ ٹرکی جلد جنگ میں شریک ہو جائیگی -

اس موقع پر ایک اہم سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر خدانخواستہ ٹرکی جنگ میں شریک ہوگئی تو مسلمانان ہند کو کیا کرنا چاہئے -

ہمارا خیال ہے کہ اگر ٹرکی جنگ مین شریک ہوئی تو برطانیہ کا ساتھہ دے گی اور اسصورت میں مسلمانان ہند نہایت اطمینان سے ٹرکی اور برطانیہ کے لئے نہ صرف دعاگو رہیں گے بلکہ مال اور جان سے بھی مدد کرین گے لیکن بفرض محال اگر ٹرکی جرمنی کے ساتھہ شریک ہوئی تو مسلمانان ہند کو بے چین نہ ہونا چاہئے بلکہ برطانیہ کیساتھہ کمال وفاداری اور عقیدتمندی برتنی اور ہر ممکن مدد کرنی چاہئے - کیونکہ جس عہد نصفت مہد میں ہم آرام و آسایش سے زندگی بسر کر رہے ہیں ہمارا فرض ہے کہ ہم اوس کی اطاعت و وفاداری سے ایک انچہ باہر قدم نہ رکھین -

ٹرکی کی شرکت جنگ سے ہم اس امر پر مجبور نہ ہون گے کہ برطانیہ کا ساتھہ چھوڑ دین کیونکہ ٹرکی سے ہمارا صرف قومی تعلق ہے اور برطانیہ کے ساتھہ ہماری زندگی - کے تمام تر تعلقات وابستہ ہیں -

آخر میں ہمیں دعا کرنی چاہئے کہ ٹرکی موجودہ جنگ میں آخر تک ناطرفداری کو قایم رکھے - اور اگر شرکت لابدی ہو تو برطانیہ کا ساتھہ دے -

اسلام کی سادگی

کسر نفس فاروقی

عہد فاروقؓ میں جب فتح ہوا شام کا ملک
حامل رایت نصرت ہوئی ہمانیازیاہ
اہل تثلیث کا قبلہ تھا جو بیت المقدس
شرک کو آکے وہان بھی نہ ملی جائے پناہ
جھک پڑی ہیبت اسلام سے سجدے کو صلیب
ہوا توحید کا خود خانہ قدوس گواہ
جلوہ حق سے ہوئی ظلمت باطل کافور
چہرہ ظلم ہوا عدل کی دہشت سے سیاہ
رعب سے دب کے ہوئے صلح کے خواہاں آخر
شیر کے حملوں کی جب تاب نہ لائے روباہ
دی خبر حضرت فاروقؓ کو اصحاب نے یہہ
لائین تشریف یہان آپ بصد عظمت وجاہ
اس طرح بے سروساماں وہ چلے جانب شام
کہ کہاں جاتے ہیں؟ یہ بھی نہ تھے اکثر آگاہ
چلتے چلتے جو قریب آگیا بیت المقدس
اونٹ منزل کا تھکا ماندہ نہ چل سکتا تھا راہ
جسم اطہر میں - ادہر ایک قبا پارینہ
اور ادہر دہوم تھی آتا ہے مسلمانوں کا شاہ
لوگ پوشاک نئی لائے بدلنے کے لئے
نہ جچی نظروں میں وہ سیر کعبہ ایسی تھی نگاہ

اب تو وہ ذوق خود آرائی و خود بینی ہے
لذت نفس کے پیچھے ہین مسلمان تباہ
کھو گئے جتنے تھے اخلاق حمیدہ ہم مین
اب کہان صدق؟ کہان عدل؟ کہان خوف الٰہ
کون تھے؟ آئے تھے کس کام کو؟ کیا اس کی خبر!
کیا تھے کیا ہوگئے اسکو بھی نہیں جانتے آہ!
خو کہاں کی؟ کہ نہیں بو بھی شفق وہ باقی
اور اوسپر ابھی باقی ہیں ہم - انا للہ

(احمد)

اسلام

اسلام راہ راست ہے - بھٹکے ہوؤں کیواسطے
بھوکون کی خاطر ہے غذا - کپڑا ننگوں کیواسطے
پونجی ہے یہ نادار کو قوت نحیف و زار کو
مردہ کو ہے یہ زندگی صحت ہے یہ بیمار کو
اندہے کو بینائی ہے یہ - لنگڑے اپاہج کو عصا
ایدہے ہے آس کی - ساتھی ہے یہ بے یار کا
اس کا گدا ہے بادشاہ اس کا غلام آزاد ہے
جس دل میں ہے یہ جلوہ گر وہ دل ہمیشہ شاد ہے
ہے وہ در کیا جسے - کوئی چرا سکتا نہیں
ہے وہ خوشی - کوئی جسے - ہرگز مٹا سکتا نہیں

(ع ج)

پیرس کے تار سے معلوم ہوا ہے کہ جرمن نے میدان جنگ اور پولوں کے درمیان انگریزی فوج کی آمد و رفت کے سلسلہ کو توڑنے کا مصمم کوشش کی تھی۔ لیکن اس کوشش میں جرمن کو ناکامی ہوئی بلکہ انکے رسالہ کا ایک بڑا دستہ بالکل نیست و نابود ہو گیا۔

بلجیم کی فوجی کارروائی

ہوائی جہاز زیپلن سے انٹورپ پر گولے بم کے گرائے گئے جس سے دو یا تین مکانات گر گئے اور ۱۲۔ آدمی مر گئے۔ ہوائی جہاز انٹورپ کے باہر گولہ باری کے ذریعہ سے گرا دیا گیا اور بلجیم کی فوج نے جہاز کے سب آدمیوں کو قید کر لیا۔ ایک اور ہوائی جہاز نے ۲۵۔ اگست کی رات کو انٹورپ پر حملہ کرنا چاہتا تھا مگر وہ دیکھ لیا گیا اور بالآخر اسے بھاگنا پڑا۔

بلجیم کی فوج نے انٹورپ سے جرمن فوج کے تین دستے ملنیس کے جوار سے بھگا دئے ہیں۔ جرمن کے سرکاری تار سے جو کوپن ہیگن سے موصول ہوا ہے معلوم ہوا کہ شاہزادہ فریڈرک وان سیکسن مینجن ۲۴۔ اگست کو نامور میں ایک بم کے گولے سے ہلاک ہو گئے۔

جرمن و فرانس کی سرحد

جرمن و فرانس کی سرحد پر فرانسیسیوں نے جرمن پر حملہ کیا اور جون کر چھوٹے سے رقبہ کے اندر جرمن کی پندرہ سو لاشیں پائی گئیں پس یہ معلوم ہوتا ہے کہ فرانسیسیوں نے جرمن کو بہت سخت نقصان پہنچایا۔

انگریزی راج

کینیڈین پیٹریاٹک فنڈ نہایت تیزی کے ساتھ بڑھتا جاتا ہے تنہا شہر ٹورنٹو سے مبلغ دو لاکھ ستانوے ہزار ڈالر صرف ایک دن میں وصول ہوا ہے اور امید کی جاتی ہے کہ چند روز میں بچاسی ہزار ڈالر اور وصول ہوگا۔ (ایک ڈالر قریب قریب تین ہندوستانی روپیہ کے برابر ہوتا ہے)

اسی (۸۰) ہندوستانی جو لندن میں مقیم ہیں اور تمام ہندوستانی طلبہ جو کیمبرج و ایڈنبرا میں تھے فرسٹ ایڈ ایمبولنیس (فن جراحی و امداد مجروحین) کا کام شوق سے سیکھ رہے ہیں اور لڑائی میں اس قسم کا کام کرنیکے لئے تیار ہیں۔ کینیڈا کی عورتوں نے ایک اسپتالی جہاز کی تیاری اور اس کے کل مصارف کی ذمہ داری کا وعدہ کیا ہے۔ محکمہ بحری نے انکے اس ہدیہ کو قبول کیا ہے۔

ٹوگولینڈ نے جو افریقہ کے مغربی ساحل پر جرمن گولڈ کوسٹ کی کالونی ہے اور جسکی آبادی پندرہ لاکھ کی ہے بلا کسی شرط کے قطعی طور سے انگریزوں کی اطاعت قبول کر لی ہے۔

خلاصہ۔ جرمن اپنی پوری طاقت سے اس امر کی کوشش کر رہے ہیں کہ فرانسیسی سرحد پر متحدہ فوجوں کو توڑ کر اندر گھس جاویں اور قبل اس کے کہ روس، انگلینڈ سے امداد پہونچ سکے فرانس کو کامل شکست دیکر۔ ۲۷۔ اگست کی دوپہر تک کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن آگے بڑھنے سے باز رکھے گئے ہیں۔

(۴)

۲۹۔ اگست ۱۹۱۴ء

فرانس و بلجیم کی سرحد پر جنگی کارروائی

بلجیم پر جرمن کے حملہ کی کامیابی کی وجہ سے متحدہ فوجوں کو تمام سرحد پر جو طول میں قریب چار سو میل ہے محافظت کرنا پڑا۔ بخلاف اسکے اگر محض فرانس و جرمنی کی ہی سرحد کی محافظت کرنی ہوتی تو کچھ زیادہ دقت نہ واقع ہوتی کیونکہ یہ سرحد کچھ ایسی لمبی نہ تھی۔ جرمن نے بڑی تعداد پر بھروسہ کرکے اپنی معمولی حکمت عملی کے بموجب سخت کوشش کی ہے کہ بائیں بازو کی جانب سے متحدہ فوج کو گھیر لیوے۔ بایاں بازو [illegible] بلجیم کے جنوبی سرحد پر دو سو میل [illegible] پیچھے رہنے پر مجبور ہیں۔ کل کے تار سے معلوم ہوا کہ جرمن رسالہ نے بائیں بازو کی طرف سے سلسلہ توڑ کر [illegible] کی سخت کوشش کی مگر ناکام ہوئی۔ اگر جرمن فرانس کے اندر [illegible] ہو گئے تو جرمن فوج کی اگلی صف کے حملہ سے بچنے کے لئے متحدہ فوج کے بائیں بازو کو پیچھے ہٹنا لازمی ہوگا۔

رائٹر کے ۲۸ تاریخ کے تار سے معلوم ہوا کہ انگریزی فوج جو بائیں بازو کی محافظ ہے جرمن کے بڑے لشکر کے ساتھ لڑائی میں مصروف ہوئی اور اب انگریزی فوج اپنے رخ کو بدل رہی ہے تاکہ بازو کی جانب سے جو حملہ ہو اس کا مقابلہ کر سکے۔

ان فوجی کارروائیوں کے متعلق مسٹر ایسکوتھ نے ۲۸۔ اگست کو ہاوس آف کامنز (پارلیمنٹ) میں یہ بیان کیا ہے کہ فرانسیسی سرکاری رپورٹ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بدہ کے روز کی لڑائی کمبرائی سے لیکر ایک ٹوٹ کے ارد گرد ہوئی۔ ہماری (انگریزی) فوج پر جرمن کی باقاعدہ فوج کے پانچ دستے اور ریزرو توپخانہ اور رسالہ کے دو دستوں نے ملکر حملہ کیا۔ ہماری فوج کے دوسرے دستہ نے توپخانہ کے حملہ کو روکا اور نقصان اٹھایا مگر ہمارے فوج کے پہلے دستے پر جو بلندی پر تھا حملہ ہوا تھا لیکن اس نے غنیم کو شکست فاش دی اور بہت نقصان پہنچایا۔ مسٹر ایسکوتھ نے نہایت افسوس کے ساتھ یہ خبر سنائی کہ ہمارے بہت بڑی تعداد میں مارے گئے لیکن یہ امر تسکین بخش ہے کہ ہمارے لشکر کا طرز عمل ہر طرف سے برابر قابل تعریف رہا۔ جنرل جوفری (فرانسیسی سپہ سالار) نے دلی شکریہ کے ساتھ ہمکو (انگریزوں کو) انگریزی فوج کی کامیابی کے ساتھ فرانسیسی فوج کی محافظت و معاونت کرنے پر مبارکباد دی ہے۔

جرمنی سرحد پر جنگی کارروائی

رائٹر کا تار مورخہ ۲۸۔ اگست خبر دیتا ہے کہ فرانسیسی فوج جرمنی فوج کو پہاڑ وسگیز کے درّہ میں پیچھے ہٹا رہی ہے اور شہر نانسی کی طرف آٹھ میل سے کم فاصلہ کے اندر اندر جرمن کی ساٹھ ہزار لاشیں پائی گئیں۔

روسی فوج کا آگے بڑھنا

روسی فوج نہایت جوش کے ساتھ مشرقی جرمنی میں بڑھتی آتی ہے روسیوں نے ٹلسٹ کو جو جرمنی کا بڑا شہر ہے اور جنوب مغرب کی جانب رڈیہ فلیز کو جو بڑا ریلوے جنکشن ہے لے لیا ہے۔

آسٹریا میں جنگی کارروائی

آسٹریا کی جنگی کارروائی کے متعلق خبر ہے کہ سرویہ والے زبردست حملے کی تیاری کر رہے ہیں۔

بحری

برطانوی محکمہ بحری نے اعلان کیا ہے کہ شاہی کروزر (چھوٹا جنگی جہاز) ہائی فلائر نے جرمنی جہاز قیصر ولہلم ڈیر گروس کو ڈبا دیا ہے۔ یہ جہاز وزن میں ۱۴۳۴۹ ٹن تھا اور جرمنی کا سب سے بڑا امدادی جنگی جہاز تھا۔ یہ جہاز چار انچ کی دس توپوں سے مسلح تھا اور کیپ کے راستہ سے جہازوں کی آمد و رفت میں مخل ہوتا تھا اوس کے جتنے مسافر جہاز پر تھے قبل اس کے ڈوبنے کے ساحل پر پہونچا دئے گئے۔ شاہی ہائی فلائر درجہ دوم کا محفوظ جنگی جہاز ہے۔ اس کا وزن ۵۶۰۰ ٹن ہے اور ۶۔ انچ کی گیارہ توپوں سے مسلح ہے۔ یہ جہاز مقابلۃً پرانا ہے اور مدت تک ایسٹ انڈیز اسٹیشن پر رہا ہے۔

جرمن کے سرکاری تار سے معلوم ہوا کہ جرمن جنگی جہاز میگڈی برگ جو بحر بالٹک میں کہرہ کی وجہ سے کنارہ پر زمین میں جا لگا تھا۔ تباہ ہو گیا۔ سرکاری خبر سے ظاہر ہوتا ہے کہ اوس جنگی جہاز کی حالت ویسی ہی نازک تھی کیونکہ روسی جنگی جہاز قرب میں تھے اور جرمنی جہاز کے کپتان کے مایوس ہوکر اپنے جہاز کو بارود سے اڑا دیا۔ چونکہ یہ خبر جرمن ذریعہ سے موصول ہوئی ہے انغلب ہے کہ جرمن جہاز میگڈی برگ جرمنی اور روسی بحری لڑائی میں تباہ ہوا۔

خلاصہ

جرمن کی متحدہ فوج کے بائیں بازو کی طرف سے بڑی کثیر تعداد میں حملہ کرنے سے اوس حصہ فوج کی کیفیت بڑی نازک ہو گئی ہے۔ لیکن متحدہ فوج کو قوی امید ہے کہ بازو کے جانب سے حملہ کی پوری روک تھام کی جا سکے گی۔ میدان جنگ کے دوسرے مقامات کے حالات نہایت قابل اطمینان ہیں۔

ہندوستان میں اشرفیوں کی خواہش

موجودہ قوانین کی رو سے گورنمنٹ مجبور ہے کہ ساورین (اشرفی) کے عوض میں روپیہ (چاندی کا سکہ) دیوے۔ لیکن وہ اس امر پر مجبور نہیں ہے کہ روپیہ کے عوض میں اشرفی دے۔ اشرفیاں ہندوستان میں نہیں ڈالی جاتیں۔ بلکہ سمندر کے راستہ سے اس ملک میں آتی ہیں یہ بات صاف ظاہر ہے کہ بمبئی اور کلکتہ میں روپیہ بنتے ہیں قانونی اختیارات کی رو سے گورنمنٹ نے موجودہ لڑائی کے شروع ہونے پر اپنے خزانوں سے اشرفیوں کے اجرا کی ممانعت کر دی ہے جس کی وجہ سے طرح طرح کی خبریں اڑ رہی ہیں۔ لہذا یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اسی ممانعت کی وجہ کی تشریح کی جاوے۔ فی زمانہ سونے کی اندرونی تجارت میں اتنی قدر نہیں رہ گئی جتنی کہ پچھلے زمانہ میں ہوا کرتی تھی۔ آجکل بین الاقوام تجارت میں البتہ سونا زیادہ کارآمد ہے اور گورنمنٹ کی غرض اشرفیوں کے تمام مانگ کو نہ پورا کرنے کی محض یہ ہے کہ سونے کو اس ضروری استعمال کے لئے جو تجارت بین الاقوام ہی کام میں لاوے اگر گورنمنٹ معمولی طریقہ سے اشرفیوں کا اجرا کرے تو تمام اشرفیاں محض چھوٹے چھوٹے تاجروں کے قبضہ میں ہو جاوینگی اور یہ احتمال ہوتا ہے کہ ایسی چھوٹی بساط کے سوداگر وغیرہ ان اشرفیوں کو روک رکھیں گے۔ یا دفن کر دینگے۔ جس سے یہ اشرفیاں کسی کے کام میں نہ آوینگی۔ اس وجہ سے ضروری ہوا کہ عام اجرا اشرفیوں کا روک دیا جاوے گورنمنٹ ہند کے پاس کافی مقدار میں اشرفیاں موجود ہیں ہندوستانی خزانوں میں پندرہ کروڑ سے زیادہ روپے کی اشرفیاں موجود ہیں۔ اور انگلینڈ کے خزانوں میں ساڑھے تیرہ کروڑ کی اشرفیاں ہیں علاوہ اسکے گورنمنٹ کے پاس سکیورٹیز (کاغذات) ہیں جنکو گورنمنٹ نہایت آسانی سے اشرفیوں میں بدل سکتی ہے۔ ان تمام آمدنی کے ذریعوں کو گورنمنٹ اپنے ہاتھ میں رکھنا چاہتی ہے تاکہ وہ سب سے زیادہ مفید کام میں استعمال کرے۔ اگر لڑائی کی وجہ سے ایسا ہو کہ ہندوستان اس قدر مال غیر ممالک میں فروخت نہ کر سکے کہ اس کی قیمت سے اوس مال کی قیمت ادا کر سکے جو باہر سے ہندوستان میں آتا ہے تو لازم ہوگا کہ اشرفیاں غیر ممالک کو بھیجی جاویں کیونکہ غیر ممالک روپے یا نوٹ قبول نہ کرینگے کیونکہ اون کے ممالک میں ہمارے ہندوستانی روپے اور نوٹ نہیں چلتے اور اسی خاص وجہ سے گورنمنٹ فی الحال اشرفیوں کو محفوظ رکھنا چاہتی ہے۔ ایک امریکہ کے باشندہ نے اسی مصلحت کے متعلق یوں لکھا ہے۔

اگر کسی شہر میں آگ لگنے کا خطرہ ہو اور افسران ہر باشندہ کو ایک ایک بالٹی پانی اوس آگ کو بجھانے کے لئے بانٹیں تو کیا نتیجہ ہوگا۔ جب آگ شروع ہو گی تو بدنصیب مالک مکان اپنی بالٹی سے آگ بجھانے کی کوشش کریگا

دوسرے باشندے اپنی اپنی بالٹی خاص اپنے خطرہ کے بچاؤ کیواسطے محفوظ رکہیں گے۔

نتیجہ یہ ہوگا کہ آگ اسی مکان سے پہیلے گی اور پہر اوس کا روکنا غیر ممکن ہوگا - برخلاف اس کے اگر افسران بجائے اس طرح بیقاعدہ پانی بانٹنے کے ایک خاص مقام پر ایک حوض میں تمام پانی جمع رکہیں اور حوض سے دوسرے مقامات پر نل کے ذریعہ سے ضرورت کے وقت پانی پہنچانے کا انتظام رکہیں تو شہر یقیناً آگ سے بچالیا جا سکیگا۔

اشرفیون کے متعلق گورنمنٹ ہند کے موجودہ مصلحت کی بالکل یہی کیفیت ہے

یہ یاد رکہنا چاہئے کہ سونا زیادہ تر جنوبی افریقہ سے جو انگریزی مملکت ہی میں لایا جاتا ہے - لہذا اس امر کا قطعی خطرہ نہیں ہے کہ لڑائی کے زمانہ میں سونے کی آمد مملکت انگلشیہ سے منقطع ہو جاویگی اگر کسی شخص کو ممالک غیر میں کچہہ روپیہ ادا کرنا ہے تو وہ چند بنک کے ذریعہ سے جن کے ہاتھ حسب ضرورت ہو - ہفتہ میں گورنمنٹ اشرفیاں مبلغ پندرہ روپیہ ۲ آنہ ۶ پائی کے نرخ سے فروخت کرتی ہے - لنڈن میں حاصل کر سکتا ہے۔

سیونگ بنک میں جو روپیہ جمع ہے خطرہ میں نہیں ہے

۲ - دوسرا امر جو حال میں قابل توجہ ثابت ہوا ہے وہ سیونگ بنک ڈپازٹ کا سوال ہے۔

اس مہینہ کے شروع میں ایک تار موصول ہوا ہے جس سے معلوم ہوا کہ جرمن گورنمنٹ نے تمام روپیہ جو جرمنی کے سیونگ بنک میں تہا ضبط کر لیا لیکن یہ واقعہ نہ تہا حقیقت یہ تہی کہ جرمن گورنمنٹ نے اختتام جنگ تک سیونگ بنک سے روپیہ کی وصولی کی ممانعت کر دی تہی۔

اس سے روپیہ جمع کرنے والون کو کوئی نقصان آخیر میں نہ ہوگا - بہرکیف ایک حماقت آمیز خبر اڑی کہ ہندوستان کے سیونگ بنک بہی اب محفوظ نہیں ہیں اور اس سے بیشمار آدمیون نے روپیہ نکالنا شروع کر دیا یہ امر محتاج بیان نہیں ہے کہ ہندوستان میں جو میدان جنگ سے اس قدر فاصلہ پر ہے - سیونگ بنک کے متعلق کسی قسم کا خطرہ نہیں ہے اور گورنمنٹ کا ہرگز یہ منشا نہیں ہے کہ سیونگ بنک کے روپیہ کو ضبط کرے روپیہ نکالنے و جمع کرنے والون کا ہی نقصان ہے کیونکہ اون کو سود نہ ملے گا - گورنمنٹ ہند کے پاس کافی ذریعہ ہیں جن سے یہ تمام مطالبات بلا دقت ادا کئے جا سکتے ہیں۔

۳ - بازاری خبرون کا ایک اور نتیجہ یہ ہوا ہے کہ لوگ نوٹ قبول کرنے سے انکار کرنے لگے ہیں۔ نوٹ قبول نہ کرنے کی وجہ محض یہ معلوم ہوتی ہے کہ لوگون کو اندیشہ ہے کہ گورنمنٹ نوٹ سے روپیہ نہ دے سکے گی - ہر نوٹ پر گورنمنٹ کا وعدہ ہے کہ حامل کو مقام متذکرہ پر نوٹ کے عوض چاندی کا سکہ دے گی - حال کے نقشہ سرکاری سے معلوم ہوگا کہ گورنمنٹ کے پاس ۳۰ کروڑ روپیہ نقد محض نوٹ کے عوض روپیہ دینے کے لئے مخصوص کر دیا گیا ہے پس ثابت ہوا کہ گورنمنٹ نوٹ کے عوض روپیہ نہ دے سکنے کا کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا - فی الحقیقت اس قسم کا خیال بہی ناتعلیم یافتہ اور جاہل لوگون کے ذہن نشین ہے - یہ بہی سنا گیا ہے کہ ہندوستان کے چند حصوں میں چند چالباز شخصوں نے یہ خبر عمداً پہیلائی ہے کہ نوٹ آجکل محفوظ نہیں ہیں ایسے شخص محض کی نیت عام لوگون کو دہوکہ دیکر ارزان قیمت پر نوٹ خود خرید کر اور سرکاری خزانہ سے پوری اصلی قیمت وصول کر کے ذاتی فائدہ اٹہانے کی ہے۔

(۵)

نینی تال ۳۱ - اگست ۱۹۱۴ء

فرانس کی سرحد پر فوجی کارروائیان

کل و آج کے تارون سے دونون طرف کی فوجون کی اصلی حالت کا کچہہ پتہ نہیں چلتا۔

متحدہ فوج کے بائیں بازو پر جرمن فوج کا قیام اندیشہ پیدا کرتا ہے گو کہ جرمن لوگ حملہ کرنے میں کچہہ سست ہو گئے ہیں - بلجیم سے یہ خبر بہت امید دلانے والی ملی ہے کہ ۲۹ - اگست کی رات کو ایک سو ساٹہہ فوج سے بہری ہوئی گاڑیان جنوب و مغرب جانب سے برمسلسل ہوتی ہوئیں یورپ کی طرف گئی ہیں - یہ کہا جاتا ہے کہ اس کا مطلب ہے کہ کچہہ فوج فرانس کے شمالی سرحد سے مشرقی پروشیا میں روسیون کی فوج کو روکنے کیواسطے جو کہ بہت زور سے آگے بڑہی آرہی تہی ہٹالی گئی۔

ایک لڑائی نوٹرنائی میں ہوئی جو کہ بلجیم میں ہے اور فرانسیسی سرحد سے پانچ میل کے فاصلہ پر ہے جہان پانچ ہزار جرمن سوارون نے سات سو انگریزی پیدل سپاہی پر جنکے پاس دو توپیں تہیں حملہ کیا - انگریزون نے دشمنون کو کئی گہنٹہ تک روک رکہا اور اون کے بہت سے سپاہیون کو مار ڈالا۔

جب انگریزون کے آدمی مارے گئے تو انگریزی فوج خوب لیکیا بہہ گہبرائی واپس آگئی - صرف تین سو وہان تک پہونچے اور اون میں سے بہت سے آدمی مضروب تہے۔

بلجیم میں فوجی کارروائی

جرمنی کے خلاف بلجیم کے دوبارہ فوج کشی کے متعلق یہ خبر ہے کہ لووین کے قریب میں جرمنی نے اپنے ہی فوج کے آدمیون کو دشمن سمجہہ کر گولہ باری شروع کر دی - جس فوج پر گولہ باری کی گئی تہی اوسنے یہ سمجہا کہ گویا لووین سے آئین لووین جرمنی کے قبضہ میں تہا لہذا اس فوج نے باشندگان لووین کو سزا دینے کی غرض سے شہر پر فوج کشی کی۔

بیان کیا جاتا ہے کہ باوجود باشندگان لووین کے عذر کے جرمن فوج نے بہت سے آدمیون کو قید کر لیا اور عورتون کو ریل میں سوار کرا کر کسی لامعلوم مقام پر روانہ کر دیا - اور تمام شہر کو جلا دیا - گرجا و یونیورسٹی (دار العلوم) و کتب خانہ جلکر خاک ہو گیا۔

بہت سے مشہور باشندون کو گولی مار دی گئی - اور زرخیز شہر لووین جس کی آبادی ۴۰۰۰۰ کی تہی اب محض جلتے ہوئے کوئلہ اور راکہہ کا ڈہیر رہ گیا ہے۔

انٹورپ سے ۳۰ - تاریخ کا ایک سرکاری تار خبر دیتا ہے کہ جرمنی فوج کا واپس آنا صوبہ انٹورپ سے صاف معلوم ہوتا ہے اور لمبرگ کے صوبہ کا کچہہ حصہ جرمن فوج سے بالکل خالی ہو گیا۔

روسیوں کا آگے بڑھنا

ریوٹر ۲۹ - اگست کو خبر دیتا ہے کہ روسیون نے کونگسبرگ کو بالکل گہیر لیا - انہوں نے الینسٹین کے ضروری ریلوے جنکشن کو بہی لے لیا - ریوٹر ایجنسی کے مطابق روسیون نے شاید جرمنی پر حملہ کرنے کے وقت سے اب تک سو توپیں پائیں ہیں۔

۲۹ - اگست کو ایک جرمن زپلن ہوائی جہاز نے ملاوا سے چہوٹے شہر کو جو کہ روسی پولینڈ کے شمالی سرحد پر ہے گولہ باری کی - روسیون نے ہوائی جہاز کو برباد کر دیا اور اس جہاز پر آٹہہ آدمی دو تیز چہوٹنے والی توپیں اور کچہہ بارود پکڑا۔

آسٹریا و روس کے درمیان لڑائی

لمبرگ کے شمالی سرحد پر روسیون کو آسٹریا والون پر فتح ہوئی اور ایک لڑائی میں تین ہزار آسٹریا والے مارے گئے شہر لبلن کے قریب جو روسی پولینڈ کے جنوب و مغرب جانب ہے ایک سخت لڑائی ہو رہی ہے - ریوٹر کے ۳۰ - اگست کے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ لیمبرگ کے نزدیک روسیون کو بڑی فتح ہوئی - دو ہزار آسٹریا کے سپاہی قید ہوئے اور بیرہ توپین چہین لی گئین روسیون نے تمام ہنگرین فوج کا محاصرہ کر لیا - ہنگرین فوج نے اطاعت قبول کر لی۔

بحری

لندن میں پریس بیرو نے یہ شائع کیا ہے کہ بمقام ہیلگولینڈ جرمن بیڑہ پر انگریزی بیڑہ نے ایک متحدہ حملہ کیا اور جرمنی کے کروزر و تباہ کن جہاز و نیز کروزر جو ساحل جرمن کی محافظت کرتے تہے اور انگریزی سمندر کے تیز چلنے والے انگریزی جہاز و کروزر و تباہ کن جہاز سے مقابلہ ہوا - انگریزی تباہ کن جہاز اور دشمن کے جہازون میں سخت لڑائی ہوئی - انگریزی ہلکے کروزر کے بیڑہ نے جرمنی کے کروزر کو ڈوبا دیا - جرمنی کا ایک اور کروزر کہرے میں آتش زدہ اور ڈوبتا ہوا غایب ہو گیا - انگریزی ہلکے کروزر امیتہسٹ اور تباہ کن جہاز لیرٹیز کو نقصان پہونچا۔

جرمنی نے کروزر ان کوئیلن و اریاڈنی و تباہ کن جہاز نمبر ۱۸۷ کے ضائع ہونے کا اعلان کیا ہے۔

مینز ایک تیسرے درجہ کا کروزر ہے جس کا وزن چار ہزار دو سو تیس ٹن ہے - اوس کی رفتار ۲۸ میل فی گہنٹہ ہے اور اسپر ۳۰۰ میں سو افسر اور سپاہی ہیں یہ سن ۱۹۰۹ء میں طیار ہوا تہا۔

کوئیلن ایک دوسرا تیسرے درجہ کا کروزر تہا - اوس کا وزن چار ہزار دو سو اسی ٹن تہا اور ۱۹۰۵ء میں طیار ہوا تہا - اسکی رفتار ۲۷ میل فی گہنٹہ سے کچہہ زیادہ تہی اور اسپر ۳۶۲ آدمی تہے۔

اریاڈنی ۲۶۱۰ ٹن وزن کا ایک دوسرے درجہ کا کروزر تہا اور سنہ ۱۹۰۰ء میں طیار ہوا تہا - اسکی رفتار ۲۲ میل فی گہنٹہ ہے اور اسپر ۲۴۹ افسر اور آدمی ہیں۔

دو جرمن تباہ کن جہاز جو ڈبو دئے گئے تہے زمانہ حال کے بنے ہوئے تہے - بحری لڑائی میں ۲۹ انگریز مقتول ہوئے اور ۳۵ مجروح - انگریزی جہازون نے دو سو جرمن ملاحون کو بچایا جو ولایت لائے گئے۔

ریوٹر خبر دیتا ہے کہ اخبار اور عوام یہہ سنکر بہت خوش ہوئے ہیں کہ ہندوستانی سپاہی لڑائی میں بہیجے جائینگے کیونکہ وہ سمجہتے ہیں کہ سلطنت کی یکجہتی کا اس سے بڑہکر اور کوئی ظاہری ثبوت نہیں ہے - ہندوستانی فوج کے اعلے درجہ کے لڑنے کی قابلیت کا ہر جگہ ذکر ہو رہا ہے۔

ایک دل خوش کن نظارہ آج لندن میں دیکہا گیا جب کہ رنگروٹون کی نئی شہری فوج شہر کے اندر ہو کر وفاداری کی قسم کہانے کی رسم ادا کر کے گزری - ان کے جسم بہت اچہی ساخت کے تہے - چند ہندوستانی بہی اس فوج میں شامل کئے گئے تہے اور اون کو بہت بڑہاوا دیا گیا - وے پہلے ڈاکٹری کام کے لئے شریک ہوئے تہے لیکن اب غالباً ان کی مراد پوری ہوگی اور وہ لڑائی میں شریک ہو سکین گے۔

ٹرانسوال کے ہندوستانیون نے یونین گورنمنٹ سے درخواست کی ہے کہ جس کسی مفید کام میں ضرورت ہو وہ لگائے جائین۔

گورنمنٹ نے اس کے جواب میں انکی علو ہمتی کی داد دی ہے - ولایت کے مسلمانون نے اپنی اپنی وفاداری کا اعلان کیا ہے - اور ناراضگی کے ساتہہ جرمن کے اس خیال کی تردید کی ہے کہ مسلمان بغاوت کرنے کے لئے ابہارے جا سکتے ہیں۔

کیا لڑائی کی خبرین چہپائی جاتی ہین

ہر جگہ یہ کہا جاتا ہے کہ لڑائی کی خبرین چہپائی جاتی ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ دیا ہوتا ہے

لیکن فوجی افسران خاص وجوہات سے خبرون کو چھپاتے ہیں نہ کہ سیول افسر ایسا کرتے ہیں۔

فوجی کارروائیون کی کامیابی کے واسطے یہ ضروری ہے کہ دشمن کو فوجون کے آگے بڑھنے کی اون کی کامیابی کی اور اون کے پیچھے ہٹنے کی نیز یہ کہ وہ کس مقام پر ہیں اور اون کی ہمت کا کیا حال ہے یہ سب خبرین نہ معلوم ہوں۔ اس وجہ سے جتنی خبریں لڑائی کے میدان سے آئی ہیں وہ سب ایک خاص افسر جسکو سنسر (جو خبرون کی جانچ کرتا ہے۔) کہتے ہیں اوس کے پاس جاتی ہیں اور وہ پوری جانچ کے بعد اون خبرون کو باہر جانے کا حکم دیتا ہے کہ جن کو وہ سمجھتا ہے کہ کسی طرح پر نقصان دہ نہ ہون گی چونکہ آجکل تار بے تار کا تار اور بہت سے ذریعے بہت جلد خبر پہنچانے کے ہیں۔ اسواسطے سنسر کو ایسی خبرون کے باہر جانے کے لئے حکم دینے میں ہوشیار رہنا پڑتا ہے جو نکہ دشمن کو کسی نہ کسی طرح پر فائدہ پہونچانے والی ہیں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ دشمنون کے جاسوس قریب قریب ہر ایک ملک میں ہون گے جو کہ اون خبرون کے پانے کی کوشش میں ہون گے جو کہ اون کے ملک کے لئے فائدہ مند ہون گے اور جو کہ اون کو اپنے ملک کے پاس کسی نہ کسی طرح پر ضرور پہنچا دینگے۔ یہہ بھی خبر کا پہونچنا ممکن نہیں ہے سوا اس کے کہ بلا تار کے تار کے ذریعہ ایسا کیا جائے۔ لیکن بہت سے ملک جرمنی کے قریب ایسے ہیں جو کہ لڑائی میں شریک نہیں ہیں اور اگر وہان ایسی خبرین پہونچین گی تو ممکن ہے کہ وہ جرمنی کو بھیجدی جائین۔ فوجی سنسر (افسر جو خبرون کی جانچ کرتا ہے) سے اسوقت سب ناخوش ہیں۔ باہر سے لیکر معمولی آدمی تک ہر ایک آدمی کو چاہیے کہ صبر سے کام لے اور لڑائی کی نئی نئی صورتون کو دیکھے۔ اور اسبات سے اپنے دل کو تسلی دے کہ بہت سے ایسے آدمی ہیں جنکو لڑائی کے حالات سے خاص تعلق ہے۔

لوگون کی دوسری شکایت لڑائی کی خبرون کے چھپانے کے بارہ میں یہ ہے کہ در اصل سب خبرین انگریزی یا فرانسیسی ذریعہ سے ملتی ہیں اور یہ نہین معلوم ہوتا کہ جرمن کا کیا بیان ہے۔ اور جرمنی کا اس کے بارہ میں خیال ہم کو نہیں معلوم۔

ہندوستان میں عام لوگون کو چاہیے کہ اسبات کا شک نہ کرین کہ بُری خبرین اون سے اسواسطے چھپائی جاتی ہیں کہ وہ لوگون کے دلون پر بُرا اثر پیدا نہ کرین۔ برٹش سرکار کی یہ نیت نہیں ہے یہ اوس کے اعلان سے صاف ظاہر ہے جو کہ اوس نے بحری لڑائی کی بابت کیا ہے اور جس سے وہ خاص طور سے تعلق رکھتی ہے اور تمام مشہور لڑائیون کا نتیجہ چاہے اوس میں کامیابی ہو یا نہ ہو بہت جلد مشتہر کیا جایگا۔

ہندوستان میں فوجی نقل وحرکت

اخبارون کے ایڈیٹر کو معلوم ہے کہ گورنمنٹ نے بحری و فوجی خبرون کے بارہ میں حکم نامہ جاری کیا ہے اور منع کیا ہے کہ فوجون کی نقل وحرکت اور دوسری فوجی کارروائیان جو کہ ہندوستان کے اندر کی جاتی ہیں اخبارون میں نہ چھاپیں۔ اس ممانعت کا مطلب یہ ہے کہ ایسی خبرین دشمن کے لئے فائدہ مند ہون گی اور اس لئے پوشیدہ رکھی جانی چاہئیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ حال میں ایک لاکھ ستر ہزار انگریزی فوجیں جمع کی گئین اور انگلستان سے فرانس کو روانہ کی گئین لیکن اسکا انگلستان کے اخبارون میں کوئی ذکر نہیں آیا۔ گورنمنٹ کو معلوم ہے اور امید بھی کرتی ہے کہ ہندوستانی بر بنا حب الوطنی کے خیال سے اس معاملہ میں بالکل خاموشی اختیار کرے گا۔ بہر حال یہہ بہتر ہوگا کہ عام لوگ ہندوستان میں فوجی نقل وحرکت کے پوشیدہ رکھنے کی وجوہات کو سمجھ لین۔

(۶)

بنی تال ۱۴ ستمبر ۱۹۱۴ء

انگریزی فوج لڑائی کے مقام پر

کل تک اسبات کا بالکل پتہ نہیں ملا تہا کہ فرانس کی سرحد پر انگریزی فوج کس مقام پر ہے۔ اور فرانسیسی کس طریقہ سے اپنی حفاظت کر رہے ہیں روزانہ خبر کے پرچہ میں جو ۲۹ اگست ۱۹۱۴ء کو نکلا تہا اس امر کا خوف ظاہر کیا گیا تہا کہ متحدہ فوج کے بائین بازو پر حملہ ہونے کے اندیشہ سے ممکن ہے کہ متحدہ فوج کسی قدر پیچھے ہٹا لیجاوے تاکہ بجائے بازو کے جرمنی کے حملے کو روکنے کیلئے سامنے سے مقابلہ کیا جاسکے۔ یہ نقل وحرکت بنی الواقع کرنی پڑی اور ریوٹر کے تار موجہ ۱۳ اگست کے مطابق انگریزی و فرانسیسی فوج اب دریائے سوم کے دہانہ سے لیکر کل دریا پر قلعہ لا فائر اور لون سے گذر کر میز برس تک جو کہ فرانس و بلجیم کے سرحد پر ہی پہیلی ہوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ۲۳ و ۲۷ اگست کے اندر ان فوجون کو چالیس میل کے قریب پیچھے ہٹنا پڑا ہے یہ نقل وحرکت متحدہ فوج کو مجبوراً کرنی پڑی کیونکہ جرمن نے موٹر کارون و ہوائی جہازون پر اپنے توپخانون کو سوار کرکے متحدہ فوج پر نہایت زبردست حملہ کیا تہا اور حتی الامکان انگریزی فوج کو پریشان کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکہا۔

لارڈ کچنر نے جو بیان ۳۰ اگست کو لندن میں کیا ہے اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ ۲۳ لغایت ۲۶ اگست یعنی ۴ روز تک انگریزی فوج اور جرمن فوج میں لڑائی ہوتی رہی جس میں چار و چھ ہزار کے اندر انگریزی سپاہی مارے گئے۔ مگر جرمن کا نقصان اس سے بھی شدید ہوا اور انگریزی فوج کا طرز عمل شروع سے آخر تک نہایت قابل تحسین رہا جو ایک بہت بڑی انگریزی کامیابی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ۲۶ اگست کی لڑائی سب جو نقصان کیمبرائے ہوئی۔ انگریزی فوج پر بے شمار جرمن فوج نے حملہ کیا مگر انگریزی فوج نے جبکہ اون پر گولی چل رہی تہی بے حد استقلال کو راہ دی اسی روز انگریزون کی چند توپیں اون کے قبضہ سے نکل گئیں کیونکہ توپخانہ کے گھوڑے جرمن توپخانہ کے گولون سے ہلاک ہوگئے تہے یہ کہا جاتا ہے کہ انگریزی فوج کی بہادری کے ساتھ محافظت کرنے کی وجہ سے متحدہ فوج کا بایان بازو بچ گیا اور اسی کی وجہ سے جرمن کی فوج وسط فرانس میں بڑھنے سے معذور رہی۔

لارڈ کچنر نے آخر میں کہا کہ ۲۶ تاریخ کے بعد انگریزی فوج پر کوئی حملہ نہیں ہوا۔ اور وہ اپنی شاندار لڑائیون کے بعد آرام کر رہی ہے اور دوسری لڑائی کے لئے پوری ہمت کے ساتھ طیار ہے۔

لڑائی کی خبرون میں انگریزی رسالہ کی بہت تعریف ہے ۹ جرمن رسالے متواتر لڑائی اور اوسکی بے ترتیبی کی حالت میں پیچھے ہٹا دیا۔ لارڈ کچنر نے ۳۰ اگست کو اعلان کیا ہے کہ چونکہ جرمنی فوج نے حفاظت کرنے کی غرض سے کثیر تعداد میں فوج جمع کی تہی اور فوج کی پیشیں نہایت گنجان تہین لہذا بہ نسبت متحدہ فوج کے جرمن سپاہی زیادہ مارے گئے۔ مثلاً ۲۶ اگست کو لانڈریسیز میں انگریزی توپون نے جرمنی پیادہ فوج کے ایک پورے دستے کا جو ملا ہوا تہا سر اڑا دیا۔ اندازاً آٹھ یا نو سو لاشین صرف لانڈریسیز کے سڑکون و راستون میں پڑی پائی گئیں۔ سنا جاتا ہے کہ شہر شارلیول میں جو کہ دریا ئے سیمبر پر واقع ہے ایک اور لڑائی ہوئی جو انگریزون کے مفید رہی۔ دریائے میوس کے بائیس پل فرانسیسیون نے تباہ کردئے تہے اور تین پل کے نیچے اڑانے والے پلیتے لگا کر اس امید میں چھوڑ دئے کہ جرمنی ضرور ان پر ہوکر گذرینگے۔ جب جرمن شہر میں داخل ہونے کی غرض سے پل پر چڑھے تو پل اڑ گیا۔ اور جرمن اپنی فوج کو جو شہر میں تہی امداد نہ پہونچا سکے جس کی وجہ سے ان کو سخت نقصان پہونچا۔

خبر آئی ہے کہ بالپوم میں جو کہ دریا سوم کے آتر میں ایک گاؤن ہے لڑائی ہوئی۔

ایک بلجین سرکاری تار سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن فوج نے ٹوایسٹ کو اور ڈینڈرمونڈ کے اتر میں جتنا بلجیم کا حصہ ہے خالی کردیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن انٹورپ پر حملہ کرنے کو طیار نہیں ہیں۔

ریوٹر کا ایک اسی تاریخ کا تار خبر دیتا ہے کہ ایک جرمن ہوائی جہاز پیرس کے اوپر اڑتا ہوا گولہ برساتا رہا۔ لیکن کوئی نقصان نہیں ہوا۔

بحری

"ٹائمز لندن" نے اپنے خاص اشاعت میں جزیرہ ہیلگولینڈ کے قریب ساحل جرمنی کے بحری لڑائی کا حال شائع کیا ہے۔ انگریزی جنگی کروزر فیرلیس مع تباہ کن جہازون کے علی الصباح جرمنی کے جہازون کی تلاش کے اندر جزیرہ ہیلگولینڈ و ساحل جرمنی کے درمیان مین سمندر میں داخل ہوگیا۔ غنیم کو ان کی آمد کی خبر ہوائی جہاز سے ہوگئی تہی۔ جرمنی کے جہاز لڑنے کی غرض سے مقابلہ پر آئے اور انگریزی تباہ کن جہاز انہیں کہلے سمندر میں لے آئے۔ آرتھوزا پر جو کہ انگریزی جہازون کے آگے تہا دو جرمنی کروزرون نے حملہ کیا اور تین ہزار گز کے فاصلہ پر سخت لڑائی رہی۔ آرتھوزا کو کسی قدر نقصان پہونچا۔ مگر اوس نے جرمنی بیڑہ کو بہگا دیا جرمنی کا بڑا نقصان رہا بعد کو آرتھوزا اور فیرلیس انگریزی جہازان اور مینز اور ایک دوسرے جرمن کروزر سے لڑائی ہوئی۔ مینز ڈوب گیا۔ تب جرمنی کے کروزر کولن اور اریاڈنی نے جو مقام جنگ پر پہونچ گئے تہے انگریزی جہازون پر جو نقصان رسیدہ تہے حملہ کرنا چاہا مگر انگریزی جنگی کروزر عین وقت پر پہونچ گئے اور اونہون نے جرمن کے جہازون کو ڈبو دیا۔ گو کہ جرمن کے صرف دو تباہ کن جہاز ڈوبتے ہوئے دکہائی پڑے تاہم اٹھارہ یا بیس کشتیون نے جو جرمن نے آگے بڑھ کر حلقہ باندہ لیا تہا بہت نقصان اٹھایا اور بالآخر بہاگ کر جان بچائی تخمیناً نو سو آدمی مارے گئے اور ڈوبے ہون گے اور تین سو قید کئے گئے صرف دو انگریزی تباہ کن جہازون کو نقصان پہنچا اور انگریزی آدمیون میں سے ۲۹ مارے گئے۔ اور ۳۵ زخمی ہوئے۔ اس لڑائی سے انگریزی توپون کی عمدگی اور تپ چلانے والون کی نشانہ بازی ثابت ہوگئی۔ لڑائی میں کامیابی اصل میں سمندر کے نیچے کے سراغرسانون کے بے مثیل جرأت کی وجہ سے ہوئی۔ کیونکہ وہ باوجود یہ علم کے کہ سمندر کے نیچے خطرناک پلیتے بچھائے ہوئے تہے۔ غنیم کے سمندر میں جا گہسے۔

اس لڑائی میں کروزر جنگی کروزر تباہ کن اور زیرآب چلنے والے جہازون کا ذکر آیا ہے۔ کروزر ایسے جنگی جہاز ہیں جو بہت تیز چلتے ہیں اور شروع میں۔ سراغرسانی کا کام کرتے تہے اور اسباب یا آدمیون سے لدے ہوئے جہازون کی حفاظت کرتے تہے وہ جنگی جہاز جو اس کام کو کرتے ہیں سب کروزر کہلاتے ہیں جنگی کروزر وہ ہیں جو اس قدر کافی مضبوط ہوتے ہیں کہ وہ ایسی بحری لڑائی میں شریک ہوسکتے ہیں کہ جس میں بڑے بڑے جنگی جہاز موجود ہون یہ جنگی کروزر قریب قریب جنگی جہازون کے برابر طاقتور ہیں اور اون سے زیادہ تیز چلنے والے ہیں جنگی جہاز اون جہازون کو کہتے ہیں۔ جو کہ لڑائی کے کام والے جہازون میں سب سے بڑے اور طاقتور ہیں ان پر کئی بڑی بڑی توپیں ہوتی ہیں اور اون کو بحری قلعہ کہنا بیجا نہ ہوگا اب تباہ کن ہیولے و تیز چلنے والے جہاز ہیں۔ جن کا کام تارپیڈو جہازون و زیرآب چلنے والے جہازون سے لڑتا رہتا ہے۔ ان پر تارپیڈو اور ہلکی تیز چلنے والی توپیں ہوتی ہیں۔

اور یہ آجکل زیادہ تر سراغرسانی کے کام میں لائے جاتے ہیں۔ تار پیڈو جہاز چھوٹے اور تیز جہاز ہیں اور ان کا کام دشمن کے جہازون پر تارپیڈو چھوڑنا ہے۔

تارپیڈو ایک دہات کا ڈبہ ہے جس مین ایک تیز بھک سے اڑانے والی چیز رہتی ہے تارپیڈو جہاز یا دوسرے خاص قسم کے بنے ہوئے جہاز سے یہ پانی کے اندر یا باہر ایک نل کے ذریعہ چھوڑی جاتی ہے۔ یہ پانی کے اندر بہت تیزی سے جاتی ہے۔ اور جب کہ اوس جہاز سے ٹکراتی ہے کہ جس پر چھوڑی گئی تہی تو بہت ہی زور سے پھٹتی ہے زیر آب چلنے والے جہاز جیسا کہ ان کے نام سے ظاہر ہے ایک ہلکا جنگی جہاز ہوتا ہے جو حسب ضرورت بالکل پانی کے اندر چلتا ہے یہ سراغرسانی اور تارپیڈو چھوڑنے کے کام میں آتی ہے

ہندوستانی فوج میدان جنگ میں

۲۸۔ اگست ۱۹۱۴ء کو ہاؤس آف لارڈس میں لارڈ کچنر نے کہا ہے کہ تازہ فوج کے علاوہ جو کہ انگلستان سے بہت جلد آنیوالی ہے گورنمنٹ نے یہ بات طے کی ہے کہ ہماری فوج فرانس کی سرحد پر بڑہائی جائے اور ہندوستان سے دو دستہ پیدل اور ایک رسالہ شامل کئے جائیں۔ پہلا دستہ آرہا ہے۔ لارڈ کچنر نے یہ بہی کہا ہے کہ فرانس مین جتنے آدمی ہماری فوج سے ضائع جاتے ہین اتنے ہی نئے شامل کئے جاتے ہیں۔

لارڈ کریو نے ہندوستانی فوج کو لڑائی میں شامل کرنے کی نسبت یہہ جواب دیا کہ ہندوستان میں جو وفاداری اور جوش کی لہر پہیل رہی ہے اوسکی وجہ یہ ہے کہ ہندوستانیوں کی یہ خواہش ہے کہ ہندوستانی فوج اپنے انگلستان والے ساتھیوں کے ساتھہ میدان جنگ میں لڑے ہندوستان کو معلوم ہے کہ فرانس والون نے افریقہ کی فوج کو لڑائی میں شامل کیا ہے اور یہہ ہندوستانیون کے لئے باعث مایوسی ہوگی اگر وے لڑائی میں شریک ہونے سے محروم رکھے جائیں گے فوج کی تعداد اون سپاہیوں سے بڑہائی جائیگی جو جانباز اور دلاور ہین اور جو کہ فوجی تعلیم میں یکتا ہیں اور لارڈ کریو کو اس بات کا پورا یقین ہے کہ ہندوستانی سپاہی اپنی جانبازی اور ہمت کا پورا پورا ثبوت دین گے گو کہ ہندوستانی فوج باہر بہیجی گئی ہے تو بہی ہندوستانی سرحد پر کافی حفاظت رہے گی اور لارڈ کریو کو پورا یقین ہے کہ وفاداری کا جوش جو کہ ہندوستان مین ہر مذہب اور قوم میں پہیلا ہوا ہے ہندوستان کے اندر کسی طرح کی شورو شر نہ ہونے دیگا۔

لارڈ کریو نے ہندوستانی فوج کی روانگی کی بابت اپنی تقریر مین کہا کہ ہندوستانی سپاہی بڑے جانباز اور دلاور ہیں اور اون کی فوجی تعلیم بہی اعلیٰ درجہ کی ہے اور وہ پرانی تہذیب کا نمونہ ہیں۔ لارڈ کریو نے پہر کہا کہ مجھکو پورا یقین ہے کہ ہماری ہندوستانی رعایا کی یہ بہت بڑی خواہش ہے کہ وہ لڑائی میں لڑین گے اس سے اتنی ہی خوشی حاصل ہوتی ہے جتنی کہ ہماری خود مختار رعایا کے مدد دینے کی خواہش سے۔ ہمارے ساتہیون کے اوپر ناجائز حملہ سے اور ہم لوگون کا اوس کے روکنے سے جو جوش لوگوں میں پہیلا ہے اوس نے تمام اندرونی فساد کو روک دیا ہے۔

یہ جوش سب قومون اور فرقون میں پہیلا ہے لارڈ کریو نے کہا کہ ہم لوگون نے جو کارروائی سوچی ہے اوس کا ہندوستان میں بڑے جوش کے ساتہہ استقبال ہوگا۔

ہندوستانی یورپ میں

۲۷۔ اگست کو سکریٹری آف اسٹیٹ نے اون ہندوستانی انگریزی رعایا کے متعلق جو فی الحال ممالک یورپ میں بے سروسامان رہ گئے ہیں تار روانہ کئے تھے۔ سکریٹری آف اسٹیٹ اب اطلاع دیتے ہیں کہ آسٹریا و جرمنی کے علاوہ دوسرے تمام ملکوں میں ہندوستانیون کو مالی امداد پہونچانے یا اون کو اپنے وطن کو راہی جانے میں آسانیان مہیا کرنے کی کیفیت اب بدستور سابق ہے ان ہر دو ممالک میں جو ہندوستانی رعایا رہ گئی ہے اون کو مالی امداد پہونچانے کا انتظام یونائٹڈ اسٹیٹ کے سفیر سے کیا گیا ہے۔

اب وہ ہندوستانی رعایا کسی قسم کے خطرہ میں نہیں ہے مگر چونکہ لڑائی کی وجہ سے انتظام آمد و رفت بالکل درہم برہم ہو گیا ہے کسی خاص شخص کے متعلق عرصہ تک خبر ملنا دشوار ہے۔ غالباً یہ خبر اون ہندوستانیون کے لئے جن کے اعزہ فی الحال یورپ میں ہیں۔ فرحت بخش ہوگی۔

(۷)

نینی تال ۲۔ ستمبر ۱۹۱۴ء

شمالی فرانس میں جنگی کارروائیاں

فرانسیسیون نے جو سرکاری خبر ۳۱۔ اگست ۱۹۱۴ء کو پیرس سے شائع کی ہے۔ اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ انگریزی و فرانسیسی فوجون کو اس وجہ سے پیچھے ہٹنا پڑا کہ جرمن کی فوج فرانس کی اوس فوج کی صف کو جو مقام گیوٹ پر محافظت کر رہی تہی جو کہ بلجیم و فرانس کی سرحد پر واقع ہے توڑ کر اندر داخل ہو گئی جرمن کی فوج دریائے میوز کو پار کرکے اوس مقام پر داخل ہوئی تہی۔ قلعہ گیوٹ اون سرحدی قلعون میں سے تہا کہ جس پر فرانس کو بہروسہ تہا کہ کاش جرمن بلجیم کی جانب سے حملہ کرین گے۔ تو اون کا حملہ خاطر خواہ روکا جاسکے گا۔ شہر گیوٹ دریائے میوز کے کنارے ایک پہاڑی پر واقع ہے۔ یہہ پرانے نمونہ کا شہر ہے اور گذشتہ زمانہ میں نہایت مستحکم سمجہا جاتا تہا۔ اور یہ خیال کیا جاتا تہا کہ وہ کسی طرح سے فتح نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن آجکل وہ ایسا مستحکم نہیں رہا۔ کیونکہ آجکل کے زمانہ کی توپون اور طرز جنگ کو وہ قلعہ نہیں روک سکتا اس میں کوئی شبہ نہیں کہ فرانس نے اور دیگر مقامات پر جرمن کے حملہ کو روکنے کا کافی انتظام کیا۔ اور اپنے قلعون کو زیادہ مستحکم بنایا مگر سرحد بلجیم پر قلعون کو کافی مضبوط بنانے میں غفلت کی غالباً اوس طرف فرانسیسیون نے اس وجہ سے توجہ کرنا لازمی نہ سمجہا کہ اون کو یہ امید تہی کہ جرمن اپنے معاہدہ کو توڑ کر خلاف منصب ... انہون نے کیا حملہ نہ کرین گے۔

فرانسیسی سرحد پر جنگی کارروائی

تاریخ ۳۱۔ اگست ۱۹۱۴ء کو جو خبر پیرس سے آئی ہے اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن اور فرانس کی فوجون میں ... ہوا ... کے قرب و جوار میں فرانسیسی ... رہے۔ گیز ایک مقام ہے جو کہ ... شمال ۲۵ میل کے فاصلہ پر ہے اور ... کل کی خبر میں لکہا گیا ہے متحدہ فوج کے ... کا سلسلہ تہا اور کوئی خبر ... کی لڑائی میں مشغول ہونے کی نہیں آئی۔ یہ کہا جاتا ہے کہ ردکولی کے قرب و جوار میں جو کہ بلجیم کی سرحد پر ہے اور جو گیوٹ سے بہت فاصلہ پر نہیں ہے۔ لڑائی ہوئی ردکولی کے شمال میں جو کہ دریائے میوز کے قریب ہے ایک مقام ہے جسکو ارڈینز کا جنگل کہتے ہین جس مین پہاڑی اور ناہموار ملک شامل ہے اور جو گنجان جنگلون سے گہرا ہوا ہے۔ اور جس کا کچہہ حصہ فرانس میں ہے اور کچہہ بلجیم مین۔ دشوار گذار ملک ہے کہ جس میں جرمن اپنے ولیعہد کے زیر نگرانی جنگی کارروائی کر رہے ہیں۔ یہ خبر آئی ہے کہ فرانسیسیون نے جرمن کو نیوفشیٹو اور پیلیبل کے مواضعات کی طرف سے آگے بڑہنے میں روک رکہا ہے۔ یہ مقامات بلجیم کی سرحد پر واقع ہیں اور فرانسیسی سرحد سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر ہیں۔ فرانسیسی فوج کو جوارڈینز کے مغرب جانب تہی دریائے میوز پر جانا پڑا۔

جنوبی سرحد کی طرف جنگی کارروائیون کی نسبت پچہلے کئی دنون سے کوئی تحقیق خبر نہیں ملی ہے۔ پیرس کا ایک سرکاری تار ۳۰۔ اگست کو خبر دیتا ہے کہ فرانسیسی کچہہ تہوڑا رکنے کے بعد آگے بڑہے اور جرمن کو آہستہ آہستہ پیچہے ہٹا رہے ہیں۔ اور اس حصہ میں ایک عام کارروائی ہو رہی ہے یہ بہی خبر ملی ہے کہ فرانسیسی فوجون نے ۲۹۔ اگست کو صوبہ واسگیز اور لوارین مین حملہ کیا اور فتح حاصل کی۔ رات کے ایک فرانسیسی سرکاری تار سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن فوج نے متحدہ فوج کے بائین بازو کے گہیرنے کی چال مین اور کامیابی حاصل کی ہے اور انگریزی اور فرانسیسی فوج کو جو مغرب میں تہی اور پیچہے ہٹنا پڑا یہ بات خاص طور پر دیکہی گئی کہ انگریزی و فرانسیسی فوج کہیں بہی بدترتیب نہیں ہوئی۔

روس کی جنگی کارروائیون کی کوئی خبر نہیں سوا اسکے کہ اون کی فوجون نے آسٹریا پر حملہ کرنا ابہی تک جاری رکہا ہے۔ پولینڈ میں لبلن کے قرب و جوار کی لڑائی کا نتیجہ جو کہ ۳۰۔ اگست کے سرکاری پرچہ میں درج ہے ابہی تک کچہہ نہیں معلوم ہوا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ آسٹریا والون نے بہت بڑا نقصان اوٹہایا اور روسی بدستور آگے بڑہ رہے ہیں۔

بحری

ریوٹر رقمطراز ہے کہ جرمن کے سرکاری بیان میں بہی یہ بات شکر گذاری کے ساتہہ تسلیم کی گئی ہے کہ ہیلیگو لینڈ کے پاس جو لڑائی ہوئی تہی اوس میں جرمن ملاحون کو جو ڈوب رہے تہے بچانے میں انگریزی ملاحون نے بے حد جرأت و بہادری دکہلائی۔ آمس سرکاری بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ انگریزی ملاحون نے جرمن کے ڈوبتے ہوئے ملاحون کو بچانے کی غرض سے اپنے جہاز سے سمندر میں جان بچانے والی کشتیان اتارین اور اپنے ذاتی خطرہ کا بالکل خوف نہ کیا۔

جنگجو سلطنتون کے ہوائی جہاز

جرمنی کے پاس تیرہ بڑے جنگی ہوائی جہاز ہیں جو زیپلن کہلاتے ہیں ان پر چہوٹی مگر تیز چہوٹنے والی اور فاصلہ کے زد والی توپیں ہوتی ہیں اور اون جہازکی فی گھنٹہ پچاس میل کی رفتار ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اون زیپلن جہازون سے تین اسوقت بیکار ہیں اور گرفتار کئے گئے ہیں اون کے علاوہ جرمن کے پاس ۸ اسراغرسان ہوائی جہاز ہیں لیکن یہ جہاز حملہ کرنے کے کام کے نہیں ہین۔ جرمنی کے رفیق آسٹریا کے پاس محض چار سراغرسان ہوائی جہاز ہیں۔

فرانس کے پاس ایک جنگی ہوائی جہاز اور ۱۹ سراغرسان جہاز ہین۔ جن میں دو ہوائی جہازون میں خود بخود چہوٹنے والی توپیں ہیں۔ ۱۹۱۳ء میں بارہ اور سراغرسان ہوائی جہاز بن رہے تہے۔ انگریزون کے پاس ایک جنگی جہاز اور چار سراغرسان جہاز ہیں اور ۱۹۱۳ء مین دو اور بن رہے تہے۔

روس کے پاس ۱۲ سراغرسان جہاز ہین۔ جن میں سے ۶ تیز چہوٹنے والی ہلکی توپون سے مسلح ہین۔ یہ ہوائی جہاز غبارہ کے نمونے کے ہیں جن میں نہایت طاقتور انجن لگا ہوا ہے۔ جس کے ذریعہ سے یہ بغیر ہوا کے بہی چل سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ تمام سلطنتون کے پاس بہت سے ہوائی جہاز ہین جن کو ایروپلین کہتے ہین اور جو ہوا یا انجن کے ذریعہ سے اوڑتے ہین۔ یہ ہوائی جہاز بہت تیز چلتے ہین اور سراغرسانی کے کام کے واسطے بڑے جہاز زیادہ مفید ہیں۔ جو کچہہ مضرت یہ جہاز بم کے گولے گرا کر پہونچا سکتے ہیں وہ محض رات میں ممکن ہے کیونکہ دن مین تیز رفتار ایروپلین اور ہوائی توپین جو خاص ہوائی جہاز پر گولے مارنے کے لئے بنائی گئی ہیں اون کو تباہ کردین گے۔

مہاراجہ میسور کی سخاوت

ہندوستان کو اسبات کا فخر ہونا چاہئے کہ اس کے باشندے اپنی سلطنت کے اسقدر وفادار ہیں۔ بہت کم ایسے ہندوستانی ہیں جو لڑائی کا صرفہ برداشت کرنے میں حصہ لے سکتے ہوں لیکن زیادہ تر یہی سننے میں آتا ہے کہ ہندوستانیوں نے امپیریل انڈین ریلیف فنڈ میں کثیر چندہ دیا ہے۔ یہ فنڈ اس لئے کھولا گیا ہے کہ ہندوستان میں جو مصیبت لڑائی کی وجہ سے ہوگی اوس کی تلافی کی جائے۔ ہز ہائنس مہاراجہ صاحب میسور نے پچاس لاکھ کی کثیر رقم ہندوستانی فوج کی لڑائی پر روانہ کئے جانے کے خرچ کے لئے دیا ہے۔

دگنا بلکہ چوگنا منافع

دارالسلطنت دہلی کا مشہور و معروف اخبار

ہمدرد

کے ناظرین کو یکم جولائی ۱۹۱۷ء سے بدیں وجہ حاصل ہو رہا ہے کہ ایک طرف اوس کا رسم الخط بجائے عربی ٹائپ کے

مقبول نستعلیق میں بدل دیا گیا ہے

جس سے بمقابلہ سابق دگنے مضمون کی گنجائش پیدا ہوگئی ہے۔ دوسرے قیمت میں بقدر نصف کے تخفیف کردی گئی ہے لہذا جن مقامات میں ہمدرد کی ایجنسیاں قایم ہوچکی ہیں وہاں کے لوگ روزانہ ہمدرد بحساب ۱ فی پرچہ ایجنسی سے خرید سکتے ہیں۔ اور دیگر اصحاب للعہ سالانہ چندہ مع محصولڈاک براہ راست دفتر سے منگا سکتے ہیں۔ جس میں پرچہ گھر بیٹھے ملے گا اور کئی قسم کے دیگر فوائد حاصل ہوں گے۔ رہا ہمدرد کا مقصد اسکی نسبت مختصر لفظوں میں صرف یہ کہدینا کافی ہے کہ اس کا ہر ایک پرچہ ملک و قوم کی خالص ہمدردی کی اسپرٹ سے لبریز ہوتا ہے اور اس میں ہر فرقہ و طبقہ کے لوگوں کی فائدہ رسانی و دلچسپی کا سامان بہم پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

آپ ایک پرچہ خریدیں یا دفتر سے منگائیں

المشتہر

منیجر اخبار ہمدرد

کوچہ چیلان دہلی

روزمرہ کے بخار و تلی کا خاص علاج

اس کے ساتھ

موسم میں جاڑہ دیکر بخار باری سے ہوگا یہ ملیریا کی پہلی حالت ہے اچھی طرح اگر علاج نہیں کیا جاوے تو خون کو پانی کردیتا ہے تلی بڑھ جاتی ہے اور جسم لاغر ہوجاتا ہے اس شکایت کو دور کرنے میں ڈاکٹر ایس کے برمن کا

فصلی بخار و تلی کی دوا

ایک ہی دوا سے تین چار خوراک کے استعمال سے بخار کا آنا بند ہوجاتا ہے تلی گل جاتی ہے اور جلد آرام ہوجاتا ہے قیمت بڑی شیشی ۱۲ محصول ۱۴ خورد شیشی ۸ محصول ۵

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵-۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

ایجنٹ کنور بہادر گپت سوداگر - بجنور

شربت مفرح دافع الوبا

یہ شربت عمدہ قسم کے شیریں پانی میں ملاکر استعمال کیا جاتا ہے اس شربت سے طاعون زدہ کی گرمی فوراً رفع ہوجاتی ہے اور گرمی خشکی جو کسی کو ہیضہ یا کثرت سے ہوجاتی ہے اوس کا قلع قمع ہوجاتا ہے اور دودھ گھی وغیرہ کسی کی ضرورت نہیں رہتی حلق سے اترتے ہی آنکھ کھل جاتی ہے یہ شربت جس مریض کو مل گیا وہ چشم زدن میں اچھا ہوگیا علاوہ ازیں یہ شربت جملہ بخار فساد خون۔ بواسیر۔ تبخیر۔ مالیخولیا۔ اختلاج قلب تپ محرقہ میں نہایت مفید ثابت ہوا۔ مرض قلبی کو بمنزلہ اکسیر ہے۔ صغیر سن اطفال جو گرمی میں بھڑک جاتے ہیں اور اون کے لئے ایسا مسکن ہے کہ پھر دوا کی ضرورت نہیں رہتی۔ اور بچوں کو راحت سے نیند آجاتی ہے اور خارش تر و خشک میں فائدہ رسان ہے۔ بکثرت تیار ہوتا ہے باین ہمہ فی بوتل ۶ خورد شیشی چار اونس ۶ دو اونس ۳ ایک اونس ۱

ملنے کا پتہ

حکیم محمد حسن رضا سیوہارہ (بجنور)

عید اضحی کیلئے نادر تحفہ

خالص اسلامی ترکی ٹوپی

ساختہ قسطنطنیہ و مصر

اپنے متبرک روز عید کو استعمال کرکے رشتہ اخوت اسلامی کو مضبوط کیجئے۔

ترکی ٹوپی - ہر قسم کی ملایم و جاپانی استردار ہر رنگ و ہر سائز کی اعلےٰ ایک روپیہ سے تین روپیہ تک قیمت کی موجود ہیں۔

کلپاک - انور پاشا ٹوپی خاکی۔ سبز کاہی و سیاہ رنگ کی قیمت للعہ ۔

عید کارڈ نہایت خوشنما ترکی عید کارڈ جن میں سلاطین عثمانیہ و اعلےٰ ترک افسروں کے رنگین فوٹو قسطنطنیہ و مصر کی مشہور عمارات و مساجد کے نقشے وغیرہ قیمت دو روپیہ (عمہ) و عہ درجن۔

خادم قوم - ایس - ایف چشتی

اینڈ کمپنی۔ دہلی نمبر لقیہ - ہرکہ ہمایونی۔ ممولائی نیس۔ قسطنطنیہ۔ فبریقہ نیشنل۔ ایجپشین - ڈی تاربوش

قاہرہ - مصر

لیں مزید ٹوپی ایجاد حضور سلطان المعظم مصری ساختہ ہماری ٹوپی

ترکی ٹوپیاں

ہمارے یہاں خاص قسطنطنیہ و مصر کے اسلامی کارخانوں کی ساختہ ترکی ٹوپیاں (جو ہماری قومی سیادت کا تاج ملکی نفوق کا سہرا ہیں) ہر قسم اور ہر سائز کی موجود ہیں - امید ہے کہ برادران اسلام (بجائے ممالک غیر کی ٹوپیوں کے) اسلامی ساخت کی ٹوپیاں زیب سر فرماکر ہم خرما و ہم ثواب کے مصداق بنیں گے۔ نیز ہر قسم کی دیسی اور ولایتی ترکی ٹوپیاں وغیرہ نہایت عمدہ اور نہایت ارزاں موجود ہیں)

ملنے کا پتہ

سلیم برادرس نیا چوک کانپور

من موہنی

شوقین مزاج توجہ فرمائیں تعلف جوانی کا اٹھائیں۔ یہ وہ شے ہے جسکی تلاش میں بڈھے اور جوان رات دن لگے رہتے ہیں اسکی ایک ایک گولی جواہرات سے بڑھکر ہے چند روز کے استعمال سے بدن کو فولاد بنا دیتی ہے آدمی کیسا ہی نحیف سست اور کمزور کیوں نہ ہو ایک گولی دودھ کے ہمراہ کہانے سے آدھ گھنٹہ میں وہ طاقت پیدا ہوتی ہے کہ بڈھے جوان کو مات کردیں۔ ایک ٹکیہ آدمی کو ۲۴ مرتبہ اور ۲۴ آدمی کو ایک مرتبہ کافی ہے۔ فائدہ نہو تو دام دونے دینے کی شرط ہے اس خوبی پر فی بس ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) تین بکس ایکساتھ لینے سے چار روپیہ (للعہ)

گورے اور خوبصورت ہونیکی دوا - یہ دوا ولایتی خوشبودار پہولوں کی روح ہے اسکو ولایت کے ڈاکٹر نے بنا کر ابھی بھیجا ہے۔ سات دن چہرہ اور بدن پر ملکر نہانے سے سیاہ رنگت بھی گلاب کے پہولوں کی مانند سرخ اور سفید مخمل کی مانند ملایم ہوجاتی ہے - سیتلا ماتا کے داغ چھائیں چھیپ - جھریاں مہاسے وغیرہ سے جو چہرہ خوردہ اور بے رونق ہوجاتا ہے اون کو مٹا کر ایسی خوبصورتی آجاتی ہے کہ چہرہ چاند کی مانند چمکنے لگتا ہے تعریف یہ ہے کہ رنگت اور خوشبو اس سے پیدا ہوتی ہے ہمیشہ قایم رہتی ہے یہ وہ پوڈر نہیں ہے جسے بازاری عورتیں لگاکر گھڑی دو گھڑی چمڑی سفید کرلیتی ہیں قیمت فی بوتل ایک ساتھ لینے سے محصول معاف المشتہر

روپیتس چندر اینڈ کو سوامی گہاٹ متھرا ۹

ساٹھ بائیسکل اور بارہ ناول

ایک روزانہ اخبار مفت

اخبار بینی کا مذاق ہندوستان میں اگر بڑھ جائے تو چند دن میں ہندوستانیوں کی حالت میں عظیم الشان تغیر ہوجائے چنانچہ اسی غرض کو مدنظر رکھکر روزانہ اخبار آزادی لاہور سے جاری ہوا ہے جو ہندو مسلمانوں کا مشترکہ اخبار ہے اس کے مسلمان ایڈیٹر مولانا فرخ دہلوی ہیں اور ہندو پنڈت شمبر دیال ہیں۔ اس کے جاری کرنے سے مالکان منافع حاصل کرنا نہیں چاہتے بلکہ اس کے منافع کو ناظرین پر اس طرح تقسیم کیا جاتا ہے کہ ہر مہینہ ناظرین کے نام پانچ مرتبہ قرعہ نکالا جایا کرے گا۔ جس جس کا نام نکلا اوسکو ایک نیا بائیسکل اسی وقت بھیجدیا جایا کرے گا اور ایک روپیہ قیمت کا ایک یا دلچسپ ناول مفت ہر ایک خریدار کو دیا جاتا ہے اس مہینہ ناول چودھویں صدی کا فیشن ایس ڈاکو ناظرین کی نذر کیا جاتا ہے جس کے متعلق مصنف کا دعوے ہے کہ اگر دل نا پسند ہو تو اخبار بھی مفت ملاحظہ فرماکے اور اخبار دیم واپس منگوا لیجئے ایسے خوش قسمت وہی جو اسی وقت درخواست کردے قیمت ماہوار عہ - نمونہ مفت۔

المشتہر - کارخانہ رہنمائے تجارت لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ حج

(۳)

یہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ بمبئی گورنمنٹ نے جو تجاویز حج کے متعلق گورنمنٹ ہند کی خدمت میں قبل ازین پیش کی تہین اون سے عام طور پر مخالفت کی گئی تہی اور اسی بنا پر گورنمنٹ ہند نے اون تجاویز کو مسترد فرما دیا تہا اسی طرح بمبئی گورنمنٹ نے حال میں جو تجاویز پیش کی ہیں اون سے بہی مخالفت کی جا رہی ہے اور ایک حد تک یہ غلط فہمی پیدا ہو رہی ہے کہ خدانخواستہ گورنمنٹ ہند مسلمانوں کے مذہبی ارکان و فرائض میں مداخلت کر کے دشواریان پیدا کرنا چاہتی ہے۔

مذکورہ بالا خیال سے ہم اگرچہ متفق نہیں ہیں اور پبلک کے خیالات کی اصلاح میں ہم کوشش کر رہے ہیں لیکن اس کا علاج کیا کہ پبلک بعض تجربات اور مشاہدات سے اپنے خیالات میں مستحکم ہوتی جاتی ہے امسال جسوقت تک عرب سٹیمر کمپنی مسرز ٹرنر مارین کے مقابلہ میں اپنے جہازات چلاتی رہی اوسوقت تک کرایہ کی شرح بیس کمپیں سے زیادہ نہیں ہوئی لیکن جب یہ مقابلہ باقی نہیں رہا تو کرایہ کی شرح مسرز ٹرنر مارین نے یکدم ۲۶ ۱۶۵ روپیہ تک کر دی جس سے عازمان حجاز کو سخت دشواریان پیش آئین۔

اس وجہ سے ہماری رائے میں یہ مناسب ہے کہ گورنمنٹ ہند کسی ایسی تجویز کو ہرگز قبول و اختیار نہ کرے جس سے سفر حجاز مخصوص طور پر ایک کمپنی کے ہاتھ میں رہے یا کوئی کمپنی حاجیوں کی قسمت کی واحد مالک سمجھی جائے۔

اب سے پہلے ہم کسی اشاعت میں بمبئی گورنمنٹ کی جدید تجاویز پر بحث کر کے بتلا چکے ہیں کہ اگرچہ موجودہ تجاویز بظاہر مشکلات پیدا کرنیوالی نہیں ہین لیکن ان کی تہ مین بعض ایسی صورتین اب بہی موجود ہیں جو آیندہ نقصان رسان نتائج کی موجب ہونگی اور جن کا اثر عازمان حجاز پر برا پڑے گا اس لئے گورنمنٹ ہند کو چاہئے کہ وہ ان تجاویز پر کافی غور کرنے کے بعد کوئی فیصلہ فرمائے۔

مسٹر شوکت علی کے مضمون اور ایم جیونجی کی اسکیم کے مطالعہ سے ہم اس امر پر پہونچتے ہیں کہ گورنمنٹ ہند مسلمانان ہند کی ایک مشترکہ اور باقاعدہ کمپنی کو ایک ایسا موقع دے کہ وہ سفر حجاز کی موجودہ مشکلات کو دور کرنے میں کامیاب ہوسکین اور آیندہ گورنمنٹ کو سفر حجاز کے متعلق مزید توجہ کرنیکی ضرورت پیش نہ آئے۔

ہمارے نزدیک مسٹر شوکت علی اور ایم جیونجی کی تجاویز ضرور اس قابل ہیں کہ اگر اون پر عمل کیا گیا تو سفر حجاز کے تمام موجودہ مصائب دور ہوجائین گے اور ایسا کوئی موقع پیش نہ آئیگا کہ گورنمنٹ ہند کسی شکایت کو دور کرنے کیطرف متوجہ ہوسکے۔

مسٹر شوکت علی اور جیونجی کی اسکیم کے ... ہمیں دو باتوں کی ضرورت اور محسوس ہوتی ہے۔ اور وہ یہ کہ اول تو اس کے متعلق جو تجاویز منظور کیجائین یا جو کام کیا جائے وہ گورنمنٹ ہند کے زیر اثر ہو تاکہ اون مشکلات کے دفع کرنے میں آسانی رہے۔ جو مشترکہ کمپنی کے اثر و قوت سے باہر ہیں اور صرف حکومت ہی اپنی قوت سے اون پر قابو پا سکتی ہے دوسرے یہ کہ روپیہ جس طریقہ پر حاصل کیا جائے وہ بہی گورنمنٹ کے زیر اثر ہو تاکہ پبلک کو بدگمانی کا بہی موقع نہ ملے اور آسانی سے روپیہ کی کافی مقدار بہی جمع ہوجائے۔

مذکورہ بالا دونوں باتوں کے اختیار کرنے سے ہمیں امید ہے کہ مسئلہ حج کے اختلال کے متعلق مسلمانان ہند کی تمام کوششین کامیاب ہونگی اور ایسی کوئی دشواری پیش نہ آئے گی جو انجام کار میں مخل نظر آئے۔

آخر میں ہم گورنمنٹ ہند کی خدمت میں نہایت ادب سے عرض کرتے ہیں کہ مسئلہ حج کے متعلق چونکہ مسلمانان ہند میں کسی جدید انتظام سے بہت جلد غلط فہمی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اوس کے خطرناک نتائج کا اثر حکومت پر بہی پڑتا ہے اس لئے گورنمنٹ ہند کو اس معاملہ میں مسلمانان ہند کی متفقہ تجاویز سے کام کرنا چاہئے اور جن اصلاحات کی ضرورت محسوس کیجائے اون کی تکمیل مسلمانان ہند کے متفقہ لیڈرون اور معتمد قایم مقامون کے ذریعہ ہونی چاہئے تاکہ اصلاحات تکمیل پر پہونچ جائیں اور پبلک کے خیالات میں حکومت کی جانب سے کسی قسم کی غلط فہمی بہی پیدا نہو۔

بیجا نہ ہوگا اگر اس موقع پر یہ بہی عرض کر دیا جائے کہ گورنمنٹ ہند اون لیڈرون اور اخبارون کی آواز کو مسلمانان ہند کی متفقہ آواز نہ سمجھے جو کسی ذاتی غرض یا حصول وجاہت و مرتبہ کے لئے گورنمنٹ ہند کی خدمت میں مسلمانان ہند کے اصلی خیالات پیش کرنے کی بجائے صرف اپنے خیالات کو مسلمانان ہند کے خیالات قرار دیکر پیش کرتے ہیں۔ کیونکہ تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ اس قسم کے لیڈرون اور اخبارون کی آواز مسلمانان ہند کی متفقہ آواز خیال کرنے سے گورنمنٹ کو بعض اوقات دشواریان پیش آئی ہیں اور اوس کے نتائج خطرناک نکلے ہیں۔

تاریخ اسلام

(۱۹)

اقوام عرب

اسوقت تک تاریخ اسلام پر ہم نے جو کچھہ لکہا ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ عرب کی پوری حالت دکہلانے کیلئے ہم اوس پر پہر ایک نظر ڈالین اور اختصار کے ساتہہ اون قومون کے حالات لکہیں جو عرب میں آئیں۔ آکر بسیلین اور عرب ہی کے لئے مخصوص ہوگئیں۔ تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عرب کی قدیم اقوام عاد۔ ثمود۔ جرہم اور عالقہ وغیرہ تہیں۔ لیکن یہ اقوام خدا کی نافرمانی کفر و معصیت اور انبیاء علیہم السلام کی ہدایت سے روگردانی کے سبب تباہ و برباد ہوگئین۔ اور اب اون کا نام و نشان بہی موجود نہیں ہے۔

ان اقوام کے بعد حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے سام کی نسل سے قحطان پیدا ہوئے قحطان یمن میں آباد ہوئے۔ عرب اپنے کو قحطان کی نسل سے بتاتے ہین۔

قحطان کے دو بیٹے تہے یعرب اور جرہم۔ یعرب یمن کا بادشاہ ہوا اور جرہم نے حجاز کی حکومت اختیار کی۔ عرب کا ملک یعرب کے نام پر مشہور ہوا یعرب کی نسل سے یمن میں کئی بادشاہ بڑے زبردست ہوئے ذوالقرنین جس نے بیشمار فتوحات مشرق و مغرب میں حاصل کین اور قوم یاجوج و ماجوج کو روکنے کے لئے ایک آہنی دیوار بنائی وہ یعرب کی نسل سے تہا ملکہ بلقیس جو شہر سبا کی ملکہ تہی اور حضرت سلیمان علیہ السلام پر ایمان لائی تہی وہ بہی یعرب ہی کے خاندان سے تہی غرض کہ قحطان کی نسل سے بڑی بڑی قومیں پیدا ہوئیں جن کے نام الگ الگ مشہور ہوئے مگر ان سب کا نام مشترک طور پر اہل یمن یا یمنی رہا۔

دوسری قوم جو عرب میں آباد ہوئی وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے شروع ہوئی۔ جرہم یعنی قحطان کے بیٹے کی نوین پشت میں حجاز کا حکمران سناد نامی شخص تہا۔ اوسکی بیٹی سے حضرت اسماعیل علیہ السلام نے شادی کی۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بارہ بیٹے تہے انکی نسل سے عرب میں بہت آبادی بڑہی خانہ کعبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے تعمیر کیا اور پہلے محافظ (مجاور) خانہ کعبہ کے حضرت اسماعیل ہی ہوئے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل کو مستعرب کہتے ہیں۔ یعنی مخلوط نسل آپکی اولاد اہل حجاز کے نام سے ہی مشہور رہے آپکی نسل حجاز میں بہت ذی عزت اور مقتدر ہوگئی۔ کیونکہ خانہ کعبہ جو تمام اقوام کا مقدس مقام ہے۔ آپکی اولاد اوسکی محافظ تہی۔

کچھہ عرصہ بعد بابل کے ایک بادشاہ نے حجاز پر حملہ کیا اور اولاد اسماعیل کو سخت نقصان پہنچایا اور مکہ معظمہ کی حفاظت اونکے ہاتہون سے نکلکر بنی جرہم کے قبضہ میں آئی۔

تیسری صدی عیسوی کے ابتدا میں یعرب نسل کی ایک قوم یمن سے نکل کر شمال کی جانب گئی اور حجاز کے جنوبی حصہ میں آباد ہوکر بنی خزاعہ کے نام سے مشہور ہوئی اس قوم نے اپنی قوت سے بنی جرہم یعنی محافظ کعبہ قوم پر غلبہ پایا اور مکہ معظمہ کی حکومت اون سے چہین لی۔ ان واقعات و حوادثات کے دوران میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی نسل بہی قوت پکڑ گئی اور اونکی اولاد میں سے عدنان نامی ایک شخص مکہ میں جا کر آباد ہوا اور اوس نے جرہم سردار کی بیٹی سے شادی کی عدنان کے بیٹے معاد سے وہ قومیں پیدا ہوئیں جو اس وقت حجاز اور نجد میں آباد ہیں۔ تیسری صدی عیسوی میں معاد کی نسل سے ایک نامور شخص نہر پیدا ہوا جس کا لقب قریش تہا یہ شخص قوم قریش کا مورث اعلیٰ ہے اس کے علاوہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے خاندان سے اور بہی کئی مشہور قومیں ہوئیں یعنی بکر۔ بنو قیس

بنو تغلب بنو تمیم وغیرہ۔

بنی خذاعہ نے بنی جرہم سے مکہ کی حکومت چھین لینے کے بعد تقریبًا دو سو سال تک مکہ پر حکومت کی تیسری صدی میں اہل یمن مدینہ کی طرف بڑھے اور وہان جاکر آباد ہوئے جہان اون کے دو گروہ ہوگئے ایک کا نام بنی اوس ہوا اور دوسرے کا بنی خزرج اسی طرح شمال کی طرف اہل یمن میں سے جو لوگ سرحد شام اور عراق میں جاکر آباد ہوئے اون میں سے اہل شام کا نام بنی غسان اور اہل عراق کا نام بنی کلاب ہوا۔

اہل یمن نے یعنی بنی خذاعہ نے چونکہ مکہ کی حکومت بنی جرہم سے چھین لی تھی۔ اسوجہ سے دونون میں سخت عداوت پیدا ہوگئی اور اس عداوت کا یہ نتیجہ نکلا کہ پانچوین صدی عیسوی میں اہل یمن یعنی بنی خذاعہ کو حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے قصی نے زبردستی مکہ سے نکال دیا۔ اور مکہ کی حکومت پر قبضہ کرلیا جو اون کی موروثی حکومت تھی۔

شذرات

ٹرکی کی بے تعلقی کا مزید استحکام

اگرچہ دولت عثمانیہ کئی مرتبہ اپنی ناطرفداری کا یقین دلاچکی ہے لیکن بعض صورتین ایسی پیدا ہوگئی تہیں جن سے ماہرین سیاست کی نظرین ٹرکی کے رویہ کو مشتبہ نظرون سے دیکھنے لگی تہیں بعض کا خیال تہا کہ غازی انور بے وزیر جنگ چونکہ جرمنی سے بہت زیادہ دوستانہ تعلقات رکھتے ہیں اسلئے بہت ممکن ہے کہ ٹرکی اس جنگ میں جرمنی کا ساتھ دے یہ خیال اپنی نوعیت سے اگرچہ درست نہ تہا لیکن اس مین شبہ بہی نہیں کہ جرمنی کو اس موقع پر ترکون سے ضرور امید امداد تہی اور اسی بہروسہ پر اوس نے ترکون کو بہت سا لالچ دیکر آمادہ کرنا چاہا کہ ترک اس جنگ مین اوس کا ساتہہ دین۔ لیکن ترک تلخ تجربات کے بعد اب ایسے نادان نہیں رہے ہیں کہ جرمنی کے وعدون اور لالچ پر اوس کا ساتہہ دینے پر آمادہ ہوجائین چنانچہ رائٹر ایجنسی کے ایک تازہ تار سے معلوم ہوا ہے کہ سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ وحشمتہ نے جرمنی کو جواب صاف دیدیا۔ اور مکرر دول یورپ سے اپنی ناطرفداری کا مستحکم وعدہ فرمایا ہے۔

اصل یہ ہے کہ جنگ بلقان کے موقع پر نہ صرف ٹرکی بلکہ تمام ایشیائی وافریقی ممالک کو اس کا تجربہ ہوچکا ہے کہ غیر اقوام کے وعدے کہان تک دیرپا ہوتے ہیں اسلئے ٹرکی کا موجودہ رویہ بہت کچہہ قابل ستایش ہے ہم امید کرتے ہیں کہ ٹرکی آیندہ صرف اپنی طاقت پر بہروسہ رکہے گا۔ کیونکہ اپنی ہی طاقت قابل اطمینان اور مستحکم ہوتی ہے۔

البانیہ کا مستقبل

پچھلے دنوں عربی اخبارات سے معلوم ہوا تہا کہ البانوی پرنس ڈوڈ کی حکومت سے بوجہ اوس کے مسیحی ہونے کے سخت ناراض ہیں اور چاہتے ہیں کہ البانیہ کا بادشاہ مسلمان ہو۔ چنانچہ اونہون نے پرنس ڈوڈ کے خلاف کوشش کرتے ہوئے البانیہ کے بہت سے شہرون پر قبضہ کرکے ہلالی جہنڈا اڑایا اور شہزادہ برہان الدین آفندی ابن سلطان عبدالحمید خان کی خدمت میں البانیہ کی حکومت پیش کی مگر شہزادہ برہان الدین نے یہ کہکر کہ جب تک دول یورپ باقاعدہ حکومت میرے سپرد نہ کرین اور میرے لئے مالی امداد بہم نہ ہو انکار کردیا تہا اب تازہ برقی خبرون سے معلوم ہوا ہے کہ پرنس برہان الدین کے شاہ البانیہ بنائے جانے کی توقع کی جاتی ہے۔

یہ خبر نہ صرف اس اعتبار سے دلخوش کن ہے کہ یورپ نے تلخ تجربہ کے بعد آخر وہی کیا جو اسے اب سے بہت پہلے کرنا چاہئے تہا بلکہ اس نوعیت سے بہی کہ البانیہ کا ملک ایک خالص اسلامی ملک ہے اور اوسپر ایک مسلمان بادشاہی حکمرانی کرسکتا ہے اس لئے البانیون کا مطالبہ حق بجانب تہا اور آخر وہ اپنی ان تنگ کوششون سے اس میں کامیاب ہوکر رہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا وند تعالے اسلامی حکومتون میں خود کام کرنے کی قابلیت پیدا کرے اور وہ صرف اپنی قوت پر بہروسہ کرنا سیکہین تاکہ اون کی حیات وممات کا مسئلہ بغیر کسی دشواری کے طے ہوجائے۔

مغربی رزمگاہ کی نسبت پانیر کی رائے

پیرس کے قریب جو خونریز معرکے ہو رہے ہیں انہون نے دنیا میں ایک خاص کیفیت پیدا کردی ہے۔ سرکاری طور پر اسکے متعلق جو اطلاعات ہمین موصول ہوئی ہیں۔ وہ کسی دوسری جگہ درج ہیں ہم اپنے طور پر ان معرکون کی نسبت کوئی صحیح رائے قایم نہیں کرسکتے۔ کیونکہ ہمارے سامنے ایک ایسی سیاہ چادر پڑی ہوئی ہے جس نے واقعات کی حقیقت کو ہماری نگاہون سے چہپا رکہا ہے البتہ اینگلو انڈین معاصر پانیر اون کی نسبت جو رائے رکہتا ہے وہ ذیل درج کرتے ہوئے ہم امید کرتے ہیں کہ ناظرین اوسے دلچسپی کے ساتہہ پڑھینگے۔

معاصر موصوف ۳۰۔ اگست کی اشاعت میں رقمطراز ہے کہ مسٹر اسکوتیہ کا صرف یہ بیان کہ کیمبرائے اور لی کیٹو کے خط مدافعت پر برطانوی فوج کی جرمن افواج کے پانچ لشکرون کے ساتہہ سخت لڑائی ہوئی۔ جنگ کے واقعات پر لنڈن اور پیرس کی تمام خبرون سے زیادہ روشنی ڈالتا ہے۔ یہ دونون مقامات اِلبینیز اور موبیوج کے خط مدافعت کے عقب میں بہت فاصلہ پر واقع ہیں جہان پہلے اتحادی (فرنچ و انگلش) سپاہ مصروف پیکار تہی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمنوں نے ان موقعون کو جنگی استحکام کی اس قدر تعریف کیجاتی تہی بدل دیا ہے انہون نے برطانیون کو جن پر اتحادی فوج میسرہ کا انحصار تہا قلیل تعداد کے ساتہہ کہلے میدان میں آکر مقابلہ کرنے پر مجبور کیا۔ نقشہ پر ایک نگاہ ڈالنے سے یہ بات مخفی نہین رہ سکتی کہ صورت حالات نازک تو کجا سخت اندیشناک ہے۔

جنگ کے متعلق ایک جرمنی اخبار کا بیان

نیو یارک (دار الحکومت امریکہ) سے جرمنی کا ایک منٹ ہوا اخبار نکلتا ہے جس کا نام "اسٹیٹس زیٹنگ" ہے۔ حال میں اوس نے ایک معنی خیز مضمون شائع کیا ہے جس میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ اب جنگ روک دینے کا وقت آگیا ہے اخبار مذکور کی رائے میں اسوقت جنگ کے روک دینے سے تمام دول متحاربہ کو فائدہ رہے گا۔ سب کی شوکت وعزت قایم رہے گی چنانچہ وہ لکہتا ہے کہ جرمنی موجودہ حالت پر قانع ہوسکتا ہے برطانیہ اپنے سپاہیون کی شجاعت کا فخر کے ساتہہ ذکر کرسکتا ہے اور فرانس نے اس بہادری سے قربانی کی ہے جو اس حیرت انگیز قوم کا خاصہ ہے اس دلچسپ و نتیجہ خیز مضمون میں یہ بہی ظاہر کیا گیا ہے کہ اس جنگ میں جرمن کا یقینًا بہت نقصان ہوا ہوگا۔ ہرچند کہ اخبار مذکور نے اس رائے کے ظاہر کرنے میں کہ اسوقت جنگ روک دینے میں جرمنی موجودہ حالت پر قانع ہوسکتا ہے۔ زیادہ اہمیت نہیں دکہلائی لیکن اگر دول متحاربہ اسکو تسلیم کرلیں تو اس میں شک بہی نہیں کہ دول متحاربہ کی شوکت وعزت باقی رہنے کے ساتہہ ہی خطرناک خونریزی رک سکتی ہے جو ایک بدترین شے ہے۔

پیرس کے قریب جرمنی کا خط ہجوم

اس ہفتہ کی تار برقی خبرون سے یہ معلوم ہو کر مسرت ہوتی ہے کہ انگریزی وفرانسیسی سپاہ نے جرمنی کے خط ہجوم کو تبدیل کردیا ہے اور جرمنی کی سپاہ متحدہ افواج کی مدافعت سے تقریبًا ½ ۲۴ میل پیچہے ہٹ گئی ہے لیکن جب ہم برقی اخبارات اور خط ہجوم جرمنی اور خط مدافعت افواج متحدہ کے نقشہ کو سامنے رکہتے ہیں تو حقیقت کچہہ اور ہی ظاہر ہوتی ہے۔

کسی دوسری جگہ آج کی اشاعت میں جرمنی کے خط ہجوم کا نقشہ پیرس کے قریب کا درج کیا گیا ہے اس نقشہ کو پیش نظر رکہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی نے جو خط ہجوم اختیار کیا ہے وہ نہایت مستحکم اور فوجی نقطہ خیال سے نہایت ضروری و مفید ہے۔

نقشہ کو دیکہئے پیرس کے قریب مقام نان ٹیول سے جرمنی کا خط ہجوم شروع ہوکر کسی قدر نیچے ہوتا ہوا مقام وٹری تک آتا ہے اور پھر وہان سے کسی قدر بلند ہوکر شمالی جانب مقام ورڈون تک پہنچتا ہے۔ ورڈون کے قریب سرحد فرانس پر مقام میٹز ہے۔ جہان قیصر جرمنی موجود ہے اور جسکو جرمنی ہیڈ کوارٹر قرار دیا گیا ہے اس امر کے سمجہنے کے بعد اب یہ بات بخوبی ذہن نشین ہوسکتی ہے کہ مقام میٹز سے نان ٹیول تک جو خط ہجوم جرمنی نے قایم کیا ہے وہ کئی حیثیتون سے مکمل ہے جس کی مختصر کیفیت حسب ذیل ہے۔

پیرس سے میٹز یعنی جرمنی ہیڈ کوارٹر خط ہجوم کے اندر ۱۸۰ میل ہے۔ اس میں سے ۲۵ میل اوس مسافت کے نکال دینے چاہئین جو نان ٹیول تک خط کے خم میں پائے جاتے ہین۔ اس مسافت کے کم کردینے سے ۱۵۵ میل مسافت رہجاتی ہے اور اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ جرمنی افواج فرانس کے اندر ۱۵۵ میل کے اندر پہیلی ہوئی ہے اور خط ہجوم کا تعلق ہیڈ کوارٹر سے ہونے کے سبب افواج جرمنی کو ہر قسم کی آسانیان حاصل ہوسکتی ہیں۔

"تار برقی خبرون میں ظاہر کیا گیا ہے کہ جرمنی نے پہلا خط ہجوم چہوڑ دیا ہے۔ اور متحدہ افواج نے مقابلہ کرکے جرمنی سپاہ کو ½ ۲۴ میل پیچہے ہٹا دیا ہے۔ یہ امر کچہہ مستبعد نہیں کیونکہ جرمنی نے

بقول رائٹر جس خط کو چھوڑ دیا ہے وہ جنگی اغراض سے ادہیں سے مفید نہیں تھا لیکن اوس کا آخری خط ہجوم یہ موجودہ مکمل ہے اور اس خط سے اوسی ... سمجھ میں آسانی یہ ہوگی کہ انگریزی فوج اس خط کے عقب میں ہوگی جسکو نقشہ میں انگریزی افواج کے الفاظ سے نمایاں کیا گیا ہے۔

جرمنی کے موجودہ خط ہجوم کو دیکھتے ہوئے کہنا پڑتا ہے کہ پیرس کے قریب متحدہ افواج کو ... ایک ایسا عظیم الشان مقابلہ کرنا ... کامیابی کی نظیر شاید نہ ملسکے اگر جرمنی اس ... ہجوم سے پسپا کر دیا گیا اور متحدہ افواج ... کامیاب ہوئیں تو پھر جرمنی کی امیدوں کا ... سمجھئے۔

اس پیرس اور اوس کے گرد و نواح اس ... ایسے خطرناک مقابلات بنے ہوئے ہین ... زمین آتشیں اسلحہ اور باہمی مقابلہ سے ... سطح ہوگی۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ انگریزی فوج کو کامیابی عطا فرمائے اور جرمنی کے ارادے ... کامیابی سے محروم رہیں۔

پیرس کے استحکامات

آج کی اشاعت میں صفحہ ۲ پر پیرس کے استحکامات کا نقشہ درج کیا جاتا ہے جس سے معلوم ہوگا کہ پیرس جس طرح دنیا میں مشہور ترین شہر ہے ... مستحکم قلعہ بند بھی ہے۔

یہ استحکامات پیرس کی شہر پناہ سے ۴ میل ... واقع ہیں۔ ان کی شکل ایک دائرہ کی ہے جس کا ... ۵۷ میل گول ہے۔ ان قلعوں میں سے ہر ایک قلعہ میں ۴۲ سے لیکر ۶۰ تک وزنی توپین ... ۷۰۰ سو سے لیکر ۱۲۰۰ سو تک آدمی ہوتے ہیں ... قلعوں کی تعمیر کے وقت یہ خیال رکھا گیا تھا کہ ... قلعون کے حلقے شہر سے دور رہنے چاہئیں تاکہ ان ... گولہ باری کے وقت شہر کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ پیرس کے قلعے اس قدر مضبوط ہیں کہ ان پر ہجوم کرنے کے لئے کم از کم پانچ لاکھ فوج کی ضرورت ہے اور برخلاف اس کے قلعون پر سے مدافعت کرنے والی فوج کی تعداد ایک لاکھ ۷۰ ہزار ہی کافی ہے۔ فرانس نے پیرس کے قلعون کو نہایت مستحکم کر لیا ہے اور جس قدر تیاریاں ممکن ہیں وہ اہتمام پر پہونچ گئی ہیں۔ اسلئے کہا جاسکتا ہے کہ جرمنی کو پیرس کے قلعون ... ایک بہاری قربانی کرنی پڑے گی اور ایک ...

تک جنگ کے نتائج کا ظہور ان قلعون ہی کی جنگ سے ہوجائے گا۔

نقشہ میں قلعون کو نمایاں کرکے دکھایا گیا ہے امید ہے کہ ناظرین نقشہ کے مطالعہ کے بعد آئندہ عظیم الشان و خونریز جنگ کے نتائج کو دلچسپی سے مطالعہ کریں گے۔

آسٹریا و جرمنی کی تجارت ہندوستان سے

پچھلے سال جرمنی و آسٹریا سے ہندوستان میں جو مال آیا ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

جرمنی سے ہندوستانمیں

پونڈ

	پونڈ		پونڈ
پوشاک	۱۰۳۶۶۴	شراب	۱۰۴۳۵۸
عمارت کا سامان	۶۸۷۳۷	ہتھیار	۱۹۷۵۶۹
گاڑیاں موٹریں	۲۳۳۶۹	چھاپے کا سامان	۴۳۸۷۴
سائنٹیفک آلات	۸۵۱۳۷	متفرق	۶۸۶۸۹۳۳
ادویہ	۳۸۸۶۱	دیاسلائی	۲۰۳۵۰
رنگ وغیرہ	۴۸۰۲۰۵	دہات	۱۷۹۳۶۳۸
سائیکل	۱۴۹۵۶	موٹر کاریں	۱۱۷۷۳
مٹی کے برتن	۳۸۴۱۹	موٹر کے پرزے	۴۱۴۲۷
اشیائے خانگی	۳۷۰۰۰	تیل	۱۸۶۰۱۹
کانچ کے برتن	۱۷۲۱۱۶	روغن	۳۶۳۸۹
لوہے کا سامان	۲۲۷۴۴	کاغذ	۱۶۴۴۲۷
اوزار	۱۰۶۸۲۷	اچار مربا	۴۰۹۷۱
ہاتھی دانت کی چیزیں	۱۷۸۴	ریل کے اوزار	۱۰۹۴۲
چمڑا	۱۸۷۲۷	نمک	۶۳۹۵۰
سٹارچ فارن	۴۴۸۶۲	ریچا	۱۴۵۵۹۰
اسٹیشنری	۳۶۶۵۲	ریشم کے کپڑے	۱۱۶۷۲۲
چینی	۵۰۷۵۸	اونی کپڑے	۱۱۶۷۲۲
روئی	۶۲۲۶۷	کھلونے	۴۷۴۴
روئی کے کپڑے	۶۷۴۰۷۳		
کھلونے	۱۱۴۱۷	کاٹھ	۱۷۸۶۲
متفرق	۲۳۵۱۶۸۸		

آسٹریا سے ہندوستانمیں

پوشاک	۶۰۴۰۲
کانچ کے برتن	۴۶۰۴۸۲
لوہے کا سامان	۲۲۱۱۵۶
اوزار	۱۴۲۲۳
چمڑا	۷۴۶۸
آلات	۴۲۶۲۵
دیاسلائی	۴۵۳۳۵۹
دہات	۷۴۶۹۱
کاغذ	۷۶۴۷۹
چینی	۷۱۹۱۵۸
روئی کے کپڑے	۱۸۳۵۴۹
زیرہ	۱۸۵۵۸۴

ہمارا فرض ہونا چاہئے کہ ان مصنوعات میں جو چیزیں اہم اور ضروری ہیں ان کو خود ہندوستان میں طیار کریں اور غیروں کے محتاج نہ رہیں۔

مصر کی طرف سے جرمن کے خلاف اعلان جنگ

جیسا کہ خیال تہا کہ مصر میں چونکہ برطانیہ کا اثر بہت زیادہ مستحکم ہوگیا ہے اس لئے موجودہ جنگ میں مصر کا طرفدار رہنا غیر یقینی ہے۔ ایسا ہی ہوا اور ۵۔ اگست ۱۹۱۴ء کو حسب بیان نامہ نگار رائٹر مصر نے جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کردیا ہے۔ اعلان جنگ کا فرمان نائب السلطنت نے اپنے دستخط سے جاری کرکے مصر کی حفاظت انگریزی بری و بحری لشکر کے سپرد کردی ہے جنہیں مصر اور اس کے سمندروں میں ہر قسم کی تدابیر جنگ اختیار کرنیکا حق حاصل ہوگا۔ فرمان میں یہ بہی ظاہر کیا گیا ہے کہ سرزمین مصر یا مصری سمندروں میں جو مال غنیمت گرفتار کیا جائیگا وہ انگریزی عدالت غنائم کے فیصلہ اور قوانین کے ماتحت ہوگا۔ فرمان میں بعض اشیاء کی آمد روک دیگئی ہے اور جو جرمن جہازات اعلان جنگ کے وقت مصری بندرگاہوں میں موجود تہے انہیں مطلع کردیا گیا ہے کہ وہ ۱۴ تاریخ تک چلے جائیں۔

مصر کے اعلان جنگ سے ایک نہایت اہم مسئلہ پیدا ہوجاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ مصر باوجود دولت عثمانیہ کا صوبہ ہونے کے جنگ طرابلس میں بالکل غیر جانبدار رہا اور ٹرکی افواج کو حدود مصر سے گذرنے کی اجازت نہ ملی۔ لیکن اب جبکہ برطانیہ جنگ میں شریک ہے مصر برطانیہ کے ساتھ ہوکر جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہے بجائیکہ ٹرکی اس وقت تک غیر جانبدار ہے۔ مصر کے اعلان جنگ سے ٹرکی میں ایک عام بےچینی کے پیدا ہونیکا احتمال کیا جاتا ہے کیونکہ اس اعلان سے ٹرکی کی سیادت مصر پر برا اثر پڑتا ہے۔ ٹرکی میں چونکہ جرمنی کا اثر زیادہ ہے اس لئے بہت ممکن ہے کہ جرمنی اس موقع پر ٹرکی کو ابھارنے اور اپنے ساتھ ملانے میں کامیاب ہوجائے اگر خدانخواستہ ایسا ہوا تو ٹرکی اس کے خطرناک نتائج سے محفوظ نہ رہ سکے گی۔ اسلئے ہم کو دعا کرنی چاہئے کہ خداوند تعالےٰ ٹرکی کو اس خطرناک خونریزی کی شرکت سے بچائے اور اپنے حفظ و امان میں رکھے اس موقع پر اگر ہم یہ امر ظاہر کردیں تو بیجا نہوگا کہ مصر کی طرف سے اعلان جنگ کا ہونا کسی حالت میں بہتر نہیں تہا کیونکہ یورپ کے وسیع میدان سیاست میں اس سے ایک ایسی پیچیدگی کے پیدا ہوجانے کا احتمال ہے جو یورپ کی حکومتوں کے لئے سخت ضرررسان ہوگی۔

معذرت

مدینہ کو جو کاغذ لگایا جاتا ہے وہ اگرچہ دیسی کارخانون کا کاغذ ہے لیکن دیسی کاغذ کی مانگ بڑہ جانیسے وہ بہی بہت گران ہوگیا ہے اور وقت پر دستیاب بہی نہیں ہوتا۔ دفتر میں کاغذ کی ایک مقدار موجود تہی کہ ہمنے لکہنؤ اور ٹیٹاگڑہ کو کاغذ کیلئے آرڈر دیدیا لیکن افسوس ہے کہ آہستہ آہستہ موجودہ کاغذ ختم ہوگیا اور اسوقت تک کارخانے سے کاغذ نہیں پہونچا اسلئے مجبوراً اس ہفتہ اخبار کے ۴ صفحہ ۲۰×۲۶ کے کاغذ پر نکالنے پڑے۔ اگر آئندہ ہفتہ کاغذ آگیا تو اخبار ۲۰×۳۰ کے سائز پر شائع ہوگا ورنہ مجبوراً کاغذ ...

محاربات یوروپ

سرکاری اطلاعات

نینی تال ۲ ستمبر ۱۹۱۴ء

فرانس مین جنگی کارروائی

پیرس ۲ ستمبر ۱۹۱۴ء کا ایک سرکاری تار یہ خبر دیتا ہے کہ عام حالت بدستور ہے سوائے کہ جرمن کے داہنے بازو نے فرانسیسیوں کے بائیں بازو پر کچھہ فتح حاصل کی ہے اور فرانس کی فوج نے لورین میں اپنے داہنے بازو پر تازہ فتوحات حاصل کیا ہے۔

متحدہ فوج کے پیچھے ہٹ جانے کے بارے مین کہ جسکا کل کے پرچہ میں ذکر ہوچکا ہے۔ ایک تار لندن سے ۲ ستمبر کا آیا ہے جس میں مسٹر دولو ہوکے جو کہ ڈیلی کرانیکل کا نامہ نگار ہے۔ تلمبند کئے ہوئے حالات کا خلاصہ دیا ہے۔ مسٹر دولوہو نے اُس خوفناک جنگ کا حال لکہا ہے جو کہ گذشتہ یکشنبہ اور دوشنبہ کو ہوئی۔ وہ لکہتا ہے وہ کہ جرمن نے بلا خیال اسبات کے کہ اون کی اسقدر جانین ضائع جاچکی ہین انگریزی فوج پر جسکا کہ حال ہے میں جنوبی افریقہ کے تجربہ کار سپاہیوں سے اضافہ کیا گیا ہے اپنی تمام طاقت سے حملہ کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ انگریزی فوجین فرانسیسیوں کو ہمت دلاتے ہوئے سامنے بڑہیں جرمن کی ایک عظیم الشان فوج انگریزی فوج پر غالب آنیکے لئے حملہ آور ہوئی۔ اور ناکامیاب رہی بےشمار تعداد جرمن کی انگریزون کی فولادی قطار پر ۳۶ گھنٹہ تک حملہ آور رہی۔ اور دن بھر کی سخت لڑائی کے بعد انگریزی فوج کو آہستہ آہستہ پیچھے ہٹنے کے لئے مجبور کیا۔ جرمن کو تھوڑے فائدہ کے لئے جو کہ اونہون نے حاصل کیا سخت نقصان اٹھانا پڑا اسی درمیان مین فرانسیسیون کا داہنا بازو اور وسط کا حصہ قایم رہا اور دشمنون کو بہت نقصان کے ساتھہ پیچھے ہٹا دیا۔ ریوٹر خبر دیتا ہے کہ جس وقت مسٹر دولوہو کی بھیجی ہوئی خبر موصول ہورہی تہی جرمن انگریزی فوج پر اپنی پوری طاقت سے اون کو ہٹانیکی غرض سے جدید حملہ کررہے تہے اور خاص صف مسٹرک پیرس کو روک رہی تہی تاکہ جرمنی فوج نہ جاسکے۔

سرکاری فہرست اموات سے معلوم ہوتا ہے کہ انگریزی فوج کے تین دستے پیدل ایک دستہ سوار میں سے ۱۴۰ افسر مارے گئے۔ فوج ۵ ہزار جو

جہتے۔ اور ۹۵ لاپتہ ہین۔ اور ۲۰۱ آدمی مارے گئے۔ اور ۳۸۱ لاپتہ ہیں یہ خبر آئی ہے کہ گم شدہ آدمیون کی ایک کثیر تعداد مجروح تہی جو کہ ساحل کی طرف روانہ کردئے گئے تہے اور جن کی نسبت تار روانہ کرتے وقت کوئی خبر نہین معلوم ہوئی تہی۔ ممکن ہے کہ لاپتہ مجروح قیدی ہوگئے ہوئے یا مرے ہوئے لوگون میں شامل ہیں۔ جرمن سپاہی کسقدر ضائع ہوئے اس کی کوئی خبر نہین ملی۔ لیکن جرمن کے نقصان کا کچھہ حال اس بات سے معلوم ہوسکتا ہے کہ جرمن افسرون نے ۱۸۷۰ء کی اوس لڑائی کا حال دیا ہے جس میں کہ وہ شکست یاب ہوئے تہے اور جبکہ اون کے ۵۸۶۴۸ آدمی صرف چھہ روز کی لڑائی میں جو کہ ۱۴ سے ۱۸ اگست تک ہوئی۔ مارے گئے۔

پیرس

ڈیلی کرانیکل اخبار کے تار میں پیرس کا ذکر ہے۔ ابتداء لڑائی سے جرمن کا برابر یہ ارادہ رہا ہے کہ قبل اس کے کہ محافظت کا کوئی سامان ہو۔ پیرس میں داخل ہوجاوے۔ اس ارادہ میں کامیاب ہونے کے لئے جرمن اپنے ہزارون سپاہی ضائع کرنے کو تیار تہی۔

اگر جرمن پیرس کے پاس پہونچنے میں کامیاب بہی ہوگئے تو وہ دیکھیں گے کہ پیرس کی اب وہ حالت نہیں ہے جو کہ ۱۸۷۰ء میں جرمن و فرانس کی لڑائی کے وقت تہی۔ اوسوقت فرانسیسیون کو اپنے دارالسلطنت کی محافظت کرنے کے لئے وقت نہیں ملا اور وہ استحکام کے لئے فوج ہی مہیا نہ کرسکے ۲۶ اگست کو پیرس میں ایک فوجی حاکم مقرر کیا گیا ہے۔ باشندے ہر طرح سے محاصرہ کے لئے تیار ہیں اور جہانتک ممکن ہوسکا ہے ایسے اشخاص جو لڑائی میں شریک نہیں ہوسکتے دیہات میں چلے گئے ہیں۔ حکام نے ہزارون مکانات شہر کے اردگرد مسمار کردئے ہیں تاکہ پیرس کے قلعہ کی فوج کو آس پاس کے میدان پر گولہ اندازی اور بندوق چلانے میں سہولت ہو۔ ماسوا متحدہ فوج کے جو میدان میں لڑ رہی ہے فرانس کے پاس خاص پیرس کی محافظت کے لئے ایک دوسری فوج ہے اور متحدہ فوج پیرس کو واپس نہیں آئے گی بلکہ جرمن فوج سے لڑائی رہے گی اور اوس کی کارروائیون میں مخل ہوگی۔

۲ ستمبر کے ایک تار سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک جرمن ایروپلین پیرس پر اُڑتا رہا۔ اور ایک گولہ ناج گہر کے پاس اور دوسرا کارسینٹ لزار پر گرایا۔ کارسینٹ لزار ایک ریلوے اسٹیشن شہر کے وسط میں ہے۔ مکانون کی چہتون پرسے ایروپلین پر گولی چلائی گئی۔ اور وہ جانب شمال مشرق میں غائب ہوگیا۔ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ہوا میں اڑنے والے لوگ میدان جنگ میں اس لئے جارہے ہیں کہ پیرس پر گولہ برسانے کا بدلہ لین۔ پیرس کے باشندون نے ان گولون کے گرنے کو بڑے استقلال سے برداشت کیا ہے۔ گو کہ جرمن کی نیت تہی کہ اس سے لوگ گھبرا جائین فرانسیسی اخبارون میں انگریزون کی بہادری کی بہت تعریف شائع ہورہی ہے۔

ایک فرانسیسی اخبار خبر دیتا ہے کہ فرانسیسی رسالہ نے ایک جرمن توپخانہ کو اوسوقت پکڑا جبکہ توپ چلانے والون کو ہوا میں اڑنے والے سپاہی ہلاک کرچکے تہے۔

خبر ملی ہو کہ فرانسیسی فوج نے جرمن شہزادہ کی فوج کو آرڈینس کے آس پاس شکست دی ہے

بلجیم مین جنگی کارروائی

بلجیم کی جنگی کارروائی کے متعلق ریوٹر ۲ ستمبر کو یہ خبر دیتا ہے کہ اسبات کے آثار پائے جاتے ہیں کہ جرمن نے شہر اینٹورپ کا محاصرہ کرنے اور اوسپر گولہ باری کرنے کا مصمم ارادہ کرلیا ہے۔ خبر ہے کہ شہر لیزیر جو قلعہ اینٹورپ سے ۶ میل کے فاصلہ پر جنوب و مغرب کی جانب واقع ہے زبردست فوج کشی کی جارہی ہے۔ شہر ٹورمنڈ و سینٹ نکولیس پر بروسلز سے فوج کشی ہورہی ہے۔ اینٹورپ سے شہر ٹورمنڈ جنوب و مغرب کی جانب ۱۵ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اور سینٹ نکولس غرب کی جانب ۷ میل پر ہے۔ شہر اینٹورپ کے اوپر جرمن کے ہوائی جہاز ۲ ستمبر کی صبح کو نظر پڑے تہے اور اوسپر گولہ چلایا گیا تہا۔ بروسلز و نیز اوسکے اردگرد کے شہرون کی قلعہ بندی ہورہی ہے انگریزون کو ۲۴ گھنٹہ کے اندر چلے جانے کا حکم دیا گیا ہے۔

بروسلس سے ایک ڈچمین لکہتا ہے کہ مقابلتاً بہت ہی مختصر فوج جرمن کے شہر میں رہ گئی ہے اور محاصرہ کی توپیں اور توپخانے برابر شہر کی سڑکون پر سے گذر رہے ہیں اوس نامہ نگار کا بیان ہے کہ جرمنی سپاہی کا طرز عمل و الحاق نہایت اچہا ہے اور وہ جو چیزیں خریدتے ہیں اوس کی قیمت برابر ادا کرتے ہیں لیکن اشیائے خوردنی کی بہت کمی ہے۔ ڈچ کے مصورون اور مصنفون نے قیصر جرمنی کو تار دیا ہے جس میں لووین کی آتش زدگی کے متعلق شکایت کی ہے اور فریاد کی ہے کہ خزانہ نادر تصویرین اور کتابین محفوظ رکہی جاوین۔ اسی قسم کی فریاد دوسرے ممالک سے بہی کی گئی ہے۔

روس کی پیشقدمی

جرمن کے ایک سو شلسٹ پرچے واوورٹس کے حوالہ سے ریوٹر اطلاع دیتا ہے کہ جرمن کثیر تعداد میں اپنی فوج کو واپس بلا رہے ہین تاکہ وہ روسی فوج کی پیشقدمی کو روکین۔

روسی سپہ سالار سامسونوف کے وفات کی خبر شائع کی گئی ہے یہ حادثہ اوسوقت واقع ہوا جبکہ گرانڈ بیز کے قریب ایک جنگ ہورہی تہی۔ گرانڈ بیز اون قلعہ جات میں سے ہے جو کہ روسیون کو جرمنی میں پیشقدمی کرنے سے روک رہے ہین یہ مقام الین اسٹین سے مغرب کی طرف ۶۰ میل سے کچھہ زیادہ فاصلہ پر ہے۔ الین اسٹین مشرقی پروشیا کا وہ ریلوے جنکشن ہے جو حال مین روسیون نے لے لیا ہے۔

سینٹ پیٹرسبرگ کا ایک ۲ ستمبر کا تار خبر دیتا ہے کہ روس اسٹریا کے بڑے شہر لمبرگ کی جانب بڑہ رہے ہیں اور اسٹرین پیچھے ہٹتے جا رہے ہیں۔ آسٹرین نے ہیلز کے قریب جو ایک قصبہ لمبرگ کے شمال اور مشرق کے گوشہ میں قریب ساٹھہ میل کے فاصلہ پر ہے روسیون پر ایک زبردست حملہ کیا۔ اور چاہا کہ اون کو گہیر لین لیکن ناکامیاب رہے۔

روسیون کو اچہی کامیابی ہوئی کیونکہ سرکاری تار بیان کرتا ہے کہ لمبرگ کے قریب کی لڑائی میں ایسا مقام فتح ہوا جسکو لوگ سمجہتے تہے کہ کبہی فتح نہ ہوگا۔ روسیون نے ۲۰۰ آسٹرین قید

...ن کیا اور ۲۴ توپین اور بہت سے قیدی ...فتار کئے جن میں ایک سپہ سالار بھی تہا ...سیون کا داہنا دستہ بھی لڑائی میں شریک تہا ...اون نے تین توپیں اور ایکہزار سے زائد ...دی دار ہا مین جو پولینڈ میں ہے گرفتار کئے ...ایک دوسرے تار سے جو ۲ ستمبر کو دوپہر کے ...تے دار السلطنت سے موصول ہوا ہے ...معلوم ہوتا ہے کہ روسیون نے پندرہوین آسٹرین ...کو شکست کے پاس لیمبرگ کے مشرق مین لیے ...کست دی ۔ روسیون ۱۰۰ افسر ...سپاہی اور ۲۰ توپیں گرفتار کین ۔ ...سپہ سالار مارا گیا ۔

...تہرف | ...ٹر ۲ ستمبر کو تار دیتا ہے کہ جرمن تاجرون میں بڑی بے چینی اسوجہ ...پہیلی ہوئی ہے کہ جرمن بیڑہ تجارتی جہازون ...حفاظت سے معذور ہے نیز بڑے بڑے ...تی منڈیون کے نقصان کو روکنے سے جو ...نتہ انگریزون اور امریکہ والون کو ...تی جا رہی ہین ۔

بحری حکومت سے کیا مطلب ہے

بحری طاقت کے فائدہ کا اوس نقصان پر غور کرنے سے اندازہ ...ہ جا سکتا ہے جو کہ انگلستان کی بحری طاقت ...سے ...کے راستے روک دئے جانے پر ...جرمنی اور آسٹریا نے اٹہایا ہے ۔

حال کے تخمینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی کو ...ایک ... سے تجارت کے ذریعہ سے پندرہ ہزار ...کروڑ ...ملتا ہے اور آسٹریا کو تین سو پچاسی کروڑ ...روپیہ سالانہ سے زیادہ ۔ برٹش بحری طاقت ...حقیقت مین فی الواقع سلطنت کی سپر کہی جاتی ہے ...کیونکہ اوس سے ایسی بڑی بہاری تجارت کو ...بہی روک دیا ہے بلکہ یہ امید کیجاتی ہے کہ ...آہستہ آہستہ اوسکو اس طریقہ پر لیجائیگی جس سے ...انگلستان ہندوستان اور سلطنت کے دیگر ممالک ...کی خوشحالی بڑھے گی ۔

...یہ امید محض خیال پر مبنی نہیں ہے بلکہ تجربہ ...بتا رہا ہے کہ تمام بڑی لڑائیوں میں کہ جبمیں ...گذشتہ دو صدیون تک سلطنت انگلشیہ ...مشغول تہی سلطنت کی بحری طاقت نے سلطنت ...کی خوشحالی کے قایم رکھنے میں بڑا بہاری اثر ڈالا ...ایسی لڑائیون کے ابتدا میں مثلاً اسپینش اور ...نپولین کی جنگ میں انگریزی جنڈے کی نیز انگریزی ...تجارت میں بے حد ترقی ہوئی ۔

دوسو پچیس کروڑ روپیہ سالانہ کی صرف اشیاء خوردنی غیر ممالک سے جرمنی میں آتی ہیں اب دیکہنا یہ بات کو دیکہنا ہے کہ کتنے عرصہ تک وہ اپنے موجودہ سامان پر گذارا کر سکتا ہے اور کتنے عرصہ تک اس تکلیف اور گرانی کو جو کہ اشیا خوردنی کی آمد پورے طور سے بند ہو جانے پر اوس کی عظیم الشان رعایا پر پڑے گی برداشت کر سکتا ہے ۔ پونے پچیس کروڑ روپیہ سالانہ کی اشیاء جنمین خاصکر کہانیکی چیزین شامل ہیں ہندوستان سے جرمنی کو بہیجی جاتی تہیں اور ساڑھے سات کروڑ روپیہ سالانہ کی چیزین آسٹریا کو۔ ہندوستان نے اب جرمنی اور آسٹریا کو چیزین بہیجنا بند کر دیا ہے لیکن روس کے گیہون کی کثیر تعداد مہیا کرنے میں اٹہائیس فیصدی اس سال یکایک کمی ہو جانے سے یہہ امید کی جاتی ہے کہ ہندوستان کا گیہون انگلستان اور فرانس کی اوس ضرورت کو پورا کرے گا جسکو کہ اب تک روس پورا کرتا تہا یہہ اوسوقت معلوم ہوگا جبکہ مال کو جہازون کے ذریعہ سے آمد و رفت میں جو یکایک لڑائی کے چہڑ جانے کی وجہ گڑبڑ ہو گئی ہے ختم ہو جائیگی اور گورنمنٹ کو بہی جہازون کو باہر بہیجنے کی ضرورت نہ رہے گی ۔ اوسوقت ہندوستان اور انگلستان و فرانس کے درمیان تجارت کے بڑہنے کی امید ہے جو کہ اس قدر زیادہ ہوگی کہ ہندوستان کے چند روز بیرونی تجارت کے بند ہو جانے کے نقصان کو پورا کر دے گی ۔

یہ امید کی جاتی ہے کہ ان واقعات سے عوام اس بات کا اندازہ لگالین گے کہ ہم لوگ انگلستان کی عظیم الشان بحری طاقت کے کس قدر ممنون و مشکور ہیں جو کہ نہ صرف ہم لوگون کو امید دلاتی ہے کہ لڑائی کو مستقل مزاجی سے دیکہیں بلکہ ہندوستان کی مالی ترقی آئیندہ جاری رہنے کی بہی امید دلاتی ہے جیسا کہ امن و امان سے پہلے بہت دنون تک جاری تہی ۔ اور جسکی کہ تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی ۔

پرنس آف ویلس ریلیف فنڈ مین جو جنگ کے مصائب کے تلافی کرنے کی غرض سے قایم کیا گیا ہے اس وقت خاص انگلینڈ میں ملنے ۲۰ لاکہہ پونڈ یعنی ۳ کروڑ روپیہ جمع ہو گیا ہے

اخبار ٹائمز نے سرجان ہیوٹ کا ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں صاحب موصوف نے تحریر فرمایا ہے کہ گورنمنٹ نے ہندوستانی سپاہیون کو دنیا کے بہترین سپاہیون کے دوش بدوش میدان کارزار میں لڑنے کی اجازت دیکر سلطنت انگلشیہ کو نہایت ہر دلعزیز بنا دیا ہے ۔ سرجان ہیوٹ کا بیان ہے کہ گورنمنٹ ہند کا کوئی اور فعل سلطنت انگلشیہ کو اس سے زیادہ مقبول عام نہیں بنا سکتا تہا ۔ صاحب ممدوح نے یہ امید ظاہر کی ہے کہ مہاراجہ میسور کا چندہ ہندوستانی افسرون اور سپاہیون کے ورثا کی امداد میں صرف کیا جا دے گا ۔

جنوبی افریقہ کے ہندوستانیون نے بالاتفاق اظہار وفاداری کیا ہے اور برٹش فوج کے فتحمندی کے لئے دعاگو ہیں وہ کہتے ہیں کہ گو ان کو چند شکایتیں ہیں تاہم اونہیں وہ آزادی و حریت جس سے وہ سلطنت انگلشیہ کے جھنڈے کے نیچے مستفیض ہوئے ہیں ۔ یاد ہیں ۔ انہون نے عملی جنگی خدمت کرنے کے لئے پانچہزار ہندوستانی و ملایا کے باشندون کی ایک فوج تیار کرنے کی تجویز پیش کی ہے ۔

لندن میں نئی فوج بہرتی کرنے کا انتظام موجودہ ضروریات کے لحاظ سے ناکافی ہے لہذا مڈل سکس میں ایک فوج عام اسکول کے طلبہ کی تیاری جاری ہے ۔

ٹوکیو میں میکاڈو کے شاہی محل اور روسی فرانسیسی و انگریزی سفیرون کے مکانات کے سامنے ہزارون جاپانیون کے جنگ کے متعلق حب الوطنی کے جوش کا اظہار کیا ۔ جاپانیون کا ہاتہون میں لالٹین (قندیل) لئے ہوئے کثیر تعداد میں سفیرون کے مکانات کے سامنے بڑا ہجوم تہا ۔

(۹)

نینی تال ۴ ستمبر ۱۹۱۴ء

فرانس میں جنگی کارروائیاں

یکم ستمبر کو جرمن کے سوارون کے ایک دستہ سے کمپین کے جنگل میں برطانوی رسالہ سے جنگ ہوئی ۔ برطانوی رسالہ نے جرمن سوارون کو پیچہے ہٹا دیا اور جرمن کی دس توپیں چہین لین ۔ شہر کمپین پیرس سے شمال و مغرب کی جانب ۵۲ میل پر واقع ہے ۔

۴ ستمبر کو علی الصباح سرکاری طور سے اعلان کیا گیا کہ فرانسیسی گورنمنٹ کا پایۂ تخت پیرس سے بورڈیو کو منتقل کر دیا گیا ۔ شہر بورڈیو دریائے گیرون کے کنارے پیرس سے ۳۶۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے ۔ کل کی لیٹین در وزانہ جنرا مین یہ بیان کیا گیا تہا کہ حال میں پیرس کے واسطے ایک فوجی گورنر (حاکم) مقرر کیا گیا ہے ۔ سپہ سالار گالینی کا اس معزز عہدہ کے لئے انتخاب ہوا ہے ۔ موصوف بڑے تجربہ کار اور مشہور فرانسیسی سپہ سالارون میں ہے ۔

یہ کہلی ہوئی بات ہے کہ چونکہ پیرس میں قانون جنگ جاری ہے لہذا وہان کے لئے لازمی ہے کہ حکام کے حدود حکومت کے متعلق کسی قسم کی نزاع یا غلط فہمی نہ ہو اور ملک کے سیول (امن و امان کا) انتظام پر قانون جنگ کا تسلط نہ ہو ۔

حکومت کا انتظام ایسا ہو اور سلطنت کا پایۂ تخت ایسے مقام پر ہونا چاہئے کہ جہان سے ہر وقت فوج کو امداد پہونچانے کی غرض سے نئی فوج آسانی و کامیابی سے بہرتی کی جاسکے اور فرانس کے اون حصون کا انتظام جو غنیم کے حملہ سے محفوظ ہیں بطریق احسن کیا جاسکے ۔

گورنمنٹ کا خاص مقام سرحد پر نہیں ہوا کرتا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پیرس متحدہ فوج کے بائیں بازو پر رہیگا اور متحدہ فوج پیرس ورڈن اور بلفورٹ کو روکے گی ۔ تاکہ یہ خیال کیا جائے کہ پیرس بہی مثل ورڈن اور بلفورٹ کی سرحد پر ہے ۔

پیرس میں ۳ ستمبر کو ایک سرکاری اعلان ہوا ہے جسمین فرانس کی گورنمنٹ نے ظاہر کیا ہے کہ بورڈیو کو دار السلطنت بنانے کا فیصلہ صرف جنگی وجوہات پر مبنی ہے کیونکہ پیرس پر حملہ نہیں کیا جائیگا لیکن یہ ممکن ہے کہ ایسا ہو اور فوجیں حکمت سے اوس کے گرد گہوما کرین ۔ اسی لئے گورنمنٹ نے مناسب سمجہا کہ دار السلطنت کو تبدیل کر دے تاکہ تمام ملک مین حکم نافذ کرنے میں آسانی ہو ۔

یہہ خبر آئی ہے کہ پیرس میں فوجی افسرون کو اس بات کا کچہہ اندیشہ نہیں ہے جبتک کہ جرمن کی فوج کا وسطی حصہ روک رکہا جائیگا کیونکہ انکا داہنا بازو بلا خاص فوج سے علیحدہ ہو جانیکے خطرہ کی پیشقدمی نہیں کر سکتا وہ کہتے ہیں کہ جرمن بے وقت لڑ رہے ہیں اور ہر لمحہ اون کی فتح کی امید کم ہوتی جاتی ہے ۔

حال کی لڑائی مین جو افسر مارے گئے ہیں ان میں کرنل بانڈ و میجر ایٹ یارک شائر کی پیدل فوج کے ۔ لوین لینسر کے میجر برک ۔ رائل فیلڈ آرٹیلری کے میجر لینڈ ویسٹ کینٹ رجمنٹ کے میجر اسٹیفورڈ اور سکنڈ ڈراگونس کے میجر سوینہم تہے ۔

لفٹنٹ لیفٹننٹ جو کہ حضور وایسرائے کے صاحبزادہ ہیں مجروح ہوئے ہیں۔

لنڈن کا ایک ۴ ستمبر کا تار ایک سنسنی خیز لڑائی کی حالت بیان کرتا ہے جو پیرس کے اوپر ہوا میں ہوئی۔ دو فرانسیسی ایروپلینوں نے ایک جرمن ایروپلین پر جو گولہ برسا رہا تھا حملہ کیا جرمن ایروپلین پر گولہ مارا اور وہ جرمن کو مار گیا۔

بلجیم میں جنگی کارروائی

اس جرمن ہوائی جہاز نے جو تین ستمبر کو اینٹورپ گیا تھا شہر پر گولے برسائے اور ۱۰ مکان تباہ کئے معلوم ہوتا ہے کہ کسی بلجیم کی توپ کا گولہ اس ہوائی جہاز میں لگا اور جہاز نے ایک دم ۹ گولے اس غرض سے برسائے کہ وہ جلدی سے بھاگ سکے۔ جہاز بھاگ جانے میں کامیاب رہا جہاز کے گولے ایک خاص قسم کے بڑے زخم پیدا کرنے والے گولیوں سے بھرے تھے۔

ڈیلی میل اخبار نے ایک خاص بہادری کے کام کا ذکر کیا ہے جو کہ نویں لینسر رجمنٹ نے کیا۔ انگریزی فوج ایک گیارہ توپوں کے توپخانہ کے گولہ اندازی کی وجہ سے نقصان اٹھا رہی تھی یہ توپخانہ چند گھاس کی ٹالوں کے پیچھے چھپا ہوا تھا یہ رجمنٹ سیدھی ان توپوں کے پاس چلی گئی گولہ اندازوں کو تہ تیغ کیا توپوں کو بیکار کر دیا۔ اور گو کہ دوسرے توپخانوں سے اون پر بہت زور شور سے گولہ اندازی ہو رہی تھی اپنے مقام پر واپس آ گئے۔

روسیوں کی پیشقدمی

روسیوں کی جنگی فوج کے افسر مشرقی پروشیا کی لڑائی کو تسلیم کرتے ہیں۔ جس میں روسیوں کو پیچھے ہٹنا پڑا۔ اور جس میں روسیوں کے جنرل سمسونوف مارے گئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جرمن کی فوج میں دفعتاً اضافہ کیا گیا۔ اور میدان جنگ میں محاصرہ کی توپیں بھی بہم پہنچائی۔ جس کے مقابلہ میں روسیوں کی معمولی توپیں زیادہ کارآمد نہ ہو سکیں۔ یہ خبر آئی ہے کہ اب روسیوں کی فوج میں جو مشرقی پروشیا میں ہے اضافہ کیا گیا ہے۔

ریوٹر کی دوسری خبر سے معلوم ہوتا ہے کہ شمالی لیمبرگ کے قریب لڑائی میں روسیوں نے بڑی فتح حاصل کی ہے ایک ہفتہ کی لڑائی کے بعد روسیوں نے قلعہ بند مقامات کا محاصرہ کیا ہے جو کہ شہر سے ۱۰ میل پورب جانب ہے اور خاص خاص قلعوں کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ ۲ ستمبر کو ایک عظیم جنگ ہوئی جس میں کہ روسیوں نے آسٹریا کی ایک فوج کو شکست دی جس میں رجمنٹ ۱۱ و ۱۴۱ اور چند اور فوجی شامل تھیں۔ روسی رسالہ نے آسٹریا والوں کا تعاقب کیا اور اپنی فتح کو مکمل کیا۔ اون لوگوں نے بہت سے آدمیوں کو قید کر لیا اور ۱۵ توپیں چھین لیں۔

انڈین ڈیلی ٹیلیگراف اخبار کو شملہ سے ایک تار موصول ہوا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضور وایسرائے کو امیر افغانستان کا ایک بہت ہی دوستانہ خط ملا جس میں امیر نے وایسرائے کے اس مشورہ سے پورے طور پر اپنا اتفاق ظاہر کیا ہے کہ چونکہ افغانستان کو حفاظت کا اطمینان دلایا گیا ہے اور اوسکو کسی قسم کے نقصان پہونچنے کا احتمال نہیں ہے۔ لہذا وہ یورپ کی موجودہ ہنگامہ جنگ سے بالکل بے تعلق رہے امیر کابل نے ایسا کرنے کا اپنا مستقل ارادہ ظاہر کیا ہے۔

(۱۰)

نینی تال ۵ ستمبر ۱۹۱۴ء

فرانس میں جنگی کارروائی

۲ ستمبر کو ایک ریوٹر کا تار خبر دیتا ہے کہ پانچ دوسو اٹھارہ انگریز افسر مارے گئے۔ غالباً یہ نئیں انگریزی دستوں کے نقصان ہیں۔ جن کا ذکر ۲ ستمبر کے بلیٹن میں نہیں تھا افسروں میں سے ۱۸ مقتول ۸ مجروح اور ۸۶ لاپتہ ہیں۔ سپاہیوں میں سے ۵۲ مقتول ۳۱۲ مجروح اور چار ہزار چھ سو بہتر لاپتہ ہیں یہ بھی لکھا ہے کہ لاپتہ سپاہیوں کی فہرست میں وہ ۲۶۸۰ آدمی بھی شریک ہیں جو ناکام سمجھ کر انگریزی فوجی قیام گاہ میں بھیجے گئے ہیں اس فہرست میں وہ اشخاص بھی شامل ہیں جو قید ہو گئے یا پیچھے رہ گئے ہیں۔

روسیو نکی پیشقدمی

پولینڈ کے جنوب میں روسیوں اور آسٹریا والوں سے جنگ ہوئی۔ ریوٹر خبر دیتا ہے کہ ۴ ستمبر کو روسیوں نے آسٹریا والوں کو پیچھے ہٹا دیا اور لبلن تک تعاقب کیا اور ایک ہزار آدمیوں کو قید کر لیا۔ اور ۸ توپیں چھین لیں خبر آئی ہے کہ آسٹریا کی تمام سرحد پر سخت لڑائی ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ روسیوں نے ایک ہفتہ کی لڑائی میں چار ہزار آدمیوں کو قید کر لیا ہے۔

تاریخ ۳ ستمبر بروز پنجشنبہ روسی فوج نے لیمبرگ کے مشہور شہر پر قبضہ کر لیا ہے لیمبرگ گیلیشیا کا دارالسلطنت ہے اور ۱۹۱۰ء میں اوسکی آبادی ۲۰۶۵۷۴ تھی یہاں پر ایک یونیورسٹی اور دو عمدہ کتب خانے اور تین زمانہ قدیم کے گرجے ہیں۔

روسی جنرل بروسیلوف نے آسٹرین قصبہ ہیلیز کو لے لیا ہے۔ یہ قصبہ ریلوے لین پر لیمبرگ سے ۶۹ میل کے فاصلہ پر دکھن جانب ہے۔

لڑائی کے ابتدا سے دو لاکھ ساٹھ ہزار آدمی انگلنڈ کی فوج میں شریک ہوئے اور خبر آئی ہے کہ ٹریڈ یونین کنگرس نے ایک حب الوطنی کا اشتہار عام جاری کیا ہے اور نئی سپاہ کو بھرتی ہونے کی ہمت دلائی ہے۔

ہوم رول کے ایک جلسہ میں جو کہ بمقام کارک ہوا تقریر کرنے والوں نے ہر ایک شخص کو سلطنت کی حفاظت کی غرض سے فوج میں بھرتی ہونے کے لئے اصرار کیا۔

لارڈ کچنر نے ان بے شمار درخواستوں کے جواب میں جو لوگوں کی طرف سے والنیٹر ہونے کے لئے متواتر آ رہی ہیں فرمایا۔ ان لوگوں کے لئے جو عافیت سے اپنے مکانوں میں ہیں سب سے بہترین خدمت یہ ہے کہ جو انگریزی فوج فرانس میں ہے اون کی بیبیوں بچوں اور متعلقین کی خبرگیری کریں۔ ہندوستان کے لئے بھی یہی صلاح مناسب ہے۔

عام حالت

لڑائی کو شروع ہوئے ایک ماہ کا عرصہ گذرا اور یہ مناسب ہے کہ لڑائی کی حالت کی پڑتال کی جائے۔

جرمن اور آسٹریا والے برٹش امپائر۔ فرانس روس۔ سرویا۔ بلجیم اور جاپان کی متحدہ طاقتوں سے برسر پیکار ہیں۔

حالت موجودہ میں جرمن نے اپنی جنگی کارروائیوں کو خاص کر فرانس تک محدود رکھا ہے اور دو چھوٹی ریاستوں بلجیم اور لیمبرگ کی غیر جانبداری کو توڑ کر اون کے ملک میں داخل ہو گئے۔ صاف طور سے اوسکی منشاء یہ تھی کہ فرانسیسیوں پر فتح حاصل کرے۔ تاکہ اوسکو موقع ملے کہ وہ روسیوں کی کثیر تعداد لیکن کم ترتیب یافتہ فوج کی پیشقدمی کو روک سکے۔

اس مطلب براری کے لئے آٹھ ہزار دن عمدہ سپاہ کو ضائع کر دیا لیکن کوئی فتح ایسی نہیں حاصل کی جو کہ جنگ کے آخری انجام پر اثر ڈال سکے۔

داہنے بازو سے جرمن کی فوج پیرس کے بہت ہی قریب پہونچ گئی ہے۔ وہ امید کرتے ہیں کہ پیرس کا محاصرہ کر کے اوسکو قبضہ میں کر لیں لیکن ایسی کامیابی سے جنگ کا اختتام اوس وقت تک نہ ہو سکیگا جب تک کہ فرانس میں انگریزی اور فرانسیسی فوجیں موجود ہیں۔

۱۸۷۰ء کی جنگ کے حالات موجودہ جنگ کے حالات سے بالکل مختلف تھے۔ موجودہ جنگ کی نسبت فرانسیسی بہت جوش میں ہیں اور وہ اکیلے میدان جنگ میں نہیں ہیں بلکہ دنیا کی سب سے زیادہ طاقتور قومیں اون کی مدد کر رہی ہیں۔

فرانس کی گورنمنٹ اپنے دار السلطنت بورڈیو میں اپنی فوج کے لئے جو کہ لڑائی میں شریک ہے بہت اچھے موقع پر رہے گی اور اپنے ساتھیوں سے اچھی مدد پا سکے گی۔

سمندر پر انگلینڈ کا پورا قبضہ ہے اور ڈیڑھ لاکھ آدمیوں کی چھوٹی تعداد میں جو اسوقت فرانس میں لڑ رہی ہے ایک کثیر تعداد سے اضافہ کرنے کے لئے تیار ہے۔

جنگ کے ابتدا سے انگلستان کے پاس بارہ لاکھ ۳۰۴۴۰۰ تربیت یافتہ سپاہی تھے۔ اس تعداد میں ہندوستان اور کالونیوں کی فوجیں شامل ہیں۔ اب حسب منظوری پارلیمنٹ پانچ لاکھ آدمی اور بھرتی کئے جائیں گے اور اسوقت کم از کم دو لاکھ ساٹھ ہزار آدمی بھرتی ہو چکے ہیں۔

مشرق میں روس کی فوج بڑھتی ہوئی تیزی کے ساتھ پیشقدمی کر رہی ہے۔ اسکی شمالی فوج مشرقی پروشیا میں بہت دور تک داخل ہو گئی ہے۔ اور گو اس طرف اون کی پیشقدمی فی الحال روک دی گئی ہے۔ لیکن وہ بڑے زور سے حملہ آور ہونے کی کوشش کرے گا۔ اسکی جنوبی فوج نے آسٹرین فوج کو بہت پیچھے ہٹا دیا ہے اور آسٹریا کے سب سے بڑے صوبہ گیلیشیا پر پہنچ گئی ہے اور اس کے دار السلطنت لیمبرگ پر قبضہ کر لیا ہے۔

مشرق بعید میں جاپان کے پاس ایک اچھی فوج اور جنگی بیڑا ہے۔ یہ امر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ لڑائی مثل ایک شطرنج کے کھیل کے ہے جس میں صرف ماہران فن کی رائے وقعت رکھتی ہے اور تماشائی اسکے داؤں پیچ اور رفتار کو نہیں سمجھ سکتے۔ قصہ کوتاہ جرمن کے مقابلہ میں ایک کثیر فوج کر اور ابتدائی کامیابیاں کتنی ہی عظیم کیوں نہ ہوں محض اسکے لازمی فاش شکست کو ملتوی کر رہی ہیں۔

(۱۱)

نینی تال ۷ ستمبر ۱۹۱۴ء

فوجی کارروائی فرانس میں

۶ ستمبر کے تار سے جو ۵ ستمبر کی شام کو موصول ہوا ہے معلوم ہوا کہ جنرل برٹ اور

کرنیل ڈانکسن بھی مارے گئے اور بریگیڈیر جنرل اسکاٹ کیر زخمی ہوئے۔

پیرس کی خبر سے معلوم ہوا کہ ڈیوک آف ویسٹ منسٹر نویں لانسرس کے کپتان گرنفل کو جو مجروح ہوگئے تھے نہایت شجاعت کے ساتھ باوجود سخت گولہ باری کے میدان جنگ سے محفوظ اٹھا لائے۔

فرانسیسی گورنمنٹ بحفاظت بورڈیو میں تسلط فرما ہے۔ فرانسیسی بنکون کے ریزرو بیشمار اشرفیاں (سونا) بھی وہان پہونچ گئیں۔

۴ ستمبر کو سرکاری طور سے پیرس میں بیان کیا گیا ہے کہ حملہ کن فوجوں کی نقل وحرکت جاری ہے مگر دونوں میں مقابلہ نہیں ہوا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ورڈم کے ضلع میں جرمن کو کسیقدر شکست ہوئی اور لورین اور السیشین میں جو کہ جرمنی سرحد پر واقع ہیں فرانسیسیون کو تازی فتح ہوئیں۔

فرانسیسی سرکاری خبر سے جو کہ کل موصول ہوئی ہے معلوم ہوا کہ جرمن نے ناکامی کے ساتھ پیرس کے مشرقی جانب متحدہ فوج کے سلسلہ کو توڑنے کی کوشش کی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ جرمن مقام لافرٹ سوس ژوار پر جو کہ دریائے مارن پر پیرس سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر مشرقی جانب واقع ہے پہنچ گئے تھے۔

انگریزی اخبارات میں اسکاٹ گریز کے رسالہ اور بلیک واچ پیدل فوج کے متحدہ حملہ کی خبر شائع ہوئی ہے جو پیرس سے جانب شمال تخمیناً ۳۰ میل کے فاصلہ پر بمقام سینٹ کوئینٹن جرمن کی فوج پر کیا گیا تھا۔ پیدل فوج ہائی لینڈر سواروں کی رکاب پکڑے دوڑتے ہوئے جرمن فوج کے اندر داخل ہوگئے اسکے بعد وہ اپنی سنگینوں کو کام میں لائے اور تمام غنیم کو منتشر کردیا۔ انہیں دونوں فوجوں نے ایک صدی پیشتر اسی قسم کی شجاعت جنگ واٹرلو میں دکھلائی تھی۔

لندن کے صیغہ جنگ نے کل جنگ کے متعلق ایک جامع ریویو (تنقید) شائع کی ہے جسمیں بیان کیا گیا ہے کہ انگریزی فوج ۲۶۔ اگست کمبرائے کی لڑائی سے یکم ستمبر کمپیگن کی لڑائی تک برابر لڑتی رہی۔ یکم ستمبر کی لڑائی میں انگریزی اول دستہ توپخانہ اور چوتھے دستہ گارڈ (محافظ) توپخانہ جرمنی میں سخت لڑائی ہوئی۔ انگریزی فوج نے دس توپیں گرفتار کیں۔ اسکے بعد انگریزی فوج نہیں چھیڑی گئی۔

۶۔ ستمبر تک انگریزی اموات کی تعداد پندرہ ہزار تک پہونچ گئی ہے لیکن مفقود الخبر سپاہیوں میں اکثر بہت جلد لشکر میں واپس آجائینگے۔ جرمن کا اس سے تین گنا نقصان ہوا ہے۔ انگریزی امدادی فوج تعدادی اُنیس ہزار اس کمی کے پورا کرنے کے لئے پہونچ گئی ہے انگریزی فوج نہایت پُرحوصلہ ہے۔

گذشتہ ہفتہ میں کوئی بڑی لڑائی نہین ہوئی جو لڑائین ہوئی ہیں گو یوں بڑی کہی جاتی ہیں مگر اس جنگ کے اعتبار سے وہ محض معمولی ہیں کیمبرائے کی لڑائی میں انگریزی فوج نے جرمن کے حملہ سے متحدہ فوج کے بایں بازو کی نہایت کامیابی کے ساتھ محافظت کی۔

انگریزی فوج کی فرانسیسی پانچوین اور ساتویں فوجون نے امداد کی ان فرانسیسی افواج نے گیز پر جرمنی فوج کے تیز دستوں کو بہت نقصان پہونچایا اور اون کو بری طرح سے بھگا دیا۔

انگریزی فوج اب دریائے مینی کے جنوب میں فرانسیسی افواج کی قطار میں ہے اور فرانسیسی فوج اون کے دونو بازو پر ہے۔ جرمنی مارن کی طرف متحدہ فوج کے وسط و بائیں بازو پر حملہ کرنے کی غرض سے فوج کشی کرتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔

فرانسیسی فوج کے ایک دستہ نے ڈینول کے قریب ساتوین جرمنی فوج کو شکست دی۔

کہا جاتا ہے کہ جرمنی نے فرانس و انگریزی فوج کو گہیرنے کا قصد یا تو اس وجہ سے چھوڑ دیا ہے کہ یہ امر اون کے امکان سے باہر ہے یا یہ کہ جرمن متحدہ فوج پر براہ راست حملہ کرنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔

فرانسیسی و انگریزی فوج کی سینٹ کوئینٹن کی کامیابی کی خبر لندن کی خبر سے تصدیق ہوئی ہے لندن سے خبر موصول ہوئی ہے کہ متحدہ فوج نے جرمن کو بیس میل پیچھے ہٹا دیا اور ان کو بے حد نقصان پہونچایا۔

مزید خبر سے معلوم ہوا ہے کہ جرمنی نے لیلی سے اسّی لاکھ پونڈ نقد طلب کیا ہے لیلی شمال فرانس میں ایک شہر ہے جو خالی کردیا گیا ہے۔

۶۔ ستمبر کے ریوٹر کے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی فرانس کے قلع مانگ پر جو بلجیم کی سرحد پر ہے زور شور کے ساتھ گولہ باری کررہے ہیں یہ قلعہ ابتک مقابلہ کررہا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جرمنی فوج اضلاع کیمن و سینلس کو جن میں ہوکر پہلے انہوں نے پیرس میں داخل ہونے کی کوشش کی تہی چھوڑتے جاتے ہیں۔

بلجیم میں جنگی کارروائی

کہا جاتا ہے کہ جرمن فوج نے مشہور اور پرانے شہر ملینس پر دو گھنٹہ تک گولہ باری کی جس سے گرجا کا بڑا حصّہ تباہ ہوا۔

ریوٹر کے کل کے تار کے بموجب جرمنی نے ایک زبردست فوج اینٹورپ اور اوسٹنڈ کے درمیان سلسلہ آمدورفت کو منقطع کرنے کے لئے بروسلس سے ٹورمنڈ کیطرف روانہ کی ہے۔

شہر اوسٹنڈ بلجیم کے ساحل پر اینٹورپ سے ۶۵ میل کے فاصلہ پر ہے ایک چھوٹی انگریزی فوج کا اسپر قبضہ ہے۔ غالبًا اس خیال سے طاری قبضہ رکہا گیا ہے کہ اگر ضرورت ہو تو انگلنڈ سے آنے والی فوج کے اترنے میں آسانی ہو۔

بلجیم کی سرزمین کہیں کہیں بالکل ہلینڈ کی سرزمین کی طرح نشیب میں ہے اور بند کے کہول دینے سے سیلاب لایا جاسکتا ہے لہذا بلجینون نے ملینس کے جنوب ومغرب کی جانب کے بند کہول دئے اور تمام سرزمین کو غرق آب کردیا۔ جرمنی کی فوج کو نہایت نقصان پہونچا اور انکو بہی توپون کے بچانے میں بڑی مشکل پیش آئی۔ اور بہاگتے وقت وہ لوگ (جرمن) قلعہ اینٹورپ کی توپون کی زد پر آگئے جس سے اون کو اور بہی نقصان پہونچا۔

روسی فوجی کارروائی آسٹریا میں

ریوٹر خبر دیتا ہے کہ گلیشیا کی طرف آسٹرین فوج کو پوری شکست ہوئی۔ اول لیمبرگ کے مشرق میں اور دوسرے لبلن کے دکہن کی طرف آسٹرین کو بُری شکست ہوئی اور ان دونوں لڑائیوں میں قریب قریب ستّر ہزار آسٹرین قید کئے گئے۔ روسی فوج آسٹرین فوج کو آہستہ آہستہ گہیرتی آتی ہے آسٹرین کو کوئی امید معقول امداد کی نہیں ہے کیونکہ سرویا والون نے آسٹریا کی جنوبی فوج کو قریب قریب تباہ کردیا ہے آسٹریا کی باقی ماندہ فوج کو واپس بلا لینے کی وجہ سے راستہ صاف ہوگیا ہے اور سرویا والے بوسنیا پر بہی حملہ کرسکتے ہیں۔ علاوہ اسکے روسی فوج کے اس کامیابی کی وجہ سے روسی فوج کا جنوبی حصہ برلن (جرمن) پر بہی چڑھائی کرسکتا ہے۔ پٹروگریڈ (یہ سینٹ پیٹرس برگ روسی پایہ تخت کا نیا نام ہے) سے جو سرکاری بیان لیمبرگ کے نزدیک کی لڑائی کے متعلق کیا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آسٹرین لبلن کہولم کے وسطی فوج پر حملہ کرنے کی غرض سے ذبیکوشٹ۔ زیناف۔ ٹامسکا کاف اور ڈلمی کی حد کی طرف بڑھی۔

دوسری آسٹریا کی فوج جسمیں کہ تیسری۔ گیارہوین اور بارہوین دستے پیدل اور پانچ دستے سوارون کے شامل تہے لیمبرگ کے پیچھے طرف اس کارروائی میں مدد کرنے کے لئے جمع تہی لیکن قبل اس کے کہ آسٹریا والوں کی کارروائی پوری ہو روسیون نے حملہ کردیا۔ ملک کے دشوار گذار ہونے کی وجہ سے آسٹریا والون کو اس فوج کی امداد کرنی پڑی۔ ساتوین۔ تیرہوین۔ اور چودہوین دستے پیدل کے بہیجے گئے جس سے کل بارہ ڈویژن اور چند بریگیڈ فوج کے بنائے گئے۔

ضلع لوٹسک میں روسیون نے سرحد کو پار کرکے لیمبرگ پر فوج کشی کی اور آسٹرین کی فوج پر جو کہ پشت اور بازو پر تہی حملہ کیا۔ دریائے نیسٹر کی شاخون کی وجہ سے روسیون کو حملہ کرنے میں خلل واقع ہوا۔ علاوہ اس کے تمام قلعجات جو کہ دریائے نیسٹر پر واقع ہیں آسٹرین کے قبضہ میں ہیں۔ ان قلعون کی وجہ سے روسیون کا بایاں بازو اور اون کی آمدورفت خطرہ میں تہی بہت سخت لڑائی کے بعد آسٹریا والون کو کمینکا اور گیلیچ پر جو کہ نہایت زبردست قلعے تہے پوری شکست ہوئی۔ دریائے گیلا لیپا پر جس کے کنارے آسٹرین فوج پہیلی تہی بیس ہزار مجروح اور مقتول ہوئے۔ شکست کے بعد غنیم ہولکیساتہ بہاگے۔ یہ یقین کیا جاتا ہے کہ دوسری آسٹرین فوج کچھ طاقتور نہیں ہے۔ روسیون نے لیمبرگ پر بیحد فوجی سامان لوٹا اور شہر لیمبرگ پر قبضہ کرلینے کی وجہ سے اور بہی زیادہ تیزی کے ساتھ روسی پیشقدمی کرسکیں گے۔

ویٔنا سے جو سرکاری خبر موصول ہوئی ہے اوس میں تسلیم کیا گیا ہے کہ روسیون نے دس روز کے بعد آسٹرین کو کامل شکست دی اور آسٹرین کے دو جنرل مارڈالے۔ جرمن فوج آسٹرین کی امداد کی غرض سے تیزی کے ساتھ روانہ ہوئی مگر وقت پر نہ پہونچ سکی۔

ویٔنا سے مزید خبر آئی ہے کہ گلیشیا میں جو فوج آسٹرین کی تہی اسے بُری طرح شکست ہوئی اور اب صرف جرمن کی امداد پر ان کا دارمدار ہے آسٹریا کے افسران جرمن پر زور دے رہے ہیں کہ وہ بڑی محاصرہ کی توپیں آسٹریا میں بہیجیں۔

جیسا کہ انڈین ڈیلی ٹیلیگراف میں بیان کیا

...وہ گلیشیا کا قبضہ غالباً جرمن کو ٹیزل
...رڈٹی کے تیل حاصل کرنے سے محروم
...شیا زمانہ جنگ میں موٹر کے ذریعے
...اسباب حرب کی آمد و رفت کے لئے
...ہیں۔

...کو جو رپورٹ کا تار موصول ہوا ہے اُس
...معلوم ہوا ہے کہ لبلن کو لم پر سخت لڑائی ہو
...ہے جس میں روسی فوج کو فتح کی امید ہے
...سٹریون نے روسی فوجوں کے سلسلہ کو
...کوشش کی مگر اون کو ناکامی ہوئی اور
...ہزار سے زائد آدمی قید کر لئے گئے۔
...ستمبر پورٹ نے یہ خبر دی ہے کہ برطانوی
...کے نیچے چلنے والے جہاز نے جرمن کا ایک
...جہاز اور جہ سے ساٹھ میل کے فاصلہ پر
...پر بہتا ہوا پایا۔ انگریزوں نے جرمن کو
...جہاز پر سے بچا لیا اور اسیر سے تمام
...وون کو اوتار کر جہاز کو ڈبو دیا۔
...ن کا صیغہ خبر اعلان کرتا ہے کہ یہ سُنا گیا ہے
...سات جرمن کے تباہ کن جہاز و کشتیاں
...(بیڈو) ٹوٹی پھوٹی پہونچی ہیں۔ یہ بھی کہا
...ہے کہ نہر کے قریب کچھ اور جہاز بھی ڈبو دئے
...ہیں۔

...ستمبر کو لندن کے گلڈ ہال میں ایک زبردست
...حب الوطنی کا اظہار کیا گیا اور وزیر اعظم کا
...شاندار استقبال ہوا اور لارڈ میر صاحب
...صدر نشین تھے۔ مسٹر اسکویتھ کے ساتھ مسٹر
...بیز گورنمنٹ اور خلاف پارٹی کے بہت
...سے ممبر تھے۔
مسٹر اسکویتھ نے بیان کیا کہ ساڑھے تین
برس کا عرصہ ہوا کہ اسی گلڈ ہال میں۔ یہیں باشندگان
شہر کے مجمع کے سامنے تقریر کی تھی جلسہ نے دونوں
انگریزی بولنے والی ریاستوں کی طرف سے یہ طے
کیا تھا کہ آئندہ اگر دونوں کا کوئی جھگڑا آپس میں
ہو تو طے کیا جاوے کا فن نہ ہو سکے بعد عدالتی
تحقیقات و پنچوں کے ذریعہ سے تو بھی لڑائی
کے ذریعہ سے کبھی نہیں۔ اوسوقت یہ یقین تو
تھا کہ جنگ قطعی نہ ہوگی مگر یہ گمان نہ تھا کہ ایسی
خونریز لڑائی ہوگی۔

ایسی جنگ دنیا میں کبھی نہیں ہوئی اسقدر تعداد
میں اور اتنی بڑی توپیں جنگ میں کبھی بھی شامل
نہیں ہوئیں اتنی زیادہ فوجیں اور ایسی توپیں
میدان جنگ میں کبھی نہیں دیکھی گئیں۔ اور ایسے
کبھی وسیع میدان میں لڑائی ہوئی۔ اتنی جانیں

بھی کبھی بھی تلف نہیں ہوئیں اور نہ اتنا خون کبھی بہا
اور نہ ان لوگوں کو جو لڑائی میں شریک نہیں ہوئے
اس قدر مصائب برداشت کرنے پڑے ایسا روز
افزوں مالی اور اخلاقی نقصان بھی کبھی نہیں دیکھا گیا
تاہم یہ لڑائی تمدن کے لحاظ سے لازمی تھی۔

تین برس پیشتر ہم کو اپنی راست بازی پر
نہایت کامل اعتماد تھا ہمیں آج بھی اپنی سچائی اور
راست بازی پر پورا بھروسہ ہے۔ آج ہم مجبوراً
اپنی مرضی کے خلاف لیکن ایمان کے ساتھ اِس
خونریز لڑائی میں اپنی تمام طاقت کے ساتھ شریک
ہونے پر مجبور ہوئے ہیں۔ یہ لڑائی طاقت اور
حق کے درمیان ہے۔ آج بحیثیت ایک قوم کے
ہمارا کیا رتبہ ہوتا اگر ہم خوف یا خود غرضی کی وجہ
سے یا فرض اور عزت کا احساس نہ ہونے کیوجہ
سے اپنے وعدہ کے خلاف دوستوں کی امداد سے
منحرف ہوتے۔ برٹین کے ہاتھ سے ہاتھ پر ہاتھ
رکھے ہوئے کھڑے رہتے اور ایک چھوٹے ملک
کو اپنی حریت کے محافظت میں ایک بےشمار فوج
کا مقابلہ جوانمردی کے ساتھ کرتے ہوئے دیکھا
کرتے۔ ہم لوگ تماشائیوں کی طرح لیج کے محاصرہ اور
بلجیم کی فوج کی جوانمردی کے ساتھ مقابلہ کو الگ
کھڑے دیکھا کرتے ہم لوگ بلجیم کی دارالسلطنت
پر غنیم کو قبضہ کرتے ہوئے اور بہادر فوج کو آہستہ
آہستہ انٹورپ تک پیچھے ہٹتے ہوئے اور دشمن
کو بےبس باشندوں سے زبردستی روپیہ وصول
کرتے ہوئے دیکھتے۔

لوویں کا حملہ اور وہاں کے قیمتی خزانوں کو
محض وحشیانہ انتقام کی غرض سے بُری طرح سے
تباہ و برباد کرنا گویا تہذیب اور انسانیت کے
خلاف سب سے بڑا جرم ہے جو ۳۰۰ برس والی
لڑائی کے بعد سے عمل میں لایا ہے اگر ہم لوگ ان
مظالم اور ناقابل برداشت ستم رسانیاں خاموشی
کے ساتھ دیکھتے اور اون کی روک تھام نہ کرتے یا
اون کے انتقام میں حتی الامکان کوشش نکرتے
تو ہم قوموں کی عدالت میں کیا منہ دکھاتے قبل
اس کے کہ ہم لوگ وحشیانہ طاقت کا تسلط۔ انصاف
اور آزادی پر دیکھیں۔ ہم اپنے ملک کو صفحہ تواریخ
سے نابود دیکھنا پسند کریں گے۔ بلجیم کی غیر جنبداری
کا خیال نہ کرکے اوسپر حملہ کرنا گویا اس بات کی تیاری
تھی کہ بلجیم تب ہالینڈ تب سوئیزرلینڈ اور پھر ایسے
ملک جو ہمارے ملک کی طرح حریت پسند ہیں پست
کر دئے جاویں اور آزادی کی روح اون ملکوں
میں سے مفقود کر دی جائے ان تمام ملکوں میں سے

یکے بعد دیگرے پابزنجیر کر لیا جاتا اور یہ نیا فلسفہ
علما و فضلا نے ایجاد کیا اور پھیلایا وہ آزادی
اور حریت جس کی یہ چھوٹی سلطنتیں اور ہمارا
ملک اور ہماری رعایا اور بحر اٹلانٹک کے پار کے
ہمارے اعضاء مدعی ہیں وہ چیز ہے جو قومی روح
کہی جا سکتی ہے اور جو قومی ہستی کا جزو لاینفک
ہے۔

یہ لڑائی محض فوجی نہیں ہے بلکہ روحانی بھی
ہے اس لڑائی کے نتیجہ پر انسان کی آزادی کا دار
و مدار ہے اور اسی پر تمام مخلوق کی امیدوں اور
حوصلوں کا انحصار ہے۔

وزیر اعظم نے سر ایڈورڈ گرے کی اوس کوشش
کی جو موصوف نے صلح قایم رکھنے کی غرض سے
کیا تھا بہت تعریف کی اور یہ کہا کہ اگر اون کی
یہ تجویز منظور کر لی گئی ہوتی کہ جرمنی فرانس۔ اٹلی
اور ہم لوگ آپس میں مل کر صلح کے ساتھ ایک
کانفرنس میں اختلافات باہمی کا فیصلہ کرتے
تو سب کی مرضی کے موافق معاملہ طے ہو گیا ہوتا
اور اس ہولناک جنگ کی نوبت نہ آتی۔

اب اون کے انتہا مصائب کی ذمہ داری کس
پر عائد ہوتی ہے۔ جو کہ ساری دنیا کو اس جنگ
عظیم کی وجہ سے برداشت کرنی پڑیں گی صرف
وہ طاقت برسر ہے۔ یہی جہانگیر مصیبت کا
مخزن ہے۔ صلح کی امید میں ہم لوگ آخر تک
حتی الامکان اپنے فرائض کو ادا کرتے رہے اور
اپنی رفاقت کو نباہتے رہے۔ لیکن جب دیکھا کہ ایک
قوم بالکل نیست و نابود ہونے کے قریب ہے تب
مجبوراً ہم کو بھی اعلان جنگ کرنا پڑا۔ دنیا میں کسی
شخص نے ہمارے فیصلہ جنگ کی مخالفت یا اسپر
اظہار افسوس کیا۔ لہذا ہم لوگوں کو چاہئے کہ اوسی
جوش سے کہ جس سے ہمارے آبا و اجداد نے پولین
سے لڑنے میں قوت پائی تھی آخر تک لڑنے کے لئے
اور اپنے نام کو قایم رکھنے کے لئے تیار ہو جائیں۔
جس طرح غنیم کی تعداد اور اون کی حربی قوت
کو حقیر سمجھنا بےوقوفی ہے اوسی طرح اپنی طاقت
اور اپنی فوج کی قدر نہ کرنا بھی حماقت ہے۔

بحری تیاریوں کے متعلق خوش قسمتی سے کچھ
انتظام خاص کرنے کی ضرورت نہیں پڑی۔
اونہوں نے یہ بیان کرنے میں بالکل مبالغہ نہیں
کیا ہے کہ بحری قوت ہر محکمہ ہر طریقہ اور
ہر جگہ کے لئے نہایت مکمل ہے۔
ہم نے اسپر نہایت وثوق کے ساتھ اعتماد کیا
اوس نے جرمن کی بحری تجارت پر حملہ کیا اور

بحری تجارت کو بند کر دیا جب جرمن کے باقی ماندہ
کروزر (جنگی چھوٹے جہاز) بھی تباہ ہو جاویں گے
تب برطانوی بیڑہ دیگر غیر جانب دار اور برطانوی
بحری تجارت کو بالکل محفوظ کر دے گا۔
اب بڑی قوت کی نسبت بہت متحدہ کوشش کی
ضرورت تھی۔ صرف اموات کی خالی جگہوں کو ہی
پُر کرنا نہ تھا بلکہ کل فوج کو بڑھانا اور اوس کی قوت
میں اضافہ کرنا تھا اور ہتھیاروں کو بھی زیادہ
کارآمد بنانا تھا۔ خود مختار ممالک نے جس طرح
نہایت قابل تعریف طریقہ پر اپنی یگانگت کا اظہار
کیا اور ہمارا ساتھ دیا اوس کی تواریخ میں مثال
نہیں ہے۔

کناڈا۔ آسٹریلیا۔ نیوزیلینڈ۔ جنوبی افریقہ و
نیو فاونڈ لینڈ تمام ممالک نے مالی اور اپنے بہترین
باشندوں کی جان سے امداد کا وعدہ کیا۔ ہندوستان
بھی ان ممالک سے پیچھے نہیں رہا۔ ضرورت محسوس
ہوتے ہی لارڈ کچنر نے ایک لاکھ رنگروٹ کی ضرورت
ظاہر کی اور اس کے بعد ہی اور نئی بھرتی کی ضرورت
لاحق ہوئی۔ دو لاکھ پچاس ہزار و تین لاکھ آدمیوں
نے اپنی خدمات پیش کیں ۴۲ ہزار باشندگان لندن
کی خدمت قبول کی گئی۔ ہمیں اور آدمیوں کی ضرورت
ہے۔ ایسے آدمی جو فن جنگ کے ماہر ہوں۔
شاہی فوج میں تمام اون اشخاص کے داخلہ
کا جو لڑنے کے لئے آمادہ ہوں اور جن میں جنگی
قابلیت ہو فوری بندوبست کیا جاوے گا۔
جہانتک ممکن ہو گا ایسے اشخاص جو ساتھ ساتھ
رہنا چاہتے ہوں۔ ساتھ رکھے جاویں گے اور
ایک ہی دستہ فوج میں شامل کئے جاویں گے۔
لیکن عام طور پر قسمت وار و ضلع وار فوج بنائی
جاوے گی۔ ہم کو ان افسران غیر کمیشن کی بھی ضرورت
ہے۔ جو فی الحال دوسرے خانگی کاموں میں مصروف
ہیں وہ اپنے خانگی کاموں کو چھوڑ کر آویں اور
اوس کام کو جسے وہ بطور احسن انجام دے سکتے
ہیں۔ انجام دیں گے۔ اون کے مالکوں کو لازم ہے
کہ وہ اون کو یقین دلاویں کہ اختتام جنگ پر وہ
پھر اون کو اون کی جگہ پر مقرر کریں گے۔ مسٹر
اسکویتھ پنشیافتہ کمیشن افسران سے بھی درخواست
کرتے ہیں کہ وہ آکر نئی فوج کو تیار کریں۔
کام کی معمولی ترقی کے متعلق موصوف یہ کہتے
ہیں کہ ہر طرف نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عملی
امداد ہر طرح سے قابل فخر اور دل افزا تھی ہم
لوگ کے جنگ کے نتیجہ آخر کے انتظار میں شروع
کے نتایج کے نشیب و فراز کو غور سے دیکھ رہے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انگلستان میں تبلیغ اسلام

مولوی صدر الدین صاحب کا لکچر

تین خاتونوں کا مشرف باسلام ہونا

اللہ تعالےٰ کے احسانات کا جتنا ہی تذکرہ کیا جاوے کم ہے۔ اوس نے عید کے دن عین خطبہ کے بعد ایک خاتون کو اسلام قبول کرنے کی توفیق دی۔ اور اوس نے دل کو ہمت عطا کی کہ اوسنے اتنے بڑے مجمع میں اوٹھکر اس فرحت افزا امر کا خود اعلان کیا اور عین اوس شام کو کہ جس کی علی الصبح **خواجہ کمال الدین صاحب** کی مشایعت کیلئے ساحل پر جانا تھا ایک دوئنگ کی خاتون کو دائرہ اسلام میں داخل کیا۔ امید کہ ان دونو خاتون کے متعلق خبریں شائع ہو چکی ہوں گی اخویم مکرم معظم جناب خواجہ کمال الدین صاحب کی تشریف بردی کے چند یوم بعد ایک بڑی نقبلہ عمیق نظر والی خاتون نے اسلام اختیار کیا۔ اور کل اتوار ہماری مسجد میں ایک بہت بڑا مجمع حسب معمول مستمرہ تھا لکچر کے بعد دو خاتونوں نے اسلام قبول کیا ان ہر سہ کے اسلامی نام اور اصلی نام حسب ذیل ہیں۔ (۱) مس رودا۔ رضیہ۔ (۲) مسز گارنر۔ جنت۔ (۳) مس مارگریٹ حلیمہ

لکچر اس موضوع پر دیا گیا کہ قرآن کریم عورتوں کے حقوق کی کسقدر حفاظت کرتا ہے۔ نہ صرف مالی امور میں ان کو حقدار بناتا ہے نہ صرف تمدن اور معاشرت کے حقوق اون کو عطا کرتا ہے اور نہ صرف اللہ تعالےٰ اس قابل رحم اور قیمتی مخلوق کی سفارش ہی کرتا ہے بلکہ ان کو بیگناہ ثابت کرتا ہے۔ وہ یہود قصے جو یہود اور نصاریٰ اپنے گرجوں میں تسلسل کر عورت کو ذلیل کرتے ہیں کہ یہی منبع گناہ ہے اور اسی نے انسان کو گناہ میں ڈال دیا۔ اور تمام بنی نوع انسان کو ابدی جہنم کا وارث بنایا قرآن کریم عورت کو اس الزام سے پاک فرماتا ہے اور اس کی تعلیم سے بچے بھی معصوم ثابت ہوتے ہیں۔ ورنہ انگلستان کے عیسائی تو جب تک بچے کا بپتسمہ نہوا وسے گناہگاری سمجھتے ہیں۔ قرآن کریم کی تعلیم سے انبیا بھی گناہ سے معصوم ثابت ہوتے ہیں اور عیسائیوں نے تو مسئلہ گناہ کو ایسا عالمگیر بنایا ہے۔ کہ شیر خوار بچہ سے لیکر بڑے تک اور ادنیٰ سے لیکر نبی تک موجودہ مخلوقات خدا سے لیکر اوس کے مورث اعلےٰ حضرت آدم علیہ السلام تک سب کے سب گناہگار اور مورد عتاب الٰہی و وارث عذاب ابدی ہیں معاذ اللہ کسقدر ناپاک مسئلہ ہے کسقدر اشرف المخلوقات انسان کی تذلیل کرنے کے لئے یہ افترا پردازی کی گئی ہے۔ دو کسقدر جسارت اور جرأت سے یہ اختراع لاعواب ایجاد کیا گیا ہے۔ تمام دنیا کی جا کہاں ایک طرف تمام دنیا کی فریب بازی البتہ طرف اور یہ روحانی دام تزویر ایک طرف کیا سب پر سبقت لیجاتا ہے۔ ہمارے سرکار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے خوب دجال کا لفظ استعمال فرمایا۔ اب سارا جہان ہی بید ان افترا میں مقام کے لئے ان کے ساتھ کھڑا ہو جاوے تو اوس کو ہارنا پڑے گا۔ اسی غلط منبر پر انہوں نے تجویز کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا قرار دیکر اوس کے خون کے متعلق ایسی تاثیر کا عقیدہ اور تریاق تجویز کیا جاوے کہ وہ سارے جہان کے گناہ دھو دے کے لئے کافی تھا۔ اور ضروری تھا۔ گویا دیئے دالا عقیدہ ہے جس کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے۔ تکاد السموات یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ھدا ان دعوا للرحمن ولدا ۔ سورہ مریم اس مسئلہ ابنیت پر قرآن کریم نے بڑی مبسوط بحث کی ہے۔ لیکن اسوقت میں اس حصہ کو لینا چاہتا ہوں جس پر اس مسئلہ کی بنا ہے۔ وہ بنا ہے انسان کو گناہگار ثابت کرنا۔ اسلام نے اس مسئلہ پر نہایت خوبی کے ساتھ روشنی ڈالی ہے دیکھو فرمایا ہے۔ والتین والزیتون و طور سینین و ھذا البلد الامین۔ لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ۔ ب۳۰

تمام انبیاء علیہ السلام کی تعلیمات کو مد نظر رکھکر دیکھو تو اون سب کی تعلیم میں یہ بات موجود ہے۔ کہ انسان کو اعلےٰ سے اعلےٰ احسن سے احسن تقویم بخشی گئی ہے۔ اس سورہ شریفہ میں تین اور زیتون اور طور کا تذکرہ اس لئے کیا ہے کہ ہمارا ذہن اون مقدس مقامات کی طرف منتقل ہو جو مقامات پر پہلے انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوئے۔ اور جہاں صحف مطہرہ نازل ہوئے جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو توراۃ اور حضرت عیسےٰ کو انجیل دیگئی۔ اور ان سب تعلیمات کی مہر تعلیم چونکہ حضرت سید الرسل فخر بنی آدم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیگئی ہے اسلئے فرمایا وھذا البلد الامین۔ اور اسی پر امن بلدہ کی تعلیمات کو دیکھو تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم الامین کے ارشادات کو دیکھو تو کسقدر دیانت وامانت سے دوسری تعلیمات کا ذکر کرتا ہے۔ اور پہلی الہامی کتابوں کی تصدیق فرماتے ہوئے فرماتا ہے لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم کہ انسان کو اعلےٰ اور احسن خلقت عطا کی گئی ہے۔ اس سے انسان کا ذہن توراۃ اور انجیل کی طرف منتقل ہوتا ہے۔ اون کو پڑھیں تو اون میں یہ مسئلہ صاف ملتا ہے۔ مثلاً توراۃ کے باب پیدائش ۱ آیات ۲۶ و ۲۷ میں لکھا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے انسان کو اپنے نمونہ پر اور اپنی شکل پر بنایا ہم جانتے ہیں کہ وہ قادر مطلق ہے وہ نمونہ درست بناتا ہے۔ اللہ تعالےٰ تمام محاسن کا جامع ہے۔ تمام پاکیزگی کا سرچشمہ ہے مقدس ہے۔ اگر انسان کو اوسنے خود اپنی حکمت اور طاقت مطلقہ سے بنایا ہے اور اپنے مقدس نمونہ پر بنایا ہے تو انسان یقینا پاک ہے اور گناہ جیسے گند سے منزہ اور مطہر ہے۔ اگر کوئی نصرانی انسانی کی تصویر کو ناپاک سمجھتا ہے تو وہ یا تو خدا کی طاقت کا قائل نہیں اور اوس میں اپنا تصرف نہیں مانتا کہ وہ نمونہ کے مطابق ایسی صورت گری کر سکتا ہے۔ اور دنیا کے مصور اگرچہ نمونہ کے مطابق تصاویر بنا تیں بنالیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ جو قادر مطلق ہے اور تصرف تام رکھتا ہے وہ نمونہ بنانے میں فیل ہو گیا۔ اور اگر وہ خدا تعالےٰ کی نسبت یہ گمان کرنا کفر سمجھتا ہے تو اوس کے اعتقاد میں یہ بات مذکور ہو گی کہ نمونہ ہی نعوذ باللہ گناہ سے پاک نہ تھا۔ لیکن ایسا کون ناپاک دل ہے۔ جس میں ایسے خیالات باطلہ اور اعتقادات رذیلہ جاگزین ہوں۔ لوس کا نمونہ ہی بیشک پاک ہے۔ اور وہ قادر مطلق ہی ہے۔ اس لئے یقیناً اسنے انسان کو اپنی شکل پر بنایا اور یقیناً خدا تعالےٰ نے اس اشرف المخلوقات کو پاک و صاف بنایا۔ اسکو اپنا خلیفہ اور نائب مقرر فرمایا تو اسی لئے کہ یہ اوس کا نمائندہ ہے۔ اگر دنیا کے بادشاہ اپنے وائسرائے اور نمائندے اور خلفا بڑی خوبی اور احتیاط کے ساتھ منتخب کرتے ہیں تو یقیناً وہ خلیفہ جسکو خدا تعالےٰ نے نہ صرف خود پسند کیا بلکہ جسکو خود جامہ خلقت عطا کیا جس میں خود قوائے جسمانی اور روحانی ودیعت فرمائے اور جسکو زمین پر اپنا مظہر بنا کر بھیجا یقیناً پاک اور مطہر ہونا چاہئے۔ اور ہے۔

اب عہد نامہ جدید کی طرف توجہ کرتے ہیں متی باب ۳ آیت ۱۳ - ۱۷ تک لکھا ہے کہ حضرت مسیح نے یوحنا سے بپتسمہ لیا۔ اور جب اونوں نے بپتسمہ لیا۔ تو آسمان کے دروازے اون پر کھولے گئے اور آسمان سے اون کو سارٹیفکیٹ ملا۔ جس میں اللہ تعالےٰ نے کی رضامندی کا اظہار تھا۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے اپنے لئے بپتسمہ ضروری سمجھا اور اس تلقین کیلئے حضرت یوحنا کو قابل تسلیم کیا۔ انبیا علیہم السلام ہمیشہ سچائی کے طالب رہتے ہیں۔ بیجا بڑائی اور تعلی اون کے پاس نہیں آتی۔ جہاں کہیں ہی آن کو حق و حکمت کی بات ملتی ہو وہ اوس کو لینے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ جھوٹی بڑائی سے اونہیں سروکار نہیں تھا اگر حضرت موسیٰ کو ایک اوستاد کے قدموں میں بیٹھنے کا حکم ہوا اونہوں نے اوس بزرگ سے بڑے قیمتی سبق حاصل کئے۔ اسیطرح سے حضرت یوحنا کی بزرگی اور اون کے انفاس طیبہ سے حضرت عیسیٰ نے استفادہ کیا ظاہری روحانی استفادہ نہایت ہی قیمتی متاع ہے۔ اور حضرت یوحنا کی بزرگی اس قدر مسلمہ تھی جو حضرت عیسیٰ نے اپنے تئیں اس سے مستفیض کرنا لازمی سمجھا۔ حضرت عیسیٰ نے اس احتیاج کو محسوس کیا۔ اور اس حاجت کا پورا کرنے والا حضرت یوحنا کو یقین کیا۔ ورنہ انبیا عبث فعل نہیں کرتے۔ اس بپتسمہ سے جناب کی ایسی تطہیر ہوئی کہ آسمان کے دروازہ جناب پر کہل گئے۔ اور آسمان سے آواز آئی کہ تم میرے پیارے بیٹے ہو۔ میں تم سے راضی ہو گیا ہوں۔ آپ سے نہ صرف حضرت عیسیٰ کا محتاج تربیت ہونا ثابت ہوتا ہے بلکہ حضرت یوحنا کی بزرگی اور برتری کی بین دلیل نظر آتی ہے کیا وہ انسان جس کی قوت قدسی حضرت عیسیٰ کی تطہیر کر سکتی تہی۔ ناپاک اور نعوذ باللہ مجرم اور گنہگار ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ آج نصرانی پادری تمام انبیا کو بٹ مار اور ڈاکو قرار دیتے ہیں یہ لوگ سادہ لوح ہیں۔ نہیں سمجھتے کہ اس سے خود حضرت عیسیٰ پر الزام آئیگا گویا وہ اتنے زکی نہ تھے اور ایسی فراست کے مالک نہ تھے جو ان کے آج کے زمانہ کے مریدوں کو دیگئی ہے وہ اگر خود محتاج تربیت نہ تھے تو اون کو حضرت یوحنا کے ہاتھ تطہیر لی کیا ضرورت تہی اور چونکہ وہ خود پاک تھے اسلئے اون کو ایک ناپاک انسان (بقول پادری صاحبان) کے ہاتھ سے تطہیر طلب کرنے کی نعوذ باللہ کیا حاجت تہی۔ خود خدا تعالےٰ نے حضرت یوحنا کے بپتسمہ کی اسقدر قدر کی کہ حضرت عیسیٰ کے لئے بعد از بپتسمہ میں آسمان کے دروازے کھولدئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آسمان کے دروازوں کا کھلنا مشروط تھا اس تلقین کے ساتھ جو حضرت عیسیٰ نے حضرت یوحنا کے قدموں میں بیٹھکر حاصل کی۔ اور اپنے فعل سے اور اپنے باپ کے سارٹیفکیٹ سے یوحنا کی پاکیزگی اور بزرگی و برتری پر مہر لگادی۔ حضرت عیسیٰ کے مرید جب تو رات کے نعل کو برا مانتے ہیں یا اس سے سبق حاصل کریں۔ ایک اور جگہ پر حضرت عیسیٰ نے صاف تہ اس امر پر بحث کی ہے کہ حضرت یوحنا کا بپتسمہ آسمانی بپتسمہ تھا۔ دیکھو مرقس باب ۱۱ آیت جبکہ اونوں نے (عیسیٰ نے) اون انہ ن کو مخاطب کیا جو اون کو گرفتار کر کے صلیب پر لٹکانا چاہتے تھے۔ کہ اس بات کا جواب دو کہ یوحنا کا بپتسمہ آسمان سے تھا یا انسان سے اسپر اونہوں نے آپس میں غور کر کے کہا کہ ہم نے کہا کہ آسمان سے تو یسکے گا کہ تم نے اوسکو کیوں

نمان یا ... اور اگر کیا انسانون سے تو لوگون کا ڈر ہے کیونکہ تمام لوگ حضرت یحیٰی کو نبی بھی مانتے تھے۔ ... اس سے معلوم ہوا کہ حضرت یوحنا کا بپتسمہ حضرت عیسیٰ کے نزدیک آسمانی تہا۔

علاوہ ازین حضرت عیسیٰ نے اس امر پر زور دیا ہے کہ میں شریعت کا ایک شوشہ بھی تبدیل نہیں کرنے آیا میں تو شریعت پر عمل کرانے کے لئے آیا ہون اور شریعت کی تصدیق کرنے کے لئے ... انبیا جنہون نے شریعت دی ... شریعت کی تصدیق چونکہ ... بعد لوگون کو ... حضرت عیسیٰ جیسے پاکباز انسان کی زبان سے ہو۔ کیا ان کو اتنی بھی سمجھ نہ تھی جتنی اون کے آج مریدون کو ہے۔ خود حضرت عیسیٰ نے اپنی آمد انہیں انبیا کی پیشگوئیون کی بنا پر ثابت کی ہے اور اپنے تئین انہیں کی شریعت کا حامی اور مصدق مشہور کیا اور خود ایک نبی کے قدمون میں بیٹھ کر روحانی تزکیہ کا حق سیکھا اور اوس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان پر آسمان کے دروازے کھل گئے۔ ان امور سے یہی بات متحقق ہوتی ہے کہ حضرت عیسیٰ کے خیالات کچھ اور تھے اور آج کے پادری صاحبان کے اعتقادات کچھ اور ہیں۔ یہ لوگ کسی وہمی تصور یا کسی پیچھے کے آنے والے مفتری کی تعلیم پر چل رہے ہیں۔ حضرت عیسیٰ کی تعلیم کو نہ یہ مانتے ہیں اور نہ ہی اون کے متبع حقیقی ہیں۔ قرآن کریم نے ایسے لوگون کے مذہب کا نقشہ کھینچا ہے جو اپنی خواہشات اور اٹکل سے مسائل گھڑ لیا کرتے ہیں۔ فرماتا ہے۔ ومنهم اميون لا يعلمون الكتاب الا اماني وان هم الا يظنون اور نابلد لوگ بھی ہوتے ہیں جو آسمانی کتاب کا تو علم نہیں رکھتے ہاں جو اپنی خواہشات کے مطابق ہو اور محض اٹکل سے کام لیتے ہیں۔

اس بپتسمہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بچے کے لئے بپتسمہ یہ حکم نہیں رکھتا کہ اوس کے بغیر وہ ناپاک رہتا ہے۔ خود حضرت عیسیٰ کا بپتسمہ یہ ثابت نہیں کرتا کہ وہ نعوذ باللہ ناپاک تھے تو نصرانی کیون اپنے بچون کو ناپاک قرار دیتے ہیں۔ اسی بنا پر بپتسمہ ثابت کرتا ہے کہ وہ ناپاک پیدا ہوتے ہیں کیا وہ ایمان رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کا بپتسمہ پانا اون کو ناپاک ثابت کرتا ہے۔ کیا کوئی والدہ یہ پسند کرتی ہے کہ اوسکا ایک دن کا بچہ فوت ہو جاوے۔ اور سیدھا جہنم میں جاوے اسلئے کہ اوسکا بپتسمہ نہ ہوسکا کیا ہزار ہا بچے نصاری کے بغیر بپتسمہ کے وفات نہیں پاتے کیا وہ جہنم میں جاتے ہیں۔ تمہارے اعتقاد کے مطابق تو ان بچون کو جہنم جانا چاہئے۔ اور گویا مسیح کا کفارہ ان بچون کے لئے بھی مفید ثابت نہ ہوا۔ لیکن اسلام بچون کو پاک بیان فرماتا ہے۔ حضرت محمد مصطفی احمد مجتبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے كل مولود يولد على الفطرة ہر بچہ بے لوث پیدا ہوتا ہے۔ جس مجلس یا جس گھر میں پرورش پاتا ہے ... اوسکے اخلاق اور روح پر پڑتا ہے

پس مبارک ہو آپ کو جو اس اسلامی ندا کو سن رہے ہو۔ اسلام آپ کے بچون کو جہنم میں نہیں بھیجتا اور نہ ہی حضرت عیسیٰ کا ... اور وارث جہنم قرار دیتا ہے۔ ... پولوس نے ... عیسیٰ کی تعلیم کو نہایت ذلیل کیا اور لوگون ... بھی تعلیم اور ... حضرت عیسیٰ کی ولادت حضرت مریم صدیقہ کے بطن سے ہوئی کیا آپ لوگ حضرت مریم کو ... ہو۔ کیا ایسے پاک انسان نے ... ناپاک ... جو ... غیر معقول بات کے قائل ہون نام کے عیسائی جو حضرت عیسیٰ کو خدا مانتے ہیں کیا وہ تسلیم کرتے ہیں ... ناپاک ... کے بطن سے ... سخت سزا دیجاتی ہے لیکن آپ کے اعتقادات میں ... حضرت عیسیٰ کی والدہ ماجدہ پر اعتراض وارد ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ تمام عیسائی حضرت مریم کو پاک مانتے ہیں۔ اور خود حضرت عیسیٰ کا اون کے بطن سے پیدا ہونا بتاتا ہے کہ حضرت مریم پاک تہین۔ اور اس سے دنیا پر یہ ظاہر کرنا مقصود تہا کہ عورت ... گناہ نہیں۔ عورت کے بطن سے حضرت عیسیٰ اور دیگر انبیا علیہم السلام پیدا ہوئے بالخصوص وہ لوگ جو حضرت عیسیٰ کی ولادت کو بن باپ مانتے ہیں اون کے لئے تو کافی سبق ہے کہ حضرت عیسیٰ کو عورت کے بطن سے پیدا کر کے اللہ جل شانہ نے عورت زاد پر سے یہ ناپاک اور جھوٹا الزام زائل کیا کہ وہ یعنی عورت گناہ کا منبع نہیں ہے۔ بلکہ وہ پاک ہے۔ قرآن کریم تو فرماتا ہے کہ مرد اور عورت ایک ہی جنس ہیں اگر ایک پاک ہے تو دوسرا بھی پاک ہے۔ خلق منها زوجها۔ ... جو عورت کو ... پیدا کیا کیا حضرت مریم کے والدین جو انبیا تھے ناپاک نہیں ہوسکتے۔ کیا وہ بزرگ جو متی نے پہلے ہی باب میں حضرت عیسیٰ کے آبا و اجداد قرار دئے ہیں وہ ناپاک تھے حاشا وکلا۔ یہ سب کے سب پاک طینت تھے اور اون کے پاک وجود سے لوگون کی تطہیر ہوئی۔ پس پورانے عہدنامہ کو دیکھو یا نئے عہدنامہ کو یا آخری عہدنامہ کو دیکھو جسکا نام فرقان اور قرآن ہے ان سب کی تعلیم ایک ہی ہے کہ انسان بیگناہ پیدا ہوتا ہے۔ جو غلطی یہود اور نصاری کو لگی ہے اسکی بھی قرآن کریم نے اصلاح فرمائی ہے۔ حقیقت میں یہ بڑی ہی حسن کتاب ہے رحمت شفا نور اور برکت ہے اور اوس کا لانے والا رحمة للعالمين ہے بچون کو نجات دیتا ہے۔ عورت کو بری از گناہ بیان کرتا ہے عام انسانون اور انبیا کو معصوم قرار دیتا ہے۔ الغرض اس قعر مذلت سے انسان کو نکالتا ہے جس میں اسنے اپنے ہاتھون ڈال رکہا تہا۔ کیا اس قسم کی مقدس کتاب کی تعلیم ... موجب برکت ہوسکتا ہے اور کیا ایسی اعلی تعلیم ایسی حوصلہ افزا تعلیم ایسی فرحت بخش تعلیم کا انکار کرنا عقلمندی ہے۔ یہ تعلیم تو انسان کی ترقی اور ... کو چاہتی ہے پر کیا آپ لوگ ہر وقت

گند میں مبتلا رہنا پسند کرتے ہیں۔ اب کے دلون میں بڑی بڑی ترقی اور پاکیزگی کی امنگیں نہیں ہیں کیا ... الہی کا توجہ آپکے قلب صافی میں نہیں ہوتا۔ اور کیا ایک پاک انسان خداے قدوس سے تعلق لگا سکتا ہے۔ ہان اسلام ہے جو اس امر کو پیش کرتا ہے کہ انسان خدا سے ہے اور خدا سے تعلق لگا سکتا ہے اسکے قلب میں اللہ تعالی نے بڑی وسعت دی ہے اگر وہ زمین و آسمان میں نہیں سما سکتا تو قلب انسانی کو اوس نے اپنی فرودگاہ بنایا ہے۔ اس میں جلوہ گر ہوسکتا ہے ... بھی یہ شہادت ہے کہ انسان پاک ہے اور خدا تعالی نے انسان کو اپنے نمونہ پر بنایا ہے۔ کیا ان نقلی دلائل کے علاوہ اور بھی امور ہیں جو ہم کو ہدایت کرسکتے کہ انسان پاک ہے یا گناہ میں ڈوبا ہوا کیا ہر دل میں حق الہی کی ... نہیں کیا جاتا ... رب اوس کی ذات واحد کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ کیا معصیت کے وقت بے اختیار اللہ تعالی ... متوجہ نہیں ہوتا۔ ... عشق الہی ناپاک چیز نہیں اسکا موجود ہونا قلب انسانی کی قدر و منزلت کو بڑھاتا ہے کیا قلب انسانی میں بنی نوع انسان کی محبت اور ہمدردی نہیں رکہی گئی کیا اس موجودہ جنگ میں لوگ اپنے ملک کیلئے قوم کے ... کے لئے جانین نہیں قربان کرتے۔ کیا یہ سارے عیسائی ہیں۔ ان میں دہریہ بھی موجود ہیں۔ ان میں عیسائیون کا وہ فرقہ بھی موجود ہے جو موحدین کے نام سے مشہور ہے۔ اسمین ہندو مسلمان بھی ہیں۔ یہ سب کے سب اپنے قلب کی پاک حالت اور جان نثاری قربانی اور ایثار کا ثبوت دے رہے ہیں کیا دنیا میں ... نثار عفیفہ عورتین نہیں کیا تم تمام عورتون کو ناپاک مانتے ہو۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ تمہاری والدہ اور بہن اور لڑکی یہ سب کے سب نعوذ باللہ گناہگار بدکار ہوتی ہیں۔ پھر اگر تم ایسا ہی سمجھتے ہو تو کیون اونکو سزا دیتے ہو۔ کیون اون پر ناراض ہوتے ہو۔ اسلئے کہ تمہاری طبیعت اس امر کو نہیں مانتی کہ وہ ناپاک پیدا ہوئیں۔ اسلئے تمہاری خفگی یا سزا سے اون کی اصلاح ہوجاتی ہے تمہارا تجربہ تو اصلاح کا ہی ہے کہ انسان میں نیکی موجود ہے۔ جب بدکاری اور بری عادات کو چھوڑ دے اوسکی نجات ہوجاتی ہے کیا ... تم اپنے بچہ کو مارتے ہو۔ کیا بچہ کبھی شرارت کرنے لگے تو ادہر اودہر نہیں دیکھتا کہ کوئی اوسکی شرارت کو تاڑتا تو نہیں رہا۔ کیا وہ بعض اوقات دروازے بند نہیں کرلیتا۔ کیا کھڑکی میں سے بار بار نہیں جھانکتا کیا اس کے قلب پر لرزہ نہیں طاری ہوتا۔ اگر وہ بدی کرتا ہوا پکڑا جاوے تو کیا اوسکی حالت بگڑ نہیں جاتی کیا بعض اوقات لوگ بدی کی حالت میں پکڑے جانے کی وجہ سے بیہوش نہیں ہوگئے۔ کیا لوگون نے اس حالت میں پکڑا جانے کو ترجیح دیتے ہوئے مکانون کی چھتون پر سے چھلانگ لگا کر جان نہیں دیدی۔ کیا لوگ ایسی بدی کو برداشت نہ کرنے کی وجہ سے زہر نہیں کہا لیتے کیا غیور اور شرفا ایسے الزام کی وجہ سے اپنے پیارے وطنون کو نہیں چھوڑ جاتے۔ یقینا یہ سارا قصہ بتلاتا ہے کہ انسان فطرتا بدی سے متنفر ہے۔ بدی اسکی جزو نہیں۔ اسکا

نفس امارہ اسکو سخت ملامت کرتا ہے اور پچھتاوے کے طوفان اوسپر امڈ آتے ہیں۔ دیکھو ہم نے اپنے گدھے یا کتے کو اسلئے نہیں مارا کہ وہ اخبار کیون نہیں سناتا۔ نہ ہم نے کبھی کبڑے کو اسلئے مارا کہ وہ کیون ہمارے ساتھ کرسی پر بیٹھ کر ... نہیں پیتا یا ہمارے لئے پوڈنگ کیون نہیں بناتا۔ ہم جانتے ہیں کہ یہ امور اوسکی طبیعت میں ودیعت نہیں کئے گئے ہم بچے کو عورت کو سزا اسلئے دیتے ہیں کہ وہ ایسے افعال کے مرتکب ہوجاتے ہیں جو اون کی خلقت کا موضوع جو اونکی پاکیزگی کے متقاضی نہیں ہیں۔ ورنہ پاگل کو کون سزا دیتا ہے۔ اور اگر بے سوچے اور بلا ارادے ہم سے کسیکو کوئی صدمہ پہنچ جاوے تو ہم کو سزاوار قرار نہیں دیا جاتا اگر ہم کو خدا تعالی نعوذ باللہ گناہگار پیدا کرتا اور ہم سے یہ تقاضا کرتا کہ تم نیکی اختیار کرو تو یہ ایک نہایت ہی غیر معقول بات ہوتی۔ ہماری بدی پر سزا دینا جبکہ ہماری سرشت میں بجائے نیکی کے گناہ رکہا گیا ہو سخت ظالمانہ کارروائی ہوتی۔ خداے قدوس سب عیوب سے پاک ہے کیا نصرانی لوگ اللہ تعالی کو انسانی معقولات سے بھی گرا ہوا صنعت بنانا چاہتے ہیں کیا جسکو "وہ محبت ہے وہ محبت ہے" پکارتے ہیں اوس کو ظالمانہ اور سفاکانہ کارروائیون کا باپ مانتے ہیں۔ اس گندے عقیدہ کو بازآجاو اس عقیدہ نے انگلستان کے ہزار ہا لوگون کو دہریہ کردیا اور ہزار ہا کی طبیعت کو ایسا پژمردہ کردیا کہ وہ اس گناہ سے بھری زندگی سے بیزار ہیں اور وہ اپنے تئین ذلیل جانتے ہیں خاتمہ کرلیتے ہیں اور جو زندہ رہیں تو وہ اپنے تئین ذلیل سمجھتے ہیں ہزارون ہیں جو گرجے میں اسلئے نہیں جاتے کہ ہر وقت اونکو یہی راگ سنایا جاتا ہے کہ انسان اپنے تئین گناہ سے آزاد نہیں کرسکتا جو اوسکی سرشت میں ہے وہ عقائد جو انسان کو ذلیل کرتے ہیں وہ عقائد جو انبیا علیہم السلام کو گناہگار بتاتے ہیں وہ عقائد جو عورتون کو عفیفہ نہیں قرار دیتے۔ وہ عقائد جن کے دست تطاول سے بچے بھی معصوم نہ رہ سکیں وہ عقائد جو ہماری زندگی کو منغص کردیں وہ عقائد جن کے ذریعہ سے انسان گناہ کرنے کی جرأت کرتا ہو اس دنیا کے لئے سخت مضر ہیں بہلا ایک عیسائی پادری اپنی بیوی کو کسی گناہ پر ملامت کرسکتا وہ تو فورا انجیل شریف کو پیش کرے گی کہ اسکی تعلیم کی بنا پر وہ گناہگار ہے کیونکہ گناہ اوسکی سرشت میں موجود ہے اور جو امر قدرت نے اوسکی فطرت میں ودیعت کردیا ہے اوس کے برخلاف اوس سے افعال سرزد نہیں ہوسکتے۔ افسوس غلط مسئلہ نے کروڑون کو تباہ کردیا۔ اور بنی نوع انسان کی فرحت اور مسرت کو برباد کردیا۔ مبارک ہو اسلام جس نے تمام جہان پر فضل اور رحمت کی بارش کی۔ اور تمام عفونت اور گند کو صاف کردیا۔ اور انسان کی عزت اور توقیر کی اور انسان کو اس قابل کردیا کہ وہ خود اپنے ... ... اپنے نمونہ پر بنایا ہے مل جاوے اور کہہ ... کہ تو ... میں اور نہین۔ اس لکچر میں بہت سی خواتین مسلم اور غیر مسلم جمع تہین۔ اس کے اختتام پر دو خاتونون نے اسلام قبول کیا۔ ... وہ ازین بہت سے نومسلم بھی تشریف لائے ہوئے تھے چنانچہ رائٹ آنریبل لارڈ ہیڈلے الفاروق مع اپنے ہر دو فرزندون رونق ...

شذرات

بج بج (کلکتہ) مین ہنگامہ

انڈین نیوز ایجنسی کلکتہ سے خبر دیتا ہے کہ ۳۰ ستمبر کو بنگال گورنمنٹ نے ایک سرکاری بیان شائع کیا ہے جو حسب ذیل ہے "جاپانی اسٹیم شپ" (دخانی جہاز) "کماگاٹا مارو" پر ہندوستانی مسافر جو منجانب گورنمنٹ آف انڈیا اپنے وطن کو واپس کئے جا رہے تھے۔ آخری شنبہ کی شام کو دریائے ہگلی میں پہنچے۔ گورنمنٹ بنگال سے تحریک کی گئی تھی کہ اون کو سرکاری صرفہ سے بحفاظت پنجاب روانہ کر دینے کا انتظام کر دے۔ پس انتظام کیا گیا کہ ۲۹ ستمبر کی صبح کو ایک اسپیشل ٹرین بمقام بج بج دخانی جہاز کی آمد کے وقت موجود رہے۔ پنجاب سے چند افسر نیز مجسٹریٹ ضلع ۲۴ پرگنہ مع دیگر افسران کے دخانی جہاز پر گئے اور تہوڑی بہت سمجہانے کے بعد اون کو خشکی پر اوتر لے سکے لئے راضی کیا۔ دو بجے دن کو یہہ واقع ہوا لیکن اون کو اوس وقت تک مجسٹریٹ نے یقین دلانے پر کہ وہ براہ راست پنجاب روانہ کر دئے جائینگے یقین نہیں ہوا مجسٹریٹ کو بموجب آرڈیننس نمبرہ ۱۹۱۵ء اختیار حاصل تہا کہ اون کو اپنے حکم کی تعمیل کرنے کے لئے مجبور کرتا۔ لیکن موصوف احتیاطا کے ساتھ اپنے اختیارات کو استعمال کرنے سے اس وقت تک باز رہے جب تک کہ اون کو یہہ نہین معلوم ہو گیا کہ وہ لوگ ریل گاڑی میں سوار ہونے سے انکار کرتے ہیں اور کلکتہ کو بذریعہ سڑک پیدل جانے کے لئے آمادہ ہیں۔ موصوف نے تب آرڈیننس اون کو دکہلایا اور اوس کے شرائط اون کے مضامین ست بیان کئے۔ لیکن اون کے حکم کا بالکل لحاظ اور پرواہ نہ کرکے وہ کلکتہ کی سڑک پر روانہ ہوئے اور مجسٹریٹ کے پاس کافی جماعت اون کے روکنے کے لئے نہ تہی۔ پولس اور فوج اون کو روکنے کے لئے طلب کی گئی اور وہ تین یا چار میل کے بعد روکے گئے۔ جسر ولیم ڈیوک بنگال گورنمنٹ کی ایکزیکیوٹیو کونسل کے نائب میر مجلس جو نوج کے ہمراہ گئے تہے اون سے ملے اور اون کے سرغنہ پر آرڈیننس کی نافرمانبرداری کا الزام لگایا اور اون سے کہا کہ جو کچھ اون کو کہنا ہے اوس کا فیصلہ بج بج میں کیا جائے گا۔ جہان اون کو ضرور واپس لوٹنا ہوگا۔ اس پر بلا کسی عذر کے وہ لوگ واپس ہوئے اون کے پیچھے پولیس تہی اور کچھ فاصلہ پر فوج۔ پہلی اسپیشل ٹرین تہمینا ۱۶۰ آدمیون کو لیکر جو بہت خوشی سے سوار ہوئے تہے روانہ ہو گئی تہی اور سر ولیم ڈیوک اوس گروہ کے پہنچنے کے قبل بج بج آ گئے اور دوسری اسپیشل ٹرین تیار کر رہے تہے موصوف اسٹیشن کے اندر انتظام کر رہے تہے جبکہ حسب ذیل واقعہ گذرا۔ جونہی گروہ شام کے وقت اسٹیشن پر پہنچا مسٹر ڈونالڈ ایک سینیئر (برتر) پنجاب پولیس افسر نے ان لوگون کے سرغنہ کو حقیقت حال سمجہانے کی غرض سے بلوایا۔ وہ لوگ یکایک بڑے جوش میں آ گئے اور بلا آگاہی پولیس اور افسران کو طمنچہ سے گولی مارنا شروع کر دیا۔ دوسرون نے ڈنڈون چاقو اور ایک یا دو تلوار ون سے حملہ کیا۔

سرغنون کی جماعت میں سے جو ریوالور سے مسلح تہے چار نے گولی چلائی۔ تہوڑی ہی دیر میں سرجنٹ میجر ایسٹ ووڈ کی پشت پر گولی لگی اور وہ زمین پر گر گیا۔ سر فریڈرک ہالیڈے پولیس کمشنر کلکتہ کا بیر مضروب ہوا۔ مسٹر پیٹری پولیس سپرنٹنڈنٹ پنجاب مامور بکار خاص کے دونون بیرون اور بازو میں گولی لگی۔ مسٹر ہمفرے (جو غالبا پنجاب سول سروس کے ہیں) بہت زیادہ مجروح ہوئے۔ مسٹر لوماکس مشرقی بنگال اسٹیٹ ریلوے کے اسسٹنٹ ٹرافک سپرنٹنڈنٹ کو مہلک ضرب پہونچی۔ اور کئی ایک سارجنٹون کے سر میں سخت ضرب پہنچی ہین۔ فوج پیچھے تہی اور اون کے جائے وقوعہ کے درمیان ریلوے کے احاطہ کی ایک دیوار کسی قدر حائل تہی نیز پولیس اور افسران بیشتر حملہ آورون میں ملے ہوئے تہے اوسوقت جبکہ سامنا صاف ہوا (گو اس میں بہت دیر نہ ہوئی ہوگی) فوج کو گولی چلانے کا حکم دیا جا سکتا تہا ایسا کرنے پر بہی بلوائیون نے دو یا تین بار حملے کئے اور ایک گروہ ایک دکان میں پہنچا جہان سے کہ وہ متواتر گولی چلاتا رہا۔ اور اسی مقام پر زیادہ ہلاک ہوئے۔ ۱۶ نفر بلوائی مقتول ہوئے اور دو بیگناہ تماشائی۔

علاوہ اموات مذکورہ بالا پنجاب پولیس نے ایک آدمی کو مار ڈالا۔ اور ۶ کو مجروح کیا۔ وہ پنجابی جو کہ بلوہ میں شریک ہوئے تہے قرب و جوار کے مواضعات میں منتشر ہو گئے۔ اون میں سے چند پولیس اور پہرہ والون کے مطیع ہو گئے۔ فوج اور پولیس ہر جہار طرف باقی ماندہ بلوائیون کو گرفتار کرنے کی کوشش کر رہی ہے اور آج صبح تک ۲۰ نفر گرفتار کرکے قید کئے گئے۔

بنگال گورنمنٹ اس حادثہ میں جو جانیں ضائع ہوئین اون کی نسبت بہت افسوس ظاہر کرتی ہے۔ گورنمنٹ بنگال نے اپنا ارادہ صاف طور پر ظاہر کر دیا تہا کہ وہ "کوماگاٹا مارو" کے مسافرون کو جنہوں نے اس سفر میں اس قدر کثیر نقصان اٹھایا تہا اون کے مکان پہنچا دینا چاہتی ہے۔ گورنمنٹ بنگال کو یہ بہی معلوم تہا کہ اون مسافرون میں کینہ کے دلون میں پولیٹیکل بےچینی تہی اور پنجاب گورنمنٹ کی رائے سے پورے طور پر اتفاق کرکے یہ مناسب سمجہا گیا کہ اون کو براہ راست اور بہت جلد اون کے وطن کو واپس کر دیا جائے۔ کسی کو ذرا بہی یہ شبہ نہ تہا کہ اوس گروہ میں کوئی بہی انگریزی افسران پر بجا استعمال زبردست خوفناک حملہ کے لئے مسلح ہوگا۔

ٹرکی کی جنگی تیاریان

گذشتہ ہفتہ کی ولایتی ڈاک میں لنڈن ٹائمز کے جو پرچے موصول ہوئے ہیں اون سے ٹرکی کی جنگی تیاریون پر مزید روشنی پڑتی ہے۔ لنڈن ٹائمز لکہتا ہے کہ

جرمنی نے سات بکس سونے کے ٹرکی کو روانہ کئے ہیں کہ وہ اون سے ترکی پونڈ بنائے اسیطرح ایک دوسری خبر مظہر ہے کہ جرمنی کا بالسوٹن ڈائنامٹ علاقہ شام میں آ چکا ہے۔ اور حجاز ریلوے کے ذریعہ دمشق لیجایا جا رہا ہے۔ لنڈن ٹائمز یہ بہی بیان کرتا ہے کہ ٹرکی کی تیاریان اور قومی مظاہرے ظاہر کرتے ہیں کہ ٹرکی جرمنی کا ساتہ دیگا۔

اگر ان خبرون کو مبالغہ سے پاک خیال کیا جائے تو صرف اس قدر پتہ چلتا ہے کہ ٹرکی جنگی تیاریون میں مصروف ہے لیکن ابہی یقین کے ساتہ یہ نہین کہا جا سکتا کہ ٹرکی جنگ میں کس کے ساتہ شریک ہوگا یا صرف اپنے گئے ہوئے مقبوضات کو حاصل کرنے میں یونان سے برسر جنگ ہوگا۔

لنڈن ٹائمز کا یہ خیال کہ ٹرکی کا ارادہ جرمنی کے ساتہ ہونے کا ہے صرف ایک ذاتی خیال ہے جسکو کوئی وقعت نہیں دیجا سکتی۔ ٹرکی کے ارکان حکومت نہایت مدبر و دانشمند ہیں اور اون سے کسی ایسے امر کے وقوع میں آنے کی ہرگز توقع نہیں کیجا سکتی جو ٹرکی کیلئے خطرناک ہو۔

معزز معاصر نقاد زندہ ہے

اب سے پہلے لکہا جا چکا ہے کہ جناب شاہ دلگیر ایڈیٹر رسالہ نقاد کی والدہ کی وفات نے شاہ دلگیر کو ایک ایسا صدمہ دیا ہے جس سے نقاد کی زندگی خطرہ میں پڑ گئی تہی لیکن خدا کا شکر ہے کہ شاہ دلگیر صاحب نے ہجوم بلا و صدمات میں استقلال کو ہاتہ سے نہ دیا اور باوجود گوناگون تفکرات کے نقاد کی اشاعت کو معرض خطرہ مین نہیں پڑنے دیا۔ نقاد جاری ہے اور شاہ دلگیر صاحب کی کوشش و محنت سے لٹریچر کی تا بمقدور خدمت کر رہا ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ خداوند تعالی نقاد کو دیر تک سلامت رکہے۔

جہازات سلطان عثمان اول اور رشادیہ

قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ جنگ یورپ کے ابتدا میں انگلستان نے ٹرکی کے جہازات سلطان عثمان اول اور رشادیہ جو انگلستان مین تیار ہو رہے تہے اور جنکو ٹرکی کے حوالہ کرنے میں صرف آدہ گھنٹہ رہ گیا تہا انگلستان کے جنگ مین شریک ہونے کی وجہ سے اپنے استعمال کے لئے لے لئے ہین جس سے ٹرکی میں ایک عام بےچینی و نفرت پیدا ہو گئی ہے۔ گورنمنٹ ہند نے حال میں ان جہازات کے متعلق پریس کے نام ایک اطلاع شائع کی ہے جس سے برطانیہ کی نصفت پسندی آشکار ہوتی ہے۔

اعلان میں ظاہر کیا گیا ہے کہ جن شرائط کے تحت وہ (ٹرکی) جنگی جہازون کو آغاز جنگ مین روک لیا گیا ہے ان کی بابت چونکہ لوگون مین غلط فہمی سی نظر آتی ہے لہذا ہز اکسلنسی وائسرائے یہ چاہتے ہین کہ مندرجہ ذیل واقعات اس معاملہ کی بابت ظاہر کر دئے جائین۔

جنگ کے وقت میں تحفظ قومی کا اطمینان حاصل کرنے کے اعلی فرض اور مسلمہ اصول استحقاق کے بموجب حضور ملک معظم کی گورنمنٹ بادل ناخواستہ اسپر مجبور ہوئی کہ ان دونون جنگی جہازوں کو (اپنے استعمال کی غرض سے) حاصل کرے جو انگلستان مین ترکی گورنمنٹ کیلئے بن رہے تہے۔ لیکن ابہی ان کو حوالہ نہیں کیا گیا تہا۔ حضور ملک معظم کی گورنمنٹ نے نہ صرف ان کے لئے پورا روپیہ ادا کرنے، و بعد جنگ انکو اچہی حالت میں واپس دینے یا انہیں کے مانند نئے جہاز بہم پہنچانے پر آمادگی ظاہر کی ہے بلکہ ان حق شفعہ کی رو سے حاصل کئے ہوئے جہازات سے ایام جنگ میں کام لینے کی بابت وہ زائد معاوضہ بہی فراخدلی سے دینے کو تیار ہے۔ امید ہے کہ اس اعلان سے دنیائے اسلام کا وہ انتشار رفع ہو جائیگا جو ان جہازات کے متعلق پیدا ہو گیا تہا۔ لیکن اس موقع پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر ٹرکی خدا نخواستہ جنگ مین شریک ہو گئی تو ان جہازات کے متعلق یا ان کے روپیہ کی ادائیگی کے متعلق کیا ہوگا۔

افسوس ہے

کہ دفتر مین کاغذ کا اسٹاک ختم ہو جانے سے ہم بہت پریشانی میں ہیں۔ تقریبا دو ماہ سے زیادہ ہو گیا کہ ... کو کاغذ کی فرمائشین کی ہوئی ہیں لیکن اسوقت تک کاغذ نہیں پہونچا۔ یکم اکتوبر کا پرچہ بہی کاغذ کی عدم موجودگی کے سبب شائع نہ ہو سکا اور اس ہفتہ بہی ۲۰×۲۶ کا کاغذ کاٹ کر لگایا گیا ہے امید ہے کہ ناظرین کرام ہماری مجبوریوں کو دیکہتے ہوئے پچہلے ہفتہ کی غیر حاضری معاف فرمائینگے اور زر قیمت عنایت فرما کر ہماری پریشانیون کو دور کرینگے۔ اگر آئندہ ہفتہ تک کاغذ نہ پہونچا تو مجبورا اخبار کی تقطیع بدلنی پڑے گی براہ کرم زر قیمت جلد عنایت فرمائیے تاکہ گرانی کاغذ اور دیگر مصارف میں ہمیں مدد ملسکے۔ (منیجر مدینہ بجنور)

ٹرکی کے بہاری مطالبات یونان سے

رائٹر ایجنسی کو پتہ لگا ہے کہ پیٹروگراڈ کے باخبر حلقوں میں جو اطلاعیں موصول ہوئی ہیں۔ انکے بموجب ان کے لوگون میں یہ زبردست خیال پہیلا ہوا ہے کہ ٹرکی کی ڈیلیگیٹون نے انہی دنون یونانی ڈیلیگیٹون کے ساتہ گفتگو کرکے بخارسٹ سے واپس آ کر ہیں جو مطالبات پیش کئے ہیں وہ بہت ہی بہاری اور اس قسم کے ہیں کہ یونانی گورنمنٹ کسی طرح نہیں مان سکتی۔ لیکن مملکت یونان راضی نامہ کے خیال سے جوابی تجاویز مرتب کر رہی ہے اور ٹرکی سے بگاڑ پیدا کرنا نہیں چاہتی ہے۔ ایتھنز میں نیم سرکاری طور پر اسکا اعلان کیا گیا ہے کہ یونانی و ترکی قایم مقامون نے دو ہفتہ گذشتہ کو بخارسٹ مین باہم ملکر یونانی و ترکی رعایا کے جزیرون اور مہاجرین کے معاملہ پر گفتگو کی۔ عثمانی ڈیلیگیٹون

کی غرض سے جنگ میں شریک ہونے کیلئے مجبور ہوا۔ میری بری و بحری فوج نے غایت بیداری ہمت اور تدبیر سے وفادار اور بہادر دوستوں کے ساتھ ایک راسخ اور صادق کام کی تائید کی ہے۔ میری سلطنت کے ہر حصہ سے ہمارے جھنڈے کی طرف فوری طور پر اور نہایت جوش کے ساتھ لوگ آرہے ہیں۔ ہم آپ لوگوں کی اوس سخاوت کا شکریہ ادا کرتے جس سے کہ آپنے اس بڑی ضرورت کا مقابلہ کیا ہے۔ ہم لوگ ایک اعلیٰ غرض کے لئے جنگ کر رہے ہیں۔ اور جب تک پورے طور پر مقصد برآری نہ ہو تو ہم لڑائی بند نہ کریں گے۔

میں اپنی رعایا کی وفادارانہ اور متحدہ کوشش پر بڑے استقلال کے ساتھ بھروسہ کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خداوند کریم ہم لوگوں کو اپنی برکت عطا کرے۔ اوس آف کامنز میں اس تقریر کا پرجوش استقبال کیا گیا۔

جاپان ۲۰- ستمبر کا ایک تار خبر دیتا ہے کہ جاپانی کامیابی کے ساتھ کیا جاؤ کے نزدیک ایک سرحدی قلعہ پر حملہ آور ہوئے جو کہ جرمن کے قبضہ میں ہے۔ جرمن کو اپنی خندقیں چھوڑ کر بدترتیبی کی حالت میں بھاگنا پڑا۔

آغا خان ریوٹر بیان کرتا ہے کہ آغا خان نے ایک ملاقات میں ظاہر کیا کہ جب تک متحدہ فوج کامیاب نہ ہوئے گو لڑائی کی جانشینی کچھ ہی تغیرات کیوں نہ ہوں سلطنت کے لئے یہ جوش وفاداری برابر قائم رہے گا۔ اونہوں نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ہندوستانی مسلمانوں کی وفاداری اس امر کو ثابت کر دے گی کہ اون پر جرمن کا اثر کتنا ہی کیوں نہ ڈالا جاوے مطلق کارگر نہ ہوگا۔ انگریزی نقصانات کی فہرست میں ۲۹- پنجاب پیدل فوج کے جمعدار شیرباز کا بھی ذکر ہے۔ یہ نیا سالینڈ افریقہ کے حال کی لڑائی میں جو جرمن کے مقابلہ میں ہوئی قتل ہوا۔

(۲۴)

نینی تال ۲۲- ستمبر ۱۹۱۴ء

فرانس میں جنگی کارروائیاں ۲۰- ستمبر کو ۱۱ بجے رات کے پیرس سے ایک سرکاری اعلان شائع ہوا ہے جو بیان کرتا ہے کہ دریائے این کی جانب شمال اور قصبہ سواسنس کے نیچے فرانسیسی جرمن کے خوفناک مقابلہ سے کچھ پیچھے ہٹے لیکن فوراً ہی اس مقام پر جو اون سے نکل گیا تھا قبضہ کر لیا۔ فرانسیسی بائیں بازو پر دریائے وانسے کے مغربی علاقہ میں پیشقدمی کر رہے ہے۔ فرانسیسی فوج نے جرمن کے اس سخت حملہ کا جو کہ ریمس کے جانب شمال اون کے لائن پر کیا گیا تھا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کیا وہ ارگون کے علاقہ میں کچھ آگے بڑھے۔ سخت بارش سے زمین بہت نم ہو گئی ہے اور فوجوں کے نقل و حرکت میں مشکل در پیش ہے۔

فرانس سے حال میں موصول ہوئے تین تار میں ذکر ہے کہ جرمن نے ریمس کے مشہور گرجا پر گولہ باری کی۔ ریمس فرانس کے قدیم اور سب سے زیادہ مشہور شہروں میں سے ہے زمانہ سلف میں یہی یہ شاہنشاہ فرانس کے جشن تاجپوشی کا مقام تھا۔ یہ گرجا جو کہ تیرھوین اور پندرھوین صدی کے درمیان تعمیر ہوا تھا گاتھک عمارتوں کا ایک نہایت عمدہ نمونہ ہے۔ ریمس میں ہوٹل ڈی ویلی یا ٹاؤن حال بھی ایک مشہور عمارت ہے۔ ریوٹر ۲۰ ستمبر کو خبر دیتا ہے کہ گرجا بجز چند دیواروں کے بالکل تباہ ہو گیا ہے اور ہوٹل ڈی ویلی عجائب خانہ نیز دیگر عمارتیں تباہ کر دی گئی ہیں۔ یہ وحشیانہ کارروائی یورپ میں بہت حقارت آمیز نفرت پیدا کر رہی ہے۔

سرویا سرویا کا سرکاری تار خبر دیتا ہے کہ مانٹینگرو کی فوج آسٹریا کے صوبہ بوسنیا کے پایہ تخت سراجیو سے ۹ میل کے اندر ہے۔ سروین سرایک مقام پر آگے بڑھ رہے ہیں اونہوں نے آسٹریا کے ایک مضبوط فوج کو لازنیر کے دوسری طرف تباہ کر دیا ہے۔ لازنیزا دریائے درینا پر ایک شہر ہے جو کہ سرویا کو بوسنیا سے علیحدہ کرتا ہے۔ سرویا کے شاہزادہ جارج ایک حال کی لڑائی میں بہت زیادہ مجروح ہوئے ہیں۔

بحری لندن سے محکمہ خبر رسانی نے ۲۰ ستمبر کو اعلان کیا ہے کہ کناڈ لائن کے مد کا زمانیا" پر جو اندنوں بطور امدادی کروزر برطانوی محکمہ بحری کے استعمال میں ہے جرمن کے تجارتی کروزر "کیپ ترافلگر" نے امریکہ کے جنوبی ساحل پر وار کیا۔ جرمن کا جہاز جو ۱۹ ہزار ٹن کا سافروں کا جہاز تھا اور جس پر آٹھ چار انچہ والی توپیں تھیں تو سنے دو گھنٹہ کی جنگ کے بعد ڈوب گیا۔ ۹- انگریز مارے گئے اور ۲۶ زخمی ہوئے۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جرمن کے ایک جہاز نے جو بعد کو گرفتار کر لیا گیا شاہی گنبوٹ موسومہ ڈوارف۔ کو بارود سے اڑا کر ڈبونے کی کوشش کی تھی۔

اس جرمنی جہاز کی ناکامیابی پر دوسرے جرمنی جہاز نے جو خود ہی تباہ ہو گیا گنبوٹ کو ٹکرا کر ڈبونا چاہا۔ گنبوٹ۔ ڈوارف۔ کو محض خفیف نقصان پہنچا۔ ڈوارف۔ محض ۷۱۰ ٹن کا ہلکا جہاز ہے۔ اس قسم کے جہاز پر ساحل دریا کی محافظت کے لئے محض ایک یا دو توپیں رہا کرتی ہیں۔

۲۰- ستمبر کی شب کو محکمہ خبر رسانی نے اعلان کیا کہ جرمن کروزر "کونگسبرگ" نے انگریزی چھوٹے کروزر جہاز "پیگسس" پر جبکہ وہ زنجبار بندر میں انجن کی مرمت کی غرض سے لنگر ڈالے ہوئے تھا حملہ کیا اور اوسے بالکل بیکار کر دیا۔ پیگسس کے ۲۵- آدمی مارے گئے اور ۸۰ زخمی ہوئے۔ یہ اوس قسم کے جہازوں سے ہے جو اب متروک ہو گئے ہیں۔ اور چند سال ہوئے کہ اس قسم کے بہت سے جہاز بیڑہ انگریزی کی فہرست سے خارج کر کے توڑ دیئے گئے عرصہ سے اس قسم کے جہاز بحری جنگ کے لئے بیکار خیال کئے گئے تھے۔ پیگسس دو ہزار ایک سو پینتیس (۲۱۳۵) ٹن کا تھا۔ اور ۱۸۹۷ء میں پہلی بار استعمال کیا گیا تھا کونگسبرگ ۳۳۴۸ ٹن کا جہاز ہے اور دسمبر ۱۹۰۵ء میں پہلی بار استعمال ہوا۔ جدید طرز کا تیز جہاز ہے جس کا پیگسس مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ اگر ایسی ناموافق حالت میں بھی اوس پر حملہ نہ کیا گیا تھا۔

(۲۵)

نینی تال ۲۳- ستمبر ۱۹۱۴ء

فرانس میں جنگی کارروائیاں ۲۱- ستمبر کی دوپہر کا ایک سرکاری تار جو کہ پیرس سے موصول ہوا ہے اعلان کرتا ہے کہ متحدہ فوج کے بائیں بازو نے پیشقدمی کی ہے۔ دریائے وانسے کے جانب مشرق اور دریائے این کے جانب شمال جرمن نے خوفناک حملے کئے اور آخر میں خصوصاً کیرون کے قریب سنگینوں کے ذریعہ لڑائی ہوئی ہے لیکن وہ ہر مقام پر سخت نقصان کے ساتھ پسپا کر دیئے گئے۔ شہر ریمس کے اردگرد جرمن بڑے توپخانہ سے محض گولہ باری کر رہے ہیں۔ ارگون کے جانب فرانسیسیوں کی کچھ آگے بڑھنے کی خبر ملی ہے۔ جرمن ٹھیو کورٹ پر ہنوز بدستور قابض ہیں جو جرمن سرحد سے میز کی جانب قریب ۱۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔ لارین ۱۱ واسگز میں طرفین کی حالت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی ہے۔ جرمن ڈیلم لی ور شیٹوس انس کے علاقہ میں خندقین تیار کر رہے ہیں یہ مقامات فرانسیسی سرحد کے ٹھیک دوسری جانب جرمن علاقہ میں ہیں۔

پیرس سے ۲۱- ستمبر کی رات کا ایک تار بیان کرتا ہے کہ ۲۱- ستمبر کی جنگ بہت سخت نہیں تھی اور متحدہ فوج داہنے جانب وسطی حصہ میں ریمس اور ارگون کی پہاڑی کے درمیان کچھ آگے بڑھی ہے۔

۲۲- ستمبر کا ریوٹر کا تار لندن سے بیان کرتا ہے کہ این کی لڑائی ابھی تک طے نہیں پائی ہے۔ متحدہ فوج باوجود جرمن کے بھاری توپخانہ کی خوفناک گولہ باری کے آہستہ آہستہ جرمن فوج کے مقام کی طرف بڑھتی جا رہی ہے۔ درمیانی حصہ زمین میں دلدل اور بہت سی نہریں حائل ہونے کی وجہ سے پیدل فوج کی پیشقدمی میں مشکل در پیش ہے۔

ایتھنس سے خبر موصول ہوئی ہے کہ جدید متحدہ فوج بمقام سینٹ کوئنٹن مغرب جانب سے حملہ آور ہے یہ کہا جاتا ہے کہ یہ جدید فوج بالکل فرانسیسی نہیں ہے۔ اور اس میں زیادہ تعداد روسی ہے۔

جرمن فوج کے داہنے بازو پر نقل و حرکت کا خاص منشا یہ ہے کہ متحدہ فوج جرمن کو پیچھے ہٹنے کی غرض سے اون کے خندقین کے ساتھ ... کی ضرورت سے سبکدوش ہو جائے۔ جس میں بہت سخت نقصان ہوجاتا۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جرمن اوس لائن پر ہیں جو نوائن کے مغرب سے مشرق تک تخمیناً ۶۰ میل پیرس کے جانب شمال کو گذرتی ہے۔ سینٹ کوئنٹن قریب ۲۵ میل نوائن کے جانب شمال و مشرق ہے۔

بلجیم میں جنگی کارروائیاں ۲۱- ستمبر کی شام کو ریوٹر خبر دیتا ہے کہ جرمن انٹورپ کے جنوبی علاقہ میں پریشان کر رہے ہیں مکانات جلا رہے ہیں اور باشندوں پر گولیاں برسا رہے ہیں۔

آسٹریا میں جنگی کارروائیاں ۲۲- ستمبر کا ایک سرکاری تار روسی پایہ تخت سے خبر دیتا ہے کہ گلیشیا میں روسی اور آسٹرین فوج کی ترتیب ایک مستطیل کی شکل میں کی جا رہی ہے جس کا طول و عرض ۳۲- و ۱۶- میل ہے۔ اور جس کے گوشہ پر زسے مشل جاروشیہ رزیسزو اور ڈائنو کے مقامات پر ہیں یہ ایک حلقہ میں ہے جو کہ دریائے سان اور وسلاک سے بنا ہے۔

روسیوں نے جاروشیہ پر گولہ باری اور پرزمسل کے قلعہ کا محاصرہ کر دیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قلعہ بند شہر کراکو جس کی آبادی ۱۹۱۰ء میں ۱۵۱۳۰۰ تھی۔ تھوڑے ہی عرصہ میں روسیوں کی اطاعت قبول کرے گا۔ خبر ملی ہے کہ بہت سے باشندے بھاگ رہے ہیں۔

بحری ۲۲- ریوٹر خبر دیتا ہے کہ جاپانیوں کی ایک دوسری تارپیڈو بوٹ نے کیاجاؤ پر حملہ کیا جاؤ اوس کے باہر تباہ ہو گئی۔ تارپیڈو بوٹ ایک جرمن کروزر نے ڈبو دیا۔

آج کا ریوٹر کا تار انگریزی کروزر پیگسس اور جرمن کروزر کونیگسبرگ کی لڑائی کا حال بیان کرتا ہے۔ کونیگسبرگ کی گولیوں کا نشانہ بہت ہی درست رہا اور ۱۵ منٹ میں پیگسس کے بازو کی بڑی توپیں بیکار ہوگئیں۔ اس کے بعد کونیگسبرگ نے نزدیک آ کر ۱۵ منٹ تک اور گولہ باری کی پیگسس جو بالکل ساکت ہو گیا تھا مقابلہ میں کچھ نہ کر سکا۔ جملہ اموات جن کی کل خبر دی گئی ہے توپوں کے قریب واقع ہوئیں کمانڈر مارا گیا۔ پیگسس کا جھنڈا دوبارہ گولی سے اڑا دیا گیا۔ لیکن چند ملاحوں نے اسے پکڑ رکھا۔ بظاہر "کونیگسبرگ" کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ ریوٹر آج خبر دیتا ہے کہ "پیگسس" اس کے بعد کنارے لگا دیا گیا تاکہ نقصان کامل سے بچا لیا جائے۔

(۲۶)

نینی تال - ۲۴ ستمبر ۱۹۱۴ء

فرانس میں جنگی کارروائیاں ۲۲ ستمبر کی دوپہر کا پیرس کا سرکاری تار بیان کرتا ہے کہ جرمن نے دریائے واز سے ورڈن کی جانب مشرق دیور کے علاقہ تک تمام لائن پر ۲۱ ستمبر کو بڑی سرگرمی دکھلائی لیکن کوئی قابل قدر کامیابی نہیں حاصل کی۔ متحدہ فوج نے بائین جانب غنیم کو پیچھے ہٹنے کے لئے مجبور کیا۔

جرمن فوج نے دریائے این و وابک کے درمیان صرف متواتر گولہ باری جاری رکھی۔ ریمس کے قریب دیلی تیسے پر جرمن نے حملہ کیا لیکن پسپا کر دیئے گئے۔ متحدہ فوج نے ارگون کی طرف کچھ پیشقدمی کی لیکن ارگون کے علاقہ سے دریائے میوز تک کی حالت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی ہے۔

بلجیم میں جنگی کارروائیاں ریوٹر خبر دیتا ہے کہ جرمن بلجیم میں لوین سے واورتک اور دیور سے ٹران بلو تک خندقین کھود کر اپنے کو محفوظ کر رہے ہیں۔ یہ مقامات بروسلس کی جانب مشرق ریلوے لائن پر ہیں۔ پس بظاہر یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ بروسلس خالی کر دینگے۔ (چند روز گذرے یہہ خبر موصول ہوئی تھی کہ جرمن اپنے مجروحین کو بروسلس سے ہٹا رہے ہیں) لوین بروسلس سے ۱۷ میل جانب مشرق ہے۔ اور دیور ۱۲ میل جانب جنوب و مشرق ہے۔ اور ٹران بلو ۲۴ میل جانب جنوب و مشرق ہے۔ یہہ بھی خبر موصول ہوئی ہے کہ جرمن نے ریلوے کے ذریعہ آمد و رفت موقوف کر دی ہے اور لائن کو صاف رکھے ہوئے ہیں۔

آسٹریا میں جنگی کارروائیاں ۲۲ ستمبر کا روسی پایہ تخت کا ایک تار خبر دیتا ہے کہ روسیون نے جاروسلہ کے قلعہ پر قبضہ کر لیا ہے جاروسلہ گلیشیا میں ایک بہت ہی نامی ریلوے سنٹر ہے۔

۲۲ ستمبر کا ایک تار سرویا سے خبر دیتا ہے کہ دریائے ڈرینا پر سرویں نے ایک آسٹرین فوج کو شکست دی۔ آسٹرین سرویا پر حملہ کرنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن پسپا کر دئے گئے۔

بحری انڈین نیوز ایجنسی خبر دیتا ہے کہ شملہ میں سنسر سے خبر موصول ہوئی ہے کہ غنیم کا ایک کروزر غالباً جرمن کا جہاز "ایمڈن" ۲۲ ستمبر کو قریب ۹ ½ بجے رات کے مدراس بندرگاہ سے کچھ فاصلہ پر نمودار ہوا اور گولہ باری شروع کر دی۔ جیون ہی کہ ساحل کی محافظت کی توپون سے گولہ باری شروع ہوئی جرمن جہاز اپنی روشنی بجھا کر روانہ ہو گیا۔ یہہ ماجرا پندرہ منٹ تک رہا۔ بہت کم نقصان ہوا لیکن دو ہندوستانی اور ایک لڑکا جو جہاز پر بندرگاہ میں تہا مارے گئے۔ ان میں ایک بدبراہس پولیس کا سپاہی تہا۔

۲۳ ستمبر کو مدراس سے اعلان کیا گیا ہے کہ اسی صبح کو "ایمڈن" پانڈیچری کے متصل نمودار ہوا لیکن بلا گولہ باری کئے ہوئے جانب جنوب روانہ ہو گیا۔ شب گذشتہ کو ہنگام گولہ باری مدراس اس کی پہلی گولیون میں سے ایک برہما آئل کمپنی (مٹی کے تیل کی کمپنی) کے ایک تالاب پر لگی اور اس میں آگ لگ گئی۔ شعلون نے شہر کے سامنے تمام حصہ سمندر کو روشن کر دیا۔ آگ بجہائی گئی اور نقصان بہت کم ہوا سنٹرل ٹیلیگراف آفس۔ نیشنل بنک آف انڈیا کی عمارت۔ اولڈ بنک آف برہما اور لائٹ ہاؤس کے قریب ایک بنگلہ پر گولی لگی نیز ساحل پر مدراس سیلنگ کلب ایک گولی کی زد سے بالکل تباہ ہو گیا۔

ساحل سے تین گولون نے "ایمڈن" کو خاموش کر دیا اول بہت نیچا تہا۔ دوسرا اونچا اور تیسرے نے اس کو مجبور کیا کہ وہ اپنی سرچ لائٹ روشنی کو بجہا دے ساحل پر ایک کثیر مجمع گولہ باری کے دیکھنے کے لئے جمع ہو گیا۔

بحر اٹلانٹک کے شمال میں انگریزی کروزر بروک نے جرمن کی ایک مسلح لائنر "اسپری الڈ" نامی جہاز کو معہ دو چہوٹی اسباب لے جانیوالی کشتیوں کے جن پر کوئلہ اور سامان تہا گرفتار کیا۔

لندن سے سرکاری خبر رسانی کا محکمہ ۲۲ ستمبر کی دوپہر کو اعلان کرتا ہے کہ جرمن سبمرین نے (پانی کے اندر چلنے والے جہاز) سرکاری کروزر "کریسی" "ابوکر" اور "ہوگ" کو ڈبو دیا۔ اور صرف چند ملاح بچا لئے گئے۔

یہ ہرسہ جہاز ایک ہی قسم کے کروزر تہے جن کے بازداوں اول مسلح بنائے گئے تہے۔ اور انگریزی بیڑہ کے لئے تیار کئے گئے تہے۔ "کریسی" ۱۹۰۱ء میں مکمل ہوا تہا اور بقیہ دو ۱۹۰۲ء میں یہہ ۱۲۰۰۰ ٹن کے جہاز تہے اور تخمیناً ان پر ۷۰۰ ملاح تہے۔

چند سال گذرے ویسٹ انڈیز میں یہہ جہازون کے بیڑہ کی تعلیم میں استعمال کئے جاتے تہے۔ اور گذشتہ چند سال سے ابتدائی ہوشیار ملاحون نے ان کو ریزرو میں رکہا تہا۔ یعنی اول یا دوم استعمالی جنگی بیڑہ میں نہیں تہے۔ جہازون کے کمبا کرنے کے وقت ہر ایک جہاز جو دستیاب ہو سکے کام میں لایا جاتا ہے۔ غالباً یہہ بحر شمالی میں بحری تجارت کی حفاظت کے لئے گشت کرتے تہے۔

کروزرون کے نقصان کی بابت لندن کا سرکاری خبر رسانی کا محکمہ خبر دیتا ہے کہ "ابوکر" ایک تارپیڈو سے ٹکرا دیا گیا اور "ہوگ" و "کریسی" جو اس کی امداد کے لئے آئے تہے تارپیڈو سے تباہ کر دئے گئے۔ دوسرے انگریزی جہاز پہنچ گئے اور ہرسہ جہازون کے ملاحون کی ایک کثیر تعداد کو بچا لیا۔

لندن کا سرکاری خبر رسانی کا محکمہ اعلان کرتا ہے کہ ۲۰۵ جرمن جہاز ابتدا جنگ سے گرفتار کئے گئے ہیں۔ لیکن جرمن نے منجملہ ۴۰۰۰ جہازون کے جو سمندر پر رواں ہیں صرف ۱۲۔ انگریزی جہازون کو گرفتار کیا ہے۔

کناڈا کناڈا کا وزیر جنگ ۲۲ ستمبر کو اعلان کرتا ہے کہ کناڈا سے جس قدر برٹن نے آدمی طلب کئے تہے۔ اس سے ۱۰۰۰۰ ازیادہ زیادہ روانہ کئے جا رہے ہیں۔ کناڈا کی عزمی فوج میں ۲۲۵۰۰ آدمی مع ۹۰۰۰ ریزرو اور ۷۵۰۰ سوار شامل ہیں۔ اس میں پٹریشیا رجمنٹ۔ آسٹر ہتہ کونا رسالہ۔ کناڈین ڈراگون اور توپخانہ و پیدل مع ۳۰۰ مشین توپین شامل ہیں۔

(۲۷)

نینی تال - ۲۵ ستمبر ۱۹۱۴ء

فرانس میں جنگی کارروائیاں ۲۲ ستمبر کی دوپہر کا پیرس کا ایک سرکاری تار اعلان کرتا ہے کہ متحدہ فوج کے بائین بازو نے لاسنی کی طرف پیشقدمی کی ہے جہاں پر سخت جنگ ہوئی تہی۔ لاسنی نواین کی جانب شمال و مغرب ہے جو دریائے واز پر ہے اور عرصہ چند روز کا گذرا کہ متحدہ فوج کے بائین بازو پر تہا۔ وسطی حصہ میں جو کہ ریمس اور دریائے میوز کے درمیان ہے کوئی قابل ذکر تبدیلی نہیں واقع ہوئی ہے۔ جرمن نے ورڈن کی جانب شمال و مشرق دیور کے علاقہ میں ایک خوفناک حملہ کیا لیکن بڑی کامیابی کے ساتھ پسپا کر دیئے گئے۔ کہا جاتا ہے کہ دیور کے علاقہ کی جانب جنوب جرمن نے کوئی ترقی نہیں کی بلکہ لورین اور واسگز میں انہون نے دو مقامات خالی کر دئے ہیں۔

ریمس کے گرجا پر گولہ باری کی نسبت جرمن کا ایک سرکاری بیان شائع ہوا ہے جس میں اس بیان پر اعتراض کیا گیا ہے کہ انہون نے تواریخی یادگارون کو محض نقصان پہنچانے کی غرض سے تباہ کیا جرمن گورنمنٹ کا عذر ہے کہ فرنچیون نے ریمس کو ایک قلعہ بند مقام اپنی محافظت کی صف مین بنانے میں غلطی کی۔ فرانس سے یہ خبر موصول ہوئی ہے کہ گرجا کو اس قدر نقصان نہیں پہنچا ہے کہ اوس کی مرمت نہ ہو سکے۔

۲۳ ستمبر کی پیرس کی سرکاری خبر میں ذکر ہے کہ متحدہ فوج کے بائین بازو پر پیشقدمی کی سخت کوشش کی گئی اور اوس طرف سخت جنگ ہوئی۔ ڈیلی میل (لندن) اور ٹائمز اخبار کے پاس فرانس سے جو خبر موصول ہوئی ہے اوس میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک عظیم انقلاب پیدا کرنے والی نقل و حرکت متحدہ فوج کے بائین بازو پر جرمن کے داہنے بازو کے خلاف کی جاری ہے۔ یہہ نواین کی جانب شمال و مغرب بفاصلہ تخمیناً ۳۵ میل دریائے سوم پر ایک نامی شہر ہے تو اور ڈیلی میل اخبار ایک خوفناک جنگ کا ذکر کرتا ہے جبکہ سینٹ کوئنٹن اور پیرون کے درمیان ہوئی یہہ نواین کی جانب شمال قریب ۲۰ میل کے فاصلہ پر ہیں۔

بلجیم میں جنگی کارروائیاں بلجیم کی ایک چھوٹی فوج نے ایک مسلح ریل گاڑی کی امداد سے ۲۵۰۰ جرمن کو تباہ کر دیا۔ اور سخت نقصان پہنچایا۔

ریوٹر خبر دیتا ہے کہ بلجیم اور جرمن کے درمیان بلجیم کی جانب جنوب و مغرب اوڈینرڈ کے مقام پر جنگ ہوئی۔

بلجیم سے پناہ گیر ایک کثیر تعداد میں انگلستان کو جا رہے ہیں اور ۱۷ ستمبر کے قبل تین ہفتہ کے اندر کم از کم ۷۶۰۰ ۔ انگلستان میں آئے۔ انگریزی گورنمنٹ ان کو رہنے کی جگہ اور خوراک مہیا کر رہی ہے۔

آسٹریا میں جنگی کارروائیاں ۲۳ ستمبر کی شام کو لندن میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ روسیون نے دھاوا کر کے جاروسلہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ جاروسلہ پر حملہ کرنے کے قبل روسیون نے پریزی مثل کے قریب ایک مسلح ٹرین (ریل گاڑی) اور ایک قلعہ بند لائن جس پر کہ سرچ لائٹ (سرچ لائٹ روشنی) تہی اور جو بہاری توپخانہ سے محفوظ تہی قبضہ میں کر لیا بعد کے ایک تار سے معلوم ہوا کہ روسی نہایت سرعت سے پیشقدمی کر رہے ہیں۔ اور پریزی مثل کے پیچھے ۳۰ میل کے فاصلہ پر دریائے وسلاک تک پہنچ گئے ہیں۔

بحری ریوٹر ۲۳ ستمبر کو خبر دیتا ہے کہ ہرسہ غرق آب کروزر کے تخمیناً ۷۰۰ ملاح بچا لئے گئے۔

ہالینڈ کے ذریعہ جرمنی سے ایک خبر موصول ہوئی ہے کہ ایک سبمرین (زیر آب چلنے والی کشتی) نے تین انگریزی کروزرون کو ڈبو دیا اور وہ جہاز "یو ۹" تہا۔ امسٹرڈم سے جرمن کونسل خبر دیتا ہے کہ "یو ۹" ایک جرمنی بندرگاہ پر صحیح و سلامت واپس آگیا ہے۔ اگر یہ خبر صحیح ہے تو اس سے صریح طور پر واضح ہے کہ موجودہ زمانہ کی بحری جنگ میں سبمرین کی کسقدر طاقت ہے۔ واضح ہو کہ "یو ۹" ۱۹۱۰ء میں بنا تہا۔ اور اس پر ۲۰ نفر ملاح تہے۔ اس میں غالباً تین تارپیڈو ٹیوب (نلی) تہی اور صرف چند تارپیڈو اس پر رہتے تہے۔

انگریزی بحری ایروپلین (ہوائی جہاز) کی چند کارگذاریون کی خبر موصول ہوئی ہے۔ پانچ انگریزی ایروپلین نے جرمن زیپلین ہوائی جہاز کے شیڈ (ٹہہرنے کے مقام) پر بمقام کولون دھاوا کیا نیز بمقام ڈسلڈراف اور بم کے گولے گرائے۔ یہ سب ایروپلین صحیح و سلامت واپس آگئے۔ کولون اور ڈسلڈراف جرمن سرحد سے بلجیم کی طرف قریب ۴۰ و ۲۵ میل کے فاصلہ پر ہیں۔ اور اس مقام سے کہ جہاں سے ایروپلین نے دھاوا شروع

کیا غالباً اور زیادہ۔

افریقہ میں جنگی کارروائیاں

جنوبی افریقہ میں جرمن کے خلاف جنگی کارروائیاں جاری ہیں۔ جنوبی افریقہ کے یونین کے وزیر اعظم جنرل بوتھا اُن فوجوں کے جو میدان میں جنگ میں ہیں سپہ سالار مقرر کئے گئے ہیں۔

(۲۸)

۲۶۔ ستمبر ۱۹۱۴ء

فرانس میں جنگی کارروائیاں

۲۴۔ستمبر کی دوپہر کو پیرس میں جو سرکاری خبر شائع ہوئی ہے اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ متحدہ فوج کے بائیں بازو نے کچھ پیشقدمی کی ہے۔ متحدہ فوج کے ایک رسالہ نے پیرون پر قبضہ کر لیا ہے اور باوجود جرمن کے پُرجوش حملے کے اوس پر قابض ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جرمن کی ایک کثیر فوج بدستور خندقوں میں محفوظ ہے۔ اسی خبر سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ متحدہ فوج نے جانب شمال و مغرب کچھ پیشقدمی کی ہے۔ اس بیان نیز قصبہ پیرون پر قبضہ کر لینے سے جو جرمن کے بازو پر ہے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جرمن کے داہنے بازو کو پسپا کرنے کے لئے ایک طویل نقل و حرکت کی کارروائی ہو رہی ہے۔

پیرس کی خبر سے معلوم ہوتا ہے کہ وسطی حصہ میں کوئی تبدیلی نہیں واقع ہوئی ہے۔ غنیم غیر معمولی تیزی سے جانب مشرق حملہ کر رہے ہیں اور اس جنگ میں کبھی کسی مقام پر پسپا ہوتے ہیں۔ اور کسی مقام پر پیشقدمی کرتے ہیں۔ نینسی اور داسگز کے قرب وجوار میں جرمن کے حملہ کرنے کی کوششیں بڑی کامیابی کے ساتھ پسپا کر دی گئیں۔

۲۴۔ستمبر کی شام کی پیرس کی ایک دوسری سرکاری خبر سے معلوم ہوا کہ بائیں بازو پر لڑائی ترقی پر ہے۔ اور وسطی حصہ میں پورے طور سے جاری ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ جرمن کا حملہ داہنے بازو پر روک دیا گیا ہے۔

میدان جنگ سے انگریزی فوج کے ہیڈ کوارٹر سے ۱۸ لغایت ۲۲ ستمبر کی جنگی کارروائیوں کا خلاصہ جو کہ حسب ذیل ہے شائع ہوا ہے۔ پیشقدمی بہت آہستہ تھی لیکن کہیں کہیں متواتر تھی۔ جنگ کچھ دنوں تک جاری رہے گی قبل اس کے کہ اوس کا کچھ نتیجہ معلوم ہو۔ یہ جنگ محاصرہ کی لڑائی سے بالکل مشابہ ہے اور غالباً جرمن بھاری توپیں جو کہ پیرس کے محاصرہ کی غرض سے اپنے ہمراہ لائے تھے استعمال کر رہے ہیں۔ ۱۸-۱۹-۲۰ ستمبر کو جرمن نے تمام لائن پر متواتر اور خوفناک حملے کئے لیکن کامیابی کے ساتھ پسپا کر دئے گئے۔ ۱۸۔ستمبر کی رات کو جرمن کے پیدل سپاہیوں نے جن کی امداد کے لئے حسب معمول بھاری توپیں تھیں۔ انگریزی لائن پر حملہ کیا۔ کہا جاتا ہے کہ جرمن کے حملہ میں حسب معمول جو فوجیں کمی تھی انگریزی توپوں سے گولے

ایک جرمن ایروپلین نیچے گرا دیا گیا۔ چند فرانسیسی رسالے نے جرمن کی فوج کی جانب شمال ایک ریلوے لائن کو تباہ کر دیا اور ادن کے آمد و رفت کی ایک لائن کو کاٹ دیا ہے۔

۱۹۔ستمبر کو توپوں کی گولہ باری جاری رہی اور جرمن کی پیدل فوج جس نے پیشقدمی کرنے کی کوشش کی پسپا کر دی گئی۔ جرمن کا ایک دوسرا ایروپلین تباہ کر دیا گیا اور انگریزی ہوا میں اڑنے والوں نے غنیم کو پریشان کیا خصوصاً اُن کی باربرداری کی گاڑیوں کو نقصان پہنچایا۔ تمام دن بارش ہوتی رہی۔ ۲۰۔ستمبر کو دوپہر تک زیادہ سرگرمی نہیں تھی۔ جرمن نے کئی بار علیحدہ علیحدہ حملے کئے لیکن نقصان کے ساتھ ہر بار پیچھے ہٹا دئے گئے۔ اُنہوں نے پھر رات میں حملہ کیا لیکن ناکامیاب رہے۔ اس خوفناک جنگ میں متواتر پیدل فوج پر خاص طور سے مقابلہ کا بار پڑا جو ہر وقت دشمن کو سخت نقصان کے ساتھ پسپا کرنے کے لئے تیار تھی۔ کہا جاتا ہے کہ درحقیقت جرمن توپوں کی گھنٹوں گولہ باری کے بعد انگریزی فوج جرمنی فوج کی نوکیلی سنگینوں (سلیٹ) کی پیشقدمی کے نظارہ کا خوشی سے استقبال کرتی ہے۔

آسٹریا میں جنگی کارروائیاں

روسی پایہ تخت سے ۲۵۔ستمبر کو ایک سرکاری تار موصول ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جاروسلا پر قبضہ ہونے کے قبل ایک ہفتہ تک جنگ ہوئی اور یہ جنگ بہت ہی ہولناک تھی۔ آسٹرین پہاڑیوں پر ایک مضبوط مقام پر قابض تھے جہاں سے انہوں نے قرب وجوار کے علاقہ کو توپخانہ سے برباد کر دیا جس کو فتح کرنے میں روسیوں کو پانچ روز لگے۔ حملہ کے آخر میں سنگینوں سے وار ہونے لگے جس میں روسیوں نے آسٹرین کی خندقوں پر قبضہ حاصل کیا۔ کہا جاتا ہے کہ آسٹرین نے بہت سخت نقصان اٹھایا۔

اسی تاریخ کا ایک دوسرا اعلان بیان کرتا ہے کہ روسیوں نے جنوبی و مغربی سرحد پر آسٹرین کے دو قلعہ بند مقامات پر قبضہ کر لیا اور غنیم کے کل توپخانہ کو چھین لیا۔ اور یہ بھی خبر ملی ہے کہ پریزی مشل کی فوج ایک آگے کے مقام کو خالی کرنے کے لئے اور قلعوں کی صف میں پسپا ہونے کے لئے مجبور کی گئی ہے۔

ہنگری کے وزیر داخلہ نے اقبال کیا ہے کہ مجروحین کارزار میں نو وارد ہیں ایشیائی ہیضہ کی ہوئیں۔ تمام آسٹریا اور ہنگری میں شدید احتیاط کی جا رہی ہے۔

اگر ہیضہ کی بیماری وقت پر نہ روکی گئی اور افواج میں پھیل گئی تو فوج کے لئے میدان جنگ کے مصائب میں بدترین مصیبت ہوگی۔

ریوٹر رپورٹ کرتا ہے کہ فاتح مانٹینگرین شہر سراجو کے بالکل قرب میں پہنچ گئے ہیں اور شکست یافتہ آسٹرین اسی شہر میں پناہ گزین ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ مانٹینگرین محاصرہ کی توپوں سے شہر کٹارو پر گولہ باری کر رہے ہیں۔ شہر کٹارو۔ مانٹی نگرو کے جنوبی و مغربی سرحد پر واقع ہے اور بحر اڈریاٹک کا ایک بندرگاہ ہے۔

بحری

اٹلی سے خبر موصول ہوئی ہے کہ آسٹریا کا ایک تباہ کن اور دو تارپیڈو جہاز بحر اڈریاٹک میں سرنگوں سے ٹکرا کر غرق ہو گئے۔

اخراجات جنگ

انگلینڈ اور یورپ میں بہت سے مصنفین جنہوں نے کہ اس مضمون کا خاص طور پر مطالعہ کیا ہے یہ رائے ظاہر کرتے ہیں کہ بلحاظ مالی حالت ایک طول طویل یورپی جنگ غیر ممکن ہے۔ یہ بیان غلط ثابت ہوا ہے۔ جنگ کی موجودہ حقیقت ظاہر ہے۔ اس خیال کے لوگ اب صرف اس سوال پر مناسب طور پر بحث کر سکتے ہیں کہ طرفین میں سے کون جنگ کے صرفہ کو زیادہ عرصہ تک برداشت کر سکتا ہے۔ عام رائے یہ ہے کہ جرمنی فرد سب سے پہلے باز آوے گی۔ علاوہ دیگر وجوہات کے وہ اپنے معاش کا اپنی بحری تجارت پر زیادہ تر بھروسہ رکھتی ہے اور اوس کے بحری سلسلہ اب مسدود کر دئے گئے ہیں۔ منجملہ دیگر اخباروں کے لندن کے نیشن اخبار نے خاص خاص سلطنتوں کا جو جنگ میں مصروف ہیں روزانہ مصارف کا تخمینہ لگایا ہے اور اس تخمینہ کے مطابق جرمن کا تین ملین پاونڈ روزانہ صرفہ ہے۔ گریٹ برٹن کا ڈیڑھ ملین۔ فرانس کا دو ملین سے زائد۔ آسٹریا کا دو ملین اور روس کا تین ملین ہے۔ نیشن اخبار نے بہت معقول دلیلوں سے تحریک کی ہے۔ کہ یہ تخمینہ اوسط درجہ کا ہے اور ڈیلی ٹیلیگراف (لندن) کا تخمینہ اس سے بہت زیادہ ہے۔

گریٹ برٹن کے مصارف سے خاص تعلق ہندوستان کا ہے اور بہتر ہوگا کہ ہندوستانی سمجھ لیں جو کثیر مصارف جنگ انگلستان روزانہ بلا کسی ظاہری بار کے برداشت کر رہا ہے بتلا دیا جاوے۔

جنگ میں گریٹ برٹن کا ۲۲۵ لاکھ روپیہ روزانہ کا صرفہ ہے گورنمنٹ کا ہندوستان کے ڈاکخانوں کے سیونگ بنک کے روپیہ ضبط کرنے کی بابت احمقانہ افواہ اڑائی گئی۔ ہندوستان کے سیونگ بنک کے کل روپیہ کی تعداد مشکل جنگ کے ایک ہفتہ کے مصارف کے لئے کافی ہوگی۔ پس گورنمنٹ کے لئے کسی حالت میں ایسی ناپسندیدہ کارروائی ہرگز کسی طرح ممکن نہیں ہے۔ قریب قریب ایسی ہی دوسری جاہلانہ افواہ ہندوستان میں یہ پھیلی ہے کہ امپیریل ریلیف فنڈ میں جو روپیہ جمع کیا جا رہا ہے وہ جنگ کے اخراجات کے لئے ہے جو روپیہ اس طور پر جمع ہوا ہے بمقابلہ اخراجات جنگ اوس کی بہت ہی کم تعداد ہے اور نہ ہندوستانی فوج کے خاص آرام کے لئے جو کہ میدان جنگ میں لڑ رہی ہے صرف کیا جائیگا اور نہ ہندوستان میں اُن مصیبتوں کے دور کرنے میں جو لڑائی کی وجہ سے سرزد ہوئی ہیں صرف ہوگا۔

گریٹ برٹن کے مالی ذرائع بہت ہیں اور اوس کے مدبرین ایسا خیال کرتے ہیں کہ جنگ قریب دو سال تک جاری رہے گی اور ایک ہزار ملین پاونڈ یا ۱۵۰۰۰ روپیہ سے زیادہ جنگ میں خرچ ہوگا۔

(۲۹)

نینی تال ۲۸۔ستمبر ۱۹۱۴ء

فرانس میں جنگی کارروائیاں

۲۶۔ستمبر کی شام کو لندن کا سرکاری خبر رسانی کا محکمہ اعلان کرتا ہے کہ تمام لائن پر جرمن کی جانب سے پرجوش جنگی کارروائی جاری رہی اور متواتر حملے ہوئے جو کہ پسپا کر دئے گئے۔ اور غنیم کو سخت نقصان اٹھانا پڑا۔

۲۶۔ستمبر کی دوپہر کو پیرس سے سرکاری خبر موصول ہوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بائیں بازو پر جنگ جاری ہے اور دریائے سوم اور وازنے کے درمیانی علاقہ میں جنگ فاش ہوئی۔ یہ علاقہ نوائن کے جانب شمال و شمال و مغرب ہے۔ وسطی حصہ کی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں واقع ہوئی۔ جانب مشرق جرمن نے دریائے میوز کے عبور کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ (۲۶ ستمبر کو پیرس سے پانڈیچری میں ایک خبر موصول ہوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دریائے میوز کے اونچی زمین تک پہنچنے میں جرمن کامیاب ہوئے اور وردون اور ٹول کے درمیانی لائن کے چند قلعوں پر گولہ باری کر رہے ہیں۔)

اوسی تار سے معلوم ہوتا ہے کہ فرانسیسیوں نے حملہ کر کے بہت سے جرمن کو دریائے میوز کے مشرق طرف ہٹا دیا ہے۔ جانب جنوب فرانسیسی ترقی کر رہے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ جرمن کا چودھواں دستہ پسپا ہو گیا اور بہت نقصان اٹھایا۔ ۱۹۔اگست کے ٹائمز (لندن) میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ جرمن کا چودھواں دستہ نینسی کے جانب مشرق جرمن سرحد پر جنگی کارروائی کر رہا ہے۔

بلجیم میں جنگی کارروائیاں

جنوب کے اردگرد ۵۴ ہزار جرمن مقیم ہیں اور اونہوں نے بروسلس کے قرب کے قصبوں میں محاصرہ کی توپیں نصب کی ہیں اور بروسلس کو ایک مضبوط قلعہ بنانے میں بہت مشغول ہیں۔ ہزار دن ٹن مٹی محافظتی کام میں استعمال کی جا رہی ہے۔

آسٹریا میں جنگی کارروائیاں

۲۰۔ستمبر کو ریوٹر خبر دیتا ہے کہ آسٹرین بھر سرویہ کے

پایۂ تخت بلگریڈ پر گولہ باری کر رہے ہیں سرویون نے زونیسز و برجوگ یینری میں علاقہ کے ادو میان ایک نامی ریلوے جنکشن سے قبضہ کر لیا۔ اونیون نے بریزی شل کے جانب شمال و جنوب دو قلعہ بند مقامات پر قبضہ کر لیا ہے۔

۲۶ ستمبر کی رات کا ایک سرکاری مراسلہ بیان کرتا ہے کہ آسٹریا کراکو کے جانب مشرق پیچھے ہٹ گئے ہیں اور روسیون نے ٹورکا پر قبضہ کر لیا ہے۔ ۲۶ ستمبر کی صبح کو پولینڈ کے پایۂ تخت وارسا پر ایک زیپلین (ہوائی جہاز) وارد ہوا اور دو بم کے گولے گرائے نقصان بہت کم ہوا۔ بعد کو اس ہوائی جہاز پر گولہ چلایا گیا اور ماڈلن کے قلعہ کے نزدیک زمین پر گرا دیا گیا۔ اور اس کے ملاح (چلانے والے) گرفتار کر لئے گئے۔

متفرقات پائونیر کے پاس ایک تار آیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ میجر اے۔ ایف سینڈرسن ۷۔ ۲ لائٹ کاولری رسالہ جو حال میں بمقام نیمچ تہی لڑائی میں مارے گئے۔

۳۰

نینی تال - ۲۹ - ستمبر ۱۹۱۴ء

فرانس میں جنگی کارروائیاں لندن کے محکمہ خبر رسانی نے بتاریخ ۲۷ ستمبر اطلاع دی ہے کہ حالت قابل اطمینان ہے۔ انگریزی فوج کے سامنے کے حصہ پر غنیم کی حملہ آور فوج پسپا ہوئی اور غنیم کو نقصان عظیم پہونچا۔

فرانسیسی وزیر جنگ کا اعلان جو پیرس سے بتاریخ ۲۷ ستمبر شب کو شائع ہوا۔ اوس سے واضح ہوا کہ جرمن ۲۶ کی رات سے ۲۷ کی شب تک تمام لائن پر لگاتار حملہ آور رہے۔ یہ حملہ غیر معمولی شدت کے ساتھ تمام دن و رات رہا۔ حریف غنیم متحدہ فوج کی صف کو ساعت کے ہر مقام پر توڑنا چاہتے تہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کسی اعلیٰ افسر نے معرکہ جنگ کو حل کرنے کی غرض سے یہ ہدایت کی تہی۔ تار سے معلوم ہوتا ہے کہ نہ صرف جرمن ہی کو ناکامیابی ہوئی بلکہ فرانسیسیوں کے ہاتھ سے بھی ایک جھنڈا چند توپیں اور متعدد قیدی جاتے رہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ باوجود لگاتار لڑائی کے تہکاوٹ کے متحدہ افواج کا جوش برابر قائم رہا۔

بلجیم میں جنگی کارروائیاں ۲۷ ستمبر کو رائٹر خبر دیتا ہے کہ جرمن انٹورپ پر پھر کسی نہ کسی طرح سے قبضہ کرنے کے لئے کوشش بلیغ کر رہے ہیں۔ جنگی کارروائی میں توقف اس وجہ سے ہوا ہے کہ جرمن وہ توپیں جو بیس انچ کے دہانہ کی اور وزنی چیزوں کو پہینک سکتی ہیں اس قدر بہاری ہیں کہ اون کے نصب کرنے کے لئے ایک خاص مقام تیار کئے جانے کی ضرورت ہو آسانی اور کنکریٹ جو اس کام میں استعمال کیا

باقی ہے مضمون میں معمولی سے ساتھ جبانی ناکتی ہے۔ اس درمیان میں بلجین جرمن کی کارروائیوں کو رد کرنے کے لئے ذرایع سوچ رہے ہیں۔

بروسلس کے قرب و جوار میں ایک ہوائی جہاز نے ایک جرمن ہوائی جہاز پر حملہ کیا۔ جرمن ایرپلین زمین پر گر گیا اور تباہ ہو گیا۔ اور دو جرمن لوگ تہے ہلاک ہوئے۔

یہ خبر موصول ہوئی ہے کہ ۲۸ ستمبر کو جرمن نے ملینس پر پھر گولہ باری شروع کر دی ہے۔

(۳۱)

نینی تال - ۳۰ - ستمبر ۱۹۱۴ء

فرانس میں جنگی کارروائیاں ۲۸ ستمبر کی شام کو جو سرکاری خبر پیرس سے موصول ہوئی ہے اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ عام حالت میں کوئی تبدیلی نہیں واقع ہوئی۔ سامنے کے حصہ میں مقابلہ بیشتر کے تنا ہو رہا ہے۔ دریائے این اور ارگون کے درمیان چند مقامات پر غنیم نے مزید پر جوش حملے کئے مگر پسپا کر دئے گئے۔

۲۸ ستمبر کی شام کو لندن کا سرکاری خبر رسانی کا محکمہ اعلان کرتا ہے کہ پچھلی رات کو جرمن نے بڑے ہی جوش کے ساتھ لائن پر حملہ کیا جرمن نے کسی مقام پر کامیابی نہیں حاصل کی بلکہ فرانسیسیوں نے چند مقامات پر کچھ پیشقدمی کی ہے۔

۲۹ ستمبر کی دوپہر کا ایک فرانسیسی سرکاری تار خبر دیتا ہے کہ جرمن یہ خیال کر کے کہ متحدہ فوج کے دباؤ سے حالت بہت ہی نازک ہو رہی ہے۔ انہوں نے متواتر حملے سے متحدہ فوج کو روکنا چاہا لیکن ہر ایک مقام پر پسپا کر دئے گئے۔ جرمن نے ہزاروں مقتول اور مجروح چہوڑ دیئے۔ آٹھویں جرمن فوج کے دستے اور اون کی گارڈ کو بڑی مشکلات کا مقابلہ کرنا پڑا اور بہت سے قیدی قبضہ سے نکل گئے۔

۲۹ ستمبر کی رات کو پیرس کا سرکاری بیان مظہر ہے کہ بائیں بازو کی حالت کی خبر موافق ہے وسطی حصہ میں متحدہ فوج نے غنیم کے پر جوش حملے کا بڑی کامیابی کے ساتھ مقابلہ کیا۔ داہنی بازو پر فرانسیسی فوج نے دریائے میوز کی اونچائی پر کچھ پیشقدمی کی ہے۔ دریائے میوز کی جانب مشرق ویور کے علاقہ میں گھنے جنگل کی وجہ سے جنگی کارروائی میں کچھ رکاوٹ ہوئی۔ اور ین اور واسگز کی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں واقع ہوئی ہے۔

رائٹر پیرس سے خبر دیتا ہے کہ ۲۶ ستمبر کو جرمن کے دو دستے ایک حملہ میں تباہ کر دیئے گئے۔

بلجیم میں جنگی کارروائیاں ۲۹ ستمبر کا ایک سرکاری تار بیان کرتا ہے کہ جرمن نے انٹورپ کے تین بیرونی قلعے پر گولہ باری کرنے کی کوشش کی

دونوں نے بہت سا گولہ بارود صرف کیا لیکن بہت کم نقصان ہوا۔

روسی اور جرمن ۲۸ ستمبر کا روسی پایۂ تخت سے ایک سرکاری تار بیان کرتا ہے کہ جرمن فوج نے مشرقی پروشیا کی سرحد سے ۱۰ میل سے زیادہ پیشقدمی نہیں کی۔ سیا بیٹزکی اور ڈرسکوکی جہاں روسی اور جرمن جنگ میں مشغول تہے دریائے نیمن کے مغربی کنارے پر واقع ہیں۔ وہاں بہت زیادہ دلدل ہے جس کی وجہ سے دریائے سوہر کے قرب و جوار میں جانب جنوب جرمن کی فوج کو جنگی کارروائیوں میں دقت ہو رہی ہے۔

ایک مقام پر اوس ریلوے لائن سے جو پیٹرو گراڈ سے پولینڈ کے پایۂ تخت وارسا کو جاتی ہے جرمن صرف ۱۸ میل کے فاصلہ پر ہیں لیکن اوس لائن اور جرمن کے درمیان روسی فوج اور دریائے نیمن بھی ہے۔ روسی پایۂ تخت سے ۲۹ ستمبر کی ایک سرکاری خبر سے واضح ہوا کہ روسی اپنے مقام پر قایم رہنے کے علاوہ اگسٹو کے جنگل میں جو کہ مشرقی پروشیا کی سرحد سے قریب ۱۵ میل کے فاصلہ پر ہے کچھ پیشقدمی کر رہے ہیں۔ جرمن اسووز کے قلعہ پر محاصرہ کی توپوں سے گولہ باری کر رہے ہیں۔ لیکن اس جانب اون کے پیدل فوج کی پیشقدمی کی کوشش روک دی گئی ہے۔

جرمن کروزر "ایمڈن" انڈین نیوز ایجنسی سے خبر موصول ہوئی ہے کہ جرمن کروزر "ایمڈن" کی کارروائیاں تجارتی جہازوں کے خلاف ہندوستان کے جنوب میں جاری ہیں۔ "ٹیمرک" "کنگ لڈ" "ریبیریا" اور "فائل" اسٹیمروں (جہازوں) کو جزائر لکادیپ کے قرب و جوار میں ڈبو دیا۔

جزائر لکادیپ ہندوستان کے جانب جنوب و مغرب کولمبو سے قریب ۴۰۰ میل کے فاصلہ پر ہے اوس نے محکمہ بحری کے ایک کوئلے جانے والے جہاز "بریسک" کو بہی گرفتار کیا۔ اس جہاز کے ملاحوں کو "گریفال" جہاز پر سوار کر کے کولمبو روانہ کر دیا۔ وے کل کولمبو پہنچ گئے۔

لندن کا سرکاری محکمہ خبر رسانی اعلان کرتا ہے کہ ۳۰ ستمبر تک جرمن کے ۸۰ جہاز جس کا ٹونیج (وزن) ۱۱۲۰۰۰ تہا روک لئے گئے یا گرفتار ہوئے۔

انگریزی جہاز جو روک لئے گئے یا گرفتار ہوئے ۸۶ ہیں اور اون کا ٹونیج (وزن) ۲۲۹۰۰۰ ہے ان میں وہ ۴۲ جہاز بہی شامل ہیں جو لڑائی کی ابتدا میں جرمن کے بندرگاہوں میں روک لئے گئے۔ جرمن کروزروں نے ۱۲ انگریزی جہاز سمندر میں ڈبو دیئے۔ اور ۸ مچھلی مارنے کی کشتیاں بحر شمالی میں سرنگوں سے ڈوب گئیں۔

۱۲

نینی تال - یکم - اکتوبر ۱۹۱۴ء

فرانس میں جنگی کارروائیاں ۲۹ ستمبر کی شام کو پیرس سے ایک سرکاری خبر شائع ہوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دریائے واز اور سوم کے جانب شمال متحدہ فوج کے بائیں بازو پر جرمن نے تمام دن و رات کئی حملے کئے مگر پسپا کر دئے گئے۔ دریائے این کے جانب شمال کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ وسطی حصہ میں جرمن نے سخت گولہ باری کی ارگون کی پہاڑیوں اور دریائے میوز کے درمیان فرانسیسیون نے کچھ ترقی کی ہے مگر دیور لورین اور واسگز کے علاقہ کی حالت میں درحقیقت کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ یہ خبر موصول ہوئی ہے کہ متحدہ فوج نے ورنیس ریب کورٹ اور رواٹے پر قبضہ کر لیا ہے مگر جرمن لاسگنی اور شالینس پر قابض ہیں۔

بلجیم میں جنگی کارروائیاں رائٹر خبر دیتا ہے کہ جرمن کی گولہ باری انٹورپ کے بیرونی قلعوں پر بہاری توپوں کے ذریعہ سے بدستور جاری رہی۔ جرمن نے شہر لیری پر گولہ باری کی اور اوس کے باشندے بہاگ گئے۔ لیری انٹورپ سے جانب جنوب و مشرق ۱۱ میل کے فاصلہ پر ہے۔ جرمن کی ایک مضبوط فوج نے نقبہ مال پر قبضہ کر لیا ہے وہ شہر کو تباہ کرنے کی دہمکی دے رہے ہیں اگر وہ باشندے جو بہاگ گئے ہیں اپنے مکان کو واپس نہ آویں۔ مال انٹورپ کے جانب جنوب و مشرق ۳۵ میل کے فاصلہ پر ایک چہوٹا شہر ہے۔

برطانی افواج کے متعلق ایک عجیب خبر

ٹائمز لندن کی نئی ڈاک میں ایک عجیب مباحثہ کی تفصیلی سرگذشت آئی ہے جو آج صبح کو کلکتہ پہونچی۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ۳۱ - اگست کو لندن ٹائمز نے اپنے نامہ نگار جنگ کا ایک مراسلہ پایا۔ جس کا خلاصہ یہ تہا کہ فرانس میں انگریزی فوج عملاً نابود ہو گئی ہے۔ اس کے ابتدا میں لکہا تہا کہ "یہ ایک غمناک داستان ہے جو میں لکہ رہا ہوں۔ کاش خدا ایسا کرتا کہ مجہے نہ لکہنا پڑتا لیکن افسوس کہ اب چہپانے کا وقت نہیں رہا۔

اس کے بعد اس نے انگریزی فوج کی آوارہ گردشکستہ اور ٹوٹی ہوئی حالت کا ذکر کیا تہا اور لکہا تہا کہ " ان ٹکڑوں میں سے بعض کے افسر تو قریباً سب کے سب کام آئے۔ نیز لکہا تہا کہ " جرمنی کی پہلی کوشش کامیاب ہوئی۔ انگریزی مہم کا خوفناک نقصان ہوا۔ وغیرہ وغیرہ

ٹائمز نے یہ مراسلہ مسٹر ولیم اسمتہ افسر احتساب اخبار کے پاس بہیجدیا۔ اونہوں نے اس میں جابجا تبدیلی اور اضافہ کر کے واپس کیا اور اپنے خط میں لکہا۔ افسوس ہے کہ ہم نے آپ کو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انگلستان میں اسلام کا سکہ

انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا جو علوم و معارف کا ایک بہترین ذخیرہ ہے کی گیارہویں اشاعت کی چوتھی جلد میں لکھا ہے کہ انگلستان کے حصہ مرشیا کے شاہ آفا کے وقت میں ایک نیا طلائی سکہ رائج ہوا جو اسلامی ممالک سے آیا یہ سکہ (اس وقت) موجود ہے جس پر اوسی طرح کے عربی نقوش موجود ہیں جو اوس زمانہ کے اسلامی ممالک کے سکوں پر ہوتے تھے۔ اس سکہ کے متعلق مولوی صدر الدین صاحب مبلغ اسلام لندن نے ایک تفصیلی کیفیت لکھی ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ حال میں انگلستان کے ایک بادشاہ کے زمانہ کا سکہ نکلا ہے جس پر عربی اور انگریزی الفاظ کی ضرب ہے۔

مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ اس سکہ پر بادشاہ کا نام آفا ہے جو انگلستان کے ایک حصہ مرشیا کا حکمراں تھا۔ اس کا عہد حکومت ۷۵۷ء سے لیکر ۷۹۶ء تک رہا۔ اس طلائی سکہ کو جو حال میں ظاہر ہوا ہے منتظمین عجائب گھر نے دو سو پونڈ (تین ہزار روپیہ) خرید کر لیا ہے اس سکہ کو دیکھ کر بڑی مسرت ہوئی۔ اس کے ایک طرف لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ضرب ہے اور دوسری جانب محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ہم حقیقت میں بہت خوش قسمت ہیں کہ اس زمانہ مبارک کو ہم نے پایا جس میں حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی شان بلند ہوتی ہے۔ اگر ہمارے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں آں حضرت کی بڑی قدر و منزلت ہوئی تو اس وقت بھی قضا و قدر نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اس روشن و ترقی کے زمانہ میں ہمارے سرکار لیظہرہ علی الدین کلہ کے پورے مصداق ٹھہریں۔

یہی وہ زمانہ ہے جس میں آئے دن تحقیقات نما سکے لیے چلے ہوتے ہیں۔ یہی وہ زمانہ ہے جس میں یہ سامان مہیا ہیں اور اسی زمانہ میں یہ آیت کریمہ اور پیشگوئی پوری ہو سکتی ہے جبتک تمام مذاہب کے موازنہ کا موقع نہ ہوتا۔ اسباب نہ ہوتے تب تک پیشگوئی کس طرح پوری ہوتی جہاں آسمان نے فیصلہ کیا وہاں معلوم ہوتا ہے کہ زمین بھی اپنے خزانے نکال رہی ہے تاکہ ہمارے حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سکہ بیٹھ جائے۔ واخرجت الارض اثقالہا کی پیشگوئی بھی حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے دین کے برحق ہونے کے لیے پوری ہوئی۔

اس سکہ کی چھان بین اس لیے زیادہ کرنی پڑی کہ اس کے الفاظ وحدہ اور شریک لہ ایسے طرز پر لکھے ہیں کہ پڑھنے میں بہت مشکل سے آتے ہیں اس لیے میں نے اسلامی بادشاہوں کے سکوں کی کتابوں کی تلاش کی اون کے نقش تلاش کیے اور اصلی سکے بھی مل گئے ان کے مقابلہ سے معلوم ہوا کہ وہ سکہ کی ایک سمت میں تین سطریں لکھتے ہیں جن میں لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ درج ہوتا تھا۔ دوسری جانب تین سطروں میں محمد رسول اللہ لکھتے تھے جن کے نقوش کے دو خاکے حسب ذیل ہیں۔

لا الٰہ اللہ وحدہ لا شریک لہ	محمد رسول اللہ

اس مقابلہ سے الفاظ وحدہ اور شریک لہ کے پڑھنے میں بہت آسانی ہوگی اور الفاظ کی بناوٹ جس قدر بے تغیر سا تھا اوس کی دقت بھی دوسرے سکوں کی مدد سے دور ہوگئی اس دقت کو حل کرنے کے لیے ایک دفعہ پہلے ہی عجائب گھر میں جا کر بڑی جد و جہد کی تھی۔ اور خورد بین کے شیشہ کی مدد بھی حاصل کی لیکن کام چلا کیونکہ اول دو الفاظ کا پتہ نہ چلتا تھا اور اس وجہ سے دل یہ چاہتا تھا کہ یہ الفاظ محمد رسول اللہ ہوں کیونکہ دوسری طرف محمد رسول لکھا ہوا پایا ہے وہ اس وقت بالکل پڑھا نہ جاتا تھا اور محمد الرسول اللہ کے الفاظ پڑھ لینے سے قلب میں ایک تموج پیدا ہوگیا۔ اس کے پڑھے نہ جانے کی وجہ معمولی تھی لیکن انسانی کمزوری کا یقین ہے تو ساتھ ہی ساتھ اللہ تعالیٰ ہمیشہ دلاتا رہتا ہے۔ انسان کا علم بہت کمزور ہے اوس سکہ کا خاکہ اس طرح پر

۱۲۳ [illegible]
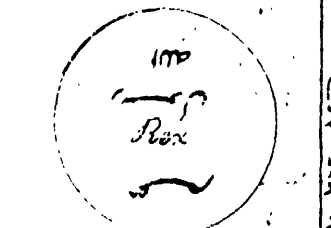
جس طرف لکھا ہے اوس کے دوسری طرف محمد رسول اللہ لکھا ہے۔ اور وہ ایسے حروف ہیں کہ جھٹ پٹ پڑھے نہیں جاتے اور جھٹ پڑھا جاتا ہے جب ایک دفعہ مذکورہ بالا الفاظ پڑھے جائیں تو اوس کو الٹ کر پڑھنا جس سے انگریزی الفاظ الٹ جائیں کبھی ذہن میں نہیں آتا لیکن اسلامی خلفا سمرقند بخارا۔ بلخ ایران۔ ہرات۔ بصرہ وغیرہ کے سکوں کی تلاش سے اور ان کی کتب کے مطالعہ سے فوراً یقین ہوگیا کہ دوسری طرف محمد رسول ہوگا۔ اس لیے آفا کے سکہ کے دوسری طرف پڑھ لینے میں اس قدر آسانی ہوگئی کہ اپنی پہلی ناقابلیت پر ہنسی آئی فالحمد للہ رب العالمین۔ اس کے بعد مولوی صدر الدین صاحب نے لکھا ہے کہ میں نے اس سکہ کی تصویر لینے کی اجازت حاصل کر لی ہے اور جلد اوس کا فوٹو کھنچوا کر بھیجوں گا۔

مولوی صدر الدین صاحب کا خیال ہے کہ شاہ آفا جس کا یہ سکہ ہے مسلمان بادشاہ تھا اور اوس کو اسپین کی اسلامی بادشاہوں کی طرف سے تبلیغ ہوئی تھی اگر تحقیقات سے یہ امر پایہ ثبوت کو پہونچ گیا تو بہت ممکن ہے کہ اس سے انگلستان میں تبلیغ اسلام کو حیرت انگیز مدد پہونچے۔

حقیقت یہ ہے کہ انگلستان میں اسلام کا سکہ نکلنا اس امر کا ثبوت ہے کہ شاہ آفا اگر مسلمان نہ تھا تو مسلمانوں کا دوست اور اسلام کا پسند کرنے والا ضرور تھا۔ اور اس نے انگلستان میں اس سکہ کے ذریعہ ایک ایسی تحریک پیدا کی تھی جو اسلام کے لیے بہت زیادہ مفید ثابت ہوئی لیکن افسوس ہے کہ اس کی یہ تحریک کسی زبردست مانع سے بارآور نہ ہوسکی اور آج مدت بعد وہ وقت آیا کہ اس سکہ سے انگلستان کے عقائد پر کچھ اثر ڈالا جائے۔

تاریخ اسلام

(۳۰)

قصی نے بنی خزاعہ کو مکہ سے نکالدینے کے بعد یہ مناسب سمجھا کہ اپنی قوم کو جو کہ مکہ معظمہ سے فاصلہ پر مقیم ہے ایک جگہہ کعبہ معظمہ کے قریب آباد کرے تاکہ حفاظت بھی ہوسکے اور تقویت بھی چنانچہ اوس نے تمام قوم کو ایک جا کرکے خانہ کعبہ کے قریب سکونت اختیار کی اور خانہ کعبہ کے طواف کے لیے ایک کافی قطعہ زمین چھوڑ کر مکانات تعمیر کیے۔ ایک دار الشورہ بنایا جس کا دروازہ خانہ کعبہ کی چبوترہ پر تھا۔ اور جس میں قریش کے سردار جمع ہو کر مشورہ کیا کرتے تھے۔

قصی نے اپنی حکومت کو مستحکم بنانے کے لیے بہت سی مفید تجاویز اختیار کیں۔ یہ بھی قرار دیا کہ ایام حج میں تین دن حاجیوں کو کھانا کھلایا جائے اور قوم قریش اس کے مصارف سالانہ بطور ٹیکس کے ادا کرے۔

قصی کی وفات کے بعد اوس کا بڑا بیٹا عبد الدار حکمراں ہوا۔ اور اپنی زندگی میں خوبی کے ساتھ حکومت کی لیکن اوس کے مرنے کے بعد قصی کے بھائی عبد مناف اور عبد الدار کے بیٹوں میں مکہ معظمہ کی حکومت پر جھگڑا پیدا ہوا جو بعض تجربہ کار اور پرانے آدمیوں کے بیچ میں پڑ جانے سے اس طرح پر طے پایا کہ حکومت کو دو حصوں میں تقسیم کرکے دونوں دعویداروں کو علیحدہ علیحدہ کام سپرد کردیے جائیں۔ اس فیصلہ پر عبد مناف کے بیٹے عبد الشمس کو ٹیکس وصول کرنے اور حاجیوں کو کھلانے پلانے کا کام سپرد کیا گیا اور عبد الدار کے پوتوں کو خانہ کعبہ کی حفاظت دار الشورہ کی عمارت اور لڑائی کے وقت علم برداری کا کام تفویض ہوا لیکن عبد الشمس نے اپنے حقوق اپنے چھوٹے بھائی ہاشم کو دیدیے اور آپ علیحدہ ہوگیا۔

ہاشم۔ دانا۔ سخی۔ فیاض اور ایک دولت مند شخص تھا۔ اسکی ہر دلعزیزی بڑھ گئی اور اقوام عرب ان کی تعظیم و تکریم میں بہت دلچسپی و عزت سے حصہ لینے لگیں۔ قحط کے زمانہ میں ہاشم نے دریا دلی دکھا کر اور شام کے علاقہ سے غلہ کی ایک مقدار کثیر خرید کر مکہ معظمہ کے غربا پر تقسیم کی اسی طرح ملکی تجارت کو فروغ دینے کے لیے حبش۔ شام اور عراق کے تجارتی راستے کھولدیے۔ بادشاہوں سے تجارتی تعلقات کو بڑھایا جس سے بنی ہاشم کو بہت فائدہ پہونچا۔

ہاشم کے ان کارناموں نے جہاں اقوام عرب کے قلوب میں ہاشم کی عزت کو دو بالا کیا وہاں عبد الشمس کے بیٹے امیہ کے دل میں رشک و حسد کی آگ بھڑکا دی اور وہ اس کوشش میں رہنے لگا کہ کسی طرح مکہ معظمہ کی حکومت ہاشم سے چھین کر خود اوس پر قبضہ کیا جائے۔ امیہ نے ہاشم کے خلاف ہر طرح کی کوششیں کیں لیکن وہ اپنے ارادوں میں کامیاب نہ ہو سکا اور مجبور ہو کر اوس نے ہاشم کو اعلان دیا کہ وہ امیہ سے مقابلہ کرے۔ ہاشم چونکہ نہایت نیک نفس انسان تھا اس لیے وہ ہرگز نہیں چاہتا تھا کہ امیہ سے جو عمر میں ہاشم سے چھوٹا اور رتبہ میں ادنیٰ تھا مقابلہ کرے۔ لیکن اہل مکہ نے جو عموماً اس قسم کے مقابلہ کو نہایت دلچسپی سے دیکھتے تھے ہاشم کو مقابلہ کے لیے مجبور کیا۔ مقابلہ کا قاعدہ یہ تھا کہ فریقین ایک آدمی کو منصف قرار دیتے تھے اور اسکے سامنے اپنے اپنے فضائل بیان کرتے تھے۔ منصف جس کے حق میں فیصلہ کرتا تھا وہ فاتح اور غالب سمجھا جاتا تھا چنانچہ ہاشم نے اس شرط پر مقابلہ منظور کر لیا کہ اگر میں غالب ہوں تو امیہ پچاس سیاہ آنکھوں والے اونٹ جرمانہ میں دے اور دس سال تک مکہ سے جلا وطن رہے

مقابلہ میں منصف نے ہاشم کے حق میں فیصلہ کیا اور امیہ ذلیل اور شرمندہ ہو کر اور جرمانہ دے کر شام کو چلا گیا ہاشم نے پچاس اونٹ ذبح کرکے اہل مکہ کی دعوت کی اور بڑی خوشی منائی۔

ہاشم نے مدینہ منورہ میں ایک رئیس کی لڑکی سے شادی کی اور کچھ عرصہ بعد اوس سے ایک لڑکا ہوا جس کا نام شیبہ رکھا گیا شیبہ ابھی بچہ ہی تھا کہ ہاشم کا انتقال ہوگیا اور اوس کی جگہہ اوس کا بھائی مطلب حکمراں ہوا۔ شیبہ اپنی ماں کے ساتھ مدینہ منورہ کو چلا گیا۔ جب وہ جوان ہوگیا تو مطلب اوس کو مدینہ منورہ سے لے آئے۔ لوگوں نے شیبہ کو دیکھکر خیال کیا کہ یہ نوجوان مطلب کا غلام ہے اور اسی خیال سے شیبہ کو عبد المطلب (مطلب کا غلام) کہنے لگے۔ اور شیبہ کا یہی نام ہوگیا۔

عبد المطلب اپنے باپ ہاشم کی طرح فیاض و سخی تھا مطلب نے اوس کو مکہ معظمہ کا حکمراں قرار دیا۔ عبد المطلب نے اپنی تحقیقات سے چاہ زمزم کا پتہ لگایا اور عزت کے ساتھ حکمرانی کرنے لگا امیہ کے

پہلے حرب کو عبد المطلب کا تقدیر ناگوار گزرا اور بنی ہاشم نے باپ امیہ کا بدلا لینے کے لیے عبد المطلب کو مقابلہ کا اعلان دیا آخر منصف مقرر ہوا اور اوس نے عبد المطلب ہی کے حق میں فیصلہ کیا۔

مطلب کی وفات کے بعد مطلب کا بھائی نوفل بن عبد مناف نے مطلب کی ایک زمین پر زبردستی قبضہ کر لیا عبد المطلب نے ہر چند سمجھایا لیکن اوس نے زمین نہیں چھوڑی عبد المطلب نے اہل مکہ سے امداد چاہی لیکن اونھوں نے یہ کہکر انکار کر دیا۔ چچا بھتیجوں کے معاملہ میں ہم دخل نہیں دیسکتے۔ مجبوراً عبد المطلب نے اپنی ننہیال بنی نجار کو مدینہ منورہ میں تمام واقعہ کو لکھ بھیجا اور امداد کے خواستگار ہوئے۔ عبد المطلب کے ماموں ابو سعد بن عدس نجاری فوراً اسی سوار لیکر مکہ چلے آئے اور اپنے بھانجے سے جا کر ملے۔ عبد المطلب نے کہا ماموں گھر چل کر آرام کریں پھر معاملہ کو رو براہ کریں ابو سعید نے کہا کہ پہلے معاملہ طے کر لیا جائیگا۔ پھر نوفل کے پاس پہونچے اور تلوار کھینچکر نوفل کو مخاطب کر کے کہا کہ اوس خانہ کعبہ کی قسم میرے بھانجے کا قطعہ زمین جو تم اس کے حوالہ کرو ورنہ ابھی سر تن سے جدا کر دوں گا۔

نوفل کے ہوش اڑ گئے اور رب کعبہ کی قسم کھائی کہ میں واپس دیتا ہوں۔ لیکن ابو سعید نے جب تک نوفل سے اقرار نامہ لکھا کر تحریر اکابر مکہ کے دستخط نہ کرا لیے اوس وقت تک نہ نوفل کو حرکت کرنے دی اور نہ تلوار کو میان میں داخل کیا۔

شذرات

موجودہ جنگ میں روس کی دروغ بافیاں

ابتدا جنگ سے اس وقت تک جس قدر تار برقیات پٹرو گریڈ (دار السلطنت روس) سے موصول ہوئی ہیں اون میں عموماً یہی بیان کیا گیا ہے کہ روسی فوج نے ہر ایک معرکے اور واقعہ پر آسٹریا کو شکست فاش دی ہے اور آسٹریا کی فوج مچھلیوں کی طرح روس کے ہاتھ میں گرفتار ہوئی ہے۔

روسی ذرائع سے آسٹریا کی فوجوں کی گرفتاری کے متعلق اس وقت تک جس قدر تار ہمیں ملے ہیں ہم اون کو یکجا کر کے اعداد کی میزان دیجاے تو دس بارہ لاکھ سے زیادہ آسٹرین سپاہ روس کے ہاتھ میں گرفتار ہوئی۔ اگر اس کو صحیح مان لیا جائے تو یہ کہنا بہت آسان ہے کہ آسٹریا کی کم و بیش تمام فوجی جمعیت اس وقت روس کی قید میں ہے یا قتل ہو چکی ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ باین ہمہ روس آسٹریا کے مقبوضات کو بہت کم حاصل کر سکا ہے اور آسٹریا کی کافی جمعیت برابر مدافعت و پیشقدمی کر رہی ہے۔ روس کی یہ دروغ بافی کوئی نئی بات نہیں ہے بلکہ اوس کی یہ قدیمی عادت ہے۔ چنانچہ ۱۸۷۷ء میں جبکہ فرانس انگلستان اور ترکی روس کے مقابل تھے اور روس کو ہر ایک موقع پر شکست حاصل ہو رہی تھی اوس وقت بھی روس ایسی ہی بے پرکی اڑایا کرتا تھا اور ہر ایک معرکہ میں اپنی کامیابی ظاہر کرتا تھا۔ اس ہفتہ ولایتی ڈاک میں جو دو چار مغربی ترکی اخبارات وصول ہوئے ہیں اون سے حقیقت حال منکشف ہو جاتی ہے جنمیں روسی ہزیمتوں اور آسٹرین پیشقدمی کی صحیح کیفیت دکھلائی گئی ہے۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ روس کو اس قسم کی غلط خبروں کی اشاعت سے کیا نفع پہونچ سکتا ہے جبکہ انجام کار اختتام جنگ پر دنیا کے روبرو ہو گا۔ اور روس کی تمام دروغ بافیاں رکھی رہ جائینگی

اسی ہزار جرمن لاشیں کیونکر شمار کیگئیں

پچھلے دنوں تار برقی خبر رساں میں بیان کیا گیا تھا کہ فرانس کے میدان جنگ میں اسی ہزار جرمن لاشیں شمار کیگئی ہیں۔

ممکن ہے کسی نامہ نگار کو ایسا موقع ہاتھ لگ گیا ہو کہ اس نے اسی ہزار جرمنی لاشوں کو ایک ایک کر کے شمار کر لیا ہو لیکن بظاہر یہ امر ناممکن معلوم ہوتا ہے کہ ہنگامہ جنگ و آتش باری کے موقعہ پر یہ فرصت کا کام کسی نامہ نگار نے انجام دیا ہو۔

ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ خبر صداقت سے خالی ہے۔ لیکن قیاس اگر کوئی فیصلہ کرتا ہے تو یہ ہے کہ یہ تعداد مبالغہ سے پاک نہیں چنانچہ ایک اینگلو انڈین معاصر پاینیر اس خبر کے متعلق ظنز آلود لہجہ میں دریافت کرتا ہے کہ اسی ہزار جرمن لاشیں کیونکر شمار کیگئیں اور ایسی صریح خوبیانی کیوں کیجاتی ہے۔

جرمنی اور آسٹریا کے نقصانات دکھلائے جاتے ہیں اون کی شکستیں اور ادبار ظاہر ہوتا ظاہر کیا جاتا ہے لیکن افسوس ہے کہ باین ہمہ انگلستان۔ فرانس روس سرویا۔ مانٹی نگرو اور بلجیم کی متحدہ افواج ابھی تک جرمنی اور آسٹریا کا کچھ نہیں کر سکیں نہ روس ابھی تک جرمن کے دار السلطنت تک پہونچا اور نہ فرانس و انگلستان نے فرانس سے اوس کو باہر نکالا اور نہ سرویا و مانٹی نگرو اور روس نے آسٹریا کے دار السلطنت پر قبضہ کیا۔ بلکہ بجائے اس کے روس ابھی تک ایک طرف تو گیلیشیا ہی کے صوبوں میں سرگرداں ہے اور دوسری طرف روسی پولینڈ سے اس قدر بے پروا ہے کہ جرمنی اوس میں گھس آئے اور روس اوس کو برباد ہوتے دیکھ رہا ہے۔

اس قسم کی پریشان کرنے والی خبریں جن کے نتائج کچھ بھی نہوں اچھا نتیجہ پیدا نہیں کر سکتیں اس لیے ہمارا فرض ہے کہ ہم سرکاری پریس کو اس کے متعلق اپنی رائے سے آگاہ کر دیں۔ ہندوستان کے سرکاری پریس کو چاہیے کہ وہ سرکاری پرچوں کو اس قدر مبالغوں سے جو نہ صرف اعتبار و صداقت کے مستاصل ہیں۔ بلکہ پریشان کن بھی محفوظ رکھیں اور ساتھ ہی انجام کار کو ملحوظ رکھ کر صرف اس قدر بیانات شائع کر دیا کریں جو اگر حقیقت پر پوری روشنی نہ ڈال سکیں تو کم سے کم حد سے زیادہ مبالغہ سے پاک ہوں۔ اگر ایسا کیا گیا تو کم از کم مبالغہ سے ضرور پاک ہوں۔ اگر ایسا کیا گیا تو ہمیں امید ہے کہ ہندوستان میں کسی قسم کی ہیجنی پیدا نہیں ہوگی اور خبروں کی صداقت پر بھی ایک حد تک کسی کو حرف گیری کا موقع نہ مل سکے گا۔

امید ہے کہ گورنمنٹ ہماری رائے کو مخلصانہ سمجھکر غور فرمائے گی۔

صوبجات متحدہ میں بچوں کی چوری

صوبجات متحدہ کی پولیس رپورٹ بابتہ ۱۹۱۳ء کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سال گذشتہ دوران میں صوبہ مذکور میں بچوں کے چرانے کی دو سو اٹھائیس وارداتیں عمل میں آئیں جن میں سے ۱۰۰ وارداتوں میں ملزموں کو سزا ری گئی اور باقی اگر سراغ نہ لگ سکا یا عدم ثبوت میں چھوڑ دیئے گئے۔

رپورٹ مذکور میں لکھا ہے کہ بچوں کی چوری کے واقعات میں سب سے زیادہ دلچسپ واقعہ سورون کا ہے جہاں ایک بنارسی لڑکی چوری گئی اور پولیس نے تفتیش کرتے ہوئے اوس کو ایک بیراگی کے کمرہ میں ایک صندوق کے اندر بند پایا جہاں اور دو دیوتا بیٹھے کمل کی آرتی کر رہے تھے۔ اس لڑکی کی عمر چونکہ ڈاکٹر نے تصدیق نہیں کی اس لیے یہ معاملہ رفت و گذشت ہو گیا۔

رپورٹ میں بیان کیا گیا ہے کہ سپرنٹنڈنٹ پولیس گونڈہ کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ گونڈا اور بارہ بنکی بچوں کی چوری کے لیے مشہور مقام ہیں جہاں چھوٹی چھوٹی لڑکیوں کو پیشہ کرانے کی نیت سے چرایا جاتا ہے بچوں کے چرانے کی وارداتیں جہاں تک ہمارا خیال ہے دو وجہ سے زیادہ ہوتی ہیں بچوں کو زیور پہنانے سے اور لڑکیوں کی عدم حفاظت سے اس لیے اول والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کی حفاظت کا بندوبست کریں اور اس کے بعد گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ بچوں کے چرانے والے مجرموں کو بڑی بڑی سزائیں دے تاکہ وارداتوں کا وقوع کم ہو جائے

نشہ کا متوالا جان سے گیا

ایک پنجابی معاصر راوی ہے کہ تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ بمبئی کے قریب ایک درگاہ میں غلام نظام الدین نامی ایک دوکاندار نے تقریباً اپنے بیس دوستوں کو ایک پارٹی دی۔ شروع میں معمولی نشے اڑتے رہے لیکن مہمانوں اور میزبانوں کو نشہ کا لطف نہ آیا اور مشورہ سے قرار پایا کہ چائے میں دھتورہ کا استعمال کیا جائے چنانچہ دھتورہ ڈال کر خوب چائے پی گئی اور نشہ کا رنگ خوب چڑھا میزبان پر نشہ اتنا چڑھا کہ گھر چھوڑ چھاڑ ساحل دریا کی طرف روانہ ہوا۔ جہاں پاؤں پھسل جانے سے ہمیشہ کے لیے نشہ سے مستغنی ہو گیا۔

افسوس ہے کہ اسلام نے مسلمانوں کے لیے جن چیزوں کو حرام قرار دیا ہے مسلمان اون پر کچھ توجہ نہیں کرتے اور اون کی حرمت پر عقیدۃً نہیں تو عملاً بھی غور نہیں کرتے حالانکہ واقعہ مذکور کی عبرت بخش و تعلقات سے محفوظ نہیں

بیگم صاحبہ بھوپال کا عطیہ انجمن ترقی اردو کو

انجمن ترقی اردو کے تازہ اعلان سے معلوم ہوا ہے کہ جناب بیگم صاحبہ بھوپال نے ۳ انجمن مذکور کو تین ہزار روپیہ عنایت فرمائے ہیں۔

انجمن ترقی اردو جب سے مولوی عبد الحق صاحب کے ہاتھ میں آئی ہے ہم اوس میں ترقی کے آثار دیکھتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی یہ دیکھ کر افسوس ہوتا ہے کہ انجمن نے اردو علم ادب میں قابل قدر مطبوعات کی اشاعت کی جانب اپنی کافی توجہ نہیں کی معلوم ہوا ہے کہ حال میں ایک کتاب فلسفہ جذبات انجمن نے شائع کی ہے معلوم نہیں یہ کتاب کس پایہ کی ہے اور آیندہ جس رسالہ کی اشاعت کا اعلان کیا گیا ہے وہ کیا حیثیت رکھتا ہے بہر حال یہ کام بہت کچھ غور و خوض کا ہے۔ اتاجب تک قوم کے اہل قلم کسی تصنیف کی عمدگی کا سارٹیفکٹ نہ دیں انجمن کو اوس کی اشاعت کا خیال نہ کرنا چاہیے۔ فلسفہ جذبات ہماری نظر سے نہیں گذرا۔ اس لیے ہم اس کی نسبت کوئی رائے نہیں دے سکتے کہ حقیقتاً وہ انجمن کا صحیح علمی کام ہے یا نہیں۔ معزز معاصر ہمدرد نے مذکورہ بالا کتاب پر معمولی ریویو لکھا ہے جس سے کتاب کی اہمیت پر کوئی روشنی نہیں پڑتی۔

اگر انجمن اڈیٹران اخبارات کو انجمن کی مطبوعات جدیدہ کی ایک ایک کاپی فراخدلی سے بھیجا کرے تو ہمیں امید ہے کہ اس سے انجمن کو بہت کچھ فائدہ پہونچے گا۔

جرمنی میں دو لاکھ قیدی متحدہ افواج کی

معزز معاصر ہمدرد ۱۴ ستمبر ۱۹۱۴ء کے لنڈن ٹائمز سے ناقل ہے کہ مندرجہ ذیل جنگی خبریں (دار الحکومت جرمن) سے ۱۳ ستمبر کو بے تار کے اسٹیشن کے ذریعہ خبر رسانی کی معرفت سرکاری طور پر مشتہر ہوئی۔ اور مارکونی کمپنی کو بھی یہ خبریں ملی ہیں۔ مشرقی پرشیا سے اول روسی لشکر کی واپسی فرار کی صورت میں بدل گئی ہے۔ اور ہماری افواج سرگرمی سے ان کا تعاقب کر رہی ہے کل تک ہماری (جرمنی) افواج نے دس ہزار سے زیادہ قیدی پکڑے ہیں اور اسی توپیں نیز کلدار توپیں آلہ ہائے پرواز گولی بارود اور کارتوس وغیرہ کی ایک تعداد گرفتار کی ہے ۱۱ ستمبر تک قریباً ۲ لاکھ اسیران جنگ جرمنی میں شمار کئے جا چکے ہیں جن میں مندرجہ ذیل ممالک کے لوگ بہ تعداد ذیل شامل ہیں۔

	سپاہی	افسر
فرانسیسی	۸۶۷۰۰ سپاہی	۱۶۷۰ افسر
روسی	۹۱۴۰۰ "	۱۸۳۰ "
بلجیم	۳۰۲۰۰ "	۴۴۰ "
انگریزی	۷۲۵۰ "	۱۶۰ "

انگریزی قیدیوں کی تعداد بہت کم بتائی گئی ہے جس سے انگریزی افواج کی شجاعت و بہادری نمایاں ہے۔

محاربات یورپ

سرکاری اطلاعات

(۳۳)

نینی تال جمعہ ۲- اکتوبر ۱۹۱۴ء

فرانس میں جنگی کارروائیاں

۳۰- ستمبر کی دوپہر کا پیرس سے ایک سرکاری تار بیان کرتا ہے کہ متحدہ فوج کے بائیں بازو پر جانب شمال جنگ بہت زیادہ ترقی کر رہی ہے۔ دریائے واز اور این کے درمیان جرمن نے ایک پرجوش حملہ کیا لیکن بہت نقصان کے ساتھ پسپا کر دیئے گئے۔ وسطی حصہ میں سے ریمس دریائے میوز تک جنگ میں خاموشی رہی- جانب مشرق دیور کے علاقہ میں بہت ہولناک جنگ ہوئی۔ متحدہ فوج نے کئی مقامات پر فتح حاصل کی خصوصاً سینٹ میہل کی جانب مشرق- لورین اور واسگز کی حالت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی-

بلجیم میں جنگی کارروائیاں

انٹورپ سے ایک سرکاری اعلان شائع ہوا ہے کہ جرمن انٹورپ کی حفاظت کرنے والے قلعوں کی توپوں کو خاموش کرنے میں ناکامیاب رہے یہ توپیں ان سنتوں تک اُس دھوئیں سے جو گولہ دخیرہ کے پھٹ جانے سے پیدا ہوتا ہے اکثر گھری رہتی ہیں- جرمن نے قلعوں پر حملہ کرنے کی ایک مرتبہ کوشش کی اُنکو کچھ نزدیک آنے کا موقع دیا گیا اور تب قلعہ کی توپوں اور پیدل فوج نے جو کہ قلعوں کے درمیان تعینات کی گئی تھی اون پر سخت گولہ باری کی اور اون کو سخت نقصان کے ساتھ پسپا کر دیا گیا۔ ۳۰ ستمبر کو بلجین اپنی جنگی کارروائیوں کے نتیجہ کی بابت مطمئن ہیں کہ اون کو اپنے قومی قلعہ کی قوت پر پورا اعتماد ہے کہ قائم رہے گا-

(۳۴)

نینی تال شنبہ ۳- اکتوبر ۱۹۱۴ء

ہندوستانی فوج کا فرانس میں ورود

یکم اکتوبر کو لندن کا سرکاری خبر رساں محکمہ اس امر کا اعلان کی منظوری دیتا ہے کہ ہندوستانی فوج فرانس میں خشکی پر اتری لیکن زیادہ تفصیل حالات شائع کرنے کی اجازت نہیں دیتا-

فرانس میں جنگی کارروائیاں

یکم اکتوبر کی رات کو پیرس سے جو سرکاری اعلان شائع ہوا ہے اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی تازہ خبر قابل اظہار نہیں ہے بجز اس کے کہ روسے کے قریب وجوار میں بائیں بازو پر متحدہ فوج کے موافق ایک جنگ ہوئی ہے۔ ارگون میں فرانسیسیوں نے مزید ترقی کی ہے- عام حالت قابل اطمینان ہے-

بلجیم میں جنگی کارروائیاں

۲- اکتوبر کو یوں انٹورپ سے خبر دی گئی ہے کہ ۳۰ ستمبر کو تمام رات جرمن نے قلعہ پر گولہ باری کی بعد قلعوں پر پرجوش حملہ کیا۔ دوسری صبح کو تمام لائن پر توپخانہ متحرک ہوا۔ جرمن نے خصوصاً فورٹ ڈی ولہیم کو سب سے گولہ باری کا مرکز بنایا-

جرمن سلسلہ تیزی پر عمل ہوئے بلجین نے موقعہ پاکر اب اوس پر گولہ باری کی- رجمنٹ کے جانب سوبٹ خاص نصف رات تک جنگ ہوئی- جرمن بہت سے مقتول اور مجروحین چھوڑ کر بنتیجہ پسپا ہوئے- ڈرمیسٹ انٹورپ سے جانب جنوب ۸ میل کے فاصلہ پر ہے-

یکم اکتوبر کی شام کو جرمن نے متواتر گولہ باری کے بعد کو ٹی دیو کی جانب پیشقدمی کی لیکن وجہ سے وہ اپنے حملہ کو آگے نہیں بڑھا سکے- دن میں بلجین نے جرمن توپخانہ قلعہ کے بہت قریب جانے کی ہمت کی اور تباہ کر دیا گیا-

(۳۵)

نینی تال دوشنبہ ۵- اکتوبر ۱۹۱۴ء

فرانس میں جنگی کارروائیاں

پیرس کے سرکاری موصلہ ۳- اکتوبر وقت سہ پہر سے معلوم ہوتا ہے کہ بائیں بازو پر خصوصاً روا کے قریب سخت لڑائی ہو رہی ہے جہاں جرمن نے معلوم ہوتا ہے کہ بڑی فوج جمع کر رکھی ہے متحدہ فوج کی فوجی کارروائی جانب شمال بڑھتی جاتی ہے- سلسلے کا حصہ آرٹواس کے اضلاع جنوب تک پھیلا ہوا ہے آراس کیمبرن سے جانب شمال ۲۰ میل کے فاصلہ پر دریائے این اور واز کے مقام اتصال پر واقع ہے

مشرق کی جانب سینٹ میہل کے قریب جرمن نے دریائے میوز پر ایک پل باندھنا چاہا لیکن کامیاب نہ ہوئے پل توڑ دیا گیا- فرانسیسی ضلع ووبر میں حملہ کر رہے ہیں جہاں وے کچھ پیشقدمی کر رہے ہیں خصوصاً سینٹ میہل کے جانب مشرق-

۳- اکتوبر کی رات کو بورڈو سے ایک سرکاری بیان شائع ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ متحدہ فوج کا بایاں حصہ جو کہ آراس کی طرف سے جنگی کارروائی کر رہا تھا آہستہ آہستہ کچھ پیچھے ہٹنے کے لیے مجبور کیا گیا ہے۔

بلجیم میں جنگی کارروائیاں

۲- اکتوبر کی صبح کو جرمن نے انٹورپ کے بیرونی قلعہ لایر اور ولہیم پر حملہ کیا لیکن بہت نقصان کے ساتھ پسپا کر دیئے گئے اور بلجین نے اون کو سنگینوں کے حملہ سے پیچھے ہٹا دیا۔ یہ بھی خبر موصول ہوئی ہے کہ جرمن نے بہت سے پیدل فوج کے ذریعہ سے انٹورپ پر حملہ کیا جو بہت پیچھے ہٹا دی گئی-

رویٹر خبر دیتا ہے کہ انٹورپ کا ایک سرکاری تار جو کہ ۴- اکتوبر کو روانہ کیا گیا تھا بیان کرتا ہے کہ دریائے سین کے جانب مشرق بلجین جرمن کے توپخانہ کے پانچ گھنٹے کے سخت مقابلہ کے حملہ کے بعد دریائے نیتھ تک پسپا ہونے کے لیے مجبور کیے گئے- اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بلجین کی بیرونی حفاظت کی فوج دریائے نیتھ تک پسپا کر دی گئی- جو کہ انٹورپ کے بیرونی قلعوں کے جانب جنوب قریب ۵ میل کے فاصلہ پر ہے دریائے نیتھ پر بلجین فوج کا مقام بہت ہی مضبوط ہے-

جرمنی اور روسی سرحد

روسی پایۂ تخت کا ایک سرکاری مراسلہ بیان کرتا ہے کہ مشرقی پروشیا کے مشرق جانب جنگ جاری ہے- روسیوں نے نیمن کے جانب مغرب کراسنا میں ایک مقام پر رات کو حملہ کر کے قبضہ کر لیا ہے- دوسری جانب روسی رسالہ اور توپخانہ نے جرمن فوج کی چند جماعتوں کو اون کے مقامات سے ہٹا کر اون کو پسپا ہونے کے لیے مجبور کیا ہے- مشرقی پروشیا کے سرحد سے قریب ۱۲ میل کے فاصلہ پر سوالکی اور اگسٹو کے درمیان ایک علاقہ میں ایک سخت لڑائی ہوئی روسی توپخانہ کے راستے تیار کرنے کے بعد روسی پیدل فوج نے پیشقدمی کی اور جرمن کو اگسٹو سے بھگا دیا- روسی سپاہیوں نے اور کرایو کے شہروں پر جو کہ مشرقی پروشیا کے سرحد سے اور سوڈزا اور مشرقی پروشیا کے درمیان صرف دو یا تین میل کے فاصلہ پر ہے کامیاب رہے اور کہا جاتا ہے کہ روسیوں نے پھر اس جانب جرمن علاقہ پر حملہ کیا ہے-

آسٹریا میں جنگی کارروائیاں

۲- اکتوبر کو رویٹر خبر دیتا ہے کہ جرمن اور آسٹرین فوج کی تعداد کراکو میں ۹۰۰۰۰۰ ہے جس میں جرمن کے چار دستے خصوصاً پروشین اور سیکسن کے شامل ہیں-

۳- اکتوبر کو خبر موصول ہوئی ہے کہ روسیوں نے پریزمثل کے دو قلعوں پر قبضہ کر لیا ہے- اور امید کی جاتی ہے کہ آسٹرین اور جرمن امدادی فوج کے آنے کے قبل ہی روسی قلعہ پر قبضہ کر لیں گے-

خبر موصول ہوئی ہے کہ روسی کارپیتھین پہاڑ سے گزر کر ہنگری کی وادی میں گزر رہے جہاں کہ دشمنوں نے ایک آسٹرین فوج کو شکست دیا اور توپوں اور تیز دغنے والی توپوں کو چھین لیا-

۴- اکتوبر کو رویٹر خبر دیتا ہے کہ یہ طے ہو گیا ہے کہ آسٹرین پایۂ تخت ویانا سے ہٹا دیا جائے اور ممکن ہے کہ انسبرگ کا شہر منتخب کیا جائے-

بحری

لندن کا محکمہ خبر رسانی اطلاع دیتا ہے کہ برطانوی افسران بحری نے جرمن کے سمندر میں سرنگ لگانے کی مخاصمانہ کارروائیوں کے متعلق فیصلہ کر لیا ہے کہ برطانوی بیڑہ کو جرمن کے کارروائی کے خلاف کارروائی کرنا چاہیئے- لہذا گورنمنٹ نے کچھ حصہ میں سرنگ لگانے کی اجازت دیدی ہے اور بہت بڑے پیمانہ پر سرنگوں کی تجاویز پھیلائی جا رہی ہیں (سرنگ ایک کشتی ہوتی ہے جس میں تیز اور بھک سے اڑنے والا مادہ ہوتا ہے) یہ عموماً پانی کی سطح پر تیرتی رہتی ہے یا لنگر کے ذریعہ سے پانی کی سطح کے کچھ دور نیچے لٹکا دی جاتی ہے اور ایسا انتظام کیا جاتا ہے کہ جہاز کے ٹکرانے سے اُس کے اندر کا مادہ بھک سے اڑ جاتا ہے-

میدان سرنگ اُس حصہ سمندر کو کہتے ہیں جس میں غنیم کے جہازوں کے راستہ کو روکنے کی غرض سے بہت سی سرنگیں لگائی گئی ہوں) گورنمنٹ اون خالی جہازوں کو جن کے سرنگوں کے قریب سے گذرنے کا احتمال ہے- ہنوز من آگاہی اطلاع نامہ جاری کر رہی ہے-

جرمن کا دوسرا کروزر ''لیپزگ'' نے امریکہ کے جانب جنوب چلی کی سرحد سے کچھ فاصلہ پر تیل کے ایک جہاز ''ایلسینیا'' کو ڈبو دیا اور اوس کے ملاحوں کو ساحل کے نزدیک ایک جزیرہ میں اتار دیا-

جرمنی جنوبی و مغربی افریقہ

۴- اکتوبر کو پرٹیوریا سے رویٹر خبر دیتا ہے کہ ۲۶ ستمبر کو وارمبڈ کے درمیان وجوار میں انگریزوں اور جرمن کے درمیان ایک سرحدی لڑائی ہوئی ہے جس میں انگریزوں کے ۱۶ مقتول ۴۳ مجروح ۸ لاپتہ اور ۱۹۲ گرفتار ہوئے ہیں- بہت سے قیدی خوراک اور پانی کی کمی سے زبانی اقرار پر چھوڑ دیئے گئے ہیں- انگریزی امدادی فوج میں جنوبی افریقہ کی امدادی فوج کے لوگ غالباً شامل تھے- وارمبڈ شہر جرمنی جنوبی اور مغربی افریقہ کے جنوبی سرحد پر واقع ہے-

(۳۶)

نینی تال سہ شنبہ ۶- اکتوبر ۱۹۱۴ء

فرانس میں جنگی کارروائیاں

۴- اکتوبر کو فرانس میں سرکاری اعلان کیا گیا ہے کہ فرانس کا پریسیڈنٹ (میر مجلس) بطری وزیر اعظم وزیر جنگ افواج کو میدان میں لشکر اون کو مبارکباد دینے کے لیے روانہ ہوگئے ہیں- موصوف کچھ عرصہ سے جانے کا ارادہ کر رہے ہیں لیکن فوجی افسران اس وقت تک یہ خیال کر رہے تھے کہ ہنوز اچھا موقعہ نہیں ملا تھا-

۵- اکتوبر کی رات کو ۱۱ بجے پیرس میں ایک سرکاری تار شائع ہوا ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ بائیں بازو پر جنگ پوری ترقی پر ہے لیکن ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہے-

دریائے اوری اور دریائے سوم کے اوپر کی وادی اور دریائے واز اور سوم کے درمیان جنگ میں بہت تیزی نہ تھی-

متحدہ فوج نے سوالسن کے گرد و نواح میں جہاں غنیم کی خندقوں پر قبضہ کر لیا ہے ترقی کی ہے-

سامنے کے بقیہ حصہ میں بدستور خاموشی ہے-

فرانسیسیوں نے دیوز میں دریائے میوز اور ماربلائٹ کے درمیان اور دریائے رپٹ ڈی ماڈ پر کچھ ترقی کی ہے

بلجیم میں جنگی کارروائیاں

ایک جرمن ایروپلین نے اطلاعات دستخطی کمانڈر افواج جو انٹورپ کا محاصرہ کر رہی تھی گرایا جس میں قلعہ کی محافظ فوج سے کہا گیا ہے کہ

وہ مطیع ہو جائے۔ اس لیئے وہ روسی شاہزادگان اور انگریزی سرمایہ داروں کے لیئے لڑ رہی ہے اور یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ جرمن میں ایک بھی روسی نہیں ہے اور بلاسکاؤ جرمن کی پیشقدمی پیرس پر جاری ہے۔

۵۔ اکتوبر کا ایک تار ایک سرکاری بیان کی خبر دیتا ہے جس سے واضح ہوا کہ ۴۔ اکتوبر کو تمام دن توپ خانہ کی لڑائی جاری رہی اور اینٹورپ کی عام حالت میں کوئی تبدیلی نہیں واقع ہوئی۔

روسی اور جرمنی سرحد

۵۔ اکتوبر کا روسی پایہ تخت سے ایک سرکاری تار بیان کرتا ہے کہ ۳۔ اکتوبر کو اگسٹو کی لڑائی میں جرمن کو شکست فاش ہوئی وہ مشرقی پروشیا کی سرحد پر پسپا ہو رہے ہیں اور روسی تعقب میں ہیں۔

بحری

ایک ڈچ اسٹیمر (جہاز) بحر شمالی میں ایک سرنگ سے ڈبو دیا گیا۔ ملاح بچا لیئے گئے۔

ناروے کا ایک اسٹیمر (جہاز) ایک سرنگ سے ٹکرایا اور ڈبو دیا گیا۔ اور ملاحوں میں سے دو ڈوب گئے بقیہ جو زندہ رہ گئے تھے میں خشکی پر اتار دیئے گئے ایک انگریزی اسٹیمر موسومہ "دواڈن" جو کہ ہل سے اینٹورپ کو جا رہا تھا ایک سرنگ سے ٹکرایا اور ملاحوں میں سے ۹ نفر ڈوب گئے۔

۳۷

نینی تال چہارشنبہ ۷ اکتوبر ۱۹۱۴ء

فرانس میں جنگی کارروائیاں

۵۔ اکتوبر کی سہ پہر کا پیرس سے ایک سرکاری مراسلہ بیان کرتا ہے کہ بائیں بازو پر دریائے واز کے جانب شمال بڑی ہولناک جنگ جاری ہے۔ نتیجہ کا فیصلہ نہیں ہوا۔ متحدہ فوج چند مقامات پر پسپا ہونے کے لیئے مجبور ہو رہی ہے۔ دوسرے مقامات پر کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔

۵۔ اکتوبر کی شام کو ۱۱ بجے پیرس سے ایک سرکاری اعلان شائع ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عام حالت میں کوئی تبدیلی نہیں واقع ہوئی ہے۔ بائیں بازو پر جنگ جاری ہے فرانسیسی فوج نے علاقہ ارگون اور دریائے میوز کی اونچی زمین پر رات دو دن حملوں کو پسپا کیا۔

محاصرہ اینٹورپ

۵۔ اکتوبر کی سہ پہر کا اینٹورپ سے ایک سرکاری مراسلہ بیان کرتا ہے کہ حالت میں کوئی تبدیلی نہیں واقع ہوئی۔

روس

روسی سفارت روم میں اعلان کرتا ہے کہ جرمن نے مشرقی پروشیا میں .... آدمی ضائع کئے۔

خبر موصول ہوئی ہے کہ دو روسی فوج کئی جانب سے الینسٹن کی طرف پیشقدمی کر رہی ہیں۔

۴۔ اکتوبر کو روسی پایہ تخت سے اعلان سرکاری شائع کیا گیا ہے کہ پسپا ہوئے جرمن مشرقی پروشیا کے مشرقی سرحد پر دریا بن سے لک تک قلعہ بند مقامات پر قبضہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جاپان

ٹوکیو سے ایک سرکاری مراسلہ موصول ہوا ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ سنگ ٹاؤ کے

۰ ۵ ۳ جرمن نے رات کو حملہ کیا لیکن اون کو شکست ہوئی اور دن کے ۴۰ آدمی ہلاک ہوئے۔ جاپانیوں میں ۵ مقتول اور ۲ مجروح ہوئے۔

۹۔ ستمبر کو ایک سخت لڑائی میں لیفٹیننٹ اوڈفیلڈ اور جمعدار شیر باز مقتول ہوئے۔ اس لڑائی میں ہمارے نقصانات کی وجہ جن کا بیشتر ذکر کیا ہے یہ بیان کیجاتی ہے کہ پنجابیوں نے میکسیم توپوں کی گولہ باری کے مقابلہ میں ایک بہادرانہ [illegible] کیا۔

۳۸

نینی تال پنجشنبہ ۸۔ اکتوبر ۱۹۱۴ء

فرانس میں جنگی کارروائیاں

۶۔ اکتوبر کی سہ پہر کا پیرس سے ایک سرکاری مراسلہ بیان کرتا ہے کہ متحدہ فوج کے بائیں بازو کے سامنے کا حصہ اور دریائے [illegible] پھیل رہا ہے۔ خبر موصول ہوئی ہے کہ لیلی کے قرب و جوار میں جرمن رسالہ کی ایک کثیر تعداد جمع ہے یہ رسالہ غنیم کی ایک بڑی فوج کے آگے ہے جو تورکنگ اور ارمنٹیرس کے علاقہ سے ہوکر آ رہی ہے۔ یہ دونوں قصبہ آراس کے جانب شمال فرانس اور بلجیم کی سرحد پر ہیں متحدہ فوج نے آراس کے قرب و جوار اور دریائے سوم کے جانب شمال اپنے مقام پر قائم رہنے کے علاوہ بہت کام کیا۔ دریائے سوم اور واز کے درمیان سخت جنگ ہوئی جس میں کبھی پیشقدمی کی گئی اور کبھی پسپا ہونا پڑا۔ جرمن نے متحدہ فوج کے لائن پر لاسگنی کے قریب ایک سخت حملہ کیا لیکن پسپا کر دیئے گئے۔ فرانس اور انگریزی فوج نے سوالسن کے جانب شمال کچھ پیشقدمی کی ہے۔ فرانسیسیوں نے بھی لائن کے کچھ اور مشرق جانب بمقام بیری اوبک کچھ قدرترقی کی ہے۔ یہ مقام دریائے این پر ریمس کے جانب شمال ۱۲ میل کے فاصلہ پر ہے۔ بقیہ مقامات پر کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

۶۔ اکتوبر کی آدھی رات کو پیرس سے جو سرکاری مراسلہ شائع ہوا ہے اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ حالت میں کوئی تبدیلی نہیں واقع ہوئی۔ بائیں بازو پر دریائے واز کے جانب شمال بہت ہی سخت جنگ ہو رہی ہے لائن کے وسطی حصہ میں بمقابلہ بیشتر خاموشی ہے اور داہنے بازو پر میوز کی اونچی زمین کے شمالی حصہ میں کچھ پیشقدمی کی گئی ہے۔

حال میں پریسیڈنٹ (امیر مجلس) جمہوری سلطنت فرانس انگریزی ہیڈکوارٹر میدان جنگ میں تشریف لے گئے اور ہز میجسٹی حضور شاہنشاہ کو بذریعہ تار مبارکباد دی ہے کہ شاندار انگریزی فوج فرانسیسی فوج کے ساتھ مثل بھائی کے لڑ رہی ہے۔ ہز میجسٹی حضور شہنشاہ نے جواب دیا ہے کہ انگریزوں کو دلیر فرانسیسی فوج کے ہمراہ لڑنے کا فخر ہے۔

بلجیم میں جنگی کارروائیاں

۶۔ اکتوبر کی آدھی رات کو بلجیم میں اعلان کیا گیا کہ بلجین فوج نے جو کہ اینٹورپ کی محافظت کر رہی تھی جرمن کے حملوں کو پیچھے ہٹا دیا۔

۷۔ اکتوبر کی علی الصباح ریوٹر خبر دیتا ہے کہ اینٹورپ کے فوجی گورنر نے برگو ماسٹر کو اطلاع دی ہے کہ شہر پر گولہ باری کا خطرہ ہے اور جو لوگ بھاگنا چاہتے ہیں چلے جاویں۔ گورنر کا بیان ہے کہ شہر کی مدافعت پر گولہ باری سے کوئی اثر نہ ہوگا جو آخر دم تک رکھی جائے گی۔

روس

۶۔ اکتوبر کو روسی پایہ تخت سے ایک سرکاری اطلاع شائع ہوئی ہے جس سے معلوم ہوا ہے کہ جرمن فوج میں جو مشرقی پروشیا کی طرف پسپا ہوگئے تھی کونسبرگ سے اضافہ کیا گیا ہے اور روس اپنے سرحد پر بہت سی محاصرہ کی توپوں کی حفاظت میں قلعہ بند مقامات پر قابض ہیں۔

۶۔ اکتوبر کو جاپان میں یہ اعلان کے ایک سرکاری اعلان کو شائع کرتا ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ کراکو کی لڑائی شروع ہوگئی ہے اور دریائے وسچولا کے پاس ایک ہولناک جنگ ہو رہی ہے۔ آسٹرین کا دعویٰ ہے کہ دشمنوں نے روسیوں کو بمقام آپالو و کلوں ڈول پسپا کر دیا۔ اپالو پولینڈ میں آسٹرین سرحد سے چند میل کے فاصلہ پر ہے۔

فرانسیسی بحری افسر اعلان کرتے ہیں کہ بحر ایڈریاٹک میں آسٹرین حدود کے اندر نہیں بلکہ اٹلی میں جو بحر ایڈریاٹک کے مشرقی ساحل کے جزائر کے درمیان ہیں سرنگ لگا دی گئی ہے۔

۳۹

نینی تال جمعہ ۹۔ اکتوبر ۱۹۱۴ء

فرانس میں جنگی کارروائیاں

۷۔ اکتوبر کی دوپہر کو پیرس سے ایک سرکاری خبر شائع ہوئی ہے جو بیان کرتی ہے کہ دریائے سوم اور میوز کے درمیان کوئی تبدیلی نہیں واقع ہوئی دیوز کے علاقہ میں جرمن فرانسیسیوں کی پیشقدمی روکنے کی تدبیر ناکامیاب رہے۔ بائیں بازو پر بڑی ہی ہولناک جنگ ہو رہی ہے [illegible] کے نزدیک سے لاسی کے درمیان تک متحدہ فوج جرمن کا مقابلہ کر رہی ہے لینس آراس کے بالکل جانب شمال ۱۰ میل پر اور لاسی لینس کے جانب شمال و مغرب ۱۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ لائن دونوں طرف ایک دوسرے کے سامنے آرمنٹیرس کے قریب تک مقابلہ کرتے ہوئے زیادہ شمال سے جنوب سے بڑھائی جا رہی ہے۔ آرمنٹیرس بلجین سرحد پر آراس کے جانب شمال ۳۰ میل کے فاصلہ پر ایک قصبہ ہے۔

ریوٹر خبر دیتا ہے کہ جرمن کے ایک سرکاری مراسلہ سے جو کہ ۷۔ اکتوبر کی شام کو ایمسٹرڈم میں شائع ہوا ہے واضح ہوتا ہے کہ جرمن کے داہنے بازو کے خلاف فرانسیسی بازو کی متواتر پیشقدمی نے جنگ کے ساتھ کے حملوں کو اب تک پسپا کر دیا ہے۔ لیلی اور لینس کے جانب مغرب جرمن کا آگے کا حصہ فرانسیسی رسالہ کے بالکل نزدیک ہے کہا جاتا ہے کہ آراس۔ البرٹ اور روئے کے مقامات پر جرمن کے مقابلانہ حملوں کا نتیجہ ہنوز نامعلوم ہے اور سامنے کے حصہ میں کسی مقام پر تبدیلی واقع ہونے کی کوئی خبر نہیں ہے۔

۷۔ اکتوبر کی شام کو لندن کا سرکاری محکمہ خبر رسانی بیان کرتا ہے کہ بمقام لینس اور دریائے واز کے جانب شمال جنگ فاش ہو رہی ہے اور دیگر مقامات پر کبھی پیشقدمی کی جاتی ہے اور کبھی پسپا ہونا پڑتا ہے۔

بلجیم میں جنگی کارروائیاں

۷۔ اکتوبر کی شام کو لندن کے محکمہ خبر رسانی نے اعلان کیا کہ باوجود قلعہ کی حفاظتی فوج کے سخت مقابلہ کے جرمن آگے بڑھنے میں کامیاب ہوئے۔

ایمسٹرڈم سے ۷۔ اکتوبر کی شام کو ریوٹر رپورٹ کرتا ہے کہ جرمن کمانڈر (سپہ سالار) نے شہر اینٹورپ میں یک اطلاع نامہ روانہ کیا ہے کہ اسی رات کو ساڑھے نو بجے گولہ باری شروع کی جاوے گی۔ بہت سے پناہ گزیں شہر چھوڑ کر ڈچ سرحد میں چلے گئے۔ ۷۔ اکتوبر کے دوپہر کو گورنمنٹ بلجیم اوسٹنڈ میں منتقل کر دیئے گئے۔

۷۔ اکتوبر کی رات کو ریوٹر رپورٹ کرتا ہے کہ ایمسٹرڈم کا ایک اخبار ہیندلزبلاڈ بیان کرتا ہے کہ جنوبی و مشرقی قلعہ بند مقامات پر توپیں جمع کر کے جرمن نے زبردستی دریائے نیتھ کو عبور کر لیا ہے۔ قبل اس کے دشمنوں نے دریائے شیلڈ پر گذرنے کی کوشش میں بہت سی جانیں ضائع کی تھیں۔

۷۔ اکتوبر کو ریوٹر رپورٹ کرتا ہے کہ جرمن دعوے کرتے ہیں کہ قلعہ بریم اور بہت سی توپیں گرفتار کر لیا ہے۔ بریم قلعوں کے بیرونی حلقہ میں اینٹورپ سے ۸ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

آسٹریا میں جنگی کارروائیاں

۸۔ اکتوبر کو روسی پایہ تخت سے ایک سرکاری خبر بیان کرتی ہے کہ روسیوں کا جاری توپخانہ پریمسل پر متواتر گولہ باری کر رہا ہے اور قلعہ و شہر کو رفتہ رفتہ بالکل تباہ کر رہا ہے جہاں بہت مکانات جل رہے ہیں۔ قلعہ کی فوج کو سبکدوش کرنے کی کوشش میں آسٹرین بہت نقصان کے ساتھ ناکامیاب رہے۔

بحری

۷۔ اکتوبر کو ایمسٹرڈم سے ریوٹر خبر دیتا ہے کہ ایک جرمن تارپیڈو کشتی دریائے امس کے دہانے کے قرب و جوار میں گشت لگا رہی تھی کہ یکایک سے اڑنے کی آواز ہوئی اور وہ ڈوب گئی ایک جرمن کروزر اوس کی امداد کے لیے آیا اور ملاحوں کو بچا لیا۔

انگریزی بحری افسران نے اعلان کیا ہے کہ شاہی سبمیرین "ای ۹" دریائے امس کے دہانہ پر ایک تارپیڈو کشتی کو ڈبو کر ایک انگریزی بندرگاہ پر واپس آگئی ہے۔ یہ سبمیرین وہ جہاز تھا جو جرمن کروزر "ہیلا" کے ڈبونے میں کامیاب ہوا تھا اور جو کمانڈر ہارٹن کے زیر کمان ہے۔

جاپان سے ۷۔ اکتوبر کی شام کو خبر موصول ہوئی ہے کہ جرمن کا ایک کروزر "کارمران" اور دو گنبوٹ خلیج کیاؤ میں غرق کر دیئے گئے ہیں "کارمران" پرانا کروزر تھا جس کا وزن محض ۱۶۰۰ ٹن تھا۔

پیکن کے جرمنی خبر رسانی کی ایجنسی نے اعلان کیا ہے

کر چکا۔ انہوں نے جزائر کروئین میں جزیرہ یاپ پر قبضہ کر لیا ہے۔ جزائر کروئین جزائر مارشل کو مغرب جانب بحر پیسفک میں واقع ہیں۔

اس اظہار کی غرض سے کہ مالی حالت قابل اطمینان ہے۔ پوٹر کی رپورٹ کہ خزانہ کے تمسکات بالیتی ایک کروڑ پچاس لاکھ بشرح سود ۲ ۵/۲ فی صدی کے لئے دو چند خریدار ہو گئے دلچسپ ہے

(۴۰)

نینی تال شنبہ یکم اکتوبر ۱۹۱۴ عیسوی

فرانس میں جنگی کارروائیاں

پیرس سے ۸ اکتوبر کی آدھی رات کو ایک مراسلہ شائع کیا گیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حالت بہتر ہے اور متحدہ افواج ان مقامات پر جن پر کہ انہوں نے پہلے قبضہ کر لیا تھا بدستور قابض ہیں باوجود سخت لڑائی کے جو خصوصاً روا کے قریب میں بائیں جانب ہوئی۔

۰ تاریخ ۸ کی شام کو لندن سے ایک سرکاری خبر شائع ہوئی ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ ساحل سمندر و لیلی کے درمیان رسالہ مصروف کارزار ہے جرمن فوج ابھی تک روا نے کے قرب و جوار میں مستحکم ہے لیکن متحدہ افواج نے متعدد مقام پر قبضہ کر لیا ہے جن کو مجبوراً اتحادی افواج میں چھوڑنا پڑا تھا۔ دریائے این کے شمال میں جرمن فوج کی تعداد کم معلوم ہوتی ہے۔ دریائے میوز و رہیں کے درمیان داہنی جانب اور وسط میں کوئی تبدیلی نہیں واقع ہوئی ہے۔ میوز کی بلندیوں پر وردون اور سینٹ میہل کے درمیان غنیم پسپا ہوا ہے۔

جرمن ہنوز سینٹ میہل اور اس کے شمال میں دریائے میوز کے مشرقی کنارے کے متعدد مقامات پر قابض ہیں۔ اپر بیانٹ کی جانب مغرب اور علاقہ ووریں میں جرمن کے شدید حملے ناکامیاب رہے اور لورین اور ووسگز میں کوئی تبدیلی قابل ذکر نہیں ہے۔

اسی تار سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جرمن نے متحدہ فوج کے بائیں بازو کی طرف کسی مقام پر پیشقدمی نہیں کی ہے مگر چند مقامات پر خصوصاً آراس کے شمال میں جہاں کہ جنگ کا رخ متحدہ افواج کے لئے مفید ہوتا جاتا ہے۔ پسپا ہو گئے ہیں۔

۸ اکتوبر کو پیرس کی ایک سرکاری خبر سے معلوم ہوا کہ مغرب جانب جرمن فوج میں ۴۲ مصروف جنگ اور ۱۸ ریزرو فوجی دستے شامل ہیں۔ علاوہ لینڈویر اور لینڈسٹرم ڈیویژن کے کم سے کم تخمیناً اس کی تعداد ۱۶۴۰۰۰۰ آدمی کی ہوگی۔

بلجیم میں جنگی کارروائیاں

۱۹ اکتوبر کو ریوٹر رپورٹ کرتا ہے کہ اینٹورپ سے پناہ گزیں بیان کرتے ہیں کہ بورگیرہوٹ کے قریب کے مقامات جل رہے تھے اور وسط چرہ میں عدالتوں کے قریب پھٹنے والے گولے گر رہے تھے بہت سے زخمی اوسٹنڈ میں پہنچ گئے ہیں۔

۱۹ اکتوبر کی شام کو ریوٹر رپورٹ کرتا ہے کہ ہالینڈ میں حال کے آئے پناہ گزیں بیان کرتے ہیں کہ جرمن نے اینٹورپ پر بھاری توپوں سے گولہ باری شروع کر دی ہے۔ پھٹنے والا پہلا گولہ اینٹورپ کے جنوبی حصہ میں پھٹا۔ اس حصہ کے باشندے تھانہ اور خیزان وہاں سے بھاگے اسی وقت ایک زپلین ہوائی جہاز نے جو قلعہ بند مقامات کے اوپر اڑ رہا تھا چند پھٹنے والے گولے گرائے۔ بیورگوسٹی کے پل کے تالاب میں آگ لگ گئی۔ لیکن وہ فوراً ہی خالی کر دئے گئے جس سے عام تشردگی بچالی گئی۔ جرمن نے اس کے بعد شہر کے شمال و شرقی حصہ پر گولہ باری کی سکیث کے قرب و جوار کو نقصان پہنچا۔

حسب بیان متعدد نامہ نگاران اخبارات یوٹر اعلان کرتا ہے کہ ۸ اکتوبر کو جرمن نے دریائے شلٹ کو عبور کیا اور ان کی فوج کے چھوٹے دستے ٹرمانڈی اور دو ٹرس میں ہیں۔

خبر ہے کہ اینٹورپ کی عدالتوں کے کچھ حصے جرمن کی گولہ باری سے تباہ ہو گئے ہیں جرمن فوج شرح سرحد پر ٹرنوٹ میں داخل ہو گئی ہے۔

۹ تاریخ کو اوسٹنڈ کی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ گولیاں ماری جا رہی ہیں۔ جرمن اینٹورپ پر ایسی گولہ باری کر رہے ہیں جن سے عمارات میں آگ لگ جاتی ہے جنوب اینٹورپ سے عدالتوں تک تمام شہر شعلہ در ہے۔

یہ افواہ ہے کہ دریائے شیلڈ کے بائیں کنارے پر جرمن پسپا ہوئے۔

۹ تاریخ کو ریوٹر حسب بیان ایڈیٹر اخبار نیوز وان ڈن ڈیگ اعلان کیا ہے کہ شاہ بلجیم اینٹورپ کو چھوڑ کر سلطنت میں داخل ہو گئے۔ جو ڈیچ کہ سرحد پر اینٹورپ کے جانب مغرب ایک بلجیم کا موضع ہے۔

روس و جرمن کی سرحد پر جنگی کارروائیاں

روسی دار السلطنت کا سرکاری بیان مورخہ ۹ اکتوبر مظہر ہے کہ تاریخ ۸ کو مشرقی پرشیا کے میدان جنگ میں بدستور جان توڑ لڑائی جاری ہے اور جرمن کو کمک پہنچ گئی ہے لیکن در بالن اور لیلیو کے درمیان ان حملوں کی شدید خونریزی کے ساتھ مدافعت کی گئی۔ قلعہ کی فوج کو ان کے شجاعانہ مقابلہ پر مبارکباد دینے کے لئے زار روس قلعہ اوسوز میں چلے گئے ہیں۔

۹ کو ریوٹر رپورٹ کرتا ہے کہ روسی دار السلطنت کی خبر سے ظاہر ہوتا ہے کہ مشرقی پرشیا کے میدان جنگ کی ۸ تاریخ کی کارروائیوں کے دوران میں روسیوں نے سنب کو حاصل کیا اور باکلو سنر ہوا کے قریب ایک موضع پر متعدد توپوں کے قبضہ کر لیا ہے۔ رات کے وقت روسیوں نے ایک جرمن فوج کو ایک جنگل میں گھیر کر کچھ حصہ فوج کو معدوم اور بقیہ کو منتشر کر دیا ہے۔

آسٹریا میں جنگی کارروائی

روسیوں نے شہر بلار پر قبضہ کر لیا ہے اور پریمزی شال کے ایک خاص مورچہ کو توپوں سے اڑا دیا ہے

قابل قدر یادداشتیں

صابن بنانا سوڈا کاسٹک ڈیڑھ پاؤ میدہ تین پاؤ تیل ڈیڑھ سیر کاسٹک کو پانی میں حل کریں پھر اس میں میدہ ملا دیں اور بعدہ تیل میں ملا کر خوب گھوٹیں اور نرم آگ پر پکا دیں صابن تیار ہے۔

ٹھنڈا صابن سوڈا کاسٹک ایک سیر پانی چار سیر دونوں کو ملا کر نرم آگ پر گرم کریں اور اس کے اوپر سے جتنی میل ترسے اتار کر پھینک دیں۔ جب وہ بالکل صاف ہو جائے تو پانچ سیر تیل یا چربی ملا کر خوب گھوٹیں جب خوب سخت ہو کر خشک ہو جائے تو کاٹ کر کام میں لائیں۔

پالش کی ہوئی چیزوں سے داغ دور کرنے کا طریقہ۔ پالش کی ہوئی میز الماری کرسی اور اسی قسم کی اور چیز پر اگر کسی طرح کا داغ پڑ جائے تو لکی برش کو سویٹ اسپرٹ آف نائٹر میں تر کر کے داغ پر لگائیں اور پھر جلدی سے میٹھے تیل میں کپڑا گرم کر کے اس کو رگڑیں جب وہ صاف ہو جائے۔ تو تارپین اور سفید موم حل کر کے خوب اچھی طرح اس پر لگا دیں۔

تانبے کے برتن کے داغ دور کرنے کا طریقہ اگر تانبے کا برتن یا دیگچی آگ پر رکھنے سے سیاہ ہو جائے تو لیموں کو بیچ میں سے کاٹ کر اس پر پسا ہوا نمک لگا کر داغ پر خوب رگڑ دو اور جب داغ دور ہو جائے تو گرم پانی سے دھو کر برتن کو خشک کریں ورنہ بجائے داغ کے برتن پر زنگ ہو جائے گا۔

کانچ اور چینی کے برتن صاف کرنے کا طریقہ جب چینی یا کانچ کا برتن دھوؤ تو یاد رہے کہ ہمیشہ سرد پانی سے دھوؤ اگر کبھی اتفاق سے گرم پانی سے دھونے کی ضرورت پیش ہی جائے تو بھی بعد میں سرد پانی سے دھو ڈالیں۔ ورنہ بہت جلد برتن ٹوٹ جائیں گے۔

بے ضرر بدنی لوشن عرق لیموں اور گلیسرین ملا کر خوب حل کرو جب خوب ایک جان ہو جائے تو بدن پر مل لو اس کے ملنے سے جلد نرم اور سفید نکل آتی ہے۔ معمولی داغ دھبے بھی اکثر مٹنے سے دور ہو جاتے ہیں۔ جب یہ ملا ہوا خشک ہو جائے تو کاربالک صابن سے مل کر نہا لیا کرو۔ یہ لوشن نہایت ہی مفید ہے۔

عنایت اللہ آرٹسٹ لاہور۔

سادھو فقرا اور جنگ یورپ

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب مدینہ زاد عنایتہ

یورپ کی موجودہ ہولناک جنگ کے نازک موقع پر گورنمنٹ کی امداد کرنا ہر ہندوستانی کا فرض ہے جو امیر و صاحب ثروت ہیں وہ روپیہ سے اعانت کرتے ہیں ان کے علاوہ کروڑوں غریب لوگ بھی ہیں جو جنگ ہذا میں مختلف پیرایوں میں مفید خدمات بجا لا سکتے ہیں بشرطیکہ ان کی خدمات سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی جائے۔ میں امپیریل ریلیف فنڈ کے اراکین و گورنمنٹ کے دیگر خیرخواہ اور محبان ملک کی توجہ جنگ کے اس موقع پر ہندوستان کے سادھو سنتوں اور فقرا کی طرف منعطف کرتا ہوں۔ گو سادھو فقرا جنگ نہ کر سکیں۔ تاہم مرہم پٹی اور کمپونڈر کے کام کی بخوبی تربیت حاصل کر سکتے ہیں۔ حصول تربیت کے بعد وہ جنگ میں زخمیوں کی۔ جن کی تعداد بوجہ استداد جنگ افسوس ہے کہ کم نہ ہوگی غور و پرداخت کر سکتے ہیں سادھو فقرا کے متعلق اپنے طویل اور عملی تجربہ کی بنا پر میں کہہ سکتا ہوں کہ انہیں سینٹ جان ایمبولینس کی شمولیت میں چنداں پس و پیش نہ ہوگا اور وہ خوشی سے اس میں شامل ہوں گے۔ بشرطیکہ ہمارا رہیں سنجیدگی سے کوشش کی جائے اور ان کی خدمات سے مستفید و متمتع ہونے کا عزم کر لیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ گورنمنٹ عالیہ کے تمام وہ شعار اور ملک کے بہی خواہ اس تحریک پر کامل توجہ غور و خوض فرمائیں گے۔

راقم آپ کا مخلص تھمرام گنگارام زمیندار

ڈیرہ اسمٰعیل خان۔

کیا روتی شکل ہے!

معلوم ہوتا ہے ابھی

ملفوظات حاجی بغلول

دفتر ہمدرد سے نہیں منگایا ہی ورنہ ہنسی ضبط ہوتی اگر ہنسنا اور دوستوں کو ہنسانا مقصود ہے تو ابھی وقت کارڈ لکھ کر ڈال دو۔

چار آنہ میں ہنسی ہی ہنسی ملے گی۔

مینجر ہمدرد دہلی

کتاب مفت نذر ہے
کام شاستر
سرمایہ عمر چودھری دیبی پرشاد بلگرامی
ناظرین فاروقی کمپنی کو نیا سال اور عید مبارک ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دولت عثمانیہ میں کیپی چولیشن کی تنسیخ

دول اجانب کے غیر معمولی اختیارات کا خاتمہ

"کیپی چولیشن" ایک قانون یا معاہدہ ہے جو کہ تیسر غیر ملکی رعایا کی حفاظت و آزادی کے لیے بنائی بافزار دینی ہیں اس قانون کے ذریعہ سے غیر ملکی رعایا کے حقوق کے حفاظت اور آزادی کامل طور پر قائم رہتی ہے۔ عرصہ دراز سے یہ قانون سلطنتوں میں رائج ہے چنانچہ فتح قسطنطنیہ کے بعد سے ٹرکی میں بھی اس کا نفاذ ہوا اور اس وقت تک اس کا عملدرآمد رہا۔ اس قانون کی رو سے ٹرکی میں غیر ملکی رعایا سکونت کے لحاظ سے بالکل آزاد تھی اون کے گھروں میں کوئی شخص داخل نہ ہو سکتا تھا خشکی اور تری میں سیر و سیاحت کا انھیں پورے طور پر اختیار حاصل تھا تجارت اور کاروبار مذہب و عقائد میں ہر طرح سے وہ آزاد تھے۔ مقامی عدالتیں اون پر کوئی اختیار نہ رکھتی تھیں۔ بلکہ اون کے مقدمات انھیں کی سفارتوں میں پیش ہوتے تھے اور فیصل کیے جاتے تھے۔

اس آزادی کے علاوہ غیر ملکی رعایا کی حکومتوں کو بھی اس قانون کی رو سے یہ اختیار حاصل تھا کہ وہ اپنی رعایا کو جس وقت چاہیں ٹرکی میں گرفتار کر سکیں یعنی ٹرکی کسی سیاسی غیر ملکی مجرم کی حفاظت کا اختیار نہ رکھتی تھی۔

اس معاہدہ یا قانون سے اگرچہ ایک حد تک غیر ملکی رعایا کو اجنبی حکومتوں میں آزادی سے رہنے اور کاروبار تجارت میں آزادی سے ترقی کرنے کا موقع حاصل ہے لیکن افسوس ہے کہ ٹرکی میں اس قانون نے گذشتہ سالوں میں عجیب و غریب پیچیدگیاں پیدا کیں اور غیر ملکی رعایا جو آزادی سے زندگی بسر کرنے اور کاروبار تجارت کو انجام دینے کے لیے ٹرکی میں آتی تھی اوس نے دول اجانب کی سازش سے نہ صرف ٹرکی سیاست میں خرابیاں پیدا کرنے اور ٹرکی کو نقصان پہنچانے کا کام دیا بلکہ آئے دن فتنہ و فساد اور خانہ جنگیوں کے اسباب بھی بہم پہنچائے جس سے ٹرکی دن بدن ضعیف ہوتی چلی گئی اور آج اوس کی یہ حالت ہے کہ ٹرکی کا نام یورپ میں ایک نقطہ سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔

"کیپی چولیشن" (حقوق صیانت) ایک اچھی چیز تھی اور غیر ملکی رعایا اوس کی بدولت اجنبی حکومتوں میں آرام و چین سے زندگی بسر کرتی تھی۔ لیکن افسوس ہے کہ ٹرکی میں غیر ملکی رعایا نے اوس سے برے طور پر نفع اٹھایا اور اس عدل و انصاف کی کچھ بھی قدر نہ کی جو ٹرکی نے اپنے ملک میں غیر ملکی رعایا کے لیے نصب العین کے طور پر قرار دیا تھا۔

اس قانون یا معاہدہ سے دول اجانب نے ٹرکی میں جو خرابیاں پیدا کیں اور جن سے ٹرکی کو ہمیشہ نقصان پہنچتا رہا ہم ذیل میں اختصار کے ساتھ بیان کرتے ہیں تاکہ ٹرکی میں اس قانون کی مضرت پر کافی روشنی پڑ سکے۔

ٹرکی میں پچھلے دنوں سازشوں کا بہت زور شور رہا اور ان سازشوں کے سبب سے بہت سے قابل قدر لوگوں کی جانیں ضائع ہوئی ہیں تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ ان سازشوں میں غیر ملکی رعایا کا ہاتھ کام کرتا تھا اور وہ اس کو نہایت خوبی سے انجام دیتی تھی۔

گذشتہ سالوں میں ٹرکی صوبجات کی طرف سے جس قدر آزادی اور خودمختاری کے مطالبات ہوئے اون میں اجنبی رعایا کی شرکت تھی اور نہ صرف شرکت بلکہ اس قسم کے خیالات کی تحریک اکثر اون کی طرف سے ہوتی رہتی تھی۔

انجمن اتحاد و ترقی جو اس وقت برسر حکومت ہے اوس کے قابل قدر افراد کا قتل انھیں کی سازشوں سے انجام پذیر ہوا جنگ طرابلس و بلقان کے موقعہ پر جس قدر ظلم و ستم مسلمانوں پر ہوئے اور ٹرکی کے راز سربستہ یورپ کے کانوں تک پہنچے وہ انھیں کی بدولت۔

ٹرکی کی عیسائی رعایا آئے دن جو مطالبات حکومت سے کرتی رہتی ہے اور حکومت کو ان مطالبات سے جب اوقات پیچیدگی کا سامنا ہوتا ہے اون کا اکثر حصہ اجنبی رعایا کی سازش کا نتیجہ ہوتا تھا۔

غرض "کیپی چولیشن" کی بدولت ٹرکی ایک ایسی مصیبت میں تھی جس سے نجات حاصل کرنا اوس کے لیے سب سے اہم و ضروری فرض تھا۔ خدا کا شکر ہے کہ ٹرکی اب اپنی قوت پر قائم ہوتی جاتی ہے اور اپنے کو دول اجانب کی دست درازیوں سے محفوظ رکھنے کی کوشش میں ہے خداوند تعالی اوس کی مددگار ہو۔ گذشتہ ہفتہ کی ولایتی ڈاک میں لندن سے جو پرچے آئے ہیں اون میں رائٹر ایجنسی کا یہ مسرت افزا تار ملتا ہے کہ۔

دول عثمانیہ نے دول کے قائم مقاموں کو آگاہ کیا ہے کہ اعلیٰ حضرت سلطان المعظم نے "کیپی چولیشن" کو موقوف کر دیا ہے اور آج کے بعد سے تمام اجنبی رعایا کی دیوانی اور فوجداری مقدمات میں عثمانی عدالتوں کے ذریعہ سے تحقیقات ہوگی۔

بظاہر "کیپی چولیشن" کی تنسیخ کوئی اہمیت اس اعتبار سے نہیں رکھتی کہ دولت عثمانیہ کو ہر طرح اختیار رکھتا کہ "کیپی چولیشن" کو منسوخ کر دے لیکن اس نوعیت سے کہ دول اجانب کو اس تنسیخ سے سخت نقصان پہنچے گا اور آیندہ اون کو ٹرکی میں شورش پیدا کرنے کا موقع نہ مل سکیگا نہایت اہمیت رکھتا ہے اور اس کی اہمیت کا اندازہ پورے طور پر اوس وقت ہو سکتا ہے کہ ٹرکی اس قانون کو ایسے وقت منسوخ کرتی جبکہ دول یورپ موجودہ جنگ میں مشغول نہ ہوتیں۔ ٹرکی کے لیے یہ موقع نہایت غنیمت ملگیا ورنہ اندیشہ تھا کہ اجنبی حکومتیں اس موقعہ پر ٹرکی کے ساتھ کیا کچھ نہ کرتیں اور خواہ مخواہ کے جھگڑوں میں اوس کو مبتلا کر کے نقصان پہونچاتیں۔

ٹرکی نے اس قانون کی تنسیخ سے ایک بڑی کمزوری کو دور کر دیا ہے۔ کیونکہ ایک حکمران قوم کے لیے اس سے زیادہ کوئی کمزوری نہیں ہو سکتی کہ وہ غیر ملکی رعایا کو اس قدر آزاد کر دے کہ اوس کے متعلق اپنے اختیارات سے کچھ بھی نہ کر سکے۔ آج کل اس قسم کا قانون نہ صرف حکمران قوم کی کمزوری کی دلیل ہے بلکہ واقعات عالم مظہر ہیں کہ موجودہ زمانہ کے لیے یہ قانون مفید نتائج کے بجائے خطرناک خرابیوں اور مضرتوں کا موجب ہے۔

ہمیں خدا سے دعا کرنی چاہیئے کہ وہ ٹرکی کو مصائب و بلیات سے محفوظ رکھے اور وہ اپنے پاؤں پر کھڑی ہونے کی جس کوشش میں ہے اوس میں اوس کو کامیاب بنائے۔

تاریخ اسلام

(۲۱)

ایام جاہلیت

عرب کی جہالت۔ گمراہی۔ بیہودہ رسومات، اور توہمات

دنیا میں مشہور رہیں۔ ہمارے رسول مقبول حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کی تشریف آوری سے قبل عرب کی حالت نہایت تیرہ و تار تھی۔ ذیل میں ہم چند نمونہ بیان کرتے ہیں جن سے عرب کی جہالت و گمراہی پر کافی روشنی پڑ سکے گی اور اس امر کے اندازہ کرنے کا موقع حاصل ہو سکے گا کہ آنحضرت روحی فداہ نے عرب میں خدا کی ذات سے تشریف لا کر کایا پلٹ دی اور باطل توہمات کے معتقدوں اور بیہودہ رسومات کے عادی لوگوں کو خداوند تعالیٰ جل شانہ اور عز اسمہ کی طرف بلایا اور صداقت کے نور سے اون کے قلوب کو روشن کیا اور عداوت اور کینہ کو دل سے نکال کر محبت و اخلاص کی پاکیزگی سے اون کو مالا مال کر دیا۔

(۱) اسلام سے پہلے عرب کے باشندوں میں جب کوئی سفر کا ارادہ کرتا تھا اور ارادہ سفر پر اوسے یہ خیال ہوتا تھا کہ میری عدم موجودگی میں میری بیوی پاکدامن و ایماندار رہتی ہے یا نہیں تو اس کو معلوم کرنے کے لیے وہ درخت میں تاگا باندھ جاتا اگر واپسی پر وہ تاگا اوسے بدستور بندھا ہوا ملتا تو اپنی بیوی پاکدامن سمجھتا تھا ورنہ خیال کرتا کہ اوس کی بیوی ضرور خراب ہو گئی۔

(۲) جب کسی عورت کے نکاح میں خلاف امید دیر ہو جاتی اور طلبگار نہ ہوتا تو وہ عورت اپنے سر کے ایک طرف کے بال بکھیرے اور دوسری طرف کی آنکھ میں سرمہ لگا کر رات کے وقت ایک پاؤں پر اچھلتی اور نکلتی اور یہ الفاظ کہتی یا لکاح البغی النکاح قبل الصباح

(۳) عرب میں جب کبھی قحط پڑتا تو عرب کے باشندے بدول کا گٹھا کاٹ کر گائے کی دم میں باندھ دیتے اور اس میں آگ لگا کر پہاڑ کے اوپر گائے کو لیجاتے اور سمجھتے کہ طرف منہ کی جانب سے اوسے بھگاتے تھے تاکہ بارش ہو۔

(۴) جب کوئی عرب کسی ایسے گھوڑے پر سوار ہوتا جس کے جسم پر بھوری ہوتی اور اتفاقاً اوس کے بچے کے دھڑ پر پسینہ نکل آتا تو وہ شخص یہ خیال کرتا کہ اوسکی بیوی دوسرے مرد کی جانب مائل ہو گئی ہے۔

(۵) عربوں کو جب کبھی کسی گاؤں یا شہر میں جانے سے وبا یا آسیب کا خوف ہوتا تو اوس کی دفع کا یہ علاج کرتے کہ شہر یا گاؤں میں داخل ہونے سے پہلے گدھے کی بولی بولتے اور خرگوش کی ہڈی شہر کے قریب کسی مقام پر لٹکا دیتے۔ اس علاج کا نام تعشیر تھا۔

(۶) باشندگان عرب کا یہ بھی خیال تھا کہ جب کسی عورت کے اولاد نہ ہو تو وہ کسی شریف آدمی کی لاش کو روندے تو اوس کی اولاد ہو کر جیے گی۔

(۷) دفع بلیات کے لیے وہ مردوں کی ہڈیاں اور حیض کے کپڑے گلے میں ڈالا کرتے تھے۔

(۸) جب کسی مرد اور عورت میں باہم محبت ہو جاتی تو وہ عورت کا برقع اور عورت مرد کی چادر اس خیال سے پھاڑ دیتے تھے کہ باہم محبت قائم رہے ایسا نہ کیا جاتا تو اون کا خیال تھا کہ محبت قائم نہ رہے گی۔

(۹) ہندوں کی طرح اون کا یہ عقیدہ بھی تھا کہ جانوروں کی بولی اور اوڑنے میں شگون ہوتا ہے مثلاً اگر کوئی جانور کسی شخص کی بائیں طرف سے دائیں طرف راستہ کاٹ گیا تو اوس کو نیک شگون سمجھتے تھے لیکن اگر اسکے خلاف ہوتا تو بدشگونی و بدفالی خیال کرتے تھے اس قسم کے تفاول کا نام طیرہ تھا اسلام نے اسکے متعلق فرمایا ہے کہ الطیرۃ شرک یعنی طیرہ شرک ہے

(۱۰) قحط اور گرانی کے زمانہ میں عرب اپنے اونٹوں کو زخمی کر کے اون کا خون پیا کرتے تھے

(۱۱) افلاس کے ڈر اور خسر بننے کے خوف سے لڑکیوں اور لڑکوں کو مار ڈالا کرتے تھے۔

(۱۲) یہ بھی اون کا خیال تھا کہ خاص چوپاؤں اور کھیتوں کو خاص خاص آدمی کھا سکتے ہیں اور بعض چوپاؤں پر سوار ہونا اور لادنا حرام ہے بعض پر ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لینا برا سمجھتے۔

(۱۳) اگر کسی جانور کے ذبح کرتے وقت اوس کے پیٹ سے بچہ نکلتا اگر وہ زندہ نکلتا تو مرد کھاتے عورتیں نہ کھاتیں اور اگر مردہ نکلتا تو دونوں کھاتے۔

(۱۴) بعض عربوں کا اعتقاد تھا کہ جب کوئی شخص مر جاتا تو اوس کی قبر پر اونٹ ذبح کیا جاتا یا اوس کی قبر پر زندہ اونٹ باندھ دیا جاتا تھا اور اوس کو دانا پانی مطلق نہ دیا جاتا تھا یہاں تک کہ وہ وہیں بھوکا پیاسا مر جاتا اسکا نتیجہ اون کے خیال میں یہ ہوتا کہ یہ اونٹ مرنے والے کو آیندہ زندگی میں سواری وغیرہ کا کام دیگا۔

(۱۵) سود خواری قمار بازی۔ شراب خواری۔ رہزنی غارتگری اور قتل اون کی عام عادتیں تھیں۔

(۱۶) عورتیں کسی جانور کا دودھ نہیں دوہتی تھیں اگر عورت کو دودھ دوہتا ہوا دیکھ لیا جاتا تھا تو اوس کو نہایت حقارت سے دیکھتے اور اوس کا خاندان نظروں سے گر کر ذلیل ہو جاتا تھا۔

(۱۷) یہ بھی ایک رسم تھی کہ شوہر کے مرنے کے بعد اس کا

اطاعت انٹورپ

ریوٹر نے خبار ڈیلی ٹیلیگراف اور [illegible] مارننگ پوسٹ لندن کے ایک نامہ نگار کا بیان روانہ کیا ہے جس میں اطاعت انٹورپ کے آخری روز پیشتر کے مقام کے کچھ تفصیلی حالات ہیں ۸ اکتوبر کو ایک بجے صبح تو آخری گولہ باری شروع ہوئی [illegible] پھٹنے والے گولوں کے پھٹنے سے آگ شروع ہو گئی [illegible] سے بڑی آگ پیدا ہو اور نقصان [illegible] چٹانیں ان حوادث کے وجہ سے [illegible] کی۔ اول تو قلعہ ایک کا اڑا دیا گیا۔ دوئم شہر کے پانی کی فراہمی کی ایک گولہ پھٹنے کی وجہ سے رک گیا۔ تیسرے بیرونی بلجین فوج کے بازو پر حملہ کہ جا لیا [illegible] ۸ اکتوبر کی رات کو نمبر ۲ بلجین رجمنٹ نے جو کہ خندقوں پر قابض تھے سخا بیان کی ایک [illegible] گولہ آئے دیکھا [illegible] نقصان ہو گیا کیونکہ سب وشمنوں نے [illegible] آگ لگا [illegible] والی فوج نے جواب دیا کہ وہ دوست تھے۔ اس طرح جرمن کی کثیر فوج [illegible] شہر تک پہونچ گئی [illegible] فوج پر جرمن ہیں سے اکثر سوار تھے حملہ کیا۔ نتیجہ دو ہزار بارہ سو بلجین ہلاک ہوئے اس اچانک مصیبت کی وجہ سے محافظ فوج کو اندرونی قلعہ جات کے خط تک واپس ہونا پڑا۔

۴۳

نینی تال چہارشنبہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۱۴ء

فرانس میں جنگی کاروائیاں

۱۲ اکتوبر کی سہ پہر کو پیرس کے ایک مراسلہ سے معلوم ہوا کہ اضلاع لابسی اور ہیزبروک میں متحدہ افواج کے بائیں بازو پر رسالہ کی لڑائی جاری ہے یہ لیلی کے جانب مغرب سرحد بلجیم کی طرف ہے۔

جرمن نے آراس اور وازے کے درمیان متعدد حملے کی کوشش کی جو رائیگاں ہوئی خصوصاً رسنگی ورواز میں متحدہ افواج نے وسطی حصہ میں دریائے این کے جانب شمال اور داہنے جانب وردن کے دہانب مشرق و جنوب مشرق کچھ پیشقدمی کی ہے۔

تاریخ ۱۲ اکتوبر کی شام کو پیرس سے ایک دوسرا سرکاری مراسلہ موصول ہوا جس سے واضح ہے کہ ضلع واسگیز میں سینٹ ڈائی کے قریب جرمن نے شکو سفر کیا مگر پسپا ہوئی تاریخ ۱۱ کو ۴۹ ویں بیرین رجمنٹ کا ایک جھنڈا چھین لیا گیا تاریخ ۹ و ۱۰ [illegible] جنگ ہوئی جس میں فرانسیسی بحری بریگیڈ نے غنیم کے ۲۰۰ آدمی ہلاک کئے اور ۵۰ قید کئے۔

حال میں جرمنی ہوائی جہاز پیرس پر بم گولے گراتے ہیں۔ چند روز گزرے کہ ایک گولہ نوٹرڈیم کے گرجا پر گرا اور گرجا کی چھت کے حصے [illegible] کو نقصان پہونچایا۔

تاریخ ۱۱ کو ابر وچین سے چھ اور ایک کے گولے گرائے گئے۔ یہ گولے پھٹنے والے تھے مگر شہر میں آگ لگانے کی غرض سے گرائے گئے تھے۔

تاریخ ۱۰ [illegible] کی آدھی رات کو [illegible] کہا جاتا ہے کہ سرحد پر خونریز جنگ ہو رہی تھی مگر [illegible]

کہ متحدہ افواج کسی مقام پر پسپا نہیں ہوئی بلکہ اکثر مقامات پر کامیاب ہوئی تفصیلی حالات نہیں معلوم ہوئے ۱۳ اکتوبر کو [illegible] جنگی نامہ نگار کا بیان ہے کہ جرمنی میں سپاہی [illegible] خبر ملی ہے گذشتہ دس روز کے اندر فرانس میں جرمنی فوج کا لینڈ وھر اور لینڈ سٹرم کے [illegible] سے اضافہ کیا گیا ہے۔

بلجیم میں جنگی کاروائیاں

ہالینڈ سے خبر آئی ہے کہ تین ہزار بلجین جوانٹورپ سے بھاگ کر ہالینڈ کی سرحد میں داخل ہو گئے کیمپ میں [illegible] کر لئے گئے ہیں۔

تاریخ ۱۳ اکتوبر [illegible] ریوٹر اوسٹنڈ کرتا ہے کہ جرمن نے گینٹ پر قبضہ کر لیا ہے۔ گینٹ و اوسٹنڈ اور بروسلیس کے درمیان اوسٹنڈ سے تخمیناً ۴۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے جرمن کا مشتی رسالہ انٹورپ اوسٹنڈ کے درمیان کی سرحد کے قریب [illegible] پھیل گیا ہے ملگیٹ گینٹ سے تخمیناً [illegible] میل کے فاصلہ پر ہے۔

روسی و جرمنی

۱۳ اکتوبر کو پیٹروگراڈ سے [illegible] کہ مشرقی پرشیا میں سخت خونریز جنگ جاری ہے اور پھر کر دریائے وشچولا کے درمیان بائیں کنارے پر بھی جانب ادن گروڈ وار سا میں جنگ شروع ہوئی ہے۔ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ جرمن پولینڈ کے بالکل اندرونی حصہ کی طرف بڑھ رہے ہیں وارسا پولینڈ کا دارالسلطنت اس علاقہ کے وسط میں ہے اور ادن گروڈ وارسا کے قریب ۰ میل جانب جنوب ومشرق اور آسٹرین سرحد سے ۵۰ میل جانب شمال واقع ہے

ایک جرمنی سرکاری اعلان سے معلوم ہوا کہ اس وقت جرمن کی جنگی کاروائیوں کا مرکز پولینڈ ہے۔

آسٹریا میں جنگی کاروائیاں

آسٹریا میں سرکاری طور سے اعلان کیا گیا ہے کہ ایک آسٹرین فوج نہایت تیزی سے بڑھتی ہوئی پرزیمیسل کے محصور فوج کی امداد کے لیے پہنچ گئی اور امدادی فوج شہر میں داخل ہو گئی ہے بیان کیا جاتا ہے کہ باوجود آسٹرین کے دو ہفتہ تک گولہ باری کرنے کے [illegible] مدافعت کر رہا ہے۔ شہر کا نصف حصہ برباد ہو گیا ہے۔

بحری

روسی دارالخلافت میں سرکاری طور سے بیان کیا گیا ہے کہ ۱۰ اکتوبر کو جرمن کے ایک جہاز [illegible] کشتی نے روسی کروزر ایڈمیرل مکراف پر حملہ کیا مگر [illegible] کے نشانے خطا ہوئے۔ ایڈمیرل مکراف ۰۰ [illegible] ٹن کا ہے اور اس کی رفتار ۱۹ میل فی گھنٹہ ہے اس کے دوسرے روز جنگی روسی کروزر پلیڈا [illegible] تنہا بحر بالٹک میں گشت کر رہا تھا جرمن نے آب چلنے والی کشتی اون پر حملہ کیا۔ روسی [illegible] نے [illegible] تارپیڈو [illegible] ایک [illegible] تارپیڈو چھپکا [illegible] کروزر فوراً ڈوب گیا اور روس کے تمام جان تلف ہوئے۔ پلیڈا ۰۰۰ ۷۰ ٹن کی گنجائش اور ۲۱ میل کی رفتار کا جہاز تھا اور ۱۹۰۶ء میں تیار ہوا تھا۔ روس کے ملاح و افسران کی تعداد ۵۶۸ تھی

۴۴

الہ آباد پنجشنبہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۱۴ء

فرانس میں جنگی کاروائیاں

پیرس سے ۱۳ اکتوبر کا سرکاری تار بیان کرتا ہے کہ ہیزبروک اور آرمنتیئر کے علاقہ میں بائیں بازو پر متحدہ فوج پر حملہ آور ہے وہاں پر بلوان دشمن کی ایک [illegible] سے اکثر رسالہ نے اون کا مقابلہ کیا۔ یہ مقامات بلجین سرحد کے نزدیک واقع ہیں۔

جرمن کے ایک سرکاری تار سے جو کہ ۱۳ اکتوبر کی ہے کو اسٹرڈم میں موصول ہوا معلوم ہوا ہے کہ جرمن ارگون کے جنگل میں فرانسیسی قلعہ بند مقامات کے خلاف کرنے کے لیے محاصرہ کی کاروائیاں کر رہے ہیں اور فرانسیسی فوج سخت مقابلہ کر رہی ہے۔

ایمسٹرڈم میں جو کہ ہالینڈ کا پایہ تخت ہے یہ بیان کیا گیا ہے کہ ۱۰۰۰ بلجین سپاہی ماسٹریشٹ میں قید کر دیے گئے ہیں۔ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ ان سپاہیوں نے آخیر میں انٹورپ چھوڑا ہے اور ڈچ سرحد کو پار کرنے کے لیے مجبور ہوئے۔ جرمن نے گینٹ پر جو کہ مشرقی فلانڈرس کا خاص شہر ہے ۱۳ اکتوبر کی صبح ۱۰ بجے کو ٹریچ اور میلی کے نزدیک دو دن سخت جنگ کے بعد قبضہ کر لیا۔ باشندوں کی کثیر تعداد بھاگ گئی ۱۲ اکتوبر کو تمام دن وستنڈ میں توپوں کی آواز سنائی دیتی تھی۔ اور ۲۰ میل جانب جنوب ڈیڈ ومنڈ کے مقام پر جنگ ہو رہی تھی۔ شام کے وقت توپوں کی آواز اور بھی نزدیک سنائی دینے لگی تھی۔

ایمسٹرڈم میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ بروگیس کی جانب جنگ ہو رہی ہے۔ یہ مقام بلجین ساحل پر بروگس کے جانب شمال واقع ہے۔

ایمسٹرڈم کا ایک سرکاری تار بیان کرتا ہے کہ انٹورپ میں جرمن کمانڈر نے ایک اعلان شائع کیا ہے جس میں کہ ان بلجین کو جو کہ ہالینڈ میں بھاگ گئے ہیں انٹورپ واپس آنے کے لیے ترغیب دی گئی ہے اور اون کو اطمینان دلایا گیا ہے کہ تا وقتیکہ سولبین کوئی جنگی کاروائی نہ کریں ذاتی جان و مال کا لحاظ کیا جائیگا۔ دوکانداروں کو خاص اطلاع دی گئی کہ اگر وہ واپس نہ آویں گے تو اون کو سخت سزا دی جاوے گی۔ دوسری خبر تار منظر ہے کہ ڈچ لوگ بلجین پناہ گیروں سے بڑی مہربانی سی پیش آتے ہیں۔

جرمن افسران کا بیان ہے کہ ۵۰۰۰ بلجین انٹورپ کو واپس آئے ہیں۔ آٹھ ہزار بلجین پناہ گزیں انگلینڈ میں ایلیز ملڈر پیلیس اور دیگر گورنمنٹ عمارات میں ٹھہرائے گئے ہیں۔ آٹھ ہزار بلجین لوگوں کے ذاتی مکانات میں ٹھیرائے گئے ہیں۔

۴۵

الہ آباد جمعہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۴ء - ۶ -

فرانس اور بلجیم میں جنگی کاروائیاں

۱۴ اکتوبر کو پیرس کا ایک سرکاری تار لندن میں شائع ہوا ہے اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ گینٹ کے قرب وجوار میں کئی لڑائیاں ہوئیں اور بائیں بازو پر دریائے واز تک جنگی کاروائیاں سابق طور پر ہو رہی ہیں۔ بیری آبیک کے علاقہ میں متحدہ فوج کی [illegible] کی خبر کی تصدیق ہو رہی ہے۔ داہنے بازو پر کوئی تبدیلی نہیں واقع ہوئی ہے۔ ایک دوسرا سرکاری تار جرمن کی اس جھوٹی خبر کی تردید کرتا ہے کہ فرانسیسیوں کے دو ڈویژن دستہ رسالہ کے تباہ کر دیئے گئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لا بیسی اور دریائے لیس کے درمیان جرمن نے کچھ ترقی کی ہے لیکن اون کی فوج کے کچھ حصہ کو دریائے لیس کے جانب شمال پسپا ہونے کے لیئے مجبور ہوئے۔ دریائے لیس لیلی کے جانب شمال ۰ میل کے فاصلہ پر بہتی ہے اور بلجیم میں بمقام گینٹ دریائے شیلڈ سے ملتی ہے کہا جاتا ہے کہ فرانسیسی اور جرمن نے اس جنگ میں قریب قریب برابر نقصان اوٹھایا ہے۔

بلجیم گورنمنٹ نے ہاورے منتقل ہونے کے قبل ایک اعلان شائع کیا ہے جس میں کہ اپنے ہم قوموں کو رائے دی ہے کہ وے حب الوطنی اور احتیاط سے کام لیں اور وے ان بیندہ روزہ مصیبتوں کو برداشت کریں جن کے بعد انکی قوم بہت ہی افضل اور شاندار ہو کر نیا جنم پائے گی۔

روس

روسی پایہ تخت کا ایک تار مظہر ہے کہ گشت لگانے والے گیس کا ایک گروہ جو کہ وارسا کے قریب ایک جنگل میں چھپا ہوا تھا ایک زیپلن کو جو کہ زیادہ اونچائی پر نہیں اڑ رہا تھا نیچے گرا دیا ملاحوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ کہا جاتا ہے کہ زیپلن کو وارسا لے گئے۔

ایک روسی نکتہ بین عام جنگی حالت پر غور کرتے ہوئے بیان کرتا ہے کہ ۲۷ ستمبر لغایت ۳ اکتوبر آسٹرو جرمن فوج نے الگ دستوں میں پولینڈ میں پیشقدمی کی تیسری تاریخ کو وسط روس اون پر قابض ہوئے جو کہ بسلک وکیلسی و پانٹر کولا ڈزا اور زشو کے شہروں سے گذرتی ہے۔ بسلک آسٹریا میں ہے اور دیگر چار قصبے پولینڈ میں جرمن سرحد سے قریب ۶۰ میل کے فاصلہ پر ہیں اس کے بعد جرمن اپنے بائیں بازو پر ولوز لاوک ود بلاک تک آگے بڑھے اور دریائے وشچولا کو عبور کیا اور ولوز لاوک کے اور ریپن کے علاقہ میں نقل وحرکت کی۔ یہ پروشیا کی سرحد پر ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ داہنے بازو کی حفاظت کراکو سے آئے ہوئی جرمن اور آسٹرین فوج فوج کر رہی ہے۔ جرمن کا مطلب وارسا میں داخل ہونے کا ہے۔

بحری

انگریزی بحری نے اعلان کیا ہے کہ سرکاری ملکہ کروزر یاموتھ نے جرمن جہاز [illegible] کو غرق آب کر دیا اور یونانی جہاز پانٹو پورس کو گرفتار کر لیا یہ دونوں جہاز قبل اس کے کروزر ایمڈن کے ہمراہ تھے۔ ۶۰ جرمن قیدی گرفتار کیے گئے۔

کلکتہ ۱۴ اکتوبر کو کوماگاٹا مارو کے ۳۲۱ مسافروں میں سے اب صرف ۲۹ آدمی مفرور ہیں اور باقی سب زیر حراست یا زیر حفاظت ہیں۔

والیا۔ (ہنستے ہنستے) بہت دیر کے لیے تو نہیں۔

امینہ نہایت حیرت زدہ ہو کر غور کرنے لگی کہ ایسے وحشی سے ساتھ انسانوں کا سا برتاؤ کرنا اگر میری بھول نہیں تو اور کیا ہے؟ اس پر بھی امینہ سے خاموش نہ رہا گیا۔ اُس نے دریافت کیا۔ والیا! کیا ماجد کو قتل کرنے کے بعد والیسی پر تجھ سے ملاقات ہوگی۔

۶

نہایت تزک و احتشام کے ساتھ شاہی محل سے دونوں بہنوں کے لیے دو پالکیاں آئیں۔

امینہ نے زلیخا کے ہاتھ سے وہ خنجر لے لیا اور اُسے خوب اچھی طرح دیکھنے لگی۔ کچھ دیر اوس کی آب دیکھکر نیام میں رکھا اور کپڑوں میں چھپا لیا۔ امینہ کی دلی خواہش تھی کہ روانگی سے پیشتر اگر ایک دفعہ اور بھی والیا سے ملاقات ہو جائے تو بہتر ہے مگر کل شام سے اوس کا پتہ نہ تھا۔ والیا کی کل کی ہنسی کہیں اپنے اندر کچھ تو نہ رکھتی تھی؟

پالکی میں سوار ہونے سے پیشتر امینہ نے اپنے بچپن کے گہوارہ کو نہایت حسرت اور پرنم آنکھوں سے دیکھا۔

آمینہ نے آنسو بہاتے ہوئے ماہی گیر کا ہاتھ پکڑا اور کہا بابا میں تو اب جاتی ہوں۔ تیتی کی عدم موجودگی میں تیرا گھر بار کون دیکھے گا؟ ماہی گیر بچوں کی طرح رونے لگا امینہ بولی! بابا! اگر والیا آئے تو یہ انگوٹھی اُسے دینا اور کہنا کہ تیتی جاتے وقت یہ نشانی دے گئی ہے۔!

امینہ پالکی میں سوار ہو گئی۔ شاہی ملازمین خوشی خوشی چلتے ہوئے۔ اب یہاں بالکل سناٹا تھا اپنے وقت پر پالکی شاہی محل میں داخل ہوئی۔

دونوں بہنیں پالکی سے اتاری گئیں۔ امینہ کے چہرہ پر نہ تو ہنسی ہے نہ آنکھوں میں آنسو۔ زلیخا کی صورت پھیکی پڑ گئی ہے۔ جب تک ادائے فرض کا مقام دور تھا۔ اُس وقت تک ہمت بلند تھی۔ زلیخا نے دل گھبراہٹ اور کپکپی کے ساتھ امینہ کو گلے لگایا۔ وہ سوچنے لگی کہ آج اس کھلے ہوئے گلاب کو کس خون کے دریا میں بہانے جا رہی ہوں!

اب سوچنے کا وقت نہیں تھا۔ لونڈیاں دونوں بہنوں کو اُس کمرہ میں لے گئیں۔ جہاں راجہ صاحب انتظار کر رہے تھے۔ دروازے کے قریب جا کر امینہ ٹھہر گئی۔ اور بولی بہن۔ زلیخا نے فوراً اوسے گلے لگا لیا۔

آخر دونوں بہنیں کمرہ کے اندر داخل ہوئیں۔ راجہ صاحب شاہانہ ٹھاٹ کے ساتھ مسند پر فروکش تھے۔ امینہ شرم کے مارے دروازے کے پاس ہی کھڑی رہی لیکن زلیخا آگے بڑھ گئی اور راجہ صاحب کے قریب جا کر چلا اوٹھی۔ والیا۔

امینہ۔ یہ حیرت آمیز منظر دیکھ کر بے ہوش ہو گئی۔ ہوش آنے پر امینہ زلیخا کی طرف اور زلیخا والیا کی طرف دیکھنے لگی۔ والیا دونوں کے دل کی بات سمجھ کر ہنسنے لگا اور کہا میں وہی والیا ہوں جو تمہارے چولھے میں آگ جلایا کرتا تھا۔

پاشم

(العصر)

شذرات

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ پانچ آدمیوں کی صحبت سے محترز رہنا چاہیئے۔

(۱) دروغگو کہ اس سے تو ہمیشہ فریب کھائے گا۔

(۲) احمق کہ جب وہ نفع پہنچانا چاہے گا تو ضرر پہنچائے گا۔ اور بے خبر رہے گا۔

(۳) بخیل کہ عین وقت پر مروت اور اتحاد کو خیرباد کہدے گا۔

(۴) بزدل کہ ضرورت کے وقت تجھے چھوڑ دیگا

(۵) فاسق کہ ایک لقمہ پر یا اس سے بھی کم پر تجھے بیچ ڈالے گو۔ لوگوں نے پوچھا کہ لقمہ سے کم کیا ہے فرمایا لقمہ کی طمع۔

حضرت جنید قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ عاقل دشمن کی دوستی سے فاسق خوش خو کی دوستی مجھے زیادہ پسند ہے

کسی بادشاہ کے پاس صوفیائے کرام کے ایک گروہ کی شکایت ہوئی۔ بادشاہ نے ان سب کے قتل کا حکم صادر فرمایا۔ جب ان کے قتل کرنے کے واسطے تلوار کھینچی گئی۔ تو حضرت ابوالحسن نوری قدس سرہ العزیز آگے بڑھے اور درخواست کی کہ پہلے مجھی قتل کیا جائے بادشاہ نے پوچھا تم اپنے قتل میں مسابقت کیوں کرتے ہو۔ اُنھوں نے جواب دیا یہ سب صوفی میرے دوست اور بھائی ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ایک ساعت پہلے ان پر اپنی جان نثار کر دوں۔ بادشاہ پر حیرت واستعجاب اور وجد کی سی کیفیت طاری ہو گئی۔ کہا سُبحان اللہ! جو لوگ ایسے با مروت و جان نثار ہوں انھیں قتل کرنا جائز نہیں۔ سب کو رہا کر دیا۔

حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب دو آدمی باہم صحبت رکھتے ہوں تو ان دونوں میں خدا کا پیارا وہ شخص ہوتا ہے جو دوسرے کا بڑا رفیق ہو۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ جناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ نے کسی جنگل میں جا کر دو مسواکیں کھودیں ان میں سے ایک ٹیڑھی تھی اور دوسری سیدھی۔ آپ کے ساتھ ایک صحابی تھے۔ آپ نے سیدھی مسواک ان کو عنایت کی اور ٹیڑھی اپنے واسطے رکھی۔ اونھوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ مسواک بہتر ہے۔ اولیٰ وانسب یہ ہے کہ آپ اپنے واسطے رکھیں۔ فرمایا جب کوئی شخص کسی کے ساتھ ایک گھڑی بھی صحبت رکھتا ہے تو قیامت کے دن اُس سے سوال ہوگا کہ حق صحبت بجا لایا یا ضائع کیا ہے! آپ کا یہ فرمانا اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ حق صحبت یہ ہے کہ آدمی اپنے کام کی چیز دوسرے کو دیدے۔ ویؤثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اخوان ملت مجھے اہل وعیال واطفال سے زیادہ عزیز ہیں۔ کیونکہ زن وفرزند دنیا یاد دلاتے ہیں اور اخوان ملت دین یاد دلاتے ہیں انما المومنون اخوۃ (پ۲۶) س الحجرات ع۱ مسلمان تو بس آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

حضرت سلطان الانبیا علیہ الصلوٰۃ والثنا نے ارشاد فرمایا ہے کہ بُرے آشنا سے پناہ مانگنا چاہیئے کیونکہ وہ جب بُرائی دیکھتا ہے تو فوراً ظاہر کر دیتا ہے۔ اور اچھائی دیکھتا ہے تو چھپاتا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تم اوس شخص کے بارہ میں کیا کہتے ہو جو اپنے بھائی کو سوتا دیکھے تو اس کی شرمگاہ سے کپڑا اتار دے تاکہ وہ ننگا ہو جاوے لوگوں نے عرض کی یا روح اللہ! اس امر کو کون روا رکھتا ہے۔ فرمایا تم ہی روا رکھتے ہو۔ کیونکہ اپنے بھائی کا عیب فاش کرتے ہو۔ تاکہ اور لوگ اوس سے واقف ہو جائیں۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تجھے اپنا مقرب بنایا ہے۔ اور بوڑھوں پر ترجیح دی ہے۔ خبردار پانچ باتیں یاد رکھنا۔

(۱) انسان کے راز کو افشا نہ کرنا۔

(۲) ان کے سامنے کسی کی غیبت نہ کرنا۔

(۳) اُن سے کوئی جھوٹی بات نہ کہنا۔

(۴) اُن کے حکم کے خلاف نہ کرنا۔

(۵) وہ ہرگز تجھ سے کوئی خیانت نہ دیکھنے پائیں

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے دو بیلوں کو دیکھا کہ اکٹھے بندھے ہوئے ہیں۔ جب ایک اوٹھا تو دوسرا بھی اوٹھا۔ یہ دیکھ کر آپ پر وجد کی سی کیفیت طاری ہو گئی۔ آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔ فرمایا اخوان ملت بھی ایسے ہی ہوتے ہیں نشست و برخاست میں ایک دوسرے کا تتبع کرتے ہیں۔

اخلاق بد سانپ اور بچھو کی مانند ہیں جو روح کو ڈستے ہیں۔ ان کے زخم کا اثر قبر میں ظاہر ہوتا ہے۔ اخلاق بد اس دنیا جہان کے سانپوں اور بچھوؤں سے زیادہ موذی ہیں۔ کیونکہ ظاہری سانپوں اور بچھوؤں کا زخم بدن پر ہوتا ہے۔ مگر اخلاق بد کا زخم روح پر ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے دوست کو اطلاع دے کہ تیرے کپڑے میں سانپ اور بچھو ہے تو وہ ہرگز برا نہیں منائے گا بلکہ اپنے محب شفیق کا ممنون ہوگا۔ پھر روحانی سانپوں اور بچھوؤں کی اطلاعیابی پر کیوں برا منایا جاتا ہے؟ جب کوئی برادر مہربان نقایہ میں عیب ظاہر کرے تو اس پر ناراض نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اُس کا رہین منت ہونا چاہیئے و لنعم ما قیلہ

از صحبت دوستاں برنجم کا خلاق بدم حسن نمایند

عیب ہنر و کمال بینند خارم گل و یاسمن نمایند

آدمی کو چاہیئے کہ نصیحت کی باتوں سے ناصح شفیق کا احسان مانے۔ حق تعالےٰ نے جھوٹوں کی شان میں فرمایا ہے ولٰکن لا تحبون الناصحین (پ۸ س الاعراف ع) لیکن تم نصیحت کرنے والوں کو اپنا دوست نہیں سمجھتے۔

(نورالدین تاجر چرم گوجرانوالہ)

علمی، اخلاقی، تاریخی ناولوں کا گنجینہ

جنگ بدر جس میں حضور اقدس روحی لہ الفدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت اسلام کا پہلا پیام توحید۔ کفار کا جوش قہرآلود اور تیغ دین الٰہی کے لئے بابرنہ جدوجہد۔ مسلمانوں پر انتہائے ظلم وستم سچے ایمان والوں کی پیغمبرانہ تنفاست۔ بیچارگی وکس مپرسی کی درد انگیز تصویر اور آخر کار کفر و اسلام کی پہلی دست بدست لڑائی اور حق کی باطل پر پہلی کامیاب فتح کے حالات نہایت دلکش اور موثر پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت عہ

اسرار مصر جس میں امراء مصر کے طرز معاشرت۔ میاں بیوی کی سچی اور بے انتہا محبت بدباطن حریفوں کی دراندازی۔ مکاری عیاری اور جعلسازی۔ زر۔ زمین اور زن کا معاملہ۔ نیکی اور بدی کا مقابلہ۔ شرافت اور وفاداری کا امتحان۔ آخر کار نیکی کی فتح اور بدی کا نتیجہ بد نہایت ہی دلدوز اور موثر پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے۔ قیمت (۱۲)

سیدہ بیگم ایک مصری فاضل کے زور قلم کا نتیجہ نہایت محنت سے ترجمہ کیا گیا ہے۔ صاف اور شستہ زبان۔ دلچسپ طرز بیان اور دلنشین پیرایہ ناول کیا ہے مرقع عبرت ونصیحت ہے اور تعلیم نسواں کے تمام روشن پہلوؤں کو ناول کے دلفریب انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ قصہ ہی نہیں ہے۔ علم وحکمت مخزن اور تہذیب وتربیت کا خزانہ ہے۔ تمام مصر وشام اور عراق وعرب میں اس ناول کی دھوم مچی ہوئی ہے۔ یورپ کی تین زبانوں میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے۔ جنس لطیف کی تعلیم وتربیت پر ملکہ فلم کے ۱۵ اسکیچ اس ناول کی زینت ہیں۔ لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ ولایتی رنگین ٹائیٹل اور قیمت صرف عہ

اسرار الکلینڈ بہت ہی دلچسپ اور دلکش اور دل کو بیقرار کرنے والا ناول ہے ایک عجیب وغریب سازش اور اس کا حیرت انگیز انکشاف۔ خباثت اور بدباطنی کی گھناؤنی تصویر شرافت اور نیکی کی سنہری صورتیں قیمت صرف عہ

لکشمی ناول نہیں۔ درد الفت کا سمندر ہے تیر ونشتر کا مخزن ہے۔ اور عفت وعصمت کی سنہری تصویر۔ اگر عورتوں کو وفادار اور شوہر پرست بنانا مطلوب ہو تو اسے مطالعہ کرائیے قیمت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ

شیخ عنایت محمد آرٹسٹ موچی گیٹ لاہور

ایڈیٹر آغا رفیق بلند شہری

مالک و مہتمم محمد مجید حسن بجنوری

مسلمانان ہند کا واحد قومی مذہبی ادبی اخلاقی تاریخی سیاسی ہفتہ وار اخبار

نرخ قیمت پیشگی

جو بہ حال من پیشگی لیجاتی ہے

سالانہ عام حضرات سے للعہ

ششماہی ایکروپیہ ۱۲ آنہ

روساء سے چھ روپیہ سالانہ

روساء عظام سے باہ پیشہ

والیان ریاست صہ

ممالک غیر سے چھ شلنگ

(۱) مدینہ ہر ماہ انگریزی کی یکم - ۸ - ۱۵ - ۲۲ تاریخ کو شہر بجنور روہیلکھنڈ سے نکلتا ہے۔

(۲) جس ہفتہ کا پرچہ حاضر نہو دوسرے ہفتہ کے اندر فوراً مطلع فرمائیں ورنہ بعد کو ۲ کا ٹکٹ آنے پر ملیگا۔

مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

مدینہ

شربت مفرح دافع الوبا

یہ شربت عمدہ قسم کے شیریں پانی میں ملاکر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس شربت سے طاعون زدہ کی گرمی فوراً دفع ہوجاتی ہے اور گرمی خشکی جو کسی کو نیند پاکستہ سے جاتی ہے اس کا قلع قمع ہوجاتا ہے اور دودھ گھی وغیرہ کی ضرورت نہیں رہتی حلق سے اترتے ہی آنکھ کھل جاتی ہے۔ یہ شربت جس مریض کو دیا گیا وہ چشم زدن میں اچھا ہوگیا۔ علاوہ ازیں یہ شربت جمہ بخار، فساد خون، بواسیر، تبخیر، مالیخولیا، اختلاج قلب تپ موقتہ میں نہایت مفید ثابت ہوا۔ مرض قلبی کو منزلہ اکسیر ہے صغیر سن اطفال جو گرمی میں بھڑک جاتے ہیں - اون کے لیے ایسا کسٹ ہے کہ پھر دوا کی ضرورت نہیں رہتی اور پیوں کو جنت سے نیند آجاتی ہے اور خارش نزلہ خشک میں فائدہ رساں ہے۔ بکثرت تیار رہتا ہے۔ باین ہمہ فی بوتل (عمر) خورد شیشی ۸ ونس ۱۰ ونس ۳ سایک اونس

(ملنے کا پتہ)

حکیم محمد حسن رضا سیوہارہ ضلع بجنور

جنگ

ہمارا تازہ مال

ترکی ہر قسم کی اعلیٰ درجہ کی ترکی ٹوپیاں۔ کلپاک اعلیٰ افسروں کی ٹوپیاں قسطنطنیہ سے عید الضحیٰ کے لیے آگئی ہیں گران خالص اسلامی ٹوپیوں کی مانگ بہت زیادہ ہے۔ اور موجودہ اسٹاک عید الضحیٰ کے لیے کافی نہیں۔ جنگ کی وجہ سے تمام کارخانے بند ہوگئے اور آیندہ مال آنے کی کوئی امید نہیں ہے اس لیے آپ اپنی ٹوپی کے لیے بہت جلد آرڈر بھیجدیں۔ ورنہ مایوسی کا اندیشہ ہے۔

کلپاک کپڑے کی سنہری بیس کی اصلی سمور کی چمڑہ استردار صہ فی۔ اعلیٰ استرخال ہے فی۔ ریشمی بیس کی ہے فی۔ کلپاک کیس یعنی ڈبا ٹین کے ڈبے جس پر سنہری حروف میں کلپاک لکھا ہے ۸ فی۔ ترکی ٹوپیاں ساختہ قسطنطنیہ و مصر مبلغ عہ سے تین روپیہ تک۔ چٹائی استردار سخت قالب شدہ مجانی۔ بروچ کرسنٹ جرمن سلور کے چاند ستارہ ۲ بروچ فینسی شیشہ پر سنہری چاند ستارہ فریم پرنگ ہوا ۲۔ فوٹو کارڈ ساخت قسطنطنیہ اعلیٰ ترک افسران مساجد و دیگر مناظر قیمت فی درجن ۳ سو فی سیکڑہ عہ فی ہزار ہے تاکید آرڈر آج ہی بھیجدیں۔

منتظر جواب

ایس - ایف چشتی اینڈ کمپنی - دھلی

من موہنی

شوقین مزاج توجہ فرمائیں لطف جوانی کا اوٹھائیں۔ یہ وہ شے ہے جس کی تلاش میں بڈھے اور جوان رات دن لگے رہتے ہیں۔ اس کی ایک نیلی جواہرات سے بڑھکر ہے چند روز کے استعمال سے بدن کو فولاد بنا دیتی ہے۔ آدمی کیسا ہی نحیف اور سست اور کمزور کیوں نہو ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھائیے اور آدھ گھنٹہ بعد وہ طاقت پیدا ہوتی ہے کہ بڈھے جوان کو مات کر دیں ایک بکس ایک آدمی کو ۲۰ مرتبہ اور ۲۰ آدمی کو ایک مرتبہ کافی ہے۔ فائدہ نہو تو دام دونے دینے کی شرط ہے اس خرچ بی قیمت فی بکس عہ تین بکس ایک ساتھ لیجیے پر چار محصول

گورے اور خوبصورت ہونیکی دوا

یہ دوا ولایتی خوشبودار پھولوں کی روح ہے اسکو ولایت کے ڈاکٹروں نے ابھی ایجاد کیا ہے سات دن چہرہ اور بدن پر ملکر نہانے سے سیاہ چہرہ بھی مانند گلاب کے پھولوں کی مانند سرخ اور سفید مخمل کی مانند ملائم ہوجاتی ہے۔ سیاہ مہاسے کے داغ جھائیں عجیب جھریاں مہاسے وغیرہ سے جو چہرہ خوردہ اور بدزیب ہوجاتا ہے انکو مٹا کر ایسی خوبصورتی آجاتی ہے کہ چہرہ چاند کے مانند چمکنے لگتا ہے۔ تعریف یہ ہے کہ رنگت اور خوبصورتی ہمیشہ قائم رہتی ہے۔ یہ دوا پوڈر نہیں ہے جیسے بازاری پوڈر لگا کر گھڑی دو گھڑی چہرہ سفید کرتی ہیں قیمت فی تولہ

تین تولہ ایک ساتھ لینے سے پارسل خرچہ معاف

ومیش چندر اینڈ کو سوائی گھاٹ متھرا

اغلاط العوام اسلام میں جو غلط احکام و مسائل مشہور ہیں اون کی تصحیح و تنقیح قابل دید رسالہ ہے قیمت ۱

لوح زمردین خوشخطی سیکھنے اور سکھانے کی بے نظیر کتاب - قیمت ۲

دفتر مدینہ کے متعلق تمام خط و کتابت و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و مہتمم اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہونی چاہیے

حوادث واخبار

پولیس و فوجی سپاہیوں میں فساد

کلکتہ ۱۹ اکتوبر۔ ایک مسعود دیناجپور مرشد آباد سے بعض سپاہیوں اور اکمل پور تھانہ کی پولیس کے درمیان سخت فساد کی خبر پہنچی ہے۔ سپاہیوں کا ایک ہیڈ کنسٹبل سے کچھ تنازعہ ہو گیا۔ ایک یورپین سارجنٹ نے جو اتفاق سے وہاں آگیا تھا جھگڑے کو رفع کرنے کی کوشش کی۔ مگر ناکام رہا۔ اکمل پور تھانے کے انسپکٹر کو اطلاع دی۔ جو لاٹھیوں سے چند مسلح کنسٹبلوں کے ساتھ موقعہ پر پہنچا۔ مگر کانسٹبل واپس بھیج دیے گئے کیونکہ کسی ضرورت معلوم نہیں ہوئی۔ انسپکٹر ہیڈ کنسٹبل اور چند دیگر افسران پولیس کے ساتھ یک صد و چار دہم مرشد کے کمان افسروں کے پاس گئے۔ واپسی کے وقت کہتے ہیں کہ بعض سپاہیوں نے انہیں سخت مارا۔ ہیڈ کنسٹبل کو بالخصوص خطرناک طور سے مضروب کیا گیا ہے۔ بیان ہوا ہے کہ فوجی افسر قصوروار سپاہیوں کو سزا دیں گے۔

اجلاس امپیریل کونسل

شملہ ۱۸ اکتوبر۔ ہز اکسیلنسی وائسرائے نے عارضی طور پر امپیریل لیجسلیٹو کونسل کے آئندہ اجلاس کی تاریخ ۲۰ اکتوبر قرار دی ہے۔

سید حسن امام کا مستقل تقرر جج پر

کلکتہ ۱۹ اکتوبر۔ آنریبل مسٹر جسٹس حسن امام کلکتہ ہائیکورٹ میں جسٹس اسٹیفن کی بجائے مستقل جج مقرر کیے گئے ہیں اور مسٹر ایوارٹ گریوز بیرسٹر لنکن ان کے بجائے ولایت سے عارضی زائد جج مقرر ہو کر آئے ہیں۔

اوڑیسہ میں کھونڈ کا فساد

کلکتہ ۱۹ اکتوبر۔ اخبار انگلشمین کو رانچی سے خبر ملی ہے کہ پولیٹکل ایجنٹ نے جنوب اوڑیسہ کی ایک مختصر جنگلدار ریاست اسپالا کے کھونڈوں میں فساد ہونے کی رپورٹ کی ہے اور فوجی امداد مانگی ہے جو معہ پولیس بذریعہ ریلوے ان کو بھیجی گئی ہے۔ کمشنر اوڑیسہ بھی موقعہ پر موجود ہیں اور فساد کے پھیلنے کا اندیشہ نہیں ہے۔

غربا کے لیے غلہ کی دوکان

اس وقت جبکہ بنگالہ گرانی اجناس نے غریب لوگوں کو سخت پریشان کر رکھا ہے یہ دریافت کرنا طمانیت بخش ہے کہ حاجی عبدالرحمن عطاء الرحمن سوداگران نے ایک دوکان ٹٹیا محل میں متصل جامع مسجد کھلوا دی ہے جہاں سے ایک روپیہ کا دس سیر آٹا غریبوں کو دیا جائیگا یہ نہایت نیا فیض اور انسانی ہمدردی کا قابل تحسین کام ہے۔ اور اگر دیگر رؤسا و متمول اصحاب بھی اسوقت ابنائے وطن کی امداد پر متوجہ ہوں اور اپنے اپنے

شہر میں غریبوں کے لیے اسی طرح غلہ کی دکان کھلوا دیں تو وہ بڑے ثواب اور عزت کے مستحق ہوں گے۔

سرحدی بدمعاشوں کا چھاپا

شملہ ۲۱ اکتوبر۔ بنوں سے خبر آئی ہے کہ ۱۹ اکتوبر کی شب کو سرحد پار سے کوئی تیس بدمعاشوں کی ایک ٹولی نے قصبہ کی پر چھاپا مارا اور ایک ہندو کو قتل اور دوسرے کو زخمی کیا ٹولی کو مار کر بھگا دیا گیا ہے۔

مدراس مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کا التوا

مدراس ۲۲ اکتوبر۔ سید محمد صاحب آنریری سیکرٹری مدراس پریسیڈنسی مسلم لیگ کو مدراس میں ۲۲ کو لکھتے ہیں کہ اس نازک موقعہ پر سیاسی معاملات کی بحث سے گورنمنٹ کو پریشان نہ کرنے کے خیال سے مدراس پریسیڈنسی مسلم لیگ کی کونسل نے فیصلہ کیا ہے کہ لیگ کے سالانہ اجلاس کو جو عام طور پر اکتوبر میں ہوا کرتا ہے امسال منعقد نہ کی جائے۔

پشمینہ کی چادریں و دوشالے

دوشالے کا مدار و دستاورات صوفیانہ رنگ خالص مال دیرپا بصورت واپسی کی شرط۔ ایجنٹوں کی ضرورت ہے طول ۳ گز ۲ گرہ عرض ایک گز ۱۰ گرہ

قسم مال	الف	ب	ج	د
چادریں	عنہ	۱۲ / عہ	دعہ	لاعہ ۲۳
دھسے وابرے	عہ	دعہ	منہ	۲۶
دوشالہ کامدار	دعہ	معہ	رعہ	لعہ ۲۹

مستورات کی فرد طول ۳ گز عرض ۱½ گز علیحدہ ہے۔ ہر ۵ فی صد کم حساب سے ہمراہ آرڈر پیشگی آنی چاہیے۔ جونسا رنگ مطلوب ہو لکھنا چاہیے مفصل فہرست درخواست پر مفت بھیجی جائے گی صاحبان خط و کتابت کریں

آغا محمد حسن سوداگران شال دوشالہ پشمینہ جلالپور جٹاں گجرات پنجاب

کارزار یورپ

جرمنی کی جد و جہد فرانس میں

پیرس پر حملہ کرنے کا خیال

لندن ۲۰ اکتوبر۔ بعض ایڈیٹر ٹائمز کا خاص نامہ نگار متعینہ فلانڈرز لکھتا ہے

لنیبرج کے بند ہونے سے یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ جرمنوں نے فرانس کے خلاف اپنے ابتدائی نقشہ جنگ پر عمدگی سے شروع کر دیا ہے اور ساتھ ساتھ موقع کے لحاظ سے اس میں تبدیلیاں بھی کر دی ہیں۔ بظاہر قیصر نے مشرقی میدانوں میں آخری شکست کھانے کے بعد یک مرتبہ اور باہر ہدایت کی ہے کہ مغرب میں پیشقدمی کی جائے اور جو جنگی کارروائیاں آج کل جاری ہیں وہ دلیس بار روکا گردش کرتا ہے جس کا ... تعداد میں قلب میں جا ہوا ہے۔ کیلے پر قبضہ کرنا اب جرمنوں کا سب سے بڑا مقصد نہیں ہے وہ راستہ میں محض ایک ایسا مقام ہے جسکے جنوبی حصہ پر قبضہ کرنا ضروری ہے بشرطیکہ پیرس جانے والی سڑک کے راستہ کو دوبارہ صاف کیا جائے۔ جرمنوں کا مطمح نظر ساحل کی طرف سے اب پھر پیرس قرار دیا گیا ہے اور دریائے این کا بڑا حفاظتی دستہ اچھی طرح کنگ پہنچی رہیگی۔ جرمن رسل و رسائل میں سے سلسلہ کی حفاظت کرتا رہتا گا

جرمن صرف وہی بنانا چاہتے ہیں جس کا زاویہ گان بنا ہوگا اور متحدہ افواج دونوں بازوں سے بیچ میں ہونگی اسی طرح وہ یا تو متحدہ افواج کو کچل دینے کی کوشش کرینگے اور یا انہیں جانب جنوب ہٹنے پر مجبور کرینگے۔ گرینڈل تروفر کی جنگی چالیں صورت حالات سے بڑھکر ہی رہی ہیں اور جو کارروائیاں انہوں نے جرمن نقل و حرکت روکنے کے متعلق کی ہیں جو کامیاب رہی ہیں ان کے بالتفصیل بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک بات یقینی ہے کہ جرمنوں کو ایسا تعجب زندگی بھر نہ ہوا تھا جیسا کہ برٹش افواج کے مغربی سمت میں دباؤ ڈالنے کے وقت شمال میں نمودار ہونے سے ہوا۔ ہمیں بھی جانی نقصانات پہنچے ہیں لیکن ہم نے پھر دشمن کو شدید نقصان پہنچایا ہے اور سمندر کیطرف کی گولہ باری نے ان کے دائیں بازو کو درہم برہم کر دیا ہے جس کے بحال کرنے کی اب ان کا بحاسی توپ خانہ بہت کچھ کوشش کر رہا ہے۔

جنگ کب تک رہیگی

کولمبو ۲۰ اکتوبر۔ اخبار مارننگ لیڈر آف سیلون کو لندن سے ایک خاص تار ملا ہے جو ظاہر کرتا ہے کہ واقف حلقوں سے یہ خبر ملی ہے کہ جنگ دو سال تک جاری رہے گی۔

خندقیں بنانے کی ضرورت

کولمبو ۲۰ اکتوبر۔ ٹائمز آف سیلون کا خاص تار) اگرچہ ہماری فوج اعلیٰ نشانہ بازی اور آتشباری پر پورا قابو رکھنے کی وجہ سے جرمنوں پر غالب ہوتی ہے تاہم ہون کے توپ خانے کی وجہ سے اس امر کی ضرورت ہے کہ پہاڑیوں کے دوسرے طرف ڈھلوان سطح پر گہرے اور تنگ دمدمے بنائے جائیں دمدمے ۲ فٹ چوڑے اور ۶ فٹ گہرے ہیں۔ دشمن کی اونچی گولہ باری سے بچاؤ کی خاطر زاویے آگے کو نکالے گئے ہیں۔ آتشباری کے لیے بعض اوقات صرف تین سو گز کا فاصلہ چھوڑا جاتا ہے

ہندیان ٹرانسوال کی مبارکباد ہندی فوج کو

ٹرانسوال کی انڈین ایسوسی ایشن نے دفتر جنگ کو ایک تار دیا ہے جس میں ہندوستانی افواج کو ان کی شاندار بہادری اور وفادارانہ عقیدت پر دلی مبارکباد دی ہے۔

عید مبارک

ڈاکٹر ایس کے برمن کا بنایا ہوا کلورڈائن

یہ انگریزوں کی خانگی دوا ہے۔ ریاحی درد مروڑ خواہ کسی صورت سے ہو اسکی دو ایک خوراک سے جاتا ہے۔ اسہال۔ آنوں کے دست پیچش کے لیے یہ نہایت مفید ہے ڈاکٹر برمن نے انگلینڈ کے نامی دواخانہ سے بنوائی ہے۔ دیگر قیمتی کلورڈائن کے برابر ہے اور قیمت ارزاں ہے قیمت فی شیشی ۶ محصول ڈاک پانچ آنے

پوری فہرست جسمیں جنتری اور سارٹیفکیٹ ہے بلاقیمت روانہ ہوتی ہیں ادویات ہر جگہ دوکانداروں میں ملیگی ورنہ کارخانہ سے طلب فرمائیے

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ

دولت عثمانیہ

پر

اتہامات بیجا

ہمارا خیال تھا کہ مسٹر گلیڈسٹون برطانوی مدبر کی وہ روش جو ٹرکی کے متعلق اون کے زمانہ وزارت عظمیٰ میں رہی ہے اب انگلستان کے برسر حکومت مدبرین یورپ کی نہ رہی ہوگی لیکن افسوس کیساتھ کہنا پڑتا ہے کہ موجودہ جنگ فرنگستان میں اس خیال کی تردید ہوئی اور انگلستان کی اخبارات نے عموماً اور اینگلو انڈین پریس نے خصوصاً ٹرکی کے متعلق جو روش اسوقت اختیار کر رکھی ہے اوس کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ آسانی کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ مسٹر گلیڈسٹون کی پالسی مدبرین انگلستان میں بدستور پائی جاتی ہے اور اس وقت تک انگلستان کے پریس کی نظر میں ٹرکی اوسی طرح نظر آرہی ہے جس طرح مسٹر گلیڈسٹون کی دوربین نگاہ میں تھی۔

ٹرکی کے اس روش کی وجہ ہم اس موقع پر بیان کرنا نہیں چاہتے کیونکہ ہمیں اندیشہ ہے کہ اس عنوان پر ہمارے قلم سے بعض ایسی باتیں نکل جائیں جو ممال حکومت کی نظر میں ایک خاص جرم کی نوعیت ہمارے لیے پیدا کردیں لیکن تاہم اس قدر ذکر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں ٹرکی صرف ایسی حکومت ہے جو مسلمانان عالم کی قومی ہستی کا سبب اولیں اور اقوام اہل کتاب کے معابد و مقامات مقدسہ کے محافظ ہے۔ ٹرکی کی یہ شخصیت خواہ کسی کے نزدیک صفحہ ہستی سے مٹادینے کے قابل ہو یا اپنے میں جذب کرنے کے قابل اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ایک بڑی شخصیت ہے اور آجتک وہ معابد اسلام کی محافظ اور اسلام کے ملجا ہے اوس وقت تک اوس کی شخصیت بدستور بہت زیادہ عزت کے قابل و اہم رہے گی۔

موجودہ جنگ میں اگرچہ ٹرکی کئی مرتبہ طرفداری کا اعلان کر چکی ہے اور مدبرین برطانیہ کو اس امر کا یقین دلایا جاچکا ہے کہ ٹرکی برطانیہ کے خلاف کبھی ایسے معاملہ میں شریک نہ ہوگی جو ٹرکی اور برطانیہ کے مفاد کے لیے مضر رساں ہوں لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اینگلو انڈین اخبارات عموماً اور انگلستان کے اخبارات خصوصاً ایسی ہمہ ٹرکی پر بیجا اتہامات لگا رہے ہیں اور اس کی تدابیر حفظ ماتقدم کو پامال و معیب کی ناگوار بحث میں لایا جاتا ہے۔

ٹرکی نے اس وقت تک جو کچھ کیا وہ اس سے زیادہ نہیں کہ اوس نے اپنی اون سرحدوں پر جن کا تعلق موجودہ جنگ کے مقامات سے ہے یا سواحل اور محذوش مقامات پر فوجیں جمع کیں یونانی خطرہ کو محسوس کرتے ہوئے جرمنی سے دو جنگی جہاز خرید کر بحری قوت تکمیل کی۔ لیکن خدا جانے کہ صرف اتنے پر جو ایک عالمگیر جنگ کے زمانہ میں ٹرکی جیسی حکومت کے لیے ناگزیر تھی انگلستان کا پریس ٹرکی کو کیوں اس قدر دلیری سے اتہامات لگا رہا ہے جو اس موقع پر ہرگز مناسب دکھائی نہیں دیتا ہے۔

پچھلے دنوں نیر ایسٹ وغیرہ نے ٹرکی کے متعلق جو کچھ لکھا ہے وہ ایک ایسی کھلی ہوئی شہادت ہے کہ جس سے انکار نہیں کیا جاسکتا یعنی خدانخواستہ ٹرکی جرمن کی طرفدار ہے۔ اوس کی روش اور اتحاد ثلاثہ (انگلستان فرانس اور روس) کی منافی حالانکہ تحقیقات سے اس کی اصلیت کچھ بھی ظاہر نہیں ہوتی۔ پاینیر اور اسٹیٹسمین نے گذشتہ اشاعتوں میں لکھا تھا کہ ٹرکی جرمنی کی سازش کا شکار ہو گئی ہے اور کوشش میں ہے کہ مصر پر حملہ کیا جائے اور اس غرض کی تکمیل کے لیے وہ مصر کی عام رائے میں ایک جوش و اشتعال پیدا کر رہی ہے۔

ہمارے نزدیک انگلستان کے پریس کی یہ روش جو بعینہ مسٹر گلیڈسٹون کی پالیسی کا عکس ہے۔ ایک سیاسی غلطی ہے جو برطانیہ کے لیے خطرہ سے خالی نہیں وردانیال کی بندش کا مسئلہ چھیڑ کر فضول بحث کرنا اجتماع افواج اور حفظ ماتقدم کو خطرناک ثابت کرنا ڈھالنا ایک ایسی خطرناک صورت اور بدترین نتائج کی موجب ہے جس پر غالباً انگلستان کے پریس نے کافی غور نہیں کیا۔

اگر ٹرکی روس کے خلاف کوئی کارروائی کر رہی ہے دو یونان سے اپنے مقبوضات واپس لینے کی کوشش میں ہے تو یہ کوئی خطرناک فعل نہیں۔ روس ٹرکی کا پرانا دشمن ہے اور اوسے اس جنگ میں روس سے ہر وقت خطرہ لگا ہوا ہے کہ کہیں ٹرکی کو مقبوضات پر یورش کرکے ٹرکی کو نقصان نہ پہونچائے لیکن اس سے برطانوی مفاد و اغراض کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہونچ سکتا اور ٹرکی کی یہ روش برطانوی اغراض کے کسی طرح بھی منافی نہیں ہے

ٹرکی کا ہرگز یہ ارادہ نہیں ہے کہ موجودہ جنگ میں وہ اپنے دوست سلطنت برطانیہ کو مزید پریشانی میں مبتلا کرے اور مصر کا مسئلہ چھیڑ کر عداوت مول لے۔ مسلمانان ہند یقین رکھتے ہیں کہ ٹرکی اس موقعہ پر ہرگز مصر کا مسئلہ نہ چھیڑے گی اور اس قسم کی کوئی حرکت اوس سے صادر نہ ہوگی جو برطانیہ کو مزید پیچیدگی میں مبتلا کرنے کے علاوہ خود ٹرکی کے لیے بھی خطرناک ہو۔

اگر ایک حد تک اسکو صحیح بھی مان لیا جائے کہ ٹرکی میں جرمنی کا اثر بہت زیادہ ہے اور ٹرکی جرمنی مشقت کو عاید قبول کر لیتی ہے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ٹرکی جرمنی کے ہاتوں کٹ پتلی بنکر اپنے منافع و مضرات پر بھی غور نہ کرے اور خواہ مخواہ جرمنی کے کہنے سے موجودہ جنگ میں شریک ہو جائے گی۔

ٹرکی ایک جنگ آزما حکومت ہے اوس نے اپنے دوران حکومت میں اس قدر جنگیں کی ہیں کہ اب تک کسی سلطنت کو اتنی جنگیں کرنے کا موقع نہیں ملا۔ لیکن ہاں ہم وہ کسی جنگ میں از خود شریک نہیں ہوئی تا وقتیکہ اوسے جنگ کرنے پر مجبور نہ کیا گیا۔ ٹرکی ایک صلح پسند اور امن جو حکومت ہے۔ حصول ممالک کی بد نما حرص اوسے نہیں۔ اوس کے پاس جسقدر ہے اوسی پر قناعت کیے ہوئے بیٹھی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ اس پر بھی اوسے چین سے نہیں بیٹھنے دیا جاتا اور آئے دن اوس کے ممالک پر یورش کیجاتی ہے۔ ایسی اگر وہ دوست نما دشمنوں کے مکر و فریب سے آگاہ ہو کر حفظ ماتقدم پر عمل پیرا ہو تو کونسے خطرے کی بات ہے۔

مسلمانان ہند کی دلی خواہش ہے کہ ٹرکی اور برطانیہ کی اتحاد قائم رہے۔ لیکن یہ دیکھ کر افسوس ہوتا ہے کہ انگلستان کے اخبارات عموماً اور اینگلو انڈین اخبارات خصوصاً ہمیشہ مسلمانوں کی دل آزاری کے لیے ٹرکی کے خلاف انگلستان کو ابھارا کرتے ہیں حالانکہ اب معاملات کی نوعیت اس طریقہ پر ہے کہ گلیڈسٹونی پالیسی ہرگز کار آمد نہیں ہو سکتی۔

ہم برٹش گورنمنٹ سے ملتمس ہیں کہ وہ انگریزی پریس کے لب و لہجہ کو درست کرنے کی طرف توجہ کرے اور اپنی ۷ کروڑ وفادار مسلمان رعایا کو دل آزاری سے محفوظ رکھے۔

تاریخ اسلام

(۲۲)

مذکورہ بالا جہالتوں اور گمراہیوں کے علاوہ عرب میں جنگ و جدل کا بازار بہت زیادہ گرم رہتا تھا گویا یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ جنگ و جدل عرب کی فطرت تھی بات بات پر جھگڑا اور بگاڑ ہو جاتا جو مدتوں اور کئی کئی پشتوں تک باقی رہتا تھا اور کینہ دور نہ ہوتا تھا۔

ایام جاہلیت کی لڑائیوں میں جنگ داحس اور جنگ بسوس بہت مشہور ہیں جو بہت معمولی بات پر شروع ہوئی تھیں اول الذکر بنیاد صرف یہ تھی کہ داحس نام ایک گھوڑا تھا۔ گھوڑ دوڑ میں جو عربوں کا ایک بہترین مشغلہ تھا۔ یہ گھوڑا دوسرے فریق کے گھوڑے سے آگے بڑھا چاہتا تھا اور بہت دور تک جا رہا تھا کہ ایک شخص نے اوسے بھڑکا دیا اور وہ بدک کر پیچھے رہ گیا اتنی سی بات پر وہ ہنگامہ کارزار گرم ہوا کہ قبائل کے قبائل تباہ و برباد ہو گئے اور ہزارہا آدمی مارے گئے۔ تقریباً ساٹھ برس یہ جنگ قبائل میں جاری رہی یعنی ۵۶۸ء سے ۶۲۸ء تک برابر ہوتی رہی اور اس وقت اس جنگ کا خاتمہ ہوا جبکہ برگزیدہ مذہب اسلام دنیا میں روشن ہوا اور فریقین جنگ میں سے بعض قبائل اسلام میں داخل ہو گئے۔

حرب بسوس کی بنیاد یہ تھی کہ ایک شخص کی اونٹنی کسی عورت کے کھیت میں چلا گیا تھا۔ کھیت والی عورت نے اونٹ کو مار کر نکال دیا۔ اونٹ والے نے اوس عورت کی چھاتی کاٹ لی۔ اس بات پر اونٹ والے اور عورت والے قبائل میں جنگ شروع ہوئی جو ۴۹۴ء سے ۵۳۴ء تک یعنی ۴۰ سال تک برابر جاری رہی ابتدا یہ جنگ قبائل بنی بکر اور بنی تغلب میں شروع ہوئی اور پھر فریقین جنگ کی حمایت میں دوسرے قبائل بھی شریک ہو گئے اور تمام عرب میں جنگ پھیل گئی اس جنگ میں ستر ہزار سے زیادہ آدمی مارے گئے

اسلام نے عرب کی تمام جہالتوں کو مٹایا اور عربوں کو ان خونریزیوں سے بچایا جو ان کی فطرت ثانیہ بن گئی تھی چنانچہ قرآن مجید میں اسکے متعلق ارشاد ہے۔

واذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا وکنتم علی شفا حفرۃ من النار فانقذکم منہا (پ ۴ س ال عمران ع ۱۱) اور خدا کا احسان جو تم پر کیا ہے یاد کرو کہ جب تم آپس میں دشمن تھے (یعنی اہل مکہ) تو اوس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈالی اور اب تم اوس کے فضل سے بھائی ہو گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے سو خدا نے اس سے تمہیں بچایا۔ مذکورہ بالا آیت میں اسکا ذکر ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کو اسی نعمت سے بچایا اور اسلام کی بدولت عربوں کو اس سے محفوظ رکھا اور وہ خونریزیاں اور خانہ جنگیاں جو عرب کی طبیعت ثانیہ تھیں یکلخت دور ہو گئیں اور وہ سب بھائی بھائی بن گئے۔

اسلام کا عرب پر یہ ایک ایسا احسان ہے جو بنی نوع انسان کے لیے بہت کچھ شکرگذاری کے قابل ہے۔

اعلان ضروری

عید کے موقع پر دفتر مدینہ ایک ہفتہ کی چھٹی لیا کرتا ہے لیکن امسال جنگ کی وجہ سے دفتر نے یہ چھٹی حاصل نہیں کی ارادہ تھا کہ عید الضحیٰ پر چھٹی حاصل کیجائے۔ لیکن اس مرتبہ یہ خیال کرکے کہ اہل جنگ کی خبروں کا انتظار رہتا ہے چھٹی نہیں لی گئی امید ہے کہ جسطرح دفتر اپنے معاونین کرام کیلیے تازہ ترین خبریں پہنچانے میں کوشاں ہے وہ بھی معاونین کرام توسیع اشاعت اور زر قیمت سے کارخانہ کی امداد فرمانے میں کوشش بلیغ سے کام لینگے تاکہ ہماری حوصلہ افزائی ہو۔

کے علاقہ میں جرمن نے شدید حملے کئے۔ اس اعلان سے یہ بھی واضح ہے کہ جرمن ہر مقام پر پسپا کر دیے گئے۔

۲۰۔ اکتوبر کا لندن کا ایک تار مظہر ہے کہ بمقام نیوپورٹ فرانسیسی بحری فوج کی جس کا کہ ۲۰۔ اکتوبر کو سرکاری طور پر ذکر کیا گیا ہے کامیابی کی تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام دن بحری فوج پر توپ خانہ سے گولہ باری ہوتی رہی۔ کہرے سے فائدہ اوٹھا کر دشمنوں نے جرمن کے خندقوں کی طرف ۵ منٹ بلا فاصلہ ہر ہوتے رات کو پیشقدمی کی۔ اون کو حکم دیا گیا تھا کہ بندوقیں سنبھال کر اونھوں نے سنگینوں سے ہولناک حملہ کیا جرمن کو سخت نقصان پہنچایا اور اون کے ۴۰۰ آدمی گرفتار کئے گئے فرانسیسیوں کے ۸۰ مقتول اور ۲۰۰ مجروح ہوئے۔

۲۱۔ اکتوبر کا پیرس کا ایک سرکاری تار بیان کرتا ہے کہ غنیم نے نیوپورٹ و ڈکسیموڈ اور لابیسی پر نہایت سخت حملے کئے۔ متحدہ فوج نے جملہ حملوں کو پسپا کر دیا۔ دوسرے مقامات پر کوئی قابل ذکر تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔

بحری

یہ خبر موصول ہوئی ہے کہ ٹرکی نے انگریزی یادداشت کے جواب میں "گوبین" اور "بریسلا" کے جرمن ملاحوں کو علیحدہ کرنے سے قطعی انکار کر دیا۔ ابتدا جنگ میں ہر دو جہازوں نے دردانیال میں پناہ لی تھی۔

ٹوکیو سے ایک سرکاری خبر بیان کرتی ہے کہ جرمن تباہ کن جہاز ایس ۹۰ "سنگٹاؤ" سے تاریکی میں فرار ہو گیا۔ جاؤ سے جانب جنوب ۶۰ میل یہ معلوم ہوتا ہے کہ ساحل پر زمین وہ جا لگا اور وہیں وہ پایا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ ڈچ پسنجر اسٹیمر "ونڈنشڈم" مسافروں کو لیجانے والا جہاز بحر شمالی میں ایک سرنگ سے ٹکرایا اوس کو امسٹرڈم لیجانے میں مدد دی جا رہی ہے۔

لیتھ کا ایک تار بیان کرتا ہے کہ مال لیجانے والا انگریزی جہاز "گلیشرا" ناروے سے ۱۴ میل کے فاصلہ پر ایک جرمن سبمیرن سے ڈبو دیا گیا۔

بنگال گورنمنٹ کے ایک سرکاری اعلان سے معلوم ہوا کہ جرمن کروزر "ایمڈن" جو کہ اتنے عرصہ تک گرفتاری بچتا رہا بحر عرب جزائر مالدیپ اور لنکا دیپ کے درمیان پھر نمودار ہوا جہاں اس نے ۱۵ لغایتہ ۱۹ اکتوبر پانچ جہازوں کو ڈبو دیا۔ انڈین نیوز ایجنسی بیان کرتی ہے کہ جو جہازیں ڈبو دی گئی ہیں وے "بیجو" (۳۰۰۰ ٹن) "ٹرائلس" (۷۵۶۲ ٹن) "کلان گرانٹ" (۳۵۰۵ ٹن) "چلکانا" (۵۲۱۵ ٹن) اور "بریسنگ" (۳۰۶۰ ٹن) کو ایمڈن نے گرفتار کر لیا۔ گذشتہ مہینہ میں بریسنگ کو بیرنی گرفتاری کی خبر دی گئی تھی۔

اون پانچوں جہازوں کو چھوڑ دیا ہے گئے ملاحوں اور مسافروں کی تعداد ۳۲۵ تھی۔ وے کوچین کے مقام پر جو کہ جنوبی مغربی ساحل پر مدراس کے مالابار میں ایک بندرگاہ ہے اتار دیے گئے ہیں۔

"بیلنڈ" "مینمو بہر" اور "ٹرائلس" نئے جہاز تھے چلکانا مسافروں کو لے جانے والا جہاز تھا۔

ایمڈن نے اس وقت تک ڈبوئے ہوئے جہازوں کی کل تعداد ۱۵ ہے۔ تجارتی نقصان کا تخمینہ ۳۰۰۰۰۰۰ پونڈ ہے۔

متفرقات

کناڈا میں انٹرپل سے ایک تار مظہر ہے کہ دو آسٹرین نے ایک بم کے گولہ سے ۵ مکانات تباہ کر دیا باشندے جن میں بہت سے روسی تھے حیرت انگیز طور سے بچ گئے۔ دونوں آسٹرین ہلاک ہوئے اموات کی تعداد نہیں معلوم ہوئی لیکن باشندوں میں سخت مجروح ہوئے۔

ریوٹر خبر دیتا ہے کہ جنگ کے اول دس ہفتہ میں انگریزوں کے صرفہ کا اوسط ۵ ملین پونڈ تھا۔ گذشتہ ہفتہ میں میدان جنگ کی فوج میں بہت زیادہ اضافہ کی وجہ سے مصارف ۶ ملین پونڈ تک بڑھ گئے۔ اس رقم میں غالباً بحری فوج کا صرفہ شامل نہیں ہے۔

(۵۱)

الہ آباد جمعہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۱۴ء

فرانس اور بلجیم میں جنگ

۲۰۔ اکتوبر کو لندن کا سرکاری محکمہ خبر رسانی اعلان کرتا ہے کہ پچھلے چار دنوں میں بلجین خندقوں میں ایک ۱۸ میل کی رن پر مصمم ارادہ کئے ہوئے قابض تھے کہ کثیر تعداد کا مقابلہ کر سکے اور بہ سپہ موقعوں پر انھوں نے بہادرانہ اور کامیاب کئے۔

امسٹرڈم کی ایک خبر مظہر ہے کہ جرمن نیوپورٹ تک پہنچنے کی کوشش میں جنگی جہازوں اور فرانسیسی توپ خانہ کے درمیان گرفتار ہو گئے۔ کہا جاتا ہے کہ اب جرمن ڈل مڈلکرکی کے قریب خندقیں تیار کر رہے ہیں۔ یہ خبر موصول ہوئی ہے کہ متحدہ فوج گھینٹ جانے والی ریلوے کو تباہ کر دیا

روس

روسی صدر مقام کا ایک اعلان بیان کرتا ہے کہ روسی ۲۵۰ میل تک سامنے کے جانب دریائے بزورا زیرین سے جو کہ دریائے وسچولا کی معاون ہے کارپیتھین پہاڑ کے پہلو سے تک غنیم سے مقابلہ میں مصروف رہے۔ گلیشیا میں جنگ کے بعد روسی جرمن کے مقابلہ میں جمع ہونے لگے جو کہ سیلمنرزنیو گورڈ اور اولکسز کے مقامات کے سامنے کثیر فوج بہلا رہے تھے اور حملہ آور تھے۔ روسیوں نے دشمن کی نقل و حرکت کو دریائے کی کثیر تعداد سے جنگی امداد میں توپ خانہ بھی تھا گھیر لیا۔ چند روسی فوج کو اس کارروائی تکمیل میں تیزی سے بڑھتے ہوئے دریاؤں اور خوفناک سڑکوں سے ہو کر متواتر بارش میں کئی بار تیز رفتاری سے ۱۲۵ میل طے کرنا پڑا۔ وسط اکتوبر میں روسی اپنے مقاموں پر قابض ہوئے ساتھ ہی ساتھ جرمن نے پیش قدمی جاری رکھی۔ اور دشمنوں نے دریائے وسچولا کے بائیں کنارے پر مضبوطی سے قبضہ کر لیا اور وارسا کے قریبی قلعوں تک پہنچ گئے۔ جرمن نے اون مقامات پر مورچہ بندی کی اور بہت سی توپیں یہاں لائے۔

۱۳۔ اکتوبر کے بعد وارسا اور کازنیس کو علاقہ میں روسی امدادی فوج کے ساتھ جو بذریعہ ریل لائی گئی تھی حملہ آور ہوئے۔ جرمن نے بلونی اور میز سنو کے لائن کو انہا خاص مقام بنایا اور ۱۵۔ اور ۱۶۔ اکتوبر کو بے سود مقابلانہ حملے کئے۔

بحری

محکمہ بحری کا ایک اعلان مورخہ ۲۱۔ اکتوبر مظہر ہے کہ دو "سیورن" "ہمبر" اور "مرسے" مانیٹر بلجین ساحل پر حال ہی میں جرمن کے داہنے بازو پر گولہ باری کرنے میں مصروف تھے۔ ہلکے جہاز ہونے کی وجہ سے وے کنارے کے نزدیک تک پہونچ سکے اور خشکی پر جنگی کارروائیاں کی کامیابی میں اونھوں نے بہت زیادہ امداد دی۔ اونھوں نے فوج کو متعدد کی توپوں کے نیوپورٹ کی محافظت کی امداد کی غرض سے خشکی پر اتارا اور قابل تحسین کام کیا۔

ریوٹر خبر دیتا ہے کہ انگریزی ہلاک کرو "اٹینوڈا" ایک جہاز جس کا وزن ۱۰۰ ٹن ہے اور ۱۸۹۶ء میں تعمیر ہوا تھا اپنے ملاحوں کو خشکی پر اتارنے کی غرض سے دوشنبہ کی صبح کو بمقام ڈوور واپس آیا۔ یہ ملاح جرمن پر گولہ باری کرنے وقت گولوں سے مجروح ہو گئے تھے۔

۵۲

الہ آباد شنبہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۱۴ء

فرانس اور بلجیم میں جنگ

۲۲ اکتوبر کو لندن کے سرکاری محکمہ رسانی نے ایک اعلان شائع کیا ہے کہ حسب استدعا سپہ سالاران متحدہ افواج محکمہ بحری نے جہازوں کا ایک چھوٹا بیڑہ مع دو بم گولہ پھینکنے والی توپوں کے بلجین ساحل پر روانہ کیا ہے اور ۱۹۔ اکتوبر سے جرمن کے بازو پر متواتر گولہ باری کی جا رہی ہے اور بحری حبارے جانچ پڑتال کر رہے ہیں غنیم کو کثیر نقصان پہنچایا گیا ہے۔ لیکن جہازوں کو اون کی اعلیٰ نشانہ بازی کی وجہ سے کوئی ایسا نقصان نہیں پہنچا۔ ریاڈمیرل ہوڈ کمانڈر ہیں۔

۲۲۔ اکتوبر کا امسٹرڈم کا ایک تار مظہر ہے کہ "سٹینڈرڈ" کے بالو کی نیچی پہاڑیوں سے انگریزی جنگی جہاز جو پورٹ کے کچھ فاصلہ پر جرمن کے خلاف فرانسیسیوں کی امداد جنگی کارروائی کرتے ہوئے دکھائی دیئے۔ میرا کرکی اور مڈل کرکی سے توپوں کی گولہ باری برابر جاری ہے انگریزی ہوائی اڑنے والے غنیم کے مورچوں کا پتہ لگا رہے تھے اور فرانسیسی و بلجین فوج نے جرمن کو دریائے الیسر کے کنارے سے پسپا کر دیا جہاں بند کھول دیئے جانے سے تمام علاقہ میں سیلاب آگیا۔ ان مشکلات نے جرمن کو روک دیا اور اون کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ بیشمار جرمن مجروحین بلجیم کے شمال جانب سے گذر رہے ہیں۔ یہ خبر موصول ہوئی ہے کہ جرمن کی بھاری توپیں انگریزی جنگی جہازوں کے مقابلہ میں استعمال کئے جانے کے لئے پہنچ گئی ہیں۔ میدان کارزار کے علاقہ میں تمام مواضعات تباہ ہو گئے ہیں۔

۲۲۔ اکتوبر کی رات کو گیارہ بجے پیرس سے ایک سرکاری بیان شائع ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ غنیم کی کارروائیاں سست نہیں پڑیں۔ بحر شمالی اور لابیسی کی مابین پر کارروائی بہ استواری سے جاری ہے گو بلجین و فرانسیسی انگریزی فوجوں کو جرمن پیچھے ہٹانے میں کامیاب نہیں ہوئے۔ اسی طور پر لابیسی اور دریائے وارز کے درمیان بھی غنیم نے بڑی کوشش کی مگر کسی مقام پر کامیاب نہیں ہوا۔ متحدہ فوج نے ارگون کے علاقہ میں کچھ پیشقدمی کی ہے اور وڈن کو جانب شمال بھی اون کو کچھ کامیابی ہوئی ہے۔ نیز دیور کے علاقہ میں بمقام سیمپلن اونھوں نے ایک حملہ کو پسپا کر دیا۔

بحری

جہازی بیڑے کے اوّل مراسلہ میں جس کو کہ مختلف امیر البحر نے خصوصاً ہلیگولینڈ کی لڑائی کی بابت ۲۲ اکتوبر کو شائع کیا بہت سے افسران اور ماتحتان کی بہادرانہ کارگذاری کا بیان کیا گیا ہے۔ اون میں لڑائی کے دلچسپ تفصیلی حالات درج کئے گئے ہیں اور بیان کیا گیا ہے کہ سمندر میں تلاطم ہونے کی وجہ سے سبمیرن کا پتہ بہ آسانی لگ گیا۔ جنگی کروزر "کوئین میری" جو کہ اپنی قسم کا بالکل جدید جہاز ہے۔ دو مرتبہ حملہ کیا گیا مگر کپتان کی ہوشیاری کے بدولت تارپیڈو سے بچتا رہا۔ جنگی کروزر لائن کی گولہ اندازی بہت اچھی تھی۔ اس نے غنیم کے کروزر کو دو ہی زد میں ڈبا دیا۔ کوکہرہ پڑ رہا تھا اور سب جہاز نہایت تیزی سے جاری تھے۔

کوڈر کیز خبر دیتا ہے کہ اعلان جنگ کے تین گھنٹہ بعد ہیلیگولینڈ کے گرد دو سبمیرن نے مع فائر ڈریک اور راجر تباہ کن جہازوں کی سراغ رسانی کی۔

قابل قدر یادداشتین

گوشت کو سڑنے سے بچانا

اگر گوشت کو کسی دور مقام پر بھیجنا ہو یا کچھ دن رکھنا ہو تو وہ بدبودار ہو جاتا ہے لیکن سائنسدانوں کی قربان جائیے جنھوں نے گوشت کو سڑنے سے بچانے کیلئے نہایت عمدہ نسخہ تیار کر دیا ہے جس سے مدتوں گوشت بدستور رہ سکتا ہے۔ جب گوشت رکھنا یا کہیں بھیجنا منظور ہو تو۔ کلورائڈ آف لایم۔ گلیسرین۔ مشک۔ کافور۔ مینول ہموزن ملا کر حل کریں۔ جب خوب حل ہو جاوے تو کسی موٹے کاغذ پر ایک طرف اس کو برش سے لگا دیں اور خشک ہونے پر مصالے والے طرف میں گوشت کو لپیٹ کر محفوظ رکھیں۔ اس ترکیب سے مدتوں گوشت خراب نہ ہو گا۔

چاقو یا چھریاں صاف رکھنا

جو چھری یا چاقو استعمال میں نہ آتا ہو اس کو چونہ قلعی۔ یا لکڑی کے برادے میں دبا کر رکھیں یا سرسوں کے تیل میں بھگو رکھیں۔ اس طریقے سے زنگ نہیں لگتا۔

ہاتھی دانت

اگر ہاتھی دانت کی کوئی چیز زنگ آلود ہو جائے یا اور کسی قسم کے دھبے اسپر آجاویں تو اسپرٹ واین میں کپڑا تر کر کے اس سے رگڑیں جب صاف ہو جائے تو گرم پانی سے دھولیں

خادم قوم۔ شیخ عنایت محمد آرٹسٹ
موچی گیٹ لاہور

انگلستان میں تبلیغ اسلام

مولوی صدرالدین صاحب کا تازہ خط

لورپول

ایک نیا مسلمان "ابوبکر"

برادران! السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

جب سے میں یہاں پہونچا ہوں یہ خیال بار بار دل میں آتا رہا کہ لورپول کی جمعیت اسلامیہ کی خبر لیجائے وہاں تجدید کام ہو اور اون لوگوں میں تازہ روح اسلامی پھونکی جاوے۔ یہ تو اللہ تعالے کا محض فضل ہے کہ نئے مسلم ہوئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تنیچ آتے رہتے ہیں لیکن جو لوگ پہلے ہی سے اس پاک مذہب کو اختیار کر چکے ہیں اون کی خبر لینا اور اون کا ایک رشتہ میں منسلک کرنا بھی تو نہایت ضروری اور مفید ہے اخوم اور کرم معظم جناب خواجہ کمال الدین صاحب سے کئی دفعہ اس کا تذکرہ ہوا اور اونھوں نے ایک دفعہ لورپول جانے کا ارادہ بھی کیا۔ لیکن کثرت کام نے انھیں اجازت نہ دی میں نے اس ہفتہ میں بڑی مشکل سے دو دن وہاں صرف کرنے کے لیے نکالے۔

"لورپول" ایک وقت یہاں اسلامی تحریکات کا مرکز تھا اور یہ بھی سنا ہوا تھا کہ وہاں پچاس ساٹھ گھر مسلمان ہیں۔ اس امر کی بھی اطلاع تھی کہ اس شہر میں ایک مکان بطور مسجد ہوتا تھا سب امور یہ تقاضا کرتے تھے کہ اس شہر کی اور اون مسلمانوں کی زیارت کی جاوے اور اس بیت اللہ کو بھی دیکھ کر دل خوش کیا جاوے جس کا شہرہ دور دور تک پہونچ چکا ہے۔ ان حالات کے ہوتے ہوئے قدرتی طور پر یہ بھی توقع ہوتی ہے کہ وہاں اسلامی رنگ دیکھنے میں آئے گا۔

لیکن جب وہاں پہونچا تو معلوم ہوا کہ گویا کبھی کوئی اسلامی تحریک یہاں ہوئی ہی نہ تھی۔ اس وقت تک کل تین گھروں کا پتہ لگ سکا جن میں سے دو گھروں کے آدمی تو لورپول کے ٹیمپل پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ اور تیسرے گھر میں میرے پہنچنے کی خبر ہی نہ تھی ان تینوں گھرانوں کو میرے جانے سے آپس میں ملاقات کا موقعہ ملا اور میں نے تعجب سے یہ الفاظ اون کی زبان سے سنیں کہ شیخ عبداللہ کوئلم صاحب کے چلے جانے کے بعد وہ لوگ کبھی ایک دن کے لیے بھی آپس میں اکٹھے نہیں ہوئے۔ اور علاوہ ان تین گھروں کو چوتھے مسلمانوں کے گھر کا نہیں کوئی علم نہ تھا العجب ثم العجب حیران سے پورانے نام طلب کئے۔ کوئی تیس کے قریب نام لے شیخ عبداللہ کوئلم صاحب کے صاحبزادگان کو ذمہ یہ کام ڈال آیا ہوں کہ ان تیس کے قریب مسلمانوں کو گھر والوں کا سراغ لگائیں اور اون کے پتے مجھے تحریر کریں تاکہ او نھیں رسالہ اور کتابیں بھیجنے کا انتظام کیا جاسکے اور خط و کتابت کی جاوے۔

میرا ارادہ ہے کہ انگلستان کے پورانے نو مسلموں کی فہرست مہیا کروں اور پھر اس فہرست کو شائع کر کے انگلستان کے مسلمانوں کے لیے یہ سہولت پیدا کی جاوے کہ وہ آپس میں تبادلہ خیالات کر سکیں اور اون کو اپنی جمعیت کا علم ہو اور اس سے ضرور ایک گونہ طاقت پیدا ہوتی ہے۔ اس سے پیشتر شاید اس امر کا اظہار کا موقعہ نہیں ملا کہ خالد شیلڈریک اور یحییٰ پارکنسن کے علاوہ ایک اور بڑا فاضل مسلمان بھی انگلستان میں موجود ہے جو فلسفہ علوم مشرقیہ میں ڈاکٹر کی ڈگریاں حاصل کر چکے ہیں اون کا نام نامی پروفیسر ہارون مصطفےٰ لیون ہے وہ بھی اپنے رنگ میں تبلیغ اسلام کرتے ہیں اون سے ہماری خط و کتابت ہے اون کے شہر ناٹنگھم میں تین مسلمان ہیں۔ خاص ووکنگ میں ایک مسلم سوسائٹی بھی قائم کی گئی ہے جس میں پچاس کے قریب تو وہ نو مسلم شامل ہیں جو ابھی ہمارے سلسلہ میں شامل ہوئے ہیں اور یورپینوں میں سے مسٹر عثمان الہدی مسٹر عمر مسٹر خالداد وسٹر یحییٰ ہیں۔ اور مذکورہ بالا ڈاکٹر ہارون مصطفےٰ جن کو وائس پریسیڈنٹ بنایا ہے اور لارڈ ہیڈلے باتقاضہ اس انجمن کے پریزیڈنٹ ہیں۔ امام مسجد ووکنگ اس انجمن کا سرپرست ہے۔ اس انجمن کی تمام کارروائی پر اس کا صاد ہونا لازمی ہے۔

لورپول سے موجودہ تین گھروں کے متعلق۔ اور مسجد کا تعلق کچھ سننا آپ کی دلچسپی کا موجب ہوگا۔ ایک گھر میں تو ایک ستر ۷۰ سالہ خاتون ہیں جن کا ایک نوجوان صاحبزادہ ہے۔ یہ دونوں ماں بیٹا بڑے پکے مسلمان ہیں اور دونوں مصنف ہیں۔ سوائے تصنیف اون کو کوئی کام نہیں۔ اپنی تصنیف میں اون کا خیال رہتا ہے کہ جس موقعہ پر کسی اسلامی تعلیم کا ذکر کریں یا کسی اعتراض کا جواب دیں۔ دوسرے صاحب لورپول کے ساتھ کے شہر میں رہتے ہیں اون کا نام مسٹر مارٹیمور ہے۔ تیسرے گھر کو تو تمام اسلامی دنیا جانتی ہے وہ شیخ عبداللہ کوئلم صاحب کا خاندان ہے۔ اون کے ایک صاحبزادہ بلال کوئلم صاحب وکیل ہیں اور دوسرے احمد کوئلم صاحب ایم۔ اے اب صرف کلارک ہیں۔ یہ صاحب پہلے ترکی کی طرف سے وائس کونسل تھے۔ لیکن باپ پر جو مصیبت آئی تو ان کا کام بھی بگڑ گیا۔ شیخ صاحب کی دو صاحبزادیاں ہیں جو بڑی لائق ہیں ایک کا نام حلیمہ کوئلم صاحبہ ہے اور دوسری کا نام حنیفہ کوئلم صاحبہ ہے۔ ہمارے دوستوں کو یہ خبر سنکر خوش ہونی کہ شیخ عبداللہ کوئلم صاحب ابھی تک زندہ ہیں اور اون کا پتہ میرے پاس موجود ہے۔ دوستوں کو ساتھ انشاء اللہ خط و کتابت جاری کرنے دلاتا ہوں شیخ صاحب موصوف کی تصویر اون کے صاحبزادگان نے مجھے دکھائی قد ساڑھے پانچ فٹ سے کچھ کم تیلے دبلے سے انسان ہیں چھوٹی سی ریش مبارک ہے اور ابھی خاصی موقعہ میں ہیں وہ وکیل تھے اور ایک اسلامی پرچہ جس کا نام ہلال تھا اوسکے ایڈیٹر تھے آپ نے کئی ایک کتابیں اسلام پر لکھی ہیں آپ نے ۱۸۸۷ء میں اس پاک مذہب کو قبول کیا اور چونکہ آپ کو علمی قابلیت بہت اعلی تھی اور ساتھ ہی بڑے مقرر اور خوش لسان تھے اور وکالت کی وجہ سے اللہ تعالے نے وجاہت بھی عطا کر رکھی تھی۔ اس لیے اونکے ہاتھ پر پچاس ساٹھ آدمیوں کو دائرہ اسلام میں شامل ہونے کی توفیق اللہ تعالے نے دی۔ چھ سال ہوئے ہیں اون پر ایک مقدمہ بن گیا جسکی وجہ سے وہ مفرور ہوگئے اور اون کے پیچھے وہ مکان جو بطور مسجد کے استعمال ہوتا تھا گورنمنٹ نے ضبط کر لیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مقدمہ کا لفظ سنکر ممکن ہے طرح طرح کے خیالات ناظرین کے دل میں پیدا ہوں۔ اس لیے میں اس کا مجملاً ذکر کر دیتا ہوں۔

اونہوں نے کسی مقدمہ میں یہ کہا کہ ۱۹۰۸ء میں وہ فلاں وقت گلاسکو کی کچہری میں تھے۔ مجسٹریٹ نے سرکار کو اس بات کے ثبوت مہیا کر دئے کہ وہ اس دن لورپول میں تھے۔ اللہ تعالے خوب جانتا ہے کہ اصل معاملہ کیا تھا۔ لیکن تحقیقات میں سارا کام فیصلہ ہوجاتا ہے گواہی پر۔ شیخ صاحب غیور تھے۔ جب اونھوں نے دیکھا کہ شل سخت اون کے برخلاف ہی تو اونھوں نے اپنا وطن چھوڑنا اپنے لیے بہتر سمجھا۔

شیخ صاحب موصوف علاوہ فصیح اللسان ہونے کے دل کے بڑے مضبوط تھے جب مصر میں انگلستان کی فوج جانے لگیں تو اونھوں نے لورپول میں ایک سخت فتویٰ جاری کیا جس میں نو مسلموں کو مصر کے مسلمانوں کے مقابل میں لڑنے سے منع کیا۔ اگرچہ حکام نے اس پر نوٹس لیا لیکن اونھوں نے پروانہ کی اس سے بھی اون کی ہمت اور شجاعت کا پتہ چلتا ہے۔ کوئی شخص جو بے ہمت ہو اور رائے کا صائب نہ ہو اس سے یہ نہیں ہوسکتا کہ کامیابی کے ساتھ کسی کی امامت نباہ سکے

یہاں کے نو مسلموں کے ساتھ بڑی پرلے درجہ کی محبت اور ہمدردی کی ضرورت ہے۔ لیکن بڑی مضبوط رائے کی بھی ضرورت ہے۔ نئے ناز بھی دیکھنے ہیں اور اون کو ناحق بھی چلانا ہے۔ کوئی پالیسی نہ ہونی چاہئے شیشہ کی طرح صاف قلب ہونا چاہئے جتنا بھی یہ لوگ ہمارے اندرونی حالات کو مشاہدہ کریں اتنا ہی اون کو محبت زیادہ ہو اور یہ بھی محسوس کریں کہ ہمارے علوم و تجارت سے بڑھ کر روحانی اسلام میں ہے۔

اب مسجد کا حال سن لیجئے جس روز میں وہاں پہونچا اسی وقت سے بیت اللہ کی زیارت کا ولولہ دل میں تھا یہ مکان ایک مشہور بازار میں واقع ہے۔ وہاں گئے بہت کوشش کی لیکن کسی نے اجازت نہ دی۔ دوسرے دن ایک افسر سے جسے ملاقات کی۔ اونھوں نے نہایت مہربانی سے اپنے ایک افسر کو ساتھ کر دیا اور اونھوں نے مکان دکھایا وہاں ایک نیشنل ڈیپارٹمنٹ ہے تین منزلہ مکان ہے سہ منزل میں دو کمرے ہیں اور نیچے ایک نہ خانہ ہے جس میں غرباء کو وقتاً فوقتاً کھانا کھلایا جاتا ہے اور مکان کے پیچھے ایک چھوٹا سا ہال ہے جس میں لیکچر ہوا کرتا تھا۔ اس مکان پر ایک بورڈ لگا ہوا ہے جس پر ہلال اور دیگر اسلامی علامات ہیں وہ بورڈ اب بھی موجود ہے اسی مکان میں ایک افسر سے ملاقات ہوئی خدا کی قدرت دونوں نے دونوں اسلامی ٹنٹلوسن کر دیکھی

ظاہر کرنے لگے اور آخر میں صاف کہدیا کہ میں اپنے رسالہ بھیجا کریں۔ ہم تو اسلام پر عاشق ہیں نام عبداللہ رب نواز میرا ارادہ ہے کہ علاوہ اسکے ۔۔۔ نو مسلموں کی فہرست تیار کر وہ اون کو رشتہ اخوت میں منسلک کئے پھر دیا جاوے وہاں کچھ میل ملاپ کا سامان کیا جاوے وہاں اسلامی تحویل موجود ہے جلد ترقی کی صورت ہوسکتی ہے۔ اللہ تعالے نے چاہا تو سامان کر دے گا وقت ہے کہ کام اہم ہے اور یہاں میں اکیلا ہوں مختلف اطراف توجہ چاہتے ہیں۔

ابوبکر کا نام تو آپ نے سر عنوان پڑھ لیا ہے یہ ایک بزرگ ہیں امریکہ کے۔ انھوں نے خط لکھ کر کچھ چندہ بھیجا ہے اور اسلام قبول کیا ہے اون کا خاندانی نام بیکر ہے انکو نام ابوبکر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالے اون کے لیے یہ نام بابرکت کرے حضرت ابوبکر صدیق کی طرح یہ بھی اون کے نقش قدم پر چلکر اسلامی خدمت بجا لاویں آمین۔ کچھ اور بھی خوشخبری ہے انشاء اللہ اگلے ہفتہ پختہ ہو جاوے گی۔ خاکسار

صدرالدین۔ امام مسجد ووکنگ
بقلم خود ۔۔۔

مطبوعات جدید

رسالہ معلومات ہندوستان میں اس وقت تک اردو کے جس قدر رسائل نکلے یا اس وقت نکل رہے ہیں اون سب میں نوعیت کے لحاظ سے رسالہ معلومات سب سے زیادہ مفید دلچسپ اور قابل قدر ہے۔ اس رسالہ میں ایک مضمون بھی ایسا نہیں ہوتا جو ضروری معلومات ۔۔۔ خواہ تاریخی ہو۔ علمی۔ اقتصادی اور لٹریری مضامین کے علاوہ بہترین و لطیف تازہ خیالات کا ایک پاکیزہ حصہ ہوتا ہے۔ تصاویر کے ذریعہ سے جذبات قلب کی صحیح ترجمانی ہوتی ہے۔ مسٹر عبدالغنی بی۔ اے علیگ قابل مبارکباد ہیں کہ جن کی قابلیت اور کوشش سے اردو کے موقت اشیوع رسائل میں معلومات جیسے قابل قدر پرچہ کا اضافہ ہوا۔ ہم باصرار سفارش کرتے ہیں کہ علم دوست اصحاب اردو کے اس بہترین رسالہ کو خرید فرمائیں اور لائق ایڈیٹر کی کوششوں اور بہترین معلومات سے فائدہ اوٹھائیں۔ یہ رسالہ اس قابل ہے کہ ہر ایک شخص اس کا مطالعہ کرے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ نہایت عمدہ قیمت ۔ سالانہ۔ قیمت میں تخفیف کر دی جائے تو ہمارے نزدیک زیادہ مناسب ہے۔

لکھنؤ۔ جھوائی ٹولہ سے ۔ قیمت پرنمونہ ملتا ہے

اسوۂ حسنہ عمدہ مذہبی رسائل کی سلطنت کو اس وقت بہت ضرورت ہے۔ لیکن افسوس بہت کم مذہبی رسائل ایسے ہیں جو لائق مطالعہ سمجھے جائیں۔ حال میں میرٹھ سے

امروہہ سے ایک ماہوار رسالہ نکلنا شروع ہوا ہے جسکی نسبت کہا جا سکتا ہے کہ اردو میں مسلمانوں کا ایک بہترین مذہبی رسالہ ہے جو مشاہیر اہل قلم کے مفید۔ دلچسپ اور بہترین مضامین سے آراستہ ہوتا ہے اس وقت تک دو نمبر شائع ہو چکے ہیں لیکن ہر ایک نمبر بڑھا چڑھا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ جلد یہ رسالہ چوٹی کا رسالہ بن جائے گا۔ لکھائی چھپائی اوسکا عمدہ ہے اور قیمت نہایت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ آٹھ آنے سالانہ۔ امید ہے کہ مسلمان اس کی قدر کریں گے۔

مولوی محمد انوار صاحب ہاشمی پرنٹر و پبلشر رسالہ کی بہرہ نسیم ... کے پتہ پر خط و کتابت کیجائے۔

فانوس خیال

ادب اردو کا ایک ماہوار رسالہ ہے جو ہمارے خواجہ تاش جناب رسا مرحوم کی یادگار میں ... سے جاری کیا گیا ہے۔ رسالہ اگرچہ ابتدائی حالت میں ہے تاہم ... ہے۔ مضامین متوسط درجہ کے ہوتے ہیں البتہ پہلے اس رسالہ میں بعض مضامین (جن کی نسبت کہا جاتا ہے کہ وہ ابتدائی مضامین تھے) نہایت ... نکل چکے ہیں جن میں بجز الفاظ کی شان و شوکت کے ... کوئی کام کی بات نہ تھی۔ جناب ... کو چاہیے کہ وہ اعلیٰ مضامین حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ ملک میں اچھا لکھنے والے بہت ہیں اور ہمارا خیال ہے کہ اچھا لکھنے والے اجرت کے خواہاں بھی نہیں۔ اگر ایڈیٹر صاحب نے توجہ فرمائی تو ہمیں امید ہے کہ فانوس خیال کمزوریوں کو دور کر کے جلد ایک لٹریری رسالہ بن جائے گا۔ اور اردو کی خدمت کر سکے گا۔ پرانی نظموں کی اشاعت سے بھی احتراز لازم ہے۔ قیمت رعایتی عہ رسالانہ زیادہ نہیں۔ لکھائی۔ چھپائی اور کاغذ مناسب ہے۔

شمس العلوم بدایون

ایک ماہوار رسالہ ہے جسکے سرورق پر لکھا ہے۔ علمی، مذہبی۔ فقہی۔ اخلاقی۔ تاریخی۔ اور صوفیانہ ناقد کا ماہوار رسالہ۔ دو نمبر شائع ہو چکے ہیں جو بحیثیت مجموعی غنیمت ہیں۔ مولوی عبد الماجد صاحب قادری ایڈیٹر رسالہ سے التماس ہے کہ سرورق کے عنوانات پر غور فرما کر مضامین فراہم کریں اور رسالہ کو عام فہم بنانے کی زیادہ کوشش کریں۔ لکھائی۔ چھپائی نہایت معمولی۔ قیمت عہر۔ اگر توجہ کی گئی تو رسالہ کا عمدہ ہو جانا مشکل نہیں ہے۔

اسرار دربار حرام پور

گذشتہ سال مولانا عبد الحلیم صاحب شرر ایڈیٹر رسالہ دلگداز و مشہور ناولسٹ نے "حسن کا ڈاکو" نامی ایک ناول لکھا تھا جس میں دیسی والیان ریاست کی ناگفتہ بہ حالت کا منظر دکھایا تھا یہ ناول ملک نے نہایت دلچسپی سے پڑھا اور امید ہے کہ ملک کو اس سے فائدہ بھی پہونچا ہوگا۔ کیونکہ مولانا موصوف نے "حسن کا ڈاکو" لکھ کر نہ صرف ... کی طرح اپنے ملک کی حالت درست کرنے کا اہم فرض انجام دیا تھا بلکہ دیسی والیان ریاست کی آرام زندگی سے پردہ اوٹھا کر یہ بھی دکھایا تھا کہ ہندوستان کی تباہی و افلاس کا موجب یہی امور ہیں جو اس وقت دیسی ریاستوں کے فرمانرواؤں میں پائے جاتے ہیں۔ اسی سلسلہ میں مولانا نے اسرار دربار حرام پور کے عنوان سے ایک دلچسپ ناول لکھنا شروع کیا ہے جو چھوٹے چھوٹے حصص میں نکل رہا ہے۔ جس کے دو نمبر اس وقت تک شائع ہو چکے ہیں۔

اسرار دربار حرام پور کے مطالعہ سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ ہمارے دیسی والیان ریاست کے زندگی رعایا کے آرام و آسائش کے لیے نہیں بلکہ عصمت دری و مظالم کے لیے ہے۔ اگر اسرار کے واقعات کو صحیح مانا جائے (اور کوئی وجہ نہیں کہ واقعات صحیح نہیں ہوں۔ کیونکہ مولانا نے دوسرے نمبر میں ایک جگہ لکھا ہے کہ ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ یہ کن کن والیان ملک اور کن کن رئیسوں کے حالات ہیں مگر اس پر ہم حلف کے ساتھ بیان کرنے کو تیار رہیں کہ ان میں سے ایک واقعہ بھی غلط اور بے اصل نہیں) تو ہمیں کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے ملک پر جو مصائب ٹوٹ رہے ہیں اور جو سختیاں پائی جاتی ہیں وہ ہمارے ہی اعمال کے نتائج ہیں۔

ہم مولانا موصوف کی کوشش اور جرأت کو دل سے مبارکباد سمجھتے ہیں کہ انھوں نے مخالفوں کے سب و شتم اور ناجائز دباؤ سے متاثر نہ ہو کر اپنا فرض خوبی کے ساتھ ادا کیا ہے اور انشاء اللہ العزیز آئندہ بھی اسی طرح اپنا کام کرتے رہیں گے۔ جن اصحاب نے حسن کا ڈاکو دیکھا ہے وہ اسرار دربار حرام پور ضرور مطالعہ کریں۔

دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ مولانا کی کوششوں کو کامیاب فرمائے اور ہمارے سردار و والیان ریاست اس ذریعہ سے اپنی زندگی کی تاریکی کو مٹائیں۔ اور ملک و قوم کی خدمت اپنا فرض سمجھیں۔ دونوں حصے ... کی قیمت ... ہے۔

حکیم محمد سراج الحق صاحب منیجر دلگداز کٹرہ بزن بیگ سے ملیں گے۔

انتخاب نظام المشائخ

نظام المشائخ علم تصوف کا ایک وقیع ماہوار رسالہ دہلی سے شائع ہوتا ہے۔ جس کے سرپرست مشہور اہل قلم خواجہ حسن نظامی ایڈیٹر ملا محمد الواحدی صاحب ہیں۔ مذکورۃ العنوان مجموعہ اسی رسالہ کی تین ابتدائی ششماہی جلدوں کا انتخاب ہے۔ جس میں (۱۷) چوبیس کے مضمون درج ہیں۔ چار مضمون خواجہ حسن نظامی صاحب کے ہیں اور باقی دوسرے مشاہیر اہل قلم کے۔

خواجہ حسن نظامی صاحب کی تحریر ایک خاص دلچسپ رنگ رکھتی ہے جسکو ہر طبقہ کے لوگ نہایت شوق سے مطالعہ کرتے ہیں۔ اس انتخاب میں آپ کے چار دوال مضامین دیکھنے کے قابل ہیں جن میں تخیل نوازی اور لٹریچر کا خاص حصہ ہے۔

انتخاب کے شروع میں ایک دیباچہ ہے جسمیں خواجہ حسن نظامی صاحب نے نظام المشائخ کے اجرا اور ملا محمد الواحدی صاحب کی شخصیت پر ایک دلچسپ نظر ڈالی ہے۔ خواجہ حسن نظامی صاحب اور ملا محمد الواحدی صاحب کی تصاویر بھی انتخاب کے شروع میں لگائی گئی ہیں۔ لکھائی چھپائی نفیس سرورق عمدہ اور کاغذ معمولی ہے حجم ۱۳۲ صفحات قیمت ۱۲ر نظام المشائخ کے خریداروں سے آدھی قیمت لیجاتی ہے۔

ملنے کا پتہ۔ منیجر نظام المشائخ دلیب دہلی

شہزادہ یوسف اور حکیم ملوسر

یہ قابل قدر کتاب ڈاکٹر مرزا اسفند علی صاحب مرحوم سابق سرجن کیپٹن فوج سرکار نظام نے تالیف کی ہے۔ جس میں ایک قصہ کے پیرایہ میں ترک دنیا کی ترغیب حسن سلوک کی تعلیم اور بہت سی نادر نکتیں اور مفید نصیحتیں تحریر کی ہیں اسکے مطالعہ سے ایسی دلچسپ اور مفید معلومات حاصل ہوتی ہیں کہ اگر انسان اون پر غور کرے اور اپنی زندگی کو اون کے مطابق بسر کرے تو کامل انسان بن سکتا ہے۔ یہ لائق مطالعہ کتاب مدارس یونیورسٹی کے امتحان انٹرنس میں بھی شریک ہو چکی اور اب ریاست نظام دکن کے امتحان مڈل میں شریک ہے۔ قیمت عہ کسی قدر زیادہ ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ ہے۔ حجم ۱۳۶ صفحات

ملنے کا پتہ۔

منشی ریاست علی صاحب مرزا الفنٹ سکینڈ لانسر امپریل سروس ٹروپس حیدر آباد دکن۔

تین ضروری مضامین

ماسٹر احمد حسن صاحب فرید آبادی نے نئی کی فلاسفی اور بیسٹ پالیٹکس دیہاتی و شہری زندگی پر نظر۔ نری قحط و افلاس پر ضروری خیالات، یہ تین مضمون اخبارات میں دیکھے تھے اب اون کو مفید سمجھ کر کتابی صورت میں شائع کیا ہے۔ مضامین اچھے ہیں لیکن ہمیں یہ بہت برا معلوم ہوتا ہے کہ عموم المنفعت چیزوں کو بعض مخاصمات نیز مذہبی مسائل سے آلودہ کر کے اون کی نفع کو کیوں زائل کر دیا جاتا ہے۔ اس رسالہ میں مذہب احمدی کی تبلیغ بھی ساتھ ساتھ ہے۔ جو ایک گونہ خطرناک ہے اس لیے ہم اس قسم کے رسائل دیکھنے کی عام اجازت نہیں دیتے۔ حجم ۲۴ صفحہ قیمت ۲ر

کتب بینی

یہ رسالہ بھی ماسٹر صاحب موصوف ہی کا ہے جس میں مذکورہ بالا خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ قیمت ۲ر

دونوں رسالے رفیق ایجنسی کرہ بنگش دہلی سے ملتے ہیں

ہمارا طرز حکومت

پچھلے دنوں مولانا شبلی نے عنوان بالا پر ایک دلچسپ نظم لکھی تھی جس میں مسلمان بادشاہوں اور ہندو رعایا کے تعلقات پر ایک نظر ڈالی گئی تھی اب حال میں مولوی سید محمد صاحب البشیر کرمشتہ نامہ نگار نے اس نظم کو نہتہ قرار دیکر ایک دلچسپ مضمون لکھی اور ساتھ ہی دعویٰ شبلی کی نظم کو پورا کیا ہے جس میں ہندوؤں کے ... تمام اعتراضات کا نہایت خوبی سے رد کیا ہے۔ جن میں وہ مسلمان بادشاہوں کے فرضی مظالم۔ تعصب اور نفرت انگیز طریقہ حکومت کو ثابت کیا کرتے تھے۔ قابل مصنف نے اعداد و شمار اور تاریخی واقعات سے ثابت کیا ہے کہ جو مظالم اور خرابیاں مسلمان بادشاہوں کی بیان کی جاتی ہیں وہ بالکل ہندوؤں کا طریقہ حکومت اور مذہبی تعصب ہے۔ نیز یہ کہ اسلام ہمیشہ ترقی کرتا رہا ہے۔ اور ہندوؤں کا ایک قابل قدر حصہ دلکی خوبیوں کا معترف ہوتے ہوئے اسلام میں داخل ہوتا رہا ہے اور اب بھی ہو رہا ہے قیمت ۲ر حسین صاحب سالک سے نو گزہ اسٹریٹ میرٹھ کے پتہ پر یہ رسالہ ملے گا۔

پرورش اولاد

منشی عبد الغفور صاحب مرحوم مارہروی نے اپنی لڑکی کو دو خط لکھے تھے۔ پہلا خط کنواری لڑکیوں کی تربیت کے متعلق تھا اور دوسرا پرورش اولاد کے متعلق رسالہ پرورش اولاد منشی صاحب موصوف کا دوسرا خط ہے جس میں نہایت تفصیل کے ساتھ اولاد کی تربیت و پرورش کے قاعدے بیان کیے گئے ہیں۔ قابل مصنف نے جو امور اس رسالہ میں بیان کیے ہیں وہ اس لائق ہیں کہ خواتین اون کا مطالعہ کریں اور اون سے مستفید ہوں۔

مولوی بشیر الدین صاحب ایڈیٹر اخبار البشیر نے اس رسالہ کو چھاپا ہے اور چار آنہ قیمت پر البشیر اٹاوہ کے پتہ پر ملتا ہے۔ ہمارے نزدیک کوئی گھر اس مفید رسالہ سے خالی نہ رہنا چاہیے اور کوئی پڑھا لکھا ایسا نہ ہونا چاہیے جو اس کے مطالعہ سے فائدہ نہ اوٹھائے۔

مقامی حالات

عید الضحیٰ

عید کا چاند ۲۱۔ اکتوبر یوم چہارشنبہ کو دیکھا گیا اس حساب سے ۳۱۔ اکتوبر کو عید الضحیٰ ہوئی۔

موسم

سردی بڑھ گئی ہے کہیں کہیں موسمی امراض کی شکایت ہے۔

تقاوی

تقاوی اور التوا رو وصول کرنے کا انتظام تحصیلوں میں ہوا ہے بصف مطالبہ خریف تک وصول کیا جائیگا۔ در بقیہ ربیع میں ...

میلہ گنگا اشنان

گنگا اشنان کا میلہ شروع ہو گیا ہے۔

سر جیمس ڈلکس کی کمان

شملہ ۲۵ اکتوبر اب مشتہر کیا گیا ہے کہ سر جیمس ولکس اسٹین آرمی کور کی کمان کر رہے ہیں جو جبل پور اور میرٹھ ڈویژن پر مشتمل ہے۔

461

ایڈیٹر
آغا رفیق بلند شہری

مالک و مہتمم
محمد مجید حسن بجنوری

مسلمانوں کا واحد قومی ہمدرد

ادبی اخلاقی تاریخی اور سیاسی ہفتہ وار اخبار

شرح قیمت سالانہ

جو بہ حال ۲۰ میلی بیجاتی ہے
سالانہ مادہ حضرت سے ست
ستی ہی ایک روپیہ ۱۲
دماء سے چھ روپے سالانہ
روساء عظام سے بذریعہ
والیان ریاست عہ
ممالک غیر سے چھ شلنگ مع محصول ڈاک

۱۱ مدینہ مہر ماہ انگریزی کی یکم ۸
۱۵-۲۲ تاریخ کو شہر بجنور
روہیلکھنڈ سے نکلتا ہے۔
۱۲ جس ہفتہ کا پرچہ حاضر نہ ہو
دوسرے ہفتہ کے اندر فوراً
مطلع فرمائیں ورنہ بعد کو ۲ کا
ٹکٹ آنے پر ملیگا۔

مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

مدینہ

من موہنی

شوقین مزاج توجہ فرمائیں لطف جوانی کا اوٹھائیں۔ یہ وہ شئے ہے جس کی تلاش میں بڈھے اور جوان رات دن لگے رہتے ہیں۔ اس کی ایک گولی جواہرات سے بڑھکر ہے چند روز کے استعمال سے بدن کو فولاد بنادیتی ہے۔ آدمی کیسا ہی نحیف اور سست ور کمزور کیوں نہو ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھائیے اور آدھ گھنٹہ بعد وہ طاقت پیدا ہوتی ہے کہ بڈھے جوان کو مات کردیں۔ ایک بکس ایک آدمی کو ۲۴ مرتبہ اور ۳ آدمی کو ایک مرتبہ کافی ہے۔ فائدہ نہو تو دام دونے دینے کی شرط ہے اس خوبی پر قیمت فی بکس (عہ) تین بکس ایک ساتھ لیے پر چار روپیہ محصول

گورے اور خوبصورت ہونیکی دوا

یہ دوا ولایتی خوشبودار پھولوں کی روح ہے اسکو ولایت کے ڈاکٹروں نے بڑی بڑی بناکر بھیجی ہے سات دن چہرہ اور بدن پر ملکر نہانے سے سیاہ جسم بھی مانند گلاب کے پھولوں کی مانند سرخ اور سفید مخمل کی مانند ملائم ہو جاتی ہے سیتا ماتا کے داغ جھائیں چھیپ جھریاں مہاسے وغیرہ جو چہرہ خوردہ اور بدرونق ہوجاتا ہے انکو نشان کر ایسی خوبصورتی آجاتی ہے کہ چہرہ چاند کے مانند چمکنے لگتا ہے۔ تعریف یہ ہے کہ رنگت اور خوبصورتی جو اس سے پیدا ہوتی ہے ہمیشہ قائم رہتی ہے یہ وہ پوڈر نہیں ہے جسے بازاری عورتیں لگا کر تھوڑی دو گھڑی چہرے کی سفید کرلیتی ہیں قیمت فی بوتل عہ تین بوتل یکساتھ لینے سے پارسل خرچہ معاف

روشن چند اینڈ کو ہوائی گھاٹ دہرا

جنگ

ہمارا تازہ مال ترکی ہر قسم کی عمدہ درجہ کی ترکی ٹوپیاں۔ کلپاک اعلیٰ افسروں کی ٹوپیاں قسطنطنیہ سے عید الضحیٰ کے لیے آگئی ہیں مگر ان خالص اسلامی ٹوپیوں کی مانگ بہت زیادہ ہے۔ اور موجودہ اسٹاک عید الضحیٰ کے لیے کافی نہیں۔ جنگ کی وجہ سے تمام کارخانے بند ہوگئے اور آیندہ مال آنے کی کوئی امید نہیں ہے اس لیے آپ اپنی ٹوپی کے لیے بہت جلد آرڈر بھیجدیں۔ ورنہ مایوسی کا اندیشہ ہے۔

غازی انور پاشا

ENVER PASHA
WEARING CALPACK

کلپاک کپڑے کی سنہری لیس کی اصل سمور کی چمڑہ استردار عہ فی۔ اعلیٰ استرخال ہے۔ فی۔ ریشمی لیس کی بچہ فی۔ کلپاک کیس یعنی ڈبل ٹین کے ڈبے جس پر سنہری حروف میں کلپاک لکھا ہے ۸ر فی۔ ترکی ٹوپیاں ساختہ قسطنطنیہ و مصر مبلغ عہ سے تین روپے تک۔ چٹائی استردار سخت قالب شدہ چار فی۔ بروچ کرسنٹ جرمن سلور کے چاند ستارہ ۲ر بروچ فینسی شیشہ پر سنہری چاند ستارہ فریم پر لگا ہوا ۲ر۔ فوٹو کارڈ ساخت قسطنطنیہ اعلیٰ ترک افسران مساجد و دیگر اعلیٰ مناظر قیمت فی درجن ۳ر سنی سیکڑہ عہ فی ہزار سے تاکید آرڈر آج ہی بھیجدیں۔

متصل دہلی
الیس۔ ایف چشتی اینڈ کمپنی۔ دھلی
نزد منہ بیب

شربت مفرح دافع الوبا

یہ شربت عمدہ قسم کے شیریں پانی میں ملکر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس شربت سے طاعون زدہ کی گرمی فوراً رفع ہوجاتی ہے اور گرمی خشکی جو کسی کو زمین پاکستہ سے ہوجاتی ہے اوس کا قلع قمع ہوجاتا ہے اور دودھ گھی وغیرہ کی ضرورت نہیں رہتی حلق سے اترتے ہی آنکھ کھل جاتی ہے۔ یہ شربت جس مریض کو دیا گیا وہ چشم زدن میں اچھا ہوگیا۔ علاوہ ازیں یہ شربت تپ بلغمی۔ دخون۔ بواسیر۔ مالیخولیا۔ اختلاج قلب تپ محرقہ میں نہایت مفید ثابت ہوا۔ مرض قلبی کو بمنزلہ اکسیر ہے صغیر سن اطفال جو گرمی سے مرجھا جاتے ہیں۔ اون کے لیے ایسا کمن ہے کہ پھر دوا کی ضرورت نہیں رہتی اور پیوں کو راحت سے نیند آجاتی ہے اور خارش نزلہ خشک میں فائدہ رساں ہے۔ بکثرت تیار رہتا ہے۔ بایں ہمہ فی بوتل (۱۲) خورد شیشی ۸ دو ۱۰ اوس ۲ سا ایک سالانہ

(ملنے کا پتہ)

حکیم محمد حسن رضا سیوہارہ ضلع بجنور

اغلاط العوام رسالہ ہے قیمت ا۔ اسلام میں جو غلط احکام و مسائل مشہور ہیں اون کی تصحیح و تنقیح قابل دید

لوح زمردین۔ خوشخطی سیکھنے اور سکھانے کی بے نظیر کتاب۔ قیمت ۸ر

دفتر مدینہ کے متعلق تمام خط و کتابت و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و مہتمم اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہونی چاہیے

حوادث و اخبار

ترکی علاقہ کو تار بند کر دیے گئے شملہ ۲۔ نومبر۔ ترکی یا ترکی علاقہ کے شہروں کو بھیجے جانے والے تاروں کا ہندوستانی تارگھروں میں لینا بالکل روک دیا گیا ہے۔

قانونی کونسل بنگال قانونی کونسل بنگال کا آئندہ سال نہ اجلاس ۱۰ دسمبر کو منعقد ہوگا۔

حجاج کی صحت ۔ حجازی حجاج کی صحت بہت اچھی ہے۔

مدرسہ اسکول انبالہ کو گراں قدر سرکاری عطیہ قاضی فتح محمد صاحب معتمد انجمن اسلامیہ انبالہ اطلاع دیتے ہیں کہ گورنمنٹ پنجاب نے مسلم ہائی اسکول انبالہ کی عمارت کے فنڈ میں تیس ہزار روپے کا گراں قدر عطیہ مرحمت فرمایا ہے۔

ایک مسلمان تعلیمی وظیفہ ایک سرکاری کمیونک مظہر ہے کہ گورنمنٹ ہند نے مسٹر محمد ثناء اللہ اسسٹنٹ کیمسٹ ٹو دی کیمیکل ریورٹر انڈین آرڈیننس ڈیپارٹمنٹ نینی تال کو ڈیڑھ سو پونڈ سالانہ کے ایک وظیفہ کیلئے بدیں غرض منتخب کیا ہے کہ وہ یورپ جا کر اپنی تعلیم کیمسٹری کی تکمیل کریں۔ اور بعد ازاں ان کو آرکیا بینک کی کیسٹ مقرر کیا جاسکے۔

لوکل سیلف گورنمنٹ سرکاری رزولیوشن لوکل سیلف گورنمنٹ پر گورنمنٹ ہند کے جس رزولیوشن کا ایک عرصہ سے انتظار تھا وہ غالباً اوائل جنوری میں شائع کیا جائیگا۔

ترکی رعایا کے برٹش رعایا بننے کی درخواست رنگون ۲۔ نومبر۔ یہاں کے متعدد اشخاص نے جو ترکی رعیت ہیں۔ انگریزی رعایا بننے کی درخواست دی ہے۔

بمبئی میں آتشزدگی پنبہ کی وجوہ بمبئی ۲۔ نومبر۔ گورنمنٹ نے ایک رزولیوشن صادر کر کے کمیٹی تحقیقات آتشزدگی پنبہ کے نکالے ہوئے ان نتائج کو قبول کیا ہے کہ روئی کی گذشتہ مسلسل آتشزدگیاں جان بوجھ کر بارادہ جعلسازی آگ لگانے کی باعث تھیں اور ان کا خیال روئی کے بازار کی غیر معمولی حالتوں سے پیدا ہوا تھا۔ گورنمنٹ نے کمیٹی کی سفارشوں کو اپنی تائید کے ساتھ پیش کیا ہے کہ مجالس متعلقہ کو حفاظت کے لیے آدمی رکھنے چاہئیں۔

کارکنان بینک کو سزا لاہور ۲۹ اکتوبر۔ مسٹر ارمنیو سیشن جج گورداسپور نے پنڈت بدھ دیال منیجر اور پنڈت کشوری لعل اکاؤنٹنٹ امرت سر بینک شاخ گورداسپور کا اپیل دو دو سال قید سخت اور ڈھائی ڈھائی سو روپیہ جرمانہ کے اس حکم کے خلاف مسترد کر دیا ہے۔ جو ان کو عدالت ماتحت سے

اس قصور پر ملی تھی کہ بینک کے بند ہونے کا تار موصول ہونے کے بعد انہوں نے بہت سا روپیہ بینک میں سے نکال لیا۔

دوران جنگ میں میونسپل ٹیکس گھٹانے کی استدعا کلکتہ ۲۹ اکتوبر۔ کلکتہ کے بعض میونسپل ٹیکس ادا کرنے والوں نے جن پر جنگ یورپ سے ناگوار اثر پڑا ہے۔ کلکتہ کارپوریشن کے صدر کو عرضی دی ہے کہ جنگ جاری رہنے کے زمانہ میں میونسپل محصولات ۲۵ فیصدی گھٹا دیے جائیں۔ اسی مضمون کا ایک رزولیوشن بھی کارپوریشن کے آئندہ اجلاس میں پیش کیا جائیگا۔

ڈکیتی جاجپور کلکتہ ۲۹۔ اکتوبر۔ خبر ملی ہے کہ دو بنگالی نوجوان گرفتار کیے گئے ہیں ڈکیتی جاجپور کے متعلق گرفتار کیے گئے ہیں جسکو شریف نوجوانوں کا کام بتایا جاتا ہے۔

مسودہ قانون انتقال جائداد مسودہ قانون انتقال جائداد کا کام تعطیل بخش طریقہ پر آگے بڑھ رہا ہے اور سر ولیم ونسنٹ جو انتظام کلکتہ تحقیقات حالات سفر کو مانگانا رد کیں لگے ہوئے ہیں۔ اپنا فرصت کا وقت مضمون مسودہ کی جانچ پڑتال میں صرف کرتے ہیں۔

چینیوں کا اخراج تبت سے کلکتہ ۳ نومبر۔ کالمپونگ سے خبر آئی ہے کہ تبتی گورنمنٹ نے ہر قسم کے چینیوں کو تبت سے نکال دینے کا حکم دیا ہے۔

مہاراجہ گوالیر کا مزید فوجی عطیہ معلوم ہوا ہے کہ آپنے سابق شاندار عطایائے امداد جنگ کے علاوہ ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب گوالیار نے بڑے دن کے تحفہ کے طور پر بیماروں کی گاڑیوں کی ایک یونٹ جو ۴ موٹر گاڑیوں پر مشتمل ہوگی، امدادی اسباب کی گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں سمیت انگریزی سپاہیوں اور ملاحوں کو مرحمت کی ہے۔

ریلوی لائن ٹوٹ گئی سکھر ۳۰۔ نومبر۔ طوفان دبیبی کے ٹکڑے پر ریلوے لائن فنڈسے اور دبجولی کے درمیان ٹوٹ گئی ہے اور مسافروں کو ایک ٹرین سے اوتر کر دوسری ٹرین میں بیٹھنا پڑتا ہے۔

انگلستان کے مشہور تاجران کتب میسرز جان مرے امروز فردا میں گذشتہ شاہی دربار دہلی کی تاریخ شائع کرنے والے ہیں جو سرکاری ذرائع سے بحکم گورنمنٹ ہند تیار کی گئی ہے۔

سنہ ۱۹۱۳ء میں محکمہ ڈاک کے متعلق ۵۲۱ فوجداری مقدمات دھوکہ و غبن وغیرہ ہیں ۴۸۵ سرکاری ملازمان ملوث تھے۔ پچھلے سال ۴۰۲ مقدمات میں ۴۲۵ ملوث تھے۔

۲۴۔ اکتوبر کے مختتمہ ہفتہ کے دوران میں دبا پلیگ سے ۳۱۲۔ اموات وقوع میں آئیں جنکی صوبہ وار تفصیل حسب ذیل ہے۔

بمبئی پریسیڈنسی ۷۹، صوبہ مدراس ۱۳۴، ریاست میسور ۱۲۵۔ ریاست حیدر آباد ۲۵، پنجاب ۱۸۰، صوبہ جات متحدہ ۶۷، بہار و اڑیسہ ۷، صوبہ جات متوسط ۳۹ اور برما ۲، مگر صوبہ شمال مغربی سرحد دہلی۔ بنگال۔ آسام اور متوسط انڈیا اس نامراد مرض سے قطعی طور پر پاک و صاف ہے

ستمبر ۱۹۱۴ء میں ہندوستان سے جس قدر تجارتی مال بیرونجات کو بھیجا یا باہر سے ہندوستان میں آیا اوس کی مقدار بمقابلہ سنین ماسبق بہت کم ہے چنانچہ ماہ مذکور میں ۹۳۹ لاکھ روپے کا مال ملک میں آیا جو ستمبر ۱۹۱۳ء کے نصف سے بھی کم ہے۔ جبکہ ۱۲۶۵ لاکھ کا مال تجارت بھیجا گیا تھا اور ستمبر ۱۹۱۳ء کے تقریباً نصف کے برابر ہے جسکی رقم ۲۳۶۳ لاکھ بتائی جاتی ہے۔ ہندوستان سے تجارتی سامان مقابلتہً اور بھی کم بیرونجات کو بھیجا گیا۔ چنانچہ ستمبر ۱۹۱۴ء اور گذشتہ دو سالوں کی اسی ماہ کے اعداد علی الترتیب ۹۴۷، ۱۹۴۱ اور ۱۸۰۷ لاکھ ہیں گویا ستمبر ۱۹۱۴ء میں سب سے کم مال تجارت بیرونجات کو گیا۔ پچھلے ۴ ماہ جون سے ستمبر تک ہندوستان کی تجارت برآمد روبہ تنزل چلی آتی ہے اور بوجہ جنگ یہ سلسلہ آگے بھی جاری رہتا نظر آتا ہے۔ جون ۱۹۱۴ء ۲۱۱۸ لاکھ جولائی ۱۹۱۰۔ اگست میں ۹۹۵۔ اور ستمبر میں سب سے کم ۹۴۷ لاکھ روپے کا مال باہر گیا۔

موخر الذکر مہینے میں دیگر اشیا کے علاوہ خام سن ۲۴۹، خام روئی ۱۵۰۔ اور گیہوں ۹ لاکھ روپے کا کم باہر گیا۔

کمیڈا کے سکھوں میں کشت و خون لاہور ۴ نومبر۔ پنجاب گورنمنٹ نے حسب ذیل پریس کمیونک شائع کی ہے۔

جہاز کوماگاٹا مارو کے وانکوور سے روانہ ہونے کے تقریباً ایک مہینے کے بعد ان تنازعات کا نتیجہ جو مقامی سکھوں میں بہت عرصہ سے پیدا ہو رہے تھے۔ نہایت ناخوشگوار شکل میں برآمد ہوا ہے۔ وسط اگست میں ایک جگہ مسمی ہرنام سنگھ ابن نہال سنگھ آف گہل (پٹیالہ) غائب ہوگیا اور ۳۱۔ اگست کو اسکی لاش جھاڑی میں اس حالت میں ملی کہ اسکا سر کٹا ہوا تھا۔ تحقیقات قتل کرنیوالی مجلس نے کھلا ہوا فتویٰ دیا مگر متوفی کے دوستوں کو قتل کا شبہ ہوا۔ دو دن بعد متوفی ہرنام سنگھ کے دوست ارجن سنگھ کو بھی جسکو اپنے دوست کی موت سے سخت

صدمہ پہنچا تھا۔ وانکوور کی سکھ گوردوارہ کمیٹی کے ایک ممبر نے گولی کا نشانہ بنایا مگر جن چار غیبی شاہدوں نے گولی مارنے کا واقعہ دیکھا تھا انکی شہادت ایسی تھی جس سے ظاہر ہوا کہ وہ حادثہ محض اتفاقی تھا۔

ان افسوسناک واقعات کا اثر کینیڈا کے مکلمہ تار کمان وطن کے مترجم مسٹی بیلا سنگھ کے دماغ پر پڑا اور اپنے دوست ارجن سنگھ کی لاش جلنے کے بعد جب وہ سکھ گوردوارہ میں آیا تو دیوانہ سا ہوگیا اور اسی نے یکایک دو طمنچے نکالے اور مجمع پر دائیں بائیں فیر کرنے شروع کر دیئے جن سے ۶ سکھ زخمی ہوئے ۲ اور دو قتل ہوئے۔ آخر الذکر کے نام بھاگ سنگھ اور بدن سنگھ تھے اور مجروحین کے نام آتم سنگھ۔ دلیپ سنگھ۔ جوالا سنگھ۔ بلجن سنگھ۔ نابہ سنگھ اور سوہن لال تھے۔ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ ان افسوسناک واقعات کا خاتمہ ابھی تک نہیں ہوا۔ اسلیے کہ ایک ہفتہ درکرا رائٹر ایجنسی نے یہ تار دیا تھا کہ مکلمہ تارکان وطن کے انسپکٹر ہاپکنسن کو وانکوور کے کورٹ ہاؤس میں ایک ہندوستانی نے قتل کر دیا ہے۔

مقامی حالات

عید الضحیٰ عید الضحیٰ مع الخیر والعافیت تمام ضلع میں ہوئی کسی جگہہ کوئی جھگڑا نہیں ہوا

میلہ گنگا اشنان اشنان کا میلہ خیر و عافیت سے گذرا۔ شہر سے قریب ہونے اور راستہ پختہ ہونے کے سبب آمد و رفت میں بہت آسانی رہی۔ موسم کے لحاظ سے میلہ میں رونق کم تھی۔

ٹرکی کی شرکت جنگ پر جلسہ کئی روز سے شہر میں سرکاری طور پر ایک جلسہ ہونے کی خبر تھی جو اتوار کو ساڑھے ایک بجے دن کے ہوا۔ شہر اور ضلع کے معزز حضرات کو جلسہ میں باقاعدہ مدعو کیا گیا تھا لیکن افسوس ہے کہ ہم اس عزت جلسہ سے دو گھنٹہ پہلے تک محروم رہے اور عین اس وقت جبکہ جلسہ شروع ہونیوالا تھا ہمیں بلایا گیا تھا اور اسی وجہ سے ہم جلسہ میں کوئی تقریر نہ کرسکے۔

جلسہ ایک بجے شروع ہوا اول صاحب مجسٹریٹ بہادر نے تقریر فرمائی جس میں ٹرکی کی شرکت جنگ پر افسوس ظاہر کرتے ہوئے مسلمانوں کو یقین دلایا کہ یہ جنگ مذہبی نہیں ہے اور اس میں مسلمانوں کے مقدس مقامات کا پورا احترام کیا جائیگا۔ آپکے بعد چند حضرات نے کچھ تحریریں پڑھیں جن میں ٹرکی کی حالت پر افسوس اور برطانیہ سے کامل وفاداری کا اظہار کیا گیا تھا۔ غالباً اس قسم کے جلسے تمام اضلاع میں ہوئے ہونگے۔

ہم برطانیہ کی اس روش کو اس وقت نہایت مفید خیال کرتے ہیں اور امید کامل رکھتے ہیں کہ ہمارے مقدس مقامات حسب اعلان برطانیہ کامل طور پر جنگ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نصر من اللہ و فتح قریب

دولت عثمانیہ

کی

جنگ میں شرکت

برطانیہ اور ٹرکی کے درمیان

اعلان جنگ

آہ جس امر کا خطرہ لگا ہوا تھا اور جس بات سے مسلمانان ہند خوفزدہ تھے وہ آخر نیرنگی زمانہ کی بدولت پیش آ کر ہی رہا اور مسلمانان ہند کی وہ تمام امیدیں جو موجودہ خطرات کو ناگوار سے محفوظ رہنے کے متعلق تھیں تباہ و برباد ہو گئیں۔ یکم نومبر کے سرکاری اعلان اور رائٹر ایجنسی کے تاروں سے معلوم ہوا ہے کہ دولت عثمانیہ یورپ کی ہولناک جنگ میں شریک ہو گئی ہے برطانیہ اور ٹرکی کے درمیان اعلان جنگ ہو گیا اور ٹرکی کے جدید خرید کردہ جہازات گوبن و برسلانے بحر اسود میں داخل ہو کر روسی مقبوضات پر گولہ باری کی اور کئی روسی جہازوں کو غرق آب کر دیا۔

مذکورۂ بالا تاسف خیز خبر ایک ایسی خبر ہے جسکے سننے کیلئے مسلمانان ہند کسی طرح تیار نہ تھے اور بحر اسود کا واقعہ ایک ایسا واقعہ ہے جس کی امید مسلمانان ہند کو کسی طرح نہ تھی۔ لیکن خدا کی مشیت کا کسکو علم ہے کون جانتا ہے کہ کل کا دن ہم پر کیسا گذریگا

یفعل ما یشاء و یحکم ما یرید

خداوند تعالے اپنے فعل کا مختار ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جس کام کا ارادہ کرتا ہے اوسکا حکم فرماتا ہے جو بات قیاس سے باہر تھی جو امر حیطۂ امکان سے بعید تھا وہ آج ہم اپنی نظروں کے سامنے دیکھ رہے ہیں اور خدا کی اوس بے مثل قدرت کا مشاہدہ ہو رہا ہے جو تمام دنیا کی امیدوں - اور خواہشوں آرزوؤں کے خلاف کچھ کا کچھ کر دکھاتا ہے۔

دولت عثمانیہ گذشتہ تین سال کے اندر جنگ طرابلس و حرب بلقان میں وہ سب کچھ دیکھ چکی ہے جو اوسے نہ دیکھنا چاہیئے تھا۔ اپنے دوستوں سے اوس نے وہ صدمات اٹھائے ہیں جن کی اوسے کسی طرح امید نہ تھی۔ لیکن افسوس کہ باایں ہمہ دولت عثمانیہ جلد اون مصائب کو بھول گئی اور اپنی کمزوریوں کو محسوس نہ کرکے جرمنی کی چال میں آگئی۔ ہر چند کہ رموز سلطنت خویش خسرواں دانند بالکل صحیح ہے اور ہم اس قدر دور بیٹھ کر دولت عثمانیہ کے گرد و پیش کو نہیں دیکھ سکتے۔ لیکن دردناک زمانہ ماضی کی یاد ہمارے دل میں باقی ہے۔ وہ تکلیف ابھی ہمارے زخمی قلوب سے دور نہیں ہوئی جو گذشتہ تین سال کے عرصہ میں ہمیں دولت عثمانیہ کے مصائب سے اوٹھانی پڑی۔

اب سے پہلے ٹرکی جن ریاستوں سے برسر جنگ تھی اون سے ہمیں کسی قسم کا تعلق نہ تھا لیکن موجودہ جنگ میں ٹرکی کی شرکت ہمارے لئے خدانخواستہ بہت کچھ مصائب گوناگوں فراہم کرے گی۔ صرف دولت برطانیہ دنیا میں ایک ایسی غیر قومی سلطنت ہے جو اسلام کی کماحقہ عظمت کرتی اور مسلمانوں کو ہر ایک قسم کی مصیبت و تکلیف سے بچاتی اور راحت و آرام کے سامان فراہم کرتی ہے۔

برطانوی عہد معدلت

میں مسلمانوں کو کمال آزادی سے زندگی بسر کرنے کا موقعہ ملا اور مذہبی آزادی جس کا نام ہے برطانیہ نے مسلمانوں کو اوس سے پورے طور پر فائدہ اوٹھانے کا موقع بخشا ہے اور بر دعوے سے کہا جا سکتا ہے کہ آج برطانوی حکومت میں مسلمان جس عزت اور آزادی سے زندگی بسر کر رہے ہیں وہ مشکل سے کسی اجنبی حکومت میں اون کو میسر ہو سکے گی۔ دولت عثمانیہ اگرچہ ہماری قومی و مذہبی حکومت ہے اور وہ ہمارے اماکن مقدسہ اور مقامات متبرکہ کی واحد محافظ۔ لیکن مسلمانان ہند اور برطانیہ کے تعلقات بھی کچھ کم مستحکم نہیں۔

برطانوی حکومت اور مسلمان

دو ایسے مترادف الفاظ سمجھنے چاہئیں جن میں کسی قسم کا تضاد ہی نہیں اسلیئے نہایت افسوس کے ساتھ کہا جاتا ہے کہ ٹرکی نے جرمنی کی چال میں آکر اس وقت مسلمانان ہند کے جذبات کے خلاف جنگ میں شرکت کی اور ایک ایسی حکومت سے برسر جنگ ہونا اختیار کیا جو کہ مسلمانان ہند پر حکمران ہونے کے لحاظ سے ایک اسلامی سلطنت ہے برطانوی حکومت سے ہمارے تعلقات کسی طرح منقطع نہیں ہو سکتے ہم۔

برطانوی عہد معدلت

کی ثنا خوانی سے روگردانی ایک گناہ عظیم تصور کرتے ہیں اور اوس کی وفاداری سے چشم پوشی کرنے کو ایک ناقابل عفو جرم خیال کرتے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ٹرکی ہماری قومی حکومت نہیں ہے اور ہمیں اوس سے کچھ تعلق نہیں۔

دل کو روؤں کہ پیٹوں جگر کو میں

میری دونوں سے آشنائی تھی

غرض موجودہ واقعات سے مسلمانان ہند کی حالت شعر ذیل کے مصداق ہے۔

غرض دوگونہ عذاب است جان مجنوں را

بلائے فرقت لیلےٰ و صحبت لیلےٰ

ہم ٹرکی کی موجودہ روش کو ہرگز پسند نہیں کرسکتے۔ اور نہ یہ چاہتے ہیں کہ وہ برطانیہ سے برسر جنگ ہو کر کروڑوں وفادار حکومت مسلمانان ہند کے جذبات کے خلاف کام کرے۔

دولت عثمانیہ سے ہمارا مذہبی رشتہ اخوت ہے اور برطانیہ سے دنیوی رشتۂ عقیدت اس لیئے ہمارا فرض اس وقت نہایت نازک ہو گیا ہے۔ اور اب ہم بجز اس کے کچھ نہیں کرسکتے کہ کمال عقیدت کے ساتھ

دولت برطانیہ کے وفادار رہیں

اور کوئی حرکت اس قسم کی نہ کریں جس سے ہماری وفاداری کچھ [illegible] پہنچے اور برطانوی حکومت کو بھی پیچیدگی کا شکار ہونا پڑے۔

دولت برطانیہ ایک اسلامی سلطنت ہے

اور اوس کی وفاداری ایک بہترین فعل اسلیئے وفاداری پر استواری کے ساتھ قائم رہنے کے ساتھ ہی ہمارا یہ بھی فرض ہونا چاہیئے کہ ہم خلوص دل سے ہر وقت یہ دعا کریں کہ خداوند تعالے دولت عثمانیہ کو راہ راست دکھائے اور اوسکو جرمنی سے محفوظ رکھے جو اوس کے اور دولت برطانیہ کے لیئے خطرہ سے خالی نہ ہو۔ ٹرکی کی سیاسی مشکلتیں ٹرکی کے ساتھ ہیں اور

ہمارا فرض ہمارے سامنے ہے

اگر یہ جنگ طوالت اختیار کرے تو ہمیں اپنے فرض کی ادائیگی میں نہایت مستعد رہنا چاہیئے۔ مذہب قومیت کے نقصان پر ہمیں رنج دیگا۔ لیکن وفاداری سے انحراف بھی ہمارے لیئے ایک ایسا مذہبی جرم ہے جسکی سزا سخت بلکہ سخت ترین ہے

اعلان

تقاضا دار اصحاب جلد زر قیمت عنایت فرمائیں کارخانہ کو روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔

مینیجر مدینہ

تاریخ اسلام

(۲۳)

عرب کے مذاہب اسلام سے پہلے

اس مضمون کے سلسلہ میں عرب کے اون مذاہب کا ذکر بھی مناسب ہے جو اسلام سے پہلے عرب میں پائے جاتے تھے اور جن پر برگزیدہ اسلام نے کامل فتح پاکر تمام دنیا کو اسلام سے مالامال کر دیا ہے۔

(۱) عرب میں سب سے زیادہ بت پرستی شائع تھی۔ باشندگان عرب جن بتوں کو پوجتے تھے اون میں سے بعض کے نام حسب ذیل ہیں عزی - لات - منات - وداء - نسر - اساف - نائلہ - جبعب - یعوق - یغوث - سواع و - ہبل - وغیرہ ان بتوں میں سے بعض کا ذکر قران مجید میں بھی آیا ہے - علاوہ ان بتوں کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مورت بھی خانہ کعبہ کے اندر بنی ہوئی تھی - جن کے ہاتھ میں ازلام کے تیر تھے - ایک بھیڑ کا بچہ تصویر کے قریب کھڑا تھا - حضرت ابراہیم کے علاوہ حضرت اسمعیل علیہ السلام کی تصویر بھی خانہ کعبہ کی دیوار پر کھنچی ہوئی تھی۔ حضرت مریم علیہا السلام کی تصویر اس طرح بنائی گئی تھی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اون کی گود میں ہیں - بت پرستوں کا عقیدہ تھا کہ بت اپنی پرستش سے خوش ہو کر پوجنے والوں کو خداوند تعالے کے قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہوں گے اور اون کو ہر قسم کی روحانی مسرتیں بخشینگے - اور خداوند تعالےٰ سے اون کی سفارش کرینگے۔

عرب میں بتوں کو سجدہ کرتے اون کے گرد طواف کرتے اور نہایت ادب کے ساتھ اون کو بوسہ دیتے تھے - اونٹوں کی قربانی چڑھاتے تھے مویشیوں کا بچہ بتوں پر بطور نذر کے چڑھاتے کھیتوں کی پیداوار اور مویشی کے تھوڑے میں سے ایک معین حصہ خدا کے نام اور دوسرا بتوں کے نام کا علیحدہ رکھتے تھے -

یہ بھی مشرکین عرب کا ایک دستور تھا کہ خانہ کعبہ کے اندر برہنہ ہو کر عبادت کرتے تھے - کیونکہ اون کے نزدیک کپڑے پہن کر عبادت کرنا ایک گناہ عظیم متصور ہوتا تھا اور کپڑوں کو وہ گناہ آلود خیال کرتے تھے - اسلام نے اس رسم کی بیخکنی کی اور حکم دیا کہ **خذوا زینتکم عند کل مسجد** - یعنی ہر نماز کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو۔

(۲) عرب میں ایک فرقہ لامذہب بھی تھا جو کسی شے کو نہ مانتا تھا - خداوند تعالے کا اوسے قطعی انکار تھا - حشر اون کے نزدیک کوئی چیز نہ تھا اور نہ گناہ اون کے خیال میں کوئی شے تھی اور اس اعتبار سے آخرت میں

منسوخ ہونا کا بھی وہ قائل نہ تھا۔ اون کے نزدیک انسان درختوں اور جانوروں کے مانند تھا۔ انسان پیدا ہوتا ہے اور جوانی پر پہونچ کر تنزل پذیر ہوتا ہے۔ وہ مرجاتا ہے۔

(۳) ایک اور مذہب عرب میں مروج تھا جسکو قوم سامری نے ایجاد کیا تھا۔ اس مذہب کے پیرو صابی کہلاتے تھے جو حضرت شیث او حضرت ادریس علیہما السلام کو اپنا نبی خیال کرتے تھے ان کے پاس ایک کتاب بھی تھی جسکو وہ شیث کا صحیفہ کہتے تھے۔ ان کے مذہب میں سات وقت کی نماز فرض تھی۔ جنازہ کی نماز بھی پڑھا کرتے تھے ایک مہینے کے روزے بھی رکھتے تھے۔ آخر میں مرور ایام کے سبب اس مذہب میں بھی لامذہبی پیدا ہوگئی اور ستاروں کو پوجنے لگے اور سات ہیکلیں سات ستاروں کے نام پر بنالیں۔ ہر ایک ستارہ کی عبادت اوس کی ہیکل میں بجالاتے تھے۔ ان کا اعتقاد تھا کہ ستاروں کا نحس اور سعد اثر انسان کی قسمتوں پر پڑتا ہے۔ یہ بھی انکا خیال تھا کہ بارش کا ہونا یا نہونا انہیں ستاروں کی تاثیر پر منحصر ہے۔ اسی قسم کے خیالات صابئی مذہب کے علاوہ دوسرے اقوام و مذاہب عرب میں بھی پائے جاتے تھے۔

(۴) عرب میں یہودی مذہب کے ماننے والے بھی موجود تھے۔ لیکن توحید کی تعلیم جو یہودی مذہب کا اصل اصول تھا وہ بالکل مٹ گئی تھی۔ یہودی اپنے عالموں اور درویشوں کے حکموں کی بیحد تعظیم اور توقیر کرتے تھے۔ گویا انہیں احکام کو حکم خدا خیال کرتے تھے۔ ... احبار کے حکم کے مقابلہ میں اون کے نزدیک خدا و ندی احکام کی کوئی عزت نہ تھی۔ چنانچہ خداوند تعالے فرماتا ہے۔

اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابًا من دون اللہ۔

یعنی یہودیوں نے اپنے عالموں اور درویشوں کو اپنا رب بنالیا ہے اللہ کے سوا

بعض یہودیوں کا خیال تھا کہ دنیا کا نظام خودبخود قائم ہے۔ خدا کا تصرف کوئی چیز نہیں اور نہ خدا تصرف کی قوت رکھتا ہے۔ گویا خدا کے دونوں ہاتھ اونکے نزدیک بندھے ہوئے تھے۔ چنانچہ خداوند تعالے فرماتا ہے۔

وقالت الیھود ید اللہ مغلولۃ

یعنی یہود کہتے تھے کہ خدا کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔

حضرت عزیر علیہ السلام کو خدا کا بیٹا مانتے تھے۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے خدا کے بیٹے اونکے نزدیک تھے۔

بعض یہود تناسخ کے بھی قائل تھے حضرت مسیح علیہ السلام کو ناجائز پیدائش کا انسان خیال کرتے تھے اور حضرت مسیح علیہ السلام پر بہت سی تہمتیں لگاتے تھے۔

(۵) عرب کے شامی علاقہ میں عیسائی بھی آباد تھے لیکن عیسویت کی صورت بالکل مسخ ہوچکی تھی عیسائی طرح طرح کی بدعت جہالت ... پرستی میں مبتلا تھے۔ مردہ اولیا کو سجدہ کرتے اور اون کی شفاعت کے امیدوار رہتے تھے۔

یہودیوں کی دیکھا دیکھی ... انھوں نے بھی حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا کا بیٹا بنایا۔

غرض اسلام سے پہلے عرب میں مذاہب باطلہ کا مجمع تھا اور ہر ایک مذہب میں تاریکی جہالت رسوخ باطلہ کا زور تھا جسکو مقدس اسلام نے آکر مٹایا اور عرب کو دین اسلام سے منور فرماکر مذاہب باطلہ کو سرزمین عرب سے بالکل دور کردیا۔

شذرات

رسالہ الہلال کلکتہ اور پانیر

اسلامی پریس اول تو خود ہی قدرتی مصائب و آلام کی زد میں آرہا ہے اور آئے دن طرح طرح کی بلائیں اوس پر پڑتی رہتی ہیں کہ اینگلو انڈین پریس کی نیش زنی اور ریشہ دوانی ستم ڈھا رہی ہے۔

کلکتہ کا موقر معاصر الہلال مسلمانان ہند کا ایک بردست وقیع رسالہ ہے جسکی آواز بلاشبہ مسلمانان ہند کے بڑے طبقات کے خیالات کا عکس ہوتی ہے اور جو اپنی خصوصیات کے لحاظ سے ہندوستان کا صرف ایک رسالہ ہے جسکو لوگ دلچسپی سے مطالعہ کرتا اور اپنا ارگن خیال کرتا ہے۔

الہ آباد کے اینگلو انڈین معاصر پانیر نے حال میں معاصر مذکور پر حملہ کرتے ہوئے ایک طویل مضمون لکھا ہے جس میں اوس پر یہ الزام لگایا ہے کہ ابتدا جنگ سے اس وقت تک برابر انگریز اور اوس کے حلیفوں کی افواج کے فتوحات کو مٹس میں اوڑاتا اور جرمنی فتوحات کو بڑھا کر دکھلاتا رہا جس سے اوس کی غرض یہ معلوم ہوتی ہے کہ مسلمانان ہند کو جرمنی شجاعت کا یقین دلا دیا جائے کہ تحفظ افواج اوس کا کچھ بھی نہیں کرسکتیں۔

ہمیں افسوس ہے کہ پانیر نے الہلال کے مضامین کو غور سے نہیں پڑھا ورنہ وہ ہرگز اس نتیجہ پر نہ پہنچتا الہلال نے اس وقت تک جنگ کے متعلق جسقدر لکھا ہے وہ تمام تر سرکاری خبروں اور غیر ملکی اخبارات کے مضامین کا خلاصہ ہوتا ہے۔ البتہ اون خبروں اور مضامین پر تنقید ضرور کی ہے۔ اور خبروں کے تضاد اور غیر قابل قیاس امور کو تشریح کے ساتھ دکھلا کر ظاہر کیا ہے کہ اس قسم کی خبریں ہمیشہ الٹے معنے پیدا کرتی ہیں اور ان کا یہ مطلب نہیں ہے جو ظاہر کیا جاتا ہے۔ کیونکہ نقشہ جات و جغرافیہ ارض اسکی تصدیق نہیں کرتا بلکہ اسکو خلاف بتاتا ہے۔

الہلال نے اس وقت تک سرکاری خبروں پر جس قسم کی تنقید کی ہے کم و بیش ہندوستان کے تمام وقیع اخبارات نے اور خود پانیر نے بھی اس قسم کی تنقید اپنے اخبارات میں کی ہے اور سرکاری پریس کی خبروں کو ناقابل اعتبار ٹھیرایا ہے ایسی صورت میں معلوم نہیں ہوتا کہ پانیر نے الہلال کو کیوں کر خصوصیت سے ملزم گردانا ہے۔ الہلال جنگ یورپ میں کسی قوم کا طرفدار نہیں بلکہ وہ ایک نقاد کی حیثیت سے خبروں پر نظر ڈالتا اور اپنے ناظرین کے سامنے پیش کردیتا ہے۔

موجودہ وقت گورنمنٹ برطانیہ اور رعایائے ہند کے لیے نہایت نازک ہو رہا ہے اور ضرورت ہے کہ حاکم و محکوم کے تعلقات مستحکم اور آشتی پسند رہیں تاکہ ملک ہر قسم کی بے چینی اور پیچیدگی سے محفوظ رہے اسلئے اینگلو انڈین پریس اور سرکاری حکام کا فرض یہ ہونا چاہیے کہ حاکم و محکوم کے تعلقات میں استحکام کے وسائل پیدا کریں اور منافرت آمیز امور سے مجتنب رہیں تاکہ رعایا وفادار رہے اور اوس کی وفاداری میں کسی قسم کا تنزل واقع نہو۔

افغانستان میں فوجی مظاہرے

یورپ میں جنگ چھڑتے ہی تمام حکومتیں اپنے اپنے فوجی نظام کی درستی میں اور کمزوریوں کی اصلاح کی جانب متوجہ ہوگئی ہیں اور اس سے مقصد یہ ہے کہ اپنی فوجی قوت کو ہر ایک حکومت نیا درست خواہ اوسے جنگ میں شریک ہونا پڑے یا نہیں چنانچہ اسی خیال کو مدنظر رکھ کر افغانستان میں بھی فوجی اصلاح ہو رہی ہے اور افواج کی کمزوری کو دور کیا جارہا ہے۔

افغانستان کا معزز معاصر سراج الاخبار اپنی تازہ اشاعت میں افغانستان کی فوجی تیاریوں کے متعلق لکھتا ہے۔ موجودہ زمانہ میں ہر قوم کی ترقی کو پیش نظر رکھتے ہوئے نہ صرف جنگ کرنا بلکہ جنگ سے نجات حاصل کرنا بھی قوت پر موقوف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امیر صاحب بھی جو ہمیشہ اپنی ملکی اور قومی ترقی کو مدنظر رکھتے ہوئے سپاہ پروری اور روز افزوں فوجی ترقی میں سرگرم رہتے ہیں۔ چنانچہ اعلی حضرت ممدوح نے یوم شنبہ کے غیر معمولی دربار میں ارشاد فرمایا کہ دربار کے لیے سہ شنبہ کا دن مقرر تھا مگر اس کی تبدیلی کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے آج کل سہ شنبہ کا دن فوجی امور کو ملاحظہ کرنے کے لیے مخصوص کردیا ہے۔ جناب صاحب عالم سردار عنایت اللہ خاں صاحب وزیر جنگ اور سپہ سالار محمد نادر خاں اور دیگر افسران فوج حسب فرمان سالار اعظم اعلیحضرت امیر صاحب کے ساتھ فوجی مظاہروں میں خارق العادت جد و جہد کا اظہار کر رہے ہیں۔ گذشتہ دو تین ہفتہ میں متعدد فوجی نمائشیں اور امتحانات مقامات چمن حضوری اور چمن نظامی میں اعلی حضرت کے سامنے نہایت کامیابی اور عمدگی سے عمل میں آئے۔ گذشتہ ہفتہ میں توپ خانہ کی کارگذاری کو اعلی حضرت نے ملاحظہ فرمایا اور اس کے اعلی نظم و نسق سے محظوظ ہوئے۔ اس نمائش میں زیادہ تر وہی میدانی اور کوہی توپیں استعمال کی گئی تھیں جو کابلی کارخانہ اور رومی کاریگروں کے ہاتھوں کی بنائی ہوئی تھیں ان کے میدان جنگ میں مقابلۃً کارآمد ہونے کا اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ یہ توپیں پانچ چھ ہزار گولے پھینک سکتی ہیں۔ یہ مظاہرے مخصوص اس لیے کئے جارہے ہیں کہ فوجی انتظامات میں جو نقص ظاہر ہوں انہیں نکالنے کی کوشش کی جائے۔

معاصر مذکور کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ فوجی مظاہرے صرف اندرونی ہیں اور ان سے ہرگز یہ مقصد نہیں ہے کہ موجودہ جنگ میں شرکت کی جائے۔ البتہ ہمارا یہ خیال ہے کہ ممکن ہے یورپ کی جنگ ختم ہوجانے کے بعد روس جو اس وقت برطانیہ کے ساتھ ہوکر جرمن و اسٹریا سے لڑ رہا ہے ہندوستان پر حملہ آور ہو کیونکہ ہندوستان کے قبضہ کا خیال اوسے بہت زیادہ بیچین رکھتا ہے اگر خدانخواستہ ایسا ہوا تو انشاء اللہ العزیز افغانستان اور برطانیہ مل کر روس کے خیال کو ملیا میٹ کردیں گے اور روسی امید کسی طرح پوری ہونے نہ پائے گی۔

امیر صاحب کی بیدار مغزی اور قبل از وقت تیاری بہت کچھ قابل شکریہ و مبارکباد ہے خداوند تعالے امیر صاحب کی کوششوں میں برکت عطا فرمائے۔

مصالحت باہمی کی امیدوں کا خاتمہ

ہر چند کہ گوبن و برسلا نے بحر اسود میں بکثرت روسی جہازات و مقبوضات پر گولہ باری کرکے قانون بین الاقوامی کے خلاف اقدام کیا تھا لیکن صدر اعظم ٹرکی کی معافی خواہی سے یہ امید ہو چلی تھی کہ شاید باہمی مصالحت سے مبدل ہوکر برطانیہ و ٹرکی کے تعلقات خوشگوار ہوجائینگے اور ایک ہولناک جنگ جس کے نتائج کی امید بہت کچھ تکلیف دہ ہوگی رک جائیگی لیکن نہایت افسوس کے ساتھ معلوم ہوا کہ ادھر صدر اعظم ٹرکی نے معافی چاہی اور ادھر برطانیہ کے ایک جہاز نے ٹرکی علاقہ خلیج عقبہ مصر پر گولہ باری کرکے عقبہ کے پوسٹ آفس وغیرہ کو تباہ کردیا اور دوسرے ہی وقت خبر آئی کہ فرنچ و انگلش بیڑہ نے دردانیال کے قلعوں پر دور سے گولہ باری کی جسکا جواب قلعوں نے بھی دیا۔

ان خبروں نے امید کی روشنی کو ماند کردیا اور افسوس ہے کہ برطانیہ و ٹرکی کے تعلقات نہایت کشیدہ ہوگئے۔ اور آخر جنگ چھڑ کر رہی۔ ہماری دلی تمنا یہ تھی کہ ٹرکی اس وقت بالکل ناطرفدار رہے اور جرمنی کی چالوں میں آکر اس ہولناک جنگ میں شریک نہو۔ لیکن افسوس ہے کہ ہماری یہ تمنا مایوسی سے بدل گئی اور ٹرکی نے جنگ میں شریک ہوکر ہماری خواہشوں کو پامال کردیا۔

ٹرکی اس وقت بالکل جرمنی کے ہاتھ میں ہے اور جرمنی افیسر و سپاہی ترکی افواج میں اپنے حسب خواہش کام کر رہے ہیں۔ دیکھیے اس جنگ کا ...

محاربات یورپ

سرکاری اطلاعات

۵۳

الہ آباد۔ دوشنبہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۱۴ء

فرانس اور بلجیم میں جنگ | پیرس کا ۲۳ اکتوبر کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ نہایت مضبوط جرمن فوج نے بہ تمام ۲۲ اکتوبر کو متحدہ افواج کے سامنے کے تمام حصہ پر بحر شمالی سے لیکر بہر لاسیی تک حملہ کیا لیکن کوئی نمایاں ترقی نہیں حاصل ہوئی۔ جرمن نے آراس کے قریب دیوار میں نیز دریائے سوم کے برابر نمایاں کارروائی کی۔ روسائی کے قریب متحدہ افواج نے کچھ پیش قدمی کی۔ بمقام امینس اور شالینس کے درمیان ایک ریلوے جنکشن ہے اور شالینس سے قریب ۵ میل کے فاصلہ پر ہے متحدہ افواج کو جرمن سرحد کے قریب وردن اور بونٹے آموسن میں کسی قدر کامیابی ہوئی۔

روس | بیان کیا جاتا ہے کہ جرمن طاروں (ہوا میں اڑنے والوں) نے وارسا پر بم کے گولے گرائے اور دو دن کے اندر ۱۰۰ آدمیوں کو مضروب کیا۔ مجروحین میں بہت سے لڑکے تھے۔

بحری | ایک جہاز تیرہ تجارتی جہازوں کے ملاحوں کو لیکر جن کو جرمن کروزر "کارلسروح" نے بحیرہ اٹلانٹک میں غرق آب کر دیئے جزائر کنیری بمقام لیس پالماس آیا ہے۔

"کارلسروح" جرمن بیڑہ کے منجملہ تین سب سے زیادہ تیز چلنے والے ہلکے کروزروں کے ایک ہی جس کی رفتار ۲۷ میل فی گھنٹہ ہے۔ چند انگریزی ہلکی کروزروں کی رفتار ۳۰ میل فی گھنٹہ ہے۔

۲۳ اکتوبر کو انگریزی بحری افسران اعلان کرتے ہیں کہ سمندر میں ۹ جرمن کروزر ہیں اور حلیفوں کے ۰۰ جنگی جہاز جن میں چند سب سے تیز چلنے والی انگریزی کروزر ہیں ان کی تلاش میں ہیں۔ ۹ جرمن جہاز سمندر کی وسعت کی وجہ سے جس میں بہت سے جزائر ہیں جن میں وے پناہ لے سکتے ہیں سراغ لگانا اور اون کو تباہ کرنا وقت صبر اور اتفاق پر منحصر ہے۔ اس وقت تک جہازوں کا بیڑہ خاص طور پر بار برداری کی حفاظت میں تھا لیکن اب یہ ممکن ہوگا کہ جرمن کروزروں کی تلاش میں زیادہ توجہ کی جائے۔ منجملہ ۴۰۰۰ انگریزی تجارتی جہازوں کے صرف ۵۴ غرق آب کر دیئے گئے ہیں۔ لیکن جرمن کی بحری تجارت بالکل بند کر دی گئی ہے۔

۵۴

الہ آباد سہ شنبہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۱۴ء

فرانس اور بلجیم میں جنگ | ۲۵ اکتوبر کا ایک لندن کا تار بیان کرتا ہے کہ جرمن کی ایک سرکاری رپورٹ کے بموجب بلجیم میں سخت جنگ کے بعد مضبوط جرمن فوج نے ۲۲ اکتوبر کو دریائے ایسر کو عبور کیا اور ایک مقام ۵۰۰ انگریزی سپاہیوں کو گرفتار کیا۔ یہ بیان کیا گیا ہے کہ انگریزی "فورسائٹ" نے جبکہ وہ بمقام نیوپورٹ کو جرمن خندقوں پر گولہ باری کر رہا تھا نمبر ۱ ولٹن پر اور اوس کے ہمراہی افسران کو ہلاک کیا۔

روس | ۲۶ اکتوبر کا لندن کا ایک تار مظہر ہے کہ جرمن نے ایک اعلان اس مضمون کا شائع کیا ہے کہ وارسا فتح ہو گیا۔ بہرکیف اسی تاریخ اور اسی وقت ایک روسی تار مظہر ہے کہ ۲۳ و ۲۴ اکتوبر کو روسیوں نے جرمنی فوج کے پیچھے کی گارڈوں کو شکست دیکر لودیز پر جو کہ اسکونیرانس کے جانب جنوب ۱۰ میل کے فاصلہ پر ہے قبضہ کر لیا ہے۔ اس سے معلوم ہوگا کہ وارسا پر جرمن کے قبضہ کرنے کی خبر غلط ہے۔

۵۵

الہ آباد۔ چہارشنبہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۱۴ء

فرانس اور بلجیم میں جنگ | ۲۴ اکتوبر کا ایک پیرس سے سرکاری اعلان مظہر ہے کہ بلجیم میں نیوپورٹ اور ڈکسمیوڈ کے درمیان کے لائن پر متحدہ فوج کے سامنے کا حصہ ہلو روز قائم رہا۔ جرمن نے دریائے ایسر کے عبور کرکے کچھ ترقی نہیں کی متحدہ فوج کی لائن اب نوارس اور ایپرس کے درمیان ایک مقام سے ولاسیی کے جانب مغرب آرمینٹائرز اور لیلی کے درمیان ونیبر سے آراس کے جانب مشرق اور جنوب سے گذرتی ہے۔ یاد رہے کہ آرمینٹائرز بلجیم سرحد کے قریب ہے۔ وہ لاسیی سے ۱۲ میل اور لینس سے ۱۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ بہاں مراسلوں کے بموجب معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ چند دنوں کی لڑائی میں جرمن کو سخت نقصان پہنچا۔

۲۷ اکتوبر کا ایک بلجیم کے سرکاری اعلان سے معلوم ہوتا ہے کہ حالت میں کچھ ترقی ہوئی ہے۔ جرمن نے بلجیم فوج کو ۱½ میل دریائے ایسر کے پیچھے ہٹنے کے لیئے مجبور کیا تھا۔ لیکن بلجین فوج میں متحدہ افواج سے اضافہ ہوا اور وہ پھر غنیم کے مقابلہ میں آگئی۔

۹ روز کی لڑائی میں بلجین کے دس ہزار اموات ہوئے لیکن جرمن کا نقصان اور زیادہ ہوا۔

ٹرکی | ۲۶ اکتوبر کا رویٹر کا ایک تار مظہر ہے کہ متحدہ فوج کے موافق فوجی حالت میں زیادہ ترقی و روسی فتوحات سے جرمن کا داؤ ٹرکی کو جنگ میں شریک ہونے کی ترغیب دینے میں زیادہ بڑھ رہا ہے بہرکیف وہ متحدہ طاقتوں کے سفیروں کو بدستور یقین دلا رہی ہے کہ اپنی غیر جانبداری کو نہ چھوڑے گی۔

۵۶

الہ آباد۔ پنجشنبہ۔ ۲۹۔ اکتوبر ۱۹۱۴ء

روس | اسٹرڈم کی ایک خبر مورخہ ۲۷ اکتوبر سے واضح ہے کہ موجب ایک جرمن رپورٹ آگسٹو کے جانب مغرب جنگ جاری ہے۔ آگسٹو درحقیقت مشرقی پروشیا کی سرحد پر ہے کہا جاتا ہے کہ وارسا کے جانب جنوب و مغرب جرمن نے ایک مضبوط روسی فوج کا مقابلہ کیا اور یہ خبر موصول ہوئی ہے کہ ایک جدید روسی فوج نے اگوانگورو ڈ کی جانب شمال دریائے وسچولا کو عبور کیا ہے۔

۵۷

الہ آباد جمعہ ۳۰۔ اکتوبر ۱۹۱۴ء

بحر شمالی کے ساحل کی جنگ | ۲۸۔ اکتوبر کو اوسٹنڈ سے آئے ہوئے مسافروں نے بیان کیا کہ توپ کی آواز متواتر جاری تھی اور اوسٹنڈ کے قریب قریب تمام باشندے بھاگ گئے۔ اوسٹنڈ شہر زخمی سپاہیوں کے واپس آجانے سے اور جرمن کی اون فوجوں سے جو کہ میدان کارزار کی طرف جا رہی تھیں بھرا ہوا تھا۔ جرمن نے ٹیلی بالائی پہاڑیوں پر بھاری توپیں نصب کردی تھیں اور نہ چلنے والی کینڈ ہیں دکرچ کا ہوائی جہازوں کے لیئے ایک شیڈ رہنے کا مقام بنا دیا تھا۔ خوراک کی کمی تھی جو فوج کے لیئے منگائی جا رہی تھی۔

۵۸

الہ آباد دوشنبہ ۳۱۔ اکتوبر ۱۹۱۴ء

ٹرکی | قسطنطنیہ سے جرمن رپورٹ مظہر ہے کہ غالباً ٹرکی و ایران خاص حالتوں میں جرمن کے طرفدار ہونگے لیکن رویٹر کو خبر موصول ہوئی ہے کہ جرمن کو فساد برپا کرنے کی کوششوں میں ناکامی رہی۔

بحری | ۳۰۔ اکتوبر کو انڈین نیوز ایجنسی سے اس اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اسٹریٹس سٹلمنٹ میں پنانگ سے کچھ فاصلہ پر جرمن کروزر "ایمڈن" نے ایک روسی کروزر اور ایک فرانسیسی تباہ کن جہاز کو ڈبو دیا

روسی کروزر جس کو "ایمڈن" نے ڈبو دیا ہے "زیم چگ" تھا جس کا وزن ۳۱۳۰ ٹن تھا اور ۱۹۰۴ء میں تعمیر ہوا تھا۔ فرانسیسی تباہ کن جہاز ۱۱۰ وہ پنانگ کے بندرگاہ میں لنگر انداز ہوئے تھے۔ اور جب بعد مغرب "ایمڈن" پہونچا تو اوس کو غلطی سے ایک غیر حریف جہاز سمجھا۔ کہا جاتا ہے کہ جس نے جو تھا وہ دکش لگا کر اپنی شکل تبدیل کر لی تھی "ایمڈن" اپنی پوری رفتار سے زیم چگ کی طرف گیا اور دو بار اوس پر تارپیڈو مارا۔ ۱۰۰ ملاح ڈوب گئے اور ۲۵۰ بچا لیئے گئے۔

۵۹

الہ آباد دوشنبہ۔ پہلی نومبر ۱۹۱۴ء

ٹرکی اور جنگ | حسب ذیل اطلاع برٹش قونصل جنرل مقیم اودیسہ سے ذریعہ تار تاریخ ۲۹ اکتوبر کو شملہ میں موصول ہوئی ہے۔

آج قبل صبح دو یا تین تارپیڈو کشتیوں نے اس بندر پر حملہ کیا اور روسی گنبوٹ "ڈونیٹس" کو جو بندرگاہ میں مقیم تھا ڈبو دیا۔ ملاحوں میں سے کچھ مقتول اور زخمی ہوئے ہیں۔ "روسی دخانی جہاز رشیا"۔ "نیا زارف"۔ اور "ویامیو" کو نقصان پہنچا ہے۔ فرانسیسی جہاز "پرتگال" کو ضرر پہنچا یا گیا اور دو نفر ملاح ہلاک و دو نفر مضروب ہوئے ہیں۔ علاوہ اس کے گولہ جو قصبہ پر گئی اوس سے شکر کے کارخانہ کو نقصان پہنچا اور چند جانیں ضائع ہوئیں۔

اوڈیسہ کا گورنر مظہر ہے کہ حملہ آور جہاز ٹرکی کے تھے یہ بھی خبر موصول ہوئی ہے کہ روسی اسٹیمر بمقام قسطنطنیہ ڈبو دیا گیا ہے اور تھیوڈوسیہ پر بحری حملہ کیا گیا ہے۔ روس پر پیشتر بلا اعلان جنگ اور بلا وجہ اشتعال کئے گئے ہیں جو کہ ان جنگی کارروائیوں سے گریٹ برٹین و ٹرکی گورنمنٹ کے تعلقات پر اہم اثر پڑنے کا احتمال ہے۔ پس حضور وائسرائے یہ مناسب تصور کرتے ہیں کہ ہندوستان کے باشندگان دانشمند کو امورات ذیل سے بلا توقف مطلع کیا جاوے جس سے واضح ہوگا کہ ترکی گورنمنٹ نے جرمن کے اشتعال سے فساد برپا کرنے کا رویہ برابر اختیار کر رکھا ہے جس کا نتیجہ مذکورہ بالا واقعات کا ظہور ہے۔

گوبن و برسلا نامی جرمن جنگی جہازوں کے متعلق جو گورنمنٹ ٹرکی نے رویہ اختیار کیا اس سے لندن۔ پیرس۔ اور سینٹ پٹرزبرگ میں بہت تشویش پیدا ہوئی۔ یہ جہاز فرانسیسی اور انگریزی جہازی بیڑوں کے تعاقب سے جو بحر روم (میڈیٹرینین) میں موجود تھے فرار ہوگئے تھے اور دردانیال میں پناہ گزیں ہوئے۔ جہاں قانون بین الاقوامی کے قواعد نیز ٹرکی کے معاہدات کے بموجب یہ ہونا چاہیئے تھا کہ یا تو ترکی گورنمنٹ اون کو وہیں روک کر اون کے ملاحوں کو تا اختتام جنگ اون کے وطن کو واپس روانہ کر دیتی یا اون کو مجبور کرتی کہ ۲۴ گھنٹہ کے بعد کھلے سمندر میں چلے جاویں۔

بجائے اس کے اون جہازوں کو پناہ میں رہنے دیا ایک فرانسیسی جہاز پر جنگویانہ حقوق عمل میں

شذرات

ہر فرد بشر پر لازم و واجب ہے کہ غور کرے کہ حق تعالیٰ نے اس جہان میں اوس کو کس غرض و غایت کیلئے بھیجا ہے؟ و ما خلقت الجن و الانس الا لیعبدون (پ ۲۷ س الذاریات ع ۳) اور ہم نے جنوں اور آدمیوں کو اسی غرض سے بھیجا ہے کہ ہماری عبادت کریں۔ خوب یاد رکھنا چاہیے کہ دنیا انسان کی قرارگاہ نہیں بلکہ منزل گاہ ہے۔ انسان بمنزلہ ایک مسافر کے ہے۔ رحم مادر اس منزل کی ابتدا ہے۔ قبر اس کی منزل کی انتہا ہے۔ اصلی وطن اس کا [illegible] ہے۔ جو برس جو مہینہ جو دن جو ساعت جو دقیقہ اور جو لمحہ اس کی عمر کا منقضی ہوتا ہے وہ ایک منزل کی مانند ہے کہ اسکے سبب سے وہ اپنی قرارگاہ سے قریب ہوتا جاتا ہے۔ غور کرو اگر کوئی شخص کسی پل پر سے گذرے اور اس پل کی عمارت پر ہی قیام کرکے اوقات گزار دے اور اپنی قرارگاہ کو فراموش کردے اس سے زیادہ احمق اور کون ہوسکتا ہے؟ عقلمند وہ ہے کہ دنیا میں زاد راہ آخرت کے سوا اور کچھ نہ طلب کرے اور دنیا میں صرف اسی قدر پر قناعت کرے جسکی ضرورت رکھتا ہے۔ جو کچھ حاجت سے زیادہ ہے وہ سم قاتل ہے فاعتبروا یا اولی الابصار

ارباب ہمم کو چاہئے کہ حاجتمندوں اور سائلوں کی دستگیری کریں اور ان پر زجر و توبیخ نہ روا رکھیں۔ واما السائل فلا تنھر (پ ۳۰ س الضحی) اور سائل کو نہ جھڑکو۔ حاجتمندوں کا اپنے دروازہ پر منتظر بیٹھا رہنا ان نہ جانیں اور اس کے خطرے محفوظ رہیں۔ جب تک کسی مسلمان کی حاجت باقی رہے نوافل میں مشغول نہ ہوں کیونکہ مسلمان کی حاجت روائی کرنا سب نفلوں سے بہتر ہے۔ ایک دن خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ ظہر کے وقت خلق کے کاموں میں مصروف رہے اور تھک گئے۔ گھر میں گئے کہ دم بھر کے لئے آرام کریں۔ بیٹے نے کہا آپ کیونکر مطمئن ہیں؟ شاید اسی وقت موت آجائے اور کوئی شخص آپ کے دروازے پر منتظر حاجت ہو اور آپ اوس کی حاجت روائی سے مقصر رہیں۔ اونھوں نے جواب دیا! بیٹا سچ کہتا ہے۔ پس اوٹھے اور باہر نکل آئے۔

حضرت داود علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عادت تھی کہ بھیس بدل کر باہر نکلتے۔ جو ملتا اوس سے پوچھتے۔ کیوں جی داود کی عادات و خصائل کیسے ہیں؟ ایک دن حضرت جبریل علیہ السلام ایک مرد کی صورت میں متمثل ہوکر ان کے سامنے آئے۔ ان سے بھی یہی سوال کیا۔ اونھوں نے جواب دیا کہ اگر داود بیت المال سے نہ کھاتا ہو۔ کسب سے کھاتا ہو تو بلاشبہ وہ نیک مرد ہے۔ حضرت داود علیہ السلام اپنے محراب میں گئے۔ نہایت خضوع اور خشوع سے دعا مانگی بار الہا مجھے کوئی صنعت و حرفت سکھا تاکہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاؤں۔ حق سبحانہ تعالیٰ نے انہیں زرہ بنانا تعلیم کیا۔ غور کرو صنعت و حرفت کے کس قدر فضائل ہیں۔ یورپ کی رفتار نے ثابت کردیا ہے کہ ہم حقیقی معنوں میں ہر چیز میں اسباب معاش ہو یا سامان تعیش یورپ کے محتاج اور دست نگر ہیں۔ یورپ اپنے صنائع و حرف کی بل پر ہمارے حیات و ممات پر قابض ہیں۔ منصف اخوان ملت کو تعلیم صنعت و حرفت پر اپنی فوری توجہ مبذول کرنا چاہیئے۔

ایک دفعہ قیصر نے امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایلچی بھیجا کہ آپ کی صورت و سیرت دیکھ آئے۔ جب وہ ایلچی مدینہ منورہ میں پہنچا تو مسلمانوں سے پوچھا این الملک؟ یعنی تمہارا بادشاہ کہاں ہے؟ مسلمانوں نے جواب دیا کہ ہمارا بادشاہ نہیں بلکہ ہمارا امیر ہے۔ ابھی شہر سے باہر گیا ہے۔ ایلچی باہر نکلا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ دھوپ میں سو رہے ہیں۔ درہ سر کے نیچے رکھا ہے۔ پیشانی نورانی سے ایسا پسینا بہا ہے کہ زمین تر ہوگئی ہے۔ جب اس نے یہ حال دیکھا تو اس کا دل ٹوٹا اور کہا کہ تمام جہان کے بادشاہ جس کی ہیبت سے ہراساں و ترساں ہیں وہ اس سادگی سے زندگی بسر کرتا ہے۔ اور ایسے اوصاف حمیدہ سے متصف ہے۔ پھر عرض کی کہ یا امیر المومنین آپ نے عدل کیا اس وجہ سے بے کھٹکے سو رہے ہو۔ ہمارا بادشاہ ظلم کرتا ہے ہر وقت ہراساں رہتا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تمہارا دین سچا ہے۔ اگر میں ایلچی بنکر نہ آیا ہوتا تو ابھی مسلمان ہو جاتا۔ پھر آ کر بعد مدت شریعت ہو کر مشرف باسلام ہوا گا۔ غور کرو حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا باوجود کمال سادگی کے اس قدر رعب تھا کہ جس کا کچھ اندازہ نہیں کیا یہ کہنا صحیح ہے کہ الناس باللباس؟

محکمہ آثار قدیمہ دہلی کے ان زمین دوز راستوں کی حقیقت کے چہرہ سے پردہ اوٹھا رہا ہے۔ جو پہاڑی کے اوپر کی کنووں سے شروع ہوکر مختلف سمتوں میں جاتے ہیں اور جنکی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ فیروز شاہ تغلق کے زمانہ میں تعمیر کئے گئے تھے۔ ان میں سے ایک راستہ سو گز تک صاف کیا جاچکا ہے۔ امید ہے کہ جب یہ تمام راستے بحال ہو جائیں گے تو ان سے جدید پایہ تخت کی دلچسپیوں میں اضافہ ہو جائیگا۔

ازنقش و نگار در و دیوار شکستہ　آثار پدیدست صنادید عجم را

(نور الدین تاجر چرم گوجرانوالہ)

مطائبات

جذبات اکبر

دل زندہ سے خواں ای ہمنشیں کچھ کر نہیں نکلا　تڑپتا تھا مگر قسمت میں لکھا دم نہیں نکلا
تن بیجاں پہ میرے دیکھئے حسرت برستی ہے　جان سی جان ہی نکلی ہے دل کا غم نہیں نکلا
تقاضے ذہن کا ایک نازنین عادت تھی　مرے منہ سے تو کوئی کلمہ مبہم نہیں نکلا
وہی ہے تاب گیسو دل ہوا گو ناتواں [illegible]　گئے او سکی گلی سب بل پر اسکا خم نہیں نکلا
بتوں کے سامنے تعظیم [illegible] میرے نکلا [illegible]　کہ شعروں سے کوئی بیاد ذبح و ذم نہیں نکلا
ہمارا بھی کوئی ہمدرد اس وقت دنیا میں　پکارا سو طرف منہ سے کسی کے ہم نہیں نکلا
ہمیشہ زخم دل پر زہر ہی نکلا خیالوں سے　کبھی ان ہمدموں کی جیب سے مرہم نہیں نکلا
تجسس کی نظر سے سیر فطرت کی جو اکبر　کوئی ذرہ نہیں تھا جس سے اک عالم نہیں نکلا

درتو پہ نکلا ہر مشرقی پر بنا ہے اکبر
مگر مغرب سے اب تک نیر اعظم نہیں نکلا

نقاد

مذہب ہی سے حفاظت قومی ہو اے عزیز　نادان ہے کو اٹھائے جو جول سے
اتنا ہی اونچی ہیں سمجھئے کمال فہم　جتنا کہ احتراز کرے وہ فضول سے
جو کام تھے میری کرو اس طرف کو نہ　تخصیص سروے ہی نہ وحشت بول سے
ہرگز اصل انجمن کو نہ سمجھو ممد قوم　خالی ہے جو ذکر خدا و رسول سے

(اسوہ حسنہ)

تمہارے حسن میں سائنس کا بھی دل اُلجھتا ہے　کمر کو دیکھکر وہ خط اقلیدس سمجھتا ہے

مطبوعات جدیدہ

روضۃ الکبری

اردو دان پبلک اور اردو علم ادب مولانا عبدالحلیم صاحب شرر لکھنوی ایڈیٹر دلگداز کا رہون منت ہے کہ اون کی تالیفات سے اردو دان میں ایک قابلقدر حصہ تاریخ فراہم ہوگیا ہے۔ مولانا نے اس وقت تک جس قدر رنگین اور دلچسپ ناول تحریر فرمائے ہیں ملک نے اون کو ہاتھوں ہاتھ لیا اور نہایت دلچسپی کے ساتھ مطالعہ کیا ہے۔ اردو ناولوں میں یہ فخر صرف مولانا کے ناولوں کو حاصل ہے کہ دس دس مرتبہ ایک ایک ناول چھپ کر ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوگیا اور نایاب ہے۔ ورنہ ہزار ہا ناول ہیں کہ چھپنے کے بعد ایک دفعہ بھی فروخت نہیں ہوتے اور کتب فروشوں کی الماریوں میں بند رہتے ہیں۔ مولانا کی اس خداداد قابلیت اور اون کی تصانیف کی قابل رشک مقبولیت پر ہم مولانا کو مبارکباد دیتے اور دعا کرتے ہیں کہ مولانا بایں خیر خوبی تا دیر سلامت رہیں۔ حال میں مولانا نے روضۃ الکبری نام ایک ناول لکھکر شائع فرمایا ہے جس میں پانچویں صدی عیسوی (جبکہ مسیحیت رومیوں کا قومی مذہب بن رہی تھی) کے تاریخی حالات نہایت دلچسپ پیرایہ میں تحریر فرمائے ہیں کہ قوم وسی گوتھ کے ہاتھوں سے روم کی سلطنت تباہ و غارت ہونے کے بعد کیونکر سپین اور اندلس میں گوتھک سلطنت کی بنیاد پڑی جس پر تین سو برس بعد عربوں نے قبضہ کیا۔

یہ ناول اس قدر دلچسپ اور عمدہ ہے کہ شروع کرنے کے بعد جبتک ختم نہ ہوجائے چین نہیں آتا۔ اور ہاتھ سے چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ قیمت عہ حکیم محمد سراج الحق صاحب منیجر رسالہ دلگداز کٹرہ بزن بیگ سے ملیگا۔

گلدستہ لطیف

لکھنؤ سے حضرت حاجی شاہ عبداللطیف صاحب ستنوری کی سرپرستی میں ایک صوفیانہ و عارفانہ نظم و نثر کا ماہوار رسالہ گلدستہ لطیف نام سے نکلنا شروع ہوا ہے جس کے تین نمبر اس وقت تک شائع ہوچکے ہیں۔ مضامین اور نظمیں عمدہ ہوتی ہیں۔ مولوی محمد حسین صاحب محوی رسالہ کے ایڈیٹر ہیں۔ رسالہ کی حالت قابل اطمینان معلوم ہوتی ہے حجم ۴۸ صفحات قیمت عہ سالانہ

مفید عام پریس خانہ باٹانالہ لکھنؤ سے ملے گا۔

مدینہ پریس بجنور میں باہتمام منشی محمد مجید حسن پروپرائٹر و مہتمم پرنٹر پبلشر چھپ کر شائع ہوا

من موہنی

شوقین مزاج توجہ فرمائیں لطف جماع کا اوٹھائیں۔ یہ وہ شئے ہے جس کی تلاش میں بڈھے اور جوان رات دن لگے رہتے ہیں۔ اس کی ایک گولی جواہرات سے بڑھکر ہے چند روز کے استعمال سے بدن کو فولاد بنا دیتی ہے۔ آدمی کیسا ہی ضعیف اور سست اور کمزور کیوں نہو ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھائیے اور آدھ گھنٹہ بعد وہ طاقت پیدا ہوتی ہے کہ بڈھے جوان کو مات کر دیں ایک بکس ایک آدمی کو ہم مرتبہ اور ہم آدمی کو ایک مرتبہ کافی ہے۔ فائدہ نہو تو دام دونے دینے کی شرط ہے اس پر بھی قیمت فی بکس ۱۰ عہ تین بکس ایک ساتھ لینے پر چار روپیہ محصول

گورے اور خوبصورت ہونیکی دوا

یہ دوا ولایتی خوشبودار پھولوں کی روح ہے۔ سکو ولایت کے ڈاکٹروں نے بھی تیار کیا ہے سات دن چہرہ اور بدن پر ملکر نہانے سے سیاہ جسم بھی مانند گلاب کے پھولوں کی مانند سرخ اور سفید مخمل کی مانند ملائم ہو جاتی ہے جیسا کہ داغ جھائیں چیچک کے گڑھے مہاسے وغیرہ سے جو چہرہ خوبصورت ہو جاتا ہے انکو ایسی خوبصورتی بخشتی ہے کہ چہرہ چاند کے مانند چمکنے لگتا ہے۔ تعریف یہ ہے کہ رنگت اور خوبصورتی جو اس سے پیدا ہوتی ہے ہمیشہ قائم رہتی ہے یہ دوا پوڈر نہیں ہے جیسے بازاری عورتیں لگا کر تھوڑی دیر کو جھوٹی سفیدی کر لیتی ہیں قیمت فی تولہ عہ

تین تولہ ایک ساتھ لینے سے ڈاک محصول معاف
وہیش چند راینڈ کو سوامی کمپنی متھرا

جنگ

ہمارا تازہ مال ترکی ہر قسم کی عمدہ درجہ کی ترکی ٹوپیاں۔ کلپاک اعلیٰ افسروں کی ٹوپیاں قسطنطنیہ سے عید الضحیٰ کے لیے آگئی ہیں گران خالص اسلامی ٹوپیوں کی مانگ بہت زیادہ ہے اور موجودہ اسٹاک عید الضحیٰ کے لیے کافی نہیں۔ جنگ کی وجہ سے تمام کارخانے بند ہوگئے اور آیندہ مال آنے کی کوئی امید نہیں ہے اس لیے آپ اپنی ٹوپی کے لیے بہت جلد آرڈر بھیجدیں۔ ورنہ مایوسی کا اندیشہ ہے۔

غازی انور پاشا

ENVER PASHA WEARING CALPACK

کلپاک چمڑے کی سنہری بیس کی اصلی سمور کی چمڑہ استردار عہ فی۔ اعلیٰ استرخال عہ فی۔ ریشمی بیس کی عہ فی۔ کلپاک کیس یعنی ڈبل ٹین کے ڈبے جس پر سنہری حروف میں کلپاک لکھا ہے ۸ فی۔ ترکی ٹوپیاں ساخت قسطنطنیہ و مصر مبلغ عہ سے تین روپے تک۔ چٹائی استردار سخت قالب عمدہ ۶ فی۔ بروچ کریسنٹ جرمن سلور کے چاند ستارہ ۲ بروچ فینسی شیشہ پر سنہری چاند ستارہ فریم پر لگا ہوا ۲ فوٹو کارڈ ساخت قسطنطنیہ اعلیٰ ترک افسران مساجد و دیگر اعلیٰ مناظر قیمت فی درجن ۱۲ سو سیکڑہ عہ فی ہزار ۔ تاکید آرڈر آج ہی بھیجدیں۔

منیجر

ایس۔ ایف چشتی اینڈ کمپنی۔ دہلی

متصل دہلی

شربت مفرح دافع الوبا

یہ شربت عمدہ قسم کے شیریں پانی میں ملاکر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس شربت سے طاعون زدہ کی گرمی فورًا دفع ہو جاتی ہے اور گرمی خشکی جو کسی کو نین یا کشتہ سے ہو جاتی ہے اوس کا قلع قمع ہو جاتا ہے اور دودھ گھی وغیرہ کی ضرورت نہیں رہتی حلق سے اترتے ہی آنکھ کھل جاتی ہے۔ یہ شربت جس مریض کو دیا گیا وہ چشم زدن میں اچھا ہو گیا۔ علاوہ ازیں یہ شربت تلی بخار فساد خون بوا سیر مالیخولیا اختلاج قلب تپ محرقہ میں نہایت مفید ثابت ہوا۔ مرض قلبی کو بمنزلہ اکسیر ہے صغیر سن اطفال جو گرمی سے ہڑک جاتے ہیں۔ اون کے لیے ایسا تسکین ہے کہ پھر دوا کی ضرورت نہیں رہتی اور کرب کی رحمت سے نیند آجاتی ہے اور خارش تر و خشک میں فائدہ رساں ہے۔ بکثرت تیار ہوتا ہے۔ یہاں بھی مل سکتا ہے قیمت فی بوتل (۵) خورد شیشی ۱۰ دوشی ۱ سایک ...

(ملنے کا پتہ)

حکیم محمد حسن رضا سیوہارہ ضلع بجنور

اغلاط العوام اسلام میں جو غلط احکام و مسائل مشہور ہیں اون کی تصحیح و تنقیح قابل دید رسالہ ہے قیمت ا

لوح زمردین ۔ خوشنویسی سیکھنے اور سکھلانے کی بے نظیر کتاب قیمت ۸

دفتر مدینہ کے متعلق تمام خط و کتابت و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و مہتمم اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہونی چاہیے

ہیو بچکر اپنے بھائیوں کے ساتھ جنگ میں شریک ہوگا بیکن سے
کہتا ہوں کہ اس جنگ میں اگر جرمنی کی فتح ہوئی تو ایران کا خاتمہ
اگر شکست ہوئی تو بھی ایران خاتمہ میں بچیگا سنایا دل کو
چاہیئے کہ اس موقع کو غنیمت سمجھ کر فائدہ اوٹھائیں اور
طاقت و قوت حاصل کریں۔

مسلم ہیوٹ اسکول مرادآباد

عرصہ ہوا یہ سوال اوٹھایا گیا تھا کہ مسلم ہیوٹ ہائی اسکول مرادآباد کا انتظام نہایت ابتر ہے اور ابھی بہت کچھ اصلاح کی ضرورت ہے مقامی اور غیر مقامی اخبارات نے اس موضوع پر نہایت معقولیت سے بحث کی اور ٹرسٹیان اسکول سے اصلاح کا مطالبہ کیا لیکن افسوس ہے کہ مقامی پبلک اور اسلامی اخبارات کی اس بعد وجہد کا ٹرسٹیان اسکول کی سرد مہرانہ برتاؤ سے ابتک کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ اور ٹرسٹیان اسکول کی بے پروائی نے اسکول کی حالت کو پبلک کی نظر میں ناقابل اطمینان بنا دیا۔

معزز معاصر ہمدرد کی ۔ نومبر کی اشاعت میں اسکول مذکور کے متعلق ایک مراسلہ اور اوسپر ایڈیٹر کا نوٹ شائع ہوا ہے ۔ صاحب مراسلہ ظاہر کیا ہے کہ اس وقت پبلک میں اصلاح اسکول کی ایک عام خواہش ہے چنانچہ حال ہی میں ایک متفقہ تحریر پریسیڈنٹ اسکول کی خدمت میں بھیجی گئی تھی جس کا جواب ابتک نہیں ملا اس متفقہ تحریر میں ظاہر کیا گیا ہے اگر ٹرسٹی صاحبان کے خیال میں اصلاح کی ضرورت نہیں ہے تو وہ مہربانی فرما کر اس قدر رکھنے اور ثابت کرنے کی جرات فرمائیں۔

مراسلہ نگار کا بیان ہے کہ اگرچہ اسکول مذکور کے اکثر ٹرسٹی استبدادیت پسند ہیں لیکن بعض ایسے بھی ہیں جو اصلاح کے خواہان ہیں اور انہیں کی سعی سے حال میں ایک کمیٹی قائم ہوئی ہے جس نے اسکول کے قواعد و قوانین کا ایک جدید مسودہ تیار کر کے ٹرسٹیوں کے پاس بھیجدیا ہے جس پر عنقریب جلسہ عام میں ٹرسٹی غور کرنے والے ہیں صاحب مراسلہ کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ جو قواعد برائے غور ٹرسٹیوں کے پاس بھیجے گئے ہیں اون میں ٹرسٹیوں کے انتخاب کے قاعدہ کو بالکل بدلا گیا ہے لیکن یہ تبدیلی بھی ایسی مقید ہے جس سے قوم کو صحیح طور پر انتخاب میں دقت حاصل ہونیکا احتمال ہے۔

ہمیں امید ہے کہ ہیوٹ اسکول کے ٹرسٹی قوم کے مطالبات پر توجہ فرما کر اسکول کی اصلاح میں کوشش کرینگے اور اس وقت تک اسکول کے نظام میں جو سستی اور نقص رہی ہے اوسکو دور فرمائیں گے تاکہ اس بدنظمی سے آئندہ اسکول کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچے۔

ہمدردکے مراسلہ نگار نے مسودہ اصطلاحات پر جو اعتراضات کئے ہیں وہ بالکل درست ہیں اور بہت کچھ قابل توجہ۔

ہم اب سے پہلے بھی مسلم ہیوٹ اسکول کی بدنظمی کی اصلاح کے متعلق ایک دو مرتبہ لکھ چکے ہیں اور آج بھی اس تحریر سے ہمارا یہ مقصد ہے کہ پریسیڈنٹ اسکول اور ٹرسٹی صاحبان قوم کے مطالبات پر توجہ فرما کر اصلاح اسکول میں قومی مطالبات کے موافق کام کریں تاکہ اسکول کی وہ کمزوریاں جو اس وقت قوم کو نظر آرہی ہیں دور ہوجائیں اور اسکول کو استبدادیت کی بدولت اوس نقصان و خطرہ کا احتمال نہ رہے جو عدم اصلاح کی صورت میں اسکول کے لیے لابدی ہے۔

آج غرور و تمکنت و خودرائی کا زمانہ نہیں ہے اور بالخصوص قوم کی نیابت کا فرض ادا کرنے کی شان نہیں اسلئے ٹرسٹیان اسکول کو چاہیئے کہ وہ اپنے قیصرانہ جاہ و جلال کو خیرباد کہکر قوم کی نیابت کا حقیقی فرض ادا کریں اور ایک پبلک اسکول کو جو نقصان اون کی عدم توجہی سے پہنچ رہا ہے والا بہت توجہ فرما کر اوس سے اسکول کو محفوظ کریں۔

بے بنیاد افواہوں کی اشاعت

جنگ کے دوران میں غلط و بے بنیاد خبروں کی اشاعت بہت زیادہ ہوتی ہے موجودہ جنگ میں بھی روزانہ بہت سی بے بنیاد افواہیں شائع ہو رہی ہیں۔ تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ اس قسم کی غلط خبروں کی اشاعت عموماً وہ لوگ کرتے ہیں جو حکومت کے مخالف ہوتے ہیں یا جنکا تعلق فریقین جنگ کے مخالف حکومت فریق سے ہوتا ہے۔ آجکل جو خبریں شائع ہو رہی ہیں اون کی نسبت یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ وہ جرمنی نمایندوں کی ناشایستہ حرکات ہیں جو ملک میں بے چینی پھیلانا چاہتے ہیں اور جن کی نسبت سرکاری اطلاعات مظہر ہیں کہ ملک میں اس قسم کے لوگ بہت ہیں۔

جرمنی جاسوسوں نے حال میں جو افواہیں اڑائی ہیں اون میں سے چند افواہیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ (۱) افواہ ہے کہ جرمنی کے ہوائی بیڑہ نے لندن پر حملہ کر کے شہنشاہ معظم کو گرفتار کر لیا ہے اور اب اونکی رہائی کیلئے ساٹھ ملین پونڈ کا فدیہ طلب کرتا ہے۔

(۲) افواہ ہے کہ امیر صاحب کابل نے سردار نصر اللہ خاں کو چار لاکھ فوج دے کر پشاور پر حملہ کرنے کیلئے روانہ کر دیا ہے اور خود گورنمنٹ برطانیہ کو اطلاع دی ہے کہ شہزادہ نصر اللہ خاں حکومت سے باغی ہوکر چار لاکھ سپاہ کے ہمراہ کسی طرف کو نکل گیا ہے۔ اگر حدود ہند پر پایا جاوے تو اوسے گرفتار کر لیا جائے۔

(۳) افواہ ہے کہ انگریزی جہاز مزوا نے مقام جدہ پر گولہ باری کی ہے۔

مذکورہ بالا افواہیں بالکل بے اصل ہیں اول الذکر افواہ کی تردید اس واقعہ سے ہوتی ہے کہ ۲ نومبر کو حضور ملک معظم نے سر آغا خاں کو شرف باریابی بخشا اور روزانہ فوجی ہسپتالوں اور جنگی تیاریوں کا ملاحظہ فرماتے ہیں دوسری افواہ بالکل ہی لغو ہے کیونکہ امیر صاحب کابل حضور وایسرائے بہادر کو پورے طور پر اپنی ناطرفداری کا یقین دلا چکے ہیں اور یہ امر ناممکن ہے کہ ناطرفداری کا یقین دلانے کے بعد امیر صاحب جیسے ثقہ دیندار اور حقیقی مسلمان بادشاہ دھوکہ سے کام لیں۔ تیسری افواہ کے متعلق خود گورنمنٹ ہند نے باقاعدہ اعلان کر دیا ہے کہ جدہ پر گولہ باری کی خبر بالکل غلط ہے اور گورنمنٹ برطانیہ موجودہ جنگ میں مقامات مقدسہ کا احترام پورے طور پر قائم رکھے گی۔

غرض اس قسم کی افواہیں جنگ کے زمانہ میں شائع ہوتی رہتی ہیں جنکی کچھ اصل نہیں ہوتی اسلیئے پبلک کو اس قسم کی لایعنی خبروں پر یقین نہیں کرنا چاہیئے۔

گرانی اجناس کی تحقیقاتی رپورٹ

اسے پہلے مدینہ کے کالموں میں گرانی اجناس کی تحقیقاتی کمیٹی کا ذکر آ چکا ہے جو کئی سال ہوئے بنگال گورنمنٹ نے عام رائے کے مطالبہ سے مقرر کیا تھا۔ حال میں اس کمیشن کی رپورٹ کامل تحقیقات کے بعد گورنمنٹ نے معہ اپنے نوٹ کے شائع کی ہے۔ رپورٹ میں گورنمنٹ کی رزولیوشن کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ گرانی کا آغاز ۱۸۹۰ء میں ہوا ہے مگر اس گرانی سے بحیثیت مجموعی ہندوستان کو بجائے نقصان کے فائدہ پہونچا ہے اور اگر نقصان پہنچا ہے تو بہت تھوڑی سی آبادی کو۔

مسٹر دت صدر کمیشن تحقیقات کی رائے ہے کہ اس گرانی کا اثر صرف ہندوستان تک محدود نہیں بلکہ تمام دنیا کی یہی حالت ہے کیونکہ تمام ہندوستان میں جسطرح ذرائع آمد و رفت کی وسعت سے نرخ یکساں ہوگئے ہیں اسی طرح دوسرے ممالک کے ساتھ تجارت میں بھی غیر معمولی آسانیوں کے پیدا ہوجانے سے دنیا بھر میں نرخ اجناس ایک ہوگیا ہے۔

ہمیں نہایت افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ اہل ہند کی جو امیدیں اس تحقیقاتی کمیشن سے تھیں وہ رپورٹ اور گورنمنٹ کے رزولیوشن کو دیکھکر تمام منقطع ہوگئیں۔ رپورٹ میں جو تحقیقات دکھلائی گئی ہے وہ ہندوستانیوں کو پہلے ہی سے معلوم تھی ہندوستانیوں کا خیال تو یہ تھا کہ یہ کمیشن اجناس کی گرانی کو روکنے یا دفع کرنے کی کوئی تدبیر سوچیگا اور ارزانی کے وسائل بہم پہونچانے کی رائے دیگا لیکن افسوس ہے کہ خود غلط ہوا نتیجہ ما بندا شتیم اس قسم کی تحقیقات سے اہل ہند کو اوسی وقت فائدہ پہونچ سکتا ہے جبکہ ہندوستانیوں کی خواہش کے موافق گرانی کی انسداد کی کوئی تدبیر نکالی جائے۔ ورنہ یہ تحقیقات جس سے کسی کا ایک مسئلہ بھی حل نہو ہندوستانیوں کو کیا نفع پہونچا سکتی ہے۔

ہمارے نزدیک اجناس کی گرانی کا سبب سنا کی پیداوار کا غیر محدود طریقہ پر باہر بھیجے جانے کا ہے اگر گورنمنٹ برطانیہ ہندوستان کی پیداوار کے ایک معقول حصہ کو ملک سے باہر نہ جانے دے اور برآمد کی صرف اس قدر اجازت دے جو ملکی ضروریات سے زائد ہو تو آسانی کے ساتھ گرانی کا انسداد ہوسکتا ہے لیکن افسوس ہے کہ اس سے تجارت پر ایک نمایاں اثر پڑیگا۔ اور گورنمنٹ ہند کے نزدیک اس قسم کا اثر ناگوار ہوگا۔

البانیہ ومقدونیہ اور یونان وبلغاریہ

جب سے البانیہ کو وطن پرستوں نے پرنس ڈ ویڈ کو البانیہ سے نکالکر البانیہ پر قبضہ کیا ہے البانیہ کا مسئلہ پھر چھڑ گیا ہے ایک طرف تو اسد پاشا نے اعلان خود مختاری کیا ہے اور دوسری طرف اٹلی و یونان البانیہ میں مداخلت کر رہے ہیں چنانچہ یونان نے اپیارس میں اپنی فوجیں بھیجی ہیں۔ ٹرکی کی شرکت جنگ سے البانیہ کے معاملہ میں اور جد وجہد ہونے لگی ہے۔ رائٹر ایجنسی کو معلوم ہوا ہے کہ بلغاریہ نے انگلستان روس اور فرانس سے خواہش کی ہے کہ اگر مقدونیہ پر اوسے قبضہ دلا دیا جائے تو وہ ٹرکی کے اتحاد کی پروا نہ کرکے جنگ میں اونکے ساتھ شریک ہوسکتا ہے۔ مذکورہ بالا واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ ٹرکی کی شرکت جنگ نے یورپ میں ایک عجیب تلاطم پیدا کر دیا ہے اور اندیشہ ہوچلا ہے کہ ریاستہائے بلقان بھی کہیں جنگ میں شریک نہ ہوجائیں۔ اگر خدانخواستہ اٹلی و یونان کے اشارہ اور فوجی نقل و حرکت سے بلقان کے امن و امان میں خلل پڑگیا تو ٹرکی کے لیے ایک بڑی مشکل پیدا ہوجائے گی۔ اگر یونان جنگ کے لیے کھڑا ہوا اور بلغاریہ نے اوس سے مصالحت سے کام لیا تو بہت ممکن ہے کہ بلغاریہ رومانیہ اور سرویہ انگلستان وغیرہ کے شریک ہوکر ٹرکی کے خلاف پھر جنگ پر آمادہ ہوجائیں اور موجودہ جنگ کے عالمگیر ہونے میں جو کسر رکھی ہے وہ باقی نہ رہے۔

ٹرکی کی شرکت جنگ بظاہر حال مناسب تھی اور اگرچہ ہم مصالح حکومت پر تبصرہ کرنے کے قابل نہیں ہیں لیکن جو مشکلات ہمارے سامنے ہیں اونکو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمیں دعا کرنی چاہیئے کہ خداوند تعالیٰ ٹرکی کے ارکان حکومت کو بہتری کی توفیق دے اور وہ دور اندیشی سے کام لیکر اوس پالیسی کو عمل میں لائیں جو سانپ مرے اور لاٹھی نہ ٹوٹے کے مصداق ہو۔

الاونس قحط گرانی اجناس کی وجہ سے گورنمنٹ پنجاب نے یکم ستمبر سے ان تمام سرکاری ملازمین کو جو حسب قاعدہ الاونس کے مستحق ہیں الاونس مذکور عطا کئے جانے کا حکم دیا ہے۔

انگلستان میں تبلیغ اسلام

گزشتہ سے پیوستہ

خطبۂ نماز جمعہ لندن - انگلستان

تو کام چلتا ہے اور برکت پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے انسان کو تصرف دیا ہے۔ وہ قوت ارادی بخشی ہے اگر وہ چاہے تو دل کو حکم نہیں کر سکتا کہ اپنی حرکت بند کر دو یا کم و بیش کر دو معدہ پر حکومت نہیں کر سکتا کہ ابھی چار منٹ میں کھانا ہضم کر دو۔ ورنہ کیا آفت ہو جب کوئی چاہتا اپنے قلب کی حرکت بند کر دیتا حکم جاری کرتا اور جیتے سے مر جاتا۔ رات کے وقت سوتا ہے اس کی عقل کام نہیں کرتی۔ اسکی قوت ارادی کام نہیں کرتی پر حرکت قلب جاری رہتی ہے اسپر اس کا تصرف ہے انسان عقلمند ہو تو ہمیشہ خدا کی فرمانبرداری کرتا ہے۔ لیکن اگر اس سے باہر ہو جاتا ہے تو مگر بالمجبور اس کو ان قواعد کے ماتحت ہی خوشی حاصل ہوتی رہتی ہے۔ جو اللہ جل شانہ نے اسکے لیے بنائے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہر طبقہ مخلوقات کے لیے قواعد جاری فرمائے ہیں جو انکے لیے موجب خیر و برکت ہیں۔ گلاب کا پودا اپنی فطرت کے مطابق کام کرتا رہے تو گلاب کے پھول پیدا ہونگے وہی اسکا کام ہے وہی اسکی فرمانبرداری اور وہی اسکا اسلام۔ ایک شاہ توت کا درخت اگر چاہے کہ اسکو گلاب کے پھول لگیں اور سیب اتارے جائیں تو اس فطرت کے خلاف ہے جو اسکو سپرد کی گئی ہے۔ پس معلوم ہوا اصل مذہب فطرت اور اصلی مذہب الہی اسلام ہے اور اسلام کا دوسرا نام فرمانبرداری ہے۔ ہمپر کوئی نیا تکلیف ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ جو قوی ہمارے سپرد ہیں اور جو صفت غالی ادمی ہے اسکے سر انجام دہی میں مشغول و منصرف رہیں۔ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا۔ اللہ تعالیٰ نے جسقدر احکام دیئے ہیں وہ انسانی وسعت کے اندر ہیں وہ اسکی فطرت کے مطابق ہیں وہ اسکی فطری قوی کی ترقی کیلئے ہیں وہ اسکی خوشی اور بہبودی اور بھلائی کیلئے ہیں۔ قرآن کریم نے یہ طلب نہیں کیا کہ ہم اپنی فطرت کو جواب دیکر اپنی دماغی قوی پر صبر کر کے ایسے عقیدہ کو تسلیم کریں کہ تین برابر ایک کے ہوتا ہے یا ایک شخص کے مار ڈالنے سے تمام دنیا کے لوگ نجات حاصل کر سکتے ہیں۔ آدم سے لیکر آئندہ نسلوں کی ذریات تمام یا یہ کہ انسان کے ہاں خدا پیدا ہوتا ہے۔ غرض ایسی قسم کی تعلیمات جو عقل انسانی اور فطرت انسانی کے برخلاف ہوں اور جس سے کوئی معقول نتیجہ ہی پیدا نہ ہوتا ہو۔ ان کے ماننے کے لیے ہمکو

اسلام نے مقتین نہیں کیا۔ اسلام ہماری نیچر میں اور ہماری فطرت میں ودیعت کیا گیا ہے اور یہی اسلام ہم قدرت میں دیکھتے ہیں۔ انسان ہمیشہ مفید باتوں کو جاننا اور ان پر عمل کرنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس جذبہ فطری کو ابھارنے کے لیے فرمایا۔ ولہ اسلم من فی السموات والارض کہ یہ اسلام اور میری فرمانبرداری ہے جسکا عملی نتیجہ یہ ہے کہ زمین و آسمان کی نعمتیں تمہیں مل رہی ہیں۔ اگر تم بھی فرمانبرداری اختیار کر لوگے تو یقیناً اس دنیا میں بہشتی زندگی خیر و برکت کی زندگی حاصل کروگے۔ طبیعت ایسے مذہب کو قبول کرنے کے لیے اور دلچسپی ہے جو ہمارے قوی اور ہماری فطرت کے مطابق ہو۔ جو ہمارے قوی اور فطرت کی ترقی اور صحیح تربیت چاہتا ہو۔ ہمپر ایسا مذہب کبھی گراں نہیں ہو سکتا بھلا اگر آنکھ کا کام کان سے لیا جاوے تو آنکھ کو کیا تکلیف ہوگی کام کان سے لیا جاوے تو کان کو کیا اذیت پہنچنے کا اندیشہ۔ ہاں اگر مذہب یہ چاہتا ہو کہ کان سے دیکھا کرو اور آنکھ سے سنا کرو اور دماغ سے کھانا ہضم کیا کرو اور معدہ سے سوچا کرو تو بیشک ایسا مذہب قبول کرنے کے قابل ہوگا پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں علیم ہوں۔ حکیم ہوں لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا۔ میں انسان کے لیے وہی احکام دیتا ہوں جو اس کی طاقت کے اندر رہیں۔

ہم خوب جانتے ہیں کہ ہمنے کبھی یہ توقع نہیں کی کہ ہمارا انگوٹھا پیانو بجائیگا اور کسی سریلی آواز سے ہمارا دل بہلائیگا۔ یا ناری ہی ہمارے لیے دودھ کی نہریں بہائیگی۔ یا بارش ہوگی اور پانی اونچی سمت کو جائیگا۔ یا آگ کو روئی میں رکھ دیں تو نہ جلائیگی یا سیاہی کو سفید کپڑے پر چھینک دیں تو وہ زیادہ سفید ہو جاویگے۔ یا زہر کی پھنکی لگائیں کہ اس سے عمر بڑھتی ہے یا سانپ کو آستین میں رکھیں کہ اس کے ڈسنے سے حرارت غریزی بڑھ جائیگی۔ یا ایسا خیال کریں کہ شراب پینے سے عقل زائل نہیں ہوتی اور اعصاب تباہ نہیں ہوتے اور معدہ کی طاقتیں جواب نہیں دیدیتیں یا زناکاری سے دماغ تباہ نہیں ہوتا اور دنیا میں فساد برپا نہیں ہوتا۔ ڈاکہ زنی کی سزا نہیں ملتی۔ یا بغاوت پر بادشاہ ہو جاتا ہے یا جھوٹ بولنے سے رسوائی نہیں ہوتی یا بندہ حرص و ہوا سے غنا حاصل کر سکتا ہے۔ غرض اسلام کے ماننے سے کوئی گھبراہٹ نہیں ہوتی بلکہ عین راحت ہے کہ ہمارے فطری قوی کی تربیت چاہنے والا ہمارے لئے سچی مسرت اور راحت کے سامان پیدا کرنے والا مذہب اسلام ہے اوس کو نہ ماننا اپنی فطرت کو نہ ماننا ہے اسکو نہ ماننا قدرت اور نیچر کو نہ ماننا ہے۔ اسکو نہ ماننا اپنے آپ کو تمام ترقیات اور تمام سچی راحتوں سے محروم کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ من الخاسرین۔

جو کوئی اسلام (فرمانبرداری) کو چھوڑ کر اور شے اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اوسکو قبول نہیں کرتا۔ نافرمانبرداری اوسکو پسند نہیں آتی کیونکہ وہ انجام کار نقصان میں ہی رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ جو رحیم اور کریم ہے ہمیشہ اپنے بندوں کو دار السلام کی طرف پکارتا ہے وہ کسیکو زیان اور نقصان میں رکھنا پسند نہیں کرتا۔ وہ انسان کو فرمانبرداری تباہی کی تخریبیں دینے کے واسطے تمام آسمان اور زمین اور اسکے درمیان جو کچھ ہے اوسکو ہمیشہ کرتا ہے اور پھر دوسری جگہ فرماتا ہے۔

ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعمل صالحا وقال اننی من المسلمین

اس شخص سے اور کون زیادہ عمدہ ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دے اور خود سنوار کر کام کرے اور کہے کہ میں مسلم (فرمانبردار) ہوں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے فخر سے فرمایا ہے۔ انا اول المسلمین میں سب سے بڑھکر اللہ تعالیٰ کے احکام کا فرمانبردار ہوں۔ کیا ہمارے بادشاہ نوابوں اور امراء کے لیے یہ سبق کافی نہیں ہے کہ ہمارے سرکار حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ جو اللہ تعالیٰ کے محبوب تھے اون کا بڑا فخر یہ تھا۔ انا اول المسلمین کہ ہم اللہ تعالیٰ کے احکام کی فرمانبرداری میں سب سے پہلے قدم اوٹھانے والے ہیں۔ کیا اونھوں نے ناکامی دیکھی نہیں دشمن اور دوست کو اس بات کا اقرار کرنا پڑتا ہے کہ آنحضرت کے سر پر تمام اعلی سے اعلی کامیابیوں کا سہرا تھا۔

عرب کو درست کیا بلکہ عجم کو سنوارا اور نجات دی خود بادشاہ ہو گئے۔ اور حضور کی اولاد اب بھی سید سردار کہلاتی ہے اور اللہ تعالیٰ آپ پر درود بھیجتا ہے ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی اوس کے فرشتے اور وہ خود محمد رسول اللہ کے مداح ہیں۔ کیونکہ وہ احمد تھے اونھوں نے اللہ کی توحید کے گیت گائے اور آج توحید کے سامنے قومیں شرمندہ ہیں کہ ہر مذہب والا یہی کہتا ہے کہ اصل میں تو ہم بھی مشرک نہیں حقیقت میں ہم بھی ایک ہی یگانہ صفات والے خدا کے پرستار ہیں۔ یہ سب محمد رسول اللہ کی سکھائی ہوئی توحید ہے اور اس تعلیم کا غلبہ اس قدر دلوں پر مستولی ہوا ہے کہ ہر شخص اپنے مذہب کو توحید کا جامہ پہنانا چاہتا ہے۔ پس ایک مسلم کو کس قدر خوشی ہے کہ اس کا مذہب اسکی قوتوں کو تباہ کرنا نہیں چاہتا بلکہ ان کی صحیح تربیت کا نام اسلام رکھتا ہے۔ وہ اوسکے جذبات کا خون نہیں کرتا بلکہ ان سے صحیح کام لیتا ہے۔ اور کسقدر خوش ہیں ہم کہ ہماری مقدس کتاب ایسی مکمل واقع ہوئی ہے کہ ہمارے مذہب کا نام بھی خود

رکھتی ہے اور وہ مذہب کا نام تجویز موجود ہے۔ ان الدین عند اللہ الاسلام یعنی دین تو اسلام ہے۔ کیا یہ خوشی کسی یہودی یا عیسائی یا وید والے کو ہو سکتی ہے۔ انکی کتابیں انکو اتنی راہبری نہیں کرتیں کہ ان کے مذہب کا نام بتا دیں۔ کیا وہ مذہب آسمانی ہو سکتا ہے جسکا نام جس کی تعریف بھی خدا نے نہ سکھائی ہو۔ ساری تورات و انجیل کو پڑھ جاؤ وید کو پڑھ لو آپ کو اون کے مذہب کا نام نہیں ملیگا۔ برخلاف اسکے کسقدر خوشی کا مقام ہے کہ خود اللہ تعالیٰ نے ہمارے مذہب کا نام اسلام رکھا اور خود ہی ہمارا نام مسلم رکھا اور دوسری قوموں نے اپنے مذہب کے نام تجویز کیے اور اپنے نام بھی آپ ہی رکھے۔

پس مبارک ہو اہل اسلام کو یہ مذہب فطرت اور مبارک ہو اون کو یہ مبین کتاب جو اون کی تمام ضرورتوں کو پورا کرتی ہے اور مبارک ہو انکو نام مسلم۔ مسلمانوں کو التزام کے ساتھ یہ نام مسلم اپنے لیے استعمال کرنا چاہیئے۔ دشمن ہمکو محمڈن کہتا ہے یا اسکے مذہب کا نام محمڈنزم رکھتا ہے تو اسے خود یہ نام قبول نہ کرنا چاہیئے جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسکا نام مسلم رکھا ہے اور اوسکے مذہب کا نام اسلام رکھا ہے۔

بارک اللہ لنا ولکم فی القرآن العظیم

دستخط خاکسار صدر الدین بقلم ابوالنور محمد

مسجد ووکنگ کی چوٹی و ہلال کا سنہری کرنا

برادران اسلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ اپنے دین کی خود نصرت فرماتا ہے اور دین اسلام کی جو ہر انسان کی فطرت میں مرکوز ہے خود بخود لوگوں کے قلوب کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ قرآن کریم ہماری فطرت کے مطابق تعلیم دیتا ہے یا یوں کہنا چاہیئے کہ یہ کتاب حکیم اُن کو دماغی قوی کو جگاتی ہے جو ہماری فطرت میں ودیعت کیے گئے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنی پاک و پر حکمت فرقان حمید و قرآن مجید میں فرماتا ہے وھذا ذکر مبارک انزلنہ افانتم لہ منکرون۔ یہ قرآن کریم ہماری فطرت کو جگاتا ہے۔ اس کا انکار بڑے تعجب کی بات ہے کیونکہ اپنی فطرت کو کون شخص قبول نہیں کرتا اور پھر فرماتا ہے ان ھو الا ذکر للعالمین۔ سارے جہان کی فطرت ایک ہے اور یہ کتاب تمام بنی نوع انسان کی فطرت کو جگاتی ہے اور پھر بڑی وضاحت سے فرمایا۔ لقد انزلنا الیکم کتابا فیہ ذکرکم افلا تعقلون۔ تحقیق ہمنے نازل کی ہے

تمہاری بھلائی اور فائدہ کے لیے ایک عظیم الشان کتاب جس میں تمہارے جینے کا سامان ہے کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے کہ ایسی فطری تعلیم کو ماننا چاہیئے یہ تعلیم آجکل کے تعلیم یافتہ لوگوں کو بالکل فطرت کے مطابق معلوم ہوتی ہے اور اسی لیے وہ ان تعلیمات کو چھوڑنا چاہتے ہیں جو کہنے کو تو انہی تعلیمات ہیں لیکن صحیح فطرت انکو دھکے دیتی ہے۔ اللہ تعالے کا فضل اور احسان ہے کہ اوس نے ایسی بے نظیر کتاب ہم کو عطا کی جو دنیا والوں کی پیاس بجھاتی ہے اور ایسی تعلیمات پیش کرتی ہے جو ہمیں نا توفیق کی طرف سے معلوم ہوتی ہیں اور دل انکو قبول کرتا ہے تمنا ہے کہ ہم اسے پڑھیں کرتے اور تمنا بھی ہے کہ ہم سرکار مدینہ کی سنت اور احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کریں تاکہ ہم مہذب دنیا کے سامنے شرمندہ نہیں بلکہ انسانیت کے اعلیٰ اخلاق اور روحانی نقدم جو ممکن ہو سکتی ہے وہ اس میں دکھا سکیں۔ سہارنپور سے عزیز صدر سالکین میں یہاں تعلیم کے عاشق یہاں پیدا ہو رہے ہیں وو کنگ کے صرف ایک خاندان کا تھوڑا سا حال سناتا ہوں۔ اس گھر میں پانچ ممبر ہیں میاں بیوی اور اون کے تین بچے اچھا مالدار گھر ہے۔ دو تین دوکانیں ہیں انکی بیٹی ہیں کوئی ایک ماہ سے وہ ہمارے گھر آتے ہیں وعظ سنتے ہیں۔ قرآن کریم کا درس سنتے ہیں اور قرآن کریم پڑھ رہے ہیں ابھی اسلام تو انھوں نے قبول نہیں کیا لیکن جو اسلام کی محبت اور قرآن کریم کی عظمت انکے دل میں پیدا ہو گئی ہے اوس کا نقشہ آپ لوگوں کے لیے کس طرح کھینچوں وہ تو ایک کیفیت ہے جو یہاں دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے تاہم ایک بات قابل تذکرہ ہے اور اس سے ایک حد تک انکی اسلامی تعلق اور اخلاص اور ادب کا اندازہ لگ سکتا ہے ہماری مسجد کے اوپر ایک بڑا اونچا اور شاندار گنبد ہے اوسکی چوٹی پر ہلال بھی ہے۔ اس مخلص نومسلم نے خود آکر اپنے خرچ پر خالص سونے کے ورق سے چوٹی اور ہلال کو مزین کیا ہے۔ چوٹی قریباً دو فٹ اونچی ہے اور بہت بڑا ہلال ہے اسکے ساتھ ہی آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ نشتر اسی فٹ کی اونچائی پر چڑھ کر اتنی لمبی چوٹی اور ہلال کا طلائی اوراق سے مزین کرنا اور خالصتاً للہ کرنا اور بلا قیمت کرنا بہت بڑے اخلاص کی دلیل ہے۔ مسجد نہایت شاندار خوبصورت نظر آتی ہے اور سونے کی چمک دور دور تک کام کرتی ہے۔ انھوں نے بڑے گہرے مخلصانہ تعلقات پیدا کیے ہیں۔ اللہ تعالے انکا حامی ہو۔ اللہ تعالے ان کو ابتلائی سے بچاوے اور ان کے اخلاق کو قبول فرماوے اور جلد توفیق بخشے کہ سارے کے سارے حلقہ اسلام میں آ جاویں۔ آمین۔ انشاء اللہ تعالے کسی روز ایسی مبارک خبر آپ تک پہنچ جاوے گی۔ الحمد للہ و الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم والسلام۔

خاکسار صدر الدین

بقلم بلال نور احمد

جنگی اصطلاحین

سرکاری محکمہ خبر رسانی اور میدان جنگ کے دو ہیرے نامہ نگار جس کثرت سے جنگ کی اصطلاحیں استعمال کرتے ہیں ان سب کی فہرست بتانا تو سخت مشکل ہے۔ لیکن ذیل میں ان اصطلاحات کی تشریح کی جاتی ہے۔ جن کی امداد سے معمولی اخبار بین رپورٹر اور تاروں کو مطلب کو با آسانی سمجھ سکتا ہے

پیدل فوج

ایک کمپنی جتنا کہ چھبیس آدمیوں کے ۴ دستے ہوتے ہیں ایک بٹالین میں ۸ کمپنیاں یا ۴ ڈبل کمپنیاں ہوتی ہیں۔ مجموعی تعداد ۱۰۰۰ آدمیوں کی ہوتی ہے جن میں ۲۵ افسر اور باقی نیچے کے درجے کے آدمی ہوتے ہیں ایک بریگیڈ۔ ۴ بٹالین پر مشتمل ہوتا ہے مجموعی تعداد ۴۰۰۰ آدمیوں کی ہوتی ہے۔

ایک ڈویژن ۳۔ پیدل فوج کے بریگیڈ پر مشتمل ہوتا ہے اس میں میدانی توپ خانہ۔ ایک اوٹیرنہ ایک باتری اسفر مینا کی دو کمپنیاں اور ایک اشارہ کرنے والی کمپنی، توپ خانہ کا ایک اسکواڈرن، ایک ہوائی جہاز اسکواڈرن، ایک ڈویژن ٹرین اور تین میدانی شفاخانے ہوتے ہیں۔ افسروں کی کل تعداد ۵۹۸ اور باقی آدمیوں کی تعداد ۱۸۰۰۵ ہوتی ہے گھوڑوں کی تعداد ۶۱۲۱ اور توپوں کی تعداد ۷۶ ہوتی ہے۔ بہ حیثیت مجموعی کل تعداد ۱۶۰۰ آدمیوں کی ہوجاتی ہے۔ ایک آرمی کور میں ۲ ڈویژن ہوتے ہیں۔

رسالہ

دو فوجوں کا ایک اسکاڈرن ہوتا ہے۔ مجموعی طاقت ۱۶۰ آدمیوں کی ہے۔

چار اسکاڈرن کی ایک رجمنٹ بنتی ہے جس کی کل طاقت ۵۳۰ آدمیوں کی ہوجاتی ہے۔

ایک بریگیڈ رسالہ کی ۳ رجمنٹوں پر مشتمل ہوتا ہے کل طاقت ۱۶۰۰ آدمیوں کی ہوتی ہے۔

ایک ڈویژن رسالہ کے چار بریگیڈ کے مساوی ہوتا ہے ہر بریگیڈ میں تین رجمنٹیں ہوتی ہیں۔ ویسی توپخانے سفر مینا کی پلٹن۔ ایک اشارہ کرنے والا اسکاڈرن ۴ اشارہ کرنے والی پلٹنیں، رسالہ کی ایک ٹرین اور چار میدانی شفاخانے ہوتے ہیں۔ گویا رسالہ کے ڈویژن میں ۴۸۲ افسر ۹۲۰۴ سپاہی ۱۰۱۹۵ گھوڑے اور ۲۶ توپیں ہوتی ہیں کل طاقت ۱۰۰۰۰ آدمی کی ہوتی ہے

توپخانہ

ایک سیکشن میں دو توپیں ہوتی ہیں۔

ایک باتری میں ۶ توپیں یا ۳ سیکشن ہوتے ہیں مجموعی طاقت ۱۹۶ آدمیوں کی ہوتی ہے۔

میدانی توپ خانہ کے ایک بریگیڈ میں ۳ باتریاں ہوتی ہیں اور کل طاقت ۶۸۰ آدمیوں کی ہوتی ہے رسالہ کے توپ خانہ میں ایک بریگیڈ میں تین باتریاں ہوتی ہیں اور مجموعی طاقت ۶۷۰ آدمیوں کی ہوتی ہے۔ ۴ انچ کی ہاوٹزرز باتری میں ۴ توپیں اور ۲ سیکشن ہوتے ہیں۔ کل طاقت ۱۸۰ آدمیوں کی ہوتی ہے۔

۶ انچ کی ہوٹزرز بریگیڈ میں ۱۶ توپیں یا ۴ باتریاں ہوتی ہیں۔ مجموعی طاقت ۶۰۰ آدمیوں کی ہوتی ہے ۴.۵ انچ کی ہاوٹزرز باتری میں ۶ توپیں ہوتی ہیں کل طاقت ۲۰۰ آدمیوں کی ہوتی ہے۔ ۴.۵ انچ کی ہاوٹزرز بریگیڈ ۱۸ توپوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اور مجموعی طاقت ۷۵۰ آدمیوں پر مشتمل ہوتی ہے۔

توپوں کو بعض اوقات اون کے گولے کے وزن سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ یا ان کے دہانہ کی چوڑائی سے مثلاً ہماری میدانی توپیں ۱۸۔ پونڈ کی کہلاتی ہیں۔ اس سے مراد گولہ کا وزن ہے جو ان سے نکلتا ہے۔ برخلاف اس کے ۵۔ انچ ۶۔ انچ یا ۱۲۔ انچ کی توپوں سے مراد یہ ہے کہ ان کے دہانہ کا قطر ۵۔ انچ ۶ انچ یا ۱۲۔ انچ ہے۔ میدانی توپ اور ہاوٹزرز میں یہ فرق ہے کہ قبل الذکر توپ کے پھٹنے والے گولے حتی الامکان زمین کی سطح سے متوازی چلتے ہیں۔ اور موخر الذکر بہت بھاری گولے پھینکتی ہے اس کی لمبائی قدرے کم ہوتی ہے اور اس کا گولہ ہوا میں اونچا ہو جاتا ہے اور ڈھلوان زاویہ پر جا کر گرتا ہے۔ اسی وجہ سے اسے ان خندقوں کے خلاف استعمال کیا جاتا ہے جو پہاڑیوں کے پیچھے بنائی جاتی ہیں ہاوٹزرز پھٹنے والے یا ایسے معمولی گولے پھینک سکتی ہے جس میں آتشگیر مادہ ہوتا ہے۔ ہمارے پاس ایسی بھی بھاری باتریاں ہیں جو ۳۰ پونڈ یا ۶۰ پونڈ وزن کا گولہ پھینک سکتی ہیں ان توپوں کی مار بہت دور کی ہوتی ہے یعنی ۱۰ ہزار گز کی اور یہ اس وقت استعمال کی جاتی ہیں جبکہ معمولی میدانی توپیں نشانہ تک پہنچ نہیں سکتیں۔

کلدار توپوں کا ذکر تاروں میں بہت دفعہ آیا ہے۔ ہر پیدل فوج کی بٹالین کے پاس دو کلدار توپیں ہوتی ہیں اور ہماری فوج میں وہ عام طور پر میکسم کے نام سے مشہور ہیں یہ توپ ایک منٹ میں ۵۰۰ گولے پھینکتی ہے اور پل یا تنگ سڑک کی حفاظت کرنے میں نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں اس جنگ میں انکے استعمال نے ان کی قدر و قیمت ظاہر کر دی ہے۔ جرمن بھی اس کی مہلک گولہ باری سے بہت خوفزدہ رہیں۔

ایک سپاہی کے سامان میں پیٹی، بڑا شوربے کے ڈبے، پانی کی بوتل اور اسی قسم کی دوسری چیزیں شامل ہیں۔

مستقر سے مراد وہ جگہ ہے جہاں سے سلسلہ رسل و رسائل شروع ہوتا ہے۔ جہاں افواج کیلئے ذخائر وغیرہ ہوتے ہیں اور یہاں بیٹھ کر فوجی حکام ذخائر کو بھیجنے کا انتظام کرتے ہیں۔

بم پروف سے مراد ایک ایسا مکان ہے جس میں گولہ داخل نہ ہو سکے اور جس پر گولہ کی آگ کچھ اثر نہ کر سکتی۔

کالم سے مراد فوجوں کے دستے ہوتے ہیں جو صف کی صورت میں ایک دوسرے کے پیچھے رہتے ہیں

مرہم پٹی کرنیکا اسٹیشن۔ وہ مقام ہے جہاں زخمیوں کو اکٹھا کیا جاتا ہے۔ اور جہاں میدانی زخمیوں کی تیمارداری کرنے والے لوگ ان کا علاج کرتے ہیں

میدانی فوج سے فوج کا وہ حصہ مراد ہے جو قلعوں ساحل کے استحکامات یا کسی ایک مقام میں بند نہو

لڑنے والی فوج۔ پیدل فوج۔ سوار رسالہ توپ خانہ ہوائی جہازوں کی فوج، انجنیئر وغیرہ پر مشتمل ہوتی ہے۔

جنرل ہیڈ کوارٹرز۔ میدان جنگ میں کمانڈر انچیف کے ہیڈ کوارٹر سے مراد ہے۔

سلسلہ رسل و رسائل۔ ریل یا سڑک یا جہاز رانی سے آمد و رفت رکھنے کا وہ نظام ہے جو فوج اور اوس کے مستقر کے درمیان کام کرتا ہے۔

اجتماع افواج وہ عمل ہے جس کے ذریعہ فوج حالت امن سے حالت جنگ میں آجاتی ہے

پٹرول۔ آدمیوں کی وہ جماعت ہوتی ہے جو دیکھ بھال کرنے کے لیے یا ایک حملہ کرنے کے خلاف حفاظت کے طور پر استعمال کی جاتی ہے

اسکاڈ سے نصف سیکشن یا سپاہیوں کا چھوٹا دستہ مراد ہے۔

خندق۔ وہ گڑھا ہے جو اپنے آپ کو چھپانے یا حفاظت کی غرض سے یا دشمن کا لوں کے لیے کھودا جاتا ہے

(ہمدرد)

معیار تعلیم

اس چیز کا کیا کہنا اگر تھا صبح دلوں کو نیک کیا
لاکھوں ہی طبائع کو کھینچا ہموار کیا او سیک کیا

جو قوم کو ابتر کرتے ہیں اثر دل پر پڑتا ہے
کھلتا نہیں کچھ کیا منشا ہی معلوم نہیں کیا ہوتا ہے

تعلیم جنہوں نے پائی نئی وہ بد تو نہیں پر جس میں
دھوکہ جو ہیں رسم مذہب سے نکلے وسمس میں

کیوں قوت و دولت کی ہے کمی سب کے توسب کچھ ہیں
کچھ اسکو سمجھ سکتے ہیں ہی یہ رمز جو زمانہ دیدہ ہیں

لیکن جو یہ سوشل آفت ہے طوفان ہے یہ فتنوں کا
بے مہری ملت کی یہ ہوا اک قہر ہے جسکا ہر جھونکا

اس کو جو سبب ہے شہرت سب پردہ عیاں ہو جاتا ہے
الفاظ ہیں وہ تعلیم ہیں یہ مطلع اکبر جانفزا ہے

تعلیم جو دی جاتی ہے ہمیں وہ کیا ہے فقط بازاری ہے
جو عقل سکھائی جاتی ہے وہ کیا ہے فقط سرکاری ہے

کتاب مفت نذر ہے
کام شاستر
عنبری امداد اتنک نگرہ گولیاں
طلائے واجی کرن تیل
ناظرین فاروقی کمپنی کو نیا سال اور عید مبارک ہو
سرمایہ عمر چودھری دیبی پرشاد بلگرامی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدینہ

اسلامی پریس
اور
پریس ایکٹ کی نیرنگیان

جسوقت پریس ایکٹ کا مسودہ قانونی کونسل مین پیش ہوا تہا سرکاری وغیر سرکاری تمام ممبرون نے یہہ سمجہکر اس سے ملک کے اون اخبارات کا مزاج اصلاح پر آجائیگا جو باغیانہ خیالات کی اشاعت اپنا فرض سمجہتے اور رعایا میں بےچینی پیدا کرکے حاکم ومحکوم کے خوشگوار تعلقات میں کشیدگی پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ پریس ایکٹ کی تائید کی اور پریس ایکٹ پاس ہوگیا اس تائید مین زیادہ حصہ مسلم ممبرون کا تہا اسلامی اخبارات نے بھی اسکی ضرورت واہمیت پر دلچسپی کے ساتھہ بحث کی تھی اور اسکی وجہ یہ تہی کہ اوس زمانہ میں عموماً ہندو اخبارات کا لب ولہجہ سخت اور خیالات باغیانہ تھے قانونی کونسل کے مسلم ممبرون اور اسلامی اخبارات نے اوسوقت خیال کیا تہا کہ اس قانون کا اثر زیادہ تر ہندو اخبارات پر پڑیگا۔ لیکن افسوس ہے کہ اسلامی اخبارات اور مسلم ممبرون نے یہ خیال قایم کرتے ہوئے اس مشہور مثل کو فراموش کردیا تہا کہ "چاہ کن را چاہ درپیش"

آج وہی خندق وہی ریگ گڑھا اور وہی خطرناک زہر آلود سانپوں اور بچھوؤں سے بھرا ہوا غار ہے۔ جو ہماری قوم کے قایم مقاموں اور اخبارات نے ایک دوسری قوم کی ہستی مٹانے کیلئے تیار کیا تہا کہ ہم اوس کے اندر پڑے ہوئے ہیں اور خطرناک حشرات ہمارے جسم کو نوچ نوچ کے کہا رہے ہین۔ افسوس ہے ہماری حالت پر کہ ہم باوجود دعائے اتحاد ویکجہتی اور تمناے خوشحالی ہند ایک دوسری قوم کو اچہی نگاہ سے نہیں دیکہہ سکتے اور ہروقت دونوں قوموں میں باہم اسقدر عداوت وکشمکش رہتی ہے کہ کسی وقت بہی ایک دوسرے کو نقصان پہونچانے میں درگذر نہیں کرتا لیکن افسوس ہے کہ جو کارروائی ایک دوسرے کے خلاف کیجاتی ہے وہ بسا اوقات خود اپنے لئے برے نتائج کی موجب بن جاتی ہے ہندو بحمد اللہ اوس سے بالکل محفوظ رہتا ہے پریس ایکٹ منانے والون کے خیال میں ہندوؤں کے لئے

بنایا گیا لیکن افسوس ہے کہ ہندو اوس کے ضرر سے اسقدر متاثر نہ ہوسکے جس قدر کہ اس موذی شکاری کے ارنگر میں مسلمان آئے اور برابر اوس کا شکار ہورہے ہیں۔

ہم اس موقع پر اوس فہرست کو پیش کرنا نہیں چاہتے جو پریس ایکٹ کے شکار کی ہے البتہ اوس کے اعداد وشمار کے نتایج کی بنا پر صرف یہ بتادینا چاہتے ہیں کہ پریس ایکٹ سے اسلامی پریس کو بہت زیادہ نقصان پہونچا ہے اور برابر پہونچ رہا ہے حال میں پریس ایکٹ نے اسلامی پریس پر کئی ایسے سخت حملے کئے ہیں جن سے مسلمانوں کے قلوب کو ایک ناقابل برداشت صدمہ پہونچا ہے حال کے واقعات میں سب سے زیادہ دلدوز واقعہ مولوی ظفر علی خان صاحب کا ہے جن کو گورنمنٹ پنجاب نے اخباری دنیا سے غیر متعلق فرماکر وطن میں جلاوطن کردیا ہے حالانکہ جب سے وہ لندن سے واپس آئے ہیں اون کا رویہ نہایت وفادارانہ اور اون کی تحریر وتقریر سراپا گورنمنٹ کی وفاداری وخیرخواہی پر مبنی تہی یہانتک کہ مخالف اخبارات تک نے اون کی وفادارانہ روش کے متعلق یہ ریمارک کیا تہا کہ مولوی ظفر علیخان صاحب کی موجودہ روش اس قابل ہے کہ گورنمنٹ اون کو خان بہادری کے معزز خطاب سے سرفراز فرمائے۔

مولوی ظفر علیخان صاحب نے لندن سے آکر نہ صرف اپنی روش کو گورنمنٹ کی وفاداری وخیر خواہی میں تبدیل کردیا تہا بلکہ وہ حقیقت میں خیرخواہ ملک وقوم بن گئے تھے جہاں اونہوں نے اپنی تحریر وتقریر سے رعایا کے قلوب میں گورنمنٹ کی مستحکم وفاداری کا بارآور بیج بویا وہاں اپنے طرز عمل سے ہی رعایا کے مختلف فرقوں اور قوموں کے درمیان اتحاد مستحکم پیدا کرنے کی کوشش کی چنانچہ عید ضحی کے موقع پر اونہوں نے ایک بیش قرار رقم صرف اسی لئے اپنے پاس سے نکالی کہ قربانی گاؤ کے بجائے مسلمان دنبہ وغیرہ کی قربانی کریں اور اس میں جو مصارف زیادہ ہوں وہ اون کے پاس سے منگالیں۔ یہ سب اس لئے تہا کہ گورنمنٹ برطانیہ جو موجودہ جنگ کی وجہ سے زیادہ متردد ہے ہندوستان کی قوموں کے باہمی فتنہ وفساد سے محفوظ رہ سکے۔

نہیں معلوم کہ گورنمنٹ پنجاب نے باوجود ان تمام باتوں کے مولوی ظفر علیخان کے حبس کو کیون کر ضروری قرار دیا۔ ہمارا مقصد اس سے گورنمنٹ پنجاب کے حکم پر اعتراض نہیں ہے بلکہ غرض یہ ہے کہ یہ موقع ایسا نہ تہا کہ گورنمنٹ پنجاب مسلمانوں کے ایک لیڈر کو اس طرح بے دست وپا بناکر مسلمانوں کے قلوب میں کسی قسم کی بےچینی پیدا کرے بلکہ یہ ایسا موقع تہا کہ جہانتک ممکن ہو گورنمنٹ ... رعایا سے نرمی وملاطفت کا برتاؤ کرے کہ اون کے قلوب میں اپنی جگہ پیدا کرسکتا تاکہ ... دیکل ہوگی۔

موجودہ جنگ میں گورنمنٹ کے دست وبازو بنیں اور دشمن کو نقصان پہونچانے اور تباہ کرنے میں معقول حصہ لیں۔

دوسرا واقعہ اخبار ہمدرد کی ضمانت کا ہے اخبار مذکور گورنمنٹ ہند کا بہترین خیرخواہ اور ملک وقوم کا سچا ہمدرد ہے۔ افسوس ہے کہ گورنمنٹ نے اوسکی دو ہزار سابقہ ضمانت ضبط کرکے دس ہزار مزید ضمانت کے ادخال کا حکم دیا ہے۔ مسٹر محمد علی مالک ہمدرد نے ضمانت ضبط ہوجانے کے بعد حاکم مجاز کی عدالت میں درخواست کی تہی کہ اونہیں ایک جدید پریس کے اجراء کی اجازت بلا ضمانت دیجائے جیسا کہ لاہور وغیرہ میں ابتک کئی پریسوں کو اس قسم کی اجازت مل چکی ہے لیکن افسوس ہے کہ اونہیں اس قسم کی اجازت دئے جانیسے صرف اس بنا پر انکار کردیا گیا کہ وہ جدید پریس میں وہی مشینیں کام میں لائیں گے جنکی ضمانت ضبط ہوئی ہے یہ اعتراض اون نظائر کو دیکہتے ہوئے جو لاہور وغیرہ میں پیش آئے ہیں کوئی اہمیت نہیں رکہتا تہا لیکن مسٹر محمد علی کا جرم حکام کی نظر میں غالباً ایسا نہ تہا کہ وہ اس قسم کے تازہ نظائر سے مستفید ہوکر جدید پریس کی اجازت بلا ضمانت یا معمولی ضمانت پر حاصل کرسکتے۔

ہمدرد اور کامریڈ کی ضبطی ضمانت کو اسلامی پریس اور مسلمان پبلک نے نہایت افسوس کے ساتھہ سنا ہے اور اون کے قلب اس سے نہایت ماؤف ہوگئے ہین ہم یہ نہیں کہتے کہ ہمدرد سے کوئی غلطی نہیں ہوئی ہمیں گورنمنٹ کی نکتہ چینی پر اعتراض ہے البتہ یہ خیال ضرور ہے کہ موجودہ زمانہ ہرگز اس قابل نہیں ہے کہ گورنمنٹ رعایا کے لیڈروں اور قومی پریسوں کے ساتھہ اس طرح عمل کرے جس کا اثر غالباً پبلک پر برا پڑتا ہے۔

تیسرا واقعہ رسالہ الہلال کلکتہ کی ضمانت کی ضبطی ہے جس نے پچہلے دنوں اینگلو انڈین اخبارات کی طرح جنگ کے واقعات پر نکتہ چینی کی تہی اور جسپر پانیر الہ آباد نے پورے دو کالموں کا لیڈر لکہکر بہت کچھہ دل کا غبار نکالا تہا۔

الہلال کی ضمانت کی ضبطی کی پوری کیفیت ہمیں ابہی موصول نہیں ہوئی اور نہ یہ معلوم ہوسکا ہے کہ آئندہ اوس سے کسقدر رقم ضمانت طلب کیگئی ہے۔

اس مضمون سے ہمارا یہ منشا نہیں ہے کہ ہم گورنمنٹ کے کاموں پر نکتہ چینی کریں بلکہ غرض صرف یہ ہے کہ اگر زمانہ جنگ کے اس نازک موقع پر جب کہ ہندوستان کی تجارت برباد ہورہی ہے غلہ کی گرانی اور مزدوروں کی بیکاری سے ملک تکلیف اٹہا رہا ہے۔ گورنمنٹ ملاطفت ونرمی سے کام لیکر قصورواروں کے جرموں سے تنبیہ پر درگذر کرتی تو بہت بہتر تہا تاکہ رعایا کے قلوب گورنمنٹ کی تبدیلی سے رام ہوجاتے۔

اور وہ موجودہ جنگ کی پریشانی میں گورنمنٹ کے

ساتہہ ہوکر ہر طرح کی آسانی حاصل کرتے اور ترکی گورنمنٹ کی سرکوبی میں سینہ سپر رہتے ... وفادار تھے اب بہی وفادار ہین اور آئندہ بہی رہیں گے۔ لیکن گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ جسموں پر حکومت کرنے کے بجائے قلوب پر حکومت کرے اور لیڈران قوم سے جو قصور ہوجائیں رعایا پر رحم کرتے ہوئے اون سے معمولی تنبیہ پر درگذر کرے۔

آخر میں ہمیں یہ بہی کہنا پڑتا ہے کہ مولوی ظفر علیخان اور ہمدرد کے متعلق گورنمنٹ ہند نے جو کچہ کیا ہے ممکن ہو وہ گورنمنٹ کی ذاتی معلومات پر مبنی ہو اور یہ بہی ممکن ہے کہ گورنمنٹ کو اس معاملہ میں ... کی جانب سے غلط اطلاعین ملی ہوں اور گورنمنٹ نے اون کی بنا پر یہ کارروائی کی ہو ورنہ ہمارا ہرگز یہ خیال نہیں ہے کہ گورنمنٹ دانستہ اس جنگ عظیم کے زمانہ مین ایسے اظہار تحکم کو جس سے بے اطمینانی یا ناراضگی کا اندیشہ ہو پسند کرے۔

تاریخ اسلام

(۲۴)

عبد المطلب کے رویائے صالحہ

عبد المطلب جب اپنے چچا نوفل بن عبد مناف کی زیادتیوں سے محفوظ ہوکر طمانیت قلب کے ساتھہ مکہ معظمہ پر حکومت کرنے لگے تو ایک رات انہیں خواب میں ایک غیبی آواز نے اس طرح مخاطب کیا۔

"اے عبد المطلب اوٹھو اور اپنے جد امجد حضرت اسمعیل علیہ السلام کے چاہ زمزم کو جسکے نشانات عمرو بن حارث نے مٹا دئے ہیں۔ نمایان کرو"

اس آواز سے عبد المطلب کی آنکھہ کہل گئی اور چاہ زمزم کی جستجو شروع ہوئی چونکہ ایک ہموار زمین میں چاہ زمزم کا تلاش کرنا مشکل کام تہا اور یہ امر بہی ناممکن کہ تمام زمین کو کہودکر پتہ لگایا جائے اس لئے عبد المطلب نے قیاس سے کام لیکر غور کرنا شروع کیا کہ چاہ زمزم کس مقام پر ہوسکتا ہے غور وتامل کے بعد آپکی خیالی قوت نے بتایا کہ چاہ زمزم اگر نکلیگا تو غالب گمان یہ ہے کہ قریش کے اون دو بتوں کے درمیان ہوگا جن کے نام اساف اور نائلہ ہیں۔ چنانچہ اس خیال کے آتے ہی عبد المطلب اپنے اکلوتے بیٹے حارث کو ہمراہ لیکر اساف اور نائلہ جنمیں سے اول الذکر ایک مرد کی شکل کا پتہر کا بت تہا جس کی قریش بہت تعظیم کرتے تھے اور اپنا معبود خیال کرتے تھے اور دوسرا ایک عورت کی تصویر تہی جو اساف سے کسی قدر دور کہڑی تہی کے درمیان پہونچے۔

قریش نے عبد المطلب کو زمین کہودنے سے منع کیا لیکن عبد المطلب نے نہ مانا اور زمین کہودنے کا کام شروع کردیا ابہی تہوڑی ہی سی زمین کہودی گئی تہی

محاربات یورپ

سرکاری اطلاعات

۶۹

الہ آباد - ۱۲ - نومبر ۱۹۱۴ء

فرانس اور بلجیم میں جنگ ۱۰ - نومبر کی سہ پہر کو پیرس میں ایک سرکاری بیان شائع کیا گیا ہے جو مظہر ہے کہ گذشتہ چند روز کی لڑائی کا یہ نتیجہ ہوا کہ متحدہ فوج نے سامنے کے زیادہ تر حصہ پر لابیسی سے دیلو کے علاقہ تک اپنی حالت کو مضبوط بنا لیا ہے - علاوہ بریں یہ بھی قابل ذکر ہے کہ ہم لوگوں نے لوپر کے علاقہ میں ریس اور بیری آبک کے درمیان ترقی کی ہے - لورین میں کوئی تبدیلی نہیں واقع ہوئی - غنیم کے حملے کول ڈی سینٹ میری کی جانب جنوب کی بلندی پر اور نقصان کے جانب جنوب و مشرق پورے طور سے پسپا کر دیئے گئے ہیں - بحر شمالی اور آرمینٹیرز کے درمیان جنگ جانبین کی فوجوں کے حملے آور ہونے کی وجہ سے اور بھی زیادہ تر سخت ہوئی - حاصل کلام یہ کہ دو دن ایپرس کی جانب جنوب غنیم کی کثیر التعداد فوج کے حملہ کو شکست دینے میں نمایاں رہا اور بزشوٹ اور ایپرس سے آرمینٹیرز تک فرانسیسی فوج نے قابل تعریف ترقی کی ہے - انگریزوں نے جرمن کے دو حملوں کو بڑے جوش کے ساتھ پسپا کر دیا -

۱۰ - نومبر کی شام کو پیرس میں ایک سرکاری بیان شائع ہوا ہے جو مظہر ہے کہ جانب شمال سخت ہولناک جنگ جاری ہے لیکن بقیہ سامنے کے حصہ میں کوئی قابل ذکر امر نہیں ہے -

ٹرکی روسی پایۂ تخت سے ایک بیان شائع ہوا ہے جو مظہر ہے کہ کوپر یکوئی کے قرب و جوار میں ایک جنگ فاش ہوئی ہے ترکوں نے جن کے افسر بظاہر جرمن تھے روسی بازو کو گھیر لینے کی کوشش کی لیکن شب کے وقت پسپا کر دیئے گئے - روسی تمام مقامات پر جن کو اونہوں نے فتح کیا تھا قابض رہے - کوپر یکوئی روسی سرحد سے ۳۵ میل کے فاصلہ پر ترکی شہر (ارض روم) ایرزیرم کے راستہ پر ہے -

۷۰

الہ آباد - ۱۳ - نومبر ۱۹۱۴ء

فرانس اور بلجیم میں جنگ ایک سرکاری مراسلہ جو کہ ۱۱ - نومبر کی شام کو پیرس میں شائع ہوا ہے بیان کرتا ہے کہ بائیں بازو پہ نیو پورٹ سے لیس تک بڑی سختی کے ساتھ کل جنگ پھر جاری ہوئی - متحدہ فوج کے سامنے کا حصہ غنیم کے حملوں کی سختی اور مضبوطی کے مقابلہ میں قایم رکھا گیا -

متحدہ فوج نے لیمبارٹز زیڈ کے قبضہ پر دوبارہ قبضہ کر لیا اور اوس جوار میں پیش قدمی کی - بہرکیف جرمن دن ختم ہوتے وقت ڈکسمیوڈ کے قصبہ پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہوئے اور متحدہ فوج قصبہ کے بیرونی حصہ پر بدستور قابض ہے اور نیو پورٹ سے ایپرس تک نہر پر بھی قابض ہے - نہر پر مستحکم قبضہ کر لیا گیا ہے ان مقامات پر جنگ بہت ہی سخت ہوئی انگریزوں پر بھی کئی مقامات پر حملے کئے گئے - لیکن اونہوں نے ہر مقام پر غنیم کو رد کیا سامنے کے حصہ میں اور کسی مقام پر کوئی تبدیلی نہیں واقع ہوئی بجز اس کے کہ متحدہ افواج نے سوائسن کی جانب شمال اور ویلی کی جانب مغرب ترقی کی ہے - موسم کی وجہ سے مختصر لڑائیاں ہوئیں جو کہ متحدہ فوج کے موافق رہیں -

ایک سرکاری مراسلہ جو کہ ۱۱ - نومبر کی شام کو پیرس میں شائع ہوا بیان کرتا ہے کہ جرمن نے تمام دن اپنی پہلے روز کی کوششوں کو جاری رکھا لیکن کوئی جدید کامیابی نہ حاصل کر سکے - اونہوں نے لیمبارٹز زیڈ کے خلاف حملے کئے لیکن پسپا کر دیئے گئے اونہوں نے یہ بے سود کوشش کی کہ ڈکسمیوڈ سے دریائے ایسر کے بائیں کنارے پر نکل جائیں - بقیہ سامنے کے حصہ میں کوئی جدید واقعہ نہیں پیش آیا ہے -

ٹرکی ریوٹر روسی پایۂ تخت سے ۱۱ - نومبر کی رات کو خبر دیتا ہے کہ یہ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ کوپر یکوئی کے قرب و جوار میں ترکوں کے بازو پر گھیرنے کی چال کو پورے طور سے بے سود کرنے میں روسی کامیاب ہوئے اور انہوں نے قیدی گرفتار کئے - اور سامان جنگ چھین لیا روسی الاسکرٹ کی وادی کے تمام حصوں پر اب قابض ہیں -

بحری لندن میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ شاہی گن بوٹ "نیگر" پر جبکہ وہ انگلینڈ کے جنوبی و مشرقی ساحل پر ڈیل سے کچھ فاصلہ پر لنگر انداز تھا ایک سب میرین نے تارپیڈو مارا اور غرق آب ہو گیا - تمام افسران اور ملاح جو کہ تعداد میں ۷۷ تھے بچا لئے گئے - چار مجروح ہوئے لیکن یقین کیا جاتا ہے کہ کوئی بھی ہلاک نہیں ہوا - اس حادثہ کو جو کہ آدھی رات کو واقع ہوا اور ساحل سے صرف دو میل کے فاصلہ پر تھا کئی آدمیوں نے دیکھا - نیگر ایک پرانے طرز کا جہاز تھا جس کو تارپیڈو گن بوٹ کہتے ہیں اور ۱۸۹۲ء میں تعمیر ہوا تھا اس کا وزن ۸۱۰ ٹن تھا - اور اس پر کل ۸۵ ملاح تھے -

۷۱

الہ آباد - ۱۴ - نومبر ۱۹۱۴ء

بلجیم اور فرانس میں جنگ ۱۲ - نومبر ۱۹۱۴ء کو پیرس میں ایک سرکاری مراسلہ شائع ہوا جو مظہر ہے کہ متحدہ فوج کے بائیں بازو پر جنگ بدستور سختی پر ہے جس میں کبھی معمولی طور پر پیش قدمی کی جاتی ہے اور کبھی پسپا ہونا پڑتا ہے - ۱۰ - نومبر کی شام سے جنگ کے سامنے کے حصہ میں عام طور پر کوئی قابل تعریف تبدیلی نہیں واقع ہوئی - اب وہ لیمبارٹز زیڈ سے نیو پورٹ تک اور نیو پورٹ نہر کے برابر ایپرس تک اور زوننبیک کے علاقہ کے برابر سے آرمینٹیرز کے جانب مشرق تک وسیع ہے - انگریزوں کی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں واقع ہوئی - انہوں نے غنیم کے تمام حملوں خصوصاً پروشین گارڈ کے ایک حملہ کو پسپا کر دیا - لابیسی سے واتش تک مختصر لڑائیاں ہوئیں - باوجود مقابلانہ حملہ کے متحدہ فوج بہ مقام ویلی اپنے مقام پر قایم رہی اور مضبوطی کے ساتھ قابض ہے - کرنے اولیں میں اون کے توپچیوں نے مقابلہ کرنے والی جرمن بیٹریوں کو خاموش اور چند توپوں کو غارت کر دیا - بمقام بیری آبک کچھ ترقی کی گئی ہے بقیہ سامنے کے حصہ میں کوئی تبدیلی نہیں واقع ہوئی -

۱۲ - نومبر کی رات کے ایک انگریزی سرکاری بیان سے واضح ہوتا ہے کہ بلجیم میں بہت سخت جنگ ہوئی - انگریزوں کا سخت نقصان ہوا لیکن جرمن کا اس سے کہیں زیادہ تھا - یہ کہا جاتا ہے کہ انگریزوں کا متواتر گولہ باری اور متعدد پیدل فوج کے حملوں کے مقابلہ میں جو کامیابی کیسا تھ پست کئے گئے - ایپرس کی محافظت کرنا انگریزی فوج کی تاریخ کے اعلیٰ ترین نمایاں معرکوں میں شمار کیا جائے گا - دریائے لیس کے جانب شمال کی جنگ فاش بالخصوص گذشتہ دو روز کی جنگی کارروائی تھی -

۱۲ - نومبر کی شام کا پیرس سے ایک سرکاری مراسلہ مظہر ہے کہ جانب شمال متحدہ فوج اپنے تمام مقامات پر قایم رہی - ڈکسمیوڈ پر قبضہ کر لینے کے بعد جرمن نے دریائے ایسر کو دوبارہ عبور کیا - لیکن اس کے بعد وے دریا کے دوسری جانب ہر ایک مقام پہ پیچھے ہٹا دیئے گئے ہیں بجز ایک مقام کے جہاں وے ۲ سے ۵۰۰ گز تک دریا کے جنوبی کنارے پر قابض ہیں -

بحری وہ جہاز جو ساحل چلی سے کچھ فاصلہ پر بحری جنگ کے بقیہ زندہ آدمیوں کی تلاش کر رہے تھے واپس آ گئے ہیں - ان کو کوئی کامیابی نہیں حاصل ہوئی - اس سے یہ نتیجہ نکالنا چاہیئے کہ دونوں کروزر "گڈ ہوپ" اور "منمتھ" مع تمام ملاحوں کے جو اس پر تھے تباہ ہو گئے -

۷۲

الہ آباد - ۱۶ - نومبر ۱۹۱۴ء

فرانس اور بلجیم میں جنگ ۱۳ - نومبر کا پیرس کا ایک سرکاری بیان اوس لڑائی کا ذکر کرتا ہے جو کہ ایپرس کے گرد و نواح میں خصوصاً نہایت سختی سے ہوئی اور جرمن کے حملوں کا جو ہر مقام پر پسپا کر دیئے گئے کہا جاتا ہے کہ آرمینٹیرز اور دریائے واز کے درمیان متحدہ فوج کی لائن گذشتہ چند روز میں بہت زیادہ آگے بڑھ گئی ہے جو اکثر مقامات مقامات پر غنیم کے تار کے جال کے قریب ہے جو کچھ کم و بیش فاصلہ پر ہے اجال کی لڑائی میں یہ دستور ہے کہ موقع ملنے پر کانٹے دار تار کا ایک جال جو کہ زمین پر مضبوط کھونٹوں سے پائداری کیساتھ لگا ہوا ہوتا ہے بنا دیا جاتا ہے ان جالوں کے لگانے کی یہ غرض ہوتی ہے کہ غنیم اوس مقام پر دھاوا کرنے سے باز رکھا جاوے جس کی محافظت کی جاتی ہو اور حملہ آور جماعت کو محافظی فوج کی توپوں کی زد میں روک رکھنے کے لئے بھی جبکہ وہ تاروں کو کاٹ کر راستہ بنانے کی کوشش کرتے ہوں ریمس کے جانب مشرق متحدہ لائن پر تیز وہ حملے پسپا کئے گئے - ضلع ارگون میں توپخانہ کی لڑائی ہوئی - دیلو کے ضلع میں فرانسیسیوں نے کچھ ترقی کی ہے - واسگیز کے ضلع میں برف گر گیا ہے -

بحری انڈین نیوز ایجنسی ۱۴ - نومبر کو جرمن کروزر "ایمڈن" کی آخری لڑائی کے کچھ تفصیلی حالات بیان کرتی ہے - تاریخ ۹ - نومبر کو وہ مع کولیر (کوئلہ لے جانے والا جہاز) کے کیلنگ جزائر کوکوس سے کچھ فاصلہ پر نمودار ہوا - تین افسر اور چالیس آدمیوں کی ایک جماعت مع چار میکسم گن (توپ) وائرلیس ٹیلیگرافی (بے تار کے تار) کے اسٹیشن کو غارت کرنے اور کیبل (سمندر کے تار) کے سلسلہ کو جو جنوبی افریقہ اور آسٹریلیا کی درمیان اس جزیرہ سے گذرتا ہے کاٹنے کے لئے ساحل پر مامور کی گئی تھی - بے تار کے تار بھیجنے والے کو اس قدر موقع مل گیا کہ امداد کے لئے ایک تار روانہ کر دیا جس کو شاہی آسٹریلین کروزر سڈنی نے

سے جو طرف ۴ میل کے فاصلہ پر تھا۔ موصول کر لیا جو تیزی سے روانہ ہوا اور ایڈن سے مشغول جنگ ہوا۔ جرمن ملاحوں کی ایک جماعت نے جو خشکی پر اتری تھی "سیڈنی" کو آتے ہوئے دیکھ کر کولیر "ٹریسک" کو غرق آب کر دیا اور ایشا نامی ایک دخانی کشتی کو جو کہ بندرگاہ میں تھی پکڑ لیا جس میں سوار ہو کر وہ بھاگ گئے۔

۱۴۔ نومبر کو ریوٹر خبر دیتا ہے کہ ایک جاپانی تارپیڈو کشتی جرمن کے بچھائے ہوئے سرنگوں کو جمع اور برباد کرنے کی حالت میں حملہ کیا جا رہی تھی ... غرق آب ہو گئی۔

اسٹیلین خبر (؟) بیڑا ابھی ایک جرمن دخانی کشتی ... کو جس کا نام ... قریب ... میں ... ہوا ... جاپانی ... سے واقع ... جہاز آسٹریلین بیڑہ میں "یونا" نام کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

... بیان ... سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ آسٹرین کروزر "کیسرن الیزبتھ" جو بندرگاہ میں تھا ... اور جرمن بندرگاہ میں تھا سامان گولہ بارود ختم ہو جانے کے بعد بمقام سنگ تاؤ غرق آب کر دیا گیا۔

لارڈ رابرٹس کی وفات

فرانس میں لارڈ رابرٹس کی وفات کی خبر شائع کی گئی ہے۔ ... نمبر ۱۷ مورخہ ۱۴۔ نومبر ۱۹۱۴ء میں تحریر کیا گیا تھا کہ لارڈ رابرٹس انگلینڈ سے میدان جنگ کو ہندوستانی فوج سے ملنے کے لئے تشریف لے گئے تھے وہاں موصوف سردی لگ جانے کی وجہ سے بعارضہ نمونیہ مبتلا ہو کر فوت ہو گئے۔ آپ کی عمر ۸۲ سال کی تھی اور آپ برطانوی فوج کے سینیر (برتر) فیلڈ مارشل تھے۔ نیز زمانہ حال کے سب سے نامی سپاہی۔ ماسوا اس کے ارل رابرٹس ہندوستانی فوج کے کمانڈر انچیف تھے۔ آپ کا تعلق ہندوستان سے بہت ہی زیادہ رہا ہے آپ ایک برطانوی جنرل کے صاحبزادہ تھے اور ۱۸۳۲ء میں بمقام کانپور پیدا ہوئے تھے۔ ممدوح کو ۱۸۵۱ء میں ہندوستانی فوج میں کمیشن ملا ... ملازمت حاصل کی) ہندوستان ... ملازمت ... کی اور آپ ہندوستان میں کامل سات سال تک کمانڈر انچیف کے عہدہ پر ممتاز رہے۔ آپ ہندوستان سے ۱۸۹۳ء میں تشریف لے گئے اور ۱۸۹۵ء میں بعہدہ فیلڈ مارشل ترقیاب ہوئے شروع ۱۹۰۰ء میں ممدوح جنوبی افریقہ بھیجے گئے تھے اور جنگ بوئر میں آپ برطانوی فوج کے کمانڈر رہے جہاں بحیثیت جنرل میدان کارزار میں آپ نے اپنی شہرت کو دوبالا کیا۔ اسی سال کے آخر میں آپ انگلینڈ واپس تشریف لائے اور بعہدہ کمانڈر انچیف فوج برطانیہ مامور ہوئے ارل رابرٹس کو ان کے افضل کارگذاریوں اور بہادری کے اعتراف میں اعلیٰ سے اعلیٰ مدارات تمغے اور اعزاز جو کہ ایک برطانوی افسر کو عطا کئے جا سکتے ہیں ملے۔

ارل رابرٹس نے کوئی اولاد نہیں چھوڑا ممدوح کے اکلوتے صاحبزادے جنگ جنوبی افریقہ میں کالینسو میں مقتول ہوئے تھے۔

۳ ے

الہ آباد ۱۷۔ نومبر ۱۹۱۴ء

فرانس اور بلجیم میں جنگ

۱۷۔ نومبر کو پیرس میں ایک بیان شائع ہوا ہے جو مظہر ہے کہ پچھلے روز سامنے کے حصہ میں اس قدر جنگ نہیں ہوئی توپخانہ کا استعمال خاص طور سے کیا گیا۔ بہر کیف جرمن نے شمال و مشرق اور جنوب و مشرق جانب سے ایپرس پر پھر حملہ کیا۔ ان کے حملے ناکامیاب رہے۔ اس خبر سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جرمن کے گذشتہ چند روز کی سخت کوششوں کا صرف یہہ نتیجہ ہوا کہ جرمن نے ڈکسمیوڈ کے تباہ شدہ موضع پر جس کی محافظت نہر کے داہنے کنارے پر ایک علیحدہ مقام ہونے کی وجہ سے زیادہ مشکل ہو گئی تھی قبضہ کر لیا۔

متحدہ فوج فرانس میں جانب شمال دریائے لیس سے دریائے وار تک سامنے کے زیادہ حصے میں اپنی خندقوں کو آگے بڑھاتی جاتی ہے بقیہ سامنے کے حصہ میں کوئی قابل ذکر کارروائی نہیں واقع ہوئی۔ ۱۴۔ نومبر کو انگریزوں کے نقصان کی تعداد ۱۴۰۰ تھی۔

ٹرکی

تاریخ ۱۵۔ نومبر کو ریوٹر خبر دیتا ہے کہ ٹرکی نے حال ہی میں جرمنی سے کئی سو افسروں کے لئے تحریک کی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جرمنی نے جواب دیا ہے کہ وہ کل تعداد نہیں مہیا کر سکتی لیکن وہ آسٹرین کو روانہ کرے گی۔ ٹرکی کی فوج میں جرمن افسروں کی ماتحتی میں کام کرنے کے خلاف بڑا جوش پھیلا ہوا ہے اور غالباً سپاہی آسٹرین کو اور بھی کم پسند کرینگے۔

روسی پایہ تخت سے یہ خبر موصول ہوئی ہے کہ شمالی و مغربی سرحد پر کاکیشیا کی جانب ٹرکی افواج میں کود سکلا۔ ایرزیرم (ارض روم) اور ... سے مضبوطی کے ساتھہ اضافہ کیا گیا ہے جس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ روسیوں کا پیش گارڈ لڑتے ہوئے پیچھے ہٹا۔ کہا جاتا ہے کہ ترکوں نے درہ جالیسر پر پھر قبضہ کر لینے کی کوشش کی لیکن ناکامیاب رہے۔

۴ ے

الہ آباد ۱۸۔ نومبر ۱۹۱۴ء

بلجیم اور فرانس میں جنگ

۱۹۔ نومبر کی سہ پہر کا ایک سرکاری بیان جو پیرس میں شائع ہوا ہے۔ بیان کرتا ہے کہ نیوپورٹ سے ڈکسمیوڈ کے اور یپرس نہر کے کنارے کنارے بعض توپخانہ کی جنگ ہوئی۔ ملک کا اور زیادہ حصہ غرق آب کر دیا گیا ہے اور ڈکسمیوڈ کے جانب جنوب بکس شوٹ سے چار میل کے اندر تک سیلاب ہے۔ جرمن نے ڈکسمیوڈ اور بکس شوٹ کے درمیان نہر کے راستہ سے زبردستی گذرنے کی کوشش کی لیکن پیچھے ہٹا دئے گئے بکس شوٹ کی جانب جنوب جرمن کی ایک رجمنٹ (فوج) بالکل تباہ کر دی گئی۔ ایپرس کے جانب جنوب جرمن کے دو حملے پسپا کر دئے گئے اور کچھہ حصہ پر جو کہ کئی روز ہوئے نکل گیا تھا پھر قبضہ کر لیا گیا ہے۔

بقیہ سامنے کے حصہ میں دریائے این پر صرف توپخانہ کی لڑائی کی خبر موصول ہوئی ہے۔ لائن کے جانب مشرق جرمن کے دو حملے بڑی کامیابی سے ساتھ رد ہوئے۔ واسگیز کے ضلع میں کمی رہی۔

۱۷۔ نومبر کو پیرس کا ایک سرکاری بیان مظہر ہے کہ نیوپورٹ اور ڈکسمیوڈ کے درمیان گولہ باری کے ذریعہ سخت جنگ ہوئی۔ ایپرس کے علاقہ میں جرمن کے کئی حملے ہوئے لیکن بے سود رہے فرانسیسیوں نے دریائے میوز کی بلندی پر کچھہ ترقی کی ہے۔

ہز رائل ہائینس پرنس آف ویلس میدان کارزار میں تشریف لے گئے ہیں۔ یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ موصوف بھی فیلڈ مارشل سر جان فرنچ کے اسٹاف میں شامل کئے جائینگے۔ لفٹنٹ جنرل سر ڈگلس ہیگ کو میدان کارزار میں نمایان خدمات کے صلہ میں جنرل کے عہدہ پر ترقی دی گئی ہے۔ ۱۰ وکٹوریہ کراس عطا کئے گئے ہیں جن میں پانچ افسر اور چار غیر کمیشن افسر ہیں۔ منجملہ ان کے تین زخموں سے فوت ہو گئے۔

روس

۱۷۔ نومبر کو روسی پایہ تخت سے ایک سرکاری بیان شائع ہوا ہے جو مظہر ہے کہ بعد جنگ متصل وارسا جس میں جرمن کو شکست ہوئی تھی وہ اپنے ملک کی طرف رفتہ رفتہ واپس ہوئے ہیں اور ایک مرکز پر اب جدید فوج یکجا کرنے کا انتظام کر رہے ہیں۔ ایک کثیر التعداد رسالہ آ ملے ہوئے ہیں جو جرمن مغربی میدان جنگ سے لائے ہیں (جہاں رسالہ کے استعمال کا کوئی موقع نہیں ہے) کہا جاتا ہے کہ پولینڈ کے جانب شمال و مغرب پلاک اور لینزیکا کی لائن کے برابر برابر جنگ ترقی کر رہی ہے۔

سرویہ میں جنگ

سرویہ سے یہہ خبر موصول ہوئی ہے کہ ایک جدید آسٹرین فوج نے جس کی تعداد سروین سے بہت زیادہ ہے سرویہ پر حملہ کیا اور سروین کو پیچھے ہٹنے کے لئے مجبور کیا تاکہ زیادہ موافق موقع پر جنگ کی جائے۔

ٹرکی

۱۶۔ نومبر کو لندن میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ہندوستان کی کچھہ فوج نے بہ امداد شاہی کروزر ڈیوک آف ایڈنبرا بمقام شیخ سعید قلعہ کی محافظ ترکی فوج کے خلاف کامیابی کے ساتھہ جنگی کارروائی کی اور راس باب المنڈب کے مشرق جانب کے قلعوں پر قبضہ کر لیا۔ راس باب المنڈب عربیہ کا بالکل جنوبی مشرقی مقام ہے اور بحر قلزم کی جانب جنوب اسی نام کے آبنائے پر کچھ ... رکھتا ہے جزیرہ پیرم جو انگریزوں کے قبضہ میں ہے آبنائے کے درمیان واقع ہے اور اس پر پورے طور سے قابو رکھتا ہے۔ جنگی جہازوں نے ٹرکی کے قلعوں کو بیکار کرنے کے بعد باوجود مقابلہ کے تین بٹالین ہندوستانی فوج خشکی پر اتارین۔ اور غنیم کے مقامات پر فتح حاصل کر کے قلعہ پر قبضہ کر لیا۔ سامان گولہ بارود کی کثیر تعداد اور ۶ میدان جنگ کی توپیں چھین لیں۔ اس فوج میں چار مقتول اور ۱۶ مجروح ہوئے۔

۱۷۔ نومبر کو ریوٹر خبر دیتا ہے کہ عرب میں گورنمنٹ کا ارادہ جنگی اور بحری کارروائی کرنے کا نہیں ہے بجز ٹرکی یا دیگر حملہ آوروں کے خلاف عربوں کے فوائد کی محافظت میں یا ٹرکی حکومت سے عربوں کا اپنے کو آزاد کرنے کی کوشش کی امداد میں۔

روسی پایہ تخت پیٹروگریڈ کا ایک سرکاری بیان مظہر ہے کہ روسیوں کا پیش گارڈ ایرزیرم (ارض روم) کے علاقہ تک پہنچ گیا ہے۔ جہاں انہوں نے ٹرکی بائیں بازو کو پسپا کر دیا ہے ایک دوسرے روسی دستہ نے پوزویرن کے قریب ترکوں کو شکست دی ہے اور ... کے نزدیک بھی ترکوں کو شکست فاش ہوئی ہے۔

کربلائے معلیٰ کا خونی منظر

منشی مقرب حسین صاحب ... حلقہ نجات دہلی نے حضرت امام حسین علیہ السلام کی زندگی کے مختصر حالات اور واقعات کربلا کو ایک دلچسپ پیرایہ میں لکھا ہے۔ طرز بیان پسندیدہ اور عام فہم ہے نثر اردو میں غالباً یہہ پہلا رسالہ ہے جو اپنی نوعیت کے لحاظ سے تیار ہوا ہے واقعات کربلا کی روایات کی صحت محتاج تنقید ہے لکھائی چھپائی اور کاغذ بیش بہا ... ٹائیٹل پیج منشی فضل حسین صاحب کے ... پریس دہلی کے اعلیٰ مطبوعات کا نمونہ قیمت ... جزو پریس مذکور سے ملے گا۔

مسافرین یورپ کو تکلیف

لندن ۱۷۔ نومبر آجکل سفر یورپ میں ساز و سامان کو ساتھہ لیجانا محال ہے بلکہ امتحان و معائنہ کے لئے گھنٹوں پہلے ہی اسٹیشن پر پہنچ جانا پڑتا ہے۔ مسافروں کو دو گھنٹے پیشتر کہ اس قدر عرصہ پہلے پہنچنا چاہئے کہ ان کی بخوبی تلاشی کی جا سکے۔

دارالعلوم دیوبند کے متعلق چند استفسارات اور اون کے جوابات

مظفرنگر سے ایک صاحب نے دارالعلوم دیوبند کے متعلق چند استفسارات ہمارے پاس برائے طبع ارسال کئے تہے جن کو ہم نے قبل از اشاعت مدد گار مہتمم صاحب مدرسہ عالیہ دیوبند کی خدمت میں بغرض حصول جواب بہیجدیا تہا تقریبًا ایک مہینہ میں دارالعلوم سے ہمیں جواب موصول ہوا۔ ذیل میں استفسارات و جوابات دونوں درج کئے جاتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

استفسارات

میرے ایک معزز دوست کو اپنی جائداد کا ایک جزو مدرسہ عربی دیوبند میں وقف کرنا منظور ہے لیکن اون کو چند احباب کے ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ مدرسہ دیوبند کا نظام شخصی ہے اور اہل شوری کا وجود نمائشی ہے۔ نیز یہ کہ مدرسہ کے سرمایہ کا انتظام بھی قرینِ ناسب کے نہیں ہے اور اوس کے تحفظ کا اہتمام بھی خلاف اصول ہے بوجوہات متذکرۂ بالا کارکنان مدرسہ سے امورات ذیل قابل استفسار ہیں امید کہ جواب بذریعہ اخبار ہذا جہانتک جلد ممکن ہو تحریر فرماکر واقف کو پورا اطمینان دلادیں۔

(۱) سال گذشتہ یعنی ۱۳۳۱ھ میں مدرسہ کی سالانہ آمدنی کیا ہے اور مدرسہ کا سرمایہ کس کی تحویل میں رہتا ہے اور تحویلدار سے کوئی ضمانت لی جاتی ہے یا نہیں۔

(۲) چند سال قبل روئداد مدرسہ میں تذکرہ خزانہ مدرسہ و خزانچی درج ہوتا رہا ہے لیکن کچہ عرصہ سے روئداد مدرسہ تذکرہ خزانہ و خزانچی مدرسہ سے ساکت ہے۔ اس کے متعلق کیا وجوہات ہیں اور اندراج تذکرہ خزانہ میں کیا قباحات پائی گئی جس سے اوس کا تذکرہ متروک ہوا۔

(۳) روئداد ۱۳۲۸ھ ہجری میں تعداد اہل شوری ۱۶ تہی ۱۳۲۹ھ میں صرف ۱۲ ہیں بقیہ چار اہل شوری کے عدم اندراج اور اخراج نام کی وجوہات درج نہیں کئے گئے حالانکہ موافق قواعد تقرر اہل شوری ایسا ہونا ضروری تہا وجوہات اخراج نام کیا ہیں؟

(۴) کیا مولوی حبیب الرحمن صاحب جن کا نام ۱۳۲۹ھ کی روئداد میں بزمرۂ ممبران و نائب مہتمم درج ہے ایک ہی شخص ہے یا جدا جدا اور ان کا نام کتنے سال تک اس طرح درج ہوتا رہا ہے اور کس سنہ میں زمرۂ اہل شوری سے کیوں خارج کیا گیا۔ کیا حسابات مرتبہ نائب مہتمم صاحب میں اون کو بہ حیثیت اہل شوری رائے دینے کا موقع ملتا تھا یا نہیں اور اون کی رائے بحیثیت اہل شوری متعلق کار انصرام نائب مہتمم قابل پذیرائی سمجہی جاتی یا نہیں۔

(۵) روئداد ۱۳۳۱ھ ہجری میں منجملہ ۱۳ اہل شوری کے دیوبند کا باشندہ حضرت مولوی منظور حسن صاحب ہیں۔ کیا اون کی رشتہ داری کسی مدرس سے ہے یا نہیں کیا اہل سے جو تحصیل و صول آمدنی وقف جائداد مدرسہ ہے یا نہیں کیا وہی کاشتکاران وقف کو رسیدات وصول لگان دیتے ہیں کیا حساب آمدنی و اخراجات وقف وہی مرتب کرتے ہیں اور بعد ازاں اوسکے متعلق بحیثیت اہل شوری رائے دیتے ہیں یا نہیں کیا اون کو اس انتظام وقف کے متعلق کوئی تنخواہ دیجاتی ہے یا نہیں۔

(۶) تین سال گذشتہ میں کتنی مرتبہ انعقاد جلسہ ممبران ہوا ان سالہائے گذشتہ میں کتنی مرتبہ کون کون ممبران بیرونجات دیوبند تشریف لاکر شریک جلسہ ہوئے اور کتنی مرتبہ کس کس ممبر نے تحریری رائے ارسال کی۔

(۷) آیا ممبران جلسہ کے لئے کوئی تعداد مقرر ہے جس کی بنا پر آراستہ ممبران قابل پابندی ہے۔ یعنی یہ کہ کتنے ممبروں کا کم از کم جلسہ ممبران میں موجود ہونا ضروری ہے۔

(مستفسر از مظفرنگر)

جوابات از دارالعلوم دیوبند

مکرمی دام مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ عنایت نامہ پہونچا۔ ممنون فرمایا۔ مدرسہ کے متعلق جو سوالات یا شکوک و شبہات آپ کی خدمت میں بغرض طبع پہونچے۔ مجہے اون کو دیکہکر کچہہ تعجب اور کچہہ افسوس ہوا۔ جو صاحب خیر کے لئے اپنی جائداد وقف کرنا چاہتے ہیں اون کے لئے بہت ہی آسان تہا کہ مظفرنگر سے دیوبند تشریف لاکر سارے حالات خود دریافت فرماتے۔

ان سوالات کے جواب میں اجمالًا تو یہ عرض ہے کہ مدرسہ کا نظام شخصی ہے یا جمہوری اب تک بالکل اوسی انداز پر ہے جو ابتداء بنا کے وقت اوس کے لئے تجویز ہوا تہا۔ اوسوقت تک چونکہ اس کے کاربرداز نیک نیت و قابل اطمینان تہے اس لئے قانون کی طولانی پیچیدگیوں کی طرف توجہ نہیں کی۔ اور آسان مختصر مگر جامع قانون کو جس پر وقتًا فوقتًا حسب ضرورت کچہہ اضافہ بہی ہوتا رہا کافی سمجہا۔ اور بحمد اللہ یہ اوسی کی خیر و برکت ہے۔ کہ پچاس سال تک مدرسہ خوبی کے ساتہہ چلتا رہا۔ اور باوجودیکہ مشہور اور کلان درسگاہوں میں جہاں مکمل قوانین و ضوابط ہیں مختلف قسم کی خرابیاں مالی اور انتظامی پیش آئیں مگر اس میں اب تک کوئی ایک واقعہ بھی ایسا پیش نہیں آیا۔ رہا معمولی جزئیات جو کسی کے نزدیک قابل اعتراض ہوسکیں اون سے کسی کارخانہ کا خالی رہنا دشوار ہے۔ خواہ کیسا ہی جمہوری کیوں نہ ہو۔ مگر حالات آئندہ کو پیش نظر رکہکر اب مفصل قانون بنایا گیا ہے جو ممبران مدرسہ کے زیر غور ہے۔ اور تفصیلًا یہ ہے۔

(۱) مدرسہ کا نظام شخصی نہیں ہے۔ اہل شوری نمائشی نہیں۔ مہتمم مدرسہ اہل شوری کی منظوری کے بغیر امور کلیہ اور تقرر و تنزل۔ عزل و نصب وغیرہ امور کے مجاز نہیں ہیں۔ البتہ جزئیات روزمرہ انصرام دے سکتے ہیں۔ سرمایہ مدرسہ سے اگر فقط روپیہ مراد ہے جو خزانہ میں رہتا ہے وہ خزانچی مدرسہ کی تحویل میں رہتا ہے مگر اون کو کسی قسم کے تصرف کا اختیار نہیں ہے۔ اگر سرمایہ سے جائداد موقوفہ مراد ہے تو وہ کسی خاص کے اہتمام میں نہیں ہے۔ مدرسہ کی جانب سے مختار عام ملازم ہیں یا خود واقف نے اپنی جانب سے کسی کو متولی کردیا ہے۔ اور وہ وصول باقی کرتے ہیں۔

(۲) سالانہ آمدنی اور خرچ روئداد سالانہ میں برابر شائع ہوتا ہے۔ ۱۳۳۱ھ کی روئداد عنقریب شائع ہونے والی ہے۔ اوس سے پورا حال معلوم ہوجائیگا۔ خزانچی صاحب کی تحویل کا حال بہی روئداد سے معلوم ہوسکتا ہے۔ خزانچی سے ضمانت لینے کا قاعدہ ابتک نہیں تہا۔ جدید قانون میں شاید ہو۔

(۳) روئداد ہائے مدرسہ میں یہ امر مشتہر ہوچکا ہے کہ بعد مولانا ذوالفقار علی صاحب مرحوم کے حضرت مولانا مولوی محمود حسن صاحب خزانچی مدرسہ ہیں۔ اس میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہوا۔ اسیوجہ سے آخر کی روئدادوں میں اس کا تذکرہ نہیں ہے اس تذکرہ میں نہ کوئی قباحت تھی نہ کسی وجہ سے چہوڑا گیا ہے۔

(۴) مدرسہ کی روئدادوں میں ممبران مدرسہ کے فیصلے شائع کرنیکا ابتک دستور نہ تہا۔ اسوجہ سے اس قسم کے فیصلے ابتک بہی شائع نہیں کئے جاتے۔ مگر دفتر مدرسہ میں تمام فیصلے بدستخط ممبران موجود رہتے ہیں۔ ممبران کی تعداد میں دو وجہ سے کمی واقع ہوئی۔ ممبران کا انتقال ہوا۔ بعض علیحدہ کئے گئے۔ اون کی وجوہات کو شائع کرنا ممبران مدرسہ نے پسند نہیں کیا۔

(۵) مولوی حبیب الرحمن ممبر مدرسہ و نائب مہتمم مدرسہ ایک ہی شخص ہیں۔ بوجہ ایک عہدہ دار ملازم مدرسہ ہونیکے ممبر رکہنا ممبران مدرسہ نے پسند نہیں کیا۔ اس لئے ممبری سے نام علیحدہ کیا گیا۔ زمانہ نیابت میں بحیثیت ممبری اونہوں نے کسی معاملہ میں رائے زنی نہیں کی اور نہ ایسے کاغذات پر دستخط کئے۔

(۶) منشی منظور حسن صاحب ساکن دیوبند ممبر مدرسہ کی رشتہ داری مولانا محمود حسن صاحب اور بعض دوسرے مدرسوں سے ہے۔ تحصیل وصول جائداد وقف سے اون سے متعلق نہیں ہے۔ دیوبند میں صرف ایک مختصر سی جائداد ہے اوس کا کوئی کام متعلق ہوا تو اون سے کرالیا جاتا ہے۔ ایک بڑی جائداد وقف مدرسہ شاملی ضلع مظفرنگر میں ہے وہاں مدرسہ کی جانب سے مختار عام رہتے ہیں جو تحصیل وصول و ارجاع نالشات کرتے ہیں۔

باقی اوقاف جو متفرق جگہ ہیں اون کی تحصیل وصول وہیں کے حضرات کے متعلق ہے۔ منشی منظور حسن صاحب اپنے نام سے کوئی رسید کسی کاشتکار کو کبہی نہیں دیتے۔ نہ کوئی کاغذ اپنے نام یا دستخط سے بلا وساطت و دستخط مہتمم مدرسہ بہیجتے ہیں۔ ممبران مدرسہ نے ایک سال کیلئے اون کو صلیع تقرر اوقاف کے حسابات کے (جو ہر صیغہ کا منتظم بناتے ہیں) جانچ کا کام سپرد کیا تہا۔ جسکو اونہوں نے انجام دیا۔ اگر وہ اس جانچ و نگرانی کے کام پر مقرر کئے گئے تو ممبر مدرسہ نہ رہیں گے۔ مگر ابہی تک ممبر ہیں۔ اور بحیثیت ممبری رائے زنی کرتے ہیں۔ بحیثیت جانچ کنندہ ممبر کسی اہلکار سے جس امر کو چاہیں دریافت کرسکتے ہیں۔ مگر وہ اکثر ایسے امور میں مہتمم مدرسہ کی وساطت سے کام لیتے ہیں وقف سے اون کی کوئی تنخواہ مقرر نہیں ہے۔ البتہ ایک سال کے لئے بطور امداد ممبران مدرسہ سے اون کے لئے دینا منظور کیا تہا۔

(۷) تین سال گذشتہ میں متعدد مرتبہ جلسہ ممبران ہوا۔ ہر سال ایک عام جلسہ ممبران ہوتا ہے۔ چنانچہ اس سال بماہ مارچ منعقد ہوا تہا۔ درمیان سال میں بہی کئی مرتبہ ممبروں کا اجتماع ہوجاتا ہے۔ اس سال کے جلسہ سالانہ میں سوائے مولوی سعید الدین صاحب اور حاجی سید احمد صاحب باقی سب ممبر شریک ہوئے اور ہر سال قریب کل ممبروں کے شریک ہوتے ہیں۔ جدید قانون میں ممبران کی تعداد و تقرر و تنزل وغیرہ کے قواعد مفصل درج ہیں۔ فقط والسلام

حبیب الرحمن عفی عنہ از دیوبند
۲۵۔ ذی الحجہ ۱۳۳۱ھ

انگلستان میں تبلیغ اسلام

(۱) ڈاکٹر ایمن نیول جے وہائٹنٹ۔ پی ایچ ڈی۔ ایمن اسلامی نام
(۲) قمر میکارتہی جو ہری کیلی فورنیا امریکہ

ہر دو کا اسلام اختیار کرنا

الحمد للہ رب العالمین۔ الحمد للہ رب العالمین۔ اللھم زد فزد۔ آمین

برادران اسلام علیکم ورحمت اللہ و برکاتہ۔ ڈاکٹر وہائٹنٹ سے کچہہ مہینوں سے خط و کتابت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدینہ

برآمد غلہ کو محدود کرنے کیلئے قانون کی ضرورت

گرانی اجناس کی تحقیقات کرنیوالی کمیشن نے جو رپورٹ اپنی تحقیقات کی شائع کی ہے اوس کی کیفیت کسی گذشتہ اشاعت میں لکہی جاچکی ہے اس کمیشن کی رپورٹ نے ہندوستانیوں کی ان امیدون کا بالکل ہی خاتمہ کردیا ہے جو وہ اجناس کی ارزانی کے متعلق عرصہ سے لگائے بیٹہے تہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب سرکاری کمیشن نے اجناس کی گرانی کو ناقابل اعتبار ٹہرایا ہے تو اس کی بدولت ہندوستان کی آیندہ زندگی پر کیا اثر پڑے گا۔ واقعات اور تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر گرانی اجناس کے دور کرنے کے متعلق جلد کوئی موثر تدبیر اختیار نہ کیگئی تو یہ امر یقینی ہے کہ ہندوستان کی آبادی جسمین زیادہ حصہ مزدوری پیشہ لوگون کا ہے آئے دن کے قحط اور کمیابی غلہ سے ایک ایسی ناگوار حالت کو پہونچ جائیگی کہ اوس سے چہٹکارا صرف موت ہوگی۔

گذشتہ دس بارہ سال کے اندر برآمد غلہ اور کمیابی پیداوار کیوجہ سے ہندوستان جس مصیبت میں ہے اور لاکہون کی تعداد میں جاندار مخلوق فاقہ سے تنگ آکر جان عزیز سپرد خاک کر رہی ہے یا بہوک سے مضطربانہ وقت کاٹ رہی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔

امسال موسم کی حالت قابل اطمینان ہوجانے سے خیال تہا کہ گرانی دور ہوجائیگی اور ہندوستان کی مصیبت زدہ آبادی کو طمانیت حاصل ہوگی۔ لیکن افسوس ہے کہ وقت آنے سے پہلے ایک اور مصیبت نے آکے گہیرلیا اور یورپ مین ایک ایسی خطرناک جنگ شروع ہوگئی جس کے اختتام کی نسبت مدبرین یورپ کا خیال ہے کہ وہ وقت بہت دور ہے جبکہ یورپ میں سکون اور امن و امان پیدا ہوگا۔

یورپ کی جنگ سے برآمد اگرچہ بالکل بند ہوگئی ہے لیکن تاجران غلہ کی امید خرمن کو باہر نکالنے سے روک رہی ہے اور وہ اس خیال کی بنا پر کہ بعد جنگ غلہ کی مانگ بہت بڑہ جائیگی غلہ کو جمع کر رہے ہیں اور گران قیمت پر حاصل کر رہے ہیں۔ جس سے غلہ کی گرانی کا یہ عالم ہوگیا ہے کہ کبہی قحط کے زمانہ میں بہی دیکہنے میں نہیں آیا۔

اس خوفناک گرانی نے جہان لاکہوں بندگان خدا کو فاقہ اور تنگی میں مبتلا کردیا ہے اوس مزید یہ آپڑی ہے کہ کاروبار تجارت اور مزدوریان بالکل جاتی رہی ہیں جس سے ایک طرف تو مفلسی و دوسری طرف گرانی دونوں باتین انسانی زندگی کو سخت ضرر پہنچا رہی ہیں اور اندیشہ پیدا ہورہا ہے کہ اگر چند روز یہی کیفیت رہی تو مفلس ہندوستان مزدور پیشہ ہندوستان اور غیر ممالک کا دست نگر ہندوستان بالکل تباہ و برباد ہوجائیگا اور بہت سی خدا کی مخلوق بہوک سے تڑپ تڑپ کر لقمۂ موت ہوجائیگی۔

ہندوستان کی مفلسی اور گرانی دور ہونیکا بہترین طریق اور حل تو یہ ہے کہ غلہ کی برآمد ہندوستان سے بالکل بند کردیجائے لیکن بظاہر حال یہ امر ناممکن ہے اس لئے ایک دوسری صورت ہے جس سے گرانی کا کسیقدر انسداد ہوسکتا ہے اور وہ برآمد کو محدود کردینا ہے موجودہ جنگ یورپ نے ہندوستانیوں کی خوش قسمتی سے یہ موقع دیا ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ برآمد غلہ کو محدود کرنے کی تجاویز پر غور کرے اور ہندوستان کو گرانی کی اوس خطرناک و ناگوار مصیبت سے نجات دینے کی کوشش کرے جس نے اوس کی آبادی کو نیم جان کردیا ہے۔ یہ امر بہت ممکن ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ اپنی مخالف حکومتون کے لئے آیندہ ہندوستان کی پیداوار روک دے اور جرمن آسٹریا وغیرہ کو غلہ نہ جانے دے جس سے ایک طرف تو ہندوستان کی پیداوار کی ایک معقول تعداد ہندوستان میں رک کر ہندوستانیوں کو گرانی غلہ کی مصیبت سے بچائیگی اور دوسری جانب برطانیہ کی مخالف حکومتون کو ناقابل تلافی تجارتی نقصان پہنچیگا اور ساتہہ ہی برطانیہ کو مزید فوائد حاصل ہونگے کیونکہ مخالف حکومتون میں غلہ کے نہ جانے سے غلہ کا نرخ ارزان رہیگا اور برطانیہ کو اس ارزانی سے بہت کچہ تجارتی نفع ہونچیگا۔

اس کے علاوہ برطانیہ کو تجارت غلہ کے متعلق ایک ایسے قانون بنانے کی بہی ضرورت ہے جس سے غلہ کے تمام کاروبار گورنمنٹ برطانیہ کے ہاتہہ میں رہیں جیساکہ اب سے پہلے ہندوستان کی اسلامی حکومتون میں اس کے متعلق قانون رائج تہا اور اوسکی حسب ذیل صورتیں ہوسکتی ہیں۔

(۱) غلہ کے متعلق گورنمنٹ برطانیہ کو تاجران غلہ کی حمایت وصیانت کرنی چاہئے اور اوس آزادی کو دور کردینا چاہئے جو اب تک اس کے متعلق تاجران غلہ کو حاصل رہی ہے۔ نرخ غلہ مقرر کرنا اور اسکی نگہداشت کرنا اس کے لئے ضروری ہے۔

(۲) غلہ کی تجارت اندرون ہند کے متعلق اس امر کی ضرورت ہے کہ ہر شہر اور قصبہ میں گورنمنٹ فروختگی غلہ کا انتظام اپنے طور پر کرے تاکہ رعایا کو غلہ مناسب نرخ پر اطمینان کے ساتہہ مل سکے۔ اس کے ساتہہ ہی اگر برطانیہ اس کے متعلق بہی کوئی حکم قانون کی صورت میں نافذ کردے کہ غلہ کی اسقدر مقدار سالانہ بیرون ہند جایا کرے اور باقی ہندوستان ہی میں رہے تو آسانی کے ساتہہ تمام باتون کا انتظام اور ہر ایک قسم کی آسایش میسر ہوسکتی ہے۔

ہم نے اوپر جن تجاویز کا ذکر کیا ہے وہ اسقدر سہل العمل ہیں کہ اگر گورنمنٹ ہند اوسپر توجہ فرمائے تو اوسے کسی قسم کی دقت حاصل نہو۔ انگلستان میں یہ قانون رائج ہے کہ وہان سے غلہ کی برآمد نہیں ہوسکتی۔ چاول کے متعلق بہی اسی مہینہ میں یہ حکم نافذ ہوا ہے کہ بجز چند ممالک کے دوسری جگہ نہیں جاسکتی۔ ربڑ کی برآمد بہی انگلستان نے روک دی ہے ایسی حالت میں ضرورت ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ اپنے مقبوضہ ملک ہندوستان میں بہی اس قسم کا قانون جاری فرمائے تاکہ ملک بہی سرسبز اور اوس کے باشندے خوشحال نظر آئین اور وہ تمام تکالیف وشکایات جو اسوقت تک برآمد غلہ سے ہندوستانیون کو رہی ہیں دور ہوجائین ہندوستان کے باشندے اور خود گورنمنٹ ہند اپنے ملک کی فلاح وسرسبزی کیلئے معین ہون لیکن افسوس ہے کہ اس وقت تک اس امر پر کافی غور نہیں کیا گیا کہ ہندوستان کی سرسبزی وخوشحالی اوس وقت تک ناممکن ہے جبتک کہ لوگوں کی گرانی اور قحط کے خوفناک آلام سے نہ بچایا جائے بلاوہ اسکے کیونکر سرسبز ہوسکتا اور فلاح حاصل کرسکتا ہے جسپر آئے دن قحط اور گرانی کی بلا نازل ہوتی رہتی ہے اور جو اپنے خون پسینہ سے پیدا کی ہوئی جنس کو دوسرون کے ہاتہہ میں آزادی تجارت کی بدولت دیدیتا ہے۔

کاش گورنمنٹ ہند اس جانب توجہ فرمائے اور جلدتر اس کے متعلق قانون بنانے میں کوشش کرے تاکہ ہندوستان کی حالت درست ہو اور برطانوی حکومت کے لئے بہی مزید استحکام نصیب ہوسکے۔

تاریخ اسلام

(۲۵)

عبدالمطلب خواب سے بیدار ہوئے اور اپنی تمام اولاد کو پاس بلاکر حقیقت خواب سے آگاہ کیا جواب میں بیٹون نے کہا کہ ہم سب خدا کی راہ میں قربان ہونے کو تیار ہیں آپ تردد نہ فرمائیں اور جس بیٹے کو چاہیں خدا کے نام پر قربان کردیں۔

عبدالمطلب بیٹون کے جواب سے بہت خوش ہوئے اور یہ مناسب سمجہا کہ نذر پوری کرنے کیلئے بیٹے کا انتخاب قرعہ ڈال کرکیا جائے تاکہ کسی قسم کی تشویش نرہے چنانچہ آپ نے بیٹون سے کہکر میں دسون بیٹون کے نام پر قرعہ ڈالتا ہون جس کا نام قرعہ میں برآمد ہوگا میں اوس کو خدا کے نام پر خوشی کے ساتہہ قربان کرون گا۔

اس قرارداد کے بعد قرعہ ڈالا گیا جسمیں عبدالمطلب کے سب سے پیارے بیٹے عبداللہ کا نام نکلا۔ عبداللہ۔ عبدالمطلب کی تمام اولاد میں خوبصورت اور شجاع تہے جسوقت انہیں معلوم ہوا کہ میرا نام قرعہ میں نکلا ہے بیحد خوش ہوئے اور فوراً ذبح ہونے کے لئے اٹہہ کہڑے ہوئے۔

عبدالمطلب اپنے پیارے بیٹے عبداللہ کو خدا کی راہ میں ذبح کرنیکے لئے گہر سے لیکر روانہ ہوئے۔ جب خانہ کعبہ کے قریب اساف ونائلہ (بتوں) کے قریب پہونچے تو قریش نے عبدالمطلب کو قربانی سے منع کیا اور عبداللہ کی ننہال کے آدمیون نے بہی عبدالمطلب کو ذبح سے روکا اور کہاکہ اس کاہنہ عورت سے جو عرب میں آجکل مشہور ہے اس معاملہ میں مشورہ کیا جائے اور جو رائے وہ دے اوس کے موافق عمل کیا جائے۔

عبدالمطلب کا دل اگرچہ اس قسم کے موانعات سے رنجیدہ تہا اور وہ قربانی کرنے کے لئے بالکل تیار تہے لیکن اپنی سسرال سے بگاڑ کرنا بہی مناسب نہ سمجہتے تہے اس وجہ سے کاہنہ کے پاس پہونچے اور اپنی منت اور چارون خوابون کا واقعہ ابتدا سے تفصیل کے ساتہہ بیان کیا کاہنہ نے تمام واقعہ سنکر کہا کہ ایک شخص کے قتل کی دیت دس اونٹ مقرر ہیں اس لئے تم عبداللہ کے سامنے دس اونٹ کہڑے کرکے قرعہ ڈالو اگر قرعہ اونٹون کے نام پر نکل آئے تو عبداللہ کی جگہ اونٹون کی قربانی کردو۔ اور اگر قرعہ عبداللہ کے نام نکلے تو ان اونٹون کے ساتہہ دس اونٹ اور ملاؤ اور بیس اونٹون اور عبداللہ کے درمیان قرعہ ڈالو اسی طرح ہر مرتبہ دس دس اونٹ ملاکر اوس وقت تک قرعہ ڈالتے رہو جبتک کہ اونٹون کے نام قرعہ نکلے۔ تمام لوگ اس رائے سے بیحد خوش ہوئے اور واپس آکر اسی طرح کیا جس وقت دسوین مرتبہ ایکسو اونٹون اور عبداللہ کے نام قرعہ ڈالا گیا قرعہ اونٹون کے نام نکلا لیکن عبدالمطلب نے اسے اسوجہ سے منظور نہ کیا کہ یہ اتفاقی امر ہے چنانچہ دوبارہ ڈالا گیا۔ ابکی مرتبہ بہی قرعہ اونٹون کے نام نکلا تیسری مرتبہ پہر ڈالا گیا اور اس مرتبہ بہی قرعہ اونٹون ہی کے نام نکلا جب عبدالمطلب کو اطمینان ہوگیا کہ یہ دیت خدا کے نزدیک منظور ہوگئی ہے تو آپ نے وہ تمام اونٹون کو قربانی کرکے مساکین اور وحوش وطیور کو کہلا دیا اور اپنے پیارے بیٹے عبداللہ کو لیکر شاداں

وفرحال دہاں سے ہوتی۔

اس واقعہ سے دو نتیجے نکلے ایک تو یہ کہ ہمارے حضرت رسول مقبول محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ابن الذبیحین کہلاتے - یعنی دو ذبیحوں کے بیٹے - کیونکہ ایک ذبیح تو حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں جو تمام عرب کے جد امجد ہیں اور دوسرے ذبیح آپ کے والد ماجد عبداللہ بن عبدالمطلب ہیں - حدیث میں آیا ہے کہ ایک مرتبہ کسی یہودی نے حضرت رسول اللہ صلعم کو یا ابن الذبیحین کہکر پکارا تو آپ نے مسکرا کر اپنے صحابہ کو اپنے دو ذبیحوں کے بیٹے ہونے کا واقعہ سنایا دوسرا نتیجہ اس واقعہ سے یہ نکلا کہ اوسی وقت سے ایک نفس کی دیت بجائے دس اونٹ کے جو اوس وقت رائج تہی سو اونٹ مقرر ہوئے اور اسلام نے بھی اسی پر عمل درآمد رکھا۔

شذرات

بلا حوالہ نقل مضامین کا سنگین جرم

۱۹ - نومبر کے عصر جدید میں شکایت کیگئی ہے کہ اخبارات اس کے مضامین بلا حوالہ نقل کر لیتے ہیں - اب سے پہلے ہم نے بھی اپنے کالموں میں اس قسم کی شکایت کی تہی - لیکن غور و تامل کے بعد ہمیں اس قسم کی شکایت ملک و قوم کے استفادہ کے خلاف معلوم ہوئیں اور ہم نے معزز معاصر الہلال کے اس خیال سے بالکل اتفاق کر لیا کہ مضامین لکہنے سے غرض اشاعت ہے اور یہ مقصد پورا ہو چکا - اسلئے جو اخبار بھی مضامین شائع کرے فائدہ وسیع ہوگا -

عصر جدید کی شکایت نامناسب نہیں تنگدل اخبار ضرور بلا حوالہ مضامین نقل کر لیتے ہیں - لیکن معزز معاصر کو اخبارات کے اس جرم کو اس قدر سنگین جرم نہ بنا دینا چاہئے کہ وہ عدالت کے دروازے تک اون کو پہونچائے بغیر تسکین حاصل نہ کر سکے ہر ایک اخبار کا مقصد قوم اور ملک کو اپنے خیالات سے فائدہ پہونچانا ہے اسلئے ہمیں اتنی تنگدلی کہ اس کے مضامین مع حوالہ درج ہوں ایک قسم کی نمائش ہے جو کام کرنے والے کا نصب العین نہیں ہونا چاہئے گذشتہ ہفتہ کئی مضمون مدینہ کے مختلف اخبارات و رسائل میں بلا حوالہ ہماری نظر سے گذرے اسی طرح دوسرے معاصرین کے مضامین بھی کثرت سے اخبارات میں بلا حوالہ نقل ہوتے ہوئے ہماری نظر سے گذرتے ہیں لیکن ہم اسکو کبہہ نوکر نایگی اور کچہ پست ہمتی سمجھکر قابل عفو قرار دیتے ہیں اگر معاصرین تنگدلی او تساہل سے کام نہ لیں تو اس قسم کی شکایات پیدا ہوں -

ترکی کیونکر شریک جنگ ہوئی

یہ بحث اخبارات میں دلچسپی سے پڑہی جارہی ہے کہ ترکی کیونکر شریک جنگ ہوئی - اکثر مدبرین نے واقعات کو پیش نظر رکہکر ترکی کی شرکت جنگ کو جرمنی کے اغوا اور انور پاشا کی جرمن پرستی پر مبنی سمجہا ہے اور بظاہر یہ امر قرین قیاس بھی ہے اس وجہ سے کہ جرمنی نے ترکوں کو اس موقع پر دو قیمتی جہاز دئے اپنے افسر کافی تعداد میں بہیجے، سامان حرب دیا اور سب سے بڑی بات یہ کہ نقد روپیہ بھی دیا بہی کے ساتہ یہ بھی کہ جرمنی نے وعدہ کیا ہے کہ مصر و سالونیکا ترکی کو واپس دلایا جائیگا -

اسمیں شک نہیں کہ اس موقع پر جرمنی سے ترکی کو بہت فائدہ پہونچا اور پہونچ رہا ہے اور ممکن ہے یہ بھی صحیح ہو کہ ترکی نہیں وجوہ سے آمادہ جنگ ہوئی ہو لیکن اسی کے ساتہ ہمیں یہ بھی کہنا پڑتا ہے کہ اس قسم کی اعانت ترکی کو برطانیہ فرانس اور روس سے بھی مل سکتی تہی برطانیہ اگر اس موقع پر ذرا غور و تامل سے کام لیتی اور ترکوں کے جہازات عثمانی اول و رشادیہ اون کو دیدیتی اور ساتہ ہی ایک دو اور جہاز بھی عطا کر دیتی تو یہ امر ناممکن تہا کہ ترکی جرمن کے ساتہ ہو جاتی اور برطانیہ کے ساتہ نہ ہوتی - بہر حال اگر یہ صحیح ہے تو برطانیہ اس کا صحیح حل خود بہی کر سکتی تہی اور ترکوں کو اپنے ساتہ ملا سکتی تہی -

اس موقع پر یہ امر بہی بیان کر دینا ضروری ہے کہ بعض اخبارات کی یہ رائے ہرگز درست نہیں کہ ترکی کی شرکت جنگ انور پاشا کے اشارہ و تحریک سے ہے - اور سلطان المعظم و دیگر اعیان دولت جنگ کے خلاف ہیں - کیونکہ یہ امر بالکل ناممکن ہے کہ انور پاشا اور جرمنی افسر تمام ملک کی خواہش کے خلاف ایک ایسی ہولناک جنگ میں کود پڑیں - جسپر ترکی کی حیات و ممات کا مدار ہو اور ملک دیکہا کرے - اور اپنے اثر سے کام نہ لے -

نوٹوں کے متعلق ایک تکلیف دہ تجویز

گورنمنٹ کے محکمہ مال نے حال ہی میں نوٹوں کے متعلق یہ تجویز پیش کی ہے کہ نوٹوں کے دو ٹکڑے (حصے) نہ کئے جایا کریں کہ اس سے بہت سا کار آمد وقت ٹکڑوں کے امتحان و معائنہ میں ضائع ہوتا ہے، یہ تجویز اس وقت مختلف چیمبر آف کامرس کے زیر غور ہے -

ہمارے نزدیک یہ تجویز پبلک کیلئے سخت تکلیف دہ ہے نوٹوں کے دو ٹکڑے کرنے سے پبلک کو سب سے بڑا فائدہ یہ رہا ہے کہ نوٹوں کی روانگی دو حصوں میں جدا جدا ہونے سے ضائع ہونیکا اندیشہ نہیں رہتا اسی طرح نوٹوں کے ٹکڑے مختلف مقامات میں محفوظ رکہنے سے دوسرے خطرات سے بھی اطمینان رہتا ہے -

گورنمنٹ ہند چونکہ نوٹوں کے رواج کو پسند کرتی اور چاہتی ہے کہ اس کا رواج ملک میں زیادہ ہو اسلئے اس قسم کی تجویز گورنمنٹ کو مسترد کر دینا چاہئے کیونکہ اس سے نوٹوں کے رواج پر برا اثر پڑنے کا اندیشہ ہے -

جنگ کی صحیح خبریں بہم پہنچانیکی کوشش

بعض مقامات سے سرو بر آوردہ اصحاب کمیٹیاں قائم کر کے اس کوشش میں ہیں کہ پبلک کیلئے جنگ کی صحیح خبریں بہم پہنچائی جائیں یہ کوشش ضرور قابل تحسین ہے لیکن سوال یہ ہے کہ کیا اس میں کسی صورت سے کامیابی بھی ممکن ہے جنگ کی خبریں اس وقت رائٹر ایجنسی کے ذریعہ ہندوستان میں پہونچتی ہیں اور یہ وہی ذریعہ ہے جو ہندوستان کے تمام اخبارات کو حاصل ہے - گورنمنٹ پریس کا ذریعہ معلومات سب سے زیادہ معتبر مانا جا سکتا ہے لیکن اوس کے سرکاری پرچے بھی رائٹر ایجنسی کی سلسلہ خبریں ہوتی ہیں جن کی صحت و عدم صحت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ اسوقت تک سرویہ و آسٹریا کی کشمکش کے متعلق یہ خبریں آتی رہیں کہ سرویہ آسٹریا کے بہت سے مقامات پر قابض ہو چکا ہے اور ہنگری کے دارالسلطنت تک پہنچنے میں اب کوئی چیز اوس کے لئے مانع نہیں ہے لیکن یکایک یہ خبریں آنے لگتی ہیں کہ سرویہ اپنے دوسرے دارالسلطنت نش کو بھی چھوڑ رہا گا اور اسکب میں دار الحکومت قائم کیا ہے - اسی طرح مانٹی نگرو کے متعلق کوئی خبر عرصہ سے نہیں آتی -

اگر ان کمیٹیوں کا ذریعہ معلومات بھی رائٹر ایجنسی ہی کے تار ہوں گے تو یہ کوشش بیکار ہے گورنمنٹ پریس ہر جگہ اس خدمت کو پورا کر رہا ہے اور اوس کی خبروں پر ایک حد تک اعتماد بھی کیا جاتا ہے - البتہ اگر یہ کمیٹیاں میدان جنگ میں اپنے وقائع نگار بہیجکر خبریں بہم پہونچائیں تو ضرور یہ کوشش مفید ہوگی لیکن یہ امر بالکل ناممکن ہے -

مسٹر لائڈ جارج وزیر خزانہ کی تقریر

مسٹر لائڈ جارج وزیر مال انگلستان نے حال میں جو تقریر مالی تخمینہ کی بحث کے موقع پر کی تہی اوس میں موجودہ جنگ کی نسبت حسب ذیل الفاظ فرمائے ہیں - ممکن ہے کہ جنگ طوالت کہنچے یا اس کا جلد خاتمہ ہو جائے مگر ہمیں ایسے دشمن سے سابقہ پڑا ہے جو ہمارے حسب منشا کسی قسم کی شرائط پر اطاعت قبول نہیں کر سکتا یا ایسے شرائط پر جنہیں ہم شکست فاش کہائے بغیر نہ کر سکیں اس لئے ایک عقلمند وزیر مال کو طویل عرصہ کے لحاظ سے اپنا تخمینہ مرتب کرنا چاہئے -

مسٹر موصوف نے مالی تخمینہ کے متعلق کہا کہ اس سال چار کے محصول سے آٹہہ لاکہ پونڈ اور سال آئندہ میں ۳۲ لاکہ پونڈ وصول ہونگے اسی طرح بیر شراب کے محصول سے اس سال ۲۰ لاکہ اور سال آئندہ میں ایک کروڑ ۰۰ لاکہ پونڈ وصول ہونگے جدید ٹیکس سے سال رواں میں ایک کروڑ ۵۵ لاکہ اور سنکنگ فنڈ کے التوا سے ۲ لاکہ وصول ہونگے

مذکورہ بالا الفاظ سے انگلستان کی جنگی تیاریوں اور مالی مشکلات کے اختال پر کافی روشنی پڑتی ہے اور روشنی ہوتی ہے کہ انگلستان بغیر کسی مالی مشکلات کے آخر وقت تک مقابلہ کے لئے بسرعت تمام تیار ہو رہا ہے -

قوم کے متفقہ خیالات پر اخبارات کا دعویٰ

اخبارات کی عام روش ہوگئی ہے کہ اپنے خیالات کو قوم کے خیالات سے تعبیر کرتے اور گورنمنٹ کو بتاتے ہیں کہ یہ قوم کے متفقہ خیالات ہیں لیکن حقیقت یہ ہوتی ہے کہ اخبارات کے بعض خیالات سے قوم کو بالکل اتفاق نہیں ہوتا اگرچہ قوم بعض مجبوریوں کیوجہ سے اون کا اظہار نہ کرے -

معزز رسالہ افادہ کے ایڈیٹر نے نومبر کی اشاعت میں مسٹر ظفر علیخان کی اوس چٹھی پر جو انہوں نے پچھلے دنوں مسٹر مالکن ڈپٹی کمشنر لاہور کے نام بہیجی تہی تنقید کرتے ہوئے ظاہر کیا ہے کہ جو خیالات مسٹر ظفر علیخان نے اس چٹھی میں ظاہر کئے ہیں وہ متفقہ خیالات ہیں اور مسلمانوں کی قوم کے ہرگز نہیں - ممکن ہے صاحب افادہ کی نظر میں ایسا ہی ہو لیکن ہم اس امر کے تسلیم کرنے سے بھی معذور ہیں کہ افادہ میں اس کے متعلق انہوں نے قوم کے جو خیالات پیش کئے ہیں وہ صحیح ہیں اور ذاتی خیالات نہیں -

ہمیں صاحب افادہ کی اس روش سے سخت اختلاف ہے کہ وہ اپنی رائے کو کسی معاملہ میں پیش کرتے ہوئے ہمیشہ گورنمنٹ پر یہ ظاہر کرتے ہیں کہ یہ مسلمانوں کے متفقہ خیالات ہیں حالانکہ قوم کے بڑے حصہ کو اون کے خیالات سے بالکل اتفاق نہیں ہوتا -

مطبوعات جدیدہ

منتخب قواعد سول سروس

یہ کتاب عہدہ داران سرکاری ڈسٹرکٹ بورڈ جنگی، اور کورٹ آف وارڈس وغیرہ کے لئے نہایت مفید ہے جو گورنمنٹ ہند کی اجازت سے انگریزی کتاب سول سروس ریگولیشنز سے ترجمہ کی گئی ہے -

اس مفید کتاب میں قواعد رخصت، فرض خرچ اور پنشن وغیرہ جن سے عہدہ داروں کو اکثر کام پڑتا ہے درج ہیں - اس کے مطالعہ سے عہدہ داروں کو بہت فائدہ پہنچتا ہے - اس لئے اس کتاب کا مطالعہ ہر ایک عہدہ دار کے لئے ضروری ہے تاکہ وہ عدم مطالعہ و ناواقفیت سے جو نقصان اکثر اٹھاتے رہتے ہیں اون سے محفوظ رہیں - قیمت ۹ ملنے کا پتہ - منظور برادرس علیگڈہ شہر -

اخبار مدینہ بجنور ، جلد ۳ ، نمبر ۸۵ ، ۵ ۶۹۵ ، ۱۲ - محرم الحرام ۱۳۳۳ھ ، مطابق یکم دسمبر ۱۹۱۴ء

محاربات یورپ

سرکاری اطلاعات

۷۵

الہ آباد - ۱۹ - نومبر ۱۹۱۴ء

ٹرکی انڈین یونائیٹڈ پرنس فتح سعید کے خلاف کارروائی کے بارے میں جو کل ذکر کیا گیا ہے اطلاع دیتی ہے کہ تمام متعلقی مقامات پر گولہ باری دو کے تباہ کر دیئے جانے کے بعد ۱۰ نومبر کو انگریزی فوج جہازوں پر سوار ہوگی - قرب وجوار سے کوئی مزاحمت سے کوئی چھیڑ چھاڑ نہیں کی گئی اس جنگ میں انگریزوں کے چار ہندوستانی سپاہی مقتول اور ایک انگریزی افسر اور ۱۵ ہندوستانی سپاہی مجروح ہوئے ہیں۔

انڈین یونائیٹڈ پرنس ۱۸ نومبر کو اطلاع دیتی ہے امدادیان کی خبر جو بذاتی تائم ہر کیفیت اور دریائے شط العرب کے کنارے کے عربی جرگوں کے فوائد کی محافظت کے واسطے جو کہ ترکوں نے بند کر دیا ہے تا رکھے جا کی نسل کی روانگی کے لئے کشتیوں کا راستہ ترک جاوے انگریزی گورنمنٹ نے اوس دریا پر ایک فوج - وہاں کی جس کو حکم دیا گیا ہے کہ دریائی راستے پر قبضہ کرلے بیس ایران کے ساحل پر نہ اترے -

اس فوج نے شاہی جہاز " اوشن " کی امداد سے ۸ نومبر کو فاؤ پر کامیابی کے ساتھ قبضہ کرلیا اور بعد کو دریائے سیہان پر اس مقام تک پیش قدمی کی جو دریائے کارون کے اتصال سے ۲ میل کے اندر ہے سیہان میں فوج نے ۱۱ نومبر کو ایک حملہ جو آن کی چوکی پر کیا گیا تھا پسپا کردیا جس میں ترک ۸۰ اموات کو تسلیم کرتے ہیں اور ۱۵ - نومبر کو ٹرکی خندقوں کے کیمپ پر جو کہ سیہان سے اوپر کی طرف چار میل کے فاصلہ پر ہے قبضہ کرلیا اور دشمن کو سخت نقصان پہنچایا . شاہی جہازات موجودہ دریائے تاریخ ۱۵ - نومبر کو جنگ میں مدد دی -

۷۶

الہ آباد - ۲۰ - نومبر ۱۹۱۴ء

ٹرکی اخبار نیویارک ہیرالڈ کے حوالہ سے ۱۹ - نومبر کو ریوٹر خبر دیتا ہے کہ یونائیٹڈ اسٹیٹس (ممالک متحدہ امریکہ) کے " ٹینی سی " کروزر نے غیر ملک والوں کی حفاظت کے لئے اسمرنا کے ترکی بندرگاہ میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی - اجازت نہیں دی گئی . اُس کے بعد " ٹینی سی " نے اپنی ایک کشتی کو بندرگاہ میں روانہ کیا . بہرکیف اُس پر گولہ باری کی گئی اور واپس ہونے کے لئے مجبور کی گئی - کروزر کے کمانڈر نے تب اعلان کیا کہ وہ زبردستی اندر داخل ہوگا - افسران نے گولہ باری کے خوف سے قصبہ کو خالی کر دیا -

اسمرنا میں جو غالباً قسطنطنیہ کے بعد بہت ہی نامی قصبہ ہے یوروپین کی ایک کثیر آبادی ہے . وہ ٹرکی کے مغربی ساحل پر ایک بندرگاہ ہے -

۱۹ - نومبر کو روسی پایۂ تخت سے خبر موصول ہوئی ہے کہ روسیوں نے حملہ کرکے داٹہ پر قبضہ کرلیا داٹہ ٹرکی کے جانب شمال ومغرب دریائے یوفریٹیز (براط) کے وادی میں آمدورفت کا ایک نامی مرکزی مقام ہے . صوبہ باطوم کی سرحد پر ترکی امدادی فوج پہونچ گئی ہے . صوبہ باطوم بحر اسود کے مشرقی ساحل پر روسیوں کے قبضہ میں ہے اور ترکی صوبہ طرابزنڈ سے ملا ہوا ہے . باطوم زمین مٹی کے تیل کھیت کے لئے مشہور ہے .

۷۷

الہ آباد - ۲۱ - نومبر ۱۹۱۴ء

بحری روسی پایۂ تخت میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ٹرکی جرمن جنگی جہاز " گوبین " اور " بریسلا " اور روسی بیڑہ کے ایک حصہ سے ۱۸ نومبر کو ایک بحری لڑائی ہوئی - بظاہر یہ مقابلہ ٹرکی جہازوں کے لئے ناکامی تھا کیونکہ جب اول بار روسی بیڑہ نے اُن کو دیکھا تو وہ بآسانی نزدیکی زد میں تھے . " گوبین " بر قبل اس کے کہ وہ اپنی تیز رفتار سے فائدہ اٹھائے حملہ کیا گیا -

روسیوں نے فوراً ۸۰۰۰ گز یعنی قریب ۴½ میل کے فاصلہ سے گولہ باری کرنا شروع کر دیا لہ روسی جنگی جہاز " سیو ا تائی ایواسٹاتی " کی ۱۲ - انچہ والی توپوں سے " گوبین " کو فوراً ہی ضرب پہنچا - " گوبین " پر پھٹنے کی ایک آواز ہوئی اور او سپر آگ لگ گئی - روسیوں نے " گوبین " پر گولہ باری جاری رکھی اور اوس کو اور بھی زیادہ نقصان پہنچایا ۱۴ منٹ جنگ ہونے کے بعد بڑا جہاز کہر میں نظر سے غائب ہوگیا -

بظاہر " بریسلا " کو کچھ نقصان نہیں پہنچا کیونکہ وہ روسی توپوں کی زد سے بچتا رہا - " گوبین " کے مقابلہ کی جنگ میں روسیوں کے ایک افسر اور ۲۴ آدمی مجروح ہوئے -

برلن کا ایک سرکاری بیان مظہر ہے کہ جرمن کے بالٹک بیڑے کے کچھ حصہ نے لیباد کے روسی بندرگاہ کے راستہ کو جہازوں کو غرق کرکے روک دیا ہے -

۷۸

الہ آباد - ۲۳ - نومبر ۱۹۱۴ء

ٹرکی ۲۱ - نومبر کو پٹروگراڈ سے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ روسی جنگی جہازوں نے ۱۹ - نومبر کو بحر اسود کے بندرگاہ ... پر گولہ باری کی جہاں سے ترک روسی سرحد کیجانب ایک مہمی فوج کی روانگی کی تیاری کر رہے تھے . بارکیں . کسٹم ہاؤس داخلہ محصول کا مکان میگزین اور اسلحہ غارت کر دیئے . ایرزیرم (ارض روم) کی جانب ترکوں کے ایک فوجی دستے کو شکست دی گئی ہے -

روس کا ایک تار مظہر ہے کہ ٹرکی کروزر " حمیدیہ " نے ٹواپس پر جو بحر اسود میں ایک روسی قصبہ ہے ۱۵۰ بم کے گولے چلائے - نقصان کم ہوا - صرف چار روسی ہلاک ہوئے -

۷۹

الہ آباد - ۲۴ - نومبر ۱۹۱۴ء

ٹرکی پریس کا ایک سرکاری بیان مظہر ہے کہ خلیج فارس سے ترکوں کے خلاف جو جنگی کارروائیاں کی گئیں . بہت ہی کامیاب ہورہی ہیں - کہا جاتا ہے کہ تاریخ ۱۱ و ۱۵ و ۱۷ نومبر کی ہزیمتیں اور اون کے سخت نقصانات کی وجہ سے ترک پسپا ہورہے ہیں .

۲۱ - نومبر کی رات کو انگریزی جنگی جہاز بمقام بصرہ جو دریائے فرات کے دہانہ سے ۶۵ میل کے فاصلہ پر ہے پہنچ گئے جس کو ترک پیشتر ہی خالی کر چکے تھے . اسی اثنا میں فوجیں جس قدر جلد ممکن ہوسکا خشکی اور تری سے آگے بڑھائی گئیں - تاریخ ۲۲ - نومبر ۹ بجے دن کو کشتیوں کے ذریعہ سے بصرہ میں ایک فوجی دستہ پہونچا . اور بقیہ دستہ ۱۲ بجے دن تک . لفٹننٹ جنرل سرائے بیرٹ کی فوج کا اسوقت قصبہ پر قبضہ ہے . غنیم کے بہت سے مجروح قصبہ میں پائے گئے اور یہ ٹرکی تو میں چھین لیں - وہاں کے عربی باشندے انگریزی کی طرف دوستانہ اور اچھا برتاؤ ظاہر کر رہے ہیں بمقام البصرہ تمام انگریزی رعایا صحیح وسلامت اور اچھی حالت میں ہے اور قصبہ میں امن ہے -

۸۰

الہ آباد - ۲۵ - نومبر ۱۹۱۴ء

ٹرکی ایک روسی سرکاری اعلان مظہر ہے کہ علاقہ ایرزیرم (ارض روم) میں روسی پیش گارد نے ترکوں کے ایک دستہ کو شکست دی اور سامان جنگ کی ایک ریل گاڑی پر قبضہ کرلیا . کراکلیسا - الاش گرد اور ایشیائی ٹرکی میں متعدد مقامات پر بھی روسی فتحیاب ہوئے ہیں -

مصر یہ خبر موصول ہوئی ہے کہ ترکی بدوؤں نے جزیرہ نما سینا کے شرقی سرحد پر حملہ کیا ہے . کوئی تفصیل نہیں دیگئی ہے -

بحری انگریزی جنگی جہازوں نے ناروے کے دو جہاز کو جو سویڈن میں گوتھنبرگ کو جا رہے تھے مع دو ہزار ٹن تانبے کے جو کہ معمولی اشیائے تجارتی کے نیچے چھپا ہوا تھا گرفتار کرلیا ہے -

کوپن ہیگن کا ایک تار مظہر ہے کہ جرمن کا ایک تباہ کن جہاز " الیس " ۱۲۴ " جس پر کوئی روشنی نہ تھی ڈنمارک کے ایک اسٹیمر سے ٹکرا کر ڈوب گیا یہ تباہ کن جہاز ۱۹۰۲ء میں تیار ہوا تھا اُس پر ۵۶ ملاح تھے -

۸۱

الہ آباد - ۲۶ - نومبر ۱۹۱۴ء

بلجیم وفرانس میں جنگ ۲۴ - نومبر کے پیرس کے ایک سرکاری بیان سے واضح ہوتا ہے کہ عام حالت بدستور ہے لیکن تمام سامنے کے حصے میں جرمن کی جنگی کارروائیوں میں تازہ سرگرمی کے آثار ظاہر ہورہے ہیں - ارگون کے علاقہ میں نورڈی پیریس کے قریب متحدہ افواج کو کامیابی حاصل ہوئی ہے - جانب جنوب کوئی امر قابل اطلاع نہیں ہے . جنگی کارروائیوں میں بے حد کہر کے گرد کی وجہ سے خلل واقع ہورہا ہے -

لندن کا محکمہ خبر رسانی اعلان کرتا ہے کہ بلجیم میں جرمن نے کیلے تک پہنچنے کی امید ابھی تک نہیں چھوڑی اور اپنی آخری زبردست کوشش کی طیاری کر رہے ہیں -

مصر ریوٹر کے ایک تار میں ایک لڑائی کا بیان ہے جو کہ بیکانیر کیمل کور (شتری رسالہ) کے ایک چھوٹے دستے اور دو عربوں کی جماعت میں جو اونٹ پر سوار تھے ہوئی شتری رسالہ ہر دو عربی جماعت کو شکست دیکر باوجودیکہ دونوں بازو پر سواروں کے حملہ کا خطرہ تھا اپنے مقام صدر پر سلامتی کے ساتھ واپس آنے میں کامیاب ہوا -

روس ایک سرکاری بیان جو کہ ۲۵ - نومبر کی صبح کو شائع ہوا ہے مظہر ہے کہ پولینڈ میں بمقام لاڈز جنگ اب تک جاری ہے تیز پولینڈ کے جنوب وشرق میں جرمن کے حملے پسپا کر دیئے گئے ہیں - ۲۲ - نومبر کو چھ ہزار قیدی گرفتار ہوئے -

بیان کیا جاتا ہے کہ ایشیائی ٹرکی میں روسی اُن ٹرکی افواج کا جس کو حال میں ایرزیرم (ارض روم) اور روسی سرحد کے درمیان میں شکست دی گئی . تیزی کے ساتھ تعاقب کر رہے ہیں -

۸۲

الہ آباد - ۲۷ - نومبر ۱۹۱۴ء

ٹرکی ۲۶ - نومبر کا ایک روسی سرکاری بیان مظہر ہے کہ شکست یافتہ ٹرکی خاص فوج کا روسی تعقب ایرزیرم (ارض روم) کی جانب بدستور کر رہے ہیں اور بہت سے قیدیوں کو گرفتار کرلیا ہے اور سامان گولہ بارود لے لیا ہے - یہ خبر موصول ہوئی ہے کہ ترک ایرزیرم (ارض روم) اور دیر بیور نو (؟) کے قلعون میں پناہ لینے کی غرض سے عجلت سے بھاگے جا رہے ہیں -

بحری ۲۶ - نومبر کو لندن میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا کہ شاہی جنگی جہاز " بل ورک " بمقام شیرنیس اُڑا دیا گیا اور منجملہ اُس کے کل ملاحوں کے صرف ۱۲ بچائے گئے . بل ورک ۱۵۰۰۰ ٹن کا ایک جنگی جہاز تھا جس کی رفتار فی گھنٹہ ۱۸ بحری میل تھی اور اوس پر ۱۲ انچ کی چار اور ۶ - انچ کی بارہ توپیں تھیں - اُس پر ۷۵۰ افسر اور ملاح تھے -

شہر نیس دریائے ٹیمس کے دہانہ پر ایک انگریزی بحری ڈاک یارڈ (جہازوں کے سامان رکھنے کا گودام) ہے جس کی قلعہ بندی بہت مضبوط ہے رائٹر بعد کو خبر دیتا ہے کہ "بل ورک" کے حادثہ کا سبب ہنگام (؟) سامان گودام کے ایک اتفاقیہ آتشزدگی سے پھٹ جانا ہے۔

ایک تار ریڈ ووک ایک مکڑا وژئیسی تباہ شدہ تجارتی جہاز کے شکستہ بقیہ میں ہے ۲۶۔اکتوبر کو غرق آب ہو پایا گیا۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ جہاز بھی (آبدوز کشتی) یا تار پیڈو کشتی سے تار پیڈو مار کر غرق کر دیا گیا اور جرمن اس طرح اس امر کے ملزم ہیں کہ انہوں نے ایک دن کے واقعہ میں دانستہ غیر محفوظ مسافروں کو لے جانے والے جہاز کو جو کئی دن سے جس میں عورتوں اور بچوں کی بہت بڑی تعداد بھی بھرا ہوا تھا تباہ کر دیا۔

بنمبر ۸

الہ آباد ۲۸۔نومبر ۱۹۱۷ء

اسمبریا ۲۷۔نومبر کو رائٹر خبر دیتا ہے کہ سرویا میں لیزا رپوٹز کے علاقہ میں جنگ جاری ہے ... کے پانچ فوجی دستوں کی موجودگی کی خبر ہے کہ اس علاقہ کی جنگی کارروائیوں کا قطعی طور پر خاتمہ کر دیں۔

برطانوی بورڈ آف ٹریڈ (انجمن تجارت) نے اعلان کیا ہے کہ منجملہ ۱۱۲۵۔ انگریزی دخانی جہازوں کے ۹۹۲۸ فی الحال سمندر پر رواں ہیں اور بمقابلہ اس کے منجملہ ۴۰۹ جرمن جہازوں کے صرف ۱۰ جہازوں کی نسبت معلوم ہوا ہے کہ سمندر پر ہیں۔

شذرات

خودکشی رنگون میں ایک گورہ گولنداز نے بندوق سے خودکشی کر لی۔ وہ ۲۰ سال کا ملازم اور نہایت نیک چلن تھا۔ یورپین اقوام میں خودکشی کی وارداتیں بکثرت وقوع میں آتی رہتی ہیں۔ شاید ان کو معلوم نہیں ہے کہ حقوق انسانی کا پہلا مسئلہ یہ ہے کہ خود انسان کو اپنے آپ پر کیا حق حاصل ہے جو انسانی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے تمام دنیا میں یہ مسئلہ تسلیم کیا جاتا تھا کہ ہر شخص اپنے نفس کا آپ مالک ہے۔ اسی بنا پر خودکشی کرنا کوئی جرم نہیں خیال کیا جاتا تھا یونان کے بڑے بڑے حکما خودکشی کو بہ نظر استحسان دیکھتے تھے۔ یہاں تک کہ وہاں کے بعض نامور حکما نے اپنے تئیں آپ ہلاک کر لیا تھا سب سے پہلے قرآن مجید نے اس نکتہ کو ظاہر کیا اور اس بنا پر خودکشی کی ممانعت فرمائی ولا تقتلوا انفسکم (پ ۵ س النساء ع ۵) اور اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔

پولیس اور ڈاکوؤں میں خونی معرکہ (تفصیل اخبار جدید)

ریاست الور کے قصبہ مان جھٹری کا ایک مشہور ڈاکو ٹھاکر دیپ سنگھ عرصہ سے مفرور تھا۔ اس کی گرفتاری کے لئے ریاست سے وارنٹ نکلا ہوا تھا۔ ۱۰ اکتوبر کی شام کو پولیس کو معلوم ہوا کہ ڈاکو مذکور اسی قصبہ میں موجود ہے۔ مسلح پولیس فوراً موقع پر پہنچی مگر ڈاکو کو پولیس کی نقل و حرکت کی کسی نہ کسی طرح اطلاع مل گئی اس نے اپنے گروہ کو فوراً اکٹھا کر لیا۔ بالآخر رات کے ۹ بجے پولیس اور ڈاکوؤں میں خوب لڑائی ہوئی۔ ڈاکوؤں نے بڑی جانبازی سے مقابلہ کیا اور کئی آدمی ہلاک کر کے جان بچا کر پولیس کے ہاتھ سے بھاگ نکلا۔ پولیس اور ڈاکو کے گروہ کے آدمیوں کی لاشیں ہسپتال میں زیر معائنہ ہیں۔ مجرموں کو ان کے جرموں کے موافق مختلف سزائیں دی جاتی ہیں۔ مگر ڈاکہ رہزنی۔ بغاوت حکومت اکبر الکبائر جرائم ہیں جن سے امن عامہ میں اختلال عظیم واقع ہوتا ہے اسی بنا پر اسلام نے باغیوں اور مفسدوں کیواسطے سخت سزائیں تجویز کی ہیں چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادا ان یقتلوا او یصلبوا او تقطع ایدیھم وارجلھم من خلاف او ینفوا من الارض (پ ۶ س المائدہ ع ۵) جو لوگ اللہ اور رسول سے لڑتے اور فساد پھیلانے کی غرض سے ملک میں دوڑے دوڑے پھرتے ہیں۔ ان کی سزا تو بس یہی ہے کہ ڈھونڈ ڈھونڈ کر قتل کر دئے جائیں یا ان کو سولی دی جائے یا ان کے ہاتھ پاؤں الٹے سیدھے کاٹ دئے جائیں یا ان کو دیس نکالا دیا جائے۔

ابو رباطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں عبداللہ رازی کا رفیق راہ ہو کر سفر کو چلا۔ انہوں نے پوچھا۔ رستہ میں سردار میں رہوں یا تم رہو گے میں نے کہا آپ رہیں۔ انہوں نے کہا اچھا جو کچھ میں کہوں اوسکی تعمیل کرنا۔ میں نے کہا بسر و چشم۔ انہوں نے توبرہ مانگا۔ میں نے حاضر کیا۔ زاد راہ اور کپڑے اور جو کچھ اسباب سفر پاس تھا انہیں بھر کر انہوں نے اپنی پیٹھ پر رکھ لیا اور روانہ ہوئے۔ ہرچند میں نے کہا توبرہ مجھے دیجئے۔ آپ تھک جائیں گے۔ انہوں نے جواب دیا۔ تمہیں سردار پر حکومت کرنے کا کوئی حق نہیں تم کو فرمانبردار رہنا چاہئے۔ ایک رات مینہ برسنے لگا۔ صبح تک میرے اوپر کمبل تانے کھڑے رہے تاکہ مجھ پر مینہ نہ پڑے۔ جب میں منع کرنے لگتا تو فرماتے۔ میں سردار ہوں تم فرمانبردار رہو۔ یہ ہیں سید القوم خادمھم کے معنی۔

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لوگوں نے کہا کہ تمہارا بھائی گناہ کرتا ہے۔ تم اس سے دشمنی کیوں نہیں رکھتے؟ فرمایا۔ میں اس کے گناہ سے تو بیزار ہوں لیکن وہ میرا بھائی ہے۔ غور کرو۔ گناہ کے سبب سے قطع رحم کرنا مناسب نہیں ہے۔ اسی واسطے حق تعالیٰ نے فرمایا ہے فان عصوک فقل انی بریٓء مما تعملون (پ ۱۹ س الشعراء ع ۱۱) پس اگر قرابت والے تیرا کہنا نہ مانیں تو ان سے صاف کہدے کہ میں تمہارے افعال سے بری الذمہ ہوں (یہ نہ کہہ کہ میں تم سے بیزار ہوں)۔

نور الدین تاجر حیم گوجرانوالہ

اخباروں کیلئے اطلاع

گورنمنٹ ہند کے صیغہ فوج نے نیچے لکھی ہوئی فہرست ان چیزوں کی بنائی ہے جو اس فوج کے انگریز اور ہندوستانی لوگوں کو جو ہندوستان سے لڑائی پر گئی ہے تحفہ کے طور پر بھیجی جا سکتی ہیں۔ اور اسی فہرست میں ان چیزوں کے پولندے بنانے کے لئے ہدایتیں بھی درج ہیں۔

چیز کا نام	ہدایتیں پولندہ بنانے وغیرہ بنانے کی
چاکلیٹ، انجیر، خوبانی، سوکھا سیب، چھوہارا، کشمش، انار	خالص ہونا چاہئے اور ایسی پیکٹ ٹینوں میں بند کر دینے چاہئیں۔ الگ الگ ٹینوں میں بند کر کے ٹینوں کا منہ ٹانکے سے جوڑ دینا چاہئے۔ چیز کا نام ٹینوں پر انگریزی حرفوں میں رنگ کے ذریعہ لکھ دینا چاہئے۔ یہ صندوقوں یا ٹینوں میں بند کئے جا سکتے ہیں۔
مونگ پھلی، اخروٹ، پستہ، بادام، ناریل، چلغوزہ، الائچی، سلاجیت، دانہ دارچینی، سونٹھ	صندوقوں یا ٹینوں میں الگ الگ بند کرنا چاہئے۔ چیز کا نام صندوق یا ٹین پر انگریزی حرفوں میں رنگ کے ذریعہ سے لکھ دینا چاہئے
سپاری (چکنی سپاری)، کتھا، بھنا (بھنا ہوا) چونا	ہر چیز چھوٹے ٹینوں میں الگ الگ بند کرنی چاہئے اور ان چھوٹے ٹینوں کو ایک بڑے ٹین میں بند کر کے اس کا منہ ٹانکے سے جوڑ دینا چاہئے۔
ہندوبسکٹ (ہندوبسکٹ کمپنی دہلی کے بنے ہوئے)	اصلی ٹینوں میں بغیر کھولے ہوئے بھیجدینا چاہئے۔
سوکھا تمباکو، چرٹ، سیگریٹ	ٹینوں میں الگ الگ بند کرنا چاہئے
(تمباکو پینے کے) پائپ	لکڑی کے صندوقوں میں الگ بند کرنے چاہئیں
(تمباکو پینے کے) ناریل، حقہ بنانے کا سامان، موزہ، کمربند، رومال، دستانہ	ان چیزوں میں سے ہر قسم کی چیز لکڑی کے مضبوط صندوقوں میں الگ الگ بند کرنی چاہئے اور ہر چیز کا نام وغیرہ صحیح صحیح لکھ دینا چاہئے۔

یادداشت۔ ان چیزوں کے بند کرنے کیلئے سب سے زیادہ آسانی اس میں ہوگی کہ مٹی کے تیل کے ٹین کام میں لائے جائیں۔ ٹین کو پہلے آگ میں سوکھی گھاس یا کاغذ جلا کر صاف کر لینا چاہئے۔

یادداشت۔ اس فہرست میں پہننے یا کھانے کی ایسی کوئی چیز شامل نہیں کی گئی ہے جس کا بہم پہنچانا گورنمنٹ کا کام ہے اور صرف ایسی چیزیں درج کی گئی ہیں جن کے پولندے آسانی سے بن سکتے ہیں اور جن کے سمندر کے سفر میں خراب ہو جانے کا ڈر نہیں ہے۔

پولندے جن میں یہ تحفے ہوں یا تو فوج کے کسی خاص حصہ کے لئے مخصوص کئے جا سکتے ہیں یا عام طور پر تقسیم کئے جانے کے لئے بھیجے جا سکتے ہیں۔ اگر وہ فوج کے کسی خاص حصہ کے لئے ہوں تو ان پر صاف طور پر یہ لکھ دینا چاہئے کہ وہ کس حصہ کے لئے ہیں۔ مختلف قسم کی چیزوں کو ایک پولندہ میں ملا کر ہرگز نہ بھیجنا چاہئے۔ ہر پولندے کے اوپر اس چیز کا نام ضرور ہونا چاہئے جو اس کے اندر ہو۔ ان تحفوں کے پولندے بمبئی یا کراچی کے ایمبارکیشن کمانڈنٹ (جہازوں پر مال لدوانے افسر) کے پاس ان کا کرایہ پہلے سے ادا کر کے بھیجنے چاہئیں۔ یونائیٹڈ پراونسز لیڈیز ایسوسیئیشن بھی ممالک متحدہ کے لوگوں کی دی ہوئی اس قسم کی چیزوں کے کل پولندے۔ جو نیچے لکھے ہوئے پتہ سے ان کا کرایہ پہلے سے ادا کر کے بھیجے جائیں۔ بغیر اس کے کہ تحفہ دینے والے کو اور زائد خرچ دینا پڑے (میدان جنگ کو روانہ کر دے گی۔

آنریری سکرٹری یونائیٹڈ پراونسز لیڈیز ایسوسیئیشن کوٹھی صاحب کمشنر۔ الہ آباد۔

ان پولندوں کو اوپر لکھی ہوئی ہدایتوں کے مطابق ٹھیک طور سے بند کرنا چاہئے اور ان پر یہ لکھ دینا چاہئے یعنی مال لڑنے والوں کے لئے تحفے ہیں تاکہ کل میں اور ریڈ کراس (صلیب احمر) کے تحفوں میں جو صرف بیماروں اور زخمیوں کے لئے ہوتے ہیں فرق کیا جا سکے۔

رسالہ نظام المشائخ

ڈیڑھ روپیہ سالانہ میں

محرم ۱۳۳۶ھ سے نظام المشائخ کا ایک بہت سستا ایڈیشن نکلنا شروع ہوا ہے جس کا سالانہ چندہ ... صفحہ ماہوار۔ منیجر نظام المشائخ دہلی سے طلب کرو۔

کلکتہ میں حادثہ بم

کلکتہ ۲۱ - نومبر - بنی پارہ میں شام کو قریباً ۸ بجے ایک بم پھینکا گیا جس سے محکمہ سی - آئی - ڈی پنجاب کا ایک ہیڈ کانسٹبل مارا گیا اور کلکتہ پولیس کے تین سپاہی سخت مجروح ہوئے۔ بنگال کا ایک ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ سی آئی ڈی چند پولیس والوں کے ساتھ بعض سیاسی مقدمات کے متعلق گفتگو کر رہا تھا کہ کھڑکی کے راستہ کمرہ کے اندر بم پھینکا گیا لیکن کسی کو صدمہ نہیں پہونچا - ایک پنجابی پولیسمین اور دو سرے لوگوں نے بم پھینکنے والے کا تعاقب کیا مگر اس نے دوسرا بم پھینکا جس سے وہ خود بھی مر گیا اور زخمیوں کے جانبر ہونے کی امید نہیں ایک غیر معلوم بنگالی نوجوان گرفتار کیا گیا ہے مگر اس نے اپنا نام بتانے سے انکار کیا۔

کلکتہ ۲۶ - نومبر - بعد کی رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ بسنت کمار چٹرجی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ سی آئی ڈی کمرے میں بیٹھا ہوا تھا ایک ہیڈ کانسٹبل اور دو سپاہی دروازہ کے باہر تھے - بسنت کمار اٹھکر اندرونی کمرہ کی طرف گیا ہی تھا کہ ایک بم پھٹا اور اس کے بعد دوسرا بم پھینکا گیا کانسٹبل ہلاک ہو گیا - ہیڈ کانسٹبل باہر زمین پر مردہ پایا گیا بسنت کمار کو بم ڈالنے کے حادثہ بم میں بار بار گذرے سال بال بچ گیا تھا کوئی گزند نہیں پہونچا تھوڑے فاصلہ پر ایک نامعلوم الاسم بنگالی گلی کے اندر سخت زخمی پایا گیا

کلکتہ ۲۶ - نومبر - معلوم ہوتا ہے کہ بسنت کمار ۸ بجے شام کے مابین اپنے مکان واقعہ بنی پارہ لین میں بیٹھا ہوا تھا - ایک ہیڈ کانسٹبل اور دو سپاہی اوسوقت کمرہ کے دروازہ کے باہر کھڑے تھے بسنت کمار اٹھکر اندرونی کمرہ کی طرف جانے لگا - اور بمشکل چوکھٹ سے گذرا ہوگا کہ ایک زور کے دھماکے سے چونک اٹھا اس کے بعد دوسرا دھماکا ہوا - دوسرے پولیس افسروں نے جو موقعہ پر فوراً ہی پہونچ گئے تھے - ہیڈ کانسٹبل کو مکان کے باہر بازار میں مردہ پایا - اس کے جسم کو خوفناک ضربین پہنچی تھیں - بم بڑا سخت ہوگا کہ اس سے مکان کی دیواروں کو نقصان عظیم پہنچا - اور دھماکے کے زور سے مکان کے باہر گیس کا لیمپ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا - دوسرے بم سے جو کمرہ کے اندر پھینکا گیا تھا فرنیچر کی دھجیاں اڑ گئیں - نیز دو سپاہیوں کو جو دروازہ کے باہر کھڑے تھے سخت ضربات پہنچیں - موقعہ واردات سے قریباً ۴۰۰ گز پر ایک نوجوان بنگالی سخت زخمی پایا گیا - بیان کیا جاتا ہے کہ اس کے قریب ایک ۹ گولیوں والا بھرا ہوا پستول پڑا ہوا تھا - مکان کے ارد گرد بغور دیکھنے سے پولیس کو معلوم ہوا کہ ایک کارتوس چلا ہوا ہے -

ایمڈن کا آخری مقابلہ

کولمبو کے ایک برقی پیغام سے پایا جاتا ہے کہ ایمڈن اور سڈنی ہر دو جہازوں کے مجروحین اسوقت وہاں کے ہسپتال میں زیر علاج ہیں - ایمڈن کے آخری معرکہ کی تفصیل سرکاری طور پر حسب ذیل شائع کی گئی ہے -

۹ - نومبر کو صبح کے ۷ بجے بے تار پیام رسان کے ذریعہ سے سڈنی کو اطلاع پہنچی کہ جزائر کوکاس کے ساحل کے قریب ایک جرمن کروزر نمودار ہوا ہے لہٰذا وہ اس سے دو چار ہونے کے لئے پوری رفتار کے ساتھ روانہ ہوا - ایمڈن نے ۹ بجکر ۴۰ منٹ پر قریباً ۱۰ ہزار گز کے فاصلہ پر آتشباری شروع کی - زد کے فاصلہ کے لحاظ سے شروع میں ایمڈن کے گولے نہایت صحت کے ساتھ نشانہ پر پڑتے تھے - چنانچہ ابتداء ہی میں اوس کے ایک گولہ نے سڈنی کا سب سے اگلا زد معلوم کرنے کا آلہ اڑا دیا - سڈنی نے بھی جواب دیا جس سے ایمڈن کی آتشباری کا زور بہت جلد کم ہو گیا - اس کے بعد سڈنی نے ایک ساتھ تمام توپوں سے گولہ باری کی جس سے ایمڈن کے تین فنل یکے بعد دیگرے اڑ گئے اب چونکہ سڈنی کو سخت نقصان پہنچ چکا تھا اور اوس کے ایک حصہ میں آگ بھی لگ گئی تھی - سڈنی نے اور دو مرتبہ تمام توپوں سے فیر کئے اور کوئلہ کے جہاز "بریسک" کا تعاقب شروع کیا جو اس دوران میں نمودار ہوا تھا مگر اس پر چڑھنے سے معلوم ہوا کہ اس کے عملہ نے اس میں اس قدر سوراخ کر دیئے تھے کہ اوس کا بچ سکنا ناممکن تھا اس لیے اوس کا تمام عملہ سڈنی پر چڑھا لیا گیا - اس اثنا میں ایمڈن جزیرہ کیلنگ میں خشکی پر چڑھ گیا - اس پر سڈنی ایمڈن کے پاس گیا - اور جرمن ملاحوں کو پانی میں سے نکالنے کے لئے اپنی کشتیاں بھیجیں - معہ رسن کوڈ کے ذریعہ سے باہم گفتگو کرنے کے بعد سڈنی نے ایمڈن سے باضابطہ اطاعت قبول کرنے کا مطالبہ کیا مگر ایمڈن نے کچھ جواب ندیا - اور اپنے جھنڈے کو سرنگون نہ کیا - اس پر سڈنی کے کپتان نے شام کے ۴ ½ بجے اس پر آتشباری شروع کی اور ۵ منٹ کے بعد ایمڈن نے اپنا جھنڈا سرنگون کر دیا سڈنی کا ایک ملاح مارا گیا۔

بحری سپاہیوں کے بیانات سے پایا جاتا ہے کہ ایمڈن نے قریباً ایک ہزار گولے اور سڈنی نے ۷۰۰ گولے چلائے - اسوقت کولمبو کے فوجی ہسپتال میں سڈنی کا ایک افسر اور ۵ ملاح اور ایمڈن کے ۶۰ ملاح زیر علاج ہیں - بعض جرمنوں کے سخت زخم آئے ہیں - یہ بحری معرکہ ایک گھنٹہ ۴۰ منٹ تک رہا -

جرمنی کا خفیہ محکمہ

جس طرح قیصر فوج کی کثرت کو مدنظر رکھکر صد ہزار سپاہیوں سے اتحادیوں پر غلبہ پانے کی سعی بلیغ کر رہا ہے - بعینہ اسی طرح اپنے خفیہ محکمہ کو درجہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے پانی کی طرح روپیہ بہا رہا ہے -

ایوننگ نیوز کا نامہ نگار بیان کرتا ہے کہ جرمنی کا خفیہ محکمہ اطلاعات اس درجہ مکمل ہے کہ تعجب ہے جنگی نشان کو میدان جنگ میں شامل ہونے والی برطانوی افواج کے ایک ایک سپاہی اور ایک ایک توپ کا علم ہے - اس خفیہ محکمہ کی تکمیل و توسیع کے لیئے دماغوں کی خاص طور پر تربیت اور مشق کرائی گئی ہے یہاں تک کہ روئے زمین پر ملی طاقتوں کی اور جس کا ریکارڈ یا کوئی خفیہ محکمہ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا - جاپان کا خفیہ محکمہ ایک ممتاز درجہ رکھتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ جرمنی کے خفیہ محکمہ کے سامنے وہ بھی گرد ہے -

انگلستان کے وزیر بحری کی تقریر

دیوان عام میں ۲۷ - نومبر کی شام کو انگلستان کے وزیر بحر مسٹر چرچل نے ایک زبردست تقریر کی مسٹر موصوف نے کہا کہ بحالت موجودہ پبلک کیلئے ناممکن ہے کہ وہ ان مختلف واقعات کے متعلق جو معرض ظہور میں آئے ہیں کوئی فیصلہ کن رائے قایم کر سکے لیکن جہان تک ممکن ہو سکے گا گذشتہ بحری کارروائیوں اور انتظامی امور کے متعلق واقعات ایسی صورت میں واضح کر دیئے جائینگے جن سے لوگ ان کی حقیقت کا اندازہ کر سکیں - آپ نے بتایا کہ میں امید بھرے دل کے ساتھ اوس دن کا انتظار کرتا ہوں آپ نے اس بات پر زور دیا کہ ایسے خاص اتفاقات پر بحث کرنا دانشمندی نہیں ہے جو اس کل کا صرف ایک جزو ہے جس کا ظہور دنیا کے ہر حصہ میں ہو رہا ہے اس لئے میں بحری حالت کے بڑے بڑے پہلوؤں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں - جنگ کے آغاز پر بحریہ کو چار بڑے خطروں کا سامنا تھا اول قبل اس کے کہ برطانوی بیڑہ تیار اور اپنے جنگی مقامات میں موجود ہو دشمن نے چھاپا مارا - یہ سب سے بڑا خطرہ تھا - دویم یہ خطرہ کہ تجارتی جہازوں کو دشمن کے تباہ کرنے والے جہاز کھلے سمندروں میں نقصان نہ پہنچائیں اس خطرہ کا اسوقت تک کامیابی کے ساتھ مقابلہ کیا گیا ہے - جنگ سے پہلے اس امر کا اندازہ کیا گیا تھا کہ پہلے چند مہینوں میں ہمارے تجارتی جہازوں کا پانچ فیصدی نقصان ہوگا مگر حقیقی نقصان ۱.۹ فیصدی ہے - تیسرا خطرہ بحری سرنگوں کا تھا دشمن نے وہ طریقے اختیار کئے ہیں جن کی نسبت جنگ سے پہلے یہ خیال نہ تھا کہ کوئی مہذب سلطنت ایسے طریقوں پر کاربند ہوگی میں خوشی کے ساتھ اس امر کا اظہار کرتا ہوں کہ اگرچہ ہم نے نقصان اٹھایا ہے تاہم بحری سرنگوں کے خطرات محدود تھے اور ہم نے اون محدود خطرات کو اور محدود کر دیا ہے - اور ہم اون پر حاوی ہو گئے ہیں - چوتھا خطرہ آبدوز کشتیوں کا تھا ان کشتیوں نے بحری جنگ میں بالکل نئی تبدیلی پیدا کر دی ہے - نقل و حرکت کی آزادی جو پہلے ایک زبردست سلطنت کو حاصل تھی آبدوز کشتیوں کی ترقی دادہ حالت کی بدولت سمندر کے تنگ رقبہ تک محدود ہو گئی ہے - برطانیہ کلان کے لئے ضروری تھا کہ اوس کا بیڑہ آزادی کے ساتھ نقل و حرکت کرے لیکن کوئی شخص یہ عذر پیش نہیں کر سکتا کہ جن لوگوں پر ذمہ داری عاید ہے اون کے دلوں میں ہمیشہ تشویش نہ تھی جب ہم اس بات پر غور کرتے ہیں کہ ہماری آبدوز کشتیوں کی طاقت دشمن کی آبدوز کشتیوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہے تو ہمیں اطمینان ہو جاتا ہے کہ ایک وسیع پیمانہ پر نتائج حاصل نہ کرنے کی صرف یہ وجہ ہے کہ ہمیں کبھی اتنا کرنے کا موقع نہیں ملا - پانچواں خطرہ انگلستان پر حملہ کرنے کا ہے لیکن میں اس خطرہ کو مذکورہ بالا چار خطروں میں شامل نہیں کرتا اسلئے کہ جو لوگ انگلستان پر حملہ کرنے کی کوشش کریں گے اون کی یہ جرأت نہایت پرخطر ہے جرمنی کے اقتصادی دباؤ نے انگلستان کے لئے ایک خوشگوار اور قابل اطمینان صورت پیدا کر دی ہے - عملی طور پر جرمنی کی بحری تجارت کا اسوقت خاتمہ ہو گیا ہے - ہم اون خاص اشیاء کی بندش عمل میں لا رہے ہیں جن کی جرمنی اور آسٹریا کو جنگی اغراض کے لیئے ضرورت تھی بحالت موجودہ جرمنی کی کثیر التعداد فوج توپوں اور سامان حرب نے دشمن کو فائدہ پہنچایا ہے لیکن رفتہ رفتہ یہ فائدہ زیادہ تر اوس بحری طاقت کی بدولت جو ہم اپنے حلیفوں کے بہم پہنچانا چاہتے ہیں دوسری صورت اختیار کرے گا - ہمیں بلاشبہ خطرات برداشت کرنے چاہیئیں - فوجیں آزادی کے ساتھ دنیا کے مختلف حصوں میں بھیجنی چاہیئیں لیکن خوش قسمتی کا ہمیں معقول حصہ مل چکا ہے - چونکہ آغاز جنگ کے وقت جرمن بیڑہ نے حملہ نہیں کیا - ہمیں فرض کر لینا چاہیئے دشمن حملہ کرنے کے لئے اپنے آپکو کافی طاقتور خیال نہیں کرتا اسی لئے وہ اس تجویز پر عمل کرتا ہے کہ برطانوی بیڑہ کی طاقت کو گھٹانے اور بگڑنے کے عمل سے کمزور کر دیا جائے - ہمیں جنگ کرتے ہوئے چار ماہ کا عرصہ گذر گیا ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ گھٹانے اور بگڑنے کا یہ عمل کہاں تک کام کر رہا ہے - ہماری اور دشمن کی آبدوز کشتیوں کی تعداد جو غرق ہو گئی ہے مساوی ہے ہماری تباہ کن کشتیوں نے ثابت کر دیا ہے کہ توپ کی طاقت کے لحاظ سے انہیں بہت زیادہ فوقیت حاصل ہے - ہماری ایک تباہ کن کشتی ضائع نہیں ہوئی حالانکہ دشمن

کتاب مفت نذر ہے
کام شاستر
سرمایہ عمر چودھری دیبی پرشاد بلگرامی
الارم دار ٹائم پیس
ارگن کلاک پائدار
خوشنما رسٹ واچ